وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا

ترجمہ

اس سے بہتر کلام کس کا جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے

فیوضِ یزدانی مترجم

ترجمہ

الفتح الربانی

مترجمہ

حضرت مولانا الحاج المولوی عاشق الٰہی صاحب

(مولوی فاضل) میرٹھی

ناشر

اعتقاد پبلشنگ ہاؤس سوئیوالان دہلی



تاریخ اشاعت ——— جنوری ۱۹۸۶ء

نام کتاب ——— فیوضِ یزدانی ترجمہ الفتح الربّانی

نام مترجم ——— حضرت مولانا عاشق الٰہی مولوی فاضل میرٹھی

بہ اہتمام ——— اعتقاد حسین صدیقی

پریس ——— جے۔ اے۔ آفسیٹ پرنٹرز۔ دہلی نمبر ۲

——— ۱۵/-

اعتقاد پبلشنگ ہاؤس

۱۵۶۱۔ کوتانہ اسٹریٹ، سوئیوالان، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مختصر سوانح

پیرانِ پیر حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطَفٰی

امّا بعد حق تعالےٰ شانہٗ نے اپنے دین متین کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے، جو رجالِ دین کے ذریعہ پورا ہوتا ہے، دین کے ہر شعبہ کی حفاظت اور اس کو دجالوں سے بچانے کے لئے اللہ تعالےٰ ایسے مقدس حضرات کو پیدا فرماتا ہے جو کماحقہ اس خدمت کو انجام دیکر دین کے صحیح خدوخال کو ظاہر کرتے ہیں۔

سید الطائفہ، شیخ طریقت، محبوبِ سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کا اسم گرامی اُمتِ مسلمہ قیامت تک فراموش نہیں کر سکتی کہ دین کے ہر شعبہ کی صحیح حفاظت اپنے دَور میں جس قدر آپ نے فرما کر اُمت پر احسان کیا ہے شاید ہی کسی دَور میں اتنی جامعیت و کمال کے ساتھ حفاظت کی گئی ہو، اللہ تعالےٰ نے آپ کو وہ قبول عام عطا فرمایا کہ سلوک و طریقت کے مختلف سلاسل و طبقات میں کسی بزرگ کے حصہ میں نہیں آیا، دوسرے بزرگوں کی شہرت و مقبولیت تو عموماً اپنے ہی حلقہ تک محدود رہی، لیکن حضرت شیخ کی مقبولیت و شہرت اپنے "سلسلۂ قادریہ" سے نکلکر ہر شعبہ اور ہر سلسلہ کے عوام و خواص کی زبان تک مختلف القابوں کے ساتھ پہنچ گئی۔

ولادت باسعادت

آپ کی تاریخ ولادت سنہ ۴۷۰ یا ۴۷۱ھ بیان کی گئی ہے، ایران کے ایک مشہور قصبہ "گیلان" میں آپ کی ولادت ہوئی۔ جب کہ آپ کی والدہ ماجدہ کی عمر ۶۰ سال ہو چکی تھی جو عموماً ایسی عمر ہے جس میں اولاد پیدا نہیں ہوتی، گویا حضرت محبوب سبحانی رح کی اس دنیا میں تشریف آوری سے پہلے یہ پہلی کرامت تھی۔

اسمِ گرامی و نسب

آپ کا لقب محی الدین، کنیت ابو محمد اور نام عبدالقادرؒ ہے۔ آپ کا سلسلۂ نسب اپنے والد ماجد سید ابو صالحؒ کیطرف سے گیارہویں پشت میں جاکر حضرت امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ سے اور والدہ محترمہ اُمّ الخیر سیدہ فاطمہؒ کی جانب سے چودھویں پشت میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے مل جاتا ہے، اس طرح آپ نسبی شرافت و سیادت سے منجانب اللہ نوازے گئے۔

طفولیت

آپ کی عمر ۵ سال کی تھی کہ والد ماجد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا اور آپ کی تربیت و نگرانی والدہ محترمہ کے حصّہ میں آئی، وہ سُوت کات کر گھر بھر کا گزارہ چلاتی تھیں، اور کبھی فاقہ تک نوبت پہنچتی تھی تو وہ صبر و رضا کی پیکر یہ کہہ کر کہ "آج ہم اللہ میاں کے مہمان ہیں" اپنی اور گھر بھر کی تسلی کر دیتیں، آپ نے چھوٹی سی عمر سے مکتب جانا شروع کر دیا تھا اور اسی حالتِ طفولیت میں آپ کے سامنے عجیب و غریب واقعات پیش آتے تھے، چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ کیا تو مجھے ایک غیبی آواز آئی کہ "بجانبِ من بیا اے مبارک" یعنی اے بابرکت ہستی میرے پاس آ، آواز دینے والا دکھائی نہ دیا، آپ خوفزدہ سے ہوئے اور والدہ کی گود میں آبیٹھے۔

تکمیلِ علم

آپ نے فرمایا کہ ایک روز ۹ ذی الحجہ کو میں ذرا شہر سے باہر نکلا اور ایک گائے کی دُم پکڑ لی، گائے نے میری طرف رُخ کر کے کہا کہ اے عبد القادر اللہ تعالیٰ نے تجھے نہ ان کاموں کے لئے پیدا کیا ہے نہ ان کا حکم دیا ہے، میں یہ بات سُن کر خوفزدہ سا ہوا اور گھر آ گیا، پھر میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھا تو اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ تک تمام حجابات میرے سامنے سے اُٹھا دیئے اور میں میدانِ عرفات میں حاجیوں کو وقوف کرتے ہوئے دیکھنے لگا۔ چنانچہ آپ اشارہ غیبی کا مطلب سمجھ گئے اور والدہ محترمہ سے بزرگوں کی خدمت و صحبت اور تکمیلِ علم کے لئے بغداد جانے کی اجازت طلب کی، آپ کی والدہ نے بخوشی اجازت دیکر رختِ سفر تیار کرنا شروع کر دیا اور فرمایا کہ تمہارے والد نے کل ۸۰ دینار چھوڑے تھے جنمیں سے ۴۰ اشرفیاں تمہاری صدری کی تہ میں سی دی ہیں، لہٰذا بنامِ خدا جاؤ ہمیشہ راست بازی اور استقامت کو اپنا شعار بناؤ۔

اتفاق سے راستہ میں ڈاکہ پڑا، ایک ڈاکو نے آپ سے بھی پوچھا کہ "تیرے پاس بھی کچھ مال ہے" آپ نے برجستہ فرمایا کہ ہاں چالیس اشرفیاں میری صدری میں سِلی ہوئی ہیں، اس افراتفری کے عالم میں جب کہ لوگ اپنے مال کو چھپاتے پھرتے ہوں آپ کا اس طرح اپنے مال کو ظاہر کر دینا آپ کی اخلاقی قوت پر دلالت کرتا ہے، چنانچہ ڈاکو کو بھی اس طرح سچ بولنے سے تعجب ہوا اور اپنے سردار کے پاس آپ کو لے گیا، سردار نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ میری والدہ نے مجھے ہمیشہ سچ بولنے کی نصیحت فرمائی ہے، اللہ والوں کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ میں بجلی کی سی تاثیر ہوتی ہے، آپ کے بھی یہ الفاظ اس سردار کے دل پر اثر کر گئے اور اس نے آبدیدہ ہو کر کہا، کہ یہ لڑکا اپنی ماں کے حکم کی اتنی تعمیل کرتا ہے کہ جان و مال کے کسی خطرہ کی اس نے پروا نہیں کی اور میں خالقِ حقیقی کی نافرمانیوں میں مبتلا ہوں۔ یہ کہہ کر اُس نے قافلے والوں کو تمام مال و اسباب واپس کر دیا اور سچّی توبہ کر کے بقیہ زندگی اللہ کی فرمانبرداری میں گزار دی، کہتے ہیں کہ یہ شخص اپنے وقت کے اولیا ر

میں سے ہوا، وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

تکمیلِ علم کے لئے آپ کا یہ سفر سنہ ۴۸۸ھ میں جبکہ آپ کی عمر مبارک اٹھارہ برس کی تھی، پیش آیا۔

بغداد میں تشریف لانے کے بعد آپ نے جناب ابوسعید مخزومی حنبلی سے علم فقہ، احمد بن مظفرؒ، ابوالغالبؒ وغیرہ سے علم حدیث اور ابوذکریا تبریزیؒ سے علم ادب کی تکمیل فرمائی، آپ کے شیخ ظاہر و باطن ابوسعید مخزومی کو آپ کے ظاہری و باطنی کمالات پر اتنا اعتماد ہوا کہ جس مدرسہ کی بنیاد انھوں نے رکھی تھی اس کے تمام انتظام و انصرام آپ کے سپرد فرما کر خود علیحدہ ہوگئے۔

آپ اس مدرسہ کی ظاہری و باطنی ترقی میں ہمہ تن مشغول ہوگئے۔ حدیث، تفسیر، فقہ اور دیگر علوم کی تدریس خود شروع فرمائی، اور ساتھ ہی وعظ و تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری فرمایا۔ تھوڑے ہی دنوں میں تشنگانِ علوم کا ایک ہجوم ہوگیا اور مدرسہ کی موجودہ عمارت ناکافی ہوگئی، آپ کی ان خدمات کی وجہ سے یہ مدرسہ آپ ہی کے نام پر مدرسۂ قادریہ کے نام سے مشہور ہوگیا۔

آپ کی تدریسی زندگی سنہ ۵۲۸ھ سے سنہ ۵۶۱ھ تک کل ۳۳ سال کے عرصہ تک ہے، جس میں آپ اول وقت تفسیر و حدیث ظہر کے بعد قرآن کریم اور بقیہ اوقات میں فقہ و اصول وغیرہ کی تعلیم دیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو علومِ ظاہری میں وہ رسوخ و کمال عطا فرمایا تھا کہ فتویٰ لکھتے وقت نہ کتاب دیکھتے اور نہ کچھ سوچتے اور آپ کا یہ جواب تمام علماء میں حجت مانا جاتا۔

طریقت و سلوک

علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد حق تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر آپ نے ایسے ایسے مجاہدات کئے جن کی مثال نہیں مل سکتی۔ خود فرماتے ہیں کہ ۲۵ سال تک عراق کے جنگلوں اور ویرانوں کی خاک بیزی اس طرح کرتا رہا کہ نہ مجھے کوئی جانتا تھا اور نہ میں کسی کو چالیس سال تک نماز فجر عشاء کے وضو سے ادا کرتا رہا اور پندرہ سال تک ایک رات میں پورا قرآن کریم نماز میں ختم کرتا رہا۔ اور تین دن سے چالیس دن تک ایسا بھی وقت آتا رہا کہ نہ کھانے کو کچھ ملتا تھا اور نہ آرام اور نیند ہی نصیب ہوتی۔

آپ کے فرزند شیخ موسیٰؒ نے آپ کا ایک واقعہ نقل کیا ہے آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ کسی ایسے ویران جنگل میں تھا جہاں نہ پانی تھا نہ کھانے کی کوئی چیز، چند روز وہاں رہا اور مجھے ایک قطرہ تک نہ مل سکا۔ تشنگی سے میری بُری حالت ہوگئی۔ اچانک ایک ابر نمودار ہوا اور بارش شروع ہوگئی، میں نے بقدر ضرورت اپنی تشنگی بجھا کر اللہ کا شکر ادا کیا۔ اسی ابر میں میں نے ایک ایسی روشنی دیکھی جو آسمان کے کناروں تک پھیلی ہوئی تھی، اس روشنی میں سے ایک آواز آئی کہ "اے عبدالقادر میں ہوں تمہارا رب، اب میں تمہاری عبادت و ریاضت سے راضی ہوگیا، اور میں نے تمہارے لئے ہر حرام چیز کو حلال کردیا، میں نے یہ سنکر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھا اور کہا کہ اے ملعون دُور ہو، کیسی باتیں کرتا ہے، اس پر وہ روشنی ختم ہوکر دھواں سا چھا گیا اور آواز آئی کہ "اے عبدالقادر تم اپنے علم و فقہ کی وجہ سے محفوظ ہوگئے ورنہ اسی صحرا میں میں نے تم جیسے ستر بزرگوں کو گمراہ کردیا ہے۔" میں نے جواب دیا کہ "اے ملعون میں اپنے علم سے نہیں بلکہ اللہ کے فضل و کرم اور اس کی دستگیری سے محفوظ ہوگیا۔" کسی نے آپ سے دریافت کیا کہ

آپ نے کیسے پہچانا کہ یہ شیطان تھا، آپ نے فرمایا کہ اس کی بات سے کہ "میں نے تمہارے لئے ہر حرام چیز کو حلال کر دیا" حالانکہ اللہ تعالےٰ نہ حرام باتوں کا حکم فرماتا ہے نہ انھیں پسند کرتا ہے۔

کہاں ہیں وہ لوگ جو دو تین تسبیحیں پھیر کر، دو چار سجدے کر کے اور موٹا جھوٹا لباس پہن کر اپنے آپ کو شریعت کی تمام قید و بند سے آزاد کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ نماز روزہ، یہ حلال و حرام اور یہ طہارت و نجاست کے مسائل ہمارے لئے نہیں ہماری نماز روحانی ہے، ہمارا روزہ روحانی ہے اور ہم شریعت کے پابند نہیں، وہ سرتاج اولیاء محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ کے اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں اور سمجھیں کہ طریقت کا کوئی مرتبہ شریعت پر پابندی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا، اپنے آپکو شریعت سے آزاد کر کے مراتب روحانی کا دعویٰ کرنے والا زندیق ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اولیائے اُمت کو سیکڑوں کرامتوں سے نوازا ہے لیکن حضرت محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ کو اس مقام میں بھی خاص امتیاز حاصل ہے اور آپ کی بہت سی کرامات حد تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں، ایک معاصر بزرگ شیخ علیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شیخ سے زیادہ کرامت والا کوئی نہیں دیکھا، جب بھی جس کا دل چاہتا آپ کی کرامت کا مشاہدہ کر لیتا، داراشکوہ نے تحریر کیا ہے کہ اگر آپ کی کرامتوں کو جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بھی اس کے لئے کافی نہ ہو سکے، لیکن اسکا یہ مطلب نہیں کہ حضرت شیخ کی جانب ایسی باتیں منسوب کر دیجائیں جن کا نہ سر ہو نہ پیر اور نہ شریعت سے ہم آہنگ ہوں، اسی لئے علامہ ابن کثیر تحریر فرماتے ہیں وَیذکرون عنہ اقوالاً وافعالاً اکثرھا مغالاۃ یعنی بہت سے لوگ آپ کی طرف اکثر بے سروپا واقعات منسوب کر دیتے ہیں۔

سیرت و کردار

آپ نہایت خوش خو، مہربان، شفیق اور حسنِ اخلاق کا پیکر تھے، مہمانوں کی خدمت بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت فرماتے تھے، آپ نے اپنی ذات کے لئے کبھی غصہ نہیں فرمایا ہاں خلاف شرع اُمور کو دیکھ کر آپکے غضب کی انتہا نہ رہتی، امراء و سلاطین کے یہاں نہ تو تشریف لیجاتے اور نہ اُن کے ہدایہ قبول فرماتے، بڑے سے بڑے خلیفہ وقت کو اس کی لغزشوں اور کوتاہیوں پر متنبہ فرماتے رہتے، ایک مرتبہ خلیفۂ وقت مستنجد باللہ نے حاضر خدمت ہو کر اشرفیوں کے دس توڑے پیش کئے آپنے حسبِ معمول انکار فرما دیا، ادھر سے شدید اصرار ہوا تو آپ نے ایک توڑا دائیں ہاتھ میں اور ایک بائیں ہاتھ میں لیکر اُنھیں رگڑا تو اشرفیوں سے خون بہنے لگا۔ پھر خلیفہ سے فرمایا کہ "اللہ سے شرم نہیں آتی کہ لوگوں کا خون کھاتے ہو اور جمع کر کے میرے پاس لاتے ہو" یہ حالت دیکھ کر خلیفہ رونے لگا حتیٰ کہ غشی طاری ہو گئی۔

آپ کی مجلس ایسی بارعب اور پُرسکون ہوتی کہ بڑے سے بڑے بادشاہ کو بھی دم مارنے کی مجال نہ ہوتی لیکن ساتھ ہی ایسی تسلّی بخش کہ کیسا ہی غمزدہ آپ کی مجلس میں چلا جائے اس کے تمام رنج و غم فوراً دور ہو جائیں، التفات اس قدر عام ہوتا کہ ہر شخص یہی سمجھتا کہ مجھ پر سب سے زیادہ نگاہِ کرم ہے۔

وعظ وارشاد

اللہ تعالیٰ نے آپ کے وعظ میں عجیب و غریب سحر رکھا تھا، بڑے بڑے خطباء و فصحاء کا آتشیں کلام وہ اثر نہ کرتا تھا جو آپ کی زبان سے نکلے ہوئے چند معمولی الفاظ کرتے تھے، حتیٰ کہ آپ کی مجلس وعظ سے کئی جنازے نکلا کرتے تھے، آپکے وعظ سے متاثر ہوکر پانسو سے زیادہ یہود و نصاریٰ آپکے ہاتھ پر اسلام لائے اور ایک لاکھ سے زیادہ بدکردار انسانوں نے توبہ کی، آپکے وعظ کو قلمبند کرنے کے لئے چارسو آدمی پہنچتے اور جو کچھ آپ کی زبان سے نکلتا اُسے نوٹ کر لیتے، آپ عموماً ہفتہ میں تین بار وعظ فرمایا کرتے، ہفتہ اور منگل کو مدرسہ میں اور اتوار کو خانقاہ شریف میں مجلس وعظ تشنہ کاموں سے ایسی بھر جاتی کہ تل رکھنے کی جگہ بھی نہ رہتی، بعض اوقات آپ کی مجلس وعظ میں ستر ہزار سے زائد انسان شریک ہوتے، رجال الغیب اور جنات کی شرکت کا حد و شمار ہی نہیں،

وفات

جب آپ کی عمر ۹۱ سال کی ہوئی تو محبتِ الٰہی نے جوش مارا اور آپ نے اس عالم سے رخصت ہونیکا ارادہ فرمایا، چنانچہ سنہ ۵۶۱ھ میں آپکی وفات ہوگئی، تاریخِ وفات میں شدید اختلاف ہے ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۷ ربیع الثانی بیان کی گئی ہے، بعض نے ۹ کو اور بعض نے ۱۱ کو صحیح قرار دیا ہے، واللہ اعلم بعض کتب میں مذکور ہے کہ آپکے جنازہ میں اسقدر ہجوم تھا کہ اہلِ خانہ مجبور ہوگئے اور رات کے وقت آپکو دفن کر دیا، بعض نے لکھا ہے کہ رات کو ہی آپ ہی کے مدرسہ میں سائبان کے نیچے آپکو سپرد خاک کیا گیا اور مدرسہ کا دروازہ بند کر دیا گیا، صبح کو لوگ آتے اور بیتابانہ مزار کی زیارت کرتے اور روتے، آپ کی وفات خلیفہ مستنجد باللہ کے عہد میں ہوئی۔

تصنیفات

آپ نے متعدد تصانیف چھوڑی ہیں جنمیں سے مندرجہ ذیل یا تو خود موجود ہیں یا انکے نام دوسری کتابوں میں آئے ہیں۔

۱۔ غنیۃ الطالبین، فقہ کی مشہور کتاب ہے پاک و ہند اور مصر میں چھپ چکی ہے۔

۲۔ فتوح الغیب، فنِ سلوک و طریقت پر نہایت جامع کتاب ہے۔

۳۔ الفتح الربانی، آپ کے مواعظ کا وہ مجموعہ جو قلم بند کر لیا گیا، پاک و ہند میں طبع ہو چکا ہے۔

۴۔ بشائر الخیرات، اس میں درود شریف سے متعلق کلام ہے۔

۵۔ الیواقیت والحکم

۶۔ الفیوضات الربانیہ

۷۔ المواہب الرحمانیہ

کچھ اس کتاب سے متعلق

زیر نظر کتاب "الفتح الربانی" حضرت محبوب سبحانی رہ کے اُن مواعظ کا مجموعہ ہے جو آپکے مرید خاص حضرت عفیف الدین المبارکؒ نے آپ کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات کو مجلس وعظ میں قلمبند فرمایا تھا، یہ کم و بیش ساٹھ مجالس پر مشتمل آپکے وہ علوم و معارف ہیں، جو جادہ پیمایانِ طریقت و شریعت کے لئے ایک زبردست رہنما ہیں، ان مواعظ کے پڑھنے میں اگرچہ وہ لطف اور تاثیر نہیں آسکتی جیسی کہ حضرت محبوب سبحانی کی زبان مبارک میں ہوتی، تاہم پڑھنے والے خود اندازہ لگالیں گے کہ یہ مواعظ کس درجہ کے ہیں، آپ کے فیوض بڑی مخالفتوں اور جانفشانیوں کے بعد سنہ ۵۲۵ھ میں عام اور تام ہونا شروع ہوئے اور اسی وقت آپ کی طرف مخلوق کا رجوع بھی بکثرت ہوا، یہ مواعظ اسی زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں، آپ کہیں اپنے مرید خاص کو خطاب فرماتے ہیں اور "یا غلام" کہہ کر بات شروع فرماتے ہیں اور کہیں "یا قوم" کہہ کر خطاب عام فرماتے ہیں۔

ان بلند و بالا مواعظ کا اُردو ترجمہ مولینا عاشق الٰہی صاحب میرٹھیؒ نے عرصہ ہوا فرما کر فیوض یزدانی کے نام سے طبع کرایا تھا ان مواعظ کے جتنے بھی تراجم ہوئے ہیں، ان سب میں یہ ترجمہ اپنی شگفتگی، صحت، حسن بندش اور اختصار و جامعیت کے اعتبار سے ممتاز تھا ایک دفعہ طبع ہونے کے بعد پھر دوبارہ اس کی طباعت کی نوبت نہیں آئی، جس کی وجہ سے یہ تقریباً نایاب ہو چکا تھا، ہم نے شرعی اور قانونی طریقہ سے اس کی طباعت کی اجازت حاصل کر کے پاکستان میں اپنے لئے اس کے جملہ حقوق محفوظ کرالئے ہیں اور اب نئی آب و تاب کے ساتھ ایک کالم میں اصل عربی اور اس کے بالمقابل دوسرے کالم میں اُردو ترجمہ نہایت جانفشانی اور صحت وغیرہ کے ساتھ شائع کیا ہے، اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو قبول فرمائیں اور تمام مسلمانوں کو حضرت محبوب سبحانی رہ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ، وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ❖

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم يا من علم عجزي عن حمده ✽ اسألك
بأكمل حامديك ✽ الذي كشفته عن
حقائق اسمائك وصفاتك ✽ ودقائق تجليات
ذاتك ✽ فعرفك معرفة تليق بكمالاتك ✽
والهمته اذ ذاك من محامدك ما لم تلهمه غيره
كما ستلهمه غير ذلك مضاعفا في يوم ظهور
فردانيته ✽ التي يكمل فيها ظهور مظهريته
ان تصلي وتسلم عليه صلاة وسلاما لائقين
بكمالك الاقدس ✽ على وجوده الانفس و
ان تعم بما توردهُ من شرائف صلواتك و
سلامك دوائر وجوده الحسي ووجوده المعنوي
وما يتعلق بهما من عالمي الخلق والامر ✽ حتى
لا تدع يا ربنا احدا من انبيائك ورسلك
وملائكتك وصالحي عبادك ✽ الا وقد شمله
التعميم ✽ بذلك الفضل العظيم ✽

ذكر نسب الشيخ محي الدين

هو ابو محمد عبد القادر بن ابي صالح
موسى بن عبد الله الجيلي بن يحيى الزاهد
بن محمد بن داؤد بن موسى ابن عبد الله
بن موسى بن عبد الله المحض بن الحسن
المثنى بن الحسن بن علي بن ابي طالب
رضي الله تعالى عنهم اجمعين

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے میرے اللہ اے پاک ذات جو اپنی حمد کے متعلق میرے عاجز ہونے کو جانتا ہے اُس (پیغمبر یعنی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کا واسطہ جو تیری حمد کرنے والوں میں کامل تر ہیں کہ جن کیلئے تو نے اپنے اسماء اور صفات کی حقیقتوں اور اپنی ذات کی تجلیات کے دقائق کو منکشف فرمایا پس انہوں نے تیری معرفت ایسی حاصل کی جو تیرے کمالات کو شایاں تھی اور اُسوقت تو نے ان کو اپنے وہ محامد الہام فرمائے جو انکے سوا کسی کو بھی الہام نہیں فرمائے جیساکہ آیندہ تو اُن کو اس سے دوگنا اور چوگنا الہام فرمائے گا اُس (قیامت کے) دن جو ان کی اس یکتائی کے ظاہر ہونیکا دن ہے جسمیں انکے مظہر (حق) ہونے کا بدرجۂ کمال ظہور ہوگا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو انکے سب سے زیادہ نفیس وجود پر ایسے درود و سلام کا نزول فرما جو تیرے کمال اقدس کے لائق ہے نیز یہ کہ جو بزرگ رحمتیں اور سلام تو اُن پر نازل فرماوے اس کو انکے وجود حسّی اور وجود معنوی کو اور عالم خلق اور عالم امر کو جن کا تعلق انکے وجود حسّی و معنوی کے ساتھ ہے حاوی بنا یہانتک کہ اے ہمارے پروردگار اپنے نبیوں اپنے رسولوں اپنے فرشتوں اور اپنے نیک بندوں میں سے کسی ایک کو بھی ایسا نہ چھوڑ جس کو وسیع فضل عظیم کی تعمیم شامل نہ ہو جائے۔

شیخ المشائخ حضرت محی الدین قدس سرہٗ کا نسب

آپ کا اسم مبارک عبدالقادر اور کنیت ابو محمد ہے آپکے والد کا نام موسیٰ اور کنیت ابو صالح انکے والد عبداللہ جیلی انکے والد یحییٰ زاہد انکے والد محمد انکے والد داؤد انکے والد موسیٰ انکے والد عبداللہ انکے والد موسیٰ انکے والد عبداللہ محض انکے والد حسن مثنیٰ انکے والد حسن انکے والد سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین

المجلس الاول

قال سیدنا الشیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر
بکرۃ یوم الاحد بالرباط ثالث شوال سنہ ۵۴۵ھ

الاعتراض على الحق عز وجل عند نزول الاقدار، موت الدين، موت التوحيد، موت التوكل والاخلاص والقلب المؤمن لا يعرف لم وكيف، لا يعرف بل، يقول بلى، النفس كلها مخالفة منازعة، فمن اراد صلاحها فليجاهدها حتى يأمن شرها، كلها شر في شر، فاذا جوهدت واطمأنت صارت كلها خيرا في خير، تصير موافقة في جميع الطاعات وفي ترك جميع المعاصي فحينئذ يقال لها يا ايتها النفس المطمئنة ارجعي الى ربك راضية مرضية ۵ يصح لها توقانها، ويزول عنها شرها، ولا تتعلق بشيء من المخلوقات، يصح نسبها من ابيها ابراهيم عليه السلام، فانه خرج عن نفسه، وبقي بلا هوى يجري، وقلبه ساكن، جاءه انواع من المخلوقات، وعرضوا نفوسهم عليه في معاونته، وهو يقول: لا اريد معونتكم، علمه بحالي يغنيني عن سؤالي، لما صح تسليمه وتوكله قيل للنار كوني بردا وسلاما على ابراهيم ۵ معونة الله عز وجل

پہلی مجلس

(وقت صبح - یوم یکشنبہ - ۳ شوال ۵۴۵ھ خانقاہ شریف)

نزولِ تقدیر کے وقت حق تعالیٰ شانہ پر اعتراض کرنا موت ہے دین کی، موت ہے توحید کی موت ہے توکل و اخلاص کی، ایمان والا قلب لفظ "کیوں" اور "کس طرح" کو نہیں جانتا وہ نہیں جانتا کہ "بلکہ" کیا ہے۔ اس کا قول تو "ہاں" ہے (کہ حکم تقدیری کی موافقت کرتا ہے۔ اور چون وچرا کے ساتھ رائے زنی نہیں کرتا، نفس کی عادت ہی ہے کہ مخالفت اور نزاع کرے۔ پس جو شخص اس کی درستی چاہے وہ اس کو اتنا مجاہدہ میں ڈالے کہ اس کے شر سے بے خطر بن جائے نفس تو شر ہی شر ہے مگر جب مجاہدہ میں پڑتا اور مطمئنہ بنجاتا ہے تو خیر ہی خیر ہو جاتا ہے، اور تمام طاعتوں کے بجالانے اور معصیتوں کے چھوڑ دینے میں موافقت کرنے لگتا ہے پس اس وقت ارشاد ہوتا ہے کہ "اے اطمینان والے نفس لوٹ اپنے رب کی طرف کہ تو اس سے خوش اور وہ تجھ سے خوش" اب اس کا جوش بھی صحیح اور اسکا شر بھی اس سے زائل ہو جاتا ہے اور مخلوقات میں سے کسی شے کیساتھ بھی وہ لگاؤ نہیں رکھتا اور اسکا نسب اپنے باپ ابراہیم کیساتھ صحیح بنجاتا ہے کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے نفس سے باہر نکل گئے اور بلا خواہش نفس باقی رہ گئے اور آپکا قلب صاحب سکون تھا (نار نمرودی میں گرنے کے وقت) آپکے پاس طرح طرح کی مخلوقات آئی اور انھوں نے آپکی مدد کرنے کے لئے اپنے اپنے نفسوں کو پیش کیا اور آپ فرما رہے تھے کہ "مجھے تمہاری مدد درکار نہیں ہے وہ میرے حال سے واقف ہے اور اس لئے مجھے سوال کی بھی حاجت نہیں" جب شان تسلیم و توکل صحیح ہوئی تو آگ سے کہدیا گیا کہ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی والی ابراہیم پر جو شخص

لِلصَّابِرِ مَعَہٗ فِی الدُّنْیَا بِغَیْرِ حِسَابٍ وَ نَعِیْمُہٗ
فِی الْاٰخِرَۃِ بِغَیْرِ حِسَابٍ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّمَا
یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ لَا یَخْفٰی
عَلَی اللّٰہِ شَیْءٌ بِعَیْنِہٖ مَا یَتَحَمَّلُ الْمُتَحَمِّلُوْنَ
مِنْ اَجْلِہٖ اِصْبِرُوْا مَعَہٗ سَاعَۃً وَقَدْ رَاَیْتُمْ
لُطْفَہٗ وَ اِنْعَامَہٗ سِنِیْنَ اَلشَّجَاعَۃُ صَبْرُ سَاعَۃٍ
اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ بِالنَّصْرِ وَالظَّفَرِ اِصْبِرُوْا
مَعَہٗ وَانْتَبِھُوْا لَہٗ وَلَا تَغْفُلُوْا عَنْہُ لَا تَتْرُکُوْا
اِنْتِبَاھَکُمْ بَعْدَ الْمَوْتِ فَاِنَّہٗ لَا یَنْفَعُکُمُ الْاِنْتِبَاہُ
فِیْ ذٰلِکَ الْوَقْتِ اِنْتَبِھُوْا لَہٗ قَبْلَ لِقَائِہٖ
اِنْتَبِھُوْا قَبْلَ اَنْ تَنْتَبِھُوْا بِلَا اَمْرِکُمْ
فَتَنْدَمُوْا وَقْتَ لَا یَنْفَعُکُمُ النَّدَمُ وَاَصْلِحُوْا
قُلُوْبَکُمْ فَاِنَّھَا اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ لَکُمْ سَائِرُ
اَحْوَالِکُمْ وَلِھٰذَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اِبْنِ اٰدَمَ مُضْغَۃٌ اِذَا صَلَحَتْ
صَلَحَ لَھَا سَائِرُ جَسَدِہٖ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ لَھَا
سَائِرُ جَسَدِہٖ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ صَلَاحُ الْقَلْبِ
بِالتَّقْوٰی وَالتَّوَکُّلِ عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّوْحِیْدِ
لَہٗ وَالْاِخْلَاصِ فِی الْاَعْمَالِ وَفَسَادُہٗ بِعَدَمِ ذٰلِکَ
اَلْقَلْبُ طَائِرٌ فِیْ قَفَصِ الْبُنْیَۃِ کَدُرَّۃٍ فِیْ حُقَّۃٍ کَمَالٍ
فِیْ خِزَانَۃٍ فَالْاِعْتِبَارُ بِالطَّائِرِ لَا بِالْقَفَصِ بِالدُّرَّۃِ
لَا بِالْحُقَّۃِ بِالْمَالِ لَا بِالْخِزَانَۃِ اَللّٰھُمَّ اَشْغِلْ
جَوَارِحَنَا بِطَاعَتِکَ وَقُلُوْبَنَا بِمَعْرِفَتِکَ وَاشْغِلْ
طُوْلَ حَیَاتِنَا فِیْ لَیْلِنَا وَنَھَارِنَا اَلْحِقْنَا بِالَّذِیْنَ
تَقَدَّمُوْا مِنَ الصَّالِحِیْنَ وَارْزُقْنَا مَا رَزَقْتَھُمْ وَ

حق تعالیٰ کیساتھ اسکی قدر پر راضی بن کر صبر اختیار کرتا ہے اس کے لئے دنیا میں خدا کی بیشمار مدد ہے اور آخرت میں بیشمار نعمت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر کرنے والوں کو اُن کا پورا اجر بیشمار دیا جائیگا اللہ پاک سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے اس کی نظر کے سامنے ہے جو کچھ بھی برداشت کرنیوالے اس کی وجہ سے برداشت کرتے ہیں اسکے ساتھ ایک ساعت کے لئے صبر کرو کہ برسہا برس اس کے لطف و انعام کو دیکھتے رہوگے ایک ساعت کا صبر ہی تو شجاعت ہے ۔ بیشک اللہ صبر کرنیوالوں کا ساتھی ہے مدد کرنے اور کامیاب بنانے میں اسکے ساتھ باستقبال رہو اور اس کے لئے بیدار ہو جاؤ اور اس سے غافل مت ہو اپنے بیدار ہونیکو موت کے بعد کے لئے نہ چھوڑو کہ اسوقت بیدار ہونا تم کو مفید نہ ہوگا اس کے لئے بیدار ہو اس سے ملنے سے قبل بیدار ہو، اپنے غیر اختیاری بیدار ہونیسے قبل ورنہ پشیمان ہوگے ایسے وقت کہ پشیمانی تمکو مفید نہ ہوگی اور اپنے قلوب کی اصلاح کرو کیونکہ قلوب ہی ایسی چیز ہیں کہ جب وہ سنور جاتے ہیں تو سارے حالات سنور جاتے ہیں اور اسی لئے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ابن آدم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے کہ جب وہ سنور جاتا ہے تو اسکی وجہ سے سارا بدن سنور جاتا ہے اور جب وہی بگڑ جاتا ہے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے اور وہ قلب ہے" قلب کا سنورنا پرہیز گاری حق تعالیٰ پر توکل ۔ اس کی توحید اور اعمال میں اخلاص پیدا کرنے سے ہے اور اسکا بگڑنا ان خصلتوں کے معدوم ہونے سے قلب گویا پرندہ ہے بدن کے پنجرہ میں گویا موتی ہے ڈبہ میں گویا مال ہے صندوق میں پس اعتبار پرندہ کا ہے پنجرہ کا نہیں ہے اعتبار موتی کا ہے ڈبہ کا نہیں ہے اور مال کا ہے صندوق کا نہیں ہے اے میرے اللہ ہمارے اعضا کو اپنی طاعت میں اور قلوب کو اپنی معرفت میں مشغول فرما اور مدت العمر ساری رات اور سارے دن اسی میں مشغول رکھ اور ہمکو شامل فرما نیکو کار اسلاف کیساتھ اور ہمکو نصیب فرما جو ان کو نصیب فرمایا تھا اور ہمارا ہو جا جیسا

كُونُوا كَمَا كُنْتُ لَهُمْ اٰمِينَ يَا قَوْمِ كُونُوا لِلّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ كَمَا كَانَ الصَّالِحُونَ لَهٗ؛ حَتّٰى يَكُونَ
لَكُمْ كَمَا كَانَ لَهُمْ؛ إِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ يَكُونَ الْحَقُّ
عَزَّ وَجَلَّ لَكُمْ فَاشْتَغِلُوا بِطَاعَتِهٖ وَالصَّبْرِ
مَعَهٗ؛ وَالرِّضَا بِأَفْعَالِهٖ فِيكُمْ وَفِي غَيْرِكُمْ؛ اَلْقَوْمُ
زَهِدُوا فِي الدُّنْيَا؛ وَأَخَذُوا أَقْسَامَهُمْ مِّنْهَا
بِيَدِي التَّقْوٰى وَالْوَرَعِ؛ ثُمَّ طَلَبُوا الْآخِرَةَ
وَعَمِلُوا أَعْمَالَهَا؛ عَصَوْا نُفُوسَهُمْ؛ وَأَطَاعُوا
رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ؛ وَعَظُوا نُفُوسَهُمْ؛ ثُمَّ وَعَظُوا
نُفُوسَ غَيْرِهِمْ يَا غُلَامُ عِظْ نَفْسَكَ أَوَّلًا
ثُمَّ عِظْ نَفْسَ غَيْرِكَ؛ عَلَيْكَ بِخُوَيْصَّةِ نَفْسِكَ
لَا تَتَعَدَّ إِلٰى غَيْرِكَ وَقَدْ بَقِيَ عِنْدَكَ بَقِيَّةٌ
تَحْتَاجُ إِلٰى إِصْلَاحِهَا؛ وَيْحَكَ أَنْتَ تَغْرَقُ
كَيْفَ تُخَلِّصُ غَيْرَكَ؛ أَنْتَ أَعْمٰى كَيْفَ تَقُودُ
غَيْرَكَ؛ إِنَّمَا يَقُودُ النَّاسَ الْبَصِيرُ؛ إِنَّمَا
يُخَلِّصُهُمْ مِّنَ الْبَحْرِ السَّابِحُ الْمَحْمُودُ؛ إِنَّمَا
يَرُدُّ النَّاسَ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ عَرَفَهٗ؛
أَمَّا مَنْ جَهِلَهٗ كَيْفَ يَدُلُّ عَلَيْهِ؛ لَا كَلَامَ
لَكَ فِي تَصَرُّفِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ؛ وَتُحِبُّهٗ وَتَعْمَلُ
لَهٗ لَا لِغَيْرِهٖ؛ وَتَخَافُ مِنْهُ لَا مِنْ غَيْرِهٖ؛ هٰذَا
بِالْقَلْبِ يَكُونُ؛ لَا بِقَلْقَلَةِ اللِّسَانِ؛ هٰذَا فِي
الْخَلْوَةِ يَكُونُ؛ لَا فِي الْجَلْوَةِ؛ إِذَا كَانَ التَّوْحِيدُ
بِبَابِ الدَّارِ؛ وَالشِّرْكُ دَاخِلَ الدَّارِ فَهُوَ النِّفَاقُ
بِعَيْنِهٖ؛ وَيْحَكَ أَنْتَ لِسَانُكَ يَتَّقِي؛ وَقَلْبُكَ
يَفْجُرُ لِسَانُكَ يَشْكُرُ؛ وَقَلْبُكَ يَعْتَرِضُ؛ قَالَ اللّٰهُ

ان کا ہو گیا تھا۔ **صاحبو**۔ اللہ کے ہو جاؤ جیسا کہ نیک بندے اس کے ہو گئے تھے یہاں تک کہ اللہ تمہارا ہو جائیگا جیسا کہ اُن کا ہو گیا تھا، اگر تم چاہتے ہو کہ حق تعالیٰ تمہارا ہو جائے تو اسکی اطاعت اور اس کے ساتھ صبر کرنے اور اسکے افعال پر جو تمہارے اور دوسروں کے اندر صادر ہوں راضی ہونے میں مشغول ہو جاؤ۔ وہ لوگ زاہد بنے تھے دُنیا میں اور جو کچھ اپنا مقسوم انھوں نے لیا تھا تقویٰ اور پرہیز گاری کے ہاتھ سے لیا تھا پھر وہ طالبِ آخرت بنے اور جو اس کے کام تھے وہ انھوں نے کئے کہ اپنے نفسوں کا کہنا نہ مانا اور اپنے رب عزّ وجل کی اطاعت کی اول اپنے آپکو نصیحت کی اور اسکے بعد دوسروں کے ناصح بنے **صاحبزادہ** اول اپنے نفس کو نصیحت کر اسکے بعد دوسرے کے نفس کو نصیحت کیجو خاص اپنے نفس کی اصلاح اپنے ذمہ لازم سمجھ اور جب تک تیرے اندر کچھ بھی اصلاح کی ضرورت باقی ہے دوسروں کیطرف مت جھک تجھ پر افسوس ہے کہ خود ڈوب رہا ہے پھر دوسرے کو کیونکر بچائے گا؟ تو خود اندھا ہے دوسرے کا ہاتھ کس طرح تھامے گا لوگوں کا ہاتھ وہی پکڑتا ہے جو سوانکھا ہو اور اُن کو دریا سے وہی نکال سکتا ہے جو خوب تیرنا جانتا ہو اللہ تعالےٰ تک لوگوں کو وہی پہنچا سکتا ہے جو اسکی معرفت حاصل کر چکا ہو اور جو خود ہی اس سے جاہل ہے وہ کیونکر اسکا راستہ بتا سکتا ہے اگر تو اس کو محبوب سمجھتا خاص اسی کے لئے عمل کرتا اور صرف اسی سے ڈرتا ہے نہ کسی دوسرے سے تو اللہ کے تصرفات میں کلام مت کر۔ یہ مضمون قلب سے تعلق رکھتا ہے نہ کہ زبان کی بک بک سے اور یہ خلوت میں ہوتا ہے نہ کہ جلوت میں۔ جبکہ توحید گھر کے دروازے پر ہو اور شرک گھر کے اندر تو یہی نفاق ہے۔ افسوس تجھ پر کہ تیری زبان تقویٰ پکارتی ہے اور تیرا دل فاجر بن رہا ہے تیری زبان شکر کرتی ہے اور تیرا قلب اعتراض کر رہا ہے، حق تعالیٰ فرماتا ہے

عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ خَيْرِيْ إِلَيْكَ نَازِلٌ وَ شَرُّكَ إِلَيَّ صَاعِدٌ وَيْحَكَ تَدَّعِيْ أَنَّكَ عَبْدُهُ وَتُطِيْعُ سِوَاهُ لَوْ أَنَّكَ عَبْدُهُ عَلَى الْحَقِيْقَةِ لَعَادَيْتَ فِيْهِ وَوَالَيْتَ فِيْهِ الْمُؤْمِنُ الْمُوْقِنُ لَا يُطِيْعُ نَفْسَهُ وَشَيْطَانَهُ وَهَوَاهُ لَا يَعْرِفُ الشَّيْطَانَ حَتّٰى يُطِيْعَهُ لَا يُبَالِيْ بِالدُّنْيَا حَتّٰى يَذِلَّ لَهَا بَلْ يُهِيْنُهَا وَيَطْلُبُ الْآخِرَةَ فَإِذَا حَصَلَتْ لَهُ تَرَكَهَا وَاتَّصَلَ بِمَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيُخْلِصُ عِبَادَتَهُ لَهُ فِيْ جَمِيْعِ أَوْقَاتِهِ سَمِعَ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أُمِرُوْا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ ۵ دَعْ عَنْكَ الشِّرْكَ بِالْخَلْقِ وَوَحِّدِ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ خَالِقُ الْأَشْيَاءِ جَمِيْعِهَا وَبِيَدِهِ الْأَشْيَاءُ جَمِيْعُهَا يَا طَالِبَ الْأَشْيَاءِ مِنْ غَيْرِهِ مَا أَنْتَ عَاقِلٌ هَلْ شَيْءٌ لَيْسَ هُوَ فِيْ خَزَائِنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ مِّنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ ۵ يَا غُلَامُ نَمْ تَحْتَ مِيْزَابِ الْقَدَرِ مُتَوَسِّدًا بِالصَّبْرِ مُتَقَلِّدًا بِالْمُوَافَقَةِ عَابِدًا بِانْتِظَارِ الْفَرَجِ فَإِذَا كُنْتَ هٰكَذَا صَبَّ عَلَيْكَ الْمُقَدِّرُ مِنْ فَضْلِهِ وَمِنَنِهِ مَا لَا تُحْسِنُ تَطْلُبُهُ وَتَتَمَنَّاهُ يَا قَوْمُ وَافِقُوا الْقَدَرَ وَاقْبَلُوْا مِنْ عَبْدِ الْقَادِرِ الْمُجْتَهِدِ فِيْ مُوَافَقَةِ الْقَدَرِ مُوَافَقَتِيْ لِلْقَدَرِ تُقَدِّمُنِيْ إِلَى الْقَادِرِ يَا قَوْمُ تَعَالَوْا نَتَأَدَّبْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِقَدَرِهِ وَ

کہ اے ابن آدم میری طرف سے تو خیر تیری جانب اُترتی ہے اور تیری طرف سے شر میری جانب چڑھتا ہے افسوس تجھ پر تو دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ کا بندہ ہے اور اطاعت کرتا ہے اس کے ماسوا کی ۔ اگر تو واقعی اسکا بندہ ہوتا تو اسی کے لئے عداوت کرتا اور اسی کے لئے محبت ، سچا مومن اپنے نفس اپنے شیطان اور اپنی خواہش کی پیروی نہیں کیا کرتا ، وہ شیطان کو جانتا ہی نہیں اس کی اطاعت تو کیا کریگا وہ دنیا کی پرواہی نہیں کرتا اس کے سامنے ذلیل تو کیا ہوگا بلکہ وہ تو دنیا کو خود ذلیل سمجھتا اور آخرت کا طالب بنتا ہے اور جب آخرت حاصل ہو جاتی ہے تو اس کو بھی چھوڑ دیتا اور اپنے مولیٰ عزوجل سے متصل ہو جاتا ہے کہ اپنے تمام اوقات میں خالص اسی کی عبادت کرتا رہتا ہے ۔ وہ اللہ عزوجل کا ارشاد سُن چکا ہے کہ لوگوں کو نہیں حکم دیا گیا مگر اسی کا کہ وہ اللہ کی عبادت کیا کریں اسی کے لئے عبادت کو خالص بنا کر اور یک جہت ہو کر مخلوق کو خدا کے ساتھ شریک کرنا چھوڑ دے اور حق تعالیٰ عزوجل کو یکتا سمجھ ، وہی تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے اور اسی کے ہاتھ میں ہیں تمام اشیاء اے غیر اللہ سے کسی چیز کے مانگنے والے تو بیوقوف ہے کیا کوئی ایسی بھی چیز ہے جو اللہ کے خزانوں میں نہ ہو؟ اللہ عزوجل فرماتا ہے کوئی چیز بھی نہیں مگر ہمارے پاس ہیں اس کے خزانے صاحبزادہ صبر کا تکیہ کہ موافقت کا پٹکا باندھ کر کشائش کے انتظار میں عبادت کرتا ہوا تقدیر کے پرنالہ کے نیچے سو جب تو ایسا ہو جائیگا تو مالکِ تقدیر اپنے فضل و انعام تجھ پر اتنے برسائے گا جن کی طلب و تمنا بھی تو اچھی طرح نہ کر سکتا صاحبو تقدیر کی موافقت کرو اور عبدالقادر کی بات مانو جو تقدیر کی موافقت میں کوشاں ہے تقدیر کے ساتھ میری موافقت ہی نے مجھ کو قادر کی طرف آگے بڑھایا صاحبو آؤ ہم

فِعْلِهٖ وَنُطَأْطِئُ رُءُوْسَ ظَوَاهِرِنَا وَبَوَاطِنِنَا
نُوَافِقُ الْقَدَرَ وَنَمْشِيْ فِيْ رِكَابِهٖ لِاَنَّهٗ
رَسُوْلُ الْمَلِكِ نُكْرِمُهٗ لِاَجْلِ مُرْسِلِهٖ فَاِذَا
فَعَلْنَا ذٰلِكَ مَعَهٗ حَمَلَنَا فِيْ صُحْبَتِهٖ اِلَى
الْقَادِرِ فَهُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ يَهْنَا لَكَ
الشُّرْبُ مِنْ بَحْرِ عِلْمِهٖ وَالْاَكْلُ مِنْ سِمَاطِ
فَضْلِهٖ وَالْاِسْتِئْنَاسُ بِاُنْسِهٖ وَالتَّغَمُّدُ
بِرَحْمَتِهٖ هٰذَا الْاٰحَادُ اَفْرَادٌ مِّنْ كُلِّ اَلْفِ
اَلْفٍ وَّاحِدٌ مِّنْ جَمِيْعِ الْعَشَائِرِ وَالْقَبَائِلِ
يَا غُلَامُ عَلَيْكَ بِالتَّقْوٰى عَلَيْكَ بِحُدُوْدِ
الشَّرْعِ وَالْمُخَالَفَةِ لِلنَّفْسِ وَالْهَوٰى وَ
الشَّيْطَانِ وَاَقْرَانِ السُّوْءِ الْمُؤْمِنُ فِيْ جِهَادِ
هٰؤُلَاءِ لَا يَنْكَشِفُ رَأْسُهٗ عَنِ الْخُوْذِ لَا
يَنْغَمِدُ سَيْفُهٗ لَا يَعْرُوْا ظَهْرُ فَرَسِهٖ
عَنْ قَرَبُوْسِ سَرْجِهٖ يَنَامُ نَوْمَ الْقَوْمِ غَلَبَةً
اَكْلُهُمْ فَاقَةٌ كَلَامُهُمْ ضَرُوْرَةٌ اَلْخَرَسُ
دَأْبُهُمْ وَاِنَّمَا قَدَرُهُمْ يُنْطِقُهُمْ فِعْلُ
اللّٰهِ يُنْطِقُهُمْ وَيُحَرِّكُ مَنْطِقَهُمْ فِي الدُّنْيَا
كَمَا يُنْطِقُ الْجَوَارِحَ غَدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الَّذِيْ يُنْطِقُ كُلَّ نَاطِقٍ
يُنْطِقُهُمْ كَمَا يُنْطِقُ الْجَمَادَ يُهَيِّئُ لَهُمْ
اَسْبَابَ النُّطْقِ فَيَنْطِقُوْنَ اِذَا اَرَادَهُمْ لِاَمْرٍ
هَيَّاَهُمْ لَهٗ اَرَادَ اَنْ يُّبَلِّغَ الْخَلْقَ
بِالنِّذَارَةِ وَالْبِشَارَةِ لِاِرْتِكَابِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ
فَاَنْطَقَ الْاَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِيْنَ فَلَمَّا قَبَضَهُمْ

سب اللہ عزوجل اور اس کے فعل اور تقدیر کے سامنے جھکیں اور اپنے ظاہری و باطنی سروں کو جھکا دیں۔ تقدیر کی موافقت کریں اور اس کے ہمرکاب بن کر چلیں اسلئے کہ وہ بادشاہ کی بھیجی ہوئی ہے ہمیں اسکے بھیجنے والے کی وجہ سے اسکی عزت کرنی چاہئے پس جب ہم اسکے ساتھ ایسا برتاؤ کرینگے تو وہ ہمکو اپنے ساتھ اٹھاکر قادر تک لیجائیگی اور اُس جگہ ولایت اللہ سچے ہی کی ہے۔ اسکے دریائے علم سے پینا اور اس کے خوانِ فضل سے کھانا اور اسکے اُنس سے مانوس ہونا اور اسکی رحمت میں چھپنا تجھ کو مبارک و خوشگوار ہوگا۔ یہ ایک ایک بات لاکھوں میں فرد ہے تمام کنبوں اور قبیلوں میں سے گویا ایک ہے صاحبزادہ تقوے کو ضروری سمجھ۔ شریعت کی حدود کو اپنے اوپر لازم کر۔ نفس اور خواہش اور شیطان اور بدہم نشینوں کی مخالفت کا پابند ہو۔ ایمان والا بندہ ہمیشہ انکے ساتھ جہاد میں رہتا ہے کہ نہ اسکے سر سے خود ہٹتا ہے نہ اسکی تلوار نیام میں جاتی ہے اور نہ اسکے گھوڑے کی پیٹھ اسکی زین سے خالی ہوتی ہے۔ ان کا سونا اہل اللہ کی طرح غلبہ کیحالت میں ہوتا ہے۔ فاقہ ان کی خوراک ہے ان کا کلام بضرورت ہوتا ہے گونگا رہنا ان کی عادت ہے۔ اسکے سوا کچھ نہیں کہ تقدیر خداوندی انکو بلواتی ہے اللہ کا فعل ہی ان کو بلاتا اور انکے لبوں کو حرکت دیتا ہے۔ ان کا بولنا دنیا میں ایسا ہے جیسے اعضاء کل کو قیامت کے دن بولینگے کہ خدا ہی انکو گویائی عطا فرمائیگا جو ہر بولنے والے کو گویائی بخشتا ہے وہی انکو بھی گویائی عطا فرماتا ہے جیسا کہ پتھر کو گویائی دیدیتا ہے۔ ان کیلئے بولنے کے سبب مہیا فرما دیتا ہے پس وہ بولنے لگتے ہیں۔ جب ان سے کوئی کام لینا چاہتا ہے تو انکو اس کیلئے تیار کر دیتا ہے اس نے چاہا کہ مخلوق کو بشارت و تہدید کی تبلیغ ہو تاکہ ان پر حجت قائم ہوسکے تو انبیاء و مرسلین کو گویائی عطا فرمائی۔ پھر جب ان کو

اِلَیْہِ ۞ اَقَامَ الْعُلَمَاءَ الْعُمَّالَ بِعِلْمِهِمْ ۞ فَیُنْطِقُهُمْ بِمَا یُصْلِحُ الْخَلْقَ نِیَابَةً عَنْهُمْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ یَا قَوْمُ اُشْکُرُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰی نِعَمِهٖ وَانْظُرُوْهَا مِنْهُ فَاِنَّهٗ قَالَ وَمَا بِکُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۞ اَیْنَ الشُّکْرُ مِنْکُمْ یَا مُتَقَلِّبِیْنَ فِیْ نِعَمِهٖ یَا مَنْ یَّرٰی نِعَمَهٗ مِنْ غَیْرِهٖ تَارَةً تَرَوْنَ نِعَمَهٗ مِنْ غَیْرِهٖ ۞ وَتَارَةً تَسْتَقِلُّوْنَهَا ۞ وَتَنْتَظِرُوْنَ اِلٰی مَا لَیْسَ عِنْدَکُمْ ۞ وَتَارَةً تَسْتَعِیْنُوْنَ بِهَا عَلٰی مَعَاصِیْهِ ۞ یَا غُلَامُ تَحْتَاجُ فِیْ خَلْوَتِكَ اِلٰی وَرَعٍ یُّخْرِجُكَ عَنِ الْمَعَاصِیْ وَالزَّلَّاتِ وَمُرَاقَبَةٍ تُذَکِّرُكَ نَظَرَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اِلَیْكَ اَنْتَ مُحْتَاجٌ مُضْطَرٌّ اِلٰی اَنْ یَّکُوْنَ هٰذَا مَعَكَ فِیْ خَلْوَتِكَ ۞ ثُمَّ تَحْتَاجُ اِلٰی مُحَارَبَةِ النَّفْسِ وَالْهَوٰی ۞ وَالشَّیْطَانِ خَرَابُ مُعْظَمِ النَّاسِ مَعَ الزَّلَّاتِ ۞ وَخَرَابُ الزُّهَّادِ مَعَ الشَّهَوَاتِ ۞ وَخَرَابُ الْاَبْدَالِ مَعَ الْفِکْرِ وَالْخَوَاطِرِ فِی الْخَلَوَاتِ ۞ وَخَرَابُ الصِّدِّیْقِیْنَ اللَّحَظَاتِ ۞ شُغْلُهُمْ حِفْظُ قُلُوْبِهِمْ لِاَنَّهُمْ نِیَامٌ عَلٰی بَابِ الْمَلِكِ ۞ هُمْ قِیَامٌ فِیْ مَقَامِ الدَّعْوَةِ ۞ یَدْعُوْنَ الْخَلْقَ اِلٰی مَعْرِفَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ لَا یَزَالُوْنَ یَدْعُوْنَ الْقُلُوْبَ یَقُوْلُوْنَ یَا اَیَّتُهَا الْقُلُوْبُ یَا اَیَّتُهَا الْاَرْوَاحُ یَا اِنْسُ وَیَا جِنُّ یَا مُرِیْدِی الْمَلِكِ هَلُمُّوْا

اپنے پاس بُلالیا تو علماء کو جو انکے علم پر عامل تھے کھڑا کر دیا پس انکی طرف سے نیابتہً وہ باتیں پہنچانے کو جو مخلوق کے لئے مفید ہیں ان کو گویائی بخشتا ہے۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علماء وارث ہیں انبیاء کے صاحبو اللہ عزوجل کا شکر کرو اس کے انعامات پر اور ان کو اسی کیطرف سے سمجھو۔ کیونکہ وہ فرماتا ہے جو کچھ بھی نعمت تمہارے شاملِ حال ہے وہ اللہ ہی کیطرف سے ہے۔ اے خدا کی نعمتوں میں کروٹیں لینے والو تمہاری شکرگزاری کہاں گئی؟ اے وہ شخص جو اس کی نعمتوں کو غیر کی طرف سے سمجھتا ہے (تجھے کیا ہوگیا) کبھی تو اس کی نعمتوں کو تم غیر کی طرف سے سمجھتے ہو اور کبھی اپنے آپکو ان کا مستحق سمجھ کر اسکے منتظر رہتے ہو جو تمہارے پاس نہیں ہے اور کبھی ان نعمتوں سے اسکی معصیتوں پر اعانت حاصل کرنے لگتے ہو صاحبزادہ تجھ کو خلوت میں ایسے تقوے کی حاجت ہے جو تجھ کو معصیتوں اور لغزشوں سے باہر نکالے اور ایسے مراقبہ کی ضرورت ہے جو تجھ کو حق تعالیٰ کا تیری طرف نظر رکھنا تجھ کو یاد دلاتا رہے۔ تو حاجتمند ہے کہ تیری خلوت میں یہ حالت تیری ساتھی ہو اسکے بعد تجھ کو حاجت ہے نفس اور خواہش اور شیطان کے ساتھ جنگ کرنے کی۔ عام لوگوں کی بربادی لغزشوں سے ہے۔ اور زاہدوں کی تباہی خواہشات نفس سے اور ابدال کی ہلاکت خلوتوں میں خطرات سے اور صدیقین کی بربادی اِدھر اُدھر توجہ کرنے سے کہ ان کا شغل صرف اپنے قلوب کی حفاظت میں رہنا ہے اس لئے کہ وہ شاہی آستانے پر سونے والے ہیں۔ وہ دعوت کے مقام پر کھڑے ہونے والے ہیں کہ مخلوق کو اللہ عزوجل کی معرفت کی طرف بلائیں۔ وہ ہمیشہ قلوب کو پکارتے اور کہتے ہیں کہ اے قلوب اے ارواح اے انسان اے جن اے بادشاہ کے طلب گارو! چلو شاہی دروازہ کیطرف۔ اپکو اسکی

إِلَى بَابِ الْمَلِكِ اسْعَوْا إِلَيْهِ ۔ بِأَقْدَامِ قُلُوبِكُمْ
بِأَقْدَامِ تَقْوَاكُمْ وَتَوْحِيدِكُمْ وَمَعْرِفَتِكُمْ
وَوَرَعِكُمُ السَّامِي وَالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَفِيمَا سِوَى الْمَوْلَى ۔ هٰذَا شُغْلُ الْقَوْمِ هِمَّتُهُمْ
إِصْلَاحُ الْخَلْقِ ۔ هِمَّتُهُمْ تَعُمُّ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ
مِنَ الْعَرْشِ إِلَى الثَّرَى يَا غُلَامُ دَعْ عَنْكَ
النَّفْسَ وَالْهَوَى كُنْ أَرْضًا تَحْتَ أَقْدَامِ هٰؤُلَاءِ
الْقَوْمِ ۔ تُرَابًا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ اَلْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ يُخْرِجُ
الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۔ أَخْرَجَ
إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَبَوَيْهِ الْمَوْتَى
بِالْكُفْرِ ۔ اَلْمُؤْمِنُ حَيٌّ ۔ وَالْكَافِرُ مَيِّتٌ ۔ اَلْمُوَحِّدُ
حَيٌّ وَالْمُشْرِكُ مَيِّتٌ ۔ وَلِهٰذَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
فِي بَعْضِ كَلَامِهِ أَوَّلُ مَنْ مَاتَ مِنْ خَلْقِي إِبْلِيسُ
يَعْنِي عَصَانِي فَمَاتَ بِالْمَعْصِيَةِ ۔ هٰذَا آخِرُ
الزَّمَانِ قَدْ ظَهَرَ سُوقُ النِّفَاقِ ۔ سُوقُ الْكَذِبِ
لَا تَقْعُدُوا مَعَ الْمُنَافِقِينَ الْكَاذِبِينَ الدَّجَّالِينَ
وَيْحَكَ نَفْسُكَ مُنَافِقَةٌ، كَاذِبَةٌ، كَافِرَةٌ ۔
فَاجِرَةٌ مُشْرِكَةٌ، كَيْفَ تَقْعُدُ مَعَهَا خَالِفْهَا وَلَا
تُوَافِقْهَا قَيِّدْهَا وَلَا تُطْلِقْهَا ۔ اُسْجُنْهَا وَأَجْرِ عَلَيْهَا
حَقَّهَا الَّذِي لَابُدَّ لَهَا مِنْهُ ۔ أَقِمْهَا بِالْمُجَاهَدَاتِ
وَأَمَّا الْهَوَى فَارْكَبْهُ ۔ وَلَا تُخَلِّهِ يَرْكَبُكَ ۔
وَالطَّبْعُ فَلَا تَصْحَبْهُ ۔ فَإِنَّهُ طِفْلٌ صَغِيرٌ لَا
عَقْلَ لَهُ ۔ كَيْفَ تَتَعَلَّمُ مِنْ طِفْلٍ صَغِيرٍ وَ
تَقْبَلُ مِنْهُ وَالشَّيْطَانُ فَهُوَ عَدُوُّكَ وَعَدُوُّ
أَبِيكَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۔

جانب اپنے قلوب کے قدموں سے اپنے تقوے اور توحید اور معرفت اور با رفعت ورع کے اور دنیا و آخرت اور ماسوی اللہ میں بے توجہی وزہد کے قدموں سے، یہ ہے ان لوگوں کا شغل ان کی ہمتیں مخلوق کی اصلاح میں مصروف ہیں۔ انکی ہمتیں عرش سے لیکر ثریٰ تک آسمان وزمین کو شامل ہیں۔

صاحبزادہ نفس اور خواہش کو اپنے سے دُور کر۔ ان مقدس لوگوں کے قدموں کے نیچے کی زمین ہو جا اُن لوگوں کے سامنے خاک بن جا۔ خدا تجھ میں حیات ڈال دیگا کیونکہ (حق تعالےٰ نکالتا ہے زندہ کو مُردہ سے اور نکالتا ہے مُردہ کو زندہ سے۔ ابراہیم علیہ السلام کو پیدا فرمایا انکے والدین سے جو مُردہ تھے بوجہ کفر کے، مومن تو زندہ ہے اور کافر مُردہ۔ صاحب توحید زندہ ہے اور مشرک مُردہ۔ اور اسی لیئے حق تعالیٰ نے اپنے ایک کلام میں ارشاد فرمایا ہے کہ سب سے پہلا شخص جو میری مخلوق میں مُردہ ہؤا وہ ابلیس ہے یعنی اسنے میری معصیت کی پس نافرمانی کے سبب مُردہ بن گیا یہ آخری زمانہ ہے کہ نفاق کا بازار اور جھوٹ کا بازار گرم ہے۔ مت بیٹھو منافقوں جھوٹوں اور دجالوں کے ساتھ۔ افسوس ہے تجھ پر۔ تیرا نفس منافق ہے جھوٹا ہے کافر ہے فاجر ہے مشرک ہے تو اس کیساتھ کس طرح بیٹھتا ہے؟ اسکی مخالفت کر۔ اس کی موافقت مت کر۔ اسکو قید کر۔ اسکو آزاد مت چھوڑ اسکو جیل میں بند کر اور اسکا حق جسکا ادا کرنا ضرور ہے اس کو پہنچاتا رہ۔ اس کو مجاہدوں سے کوٹ اور جسکا نام خواہش ہے اس پر سوار ہو جاؤ اس کو چھوڑے مت کہ وہ تجھ پر سوار ہو جائے گی۔ اور طبیعت کا ساتھ مت دے کیونکہ وہ ناسمجھ چھوٹے بچے کی مثل ہے تو پھر طفل صغیر سے کس طرح پڑھتا اور قبول کرتا ہے؟ اب رہا شیطان وہ تو دشمن ہے تیرا اور دشمن ہے تیرے باپ آدم علیہ السلام کا

كَيْفَ تَسْكُنُ إِلَيْهِ وَتَقْبَلُ مِنْهُ؛ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ
دَمٌ وَعَدَاوَةٌ قَدِيمَةٌ؛ لَا تَأْمَنْ مِنْهُ، فَإِنَّهُ
قَاتِلُ أَبِيكَ وَأُمِّكَ، فَإِذَا تَمَكَّنَ مِنْكَ قَتَلَكَ
كَمَا قَتَلَهُمَا اِجْعَلِ التَّقْوَى سِلَاحَكَ وَالتَّوْحِيدَ
لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمُرَاقَبَةَ لَهُ وَالْوَرَعَ فِي الْخَلَوَاتِ
وَالصِّدْقَ وَالْاِسْتِعَانَةَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ جُنْدَكَ
فَهٰذَا السِّلَاحُ وَهٰذَا الْجُنْدُ هُمُ الَّذِينَ يَهْزِمُونَهُ
وَيَهْدِمُونَهُ وَيَكْسِرُونَ جَيْشَهُ، كَيْفَ لَا تَهْزِمُهُ
وَالْحَقُّ مَعَكَ **يَا غُلَامُ** اقْرِنْ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَاجْعَلْهُمَا فِي مَوْضِعٍ وَاحِدٍ، وَانْفَرِدْ بِمَوْلَاكَ عَزَّ
وَجَلَّ عُرْيَانًا مِنْ حَيْثُ قَلْبُكَ بِلَا دُنْيَا وَلَا آخِرَةٍ
لَا تُقْبِلْ عَلَيْهِ إِلَّا مُجَرَّدًا عَمَّا سِوَاهُ؛ وَلَا تَتَقَيَّدْ
بِالْخَلْقِ عَنِ الْخَالِقِ اِقْطَعْ هٰذِهِ الْأَسْبَابَ؛ وَاخْلَعْ
هٰذِهِ الْأَرْبَابَ؛ فَإِذَا تَمَكَّنْتَ فَاجْعَلِ الدُّنْيَا لِنَفْسِكَ
وَالْآخِرَةَ لِقَلْبِكَ وَالْمَوْلَى لِسِرِّكَ؛ **يَا غُلَامُ** لَا
تَكُنْ مَعَ النَّفْسِ وَلَا مَعَ الْهَوَى وَلَا مَعَ الدُّنْيَا
وَلَا مَعَ الْآخِرَةِ؛ وَلَا تَتَابَعْ سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
وَقَدْ وَقَعْتَ بِالْكَنْزِ الَّذِي لَا يَفْنَى أَبَدًا؛ حِينَئِذٍ
تَجِيئُكَ الْهِدَايَةُ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الَّتِي لَا ضَلَالَ
بَعْدَهَا؛ تُبْ عَنْ ذُنُوبِكَ وَهَرْوِلْ عَنْهَا إِلَى
مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ، إِذَا تُبْتَ فَلْيَتُبْ ظَاهِرُكَ
وَبَاطِنُكَ؛ اَلتَّوْبَةُ قَلْبُ دَوْلَةٍ، اِخْلَعْ ثِيَابَ
الْمَعَاصِي بِالتَّوْبَةِ الْخَالِصَةِ وَالْحَيَاءِ مِنَ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ حَقِيقَةً لَا مَجَازًا؛ هٰذَا مِنْ أَعْمَالِ
الْقُلُوبِ بَعْدَ طَهَارَةِ الْجَوَارِحِ بِأَعْمَالِ الشَّرْعِ

پھر اس سے تو کیونکر مانوس ہوتا اور اسکی بات مانتا ہے حالانکہ
۱۶ تیرے اور اس کے درمیان خون اور پرانی عداوت ہے تو اس سے
نڈر مت ہو کہ وہ قاتل ہے تیرے باپ (آدمؑ) اور تیری ماں (حواؑ)
کا پس جب تجھ پر قابو پائیگا تجھ کو بھی قتل کر دیگا جیسا کہ انکو قتل کیا
تھا۔ تقوے کو اپنا ہتھیار بنا اور اللہ عزوجل کی توحید کو اس کے
مراقبہ کو خلوتوں میں پرہیزگار رہنے کو سچائی کو اور اللہ عزوجل سے
مدد چاہنے کو اپنا لشکر بنا پس یہی ہتھیار اور یہی لشکر ہے جو اس کو
ہزیمت اور شکست دیگا اور اس کے لشکر کو توڑ دیگا جبکہ حق تیرا
ساتھی ہے تو اس کو شکست کیوں نہ دے سکے گا؟ **صاحبزادہ**
دنیا اور آخرت کو ملا اور دونوں کو ایک جگہ رکھ دے اور بلا دنیا و
آخرت کے اپنے قلب کے اعتبار سے بالکل خالی ہو کر صرف اپنے مولا
عزوجل کا ہو رہ اور ماسوا سے خالی ہوئے بغیر اسکی طرف متوجہ نہ ہو
اور خالق سے جدا ہو کر مخلوق کے ساتھ مقید مت بن۔ ان اسباب
کو قطع کر دے اور ان ارباب کو جنھیں معبود بنا رکھا ہے نکال
باہر کر پس جب اس پر قدرت ہو جائے تب دنیا کو اپنے نفس
کے لئے اختیار کر اور آخرت کو قلب کے لئے اور مولی کو باطن
کے لئے **صاحبزادہ** ساتھ نہ دے نفس کا اور نہ خواہش کا اور
نہ دنیا کا اور نہ آخرت کا اور نہ پیچھے پڑ ماسوی اللہ کے پس
ایسا خزانہ پائے گا جو کبھی فنا نہ ہوگا اور حق تعالی کی طرف
سے تیرے پاس وہ ہدایت آئے گی جس کے بعد گمراہی نہ ہوگی
توبہ کر اپنے گناہوں سے اور بھاگ اپنے مولا عزوجل کیطرف
جب تو توبہ کرے تو چاہیئے کہ تیرا ظاہر بھی توبہ کرے اور باطن
بھی۔ توبہ حکومت کی کایا پلٹ ہے معصیتوں کے کپڑے
اُتار ڈال خالص توبہ کر اللہ عزوجل سے حقیقی حیا کر کے یہ قلوب
کے اعمال ہیں اعمال شریعت سے اعضاء کو پاک بنانیکے بعد

اَلْقَالَبُ لَهٗ عَمَلٌ وَّالْقَلْبُ لَهٗ عَمَلٌ ۞ اَلْقَلْبُ اِذَا
خَرَجَ فِي نِيَافِي الْاَسْبَابِ وَالتَّعَلُّقِ بِالْخَلَائِقِ رَكِبَ
بَحْرَ التَّوَكُّلِ وَالْمَعْرِفَةِ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالْعِلْمِ
بِهٖ وَتَرْكِ السَّبَبِ وَطَلَبِ الْمُسَبِّبِ ۞ فَاِذَا تَوَسَّطَ
فِي هٰذَا الْبَحْرِ فَهُنَالِكَ يَقُوْلُ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ
يَهْدِيْنِ فَيَهْدِيْ مِنْ سَاحِلٍ اِلٰى سَاحِلٍ ۞
مِنْ مَوْضِعٍ اِلٰى مَوْضِعٍ ۞ حَتّٰى يَقِفَ عَلَى الْجَادَّةِ
الْمُسْتَقِيْمَةِ فَكُلَّمَا ذَكَرَ رَبَّهٗ تَجَلَّتْ جَادَّتُهٗ
وَانْكَشَفَ الدَّغَلُ عَنْهَا ۞ قَلْبُ الطَّالِبِ لِلْحَقِّ
عَزَّوَجَلَّ يَقْطَعُ الْمَسَافَاتِ وَيُخَلِّفُ الْكُلَّ وَرَاءَهٗ
فَاِذَا خَافَ فِي بَعْضِ الطَّرِيْقِ مِنَ الْهَلَاكِ بَرَزَ
اِيْمَانُهٗ فَشَجَّعَهٗ فَتَخْمُدُ نِيْرَانُ الْوَحْشَةِ وَالْخَوْفِ
وَيَأْتِي بَدَلَهَا نُوْرُ الْاُنْسِ وَالْفَرَحِ بِالْقُرْبِ ۞
يَا غُلَامُ اِذَا جَاءَكَ الدَّاءُ فَاسْتَقْبِلْهُ بِيَدِ
الصَّبْرِ وَاسْكُنْ حَتّٰى يَجِيْءَ الدَّوَاءُ فَاِذَا جَاءَ
الدَّوَاءُ فَاسْتَقْبِلْهُ بِيَدِ الشُّكْرِ ۞ فَاِذَا كُنْتَ عَلٰى
هٰذَا الْحَالِ كُنْتَ فِي الْعَيْشِ الْعَاجِلِ ۞ اَلْخَوْفُ مِنَ
النَّارِ يَقْطَعُ اَكْبَادَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيُصَفِّرُ وُجُوْهَهُمْ
وَيُحْزِنُ قُلُوْبَهُمْ ۞ فَاِذَا تَمَكَّنَ هٰذَا مِنْهُمْ صَبَّ اللّٰهُ
عَزَّوَجَلَّ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَاءَ رَحْمَتِهٖ وَلُطْفِهٖ وَفَتَحَ لَهَا
بَابَ الْاٰخِرَةِ ۞ فَيَرَوْنَ مَا مَنَّهَا فَاِذَا اسْكَنُوْا وَاطْمَانُّوْا
وَارْتَاحُوْا قَلِيْلًا فَتَحَ لَهُمْ بَابَ الْجَلَالِ فَقَطَعَ قُلُوْبَهُمْ
وَاَسْرَارَهُمْ وَكَثُرَ خَوْفُهُمْ اَشَدَّ مِنَ الْاَوَّلِ ۞ فَاِذَا
تَمَّ لَهُمْ فَتَحَ لَهُمْ بَابَ الْجَمَالِ فَسَكَنُوْا وَاطْمَانُّوْا
وَتَنَبَّهُوْا وَتَبَوَّؤُا دَرَجَاتٍ هِيَ طَبَقَاتٌ شَيْءٌ بَعْدَ شَيْءٍ

قالب کا بھی ایک عمل ہے اور قلب کا بھی ایک عمل ہے۔ قلب جب اسباب اور مخلوقات کے تعلقات کے بیابانوں سے نکلجاتا ہے تو سبب کو چھوڑ کر خالق سبب کی طلب اور اللہ کی معرفت اور اللہ کے علم کے سمندر پر سوار ہوتا ہے پھر جب اس سمندر کے وسط میں پہنچتا ہے تو اسوقت کہتا ہے کہ جس نے مجھے پیدا کیا وہی مجھ کو راستہ دکھائیگا تب اسکو ہدایت ہوتی رہتی ہے ایک ساحل سے دوسرے ساحل کی طرف اور ایک جگہ سے دوسری جگہ کیجانب یہانتک کہ راہِ مستقیم پر ٹھیرتا ہے پھر جب وہ اپنے رب کو یاد کرتا ہے تو اُسکا راستہ روشن اور اس سے گرد و غبار دُور ہوتا رہتا ہے۔ طالب حق بندہ کا قلب مسافتوں کو قطع کرتا اور سب کو اپنے پیچھے چھوڑتا جاتا ہے پھر جب کسی راستہ میں ہلاکت کا خوف کرتا ہے تو اسکا ایمان ظاہر ہوتا اور اسکو شجاع بنا جاتا ہے پس وحشت اور خوف کے شعلے بجھ جاتے اور اسکے بدلہ اُنس اور قربت کی فرحت کا نور آجاتا ہے **صاحبزادہ** جب تجھ کو کوئی مرض لاحق ہو تو صبر کے ہاتھ سے اسکا استقبال کر اور سکون سے رہ یہانتک کہ اسکی دوا آجائے پھر جب دوا آدے تو اسکا استقبال کر شکر کے ہاتھ سے کہ دُنیا میں بھی تجھ کو عیش حاصل رہے گا. جہنم کا خوف مؤمنین کے کلیجے کاٹتا اُنکے چہروں کو زرد اور دل کو محزون بناتا ہے اور جب یہ کیفیت قائم ہوجاتی ہے تو اللہ عزوجل انکے قلوب پر اپنی رحمت اور لُطف کا پانی چھڑکتا اور آخرت کا دروازہ کھولدیتا ہے پس وہ وہاں کی جائے امن کو دیکھتے ہیں اور جب سکون پاتے ہیں اور کچھ مسرور ہوتے ہیں تو ان کیلئے جلال کا دروازہ کھولدیتا ہے جو انکے قلوب اور باطن کو کاٹ ڈالتا ہے اور انکا خوف پہلے سے زیادہ سخت ہوجاتا ہے پھر جب یہ حالت کمال کو پہنچ جاتی ہے تو اب انکے واسطے جمال کا دروازہ کھولدیتا ہے پس وہ ساکن بنجاتے اور بیدار ہوجاتے اور درجات میں جو اُوپر تلے طبقات ہیں یکے بعد دیگرے قیام گزیں ہوتے ہیں

یَا غُلَامُ لَا یَکُنْ هَمُّكَ مَا تَأْکُلُ وَمَا تَشْرَبُ وَمَا تَلْبَسُ وَمَا تَنْکِحُ وَمَا تَسْکُنُ وَمَا تَجْمَعُ کُلُّ هٰذَا هَمُّ النَّفْسِ وَالطَّبْعِ ۞ فَأَیْنَ هَمُّ الْقَلْبِ وَالسِّرِّ ۞ وَهُوَ طَلَبُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ هَمُّكَ مَا أَهَمَّكَ ۞ فَلْیَکُنْ هَمُّكَ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا عِنْدَهُ ۞ الدُّنْیَا لَهَا بَدَلٌ وَهُوَ الْآخِرَةُ ۞ وَالْخَلْقُ لَهُمْ بَدَلٌ وَهُوَ الْخَالِقُ عَزَّ وَجَلَّ ۞ کُلَّمَا تَرَکْتَ شَیْئًا مِنْ هٰذَا الْعَاجِلِ أَحْدَثَ عِوَضَهُ وَخَیْرًا مِنْهُ فِی الْآجِلِ ۞ قَدِّرْ أَنْ قَدْ بَقِیَ مِنْ عُمُرِكَ هٰذَا الْیَوْمُ فَحَسْبُ تَهَیَّأْ لِلْآخِرَةِ ۞ تَهَدَّفْ لِمَجِیءِ مَلَكِ الْمَوْتِ ۞ اَلدُّنْیَا طَبَّاخَةٌ لِلْقَوْمِ ۞ وَالْآخِرَةُ مَعْمَرَةٌ لَهُمْ فَإِذَا جَاءَتِ الْغَیْرَةُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَالَتْ بَیْنَهُمْ وَبَیْنَهَا وَیُقَامُ التَّکْوِیْنُ مَقَامَ الْآخِرَةِ ۞ فَلَا یَحْتَاجُوْنَ لَا إِلَی الدُّنْیَا وَلَا إِلَی الْآخِرَةِ ۞ یَا کَذَّابُ أَنْتَ تُحِبُّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ حَالَةِ النِّعْمَةِ ۞ فَإِذَا جَاءَ الْبَلَاءُ هَرَبْتَ کَأَنْ لَّمْ یَکُنِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَحْبُوْبَكَ ۞ إِنَّمَا یَتَبَیَّنُ الْعَبْدُ عِنْدَ الْاِخْتِبَارِ ۞ إِذَا جَاءَتِ الْبَلَایَا مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْتَ ثَابِتٌ فَأَنْتَ مُحِبٌّ ۞ وَإِنْ تَغَیَّرْتَ بَانَ الْکَذِبُ وَانْتَقَضَ الْأَوَّلُ وَذَهَبَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّیْ أُحِبُّكَ فَقَالَ اسْتَعِدَّ لِلْفَقْرِ جِلْبَابًا وَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُحِبُّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ اتَّخِذْ لِلْبَلَاءِ جِلْبَابًا مَحَبَّةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مَقْرُوْنَانِ بِالْفَقْرِ وَالْبَلَاءِ ۞ وَلِهٰذَا قَالَ

صاحبزادہ تیرا فکر یہ نہ ہونا چاہیے کہ کیا کھائیگا کیا پیئے گا کیا پہنے گا کس سے نکاح کریگا کہاں آرام کریگا اور کیا جمع کریگا؟ یہ سب تو نفس اور طبیعت کا فکر ہے پس کہاں ہے قلب و باطن کا فکر۔ یعنی حق تعالیٰ شانہ کی طلب؟ تیرا فکر وہی ہے جو تجھ کو مشغول و محزون بنائے پس مناسب ہے کہ تیرا فکر تیرا رب اور وہ چیز ہو جو رب کے پاس ہے۔ دنیا کا بدل بھی موجود ہے یعنی آخرت اور مخلوق کا بدل بھی موجود ہے یعنی خالق پس اس دنیا میں جس چیز کو بھی تو چھوڑیگا عقبیٰ میں اسکا عوض اور اس سے بہتر بدل تیرے لئے پیدا کردیگا یوں سمجھ کہ تیری عمر میں صرف یہی ایک دن باقی رہ گیا ہے۔ پس آخرت کے لئے تیار رہو اور ملک الموت کا نشانہ بن۔ دنیا لوگوں کی روٹی پکانے والی ہے اور آخرت انکے آباد ہونے کا مقام ہے پس جب حق تعالیٰ کیطرف سے غیرت آتی ہے تو ان کے اور آخرت کے درمیان حائل ہوجاتی ہے اور تکوین آخرت کے قائم مقام بنجاتی ہے پس یہ لوگ نہ دنیا کے محتاج رہتے ہیں نہ آخرت کے، اے کذاب تو نعمت کی حالتیں خدا کو محبوب سمجھتا ہے لیکن جب بلا آتی ہے تو بھاگ کھڑا ہوتا ہے گویا کہ اللہ عزوجل تیرا محبوب تھا ہی نہیں۔ بندہ تو آزمایش ہی کے وقت ظاہر ہوتا ہے پس جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلائیں آدیں اور تو جما رہے تو بیشک تو محب ہے اور اگر تیری حالتیں تغیر آجائے تو جھوٹ کھل گیا اور پہلا دعوی محبت کا ٹوٹ گیا۔ ایک شخص جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ میں آپکو محبوب سمجھتا ہوں تو آپنے فرمایا کہ فقر کو چادر بنانے کے لئے تیار ہوجا" اور دوسرا شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ میں اللہ عزوجل کو دوست سمجھتا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ "بلا کو چادر بنالے" اللہ اور اسکے رسول کی محبت فقر اور بلا کے ساتھ ملی ہوئی ہیں اور اسی لئے

بعض الصالحين: وكل البلاء بالولاء كي لا
يدعى: لو لم يكن كذلك ولا كان كل احد
يدعي محبة الله عز وجل: فجعل الثبات
على البلاء والفقر تنبيها على هذه المحبة
ربنا اتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة
وقنا عذاب النار

المجلس الثاني

وقال رضي الله عنه بالمدرسة خامس شوال سنة ۵۴۵ھ
غرتك بالله تنحيك وغيبتك عنه: ارجع
عن غرتك قبل ان تضرب وتهان وتسلط
عليك حيات البلايا وعقاربها: ما ذقت
طعم البلاء فلا جرم تغتر: لا تفرح بجميع ما
انت فيه فهو شئ زائل عن قريب: قال
الله عز وجل حتى اذا فرحوا بما اوتوا اخذنهم
بغتة: انما يظفر بما عند الله عز وجل
بالصبر: ولهذا اكد الله عز وجل امر
الصبر الفقر والصبر لا يجتمعان الا في حق
المؤمن المحبون يبتلون فيصبرون و
يلهمون فعل الخيرات مع بلاءهم ويصبرون
على ما يتجدد عليهم من عند ربهم عز
وجل: لولا الصبر لما رايتموني بينكم
قد جعلت شبكا كما يصطاد الطيور: من
ليل الى ليل يفتح عن عيني ويخلى عن
رجلي بالنهار: مغمض العينين ورجلي

ایک بزرگ کا ارشاد ہے کہ بلا و مصیبت ولایت پر تعینات
کر دی گئی ہے تاکہ ہر کوئی دعویٰ ولایت نہ کر سکے اگر ایسا نہ ہوتا
تو ہر شخص اللہ کی محبت کا مدعی بن بیٹھتا پس بلا اور فقر پر جمے رہنے
کو خدا و رسول کی محبت کے لئے علامت بنا دیا گیا۔ اے ہمارے
پروردگار عطا فرما ہم کو دنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی
اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

دوسری مجلس

یوم سہ شنبہ ۵ شوال ۵۴۵ھ مدرسہ معمورہ

تیری علیحدگی اور خدا سے غیر حاضر رہنے نے تجھ کو خدا کے ساتھ مغرور بنا دیا
اپنے غرور سے باز آجا اس سے پہلے کہ تجھ پر مار پڑے ذلیل کیا جائے
اور مسلط کر دیئے جائیں تجھ پر بلیات کے سانپ اور بچھو تو نے بلا کا
مزہ نہیں چکھا پس ضرور ہوا کہ مغرور رہے جو کچھ تیرے پاس ہے اس پر اترائے
مت کہ یہ سب عنقریب جاتا رہے گا اللہ عز و جل فرماتا ہے یہاں تک کہ
جب وہ لوگ اترائے اس مال و دولت پر جو ان کو دی گئی تھی تو ہم نے
اچانک انکو پکڑ لیا جو نعمتیں اللہ پاک کے پاس ہیں ان سے بہرہ یابی
صبر ہی کی بدولت ہو سکتی ہے اور اسی لئے اللہ پاک نے صبر کی جگہ
جگہ تاکید فرمائی ہے فقر اور صبر دونوں جمع نہیں ہو سکتے مگر مومن کے
حق میں۔ جو بندے محب ہوتے ہیں وہ تکلیفوں میں مبتلا کئے جاتے ہیں
پس صبر کرتے ہیں اور انکو نیک کاموں کا بلا کے ساتھ ساتھ الہام
کیا جاتا ہے اور جو جو نئی تکلیف انکو ان کے رب کیطرف سے پہنچتی
رہتی ہے وہ اس پر جمے رہتے ہیں اگر صبر نہ ہوتا تو تم مجھ کو اپنے اندر
نہ دیکھتے میں گویا جال بنایا گیا ہوں جو پرندوں کا شکار کرتا ہے
رات بھر کے لئے میری آنکھیں کھول دی جاتیں اور دن میں میرے
پاؤں سے جال چھڑا لیا جاتا ہے در آنحالیکہ آنکھیں بند رکھی جاتی ہیں

مَشْدُوْدَةٌ فِی الشَّبَكَةِ فَعَلَ ذٰلِكَ لِمَصْلِحَتِكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَعْرِفُوْنَ ۞ لَوْلَا مُوَافَقَةُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَاِلَّا فَهَلْ عَاقِلٌ يَقْعُدُ فِی هٰذِهِ الْبَلْدَةِ وَيُعَاشِرُ اَهْلَهَا ۞ قَدْ عَمَّ فِيْهَا الرِّيَاءُ وَالنِّفَاقُ وَالظُّلْمُ وَكَثْرَتِ الشُّبْهَةُ وَالْحَرَامُ ۞ قَدْ كَثُرَ كُفْرَانُ نِعَمِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالْاِسْتِعَانَةُ بِهَا عَلَى الْفِسْقِ وَالْفُجُوْرِ ۞ وَقَدْ كَثُرَ الْعَاجِزُ فِی بَيْتِهٖ ۞ اَلْمُتَّقِیْ فِیْ دُكَّانِهٖ ۞ اَلزِّنْدِيْقُ فِیْ شَرَابِهٖ ۞ اَلصِّدِّيْقُ عَلٰى كُرْسِيِّهٖ ۞ لَوْلَا الْحُكْمُ لَتَكَلَّمْتُ بِمَا فِیْ بُيُوْتِكُمْ ۞ وَلٰكِنْ لِیْ اَسَاسٌ يَحْتَاجُ اِلٰى بِنَاءٍ ۞ لِیْ اَطْفَالٌ يَحْتَاجُوْنَ اِلٰى تَرْبِيَةٍ ۞ لَوْ كَشَفْتُ بَعْضَ مَا عِنْدِیْ كَانَ ذٰلِكَ سَبَبَ الْفِرَاقِ بَيْنِیْ وَبَيْنَكُمْ اَحْتَاجُ فِیْ هٰذِهِ الْحَالَةِ الَّتِیْ اَنَا فِيْهَا اِلٰى قُوَّةِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ ۞ اَحْتَاجُ اِلٰى صَبْرِ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ اٰدَمَ اِلٰى زَمَانِیْ ۞ اَحْتَاجُ اِلَى الْقُوَّةِ الرَّبَّانِيَّةِ ۞ اَللّٰهُمَّ لُطْفًا وَعَوْنًا وَرِضًا ۞ اٰمِيْن **يَا غُلَامُ** مَا خُلِقْتَ لِلْبَقَاءِ فِی الدُّنْيَا وَالتَّمَتُّعِ فِيْهَا ۞ فَغَيِّرْ مَا اَنْتَ فِيْهِ مِنْ مَكَارِهِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَنَعْتَ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِقَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ هٰذَا لَا يَنْفَعُكَ حَتّٰى تُضِيْفَ اِلَيْهِ شَيْئًا اٰخَرَ ۞ اَلْاِيْمَانُ قَوْلٌ

(کہ چشم پوشیان کردن) اور میرا پاؤں جال میں بندھا رہتا ہے (کہ کہیں جانہ سکوں اور نصیحت سے آزاد منشوں کو پابند شرع اور غلام حق بناتا رہوں) یہ تمہاری ہی مصلحت کیلئے ہے مگر تم پہچانتے نہیں اگر حق تعالیٰ کی موافقت (جو میرے ذمہ فرض ہے) نہ ہوتی تو کون عاقل ہے جو اس شہر میں بیٹھنا گوارا کرے اور اسکے باشندوں میں رہے کہ عام طور پر اسمیں ریا و نفاق اور ظلم اور شبہات و حرام کی کثرت ہے حق تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکر گذاری اور نعمتوں سے فسق و فجور پر اعانت حاصل کرنا بڑھا ہوا ہے کثرت سے وہ لوگ ہیں جو گھر میں بیٹھیں تو درماندہ بیکار بنیں اور دکانوں پر آئیں تو بڑے پرہیزگار بنیں۔ کھانے پینے میں زندیق اور منبر پر آویں تو گویا صدیق ہیں۔ اگر حکم کا پابند نہ ہوتا تو میں بتا دیتا جو کچھ تمہارے گھروں میں ہے لیکن میرے لئے ایک بنیاد ہے جسکو تعمیر کی ضرورت ہے اور میرے بہت کچھ (روحانی) بچے ہیں جو تربیت کے محتاج ہیں (پس نصیحت و تبلیغ کی بنیاد پر اصلاح خلق کی تعمیر اور مریدوں کی تکمیل و تربیت کے لئے مجھ کو پردہ پوش بنایا گیا ہے کہ لوگ متوحش نہوں اور پاس آکر منتفع ہوتے ہیں) جو میرے پاس ہے اگر اسمیں سے کچھ بھی میں کھول دوں تو وہ میرے اور تمہارے درمیان مفارقت کا سبب بنجائے میں اس حالت میں جسکے اندر اسوقت ہوں انبیاء و مرسلین کی طاقت کا حاجتمند ہوں مجھ کو ضرورت ہے ان کے سے صبر کی جو آدمؑ سے میرے زمانے تک گذر چکے ہیں میں حاجتمند ہوں ربانی قوت کا، اے میرے اللہ لطف اور مدد کر اور رضا نصیب فرما آمین۔ **صاحبزادہ** تو دنیا میں رہنے اور یہاں کے مزے اڑانے کے لئے پیدا نہیں ہوا حق تعالیٰ کی ناراضیوں کی جس حالت میں تو مبتلا ہے اسکو بدل تو نے اللہ کی اطاعت میں صرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ لینے پر قناعت کر لی ہے حالانکہ جب تک اسکے ساتھ دوسری چیز (یعنی عمل کو) نہ ملائیگا یہ تجھ کو نافع نہوگا۔ ایمان مجموعہ ہے قول کا

وَعَمَلٌ ؛ لَا يُقْبَلُ مِنْكَ وَلَا يَنْفَعُكَ إِذَا أَتَيْتَ
بِالْمَعَاصِيْ وَالزَّلَّاتِ وَمُخَالَفَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
وَأَصْرَرْتَ عَلٰى ذٰلِكَ وَتَرَكْتَ الصَّلٰوةَ وَالصَّوْمَ
وَالصَّدَقَةَ وَأَفْعَالَ الْخَيْرِ ؛ فَأَيُّ شَيْءٍ يَنْفَعُكَ
الشَّهَادَتَانِ ؛ إِذَا قُلْتَ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَقَدِ
ادَّعَيْتَ ؛ يُقَالُ أَيُّهَا الْقَائِلُ أَلَكَ بَيِّنَةٌ ؛ مَا
الْبَيِّنَةُ اِمْتِثَالُ الْأَمْرِ وَالْاِنْتِهَاءُ عَنِ النَّهْيِ
وَالصَّبْرُ عَلَى الْآفَاتِ وَالتَّسْلِيْمُ إِلَى الْقَدْرِ ؛
هٰذِهٖ بَيِّنَةُ هٰذِهِ الدَّعْوٰى ؛ وَإِذَا عَمِلْتَ هٰذِهِ
الْأَعْمَالَ مَا تُقْبَلُ مِنْكَ إِلَّا بِالْإِخْلَاصِ
لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ وَلَا يُقْبَلُ قَوْلٌ بِلَا عَمَلٍ
وَلَا عَمَلٌ بِلَا إِخْلَاصٍ وَإِصَابَةِ السُّنَّةِ
وَاسُوا الْفُقَرَآءَ بِشَيْءٍ مِّنْ أَمْوَالِكُمْ ؛ لَا تَرُدُّوْا
سَائِلًا وَأَنْتُمْ تَقْدِرُوْنَ أَنْ تُعْطُوْهُ شَيْئًا
قَلِيْلًا كَانَ أَوْ كَثِيْرًا ؛ وَافِقُوا الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ
فِيْ حُبِّهِ الْعَطَآءَ ؛ وَاشْكُرُوْهُ كَيْفَ أَهَّلَكُمْ
وَأَقْدَرَكُمْ عَلَى الْعَطَاءِ ؛ وَيْحَكَ إِذَا كَانَ
السَّائِلُ هَدِيَّةُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْتَ قَادِرٌ
عَلٰى إِعْطَائِهٖ فَكَيْفَ تَرُدُّ الْهَدِيَّةَ عَلٰى مُهْدِيْهَا
عِنْدِيْ تَسْمَعُ وَتَبْكِيْ ؛ وَإِذَا جَاءَ الْفَقِيْرُ
يَقْسُوْ قَلْبُكَ فَدَلَّ عَلٰى أَنَّ بُكَاءَكَ وَسَمَاعَكَ
مَا كَانَ خَالِصًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ اَلسَّمَاعُ عِنْدِيْ
أَوَّلًا بِالسِّرِّ ثُمَّ بِالْقَلْبِ ثُمَّ بِالْجَوَارِحِ فِي الْخَيْرِ ؛
إِذَا دَخَلْتَ عَلَيَّ فَادْخُلْ وَقَدْ عَزَلْتَ عِلْمَكَ وَ
عَمَلَكَ وَلِسَانَكَ وَنَسَبَكَ وَحَسَبَكَ مَعَ نِسْيَانِ

اور عمل کا۔ ایمان نہ مقبول ہوگا اور نہ مفید جبکہ تو معصیتوں و لغزشوں اور حق تعالیٰ کی مخالفت کا مرتکب ہوگا اور اُس پر اڑا رہے گا اگر نماز روزہ اور صدقہ اور نیکو کاریاں چھوڑ دیگا تو وحدانیت و رسالت کی محض گواہی کیا نفع دیگی؟ جب تو نے لا الٰہ الا اللہ کہا کہ کوئی معبود نہیں بجز اللہ کے تو توحید کا مدعی بن گیا اب کہا جائیگا کہ بتا کوئی تیرا گواہ بھی ہے؟ وہ گواہ کیا ہے؟ حکم ماننا، ممنوعات سے بعض رہنا، مصیبتوں پر صبر کرنا، اور تقدیر کے سامنے گردن جھکانا یہ اس دعوے کے گواہ ہیں اور یہ بھی حق تعالیٰ کے لئے اخلاص کے بغیر مقبول نہ ہونگے کیونکہ کوئی قول قبول نہیں ہوتا بلا عمل کے اور کوئی عمل مقبول نہیں ہوتا بغیر اخلاص اور سنت کی موافقت کے۔

اپنے مال سے جو کچھ ہو سکے فقیروں کی غم خواری کرو۔ اگر کسی چیز کے دینے کی طاقت ہو خواہ ذرا سی ہو یا بہت سی تو سائل کو واپس نہ کرو۔ عطا کو محبوب سمجھنے میں حق تعالیٰ کی موافقت کرو، اور شکر گذار رہو کہ اس نے تم کو اسکا اہل بنایا اور عطا پر قدرت بخشی تجھ پر افسوس ہے جبکہ سائل اللہ عزوجل کا ہدیہ ہے (جو تیرے پاس بھیجا گیا ہے) اور تو اسکو دینے پر قدرت بھی رکھتا ہے تو ہدیہ کو اسکے بھیجنے والے پر کس طرح رد کرتا ہے؟ میرے پاس بیٹھ کر تو سنتا اور روتا ہے اور جب فقیر آتا ہے تو تیرا قلب سخت بنجاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ تیرا رونا اور کان لگا کر سننا خالص اللہ کے واسطے نہ تھا میرے پاس بیٹھ کر سننا اولاً باطن سے ہونا چاہیئے پھر قلب سے اس کے بعد اعضاء کو نیکو کاریوں میں مشغول کرنے سے، جب تو میرے پاس آیا کرے تو ایسی حالت سے آیا کر کہ اپنے علم اور عمل اور زبان اور نسب اور حسب سے یکسو ہو اور مال اور اہل کو بھولا ہوا ہو۔ میرے سامنے بیٹھ کر ماسوائے اللہ سے قلب کو برہنہ بنا، یہانتک کہ خدا

مَا لَكَ وَاَهْلَكَ قِفْ بَيْنَ يَدَيَّ عُرْيَانَ الْقَلْبِ عَمَّا
سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يَكْسُوَهٗ بِقُرْبِهٖ
وَفَضْلِهٖ وَمِنَنِهٖ اِذَا فَعَلْتَ هٰذَا عِنْدَ دُخُوْلِكَ
عَلَيَّ صِرْتَ كَالطَّيْرِ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ
بِطَانًا نَوِّرِ الْقَلْبَ مِنْ نُوْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقُوْا
فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
اَيُّهَا الْفَاسِقُ اِتَّقِ الْمُؤْمِنَ وَلَا تَدْخُلْ
عَلَيْهِ وَاَنْتَ مُلَوَّثٌ بِنَجَاسَةِ مَعَاصِيْكَ
فَاِنَّهٗ يَرٰى بِنُوْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا اَنْتَ فِيْهِ يَرٰى
شِرْكَكَ وَنِفَاقَكَ يَرٰى عَمَلَكَ مُخَبَّاةً تَحْتَ
ثِيَابِكَ يَرٰى فَضَائِحَكَ وَهَتَائِكَكَ مَنْ لَا
يَرٰى مُفْلِحًا لَا يُفْلِحُ اَنْتَ هَوَسٌ وَمُخَالَطَتُكَ
لِاَهْلِ الْهَوَسِ سَالَ سَائِلٌ هٰذَا الْعَمٰى اِلٰى
مَتٰى فَقَالَ اِلٰى اَنْ تَقَعَ بِالطَّبِيْبِ وَتَتَوَسَّدَ
بِعَتَبَتِهٖ وَتُحْسِنَ ظَنَّكَ فِيْهِ وَتُزِيْلَ مِنْ
قَلْبِكَ التُّهْمَةَ لَهٗ وَتَاْخُذَ اَوْلَادَكَ وَتَقْعُدَ
عَلٰى بَابِهٖ وَتَصْبِرَ عَلٰى مَرَارَةِ دَوَائِهٖ فَحِيْنَئِذٍ
يَزُوْلُ الْعَمٰى مِنْ عَيْنَيْكَ ذِلَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَاَنْزِلْ حَوَائِجَكَ بِهٖ وَلَا تَعُدَّ لِنَفْسِكَ
عَمَلًا اَلْقِهٖ عَلٰى قَدَمِ الْاِفْلَاسِ اَغْلِقْ
اَبْوَابَ الْخَلْقِ وَافْتَحِ الْبَابَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ
وَاعْتَرِفْ بِذُنُوْبِكَ وَاعْتَذِرْ اِلَيْهِ مِنْ
تَقْصِيْرِكَ وَتَيَقَّنْ اَنْ لَا ضَارَّ وَلَا نَافِعَ وَلَا
مُعْطِيَ وَلَا مَانِعَ اِلَّا هُوَ

اس کو اپنے قرب اور فضل و احسانات کا جامہ پہنائے۔ میرے پاس آنے کے وقت جب تو ایسا کریگا تو اس پرند جیسا بنجائیگا جو صبح کو بھوکا اٹھتا اور شام کو پیٹ بھرا واپس آتا ہے (کہ خواہ توکل سے بلا کسب شکم سیر ہوتا ہے) حق تعالیٰ کے نور سے قلب کو منور بنا اور اسی لئے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے اے فاسق ڈر مومن سے اور اپنے معاصی کی گندگی میں لتھڑا ہوا اسکے پاس مت آ کیونکہ وہ اللہ عزوجل کے نور سے اس حالت کو دیکھتا ہے جس میں تو ملوث ہے وہ دیکھتا ہے تیرے شرک کو تیرے نفاق کو وہ دیکھتا ہے تیری اس حالت کو جو تیرے کپڑوں کے نیچے چھپی ہوئی ہے دیکھتا ہے تیری فضیحت کن اور ہتک والی بداعمالیوں کو۔ جو شخص اہل فلاح کو دیکھتا نہیں وہ فلاح نہیں پاتا تو بوالہوس ہے اور تیرا میل جول بھی بوالہوسوں کیساتھ ہے (کسی شخص نے شیخ رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ یہ اندھاپن کبتک رہیگا تو آپنے جوابدیا جب تک کہ تو کسی طبیب کے ہاتھ نہ پڑے اور اسکی چوکھٹ کو تکیہ نہ بنالے کہ اس کے متعلق اچھے گمان رکھے اور اپنے قلب سے اس کیلئے تہمت کو نکال پھینکے اپنے بال بچوں کو لیکر اس کے دروازہ پر جا بیٹھے اور اس کی دوا کی تلخی پر صبر کرے پس اسوقت تیری آنکھوں سے اندھاپن جاتا رہیگا۔ اللہ عزوجل کے لئے ذلت اختیار کر، اور اپنی ساری حاجتیں اسی پر پیش کر کوئی عمل اپنے نفس کیلئے مت کر۔ اس سے ملاقات کر افلاس کے قدموں پر مخلوق کے دروازوں کو بند کر دے اور اپنے اور خدا کے درمیان دروازہ کھول لے، اپنے گناہوں کا مقر ہو اپنی تقصیر کی اسکے حضور میں معذرت کر اور یقین کر کہ کوئی مضرت پہنچانیوالا نہیں کوئی نفع دینے والا نہیں کوئی عطا کرنیوالا نہیں اور کوئی روکنے والا نہیں مگر وہی اللہ

فحینئذٍ یزول عمی عین قلبک وتحرک البصر والبصیرۃ **یا غلام** لیس الشان فی خشونۃ ثیابک وماکولک، الشان فی زھد قلبک، اول ما یلبس الصادق فی لبسہ الصوف علی باطنہ ثم یتعدی الی ظاھرہ فیلبس سرہ ثم قلبہ ثم نفسہ ثم جوارحہ حتی اذا صار کلہ متخشنا جاءت ید الرافۃ والرحمۃ والمنۃ غیرت علیہ تغییرا علی ھذا المصاب، یخلع عنہ ثیاب السواد، وینقلہ الی ثیاب الفرح، تبدل النقمۃ الی النعمۃ، والبغضۃ الی الفرحۃ، والخوف الی الامن والبعد الی القرب، والفقر الی الغنی **یا غلام** تناول الاقسام بید الزھد لا بید الرغبۃ لیس من یاکل ویبکی کمن یاکل ویضحک کل الاقسام وقلبک مع الحق عز وجل، فانک تسلم من شرھا، اذا اکلت من ید الطبیب کان خیرا من ان تاکل وحدک ما لا تعلم اصلہ، ما اقسی قلوبکم الامانۃ قد ذھبت من بینکم، الرحمۃ قد ذھب فیما بینکم، احکام الشرع امانۃ عندکم وقد ترکتموھا وخنتم فیھا، ویحک ان لم تلزم الامانۃ والا عن قریب ینزل الماء الی عینک والسلک فی یدیک ورجلیک ویغلق الحق عز وجل باب رحمتہ عنک،

پس اسوقت تیرے قلب کی آنکھ کا اندھاپن زائل ہو جائیگا اور ظاہری و باطنی بینائی حرکت کرنے لگے گی **صاحبزادہ** کھُردرے اور موٹے کپڑے پہننے اور روکھا سوکھا کھانا کھانے میں شان نہیں ہے شان تیرے قلب کے زہد اختیار کرنیمیں ہے۔ لباس میں سچّا شخص سب سے پہلے اپنے باطن پر صوف پہنتا ہے اس کے بعد اسکا اثر ظاہر تک پہنچتا ہے۔ پس اسکا باطن صوف پہنتا ہے پھر اسکا قلب اس کے بعد اسکا نفس اور اس کے بعد اسکے اعضا یہانتک کہ وہ سراپا کھردرا (کثیف الہیئۃ) بنجاتا ہے تب شفقت رحمت اور احسان کا ہاتھ آتا اور اس مصیبت زدہ کیحالت میں تبدیلی پیدا کرتا ہے کہ اسکے بدن سے سیاہ کپڑے اُتارتا اور خوشی کے کپڑے پہنا دیتا ہے۔ تکلیف کو راحت سے ناگواری کو فرحت سے خوف کو امن سے بُعد کو قرب سے اور فقر کو تونگری سے بدلدیتا ہے **صاحبزادہ** طرح طرح کی غذائیں کھا مگر زہد کے ہاتھ سے نہ کہ رغبت کے ہاتھ سے، جو شخص کھاتا اور روتا ہے وہ اسکی برابر نہیں ہو سکتا جو کھاتا اور ہنستا ہے (پس کھانیمیں اگرچہ دونوں برابر ہیں مگر دنیا دار کے کھانیکا انجام رونا ہے اور زاہد کے کھانے کا انجام ہنسنا) انواع و اقسام کے کھانے کھا مگر درانحالیکہ تیرا قلب حق تعالیٰ کے ساتھ ہو۔ پس تو کھانے کے شر سے محفوظ رہیگا اگر تو طبیب کے ہاتھ سے کھائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تنہا ایسی چیز کھائے جسکی تجھ کو اصلیت معلوم نہیں۔ تمہارے دل کس درجہ سخت ہوگئے؟ تم سے امانت کا مضمون جاتا رہا تمہارے درمیان سے رحمت و شفقت اُٹھ گئی شریعت کے احکام تمہارے پاس امانت تھے جن کو تم نے چھوڑ دیا اور جنمیں (بدعتیں ایجاد کرکے) تمنے خیانت کی۔ تجھ پر افسوس اگر تو امانت کی حفاظت ضروری نہ سمجھے گا تو عنقریب تیری آنکھ میں پانی اُتر آئیگا تیرے ہاتھوں اور پاؤں میں ہتکڑیاں اور بیڑیاں ہونگی حق تعالےٰ

وَيُلْقِي فِي قُلُوْبِ خَلْقِهِ الْقَسَاوَةَ عَلَيْكَ وَ
يَمْنَعُهُمْ عَنْ عَطَائِكَ ❊ اِحْفَظُوْا رُءُوْسَكُمْ
مَعَ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَاحْذَرُوْا مِنْهُ ❊ فَاِنَّ
اَخْذَهُ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ يَاْخُذُكُمْ مِنْ مَاْمَنِكُمْ
مِنْ عَافِيَتِكُمْ مِنْ اَشَرِكُمْ مِنْ بَطَرِكُمْ خَافُوْا
مِنْهُ ❊ فَهُوَ اِلٰهُ السَّمَاءِ وَاِلٰهُ الْاَرْضِ ❊
اِحْفَظُوْا نِعَمَهٗ بِالشُّكْرِ ❊ قَابِلُوْا اَمْرَهٗ وَنَهْيَهٗ
بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ ❊ قَابِلُوا الْعُسْرَ بِالصَّبْرِ
وَالْيُسْرَ بِالشُّكْرِ ❊ هٰكَذَا كَانَ مَنْ تَقَدَّمَكُمْ
مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ يَشْكُرُوْنَ
عَلَى النِّعَمِ ❊ وَيَصْبِرُوْنَ عَلَى النِّقَمِ ❊ قُوْمُوْا مِنْ
مَوَائِدِ مَعَاصِيْهِ ❊ وَكُلُوْا مِنْ مَوَائِدِ طَاعَتِهٖ
وَاحْفَظُوْا حُدُوْدَهٗ ❊ اِذَا جَاءَكُمُ الْيُسْرُ
فَاشْكُرُوْهُ ❊ وَاِذَا جَاءَكُمُ الْعُسْرُ فَتُوْبُوْا مِنْ
ذُنُوْبِكُمْ وَنَاقِشُوْا اَنْفُسَكُمْ فَاِنَّ الْحَقَّ عَزَّ وَ
جَلَّ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ❊ اُذْكُرُوا الْمَوْتَ وَمَا
وَرَاءَهٗ وَاذْكُرُوا الرَّبَّ عَزَّ وَجَلَّ وَحِسَابَهٗ
وَنَظَرَاتِهٖ اِلَيْكُمْ ❊ تَنَبَّهُوْا ❊ اِلٰى مَتٰى هٰذَا
النَّوْمُ اِلٰى مَتٰى هٰذَا الْجَهْلُ ❊ وَالتَّرَدُّدُ فِي
الْبَاطِلِ ❊ وَالْقِيَامُ مَعَ النَّفْسِ وَالْهَوٰى ❊ وَالْعَادَةِ لِمَ
تَتَاَرَّبُوْا بِعِبَادَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمُتَابَعَةِ
شَرْعِهٖ ❊ اَلْعِبَادَةُ تَرْكُ الْعَادَةِ لِمَ لِمَ ❊ تَتَاَدَّبُوْا
بِاٰدَابِ الْقُرْاٰنِ وَكَلَامِ النُّبُوَّةِ **يَا غُلَامُ لَا**
تُخَالِطِ النَّاسَ مَعَ الْعَمٰى ❊ مَعَ الْجَهْلِ ❊ مَعَ الْغَفْلَةِ
وَالنَّوْمِ خَالِطْهُمْ بِالْبَصِيْرَةِ وَالْعِلْمِ وَالْيَقَظَةِ

اپنی رحمت کا دروازہ تجھ سے بند کر لیگا اپنی مخلوق کے دلوں میں تیرے ساتھ سخت دلی کا برتاؤ ڈالدیگا اور ان کو تجھ پر عطاو بخشش کرنیسے روکدیگا اپنے سروں کی اپنے رب عز و جل کیساتھ حفاظت کرو (کہ بجز اس کے کسی کے سامنے نہ جھکنے پائیں) اس سے ڈرتے رہو کہ اسکی پکڑ سخت دردناک ہے تم کو پکڑ لیگا تمہاری جائے امن سے تمہاری عافیت سے تمہارے متکبر کو اور تمہارے اترانے والے مغرور کو۔ ڈرو اس سے کہ وہ معبود ہے آسمان کا اور معبود ہے زمین کا، اسکی نعمتوں کو شکر گزاری کیساتھ محفوظ رکھو اسکے حکم اور ممانعت کا سننے اور ماننے کیساتھ استقبال کرو تنگ حالی کا مقابلہ کرو صبر سے اور خوشحالی کا شکر سے، یہی حال تھا تم سے پہلے گذر جانیوالے نبیوں پیغمبروں اور نیک بندوں کا کہ شکر کرتے تھے نعمتوں پر اور صبر کرتے تھے مصیبتوں پر کھڑے ہو جاؤ اسکی معصیتوں کے دستر خوانوں سے کھاؤ اسکی اطاعت کے دستر خوانوں سے اسکی قائم کی ہوئی حدود کی حفاظت کرو۔ جب خوشحالی تمہارے شامل حال ہو تو اس کا شکر کرو اور جب تنگی آوے تو توبہ کرو اپنے گناہوں سے اور جھگڑا کرو اپنے نفسوں سے (کہ وہی اسکا سبب ہوئے ہیں) کیونکہ حق جل شانہ بندوں پر ظلم کرنیوالا نہیں ہے۔ یاد کرو مرنے کو اور اسکے بعد آنیوالے معاملات کو اور یاد کرو رب عز و جل کو اور اس کے حساب اور اپنی طرف دیکھتے رہنے کو۔ جاگ اٹھو کبتک رہیگی یہ نیند کبتک رہیگی یہ جہالت اور باطل میں متردد رہنا اور نفس و خواہش کی یا سدا رہنی اور کیوں کیوں "کی عادت؟ حق تعالیٰ کی عبادت اور اسکی شریعت کی متابعت سے ادب سیکھو "کیوں کیوں" کی عادت کا چھوڑنا عبادت ہے، ادب پکڑو قرآن اور کلام رسالت کے ادب سے صاحبزادہ۔ آندھے پن جہالت اور غفلت و خواب کیساتھ لوگوں سے میل جول مت رکھ بلکہ بصیرت اور علم و بیداری کیساتھ ان سے

فَاِذَا رَاَيْتَ مِنْهُمْ مَّا تَحْمَدُهٗ فَاتَّبِعْهُ وَاِذَا رَاَيْتَ مِنْهُمْ مَّا يَسُوْءُكَ فَاجْتَنِبْهُ وَرُدَّهُمْ عَنْهُ اَنْتُمْ فِيْ غَفْلَةٍ كُلِّيَّةٍ عَنِ الْحَقِّ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَلَيْكُمْ بِالْيَقْظَةِ لَهٗ عَلَيْكُمْ بِلُزُوْمِ الْمَسَاجِدِ وَكَثْرَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهٗ قَالَ لَوْ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ نَارٌ لَمَا نَجَا مِنْهَا اِلَّا اَهْلُ الْمَسَاجِدِ اِذَا تَوَانَيْتُمْ فِي الصَّلٰوةِ اِنْقَطَعَتْ صِلَاتُكُمْ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ اِذَا كَانَ سَاجِدًا وَيْحَكَ كَمْ تَتَاَوَّلُ وَتَتَرَخَّصُ اَلْمُتَاَوِّلُ غَادِرٌ لَيْتَنَا اِذَا رَكِبْنَا الْعَزِيْمَةَ وَتَعَلَّقْنَا بِالْاِجْمَاعِ وَاَخْلَصْنَا فِيْ اَعْمَالِنَا تَخَلَّصْنَا مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَكَيْفَ اِذَا تَاَوَّلْنَا وَتَرَخَّصْنَا اَلْعَزِيْمَةُ ذَهَبَتْ وَذَهَبَ اَهْلُهَا هٰذَا زَمَانُ الرُّخَصِ لَا زَمَانُ الْعَزَائِمِ هٰذَا زَمَانُ الرِّيَاءِ وَالنِّفَاقِ وَاَخْذِ الْاَمْوَالِ بِغَيْرِ حَقٍّ قَدْ كَثُرَ مَنْ يُّصَلِّيْ وَيَصُوْمُ وَيَحُجُّ وَيُزَكِّيْ وَيَفْعَلُ اَفْعَالَ الْخَيْرِ لِلْخَلْقِ لَا لِلْخَالِقِ فَقَدْ صَارَ مُعْظَمُ هٰذَا الْعَالَمِ خَلْقًا فِيْ خَلْقٍ بِلَا خَالِقٍ كُلُّكُمْ مَوْتَى الْقُلُوْبِ اَحْيَاءُ النُّفُوْسِ وَالْاَهْوِيَةِ طَالِبُوْنَ لِلدُّنْيَا حَيَاةُ الْقَلْبِ بِالْخُرُوْجِ مِنَ الْخَلْقِ وَالْقِيَامِ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ حَيْثُ الْمَعْنٰى لِاَنَّ الصُّوْرَةَ لَا اِعْتِبَارَ بِهَا

بل جُل کہ جب ان کی طرف سے ایسی بات دیکھے جو تجھ کو اچھی معلوم ہو تو اسکا اتباع کر اور جب ایسی بات دیکھے جو بُری لگے تو اس سے خود بھی بچ اور انکو بھی روک۔ تم حق سبحانہ تعالیٰ کیطرف سے پوری غفلت میں ہو اسکے لئے بیدار ہو جانے کو اپنے اوپر لازم سمجھو اور مسجدوں سے چمٹے رہنے اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنے کو ضروری خیال کرو کیونکہ آپنے فرمایا ہے کہ اگر آسمان سے آگ نازل ہو تو اس سے کوئی نجات نہ پائے بجز مسجد والوں کے جب تم کاہل بنجاؤ گے نماز کے بارہمیں تو منقطع ہو جائیں گے تمہارے تعلقات حق تعالےٰ کیساتھ اور اسی لئے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ قرب جو بندہ کو اپنے رب سے حاصل ہوتا ہے وہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ وہ سجدہ میں ہو۔ افسوس تجھ پر تو کسقدر تاویلیں کرتا اور رخصتیں ڈھونڈتا ہے؟ تاویل کرنیوالا بدعہد دغاباز ہے اے کاش جبکہ ہم اصل عزیمت اختیار کریں اور اجماع اُمت کیساتھ وابستہ رہیں اور اپنے اعمال میں اخلاص کریں تب ہی حق تعالےٰ سے نجات پاجائیں پھر کیا پُوچھنا اسحالت کا جبکہ ہم تاویلیں کرنے لگیں اور رخصت ڈھونڈھنے لگیں۔ عزیمت جاتی رہی اور اس کے اہل بھی جاتے رہے یہ زمانہ رخصتوں کا رہ گیا نہ کہ عزیمتوں کا یہ زمانہ تو ریا و نفاق کا اور ناحق دوسروں کے اموال لینے کا رہ گیا ہے کثرت کیساتھ وہ لوگ ہیں جو نماز، روزہ حج زکوٰۃ اور جو کچھ بھی نیک کام کرتے ہیں وہ مخلوق کے لئے کرتے ہیں خالق کے لئے نہیں۔ اس دنیا کا بڑا حصہ مخلوق ہی مخلوق بن گیا بلا خالق کے (کہ کسی عمل میں بھی اکثروں کے اخلاص نہیں) تم سب مُردہ دل ہو۔ زندہ نفس ہو زندہ خواہش والے ہو اور طالب دنیا ہو قلب کی زندگی اسمیں ہے کہ مخلوق (کے خیال) سے نکل جائے اور حق تعالیٰ کیساتھ قائم ہو معنی کے اعتبار سے نہ کہ صورت کے اعتبار سے

فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ حَيَاةُ الْقَلْبِ بِامْتِثَالِ أَمْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۔ وَالِانْتِهَاءِ عَنْ نَهْيِهٖ ۔ وَالصَّبْرِ مَعَهٗ عَلٰى بَلَايَاهُ وَأَقْضِيَتِهٖ وَأَقْدَارِهٖ ۔ يَا غُلَامُ سَلِّمْ إِلَيْهِ فِيْ مَقْدُوْرِهٖ ۔ ثُمَّ قُمْ مَعَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ الْأَمْرُ يَحْتَاجُ إِلٰى أَسَاسٍ ۔ ثُمَّ بِنَاءٍ وَدَاوِمْ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ الْأَوْقَاتِ ۔ فِيْ لَيْلِكَ وَنَهَارِكَ ۔ وَيْحَكَ تَفَكَّرْ فِيْ أَمْرِكَ التَّفَكُّرُ مِنْ أَمْرِ الْقَلْبِ فَإِذَا رَأَيْتَ لَكَ حَسَنَةً فَاشْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى ۔ وَإِذَا رَأَيْتَ لَكَ سَيِّئَةً فَتُبْ مِنْهَا بِهٰذَا التَّفَكُّرِ يَحْيَا دِيْنُكَ ۔ وَيَمُوْتُ شَيْطَانُكَ وَلِهٰذَا قِيْلَ تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ قِيَامِ لَيْلَةٍ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ اُشْكُرُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ۔ فَإِنَّهٗ قَدْ قَنِعَ مِنْكُمْ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْعَمَلِ بِالْإِضَافَةِ إِلٰى عَمَلِ مَنْ تَقَدَّمَكُمْ أَنْتُمُ الْآخِرُوْنَ وَأَنْتُمُ الْأَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ صَحِيْحًا فَلَا صَحِيْحَ مِثْلُهٗ ۔ أَنْتُمُ الْأُمَرَاءُ ۔ وَغَيْرُكُمْ مِنَ الْأُمَمِ الرَّعِيَّةُ ۔ مَا دُمْتَ قَاعِدًا فِيْ بَيْتِ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَطَبْعِكَ ۔ لَا تَصِحُّ مَا دُمْتَ مُنَازِعًا لِلْخَلْقِ فِيْمَا فِيْ أَيْدِيْهِمْ مُسْتَجْلِبًا لَهٗ بِرِيَائِكَ وَنِفَاقِكَ لَا صِحَّةَ لَكَ ۔ مَا دُمْتَ وَاثِقًا بِقَلْبِكَ مَعَ مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا صِحَّةَ لَكَ ۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا الصِّحَّةَ مَعَكَ ۔ وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

کیونکہ یہاں صورت کا اعتبار نہیں قلب کی زندگی حق تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرنے اور اس کی ممانعت سے باز رہنے اور اس کی ڈالی ہوئی مصیبتوں اور قضاء و قدر پر صبر کرنے سے ہے۔

صاحبزادہ۔ مقدرات الٰہیہ میں اپنے آپکو اسکے حوالہ کر پھر اس پر جمارہ کیونکہ ہر امر کو ضرورت ہے بنیاد کی اور اسکے بعد تعمیر کی (پس رضا و تسلیم بمنزلہ بنیاد کے ہے اور حق تعالیٰ کی یاد پر بقاء و قیام بمنزلہ (تعمیر کے) اس پر جملہ اوقات میں مداومت رکھ رات میں بھی اور دن میں بھی افسوس ہے تجھ پر اپنے معاملہ میں فکر کر اور فکر کرنا قلب کا کام ہے پس جب اپنے لئے کوئی خوبی دیکھے تو اللہ تعالیٰ کا شکر کر اور جب کوئی بدحالی دیکھے تو اس سے توبہ کر۔ اسی فکر سے تیرا دین زندہ بنے گا اور شیطان مُردہ (اور اسی لئے کہا گیا ہے کہ ایک ساعت کا تفکر شب بیداری سے بہتر ہے اے اُمتِ محمد اللہ عزوجل کا شکر کرو کہ اس نے تم سے پہلے گذر جانیوالے لوگوں کی بہ نسبت تمہارے تھوڑے سے عمل پر اکتفا فرمایا تم (دنیا میں وجود کے اعتبار) سب کے بعد ہو اور (مرتبہ کے اعتبار سے) اول ہوگے قیامت کے دن جو شخص تم میں تندرست ہے، تو اس جیسا کوئی تندرست نہیں تم سردار ہو اور تمہارے سوا ساری اُمتیں رعیت ہیں، جبتک تو اپنے نفس اپنی خواہش اور اپنی طبیعت کے گھر میں بیٹھا ہے گا تندرست نہ بنے گا جب تک تو مخلوق سے جھگڑتا اور اس مال و متاع میں جو انکے پاس ہے رغبت والا اور اپنی ریاء و نفاق سے اسکے حصول کا خواہاں رہیگا تو تیرے لئے تندرستی نہیں اور جبتک تو دنیا میں رغبت رکھنے والا رہیگا تیرے لئے تندرستی نہیں اور جبتک تو حق تعالیٰ کے ماسوا پر دل سے اعتماد رکھیگا تو تیرے لئے تندرستی نہیں۔ اے میرے اللہ ہمکو صحت عطا فرما اپنے ساتھ رکھ کر اور دے ہمکو دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے۔

المجلس الثالث

قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوم الجمعۃ بکرۃ بالمدرسۃ المعمورۃ ثامن شوال سنۃ خمس واربعین وخمسمائۃ

أیها الفقیر لا تتمن الغنی فلعله سبب هلاکک وانت ایها المریض لا تتمن العافیة فلعلها سبب هلاکک کن عاقلا احفظ ثمرک یحمد امرک اقنع بهذا القدر الذی معک ولا تطلب زیادة علیه کل ما یعطیک الحق عز وجل بسؤالک فیکون کدرا وبغضة قد جربت هذا الا ان یؤمر العبد من حیث قلبه بالسؤال فاذا امر بالسؤال بورک له فیما سال وازیلت الاقذار عنه ولیکن اکثر سؤالک العفو والعافیة والمعافاة الدائمة فی الدنیا والآخرة اقنع بهذا الحسب لا تتخیر علی اللہ عز وجل ولا تتجبر فانه یقصمک لا تتجبر علی اللہ عز وجل وعلی خلقه بشبابک وقوتک ومالک فانه یبطش بک و یاخذک اخذ من اخذه فان اخذه الیم شدید ویحک لسانک مسلم اما قلبک فلا قولک مسلم اما فعلک فلا انت فی جلوتک مسلم اما فی خلوتک فلا اما تعلم انک اذا صلیت وصمت وفعلت جمیع افعال الخیر ان لم ترد بهذه الاعمال وجه اللہ عز وجل فانت منافق بعید من اللہ عز وجل

تیسری مجلس

(وقت صبح۔ یوم جمعہ۔ ۸ رشوال ۵۴۵ھ مدرسہ معمورہ)

اے فقیر تو غنی بننے کی تمنا مت کر کیا عجب ہے کہ وہ تیری بربادی کا سبب ہو اور اے مبتلائے مرض تو تندرستی کی آرزو مت کر شاید وہ تیری ہلاکت کا سبب ہو۔ صاحب عقل بن۔ اپنے ثمر کو محفوظ رکھ تیرا انجام محمود ہوگا۔ قناعت کر اسی پر جو تجھ کو حاصل ہے اور اس پر زیادتی کا خواہاں مت ہو۔ جو چیز تجھ کو حق تعالیٰ تیرے مانگنے پر دیگا وہ مکدر ہوگی میں اسکو آزما چکا ہوں۔ البتہ اگر بندہ کو قلب کے اعتبار سے مانگنے کا حکم کیا جائے (تو سوال میں مضائقہ نہیں) کہ حکم کے وقت جو مانگے گا اسمیں برکت دیجائیگی اور گندگیاں اس سے دُور کر دی جائیں گی اور مناسب ہے کہ عفو جرائم و عافیت دارین اور دین و دنیا و آخرۃ میں دائمی معافی تیرا سوال اکثر رہے فقط اسی سوال پر قناعت کر۔ اللہ تعالیٰ پر کسی چیز کو انتخاب کر (کہ اپنی طرف سے تخصیص کر کے وہ شے مانگے جو حق تعالیٰ نے از خود تیرے لئے انتخاب نہیں کی) اور متکبر مت بن ورنہ وہ تجھ کو توڑ دیگا۔ اپنی جوانی اور اپنی قوت اور اپنے مال کے گھمنڈ میں اللہ تعالیٰ اور اسکی مخلوق پر تکبر مت کر ورنہ وہ تجھ کو گرفتار کریگا اور پکڑے گا ان کا سا پکڑنا جن کو پہلے پکڑ چکا ہے پس اسکی پکڑ سخت دردناک ہے۔ تجھ پر افسوس کہ تیری زبان تو مسلمان ہے مگر قلب مسلمان نہیں۔ تیرا قول مسلمان ہے مگر فعل مسلمان نہیں تو اپنی جلوت میں مسلمان ہے مگر خلوت میں مسلمان نہیں۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ جب تو نماز پڑھے گا روزہ بھی رکھے گا اور سارے نیک کام کریگا مگر ان اعمال سے اللہ تعالیٰ کی ذات مقصود نہ سمجھے گا تو تو منافق ہے اور اللہ عزوجل سے دُور ہے

تُبِ الْاٰنَ اِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جَمِيْعِ اَفْعَالِكَ وَاَقْوَالِكَ وَمَقَاصِدِكَ الدَّنِيَّةِ ۞ اَلْقَوْمُ لَيْسَ فِيْ اَعْمَالِهِمْ مَلَقٌ هُمُ الْفَائِزُوْنَ هُمُ الْمُوْقِنُوْنَ الْمُوَحِّدُوْنَ الْمُخْلِصُوْنَ الصَّابِرُوْنَ عَلٰى بَلَاءِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاٰفَاتِهِ الشَّاكِرُوْنَ عَلٰى نَعْمَائِهٖ وَكَرَامَتِهٖ يَذْكُرُوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِهِمْ ثُمَّ بِقُلُوْبِهِمْ ثُمَّ بِاَسْرَارِهِمْ اِذَا جَاءَتْهُمُ الْاَذَايَا مِنَ الْخَلْقِ تَبَسَّمُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمْ مُلُوْكُ الدُّنْيَا عِنْدَهُمْ مَعْزُوْلُوْنَ ۞ جَمِيْعُ مَنْ فِي الْاَرْضِ عِنْدَهُمْ مَوْتٰى عَجْزٰى مَرْضٰى فُقَرَاءُ الْجَنَّةُ بِالْاِضَافَةِ اِلَيْهِمْ كَاَنَّهَا خَرَابٌ ۞ اَلنَّارُ بِالْاِضَافَةِ اِلَيْهِمْ خَمُوْدَةٌ لَا اَرْضٌ وَلَا سَمَاءٌ ۞ وَلَا سَاكِنٌ فِيْهِمَا ۞ تَتَّخِذُ جِهَاتُهُمْ فَتَصِيْرُ جِهَةً وَّاحِدَةً ۞ كَانُوْا مَعَ الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا ۞ ثُمَّ صَارُوْا مَعَ الْاُخْرٰى وَاَهْلِهَا ثُمَّ صَارُوْا مَعَ رَبِّ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۞ اِلْتَحَقُوْا بِهٖ وَبِالْمُحِبِّيْنَ لَهٗ ۞ سَارُوْا مَعَهٗ بِقُلُوْبِهِمْ حَتّٰى وَصَلُوْا اِلَيْهِ وَحَصَّلُوا الرَّفِيْقَ قَبْلَ الطَّرِيْقِ فَتَحُوا الْبَابَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهٗ ۞ يَذْكُرُهُمْ مَا زَالُوْا يَذْكُرُوْنَهٗ ۞ حَتّٰى حَطَّ الذِّكْرُ عَنْهُمْ اَوْزَارَهُمْ ۞ فَقْدُهُمْ ۞ مَعَ غَيْرِهٖ ۞ وَوُجُوْدُهُمْ بِهٖ سَمِعُوْا قَوْلَهٗ عَزَّ وَجَلَّ ۞ فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۞ فَلَازَمُوا الذِّكْرَ لَهٗ ۞ طَمَعًا فِيْ ذِكْرِهٖ لَهُمْ ۞ سَمِعُوْا قَوْلَهٗ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ بَعْضِ مَا تَكَلَّمَ بِهٖ ۞ اَنَا جَلِيْسُ مَنْ ذَكَرَنِيْ فَهَجَرُوْا مَجَالِسَ الْخَلْقِ ۞ وَتَنَعَّمُوْا بِالذِّكْرِ ۞ حَتّٰى تَحْصُلَ لَهُمُ الْمُجَالَسَةُ لَهٗ ۞ **يَا قَوْمُ**

اب اللہ کی جناب میں اپنے تمام افعال واقوال اور خسیس مقاصد سے توبہ کر فلاح پانیوالے وہی لوگ ہیں جن کے اعمال میں (مخلوق کی خوشامد نہ ہو وہی لوگ صاحب یقین ہیں اہل توحید ہیں مخلص ہیں اللہ کی ڈالی ہوئی مصیبت وآفات پر صبر کرنے والے ہیں اسکی نعمتوں اور عطاؤں پر شکر کرنے والے ہیں اسکا ذکر کرتے رہتے ہیں اپنی زبانوں سے اپنے قلوب سے اور اسکے بعد اپنے باطن سے جب مخلوق کیطرف سے ان کو ایذائیں پہنچتی ہیں تو انکے روبرو وہ ہنستے ہیں بادشاہان انکے نزدیک معزول و بے اختیار ہیں اور زمین میں جو کچھ مخلوق آباد ہے انکے نزدیک سب مُردہ ہیں عاجز ہیں بیمار ہیں اور محتاج ہیں۔ ان کے اعتبار سے جنت گویا ویران ہے (کہ اسکی تمنا نہیں) دوزخ ان کے اعتبار سے گویا بجھی ہوئی ہے (کہ اسکے خوف سے) واسطہ نہیں) نہ زمین ہے نہ آسمان اور اسمیں کوئی باشندہ۔ انکی جہتیں متحد ہو کر صرف ایک جہت رہ جاتی ہے اول وہ دُنیا اور اہل دنیا کے ساتھ تھے پھر آخرت اور اہل آخرت کیساتھ ہو گئے اور اسکے بعد (اس سے بھی نظر ہٹ گئی اور) دنیا وآخرت کے رب کیساتھ لاحق ہو گئے اللہ اور اس کے محبین کیساتھ چلے اسکی محبت میں اپنے قلوب سے یہانتک کہ اس سے واصل ہو گئے اور راستہ چلنے سے پہلے رفیق کو حاصل کر لیا اپنے اور اسکے درمیان دروازہ کھول لیا کہ وہ انکو یاد فرماتا رہتا ہے جبتک کہ یہ اسکو یاد کرتے رہتے ہیں یہانتک کہ اس یادداشت نے انکے بوجھ اور گناہ اُنسے اتار پھینکے غیر اللہ کیساتھ یہ مفقود ہیں اور حق تعالیٰ کیساتھ موجود۔ انھوں نے سُنا حق تعالیٰ کا ارشاد کہ تم یاد کرو مجھ کو میں یاد کرونگا تمکو اور میرا شکر کرو اور ناشکر مت بنو۔ پس انہوں نے اسکی یاد کو لازم پکڑ لیا اس طمع میں کہ وہ انکو یاد فرمائیگا اُنہوں نے حق تعالیٰ کا قول منجملہ اقوال کے سُنا کہ میں اس کا ہم نشین ہوں جو مجھے یاد کرتا ہے پس اُنہوں نے چھوڑ دیا مخلوق کی مجلسوں کو اور ذکر حق پر اکتفا کیا کہ ان کو اسکی ہم نشینی حاصل ہو جائے جو

لَا تَهْتَزِّسُوْا، اَنْتُمْ هَوَسٌ ۞ هٰذَا الْعِلْمُ لَا يَنْفَعُكُمْ بِلَا عَمَلٍ ۞ تَحْتَاجُوْنَ اَنْ تَعْمَلُوْا بِهٰذَا السَّوَادِ عَلَى الْبَيَاضِ ۞ وَهُوَ حُكْمُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تَعْمَلُوْنَ بِهٖ يَوْمًا بَعْدَ يَوْمٍ ۞ وَسَنَةً بَعْدَ سَنَةٍ حَتّٰى تَقَعَ فِيْ اَيْدِيْكُمْ ثَمَرَتُهٗ ۞ **يَا غُلَامُ** عِلْمُكَ يُنَادِيْكَ ۞ اَنَا حُجَّةٌ عَلَيْكَ اِنْ لَّمْ تَعْمَلْ بِيْ ۞ وَحُجَّةٌ لَكَ اِنْ عَمِلْتَ بِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَهْتِفُ الْعِلْمُ بِالْعَمَلِ فَاِنْ اَجَابَهٗ وَاِلَّا ارْتَحَلَ ۞ تَرْتَحِلُ بَرَكَتُهٗ ۞ وَتَبْقٰى مِحْنَتُهٗ ۞ تَرْتَحِلُ شَفَاعَتُهٗ لَكَ مِنْ مَّوْلَاكَ وَيَنْقَطِعُ دُخُوْلُهٗ عَلَيْكَ فِيْ حَوَائِجِكَ ۞ ارْتَحَلَ لُبُّهٗ يَبْقٰى قُشُوْرًا ۞ فَاِنَّ لُبَّ الْعِلْمِ الْعَمَلُ ۞ لَا تَصِحُّ مُتَابَعَتُكَ لِلرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞ حَتّٰى تَعْمَلَ بِمَا قَالَ ۞ اِذَا عَمِلْتَ بِمَا اَمَرَكَ بِهٖ اسْتَقْبَلَ قَلْبَكَ وَسِرَّكَ وَاَدْخَلَهُمَا عَلٰى رَبِّهِمَا عَزَّ وَجَلَّ عِلْمُكَ يُنَادِيْكَ وَلٰكِنَّكَ لَا تَسْمَعُهٗ ۞ لِاَنَّهٗ لَا قَلْبَ لَكَ ۞ اِسْمَعْهُ بِاُذُنِ قَلْبِكَ وَسِرِّكَ وَاَقْبَلْ قَوْلَهٗ ۞ فَاِنَّكَ تَنْتَفِعُ بِهٖ ۞ اَلْعِلْمُ بِالْعَمَلِ يُقَرِّبُكَ اِلَى الْعَالِمِ الْمُنَزِّلِ لِلْعِلْمِ ۞ اِذَا عَمِلْتَ بِهٰذَا الْحُكْمِ الَّذِيْ هُوَ الْعِلْمُ الْاَوَّلُ نَبَعَتْ عَلَيْكَ عَيْنُ الْعِلْمِ الثَّانِيْ ۞ يَصِيْرُ عِنْدَكَ عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ۞ يَحْشٰى قَلْبَكَ الْحُكْمُ وَالْعِلْمُ ۞ اَلظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۞ حِيْنَئِذٍ يَجِبُ عَلَيْكَ زَكٰوةُ ذٰلِكَ ۞

بوالہوس مت بنو۔ تم لوگ سرتاپا ہوس ہو۔ یہ علم تم کو بغیر عمل کے مفید نہ ہوگا۔ تم حاجتمند ہو کہ عمل کرو کتاب اللہ پر جو حکم الٰہی ہے کہ (نماز وغیرہ فرائض یومیہ پر) روزانہ اور (زکوٰۃ و روزہ وغیرہ فرائض سالانہ پر) ہر سال مدت العمر عمل کرتے رہو، یہاں تک کہ اسکا پھل تمہارے ہاتھ آئے۔ **صاحبزادہ** تیرا علم تجھ کو پکار رہا ہے کہ میں تجھ پر حجت ہوں اگر تو نے مجھ پر عمل نہ کیا (کہ بے عملی کا مجرم بنانے کو سرکاری گواہ کا کام دوں گا) اور تیرے لئے حجت ہوں اگر مجھ پر تو نے عمل کیا (کہ تیرا گواہ صفائی بنکر عالم باعمل ثابت کرونگا) جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپنے فرمایا کہ علم پکارا کرتا ہے عمل کو بس اگر عمل آجاتا ہے تو علم ٹھیرتا ہے ورنہ چلا جاتا ہے علم کے چلے جانے سے مراد یہ ہے کہ اسکی برکت چلی جاتی ہے اور محنت ہی محنت رہ جاتی ہے اپنے مولیٰ سے اسکا سفارش کرنا رخصت ہو جاتا ہے۔ اور تیری حاجتوں کے وقت اسکا تیرے پاس آنا بند ہو جاتا ہے علم رخصت ہو جاتا ہے اسلئے کہ پوست ہی پوست رہ گیا کیونکہ علم کا مغز عمل ہے تیری متابعت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے صحیح نہیں جبتک اس شریعت پر عمل نہ کرے جسکا آپنے تجھ کو حکم دیا ہے اور جب تو آپکے ارشاد پر عمل کریگا تو وہ تیرے قلب و باطن کا استقبال کرینگے اور ان کو اپنے رب کے حضور میں پیش کرینگے تیرا علم تجھ کو پکارتا ہے لیکن تو سنتا نہیں کیونکہ تیرے دل ہی نہیں اسکو سُن اپنے دل کے کان سے اپنے باطن کے کان سے اور اسکا کہنا مان کہ تو اس سے نفع پائیگا وہ علم جو عمل کیساتھ ہوگا تجھ کو مقرب بنائیگا علم کے نازل فرمانیوالے علیم کا۔ جب تو اس حکم پر عمل کریگا جو پہلا علم ہے تو دوسرے علم کا چشمہ تجھ پر جاری ہو جائیگا اور تجھے دو چشمے بہتے ہوئے حاصل ہونگے یعنی حکم و علم اور ظاہر و باطن جو تیرے قلب کو بھر دینگے۔ اُسوقت تجھ پر اس نعمت کی زکوٰۃ واجب

تُوَاسِیْ بِهِ الْاِخْوَانَ وَالْمُرِیْدِیْنَ زَکَاۃُ
الْعِلْمِ نَشْرُہٗ وَدَعْوَۃُ الْخَلْقِ اِلَی الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ
یَا غُلَامُ مَنْ صَبَرَ قَدَرَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی
اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ
کُلْ بِکَسْبِكَ وَلَا تَاْکُلْ بِدِیْنِكَ اِکْتَسِبْ
وَکُلْ وَوَاسِ مِنْهُ غَیْرَكَ اِکْتِسَابُ الْمُؤْمِنِیْنَ
اَطْبَاقُ الصِّدِّیْقِیْنَ لَاحَظَّ لَهُمْ فِیْهِمْ اِلَّا
بِالْاِضَافَةِ اِلَی الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاکِیْنِ یَتَمَنَّوْنَ
اِیْصَالَ الرَّحْمَةِ اِلَی الْخَلْقِ یَطْلُبُوْنَ بِذٰلِكَ
رِضَا الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَمَحَبَّتَهٗ لَهُمْ سَمِعُوْا
قَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّاسُ
عِیَالُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَی اللّٰهِ
عَزَّوَجَلَّ اَنْفَعُهُمْ لِعِیَالِهٖ اَوْلِیَاءُ اللّٰهِ بِالْ
اِضَافَةِ اِلَی الْخَلْقِ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ اِذَا
قَرُبَتْ قُلُوْبُهُمْ مِنَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ لَا یَسْمَعُوْنَ
مِنْ غَیْرِهٖ وَلَا یُبْصِرُوْنَ غَیْرَهٗ یَحْجُبُهُمُ الْقُرْبُ
وَتَغْشَاهُمُ الْهَیْبَةُ وَتُقَیِّدُهُمُ الْمَحَبَّةُ
عِنْدَ مَحْبُوْبِهِمْ فَهُمْ بَیْنَ الْجَلَالِ وَالْجَمَالِ
لَا یَمِیْلُوْنَ یَمِیْنًا وَلَا شِمَالًا لَهُمْ اَمَامٌ بِلَا
وَرَاءٍ یَخْدِمُهُمُ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ وَالْمَلَكُ
وَاَنْوَاعُ الْمَخْلُوْقَاتِ یَخْدِمُهُمُ الْحُکْمُ وَالْعِلْمُ
یُغَذِّیْهِمُ الْفَضْلُ وَیُرْوِیْهِمُ الْاُنْسُ مِنْ
طَعَامِ فَضْلِهٖ یَاْکُلُوْنَ وَمِنْ شَرَابِ اُنْسِهٖ
یَشْرَبُوْنَ عِنْدَهُمْ شُغْلٌ مِنْ سَمَاعِ کَلَامِ
الْخَلْقِ فَهُمْ فِیْ وَادٍ وَالْخَلْقُ

ہوگی کہ اس سے بھائیوں اور مریدوں کی غم خواری کرے کیونکہ علم کی زکوۃ اسکا پھیلانا اور مخلوق کو حق تعالیٰ کی طرف بلانا ہے۔

صاحبزادہ۔ جس نے صبر کیا صاحب قدرت بنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر کرنیوالوں کو ان کا بھرپور اجر دیا جائیگا ان گنت کھا اپنے کسب کے ذریعہ سے اور مت کھا اپنے دین کے ذریعے (کہ دین کو بیچ کر معاش کمانا حرام ہے) کما اور کھا اور اس سے دوسروں کی غم خواری بھی کر۔ مومنین کی کمائی صدیقین کے طبق ہیں (کہ جو کماتے ہیں وہ صلحا کی نذر کردیتے ہیں) ان کے وسائل معاش تو صرف فقراء و مساکین کی غرض سے ہیں۔ وہ مخلوق تک رحمت کے پہنچانے کی آرزو میں رہتے اور اس سے حق تعالیٰ کی رضا اور اپنے لئے اس کی محبت چاہتے ہیں۔ وہ سُن چکے ہیں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ آدمی حق تعالیٰ کے عیال ہیں۔ اور لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ کا پیارا اللہ کی عیال کو سب سے زیادہ نفع پہنچانے والا شخص ہے۔ اولیاء اللہ مخلوق کے اعتبار سے گونگے بہرے اندھے ہیں چونکہ اُن کے قلوب حق تعالیٰ سے قریب ہیں اس لئے وہ غیر کی بات سنتے نہیں غیر کو دیکھتے نہیں قرب ان کو متوالا بنائے رکھتا ہے ہیبت اُن پر چھائی رہتی ہے اور محبت انکو محبوب کے پاس مقید رکھتی ہے پس وہ جلال و جمال کے درمیان رہتے ہیں کہ نہ دائیں طرف جھکتے ہیں نہ بائیں طرف ان کے لئے صرف سامنے کا رُخ ہے جسکا پیچھا نہیں۔ ان کی خدمت میں لگے رہتے ہیں انسان جنات اور فرشتے اور قسم قسم کی مخلوق۔ ان کا خادم ہے حکم اور علم ان کو غذا پہنچاتا ہے فضلِ خداوندی اور سیراب کرتا ہے اُنسِ حق وہ اس کے فضل کا کھانا کھاتے اور اس کے اُنس کا شربت پیتے رہتے ہیں ان کے پاس ایسا شغل ہے جس نے مخلوق کی باتیں سننے سے ان کو روک دیا ہے پس وہ ایک جنگل میں ہیں اور مخلوق

فِي وَادٍ ؞ يَأْمُرُوْنَ الْخَلْقَ بِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَنْهَوْنَ بِنَهْيِهٖ نِيَابَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؞ هُمُ الْوَارِثُ عَلَى الْحَقِيْقَةِ شُغْلُهُمْ رَدُّ الْخَلْقِ إِلٰى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؞ يَرْكُزُوْنَ حُجَّتَهٗ عَلَيْهِمْ ؞ يُوْقِعُوْنَ الْأَشْيَاءَ فِيْ مَوَاقِعِهَا ؞ يُعْطُوْنَ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؞ لَا يَأْخُذُوْنَ حُقُوْقَهُمْ ؞ وَلَا يَسْتَوْفُوْنَ لِنُفُوْسِهِمْ وَطِبَاعِهِمْ ؞ يُحِبُّوْنَ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ؞ وَيُبْغِضُوْنَ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ؞ كُلُّهُمْ لَهٗ ؞ لَا لِغَيْرِهٖ فِيْهِمْ نَصِيْبٌ ؞ مَنْ تَمَّ لَهٗ هٰذَا فَقَدْ تَمَّتْ لَهُ الصُّحْبَةُ ؞ وَحَصَلَتْ لَهُ النَّجَاةُ وَالْفَلَاحُ ؞ وَيُحِبُّهُ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ وَالْمَلَكُ وَالْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ ؞ يَا مُنَافِقُ ؞ يَا عَابِدَ الْخَلْقِ وَالْأَسْبَابِ ؞ نَاسِيًا لِّلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؞ تُرِيْدُ أَنْ يَّقَعَ بِيَدِكَ هٰذَا مَعَ مَا أَنْتَ فِيْهِ لَا كَرَامَةَ لَكَ وَلَا عَزَازَةَ أَسْلِمْ ثُمَّ تُبْ ثُمَّ تَعَلَّمْ وَاعْمَلْ وَأَخْلِصْ وَإِلَّا فَلَا تُهْدٰى ؞ وَيْحَكَ ؞ مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ عَدَاوَةٌ ؞ غَيْرَ أَنِّيْ أَقُوْلُ الْحَقَّ وَلَا أُحَابِيْكَ فِيْ دِيْنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ؞ قَدْ تَرَبَّيْتُ عَلٰى خُشُوْنَةِ كَلَامِ الْمَشَايِخِ وَخُشُوْنَةِ الْغُرْبَةِ وَالْفَقْرِ ؞ إِذَا ظَهَرَ مِنِّيْ إِلَيْكَ كَلَامٌ فَخُذْهُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ؞

دوسرے جنگل میں۔ وہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نائب بن کر مخلوق کو احکاماتِ خداوندی کا حکم دیتے اور ممنوعاتِ خداوندی کی ممانعت کرتے ہیں درحقیقت وارث وہی ہیں ان کا کام مخلوق کو حق تعالیٰ کی طرف لے چلنا ہے (تبلیغ کر کر کے) لوگوں پر اللہ کی حجت قائم کرتے ہر چیز کو اسکے موقع پر رکھتے اور صاحبِ فضل کو اسکا فضل دیتے ہیں وہ دوسروں کے حقوق لیتے نہیں اور نہ اپنے حقوق جو کچھ وصول کرتے ہیں اپنے نفس اور طبیعت کے اقتضا سے نہیں کرتے وہ اللہ عزوجل ہی کے بارمیں محبت کرتے ہیں اور اللہ ہی کے بارمیں بغض رکھتے ہیں وہ سرتاپا اللہ ہی کے ہیں غیر کا انمیں ذرا بھی حصہ نہیں جسکی یہ حالت تام ہوئی اسکی محبت کامل ہوئی اور نجات و فلاح حاصل ہوئی، اس سے محبت کرنے لگیں گے انسان و جنات و فرشتے اور زمین و آسمان۔ اے مخلوق اور اسباب کی پرستش کرنیوالے اور حق تعالیٰ کو بھول جانیوالے اور اے منافق تو چاہتا ہے کہ یہ مرتبہ تیرے ہاتھ آجائے اور تیری یہی حالت (بےفکری و کسل و تونگری کی) رہے جواب ہے۔ تیری کوئی حُرمت اور عزت نہیں ہے (کہ بلا محنت و کسب عطا کا مستحق ہو) گردن جھکا پھر توبہ کر اسکے بعد علم سیکھ عمل کر اور اخلاص پیدا کر اگر یہ نہ ہو تو کبھی ہدایت نہ پائیگا افسوس ہے تجھ پر میرے اور تیرے درمیان کچھ عداوت نہیں ہے (کہ اسکی وجہ سے جھڑکتا ہوں) بجز اسکے کہ میں سچی بات کہتا ہوں (اور سچ بات تلخ معلوم ہوا کرتی ہے) اور اللہ کے دین کے متعلق تیرا لحاظ قائم نہیں رکھتا۔ بیشک میری تربیت مشائخ کے درشت کلام اور غربت و فقر کی درشتی پر ہوئی ہے (کہ بد دینی دیکھ کر ضبط اور نصیحت کے وقت رو رعایت نہیں کرسکتا) جب میری طرف سے تجھ کو کوئی قول معلوم ہو تو اس کو اللہ عزوجل کیطرف سے سمجھ کر قبول

فَاِنَّهٗ هُوَ الَّذِیْ اَنْطَقَنِیْ بِهٖ ۞ اِذَا دَخَلْتَ عَلَیَّ
فَادْخُلْ عُرْیَانًا عَنْكَ ۞ عُرْیَانًا عَنْ نَفْسِكَ وَ
هَوَاكَ لَوْ كَانَ لَكَ بَصِیْرَةٌ لَرَاَیْتَنِیْ اَیْضًا
عُرْیَانًا وَلٰكِنْ اٰفَتُكَ فَهْمُكَ السَّقِیْمُ ۞ یَا مُرِیْدَ
صُحْبَتِیْ وَالْاِنْتِفَاعِ بِیْ ۞ حَالَتِیْ لَیْسَ فِیْهَا
خَلْقٌ وَّلَا دُنْیَا وَلَا اٰخِرَةٌ فَمَنْ یَّتُوْبُ عَلٰی
یَدَیَّ وَیَصْحَبُنِیْ وَیُحْسِنُ ظَنَّهٗ فِیَّ وَیَعْمَلُ
بِمَا اَقُوْلُ ۞ هٰكَذَا یَكُوْنُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ ۞ اَلْاَنْبِیَاءُ یُرَبِّیْهِمُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
بِكَلَامِهٖ ۞ وَالْاَوْلِیَاءُ یُرَبِّیْهِمْ بِحَدِیْثِهٖ ۞ اَلْحَدِیْثُ
هُوَ الْاِلْهَامُ فِیْ قُلُوْبِهِمْ ۞ لِاَنَّهُمْ اَوْصِیَاءُ
الْاَنْبِیَاءِ وَخُلَفَاؤُهُمْ وَغِلْمَانُهُمْ ۞ اَللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ تَكَلَّمَ ۞ كَلَّمَ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ ۞ هُوَ كَلَّمَهٗ
لَا مَخْلُوْقٌ ۞ كَلَّمَهُ الْخَالِقُ ۞ كَلَّمَهٗ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۞
كَلَّمَهٗ بِكَلَامٍ فَهِمَهٗ ۞ وَبَلَغَ اِلٰی عَقْلِهٖ بِلَا وَاسِطَةٍ
وَكَلَّمَ نَبِیَّنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِلَا وَاسِطَةٍ
هٰذَا الْقُرْاٰنُ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِیْنُ ۞ هُوَ بَیْنَكُمْ وَ
بَیْنَ رَبِّكُمْ جَلَّ وَعَلَا ۞ اَنْزَلَهٗ جِبْرَائِیْلُ عَلَیْهِ
السَّلَامُ عَلَیْهِ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
اَنْزَلَهٗ اِلٰی رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمَا
قَالَ وَاَخْبَرَ ۞ لَا یَجُوْزُ اِنْكَارُ ذٰلِكَ وَجُحُوْدُهٗ
اَللّٰهُمَّ اهْدِ الْكُلَّ وَتُبْ عَلَی الْكُلِّ ۞ وَارْحَمِ
الْكُلَّ حُكِیَ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ الْمُعْتَصِمِ بِاللّٰهِ
رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی ۞ اِنَّهٗ قَالَ وَقْتَ حُضُوْرِ
وَفَاتِهٖ ۞ وَاللّٰهِ اِنِّیْ تَائِبٌ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

کیونکہ وہی ہے جس نے مجھ سے کہلوایا۔ جب تو میرے پاس آیا کرے تو اپنے آپ سے برہنہ ہو کر آیا کر یعنی اپنے نفس اور اپنی خواہش کے کپڑے اُتار کر۔ اگر تیرے دل کی آنکھیں ہوتیں تو مجھ کو بھی تو دیکھتا برہنہ (یعنی بے نفس بلا خواہش) مگر تیری بیمار سمجھ تیرے لئے آفت ہے (کہ بھلی بات عداوت وسختی معلوم ہوتی ہے) اے مجھ سے نفع اُٹھانے اور میری صحبت میں رہنے کے خواہشمند۔ میری حالت تو یہ ہے کہ نہ اسمیں مخلوق ہے نہ دنیا ہے نہ آخرت پس جو شخص میرے ہاتھ پر توبہ کریگا اور میری صحبت میں رہیگا اور میرے متعلق اپنا گمان اچھا رکھیگا اور جو کچھ میں کہونگا اُس پر عمل کرتا رہے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی وہ ہو جائیگا انبیاء کی تربیت حق تعالیٰ اپنے کلام سے فرماتا ہے اور اولیاء کی تربیت اپنی حدیث سے۔ حدیث سے مراد الہام ہے جو انکے قلوب میں کیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ انبیاء کے وصی ہیں انبیاء کے خلفاء و جانشین اور اُن کے غلام ہیں۔ اللہ عزوجل کلام فرماتا ہے چنانچہ موسیٰؑ سے کلام فرمایا آپ نے انسے کلام فرمایا تھا کسی مخلوق نے نہیں، ان سے خالق ہی نے کلام فرمایا علام الغیوب ہی نے کلام فرمایا ایسا کلام جس کو انھوں نے سمجھ لیا اور بلاواسطہ ان کی عقل تک پہنچ گیا نیز اس نے کلام فرمایا ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بلاواسطہ۔ یہ قرآن اللہ کی ایک مضبوط رسّی ہے جو تمہارے درمیان اور تمہارے رب جل شانہٗ کے درمیان ہے (کہ اسکے واسطے سے خدا تک رسائی ہوتی ہے) اس کو جبرئیل علیہ السلام نے آسمان سے خاص اللہ پاک کیطرف سے اُتار اور نازل کر دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف جیسا کہ فرمایا اور خبر دی ہے اس کا انکار کرنا جائز نہیں اے میرے اللہ سب کو ہدایت دے سب پر توجہ فرما اور سب پر رحم کر۔ امیرالمومنین معتصم باللہ کی حکایت ہے کہ جس وقت انکو موت آئی تو انھوں نے کہا کہ بخدا میں اللہ کی جناب میں توبہ کرتا ہوں

مِمَّا فَعَلْتُ فِي حَقِّ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ مَعَ كَوْنِي
مَا تَقَلَّدْتُ مِنْ أَمْرِهِ شَيْئًا وَغَيْرِي كَانَ الْمُتَقَلِّدَ
لِذٰلِكَ يَا مِسْكِيْنُ دَعْ عَنْكَ الْكَلَامَ فِيمَا لَا يَنْفَعُكَ
اُتْرُكِ التَّعَصُّبَ فِي الْمَذْهَبِ وَاشْتَغِلْ بِشَيْءٍ
يَنْفَعُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ سَتَرَى عَنْ قَرِيْبٍ
خَبَرَكَ وَتَذْكُرُ كَلَامِيْ سَوْفَ تَرَى عِنْدَ الطِّعَانِ
وَلَيْسَ عَلَى رَأْسِكَ خُوْذَةٌ أَلَيْسَ يَتِمُّ عَلَيْهِ مِنَ
الْجِرَاحَاتِ فَرِّغْ قَلْبَكَ مِنْ هُمُوْمِ الدُّنْيَا
فَإِنَّكَ مَأْخُوْذٌ مِنْهَا عَنْ قَرِيْبٍ لَا تَطْلُبْ طِيْبَ
الْعَيْشِ فِيْهَا فَمَا يَقَعُ بِيَدِكَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْشُ عَيْشُ الْآخِرَةِ
قَصِّرْ أَمَلَكَ وَقَدْ جَاءَكَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا
لِأَنَّ الزُّهْدَ كُلَّهُ قَصْرُ الْأَمَلِ اُهْجُرْ أَقْرَانَ
السُّوْءِ وَاقْطَعِ الْمَوَدَّةَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ
وَوَاصِلْهَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الصَّالِحِيْنَ اُهْجُرِ
الْقَرِيْبَ مِنْكَ إِذَا كَانَ مِنْ أَقْرَانِ السُّوْءِ
وَوَاصِلِ الْبَعِيْدَ مِنْكَ إِذَا كَانَ مِنْ أَقْرَانِ
الْخَيْرِ كُلُّ مَنْ وَادَدْتَهُ صَارَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ
قَرَابَةٌ فَانْظُرْ لِمَنْ تُوَادِدُ (وَقِيْلَ لِبَعْضِهِمْ)
مَا الْقَرَابَةُ قَالَ الْمَوَدَّةُ دَعْ عَنْكَ طَلَبَ
مَا قُسِمَ وَمَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِنَّ طَلَبَكَ لِمَا قَدْ
قُسِمَ تَعَبٌ وَطَلَبَكَ لِمَا لَمْ يُقْسَمْ مَقْتٌ
وَخِذْلَانٌ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ جُمْلَةِ عُقُوْبَاتِ اللّٰهِ تَعَالَى لِعَبْدِهِ
طَلَبُ مَا لَمْ يُقْسَمْ لَهُ

اس حرکت سے جو میں نے احمد بن حنبل کے بارے میں کی حالانکہ میں ان کے اس (ایذا رسانی واہانت کے) قصہ کا محرک نہ تھا اور دوسرے ہی اس کے بانی مبانی تھے مگر پھر بھی مجھ پر واجب تھا کہ دوسروں کے کہنے میں نہ آتا اور امام ممدوح پر ظلم نہ کرتا اے مسکین ایسے معاملات میں گفتگو کرنا چھوڑ دے جو تجھ کو نفع نہ دیں۔ مذہب کے بارے میں تعصب کو چھوڑ (اپنے امام کے سوا دوسروں پر طعن کرنے لگے) اور مشغول ہو ایسے کام میں جو تجھ کو فائدہ پہنچائے دُنیا اور آخرت میں عنقریب تو اپنا انجام دیکھ لیگا اور یاد کریگا میری باتوں کو بہت جلد تو دیکھے گا نیزہ بازی کیوقت جبکہ تیرے سر پر خود بھی نہو گا کہ اس پہ کتنے پورے اور کاری زخم آئے اپنے قلب کو دنیا کے تفکرات سے خالی کر کہ تو عنقریب اس سے رخصت ہو جائیگا۔ دنیا کی خوش عیشی کا طالب مت بن کہ یہ تیرے ہاتھ نہ آئیگی۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عیش تو آخرت کا عیش ہے۔ اپنی آرزو کو کوتاہ کر کہ دنیا میں زہد حاصل ہو جائیگا کیونکہ سارا زہد آرزو کو کم کر لینا ہی ہے۔ بُرے ہم نشینوں کو چھوڑ اپنے اور انکے درمیانی محبت کے علاقہ کو توڑ اپنے اور نیکوکاروں کے درمیان اس تعلق کو جوڑ۔ اگر قریبی رشتہ دار بھی منجملہ بدکار ہم نشینوں کے ہو تو اس سے الگ ہو جا اور دُور والے سے دوستانہ کر بشرطیکہ وہ اچھا ہم نشین ہو جس سے تو دوستانہ کریگا تیرے اور اسکے درمیان قرابت ہو جائیگی پس دیکھ لیا کر کہ کس شخص سے دوستانہ کرتا ہے بعض صلحاء سے پوچھا گیا کہ قرابت کیا ہے تو فرمایا دوستانہ۔ جو تیرے حصہ میں لکھ دیا گیا اسکی طلب بھی چھوڑ اور جو نہیں لکھا گیا اسکی بھی طلب چھوڑ اسلئے کہ جو مقدر ہو چکا ہے اسکی طلب محض مشقت ہے (کہ بلا طلب بھی ضرور حاصل ہوتی ہے) اور جو مقدر نہیں اسکی طلب عذاب و رُسوائی ہے (کہ فضول محنت بھی اُٹھائی اور حق تعالیٰ کو بھی ناراض کیا) اور اسی لئے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ بھی بندہ پر اللہ کا عذاب ہے کہ جو چیز قسمت میں نہیں اسکا طالب ہو۔

یا غلام استدل بصنعة الله عز وجل علیه
تفکر فی الصنعة وقد وصلت الی الصانع ۔
المؤمن الموقن العارف له عینان ظاهرتان
وعینان باطنتان فیری بالعینین الظاهرتین
ما خلق الله عز وجل فی الارض ۔ ویری
بالعینین الباطنتین ما خلق الله عز وجل
فی السموات ۔ ثم یرفع الحجب عن قلب تعری
عن الخلق وعن النفس والطبع والهوی والشیطان
والقی مفاتیح کنوز الارض من یده واستوی
عنده الحجر والمدر ۔ کن عاقلا ۔ تدبر ما اقول
وتفهم ۔ فانی بلب الکلام ۔ اتکلم بجوهره ۔
بباطنه ۔ نصیحة معانیه ۔ **یا غلام** لا تشک
من الخالق الی الخلق ۔ بل اشک الیه ۔ هو
الذی یقدر ۔ واما غیره فلا ۔ من کنوز البر
کتمان السر والمصائب والامراض والصدقة
تصدق بیمینک واجتهد ان لا تعلم به
شمالک احذر من بحر الدنیا فقد غرق
فیه خلق کثیر ۔ ما ینجو منه الا احاد
الخلق ۔ هو بحر عمیق ۔ یغرق الکل ۔ غیر
ان الله عز وجل ینجی منه من یشاء من
عباده کما ینجی المؤمنین یوم القیمة من
النار ۔ لان الکل یعبرون علیها ۔ وینجی
الله من یشاء من عباده قال الله عز وجل
وان منکم الا واردها ۔ کان علی ربک
حتما مقضیا ۔ یقول الله عز وجل للنار ۔

صاحبزادہ اللہ کی صنعت سے اس کے وجود پر دلیل پکڑ۔ غور
کر اس کی صناعی میں کہ پہنچ جائیگا صناع تک۔ صاحبِ یقین و
معرفت کے لئے دو آنکھیں ظاہری ہیں اور دو آنکھیں باطنی۔ پس
ظاہری آنکھوں سے تو اُن چیزوں کو دیکھتا ہے جو حق تعالےٰ نے
آسمانوں میں پیدا فرمائی ہیں اسکے بعد قلب سے پردے اُٹھا دئے جاتے ہیں
پس حق تعالیٰ کو دیکھتا ہے بلا تشبیہ اور بلا کیفیت پس مقرب۔ و
محبوب بن جاتا ہے اور محبوب سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رکھی
جاتی، ہاں پردے اسی قلب سے اٹھا دئے جاتے ہیں جو برہنہ
ہو چکا ہو مخلوق سے طبیعت سے خواہش سے نفس سے اور شیطان
سے اور اس کے ہاتھ سے زمین کے خزانوں کی کنجیاں گرا دیجاتی
ہیں۔ پس اس کے نزدیک پتھر اور ڈھیلے یکساں ہو جاتے ہیں۔
عقلمند بن اور سوچ کہ میں کیا کہتا ہوں سمجھ سے کام لے کہ میں
کلام کے مغز پر پہنچا ہوا ہوں اور سنا رہا ہوں، اسکا جوہر اسکا
اندرون اور اسکے معانی کی نصیحتیں **صاحبزادہ** خالق کا شکوہ
مخلوق سے مت کر بلکہ اسی سے کر کہ وہی قادر ہے اور اسکے سوا
دوسرے تو کچھ بھی نہیں۔ راز کا چھپانا مصیبتوں بیماریوں اور خیرات
کا مخفی رکھنا منجملہ خوبیوں کے خزانوں کے ہے اپنے داہنے ہاتھ
سے خیرات دے اور کوشش کر کہ اسکی خبر تیرے بائیں ہاتھ کو بھی
نہ ہو۔ اس بحرِ دنیا سے ڈر کہ بہتیری مخلوق اسمیں ڈوب چکی ہے مخلوق میں
کوئی کوئی اس سے نجات پاتا ہے۔ یہ بڑا گہرا سمندر ہے اس سے نجات
کر سکتا ہے مگر ہاں اللہ عزوجل اپنے بندوں میں سے جسکو چاہتا ہے اس سے
نجات دیدیتا ہے جیسا کہ قیامت کے دن ایمان والوں کو دوزخ سے
نجات دیگا کہ سب ہی (پلصراط کے واسطے سے) اُس پر عبور کرینگے اور
اللہ اپنے بندوں میں سے جسکو چاہے گا بچا لیگا۔ اللہ فرماتا ہے تم میں
کوئی بھی ایسا نہیں جو اس پر ہو کر گذرے یہ تیرے رب پر ضروری

كُونِي بَرْدًا وَّسَلَامًا حَتّٰى يَجُوزَ عِبَادِي الْمُؤْمِنُونَ بِي الْمُخْلِصُونَ لِي الرَّاغِبُونَ فِيَّ الزَّاهِدُونَ فِي غَيْرِي يَقُولُ لَهَا ذٰلِكَ كَمَا قَالَ لِنَارِ نُمْرُودَ الَّتِي أَوْقَدَهَا حَتّٰى يُحْرِقَ فِيهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا بَحْرَ الدُّنْيَا يَا مَاءُ لَا تُغْرِقْ هٰذَا الْعَبْدَ الْمُرَادَ الْمَحْبُوبَ فَيَنْجُو مِنْهُ وَيَصِيرُ عَلَى السِّرِّ كَمَا نَجَّى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْمَهُ مِنْ ذٰلِكَ الْبَحْرِ يُؤْتِي فَضْلَهُ مَنْ يَّشَاءُ وَيَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ الْخَيْرُ كُلُّهُ بِيَدِهِ وَالْعَطَاءُ وَالْمَنْعُ بِيَدِهِ وَالْغِنٰى وَالْفَقْرُ بِيَدِهِ وَالْعِزُّ وَالذُّلُّ بِيَدِهِ مَا لِأَحَدٍ مَعَهُ شَيْءٌ فَالْعَاقِلُ مَنْ يَلْزَمُ بَابَهُ وَيُعْرِضُ عَنْ بَابِ غَيْرِهِ يَا مُدْبِرُ أَرَاكَ تُرْضِي الْخَلْقَ وَتُسْخِطُ الْخَالِقَ تُخَرِّبُ آخِرَتَكَ بِعِمَارَةِ دُنْيَاكَ عَنْ قَرِيبٍ أَنْتَ مَأْخُوذٌ يَأْخُذُكَ الَّذِي أَخْذُهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ أَخْذُهُ أَلْوَانٌ كَثِيرَةٌ يَأْخُذُكَ بِالْعَزْلِ عَنْ وِلَايَتِكَ يَأْخُذُكَ بِالْمَرَضِ وَالذُّلِّ وَالْفَقْرِ يَأْخُذُكَ بِتَسْلِيطِ الشَّدَائِدِ وَالْغُمُومِ وَالْهُمُومِ يَأْخُذُكَ بِتَسْلِيطِ أَلْسِنَةِ الْخَلْقِ وَأَيْدِيهِمْ عَلَيْكَ كُلُّ مَخْلُوقَاتِهِ يُسَلِّطُهَا عَلَيْكَ تَنَبَّهْ يَا نَائِمُ اَللّٰهُمَّ أَيْقِظْنَا بِكَ وَلَكَ آمِينَ يَا غُلَامُ لَا تَكُنْ فِي أَخْذِكَ لِلدُّنْيَا كَحَاطِبِ اللَّيْلِ مَا يَدْرِي مَا يَقَعُ بِيَدِهِ إِنِّي أَرَاكَ فِي تَصَرُّفَاتِكَ كَحَاطِبِ لَيْلٍ بَلْ فِي لَيْلَةٍ ظَلْمَاءَ لَا قَمَرَ فِيهَا وَلَا ضَوْءَ مَعَهُ

طے شدہ بات ہے۔ اللہ عزوجل دوزخ سے فرمادیگا کہ ٹھنڈی اور سلامت والی بنی رہو یہانتک کہ گذرلیں میرے بندے جو مجھ پر ایمان لائے تھے جو میرے مخلص تھے جنہوں نے مجھ پر رغبت کی اور ماسوی سے زہد دبے رغبتی اختیار کی آگ سے حق تعالیٰ یہ ارشاد فرمائیگا جیسا کہ نمرود کی آگ سے فرمایا تھا جس کو اُس نے سُلگایا تھا تاکہ اسمیں ابراہیم کو جلائے (اسی طرح) اللہ عزوجل دنیا سے (جو گویا غرق کُن سمندر ہے) فرماتا ہے کہ اے بحر دنیا اے پانی اس بندہ کو غرق مت کیجو جو میرا مطلوب محبوب ہے پس وہ اس سے نجات پاجاتا ہے اور کسی کو خبر بھی نہیں ہوتی جیسا کہ موسیٰ اور انکی قوم کو اس دریائے نیل سے نجات دی۔ وہ جس پر چاہے فضل فرمائے اور جس کو چاہے رزق دے بیشمار۔ ساری بھلائی اس کے ہاتھ میں ہے، دین اسکے ہاتھ میں ہے، دنیا اسکے ہاتھ میں ہے تونگری اسکے ہاتھ میں ہے فقر اسکے ہاتھ میں ہے اور عزت و ذلت اسکے ہاتھ میں ہے، اسکے ساتھ کسی کے ہاتھ اختیار کچھ بھی نہیں پس عقلمند وہی ہے جو اسکے دروازے کو چپٹ جائے اور دوسرے کے دروازے سے منہ پھیر لے مبتلائے ادبار میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ مخلوق کو راضی کرتا ہے اور خالق کو ناراض۔ اپنی دنیا کی آبادی کے پیچھے اپنی آخرت کو ویران کئے دیتا ہے عنقریب تو گرفتار ہوا چاہتا ہے تجھ کو پکڑیگا وہ کہ جس کی پکڑ سخت دردناک ہے اس کی پکڑ کے مختلف طریقے ہیں تجھ کو پکڑیگا تیری ولایت سے تجھ کو معزول فرماکر تجھ کو پکڑیگا مرض سے ذلت سے اور فقر سے تجھ کو پکڑیگا سختیوں اور طرح طرح کے رنج و غم مسلط فرماکر تجھ کو پکڑیگا مخلوق کی زبانوں اور ہاتھوں کو تیرے اُوپر حاکم بناکر اپنی ساری مخلوقات کو تیرے اوپر مسلط کردیگا۔ اے سونے والے بیدار ہو اے میرے اللہ ہم کو بیدار فرما اپنے ساتھ اور اپنے لئے آمین۔

صاحبزادہ دنیا حاصل کرنے میں ایسامت بن جیسے رات کیوقت لکڑیاں جمع کرنیوالا کہ اُسے خبر نہیں اس کے ہاتھ میں کیا آتا (یعنی

وَهُوَ فِي رَمْلَةٍ كَثِيْرَةِ الدَّغْلِ وَالْحَشَرَاتِ الْقَاتِلَةِ ؛ فَيُوْشِكُ أَنْ يَقْتُلَهُ شَيْءٌ مِنْهَا ؛ عَلَيْكَ بِالْاِحْتِطَابِ نَهَارًا فَإِنَّ ضَوْءَ الشَّمْسِ يَمْنَعُكَ أَنْ تَأْخُذَ مَا يَضُرُّكَ ؛ كُنْ فِي تَصَرُّفَاتِكَ مَعَ شَمْسِ التَّوْحِيْدِ وَالشَّرْعِ وَالتَّقْوٰى فَإِنَّ هٰذِهِ الشَّمْسَ تَمْنَعُكَ عَنِ الْوُقُوْعِ فِي شَبَكَةِ الْهَوٰى وَالنَّفْسِ وَالشَّيْطَانِ وَالشِّرْكِ بِالْخَلْقِ وَتَمْنَعُكَ عَنِ الْعَجَلَةِ فِي السَّيْرِ ؛ وَيْحَكَ لَا تَعْجَلْ ؛ فَإِنَّ مَنِ اسْتَعْجَلَ أَخْطَأَ أَوْ كَادَ ؛ وَمَنْ تَأَنّٰى أَصَابَ أَوْ كَادَ ؛ أَيْ قَارَبَ أَنْ يُصِيْبَ ؛ اَلْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالتُّؤَدَةُ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؛ أَكْثَرُ مَا يَحْمِلُكَ عَلَى الْعَجَلَةِ الْحِرْصُ عَلٰى جَمْعِ الدُّنْيَا ؛ اِقْنَعْ فَإِنَّ الْقَنَاعَةَ كَنْزٌ لَا يَفْنٰى ؛ كَيْفَ تَطْلُبُ مَا لَا يُقْسَمُ لَكَ ؛ وَلَا يَقَعُ بِيَدِكَ قَطُّ ؛ اِمْنَعْ نَفْسَكَ وَارْضَ بِهٖ ؛ وَازْهَدْ فِي غَيْرِهٖ ؛ اَلْزَمْ حَتّٰى تَصِيْرَ عَارِفًا بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ فَحِيْنَئِذٍ تَصِيْرُ غَنِيًّا عَنْ كُلِّ شَيْءٍ يَثِقُ قَلْبُكَ وَيَصْفُوْا سِرُّكَ وَيُعَلِّمُكَ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ ؛ فَتَهُوْنُ الدُّنْيَا فِي عَيْنَيْ رَأْسِكَ ؛ وَالْاٰخِرَةُ فِي عَيْنَيْ قَلْبِكَ ؛ وَمَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي عَيْنَيْ سِرِّكَ ؛ لَا يَتَعَاظَمُ عِنْدَكَ شَيْءٌ مِنَ الْأَشْيَاءِ سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ فَحِيْنَئِذٍ تُعَظَّمُ عِنْدَ كُلِّ الْخَلْقِ ؛

لکڑی ہے یا سانپ) میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ اپنے کاروبار میں ایسا ہے جیسے لکڑیاں جمع کرنیوالا سخت اندھیری رات میں کہ نہ اسمیں چاند ہے نہ کوئی روشنی اس کے ساتھ ہے نیز وہ بھی ایسے ریگستان میں ہے جہاں پھسلن اور کیڑے مکوڑے بکثرت ہیں پس قریب ہے کہ انہیں سے کوئی اس کو قتل کر ڈالے۔ لکڑیاں جمع کرنے کے لئے دن کا وقت لازم پکڑ تاکہ آفتاب کی روشنی تجھ کو ایسی چیز پر ہاتھ ڈالنے سے روکتی رہے جو تجھ کو نقصان پہنچانے والی ہو۔ پس اپنے کاروبار اور مشاغل میں توحید اور شریعت اور تقوے کے آفتاب کے ساتھ رہ کیونکہ یہ آفتاب تجھ کو خواہش اور نفس اور شیطان اور مخلوق کو شریک خدا سمجھنے کے جال میں پھنسنے سے محفوظ رکھیں گے اور رفتار میں عجلت کرنے سے روکے رہیں گے۔ تجھ پر افسوس ہے جلدی مت کر جو جلدی کرتا ہے وہ غلطی کھاتا یا غلطی کے قریب پہنچ جاتا ہے اور جو اطمینان سے چلتا ہے وہ راہیاب ہوتا ہے یا قریب ہے کہ راہیاب ہو۔ جلد بازی شیطان کا کام ہے اور سوچ سمجھ کر کام کرنا رحمن کا۔ اکثر جو عجلت پر تجھ کو برانگیختہ کرتی ہے وہ دنیا جمع کرنے کی حرص ہے۔ قناعت اختیار کر کیونکہ قناعت ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا ایسی چیز کا طالب کیوں ہوتا ہے جو تیرے لئے مقدر نہیں اور جو تجھ کو کبھی ملے گی نہیں۔ روک لے اپنے نفس کو اور اسی موجود پر راضی اور اس کے ماسوا سے بے رغبت بنجا۔ اس پر جا رہ یہانتک کہ تو اللہ عزوجل کی معرفت والا بنجائے پس اسوقت تو ہر شے سے بے نیاز ہو جائیگا۔ قلب تیرا اعتماد کریگا اور باطن تیرا صاف ہوگا اور تیرا رب عزوجل تجھ کو تعلیم فرمائیگا۔ پس دنیا تیرے چہرے کی ظاہری آنکھوں میں حقیر بنجائے گی اور آخرت تیرے قلب کی دونوں آنکھوں میں حقیر دکھلائی دیگی اور ماسوی اللہ تیرے باطن کی دونوں آنکھوں میں حقیر معلوم ہونگے اور کوئی

يَا غُلَامُ إِنْ أَرَدْتَ أَنْ لَا يَبْقٰى بَيْنَ يَدَيْكَ
بَابٌ مُغْلَقٌ ۞ فَاتَّقِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ۞ فَإِنَّهَا
مِفْتَاحٌ لِكُلِّ بَابٍ ۞ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ
يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ
لَا يَحْتَسِبُ ۞ لَا تُعَارِضِ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فِي نَفْسِكَ
وَلَا فِي أَهْلِكَ ۞ وَلَا فِي مَالِكَ وَأَهْلِ زَمَانِكَ
تَسْتَحْيِي أَنْ تَأْمُرَهٗ أَنْ يُغَيِّرَ وَيُبَدِّلَ ۞
أَنْتَ أَحْكَمُ مِنْهُ ۞ وَأَعْلَمُ مِنْهُ ۞ وَأَرْحَمُ
مِنْهُ ۞ أَنْتَ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ عِبَادُهٗ ۞ هُوَ
مُدَبِّرُكَ وَمُدَبِّرُهُمْ ۞ إِنْ أَرَدْتَ صُحْبَتَهٗ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۞ فَعَلَيْكَ بِالسُّكُونِ
وَالسُّكُوتِ وَالْخَرَسِ أَوْلِيَاءُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
مُتَأَدِّبُونَ بَيْنَ يَدَيْهِ لَا يَتَحَرَّكُونَ حَرَكَةً
وَلَا يَخْطُونَ خُطْوَةً ۞ إِلَّا بِإِذْنٍ صَرِيحٍ
مِّنْهُ لِقُلُوبِهِمْ ۞ لَا يَأْكُلُونَ مِنَ الْأَشْيَاءِ
الْمُبَاحَةِ وَلَا يَلْبَسُونَ وَلَا يَنْكِحُونَ وَلَا
يَتَصَرَّفُونَ فِي جَمِيعِ أَسْبَابِهِمْ إِلَّا بِإِذْنٍ
صَرِيحٍ لِقُلُوبِهِمْ ۞ هُمْ قِيَامٌ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ ۞ قِيَامٌ مَعَ مُقَلِّبِ الْقُلُوبِ وَالْأَبْصَارِ لَا
قَرَارَ لَهُمْ مَعَ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يَلْقَوْهُ
بِقُلُوبِهِمْ فِي الدُّنْيَا ۞ وَبِأَجْسَادِهِمْ فِي الْآخِرَةِ
اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا لِقَاءَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
لَذِّذْنَا بِالْقُرْبِ مِنْكَ ۞ وَالرُّؤْيَةِ لَكَ
اجْعَلْنَا مِمَّنْ يَرْضٰى بِكَ عَمَّا سِوَاكَ ۞ وَ
اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۞ وَّفِي الْآخِرَةِ

چیز بھی بجز حق تعالٰے شانہٗ کے تیرے نزدیک باعظمت نہ رہیگی پس اسوقت ساری مخلوق کے نزدیک تو باعظمت بن جائیگا۔

صاحبزادہ اگر تو چاہتا ہے کہ تیرے سامنے کوئی دروازہ بھی بند نہ ہو تو اللہ عزوجل سے ڈرتا رہ پس یہ ہر دروازہ کی کنجی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اسکے نکلنے کے لئے راستہ کر دیتا ہے اور اسکو رزق دیتا ہے جہاں سے اسکا گمان بھی نہیں ہوتا۔ حق تعالیٰ سے معارضہ نہ کر (کہ ایسا کیوں کیا اور ایسا کیوں نہ کیا) نہ اپنے نفس کے بارہمیں نہ اپنے بال بچوں کے بارہمیں نہ اپنے مال کے بارہمیں نہ اپنے ہمعصروں کے بارے ہیں کیا تجھے شرم نہیں آتی کہ خدا پر حکم چلاتا ہے کہ اس حالت کو بدلدے اور متغیر کردے تو اس سے بھی بڑا حاکم بڑا عالم اور بڑا رحیم ہو گیا؟ تو اور ساری مخلوق اسکے غلام اور بندے ہیں وہی تیرا بھی مدبر ہے اور مخلوق کا بھی منتظم۔ اگر تو اسکے ساتھ رہنا چاہتا ہے دنیا اور آخرت میں تو لازم پکڑ سکون اور خاموشی اور گونگے بن جانے کو۔ اولیاء اللہ اسکے حضور میں مؤدب رہتے ہیں۔ اپنے قلوب کے لئے اس کی صریح اجازت ہوئے بغیر نہ حرکت کرتے ہیں اور نہ قدم اُٹھاتے ہیں۔ مباح چیزوں میں سے بھی کوئی چیز نہیں کھاتے نہ پہنتے ہیں نہ نکاح کرتے ہیں اور نہ اپنے اسباب میں کسی شے کے اندر کوئی تصرف کرتے ہیں بغیر اسکے کہ انکے قلوب کو الہام کے ذریعہ صریح اجازت حاصل ہو۔ وہ دست بستہ قائم ہیں حق عزوجل کے حضور کھڑے ہوئے ہیں۔ مقلب القلوب والابصار کے حضور انکو اپنے رب عزوجل کے بارہمیں قرار نہیں جبتک کہ وہ اس سے نہ ملیں دنیا میں اپنے قلوب کے ساتھ اور آخرت میں اپنے اجسام کیساتھ۔ یا اللہ ہمکو نصیب فرما اپنی لقا دنیا میں اور آخرت میں ہم کو لذت بخش اپنے قرب اور اپنے دیدار کی ہمکو بنا ان لوگوں میں جو تیرے ماسوا کو چھوڑ کر تجھ سے راضی ہوتے ہیں اور ہمکو عطا فرما دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اَلْمَجْلِسُ الرَّابِعُ

قَالَ بُكْرَةَ الْاَحَدِ بِالرِّبَاطِ عَاشِرَ شَوَّالٍ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: مَنْ فُتِحَ لَهٗ بَابٌ مِّنَ الْخَيْرِ فَلْيَنْتَهِزْهُ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَتٰى يُغْلَقُ عَنْهُ **يَا قَوْمُ** اِنْتَهِزُوْا وَاغْتَنِمُوْا بَابَ الْحَيَاةِ مَا دَامَ مَفْتُوْحًا عَنْ قَرِيْبٍ يُّغْلَقُ عَنْكُمْ اِغْتَنِمُوا افْعَالَ الْخَيْرِ مَا دُمْتُمْ قَادِرِيْنَ عَلَيْهَا اِغْتَنِمُوْا بَابَ التَّوْبَةِ وَادْخُلُوْا فِيْهِ مَا دَامَ مَفْتُوْحًا لَّكُمْ بَابَ مُزَاحَمَةِ اِخْوَانِكُمُ الصَّالِحِيْنَ فَهُوَ مَفْتُوْحٌ لَّكُمْ **يَا قَوْمُ** اِبْنُوْا مَا نَقَضْتُمْ اِغْسِلُوْا مَا نَجَّسْتُمْ اَصْلِحُوْا مَا اَفْسَدْتُمْ صَفُّوْا مَا كَدَّرْتُمْ رُدُّوْا مَا اَخَذْتُمْ اِرْجِعُوْا اِلٰى مَوْلَاكُمْ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ اِبَاقِكُمْ وَهَرَبِكُمْ **يَا غُلَامُ** مَا هٰهُنَا اِلَّا الْخَالِقُ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنْ كُنْتَ مَعَ الْخَالِقِ فَاَنْتَ عَبْدُهٗ وَاِنْ كُنْتَ مَعَ الْخَلْقِ فَاَنْتَ عَبْدُهُمْ لَا كَلَامَ لَكَ حَتّٰى تَقْطَعَ الْفَيَافِيَ وَالْقِفَارَ مِنْ حَيْثُ قَلْبِكَ وَتُفَارِقَ الْكُلَّ مِنْ حَيْثُ سِرِّكَ اَمَا تَعْلَمُ اَنَّ طَالِبَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مُفَارِقُ الْكُلِّ قَدْ تَيَقَّنَ اَنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِّنَ الْمَخْلُوْقَاتِ حِجَابٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ اَيِّ شَيْءٍ وَّقَفَ تَحَجَّبَ بِهٖ **يَا غُلَامُ** لَا تَكْسَلْ فَاِنَّ الْكَسْلَانَ يَكُوْنُ اَبَدًا مَّحْرُوْمًا وَالنَّدَامَةُ فِيْ رِبْقَتِهٖ جَوِّدْ اَعْمَالَكَ وَقَدْ جَاءَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ بِالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

میں بھی بھلائی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

چوتھی مجلس

(وقت صبح۔ یوم یکشنبہ۔ ۱۰ شوال ۵۴۵ھ خانقاہ شریف)

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جس کے لئے خیر کا کوئی دروازہ کھولا جائے تو اُسے چاہیئے کہ اسکو غنیمت سمجھے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کب بند کر دیا جائیگا صاحبو خوش ہو اور غنیمت سمجھو زندگی کے دروازہ کو جبتک کہ وہ کُھلا ہوا ہے وہ عنقریب بند کر دیا جائیگا غنیمت سمجھو نیکوکاریوں کو جبتک کہ تم انکے کرنے پر قادر ہو غنیمت سمجھو توبہ کے دروازہ کو اور اسمیں داخل ہو جاؤ جبتک کہ وہ تمہارے لئے کھلا ہوا ہے غنیمت سمجھو دُعا کے دروازے کو کہ وہ تمہارے لئے کھلا ہوا ہے غنیمت سمجھو اپنے دیندار بھائیوں کی روک ٹوک کے دروازے کو کہ وہ تمہارے لئے کُھلا ہوا ہے اور نہ پھر کوئی بھی تم کو بداعمالیوں سے روکنے یا نصیحت کرنیوالا نہیں) بوگو بنا لو جو کچھ توڑ چکے ہو، دھو لو جس کو نجس کر چکے ہو، سنوار لو جس کو بگاڑ چکے ہو صاف کر لو جس کو مکدر کر چکے ہو اور لوٹا دو جو کچھ لے چکے ہو اپنے فرار اور بھاگنے سے تائب ہو کر لوٹ آؤ اپنے مولی عزوجل کی طرف اے صاحبزادہ یہاں کوئی نہیں بجز خالق عزوجل کے پس اگر تو خالق کیساتھ ہے تب تو تو اسکا بندہ ہے اور اگر تو مخلوق کیساتھ ہے تب تو انکا بندہ ہے تجھے واعظ بننا زیبا نہیں جبتک کہ اپنے قلب کی حیثیت سے بیابان اور جنگل و میدان قطع نہ کرے اور اپنے باطن کے اعتبار سے سب کو چھوڑ نہ دے کیا تو نہیں جانتا کہ حق تعالیٰ کا طالب سب سے مفارقت اختیار کرتا ہے یہ بات یقینی ہے کہ مخلوقات میں سے ہر چیز بندہ اور اس کے خدا کے درمیان پردہ ہے لیکن جس شے پر بھی ٹھہریگا وہ حجاب بنکر اسکو چھپالے گی صاحبزادہ کاہل مت بن۔ کیونکہ کاہل ہمیشہ

كَانَ اَبُوْ مُحَمَّدِنِ الْعَجَمِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا جَيِّدِيْنَ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ جِيَادًا فَلَا يُطَاوِعُهٗ لِسَانُهٗ ؞ مَنْ ذَاقَ فَقَدْ عَرَفَ ؞ حُسْنُ الْعِشْرَةِ مَعَ الْخَلْقِ وَالْمُوَافَقَةِ لَهُمْ ؞ مَعَ حُدُوْدِ الشَّرْعِ وَرِضَاهُ حَسَنٌ مُبَارَكٌ ؞ وَاَمَّا اِذَا كَانَ ذٰلِكَ مَعَ خَرْقِ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِهٖ وَعَدَمِ رِضَاهُ ؞ فَلَا وَلَا كَرَامَةَ لَهُمْ ؞ لِقَبُوْلِ الطَّاعَاتِ وَرَدِّهَا عَلَامَاتٌ عِنْدَ اَهْلِ الصَّفَاءِ وَالْاِجْتِبَاءِ **يَا غُلَامُ** اُنْصِبْ شَبَكَةَ الدُّعَاءِ وَارْجِعْ اِلَى الرِّضَا ؞ لَا تَدَّعِ بِلِسَانِكَ ؞ وَقَلْبُكَ مُعْتَرِضٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا فَعَلَ فِي الدُّنْيَا مِنْ خَيْرٍ وَّشَرٍّ ؞ فَالنَّدَامَةُ هُنَاكَ لَا يَنْفَعُ ؞ وَالتَّذَكُّرُ ثَمَّ لَا يَنْفَعُ ؞ اَلشَّانُ فِيْ تَذَكُّرِ الْيَوْمِ قَبْلَ الْمَوْتِ ؞ ذِكْرُ الْحَرْثِ وَالْبَذْرِ وَقْتَ حَصَادِ النَّاسِ لَا يَنْفَعُ ؞ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ فَمَنْ زَرَعَ خَيْرًا حَصَدَ غِبْطَةً ؞ وَمَنْ زَرَعَ شَرًّا حَصَدَ نَدَامَةً ؞ اِذَا جَاءَكَ الْمَوْتُ انْتَبَهْتَ وَقْتَ لَا يَنْفَعُكَ الْاِنْتِبَاهُ **اَللّٰهُمَّ** نَبِّهْنَا مِنْ نَوْمِ الْغَافِلِيْنَ عَنْكَ ؞ الْجَاهِلِيْنَ بِكَ اٰمِيْنَ **يَا غُلَامُ** صُحْبَتُكَ لِلْاَشْرَارِ تُوْقِعُكَ فِيْ سُوْءِ الظَّنِّ بِالْاَخْيَارِ ؞ اِمْشِ تَحْتَ ظِلِّ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ؞ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَفْلَحْتَ **يَا قَوْمُ** اسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَقَّ الْحَيَاءِ ؞ لَا تَغْفُلُوْا

محروم رہتا ہے اور پشیانی کی رسّی اسکی گردن میں ہوتی ہے اپنے اعمال کو عمدہ بنا کہ حق تعالیٰ تجھ پر دُنیا و آخرت کی سخاوت فرمائیگا۔ ابو محمد عجمی رحمۃ اللہ کہا کرتے تھے کہ اے میرے اللہ ہمکو اچھے اعمال والا بنا دے اگرچہ عجمی ہونیکے سبب یہ لفظ انکی زبان سے اچھی طرح ادا نہ ہوتا تھا مگر مطلب یہی تھا کہ جس کو صاحب ذوق پہچانتا ہے مخلوق کیساتھ خوبی سے میل جول رکھنا اور انکی موافقت کرنا اچھی بات اور مبارک ہے۔ بشرطیکہ شریعت کی حدود اور اسکی رضا کے ساتھ ہو لیکن اگر اسکی حدود میں سے کسی حد سے تجاوز یا شریعت کی ناراضی لازم آئے تو اچھی نہیں اور نہ ایسوں کی کوئی عزت ہے۔ طاعتوں کے مقبول اور مردود ہونے کی علامتیں ہیں جنکو صفائی اور بزرگی والے پہچان لیتے ہیں **صاحبزادہ** دُعا کا جال کھڑا کر اور رضا کی طرف لوٹ (یعنی دُعا مانگ مگر ملنے اور نہ ملنے پر بہر حال راضی رہو) زبان سے ایسی حالت میں دعا مت کر کہ تیرا قلب اعتراض کر رہا ہو قیامت کے دن انسان یاد کریگا جو کچھ بھلائی بُرائی دنیا میں کر چکا تھا پس وہاں پشیانی نفع نہ دیگی اور وہاں یاد کرنا مفید نہ ہوگا موت سے پہلے آج یاد کرنیمیں بیشک شان ہے۔ لوگوں کے کھیتی کاٹتے وقت بیج اور بونے جوتنے کا تذکرہ سود مند نہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپنے فرمایا کہ دُنیا آخرت کی کھیتی ہے پس جو شخص بھلائی بوئیگا وہ غبطہ کاٹے گا (کہ لوگ اسکی عمدہ حالت پر رشک کرینگے) اور جو بدی بوئیگا وہ ندامت کاٹے گا (کہ بدی کا ثمرہ پشیانی ہے) جب موت تیرے سامنے آ کھڑی ہوگی تب تو بیدار ہوگا ایسے وقت کہ بیدار ہونا تجھ کو فائدہ نہ دیگا یا اللہ ہمکو ان لوگوں کی نیند سے بیدار کر جو تجھ سے غافل اور تیری ذات و صفات سے جاہل ہیں۔ آمین **صاحبزادہ** تیرا بدکاروں کے ساتھ رہنا تجھ کو نیکوکاروں سے بدگمانی کے اندر ڈال دیگا۔ چل اللہ عزوجل کی کتاب اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے سایہ کے

زمانكم بضيعه قد اشتغلتم بجمع ما لا تأكلون وتأملون ما لا تدركون وتبنون ما لا تسكنون كل هذا يحجبكم عن مقام ربكم عز وجل يخيم ذكر الله عز وجل في قلوب العارفين ويحيط بها وينسيها ذكر كل مذكور فإذا تم هذا فالجنة هي المأوى الجنة المنقودة والجنة الموعودة المنقودة في الدنيا هي الرضا بالقضاء وقرب القلب من الله عز وجل ومناجاته له ورفع الحجاب بينه وبينه فيصير صاحب هذا القلب في خلوته مع الحق عز وجل في جميع أحواله من غير تكييف ولا تشبيه ليس كمثله شيء وهو السميع البصير والموعودة هي التي وعدها الله عز وجل للمؤمنين والنظر إلى وجهه الكريم من غير حجاب ولا شك الخير كله عند الله والشر عند غيره الخير في الإقبال عليه والشر في الإدبار عنه كل عمل تريد عنه عوضا فهو لك وكل عمل تريده لله عز وجل فهو له إذا عملت وطلبت العوض كان جزاؤك مخلوق وإذا عملت لوجه الله تعالى كان جزاؤك قربك منه والنظر إليه ثم لا تطلب العوض على أعمالك في الجملة أيش الدنيا وأيش الآخرة وما سوى الله تعالى بالإضافة إليه

نیچے یقیناً فلاح پائیگا۔ صاحبو شرماؤ حق تعالیٰ سے جیساکہ شرمانا چاہئے غفلت میں نہ پڑے رہو تمہارا وقت بیکار جا رہا ہے تم مشغول ہو ایسی چیز کے جمع کرنے میں جس کو کھا نہ سکوگے آرزو رکھتے ہو ایسی چیزوں کی جن کو پا نہ سکوگے اور تعمیر کرتے ہو ایسے مکانات جنمیں رہ نہ سکوگے۔ یہ ساری چیزیں تم کو تمہارے رب کے مقام سے محجوب کرتی ہیں اللہ عزوجل کی یاد اہلِ عرفان کے دلوں میں خیمہ لگاتی اور ان کو گھیر لیتی اور ہر مذکور کی یاد ان کو بھلا دیتی ہے پس جب یہ حالت کامل ہو جاتی ہے تو اب جنت ٹھکانہ ہے ایک جنت نقدا نقد اور دوسری جنت وہ جسکا وعدہ ہے۔ نقد انقد جو دنیا میں ملتی ہے وہ تو رضا بر قضا اور قلب کا اللہ تعالیٰ سے قرب اور اسکے ساتھ راز و نیاز اور اس کے اور خدا کے درمیان سے پردہ کا اُٹھ جانا ہے کہ ایسے قلب والا شخص اپنی خلوت میں ہر حالت کے اندر حق تعالیٰ کے ساتھ ہے بلا کیفیت اور بلا تشبیہ کے کہ اس کی مثل کوئی شے نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے پس اس معیت کی کوئی کیفیت کیا بیان کرے۔ اور جنت موعودہ وہ جسکا حق تعالیٰ نے اپنے بندوں سے وعدہ فرمایا اور حق تعالیٰ کریم کا دیدار بلا حجاب کوئی شبہ نہیں کہ خیر و خوبی ہر قسم کی اللہ کی طرف سے ہے اور بُرائی و شر دوسروں کی طرف سے۔ اسکی طرف متوجہ ہونے میں خیر ہے اور اس سے روگردانی میں شر۔ ہر عمل جسکا تو معاوضہ چاہے پس وہ تیرا ہے اور ہر عمل جس سے مطلوب اللہ تعالیٰ کی ذات ہو وہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ جب تو عمل کریگا اور طالب ہوگا معاوضہ کا تو اسکی جزا بھی مخلوق ہی ہوگی (خواہ جنت ہو یا حوریں) اور جب عمل کریگا خاص ذاتِ حق کے لئے تو اس کی جزا اسکا قرب اور اسکا دیدار ہے پس مناسب ہے کہ اپنے اعمال پر معاوضہ کا خواہاں مت ہو۔ کیا ہستی ہے دُنیا کی کیا ہستی ہے آخرت کی اور ماسوی اللہ کی اسکے مقابلہ میں

اُطْلُبِ الْجَارَ قَبْلَ الدَّارِ، هُوَ الْكَائِنُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ، وَالْمُكَوِّنُ لِكُلِّ شَيْءٍ وَالْكَائِنُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ، عَلَيْكَ بِذِكْرِ الْمَوْتِ، وَالصَّبْرِ عَلَى الْآفَاتِ، وَالتَّوَكُّلِ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَمِيْعِ الْحَالَاتِ، إِذَا تَمَّتْ لَكَ هٰذِهِ الثَّلَاثُ خِصَالٍ جَاءَكَ الْمُلْكُ، بِذِكْرِ الْمَوْتِ يَصِحُّ زُهْدُكَ، وَبِالصَّبْرِ تَظْفَرُ بِمَا تُرِيْدُ مِنْ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ، وَبِالتَّوَكُّلِ تَخْرُجُ الْأَشْيَاءُ مِنْ قَلْبِكَ، وَتَتَعَلَّقُ بِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ، تَتَنَحّٰى عَنْكَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ وَمَا سِوَى الْمَوْلٰى، تَأْتِيْكَ الرَّاحَةُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَالْكَلَاءَةُ وَالْحِمَايَةُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ، يَحْفَظُكَ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جِهَاتِكَ السِّتِّ، لَا يَبْقٰى لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ عَلَيْكَ سَبِيْلٌ، يُسَدُّ عَنْكَ الْجِهَاتُ وَيُغْلَقُ عَنْكَ الْأَبْوَابُ، تَصِيْرُ مِنْ جُمْلَةِ الَّذِيْنَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَقِّهِمْ: إِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ، كَيْفَ يَكُوْنُ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الْمُوَحِّدِيْنَ الْمُخْلِصِيْنَ الَّذِيْنَ لَا يَرَوْنَ الْخَلْقَ فِي أَعْمَالِهِمْ، النُّطْقُ فِي النِّهَايَةِ يَكُوْنُ لَا فِي الْبِدَايَةِ، الْبِدَايَةُ كُلُّهَا خَرَسٌ، وَالنِّهَايَةُ كُلُّهَا نُطْقٌ، الْمُخْلِصُ مُلْكُهُ فِي قَلْبِهِ، سُلْطَانُهُ فِي سِرِّهِ، لَا اعْتِبَارَ بِالظَّاهِرِ، النَّادِرُ مِنْهُمْ مَنْ يَجْمَعُ بَيْنَ مُلْكِ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ، كُنْ أَبَدًا مُخْفِيًا بِحَالِكَ، لَا تَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى تَكْمُلَ وَيَصِلَ قَلْبُكَ إِلٰى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِذَا كَمُلْتَ وَبَلَغْتَ لَا تُبَالِيْ حِيْنَئِذٍ، كَيْفَ تُبَالِيْ وَقَدْ تَحَقَّقَتْ

طالب بن منعم کا اور مت طلب کر نعمت کو طلب کر پڑوسی کو گھر سے پہلے (کہ اصل راحت پڑوس کے عمدہ ہونیسے ہے نہ کہ گھر سے۔ اسی طرح اصل راحت دیدار حق میں ہے نہ کہ جنت میں) وہی تھا پہلے ہر چیز کے وہی موجود کرنے والا ہے ہر شے کا اور وہی ہوگا ہر چیز کے بعد۔ موت کا یاد کرنا، مصیبتوں پر صبر کرنا اور تمام حالتوں میں حق تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا لازم سمجھ۔ جب یہ تینوں خصلتیں تیرے لئے کامل ہو جائیں گی تب تیرے پاس بادشاہت آئیگی کہ موت کے یاد رکھنے سے تیرا زہد صحیح ہو جائیگا اور صبر کے سبب جو کچھ تو اپنے رب سے چاہیگا اسمیں بامراد ہو جائیگا اور توکل سے ساری چیزیں تیرے قلب سے باہر نکل جائیں گی تیرا تعلق تیرے رب عزوجل سے ہو جائیگا تو دنیا و آخرت اور ماسوی اللہ سے دور ہو جائیگا۔ تیرے پاس ہر طرف سے راحت آئیگی اور ہر جانب سے حفاظت و نگہبانی۔ تیرا آقا عزوجل تیری شش جہات سے حفاظت فرمائیگا۔ مخلوق میں کسی کو تجھ پر (حملہ کرنیکا) راستہ باقی نہ رہیگا۔ ساری جہتیں تیری طرف سے مسدود اور دروازے تیری طرف سے بند کر دئیے جائینگے۔ اور تو منجملہ ان لوگوں کے بنجائیگا جن کے حق میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ (اے شیطان) میرے وہ بندے بھی ہیں جن پر تجھے کسی قسم کی دسترس نہیں اسکو دسترس کس طرح سے ہوسکتی ہے موحدین مخلصین پر جو اپنے اعمال میں مخلوق کا دکھاوا جانتے ہی نہیں گویائی تو انتہا میں ہوتی ہے نہ کہ ابتدا میں۔ ابتدا تو سارا گونگا پن ہے اور انتہا سارا گویائی ہے مخلص کی بادشاہت اسکے قلب میں ہے اور سلطنت اسکے باطن میں۔ ظاہری حکومت کا اعتبار نہیں اور شاذ و نادر مخلص ایسے بھی ہوتے ہیں جو ظاہری و باطنی بادشاہت کے جامع بنتے ہیں ہمیشہ پوشیدہ حال بنا رہ یہانتک کہ تو کامل بنجائے اور تیرا قلب تیرے رب عزوجل تک پہنچ جائے پس جب تو کمال پر پہنچ لیا تو اب (اظہار حال کی)

حَالُكَ وَاَقَمْتَ فِيْ مَقَامِكَ ؞ وَاحْدَقَ حُرَّاسُكَ
وَصَارَ الْخَلْقُ عِنْدَكَ كَالسَّوَارِيْ وَالْاَشْجَارِ ؞
وَاسْتَوٰى عِنْدَكَ حَمْدُهُمْ وَذَمُّهُمْ وَاِقْبَالُهُمْ وَ
اِدْبَارُهُمْ تَصِيْرُ بَانِيَهُمْ وَنَاقِضَهُمْ ؞ تَتَصَرَّفُ
فِيْهِمْ بِاِذْنِ خَالِقِهِمْ ؞ يُعْطِيْكَ الْحَلَّ وَالرَّبْطَ
وَيَرِدُ التَّوْقِيْعُ اِلٰى يَدِ قَلْبِكَ ؞ وَالْعَلَامَةُ اِلٰى
يَدِ سِرِّكَ ؞ لَا كَلَامَ حَتّٰى يَصِحَّ هٰذَا ؞ وَاِلَّا فَكُنْ
عَاقِلًا لَا تَتَهَوَّسْ ؞ اَنْتَ اَعْمٰى ؞ اُطْلُبْ مَنْ
يَقُوْدُكَ ؞ اَنْتَ جَاهِلٌ ؞ اُطْلُبْ مَنْ يُعَلِّمُكَ
فَاِذَا وَقَعْتَ بِهٖ فَتَمَسَّكْ بِهٖ ؞ وَاقْبَلْ قَوْلَهٗ ؞
وَرَاْيَهٗ ؞ وَاسْتَدِلَّ بِهٖ عَلَى الْجَادَّةِ ؞ فَاِذَا
وَصَلْتَ اِلَيْهَا فَاقْعُدْ هُنَاكَ حَتّٰى تَحَقَّقَ
مَعْرِفَتُكَ لَهَا ؞ فَحِيْنَئِذٍ يَاْوِيْ اِلَيْكَ كُلُّ
ضَالٍّ ؞ وَتَصِيْرُ طَبَقًا لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ
مِنْ جُمْلَةِ الْفُتُوَّةِ حِفْظُ سِرِّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ
وَالتَّخَلُّقُ مَعَ النَّاسِ بِخُلُقٍ حَسَنٍ ؞ اَيْنَ اَنْتَ
مِنْ طَلَبِ الْحَقِّ وَالرِّضَا بِهٖ عَمَّا سِوَاهُ ؞ اَمَا
سَمِعْتَ قَوْلَهٗ عَزَّوَجَلَّ مِنْكُمْ مَنْ يُّرِيْدُ
الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۝ وَقَالَ
فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۝ اِنْ سَعِدَ
بَخْتُكَ جَاءَتْكَ يَدُ الْغَيْرَةِ ؞ خَلَصَتْكَ مِنْ
يَدِ كُلِّ مَنْ سِوَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَ
اَخَذَتْ اِلٰى بَابِ قُرْبِ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ ؞ فَهُنَالِكَ
الْوَلَايَةُ ؞

پرواہ نہیں ہے، اب کیوں پرواہ ہو اور حال یہ ہے کہ تیرا حال محقق بن چکا اور تو اپنے مقام پر قائم و صاحب تمکین ہو گیا۔ تیرے محافظ سپاہی تجھ کو گھیرے ہوئے ہیں مخلوق تیرے نزدیک ستون اور درختوں جیسی (بے اختیار) بن گئی اور تیرے نزدیک انکی مدح اور مذمت اور توجہ اور روگردانی برابر ہوگئی۔ اب تو انکا بنانیوالا اور توڑنے والا ہے کہ انہیں اپنے خالق کے اذن سے تصرف کرتا ہے عزل و نصب کا اختیار وہ تجھ کو عطا فرماتا اور تیرے قلب کے ہاتھ میں حکمنامہ حوالہ کر دیتا اور تیرے باطن کے ہاتھ میں شناخت بخشتا ہے۔ جبتک یہ حالت صحیح نہ ہو جائے وعظ کا موقع نہیں۔ صاحب عقل بن ہوس مت کر تو اندھا ہے اسکا طلبگار رہو جو تیرا ہاتھ پکڑے۔ تو جاہل ہے پس ڈھونڈھ اس کو جو تجھے عالم بنائے اور جب وہ ہاتھ آجائے تو اسکا دامن پکڑ لے اس کے قول اور رائے کو قبول کر اور اسکی رہبری سے راستہ پر قدم رکھ پھر جب راستہ تک پہنچ جائے تو وہاں بیٹھا رہ یہانتک کہ اسکی معرفت تیرے لئے متحقق ہو جائے (اور استقامت کی بدولت راہِ حق کی شناخت پوری ہو جائے) پس اسوقت ہر بھولا بھٹکا تیری پناہ میں آئیگا اور تو فقراء و مساکین کا طباق بن جائیگا (کہ حاجتمند مخلوق تجھ سے رہنمائی اور تربیت کا نفع اٹھائیگی جوانمردی ہے حق تعالیٰ کے راز کی حفاظت کرنا اور لوگوں سے خوش خلقی کا خوگر ہونا (اے مخاطب) ماسوی اللہ کو چھوڑ کر حق تعالیٰ سے راضی ہونے اور طالب حق بننے سے تو کتنی دور جا پڑا؟ کیا تو نے ارشاد خداوندی نہیں سنا کہ بعض تم میں وہ ہیں جو دنیا چاہتے ہیں اور بعض تم میں وہ ہیں جو آخرت چاہتے ہیں اور دوسری جگہ مخلصین کی شان اس طرح بیان فرمائی کہ وہ چاہتے ہیں اللہ کی ذات کو اس سے معلوم ہوا کہ طالب تین قسم کے ہیں جنمیں سب سے افضل وہی ہیں جو طالب ذات حق ہیں اگر تیرا نصیبہ اچھا ہے تو عزت کا ہاتھ تجھ تک پہنچے گا جو تجھ کو جملہ ماسوی اللہ کے ہاتھ سے چھڑالیگا اور قرب حق کے دروازہ

لِلّٰهِ الْحَقِّ ❖ إِذَا تَمَّ لَكَ هٰذَا جَاءَتْ إِلَيْكَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَادِمَتَيْنِ ❖ مِنْ غَيْرِ ضَرَرٍ مِنْ غَيْرِ تَعَبٍ ❖ اُطْرُقْ بَابَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَاثْبُتْ عَلٰى بَابِهٖ ❖ فَإِنَّكَ إِذَا ثَبَتَّ هُنَاكَ ❖ بَانَتْ لَكَ الْخَوَاطِرُ ❖ فَتَعْرِفُ خَاطِرَ النَّفْسِ وَخَاطِرَ الْهَوٰى، وَخَاطِرَ الْقَلْبِ، وَخَاطِرَ اِبْلِيْسَ، وَخَاطِرَ الْمَلَكِ يُقَالُ لَكَ هٰذَا خَاطِرٌ حَقٌّ ❖ وَهٰذَا خَاطِرٌ بَاطِلٌ ❖ تَعْلَمُ كُلَّ وَاحِدٍ بِعَلَامَةٍ تَعْرِفُهَا ❖ إِذَا وَصَلْتَ إِلٰى هٰذَا الْمَقَامِ ❖ أَتَاكَ خَاطِرٌ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ❖ يُؤَدِّبُكَ وَيُثَبِّتُكَ وَيُقِيْمُكَ وَيُقْعِدُكَ وَيُحَرِّكُكَ وَيُسَكِّنُكَ وَيَأْمُرُكَ وَيَنْهَاكَ **يَا قَوْمُ** لَا تَطْلُبُوا الزِّيَادَةَ وَلَا النُّقْصَانَ ❖ وَلَا التَّقَدُّمَ وَلَا التَّأَخُّرَ ❖ فَإِنَّ الْقَدَرَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ عَلٰى حِدَةٍ مَا مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ لَّهُ كِتَابٌ وَتَأْدِيَةٌ تَخُصُّهُ ❖ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْخَلْقِ وَالرِّزْقِ وَالْاَجَلِ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ قَدْ فَرَغَ اللهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَضَاؤُهُ سَابِقٌ ❖ وَلٰكِنْ جَاءَ الْحُكْمُ وَسَتَرَ عَلَيْهِ الْاَمْرُ وَالنَّهْيُ وَالْاِلْزَامُ ❖ فَلَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَحْتَجَّ عَلَى الْحُكْمِ بِمَا سَبَقَ بَلْ يَقُوْلُ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ **يَا قَوْمُ** اعْمَلُوْا بِهٰذَا الظَّاهِرِ ❖ بِهٰذَا السَّوَادِ عَلَى الْبَيَاضِ ❖

تک لے آئیگا پس وہاں ولایت اللہ سچے ہی کی ہے۔ جب تیری یہ حالت کامل ہو جائے گی تو دنیا اور آخرت دونوں خادم بن کر بلا مضرت و بلا مشقت تیری طرف آئیں گی۔ حق تعالیٰ کے دروازہ پر دستک دے اور اسی کے دروازہ پر جا رہ۔ جب تو وہاں پڑا رہے گا تو خواطر کی اصلیت تجھ پر واضح ہو جائیگی۔ پس تو پہچان لیگا خاطر نفس کو، خاطر ہوا کو، خاطر قلب کو خاطر ابلیس کو اور خاطر فرشتہ کو تجھ سے کہا جائیگا کہ یہ خاطر حق ہے اور یہ خاطر باطل۔ ہر ایک تجھ کو اس علامت سے معلوم ہو جائیگا جس کو تو پہچانتا ہوگا۔ جب تو اس مرتبہ پر پہنچ جائیگا تو حق تعالےٰ کی طرف سے خاطر (جس کو الہام کہنا چاہیئے) تیرے پاس آئے گی جو تجھ کو ادب سکھائے گی تجھ کو ثابت قدم بنائے گی وہی تجھ کو کھڑا کریگی وہی تجھ کو بٹھائے گی وہی حرکت دیگی وہی سکون دیگی وہی حکم دیگی اور وہی منع کریگی صاحبو نہ زیادتی کے طالب ہو نہ کمی کے نہ آگے بڑھنے کے اور نہ پیچھے ہٹنے کے کیونکہ تقدیر تم میں سے ہر شخص کو جُداجُدا محیط ہو چکی ہے تم میں کوئی ایسا نہیں جس کے لئے خاص لکھت اور مخصوص تحریر نہ ہو۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارا رب فراغت پا چکا پیدائش اور رزق اور مدت زندگی سے خشک ہو چکا قلم اس سے جو ہونے والا ہے۔ فارغ ہوا حق تعالیٰ ہر شے (کی لکھت) سے اس کی تقدیر کی لکھت سابق ہے لیکن بعد میں امر و نہی اور الزام نے ان کو پردہ اڑھا دیا ہے (کسی کو خبر نہیں کہ اسکی تقدیر میں اطاعت لکھی ہے یا معصیت) پس کسی کو جائز نہیں کہ حکم پر حجت پکڑے پہلی لکھت سے (اور یوں کہے کہ جب میں نے اسی کے موافق کیا جو میری تقدیر میں میری پیدائش سے پہلے ہی لکھدیا گیا تھا تو پھر سزا کیوں دیجاتی ہے) بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ حق تعالےٰ سے اسکی باز پرس نہیں ہو سکتی جو وہ کرے اور لوگوں سے پوچھ

حَتّٰی یَحْمِلَکُمْ عَلَی الْعَمَلِ بِبَاطِنِ هٰذَا الْاَمْرِ ۚ اِذَا عَمِلْتَ بِهٰذَا الظَّاهِرِ ۞ اَدَّاكَ اِلٰی فَهْمِ الْبَاطِنِ ۞ اَوَّلُ مَا یَفْهَمُ سِرُّكَ ۞ ثُمَّ یُمْلِیْ قَلْبَكَ عَلٰی نَفْسِكَ ۞ وَتُمْلِیْ نَفْسُكَ عَلٰی لِسَانِكَ ۞ وَیُمْلِیْ لِسَانُكَ عَلَی الْخَلْقِ یَتَعَدّٰی ذٰلِكَ اِلَیْهِمْ ۞ لِمَصَالِحِهِمْ وَمَنَافِعِهِمْ یَا طُوْبٰی لَكَ اِنْ وَافَقْتَ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ وَاَحْبَبْتَهٗ ۞ وَیْحَكَ قَدِ ادَّعَیْتَ مَحَبَّةَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ۞ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ لَهَا شَرَائِطَ مِنْ شَرَائِطِ مَحَبَّتِهٖ مُوَافَقَتُهٗ فِیْكَ وَفِیْ غَیْرِكَ وَمِنْ شَرَائِطِهَا اَنْ لَّا تَسْكُنَ اِلٰی غَیْرِهٖ وَاَنْ تَسْتَاْنِسَ بِهٖ ۞ وَلَا تَسْتَوْحِشَ مَعَهٗ ۞ اِذَا سَكَنَ حُبُّ اللّٰهِ قَلْبَ عَبْدٍ اَنِسَ بِهٖ ۞ وَاَبْغَضَ كُلَّ مَا یَشْغَلُ عَنْهُ ۞ تُبْ مِنْ دَعْوَاكَ الْكَاذِبَةِ ۞ هٰذَا شَیْءٌ لَا یَجِیْءُ بِالتَّخَلِّیْ وَالتَّمَنِّیْ وَالْكِذْبِ وَالنِّفَاقِ وَالتَّصَنُّعِ ۞ تُبْ وَاثْبُتْ عَلٰی تَوْبَتِكَ ۞ فَلَیْسَ الشَّاْنُ فِیْ تَوْبَتِكَ ۞ اَلشَّاْنُ فِیْ ثُبُوْتِكَ عَلَیْهَا ۞ لَیْسَ الشَّاْنُ فِیْ غَرْسِكَ ۞ اَلشَّاْنُ فِیْ ثُبُوْتِهٖ وَتَغْصِیْنِهٖ وَثَمَرَتِهٖ ۞ وَقَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞ اِلْزَمُوْا مُوَافَقَةَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فِی الْبَاْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْفَقْرِ وَالْغِنٰی ۞ وَالشِّدَّةِ وَالرَّخَاءِ فِی السَّقَمِ وَالْعَافِیَةِ ۞ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ فِی الْعَطَاءِ وَالْمَنْعِ ۞ مَا اَرٰی لَكُمْ دَوَاءً اِلَّا التَّسْلِیْمُ اِلَی الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۞ اِذَا قَضٰی عَلَیْكُمْ بِشَیْءٍ لَا تَسْتَوْحِشُوْا مِنْهُ وَلَا

ہوتی ہے صاجو عمل کرتے رہو اس ظاہر پر اس سیاہی پر جو سفیدی کے اوپر ہے یعنی کتاب و سنت پر یہانتک کہ یہ ظاہر پر عمل کرنا تم کو اس کے باطن پر عمل کرنے پر آمادہ کرے۔ جب تو اس ظاہر پر عمل کریگا تو یہ باطن کے سمجھنے کیطرف تجھ کو پہنچا ئیگا۔ پس اول سمجھنے والا تیرا باطن ہوگا اس کے بعد قلب تیرے نفس پر القا کریگا اور نفس زبان پر اور زبان مخلوق کو سنائے گی اور مخلوق تک ان باطنی مضامین کا پہنچا ان کی مصلحتوں اور منفعتوں کے لئے ہوگا مبارک ہو تجھ کو اگر تو نے موافقت کی حق تعالیٰ کی اور اس کو محبوب سمجھا۔ افسوس ہے تجھ پر دعویٰ کرتا ہے اللہ عزوجل کی محبت کا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس کی شرطیں بھی ہیں؟ پس اللہ کی محبت کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی موافقت ہو اپنے نفس کے بارے میں اور دوسروں کے بارے میں اس کی شرائط میں یہ بھی ہے کہ ماسویٰ اللہ سے سکون نہ پائے اور اللہ ہی سے اُنس رکھے اور اسکے ساتھ وحشت میں نہ پڑے۔ جب اللہ کی محبت بندے کے قلب میں ٹھیر جاتی ہے تو وہ اس سے مانوس ہوتا اور ہر اس چیز کو دشمن سمجھنے لگتا ہے جو اس کو اللہ کی طرف سے غافل بنادے۔ اپنے جھوٹے دعوے سے توبہ کر۔ یہ بات ہوس اور آرزو اور جھوٹ اور نفاق اور تصنع سے حاصل نہیں ہوا کرتی۔ توبہ کر اور اپنی توبہ پر قائم رہ کیونکہ شان توبہ کرنے میں نہیں بلکہ توبہ پر قائم رہنے میں ہے۔ شان درخت لگانے میں نہیں ہے۔ شان تو درخت کے جمنے اور شاخوں کے پھوٹنے اور پھل لانے میں ہے۔ لازم پکڑو حق تعالیٰ کی موافقت رنج میں اور تکلیف میں افلاس میں اور تونگری میں سختی میں اور ارزانی میں بیماری میں اور تندرستی میں بھلائی میں اور برائی میں بخشش کے وقت اور ہاتھ روکنے کے وقت۔ میرے نزدیک شان تسلیم کے سوا تمہاری کوئی دوا نہیں جب حق تعالیٰ تمہارے متعلق کوئی حکم فرمائے تو اس سے گھبراؤ مت اور نہ اس کے متعلق ا

تُنَازِعُوْهُ فِيْهِ ۚ وَلَا تَشْكُوْا مِنْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ ۚ فَاِنَّ
ذٰلِكَ مِمَّا يُرِيْدُ كُمْ بَلَاءً بَلْ سُكُوْنًا وَّ سُكُوْتًا وَّ
خُمُوْلًا ۚ اُثْبُتُوْا بَيْنَ يَدَيْهِ ۚ وَانْظُرُوْا مَاذَا يَعْمَلُ
فِيْكُمْ وَبِكُمْ ۚ تَفْرَحُوْا عَلٰى تَغْيِيْرِهٖ وَتَبْدِيْلِهٖ ۚ اِذَا
كُنْتُمْ مَّعَهُ هٰكَذَا لَا جَرَمَ يُغَيِّرُ الْوَحْشَةَ بِالْاُنْسِ ۚ
وَالتَّوْحِيْدُ بِالْفَرْحَةِ بِهٖ ۚ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا فِيْ جَنَابِكَ
وَمَعَكَ ۚ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ

سے نزاع کرو اور نہ اس کی دوسروں سے شکایت کرو کیونکہ اس سے
مصیبت اور بڑھیگی بلکہ سکون وخاموشی وخمول اختیار کرو۔ جمے رہو
اس کے حضور میں اور دیکھتے رہو کہ وہ تمہارے اندر اور تمہاری بابت
کیا عمل فرماتا ہے پس خوش ہو اس کے تغیر وتبدیل پر۔ جب تم
اس کے ساتھ اس طرح رہوگے تو بالضرور وحشت کو اُنس سے
بدل دیا جائیگا اور اقرار توحید کیساتھ توحید پر مسرور رہنا ملا دیا
جائے گا۔ یا اللہ ہمکو رکھ اپنی بارگاہ میں اور اپنے ساتھ اور عطا فرما
ہمکو دنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے

اَلْمَجْلِسُ الْخَامِسُ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الثُّلَاثَا عَشِيَّةً بِالْمَدْرَسَةِ
ثَانِيْ عَشَرَ شَوَّالٍ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ
يَا غُلَامُ اَيْنَ عُبُوْدِيَّةُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۚ هَاتِ
حَقِيْقَةَ الْعُبُوْدِيَّةِ ۚ وَخُذِ الْكِفَايَةَ فِيْ جَمِيْعِ
اُمُوْرِكَ ۚ اَنْتَ عَبْدٌ اٰبِقٌ مِّنْ مَّوْلَاكَ ۚ اِرْجِعْ
اِلَيْهِ ۚ وَذِلَّ لَهٗ ۚ وَتَوَاضَعْ لِاَمْرِهٖ بِالْاِمْتِثَالِ ۚ
وَلِنَهْيِهٖ بِالْاِنْتِهَاءِ ۚ وَلِقَضَائِهٖ بِالصَّبْرِ
وَالْمُوَافَقَةِ ۚ اِذَا تَمَّ لَكَ هٰذَا تَمَّتْ عُبُوْدِيَّتُكَ
لِسَيِّدِكَ ۚ وَجَاءَتْكَ مِنْهُ الْكِفَايَةُ قَالَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۚ اِذَا صَحَّتْ
عُبُوْدِيَّتُكَ لَهٗ اَحَبَّكَ ۚ وَقَوّٰى حُبَّهٗ فِيْ قَلْبِكَ
وَاٰنَسَكَ بِهٖ ۚ وَقَرَّبَكَ مِنْهُ ۚ مِنْ غَيْرِ تَعَبٍ وَّلَا
طَلَبٍ لَّكَ صُحْبَةَ غَيْرِهٖ فَتَكُوْنُ رَاضِيًا عَنْهُ فِيْ
جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ ۚ فَلَوْ ضَيَّقَ عَلَيْكَ الْاَرْضَ بِرَحْبِهَا
وَسَدَّ عَلَيْكَ الْاَبْوَابَ بِسَعَتِهَا ۚ لَمْ تَسْخَطْ عَلَيْهِ ۚ

پانچویں مجلس

(وقت شام۔ یوم سہ شنبہ ۱۲ شوال ۵۴۵ھ مدرسۂ معمورہ)

صاحبزادہ۔ حق تعالیٰ شانہٗ کی غلامی کہاں گئی؟ سچی غلامی کو
اختیار کر۔ اور اپنی تمام ضروریات میں کفایتِ خداوندی حاصل
کر۔ تو اپنے آقا کا بھاگا ہوا غلام ہے۔ لَوٹ اس کی طرف اور
اس کے حضور میں ذلت اختیار کر۔ تواضع اختیار کر اس کے حکم
کی تعمیل کرکے اور ممانعت سے باز رہ کر اور قضا وقدر پر صبر اور
موافقت دکھا کر۔ جب تجھ کو یہ بات پوری طرح حاصل ہوجائیگی
تب تیری غلامی اپنے آقا کے لئے کامل ہوگی اور وہ تیری ضروریات
کا خود متکفل ہوجائے گا۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے کیا اللہ اپنے بندہ کو کافی
نہیں ہے؟ جب تیری غلامی صحیح ہوجائیگی تو وہ تجھ سے محبت
فرمائیگا اور اپنی محبت تیرے قلب میں قوی کردیگا اور تجھ کو اس
سے مانوس بنادیگا اور تجھ کو بلا مشقت اور بغیر اسکے کہ تیرے
اندر صحبت غیر اللہ کی خواہش باقی رہے اپنا مقرب بنالیگا پس
تو اس سے ہر حال میں راضی رہنے لگے گا پھر اگر وہ تیرے اوپر
زمین کو باوجود اتنی وسعت کے تنگ اور دروازوں کو باوجود

وَلَمْ تَقْرَبْ بَابَ غَيْرِهِ ۞ وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْ طَعَامِ
غَيْرِهِ ۞ تَلْتَحِقُ بِمُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ۞ حَيْثُ
قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَقِّهِ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ
مِنْ قَبْلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شَاهِدٌ ۞
فِي كُلِّ شَيْءٍ حَاضِرٌ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَقِيبٌ ۞ وَمِنْ
كُلِّ شَيْءٍ قَرِيبٌ ۞ لَا غُنْيَةَ لَكُمْ عَنْهُ ۞ مَا أَمْرُ الْإِنْكَارِ
بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ وَيْحَكَ تَعْرِفُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ
تَرْجِعُ تُنْكِرُهُ لَا تَرْجِعْ عَنْهُ فَإِنَّكَ تُحْرَمُ الْخَيْرَ
كُلَّهُ ۞ اِصْبِرْ مَعَهُ ۞ وَلَا تَصْبِرْ عَنْهُ ۞ أَمَا عَلِمْتَ
أَنَّ مَنْ صَبَرَ قَدَرَ ۞ وَأَيْشَ هٰذَا الْعَقْلُ ۞ أَيْشَ
هٰذِهِ الْعَجَلَةُ ۞ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ۞ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا
اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ وَفِي الصَّبْرِ آيَاتٌ كَثِيرَةٌ
فِي الْقُرْآنِ تَدُلُّ عَلٰى مَا فِيهِ مِنَ الْخَيْرِ وَالنِّعَمِ
وَحُسْنِ الْجَزَاءِ وَالْعَطَاءِ وَالرَّاحَةِ دُنْيَا وَأُخْرٰى
عَلَيْكُمْ بِهِ وَقَدْ رَأَيْتُمُ الْخَيْرَ عَاجِلًا وَآجِلًا ۞
عَلَيْكُمْ بِزِيَارَةِ الْقُبُورِ وَالْقَصْدِ إِلَى الصَّالِحِينَ
وَفِعْلِ الْخَيْرِ ۞ وَقَدِ اسْتَقَامَ أَمْرُكُمْ ۞ لَا تَكُونُوا
مِنَ الَّذِينَ إِذَا وُعِظُوا لَمْ يَتَّعِظُوا ۞ وَإِذَا سَمِعُوا
لَمْ يَعْمَلُوا ۞ ذَهَابُ دِينِكُمْ بِأَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ ۞
اَلْأَوَّلُ إِنَّكُمْ لَا تَعْمَلُونَ بِمَا تَعْلَمُونَ اَلثَّانِي
إِنَّكُمْ تَعْمَلُونَ بِمَا لَا تَعْلَمُونَ اَلثَّالِثُ أَنَّكُمْ لَا
تَتَعَلَّمُونَ مَا لَا تَعْلَمُونَ فَتَبْقَوْنَ جُهَّالًا اَلرَّابِعُ
إِنَّكُمْ تَمْنَعُونَ النَّاسَ مِنْ تَعَلُّمِ مَا لَا يَعْلَمُونَ
يَا قَوْمِ إِذَا حَضَرْتُمْ مَجَالِسَ الذِّكْرِ تَحْضُرُونَهَا

اتنی فراخی کے بند بھی کردیگا تو نہ تو اس پر غصہ ہوگا نہ غیر کے دروازہ
کو طلب کریگا اور نہ دوسرے کا کھانا کھائیگا۔ تو موسیٰؑ کے ساتھ جا
شامل ہوگا کہ ان کے حق میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے ان
پر حرام کردیا پستانوں کو (کہ ماں کی پستان کے سوا باوجود ناسمجھ
بچہ ہونیکے انہوں نے کسی دایہ کا دودھ پیا ہی نہیں) ہمارا رب عزّو
جل ہر چیز پر گواہ ہے ہر چیز میں حاضر ہے ہر چیز پر نگہبان ہے
اور ہر چیز کے قریب ہے، تم اس سے بے نیاز کسی طرح نہیں ہوسکتے۔
معرفت کے بعد پھر انکار کی وجہ کیا؟ تجھ پر افسوس حالانکہ تو پہچانتا
ہے اللہ عزوجل کو اور لوٹ جاتا اور اسکا انکار کرنے لگتا ہے۔ اس
کے پاس سے واپس مت ہو ورنہ ساری خوبیوں سے محروم رہ جائیگا
اسی کے پاس جا رہ اور اسکو چھوڑکر دوسری جگہ قرار مت پکڑ۔ کیا
تجھے معلوم نہیں کہ جو صبر کرتا ہے وہ قدرت پاتا ہے پھر یہ سمجھ کیسی اور
یہ جلد بازی کیسی؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اے ایمان والو صبر کرو
اور صبر دلاؤ اور جمے رہو اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم فلاح پاؤ" صبر کے
متعلق قرآن شریف میں بہتیری آیتیں ہیں جو بتا رہی ہیں کہ صبر
میں کیا کیا بھلائی نعمتیں اچھا معاوضہ اور عطائیں اور دُنیا و آخرت
کی راحتیں ہیں۔ صبر کو اپنے اوپر لازم کرلو پھر دیکھو دین و دُنیا
کی خوبیاں کتنی ملتی ہیں۔ ضروری سمجھو قبروں کو دیکھنا اور نیکوکار
بندوں کا قصد کرنا اور خیر کے کام تاکہ تمہارا کام ٹھیک ہوجائے
ان لوگوں میں سے مت ہو جن کو نصیحت کیجاتی ہے تو وہ مانتے نہیں
اور جب سنتے ہیں تو عمل نہیں کرتے۔ تمہارے دین کی بربادی چار
چیزوں سے ہے اوّل یہ کہ جو کچھ تم کو علم ہے اس پر عمل نہیں کرتے
دوم یہ کہ جسکا علم نہیں اس پر عمل کرتے ہو۔ سوم یہ کہ جو بات معلوم
نہیں اسکا علم حاصل نہیں کرتے جاہل بنے رہتے ہو۔ چہارم یہ کہ
دوسروں کو روکتے ہو کہ جسکا انکو علم نہیں وہ اسکو سیکھیں صاحبو جب

لِلْفُرْجَةِ لَا لِلْمُدَاوَاةِ ۞ تُعْرِضُوْنَ عَنْ وَعْظِ الْوَاعِظِ
وَتَحْفَظُوْنَ عَلَيْهِ الْخَطَاَ وَالزَّلَلَ ۞ وَتَسْتَهْزِءُوْنَ
وَتَضْحَكُوْنَ وَتَلْعَبُوْنَ ۞ اَنْتُمْ مُخَاطِرُوْنَ بِرُءُوْسِكُمْ
مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تُوْبُوْا مِنْ هٰذَا لَا تَتَشَبَّهُوْا
بِاَعْدَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَانْتَفِعُوْا بِمَا تَسْمَعُوْنَ
يَا غُلَامُ قَدْ تَقَيَّدْتَ بِالْعَادَةِ ۞ وَقَدْ تَقَيَّدْتَ
لِلّٰهِ بِطَلَبِ الْاَقْسَامِ ۞ وَالْوُقُوْفِ مَعَ السَّبَبِ ۞
وَنِسْيَانِ الْمُسَبِّبِ ۞ وَالتَّوَكُّلِ عَلَيْهِ ۞ عَلَيْكَ
بِاسْتِئْنَافِ الْعَمَلِ وَالْاِخْلَاصِ فِيْهِ ۞ قَالَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا
لِيَعْبُدُوْنِ ۞ مَا خَلَقْتُهُمْ لِلْهَوَسِ ۞ مَا خَلَقْتُهُمْ
لِلْعَبَثِ مَا خَلَقْتُهُمْ لِلْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالنَّوْمِ وَ
النِّكَاحِ ۞ تَنَبَّهُوْا يَا غُفَّلُ مِنْ غَفَلَاتِكُمْ ۞
يَخْطُوْا قَلْبُكَ اِلَيْهِ خُطْوَةً ۞ وَيَخْطُوْا حُبُّهُ اِلَيْكَ
خُطُوَاتٍ ۞ هُوَ اِلٰى لِقَاءِ الْمُحِبِّيْنَ اَشْوَقُ مِنْهُمْ
يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۞ اِذَا اَرَادَ عَبْدًا
لِاَمْرٍ هَيَّاَهُ لَهُ ۞ هٰذَا شَيْءٌ يَتَعَلَّقُ بِالْمَعَانِيْ
لَا بِالصُّوَرِ ۞ اِذَا تَمَّ بِعَبْدٍ مَا ذَكَرْتُ ۞ صَحَّ
زُهْدُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا سِوَى الْمَوْلٰى
يَجِيْئُهُ الصِّحَّةُ ۞ يَجِيْئُهُ الْقُرْبُ ۞ يَجِيْئُهُ
الْمُلْكُ ۞ وَالسَّلْطَنَةُ وَالْاِمَارَةُ تَجِيْئُهُ ۞ تَصِيْرُ
ذَرَّتُهُ جَبَلًا ۞ قَطْرَتُهُ بَحْرًا ۞ كَوْكَبُهُ
قَمَرًا ۞ قَمَرُهُ شَمْسًا ۞ قَلِيْلُهُ كَثِيْرًا ۞
مَحْوُهُ وُجُوْدًا ۞ فَنَاءُهُ بَقَاءً ۞ تَحَرُّكُهُ
ثَبَاتًا ۞ تَعْلُوْا شَجَرَتُهُ ۞ وَتَشْمَخُ اِلَى

تم وعظ و ذکر کی مجلسوں میں آتے ہو تو سیر کے لئے آتے ہو معالجہ کے لئے نہیں آتے ۔ واعظ کے وعظ پر اعتراض کرتے ہو اسکی غلطیوں اور لغزشوں کی گرفت کرتے ہو مذاق اڑاتے ہو ہنستے ہو اور کھیلتے ہو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ قمار بازی کرتے ہو کہ حسنِ اتفاق سے نفع ہو گیا نہ ہوا۔ اس سے توبہ کرو اللہ عزوجل کے دشمنوں کی سی صورت مت بناؤ اور جو کچھ سنو اس سے نفع اٹھاؤ صاحبزادہ تو اپنی عادت کا قیدی ہے کہ نماز بھی پڑھتا ہے تو صرف عادت ہو جانے کیوجہ سے اور مقید ہے اللہ سے طرح طرح کی چیزیں مانگنے کا اور خالق اسباب کو بھول کر سبب کے پاس ٹھیر جانے اور اسباب پر بھروسہ کرنیکا۔ از سر نو عمل کر اور اسمیں اخلاص پیدا کر۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے نہیں پیدا کیا جن اور انسان کو مگر اس لئے کہ وہ میری عبادت کریں اُن کو ہوس کے لئے پیدا نہیں کیا، کھیل کود کے لئے پیدا نہیں کیا اور کھانے، پینے سونے اور نکاح کے لئے پیدا نہیں کیا۔ اے غافلو اپنی غفلتوں سے بیدار ہو۔ تیرا قلب اس کی طرف ایک قدم چلتا ہے تو اسکی محبت تیری طرف کئی قدم چلتی ہے وہ اپنے عشاق سے ملنے کا عشاق سے زیادہ مشتاق ہے کہ عطا فرماتا ہے جسکو چاہتا ہے ان گنت جب بندہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو حق تعالیٰ اس کے لئے اسکے سامان جمع فرما دیتا ہے ۔ یہ ایسی بات ہے جسکا تعلق معنی سے ہے صورت سے نہیں۔ جب یہ مضمون جو میں نے ذکر کیا بندہ کے لئے کامل ہو جاتا ہے تو اسکا دنیا و آخرت اور ماسوی اللہ سے زہد صحیح ہو جاتا ہے صحت اُس کے پاس آتی ہے۔ قرب اسکے پاس آتا ہے حکومت و سلطنت اسکے پاس آتی ہے اور سرداری اسکے پاس حاضر ہوتی ہے اس کا ذرہ پہاڑ بنجاتا ہے اسکا قطرہ دریا بن جاتا ہے اسکا ماہتاب آفتاب ہو جاتا ہے اسکا تھوڑا بھی بہت ہو جاتا ہے اسکا عدم بھی وجود ہو جاتا ہے اسکی فنا بقا بنجاتی ہے اور اسکی

اَلْعَرْشِ وَاَصْلُهَا اِلَى الثَّرٰى ؛ وَيُظِلُّ اَغْصَانُهَا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؛ مَا هٰذِهِ الْاَغْصَانُ الْحُكْمُ وَالْعِلْمُ ؛ تَصِيْرُ الدُّنْيَا عِنْدَهٗ كَحَلْقَةِ الْخَاتَمِ لَا دُنْيَا تَمْلِكُهٗ ؛ وَلَا اُخْرٰى تُقَيِّدُهٗ ؛ لَا يَمْلِكُهٗ مَلِكٌ وَلَا مَمْلُوْكٌ ؛ لَا يَحْجُبُهٗ حَاجِبٌ ؛ لَا يَاْخُذُهٗ اَحَدٌ ؛ لَا يُكَدِّرُهٗ كَدَرٌ ؛ فَاِذَا تَمَّ هٰذَا اَصْلَحَ هٰذَا الْعَبْدُ لِلْوُقُوْفِ مَعَ الْخَلْقِ ؛ وَالْاَخْذِ بِاَيْدِيْهِمْ وَتَخْلِيْصِهِمْ مِّنْ بَحْرِ الدُّنْيَا ؛ فَاِنْ اَرَادَ الْحَقُّ بِالْعَبْدِ خَيْرًا ؛ جَعَلَهٗ دَلِيْلَهُمْ وَطَبِيْبَهُمْ وَمُؤَدِّبَهُمْ وَمُدَرِّبَهُمْ ؛ وَتَرْجُمَانَهُمْ وَسَائِحَهُمْ وَمُتَحَتَّمَهُمْ، وَسِرَاجَهُمْ، وَشَمْسَهُمْ ؛ فَاِنْ اَرَادَ مِنْهُ ذٰلِكَ كَانَ ؛ وَاِلَّا حَجَبَهٗ عِنْدَهٗ ؛ وَغَيَّبَهٗ عَنْ غَيْرِهٖ ؛ اٰحَادٌ اَفْرَادٌ مِّنْ هٰذَا الْجِنْسِ يَرُدُّهُمْ اِلَى الْخَلْقِ ؛ مَعَ الْحِفْظِ الْكُلِّيِّ وَالسَّلَامَةِ الْكُلِّيَّةِ ؛ يُوَفِّقُهُمْ لِمَصَالِحِ الْخَلْقِ وَهِدَايَتِهِمْ ؛ اَلزَّاهِدُ فِى الدُّنْيَا يُبْتَلٰى بِالْاٰخِرَةِ وَالزَّاهِدُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يُبْتَلٰى بِرَبِّ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؛ قَدْ غَفَلْتُمْ كَاَنَّكُمْ لَا تَمُوْتُوْنَ ؛ وَكَاَنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا تُحْشَرُوْنَ ؛ وَبَيْنَ يَدَىِ الْحَقِّ لَا تُحَاسَبُوْنَ وَعَلَى الصِّرَاطِ لَا تَجُوْزُوْنَ ؛ هٰذِهٖ صِفَاتُكُمْ وَاَنْتُمْ تَدَّعُوْنَ الْاِسْلَامَ وَالْاِيْمَانَ ؛ هٰذَا الْقُرْاٰنُ وَالْعِلْمُ حُجَّةٌ عَلَيْكُمْ اِذَا لَمْ تَعْمَلُوْا بِهِمَا ؛ اِذَا حَضَرْتُمْ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ

حرکت ثبات بنجاتی ہے اسکا درخت اونچا چڑھ کر عرش تک رفعت پاتا ہے اس کی جڑ ثریٰ تک پھیلتی ہے اسکی ٹہنیاں دُنیا اور آخرت پر سایہ پھیلاتی ہیں، وہ شاخیں کیا ہیں؟ حکم اور علم۔ دُنیا اُس کے نزدیک ایسی ہے جیسے انگوٹھی کا حلقہ۔ نہ دُنیا اسکو غلام بنا سکتی ہے اور نہ آخرت اسکو قید کر سکتی ہے نہ کوئی بادشاہ یا ماتحت اسکا آقا ہو سکتا ہے اور کوئی دربان اسکو روک سکتا ہے نہ کوئی اس کو گرفتار کر سکتا ہے اور نہ کوئی کدورت اسکو مکدر کر سکتی ہے پس جب یہ حالت پوری ہو جائے تو اس بندہ کو مخلوق کے ساتھ ٹھیرنا اور انکی دستگیری کرنا اور انکو بحرِ دُنیا سے خلاصی دینا (یعنی شیخ بننا) صحیح ہو جاتا ہے جب حق تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو لوگوں کا راہبر اُن کا طبیب انکا ادب سکھانیوالا انکو مہذب بنانیوالا انکا ترجمان ان کو ترانے والا انکا میل کچیل کھرچنے والا انکا چراغ اور انکا آفتاب بنا دیتا ہے۔ پس اگر بندہ سے یہ (ارشاد و تربیت کا) کام لینا چاہتا ہے تو ایسا ہوتا ہے ورنہ اسکو اپنے پاس چھپالیتا اور اپنے اغیار سے غائب کر لیتا ہے (کہ کسی کو اسکا پتہ ہی نہیں چلتا) اس نوع کے افراد میں سے کسی کسی کو پوری حفاظت اور کامل سلامتی کیساتھ مخلوق کیطرف لوٹا دیتا ہے اور انکو توفیق بخشتا ہے لوگوں کی مصلحتوں اور انکو ہدایت کرنے کی جو شخص صرف دنیا سے بے رغبت ہو اسکی آزمایش آخرت سے ہوتی ہے اور جس نے دنیا و آخرت دونوں سے زہد اختیار کیا وہ آزمایا جاتا ہے دنیا و آخرت کے پروردگار سے تم غفلت میں پڑے ہوئے ہو گویا تمکو موت ہی نہ آئے گی گویا قیامت کے دن محشر میں لائے جاؤگے حق تعالیٰ کے حضور حساب نہ دوگے پلصراط پر عبور نہ کروگے؟ یہ تو تمہاری حالتیں ہیں اور دعوی کرتے ہو اسلام اور ایمان کا۔ یہ قرآن اور علم تم پر حجت بنیں گے اگر تم نے ان پر عمل نہ کیا۔ جب تم علماء کے پاس آؤ

وَلَمْ تَقْبَلُوْا مَا يَقُوْلُوْنَ لَكُمْ ؛ كَانَ حُضُوْرُكُمْ عِنْدَهُمْ حُجَّةً عَلَيْكُمْ ؛ يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اِثْمُ ذٰلِكَ ؛ كَمَا لَقِيْتُمُ الرَّسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَقْبَلُوْا مِنْهُ ؛ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعُمُّ الْخَلْقَ كُلَّهُمُ الْخَوْفُ مِنْ جَلَالِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ عَظْمَتِهٖ وَكِبْرِيَائِهٖ وَعَدْلِهٖ ؛ تَذْهَبُ مُلُوْكُ الدُّنْيَا وَيَبْقٰى مُلْكُهٗ ؛ يَرْجِعُ كُلٌّ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ وَيَظْهَرُ مُلْكُ الْقَوْمِ ؛ يَظْهَرُ عِزُّهُمْ وَغِنَاهُمْ وَ اِكْرَامُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ ؛ اَلْيَوْمَ شَحْنُوا الْعِبَادَ وَالْبِلَادَ ؛ وَاَوْتَادُ الْاَرْضِ ؛ قِوَامُ الْاَرْضِ بِهِمْ ؛ هُمْ اُمَرَاءُ الْخَلْقِ وَ رُؤَسَاءُ هُمْ وَ نُوَّابُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ فَهُمْ مِّنْ حَيْثُ الْمَعْنٰى لَا مِنْ حَيْثُ الصُّوْرَةِ اَلْيَوْمَ مَعْنًى وَغَدًا صُوْرَةً ؛ شُجَاعَةُ الْمُخَاصِمِيْنَ لِلْكُفَّارِ ؛ فِيْ لِقَائِهِمْ وَالثَّبَاتِ مَعَهُمْ ؛ وَ شَجَاعَةُ الصَّالِحِيْنَ ؛ فِيْ لِقَاءِ نُفُوْسِهِمْ وَالْاَهْوِيَةِ وَالطِّبَاعِ وَالشَّيَاطِيْنِ وَ اَقْرَانِ السُّوْءِ الَّذِيْنَ هُمْ شَيَاطِيْنُ الْاِنْسِ ؛ وَشَجَاعَةُ الْخَوَاصِّ ؛ فِي الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَ مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجُمْلَةِ ؛ يَا غُلَامُ تَنَبَّهْ قَبْلَ اَنْ تُنَبَّهَ بِلَا اَمْرِكَ تَدَيَّنْ وَ خَالِطْ اَهْلَ الدِّيْنِ ؛ فَاِنَّهُمْ هُمُ النَّاسُ

اور جو وہ تم سے کہیں تم اس کو قبول نہ کرو تو یہ تمہارا اُنکے پاس آنا تم پر حجت بنے گا (کہ اب سزا سے بچنے کے لئے کون عذر باقی رہا) اسکا گناہ تم پر ایسا ہی ہوگا جیساکہ تم ملاقات کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپکا کہنا نہ مانتے۔ قیامت کے دن حق تعالیٰ کے جلال وعظمت اور کبریائی وعدل کا خوف ساری مخلوق پر عام ہوگا شاہان دنیا جاتے رہیں گے اور اسی کی بادشاہت باقی رہے گی سب قیامت کے دن اس کی طرف لوٹ کر جائینگے اور ظاہر ہو جائیگی اللہ والوں کی حکومت ظاہر ہو جائیگی ان کی عزت ان کی تونگری اور جو کچھ حق تعالیٰ نے ان کا احترام فرمایا آج بھی وہ کوتوال ہیں رعایا کے اور شہروں کے اور اوتاد (میخیں) ہیں زمین کی کہ انکے سبب زمین قائم ہے یہی انکو جو مخلوق کا سردار اور رئیس اور حق تعالیٰ کا نائب کہا جاتا ہے تو معنی کے اعتبار سے ہے نہ کہ صورت کے اعتبار سے۔ آج معنی ہیں اور کل (قیامت کے دن) صورت ہوگی (کہ ظالم بادشاہان دنیا آج صورۃً باعزت اور معنیً ذلیل ہیں پس فردا قیامت کو معنی صورت سے بدلکر انکی ذلت وخواری کھل جائیگی اور اولیاء و اقطاب ابدال آج صورۃً محکوم اور معنیً حاکم وسردار ہیں پس قیامت کے دن معنی اپنی صورت لیکر انکی سیادت وشاہی مرتبہ کو کھولدینگے) کافروں سے مباحثہ ومخاصمت کرنیوالوں کی شجاعت اسمیں ہے کہ ان سے ملیں اور جمے رہیں اور صالحین کی شجاعت اس میں ہے کہ اپنے نفس اپنی خواہشوں اپنی طبیعتوں شیطانوں اور بدہم نشینوں سے جو شیاطین الانس ہیں ملیں (اور متاثر نہ ہوں) اور خواص کی شجاعت دُنیا وآخرت اور ماسوی اللہ سے زہد اختیار کرنیمیں ہے (کہ ایک لحظہ کے لئے بھی دوسری طرف رغبت نہ کریں) **صاحبزادہ** بیدار ہو اس سے پہلے کہ اپنے اختیار کے بغیر بیدار ہوگا۔ دیندار اور اہلِ دین سے مل جُل کیونکہ حقیقت میں آدمی

أَعْقَلُ النَّاسِ مَنْ أَطَاعَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ؞ وَأَجْهَلُ النَّاسِ مَنْ عَصَاهُ ؞ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرِبَتْ يَدَاكَ يَعْنِي افْتَقَرَتْ مَا أَتْرَابَ إِذَا اسْتَغْنَى ؞ إِذَا خَالَطْتَ أَهْلَ الدِّيْنِ وَأَحْبَبْتَهُمْ ؞ اِسْتَغْنَتْ يَدَاكَ وَقَلْبُكَ يَهْرُبُ مِنَ النِّفَاقِ وَأَهْلِهِ ؞ اَلْمُنَافِقُ الْمُرَائِيْ لَا عَمَلَ لَهُ ؞ مَا يُقْبَلُ مِنْكَ إِلَّا مَا أَرَدْتَ بِهِ وَجْهَهُ ؞ مَا يُقْبَلُ مِنْكَ صُوْرَةُ عَمَلِكَ ؞ وَإِنَّمَا يُقْبَلُ مِنْكَ مَعْنَاهُ ؞ إِذَا خَالَفْتَ نَفْسَكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانَكَ وَدُنْيَاكَ فِيْ عَمَلِكَ قَبِلَهُ مِنْكَ ؞ اِعْمَلْ وَأَخْلِصْ ؞ وَلَا تَنْظُرْ إِلٰى عَمَلِكَ فِي الْجُمْلَةِ لَا يُقْبَلُ إِلَّا مَا أَرَدْتَ بِهِ وَجْهَهُ ؞ لَا وَجْهَ الْخَلْقِ وَيْحَكَ تَعْمَلُ لِلْخَلْقِ ؞ وَتُرِيْدُ أَنْ يَقْبَلَهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا اَهْوَسُ مِنْكَ ؞ دَعْ عَنْكَ الشِّرَّةَ وَالْبَطَرَ وَالْفَرَحَ قَلِّلْ فَرَحَكَ ؞ وَكَثِّرْ حُزْنَكَ فَإِنَّكَ فِيْ دَارِ الْحُزْنِ فِيْ دَارِ السِّجْنِ كَانَ نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَائِمَ التَّفَكُّرِ قَلِيْلَ الْفَرَحِ كَثِيْرَ الْأَحْزَانِ قَلِيْلَ الضَّحِكِ إِلَّا تَبَسُّمًا ؞ تَطْيِيْبًا لِقَلْبِ غَيْرِهِ ؞ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ أَحْزَانٌ وَأَشْغَالٌ ؞ لَوْلَا الصَّحَابَةُ وَأُمُوْرُ الدُّنْيَا وَإِلَّا لَمَا كَانَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ وَلَا يَقْعُدُ مَعَ أَحَدٍ يَا غُلَامُ إِذَا صَحَّتْ خَلْوَتُكَ مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دَهِشَ سِرُّكَ ؞ وَصَفَا قَلْبُكَ ؞

وہی ہیں۔ سب سے زیادہ عقلمند وہ ہے جو اللہ عزوجل کی اطاعت کرے اور سب سے زیادہ نادان وہ ہے جو اسکی نافرمانی کرے۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خاک آلودہ ہوں تیرے دونوں ہاتھ یعنی تو فقیر اور مستغنی بنے (پس یہ بددعا نہیں بلکہ دُعا ہے کہ کاش سونا اور مٹی تیرے نزدیک برابر ہوجائے) جب تو اہلِ دین سے ملے جُلے گا اور اُن سے محبت کریگا تو تیرے ہاتھ مستغنی بنجائیں گے اور تیرا قلب نفاق اور اہلِ نفاق سے بھاگے گا۔ منافق ریاکار کا کوئی عمل (مقبول) نہیں تجھ سے کوئی نیکی قبول نہ ہوگی جب تک کہ تو اس سے ذاتِ حق کو مقصود نہ سمجھے گا تیرے عمل کی صورت قبول نہ ہوگی بس اس کے معنی قبول کئے جائیں گے (کہ اخلاص ہے یا نہیں) جب تو اپنے عمل میں مخالف بنے گا اپنے نفس کا اپنی خواہش کا اپنی شیطان کا اور اپنی دُنیا کا تو وہ اس کو قبول فرمائیگا۔ عمل کر اور اخلاص کیساتھ کر اور اپنے کسی عمل کی طرف بھی نظر مت کر تیرا عمل وہی مقبول ہوگا جس سے تو ذاتِ حق کو مقصود سمجھے گا نہ کہ وہ جس سے مخلوق مقصود ہو تجھ پر افسوس کہ عمل تو مخلوق کے لئے کرتا ہے اور چاہتا ہے یہ کہ حق تعالیٰ اس کو قبول فرمائے یہ ہوس ہی ہوس ہے۔ تکبر ونخوت اور اترانے کو چھوڑ۔ اپنی خوشی کو کم کر اور حزن کو بڑھا کہ تو دارالحزن اور (دُنیا کے) قیدخانہ میں ہے۔ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت تھی کہ ہمیشہ فکر میں رہتے خوش کم ہوتے اور غمگین زیادہ رہتے تھے بہت کم ہنستے اور صرف تبسم فرماتے تھے وہ بھی دوسروں کا دل خوش کرنے کو۔ آپ کے قلب میں احزان واشغال بھرے ہوئے تھے۔ اگر صحابہ اور دُنیا کے معاملات (جن کی تکمیل کیلئے آپ مامور تھے) نہوتے تو آپ گھر سے باہر بھی نہ نکلتے اور نہ کسی کے پاس بیٹھتے صاحبزادہ جب حق تعالیٰ کے ساتھ تیری خلوت صحیح ہوجائے گی تو تیرا باطن مدہوش اور قلب

يَصِيْرُ نَظَرُكَ عِبَرًا ؛ وَقَلْبُكَ فِكَرًا ؛ وَرُوْحُكَ
وَمَعْنَاكَ اِلَى الْحَقِّ ؛ مَا اُعْطِيَ عَبْدٌ التَّفَكُّرَ
اِلَّا اُعْطِيَ الْعِلْمَ بِاَحْوَالِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؛
وَيْحَكَ تُضَيِّعُ قَلْبَكَ فِي الدُّنْيَا ؛ وَقَدْ فَرَغَ
اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ اَقْسَامِكَ مِنْهَا ؛ وَقَدْ قَدَّرَ
لَهَا اَوْقَاتًا مَعْرُوْفَةً عِنْدَهُ ؛ كُلَّ يَوْمٍ يَتَجَدَّدُ
لَكَ رِزْقٌ جَدِيْدٌ طَلَبْتَهُ اَمْ لَمْ تَطْلُبْهُ ؛
حِرْصُكَ يَفْضَحُكَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَعِنْدَ
الْخَلْقِ ؛ بِنُقْصَانِ الْاِيْمَانِ تَطْلُبُ الرِّزْقَ ؛
وَبِزِيَادَتِهِ تَقْعُدُ عَنِ الطَّلَبِ وَبِكَمَالِهِ وَ
تَمَامِهِ تَنَامُ عَنْهُ ؛ يَا غُلَامُ لَا تَخْلِطِ الْجِدَّ
بِالْهَزْلِ ؛ فَاِنَّكَ مَا تُمَكِّنُ قَلْبَكَ مَعَ الْخَلْقِ
كَيْفَ يَجْتَمِعُ مَعَ الْخَالِقِ ؛ وَاَنْتَ مُشْرِكٌ
بِالسَّبَبِ كَيْفَ تَكُوْنُ مَعَ الْمُسَبِّبِ ؛ كَيْفَ
يَجْتَمِعُ ظَاهِرٌ وَبَاطِنٌ ؛ مَا تَعْقِلُ وَمَا لَا تَعْقِلُ
مَا عِنْدَ الْخَلْقِ وَمَا عِنْدَ الْخَالِقِ ؛ مَا اَجْهَلَ
مَنْ نَسِيَ الْمُسَبِّبَ ؛ وَاشْتَغَلَ بِالسَّبَبِ ؛
وَقَفَ مَعَ الثَّانِيْ ؛ وَتَرَكَ الْاَوَّلَ ؛ نَسِيَ
الْبَاقِيَ ؛ وَفَرِحَ بِالْفَانِيْ يَا غُلَامُ تَصْحَبُ
الْجُهَّالَ فَيَتَعَدّٰى اِلَيْكَ مِنْ
جَهْلِهِمْ ؛ صُحْبَةُ الْاَحْمَقِ
صُحْبَةُ غَبْنٍ اِصْحَبِ الْمُؤْمِنِيْنَ
الْعَامِلِيْنَ بِعِلْمِهِمْ ؛
مَا اَحْسَنَ اَحْوَالَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ؛

صاف ہو جائیگا تیری نگاہ نگاہِ عبرت بنجائیگی تیرا قلب فکر بنجائیگا اور تیری روح اور اندرون حق تعالیٰ سے واصل ہو جائیگا دنیا کے متعلق فکر کرنا تو عذاب اور حجاب ہے اور آخرت کے متعلق فکر کرنا علم اور قلب کی حیات ہے، جس بندہ کو فکر عطا کیا جاتا ہے اسکو دُنیا اور آخرت کے احوال کا علم عطا کیا جاتا ہے تیری حالت پر افسوس ہے کہ تو دنیا کے بارے میں اپنے قلب کو برباد کر رہا ہے حالانکہ دنیا جو تیرے حصہ میں آئی ہے اس کی تقسیم سے حق تعالیٰ فارغ ہو چکا اور اس کے اوقات بھی مقرر فرما دیئے جن کا علم اسی کو حاصل ہے۔ پس تو طلب کرے یا نہ کرے نیا رزق روزانہ تجھ کو پہنچتا رہیگا تیری حرص تجھ کو خوار کریگی خدا کے نزدیک بھی اور مخلوق کے نزدیک بھی تیرے ایمان میں نقصان ہوگا تو تو طالبِ رزق بنے گا اور زیادتی ہوگی تو طلب سے بیٹھ رہیگا اور جب ایمان کامل ہوگا تو طلب سے سو جائیگا (کہ طلب کی اہلیت بھی سلب ہو جائے گی) **صاحبزادہ** واقعیت کو مخول کے ساتھ مخلوط مت کر کیونکہ جب تو نے اپنے دل میں مخلوق کو جگہ دے لی تو اب وہ خالق کے ساتھ مجتمع کیونکر ہو سکتا ہے تو سبب کو شریک خدا بنائے ہوئے ہے پھر خالق سبب کے ساتھ کس طرح رہ سکتا ہے؟ ظاہر اور باطن اکٹھے کیونکر ہو سکتے ہیں۔ نیز جس کو تو سمجھتا ہے اور جس کو نہیں سمجھتا اور جو خالق کے پاس ہے اور جو مخلوق کے پاس ہے؟ کسقدر نادان ہے جو خالق سبب کو بھول گیا اور سبب میں مشغول ہو گیا۔ سبب کے ساتھ ٹھیر گیا اور خالق سبب کو چھوڑ دیا۔ باقی رہنے والے کو بھولا اور فنا ہونیوالے سے مسرور ہوا۔

صاحبزادہ! تو جاہلوں کی صحبت اختیار کرتا ہے پس ان کا جہل تجھ تک بھی پہنچے گا۔ احمق کی صحبت بڑے نقصان کی صحبت ہے صحبت اختیار کر ایمان والوں کی ایقان والوں کی اور ان عالموں کی جو اپنے علم پر عمل کرنیوالے ہیں کیا اچھی حالت ہے ایمان والوں کی

فِي جَمِيعِ تَصَرُّفَاتِهِمْ مَا أَقْوَاهُمْ عَلَى مُجَاهَدَاتِهِمْ وَقَهْرِهِمْ لِنُفُوسِهِمْ وَأَهْوِيَتِهِمْ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشْرُ الْمُؤْمِنِ فِي وَجْهِهِ وَحُزْنُهُ فِي قَلْبِهِ هٰذَا مِنْ قُوَّتِهِ قَدَرَ عَلَى أَنْ يُظْهِرَ الْبِشْرَ فِي وُجُوهِ الْخَلْقِ وَيَكْتُمَ الْحُزْنَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ هَمُّهُ دَائِمٌ كَثِيرُ التَّفَكُّرِ كَثِيرُ الْبُكَاءِ قَلِيلُ الضِّحْكِ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رَاحَةَ لِلْمُؤْمِنِ غَيْرَ لِقَاءِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمُؤْمِنُ يَسْتُرُ حُزْنَهُ بِبِشْرِهِ ظَاهِرُهُ يَتَحَرَّكُ فِي الْكَسْبِ وَبَاطِنُهُ سَاكِنٌ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ظَاهِرُهُ لِعِيَالِهِ وَبَاطِنُهُ لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُفْشِي سِرَّهُ إِلَى أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ وَجَارَتِهِ وَلَا إِلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَسْمَعُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِينُوا عَلَى أُمُورِكُمْ بِالْكِتْمَانِ لَا يَزَالُ يَكْتُمُ مَا عِنْدَهُ فَإِنْ جَاءَتْهُ غَلَبَةٌ أَوْ نَمَّتْ مِنْ لِسَانِهِ كَلِمَةٌ فَيَتَدَارَكُ الْأَمْرَ وَيُغَيِّرُ الْعِبَارَةَ وَيَسْتُرُ مَا ظَهَرَ مِنْهُ وَيَعْتَذِرُ مِمَّا بَدَا مِنْهُ يَا غُلَامُ اجْعَلْنِي مِرْآتَكَ اجْعَلْنِي مِرْآةَ قَلْبِكَ وَسِرِّكَ مِرْآةَ أَعْمَالِكَ أُدْنُ مِنِّي فَإِنَّكَ تَرَى فِي نَفْسِكَ مَا لَا تَرَاهُ مَعَ الْبُعْدِ عَنِّي إِنْ كَانَ لَكَ حَاجَةٌ فِي دِينِكَ فَعَلَيْكَ بِي فَإِنِّي لَا أُحَابِيكَ فِي دِينِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدِي وَقَاحَةٌ تَرْجِعُ إِلَى دِينِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ رُبِّيتُ بِيَدٍ خَشِنَةٍ غَيْرِ مُحَصَّلَةٍ مُنَافِقَةٍ

اُن کے جملہ تصرفات میں وہ لوگ کس قدر قوی ہیں اپنے مجاہدوں میں اور اپنے نفوس اور خواہشات کو مغلوب کرنے میں اور اسی لئے فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ "مومن کی مسرت چہرے پر ہوتی ہے اور غم دل کے اندر" یہ اُن کی قوت ہی کی بات ہے کہ مسرت ظاہر کرتے ہیں مخلوق کے روبرو اور چھپائے رہتے ہیں غم کو اپنے اور حق تعالےٰ کے درمیان ان کا غم دائمی ہے ان کا غم کثیر ہے ان کا گریہ زیادہ ہے اور ہنسنا کم۔ اسی لئے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "مومن کے لئے راحت نہیں بجز اپنے رب عزوجل سے ملنے کے" مومن اپنے حزن کو چھپاتا ہے اپنی خندہ روئی سے۔ اسکا ظاہر حرکت کرتا ہے کسب میں اور باطن اسکا ساکن رہتا ہے اپنے رب عزوجل کے حضور میں۔ اسکا ظاہر اسکے اہل وعیال کے لئے ہے اور اسکا باطن اسکے رب عزوجل کے لئے اس کا راز فاش نہیں ہوتا اہل پر نہ اولاد پر نہ پڑوسی پر نہ پڑوسن پر اور نہ مخلوق خداوندی میں سے کسی شخص پر۔ وہ سنتا ہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اپنے کاموں پر اعانت چاہو اخفا کیساتھ پس وہ ہمیشہ اخفا کرتا ہے اپنی حالت کا پس اگر کبھی غلبہ ہوتا یا زبان سے کوئی بات نکل جاتی ہے تو بات کی تلافی کرتا عبارت کو بدلتا جو کھل گیا اسکو چھپانے کی فکر کرتا اور جو ظاہر ہوگیا اسکی معذرت کرتا ہے صاحبزادہ مجھ کو اپنا آئینہ بنا مجھ کو اپنے قلب اور باطن کا آئینہ بنا اپنے اعمال کا آئینہ بنا میرے قریب آ کر تجھ کو اپنے اندر وہ (عیوب) نظر آئیں گے جو مجھ سے دور رہکر نظر نہ آئینگے اگر تجھ کو دین سنبھالنے کی ضرورت ہے تو میرے پاس آنا ضروری سمجھ میں اللہ تعالےٰ کے دین کے متعلق تیری رو رعایت مطلق نہ کرونگا دین کے بارے میں حیا کرنا میرا کام نہیں ہے میں ایسے سخت ہاتھوں سے پرورش کیا گیا ہوں جو نہ منافق تھے نہ طالب ہوس اپنی دنیا کو اپنے گھر

دَعْ دُنْیَاكَ فِی بَیْتِكَ وَادْنُ مِنِّی ؛ فَاِنِّی وَاقِفٌ عَلٰی بَابِ الْاٰخِرَةِ ؛ قِفْ عِنْدِی ؛ وَاسْمَعْ قَوْلِی ؛ وَاعْمَلْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتَ عَنْ قَرِیْبٍ اَلدَّائِرَةُ عَلَی الْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْخَشْیَةُ لَهٗ ؛ اِذَا لَمْ یَكُنْ لَكَ خَوْفٌ مِّنْهُ فَلَا اَمْنَ لَكَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ؛ اَلْخَشْیَةُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ هِیَ الْعِلْمُ بِعَیْنِهٖ وَلِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا مَا یَخْشَی اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا الْعُلَمَاءُ الْعُمَّالُ بِالْعِلْمِ الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَیَعْمَلُوْنَ ؛ وَلَا یَطْلُبُوْنَ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ جَزَاءً عَلٰی اَعْمَالِهِمْ بَلْ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَقُرْبَهٗ یُرِیْدُوْنَ مَحَبَّتَهٗ وَالْخَلَاصَ بُعْدِهٖ وَحِجَابِهٖ ؛ یُرِیْدُوْنَ اَنْ لَّا یُغْلَقَ بَابٌ فِیْ وُجُوْهِهِمْ دُنْیَا وَالْاٰخِرَةِ لَا یَرْغَبُوْنَ فِی الدُّنْیَا وَلَا فِی الْاٰخِرَةِ وَلَا فِیْمَا سِوَاهُ ؛ اَلدُّنْیَا لِقَوْمٍ وَالْاٰخِرَةُ لِقَوْمٍ وَالْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لِقَوْمٍ وَهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ الْمُوْقِنُوْنَ الْعَارِفُوْنَ الْمُحِبُّوْنَ لَهُ الْمُتَّقُوْنَ الْخَاشِعُوْنَ لَهُ الْمَحْزُوْنُوْنَ الْمُنْكَسِرُوْنَ لِاَجْلِهٖ قَوْمٌ یَّخْشَوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِالْغَیْبِ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْ عُیُوْنِ ظَوَاهِرِهِمْ ؛ حَاضِرٌ نُصْبَ عُیُوْنِ قُلُوْبِهِمْ ؛ کَیْفَ لَا یَخَافُوْنَهٗ وَهُوَ کُلَّ یَوْمٍ فِیْ شَاْنٍ یُغَیِّرُ وَیُبَدِّلُ یَنْصُرُ هٰذَا وَیَخْذُلُ هٰذَا ؛ یُحْیِیْ هٰذَا وَیُمِیْتُ هٰذَا یَقْبَلُ هٰذَا وَیَرُدُّ هٰذَا ؛ یُقَرِّبُ هٰذَا وَیُبْعِدُ هٰذَا ؛ لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُوْنَ ؕ اَللّٰهُمَّ قَرِّبْنَا اِلَیْكَ وَلَا تُبَاعِدْنَا عَنْكَ ؛ وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً ؛ وَّقِنَا عَذَابَ

میں چھوڑ اور میرے قریب آ کیونکہ میں کھڑا ہوا ہوں آخرت کے دروازے پر، کھڑا ہو میرے پاس اور سُن میری بات کو اور اس پر عمل کر اس سے پہلے کہ عنقریب موت آجائے۔ دار و مدار اللہ کے خوف اور خشیہ پر ہے جب تجھ کو اسکا خوف نہ ہوگا تو نہ تیرے لئے دنیا میں امن ہے نہ آخرت میں۔ حق تعالیٰ کا خوف ہی اصل علم ہے اور اسی لئے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ بس اللہ سے اہل علم ہی ڈرتے ہیں۔ یعنی اللہ سے نہیں ڈرتے مگر وہ علما، جو علم پر عمل کرنیوالے ہیں جو کرتے ہیں جو کچھ جانتے ہیں اور نہیں مانگتے اللہ تعالیٰ سے جزا اپنے اعمال کی بلکہ چاہتے ہیں اس کی ذات اور اس کے قرب کو، چاہتے ہیں اسکی محبت اور اسکے بعد حجاب سے خلاصی کو اور چاہتے ہیں کہ ان کی طرف سے دیدارِ حق کا دروازہ بند نہ کیا جائے دنیا میں اور نہ آخرت میں۔ نہ اُن کو رغبت ہے دنیا کی نہ آخرت کی اور نہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی مخلوق کی۔ دنیا ایک گروہ کے لئے ہے۔ آخرت ایک گروہ کے لئے اور حق تعالیٰ جل شانہ ایک گروہ کے لئے اور یہ (تیسرا گروہ) ایمان والوں ایقان والوں اللہ کے پیاروں پرہیزگاروں خشوع والوں اور اس کے لئے غمگین رہنے والوں اور شکستہ خاطروں کا ہے۔ یہی لوگ ہیں جو ڈرتے ہیں اللہ عزوجل سے غائبانہ کہ وہ غائب ہے ان کی ظاہری آنکھوں سے اور حاضر ہے قلوب کی آنکھوں کے سامنے اس سے کیوں نہ ڈریں۔ وہ ہر دن ایک جدا شغل میں ہے کہ ادلتا بدلتا رہتا ہے اسکی مدد فرماتا ہے اسکو چھوڑتا ہے اسکو جلاتا ہے اسکو مارتا ہے اسکو قبول فرماتا ہے اُسکو مردود بناتا ہے اسکو قریب کرتا ہے اُس کو دُور کرتا ہے اس سے پوچھ نہیں اسکے فعل کی اور لوگوں سے پوچھ ہوتی ہے۔ یا اللہ ہم کو اپنے قریب کرلے اور اپنے سے دُور مت فرما ہم کو عطا کر دنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور بچا

التارة

اَلْمَجْلِسُ السَّادِسُ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْمَدْرَسَةِ مُنْتَصَفَ شَوَّالٍ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

قُلُوْبُ الْقَوْمِ صَافِيَةٌ طَاهِرَةٌ ❊ نَاسِيَةٌ لِّلْخَلْقِ ❊ ذَاكِرَةٌ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ❊ نَاسِيَةٌ لِّلدُّنْيَا ❊ ذَاكِرَةٌ لِّلْاٰخِرَةِ ❊ نَاسِيَةٌ لِّمَا عِنْدَكُمْ ❊ ذَاكِرَةٌ لِّمَا عِنْدَهٗ اَنْتُمْ مَحْجُوْبُوْنَ عَنْهُمْ وَعَنْ جَمِيْعِ مَا هُمْ فِيْهِ ❊ مَشْغُوْلُوْنَ بِدُنْيَاكُمْ عَنْ اُخْرَاكُمْ ❊ تَارِكُوْنَ لِلْحَيَاءِ مِنْ رَّبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ ❊ مُتَوَاقِحُوْنَ عَلَيْهِ ❊ اِقْبَلْ نُصْحَ اَخِيْكَ الْمُؤْمِنِ وَلَا تُخَالِفْهُ ❊ فَاِنَّهٗ يَرٰى لَكَ مَا لَا تَرٰى اَنْتَ لِنَفْسِكَ ❊ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ اَلْمُؤْمِنُ صَادِقٌ فِيْ نُصْحِهٖ لِاَخِيْهِ الْمُؤْمِنِ يُبَيِّنُ لَهٗ اَشْيَاءَ تَخْفٰى عَلَيْهِ ❊ يُفَرِّقُ لَهٗ بَيْنَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ❊ يُعَرِّفُهٗ مَا لَهٗ وَمَا عَلَيْهِ سُبْحَانَ مَنْ اَلْقٰى فِيْ قَلْبِيْ نُصْحَ الْخَلْقِ ❊ جَعَلَهٗ اَكْبَرَ هَمِّيْ ❊ اِنِّيْ نَاصِحٌ ❊ وَلَا اُرِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ جَزَاءً ❊ اٰخِرَتِيْ قَدْ حَصَلَتْ لِيْ عِنْدَ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ ❊ مَا اَنَا طَالِبُ دُنْيَا ❊ مَا اَنَا عَبْدُ الدُّنْيَا وَلَا الْاٰخِرَةِ وَلَا مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ❊ مَا اَعْبُدُ اِلَّا الْخَالِقَ الْوَاحِدَ الْاَحَدَ الْقَدِيْمَ ❊ فَرَحِيْ بِفَلَاحِكُمْ وَغَمِّيْ لِهَلَاكِكُمْ ❊ اِذَا رَاَيْتُ وَجْهَ مُرِيْدٍ صَادِقٍ قَدْ اَفْلَحَ عَلٰى يَدَيَّ شَبِعْتُ

ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

چھٹی مجلس

(یوم جمعہ ❊ ۱۵ر شوال ۵۴۵ھ ❊ مدرسۂ معمورہ)

اہل اللہ کے قلوب صاف ہوتے ہیں پاک ہوتے ہیں بھول جانے والے مخلوق کو، یاد رکھنے والے اللہ تعالیٰ کو، بھول جانیوالے دنیا کو، یاد رکھنے والے آخرت کو، بھول جانیوالے اس ناپائدار کو جو تمہارے پاس ہے، یاد رکھنے والے اُس پائدار کو جو اللہ کے پاس ہے، تم ناواقف ہو اُن سے اور ان کیفیات سے جنمیں وہ مشغول ہیں تم مشغول ہو اپنی دنیا میں آخرت کو چھوڑ کر چھوڑے ہوئے ہو اپنے رب عزوجل سے حیا کرنے کو بے شرم بنے ہوئے ہو اس کے بارہ میں اپنے صاحب ایمان بھائی کی نصیحت قبول کر اور اسکی مخالفت نہ کر کہ وہ تیری وہ حالت دیکھتا ہے جو تو خود اپنی نہیں دیکھ سکتا اور اسی لئے فرمایا ہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن آئینہ ہے مومن کے لئے (کہ اس کی واقعی حالت جانچ لیتا ہے) مومن ہمیشہ اپنے مومن بھائی کا سچا خیر خواہ ہوتا ہے اس سے بیان کر دیتا ہے جو کچھ اس پر پوشیدہ رہتا ہے اس کے لئے نیکوکاریوں کو بدکاریوں سے جُدا کر دیتا اور اسکو پہچان کرا دیتا ہے نافع مضر کی۔ پاک ذات ہے جس نے میرے قلب میں مخلوق کی خیر خواہی کا مضمون ڈالا اور اس کو میرا مقصود اعظم بنا دیا۔ میں خیر خواہ ہوں اور اس پر معاوضہ نہیں چاہتا۔ میری آخرت مجھ کو مل چکی ہے میرے رب کے پاس میں دنیا کا طالب نہیں ہوں میں نہ بندہ ہوں دنیا کا نہ بندہ ہوں آخرت کا اور نہ ماسوی اللہ کا میں بندہ ہوں صرف خالق کا جو یکتا و یگانہ اور قدیم ہے تمہاری فلاح میں میری خوشی ہے اور تمہاری ہلاکت میں میرا غم جب میں سچے مرید کا منہ دیکھتا ہوں جس نے میرے ہاتھوں پر فلاح

وَارْتَوَيْتُ وَاكْتَسَيْتُ وَفَرِحْتُ ÷ كَيْفَ خَرَجَ مِثْلُهُ مِنْ تَحْتِ يَدِي يَا غُلَامُ مُرَادِي أَنْتَ لَا أَنَا ÷ إِنْ تَتَغَيَّرْ أَنْتَ لَا أَنَا عَبَرْتُ ÷ وَإِنَّمَا وَدُّ وَدُّتِي لِأَجْلِكَ ÷ تَعَلَّقْ بِي ÷ حَتَّى تَعْبُرَ بِالْعَجَلَةِ يَا قَوْمُ دَعُوا التَّكَبُّرَ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ عَلَى خَلْقِهِ ÷ اعْرِفُوا قَدْرَكُمْ ÷ تَوَاضَعُوا فِي نُفُوسِكُمْ أَوَّلُكُمْ نُطْفَةٌ قَذِرَةٌ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ وَآخِرُكُمْ جِيفَةٌ مُلْقَاةٌ ÷ لَا تَكُونُوا مِمَّنْ يَقُودُهُ الطَّمَعُ ÷ وَيَصِيدُهُ الْهَوٰى ÷ وَيَحْمِلُهُ الْهَوٰى إِلَى أَبْوَابِ السَّلَاطِيْنِ فِي تَطَلُّبِ شَيْءٍ مِنْهُمْ لَمْ يُقْسَمْ لَهُ ÷ أَوْ يَطْلُبُ مِنْهُمْ مَا قَدْ قُسِمَ لَهُ بِالذُّلِّ وَالْمَهَانَةِ ÷ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ÷ أَشَدُّ عُقُوبَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِعَبْدِهِ طَلَبُهُ مَا لَمْ يُقْسَمْ لَهُ وَيْحَكَ يَا جَاهِلًا بِالْقَدَرِ وَالْمُقَدَّرِ لَهُ ÷ أَتَظُنُّ أَنَّ أَبْنَاءَ الدُّنْيَا يَقْدِرُوْنَ أَنْ يُعْطُوكَ مَا لَمْ يُقْسَمْ لَكَ وَلٰكِنْ هٰذِهِ وَسْوَسَةُ الشَّيْطَانِ ÷ الَّذِي قَدْ تَمَكَّنَ مِنْ قَلْبِكَ وَرَأْسِكَ ÷ لَسْتَ عَبْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ÷ وَإِنَّمَا أَنْتَ عَبْدُ نَفْسِكَ وَ هَوَاكَ وَشَيْطَانِكَ وَطَبْعِكَ وَدِرْهَمِكَ وَ دِيْنَارِكَ ÷ اِجْهَدْ أَنْ تَرٰى مُفْلِحًا ÷ حَتّٰى تُفْلِحَ بِطَرِيْقَتِهِ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ لَمْ يَرَ الْمُفْلِحَ لَا يُفْلِحُ ÷ أَنْتَ تَرَى الْمُفْلِحَ وَلٰكِنْ تَرَاهُ بِعَيْنَيْ رَأْسِكَ لَا بِعَيْنَيْ قَلْبِكَ وَ

حاصل کی تو سیر ہو جاتا ہوں سیراب ہو جاتا ہوں صاحب لباس ہو جاتا ہوں اور مسرور ہو جاتا ہوں کہ اس جیسا شخص میرے ہاتھ سے کس طرح نکل آیا صاحبزادہ میری مُراد تو ہے میں خود نہیں ہوں۔ اگر تیری حالت میں تغیر آوے اور میں بدستور ہوں تو رد پڑتا ہوں اور میں اپنے آپکو جو محبوب سمجھتا ہوں تو صرف تیری ہی وجہ سے پس میرے ساتھ علاقہ رکھ کہ جلدی عبور کر سکے صاحبو چھوڑ دو تکبر کرنا اللہ تعالیٰ پر اور اس کی مخلوق پر اپنی حقیقت کو پہچانو اور تواضع کرو اپنے نفسوں میں۔ تمہاری ابتدا ایک نطفہ ہے جس سے گھن آوے۔ ذلیل پانی (یعنی منی) اور تمہاری انتہا مُردار ہے جس کو پھینک دیا جائیگا ان میں سے مت بنو جن کو حرص کھینچے لئے جاتی خواہش انکا شکار کرتی اور ان کو لادے ہوئے پھرتی ہے ذلت و خواری کے ساتھ بادشاہوں کے دروازوں پر کہ ان سے ایسی شے طلب کریں جو ان کی تقدیر میں نہیں یا ایسی چیز مانگیں جو ان کے نصیب میں لکھی جا چکی ہے۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ سخت ترین عذاب اللہ کا بندہ کیلئے یہ ہے کہ وہ مانگتا پھرے ایسی چیز کو جو اسکے مقسوم میں نہو۔ تجھ پر افسوس اے تقدیر اور مقسوم سے ناواقف، کیا تیرا گمان ہے کہ اہلِ دُنیا اس چیز کے دینے کی قدرت رکھتے ہیں جو تیرے مقسوم میں نہیں ہے؟ یہ شیطانی وسوسہ ہے جو تیرے قلب اور دماغ میں ٹھیر گیا ہے تو اللہ عز وجل کا بندہ نہیں۔ تو بندہ ہے اپنے نفس کا اپنی خواہش کا اپنے شیطان کا اپنی طبیعت کا اپنے درہم کا اور اپنی دُنیا کا، کوشش کر کہ کسی فلاحیت والے کو دیکھے تاکہ تو بھی فلاح پائے اس کے طریق سے۔ بعض صوفیہ سے منقول ہے کہ جسنے فلاحیت والے کو نہ دیکھا اُس کو فلاح نہ ملی۔ لیکن تو اس کو دیکھے گا اپنے چہرہ کی آنکھوں سے نہ کہ اپنے قلب اپنے باطن اور اپنے

سِرِّكَ وَاِيْمَانِكَ ۚ اِيْمَانٌ لَيْسَ لَكَ فَلَا جَرَمَ
لَا يَكُوْنُ لَكَ بَصِيْرَةٌ تُبْصِرُ بِهَا غَيْرَكَ ۚ قَالَ
عَزَّ وَجَلَّ ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ
تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِىْ فِى الصُّدُوْرِ ۚ اَلطَّامِعُ فِىْ
اَخْذِ الدُّنْيَا مِنْ اَيْدِى الْخَلْقِ يَبِيْعُ الدِّيْنَ
بِالتِّيْنِ يَبِيْعُ مَا يَبْقٰى بِمَا يَفْنٰى ۚ فَلَا جَرَمَ
لَا يَقَعُ بِيَدِهٖ لَا هٰذَا وَلَا هٰذَا ۚ مَا دُمْتَ
نَاقِصَ الْاِيْمَانِ فَدُوْنَكَ وَاِصْلَاحَ مَعِيْشَتِكَ
حَتّٰى لَا تَحْتَاجَ اِلَى النَّاسِ تَبْذُلُ لَهُمْ دِيْنَكَ
وَتَاْكُلُ اَمْوَالَهُمْ بِهٖ ۚ فَاِذَا قَوِىَ اِيْمَانُكَ وَكَمُلَ
فَدُوْنَكَ وَالتَّوَكُّلَ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْخُرُوْجَ
مِنَ الْاَسْبَابِ وَقَطْعَ الْاَرْبَابِ وَالْمُسَافَرَةَ عَنْ
جَمِيْعِ الْاَشْيَاءِ بِقَلْبِكَ تُخْرِجُ قَلْبَكَ عَنْ بَلَدِكَ
وَاَهْلِكَ وَدُكَّانِكَ وَمَعَارِفِكَ ۚ وَتُسَلِّمُ مَا فِىْ
يَدِكَ اِلٰى اَهْلِكَ وَاِخْوَانِكَ وَاَقْرَانِكَ فَيَصِيْرُ
كَاَنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ قَدْ اَخَذَ رُوْحَكَ ۚ كَاَنَّ
خُطَّافَ الْمَوْتِ اِخْتَطَفَكَ ۚ كَاَنَّ الْاَرْضَ انْشَقَّتْ
وَابْتَلَعَتْكَ كَاَنَّ اَمْوَاجَ الْقَدَرِ وَالْقُدْرَةِ السَّابِقَةِ
اَخَذَتْكَ فِىْ بَحْرِ الْعِلْمِ وَغَرَّقَتْكَ ۚ مَنْ وَصَلَ
اِلٰى هٰذَا الْمَقَامِ لَا تَضُرُّهُ الْاَسْبَابُ لِاَنَّهَا
تَكُوْنُ عَلٰى ظَاهِرِهٖ لَا عَلٰى بَاطِنِهٖ تَكُوْنُ الْاَسْبَابُ
لِغَيْرِهٖ لَا لَهٗ يَا قَوْمُ اِنْ لَمْ تَقْدِرُوْا عَلٰى مَا ذَكَرْتُ
مِنْ اِخْرَاجِ الْاَسْبَابِ وَالتَّعَلُّقِ بِهَا مِنْ حَيْثُ قُلُوْبُكُمْ
مِنْ كُلِّ وَجْهٍ فَيَكُوْنُ مِنْ وَجْهٍ ۚ اِذَا لَمْ تَقْدِرُوْا
عَلَى الْكُلِّ فَلَا اَقَلَّ مِنَ الْبَعْضِ كَاَنَّ نَبِيَّنَا

ایمان کی آنکھوں سے ۔ ایمان تو تیرے پاس ہے ہی نہیں پس ضرور ہے کہ بصیرت بھی نہ ہوگی کہ اس سے دیکھ سکے اپنے غیر کو ۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے پس آنکھیں اندھی نہیں ہوا کرتیں ولیکن دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں ۔ جو شخص مخلوق کے ہاتھوں سے دنیا حاصل کرنے کی طمع میں رہتا ہے وہ بیچتا ہے اپنے دین کو بدلہ میں انجیر کے اور بیچتا ہے باقی رہنے والی کو بدلہ میں فنا ہو جانے والی کے ۔ پس ضروری بات ہے کہ اس کے ہاتھ نہ یہ آئیگی نہ وہ ۔ جب تک تیرے ایمان میں ضعف رہے تو اپنی معاش کی اصلاح کے درپے رہ تاکہ لوگوں کا محتاج نہ بنے کہ خرچ کرنے لگے ان کے لئے اپنے دین کو اور کھانے لگے انکے اموال کو دین کے بدلہ میں ۔ پھر جب تیرا ایمان قوی اور کامل ہو جائے تو اللہ پر توکل رکھنے اسباب سے باہر نکل جانے ارباب باطلہ سے منقطع ہو جانے اور قلب سے تمام چیزوں کے چھوڑ دینے کو اختیار کر کہ اپنے قلب کو باہر نکالدے اپنے شہر سے اپنے متعلقین سے اپنی دکان سے اپنی واقفیتوں سے اور سونپ دے جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے اپنے اہل کو اپنے بھائیوں کو اپنے دوستوں کو پس ایسا بنجائیگا گویا کہ ملک الموت نے تیری روح قبض کرلی ۔ گویا کہ پنجۂ موت نے تجھ کو اُچک لیا ۔ گویا کہ زمین پھٹ گئی اور تجھ کو نگل لیا اور گویا کہ تقدیر اور غلبہ والی قدرت کی موجوں نے تجھ کو علم کے سمندر میں لیکر ڈبو دیا ۔ جو شخص اس مرتبہ پر پہنچ گیا اسکو اسباب کا اختیار کرنا مضر نہ ہوگا کیونکہ اسباب اسکے ظاہر پر رہینگے نہ کہ باطن پر اور اسباب دوسروں کے لئے ہونگے نہ کہ اس کے لئے صاحبو ۔ اگر میرے کہنے کے موافق اسباب اور انکے ساتھ تعلق کو اپنے دلوں سے پوری طرح نکالدینے پر تمکو قدرت نہ ہو تو کچھ حصہ تو ضرور ہونا چاہیئے کہ کل پر قدرت نہ ہو تو کیا بعض سے بھی کمی کر لی جائے ؟

صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول تفرغوا من ہموم
الدنیا ما استطعتم۔ یا غلام ان قدرت
ان تتفرغ من ہموم الدنیا فافعل ۝ والا
فہرول بقلبک الی الحق عز وجل ۝ وتعلق بذیل
رحمتہ حتی یخرج ہم الدنیا من قلبک ہو القادر
علی کل شیء ۝ العالم بکل شیء بیدہ کل شیء ۝
الزم بابہ ۝ وسلہ ان یطہر قلبک من غیرہ ۝ و
یملاہ بالایمان والمعرفۃ لہ والعلم بہ الغنی بہ
عن خلقہ ۝ سلہ ان یعطیک الیقین ۝ ویونس قلبک
بہ ویشغل جوارحک بطاعتہ ۝ اطلب الکل منہ
لا من غیرہ ۝ لا تذل لمخلوق مثلک ۝ بل یکون
لہ لا لغیرہ ۝ ومعاملتک معہ ولہ لا غیرہ یا
غلام فقہ اللسان بلا عمل القلب لا یخطیک
الی الحق خطوۃ ۝ السیر سیر القلب القرب
قرب الاسرار ۝ العمل عمل المعانی مع حفظ
حدود الشرع بالجوارح ۝ والتواضع للّٰہ عز
وجل لعبادہ ۝ من جعل لنفسہ وزنا فلا وزن
لہ ۝ من اظہر اعمالہ للخلق فلا عمل لہ ۝
الاعمال تکون فی الخلوات ۝ لا تظہر فی الجلوات
سوی الفرائض التی لا بد من اظہارہا قد بنی
تفریطک فی احکامک للاساس ۝ ما ینفعک
احکامک للبناء الذی فوقہ ۝ اذا تغیر
البناء والاساس محکم قدرت عن تجبر
البناء ۝ اساس الاعمال التوحید والاخلاص فمن
لا توحید لہ والاخلاص لہ لا عمل لہ ۝

ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا کے تفکرات سے
فارغ بنو جہانتک بھی ہو سکے **صاحبزادہ** اگر افکارِ دنیا سے
فارغ ہونے کی تجھ میں طاقت ہے تو ضرور ایسا کر ورنہ بھاگ
اپنے قلب سے حق تعالےٰ کی طرف اور اسکی رحمت کے دامن سے
چمٹ جا یہانتک کہ وہ دنیا کے تفکرات کو تیرے قلب سے نکال باہر
کرے کہ وہ قادر ہے ہر چیز پر واقف ہے ہر چیز سے اور اسکے اختیار
میں ہے ہر چیز۔ پس اسکے دروازہ کو لازم پکڑ اور اس سے سوال
کر کہ پاک کر دے تیرے قلب کو اپنے غیر سے اور اسکو بھر دے ایمان اور اپنی
معرفت اور اپنے علم اور اپنی غنا سے کہ مخلوق کی تجھ کو پروا نہ رہے۔
اس سے سوال کر کہ تجھ کو عطا فرمائے یقین اور اپنے ساتھ مانوس بنائے
تیرے قلب کو اور مشغول رکھے تیرے اعضاء کو اپنی طاعت میں۔ سب کچھ
اس سے مانگ نہ کہ کسی دوسرے سے۔ اپنی جیسی مخلوق کے سامنے ذلیل
مت بن بلکہ سوال بھی اسی سے ہو غیر سے نہ ہو اور سارا معاملہ بھی
اسی سے اور اسی واسطے رہے نہ غیر کے واسطے **صاحبزادہ**۔ زبانی
علم قلب کے عمل کے بغیر تجھ کو حق کیطرف ایک قدم بھی نہ چلا سکے گا۔
رفتار قلب ہی کی رفتار ہے اور قرب باطن ہی کا قرب ہے اور عمل معانی
کا ہی عمل ہے بشرطیکہ اعضاء سے شریعت کی حدود کی محافظت ہو
اور اللہ کے بندوں کے سامنے اللہ واسطے تواضع۔ جس نے اپنے نفس کی
منزلت سمجھی اسکی کوئی منزلت نہیں، اور جس نے اپنے اعمال اپنے مخلوق
کے لئے کیے اسکا کوئی عمل نہیں۔ اعمال خلوتوں ہی میں ہوتے ہیں۔
جلوتوں میں نہیں ہوتے بجز فرائض کے کہ انکا ظاہر کرنا ضروری ہے
تو اول بنیاد کے مضبوط کرنے میں کوتاہی کر چکا ہے پس اب اسکے اوپر چنائی
کی مضبوطی تجھ کو مفید نہ ہو گی اگر بنیاد مضبوط ہو اور اوپر تعمیر میں تغیر آ جائے
تو تعمیر کی تلافی تجھ سے ہو سکتی ہے۔ اعمال کی بنیاد توحید اور اخلاص ہے
پس جس کے پاس توحید اور اخلاص نہ ہو اسکے پاس کوئی عمل نہیں

أَحْكِمْ أَسَاسَ عَمَلِكَ بِالتَّوْحِيْدِ وَالْإِخْلَاصِ ثُمَّ
ابْنِ الْأَعْمَالَ بِحَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَقُوَّتِهِ لَا
بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ يَدُ التَّوْحِيْدِ هِيَ الْبَانِيَةُ لَا
يَدُ الشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ الْمُوَحِّدُ هُوَ الَّذِيْ يَرْتَفِعُ
قَمَرُ عَمَلِهِ أَمَّا الْمُنَافِقُ فَلَا اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنَنَا
وَبَيْنَ النِّفَاقِ فِيْ جَمِيْعِ أَحْوَالِنَا وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اَلْمَجْلِسُ السَّابِعُ

قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ يَوْمِ الْأَحَدِ فِي الرِّبَاطِ
سَابِعَ عَشَرَ شَوَّالَ سَنَةَ خَمْسٍ أَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَفْرِغْ
عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَأَكْثِرْ عَطَاءَهُ
لَنَا وَارْزُقْنَا الشُّكْرَ عَلَيْهِ إِلٰى آخِرِ الدُّعَاءِ
ثُمَّ قَالَ يَا قَوْمُ اصْبِرُوْا فَإِنَّ الدُّنْيَا كُلَّهَا آفَاتٌ
وَمَصَائِبُ وَالنَّادِرُ مِنْهَا غَيْرُ ذٰلِكَ مَا مِنْ نِعْمَةٍ
إِلَّا وَفِيْ جَنْبِهَا نِقْمَةٌ مَا مِنْ فَرْحَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا
تَرْحَةٌ مَا مِنْ سَعَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ضِيْقٌ اَعْطُوا الدُّنْيَا
حَيَاتَكُمْ وَتَنَاوَلُوْا أَقْسَامَكُمْ مِنْهَا بِيَدِ الشَّرْعِ فَإِنَّهُ
هُوَ الدَّوَاءُ فِيْ تَنَاوُلِ مَا يُؤْخَذُ مِنَ الدُّنْيَا يَا
غُلَامُ خُذِ الْأَقْسَامَ بِيَدِ الشَّرْعِ إِذَا كُنْتَ
مُرِيْدًا وَبِيَدِ الْأَمْرِ إِذَا كُنْتَ خَاصًّا صِدِّيْقًا
وَبِيَدِ فِعْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ إِذَا كُنْتَ فَانِيًا وَّ
وَاصِلًا مُقَرَّبًا يُسَاقُ إِلَيْكَ وَالْأَمْرُ يَأْمُرُكَ
يَنْهَاكَ وَالْفِعْلُ يَتَحَرَّكُ فِيْكَ اَلْخَلْقُ عَلٰى

مضبوط کر اپنے عمل کی بنیاد کو بذریعہ توحید کے اور اخلاص کے اس کے
بعد اعمال کی تعمیر کر اللہ کی طاقت اور قدرت سے نہ کہ اپنی طاقت اور
قدرت سے ۔ توحید ہی کا ہاتھ ہے جو تعمیر کرتا ہے شرک اور نفاق
کا ہاتھ نہیں کرتا۔ موحد ہی وہ شخص ہے جس کے عمل کا ماہتاب
اونچا اٹھتا ہے منافق کا نہیں اٹھتا ۔ یا اللہ دُور فرما ہم کو نفاق
سے ہماری جملہ حالتوں میں اور عطا فرما ہمکو دنیا میں بھی خوبی اور
آخرت میں بھی خوبی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے ۔

ساتویں مجلس

(یوم یک شنبہ ۱۷؍ شوال ۵۴۵ھ خانقاہ شریف)

یا اللہ رحمت نازل فرما محمد اور آل محمد پر اور ڈال ہم پر صبر اور جمائے
رکھ ہمارے پاؤں اور کثیر فرما ہمارے لئے اپنی عطا اور اسپر شکر
گزاری ہمکو نصیب فرما الخ۔ صاحبو صبر اختیار کرو کہ دنیا ساری
ہی آفتوں اور مصیبتوں کا مجموعہ ہے بجز شاذ نادر کے سو اس کا
اعتبار نہیں کوئی نعمت ایسی نہیں جس کے پہلو میں مصیبت نہ ہو
کوئی خوشی نہیں جس کے ساتھ غم نہ ہو اور کوئی فراخی نہیں جس کے
ساتھ تنگی نہ ہو۔ دنیا عطا کرو اپنی زندگانی کو اور کھاؤ اسمیں سے
جو تمہارا مقسوم ہے شریعت کے ہاتھ سے کہ وہی دوا ہے اس شے
کے کھانے میں جو دنیا سے حاصل کیجائے صاحبزادہ جس وقت
تو مرید ہونے کے درجہ میں ہے تو اپنا مقسوم حاصل کر شریعت کے
ہاتھ سے اور جب تو خاص اور صدیق بنجائے تو امر الٰہی کے ہاتھ سے
مقسوم حاصل کر اور جب تو ہو جائے مطیع و واصل اور مقرب تو فعل
خداوندی کے ہاتھ سے لے کہ خود بخود تیرا مقسوم تیری جانب پہنچایا
جائیگا اور حکم دینے والا تجھ کو حکم دیگا وہی تجھ کو روکیگا اور فعل
حق تیرے اندر حرکت کریگا (کہ تجھ سے کام لینا تیرا کام نہ رہیگا)

ثَلَاثَةُ اَضْرُبٍ: عَامِّيٌّ: وَخَاصِّيٌّ: وَخَاصُّ الْخَاصِّ: فَالْعَامِّيُّ: هُوَ الْمُسْلِمُ الْمُتَّقِي: يَاْخُذُ الشَّرْعَ بِيَدِهٖ: يَلْتَزِمُ الشَّرِيْعَةَ: وَلَا يُفَارِقُهَا: يَعْمَلُ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ فَاِذَا تَمَّ هٰذَا فِیْ حَقِّهٖ: وَعَمِلَ بِهٖ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا: صَارَ قَلْبًا مُنَوَّرًا يُبْصِرُ بِهٖ فَاِذَا اَخَذَ شَيْئًا مِنْ يَدِ الشَّرْعِ اسْتَغْنٰى قَلْبُهٗ وَطَلَبَ اِلْهَامَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لِاَنَّ اِلْهَامَهٗ عَامٌّ فِیْ كُلِّ شَيْءٍ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا: فَيَتَّقِیْ قَلْبُهٗ وَيَنْتَظِرُ اِلْهَامَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَامَتُهٗ بِاَخْذِ ظَاهِرِ الْاَمْرِ: وَهُوَ اَنَّ مَا فِیْ دُكَّانِ هٰذَا الْمُتَعَيِّشِ مِلْكُهٗ وَبِيَدِهٖ ثُمَّ يَرْجِعُ وَيَسْتَضِيْءُ بِنُوْرِ قَلْبِهٖ وَيَنْظُرُ مَا عِنْدَهٗ فِیْ ذٰلِكَ: وَهٰذَا بَعْدَ فَرَاغِهٖ مِنَ الْعَمَلِ بِالشَّرْعِ: عِنْدَ قُوَّةِ اِيْمَانِهٖ وَتَوْحِيْدِهٖ بَعْدَ خُرُوْجِ قَلْبِهٖ مِنَ الدُّنْيَا وَالْخَلْقِ: وَقَطْعِ فَيَافِيْهَا وَعُبُوْرِ بُحُوْرِهَا: حِيْنَئِذٍ يَاْتِيْهِ الصُّبْحُ: يَاْتِيْهِ نُوْرُ الْاِيْمَانِ: نُوْرُ الْقُرْبِ مِنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ: نُوْرُ الْعِلْمِ نُوْرُ الصَّبْرِ: نُوْرُ الْمَوَدَّةِ وَالطُّمَاْنِيْنَةِ

مخلوق تین طرح کی ہے۔ عامی اور خاص اور خاص الخاص۔ پس عامی تو وہ پرہیزگار مسلمان ہے جو شریعت کو اپنے ہاتھ میں لے کر اسکا پابند رہتا ہے اور اس سے جدا نہیں ہوتا کہ عمل کرتا ہے حق تعالیٰ کے اس ارشاد پر کہ جو کچھ تمکو رسول عطا فرمادیں اسکو لو اور جس سے منع فرمادیں اس سے باز آؤ۔ پس جب یہ اتباع شریعت پورا ہو جاتا اور مسلمان اس پر ظاہر و باطن کے ساتھ عمل کرتا رہتا ہے تو قلب منور بنجاتا ہے کہ اس سے دیکھنے لگتا ہے پھر جب یہ شخص شریعت کے ہاتھ سے کوئی چیز لیتا ہے تو اسکا قلب اس سے استغنا برتتا اور طلب کرتا ہے حق تعالیٰ کے الہام کو کہ اسکا الہام ہر چیز کو شامل ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ نے الہام فرمایا ہر نفس کو اسکا تقویٰ اور اسکی بدکاری۔ پس اسکا قلب متقی بنتا اور منتظر رہتا ہے حق تعالیٰ کے الہام اور اسکی علامت کا ظاہر صورت حال لیکر اور وہ یہ ہے کہ اس کا دکاندار کی دکان میں جو کچھ مال ہے (ظاہر حال اسکا گواہ ہے) کہ اسی کا مملوک اور اسی کا مقبوض ہے (پس اس سے خرید کر استعمال کرنیکی شرعاً اجازت ہے اور تقوے کا خلاف نہیں یہ تو ابتدائی درجہ ہے (مرید اور عامی کا) اسکے بعد لوٹتا اور اپنے قلب کے نور سے روشنی چاہتا اور غور کرتا ہے کہ اسکے اندر قلب کے نزدیک کیا خرابی ہے (پس باستفتاء قلب اسمیں کوئی مضرت مثلاً اسکی لذت سے شہوت نفس کے قوی ہونیکا اندیشہ یا مال مملوکہ میں غصب یا رشوت سے خریدے ہوئے کا احتمال پاتا ہے تو استعمال سے رک جاتا ہے۔ یہ درجہ ہے خاص اور صدیق کا) اور یہ مرتبہ شرع پر عمل سے فارغ ہوکر ایمان اور توحید کی قوت کے وقت اور قلب کے دنیا اور مخلوق کے نکل جانے اس کے جنگلوں کو قطع اور سمندروں کو عبور کرلینے کے بعد حاصل ہوتا ہے اسوقت اسکے پاس صبح شے آتی ہے ایمان کا نور آتا ہے رب عزوجل کے قرب کا نور آتا ہے علم کا نور آتا ہے صبر کا نور آتا ہے اور سکو،

كُلُّ هٰذِهِ الثَّمَرَةِ بَعْدَ اَدَاءِ حُقُوْقِ الشَّرْعِ
وَبَرَكَةُ مُتَابَعَتِهٖ ؕ وَاَمَّا الْاَبْدَالُ وَهُمْ
خَوَاصُّ الْخَوَاصِّ ؕ فَيَسْتَفْتُوْنَ ثُمَّ يَنْظُرُوْنَ
اَمْرَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؕ وَفِعْلَهٗ وَتَحْرِيْكَهٗ وَ
اِلْهَامَهٗ فَمَا وَرَاءَ هٰذِهِ الثَّلَاثَةِ هَلَاكٌ
فِيْ هَلَاكٍ ؕ سُقْمٌ فِيْ سُقْمٍ حَرَامٌ فِيْ حَرَامٍ
صُدَاعٌ فِيْ رَاسِ الدِّيْنِ ؕ دُبَيْلَةٌ فِيْ قَلْبِهٖ
سِلٌّ فِيْ جَسَدِهٖ ؕ يَا قَوْمُ يَكُوْنُ تَصَارِيْفُهٗ
فِيْكُمْ لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ؕ هَلْ تَثْبُتُوْنَ
اَوْ تَنْهَزِمُوْنَ هَلْ تُصَدِّقُوْنَ اَوْ تُكَذِّبُوْنَ
مَنْ لَّا يُوَافِقُ الْقَدَرَ لَا يُرَافِقُ وَلَا يُوَافَقُ ؕ
مَنْ لَّمْ يَرْضَ بِالْاَقْضِيَةِ لَا يَرْضٰى عَنْهُ ؕ
مَنْ لَّمْ يُعْطِ لَا يُعْطٰى ؕ مَنْ لَّمْ يَزِرْ لَا يَرْكَبُ
يَا جَاهِلُ تُرِيْدُ تُغَيِّرُ وَتُبَدِّلُ مَا يُرِيْدُ
اَنْتَ اِلٰهٌ ثَانٍ ؕ تُرِيْدُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
يُوَافِقُكَ ؕ هٰذَا بِالْعَكْسِ اِعْكِسْ تُصِبْ
لَوْلَا الْاَقْدَارُ لَمَا عُرِفَتِ الدَّعَاوِي الْكَاذِبَةُ
عِنْدَ التَّجَارِبِ تَتَبَيَّنُ الْجَوَاهِرُ ؕ اَنْكِرْ عَلٰى
نَفْسِكَ اِنْكَارَهَا عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؕ
اِذَا كُنْتَ مُنْكِرًا عَلٰى نَفْسِكَ قَدَرْتَ عَلَى
الْاِنْكَارِ عَلٰى غَيْرِكَ عَلٰى قَدْرِ قُوَّةِ
اِيْمَانِكَ تُزِيْلُ الْمُنْكَرَاتِ ؕ
وَعَلٰى قَدْرِ ضُعْفِهٖ
تَقْعُدُ فِيْ
بَيْتِكَ ؕ

اطمینان کا نور آتا ہے - یہ سارا ثمرہ شریعت کے حقوق ادا کرنیکے بعد اور اسی کے اتباع کی برکت سے حاصل ہوتا ہے اور جو حضرات ابدال خاص الخاص ہوتے ہیں یہ اوّل فتویٰ لیتے ہیں شریعت سے اس کے بعد منتظر رہتے ہیں حکم خداوندی کے پھر اس کے فعل کے اس کے حرکت دینے اور اسکے الہام فرمانے کے - پس ان تینوں درجوںکے سوا تو جو کچھ ہے وہ تباہی در تباہی ہے بیماری در بیماری ہے - حرام در حرام ہے درد ہے دین کے سر کا دُمّل ہے دین کے قلب کا اور سِل ہے دین کے بدن کی (جو مارے بغیر پیچھا چھوڑنیوالی نہیں) **صاحبو**۔ حق تعالےٰ اپنے طرح طرح کے تصرفات تمہارے اندر جاری فرماتا ہے تاکہ دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو آیا جمے رہتے ہو یا بھاگ کھڑے ہوتے ہو؟ آیا تصدیق کرتے ہو یا تکذیب جو شخص تقدیر کی موافقت نہ کرے گا اس کو رفیق نصیب ہوگا نہ توفیق - جو قضاءِ خداوندی پر راضی نہ ہوگا - حق تعالیٰ اس سے راضی نہ ہوگا - جو دیگا نہیں وہ لیگا بھی نہیں اور جو بوجھ نہ اُٹھائے گا وہ سوار بھی نہ ہوگا **اے نادان!** تو چاہتا ہے کہ جس شے کو چاہے بدلدے - کیا تو دوسرا معبود ہے؟ چاہتا ہے کہ اللہ عزوجل تیری موافقت کرے؟ یہ معاملہ برعکس ہوگیا اسکا عکس کر راہِ صواب پالئے" اگر تقدیری احکامات نہ ہوتے تو جھوٹے دعوؤں کی شناخت نہ ہوتی - تجربوں ہی سے جواہرات کھُلتے ہیں - تیرا نفس جیسا حق تعالیٰ کے حکم پر راضی ہونے سے منکر ہے ایسا تو اپنے نفس کا منکر بن کیونکہ جب تو اپنے نفس کو انکار کرنے پر قادر ہوگا تو دوسروں پر بھی انکار کی قدرت رکھیگا (یعنی نافرمانوں کو خلاف شرع اُمور سے روک سکے گا) اپنے ایمان کی قوت کیموافق تو خلاف شرع باتوں کو مٹا سکتا ہے اور جتنا اسمیں ضعیف ہوگا اُسیقدر (بزدل و مداہن بنیگا) اور اپنے گھر میں گھُس کر بیٹھے گا

وَتَتَحَارَسُ عَنْ اِزَالَتِهَا ؛ اَقْدَامُ الْاِيْمَانِ
هِيَ الَّتِيْ تَثْبُتُ عِنْدَ لِقَاءِ شَيَاطِيْنِ الْاِنْسِ
وَالْجِنِّ ؛ هِيَ الَّتِيْ تَثْبُتُ عِنْدَ نُزُوْلِ الْبَلَايَا
وَالْاٰفَاتِ ؛ اَقْدَامُ اِيْمَانِكَ لَا ثُبَاتَ لَهَا ؛
فَلَا تَدَّعِي الْاِيْمَانَ اَبْغِضِ الْكُلَّ وَاَحِبَّ
خَالِقَ الْكُلِّ فَاِنْ شَاءَ هُوَ اَنْ يُحَبِّبَ اِلَيْكَ
شَيْئًا مِمَّا اَبْغَضْتَ كُنْتَ مَحْفُوْظًا فِيْهِ لِاَنَّهُ
هُوَ الْمُحَبِّبُ ؛ لَا اَنْتَ ؛ وَلِهٰذَا قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ اِلَيَّ مِنْ
دُنْيَاكُمْ ثَلَاثٌ اَلطِّيْبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ
قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ حُبِّبَ اِلَيْهِ بَعْدَ الْبُغْضِ
وَالتَّرْكِ وَالزُّهْدِ وَالْاِعْرَاضِ فَرِّغْ اَنْتَ
قَلْبَكَ مِمَّا سِوَاهُ ؛ حَتّٰى يُحَبِّبَ هُوَ اِلَيْكَ
مَا يَشَاءُ مِنْ ذٰلِكَ ؛

اَلْمَجْلِسُ الثَّامِنُ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ عَشِيَّةً
بِالْمَدْرَسَةِ تَاسِعَ عَشَرَ شَوَّالَ خَمْسِ سَنَةِ وَاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ
اَلْمُرَائِيْ ثَوْبُهُ نَظِيْفٌ ؛ وَقَلْبُهُ نَجِسٌ ؛ يَزْهَدُ
فِي الْمُبَاحَاتِ وَيَكْسَلُ عَنِ الْاِكْتِسَابِ ؛
وَيَاْكُلُ بِدِيْنِهِ ؛ وَلَا يَتَوَرَّعُ جُمْلَةً
يَاْكُلُ الْحَرَامَ الصَّرِيْحَ ؛ يَخْفٰى
اَمْرُهُ عَلَى الْعَوَامِّ ؛ وَلَا يَخْفٰى
عَلَى الْخَوَاصِّ ؛

اور ان کے مٹانے سے گونگا بنے گا۔ ایمان ہی کے پاؤں ہیں جو انسان جنات دونوں قسم کے شیطانوں کی جنگ کے وقت جم سکتے ہیں وہی ہیں جو بلاؤں اور آفتوں کے نزول کے وقت ثابت قدم رہ سکتے ہیں۔ تیرے ایمان کے پاؤں کو جماؤ نہیں ہے۔ پس ایمان کا مدعی مت بن۔ سب کو مبغوض سمجھ اور سب کے پیدا کرنیوالے کو محبوب بنا۔ پھر اگر وہ چاہے گا کہ ان چیزوں میں سے جنکو تونے مبغوض سمجھا ہے کسی چیز کو تیرا محبوب بنادے تو اس کے متعلق تیری حفاظت رکھی جائے گی (کہ وہ قلب کو حادی ہو کر حجاب نہ بنے گی) کیونکہ اس وقت میں محبوب بنانیوالا وہ خود ہے تو نہیں اور اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ محبوب بنادی گئی ہیں میری جانب تمہاری دنیا میں سے تین چیزیں خوشبو اور عورتیں اور تجویز کی گئی ہے میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں" یہ چیزیں آپ کی محبوب بنائی گئیں مبغوض سمجھنے اور چھوڑنے کے بعد بے رغبت ہونے اور روگردانی کے بعد۔ تو اپنے قلب کو جملہ ماسوی اللہ سے خالی بنالے تاکہ پھر وہ خود اس میں سے جس چیز کو چاہے تیرا محبوب بنادے۔

آٹھویں مجلس

(وقت شام ؛ یوم سہ شنبہ ؛ ۱۹ شوال ۵۴۵ھ مدرسہ معمورہ)

ریاکار کا صرف کپڑا صاف ہے مگر قلب نجس کہ زاہد بنتا ہے مباح باتوں میں اور معاش سے کاہل بنتا (اور متوکل نام رکھ کر) دین کے ذریعہ سے کھاتا ہے (کہ لوگ بزرگ سمجھ کر خدمت کریں) اور پرہیز نہیں کرتا کسی چیز سے (کہ رشوت کا پیسہ ہو یا سود کا سب ہضم کر لیتا ہے) صریح حرام کھا رہا ہے عوام پر اس کی حالت مخفی ہے مگر خواص پر مخفی نہیں۔

كُلُّ زُهْدِهٖ وَطَاعَتِهٖ عَلٰى ظَاهِرِهٖ ؛ ظَاهِرُهٗ عَامِرٌ
وَبَاطِنُهٗ خَرَابٌ وَيْلَكَ طَاعَةُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ
بِالْقَلْبِ لَا بِالْقَالَبِ ؛ كُلُّ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ تَتَعَلَّقُ
بِالْقُلُوْبِ وَالْاَسْرَارِ وَالْمَعَانِيْ ؛ تَعَرَّ مِمَّا اَنْتَ
فِيْهِ حَتّٰى اٰخُذَ لَكَ مِنَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ كِسْوَةً
لَا تَبْلٰى عَوْمِنُ ؛ اِخْلَعْ اَنْتَ حَتّٰى يَكْسُوَكَ هُوَ
اِخْلَعْ ثِيَابَ تَوَانِيْكَ فِيْ حُقُوْقِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ
اِخْلَعْ ثِيَابَ وُقُوْفِكَ مَعَ الْخَلْقِ وَشِرْكِكَ
بِهِمْ ؛ اِخْلَعْ ثِيَابَ الشَّهَوَاتِ وَالرُّعُوْنَاتِ
وَالْعُجْبِ وَالنِّفَاقِ وَحُبِّكَ لِلْقَبُوْلِ عِنْدَ الْخَلْقِ
وَاِقْبَالِهِمْ عَلَيْكَ وَعَطَايَاهُمْ لَكَ اِخْلَعْ ثِيَابَ
الدُّنْيَا وَالْبَسْ ثِيَابَ الْاٰخِرَةِ ؛ اِنْخَلِعْ مِنْ
حَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَوُجُوْدِكَ ؛ وَاسْتَطْرِحْ
بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ بِلَا حَوْلٍ وَّلَا
قُوَّةٍ وَّلَا وُقُوْفٍ مَّعَ سَبَبٍ وَّلَا شِرْكٍ
بِشَيْءٍ مِّنَ الْمَخْلُوْقَاتِ ؛ فَاِذَا فَعَلْتَ هٰذَا
رَاَيْتَ الْاَلْطَافَ حَوَالَيْكَ ؛ تَاْتِيْكَ رَحْمَتُهٗ
تَجْمَعُكَ ؛ وَنِعْمَتُهٗ وَمِنَّتُهٗ تَكْسُوْكَ وَ
تَضُمُّكَ اِلَيْهَا ؛ اُهْرُبْ اِلَيْهِ ؛ اِنْقَطِعْ اِلَيْهِ عُرْيَانًا
بِلَا اَنْتَ وَغَيْرِكَ ؛ سِرْ اِلَيْهِ مُنْقَطِعًا مُنْفَصِلًا
عَنْ غَيْرِهٖ سِرْ اِلَيْهِ مُتَفَرِّدًا مُفَارِقًا ؛ حَتّٰى يَجْمَعَكَ
وَيُوْصِلَكَ بِقُوَى ظَاهِرِكَ وَبَاطِنِكَ حَتّٰى لَوْ
عَلَّقَ الْاَكْوَانَ عَلَيْكَ وَحَمَّلَكَ جَمِيْعَ الْاَثْقَالِ
لَا يَضُرُّكَ ذٰلِكَ ؛ بَلْ يَحْفَظُكَ فِيْهِ مَنْ اَفْنَى
الْخَلْقَ بِيَدِ تَوْحِيْدِهٖ وَاَفْنٰى

ان کا سارا زہد اور ساری اطاعت ظاہر ہی میں ہے اسکا ظاہر آباد ہے اور باطن ویران۔ تجھ پر افسوس اللہ کی طاعت قلب سے ہوتی ہے قالب سے نہیں۔ ان ساری چیزوں کا تعلق قلوب اور اسرار اور معانی سے ہے۔ تو جس حال میں ہے اس سے برہنہ بن تاکہ میں تیرے لئے حق تعالیٰ سے وہ لباس حاصل کردوں جو کبھی پرانا نہ ہوگا۔ تو کپڑے اتار یہاں تک کہ وہ خود ہی تجھکو پہنائے اللہ عزوجل کے حقوق کے متعلق اپنی کاہلی کے کپڑے اتار مخلوق کے ساتھ قیام کرنے اور انکو خدا کا شریک ٹھیرانے کے کپڑے اتار شہوتوں رعونتوں خود ستائی نفاق اور مخلوق کے نزدیک اپنے مقبول ہونے انکو اپنی طرف متوجہ کرنے اور تجھ کو عطایا دینے کی محبت و خواہش کے کپڑے اتار۔ دنیا کے کپڑے اتار۔ اور آخرت کے کپڑے پہن۔ اپنی طاقت اور قدرت اور وجود سے باہر نکل اور حق عزوجل کے حضور میں بے قدرت و بے طاقت بن کر جا پڑ کہ نہ سبب پر نظر ہو اور نہ مخلوق میں سے کسی چیز کو (مختار سمجھ کر) اسکا شریک کرے جب تو ایسا کریگا تو دیکھے گا اسکی عنایتیں اپنے اردگرد تیرے پاس آئیں گی اسکی رحمت تجھ کو اکٹھا کریگی اسکی نعمت اور احسان تجھ کو لباس پہنائیگا اور اپنے اندر چپٹا لیگا بھاگ اسکی طرف اسی کا ہو رہ سب سے منقطع اور برہنہ ہو کر اپنے آپ سے بھی اور غیر سے بھی۔ چل اسکی طرف جدا ہو کر ماسویٰ سے چل اس کی طرف شکستہ اور صاحب فراق بن کر کہ وہ تجھ کو اکٹھا کریگا اور تیری ظاہری اور باطنی قوتوں کے جوڑ سارے مضبوط کردیگا کہ سارے عالم بند کرکے سب کا بوجھ بھی تجھ پر لاد دیا جائیگا تو وہ تجھ کو نقصان نہ پہنچا سکے گا کیونکہ وہ خود تیری حفاظت فرمائیگا۔ جس شخص نے مخلوق کو فنا کردیا اپنی توحید کے ہاتھ سے (کہ حق تعالےٰ کے سوا کسی کو صاحب ارادہ و اختیار نہ سمجھا)

الدُّنْيَا بِيَدِ زُهْدِهٖ وَاَفْنٰى مَاسِوٰى رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ بِيَدِ الرَّغْبَةِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الصَّلَاحَ وَالنَّجَاحَ وَحَظِيَ بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ عَلَيْكُمْ بِاِمَاتَةِ نُفُوْسِكُمْ وَاَهْوِيَتِكُمْ وَشَيَاطِيْنِكُمْ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا عَلَيْكُمْ بِالْمَوْتِ الْخَاصِّ قَبْلَ الْمَوْتِ الْعَامِّ يَا قَوْمُ اَجِيْبُوْنِيْ فَاِنِّيْ دَاعِيَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَدْعُوْكُمْ اِلٰى بَابِهٖ وَطَاعَتِهٖ لَا اَدْعُوْكُمْ اِلٰى نَفْسِيْ اَلْمُنَافِقُ لَيْسَ يَدْعُو الْخَلْقَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ هُوَ دَاعٍ اِلٰى نَفْسِهٖ هُوَ طَالِبُ الْحُظُوْظِ وَالْقَبُوْلِ طَالِبُ الدُّنْيَا يَا جَاهِلُ تَتْرُكُ سَمَاعَ هٰذَا الْكَلَامِ وَتَقْعُدُ فِيْ صَوْمَعَتِكَ مَعَ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ تَحْتَاجُ اَوَّلًا اِلٰى صُحْبَةِ الشُّيُوْخِ وَقَتْلِ النَّفْسِ وَالطَّبْعِ وَمَاسِوَى الْمَوْلٰى عَزَّوَجَلَّ تَلْزَمُ بَابَ دُوْرِهِمْ اَعْنِي الشُّيُوْخَ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ تَنْفَرِدُ عَنْهُمْ وَتَقْعُدُ فِيْ صَوْمَعَتِكَ وَحْدَكَ مَعَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فَاِذَا تَمَّ هٰذَا لَكَ صِرْتَ دَوَاءً لِلْخَلْقِ هَادِيًا مَهْدِيًّا بِاِذْنِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ اَنْتَ لِسَانُكَ وَرِعٌ وَقَلْبُكَ فَاجِرٌ لِسَانُكَ يَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَقَلْبُكَ يَعْتَرِضُ عَلَيْهِ ظَاهِرُكَ مُسْلِمٌ وَبَاطِنُكَ كَافِرٌ ظَاهِرُكَ مُوَحِّدٌ وَبَاطِنُكَ مُشْرِكٌ زُهْدُكَ عَلٰى ظَاهِرِكَ دِيْنُكَ عَلٰى ظَاهِرِكَ وَبَاطِنُكَ خَرَابٌ كَبَيَاضٍ عَلٰى بَيْتِ الْمَاءِ (اَيِ الْخَلَاءِ) وَقُفْلٍ عَلٰى مَزْبَلَةٍ اِذَا كُنْتَ هٰكَذَا خَيَّمَ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَلْبِكَ وَجَعَلَهٗ مَسْكَنًا لَهٗ اَلْمُؤْمِنُ يَبْتَدِئُ بِعِمَارَةِ بَاطِنِهٖ

اور جس نے فنا کر دیا دنیا کو اپنے زہد کے ہاتھ سے اور فنا کر دیا ما سویٰ اللہ کو رغبتِ خدا کے ہاتھ سے پس اس نے صلاح و کامیابی کو جمع کرلیا اور دنیا و آخرت سے بہرہ یاب ہوا اپنے مرنے سے پہلے اپنے نفسوں کے مارنے کو اور اپنی خواہشوں اور اپنے شیطانوں کے مارنے کو ضروری سمجھو عام موت سے پہلے خاص موت کو لازم پکڑو صاحبو۔ میرا کہنا مانو کہ میں اللہ تعالیٰ کا داعی ہوں کہ تم کو بلاتا ہوں اس کے دروازہ پر اور اس کی طاعت کی طرف اپنے نفس کیطرف نہیں بُلاتا۔ منافق شخص مخلوق کو اللہ کی طرف نہیں بُلایا کرتا وہ اپنے نفس کیطرف بلایا کرتا ہے۔ وہ طالب ہوتا ہے لذتوں کا اور لوگوں میں قبولیت کا اور وہ طالب ہوتا ہے دُنیا کا اے نادان! تو اس (میرے کلام کے سننے کو چھوڑتا اور اپنے نفس اور اپنی خواہش کو لیکر اپنے عبادت خانہ میں جا بیٹھا ہے۔ اور ضرورت تجھ کو مشائخ کی صحبت اختیار کرنے اور نفس کو طبیعت کو اور جملہ ما سویٰ اللہ کو قتل کرنیکی ہے کہ مشائخ کے گھروں کے دروازہ کو چیٹ جائے اسکے بعد تو ان سے علیحدہ ہو کر تنہا اپنے حق عزوجل کیساتھ عبادت خانہ میں بیٹھ سکے گا۔ پھر جب یہ حالت تیری کامل ہو جائیگی تب تو باذن اللہ مخلوق کے لئے دوا اور رہنما و راہ یاب بنجائیگا۔ تیری زبان پرہیزگار ہے مگر قلب فاجر تیری زبان اللہ تعالیٰ کی حمد کرتی ہے مگر قلب تیرا اس پر اعتراض کر رہا ہے۔ تیرا ظاہر مسلمان ہے مگر اندر و کافر تیرا بیرون موحد ہے مگر باطن مشرک، تیرا زہد تیرے ظاہر ہی پر ہے۔ تیرا دین صرف ظاہر ہی پر ہے اور باطن تیرا خراب ہے جیسے بیت الخلاء پر قلعی اور نجاست کی گدڑی پر سُوکھا درخت۔ جب تیری ایسی حالت ہے تو شیطان نے تیرے قلب پر ڈیرہ لگالیا اور اس کو اپنا مسکن بنالیا۔ مومن اول اپنا باطن معمور

ثُمَّ بِعِمَارَةِ ظَاهِرِهٖ ؛ كَالَّذِي يَعْمَلُ دَارًا ؛ يُنْفِقُ عَلَى الدَّاخِلِ مِنْهَا مَبَالِغَ مِنَ الْمَالِ وَبَابُهَا خَرَابٌ ؛ فَإِذَا أَكْمَلَ عِمَارَتَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ يَعْمَلُ بَابَهَا هٰكَذَا الْبِدَايَةُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرِضَاهُ ثُمَّ الْإِلْتِفَاتُ إِلَى الْخَلْقِ بِإِذْنِهٖ ؛ اَلْبِدَايَةُ بِتَحْصِيلِ الْآخِرَةِ ثُمَّ تَنَاوُلُ الْأَقْسَامِ مِنَ الدُّنْيَا ؛

اَلْمَجْلِسُ التَّاسِعُ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بُكْرَةَ الْجُمُعَةِ بِالْمَدْرَسَةِ ثَانِي وَعِشْرِينَ شَوَّالَ سَنَةَ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ حَبِيبَهٗ وَلٰكِنْ قَدْ يَبْتَلِيهِ ؛ اَلْمُؤْمِنُ يَثْبُتُ عِنْدَهٗ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مَا يَبْتَلِيهِ بِشَيْءٍ إِلَّا لِمَصْلَحَةٍ تَعْقُبُ ذٰلِكَ ؛ إِمَّا دُنْيَا أَوْ أُخْرَى ؛ فَهُوَ رَاضٍ بِالْبَلَاءِ ؛ وَصَابِرٌ عَلَيْهِ ؛ غَيْرُ مُتَّهِمٍ رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ شَغَلَهٗ رَبُّهٗ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْبَلَاءِ ؛ يَا مَشْغُولِينَ بِالدُّنْيَا ؛ دَعُوا عَنْكُمُ الْكَلَامَ فِي هٰذِهِ الْمَقَامَاتِ ؛ فَإِنَّكُمْ تَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِكُمْ لَا بِقُلُوبِكُمْ ؛ أَنْتُمْ مُعْرِضُونَ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ كَلَامِهٖ ؛ وَعَنْ أَنْبِيَائِهٖ وَأَتْبَاعِهِمْ عَلَى الْحَقِيقَةِ ؛ اَلَّذِينَ هُمْ خُلَفَاؤُهُمْ وَأَوْصِيَاؤُهُمْ ؛ أَنْتُمْ مُنَازِعُونَ الْمُقَدَّرَ وَالْقُدْرَةَ ؛ قَنَعْتُمْ بِعَطَايَا الْخَلْقِ مِنْ عَطَايَا الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَنِهٖ ؛ لَا كَلَامَ لَكُمْ مَسْمُوعٌ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔

کرتا ہے اس کے بعد ظاہر کو معمور کرتا ہے جیسے ایک شخص مکان بناتا ہے تو اس کے اندرونی حصہ پر بہت کچھ روپیہ خرچ کر دیتا ہے اور اسکا دروازہ ویران ہی پڑا رہتا ہے ۔ یہانتک کہ جب اندرون کی تعمیر سے فارغ ہو لیتا ہے تب اسکا دروازہ بناتا ہے اسی طرح اوّل اللہ تعالیٰ اور اس کی رضا جوئی ہے اسکے بعد اس کے اذن سے مخلوق کیطرف التفات کرنا۔ ابتدا آخرت کی تحصیل سے ہونی چاہیئے اس کے بعد دنیا میں جو کچھ مقسوم ہے اس کو کھانا مناسب ہے ۔

نویں مجلس

(وقت صبح ؛ یوم جمعہ ؛ ۲۲ر شوال ۵۴۵ھ مدرسہ معمورہ)

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا کہ "اللہ عذاب نہیں دیتا اپنے محبوب کو ولیکن آزمایش فرماتا ہے" مومن اس وقت ثابت قدم رہتا ہے اسکو یقین ہے کہ حق تعالےٰ جو اس کو کسی تکلیف میں مبتلا فرماتا ہے تو ضرور کسی مصلحت سے فرماتا ہے جو بعد میں حاصل ہوتی ہے خواہ دنیا میں ہو یا دین میں پس وہ بلا سے راضی اور اس پر صابر رہتا ہے اور اپنے رب پر تہمت نہیں دھرتا۔ اسکو مشغول بنا لیا ہے بلا سے اسکے رب نے کہ اسی وجہ سے بلا کی تکلیف محسوس نہیں ہوتی، اے دنیا میں مشغول رہنے والو ان مقامات میں گفتگو کرنا چھوڑو کیونکہ تم گفتگو کرتے ہو اپنی زبانوں سے نہ کہ اپنے قلوب سے ۔ تم روگرداں ہو اللہ عزوجل سے اسکے کلام سے، اسکے نبیوں سے اور انبیاء کے سچے متبعین سے جو انکے جانشین اور وصی ہیں ۔ تم منازعت کرنیوالے ہو مقدر سے اور قدرت سے تم اکتفا کر بیٹھے ہو مخلوق کی عطایا پر خالق کی عطایا اور اسکے احسانات کو چھوڑ کر نہ تمہاری بات قابلِ

وَعِنْدَ عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ ۞ حَتّٰى تَتُوْبُوْا وَتُخْلِصُوْا
بِالتَّوْحِيْدِ وَتَثْبُتُوْا عَلَيْهِمَا وَتُوَافِقُوا الْقَدَرَ
الْقَضَاءَ فِيْمَا لَكُمْ وَعَلَيْكُمْ ۞ فِيْمَا يُعِزُّ وَيُذِلُّ ۞
فِي الْغِنٰى وَالْفَقْرِ فِي الْعَافِيَةِ وَالْمَرَضِ فِيْمَا
تُحِبُّوْنَ وَفِيْمَا تَكْرَهُوْنَ **يَا قَوْمُ** تَابِعُوْا حَتّٰى
تُتَابَعُوْا ۞ اِخْدِمُوْا حَتّٰى تُخْدَمُوْا تَابِعُوا الْاَقْضِيَةَ
وَالْاَقْدَارَ وَاخْدِمُوْهَا حَتّٰى يَتَابَعُوْكُمْ وَ
يَخْدِمَكُمْ ۞ ذِلُّوْا لَهَا حَتّٰى تَذِلَّ لَكُمْ اَمَا سَمِعْتُمْ
كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ كَمَا تَكُوْنُوْا يُوَلّٰى عَلَيْكُمْ ۞
اَعْمَالُكُمْ عُمَّالُكُمْ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ لَيْسَ بِظَلَّامٍ
لِّلْعَبِيْدِ وَيُجَازِيْ عَلَى الْقَلِيْلِ بِالْكَثِيْرِ ۞ الصَّحِيْحُ
لَا يُسَمِّيْهِ فَاسِدًا ۞ وَالصَّادِقُ لَا يُسَمِّيْهِ
كَاذِبًا **يَا غُلَامُ** اِذَا خَدَمْتَ خُدِمْتَ وَ
اِذَا وَقَفْتَ وُقِفْتَ ۞ اِخْدِمِ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ
وَلَا تَشْتَغِلْ عَنْهُ بِخِدْمَةِ هٰؤُلَاءِ السَّلَاطِيْنِ
الَّذِيْنَ لَا يَضُرُّوْنَ وَلَا يَنْفَعُوْنَ ۞ اَيْشٍ
يُعْطُوْنَكَ ۞ يُعْطُوْنَكَ مَا لَمْ يُقْسَمْ لَكَ ۞
اَوْ يَقْدِرُوْنَ يُقَسِّمُوْنَ لَكَ شَيْئًا لَمْ
يُقَسِّمْهُ لَكَ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ ۞ لَا شَيْءَ
مُسْتَأْنَفٌ مِنْ عِنْدِهِمْ ۞ اِنْ قُلْتَ اِنَّ
عَطَاءَهُمْ مُسْتَأْنَفٌ مِنْ عِنْدِهِمْ كَفَرْتَ
اَمَا تَعْلَمُ اَنَّهُ لَا مُعْطِيَ وَلَا مَانِعَ وَلَا
ضَارَّ وَلَا نَافِعَ وَلَا مُقَدِّمَ وَلَا مُؤَخِّرَ
اِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَاِنْ قُلْتَ اِنِّيْ
اَعْلَمُ ذٰلِكَ

سماعت ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور نہ اسکے نیک بندوں کے نزدیک یہاں تک کہ تم توبہ کرو اور توبہ بھی اخلاص کیساتھ اور جمے رہو اس پر اور موافقت کرو قضا و قدر کی جو تمہارے لئے مفید ہو یا مضر، عزت دے یا ذلّت، تونگری کے متعلق ہو یا افلاس کے، صحت کے بارے میں ہو یا مرض کے اور ایسی ہو جو تم کو پیاری معلوم دے یا ایسے امر کے متعلق ہو جو تم کو ناگوار گزرے **صاحبو!** اتباع کرو یہاں تک کہ متبوع بن جاؤ۔ خدمت کرو کہ مخدوم بنو اتباع کرو قضا و قدر کا اور اس کے خادم بنے رہو یہاں تک کہ وہ تمہاری تابعدار اور خدمت گذار بن جاویں۔ تم جھکو انکے سامنے وہ جُھک جائیں گی تمہارے سامنے۔ کیا تم نے سنا نہیں کہ جیسا تو معاملہ کریگا ویسا تیرے ساتھ کیا جائیگا، جیسے تم ہوگے ویسے حاکم تم پر مسلط ہونگے۔ تمہارے اعمال ہی تمہارے حکام ہیں۔ حق تعالیٰ اپنے بندوں پر مطلق ظلم کرنیوالا نہیں ہے۔ وہ قلیل کا صلہ کثیر عطا فرماتا ہے۔ صحیح کو فاسد قرار نہیں دیتا اور سچے کا نام جھوٹا تجویز نہیں فرماتا۔ **صاحبزادہ** جب تُو خادم بنے گا تو مخدوم بنجائیگا۔ اور جب رُکیگا تو روک دیا جائیگا۔ خدمت کر حق تعالیٰ شانہٗ کی اور اسکو چھوڑ کر اُن بادشاہوں کی خدمتمیں مشغول مت ہو جو تجھ کو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ نفع۔ وہ تجھ کو دینگے کیا؟ کیا تجھ کو ایسی چیز دے دینگے جو تیرے مقسوم میں نہیں؟ یا اُن کو قدرت ہے کہ تیرے حصہ میں لگا دیں ایسی چیز جو حق تعالیٰ نے تیرے حصہ میں نہیں لگائی۔ کوئی چیز انکی طرف سے مستقل نہیں ہے (بلکہ تقدیر کی لکھت کا ظہور ہے) اگر تو یوں کہے کہ انکی عطا مستقل اور ابتداءً انکی طرف سے ہے تو کافر ہو گیا۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ کوئی نہیں عطا کرنیوالا اور نہ منع کرنیوالا اور نہ نقصان پہنچانیوالا اور نہ نفع دینے والا اور نہ آگے بڑھانیوالا اور نہ پیچھے ہٹانے والا مگر اللہ عزوجل۔ پس اگر تو کہے کہ یہ تو

قُلْتَ لَكَ: كَيْفَ تَعْلَمُ هٰذَا وَتُقَدِّمُ غَيْرَهُ عَلَيْهِ وَيْحَكَ كَيْفَ تُفْسِدُ اٰخِرَتَكَ بِدُنْيَاكَ: كَيْفَ تُفْسِدُ طَاعَةَ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ بِطَاعَةِ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانِكَ وَالْخَلْقِ: كَيْفَ تُفْسِدُ تَقْوَاكَ بِشَكْوَاكَ إِلٰى غَيْرِهِ: أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَافِظٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ وَنَاصِرٌ لَّهُمْ: وَرَادٌّ عَنْهُمْ: وَمُعَلِّمٌ لَّهُمْ: وَمُعَرِّفُهُمْ بِنَفْسِهٖ: وَآخِذٌ بِأَيْدِيْهِمْ وَمُنْجِيْهِمْ مِنَ الْمَكَارِهِ: وَنَاظِرٌ إِلٰى قُلُوْبِهِمْ وَرَازِقُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُوْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ بَعْضِ كُتُبِهٖ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِسْتَحْيِ مِنِّيْ كَمَا تَسْتَحْيِيْ مِنْ جَارِكَ الصَّالِحِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَغْلَقَ الْعَبْدُ أَبْوَابَهُ وَأَرْخٰى أَسْتَارَهُ وَاخْتَفٰى مِنَ الْخَلْقِ وَخَلَا بِمَعَاصِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ اٰدَمَ جَعَلْتَنِيْ أَهْوَنَ النَّاظِرِيْنَ إِلَيْكَ

اَلْمَجْلِسُ الْعَاشِرُ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بُكْرَةَ الْأَحَدِ رَابِعَ عَشَرَ شَوَّالٍ سَنَةَ خَمْسٍ وَّأَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَنَا وَالْأَتْقِيَاءُ مِنْ أُمَّتِيْ بُرَاءُ مِنَ التَّكَلُّفِ. اَلتَّقِيُّ لَا يَتَكَلَّفُ عِبَادَةَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لِأَنَّهَا صَارَتْ طَبْعَهُ: فَهُوَ يَعْبُدُ اللّٰهَ بِظَاهِرِهٖ وَبَاطِنِهٖ مِنْ غَيْرِ تَكَلُّفٍ مِّنْهُ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ فَهُوَ

مجھے معلوم ہے تو میں کہوں گا یہ کیوں کر ہو سکتا ہے کہ تجھ کو معلوم ہو اور پھر غیر کو اس پر مقدم رکھے، تجھ پر افسوس تو اپنی دنیا کے سبب اپنی آخرت کو کیسا بگاڑ رہا ہے اپنے مولیٰ عزوجل کی طاعت کو کیسا فاسد کر رہا ہے اپنے نفس اپنی خواہش اپنے شیطان اور مخلوق کی طاعت کر کے اور اپنے تقوے کو کیسا فاسد کر رہا ہے دوسروں سے شکوہ کر کے کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالےٰ نگہبان ہے پرہیزگاروں کا، مددگار ہے اُن کا۔ انکی طرف سے مدافعت فرمانیوالا ہے اور انکو تعلیم دینے والا ہے اور اپنے نفس کی معرفت بخشنے والا ہے، ان کا دستگیر ہے اور ان کو نجات دیتا ہے مکروہات سے، دیکھ رہا ہے انکے قلوب کو، ان کو رزق پہنچانیوالا ہے جہاں سے ان کا گمان بھی نہیں ہوتا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے اپنی بعض کتابوں میں کہ "اے ابن آدم مجھ سے شرما جیسا کہ اپنے دیندار پڑوسی سے شرماتا ہے۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی بندہ اپنے دروازوں کو بند کرتا اور پردے ڈال لیتا اور مخلوق سے چھپکر خلوت میں حق تعالیٰ کی نافرمانیاں کرتا ہے تو حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم تو نے اپنی طرف دیکھنے والوں میں سب ہی سے زیادہ مجھ کو کمتر بنا لیا کہ سب سے پردہ کرنا ضروری سمجھا اور مجھ سے نہ شرمایا۔

دسویں مجلس

(وقت صبح: یوم یکشنبہ: ۲۴ر شوال ۵۴۵ھ)

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ "میں اور میری اُمت کے پرہیزگار بندے تکلف سے بری ہیں" پرہیزگار بندہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں تکلف نہیں برتتا کیونکہ وہ اس کی طبیعت بنجاتی ہے پس وہ اللہ کی عبادت کرتا ہے اپنے ظاہر سے بھی اور باطن سے بھی بلا تکلف اور جو منافق ہے وہ

فِیْ کُلِّ اَحْوَالِہٖ یَتَکَلَّفُ ؛ وَلَا سِیَّمَا فِیْ عِبَادَۃِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ یَتَکَلَّفُهَا ظَاهِرًا ؛ وَیَتْرُکُهَا بَاطِنًا ؛ لَا یَقْدِرُ اَنْ یَّدْخُلَ مَدْخَلَ الْمُتَّقِیْنَ لِکُلِّ مَکَانٍ مَقَالٌ ؛ وَلِکُلِّ عَمَلٍ رِجَالٌ ؛ لِلْحَرْبِ رِجَالٌ خُلِقَتْ ؛ **یَا مُنَافِقُوْنَ** تُوْبُوْا مِنْ نِّفَاقِکُمْ ؛ وَارْجِعُوْا مِنْ اِبَاقِکُمْ ؛ کَیْفَ تَتْرُکُوْنَ الشَّیْطَانَ یَضْحَکُ عَلَیْکُمْ ؛ وَیَشْتَفِیْ بِکُمْ ؛ اِنْ صَلَّیْتُمْ وَاِنْ صُمْتُمْ ؛ فَعَلْتُمْ ذٰلِکَ لِلْخَلْقِ لَا لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ وَهٰکَذَا اِنْ تَصَدَّقْتُمْ وَزَکَّیْتُمْ وَحَجَجْتُمْ ؛ اَنْتُمْ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ عَنْ قَرِیْبٍ تَصْلَوْنَ نَارًا حَامِیَةً اِنْ لَّمْ تَدَارَکُوْا وَتَتُوْبُوْا وَتَعْتَذِرُوْا ؛ عَلَیْکُمْ بِالْاِتِّبَاعِ ؛ مِنْ غَیْرِ اِبْتِدَاعٍ ؛ عَلَیْکُمْ بِمَذْهَبِ السَّلَفِ الصَّالِحِ ؛ اِمْشُوا الْجَادَّۃَ الْمُسْتَقِیْمَۃَ لَا تَشْبِیْهَ وَلَا تَعْطِیْلَ بَلْ اِتِّبَاعًا لِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ غَیْرِ تَکَلُّفٍ وَلَا تَطَبُّعٍ وَلَا تَشَدُّدٍ وَلَا تَمَشْدُقٍ وَلَا تَمَعْقُلٍ یَسَعُکُمْ مَا وَسِعَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ **وَیْحَکَ** تَحْفَظُ الْقُرْاٰنَ وَلَا تَعْمَلُ بِہٖ ؛ تَحْفَظُ سُنَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا تَعْمَلُ بِهَا ؛ فَلِاَیِّ شَیْءٍ تَفْعَلُ ذٰلِکَ تَاْمُرُ النَّاسَ وَاَنْتَ لَا تَفْعَلُ ؛ وَتَنْهَاهُمْ وَاَنْتَ لَا تَنْتَهِیْ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ ؛ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۞ لِمَ تَقُوْلُوْنَ وَتُخَالِفُوْنَ مَا تَسْتَحْیُوْنَ ؛ لِمَ تَدَّعُوْنَ الْاِیْمَانَ فَلَا تُؤْمِنُوْنَ ؛ الْاِیْمَانُ هُوَ الْمُقَاوِمُ ۔

اپنی ساری حالتوں میں تکلف برتتا ہے خصوصاً حق تعالےٰ کی عبادت میں کہ ظاہراً بتکلّف اس کو لاتا ہے اور باطناً اسکو چھوڑتا ہے وہ قادر نہیں کہ داخل ہوسکے جہاں پرہیزگار بندے داخل ہوئے ہر محل کے لئے ایک جُدا گفتگو ہے اور ہر کام کے لئے خاص مرد۔ لڑائی کے لئے خاص ہی آدمی پیدا کئے گئے ہیں۔ **اے منافقو!** اپنے نفاق سے توبہ کرو اور اپنے فرار سے واپس آؤ۔ کس طرح شیطان کو چھوڑتے ہو کہ وہ تم پر ہنسے اور اپنی جلن کی شفا پائے اگر تم نے نماز پڑھی روزہ رکھا تو مخلوق کے لئے نہ کہ خالق کے لئے اور اسی طرح صدقات و زکوٰۃ دی اور حج کیا تو مخلوق کے لئے (کہ لوگ حاجی و سخی سمجھیں) تم کام کرنے اور فضول مشقّت اُٹھانیوالے ہو عنقریب داخل ہوگے جلتی ہوئی آگ میں اگر توبہ و معذرت نہ کی۔ اپنے اُوپر لازم سمجھو اتباع کو ایجاد و بدعات کے بغیر۔ لازم پکڑو سلف صالحین کے مذہب کو، چلو راہِ مستقیم پر جسمیں نہ تشبیہ ہو نہ تعطیل بلکہ اتباع ہو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنّت کا بلا تکلف بلا تصنع بلا تشدد اور لسانی و عقل کے تیکھے چلائے بغیر جسمیں تمہارے پہلوں نے گنجائش سمجھی تم بھی گنجائش سمجھو۔ تجھ پر افسوس کہ حافظِ قرآن بنتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا پھر حفظ کرتا کیوں ہے؟ لوگوں کو حکم دیتا ہے اور خود نہیں کرتا۔ دوسروں کو منع کرتا ہے مگر خود باز نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے غصہ دلانیوالی بڑی بات اللہ کے نزدیک یہ ہے کہ تم کہو ایسی بات جو خود نہ کرو۔ تم کیوں کہتے ہو جس کی خود مخالفت کرتے ہو تم کو شرم نہیں آتی۔ کیوں دعوےٰ کرتے ہو ایمان کا حالانکہ ایمان نہیں لاتے؟ ایمان ہی تو ہے جو مقابلہ کرنے والا ہے۔

لِلْآفَاتِ ۞ هُوَ الصَّابِرُ تَحْتَ ثِقْلِنَا ۞ هُوَ الْمُصَارِعُ هُوَ الْمُقَاتِلُ ۞ اَلْاِيْمَانُ هُوَ الْمُتَكَرِّمُ بِمَا عِنْدَهُ مِنَ الدُّنْيَا ۞ اَلْاِيْمَانُ يَتَكَرَّمُ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ۞ وَالْهَوٰى يَتَكَرَّمُ لِوَجْهِ الشَّيْطَانِ وَالْاَغْرَاضِ النَّفْسِ ۞ مَنْ فَاتَهُ بَابُ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ قَعَدَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَلْقِ ۞ مَنْ ضَيَّعَ طَرِيْقَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَضَلَّ عَنْهَا قَعَدَ عَلٰى طَرِيْقِ الْخَلْقِ ۞ مَنْ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا اَغْلَقَ اَبْوَابَ الْخَلْقِ فِيْ وَجْهِهٖ ۞ وَقَطَعَ عَطَاءَهُمْ عَنْهُ ۞ حَتّٰى يَرُدَّهُ بِذٰلِكَ اِلَيْهِ ۞ يُقِيْمُهُ مِنَ الْغُدُرِ اِلَى الشَّطِّ ۞ يُقِيْمُهُ مَنْ لَا شَيْءٍ اِلٰى شَيْءٍ ۞ وَيْحَكَ تَفْرَحُ بِقُعُوْدِكَ عِنْدَ الْغُدُرِ فِي الشِّتَاءِ ۞ عَنْ قَرِيْبٍ يَجِيْءُ الصَّيْفُ ۞ وَيَنْشَفُ الْمَاءَ الَّذِيْ عِنْدَكَ ۞ فَتَمُوْتُ مَكَانَكَ ۞ الَّذِيْ عِنْدَ الشَّطِّ فَاِنَّهُ فِي الصَّيْفِ لَا يَنْقَطِعُ مَاءُهُ ۞ وَفِي الشِّتَاءِ يَزِيْدُ وَيَكْثُرُ ۞ كُنْ مَعَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تَكُنْ غَنِيًّا عَزِيْزًا اَمِيْرًا مُؤَمَّرًا دَلِيْلًا ۞ مَنِ اسْتَغْنٰى بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ احْتَاجَ اِلَيْهِ كُلُّ شَيْءٍ ۞ وَهٰذَا شَيْءٌ لَا يَجِيْءُ بِالتَّحَلِّيْ وَالتَّمَنِّيْ ۞ وَلٰكِنْ بِشَيْءٍ وَقَرَ فِي الصُّدُوْرِ وَصَدَّقَهُ الْعَمَلُ ۞ يَا غُلَامُ لِيَكُنِ الْخَرَسُ دَاْبَكَ وَالْخُمُوْلُ لِبَاسَكَ ۞ وَالْهَرَبُ مِنَ الْخَلْقِ كُلَّ مَقْصُوْدِكَ وَاِنْ قَدَرْتَ اَنْ تَنْقُبَ فِي الْاَرْضِ سَرَبًا تَخْتَفِيْ فِيْهِ فَافْعَلْ ۞ يَكُوْنُ هٰذَا دَاْبَكَ اِلٰى اَنْ يَتَرَعْرَعَ اِيْمَانُكَ ۞ وَيَقْوٰى قَدَمُ اِيْقَانِكَ

آفتوں کا وہی تو جھیلنے والا ہے ہمارے بوجھ کے نیچے وہی پچھاڑنے والا ہے وہی لڑنے والا ہے۔ ایمان ہی وہ سخی ہے کہ جو کچھ دُنیا اس کے پاس ہے سب لُٹا دیتا ہے۔ مومن سخاوت کرتا ہے اللہ واسطے اور منافق سخاوت کرتا ہے شیطان کے لئے اور نفسانی اغراض کیلئے جس سے حق تعالیٰ کا دروازہ چھوٹا وہ مخلوق کے دروازوں پر بیٹھا اور جس نے حق تعالیٰ کے راستہ کو ضائع کیا اور اس سے بھٹکا وہ مخلوق کے راستہ پر بیٹھا۔ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کی طرف سے مخلوق کے دروازے بند کر دیتا اور ان کی عطا کو اس سے روک دیتا ہے کہ اس طرح پر اسکو اپنی طرف پھیر لیتا۔ حوضوں سے ہٹا کر سمندر کے کنارے کھڑا کر دیتا اور لاشئے محض سے نکال کر شئے کی طرف لے آتا ہے تجھ پر افسوس کہ موسمِ سرما میں حوضوں کے پاس اپنے بیٹھ جانے پر مسرور ہوتا ہے سو عنقریب گرمی آئیگی اور جو کچھ تیرے پاس پانی ہے اسکو سکھا دیگی پس تو وہیں مر رہے گا۔ ساحل سمندر پر آ کہ گرمی میں اسکا پانی ختم نہیں ہوتا اور سرما میں زیادہ اور بکثرت ہو جاتا ہے، اللہ عزوجل کی معیت حاصل کر کہ تو نگر باعزت حاکم سردار اور راہبر بنجائے۔ جو شخص اللہ عزوجل کو لیکر غنی بنا ہر چیز اسکی محتاج ہو گئی۔ یہ چیز تزیین و تمنا سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ اس چیز سے حاصل ہوتی ہے جو سینوں میں قرار پاتی اور عملی حالت اس کو سچا کر دکھاتی ہے۔

صاحبزادہ چاہیئے کہ گونگا پن تیری عادت گمنامی، تیرا لباس اور مخلوق سے بھاگنا تیرا انتہائے مقصود بنا رہے۔ اور اگر تجھ سے ہو سکے کہ زمین میں سُرنگ کھود کر اسمیں گھُس بیٹھے تو ایسا کر۔ یہی عادت تیری اسوقت تک رہنی چاہیئے کہ تیرا ایمان جوان و بالغ ہو جائے تیرے ایقان کے پاؤں قوی ہو کر جمنے

وَيَتَرَيَّش جَنَاحُ صِدْقِكَ ۞ وَتَنْفَتِحَ عَيْنَا قَلْبِكَ فَتَرْفَعُ مِنْ اَرْضِ بَيْتِكَ ۞ وَتَطِيْرُ اِلٰى جَوِّ عِلْمِ اللّٰهِ تَطُوْفُ الشَّرْقَ وَالْغَرْبَ ۞ الْبَرَّ وَالْبَحْرَ ۞ السَّهْلَ وَالْجَبَلَ ۞ تَطُوْفُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِيْنَ ۞ وَاَنْتَ مَعَ الدَّلِيْلِ الْخَفِيْرِ الرَّفِيْقِ ۞ فَحِيْنَئِذٍ اَطْلِقْ لِسَانَكَ فِي الْكَلَامِ ۞ وَاخْلَعْ لِبَاسَ الْخُمُوْلِ ۞ وَاتْرُكِ الْهَرَبَ مِنَ الْخَلْقِ ۞ وَاخْرُجْ مِنْ سَرَبِكَ اِلَيْهِمْ فَاِنَّكَ دَوَاءٌ لَهُمْ غَيْرُ مُسْتَضِرٍّ فِيْ نَفْسِكَ ۞ لَا تُبَالِ بِقِلَّتِهِمْ وَكَثْرَتِهِمْ وَاِقْبَالِهِمْ وَاِدْبَارِهِمْ وَحَمْدِهِمْ وَذَمِّهِمْ ۞ لَا تُبَالِ اَيْنَ سَقَطْتَ لَقَطْتَ ۞ وَاَنْتَ مَعَ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ

يَا قَوْمِ اعْرِفُوْا هٰذَا الْخَالِقَ ۞ وَتَاَدَّبُوْا بَيْنَ يَدَيْهِ ۞ مَا دَامَتْ قُلُوْبُكُمْ بَعِيْدَةً عَنْهُ فَاَنْتُمْ سَيِّئُو الْاَدَبِ عَلَيْهِ وَاِذَا قَرُبَتْ حَسُنَ اَدَبُهَا ۞ فَاِذَا رَكِبَ جَاءَ خَرَسُهُمْ ۞ وَحَسُنَ اَدَبُهُمْ لِاَنَّهُمْ قَرِيْبُوْنَ مِنْهُ ۞ كُلٌّ مِّنْهُمْ يَهْرُبُ اِلٰى زَاوِيَةٍ ۞ اَلْاِقْبَالُ عَلَى الْخَلْقِ هُوَ عَيْنُ الْاِدْبَارِ عَنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ لَا فَلَاحَ لَكَ حَتّٰى تَخْلَعَ الْاَرْبَابَ ۞ تَقْطَعَ الْاَسْبَابَ ۞ وَتَتْرُكَ رُؤْيَةَ الْخَلْقِ فِي النَّفْعِ وَالضُّرِّ ۞ اَنْتُمْ اَصِحَّاءُ مَرْضٰى اَغْنِيَاءُ فُقَرَاءُ ۞ اَحْيَاءٌ مَوْتٰى ۞ مَوْجُوْدُوْنَ مَعْدُوْمُوْنَ ۞ اِلٰى مَتٰى هٰذَا الْاِبَاقُ عَنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالْاِعْرَاضُ عَنْهُ ۞ اِلٰى مَتٰى عِمَارَةُ الدُّنْيَا وَتَخْرِيْبُ الْاٰخِرَةِ

لگیں۔ تیرے صدق کے بازوؤں پر پَر لگ آویں اور تیرے قلب کی آنکھیں کھل جاویں اسوقت تو اپنے گھر کی زمین سے اُٹھے اور علم خداوندی کے خلا میں طیران کرے اور گشت کرے مشرق و مغرب کا، خشکی و سمندر کا، نشیب اور پہاڑوں کا اور گشت کرے زمین اور آسمانوں کا ہوشیار رفیق راہبر کو ساتھ لیکر پس اسوقت اپنی زبان کو گفتگو میں کھول۔ گمنامی کے کپڑے اُتار مخلوق سے بھاگنا چھوڑ اور اپنی سُرنگ سے نکلکر انکی طرف آ کہ اب تو انکے لئے دوا ہے کہ اپنے نفس میں نقصان نہیں پا سکتا پس پرواہ مت کر انکی قلت و کثرت کی انکے متوجہ ہونے و روگرداں بننے کی اور انکی مدح اور مذمت کی کچھ پرواہ مت کر، جہاں بھی تو گریگا وہیں دانہ چگ لیگا اس لئے کہ تو اپنے رب عزوجل کے ساتھ ہے صاحبو! خالق کو پہچانو اور اسکے حضور باادب بنو۔ جبتک تمہارے قلوب اس سے دُور رہیں گے اسوقت تک تم بے ادب کہلاؤ گے اور جب وہ قریب ہو جائینگے تو باادب ہو جاؤ گے غلاموں کی ٹک ٹک دروازہ پر بادشاہ کے (تخت) پر سوار ہونے سے پہلے ہی پہلے ہے اور جسوقت سوار ہو گیا تو سب گونگے بے زبان اور باادب بنجاتے ہیں کیونکہ اب وہ بادشاہ سے قریب ہیں۔ ہر ایک انمیں سے بھاگنے لگتا ہے گوشہ کی طرف (کہ اپنی اپنی جگہ ہاتھ باندھ کر خاموش کھڑے ہو جاویں) مخلوق کیطرف منہ کرنا بعینہ حق تعالی کی طرف پُشت کرنا ہے تجھے کبھی فلاح نہو گی جبتک کہ جھوٹے معبودوں کو نکالیگا نہیں، اسباب کو قطع نہ کریگا اور نفع و نقصان کے متعلق مخلوق کو دیکھنا چھوڑے گا نہیں تم بظاہر تندرست ہو مگر حقیقت میں بیمار، تونگر ہو مگر مفلس، زندہ ہو مگر مُردہ۔ موجود ہو مگر معدوم یہ حق تعالی سے بھاگنا اور اس سے اعراض کرنا کبتک؟ دُنیا کا آباد کرنا اور آخرت کو ویران بنانا

إنما لكل واحد منكم قلب واحد ؛ فكيف يحب به الدنيا والآخرة كيف يكون فيه الخالق والخلق ؛ كيف يحصل هذا في حالة واحدة في قلب واحد هذا الكذب ؛ والنبي صلى الله تعالى عليه وسلم يقول الكذب يجانب الإيمان كل إناء ينضح بما فيه ؛ أعمالك دلائل على اعتقادك ظاهرك دليل على باطنك ؛ ولهذا قال بعضهم الظاهر عنوان الباطن ؛ باطنك ظاهر عند الحق عز وجل وعند خواصه من عباده إذا وقع بيدك واحد منهم فتأدب بين يديه ؛ وتب من ذنوبك قبل لقائه تصاغر عنده ؛ وتواضع له ؛ إذا تواضعت للصالحين فقد تواضعت لله عز وجل ؛ تواضع فإن من تواضع رفعه الله عز وجل أحسن الأدب بين يدي من هو أكبر منك ؛ فإن النبي صلى الله عليه وسلم قال البركة في أكابركم ؛ قال ما أراد النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ذكر السن فحسب بل حتى يضاف إلى كبر السن التقوى في امتثال الأمر ؛ والانتهاء عن النهي وملازمة الكتاب والسنة ؛ وإلا فكم من شيخ لا يجوز احترامه ولا السلام عليه ؛ وليس في رؤيته بركة ؛ الأكابر المتقون الصالحون المتورعون العاملون بالعلم المخلصون في العمل الأكابر القلوب الصافية المعرضة عما سوى الله عز وجل الأكابر

کب تک ؟ تم میں سے ہر شخص کے پاس ایک ہی تو قلب ہے پھر اس سے دُنیا اور آخرت دونوں کیساتھ کس طرح محبت کر سکتا ہے اسمیں خالق و مخلوق دونوں کیونکر جمع ہو سکتے ہیں۔ یہ بات ایک قلب کے لئے ایک حالت میں کس طرح حاصل ہو جاتی ہے؟ یہ صریح جھوٹ ہے اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جھوٹ ایمان سے مغایر ہے۔ ہر برتن سے وہی چھلکتا ہے جو اسمیں ہوتا ہے۔ تیرے اعمال تیرے عقائد کی دلیلیں ہیں اور تیرا ظاہر تیرے باطن کی علامت ہے اور اسی لئے ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ تیرا ظاہر عنوان ہے تیرے باطن کا، تیرا باطن حق تعالیٰ اور اسکے خاص بندوں کے نزدیک ظاہر ہے۔ جب ان خواص میں سے کوئی تیرے ہاتھ لگ جائے تو مؤدبانہ اس کے سامنے کھڑا ہو اور اس کے ملنے سے قبل اپنے گناہوں سے توبہ کر لے۔ اسکے سامنے چھوٹا بن اور پستی اختیار کر۔ جب تو نے صالحین کے سامنے پستی اختیار کی تو اللہ تعالےٰ کے سامنے پستی اختیار کی اور جو شخص پستی اختیار کرتا ہے اللہ عز وجل اسکو رفعت بخشتا ہے، ادب اختیار کر اس کے سامنے جو تجھ سے بڑا ہو کیونکہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "برکت تمہارے بڑوں میں ہے" جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد فقط عمر کی بڑائی نہیں ہے بلکہ عمر کی بڑائی کے ساتھ احکامات کی تعمیل اور ممنوعات سے باز رہنے میں پرہیزگاری اور کتاب و سنت کی پابندی کو بھی ملانا چاہیئے ورنہ بہتیرے بڈھے ایسے ہیں جن کا نہ احترام جائز ہے نہ ان کو سلام کرنا اور نہ ان کی زیارت میں برکت ہے۔ بڑے وہی ہیں جو متقی ہوں اور نیکوکار ہوں محتاط ہوں، علم پر عامل ہوں اور عمل میں اخلاص والے ہوں۔ بڑے وہی قلوب ہیں جو صاف ہوں اور ماسوی اللہ سے اعراض کرنے والے ہوں اور بڑے

اَلْقُلُوْبُ الْعَارِفَۃُ بِاللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ الْعَالِمَۃُ الْقَرِیْبَۃُ مِنْہُ کُلَّمَا کَثُرَ عِلْمُ الْقُلُوْبِ قَرُبَتْ مِنْ مَوْلَاھَا عَزَّ وَجَلَّ ۔ کُلُّ قَلْبٍ فِیْہِ حُبُّ الدُّنْیَا فَھُوَ عَنِ اللّٰہِ مَحْجُوْبٌ ۔ وَکُلُّ قَلْبٍ فِیْہِ حُبُّ الْاٰخِرَۃِ فَھُوَ عَنْ قُرْبِ اللّٰہِ مَحْجُوْبٌ بِقَدْرِ رَغْبَتِکَ فِی الدُّنْیَا تَنْقُصُ رَغْبَتُکَ فِی الْاٰخِرَۃِ ۔ وَبِقَدْرِ رَغْبَتِکَ فِی الْاٰخِرَۃِ تَنْقُصُ مَحَبَّتُکَ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اِعْرِفُوْا اَقْدَارَکُمْ ۔ وَلَا تُنْزِلُوْا اَنْفُسَکُمْ مَنْزِلًا لَمْ یُنْزِلْھَا اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْہِ وَلِھٰذَا قَالَ بَعْضُھُمْ مَنْ لَمْ یَعْرِفْ قَدْرَہٗ عَرَّفَتْہُ الْاَقْدَارُ قَدْرَہٗ ۔ لَا تَقْعُدْ فِیْ مَوْضِعٍ تُقَامُ مِنْہُ اِذَا دَخَلْتَ دَارًا فَلَا تَقْعُدْ مَوْضِعًا لَمْ یُقْعِدْکَ فِیْہِ صَاحِبُ الدَّارِ ۔ فَاِنَّکَ تُقَامُ مِنْہُ بِلَا اَمْرِکَ وَاِنِ امْتَنَعْتَ اُقِمْتَ وَاُھِنْتَ وَاُخْرِجْتَ ۔ یَا غُلَامُ قَدْ ضَیَّعْتَ الْعُمْرَ فِیْ کُتُبِ الْعِلْمِ وَحِفْظِہٖ مِنْ غَیْرِ عَمَلٍ اَیْشٍ یَنْفَعُکَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِلْاَنْبِیَاءِ وَالْعُلَمَاءِ اَنْتُمْ کُنْتُمْ رُعَاۃَ الْخَلْقِ فَمَا صَنَعْتُمْ فِیْ رَعَایَاکُمْ وَیَقُوْلُ لِلْمُلُوْکِ وَالْاَغْنِیَاءِ اَنْتُمْ کُنْتُمْ خُزَّانَ کُنُوْزِیْ ۔ ھَلْ وَاصَلْتُمُ الْفُقَرَاءَ وَرَبَّیْتُمُ الْاَیْتَامَ وَاَخْرَجْتُمْ مِنْھَا حَقِّیَ الَّذِیْ کَتَبْتُہٗ عَلَیْکُمْ یَا قَوْمُ اتَّعِظُوْا مَوَاعِظَ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

قلوب وہی ہیں جو اللہ عز وجل کی معرفت والے ہوں علم والے ہوں اور اس سے قریب ہوں۔ قلوب کا علم جوں جوں زیادہ ہوگا ووں ووں انکو اپنے مولیٰ عز وجل سے قرب حاصل ہوگا۔ جس قلب میں دنیا کی محبت وہ محجوب ہے اللہ سے اور ہر قلب جس میں آخرت کی محبت ہو وہ محجوب ہے اللہ کے قرب سے (البتہ جس میں خاص حق تعالیٰ کی محبت ہو وہ مقرب ہے)۔ جسقدر تیری رغبت دنیا میں بڑھے گی اسیقدر تیری رغبت آخرت سے کم ہوگی اور جسقدر تیری رغبت آخرت میں بڑھیگی اسیقدر تیری محبت حق تعالیٰ سے گھٹے گی۔ اپنی حیثیت کو پہچانو اور اپنے نفسوں کو ایسے مرتبہ میں مت اتارو جس میں ان کو حق تعالیٰ نے نہیں اتارا (کہ پیر بن بیٹھو حالانکہ ابھی مرید بننے کے لائق بھی نہیں ہوئے) اسی لئے ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ جس نے اپنے مرتبہ کو نہ پہچانا اسکو تقدیر اسکے مرتبہ کی پہچان کرائیگی (کہ غیبی مار پڑیگی اور ہوش ٹھکانے آجائینگے) ایسی جگہ مت بیٹھ کہ جہاں سے اٹھا دیا جائے جب تم کسی گھر میں داخل ہو تو ایسی جگہ مت بیٹھو جہاں مالک مکان نے تم کو بٹھایا نہیں اسلئے کہ بلا اختیار کے وہاں سے اٹھا دئے جاؤ گے اور اگر تم اٹھنے سے انکار کرو گے تو جبراً کھڑے کئے جاؤ گے اور ذلیل کر کے نکال باہر کر دئے جاؤ گے۔

صاحبزادہ! تو نے اپنی عمر برباد کر دی علم کے لکھنے اور یاد کرنے میں بلا عمل کے۔ یہ تجھ کو کیا فائدہ دیگا، نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حق تعالیٰ قیامت کے دن انبیاء اور علماء سے فرمائیگا کہ تم مخلوق کے محافظ تھے پس بتاؤ اپنی رعایا کے متعلق تمنے کیا کیا؟ اور فرمائیگا بادشاہوں اور تونگروں سے کہ تم میرے خزانوں کے خزانچی تھے پس فقراء کے ساتھ میل جول بھی رکھا یا نہیں؟ یتیموں کی پرورش بھی کی اور مال میں سے وہ حق نکالا بھی جو میں نے تم پر فرض کیا تھا۔ صاحبو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

واقبلوا قوله ما اقسى قلوبكم سبحان من اقدرني على مقاساة الخلق كلما رمت الطير ان جاء مقص القدر وقص جناحي فيرى اني اتسلى كيف وانا مقيم في براح الملك ويلك يا منافق تتمنى خروجي من هذه البلدة لو تحركت تبدل الامر وانفصلت الاعضاء وتغير الحديث ولكن اخاف من عقوبة الله عز وجل لاجل العجلة ما انا مستمر بل على مناقف من القدر فانا موافق له مسلم اليه اللهم سلاما وتسليما ويحك تستهزئ بي وانا واقف على باب الحق عز وجل ادعوا الخلق اليه سوف ترى جوابك اسبني الى فوق ذراعا والى تحت الافا سوف ترون يا منافقون عذاب الله عز وجل وعقابه دنيا واخرة الزمان حبلى سوف ترون ما يكون منه انا في يد تقليب الحق عز وجل تارة يصيرني جبلا وتارة يصيرني ذرة وتارة يصيرني بحرا وتارة يصيرني قطرة وتارة يصيرني شمسا وتارة يصيرني لمعة وبرقة يقلبني كما يقلب الليل والنهار كل يوم هو في شأن بل كل لحظة اليوم لكم واللحظة لغيركم

کی نصائح سے نصیحت حاصل کرو اور آپکے ارشاد کو قبول کرو۔ تمہارے دل کسقدر سخت ہو گئے؟ پاک ذات ہے جس نے مجھ کو قدرت بخشی مخلوق کی سختیوں کی برداشت کی جب کبھی میں اُڑنے کا قصد کرتا ہوں تو تقدیر کی مقراض آتی اور میرے بازو تراش جاتی ہے کہ میں پابندی تقدیر کے سبب تمکو چھوڑ کر کہیں جا نہیں سکتا) کیونکر پابند نہ بنوں کہ میں شاہی بارگاہ میں مقیم ہوں۔ اے منافق تجھ پر افسوس کہ میرے اس شہر سے نکلنے کی آرزو کرتا ہے۔ اگر میں نے حرکت بھی کی تو معاملہ دگرگوں ہو جائیگا۔ جوڑ جُدا جُدا ہو جائیں گے اور بات بدل جائیگی۔ لیکن میں عجلت کرنمیں ڈرتا ہوں اللہ کے عذاب سے، میں مستعد نہیں ہوں بلکہ تقدیر کے مواقع پر جما ہوا ہوں، اسکی موافقت کرنیوالا اور اپنے آپ کو اسکے حوالہ کئے ہوئے ہوں۔ یا اللہ سلامتی و تفویض نصیب فرما۔ تجھ پر افسوس کہ میرا انداق اُڑاتا ہے حالانکہ میں کھڑا ہوں حق عزوجل کے دروازہ پر کہ مخلوق کو اس کی طرف بُلا رہا ہوں۔ بہت جلد تجھ کو اپنا جواب نظر آجائیگا۔ میں اوپر کی جانب ایک ہاتھ چڑھائی کرتا ہوں تو نیچے کے رُخ ہزاروں ہاتھ (یعنی اصل مقصود میرا بنیاد اور اندرون اور جڑ کے استحکام کی تعلیم ہے گو فروع و ثمرات کم ہوں) **اے منافقو** عنقریب تم دیکھو گے عذاب خداوندی دُنیا اور آخرت میں۔ زمانہ حاملہ ہے جلد ہی تمکو نظر آجائیگا کہ اس سے کیا پیدا ہوتا ہے! میں حق تعالیٰ کے اُلٹنے پلٹنے والے ہاتھ میں ہوں کبھی وہ مجھ کو پہاڑ بنا دیتا ہے اور کبھی ذرہ۔ کبھی وہ مجھ کو سمندر کر دیتا ہے اور کبھی قطرہ۔ کبھی وہ مجھ کو آفتاب بنا دیتا ہے اور کبھی چمک اور جھلک، مجھ کو پلٹتا رہتا ہے جیسے رات اور دن کو پلٹتا رہتا ہے۔ ہر دن وہ ایک شغل میں ہے بلکہ ہر لحظہ۔ کیونکہ دن کا ذکر تمہارے اعتبار سے ہے اور لحظہ ہے دوسروں کے اعتبار سے

يَا غُلَامُ إِنْ أَرَدْتَ سَعَةَ الصَّدْرِ وَطِيْبَ الْقَلْبِ فَلَا تَسْمَعْ مَا يَقُوْلُ الْخَلْقُ ۞ وَلَا تَلْتَفِتْ إِلَى حَدِيْثِهِمْ ۞ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّهُمْ مَا يَرْضَوْنَ عَنْ خَالِقِهِمْ ۞ فَكَيْفَ يَرْضَوْنَ عَنْكَ ۞ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ كَثِيْرًا مِنْهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ وَلَا يُبْصِرُوْنَ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بَلْ يُكَذِّبُوْنَ وَلَا يُصَدِّقُوْنَ ۞ اِتَّبِعِ الْقَوْمَ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ غَيْرَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَسْمَعُوْنَ مِنْ غَيْرِهٖ وَلَا يُبْصِرُوْنَ غَيْرَهٗ ۞ اِصْبِرْ عَلٰى أَذِيَّةِ الْخَلْقِ طَلَبًا لِرِضَا الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ اِصْبِرْ عَلٰى يَبْتَلِيْكَ بِهٖ بِأَنْوَاعِ الْبَلَايَا ۞ هٰذَا دَأْبُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ عِبَادِهِ الْمُصْطَفِيْنَ الْمُجْتَبِيْنَ يَقْطَعُهُمْ عَنْ أَهْلِهِمْ وَيَبْتَلِيْهِمْ بِأَنْوَاعِ الْبَلَايَا وَالْآفَاتِ وَالْمِحَنِ يُضَيِّقُ عَلَيْهِمُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَمَا تَحْتَ الْعَرْشِ إِلَى الثَّرٰى يُفْنِيْ بِذٰلِكَ وُجُوْدَهُمْ ۞ حَتّٰى إِذَا أَفْنٰى وُجُوْدَهُمْ ۞ أَوْجَدَهُمْ لَهٗ لَا لِغَيْرِهٖ ۞ أَقَامَهُمْ مَعَهٗ لَا مَعَ غَيْرِهٖ ۞ يُنْشِئُهُمْ خَلْقًا آخَرَ ۞ كَمَا قَالَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ٥ أَلْخَلْقُ الْأَوَّلُ مُشْتَرَكٌ وَهٰذَا الْخَلْقُ مُفْرَدٌ ۞ يُفْرِدُهٗ عَنْ إِخْوَانِهٖ وَأَبْنَاءِ جِنْسِهٖ مِنْ بَنِيْ آدَمَ ۞ يُغَيِّرُ مَعْنَاهُ الْأَوَّلُ ۞ وَيُبَدِّلُ لَهٗ ۞ يُصَيِّرُ عَالِيَهٗ سَافِلَهٗ ۞ يُصَيِّرُهٗ رَبَّانِيًّا رُوْحَانِيًّا ۞ يَضِيْقُ قَلْبُهٗ عَنْ رُؤْيَةِ الْخَلْقِ ۞ وَيَنْسَدُّ بَابُ سِرِّهٖ عَنِ الْخَلْقِ يُصَوِّرُ لَهُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَجَمِيْعَ

صاحبزادہ اگر تو فراخی سینہ اور رضا قلب کا خواہشمند ہے تو مت سُن جو مخلوق کہے اور توجہ بھی نہ کر انکی باتوں کی طرف ۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ وہ اپنے خالق ہی سے خوش نہیں ہیں پھر تجھ سے تو کس طرح ہونگے ۔ کیا تو نہیں جانتا کہ ان میں سے اکثر نہ عقل رکھتے ہیں نہ بصارت نہ ایمان بلکہ جھٹلاتے ہیں ، اور تصدیق نہیں کرتے ۔ اُن لوگوں کا تابع بن جو بجز حق تعالیٰ کے کچھ سمجھتے نہیں ، اس کے غیر کی سنتے نہیں اور اس کے سوا کسی کو دیکھتے نہیں ۔ رضاء خداوندی کی خواہش میں مخلوق کی اذیتوں پر صبر کر ۔ صبر کر قسم قسم کی مصیبتوں پر جن میں حق تعالیٰ تجھ کو مبتلا کرے ۔ یہی عادت رہی ہے اللہ عزوجل کی اپنے برگزیدہ اور خاشع بندوں میں کہ ان کو سب سے بے تعلق بناتا طرح طرح کی بلاؤں آفتوں اور رنج و غم میں انکو مبتلا فرماتا ہے کہ ان پر تنگ کردیتا ہے دنیا اور آخرت اور عرش سے لیکر ثریٰ تک کو اس طرح ان کے وجود کو فنا کردیتا ہے یہانتک کہ جب اُنکا وجود فنا کر چکتا ہے تو اب انکو پیدا فرماتا ہے اپنے لئے نہ کہ دوسروں کے لئے ان کو قائم فرماتا ہے اپنے ساتھ نہ کہ دوسروں کے خلقت فرماتا ہے انکی دوسری مرتبہ چنانچہ فرمایا ہے کہ "پھر ہمنے اسکو پیدا کیا دوسری پیدائش میں ، پس بابرکت ہے اللہ جو سب سے بہتر پیدا فرمانیوالا ہے"۔ پہلی خلقت تو مشترک تھی (کہ سب ہی پیدا ہوئے) اور یہ خلقت یگانہ ہے کہ اسی کو ممتاز فرماتا ہے اسکے بھائیوں اور ابناء جنس بنی آدمؑ میں سے جو اس کی پہلی حالت کو پلٹ دیتی اور اس کو بدل دیتی اس کے بالا کو زیر کردیتی اور اس شخص کو اللہ والا روحانیت والا بنا دیتی ہے کہ مخلوق کے دیکھنے سے اسکا دل تنگ ہوتا اور مخلوق کی طرف سے اسکے باطن کا دروازہ بند ہو جاتا ہے ۔ اس کو دُنیا و آخرت جنت اور دوزخ تمام

المخلوقات والاكوان شيئا واحدا، ثم يسلم ذلك الشيئ الى يد سره فيبتلعه ولا يتبين فيه، يظهر فيه القدرة كما اظهرها في عصا موسى عليه السلام، سبحان من يظهر قدرته فيما يريد، على يد من يريد، بلعت عصا موسى احمال الكثيرة من الحبال وغيرها من الاشياء، ولم تتغير بطنها، اراد الحق عز وجل ان يعلمهم ان ذلك قدرة لا حكمة، لان ما فعله السحرة في ذلك اليوم كان حكمة وهندسة، وما ظهر في عصا موسى عليه السلام كان قدرة من الحق عز وجل، خرق عادة ومعجزة، ولهذا قال امير السحرة لواحد من اصحابه انظر الى موسى في اى حالة هو، فقال له قد تغير لونه والعصا تعمل عملها، فقال هذا من فعل الله عز وجل، لا من فعله، فان الساحر لا يخاف من سحره، والصانع لا يخاف من صنعته، ثم امن به وتبعه اصحابه يا غلام متى تقوم من الحكمة الى القدرة، متى يوصلك عملك بالحكمة الى قدرة الله عز وجل، متى يوصلك اخلاصك في اعمالك الى باب قربك من ربك عز وجل، متى تريك شمس المعرفة وجوه قلوب العوام والخواص لا تهرب من الحق لاجل بلائه، انما يبتليك

مخلوقات اور سارے عالم ایک چیز محسوس ہوتے ہیں جن کو وہ اپنے باطن کے ہاتھ کے حوالہ کرتا ہے پس وہ ان کو نگل جاتا ہے اور اسمیں اسکا پتہ بھی نہیں چلتا۔ حق تعالیٰ اپنی قدرت اس میں ظاہر فرماتا ہے جس طرح موسیٰؑ کے عصا میں ظاہر فرمائی تھی۔ پاک ذات ہے جو ظاہر فرما دیتا ہے اپنی قدرت جس چیز میں بھی چاہتا ہے اور جس کے ہاتھ پر بھی چاہتا ہے۔ موسیٰ کا عصا (جادو گروں کی بنائی ہوئی) بہت کچھ رسیوں وغیرہ کے بوجھ نگل گیا اور اس کے پیٹ میں مطلق تغیر نہ آیا۔ حق تعالےٰ نے چاہا کہ جادو گروں کو بتا دے کہ یہ قدرت ہے حکمت نہیں ہے اس لئے کہ جادو گروں نے جو کچھ اس روز کیا تھا وہ حکمت اور فن ہندسہ کی کارگزاری تھی اور موسیٰ علیہ السلام کے عصا میں جو بات ظاہر ہوئی وہ حق تعالیٰ کی قدرت تھی خارق عادت اور معجزہ اور اسی لئے جادو گروں کے سردار نے اپنے ایک ساتھی سے کہا تھا کہ موسیٰ کیطرف ذرا نگاہ تو کر کہ وہ کس حالت میں ہے تب اُسنے کہا کہ خوف کے سبب انکے چہرے کا رنگ بدل گیا ہے اور عصا اپنا کام کئے جا رہا ہے تو سردار نے کہا کہ بس یہ اللہ عزوجل کا فعل ہے موسیٰ کا فعل نہیں ہے کیونکہ ساحر اپنے سحر سے خوف نہیں کھایا کرتا اور صانع اپنی صنعت سے ڈرتا نہیں۔ اس کے بعد وہ ایمان لایا موسیٰ پر اور اس کے ساتھیوں نے بھی اس کا ساتھ دیا۔

صاحبزادہ۔ تو کب کھڑا ہو گا حکمت کو چھوڑ کر قدرت کی طرف؟ تیرا حکمت پر عمل کرنا تجھ کو اللہ عزوجل کی قدرت تک کب پہنچائیگا؟ تیرا اپنے اعمال میں اخلاص کرنا تجھ کو تیرے رب عزوجل کے دروازۂ قرب کی طرف کب لائیگا اور معرفت کا آفتاب تجھ کو عوام وخواص کے قلوب کے چہرے کب دکھلائے گا؟ حق تعالیٰ سے اسکی بلا کے سبب بھاگے مت وہ تو تجھ کو آزماتا ہے

لِيَعْلَمَ هَلْ تَرْجِعُ إِلَى السَّبَبِ وَتَتْرُكُ بَابَهُ أَمْ لَا؛ هَلْ تَرْجِعُ إِلَى الظَّاهِرِ أَوْ إِلَى الْبَاطِنِ إِلَى مَا يُدْرَكُ لَكَ أَوْ إِلَى مَا لَا يُدْرَكُ لَكَ؛ إِلَى مَا يُرَى أَوْ إِلَى مَا لَا يُرَى اللّٰهُمَّ لَا تَبْتَلِنَا اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا الْقُرْبَ مِنْكَ بِلَا بَلَاءٍ اللّٰهُمَّ قُرْبًا وَلُطْفًا اللّٰهُمَّ قُرْبًا بِلَا بُعْدٍ لَا طَاقَةَ لَنَا عَلَى الْبُعْدِ مِنْكَ، وَلَا عَلَى مُقَاسَاةِ الْبَلَاءِ؛ فَارْزُقْنَا الْقُرْبَ مِنْكَ مَعَ عَدَمِ نَارِ الْآفَاتِ؛ فَإِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ مِنْ نَارِ الْآفَاتِ فَاجْعَلْنَا فِيهَا كَالسَّمَنْدَلِ؛ الَّذِي يَبِيضُ وَيُفَرِّخُ فِي النَّارِ وَهِيَ لَا تَضُرُّهُ وَلَا تُحْرِقُهُ؛ اجْعَلْهَا عَلَيْنَا كَنَارِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِكَ؛ أَنْبِتْ حَوَالَيْنَا عُشْبًا؛ كَمَا أَنْبَتَّ حَوَالَيْهِ وَأَغْنِنَا عَنْ جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ كَمَا أَغْنَيْتَهُ؛ وَآنِسْنَا وَتَوَلَّنَا كَمَا تَوَلَّيْتَهُ؛ وَاحْفَظْنَا كَمَا حَفِظْتَهُ؛ آمِينَ

إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَصَّلَ الرَّفِيقَ قَبْلَ الطَّرِيقِ وَالْجَارَ قَبْلَ الدَّارِ؛ وَالْأَنِيسَ قَبْلَ الْوَحْشَةِ؛ وَالْحِمْيَةَ قَبْلَ الْمَرَضِ؛ وَالصَّبْرَ قَبْلَ الْبَلِيَّةِ؛ وَالرِّضَا قَبْلَ الْقَضَاءِ تَعَلَّمُوا مِنْ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اقْتَدُوا بِهِ فِي أَقْوَالِهِ وَأَفْعَالِهِ سُبْحَانَ مَنْ تَلَطَّفَ بِهِ فِي بَحْرِ بَلَائِهِ وَكَلَّفَهُ السِّبَاحَةَ فِي بَحْرِ الْبَلَاءِ؛ وَأَيَّدَهُ مَعَهُ كَلَّفَهُ الْحَمْلَ عَلَى الْعَدُوِّ وَهُوَ مَعَ رَأْسِ الْفَرَسِ؛

کہ تو اسکا دروازہ چھوڑ کر سبب کی طرف جاتا ہے یا نہیں ؟ تو ظاہر کی طرف لوٹتا ہے یا باطن کی طرف؟ اسکی طرف جاتا ہے جسکا ادراک ہو سکتا ہے یا اس کی طرف جس کا ادراک نہیں ہو سکتا اُس جانب جاتا ہے جو نظر آ سکتی ہے یا اُس جانب جاتا ہے جو نظر نہیں آ سکتی ؟ یا اللہ ہمکو آزمائش میں نہ ڈال۔ یا اللہ ہم کو نصیب فرما اپنا قرب بغیر بلا کے۔ یا اللہ قرب اور لطف نصیب فرما۔ یا اللہ قرب بلا بُعد کے بخش کہ ہم میں تجھ سے بُعد کی طاقت نہیں اور نہ بلا کے برداشت کرنے کی سکت ہے۔ پس ہمکو اپنا قرب نصیب فرما آتشِ آفات کے بغیر اور اگر آتش آفات کا ہونا لازمی ہو تو ہمکو اس کے اندر سمندر کا جانور بنا کے جو آگ کے اندر انڈے بچے دیتا ہے اور آگ اسکو نہ نقصان دیتی ہے نہ جلاتی ہے۔ آتشِ آفات کو بنا دے ہمارے حق میں اپنے خلیل ابراہیم کی آگ جیسا۔ اُگا دے ہمارے اردگرد سبز گھاس جیسا کہ ان کے گرد اُگا دی تھی اور ہمکو بے نیاز بنا دے تمام مخلوقات سے جیسا کہ اُن کو بے نیاز بنا دیا تھا اور ہم کو انس عطا فرما اور ہمارا کارساز بن جیسا کہ اُن کا کارساز بنا تھا اور ہماری حفاظت فرما جیسی کہ انکی حفاظت فرمائی تھی آمین۔ ابراہیمؑ نے حاصل کر لیا تھا رفیق کو راستہ سے قبل اور پڑوسی کو مسکن سے قبل انیس کو وحشت سے پہلے اور پرہیز کو مرض سے پہلے صبر کو بلا سے قبل اور رضا کو قضا سے قبل۔ اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام سے سبق لو اور انکا اقتدا کرو ان کے اقوال میں اور انکے افعال میں۔ پاک ذات ہے جس نے اُن پر لطف فرمایا اپنی بلا کے سمندر میں اور اُن کو مکلف بنایا بلا کے سمندر میں تیرنے کا اور خود ان کا ہاتھ تھاما اُن کو مکلف بنایا دشمن پر حملہ کرنے کا اور خود گھوڑے کے سر کے

كُلْفَةُ الصُّعُوْدِ اِلٰى مَوْضِعٍ عَالٍ ٭ وَيَدَىْ فِىْ ظُهْرِهٖ ٭ كُلْفَةُ دَعْوَةِ الْخَلْقِ اِلٰى طَعَامِهٖ وَالنَّفَقَةُ مِنْ عِنْدِهٖ ٭ هٰذَا هُوَ اللُّطْفُ الْبَاطِنُ الْخَفِىُّ ٭ يَا غُلَامُ كُنْ مَعَ اللّٰهِ صَامِتًا عِنْدَ مَجِىْءِ قَدَرِهٖ وَفِعْلِهٖ حَتّٰى تَرٰى مِنْهُ اَلْطَافًا كَثِيْرَةً ٭ اَمَا سَمِعْتَ بِغُلَامِ جَالِيْنُوْسَ الْحَكِيْمِ كَيْفَ تَخَارَسَ وَتَبَالَهَ وَتَسَاكَتَ ٭ حَتّٰى حَفِظَ كُلَّ عِلْمٍ عِنْدَهٗ حِكْمَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَجِىْءُ اِلٰى قَلْبِكَ مِنْ كَثْرَةِ هَذَيَانِكَ وَمُنَازَعَتِكَ لَهٗ وَاعْتِرَاضِكَ عَلَيْهِ ٭ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا الْمُوَافَقَةَ ٭ وَتَرْكَ الْمُنَازَعَةِ ٭ وَاٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ٭

اَلْمَجْلِسُ الْحَادِىْ عَشَرَ

قَالَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بُكْرَةً بِالْمَدْرَسَةِ تَاسِعَ عِشْرِيْنَ شَوَّالٍ سَنَةَ خَمْسٍ وَّ اَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

يَا قَوْمُ اعْرِفُوا اللّٰهَ وَلَا تَجْهَلُوْهُ ٭ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَلَا تَعْصُوْهُ ٭ وَوَافِقُوْهُ وَلَا تُخَالِفُوْهُ وَارْضَوْا بِقَضَائِهٖ وَلَا تُنَازِعُوْهُ ٭ وَاعْرِفُوا الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ بِصَنْعَتِهٖ هُوَ الْخَالِقُ الرَّازِقُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ٭ هُوَ الْقَدِيْمُ الْاَوَّلُ الدَّائِمُ الْاَبَدِىُّ ٭ اَلْفَعَّالُ لِمَا يُرِيْدُ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ٭ هُوَ الْمُغْنِىْ هُوَ الْمُفْقِرُ ٭ هُوَ النَّافِعُ الْمُحْيِى الْمُمِيْتُ الْمُعَاقِبُ

پاس موجود رہا۔ ان کو مکلف بنایا اونچی جگہ چڑھنے کا اور اپنا ہاتھ ان کی کمر میں ڈالے رہا۔ ان کو مکلف بنایا کھانے کی طرف مخلوق کو بلانے کا اور مصارف اپنے پاس سے عطا فرمائے۔ اسی کا نام ہے عنایت باطنی و خفی صاحبزادہ حق تعالیٰ کی تقدیر اور فعل کے آنے کے وقت حق تعالیٰ کے ساتھ خاموش کھڑا رہ تاکہ الطاف کثیرہ اس کی طرف سے تجھ کو نظر آئیں۔ کیا تونے جالینوس حکیم کے غلام کا قصہ نہیں سنا کہ کس طرح گونگا اور بھولا اور چپ چاپ بنا رہا یہاں تک کہ جو کچھ علم جالینوس کے پاس تھا اس نے سب سیکھ لیا۔ اللہ عزوجل کی حکمت تیرے قلب کی جانب تیری زیادہ بک بک اور اس کے ساتھ جھگڑنے اور اس پر اعتراض کرنے سے ہرگز حاصل نہ ہوگی۔ یا اللہ ہم کو نصیب فرما موافقت اور ترک منازعت اور ہم کو عطا فرما دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے

گیارہویں مجلس

(وقت صبح ٭ یوم جمعہ ٭ ۱۹ شوال ۵۴۵ھ مدرسہ معمورہ)

صاحبو! اللہ کو پہچانو اور اس سے جاہل نہ رہو اطاعت کرو اللہ کی اور اس کی معصیت نہ کرو۔ اس کی موافقت کرو مخالفت نہ کرو اس کی قضا پر رضا اختیار کرو اور اس سے منازعت نہ کرو اور معرفت حاصل کرو حق تعالیٰ کی اس کی صنعت سے وہی ہے پیدا کرنیوالا رزق دینے والا سب سے پہلے سب کے بعد اور ظاہر و باطن، وہی ہے قدیم اور اول، دائم اور ابدی۔ کر سکنے والا جو کچھ بھی چاہے کہ جو کرے اس سے باز پرس نہ ہو اور لوگوں سے باز پرس ہوگی۔ وہی ہے تونگر بنانیوالا۔ وہی ہے فقیر بنانیوالا۔ وہی ہے نفع پہنچانیوالا۔ زندہ کرنیوالا، مارنے والا، سزا دینے والا۔ وہی

الْمَخُوْفُ الْمَرْجُوُّ۔ خَافُوْهُ وَلَا تَخَافُوْا غَيْرَهٗ
وَارْجُوْهُ وَلَا تَرْجُوْا غَيْرَهٗ۔ دُوْرُوْا مَعَ قُدْرَتِهٖ
وَحِكْمَتِهٖ إِلٰى أَنْ تَغْلِبَ الْقُدْرَةُ الْحِكْمَةَ۔
تَأَدَّبُوْا مَعَ السَّوَادِ عَلَى الْبَيَاضِ إِلٰى أَنْ يَأْتِيَ
مَا يَحُوْلُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ۔ تَكُوْنُوْا مَحْفُوْظِيْنَ
مِنْ خَرْقِ حُدُوْدِ الشَّرْعِ۔ الَّذِيْ أُشِيْرُ إِلَيْهِ
مَعْنًى لَا صُوْرَةً۔ لَا يَصِلُ إِلٰى هٰذَا الْأَمْرِ
إِلَّا آحَادُ الصَّالِحِيْنَ۔ مَا لَنَا حَاجَةٌ خَارِجَةٌ
عَنْ دَائِرَةِ الشَّرْعِ۔ مَا يَعْرِفُ هٰذَا الْأَمْرَ
إِلَّا مَنْ دَخَلَ فِيْهِ فَأَمَّا بِمُجَرَّدِ الصِّفَةِ
فَلَا تَعْرِفُهٗ۔ كُوْنُوْا جَمِيْعَ أُمُوْرِكُمْ بَيْنَ يَدَيِ
الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشَدِّيْنَ
الْأَوْسَاطِ تَحْتَ أَمْرِهٖ وَنَهْيِهٖ وَاتِّبَاعِهٖ إِلٰى
أَنْ يَدْعُوْكُمُ الْمَلِكُ إِلَيْهِ فَحِيْنَئِذٍ اسْتَأْذِنُوا
الرَّسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
ادْخُلُوْا عَلَيْهِ۔ إِنَّمَا سُمِّيَ الْأَبْدَالُ أَبْدَالًا
لِأَنَّهُمْ لَا يُرِيْدُوْنَ مَعَ إِرَادَةِ اللّٰهِ عَزَّ
وَجَلَّ إِرَادَةً وَلَا يَخْتَارُوْنَ مَعَ اخْتِيَارِهٖ
اخْتِيَارًا يَحْكُمُوْنَ الْحُكْمَ الظَّاهِرَ۔ وَيَعْمَلُوْنَ
الْأَعْمَالَ الظَّاهِرَةَ ثُمَّ يَتَفَرَّدُوْنَ إِلٰى
أَعْمَالٍ تَخُصُّهُمْ۔ كُلَّمَا تَرَقَّتْ دَرَجَاتُهُمْ
وَمَنَازِلُهُمْ يَزِيْدُوْنَ أَمْرًا وَنَهْيًا إِلٰى
أَنْ يَبْلُغُوْا إِلٰى مَنْزِلٍ لَا أَمْرَ فِيْهِ وَلَا
نَهْيَ۔ بَلْ أَوَامِرُ الشَّرْعِ تَنْفَعِلُ
فِيْهِمْ

ڈر کے قابل ہے اور وہی اُمید کے لائق ہے ۔اس سے ڈرو اور اس کے سوا کسی سے نہ ڈرو ۔ اُس سے آرزو رکھو اور کسی سے آرزو مت رکھو۔ گھومتے رہو اس کی قدرت اور حکمت کیساتھ یہانتک کہ قدرت غالب آ جائے حکمت پر ۔ مؤدب بنو قرآن مجید کیساتھ یہانتک کہ وہ حالت پیدا ہو جائے جو آڑ بنجائے تمہارے اور اس کے درمیان کہ تم محفوظ ہو جاؤ حدود شریعت کی مخالفت سے جس کی طرف میں اشارہ کر رہا ہوں بلحاظ معنی نہ کہ باعتبار صورت ، کیونکہ صورۃً اتباع شرع کبھی ساقط نہیں ہوتا اس مرتبہ پر نہیں پہنچتا مگر کوئی کوئی صالحین میں سے ۔جو چیز شریعت کے دائرہ سے باہر ہے اس کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں اور اس کو وہی جان سکتا ہے جو اسمیں داخل ہو لیا ہو باقی محض تعریف سے تو اس کو پہچان نہیں سکتا۔ اپنے جملہ معاملات میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور کمربستہ ہو جاؤ آپ کے حکم اور ممانعت اور اتباع کے تحت میں رہو یہاں تک کہ فرشتہ تمکو آپ کی طرف بلائے پس اس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اذن طلب کرو اور آپ کے پاس پہنچ جاؤ۔ ابدال کا نام جو ابدال رکھا گیا ہے تو اس وجہ سے (کہ انہوں نے اپنے ارادہ اور اختیار کو ارادہ و اختیار خداوندی سے بدل لیا) کہ ارادہ خداوندی کے سامنے نہ وہ کوئی ارادہ کرتے ہیں اور نہ اختیار خداوندی کے سامنے کسی اختیار کو عمل میں لاتے ہیں ۔حکم ظاہری کو مستحکم اور اعمال ظاہرہ پر عمل کرتے رہتے ہیں اس کے بعد اس شغل میں لگ جاتے ہیں جو انکے لئے مخصوص ہے جُوں جُوں انکے درجوں اور مرتبوں میں ترقی ہوتی ہے دُوں دُوں ان کے لئے امر و نہی بڑھتے رہتے ہیں یہانتک کہ وہ ایسے مرتبہ تک پہنچتے ہیں جہاں امر ہے نہ نہی بلکہ احکام شرعیہ ان کے اندر اثر پذیر ہوتے

وَتُضَافُ اِلَيْهِمْ ۚ وَهُمْ فِيْ مَعْزِلٍ ۚ لَا يَزَالُوْنَ فِيْ غَيْبَةٍ مَّعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۚ وَاِنَّمَا يَحْضُرُوْنَ فِيْ وَقْتِ مَجِيْءِ الْاَمْرِ وَالنَّهْيِ يُحْفَظُوْنَ فِيْهِمَا حَتّٰى لَا يُخْرِبُوْنَ حَدًّا مِّنْ حُدُوْدِ الشَّرْعِ ۚ لِاَنَّ تَرْكَ الْعِبَادَاتِ الْمَفْرُوْضَاتِ زَنْدَقَةٌ وَارْتِكَابَ الْمَحْظُوْرَاتِ مَعْصِيَةٌ ۚ لَا تَسْقُطُ الْفَرَائِضُ عَنْ اَحَدٍ فِيْ حَالٍ مِّنَ الْاَحْوَالِ

يَا غُلَامُ اِعْمَلْ بِحُكْمِهٖ وَعِلْمِهٖ وَلَا تَخْرُجْ عَنِ الْحِيْطَةِ لَا تَنْسَ الْعَهْدَ ۚ جَاهِدْ نَفْسَكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانَكَ وَطَبْعَكَ وَدُنْيَاكَ ۚ وَلَا تَيْاَسْ مِنْ نُّصْرَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ فَاِنَّهَا تَاْتِيْكَ مَعَ ثَبَاتِكَ ۚ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ۚ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَقَالَ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ ۝ وَقَالَ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا اَمْسِكْ لِسَانَ نَفْسِكَ عِنْدَ شَكْوَاهَا اِلَى الْخَلْقِ ۚ كُنْ خَصْمًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهَا وَعَلٰى جَمِيْعِ الْخَلْقِ تَاْمُرُهُمْ بِطَاعَتِهٖ وَتَنْهَاهُمْ عَنْ مَعْصِيَتِهٖ تَنْهَاهُمْ عَنِ الضَّلَالِ وَالْاِبْتِدَاعِ وَاِتِّبَاعِ الْهَوٰى وَمُوَافَقَةِ النَّفْسِ ۚ وَتَاْمُرُهُمْ بِاتِّبَاعِ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا قَوْمُ اِحْتَرِمُوْا كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ وَتَاَدَّبُوْا مَعَهٗ هُوَ الْوُصْلَةُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَجْعَلُوْهُ مَخْلُوْقًا ۚ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا

اور ان کی جانب منسوب کر دئے جاتے ہیں (کہ شریعت کیموافق کام خود بخود ان سے ہوتے رہتے ہیں) وہ ہمیشہ غائب رہتے ہیں۔ حق تعالیٰ کی معیت میں اور حاضر ہوتے ہیں تو بس امر یا نہی کے وقت اس میں (منجانب اللہ) ان کی حفاظت رکھی جاتی ہے یہاں تک کہ شریعت کی حدود میں سے ایک حد کو بھی ضائع نہیں کر سکتے کیونکہ فرض عبادتوں کا چھوڑنا زندیق بننا ہے اور ممنوعات کا مرتکب ہونا خدا کا نافرمان بننا ہے کہ فرائض کسی حالت میں بھی کسی سے ساقط نہیں ہوتے۔

صاحبزادہ عمل کر اس کے حکم اور علم پر اور احاطہ سے باہر مت نکل۔ عہد کو مت بھول جہاد کر اپنے نفس سے اپنی خواہش سے اپنے شیطان سے اپنی طبیعت سے اور اپنی دُنیا سے اور ناامید نہ ہو اللہ عزوجل کی نصرت سے کیونکہ وہ ضرور آئے گی تیرے جماؤ کے وقت۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ "بیشک اللہ کا گروہ ہی غالب رہنے والا ہے" اور فرماتا ہے کہ "جو لوگ ہمارے راستے میں مجاہدہ کرتے ہیں ہم انکو دکھا دیتے ہیں اپنے راستے" جسوقت زبان مخلوق سے شکوہ کرے تو اس کو روک لے اور اللہ کی طرف سے اس زبان اور ساری مخلوقات کا مدمقابل بن کہ ان کو حکم کر اس کی طاعت کا اور منع کر اسکی معصیت سے روک انکو گمراہی اور بدعتوں کے ارتکاب اور خواہش نفس کے اتباع اور نفس کی موافقت سے اور حکم کر اُن کو کتاب اللہ عزوجل اور سنتِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع کا۔

صاحبو! احترام کرو اللہ کی کتاب کا اور باادب رہو اس کے ساتھ وہی تمہارے اور اللہ عزوجل کے درمیان ذریعہ اتصال ہے۔ اس کو مخلوق مت کہو۔ اللہ تعالےٰ تو فرماتا ہے کہ یہ میرا کلام ہے۔

كلامي تقولون انتم لا: من رد على الله عز و
جل وجعل القرآن مخلوقا: فقد كفر بالله عز و
جل وبرئ منه هذا القرآن: هذا القرآن
المتلو هذا المقروء: هذا المسموع: هذا
المنظور: هذا المكتوب في المصاحف كلامه
عز وجل: كان الامام الشافعي والامام
احمد رضي الله عنهما يقولان: القلم مخلوق
والمكتوب به غير مخلوق والقلب مخلوق و
المحفوظ فيه غير مخلوق يا قوم اصحبوا
القرآن بالعمل به: لا بالمجادلة فيه:
الاعتقاد كلمات يسيرة: والاعمال كثيرة
عليكم بالايمان به: صدقوا بقلوبكم:
واعملوا بجوارحكم: اشتغلوا بما ينفعكم:
لا تلتفتوا الى عقول ناقصة دنية يا قوم
المنقول لا يستنتج بالعقل: والنص لا
يترك بالقياس: لا تترك البينة وتقف
مع مجرد الدعوى: اموال الناس لا تؤخذ
بالدعوى من غير بينة: قال النبي صلى
الله تعالى عليه وسلم لو اخذ الناس بدعا
ويهم لادعى قوم دماء قوم واموالهم
لكن البينة على المدعي واليمين على من
انكر لا ينفع لسان عليم وقلب جاهل
عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
انه قال: اخوف ما اخاف على امتي
من منافق

کلام ہے"۔ (اور ظاہر ہے کہ جس طرح خدا کی ذات اور اسکی ساری صفات قدیم اور غیر مخلوق ہیں اس طرح کلام بھی اسکی صفت ہے (جسکو مخلوق نہیں کہہ سکتے) اور تم کہتے ہو کہ نہیں جس نے حق تعالیٰ کا قول رد کیا اور قرآن کو مخلوق بتایا اُس نے کفر کیا اللہ عزوجل کا اور اس سے بیزار ہو گیا یہ قرآن ۔ یہی قرآن جو پڑھا جاتا ہے یہی جس کی تلاوت ہوتی ہے یہی جو سُننے میں آتا ہے ۔ یہی جس پر نظر پڑتی ہے یہی جو مصحف میں لکھا ہوا ہے اللہ عزوجل کا کلام ہے ۔ امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ قلم مخلوق ہے مگر اس سے لکھا ہوا (قرآن) غیر مخلوق ہے ۔ قلب مخلوق ہے مگر (قرآن) جو اسمیں حفظ ہوتا ہے غیر مخلوق ہے صاحبو! قرآن کے خیر خواہ بنو اس پر عمل کرکے نہ کہ اسمیں مجادلہ کرکے ۔ اعتقاد کے متعلق صرف چند باتیں ہیں البتہ اعمال بکثرت ہیں ۔ قرآن پر ایمان لانا ضروری سمجھو، اسکو سچا مانو اپنے دلوں سے اور عمل کرو اپنے اعضاء سے اسمیں مشغول ہو جو تمکو مفید ہو اور مت توجہ کرو ناقص اور کمزور عقلوں کی طرف صاحبو! منقول مضمون کا نتیجہ عقل سے حاصل نہیں ہو سکتا اور نص نہیں چھوڑی جا سکتی قیاس سے (البتہ عقل اور قیاس اگر نقل اور نص کیخلاف ہو تو عقل کو ناقص اور قیاس کو فاسد کہہ کر چھوڑ دینگے) ثبوت کو چھوڑ کر محض دعوے کے ساتھ قائم مت ہو کہ لوگوں کے مال ثبوت کے بغیر محض دعوے سے نہیں لئے جا سکتے ۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ محض دعوے سے کامیاب ہو جاویں تو بہتیرے لوگ دعوے کرنے لگیں لوگوں کے خون کے اور بہتیرے لوگ دعوے کرنے لگیں لوگوں کے اموال کے ولیکن بار ثبوت ہے مدعی پر اور حلف ہے مدعا علیہ پر" پر یہ مفید نہیں کہ زبان تو ماہر ہو اور قلب نادان ۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ کو بڑا اندیشہ جس کو اپنی اُمت کے لئے خطرناک سمجھ رہا ہوں اس منافق کیطرف

عَلِيمُو اللِّسَانِ يَا عُلَمَاءُ يَا جُهَّالُ يَا حَاضِرُونَ وَيَا
غَائِبُونَ اِسْتَحْيُوا مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَانْظُرُوا
بِقُلُوبِكُمْ اِلَيْهِ ذِلُّوا لَهٗ صَيِّرُوا اَنْفُسَكُمْ
تَحْتَ مَطَارِقِ قَدَرِهٖ وَاَلْزِمُوهَا بِالشُّكْرِ
عَلٰى نِعَمِهٖ وَاَصِلُوا الضِّيَاءَ بِالظَّلَامِ فِيْ
طَاعَتِهٖ فَاِذَا تَحَقَّقَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ جَاءَتْكُمْ
كَرَامَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتُهٗ وَجَنَّتُهٗ
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ **يَا غُلَامُ** اِجْتَهِدْ اَنْ
لَا يَبْقٰى شَيْءٌ فِي الدُّنْيَا تُحِبُّهٗ اِذَا تَمَّ
هٰذَا فِيْ حَقِّكَ لَا تُتْرَكُ مَعَ نَفْسِكَ لَحْظَةً
اِنْ نَسِيْتَ ذُكِّرْتَ وَاِنْ غَفَلْتَ اُوْقِظْتَ
لَا يَدَعُكَ تَنْظُرُ اِلٰى غَيْرِهٖ فِي الْجُمْلَةِ مَنْ
ذَاقَ هٰذَا فَقَدْ عَرَفَهٗ هٰذَا الْجِنْسُ اٰحَادُ
اَفْرَادٌ مِّنَ الْخَلْقِ لَا يَقْبَلُوْنَ السُّكُوْنَ اِلَى
الْخَلْقِ يَا مُنَافِقُوْنَ اَلْاٰفَاتُ وَالْبَلَايَا عَلٰى
رُءُوْسِ قُلُوْبِكُمْ اَلْقَوْمُ كُلَّمَا نَظَرُوْا بِاَعْيُنِ
قُلُوْبِهِمْ اِلٰى غَيْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اَنْفَقُوْا
سَلَامَتُهُمْ فِي السُّكُوْنِ اِلَيْهِ وَالْاِسْتِطْرَاحِ
بَيْنَ يَدَيْهِ وَالتَّعَامِيْ عَنْ خَلْقِهٖ وَقَطْعِ
اَلْسِنَتِهِمْ عَنِ الْاِعْتِرَاضِ عَلَيْهِ فَتَنْقَلِبُ الْاَيَّامُ
وَاللَّيَالِيْ وَالْاَشْهُرُ وَالسِّنُوْنَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ عَلٰى
حَالَةٍ وَّاحِدَةٍ لَا يَتَغَيَّرُوْنَ اَلْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
هُمْ اَعْقَلُ خَلْقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَوْ
رَاَيْتُمُوْهُمْ لَقُلْتُمْ
مَجَانِيْنُ

سے ہے جس کی زبان خوب ماہر ہو" اے دانشمند و اور اے نادانو! اے موجودہ لوگو اور اے غائبو و غیر حاضرو، شرماؤ اللہ عز وجل سے اور نظر کرو اس کی جانب اپنے قلوب سے۔ اس کے سامنے پستی اختیار کرو۔ اس کی تقدیر کے گرزوں کے نیچے اپنے نفسوں کو رکھدو (کہ جس طرح چاہے کچلے) نفسوں پر لازم کرو اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا اور اسکی فرمانبرداری میں روشنی کو اندھیروں سے ملا دو کہ رات دن طاعت میں لگے رہو، جب تمہاری یہ حالت ہو جائیگی تب اللہ کا اکرام اسکا احترام اور اسکی جنت تمہارے پاس آجائیگی۔ دنیا اور آخرت دونوں جگہ۔ **صاحبزادہ** کوشش کر کہ دنیا میں کوئی چیز بھی تیری محبوب باقی نہ رہے۔ جب تیرے حق میں یہ مضمون کامل ہو جائیگا تو ایک لحظہ کے لئے بھی تو اپنے نفس کے ساتھ نہ چھوڑا جائے گا۔ اگر تو بھولے گا تو یاد دلایا جاویگا اور غافل ہوگا تو بیدار کر دیا جائیگا حق تعالیٰ تجھ کو نہ چھوڑیگا کہ تو غیر اللہ کی طرف بھی نظر کرے۔

الغرض جس نے یہ ذائقہ چکھا اُسی نے اسکی معرفت بھی حاصل کی۔ پس اس قسم کے افراد مخلوق میں سے بعض ہی بعض ہوتے ہیں کہ مخلوق کے ساتھ سکون کو قبول نہیں کرتے **اے منافقو!** آفتیں اور بلائیں تمہارے قلوب کے سروں پر (گھوم رہی) ہیں۔ اہل اللہ نے جب کبھی اپنے قلوب کی آنکھوں سے کسی چیز کو دیکھا (اور کسی چیز کی محبت دل میں محسوس ہوئی) تو فوراً اس کو خرچ کر دیا ہے ان کی سلامتی اسی میں ہے کہ حق تعالیٰ کیطرف سکون پادیں، اس کے حضور میں پڑے رہیں اس کی مخلوق کی طرف سے اندھے بنے رہیں اور اس پر اعتراض کرنے سے بچے رہیں پس رات اور دن ادلتے بدلتے اور مہینے اور سال اُن پر گزرتے رہتے ہیں مگر وہ ایک حالت پر قائم ہیں کہ حق عز وجل کی معیت میں متغیر نہیں ہوتے یہی اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ عقلمند ہیں اگر تم انکو دیکھو تو دیوانہ کہو

وَلَوْ رَاَوْكُمْ لَقَالُوْا مَا اٰمَنَ هٰؤُلَاءِ بِيَوْمِ الدِّيْنِ
قُلُوْبُهُمْ حَزِيْنَةٌ مُّنْكَسِرَةٌ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ ؛ لَا يَزَالُوْنَ خَائِفِيْنَ وَجِلِيْنَ ؛
كُلَّمَا كُشِفَ قِنَاعُ جَلَالِهٖ وَعَظْمَتِهٖ لِقُلُوْبِهِمْ
اِزْدَادَ خَوْفُهُمْ ؛ تَكَادُ قُلُوْبُهُمْ تَتَقَطَّعُ ؛ وَاَوْ
صَالُهُمْ تَتَفَصَّلُ ؛ فَاِذَا رَاٰى مِنْهُمْ ذٰلِكَ ؛
فَتَحَ اَبْوَابَ رَحْمَتِهٖ وَجَمَالِهٖ وَلُطْفِهٖ وَالرَّجَاءِ
لَهُمْ فَيَسْكُنُ مَا بِهِمْ ؛ مَا اُحِبُّ اَنْظُرُ اِلَّا
لِطَالِبِي الْاٰخِرَةِ وَطَالِبِي الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ وَ
اَمَّا طَالِبُ الدُّنْيَا وَالْخَلْقِ وَالنَّفْسِ وَالْهَوٰى ؛
اَيْشَ اَعْمَلُ بِهٖ غَيْرَ اَنِّيْ اُحِبُّ مُدَاوَاتَهٗ ؛ لِاَنَّهٗ
مَرِيْضٌ ؛ لَا يَصْبِرُ عَلَى الْمَرِيْضِ اِلَّا الطَّبِيْبُ
وَيْحَكَ تُخْفِيْ اَمْرَكَ عَلَيَّ ؛ وَهُوَ لَا يَخْفٰى ؛
تُظْهِرُ لِيْ اَنَّكَ طَالِبُ الْاٰخِرَةِ ؛ وَاَنْتَ طَالِبُ
الدُّنْيَا ؛ هٰذَا الْهَوَسُ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِكَ مَكْتُوْبٌ
عَلٰى جَبِيْنِكَ ؛ سِرُّكَ فِيْ عَلَانِيَتِكَ ؛ اَلدِّيْنَارُ
الَّذِيْ فِيْ يَدِكَ بَهْرَجٌ فِيْهِ دَانِقُ ذَهَبٍ وَالْبَاقِيْ
فِضَّةٌ ؛ لَا تَبَهْرَجْ عَلَيَّ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ كَثِيْرًا
مِّثْلَهٗ ؛ سَلِّمْهُ اِلَيَّ ؛ مَكِّنِّيْ مِنْهُ حَتّٰى اَسْبُكَهٗ ؛
وَاُخَلِّصَ مَا فِيْهِ مِنَ الذَّهَبِ ؛ وَاَرْمِيَ بِالْبَاقِيْ
جَيِّدٌ قَلِيْلٌ خَيْرٌ مِّنْ رَدِيٍّ كَثِيْرٍ ؛ مَكِّنِّيْ
مِنْ دِيْنَارِكَ ؛ فَاَنَا ضَرَّابٌ ؛ وَعِنْدِيْ اٰلَةُ ذٰلِكَ
تُبْ مِنَ الرِّيَاءِ وَالنِّفَاقِ ؛ وَلَا تَسْتَحِيْ مِنَ الْاِقْرَارِ بِهٖ
عَلٰى نَفْسِكَ ؛ وَالْغَالِبُ مِنَ الْمُخْلِصِيْنَ كَانُوْا مُنَافِقِيْنَ
وَلِهٰذَا قَالَ بَعْضُهُمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ لَا يَعْرِفُ

اور اگر وہ تمہیں دیکھیں تو یوں کہیں کہ یہ لوگ روزِ جزا پر ایمان ہی نہیں لائے اُن کے قلوب غمگین اور حق تعالیٰ کے سامنے شکستہ ہیں۔ وہ ہمیشہ خائف و ترساں رہتے ہیں۔ جب حق تعالیٰ کی عظمت و جلال کا پردہ ان کے قلوب کے لئے کھل جاتا ہے تو ان کا خوف اتنا بڑھ جاتا ہے کہ قریب ہے انکے دل ٹکڑے ٹکڑے اور جوڑ بند جدا جدا ہو جائیں پس جب حق تعالیٰ ان کی یہ حالت دیکھتا ہے تو اپنی رحمت اور جمال اور لطف اور اُمید کے دروازے اُن کے لئے کھولدیتا ہے۔ پس ان کی طبیعت ٹھہر جاتی ہے۔ میں پسند نہیں کرتا کہ بجز طالب آخرت اور طالبِ حق کے کسی کو دیکھوں۔ جو شخص طالب ہے دنیا اور مخلوق اور نفس اور ہویٰ کا مجھے اسکا کیا کرنا بجز اس کے کہ اسکا علاج پسند کرتا ہوں کہ وہ بیمار ہے اور بیمار پر صبر نہیں کر سکتا مگر طبیب تجھ پر افسوس کہ اپنی حالت مجھ سے چھپاتا ہے حالانکہ وہ چھپ نہیں سکتی تو مجھ پر ظاہر کرتا ہے کہ تو آخرت کا طالب ہے حالانکہ تو طالب ہے دُنیا کا۔ یہ ہوس جو تیرے دل میں ہے، تیری پیشانی پر لکھی ہوئی ہے۔ تیرا راز علانیہ ہے جو دینار تیرے ہاتھ میں ہے وہ کھوٹا ہے جس میں سونا ایک دانگ وزن کا ہے اور باقی سب چاندی ہے۔ کھوٹا روپیہ میرے سامنے پیش نہ کر کہ میں نے اس جیسے بہتیرے دیکھے ہیں۔ اس کو میرے حوالہ کر اور مجھ کو اختیار دے کہ میں اس کو پگھلاؤں اور جتنا اسمیں سونا ہے اس کو الگ کر کے باقی پھینک دوں کہ قلیل چیز جو عمدہ ہو اس کثیر سے بہتر ہے جو ردّی ہو۔ اپنے دینار پر مجھ کو اختیار دے کہ میں سکّہ گر ہوں اور میرے پاس اسکا آلہ موجود ہے توبہ کر ریا اور نفاق سے۔ اور اپنے نفس پر اسکا اقرار کرنے سے مت شرما کہ اکثر اخلاص والے پہلے منافق ہی تھے اور اسی لئے ایک بزرگ نے کہا ہے کہ اخلاص کی پہچان ریا کار ہی کو ہوتی ہے،

الاخلاص الا المرائی ۞ النادر من کل نادر من یخلص من اول امرہ الی اخرہ ۞ الصبیان فی اول امرھم یکذبون ویلعبون بالتراب والنجاسات ویوقعون انفسھم فی المھالک ۞ ویسرقون من اباءھم وامھاتھم ۞ ویمشون بالنمیمۃ ۞ وکلما رب العقل فیھم ترکوا شیئا فشیئا تادبوا بالاباء والامھات والمعلمین ۞ من یرد اللہ بہ خیرا یتادب ۞ و یترک ما کان علیہ ومن یرد اللہ بہ شرا یعش علی ما ھو علیہ ۞ فیھلک دنیا واخرۃ ۞ اللہ عز وجل خلق الداء والدواء ۞ المعاصی داء والطاعۃ دواء ۞ والظلم داء والعدل دواء ۞ والخطاء داء والصواب دواء ومخالفۃ الحق عز وجل داء والتوبۃ من سکر الذنوب دواء ۞ انما یتم لک الدواء اذا فارقت الخلق بقلبک ۞ واوصلتہ بربک عز وجل ۞ ورفعتہ الیہ یصیر فی السماء وروحک وبنیتک فی الارض ۞ تنفرد بقلبک مع الحق عز وجل بما یعلم ۞ وتشارک الخلق فی العمل بالحکم ۞ لا تخالفھم فی خصلۃ منہ حتی لا یکون لہ ولھم علیک حجۃ ۞ تنفرد مع ربک عز وجل بباطنک ۞ وتکون مع الخلق بظاھرک لا تخل لنفسک راسا مشالا ۞ ان رکبتھا والا رکبتک وان صرعتھا والا صرعتک ان لم تطعک فیما ترید من طاعۃ اللہ عز وجل دراکا عاقبتھا بسیاط الجوع والعطش والذل والعری والخلوۃ

(پس اخلاص کے لئے اول ریا کار ہونا اکثریہ قاعدہ ہے) اور شاذ نادر ہی ایسے لوگ ہوتے ہیں جو شروع سے آخر تک مخلص ہوں بچے شروع میں جھوٹ بھی بولتے ہیں اور مٹی اور نجاستوں سے کھیلتے بھی ہیں اپنے آپ کو خطرناک جگہوں میں ڈالتے اور اپنے ماں باپ کی چوریاں بھی کرتے اور چغلیاں بھی کھایا کرتے ہیں۔ مگر جوں جوں عقل انہیں اثر کرتی ہے وہ ایک ایک بات کو چھوڑتے اور اپنے ماں باپ اور اُستادوں کا طریقہ اختیار کرتے جاتے ہیں حق تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے وہ ادب سیکھتا اور پہلی حالت چھوڑتا جاتا ہے اور جس کے ساتھ شر کا ارادہ فرماتا ہے وہ اپنی پہلی حالت پر جیتا رہتا ہے پس دُنیا اور آخرت دونوں میں برباد ہوتا ہے۔ اللہ تعالٰے نے دوا اور بیماری دونوں پیدا کی ہیں۔ معصیتیں بیماری ہیں اور طاعت دوا ہے ظلم بیماری ہے اور عدل دوا ہے خطا بیماری ہے اور صواب دوا ہے۔ حق تعالٰے شانہ کی مخالفت بیماری ہے اور گناہوں کے نشہ سے توبہ کرنا دوا ہے۔ دوا کا پورا اثر تجھ کو اُسوقت ہوگا جبکہ مخلوق کو اپنے قلب سے جدا کرے اور اپنے رب سے اس کو ملائے اور اسکی جانب اسکو چڑھائے کہ قلب آسمان میں ہو اور روح اور تیرا بدن زمین میں ہو۔ دل سے حق تعالیٰ کے ساتھ اس کے علم میں منفرد ہو اور حکم شرعی پر عمل کرنے میں مخلوق کا شریک۔ کہ حکم کی کسی خصلت میں بھی انکی مخالفت نہ کرے تاکہ ان کو اور حق تعالیٰ کو تجھ پر الزام کا موقع نہ ملے۔ اپنے اندرون سے حق تعالیٰ کیساتھ منفرد ہو اور اپنے بیرون سے مخلوق کے ساتھ، تو اپنے نفس کا سر اونچا اُٹھا ہوا مت چھوڑ۔ اگر تو اس پر سوار ہو گیا فبہا ورنہ وہ تجھ پر سوار ہو جائیگا اگر تو نے اسکو پچھاڑ لیا تو بہتر ہے ورنہ وہ تجھ کو پچھاڑ لیگا۔ حق تعالیٰ کی جو طاعت تو چاہے اگر وہ اسمیں تیرا کہنا مان لے فبہا ورنہ اسکو سزا دے

فِيْ مَوْضِعٍ لَا اَنِيْسَ فِيْهِ مِنَ الْخَلْقِ ۞ لَا تُنَحِّ
هٰذِهِ السِّيَاطَ عَنْهَا حَتّٰى تَطْمَئِنَّ وَتُطِيْعَ اللّٰهَ عَزَّ
وَجَلَّ فِيْ كُلِّ حَالٍ ۞ فَاِذَا اطْمَاَنَّتْ لَا تُخْلِ الْمُعَاقَبَةَ
بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا ۞ اَلَيْسَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا ۞ وَافِقْهَا
حَتّٰى لَا تَزَالَ مُنْكَسِرَةً ۞ اِنَّمَا تَسْتَعِيْنُ عَلٰى هٰذَا
جَمِيْعِهٖ ۞ بِطَلَبِ مُرَادِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِمُوَافَقَتِهٖ
وَتَرْكِ مَعَاصِيْهِ وَاَنْ يَكُوْنَ ظَاهِرُكَ وَبَاطِنُكَ
وَاحِدًا تَصِيْرُ مُوَافَقَةً بِلَا مُخَالَفَةٍ ۞ طَاعَةً بِلَا
مَعْصِيَةٍ ۞ شُكْرًا بِلَا كُفْرٍ ۞ ذِكْرًا بِلَا نِسْيَانٍ ۞
خَيْرًا بِلَا شَرٍّ ۞ لَا فَلَاحَ لِقَلْبِكَ وَفِيْهِ اَحَدٌ
غَيْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَوْ سَجَدْتَ لَهٗ اَلْفَ عَامٍ
عَلَى الْجَمْرِ وَاَنْتَ تُقْبِلُ بِقَلْبِكَ عَلٰى غَيْرِهٖ ۞ لَمَا
نَفَعَكَ ذٰلِكَ ۞ لَا عَاقِبَةَ لَهٗ وَهُوَ يُحِبُّ
غَيْرَ مَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ ۞ لَا تَسْعَدُ بِحُبِّهٖ
حَتّٰى تَعْدِمَ الْكُلَّ ۞ اَيْشٍ يَنْفَعُكَ اِظْهَارُ
الزُّهْدِ فِي الْاَشْيَاءِ ۞ مَعَ اِقْبَالِكَ عَلَيْهَا
بِقَلْبِكَ ۞ اَمَا تَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ
مَا فِيْ صُدُوْرِ الْعَالَمِيْنَ ۞ مَا تَسْتَحِيْ ۞ تَقُوْلُ
بِلِسَانِكَ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ ۞ وَفِيْ قَلْبِكَ غَيْرُهٗ
يَا غُلَامُ لَا تَغْتَرَّ بِحِلْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْكَ
فَاِنَّ بَطْشَهٗ شَدِيْدٌ ۞ لَا تَغْتَرَّ بِهٰؤُلَاءِ
الْعُلَمَاءِ الْجُهَّالِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
كُلُّ عِلْمِهِمْ عَلَيْهِمْ لَا لَهُمْ
هُمْ عُلَمَاءُ بِحُكْمِ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

بھوک پیاس ذلت برہنگی اور ایسی جگہ پر خلوت نشینی کے چابک لگا جہاں مخلوق میں سے کوئی مونس نہ ہو۔ ان چابکوں کو اس سے مت ہٹا یہاں تک کہ وہ اطمینان حاصل کرلے اور ہر حال میں حق تعالےٰ کا فرمانبردار بنجائے اس کے بعد جب وہ مطمئن ہوجائے تب بھی عتاب کو ترک مت کر کہ تونے ایسا اور ایسا نہ کیا تھا پس اب ایسا کریگا تو پھر وہی سزا ملیگی، اسکو موافق بنالے یہاں تک کہ وہ ہمیشہ شکستہ رہے ان سب باتوں پر اگر تو اعانت چاہے تو بس اسوقت ہوسکتی ہے جبکہ تو اللہ کے مقصود اور اسکی موافقت اور معصیتوں کے چھوڑنے کا طالب ہو اور یہ کہ تیرا ظاہر و باطن یکساں ہوجائے کہ بن جائے سرتاپا موافقت جسمیں مخالفت کا شائبہ بھی نہ ہو۔ سرتاپا طاعت کہ نام کو معصیت نہ ہو سرتاپا شکر بلا کفران کے سرتاپا یاد بلا نسیان کے اور سرتاپا خیر بلا کسی قسم کے شر کے جب تک تیرے قلب میں اللہ کے سوا کوئی ایک بھی ہوگا اسکو ہرگز فلاح نصیب نہ ہوگی ۔ اگر تو اس کو ہزار سال بھی چنگاری پر سجدہ کرتا ہے درانحالیکہ تیرا قلب اسکے غیر کیطرف متوجہ ہو تو یہ تجھ کو کچھ بھی نفع نہ دیگا۔ اسکا کچھ نتیجہ نہیں جبکہ وہ اپنے مولیٰ کے سوا کسی کو محبوب سمجھتا ہو جبتک تو سب کو معدوم نہ کردیگا اس کی محبت سے بہرہ یاب نہ ہوگا دنیا کی چیزوں میں تیرا بے رغبتی اور زہد ظاہر کرنا تجھ کو کیا مفید ہوسکتا ہے جبکہ تو اپنے قلب سے ان پر متوجہ ہے کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ باخبر ہے ان باتوں سے جو دنیا جہان کے سینوں میں ہیں تجھے شرم نہیں آتی زبان سے تو کہتا ہے کہ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور تیرے قلب میں غیر اللہ موجود ہے **صاحبزادہ** ۔ حق تعالیٰ کی بردباری سے دھوکہ مت کھا کیونکہ اسکی پکڑ بہت سخت ہے ان مولویوں سے جو حق تعالےٰ سے جاہل ہیں دھوکہ مت کھا کہ انکا سارا علم ان کے اوپر وبال ہے نافع نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے صرف احکام کے

جُ قال بالله عزّ وجلّ ؛ يأمرون الناس بأمرٍ ولا يمتثلونه ويَنهونهم عن شيءٍ ولا ينتهون عنه ؛ يدعون إلى الحقّ عزّ وجلّ وهم يفرّون منه ؛ يبارزونه بالمعاصي والزلّات ؛ أسماؤهم عندي مؤرّخة مكتوبة معدودة. اللّٰهمّ تُب علينا وعليهم ؛ واهدنا كلّنا لنبيّك محمّد صلّى الله عليه وسلّم ؛ ولأبينا إبراهيم عليه السلام اللّٰهمّ لا تسلّط بعضنا على بعضٍ ؛ وانفع بعضنا ببعضٍ وأدخلنا كلّنا في رحمتك آمين

المجلس الثاني عشر

وقال رضي الله تعالى عنه يوم الأحد بكرة بالرباط ثاني ذي القعدة سنة خمس وأربعين وخمسمائة

يا غلام ما صحّت إرادتك للحقّ عزّ وجلّ ولا طلبك ويطلب غيره ؛ فقد بطل دعواه ؛ مريدو الدنيا فيهم كثرة ؛ ومريدو الآخرة فيهم قلّة ؛ مريدو الحقّ عزّ وجلّ الصادقون في إرادته أقلّ من كلّ قليل ؛ هم في القلّة والعدم كالكبريت الأحمر هم آحاد أفراد في الشذوذ والندور حتّى يوجد منهم واحد ؛ هم نزّاع القبائل هم معادن في الأرض ملوك فيها ؛ هم شحنة البلاد والعباد ؛ بهم يدفع البلاء عن الخلق وبهم يمطرون وبهم يمطر الله السماء وبهم تنبت الأرض في بداية أمرهم يفرّون من شاهقٍ إلى شاهقٍ ومن بلدٍ إلى بلدٍ

عالم ہیں اور خدا کی ذات سے جاہل ہیں۔ لوگوں کو ایک کام کا حکم دیتے ہیں مگر خود اس کو نہیں کرتے ان کو ایک کام سے منع کرتے ہیں مگر خود اس سے باز نہیں آتے دوسروں کو حق تعالیٰ کی طرف بُلاتے ہیں اور خود اس سے بھاگتے ہیں معصیتوں اور لغزشوں کے ارتکاب سے اسکا مقابلہ کرتے ہیں انکے نام میرے پاس لکھے ہوئے گنے ہوئے موجود ہیں۔ یا اللہ توجہ فرما ہم پر اور اُن پر اور ہم سب کو غلام بنا اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور ہمارے جدِ امجد ابراہیم علیہ السلام کا۔ یا اللہ ہم میں ایک کو دوسرے پر مسلط مت فرما اور ایک کو دوسرے سے نفع پہنچا اور ہم سب کو اپنی رحمت میں داخل کرلے آمین

بارہویں مجلس

(وقت صبح ؛ یوم یکشنبہ ؛ ۲ ذیقعدہ ۵۴۵ھ ؛ خانقاہ شریف)

صاحبزادہ حق تعالیٰ کے لئے تیری ارادت صحیح نہیں ہوئی، اور نہ تو اس کا طالب ہے، کیونکہ جو شخص دعوی کرے حق تعالیٰ کو مطلوب سمجھنے کا اور طلب کرے غیر کو تو اس کا دعویٰ باطل ہے۔ طالبانِ دُنیا کی کثرت ہے اور طالبانِ آخرت کی قلت ہے اور طالبانِ حق اور اس کی ارادت میں سچے تو بہت ہی کم ہیں کہ کمیابی نایابی میں کبریت احمر جیسے ہیں، اس درجہ شاذ نادر ہیں کہ ایک آدھ ہی پایا جاتا ہے۔ وہ کُنبوں قبیلوں میں سے ایک ایک دو دو ہیں۔ وہ معدن ہیں زمین میں۔ بادشاہ ہیں زمین کے۔ کوتوال ہیں شہروں اور باشندوں کے۔ ان کے طفیل مخلوق سے بلائیں دُور ہوتی ہیں اور ان پر بارشیں برستی ہیں ان کی برکت سے حق تعالیٰ آسمانوں سے پانی برساتا ہے ان کی وجہ سے زمین روئیدگی لاتی ہے۔ وہ اپنے ابتداءِ حال میں بھاگتے پھرتے ہیں ایک پہاڑ کی چوٹی سے دوسری چوٹی پر۔ ایک شہر سے دوسرے

مِنْ خَرَابٍ إِلَى خَرَابٍ كُلَّمَا عُرِفُوا فِي مَوْضِعٍ تَحَوَّلُوا
مِنْهُ يَرْمُونَ الْكُلَّ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ وَيُسَلِّمُونَ
مَفَاتِيحَ الدُّنْيَا إِلَى أَهْلِهَا لَا يَزَالُونَ كَذٰلِكَ إِلَى أَنْ
تُبْنَى الْقِلَاعُ حَوَالَيْهِمْ وَتَجْرِي الْأَنْهَارُ إِلَى قُلُوبِهِمْ
وَيُحَاطُ بِهِمْ جُنُودٌ مِنْ قِبَلِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كُلٌّ
مِنْهُمْ يَنْفَرِدُ إِلَيْهِ بِالْحِرَاسَةِ يُكَرَّمُونَ وَيُحْفَظُونَ
وَيُوَلَّوْنَ عَلَى الْخَلْقِ كُلُّ هٰذَا مِنْ وَرَاءِ عُقُولِهِمْ
فَحِينَئِذٍ يَصِيرُ إِتْيَانُهُمْ عَلَى الْخَلْقِ فَرِيضَةً يَعُودُونَ
كَالْأَطِبَّاءِ وَبَقِيَّةُ الْخَلْقِ مَرْضَى وَيْحَكَ تَدَّعِي
أَنَّكَ مِنْهُمْ مَا عَلَامَتُهُمْ عِنْدَكَ مَا عَلَامَةُ قُرْبِ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلُطْفِهِ فِي أَيِّ مَنْزِلَةٍ أَنْتَ عِنْدَ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي أَيِّ مَقَامٍ مَا اسْمُكَ وَمَا لَقَبُكَ
فِي الْمَلَكُوتِ الْأَعْلَى عَلَامَ يُغْلَقُ بَابُكَ كُلَّ
لَيْلَةٍ طَعَامُكَ وَشَرَابُكَ مُبَاحٌ أَوْ حَلَالٌ طَلْقٌ
تُضَاجِعُ الدُّنْيَا أَوِ الْآخِرَةَ أَوْ قُرْبَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
مَنْ أَنِيسُكَ فِي الْوَحْدَةِ مَنْ جَلِيسُكَ فِي الْخَلْوَةِ
يَا كَذَّابُ أَنِيسُكَ فِي الْوَحْدَةِ نَفْسُكَ وَشَيْطَانُكَ
وَهَوَاكَ وَالتَّفَكُّرُ فِي دُنْيَاكَ وَفِي الْجَلْوَةِ شَيَاطِينُ
الْإِنْسِ الَّذِينَ هُمْ أَقْرَانُ السُّوءِ وَأَصْحَابُ الْقِيلِ
وَالْقَالِ هٰذَا شَيْءٌ لَا يَجِيءُ بِالْهَذَيَانِ وَمُجَرَّدِ
الدَّعْوَى كَلَامُكَ فِي هٰذَا هَوَسٌ لَا يَنْفَعُكَ عَلَيْكَ
بِالسُّكُونِ وَالْخُمُولِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
وَتَرْكِ إِسَاءَةِ الْأَدَبِ إِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ مِنَ
الْكَلَامِ فِي هٰذَا فَيَكُونُ كَلَامُكَ فِيهِ عَلَى سَبِيلِ
التَّبَرُّكِ بِهِ وَالتَّبَرُّكِ بِذِكْرِ أَهْلِهِ

شہر کی طرف اور ایک ویرانہ سے دوسرے ویرانہ کی جانب۔ جب کسی جگہ پر پہچان لئے جاتے ہیں تو وہاں سے چل دیتے ہیں سب کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینکتے دنیا کی کنجیاں اہلِ دنیا کے حوالہ کرتے اور برابر اسی حالت پر قائم رہتے ہیں یہاں تک کہ ان کے گرد قلعے تعمیر کردئے جاتے ہیں (کہ کہیں جا نہیں سکتے) نہریں انکے قلوب کی طرف بہنے لگتیں اور حق تعالیٰ کی طرف سے لشکر انکے اردگرد پھیل جاتا ہے اور ہر ایک کی جدا حفاظت کیجاتی ہے سب کا اعزاز کیا جاتا اور نگہبانی ہوتی اور انکو مخلوق پر حاکم بنایا جاتا ہے۔ یہ ساری باتیں عام عقلوں سے باہر ہیں پس اسوقت ان کو مخلوق پر توجہ کرنا فرض بنجاتا ہے۔ وہ طبیبوں جیسے ہوتے ہیں اور ساری مخلوق بیماروں جیسی۔ تجھ پر افسوس۔ دعویٰ کرتا ہے کہ تو بھی انہیں سے ہے۔ پس بتا ان کی کون علامت تجھ میں موجود ہے؟ حق تعالیٰ کے قرب اور اس کے لطف کی کیا نشانی ہے؟ تو خدا کے نزدیک کس مرتبہ اور کس مقام میں ہے؟ ملکوت اعلیٰ میں تیرا نام اور لقب کیا ہے؟ ہر شب کو تیرا دروازہ کس حالت پر بند کیا جاتا ہے؟ تیرا کھانا اور پینا مباح ہے یا حلال خالص؟ تیری خوابگاہ دنیا ہے یا آخرت یا قرب حق تعالیٰ؟ تنہائی میں تیرا انیس کون ہے؟ خلوت میں تیرا ہم نشین کون ہے؟ اے دروغ گو تنہائی میں تو تیرا انیس تیرا نفس اور شیطان اور خواہش اور دنیا کے تفکرات ہیں، اور جلوت میں شیاطین الانس ہیں جو بدترین ہم نشین اور فضول بکواس والے ہیں۔ یہ بات بکواس اور محض دعوے سے نہیں آتی اسمیں تیری گفتگو محض ہوس ہے جو تجھ کو مفید نہیں۔ لازم پکڑ سکون اور گمنامی کو حق تعالیٰ کے حضور میں اور بے ادبی سے احتراز۔ اور اگر اسمیں تیرا بولنا ضروری ہی ہو تو حق تعالیٰ کے ذکر سے اور اہل اللہ کے ذکر سے برکت حاصل کرنے کیلئے ہونا چاہیئے نہ اس طرح کہ تو

لَا اِتّاَمَ تَدَّعِيْهِ بِظَاهِرِكَ مَعَ خُلُوِّ قَلْبِكَ مِنْهُ ٭ كُلُّ ظَاهِرٍ لَا يُوَافِقُهُ الْبَاطِنُ فَهُوَ هَذَيَانٌ ٭ اَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَامَ مَنْ ظَلَّ يَاْكُلُ لُحُوْمَ النَّاسِ وَقَدْ بَيَّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ٭ لَيْسَ الصِّيَامُ تَرْكُ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَالْمُفْطِرَاتِ فَحَسْبُ ٭ بَلْ حَتّٰى يُضَافَ اِلَيْهِ تَرْكُ الْاٰثَامِ ٭ اِحْذَرُوْا مِنَ الْغِيْبَةِ ٭ فَاِنَّهَا تَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ ٭ مَا تَعَوَّدَهَا مَنْ اَفْلَحَ قَطُّ ٭ وَمَنْ عُرِفَ بِهَا قَلَّتْ حُرْمَتُهٗ عِنْدَ النَّاسِ وَاحْذَرُوْا مِنَ النَّظَرِ بِشَهْوَةٍ ٭ فَاِنَّهٗ يَزْرَعُ الْمَعْصِيَةَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَعَاقِبَتُهٗ غَيْرُ مَحْمُوْدَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ٭ وَاحْذَرُوْا مِنَ الْيَمِيْنِ الْكَاذِبَةِ فَاِنَّهَا تَتْرُكُ الدِّيَارَ بَلَاقِعَ تُذْهِبُ بَرَكَةَ الْاَمْوَالِ وَالْاَدْيَانِ ٭ وَيْحَكَ تُنْفِقُ مَالَكَ بِالْيَمِيْنِ الْكَاذِبَةِ وَتُخْسِرُ دِيْنَكَ ٭ لَوْ كَانَ لَكَ عَقْلٌ لَعَلِمْتَ اَنَّ هٰذِهٖ هِيَ الْخَسَارَةُ بِعَيْنِهَا ٭ تَقُوْلُ وَاللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا فِيْ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ مِثْلُ هٰذَا الْمَتَاعِ ٭ وَلَا عِنْدَ اَحَدٍ مِثْلُهٗ ٭ وَاللهِ اِنَّهٗ يَسْتَوِيْ كَذَا وَكَذَا ٭ وَاِنَّهٗ عَلَيَّ بِكَذَا وَكَذَا ٭ وَاَنْتَ كَاذِبٌ فِيْ كُلِّ مَا قُلْتَهٗ ٭ ثُمَّ تَشْهَدُ بِالزُّوْرِ وَتَحْلِفُ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّكَ صَادِقٌ ٭ عَنْ قَرِيْبٍ يَجِيْئُكَ الْعَمٰى وَالزَّمَنُ ٭ تَاَدَّبُوْا رَحِمَكُمُ اللهُ تَعَالٰى بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ لَّمْ يَتَاَدَّبْ بِاٰدَابِ الشَّرْعِ اَدَّبَتْهُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَاَلَهٗ سَائِلٌ فَقَالَ مَنْ فِيْهِ هٰذِهِ الْخَمْسُ خِصَالٍ اَوْ بَعْضُهَا نَحْكُمُ بِبُطْلَانِ صَوْمِهٖ وَوُضُوْئِهٖ فَقَالَ صَوْمُهٗ وَوُضُوْءُهٗ لَا يَبْطُلُ

اسکا مدعی نہ بنا اپنے ظاہر سے حالانکہ تیرا قلب اس سے خالی ہے ہر ظاہر کہ باطن اس کے موافق نہ ہو ہذیان ہے۔ کیا تو نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں سُنا کہ جو شخص (غیبت کر کے) دن بھر لوگوں کے گوشت کھاتا رہا اسکا روزہ نہیں ہوا آپ نے بیان فرما دیا کہ کھانا پینا اور افطار کرنے والی چیزوں ہی کے چھوڑنے کا نام روزہ نہیں ہے بلکہ اسکے ساتھ گناہوں کا چھوڑنا بھی اضافہ کرنا چاہیئے۔ پس بچو غیبت سے کہ وہ نیکیوں کو اس طرح کھالیتی ہے جیسے آگ سوکھی لکڑی کو کھالیتی ہے جس شخص کی تقدیر میں فلاح ہے وہ اسکی عادت کبھی نہیں ڈالتا اور جو غیبت میں مشہور ہو جاتا ہے اسکی لوگوں میں حرمت کم ہو جاتی ہے اور بچو شہوت کیساتھ نگاہ کرنے سے کہ وہ تمہارے قلوب میں معصیت کا بیج بودیگی اور اسکا انجام دُنیا میں اچھا ہے نہ آخرت میں۔ اور بچو جھوٹی قسم کھانے سے کہ وہ آباد شہروں کو چٹیل بیابان بنا چھوڑتی ہے کہ مال اور دین دونوں کی برکت لیجاتی ہے۔ تجھ پر افسوس کہ اپنی تجارت کو جھوٹی قسم سے رواج دیتا اور اپنے دین کا خسارہ اُٹھاتا ہے اگر تجھے عقل ہوتی تو جانتا کہ اصل خسارہ یہی ہے تو کہتا ہے کہ خدا کی قسم اس جیسا مال شہر بھر میں کہیں نہیں اور نہ کسی کے پاس موجود ہے خدا کی قسم یہ اتنے کا ہے اور خدا کی قسم مجھ کو اتنے میں پڑا ہے حالانکہ تو اپنی ساری گفتگو میں جھوٹا ہے پھر اپنے جھوٹ پر گواہی دیتا اور اللہ عزوجل کی قسم بھی کھاتا ہے کہ "میں سچا ہوں" عنقریب وہ وقت آئیگا کہ تو اندھا اور اپاہج ہوگا۔ خدا تم پر رحم کرے۔ حق تعالیٰ کے حضور میں با ادب رہو جو شخص شریعت کے آداب سے ادب نہ سیکھے گا اسکو قیامت کیدن آگ ادب سکھائیگی اس مقام پر کسی نے سوال کیا کہ پھر جس شخص میں یہ پانچوں خصلتیں (دعویٰ کمال۔ غیبت۔ نظر با شہوۃ، کذب اور دروغ حلفی) ہوں اسکے روزہ اور وضو کے باطل ہونیکا حکم دینا چاہیئے؟ آپنے فرمایا کہ نہیں روزہ اور

وَلٰكِنْ هٰذَا جَاءَ عَلٰى سَبِيْلِ الْوَعْظِ وَالتَّحْذِيْرِ وَالتَّخْوِيْفِ
يَاغُلَامُ لَعَلَّ غَدًا يَأْتِيْ وَاَنْتَ مَفْقُوْدٌ مِّنْ ظَهْرِ
الْاَرْضِ مَوْجُوْدٌ فِي الْقَبْرِ اَوْ لَعَلَّ هٰذَا يَكُوْنُ فِيْ سَاعَةٍ
اُخْرٰى اَيْشٍ هٰذِهِ الْغَفْلَةُ مَا اَقْسٰى قُلُوْبَكُمْ صُخُوْرٌ
اَنْتُمْ اَقُوْلُ لَكُمْ وَغَيْرِيْ يَقُوْلُ لَكُمْ وَاَنْتُمْ عَلٰى
حَالَةٍ وَّاحِدَةٍ اَلْقُرْاٰنُ يُتْلٰى عَلَيْكُمْ وَاَخْبَارُ الرَّسُوْلِ
وَسِيَرُ الْاَوَّلِيْنَ تُقْرَأُ عَلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَعْتَبِرُوْنَ
وَلَا تَجْتَنِبُوْنَ وَلَا تَتَغَيَّرُ اَعْمَالُكُمْ كُلُّ مَنْ يَّحْضُرُ
بُقْعَةً فِيْهَا وَعْظٌ وَّلَمْ يَتَّعِظْ فَهُوَ فِيْ خَيْرِ الْبِقَاعِ
وَهُوَ شَرُّ الْاَحَدِ **يَاغُلَامُ** اِسْتِهَانَتُكَ بِاَوْلِيَاءِ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قِلَّةِ مَعْرِفَتِكَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
تَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ مُتَّهَمُوْنَ لِمَ لَا يَتَعَيَّشُوْنَ مَعَنَا
لِمَ لَا يَقْعُدُوْنَ مَعَنَا تَقُوْلُ هٰذَا لِجَهْلِكَ بِنَفْسِكَ
لَمَّا قَلَّتْ مَعْرِفَتُكَ بِنَفْسِكَ قَلَّتْ مَعْرِفَتُكَ بِاَقْدَارِ
النَّاسِ عَلٰى قَدْرِ قِلَّةِ مَعْرِفَتِكَ بِالدُّنْيَا وَعَاقِبَتِهَا
تَجْهَلُ قَدْرَ الْاٰخِرَةِ وَعَلٰى قَدْرِ قِلَّةِ مَعْرِفَتِكَ
بِالْاٰخِرَةِ تَجْهَلُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ يَا مُشْتَغِلًا
بِالدُّنْيَا عَنْ قَرِيْبٍ الْخُسْرَانُ وَالنَّدَامَاتُ عِنْدَكَ
ظَاهِرَةٌ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَظْهَرُ نَدَامَاتُكَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَوْمَ التَّغَابُنِ يَوْمَ الْفَضِيْحَةِ يَوْمَ
النَّدَامَاتِ وَالْخُسْرَانِ حَاسِبْ نَفْسَكَ قَبْلَ مَجِيْءِ
الْاٰخِرَةِ وَلَا تَغْتَرَّ بِحِلْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْكَ وَ
كَرَمِهٖ عَلَيْكَ اَنْتَ قَائِمٌ عَلٰى اَسْوَءِ الْاَحْوَالِ مِنَ
الْمَعَاصِيْ وَالزَّلَّاتِ وَظُلْمِ النَّاسِ اَلْمَعَاصِيْ بَرِيْدُ الْكُفْرِ
كَمَا اَنَّ الْحُمّٰى بَرِيْدُ الْمَوْتِ عَلَيْكَ بِالتَّوْبَةِ قَبْلَ

وضو تو باطل نہ ہو گا لیکن یہ ارشاد بطریق وعظ اور تہدید و تخویف کے ہے **صاحبزادہ** کیا عجب ہے کہ کل کا دن ایسی حالت میں آوے کہ تو سطح زمین سے گم اور قبر کے اندر موجود ہو بلکہ کیا عجب ہے کہ اگلی ساعت ہی میں ایسا ہو جائے۔ کیا ٹھکانا ہے اس غفلت کا تمہارے دل کسقدر سخت ہیں؟ تم سرتاپا پتھر ہو کہ میں بھی تمکو سناتا ہوں اور دوسرے بھی سناتے ہیں مگر تم ایک حالت پر قائم ہو قرآن تمپر پڑھا جاتا ہے پیغمبر کے ارشادات اور اگلوں کے حالات تم کو سنائے جاتے ہیں مگر تم عبرت نہیں پکڑتے نہ بچتے ہو اور نہ اپنے اعمال بدلتے ہو جو شخص ایسی جگہ آئے جہاں وعظ ہو رہا ہو اور نصیحت نہ پکڑے تو وہ بدترین اہل ہے جو بہترین موقعہ پر حاضر ہوا **صاحبزادہ** تیرا اولیاء اللہ کو ذلیل سمجھنا حق تعالیٰ کی معرفت کم ہونے کے سبب سے ہے تو انکو متہم کرتا اور اعتراض کرتا ہے کہ یہ لوگ ہمارے ساتھ مزے کیوں نہیں اڑاتے ہمارے پاس بیٹھتے اٹھتے کیوں نہیں؟ یہ تیرا کہنا اس لئے ہے کہ تو اپنے نفس سے جاہل ہے جبکہ تجھ کو اپنے نفس کی پہچان کم ہوئی تو لوگوں کے مرتبوں کی پہچان کم ہو گئی۔ جتنی تیری دنیا اور اسکے انجام کی شناخت میں کمی آئی اسی قدر تیری آخرت کی شناخت میں کمی آئی اور جتنی آخرت کی شناخت میں کمی آئی اسیقدر حق تعالےٰ کی معرفت میں کمی آئی **اے** دنیا میں مشغول ہونیوالے عنقریب خسارہ اور پشیمانیاں تجھ پر دنیا اور آخرت میں کھل جائیں گی تیری پشیمانیاں ظاہر ہوں گی قیامت کے دن جو نقصان کا دن ہے رسوائی کا دن ہے پشیمانیوں اور خسارہ کا دن ہے آخرت کے آنے سے قبل اپنے نفس سے حساب لے اور حق تعالےٰ کے حلم اور اپنے اوپر انعام واکرام سے دھوکہ مت کھا۔ تو معصیتوں لغزشوں اور لوگوں پر ظلم زیادتیوں کے بدترین حالات پر قائم ہے معصیتیں کفر کی قاصد ہیں جس طرح بخار موت کا قاصد ہے ضروری سمجھ توبہ کو موت سے پہلے

الْمَوْتِ قَبْلَ مَجِيْءِ الْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِأَخْذِ الْأَرْوَاحِ يَا شَبَابُ تُوْبُوْا أَمَا تَرَوْنَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ يَبْتَلِيْكُمْ بِالْبَلَاءِ حَتّٰى تَتُوْبُوْا ؛ وَأَنْتُمْ لَا تَعْقِلُوْنَ وَتُصِرُّوْنَ عَلٰى مَعَاصِيْهِ ؛ مَا يُبْتَلٰى أَحَدٌ فِيْ هٰذَا الزَّمَانِ إِلَّا آحَادٌ أَفْرَادٌ لٰكِنَّهُ نِقْمَةٌ لَا نِعْمَةٌ عُقُوْبَةٌ لِلذُّنُوْبِ لَا زِيَادَةٌ فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَرَامَاتِ الْقَوْمُ يُبْتَلَوْنَ لِتَرْتَفِعَ دَرَجَاتُهُمْ عِنْدَ مَلِكِهِمْ ؛ يَصْبِرُوْنَ مَعَهُ ؛ لِأَنَّهُمْ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ ؛ إِذَا تَمَّ لَهُمْ هٰذَا فَقَدْ تَمَّ لَهُمُ الْمُلْكُ ؛ وَإِذَا لَمْ يَتِمَّ لَهُمْ هٰذَا اعْتَقَدُوْا أَنَّهُمْ فِيْ هُلْكٍ اَللّٰهُمَّ لَا تُهْلِكْنَا ؛ نَسْأَلُكَ الْقُرْبَ مِنْكَ ؛ وَالنَّظَرَ إِلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فِي الدُّنْيَا بِقُلُوْبِنَا ؛ وَفِي الْآخِرَةِ بِأَعْيُنِنَا يَا قَوْمُ لَا تَيْأَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفَرَجِهِ فَإِنَّهُ قَرِيْبٌ ؛ لَا تَيْأَسْ ؛ فَإِنَّ الصَّانِعَ اللّٰهُ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا لَا تَهْرُبْ مِنَ الْبَلَاءِ فَإِنَّ الْبَلَاءَ مَعَ الصَّبْرِ أَسَاسٌ لِكُلِّ خَيْرٍ ؛ أَسَاسٌ لِلنُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ وَالْوِلَايَةِ وَالْمَعْرِفَةِ وَالْمَحَبَّةِ الْبَلَاءُ ؛ فَإِذَا لَمْ تَصْبِرْ عَلَى الْبَلَاءِ فَلَا أَسَاسَ لَكَ ؛ لَا بَقَاءَ لِبِنَاءٍ إِلَّا بِأَسَاسٍ ؛ أَرَأَيْتَ بَيْتًا ثَابِتًا عَلٰى مَزْبَلَةٍ رَبْوَةٍ ؛ إِنَّمَا تَفِرُّ مِنَ الْبَلَاءِ وَالْآفَاتِ لِكَوْنِكَ لَا حَاجَةَ لَكَ فِي الْوِلَايَةِ وَالْمَعْرِفَةِ وَالْقُرْبِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ اِصْبِرْ وَاعْمَلْ حَتّٰى تَسِيْرَ بِقَلْبِكَ وَسِرِّكَ وَرُوْحِكَ إِلٰى بَابِ الْقُرْبِ مِنْ رَّبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ؛ اَلْعُلَمَاءُ وَالْأَوْلِيَاءُ

اور اس فرشتہ کے آنے سے پہلے جو ارواح قبض کرنے پر تعینات ہے۔ اے جوانو! توبہ کرو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ حق تعالیٰ تم کو بلا میں مبتلا کرتا ہے تاکہ تم توبہ کر لو۔ مگر تم سمجھتے نہیں اور اڑے ہوئے ہو اس کی معصیتوں پر۔ اس زمانہ میں بجز خاص خاص افراد کے جو شخص بھی بلا میں مبتلا ہوتا ہے وہ اس کے لئے عذاب ہے نعمت نہیں ہے اور گناہوں کی سزا ہے زیادتی درجات وکرامات نہیں ہے البتہ اہل اللہ جو مبتلا ہوتے ہیں تو اس لئے کہ ان کے مراتب بلند ہوں انکے بادشاہ کے نزدیک۔ وہ اسکے ساتھ صبر کرتے ہیں اس لئے کہ اُسی کی ذات کے طالب ہیں۔ جب ان کے لئے یہ تمام ہو جاتا ہے تو ان کی بادشاہت پوری ہو جاتی ہے اور یہ تمام نہیں ہوتا تو انکو یقین ہوتا ہے کہ وہ ہلاکت میں ہیں۔ اے میرے اللہ تباہ نہ کیجو۔ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں تیرے قرب کا اور تیرے دیدار کا دُنیا اور آخرت دونوں میں کہ دُنیا میں تجھ کو اپنے دل کی آنکھوں سے (دیکھیں) اور آخرت میں سر کی آنکھوں سے صاحبو اللہ کی رحمت اور کشائش سے مایوس مت ہوؤ کہ وہ قریب ہے۔ ناامید مت ہوؤ کیونکہ صانع تو اللہ ہے اور کیا عجب ہے کہ اللہ اسکے بعد کوئی صورت پیدا فرما دے بلا سے بھاگے مت کہ وہ بلا جو صبر کے ساتھ ہو ہر قسم کی بھلائی کی بنیاد ہے نبوت کی۔ رسالت کی ولایت کی معرفت کی اور محبت کی سب کی بنیاد بلا رہی ہے۔ پس جب تو نے بلا پر صبر نہ کیا تو تیرے لئے بنیاد نہ رہی اور بنیاد کے بغیر تعمیر کو پائداری نہیں، کیا تو نے کوئی تعمیر بلند زمین کی کوڑی پر بھی قائم دیکھی ہے؟ پس تو جو بلا اور آفتوں سے بھاگتا ہے تو بس اس لئے کہ تجھے معرفت اور ولایت اور قرب الٰہی کی کچھ حاجت نہیں ہے۔ صبر کر اور عمل کرتا رہ یہانتک کہ تو اپنے قلب اور اپنے باطن اور اپنی روح سے حق تعالیٰ کے قرب کے دروازہ کیطرف چلنے لگے علماء اور اولیاء

وَالْاَبْدَالُ وُرَّاثُ الْاَنْبِيَاءِ الْاَنْبِيَاءُ السَّمَاسِرَةُ
وَهٰؤُلَاءِ الْمُنَادُوْنَ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ ۞ اَلْمُؤْمِنُ لَا
يَخَافُ غَيْرَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَلَا يَرْجُوْا غَيْرَهٗ ۞ قَدْ
اُعْطِيَ الْقُوَّةَ فِيْ قَلْبِهٖ وَسِرِّهٖ ۞ كَيْفَ لَا تَكُوْنُ
قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ قَوِيَّةً بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَقَدْ
اَسْرٰى بِهَا اِلَيْهِ لَا تَزَالُ عِنْدَهٗ ۞ اَلْقُلُوْبُ عِنْدَهٗ ۞
وَالْقَالَبُ فِي الْاَرْضِ ۞ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا
لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ۞ يُصْطَفُوْنَ عَلٰى اَهَالِيْهِمْ
وَاَهْلِ زَمَانِهِمْ ۞ تَتَمَيَّزُ مَعَانِيْهِمْ ۞ وَتَتَنَوَّرُ
مَبَانِيْهِمْ ۞ وَلِهٰذَا فَارَقُوا الْخَلْقَ ۞ وَزَهِدُوْا فِي
الْمَاْلُوْفَاتِ ۞ سَارُوْا اِلٰى قُدَّامٍ ۞ وَنَبَتَ الْعُشْبُ
وَرَائَهُمْ ۞ مَا بَقِيَ لَهُمْ رُجُوْعٌ ۞ اِسْتَاْنَسُوْا
بِالْوَحْدَةِ اِخْتَارُوا الْخَرَابَ وَسَوَاحِلَ الْبِحَارِ
وَالْبَرَارِيْ وَالْقِفَارَ ۞ لَا الْعُمْرَانَ ۞ يَاْ نَ
مِنْ بُقُوْلِ الصَّحَارِيْ وَيَشْرَبُوْنَ مِنْ غُدْرَانِهَا
يَصِيْرُوْنَ كَالْوُحُوْشِ هُنَالِكَ يُقَرِّبُ قُلُوْبَهُمْ
وَيُؤْنِسُهَا بِهٖ ۞ تُوْقَفُ مَبَانِيْهِمْ مَعَ مَبَانِي
الْمُرْسَلِيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ ۞ وَتُوْقَفُ
مَعَانِيْهِمْ مَعَهٗ ۞ لَا يَزَالُوْنَ وُقُوْفًا فِي الْخِدْمَةِ
لَيْلُهُمْ وَنَهَارُهُمْ خَلْوَةٌ وَرَاحَةُ الْمُشْتَاقِيْنَ وَ
طِيْبَةُ الْمُسْتَاْنِسِيْنَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا غُلَامُ
لَا بُدَّ مِنَ الْحَلَاوَةِ وَالْمَرَارَةِ ۞ وَالصَّلَاحِ
وَالْفَسَادِ ۞ وَالْكَدَرِ وَالصَّفَاءِ ۞ فَاِنْ اَرَدْتَ
الصَّفَاءَ الْكُلِّيَّ فَفَارِقْ بِقَلْبِكَ الْخَلْقَ ۞ وَ
وَاصِلْهُ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ فَارِقِ الدُّنْيَا ۞

اور ابدال وارث ہیں انبیاء علیہم السلام کے۔ انبیاء سوداگر ہیں اور یہ لوگ ان کے پیش دست آواز دینے والے۔ بندۂ مومن خدا کے سوا نہ کسی سے ڈرتا ہے نہ کسی سے توقع رکھتا ہے اسکے قلب اور باطن میں ایک خاص قوت عطا کر دی گئی ہے۔ مؤمنین کے قلوب کو اللہ تعالٰے سے اسقدر قوت کیوں نہ حاصل ہو درانحالیکہ اُس نے خود ہی ان کو اپنی طرف چڑھایا ہے کہ وہ ہمیشہ اسکے پاس رہیں پس ان کے قلوب اس کے پاس ہیں اور قالب زمین پر، حق تعالیٰ فرماتا ہے اور بیشک وہ ہمارے نزدیک البتہ برگزیدہ منتخب لوگوں میں سے ہیں کہ منتخب ہوتے ہیں اپنے متعلقین اور اہل زمانہ میں سے کہ ان کے اندرون ممتاز اور بیرون منور ہوتے ہیں اور اسی لئے وہ مخلوق سے جدائی اختیار کرتے اور مرغوب سے بے رغبت بنتے اور آگے کے رُخ چلتے ہیں کہ پیچھے گھاس اُگ آتی ہے اور لوٹنے کی کوئی صورت نہیں رہتی۔ تنہائی سے مانوس ہوتے، آبادیوں کو چھوڑ کر ویرانوں اور سمندروں کے کناروں اور بنوں اور بیابانوں کو اختیار کرتے ہیں جنگلوں کی گھاس پات کھاتے اور تالابوں کے پانی پیتے اور جنگلی جانوروں کی مثل بن جاتے ہیں اس وقت حق تعالٰے انکے دلوں کو قرب نصیب فرماتا اور انکو اپنے ساتھ اُنس بخشتا ہے ان کے اجسام کو پیغمبروں صدیقوں اور شہیدوں کے اجسام کیساتھ کھڑا کرتا اور انکے اندرون کو اپنے ساتھ قائم بناتا ہے کہ وہ ہمیشہ اسکی خدمتیں کھڑے رہتے ہیں ان کا رات اور دن خلوت میں گزرتا ہے اور مشتاقوں کی راحت اور اُنس چاہنے والوں کی خوش عیشی اللہ جل جلالہٗ ہی سے ہے **صاحبزادہ** ضرور ہے شیرینی اور تلخی، سنوار اور بگاڑ۔ میلا پن اور صفائی۔ پس اگر تو پوری صفائی چاہے تو اپنے دل کو مخلوق سے جدا کر اور حق تعالٰے سے ملا۔ دنیا اور

وَدَعْ اَهْلَكَ ؞ وَسَلِّمْهُمْ اِلٰى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ
وَاَخْرِجْ قَلْبَكَ عُرْيَانًا عَنِ الْكُلِّ ؞ وَاقْرُبْ
مِنْ بَابِ الْاٰخِرَةِ ؞ ثُمَّ ادْخُلْهَا ؞ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ
رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهَا ؞ فَاخْرُجْ مِنْهَا ؞ هَارِبًا
طَالِبًا لِلْقُرْبِ مِنْهُ ؞ اِذَا وَجَدْتَهٗ وَجَدْتَّ
كُلَّ الصَّفَاءِ عِنْدَهٗ ؞ مَا يَفْعَلُ الْمُحِبُّ لِلّٰهِ عَزَّ وَ
جَلَّ بِغَيْرِهٖ ؞ اَلْجَنَّةُ دَارُ طَالِبِي الدَّرَجَاتِ ؞ دَارُ
التُّجَّارِ بَاعُوا الدُّنْيَا بِهَا ؞ وَلِهٰذَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ ؞ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ
الْاَعْيُنُ ۝ مَا ذَكَرَ الْقَلْبَ مَا ذَكَرَ السِّرَّ ؞ مَا ذَكَرَ
الْمَعْنٰى ؞ اَلْجَنَّةُ لِلصُّوَّامِ الْقُوَّامِ التَّارِكِيْنَ
الزَّاهِدِيْنَ فِي الشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ بَاعُوْا
طَعَامًا بِطَعَامٍ ؞ بُسْتَانًا بِبُسْتَانٍ ؞ دَارًا
بِدَارٍ ؞ اُرِيْدُ مِنْكُمْ اَعْمَالًا بِلَا كَلَامٍ ؞
اَلْعَارِفُ الْعَامِلُ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
سِنْدَانٌ يُدَقُّ عَلَيْهِ وَتَغَيَّرَ وَتَبَدَّلَ وَ
هُوَ اَخْرَسُ ؞ اَلْقَوْمُ لَا يُبْصِرُوْنَ غَيْرَ اللّٰهِ ؞
عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْمَعُوْنَ مِنْ غَيْرِهٖ ؞ لَهُمْ
جَنَانٌ بِلَا لِسَانٍ ؞ هُمْ فَانُوْنَ عَنْهُمْ وَعَنْ
غَيْرِهِمْ ؞ لَا يَزَالُوْنَ كَذٰلِكَ ؞ وَاِذَا شَاءَ اللّٰهُ
اَنْشَرَهُمْ ؞ جَعَلَ الْجَنَانَ لِسَانًا ؞ كَاَنَّهُمْ
مُنْتَجُوْنَ يَاْخُذُهُمُ الْمَلِكُ اِلَيْهِ بِيَدِ
رَاْفَتِهٖ وَرَحْمَتِهٖ ؞ يَصُوْغُهُمْ
لَهٗ ؞

اپنے اہل وعیال کو چھوڑ کر اور انکو اپنے رب عزّوجل کے حوالہ کر اور سب سے اپنے قلب کو برہنہ کر کے نکال اور آخرت کے دروازہ کے پاس آ پھر اُسمیں داخل ہو جا پس اگر وہاں بھی اپنے رب عزوجل کو نہ پائے تو وہاں سے بھی بھاگتا ہوا اور قرب حق کو ڈھونڈتا ہوا باہر آجا۔ جب تو اس کو پالیگا تو پوری صفائی تجھ کو اُس کے پاس ملیگی۔ اللہ کا محب دوسری چیز کو لیکر کیا کرے گا؟ جنت تو طلب گاران درجات کا مکان ہے۔ سوداگروں کا مکان ہے۔ جنہوں نے دنیا کو بیچکر اُسے خریدا۔ اسی لئے حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جنت میں موجود ہے جو کچھ خواہش کریں نفس، اور لذت پائیں آنکھیں، قلب کا ذکر نہیں فرمایا (کہ انکی مرغوبات بھی موجود ہونگی یا نہیں) جنت اُن کے لئے ہے جنہوں نے روزے رکھے، شب بیداریاں کیں۔ شہوتوں اور لذتوں میں زہد اختیار کیا اور انکو چھوڑ دیا پس ان لوگوں نے (دنیا کا بے مزہ) طعام بیچکر (مزیدار) طعام خریدا (دُنیا کا باغ بیچکر (جنت کا باغ خریدا) (ناپائدار) گھر کے بدلہ (پائدار) گھر خریدا۔ میں تم سے اعمال کا طالب ہوں گفتار کا نہیں عارف جو خالص اللہ عزوجل کی ذات کے لئے عمل کرتا ہے اہرن کی طرح ہے کہ اُس پر لوہے کو خوب کوٹا جاتا ہے اور وہ بولتا نہیں زمین کی طرح ہے کہ اسکو مخلوق قدموں سے روندتی ہے۔ الٹتی پلٹتی رہتی ہے مگر وہ گونگی بنی ہوئی ہے۔ اہل اللہ نہ غیر اللہ کو دیکھتے ہیں اور نہ غیر اللہ کی سُنتے ہیں اُن کے دل ہیں بغیر زبان کے وہ فنا ہو چکے اپنے آپ سے اور مخلوق سے، سدا ایسے ہی رہتے ہیں اور جب اللہ چاہتا ہے تو ان کو زندہ کر دیتا اور قلب کو زبان بنا دیتا ہے گویا کہ وہ متولے ہیں۔ بادشاہ انکو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اپنی شفقت اور رحمت کے ہاتھ سے۔ ان کو ڈھالتا ہے اپنے لئے

وَيُنْشِئُهُمْ لَهُ لَا لِغَيْرِهِ ۞ يَصْنَعُهُمْ لِنَفْسِهِ ۞ كَمَا صَنَعَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ۞ حَيْثُ قَالَ لَهُ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي ۞ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ جَعَلَ رَاحَةً بِلَا تَعَبٍ ۞ أُنْسًا بِلَا وَحْشَةٍ ۞ نِعْمَةً بِلَا نِقْمَةٍ ۞ فَرْحَةً بِلَا تَغْصِيَةٍ ۞ حَلَاوَةً بِلَا مَرَارَةٍ ۞ مُلْكًا بِلَا هُلْكٍ ۞ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۞ مَنْ وَصَلَ إِلٰى هٰذِهِ الْحَالَةِ ۞ تَعَجَّلَتْ لَهُ الرَّاحَةُ ۞ وَأَمَّا مَعَ مَا أَنْتَ عَلَيْهِ ۞ لَا تَجِدُ رَاحَةً فِي الدُّنْيَا لِأَنَّهَا دَارُ الْكَدَرِ ۞ دَارُ الْآفَاتِ ۞ لَا بُدَّ لَكَ مِنَ الْخُرُوجِ مِنْهَا ۞ فَعَلَيْكَ بِإِخْرَاجِهَا مِنْ قَلْبِكَ وَمِنْ يَدِكَ ۞ فَإِنْ لَمْ تَقْدِرْ ۞ فَاتْرُكْهَا فِي يَدِكَ ۞ وَأَخْرِجْهَا مِنْ قَلْبِكَ ۞ فَإِذَا قَوِيتَ فَأَخْرِجْهَا مِنْ يَدِكَ ۞ وَأَعْطِهَا لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ عِيَالِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَمَعَ ذٰلِكَ مَا لَكَ مِنْهَا لَا يَفُوتُكَ لَا بُدَّ مِنْ إِتْيَانِهِ ۞ سَوَاءٌ كُنْتَ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا ۞ زَاهِدًا أَوْ رَاغِبًا ۞ الدَّائِرَةُ عَلٰى صِحَّةِ قَلْبِكَ وَسِرِّكَ وَصَفَائِهِمَا ۞ إِنَّهُمَا يَصْفُوَانِ بِتَعَلُّمِ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ بِهِ ۞ وَالْإِخْلَاصِ فِي الْعَمَلِ ۞ وَالصِّدْقِ فِي طَلَبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَا غُلَامُ أَمَا سَمِعْتَ تَفَقَّهْ ثُمَّ اعْتَزِلْ ۞ تَفَقَّهْ بِالْفِقْهِ الظَّاهِرِ ۞ ثُمَّ اعْتَزِلْ إِلَى الْفِقْهِ الْبَاطِنِ ۞ اعْمَلْ بِهٰذَا الظَّاهِرِ حَتّٰى يُقَرِّبَكَ الْعَمَلُ إِلٰى عِلْمٍ لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُهُ ۞ هٰذَا الْعِلْمُ الظَّاهِرُ ضِيَاءُ الظَّاهِرِ ۞ وَالْبَاطِنُ ضِيَاءُ الْبَاطِنِ ۞ هُوَ ضِيَاءٌ بَيْنَكَ وَبَيْنَ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ۞ كُلَّمَا عَمِلْتَ بِعِلْمِكَ قَرُبَتْ طَرِيقُكَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

اور نیا جسم عطا فرماتا ہے اپنے لئے نہ کہ غیر کے لئے۔ خاص بناتا ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کو بنایا تھا چنانچہ ان کے لئے فرماتا ہے کہ میں نے تم کو بنایا ہے خاص اپنے لئے اور اسکی صورت کوئی کیا بیان کرے کہ اسکی مثل کوئی شے نہیں اور وہ سننے والا جاننے والا ہے اُس نے بنا دی راحت بلا مشقت اُنس بلا وحشت نعمت بلا نقمت۔ مسرت بلا حزن۔ شیرینی بلا تلخی۔ سلطنت بلا زوال اس جگہ حکومت اللہ سچے ہی کی ہے جو اس حالت تک پہنچ گیا۔ اس کو دُنیا ہی میں راحت مل گئی اور اس حالت سے جس میں تو مصروف ہے تو دنیا میں کبھی راحت نہیں پا سکتا کیونکہ دُنیا تو کدورتوں اور آفتوں ہی کا گھر ہے۔ تجھے اس سے نکلنا ضرور ہے پس اپنے دل اور اپنے ہاتھ سے اسکو پہلے ہی نکال دے اور اگر اتنا نہ ہوسکے تو صرف ہاتھ میں رہنے دے اور اپنے دل سے نکالدے پھر جب تجھ میں قوت آجائے تو ہاتھ سے بھی نکال دیجو اور فقراء و مساکین کو جو اللہ کی عیال ہیں سونپ دیجو اور باوجود اسکے جو تیرا مقسوم ہے وہ تجھ سے فوت نہو گا۔ وہ ضرور آکر رہے گا خواہ تو غنی ہو یا فقیر۔ اور رغبت کرے یا نہ کرے۔ مدار قلب اور باطن کی صحت و صفائی پر ہے اور انکی صفائی علم سیکھنے اس پر عمل کرنے عمل میں اخلاص لانے اور حق تعالٰے کی سچی طلب اختیار کرنے سے ہوتی ہے **صاحبزادہ** کیا تو نے سُنا نہیں کہ فقہ حاصل کر اسکے بعد عزلت نشین بن یعنی اوّل ظاہری فقہ حاصل کر اسکے بعد باطنی فقہ کی تحصیل میں عزلت اختیار کر۔ ظاہر شرع پر عمل کرتا رہ یہانتک کہ یہ عمل تجھ کو اس علم تک پہنچا دے جو تو نے سیکھا نہیں یہ ظاہری علم نور ہے ظاہر کا اور باطنی علم نور ہے باطن کا۔ نور ہے تیرے اور تیرے رب کے درمیان جتنا تو اپنے علم پر عمل کریگا اسی قدر حق تعالیٰ کیطرف نزدیک تر ہوگا اسی۔

وَاتَّسَعَ الْبَابُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ ۞ وَرَفَعَ مِصْرَاعَ الْبَابِ الَّذِيْ يَخُصُّكَ ۞ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ

اَلْمَجْلِسُ الثَّالِثُ عَشَرَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ عَشِيَّةً بِالْمَدْرَسَةِ رَابِعَ ذِي الْقَعْدَةِ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ يَا غُلَامُ قَدِّمِ الْاٰخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا فَاِنَّكَ تَرْبَحُهُمَا جَمِيْعًا ۞ وَاِذَا قَدَّمْتَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ خَسِرْتَهُمَا جَمِيْعًا ۞ عُقُوْبَةً لَّكَ ۞ كَيْفَ اشْتَغَلْتَ بِمَا لَمْ تُؤْمَرْ بِهٖ ۞ اِذَا لَمْ تَشْتَغِلْ بِالدُّنْيَا ۞ اَمَدَّكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْمَعُوْنَةِ عَلَيْهَا وَرَزَقَكَ التَّوْفِيْقَ وَقْتَ الْاَخْذِ مِنْهَا ۞ وَاِذَا اَخَذْتَ مِنْهَا شَيْئًا وُضِعَتْ فِيْهَا الْبَرَكَةُ ۞ اَلْمُؤْمِنُ يَعْمَلُ لِدُنْيَاهُ وَاٰخِرَتِهٖ يَعْمَلُ لِدُنْيَاهُ بُلْغَتَهٗ ۞ بِقَدْرِ مَا يَحْتَاجُ اِلَيْهِ يَقْنَعُهٗ مِنْهَا كَزَادِ الرَّاكِبِ لَا يُحَصِّلُ مِنْهَا الْكَثِيْرَ ۞ اَلْجَاهِلُ كُلُّ هَمِّهِ الدُّنْيَا ۞ وَالْعَارِفُ كُلُّ هَمِّهِ الْاٰخِرَةُ ۞ ثُمَّ الْمَوْلٰى ۞ اِذَا حَصَلَ بَيْنَ يَدَيْكَ رَغِيْفٌ مِّنَ الدُّنْيَا ۞ وَنَازَعَتْكَ نَفْسُكَ فِيْهِ وَطَلَبَتِ الشَّهَوَاتِ فَانْظُرْ حِيْنَئِذٍ اِلٰى مَنْ لَّا يَقْدِرُ عَلٰى كِسْرَةٍ ۞ فَاِنَّهٗ لَا فَلَاحَ لَكَ حَتّٰى تُبْغِضَ نَفْسَكَ وَتُعَادِيَهَا جَانِبَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ اَلصِّدِّيْقُوْنَ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ۞ يَشُمُّ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ رَائِحَةَ الْقَبُوْلِ وَالصِّدْقِ مِنَ الْاٰخَرِ ۞ يَا مُعْرِضًا عَنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَعَنِ الصِّدِّيْقِيْنَ مِنْ عِبَادِهٖ ۞

اور تیرے اور حق تعالیٰ کے درمیان دروازہ کشادہ ہوتا جائیگا اور اس دروازے کے پٹ کھُل جائیں گے جو تیرے لئے مخصوص ہوگا اے ہمارے رب ہم کو عطا فرما دنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے۔

تیرہویں مجلس

(وقت شام ۞ یوم سہ شنبہ ۞ ۴ ذیقعدہ ۵۴۵ھ ۞ مدرسہ معمورہ)

صاحبزادہ آخرت کو دنیا پر مقدم سمجھ۔ دونوں میں نفع پائیگا۔ اور جب تو دنیا کو آخرت پر مقدم سمجھے گا تو دونوں میں خسارہ اٹھائیگا اور یہ اس کی سزا ہوگی کہ جس کا تجھ کو حکم نہ تھا اُس میں کیوں مشغول ہوا؟ اور جب تو دُنیا کے ساتھ مشغول نہ ہوگا تو حق تعالیٰ اس پر اعانت فرماکر تیری مدد کریگا اور تجھ کو دنیا لیتے وقت توفیق بخشے گا اور جب تو اسمیں سے کچھ لیگا تو اسمیں برکت عطا فرمائیگا۔ مومن شخص دنیا بھی کماتا ہے اور آخرت بھی مگر دنیا صرف اُسی قدر جتنے کی اس کو حاجت ہے اسکو اتنی مقدار قانع بنا دیتی ہے جتنا سوار کا توشہ۔ وہ زیادہ مقدار میں دُنیا حاصل نہیں کرتا نادان کا سارا اہتمام دُنیا ہی دُنیا ہے اور عارف کا سارا اہتمام آخرت ہے اور آخرت کے بعد مولیٰ تعالیٰ شانہٗ۔ جب دنیا کی معاش میں ایک روٹی تیرے سامنے آجائے اور تیرا نفس تجھ سے منازعت کرے (کہ اتنا کم کیوں لایا) اور خواہشات کا طالب ہو تو اسوقت اس شخص کے حال پر نظر کر جسے ٹکڑا بھی میسر نہیں۔ جبتک تو حق تعالیٰ کے معاملہ میں اپنے نفس کو مبغوض اور اپنا دشمن نہ سمجھے گا اسوقت تک تجھے فلاح نہ ہوگی۔ صدیقین باہم ایک دوسرے کو پہچان لیتے ہیں کہ ہر صدیق دوسرے صدیق سے مقبولیت و صدق کی بُو سونگھتا ہے اے حق تعالیٰ سے اور اسکے صدیق بندوں سے اعراض کرنیوالے

مُقْبِلًا عَلَى الْخَلْقِ مُشْرِكًا بِهِمْ ؛ إِلَى مَتَى إِقْبَالُكَ عَلَيْهِمْ ؛ أَيْشٍ يَنْفَعُونَكَ ؛ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ ضَرٌّ وَلَا نَفْعٌ وَّلَا عَطَاءٌ وَّلَا مَنْعٌ ؛ لَا فَرْقَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ سَائِرِ الْجَمَادَاتِ فِيمَا يَرْجِعُ إِلَى الضَّرِّ وَالنَّفْعِ ؛ اَلْمَلِكُ وَاحِدٌ ؛ اَلضَّارُّ وَاحِدٌ ؛ اَلنَّافِعُ وَاحِدٌ ؛ اَلْمُحَرِّكُ وَالْمُسَكِّنُ وَاحِدٌ ؛ اَلْمُسَلِّطُ وَاحِدٌ ؛ اَلْمُسَخِّرُ وَاحِدٌ ؛ اَلْمُعْطِي وَالْمَانِعُ وَاحِدٌ ؛ اَلْخَالِقُ وَالرَّازِقُ هُوَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ؛ هُوَ الْقَدِيمُ الْأَزَلِيُّ الْأَبَدِيُّ ؛ هُوَ مَوْجُودٌ قَبْلَ آبَائِكُمْ وَأُمَّهَاتِكُمْ وَأَغْنِيَائِكُمْ ؛ هُوَ خَالِقُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ وَمَا بَيْنَهُمَا ؛ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ٥ وَاَسَفًا عَلَيْكُمْ يَا خَلْقَ اللّٰهِ مَا تَعْرِفُونَ خَالِقَكُمْ حَقَّ مَعْرِفَتِهِ ؛ إِنْ كَانَ لِي فِي الْقِيَامَةِ شَيْءٌ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَأَحْمِلَنَّ أَثْقَالَكُمْ مِنْ أَوَّلِكُمْ إِلَى آخِرِكُمْ يَا مُقْرِئُ اِقْرَأْ عَلَيَّ وَحْدِي مِنْ دُونِ أَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ؛ كُلُّ مَنْ يَعْمَلُ بِعِلْمِهِ صَارَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بَابٌ يَدْخُلُ قَلْبُهُ مِنْهُ عَلَيْهِ ؛ وَأَمَّا أَنْتَ يَا عَالِمُ مُشْتَغِلٌ بِالْقَالِ وَالْقِيلِ ؛ وَجَمْعِ الْمَالِ عَنِ الْعَمَلِ بِعِلْمِكَ ؛ فَلَا جَرَمَ يَقَعُ بِيَدِكَ مِنْهُ الصُّورَةُ دُونَ الْمَعْنٰى ؛ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِعَبْدٍ مِّنْ عَبِيدِهٖ خَيْرًا عَلَّمَهٗ ؛

اور مخلوق کو شریک خدا بنا کر ان پر متوجہ ہونے والے ۔ یہ مخلوق پر تیری توجہ کبتک رہے گی ؟ وہ تجھے کیا نفع دے سکتے ہیں ؟ نہ ان کے ہاتھ میں نقصان ہے نہ نفع ۔ نہ عطا ہے نہ منع ۔ نفع اور نقصان کے متعلق تو انمیں اور جمادات میں کچھ فرق نہیں ہے ۔ بادشاہ ایک ہی ہے نقصان پہنچانیوالا ایک ہی ہے نفع پہنچانے والا ایک ہی ہے ۔ حرکت دینے والا وہی ایک سکون دینے والا ۔ وہی ایک مسلط کرنے والا ۔ وہی ایک مسخر بنانیوالا ۔ وہی ایک معطی اور مانع وہی ایک اور خالق روزی رساں وہی ایک یعنی اللہ عزوجل وہی قایم اور ازلی وابدی ہے وہی موجود تھا مخلوق سے پہلے ۔ تمہارے باپ اور ماں سے پہلے اور تمہارے دولتمندوں سے پہلے وہی پیدا کرنیوالا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور ان چیزوں کا جو اُن کے اندر ہیں اور اُن چیزوں کا جو اُن کے درمیان ہیں ۔ اس کی مثل کوئی نہیں اور وہ سمیع وبصیر ہے ۔ افسوس تم پر اے اللہ کی مخلوق کہ تم اپنے خالق کو نہیں پہچانتے جیسا کہ پہچاننا چاہیئے ۔ اگر قیامت کے متعلق حق تعالیٰ کے نزدیک مجھے کچھ بھی اختیار حاصل ہو تو میں اول سے لیکر آخر تک تم سب کے بوجھ ضرور اُٹھالوں اے قرآن پڑھنے والا اہل آسمان وزمین کو چھوڑ کر صرف مجھی پر قرآن پڑھ (کہ مجھی کو اسکا حظ کامل حاصل ہوتا ہے) جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے تو اس کے اور حق تعالیٰ کے درمیان ایک دروازہ کھل جاتا ہے جس سے اسکا قلب اس کی بارگاہ میں داخل ہوتا ہے اور اے مولوی تو تو قیل وقال میں مشغول اور اپنے علم پر عمل کرنیکے بجائے مال کے جمع کرنیمیں مصروف ہے پس یقیناً تیرے ہاتھ علم کی صرف صورت آئیگی نہ کہ معنی ۔ جب حق تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی بندہ کیساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسکو علم عطا فرماتا اور

ثُمَّ أَلْهَمَهُ الْعَمَلَ وَالْإِخْلَاصَ ۞ وَمِنْهُ أَدْنَاهُ ۞ وَإِلَيْهِ قَرَّبَهُ ۞ وَعَرَّفَهُ وَعَلَّمَهُ عِلْمَ الْقُلُوبِ وَالْأَسْرَارِ ۞ مُخْتَارَةٌ لَهُ دُونَ غَيْرِهِ ۞ يَجْتَبِيهِ كَمَا اجْتَبَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ۞ وَقَالَ لَهُ اصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي ۞ لَا لِغَيْرِي ۞ لَا لِلشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ وَالتُّرَّهَاتِ ۞ لَا لِلْأَرْضِ وَلَا لِلسَّمَاءِ لَا لِلْجَنَّةِ وَلَا لِلنَّارِ ۞ لَا لِلْمُلْكِ وَلَا لِلْهُلْكِ ۞ لَا يُقَيِّدُكَ شَيْءٌ مِنِّي ۞ وَلَا يَشْغَلُكَ شَاغِلٌ غَيْرِي ۞ وَلَا تُقَيِّدُكَ عَنِّي صُورَةٌ ۞ وَلَا تَحْجُبُكَ عَنِّي خَلِيقَةٌ وَلَا تُغْنِيكَ عَنِّي شَهْوَةٌ **يَا غُلَامُ** لَا تَيْأَسْ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَعْصِيَةٍ ارْتَكَبْتَهَا بَلِ اغْسِلْ نَجَاسَةَ ثَوْبِ دِينِكَ بِمَاءِ التَّوْبَةِ وَالثَّبَاتِ عَلَيْهَا وَالْإِخْلَاصِ فِيهَا ۞ وَطَيِّبْهُ وَبَخِّرْهُ بِطِيبِ الْمَعْرِفَةِ ۞ احْذَرْ مِنْ هٰذَا الْمَنْزِلِ الَّذِي أَنْتَ فِيهِ ۞ فَإِنَّكَ كَيْفَمَا الْتَفَتَّ فَالسِّبَاعُ حَوْلَكَ ۞ وَالْأَذَايَا تَقْصِدُكَ تَحَوَّلْ عَنْهُ ۞ وَارْجِعْ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِقَلْبِكَ ۞ لَا تَأْكُلْ بِطَبْعِكَ وَشَهْوَتِكَ وَهَوَاكَ ۞ لَا تَأْكُلْ إِلَّا بِشَاهِدَيْنِ عَدْلَيْنِ وَهُمَا الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ ۞ ثُمَّ اطْلُبْ شَاهِدَيْنِ آخَرَيْنِ ۞ وَهُمَا قَلْبُكَ وَفِعْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ إِذَا أَذِنَ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَقَلْبُكَ ۞ انْتَظِرِ الرَّابِعَ ۞ وَهُوَ فِعْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ لَا تَكُنْ كَحَاطِبِ اللَّيْلِ يَحْطِبُ وَلَا يَدْرِي مَا يَقَعُ بِيَدِهِ ـ

اس کے بعد عمل اور اخلاص القا فرماتا ہے اور اپنے نزدیک کر لیتا اپنا مقرب بنا لیتا۔ اپنی معرفت بخشتا اور قلوب اور اسرار کا وہ علم اس کو نصیب فرما دیتا ہے جو اُس کے لئے مخصوص ہوتا ہے منتخب فرماتا ہے جیسا کہ منتخب فرمایا موسیٰؑ کو اور اُن سے فرمایا کہ میں نے تم کو خاص اپنے لئے بنایا ہے نہ دوسرے کے لئے نہ شہوتوں کے لئے نہ لذتوں اور خرافات کے لئے نہ زمین کے لئے اور نہ آسمان کے لئے اور نہ دوزخ کے لئے نہ جنت کے لئے نہ سلطنت کے لئے نہ ہلاکت کیلئے۔ نہ کوئی چیز تمکو مجھ سے مقید کر سکے اور نہ بجز میرے کوئی مشغول کرنیوالا تمکو مشغول بنا سکے نہ کوئی صورت تم کو مجھ سے قید کر سکتی ہے اور نہ کوئی مخلوق تم کو مجھ سے حجاب میں ڈال سکتی ہے اور نہ کوئی خواہش تم کو مجھ سے غنی بنا سکتی ہے **صاحبزادہ** کسی معصیت کے ارتکاب کے سبب حق تعالٰے کی رحمت سے ناامید مت ہو بلکہ اپنے دین کے کپڑے کی نجاست کو توبہ اور اسمیں اخلاص اور اس پر قائم رہنے کے پانی سے دھو ڈال اور معرفت کی خوشبو سے اسکو دھونی دے اور معطر بنا۔ اس منزل سے جس میں تو ہے ڈرتا رہ کہ جدھر بھی تو دیکھے گا تیرے گرد درندے ہی درندے ہیں اور ایذائیں تجھ کو اپنا مقصود سمجھے ہوئے ہیں یہاں سے رُخ پھیر اور اپنے قلب سے حق تعالیٰ کیطرف لوٹ۔ مت کھا اپنی طبیعت اپنی خواہش اور اپنی شہوت سے۔ مت کھا مگر دو عادل گواہ بنا کر اور وہ دونوں گواہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہیں۔ پھر انکے بعد دوسرے دو گواہوں کا طالب بن اور یہ دو گواہ تیرا قلب اور حق تعالیٰ کا فعل ہیں کہ جب کتاب اور سنت اور تیرا قلب تینوں اجازت دیدیں تو چوتھے کی اجازت کا منتظر رہ یعنی اللہ عزوجل کے فعل کا۔ رات کے وقت لکڑیاں جمع کرنیوالے کی طرح مت بن کہ وہ لکڑیاں اکٹھی کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ اسکے ہاتھ میں کیا

يَكُوْنَ الْخَالِقُ وَالْخَلْقُ ۞ هٰذَا شَيْءٌ لَا يَجِيْءُ بِالتَّحَلِّيْ
وَالتَّمَنِّيْ وَالتَّكَلُّفِ وَالتَّصَنُّعِ ۞ وَلٰكِنْ هُوَ شَيْءٌ وَقَرَ
فِي الصُّدُوْرِ ۞ وَصَدَّقَهُ الْعَمَلُ ۞ اَيُّ عَمَلٍ اَلْعَمَلُ
الَّذِيْ اُرِيْدَ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ تَعَالٰى يَا غُلَامُ اَلْعَافِيَةُ
فِيْ تَرْكِ طَلَبِ الْعَافِيَةِ ۞ وَالْغِنٰى فِيْ تَرْكِ طَلَبِ الْغِنٰى
وَالدَّوَاءُ فِيْ تَرْكِ طَلَبِ الدَّوَاءِ ۞ كُلُّ الدَّوَاءِ فِي
التَّسْلِيْمِ اِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَقَطْعِ الْاَسْبَابِ وَخَلْعِ
الْاَرْبَابِ مِنْ حَيْثُ قَلْبِكَ ۞ اَلدَّوَاءُ فِيْ تَوْحِيْدِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ ۞ بِالْقَلْبِ لَا بِاللِّسَانِ فَحَسْبُ اَلتَّوْحِيْدُ وَالزُّهْدُ
لَا يَكُوْنَانِ عَلَى الْجَسَدِ وَاللِّسَانِ ۞ اَلتَّوْحِيْدُ فِي الْقَلْبِ وَالزُّهْدُ
فِي الْقَلْبِ وَالتَّقْوٰى فِي الْقَلْبِ وَالْمَعْرِفَةُ فِي الْقَلْبِ وَالْعِلْمُ
بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقَلْبِ وَمَحَبَّةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقَلْبِ
وَالْقُرْبُ مِنْهُ فِي الْقَلْبِ كُنْ عَاقِلًا ۞ لَا تَتَهَوَّسْ وَلَا
تَتَصَنَّعْ وَلَا تَتَكَلَّفْ ۞ وَاَنْتَ فِيْ هَوَسٍ وَتَصَنُّعٍ
وَتَكَلُّفٍ وَكَذِبٍ وَرِيَاءٍ وَنِفَاقٍ كُلُّ هَمِّكَ اِسْتِجْلَابُ
الْخَلْقِ اِلَيْكَ ۞ اَمَا تَعْلَمُ اَنَّكَ كُلَّمَا خَطَوْتَ بِقَلْبِكَ
خُطْوَةً اِلَى الْخَلْقِ بَعُدْتَ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ تَدَّعِيْ
اَنَّكَ طَالِبُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنْتَ طَالِبُ الْخَلْقِ مَثَلُكَ
مَثَلُ مَنْ قَالَ اُرِيْدُ اَنْ اَمْضِيَ اِلٰى مَكَّةَ ۞ وَتَوَجَّهَ
اِلٰى خُرَاسَانَ فَبَعُدَ مِنْ مَكَّةَ تَدَّعِيْ اَنَّ قَلْبَكَ قَدْ خَرَجَ
مِنَ الْخَلْقِ وَاَنْتَ تَخَافُهُمْ وَتَرْجُوْهُمْ ظَاهِرُكَ الزُّهْدُ وَ
بَاطِنُكَ الْخَلْقُ ۞ هٰذَا اَمْرٌ لَا يَجِيْءُ بِلَقْلَقَةِ اللِّسَانِ
هٰذِهِ الْحَالَةُ لَيْسَ فِيْهَا خَلْقٌ وَلَا دُنْيَا وَلَا اٰخِرَةٌ
وَلَا مَا سِوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجُمْلَةِ ۞ هُوَ وَاحِدٌ
وَلَا يَقْبَلُ اِلَّا وَاحِدًا ۞

آتا ہے۔ خالق بھی ہو اور مخلوق بھی؟ (یہ نہیں ہو سکتا) یہ بات تزئین اور تمنا اور تکلف اور تصنع سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ یہ ایک چیز ہے جو سینہ میں جگہ پاتی ہے اور عمل اس کی تصدیق کیا کرتا ہے لیکن کونسا عمل؟ وہ جس سے مقصود اللہ عزوجل کی ذات ہو۔

صاحبزادہ عافیت اسی میں ہے کہ عافیت کی طلب چھوٹ جائے اور تونگری یہی ہے کہ تونگر بننے کی طلب ترک ہو جائے اور دوا یہی ہے کہ دوا کی طلب جاتی رہے۔ ساری دوا دل سے اسباب کو قطع ارباب کو ترک اور جملہ معاملات کو حق تعالیٰ کے حوالہ کر دینے میں ہے۔ دوا حق تعالیٰ کو دل سے یکتا جاننے میں ہے نہ کہ فقط زبان سے توحید اور زہد بدن اور زبان پر نہیں ہوتی۔ توحید بھی قلب میں ہوتی ہے اور زہد بھی قلب میں اور تقویٰ بھی قلب میں اور معرفت بھی قلب میں حق تعالیٰ کا علم بھی قلب میں اور اللہ عزوجل کی محبت بھی قلب میں اور اس کا قرب بھی قلب میں۔ سمجھدار بن بوالہوس مت بن نہ تصنع کر نہ بناوٹ۔ تو ہوس اور تصنع و تکلف اور کذب اور ریا و نفاق میں مبتلا ہے تیرا سارا فکر مخلوق کو اپنی طرف کھینچنا ہے کیا تجھے معلوم نہیں کہ جب کبھی تو مخلوق کی طرف ایک قدم چلے گا تو حق سے دور پڑ جائیگا۔ دعویٰ تو تیرا یہ ہے کہ تو طالب حق ہے حالانکہ تو مخلوق کا طالب ہے۔ تیری مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص کہے کہ میں مکہ جا رہا ہوں اور سمت اختیار کرے خراسان کی۔ پس مکہ سے دور ہوتا چلا گیا۔ دعویٰ تو تیرا یہ ہے کہ تیرا قلب مخلوق سے باہر نکل لیا حالانکہ تو انھیں سے ڈرتا اور انھیں سے اُمید رکھتا ہے تیرا ظاہر زہد ہے مگر باطن سر تا پا رغبت۔ تیرا ظاہر حق ہے اور تیرا باطن خلق ہی خلق۔ یہ بات زبان کی بک بک سے نہیں آیا کرتی یہ وہ حالت ہے جس میں نہ خلق ہے نہ دنیا نہ آخرت اور نہ اللہ کے ماسوی کوئی چیز وہ ایک ہے اور نہیں قبول فرماتا مگر ایک کو

وَاحِدٌ لَا يَقْبَلُ الشَّرِيْكَ ۞ فَإِنَّهُ يُدَبِّرُ أَمْرَكَ ۞ وَ
اقْبَلْ مَا يُقَالُ لَكَ ۞ اَلْخَلْقُ عَجَزَةٌ ۞ لَا يَضُرُّوْنَكَ
وَلَا يَنْفَعُوْنَكَ ۞ إِنَّمَا الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ يُجْرِيْ ذٰلِكَ
عَلٰى أَيْدِيْهِمْ ۞ فِعْلُهٗ يَتَصَرَّفُ فِيْكَ وَفِيْهِمْ ۞ جَرَى
الْقَلَمُ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمَا هُوَ لَكَ وَعَلَيْكَ
اَلْمُوَحِّدُوْنَ الصَّالِحُوْنَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰى بَقِيَّةِ
الْخَلْقِ ۞ مِنْهُمْ مَّنْ يَّتَعَرّٰى عَنِ الدُّنْيَا مِنْ حَيْثُ
ظَاهِرِهٖ وَبَاطِنِهٖ ۞ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّتَعَرّٰى عَنْهَا مِنْ
حَيْثُ بَاطِنِهٖ فَحَسْبُ ۞ لَا يَرَى الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ
عَلٰى بَوَاطِنِهِمْ مِّنْهَا شَيْئًا ۞ تِلْكَ الْقُلُوْبُ الصَّافِيَةُ
مَنْ قَدَرَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ أُعْطِيَ الْمُلْكُ مِنَ الْخَلْقِ
هُوَ الشُّجَاعُ الْبَطَلُ ۞ اَلشُّجَاعُ مَنْ طَهَّرَ قَلْبَهٗ
مِمَّا سِوَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ۞ وَوَقَفَ عَلٰى بَابِهٖ
بِسَيْفِ التَّوْحِيْدِ وَصَمْصَامَةِ الشَّرْعِ ۞ لَا يُخَلِّيْ
شَيْئًا مِنَ الْمَخْلُوْقَاتِ يَدْخُلُ إِلَيْهِ ۞ يَجْمَعُ
قَلْبَهٗ بِمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ ۞ اَلشَّرْعُ يُهَذِّبُ الظَّاهِرَ
وَالتَّوْحِيْدُ وَالْمَعْرِفَةُ يُهَذِّبَانِ الْبَاطِنَ ۞ يَا
هٰذَا أَيْنَ قَالُوْا وَقُلْنَا مَا يَجِيْءُ شَيْءٌ ۞ تَقُوْلُ
هٰذَا حَرَامٌ وَأَنْتَ مُرْتَكِبُهٗ ۞ وَهٰذَا حَلَالٌ وَ
أَنْتَ لَا تَفْعَلُهٗ وَلَا تَسْتَعْمِلُهٗ ۞ أَنْتَ هَوَسٌ فِيْ
هَوَسٍ ۞ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ
وَيْلٌ لِّلْجَاهِلِ مَرَّةً وَّلِلْعَالِمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ۞ وَيْلٌ
وَّاحِدٌ لِّلْجَاهِلِ ۞ كَيْفَ لَمْ يَتَعَلَّمْ ۞ وَوَيْلٌ وَّاحِدٌ
لِّلْجَاهِلِ ۞ كَيْفَ لَمْ يَعْلَمْ ۞ وَوَيْلٌ لِّهٰذَا الْعَالِمِ سَبْعَ
مَرَّاتٍ ۞ لِأَنَّهٗ عَلِمَ وَمَا عَمِلَ ۞

(کہ خلق کو چھوڑ کر اُسی کا ہو رہے) یگانہ شریک کو قبول نہیں کیا کرتا پس وہی تیرے حال کی تدبیر فرمائیگا۔ جو تجھ سے کہا جاتا ہے اس کو مان۔ ساری مخلوق عاجز ہے نہ کوئی تجھ کو نفع پہنچا سکتا ہے، نہ نقصان۔ بس حق تعالیٰ اس کو ان کے ہاتھوں سے کرا دیتا ہے۔ اسی کا فعل تیرے اندر اور مخلوق کے اندر تصرف فرماتا ہے جو کچھ تیرے لئے مفید یا مضر ہے۔ اس کے متعلق اللہ کے علم میں قلم چل چکا ہے (اسکے خلاف نہیں ہو سکتا) جو موحد اور نیکوکار ہیں وہ باقی مخلوق پر اللہ کی حجت ہیں۔ بعض ان میں سے ایسے ہیں جو ظاہر اور باطن دونوں اعتبار سے دنیا سے برہنہ ہیں (کہ نہ قلب میں دُنیا ہے نہ ہاتھ میں) اور بعض وہ ہیں جو صرف باعتبار قلب کے دُنیا سے برہنہ ہیں (گو دولتمند ہیں مگر) حق تعالےٰ اُن کے اندرون پر دُنیا کا کوئی اثر بھی نہیں پاتا۔ یہی قلوب ہیں جو صاف ہیں۔ جو شخص اس پر قادر ہوا اس کو مخلوق کی بادشاہت مِل گئی۔ وہی بہادر پہلوان ہے۔ بہادر وہی ہے جس نے اپنے قلب کو ماسوی اللہ سے پاک بنایا اور قلب کے دروازہ پر توحید کی تلوار اور شریعت کی شمشیر لیکر کھڑا ہو گیا کہ مخلوقات میں سے کسی کو بھی اسمیں داخل نہیں ہونے دیتا اپنے قلب کو مقلب القلوب سے وابستہ کرتا ہے۔ شریعت اس کے ظاہر کو تہذیب سکھاتی ہے اور توحید و معرفت باطن کو مہذب بناتی ہیں اے شخص اس بات سے کچھ حاصل نہیں کہ "انھوں نے یوں کہا" اور "ہم نے یوں کہا" تو کہتا ہے کہ یہ چیز حرام ہے مگر اس کا مرتکب ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ حلال ہے مگر نہ اسکو کرتا ہے نہ استعمال میں لاتا ہے۔ تو ہوس در ہوس ہے۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ تباہی ہے جاہل کے لئے ایک مرتبہ اور عالم کے لئے سات مرتبہ جاہل کے لئے تو ایک یہی ہے کہ عالم کیوں نہ بنا اور عالم کیلئے سات بار اسلئے کہ اسنے جانا بوجھا اور پھر عمل نہ کیا

ارتفعت عنه بركة العلم وبقيت عليه حجته
تعلم ثم اعمل ثم انفرد في خلوتك عن الخلق
واشتغل بمحبة الحق عز وجل فاذا صح
لك الانفراد والمحبة قربك اليه وادناك
منه وافناك فيه ثم ان شاء يشهرك ويظهرك
للخلق ويردك الى استيفاء الاقسام امر
ريح سابقته وعلمه فيك فهبت على حيطان
خلوتك فارمتها واظهر امرك للخلق
فتكون بينهما به لا بك تستوفي اقسامك
مع عدم شوم النفس والطبع والهوى يردك
الى اقسامك لئلا يبطل قانون علمه فيك
تستوفي الاقسام وقلبك مع الحق عز وجل
اسمعوا واعملوا يا جهالا بالحق عز وجل و
اوليائه يا طاعنين في الحق عز وجل وفي
اوليائه الحق هو الحق عز وجل والباطل انتم
يا خلق الحق هو في القلوب والاسرار والمعاني
والباطل في النفوس والاهوية والطباع
والعادات والدنيا وما سوى الحق عز وجل
هذا القلب لا يفلح حتى يتصل بقرب
الحق عز وجل القديم الازلي الدائم الابدي
لا تزاحم يا منافق فما عندك خير من
هذا انت عبد خبزك وادامك وحلاوتك
وثيابك وفرسك وسلطانك القلب الصادق
يسافر عن الخلق الى الخالق يرى في
الطريق الاشياء يسلم عليها

علم کی برکت اس سے اٹھ گئی اور حجت باقی رہ گئی ۔ اول سیکھ اسکے بعد عمل کر اور اسکے بعد اپنی خلوت میں مخلوق سے یکسو ہو اور حق تعالیٰ کی محبت میں مشغول ۔ پس جب یکسوئی اور محبت تیرے لئے صحیح ہو جائیگی تو وہ تجھ کو اپنا مقرب بنالیگا اپنے نزدیک کرلیگا اپنی ذات میں فنا فرمالیگا اس کے بعد اگر چاہیگا تو تیری شہرت فرما کر تجھ کو مخلوق کیلئے ظاہر کردیگا اور مقسوم پورا کرنیکی طرف تجھ کو لوٹا دیگا کہ تیرے متعلق اپنے علم اور تقدیر سابق کی ہوا کو حکم دیگا پس وہ تیرے خلوت خانہ کی دیواروں پر چلے گی اور انکو شکستہ کردیگی اور تیرا حال مخلوق پر کھولدیگی ۔ پس ایسی حالتمیں تو اپنی گمنامی و شہرت کے درمیان خدا ہی کے ساتھ ہوگا نہ کہ اپنے نفس کے ۔ اور اپنی دنیا کا مقسوم پورا کریگا نفس اور طبیعت اور خواہش کی نحوست کے بغیر کیونکہ تجھ کو تیرے مقسوم کی طرف خدا ہی نے لوٹایا ہے تاکہ اس کے علم کا قانون تیرے متعلق غلط نہ ہو جائے تو اپنا نصیب حاصل کریگا اور تیرا قلب حق تعالیٰ کے ساتھ ہوگا ۔ سنو اور عمل کرو اے حق تعالیٰ اور اس کے اولیا سے ناواقفو اور اے حق تعالیٰ اور اسکے اولیاء پر طعن کرنیوالو ۔ حق وہی حق تعالیٰ شانہ ہے اور باطل تم ہو اے مخلوق جو حق ہے وہ قلوب میں باطن میں اور معانی میں ہے اور باطل نفوس اور خواہشات اور طبیعتوں اور عادات اور دنیا اور ماسوی اللہ میں ہے یہ قلب کبھی فلاح نہ پائیگا جبتک کہ متصل نہ ہو جائے حق تعالیٰ کے قرب سے جو قدیم ہے ازلی ہے دائم ہے ابدی ہے ۔ اے منافق مزاحمت مت کر ۔ تیرے پاس اس سے بہتر نہیں ہے ۔ تو بندہ ہے اپنی روٹی کا اپنے سالن کا اپنی مٹھائی کا اپنے کپڑوں کا اپنے گھوڑے کا اور اپنی حکومت کا ۔ سچا قلب مخلوق کو چھوڑ کر خالق کیطرف سفر کرتا ہے اور راستہ میں بہتیری چیزیں دیکھتا ہے اور ان کو سلام کرتا ہوا

وَيَجُوزُ الْعُلَمَاءُ الْعُمَّالُ بِعِلْمِهِمْ نُوَّابُ سَلَفٍ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَبَقِيَّةُ الْخَلَفِ هُمْ مُقَدَّمُونَ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ يَأْمُرُونَهُمْ بِالْعُمْرَانِ فِي مَدِينَةِ الشَّرْعِ وَيَنْهَوْنَهُمْ عَنْ خَرَابِهَا يَجْتَمِعُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ وَالْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَسْتَوْفُونَ لَهُمُ الْأُجْرَةَ مِنْ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ مَثَّلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْعَالِمَ الَّذِي لَا يَعْمَلُ بِعِلْمِهِ بِالْحِمَارِ فَقَالَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا أَلْأَسْفَارُ هِيَ كُتُبُ الْعِلْمِ هَلْ يَنْتَفِعُ الْحِمَارُ بِكُتُبِ الْعِلْمِ مَا يَقَعُ بِيَدِهِ مِنْهَا سِوَى التَّعَبِ وَالنَّصَبِ مَنْ اِزْدَادَ عِلْمُهُ يَنْبَغِي أَنْ يَزْدَادَ خَوْفُهُ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَطَوَاعِيَتُهُ لَهُ يَا مُدَّعِيَ الْعِلْمِ أَيْنَ بُكَاؤُكَ مِنْ خَوْفِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَيْنَ حَذَرُكَ وَخَوْفُكَ أَيْنَ اعْتِرَافُكَ بِذُنُوبِكَ أَيْنَ مُوَاصَلَتُكَ لِلضِّيَاءِ بِالظَّلَامِ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَيْنَ تَأْدِيبُكَ لِنَفْسِكَ وَمُجَاهَدَتُهَا فِي جَانِبِ الْحَقِّ وَعَدَاوَتُهَا فِيهِ انْتَهَتْ هِمَّتُكَ الْقَمِيصُ وَالْعِمَامَةُ وَالْأَكْلُ وَالنِّكَاحُ وَالدُّورُ وَالدَّكَاكِينُ وَالْقُعُودُ مَعَ الْخَلْقِ وَالْأُنْسُ بِهِمْ نَحِّ هِمَّتَكَ عَنْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا فَإِنْ كَانَ لَكَ فِيهَا قِسْمٌ فَإِنَّهُ يَجِيئُكَ فِي وَقْتِهِ وَقَلْبُكَ مُسْتَرِيحٌ مِنْ تَعَبِ الْاِنْتِظَارِ وَثِقْلِ الْحِرْصِ قَائِمٌ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَمَا لَكَ وَهٰذَا التَّعَبُ فِي شَيْءٍ مَفْرُوغٍ مِنْهُ **يَا غُلَامُ** خَلْوَتُكَ فَاسِدَةٌ مَا صَحَّتْ نَجِسَةٌ مَا طَهُرَتْ

(کر بس مجھے معاف رکھو) آگے بڑھ جاتا ہے۔ علماء جو اپنے علم پر عامل ہیں وہ سلف کے جانشین ہیں۔ وہ انبیاء کے وارث اور بقیۃ الخلف ہیں۔ وہ پیغمبروں کے پیش دست ہیں کہ لوگوں کو شریعت کے شہر کو آباد کرنے کا حکم دیتے اور اس کو ویران کرنے سے منع کرتے ہیں۔ قیامت کے دن وہ اور انبیاء علیہم السّلام ایک جگہ جمع ہوں گے اور انبیاء علیہم السّلام اپنے رب عزّوجل سے ان کی پوری مزدوری ان کو دلوائیں گے حق تعالٰی نے اُس عالم کو جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتا گدھے کی مثل فرمایا ہے کہ وہ اس گدھے کی مثل ہے "جو علم کی کتابیں لادے ہوئے ہے"۔ گدھے کو علم کی کتابوں سے کیا نفع بجز تعب و مشقّت کے اس کے ہاتھ کچھ بھی نہیں آتا۔ جس شخص کا علم بڑھے تو چاہیئے کہ حق تعالٰے سے اس کا خوف اور اطاعتیں بڑھیں۔ اے علم کا دعویٰ کرنے والے مولوی۔ حق تعالٰی کے خوف سے تیرا رونا کہاں ہے۔ تیرا ڈر اور حذر کہاں ہے تیرا اپنے گناہوں کا اقرار کرنا کہاں ہے۔ تیرا اللہ کی اطاعت میں روشنی (یعنی دن) کو تاریکی (یعنی رات) سے ملانا کہاں ہے۔ تیرا اپنے نفس کو ادب دینا اور حق تعالٰی کے متعلق اس کو مجاہدہ میں ڈالنا اور اس کی وجہ سے (اس کے دشمنوں کو) بُرا سمجھنا کہاں ہے؟ تیری ساری ہمّت کرتہ۔ عمامہ کھانے پینے۔ نکاح۔ مکانات۔ دُکانوں۔ مخلوق کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے اور انہیں کے ساتھ مانوس رہنے میں مصروف ہے۔ اپنی ہمّت کو ان تمام چیزوں سے علیحدہ کرلے پھر اگر ان میں سے کوئی شے تیرے نصیب میں ہوگی تو وہ اپنے وقت پر خود تیرے پاس آجائے گی۔ تیرا قلب انتظار کی تکلیف اور حرص کی گرانی سے آرام میں اور حق تعالٰے کے ساتھ قائم رہے گا۔ پھر ایسی چیزیں جس سے (روز ازل ہی میں) فراغت ہو چکی مشقّت اُٹھانے سے تجھ کو کیا حاصل۔ صاحبزادے تیری خلوت فاسد ہے صحیح نہیں ہوئی۔ نجس ہے پاک نہیں ہوئی

أَيْشٍ أَعْمَلُ بِكَ ؛ قَلْبُكَ مَا صَحَّ فِيهِ التَّوْحِيدُ وَالْإِخْلَاصُ ؛ يَا نِيَامًا لَا يَنَامُ عَنْهُمْ ؛ مُعْرِضِينَ لَا يُعْرَضُ عَنْهُمْ ؛ يَا نَاسِينَ لَا يُنْسَوْنَ ؛ يَا تَارِكِينَ لَا يُتْرَكُونَ ؛ يَا جُهَّالًا بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ تَقَدَّمَ وَمَنْ تَأَخَّرَ أَنْتُمْ كَخَشَبٍ مَمْدُودٍ تُجَرُّ لَا يَصْلُحُ لِشَيْءٍ ؛ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اَلْمَجْلِسُ الرَّابِعُ عَشَرَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ؛ بُكْرَةً بِالْمَدْرَسَةِ سَابِعَ ذِي الْقَعْدَةِ مِنْ سَنَةِ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ

يَا مُنَافِقُ طَهَّرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأَرْضَ مِنْكَ مَا يَكْفِيكَ نِفَاقُكَ حَتَّى تَغْتَابَ الْعُلَمَاءَ وَالْأَوْلِيَاءَ وَالصَّالِحِينَ بِأَكْلِ لُحُومِهِمْ ؛ أَنْتَ وَإِخْوَانُكَ الْمُنَافِقُونَ مِثْلُكَ ؛ عَنْ قَرِيبٍ يَأْكُلُ الدِّيدَانُ أَلْسِنَتَكُمْ وَلُحُومَكُمْ وَتُقَطِّعُكُمْ وَتُمَزِّقُكُمْ ؛ وَالْأَرْضُ تَضُمُّكُمْ فَتَسْحَقُكُمْ ؛ وَتُقَلِّبُكُمْ لَا فَلَاحَ لِمَنْ لَا يُحْسِنُ ظَنَّهُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ وَيَتَوَاضَعُ لَهُمْ ؛ لِمَ لَا تَتَوَاضَعُ لَهُمْ ؛ وَهُمُ الرُّؤَسَاءُ وَالْأُمَرَاءُ ؛ مَنْ أَنْتَ بِالْإِضَافَةِ إِلَيْهِمْ ؛ اَلْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَلَّمَ الْحَلَّ وَالرَّبْطَ إِلَيْهِمْ ؛ بِهِمْ تُمْطِرُ السَّمَاءُ وَتُنْبِتُ الْأَرْضُ ؛ كُلُّ الْخَلْقِ رَعِيَّتُهُمْ ؛ كُلُّ وَاحِدٍ كَالْجَبَلِ لَا تُزَعْزِعُهُ وَلَا تُحَرِّكُهُ رِيَاحُ الْآفَاتِ وَالْمَصَائِبِ ؛

میں تجھے لیکر کیا کروں ؟ تیرا قلب ایسا ہے جسمیں توحید و اخلاص صحیح نہیں ہوئی - اے سونے والو کہ دوسرے ان کی طرف سے غافل نہیں ہوسکتے اور اے اعراض کرنیوالو کہ دوسرے ان سے اعراض نہیں کرسکتے اور اے بھول جانیوالو کہ دوسرے انکو بھول نہیں سکتے اور اے چھوڑ دینے والو کہ دوسرے انکو نہیں چھوڑ سکتے اے حق تعالیٰ اور اسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم اور سب اگلوں پچھلوں سے بے خبرو۔ جاہلو۔ تم لمبی سوکھی لکڑی ہو، جو کھینچ کر ڈال دی جائے کہ کسی مصرف کی نہیں۔ اے ہمارے پروردگار ہمکو عطا فرما دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہمکو بچا دوزخ کے عذاب سے

چودھویں مجلس

(وقت صبح ؛ یوم جمعہ ؛ ۷ ذیقعدہ ۵۴۵ھ مدرسہ معمورہ)

اے منافق ۔ اللہ تعالیٰ عزوجل زمین کو تجھ سے پاک کرے کیا تجھ کو تیرا نفاق کافی نہ ہوا کہ علماء و صلحاء اور اولیاء کی غیبت کرکے انکے گوشت کھانے لگا تو اور تجھ جیسے تیرے منافق بھائی عنقریب کیڑوں کی غذا بنیں گے جو انکی زبانوں اور گوشت کو کھالیں گے تم سب کو ٹکڑے ٹکڑے اور ریزہ ریزہ کردینگے زمین تمکو بھینچے گی بس پیس دیگی اور اُلٹ پلٹ کردیگی۔ جو شخص اللہ عزوجل اور اسکے نیک بندوں کیساتھ اچھا گمان نہ رکھے اور ان کے سامنے تواضع نہ کرے اسکو فلاح نصیب نہ ہوگی۔ تو انکے سامنے تواضع کیوں نہیں کرتا حالانکہ وہ سردار اور امیر ہیں اُن کے مقابلے میں تیری کیا ہستی ہے ۔حق تعالیٰ نے باندھنا اور کھولنا (یعنی انتظام ملکی) انکے حوالہ کیا ہے ۔ انکی بدولت آسمان بارش برساتا اور زمین روئیدگی لاتی ہے ۔ساری مخلوق ان کی رعایا ہے ان میں ہر شخص پہاڑ کی طرح ہے کہ اسکو آفات و مصائب کی آندھیاں نہ ہلا سکیں

لَا يَتَزَعْزَعُوْنَ مِنْ اَمْكِنَةِ تَوْحِيْدِهِمْ وَرِضَاهُمْ عَنْ مَوْلَاهُمْ عَزَّوَجَلَّ ؞ طَالِبِيْنَ لِاَنْفُسِهِمْ وَ لِغَيْرِهِمْ ؞ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاعْتَذِرُوْا اِلَيْهِ ؞ وَاعْتَرِفُوْا بِذُنُوْبِكُمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ وَتَضَرَّعُوْا بَيْنَ يَدَيْهِ ؞ اَيْشٍ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ لَوْ عَرَفْتُمْ لَكُنْتُمْ عَلٰى غَيْرِ مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؞ تَاَدَّبُوْا بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ؞ كَمَا كَانَ يَتَاَدَّبُ مَنْ سَبَقَكُمْ ؞ اَنْتُمْ مَخَانِيْثُ وَنِسَاءٌ بِالْاِضَافَةِ اِلَيْهِمْ ؞ شَجَاعَتُكُمْ عِنْدَ مَا تَاْمُرُكُمْ بِهٖ نُفُوْسُكُمْ وَاَهْوِيَتُكُمْ وَطِبَاعُكُمْ ؞ اَلشَّجَاعَةُ فِي الدِّيْنِ تَكُوْنُ فِيْ قَضَاءِ حُقُوْقِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ؞ لَا تَسْتَهِيْنُوْا بِكَلِمَاتِ الْحُكَمَاءِ وَالْعُلَمَاءِ ؞ فَاِنَّ كَلَامَهُمْ دَوَاءٌ ؞ وَكَلِمَاتُهُمْ ثَمَرَةُ وَحْيِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ؞ لَيْسَ بَيْنَكُمْ نَبِيٌّ مَوْجُوْدٌ بِصُوْرَتِهٖ حَتّٰى تَتَّبِعُوْهُ فَاِذَا اتَّبَعْتُمُ الْمُتَّبِعِيْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَقِّقِيْنَ فِي اتِّبَاعِهٖ فَكَاَنَّكُمْ قَدِ اتَّبَعْتُمُوْهُ وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمْ فَكَاَنَّكُمْ قَدْ رَاَيْتُمُوْهُ ؞ اِصْحَبُوا الْعُلَمَاءَ الْمُتَّقِيْنَ ؞ فَاِنَّ صُحْبَتَكُمْ لَهُمْ بَرَكَةٌ عَلَيْكُمْ ؞ وَلَا تَصْحَبُوا الْعُلَمَاءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْمَلُوْنَ بِعِلْمِهِمْ ؞ فَاِنَّ صُحْبَتَكُمْ لَهُمْ شُؤْمٌ عَلَيْكُمْ ؞ اِذَا صَحِبْتَ مَنْ هُوَ اَكْبَرُ مِنْكَ فِي السِّنِّ وَالْعِلْمِ كَانَتْ صُحْبَتُكَ لَهٗ بَرَكَةً عَلَيْكَ ؞ وَاِذَا صَحِبْتَ مَنْ هُوَ اَكْبَرُ مِنْكَ فِي السِّنِّ وَلَا تَقْوٰى لَهٗ وَلَا عِلْمَ لَهٗ ؞ كَانَتْ صُحْبَتُكَ لَهٗ شُؤْمًا عَلَيْكَ اِعْمَلْ لِلّٰهِ ؞

ہیں نہ جنبش دے سکتی ہیں وہ اپنی توحید کے مقام سے ہلتے بھی نہیں اور اپنے نفسوں اور دوسروں کے لئے اپنے مولیٰ کی خوشنودی کے طلب گار بننے سے ہٹتے ہیں۔ توبہ کرو اللہ کی جناب میں اور معذرت کرو۔ اقرار کرو اپنے اُن گناہوں کا جو تمہارے اور اس کے درمیان (لوگوں کی نظر سے مخفی) ہیں اور اسکے حضور میں گڑگڑاؤ۔ تمہارے سامنے کیا چیز ہے؟ اگر تمکو معرفت حاصل ہوتی کہ (موت اور شاہنشاہی دربار کی پیشی سامنے آرہی ہے) تو جس حالت پر ہو اس کو بدل کر دوسری حالت پر آجاتے باادب بنو حق تعالےٰ کے سامنے جیسے کہ تمہارے اسلاف باادب رہتے تھے تم ان کے مقابلہ میں ہیجڑے اور عورتیں ہو۔ تمہاری شجاعت انھیں باتوں میں ہے جن کا تم کو تمہارے نفس تمہاری خواہش اور تمہاری طبیعتیں حکم دیتی ہیں۔ شجاعت دین کے بارہ میں اور اللہ تعالےٰ کے حقوق ادا کرنے میں ہوا کرتی ہے۔ حکماء اور علماء کے کلام کو حقیر مت سمجھو کہ ان کا کلام دوا ہے اور ان کے کلمات حق تعالےٰ کی وحی کا ثمرہ ہیں۔ تمہارے درمیان صورۃً نبیؐ موجود نہیں کہ تم اسکا اتباع کرو۔ پس جب تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع کرنیوالوں اور آپکے حقیقی فرمانبرداروں کا اتباع کروگے تو گویا تم نے نبی ہی کا اتباع کیا اور جب انکو دیکھا تو گویا نبی ہی کو دیکھ لیا۔ پرہیزگار علماء کی صحبت اختیار کرو کہ تمہارا انکی صحبت اختیار کرنا تمہارے لئے برکت ہے اور علماء کی صحبت مت اختیار کرو جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتے کہ تمہارا انکی صحبت اختیار کرنا تمپر نحوست ہے (اے مخاطب) جب تو اس شخص کی صحبت اختیار کریگا جو تجھ سے تقویٰ اور علم میں بڑا ہے تو یہ صحبت تیرے لئے برکت ہوگی اور جب ایسے کی صحبت اختیار کریگا جو تجھ سے عمر میں بڑا ہے مگر نہ اسکے پاس تقویٰ ہے نہ علم تو یہ صحبت تیرے لئے منحوس ہوگی۔ عمل کر

عَزَّوَجَلَّ ۞ وَلَا تَعْمَلْ لِغَيْرِهٖ ۞ اُتْرُكْ لَهٗ ۞ وَلَا تَتْرُكْ لِغَيْرِهٖ ۞ اَلْعَمَلُ لِغَيْرِهٖ كُفْرٌ ۞ وَالتَّرْكُ لِغَيْرِهٖ رِيَاءٌ مَنْ لَا يَعْرِفُ هٰذَا ۞ وَيَعْمَلُ غَيْرَ هٰذَا اَمْرُهٗ فِيْ هَوَسٍ عَنْ قَرِيْبٍ يَأْتِيْ الْمَوْتُ يَقْطَعُ هَوَسَكَ وَيْحَكَ وَاصِلْ رَبَّكَ عَزَّوَجَلَّ ۞ وَقَاطِعْ غَيْرَهٗ مِنْ حَيْثُ قَلْبِكَ ۞ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِلُوا الَّذِيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ تُسْعَدُوْا صَفُّوْا مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ بِحِفْظِ قُلُوْبِ الصَّالِحِيْنَ يَا غُلَامُ اِنْ وَجَدْتَ عِنْدَكَ تَفْرِقَةً بَيْنَ الْغَنِيِّ وَالْفَقِيْرِ عِنْدَ اِقْبَالِهِمْ عَلَيْكَ فَلَا فَلَاحَ لَكَ ۞ اَكْرِمِ الْفُقَرَاءَ الصُّبَّرَ وَتَبَرَّكْ بِهِمْ وَبِلِقَائِهِمْ وَالْجُلُوْسِ مَعَهُمْ ۞ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْفُقَرَاءُ الصُّبَّرُ جُلَسَاءُ الرَّحْمٰنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُلَسَاؤُهُ الْيَوْمَ بِقُلُوْبِهِمْ وَغَدًا بِاَجْسَادِهِمْ ۞ هُمُ الَّذِيْنَ زَهِدَتْ قُلُوْبُهُمْ فِي الدُّنْيَا ۞ وَاَعْرَضَتْ عَنْ زِيْنَتِهَا ۞ وَاخْتَارُوْا فَقْرَهُمْ عَلٰى غِنَاهُمْ وَصَبَرُوْا عَلَيْهِ ۞ فَلَمَّا تَمَّ لَهُمْ هٰذَا خَطَبَتْهُمُ الْاٰخِرَةُ ۞ وَاَعْرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِمْ ۞ وَاتَّصَلُوْا بِهَا فَلَمَّا حَصَلَتْ لَهُمْ ۞ رَاَوْا اَنَّهَا غَيْرُ رَبِّهِمْ عَزَّوَجَلَّ فَاسْتَقَالُوْا مِنْهَا ۞ وَدَارُوْا ظُهُوْرَ قُلُوْبِهِمْ اِلَيْهَا ۞ وَهَرَبُوْا مِنْهَا ۞ حَيَاءً مِّنَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۞ كَيْفَ وَقَفُوْا مَعَ غَيْرِهٖ ۞ وَسَكَنُوْا اِلَى الْمُحْدَثِ ۞ وَاسْتَاْنَسُوْا

اللہ عزوجل کے لئے اور نہ عمل کر غیر اللہ کے لئے چھوڑ (گناہوں کو) اس کیلئے اور نہ چھوڑ غیر کے لئے کہ غیر اللہ کے لئے (کوئی نیک) عمل کرنا کفر ہے اور غیر اللہ کیلئے (کسی گناہ کا) ترک کرنا ریا ہے جو شخص اس سے واقف نہ ہو اور اسکے خلاف کرے تو وہ مبتلائے ہوس ہے کہ عنقریب موت آئے گی اور اسکی ہوس کو کاٹ ڈالے گی تجھ پر افسوس اپنے دل کے ساتھ اپنے پروردگار عزوجل سے علاقہ جوڑ اور غیر اللہ سے توڑ۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جوڑ دو اس علاقہ کو جو تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان ہے کہ سعادت پاؤ گے۔ صاف رکھو وہ معاملہ جو تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان ہے صالحین کے قلوب کی نگہداشت سے **صاحبزادہ** اگر تو غنی اور فقیر کے درمیان دونوں کے اپنے پاس آتے وقت کچھ فرق پائے تو ہرگز تجھے فلاح نصیب نہ ہوگی۔ اکرام کر صابر فقراء کا ان سے اور انکی ملاقات اور انکے پاس بیٹھنے سے برکت حاصل کر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صبر کرنیوالے فقراء بروز قیامت رحمٰن کے ہم نشین ہونگے آج اس کے ہم نشین ہیں اپنے قلوب کے اعتبار سے اور کل کو ہم نشین ہونگے اپنے اجسام کے اعتبار سے یہی وہ لوگ جن کے قلوب نے دنیا میں زہد اختیار کیا۔ دُنیا کی زیب و زینت سے منہ پھیرا۔ اپنے فقر کو تونگری پر ترجیح دی اور اس پر صابر بن کر جمے رہے پس جب یہ حالت ان کیلئے تام ہوگئی تو آخرت نے انکے پاس پیام نکاح بھیجا اور اپنا نفس انپر پیش کیا پس انکو آخرت سے وصل حاصل ہوا اور جب وہ ان کو حاصل ہوگئی تو انھوں نے دیکھا کہ یہ بھی انکے پروردگار عزوجل کی غیر ہے پس انہوں نے آخرت سے عقد کو فسخ کر لیا اور اپنے قلوب کی پشت اسکی طرف سے پھیر لی اور اس سے بھاگے حق تعالیٰ سے شرما کر کہ غیر کے پاس کیوں ٹھیرے اور مخلوق سے انس و سکون کیوں چاہا

سَلَّمُوْا اِلَيْهَا الْاَعْمَالَ وَالْحَسَنَاتِ وَجَمِيْعَ مَا عَمِلُوْا
مِنَ الطَّاعَاتِ ❁ ثُمَّ طَارُوْا اِلَيْهِ بِاَجْنِحَةِ صِدْقِهِمْ
فِيْ طَلَبِ مَوْلَاهُمْ عَزَّوَجَلَّ ❁ تَرَكُوْا عِنْدَهَا الْقَفَصَ
خَرَجُوْا مِنْ اَقْفَاصِ وُجُوْدِهِمْ ❁ وَطَارُوْا اِلٰى
مُوْجِدِهِمْ ❁ طَلَبُوا الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى ❁ طَلَبُوا الْاَوَّلَ
وَالْاٰخِرَ وَالظَّاهِرَ وَالْبَاطِنَ ❁ صَارُوْا اِلٰى بُرْجِ
قُرْبِهٖ ❁ صَارُوْا مِنَ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ
فِيْ حَقِّهِمْ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ
الْاَخْيَارِ قُلُوْبُهُمْ عِنْدَنَا ❁ وَهِمَمُهُمْ عِنْدَنَا وَ
مَعَانِيْهِمْ عِنْدَنَا ❁ اَلْبَابُهُمْ عِنْدَنَا دُنْيَا وَ
اٰخِرَةً ❁ اِذَا تَمَّ هٰذَا لِلْقَوْمِ لَا يَبْقٰى عِنْدَهُمْ
دُنْيَا وَلَا اٰخِرَةٌ ❁ تَنْطَوِى السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَا
بَيْنَهُمَا بِالْاِضَافَةِ اِلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاَسْرَارِهِمْ يُفْنِيْهِمْ
عَنْ غَيْرِهٖ ❁ وَيُوْجِدُهُمْ بِهٖ ❁ فَاِنْ كَانَ لَهُمْ اَقْسَامٌ
فِى الْاَشْيَاءِ رَدَّهُمْ اِلٰى اٰدَمِيَّتِهِمْ وَ بَشَرِيَّتِهِمْ ❁
لِاسْتِيْفَاءِ اَقْسَامِهِمْ ❁ كَيْلَا يُبَدَّلَ الْعِلْمُ وَ
السَّابِقَةُ وَالْقَضَاءُ ❁ فَيُحْسِنُوْنَ الْاَدَبَ مَعَ
عِلْمِ اللّٰهِ وَقَضَائِهٖ وَقَدَرِهٖ ❁ وَيَتَنَاوَلُوْنَ مَا
يُعْطَوْنَ عَلٰى قَدَمِ الزُّهْدِ وَالتَّرْكِ ❁ لَا بِنَفْسٍ
وَّهَوًى وَّاِرَادَةٍ ❁ وَالْحُكْمُ الظَّاهِرُ مَحْفُوْظٌ
عِنْدَهُمْ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ ❁ لَا يَبْخَلُوْنَ عَلَى
الْخَلْقِ بِالدُّنْيَا ❁ وَلَوْ قَدَرُوْا قَرَّبُوْهُمْ كُلَّهُمْ
اِلَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ❁ لَا يَبْقٰى بِشَيْءٍ مِّنَ
الْمَخْلُوْقَاتِ وَالْمُحْدَثَاتِ فِيْ
قُلُوْبِهِمْ وَزْنُ ذَرَّةٍ

پس اعمال و حسنات اور جو کچھ طاعتیں کی تھیں سب آخرت کے حوالہ کر دیں اور اپنے مولٰے کی طلب میں اپنے صدق کے پروں سے اس کی طرف اُڑے۔ آخرت کے پاس پنجرہ چھوڑا اور اپنے وجود کو پنجروں سے باہر نکال کر اپنے موجد کی طرف پرواز کی۔ انہوں نے طلب کیا رفیق اعلیٰ کو۔ طلب کیا اسکو کہ وہی اول ہے۔ وہی آخر ہے۔ وہی ظاہر ہے وہی باطن۔ اسکے قرب کے برج تک جا پہنچے اور بن گئے ان لوگوں میں سے جن کے حق میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بیشک وہ ہماری سرکار میں منتخب اور برگزیدہ ہیں کہ انکے قلوب بھی ہمارے ہی پاس ہیں۔ انکی ہمتیں بھی ہمارے پاس ہیں انکے اندرون بھی ہمارے پاس ہیں اور اُن کی عقلیں بھی دنیا اور آخرت میں ہمارے ہی پاس ہیں۔ یہ حالت جب تام ہو جاتی ہے تو انکے نزدیک نہ دنیا آتی ہے نہ آخرت۔ آسمان اور زمین اور انکے اندر جو کچھ بھی ہے انکے قلوب اور باطن کے اعتبار سے سب لپٹ جاتے (اور گویا معدوم ہو جاتے) ہیں حق تعالیٰ ان کو اپنے غیر سے فنا کر دیتا اور اپنے ساتھ موجود فرماتا ہے پھر اگر دنیا میں انکے لئے کوئی حصہ مقدر ہوتا ہے تو ان کو انکا مقسوم پورا کرنے کیلئے انکی آدمیت اور بشریت کی طرف واپس فرما دیتا ہے تاکہ علم اور قضا و قدر میں تغیر نہ آئے پس وہ بشر بنا کر اپنا مقسوم لیتے وقت اللہ کے علم اور قضا و قدر کیساتھ حُسنِ ادب ملحوظ رکھے اور جو کچھ انکو عطا کیا جاتا ہے اسکو زہد اور ترک کے قدم پر (کھڑے ہو کر) لیتے ہیں۔ نفس اور خواہش اور ارادہ سے نہیں لیتے اور جملہ حالتوں میں حکم شریعت انکے نزدیک محفوظ رہتا ہے۔ دنیا کے متعلق مخلوق سے بخل نہیں کرتے اور اگر انکو قدرت ہو تو ساری مخلوقات کو حق تعالیٰ کا مقرب بنا دیں۔ مخلوقات اور محدثات میں سے کسی چیز کی انکے قلوب میں ذرہ برابر وقعت نہیں رہتی

مَا دُمْتَ مَعَ الدُّنْيَا فَلَا اِتِّصَالَ لَكَ بِالْآخِرَةِ ؛ وَمَا دُمْتَ مَعَ الْأُخْرَىٰ فَلَا اِتِّصَالَ لَكَ بِالْمَوْلَىٰ ؛ كُنْ عَامِلًا ؛ لَا تَتَجَاهَلْ ؛ أَنْتَ مِمَّنْ أَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ؛ مِنْ جُمْلَةِ مُوَاصَلَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُوَاصِلَ الْفُقَرَاءَ بِشَيْءٍ مِنْ مَالِكَ ؛ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الصَّدَقَةَ مُعَامَلَةٌ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِيْ هُوَ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ؛ وَهَلْ يُعَامِلُ الْغَنِيَّ الْكَرِيْمَ مَنْ يَخْسَرُ ؛ تُنْفِقُ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ذَرَّةً يُعْطِيْكَ جَبَلًا ؛ تُنْفِقُ قَطْرَةً يُعْطِيْكَ بَحْرًا فِي الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ يُوَفِّيْكَ أَجْرَكَ وَثَوَابَكَ يَا قَوْمُ إِذَا عَامَلْتُمُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ يَزْكُوْا أَزْرَاعُكُمْ وَتَجْرِيْ أَنْهَارُكُمْ وَيُوْرِقُ وَيُغْصِنُ وَيُثْمِرُ أَشْجَارُكُمْ ؛ مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؛ وَانْصُرُوْا دِيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ وَعَادُوْا فِيْهِ ؛ اَلصِّدِّيْقُ مَنْ يُصَادِقُهُ فِي الْخَيْرِ ؛ تَدُوْمُ صَدَاقَتُهُ فِي الْخَلْوَةِ وَالْجَلْوَةِ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ ؛ فِي الشِّدَّةِ وَالرَّخَاءِ ؛ اُطْلُبُوْا حَوَائِجَكُمْ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ لَا مِنْ خَلْقِهِ ؛ وَإِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ مِنَ الْخَلْقِ ؛ فَادْخُلُوْا عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِقُلُوْبِكُمْ ؛ فَإِنَّهُ يُلْهِمُكُمُ الطَّلَبَ مِنْ جِهَةٍ مِنَ الْجِهَاتِ ؛ فَإِنْ مُنِعْتُمْ أَوْ أُعْطِيْتُمْ كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ ؛ لَا مِنْهُمْ ؛ اَلْقَوْمُ أَخْرَجُوْا هَمَّ أَرْزَاقِهِمْ مِنْ قُلُوْبِهِمْ ؛ عَلِمُوْا أَنَّهَا مُقَدَّرَةٌ فِيْ أَوْقَاتٍ مَعْلُوْمَةٍ ؛

(اے مخاطب) جبتک تو دُنیا کے ساتھ ہے تو آخرت کے ساتھ تجھ کو اتصال نصیب نہ ہوگا اور جبتک تو آخرت کیساتھ رہے گا تو مولٰے کے ساتھ وصل نصیب نہ ہوگا۔ صاحب عمل بن۔ جان بوجھ کر جاہل مت بن۔ تو انہیں سے ہے جن کو اللہ نے علم دیکر گمراہ بنا دیا منجملہ حق تعالیٰ کی مواصلت کے یہ بھی ہے کہ تو اپنے کسی قدر مال سے فقیروں کی بھی دستگیری کرے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ صدقہ حق تعالیٰ شانہ سے معاملہ کرنا ہے جو غنی اور کریم ہے اور کیا غنی اور کریم کیساتھ معاملہ کرنیوالا کبھی خسارہ میں رہا ہے؟ تو لوجہ اللہ ایک ذرہ خرچ کریگا تو وہ تجھ کو پہاڑ عطا فرمائیگا۔ تو ایک قطرہ خرچ کریگا تو وہ تجھ کو سمندر عطا فرمائیگا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی تیرا اجر اور تیرا ثواب بھرپور دیگا صاحبو۔ جب تم حق تعالیٰ سے معاملہ کروگے تو تمہاری کھیتیاں پھلیں گی۔ تمہاری نہریں بہ پڑیں گی۔ تمہارے درختوں پر پتے بھی آئیں گے۔ شاخیں بھی پھوٹیں گی اور پھل بھی پیدا ہونگے۔ نیک کام کا حکم کرو اور بُرے کام سے منع کرو۔ اور اللہ عزوجل کے دین کی مدد کرو اور اسی کے بارہ میں عداوت کرو۔ صدیق وہی ہے جو خدا سے سچی دوستی کرے نیکوکاری میں اصلی دوستی خلوت وجلوت اور رنج وراحت اور تنگ حالی و بدحالی ہر حال میں قائم رہتی ہے۔ اپنی حاجتیں حق تعالیٰ ہی سے مانگو اس کی مخلوق سے مت مانگو اور اگر مخلوق سے مانگے بغیر چارہ نہ ہو تو اول اپنے قلوب کے اعتبار سے حق تعالیٰ پر داخل ہو۔ پس وہ تم کو جہتوں میں سے کسی خاص جہت سے مانگنے کا الہام فرما دیگا اسوقت مخلوق سے مانگنا بھی تعمیل بن جائیگا پھر اگر تم کو وہاں سے ملا یا نہ ملا تو دونوں امر خدا ہی کی طرف سے ہونگے نہ کہ مخلوق کیطرف سے۔ اہل اللہ نے رزق کی فکر کو اپنے دلوں سے نکال ڈالا۔ انہوں نے جان لیا کہ رزق تو اوقات معینہ پر ملنے کیلئے مقدر ہوچکا ہے

فَتَرَكُوا الطَّلَبَ لَهَا ۞ وَاسْتَوْطَنُوا عَلٰى بَابِ مَلِكِهِمْ ۞ اِسْتَغْنَوْا عَنْ كُلِّ شَيْءٍ بِفَضْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَقُرْبِهٖ وَعِلْمِهٖ ۞ فَلَمَّا تَمَّ لَهُمْ هٰذَا ۞ صَارُوْا قِبْلَةَ الْخَلْقِ ۞ وَخُطَبَاءَ لَهُمْ فِي الدُّخُوْلِ عَلٰى مَلِكِهِمْ ۞ يَأْخُذُوْنَ بِأَيْدِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَيْهِ ۞ يَكِيْلُوْنَ لَهُمْ مِنْهُ خِلَعَ الْقَبُوْلِ وَالرِّضَا عَنْهُمْ ۞ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ اَنَّهٗ قَالَ ۞ عِبَادُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ الَّذِيْنَ تَحَقَّقَتْ عُبُوْدِيَّتُهُمْ لَهٗ لَا يَطْلُبُوْنَ مِنْهُ دُنْيَا وَلَا اٰخِرَةً ۞ وَاِنَّمَا يَطْلُبُوْنَ مِنْهُ هُوَ ۞ لَا غَيْرَهٗ ۞ اَللّٰهُمَّ اهْدِ جَمِيْعَ الْخَلْقِ اِلٰى بَابِكَ هٰذَا اَبَدًا سُؤَالِيْ ۞ وَالْاَمْرُ اِلَيْكَ ۞ هٰذَا دُعَاءٌ عَامٌّ اُثَابُ عَلَيْهِ وَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَفْعَلُ فِيْ خَلْقِهٖ مَا يَشَاءُ ۞ اِذَا صَحَّ الْقَلْبُ اِمْتَلَأَ رَحْمَةً وَّشَفَقَةً عَلَى الْخَلْقِ ۞ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ اَنَّهٗ قَالَ اَلْمُؤْمِنُ مَنْ يَّفْعَلُ الْخَيْرَ كَثِيْرًا ۞ وَلَا يَتْرُكُ الذُّنُوْبَ اِلَّا الصِّدِّيْقُوْنَ الصِّدِّيْقُ يَتْرُكُ الْكَبَائِرَ وَالصَّغَائِرَ ۞ ثُمَّ يُدَقِّقُ وَرَعَهٗ بِتَرْكِ الشَّهَوَاتِ ۞ ثُمَّ الْمُبَاحَ الْمُشْتَرَكَ ۞ وَيَطْلُبُ الْحَلَالَ الْمُطْلَقَ ۞ اَلصِّدِّيْقُ لَا يَزَالُ فِيْ مُعْظَمِ نَهَارِهٖ وَلَيْلِهٖ فِيْ عِبَادَةِ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ ۞ يَخْرِقُ عَوَائِدَ الْخَلْقِ ۞ فَلَا جَرَمَ تُخْرَقُ لَهُ الْعَادَةُ ۞

سو انھوں نے اس کی تلاش چھوڑی اور اپنے بادشاہ کے آستانہ پر ڈیرہ جا لگایا۔ اللہ عزوجل کے فضل اس کے قرب اور اس کے علم کی بدولت ہر شے سے بے نیاز بن گئے۔ پس جب یہ ان کے لئے تمام ہوگیا تو وہ قبلۂ مخلوقات بن گئے اور اپنے بادشاہ کے دربار میں مخلوق کو داخل کرنے کے لئے خطیب قرار پائے کہ ان کو اپنے دل کے ہاتھوں سے پکڑ پکڑ کر اس تک پہنچاتے اور اُن کے لئے مقبولیت اور خوشنودی کی خلعتوں کا حق تعالیٰ سے باصرار سوال کرتے ہیں۔ ایک بزرگ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ شانہٗ کے وہ بندے جن کی عبودیت متحقق ہو چکی ہے حق تعالےٰ سے نہ دنیا مانگتے ہیں نہ آخرت بلکہ اس سے صرف اسی کو مانگتے ہیں (کہ بس تو حاصل ہو جا) اے میرے اللہ ساری مخلوق کو اپنے دروازہ کا راستہ دکھلا دے۔ میرا سوال تو ہمیشہ یہی ہے اور اختیار تیرے ہاتھ ہے۔ یہ عام دُعا ہے جس پر مجھے ثواب ملیگا اور کرنیوالا حق تعالیٰ ہے کہ اپنی مخلوق کے متعلق جو چاہے کرے جب قلب صحیح بنجاتا ہے تو مخلوق پر شفقت اور ترس کھانے سے لبریز ہو جاتا ہے۔ ایک بزرگ کا ارشاد ہے کہ مومن وہ ہے جو اکثر نیک کام کرے کیونکہ سارے گناہوں کو صدیق ہی چھوڑ سکتے ہیں۔ صدیق ہی ہے جو کبیرہ اور صغیرہ گناہوں کو چھوڑتا ہے اس کے بعد اپنے تقوے کو دقیق بناتا ہے کہ خواہشات کو ترک کرتا اور پھر اس مباح کو بھی جو عام مخلوق میں مشترک ہے چھوڑتا اور حلال خالص کی تلاش کرتا ہے (جو اپنے ارادہ و تدبیر کے بغیر محض توکل سے حاصل ہو) صدیق ہمیشہ اپنی رات اور دن کا بڑا حصہ اپنے رب کی عبادت میں گزارتا اور مخلوق کی عادتوں (کسل و طلب معاش و افکار دنیا وغیرہ) کا پھاڑنے والا ہوتا ہے پس ضرور ہے کہ اس کیلئے حق تعالےٰ کی طرف سے خارق عادت امر ظاہر ہو

وَيَرْزُقُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؛ يُعْطِي وَيُؤْمَرُ بِالتَّنَاوُلِ ؛ تَخْلُصُ لَهُ الْأَشْيَاءُ وَتَصْفُو لِأَنَّهُ طَالَمَا مُنِعَ وَكُسِرَتْ حَوَائِجُهُ فِي صَدْرِهِ وَصَبَرَ عَلَى كَسْرِ أَغْرَاضِهِ ؛ وَرُدَّ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ كَانَ يَدْعُو فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُ ؛ يَسْأَلُ فَلَا يُعْطَى سُؤْلَهُ ؛ يَشْكُو فَيَزْدَادُ مِمَّا شَكَا مِنْهُ يَطْلُبُ الْفَرَجَ فَلَا يَجِدُهُ ؛ يَشْقَى وَلَا يَرَى فَرَجًا يُوَحِّدُ وَيُخْلِصُ فِي أَعْمَالِهِ فَلَا يَرَى قُرْبًا مِنَ الْعَامِلِ لَهُ ؛ كَأَنَّهُ لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ وَلَا مُوَحِّدٍ وَمَعَ هٰذَا كُلِّهِ كَانَ مُدَارِيًا صَابِرًا عَلَى مُدَارَاةِ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ عِلْمًا أَنَّ صَبْرَهُ دَوَاءٌ لِقَلْبِهِ ؛ وَسَبَبٌ لِصَفَائِهِ وَتَقْرِيبِهِ وَأَنَّ الْخَيْرَ يَأْتِيهِ بَعْدَ هٰذَا الْاِخْتِبَارِ ؛ عَلَى أَنَّ هٰذَا الْاِخْتِبَارَ لِيَتَبَيَّنَ الْمُؤْمِنُ مِنَ الْمُنَافِقِ ؛ وَالْمُوَحِّدُ مِنَ الْمُشْرِكِ ؛ وَالْمُخْلِصُ مِنَ الْمُرَائِي ؛ وَالشُّجَاعُ مِنَ الْجَبَانِ ؛ وَالثَّابِتُ مِنَ الْمُتَحَرِّكِ ؛ وَالصَّابِرُ مِنَ الْجَازِعِ وَالْمُحِقُّ مِنَ الْمُبْطِلِ ؛ وَالصَّادِقُ مِنَ الْكَاذِبِ ؛ وَالْمُحِبُّ مِنَ الْمُبْغِضِ ؛ وَالْمُتَّبِعُ مِنَ الْمُبْتَدِعِ إِسْمَعْ قَوْلَ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ؛ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَمَنْ يُدَاوِي جُرْحَهُ

(کہ بلا اسباب اس کی حاجات پوری کی جاویں) اور اسکو رزق دیا جائے ایسی جگہ سے جہاں کسی کا گمان بھی نہ جا سکے۔ اس کو دیا جاتا ہے اور اس کے لینے کا اس کو حکم کیا جاتا ہے ساری چیزیں اس کے لئے خالص اور صاف ہو جاتی ہیں اسلئے کہ مدت دراز تک اسکی یہ حالت رہی ہے کہ اس کو کچھ نہیں دیا گیا اُس کی حاجتوں کا اسکے سینہ میں چُورا کر دیا گیا اور وہ اپنی اغراض کے شکستہ ہونے پر صبر کرتا رہا۔ تمام حالتوں میں اسکو بے نیل مرام لوٹا دیا جاتا تھا (اور وہ اُف نہ کرتا تھا) دُعائیں مانگا کرتا تھا اور وہ قبول نہ کی جاتیں تھیں درخواست کرتا تھا مگر اسکی درخواست منظور نہ کیجاتی تھی۔ شکوہ کرتا تھا اور جس مصیبت کا شکوہ کرتا تھا اس کو اور بڑھا دیا جاتا تھا' وہ خوشی مانگتا تو اس کو پاتا نہ تھا۔ خوف کھاتا تھا اور کہیں خلاصی نصیب نہ ہوتی تھی۔ موحّد اور مخلص بن کر عمل کرتا تھا اور جس ذات کے لئے عمل کرتا تھا اس کا قرب نظر نہ آتا تھا گویا کہ نہ مومن ہے نہ موحّد اور باوجود ان بے التفاتیوں کے ہمیشہ مداراۃ اور صبر کرنیوالا بنا رہا کہ ان اشیاء کی خاطر داریاں کرتا اور چلتا رہا کہ صبر ہی اس کے قلب کی دوا اور اسکی صفائی و تقریب کا سبب ہے اور اس آزمائش کے بعد خیر ضرور بالضرور آئیگی۔ علاوہ ازیں سمجھتا رہا کہ یہ امتحان اسلئے ہے تاکہ مومن متمیز ہو جائے منافق سے اور موحّد کھل جائے مشرک سے اور معلوم ہو جائے کہ کون مخلص ہے اور کون ریاکار؟ کون بہادر ہے کون بزدل؟ کون جمنے والا ہے کون ہلجانے والا؟ کون صابر ہے کون گھبرا جانیوالا؟ کون اہلِ حق ہے کون اہلِ باطل؟ کون سچا ہے کون جھوٹا؟ کون دوست ہے اور کون دشمن؟ کون متبع ہے اور کون مبتدع سُن ایک بزرگ کیا فرماتے ہیں۔ دُنیا میں ایسا بن جیسے زخمی مصیبت زدہ کہ اپنے زخم کی دوا کرتا اور بلا کے

وَيَصْبِرُ عَلَى مَرَارَةِ الدَّوَاءِ ٭ رَجَاءَ لِزَوَالِ الْبَلَاءِ ٭ كُلُّ الْبَلَايَا وَالْأَمْرَاضِ شِرْكُكَ بِالْخَلْقِ ٭ وَرُؤْيَتُهُمْ فِي الضُّرِّ وَالنَّفْعِ وَالْعَطَاءِ وَالْمَنْعِ ٭ وَكُلُّ الدَّوَاءِ وَزَوَالُ الْبَلَاءِ ٭ فِي خُرُوجِ الْخَلْقِ مِنْ قَلْبِكَ ٭ وَعَزْمِكَ عِنْدَ نُزُولِ الْأَقْضِيَةِ وَالْأَقْدَارِ وَأَنْ لَا تَطْلُبَ الرِّيَاسَةَ عَلَى الْخَلْقِ وَالْعُلُوَّ عَلَيْهِمْ ٭ وَأَنْ يَتَجَرَّدَ قَلْبُكَ لِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ٭ وَيَصْفُوَا سِرُّكَ لَهُ ٭ وَتَعْلُوَا هِمَّتُكَ إِلَيْهِ ٭ إِذَا تَحَقَّقَ لَكَ هٰذَا ٭ اِرْتَفَعَ قَلْبُكَ ٭ وَزَاحَمَ صُفُوفَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ ٭ وَكُلَّمَا دَامَ لَكَ ٭ كَبُرْتَ وَعُظِّمْتَ وَرُفِعْتَ وَقُدِّمْتَ وَوُلِّيتَ وَأُمِّرْتَ ٭ تَرِدُ إِلَيْكَ مَا تَرِدُ تُوَلَّى مَا تُوَلَّى ٭ تُعْطَى مَا تُعْطَى ٭ الْمَحْرُومُ مَنْ حُرِمَ سَمَاعَ هٰذَا الْكَلَامِ وَالْإِيمَانَ بِهِ ٭ وَالْاِحْتِرَامَ لِأَهْلِهِ ٭ يَا مَشْغُولِينَ بِمَعَايِشِهِمْ عَنِّي ٭ الْمَعِيشَةُ عِنْدِي ٭ وَالْأَرْبَاحُ عِنْدِي ٭ وَمَتَاعُ الْأُخْرَى عِنْدِي وَأَنَا مُنَادٍ تَارَةً وَسِمْسَارٌ أُخْرَى ٭ وَمَالِكُ الْمَتَاعِ أُخْرَى ٭ أُعْطِي كُلَّ شَيْءٍ حَقَّهُ ٭ إِذَا حَصَلَ شَيْءٌ مِنَ الْآخِرَةِ عِنْدِي ٭ لَا آكُلُهُ وَحْدِي ٭ لِأَنَّ الْكَرِيمَ لَا يَأْكُلُ وَحْدَهُ ٭ كُلُّ مَنِ اطَّلَعَ عَلَى كَرَمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَجِدُ عِنْدَهُ بُخْلًا ٭ كُلُّ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ هَانَ عِنْدَهُ مَا سِوَاهُ ٭ اَلْبُخْلُ مِنَ النَّفْسِ وَنَفْسُ الْعَارِفِ

زائل ہونے کی طمع میں دوا کی تلخی پر صبر کرتا ہے ساری بلائیں اور بیماریاں بس یہ ہیں کہ تو مخلوق کو شریک خدا ٹھیرائے اور نفع و نقصان اور عطا و منع کے متعلق ان پر نگاہ ڈالے اور ساری دوا اور بلاؤں کا ازالہ اسمیں ہے کہ مخلوق تیرے قلب سے نکل جائے اور قضا و قدر کے نازل ہوتے وقت تو پختگی کے ساتھ جمارہے مخلوق پر حکومت و رفعت کا طالب نہ بنے اور تیرا قلب حق تعالیٰ کے لئے خالص تیرا باطن اسکے لئے صاف اور تیری ہمت اسکی جانب بلند ہوتی رہے ۔ جب تیرے لئے یہ امر متحقق ہو جائیگا تو تیرا قلب اُونچا چڑھے گا اور نبیوں پیغمبروں ۔ شہیدوں ۔ نیکوکاروں اور مقرب فرشتوں کی صفوں میں جا شامل ہوگا اور جتنی بھی تجھ کو اس پر بقا حاصل ہوگی اُسی قدر تو بڑا بنے گا ۔ باعظمت بنایا جائیگا ۔ صاحب رفعت ہوگا آگے بڑھایا جائیگا حاکم اور امیر قرار دیا جائیگا ۔ آئیگا تیرے پاس جو کچھ بھی آئیگا ۔ ولایت نصیب ہوگی تجھ کو جیسی بھی نصیب ہوگی اور داد و دہش سے نوازا جائیگا جتنا کچھ بھی نوازا جائیگا حرمان نصیب وہی ہے جو اس کلام کے سُننے اسکا یقین لانے اور جن کو یہ حاصل ہے انکا احترام کرنے سے محروم رہا ۔ اے وہ لوگو! جو مجھے چھوڑ کر اپنی معاش میں مشغول ہو اصل معاش میرے پاس ہے منافع میرے پاس ہے اور آخرت کا سودا میرے پاس ہے میں کبھی تاجر کا پیش دست ہوں (کہ گاہکوں کو آواز دوں) اور کبھی سوداگر ہوں اور کبھی خود متاع کا مالک کہ ہر شے کو اسکا حق عطا کروں ۔ جب آخرت کی کوئی چیز مجھ کو حاصل ہوتی ہے تو میں اسکو تنہا نہیں کھاتا ۔ اس لئے کہ کریم تنہا خور نہیں ہوتا ۔ ہر وہ شخص جو حق تعالیٰ کے کرم سے آگاہ ہو گیا ہے تو اسکے پاس بخل نہ پائیگا ۔ ہر وہ شخص جو اللہ عزوجل کو پہچان گیا ہے اسکے نزدیک اللہ کے سوا ہر چیز بے قدر بن گئی ہے ۔ بخل تو خصلت ہے نفس کی اور صاحب معرفت

مَيِّتَةٌ بِالْإِضَافَةِ إِلَى نُفُوسِ الْخَلْقِ هِيَ مُطْمَئِنَّةٌ
سَاكِنَةٌ إِلَى وَعْدِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ خَائِفَةٌ مِنْ وَعِيْدِهٖ
اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مَا رَزَقْتَ الْقَوْمَ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اَلْمَجْلِسُ الْخَامِسَ عَشَرَ

وَقَالَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمَ الْاَحَدِ بِالرِّبَاطِ تَاسِعَ
ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ
اَلْمُؤْمِنُ يَتَزَوَّدُ وَالْكَافِرُ يَتَمَتَّعُ اَلْمُؤْمِنُ
يَتَزَوَّدُ لِاَنَّهٗ عَلٰى طَرِيْقٍ يَقْنَعُ بِالْيَسِيْرِ مِنْ مَّالِهٖ
وَيُقَدِّمُ الْكَثِيْرَ اِلَى الْاٰخِرَةِ يَتْرُكُ لِنَفْسِهٖ بِقَدْرِ
زَادِ الرَّاكِبِ بِقَدْرِ مَا يَحْمِلُهٗ كُلُّ مَالِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ
كُلُّ قَلْبِهٖ وَهِمَّتِهٖ هُنَاكَ هُوَ مُنْقَطِعُ الْقَلْبِ هُنَاكَ
مِنَ الدُّنْيَا يَبْعَثُ جَمِيْعَ طَاعَاتِهٖ اِلَى الْاٰخِرَةِ
لَا اِلَى الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا اِنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامٌ
طَيِّبٌ يُؤْثِرُ بِهِ الْفُقَرَاءَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ
يُطْعَمُ خَيْرًا مِّنْهُ غَايَةُ هِمَّةِ الْمُؤْمِنِ الْعَارِفِ
الْعَالِمِ بَابُ الْقُرْبِ مِنَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَاَنْ
يَّصِلَ قَلْبُهٗ اِلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْاٰخِرَةِ
اَلْقُرْبُ مِنَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ غَايَةُ خُطُوَاتِ
الْقَلْبِ وَمُسَارَاةِ السِّرِّ اِنِّيْ اَرَاكَ فِيْ قِيَامٍ
وَّقُعُوْدٍ وَّرُكُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ وَّسَهَرٍ وَّتَعَبٍ
وَقَلْبُكَ لَا يَبْرَحُ مِنْ مَّكَانِهٖ وَلَا يَخْرُجُ مِنْ
بَيْتِ وُجُوْدِهٖ وَلَا يَتَحَوَّلُ عَنْ عَادَتِهٖ
اُصْدُقْ فِيْ طَلَبِ مَوْلَاكَ عَزَّوَجَلَّ وَقَدْ

کا نفس مخلوق کے نفوس کے مقابلہ میں مرا ہوا ہے وہ مطمئن ہے اور اللہ عزوجل کے عدل پر ٹھیرا ہوا اور اسکی وعید سے خائف ہے۔ یا اللہ ہمکو بھی نصیب فرما جو تو نے نصیب فرمایا اولیاء کو اور دے ہمکو دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے۔

پندرھویں مجلس

یوم یکشنبہ ٭ ۹ ذیقعدہ ۵۴۵ھ ٭ خانقاہ شریف)

مومن زاد راہ لیتا ہے اور کافر مزے اڑاتا ہے۔ مومن زاد راہ لیتا ہے کیونکہ وہ بر سرِ راہ ہے پس اپنے تھوڑے سے مال پر قناعت کرتا اور بڑا حصہ آخرت کی طرف آگے بھیجدیتا ہے اپنے نفس کے لئے اسی قدر رہنے دیتا ہے جتنا سوار کا توشہ ہوتا ہے اور جس کو وہ اٹھا سکتا ہے اسکا سارا مال آخرت میں ہے اس کا سارا دل اور ساری ہمت وہیں مصروف ہے۔ اسکا دل دنیا سے ہٹ کر وہیں کا ہو رہتا ہے وہ اپنی ساری طاعتوں کو آخرت ہی کی طرف چلتا کر دیتا ہے نہ کہ دنیا اور اہل دنیا کی طرف۔ اگر اس کے پاس عمدہ کھانا ہوتا ہے تو اسکو ایثار کرتا ہے فقراء پر وہ جانتا ہے کہ آخرت میں اس سے بہتر کھانے کو ملیگا مومن عارف و عالم کی ہمت کا منتہیٰ حق تعالیٰ کے قرب کا دروازہ ہے اور یہ کہ کسی طرح اسکا قلب آخرت سے قبل دنیا ہی میں وہاں تک پہنچ جائے قلب کے قدموں اور باطن کی رفتار و سیر کی غایت حق تعالیٰ شانہٗ کا قرب ہے۔ اے مخاطب میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ کبھی قیام میں ہے کبھی قعود میں کبھی رکوع میں اور کبھی سجدہ میں کبھی بیداری میں اور کبھی دوسری (عبادت کی) محنت و مشقت میں۔ مگر تیرا قلب اپنی جگہ سے نہیں ٹلتا۔ نہ اپنے وجود کے گھر سے باہر نکلتا ہے اور نہ اپنی خو اور عادت سے باز آتا ہے اپنے مولا کی طلب میں سچا بن کہ

أغْنَاكَ صِدْقُكَ عَنْ كَثِيْرٍ مِنَ التَّعَبِ ؛ أُنْقُرْ بَيْضَةَ وُجُوْدِكَ بِمِنْقَارِ صِدْقِكَ ؛ وَانْقُضْ حِيْطَانَ رُؤْيَتِكَ لِلْخَلْقِ وَالتَّقَيُّدِ بِهِمْ بِمَعَاوِلِ الْإِخْلَاصِ وَتَوْحِيْدِكَ ؛ أُكْسِرْ قَفَصَ طَلَبِكَ لِلْأَشْيَاءِ بِيَدِ زُهْدِكَ فِيْهَا ؛ وَطِرْ بِقَلْبِكَ حَتّٰى تَقَعَ عَلٰى سَاحِلِ بَحْرِ قُرْبِكَ مِنْ رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ فَحِيْنَئِذٍ يَأْتِيْكَ مَلَّاحُ السَّابِقَةِ ؛ وَمَعَهُ سَفِيْنَةُ الْعِنَايَةِ فَيَأْخُذُكَ وَيَعْبُرُكَ إِلٰى رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ ؛ هٰذِهِ الدُّنْيَا بَحْرٌ وَإِيْمَانُكَ سَفِيْنَتُهَا ؛ وَلِهٰذَا قَالَ لُقْمَانُ الْحَكِيْمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَا بُنَيَّ الدُّنْيَا بَحْرٌ وَالْإِيْمَانُ السَّفِيْنَةُ ؛ وَالْمَلَّاحُ الطَّاعَاتُ ؛ وَالسَّاحِلُ الْآخِرَةُ ؛ يَا مُصِرِّيْنَ عَلَى الْمَعَاصِيْ عَنْ قَرِيْبٍ يَأْتِيْكُمُ الْعَمٰى وَالصَّمَمُ وَالزَّمَنُ وَالْفَقْرُ وَقَسَاوَةُ قُلُوْبِ الْخَلْقِ عَلَيْكُمْ تَذْهَبُ أَمْوَالُكُمْ بِالْخَسَارَاتِ وَالْمُصَادَرَاتِ وَالسَّرِقَاتِ ؛ كُوْنُوْا عُقَلَاءَ ؛ تُوْبُوْا إِلٰى رَبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ ؛ لَا تُشْرِكُوْا بِأَمْوَالِكُمْ ؛ وَتَتَّكِلُوْا عَلَيْهَا ؛ لَا تَقِفُوْا مَعَهَا ؛ أَخْرِجُوْهَا مِنْ قُلُوْبِكُمْ ؛ وَاجْعَلُوْهَا فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَجُيُوْبِكُمْ ؛ وَمَعَ غِلْمَانِكُمْ وَوُكَلَائِكُمْ ؛ وَارْتَقِبُوا الْمَوْتَ ؛ قَلِّلُوْا حِرْصَكُمْ ؛ وَقَصِّرُوْا أٰمَالَكُمْ (عَنْ أَبِيْ يَزِيْدَ الْبِسْطَامِيْ) رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ ؛ اَلْمُؤْمِنُ الْعَارِفُ لَا يَطْلُبُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا دُنْيَا وَلَا أٰخِرَةً ؛ وَإِنَّمَا يَطْلُبُ مِنْ مَوْلَاهُ مَوْلَاهُ يَا غُلَامُ ارْجِعْ بِقَلْبِكَ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

سچا بنا تجھ کو بہتیری مشقت سے بے نیاز بنا دیگا اپنے وجود کے انڈے کو اپنے صدق کی چونچ سے کھٹک اور اس مخلوق پر نگاہ رکھنے اور انکے ساتھ مقید رہنے کی دیواروں کو اخلاص اور توحید کے پہاڑوں سے ڈھا دے۔ اپنے اشیار کی طلب کے پنجرہ کو ان چیزوں میں زہد اختیار کر لینے کے ہاتھ سے توڑ ڈال۔ اور اپنے قلب سے پرواز کر یہانتک کہ تو قرب حق تعالےٰ کے ساحل سمندر پر اترے پس اسوقت تقدیر خداوندی کا ملاح تیرے پاس آئیگا کہ اس کے ساتھ عنایتِ حق کی کشتی ہوگی۔ پس وہ تجھ کو لیگا اور عبور کرا کے تیرے رب عزوجل تک پہنچا دیگا۔ یہ دُنیا ایک سمندر ہے اور تیرا ایمان اس کی کشتی ہے اور اسی لئے لقمان حکیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ اے میرے بیٹے دنیا سمندر ہے اور ایمان کشتی ہے اور طاعات ملاح ہیں اور آخرت ساحل ہے اے معصیتوں پر اصرار کرنیوالو وہ وقت آیا چاہتا ہے کہ آنکھیں تمہارے نہ ہونگی۔ کان تمہارے نہ ہونگے تم اپاہج ہوگے مفلس ہوگے اور مخلوق کے قلوب تم پر سخت ہونگے (کہ کوئی تم پر ترس نہ کھائیگا) تمہارا سارا مال وزر جاتا رہیگا خساروں میں ٹیکس اور تاوان میں اور چوریوں میں۔ سمجھدار بنو۔ توبہ کرو اپنے رب عزوجل کے حضور میں اپنے اموال کو شریک خدا مت ٹھیراؤ کہ ان پر بھروسہ کر بیٹھو۔ ان کے ساتھ ٹھیرو بھی مت ان کو نکالدو اپنے دلوں سے اور ان کو رکھدو اپنے گھروں اور جیبوں میں اور اپنے غلاموں اور ملازموں کے پاس اور منتظر رہو موت کے اپنی حرص کو کم کرو اور آرزوں کو کوتاہ۔ ابویزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ مومن عارف اللہ عزوجل سے نہ دنیا مانگتا ہے نہ آخرت بلکہ اپنے مولا سے مولا ہی کو مانگتا ہے۔ **صاحبزادہ**۔ اپنے دل سے اللہ عزوجل کی طرف رجوع کر۔

اَلتَّائِبُ اِلَى اللّٰهِ هُوَ الرَّاجِعُ اِلَيْهِ وَقَوْلُهٗ عَزَّ
وَجَلَّ وَاَنِيْبُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ اَىْ اِرْجِعُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ ؛
يَعْنِىْ اِرْجِعُوْا سَلِّمُوْا الْكُلَّ اِلَيْهِ سَلِّمُوْا نُفُوْسَكُمْ
اِلَيْهِ وَاطْرَحُوْهَا بَيْنَ يَدَىْ قَضَائِهٖ وَقَدْرِهٖ وَ
اَمْرِهٖ وَنَهْيِهٖ وَتَقْلِيْبَاتِهٖ ؛ وَاطْرَحُوْا قُلُوْبَكُمْ
بَيْنَ يَدَيْهِ بِلَا اَلْسِنَةٍ ؛ بِلَا اَيْدٍ ؛ بِلَا اَرْجُلٍ
بِلَا اَعْيُنٍ ؛ بِلَا كَيْفَ وَلَا لِمَ ؛ وَلَا مُنَازَعَةٍ
بِلَا مُخَالَفَةٍ ؛ بَلْ بِمُوَافَقَةٍ وَتَصْدِيْقٍ قُوْلُوْا
صَدَقَ الْاَمْرُ صَدَقَ الْقَدْرُ صَدَقَتِ السَّابِقَةُ
اِذَا اَنْتُمْ هٰكَذَا ؛ لَا جَرَمَ تَكُوْنُ قُلُوْبُكُمْ
مُنِيْبَةً اِلَيْهِ مُشَاهِدَةً لَّهٗ لَا تَسْتَاْنِسُ بِشَيْءٍ
بَلْ تَسْتَوْحِشُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مِّمَّا تَحْتَ الْعَرْشِ
اِلَى الثَّرٰى ؛ تَهْرُبُ مِنْ جَمِيْعِ الْمَخْلُوْقَاتِ ؛
تَبْقٰى مُنْخَلِعَةً مُنْقَطِعَةً مِنْ سَائِرِ الْمُحْدَثَاتِ
لَا يُحْسِنُ الْاَدَبَ مَعَ الشُّيُوْخِ اِلَّا مَنْ
قَدْ خَدَمَهُمْ ؛ وَاطَّلَعَ عَلٰى بَعْضِ اَحْوَالِهِمْ
مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْقَوْمُ قَدْ جَعَلُوا الْحَمْدَ
وَالذَّمَّ كَالصَّيْفِ وَالشِّتَاءِ ؛ وَاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
وَكِلَاهُمَا يَرَوْنَهُمَا مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛
لِاَنَّهٗ لَا يَقْدِرُ يَاْتِىْ بِهِمَا اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
فَلَمَّا تَحَقَّقَ عِنْدَهُمْ ذٰلِكَ ؛ لَمْ يَعْتَدُّوْا
بِالْحَامِدِيْنَ ؛ وَلَمْ يُحَارِبُوا الذَّامِّيْنَ ؛ وَلَمْ
يَشْتَغِلُوْا بِهِمْ ؛ خَرَجَ مِنْ قُلُوْبِهِمْ حُبُّ الْخَلْقِ وَ
بُغْضُهُمْ ؛ لَا يُحِبُّوْنَ وَلَا يُبْغِضُوْنَ ؛ بَلْ يَرْحَمُوْنَ
اَيْشَ يَنْفَعُكَ عِلْمٌ بِلَا صِدْقٍ ؛ قَدْ اَضَلَّكَ اللّٰهُ

اللہ سے توبہ کرنیوالا ہی اس کی طرف رجوع کرنیوالا ہے حق تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ رجوع کرو اپنے رب کی طرف یعنی ہر چیز کو اس کے حوالہ کردو۔ اپنے نفوس کو اسکے سپرد کردو اور انکو اسکی قضا و قدر اور امر و نہی اور تصرفات کے سامنے ڈالدو کہ جسطرح چاہے تصرف فرمائے اور اپنے قلوب کو اسکے آگے پھینک دو کہ نہ زبانیں ہوں نہ ہاتھ۔ نہ پاؤں ہوں نہ آنکھیں۔ نہ چوں ہوں نہ چرا۔ نہ منازعت ہو نہ مخالفت بلکہ ہر امر میں موافقت ہو اور ہر شان میں تصدیق۔ کہو کہ بیشک سچا ہے حکم۔ سچی ہے تقدیر اور سچا ہے علم سابق۔ جب تم ایسے بنجاؤ گے تو ضرور تمہارے قلوب اسکی طرف رجوع کرنیوالے اور اسکا مشاہدہ کرنیوالے بن جائیں گے کہ کسی چیز سے بھی مانوس نہ ہونگے بلکہ عرش سے لیکر فرش تک ہر چیز سے وحشت کھائیں گے ساری مخلوقات سے بھاگیں گے اور جملہ محدثات سے الگ تھلگ رہیں گے مشائخ کا حسنِ ادب وہی کرسکتا ہے جو ان کا خادم رہ چکا اور ان کے کسی قدر اُن حالات سے جو اللہ عزوجل کے ساتھ ہیں آگاہ ہو چکا ہو۔ اہل اللہ نے مخلوق کی تعریف و مذمت کو ایسا سمجھ لیا ہے جیسے گرمی اور سردی یا جیسے رات اور دن کہ ان دونوں کو حق تعالےٰ ہی کی طرف سے جانتے ہیں کیونکہ بجز اللہ عزوجل کے کسی کو بھی قدرت نہیں کہ مدح کو لائے یا ہجو کو۔ پس جب انکے نزدیک یہ متحقق ہوگیا تو نہ انھوں نے تعریف کرنیوالوں کا اعتبار کیا اور نہ ہجو کرنے والوں سے جنگ کی اور نہ ان کے ساتھ مشغول ہوئے ان کے قلوب سے مخلوق کا محبوب اور مبغوض سمجھنا دونوں نکل چکے نہ وہ کسی سے محبت کرتے ہیں نہ بغض بلکہ (محبت اور بغض رکھنے والوں پر) ترس کھاتے ہیں (کہ افسوس کس بلا میں مبتلا ہیں)
صدق کے بغیر تجھ کو علم کیا نفع دے گا؟ تجھ کو خدا نے علم دیکر

عَلٰى عِلْمٍ تَتَعَلَّمُ وَتُصَلِّيْ وَتَصُوْمُ لِلْخَلْقِ ، حَتّٰى
يَقْرُوْا إِلَيْكَ ، وَيَبْذِلُوْا لَكَ أَمْوَالَهُمْ ، وَ
يُدْخِلُوْكَ فِيْ بُيُوْتِهِمْ وَمَجَالِسِهِمْ ، قَدْ أَتَى
يَحْصُلُ لَكَ هٰذَا مِنْهُمْ ، فَإِذَا جَاءَكَ الْمَوْتُ
وَالْعَذَابُ وَالضِّيْقُ وَالْأَهْوَالُ ، يُحَالُ بَيْنَكَ
وَبَيْنَهُمْ ، وَلَا يُغْنُوْنَ عَنْكَ شَيْئًا ، وَمَا
حَصَّلْتَهُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ يَأْكُلُهُ غَيْرُكَ ،
وَالْعُقُوْبَةُ وَالْحِسَابُ عَلَيْكَ **يَا مُدْبِرُ يَا**
مَحْرُوْمُ أَنْتَ مِنَ الْعَامِلَةِ النَّاصِبَةِ فِي الدُّنْيَا
نَاصِبَةٌ غَدًا فِي النَّارِ ، اَلْعِبَادَةُ صَنْعَةٌ وَ
أَهْلُهَا الْأَوْلِيَاءُ وَالْأَبْدَالُ الْمُخْلِصُوْنَ
الْمُقَرَّبُوْنَ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ، اَلْعُلَمَاءُ الْعُمَّالُ
بِالْعِلْمِ نُوَّابُ اللّٰهِ فِيْ أَرْضِهِ وَرُسُلُهُ ، وَارِثُوا
الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ، لَا أَنْتُمْ يَا مُهَوِّسِيْنَ
يَا مَشْغُوْلِيْنَ بِلَقْلَقَةِ اللِّسَانِ ، وَفِقْهِ
الظَّاهِرِ مَعَ جَهْلِ الْبَاطِنِ **يَا غُلَامُ** مَا
أَنْتَ عَلٰى شَيْءٍ ، اَلْإِسْلَامُ مَا صَحَّ لَكَ الْإِسْلَامُ
هُوَ الْأَسَاسُ الَّذِيْ يُبْنٰى عَلَيْهِ الشَّهَادَةُ مَا
تَمَّتْ لَكَ ، تَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَتَكْذِبُ
فِيْ قَلْبِكَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْآلِهَةِ ، خَوْفُكَ مِنْ
سُلْطَانِكَ وَوَالِيْ مَحَلَّتِكَ آلِهَةٌ ، اِعْتِمَادُكَ
عَلٰى كَسْبِكَ وَرِبْحِكَ وَحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ
وَسَمْعِكَ وَبَصَرِكَ وَبَطْشِكَ
آلِهَةٌ ، رُؤْيَتُكَ لِلضَّرِّ
وَالنَّفْعِ وَالْعَطَاءِ

گمراہ بنایا۔ تیرا علم سیکھنا نمازیں پڑھنا اور روزے رکھنا مخلوق کے لئے ہے تاکہ لوگ تیری ضیافتیں کیا کریں۔ اپنے اموال تجھ پر خرچ کریں اور اپنے گھروں اور مجمعوں میں تیری تعریفیں کریں۔ مان لے کہ یہ تجھ کو حاصل بھی ہوگیا مگر جب تجھ کو موت آئیگی اور عذاب اور تنگی اور ہول و ہراس کا سامنا ہوگا تو تیرے اور اُن کے درمیان آڑ ہو جائے گی اور وہ لوگ تیرے کچھ بھی کام نہ آسکیں گے جو کچھ ان سے تو نے مال حاصل کیا تھا اُس کو کھائیں گے دوسرے اور عذاب و حساب تجھ پر ہوگا۔ اے مبتلائے ادبار اور اے بے نصیب تو ان میں داخل ہے جو مبتلائے مشقت ہیں کہ یہاں دنیا میں بھی اعمال اور افکار معاش کی مشقت میں مبتلا ہیں اور وہاں دوزخ میں بھی مبتلائے مشقت۔ عبادت ایک صنعت ہے اور اس کے اہل اولیاء و ابدال اور مخلصین اور حق تعالیٰ کے مقربین ہیں وہ علماء جو علم پر عمل کرتے ہیں درحقیقت اللہ کے نائب ہیں اس کی زمین میں اور اس کے پیغام رساں ہیں۔ وہی انبیاء و مرسلین کے وارث ہیں نہ کہ تم اے بوالہوسو زبان کی بک بک میں اور باطن کی جہالت کے ساتھ ظاہر کے فقہ میں مشغول رہنے والو۔

صاحبزادہ۔ تو کچھ بھی نہیں۔ نہ تیرا اسلام ہی صحیح ہوا جو بنیاد ہے اور جس پر تعمیر ہوتی ہے اور نہ تیری شہادت (توحید و رسالت) تام ہوئی۔ تو کہتا ہے کہ کوئی معبود نہیں بجز اللہ کے مگر جھوٹ کہتا ہے کیونکہ معبودوں کا ایک بڑا گروہ تیرے قلب میں موجود ہے۔ اپنے بادشاہ اور اپنے میر محلہ سے تیرا ڈرنا تیرے معبود بنے ہوئے ہیں اپنی کمائی اپنے نفع اپنی طاقت اپنی قوت اپنی سماعت اپنی بصارت اور اپنی گرفت پر تیرا اعتماد کرنا تیرے معبود بنے ہوئے ہیں۔ تیرا نفع اور نقصان اور عطا

وَالْمَنْعِ مِنَ الْخَلْقِ اٰلِهَةٌ ؞ كَثِيْرٌ مِّنَ الْخَلْقِ مُتَّكِلُوْنَ عَلٰى هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ بِقُلُوْبِهِمْ ؞ وَيُظْهِرُوْنَ اَنَّهُمْ مُتَوَكِّلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ؞ قَدْ صَارَ ذِكْرُهُمْ لِلْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ عَادَةً بِاَلْسِنَتِهِمْ لَا بِقُلُوْبِهِمْ ؞ فَاِذَا حُوْقِقُوْا فِيْ ذٰلِكَ حَرَدُوْا ؞ وَقَالُوْا كَيْفَ يُقَالُ لَنَا هٰكَذَا ؞ اَلَيْسَنَا مُسْلِمِيْنَ ؞ غَدًا تَتَبَيَّنُ الْفَضَائِحُ وَتَظْهَرُ الْمُخَبَّاٰتُ **وَيْحَكَ** تُؤَيِّدُ فِيْ قَوْلِكَ اِذَا قُلْتَ لَا اِلٰهَ نَفْيٌ كُلِّيٌّ ؞ وَاِلَّا اللّٰهُ اِثْبَاتٌ كُلِّيٌّ لَهٗ ؞ لَا لِغَيْرِهٖ ؞ فَاَيُّ وَقْتٍ اِعْتَمَدَ قَلْبُكَ عَلٰى شَيْءٍ غَيْرِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فَقَدْ كَذَبْتَ فِيْ اِثْبَاتِكَ ؞ وَصَارَ اِلٰهُكَ الَّذِيْ اعْتَمَدْتَ عَلَيْهِ ؞ لَا اعْتِبَارَ بِالظَّاهِرِ ؞ اَلْقَلْبُ هُوَ الْمُؤْمِنُ ؞ هُوَ الْمُوَحِّدُ ؞ هُوَ الْمُخْلِصُ ؞ هُوَ الْمُتَّقِيْ ؞ هُوَ الْوَرِعُ ؞ هُوَ الزَّاهِدُ ؞ هُوَ الْمُوْقِنُ هُوَ الْعَارِفُ ؞ هُوَ الْعَامِلُ ؞ هُوَ الْاَمِيْرُ وَمَنْ سِوَاهُ جُنُوْدُهٗ وَاَتْبَاعُهٗ ؞ اِذَا قُلْتَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ؞ فَقُلْ اَوَّلًا بِقَلْبِكَ ؞ ثُمَّ بِلِسَانِكَ ؞ وَاتَّكِلْ عَلَيْهِ ؞ وَاعْتَمِدْ عَلَيْهِ دُوْنَ غَيْرِهٖ ؞ اُشْغُلْ ظَاهِرَكَ بِالْحُكْمِ ؞ وَبَاطِنَكَ بِالْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ اُتْرُكِ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ عَلٰى ظَاهِرِكَ وَاشْتَغِلْ بِبَاطِنِكَ مَعَ خَالِقِ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ ؞ مَنْ عَرَفَهٗ ذَلَّ لَهٗ وَكَلَّ لِسَانُهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ ؞ وَتَوَاضَعَ لَهٗ وَلِعِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ ؞ وَتَضَاعَفَ هَمُّهٗ وَغَمُّهٗ وَبُكَاءُهٗ ؞

اور منع میں مخلوق پر نظر پڑنا تیرے معبود بنے ہوئے ہیں ۔مخلوق میں بہتیرے لوگ ہیں جو اپنے قلوب سے ان چیزوں پر بھروسہ کئے ہوئے ہیں اور ظاہر یہ کرتے ہیں کہ ان کا بھروسہ خدا پر ہے ان کا حق تعالیٰ کو یاد کرنا محض عادت ہے اور وہ بھی صرف زبانوں سے نہ کہ قلوب سے اور جب اس کی جانچ کیجاتی ہے تو بھڑک اٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمکو ایسا کیوں کہا جاتا ہے؟ کیا ہم مسلمان نہیں ہیں؟ کل کو ساری فضیحتیں کھل جائیں گی - اور مخفیات ظاہر ہو جائیں گے - تجھ پر افسوس جب تو کچھ کہتا ہے تو اپنی بات کی ترجیح کرتا ہے - لاالٰہ ۔کلی نفی ہے اور الا اللہ کلی اثبات ہے کہ معبودیت اللہ ہی کے لئے ہے کسی غیر کے لئے نہیں پس جس وقت بھی تیرے قلب نے اللہ عزوجل کے سوا کسی شے پر اعتماد کیا تو معبودیت کو حق تعالےٰ کے لئے مخصوص کرنے میں تو جھوٹا بن گیا اور وہی تیرا معبود بنا جس پر تو نے اعتماد کیا ظاہر کا کچھ اعتبار نہیں (محض زبانی کلمہ تو منافق بھی پڑھتے تھے) قلب ہی ہے جس کے ساتھ ایمان کا تعلق ہے وہی موحد ہے وہی مخلص - وہی متقی وہی پرہیزگار - وہی زاہد وہی صاحب یقین وہی عارف وہی عامل اور وہی سردار باقی سب اس کے لشکر اور ماتحت ہیں جب تو لاالٰہ الا اللہ کہے تو اول اپنے قلب سے کہہ اس کے بعد زبان سے اور اسی پر توکل کر اور اسی پر اعتماد۔ اس کے سوا کسی پر بھی بھروسہ مت رکھ۔ اپنے ظاہر کو شریعت کے ساتھ مشغول رکھ اور باطن کو حق تعالیٰ شانہ کے ساتھ - بھلائی اور برائی کو اپنے ظاہر پر چھوڑ اور اپنے باطن سے بھلائی و برائی کے پیدا کرنیوالے کیساتھ مشغول ہو جسنے اللہ کو پہچان وہ اسکا مطیع ہوا۔ اسکی زبان اس کے حضور میں گونگی بن گئی اور وہ اس کے نیکو کار بندوں کے سامنے متواضع بن گیا۔ اسکا فکر و غم اور گریہ المضاعف ہو گیا اسکا

وَكَثُرَ خَوْفُهُ وَوَجَلُهُ ، وَكَثُرَ حَيَاؤُهُ ، وَكَثُرَ نَدَمُهُ عَلَى مَا تَقَدَّمَ مِنْ تَفْرِيطِهِ ، وَتَشْتَدُّ حَذَرُهُ وَخَوْفُهُ مِنْ زَوَالِ مَا عِنْدَهُ مِنَ الْمَعْرِفَةِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْبِ ، لِأَنَّ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُهُ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ يَتَرَدَّدُ بَيْنَ نَظَرَيْنِ ، إِلَى مَا تَقَدَّمَ مِنْ تَفْرِيطِهِ وَوَقَاحَتِهِ وَجَهَالَتِهِ وَطَرَبِهِ ، فَيَذُوبُ مِنَ الْحَيَاءِ وَيَخَافُ مِنَ الْمُؤَاخَذَةِ ، وَيَنْظُرُ إِلَى مُسْتَقْبَلِ الْحَالِ ، هَلْ يُقْبَلُ أَوْ يُرَدُّ ، هَلْ يُسْلَبُ مَا أُعْطِيَ أَوْ يُخَلَّى لَهُ عَلَى حَالِهِ ، هَلْ يَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صُحْبَةِ الْمُؤْمِنِينَ أَوِ الْكَافِرِينَ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَعْرَفُكُمْ بِاللّٰهِ وَأَشَدُّكُمْ لَهُ خَوْفًا ، مِنْ جُمْلَةِ الْعَارِفِينَ فِي الشُّذُوذِ وَالنُّدُورِ مَنْ يَأْتِيهِ الْأَمْنُ يُتْلَى عَلَيْهِ مَا سَبَقَ لَهُ ، يَعْلَمُ بِمَوْئِلِهِ وَمَا يَكُونُ مَصِيرُهُ إِلَيْهِ ، يَقْرَأُ سِرُّهُ مَا لَهُ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ ، ثُمَّ يَطَّلِعُ الْقَلْبُ عَلَى ذٰلِكَ ، وَيَأْمُرُهُ بِكَتْمِهِ ، وَأَنْ لَا تَطَّلِعَ النَّفْسُ عَلَى ذٰلِكَ ، اِبْتِدَاءُ هٰذَا الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَاِمْتِثَالُ الْأَمْرِ وَالْاِنْتِهَاءُ عَنِ النَّهْيِ وَالصَّبْرُ عَلَى الْآفَاتِ ، وَانْتِهَاؤُهُ الزُّهْدُ فِيمَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ، وَأَنْ تَسْتَوِيَ عِنْدَهُ الذَّهَبُ وَالتُّرَابُ ، وَالْحَمْدُ وَالذَّمُّ ، وَالْعَطَاءُ وَالْمَنْعُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ ، وَالنِّعْمَةُ وَالنِّقْمَةُ ، وَالْغِنَى وَالْفَقْرُ ، وَوُجُودُ الْخَلْقِ وَعَدَمُهُمْ ، فَإِذَا

خوف اور خشیت بڑھ گیا۔ اس کی حیا زیادہ ہو گئی۔ اپنی گذشتہ تقصیر پر اس کی پشیمانی بڑھ گئی اور جو کچھ معرفت و علم اور قرب ملا ہے اس کے جاتے رہنے کا اندیشہ و ڈر بڑھ گیا۔ اس لئے کہ حق تعالیٰ فعال لما یرید ہے جو چاہتا ہے کر گذرتا ہے کوئی نہیں پوچھ سکتا کہ وہ کیا کرتا ہے اور مخلوق سے باز پرس ہوتی ہے۔ عارف دو نگاہوں کے درمیان متردد رہتا ہے۔ کبھی تو اپنی گذشتہ کوتاہی و بے حیائی و نادانی و بیباکی پر نگاہ کرتا ہے تو شرم کے مارے پگھلا جاتا اور مواخذہ کے اندیشہ سے گھلا جاتا ہے اور کبھی آئندہ کی حالت پر نگاہ کرتا ہے کہ دیکھئے مقبول ہوتا ہے یا مردود؟ اور جو کچھ عطا ہوا ہے وہ چھنتا ہے یا اپنے حال پر باقی رکھا جاتا ہے اور دیکھئے قیامت کے دن ایمان والوں کی معیت نصیب ہوگی یا کافروں کی؟ اور اسی لئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں تم سب سے زیادہ حق تعالیٰ کو پہچاننے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ اس سے ڈرنیوالا ہوں۔ عارفین کے گروہ میں شاذ و نادر ہی وہ لوگ ہوتے ہیں جن کو بجائے خوف کے امن نصیب ہوتا ہے کہ جو کچھ علم خداوندی میں اُن کے لئے مقدر ہوا ہے وہ پڑھ کر اُن کو سنا دیا جاتا ہے کہ وہ اپنا انجام اور وہ انتہا جس کی طرف انکو لوٹ کر جانا ہے معلوم کر لیتے ہیں۔ ان کا باطن اسکو پڑھ لیتا ہے جو اس کے لئے لوح محفوظ میں مسطور ہے اسکے بعد وہ قلب کو اس سے آگاہ بناتا اور پوشیدہ رکھنے کی اس کو تاکید کر دیتا ہے کہ نفس اس پر مطلع نہ ہونے پائے۔ اس امر کی ابتدا تو اسلام لانا حکم کی تعمیل کرنا۔ ممنوع سے بچنا اور آفتوں پر صبر کرنا ہے۔ اور انتہا ماسوی اللہ سے رغبت کا ہٹا لینا ہے اور یہ کہ اس کے نزدیک سونا اور مٹی۔ مدح اور ذم عطا اور منع، جنت اور دوزخ، نعمت اور نقمت تونگری اور افلاس مخلوق کا وجود اور ان کا عدم سب یکساں ہو جائے پس جب

تَمَّ هٰذَا ؛ كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ ؛ ثُمَّ يَأْتِي التَّوْقِيْعُ مِنْهُ بِالْإِمَارَةِ وَ الْوَلَايَةِ عَلَى الْخَلْقِ ؛ كُلُّ مَنْ رَاٰهُ يَنْتَفِعُ بِهٖ لِهَيْبَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ نُوْرِهِ الْمُلْتَبِسِ بِهٖ ؛ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اَلْمَجْلِسُ السَّادِسُ عَشَرَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ عَشِيَّةً بِالْمَدْرَسَةِ حَادِيْ عَشَرَ ذِي الْقَعْدَةِ خَمْسٍ سَنَةَ وَاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ بَعْدَ كَلَامٍ قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَهِيْنُوا الدُّنْيَا فَاِنَّهَا وَاللّٰهِ لَا تَطِيْبُ اِلَّا بَعْدَ اِهَانَتِهَا يَا غُلَامُ اَلْعَمَلُ بِالْقُرْاٰنِ يُوْقِفُكَ عَلٰى مُنْزِلِهٖ وَالْعَمَلُ بِالسُّنَّةِ يُوْقِفُكَ عَلَى الرَّسُوْلِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ لَا يَبْرَحُ بِقَلْبِهٖ وَهِمَّتِهٖ مِنْ حَوْلِ قُلُوْبِ الْقَوْمِ ؛ هُوَ الْمُطَيِّبُ وَالْمُبَخِّرُ لَهَا ؛ هُوَ الْمُصَفِّيْ لِاَسْرَارِهِمْ وَالْمُزَيِّنُ لَهَا هُوَ الْمُسْتَفْتِحُ بَابَ الْقُرْبِ لَهَا ؛ هُوَ الْمَاشِطَةُ هُوَ السَّفِيْرُ بَيْنَ الْقُلُوْبِ وَالْاَسْرَارِ وَبَيْنَ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ ؛ كُلَّمَا تَقَدَّمَتْ اِلَيْهِ خُطْوَةً ؛ اِزْدَادَ فَرَحًا ؛ مَنْ رُزِقَ هٰذَا الْحَالُ ؛ كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَّشْكُرَ ؛ وَتَزْدَادَ طَوَاعِيَتُهٗ اَمَّا الْفَرَحُ بِغَيْرِ هٰذَا اَهَوَسُ ؛ اَلْجَاهِلُ يَفْرَحُ

جب بھی یہ تام ہو جاتا ہے تو اب سب کے بعد اللہ ہی اللہ ہے (کہ بجز اسمیں فنا اور مستغرق رہنے کے اور کوئی کام ہی نہیں) اس کے بعد حق تعالےٰ کی طرف سے مخلوق پر اس کے سردار اور حاکم ہونے کا فرمان شاہی اس کے پاس آجاتا ہے۔ جو کوئی بھی اس کو دیکھتا ہے وہ حق تعالےٰ کی ہیبت اور اس کے نور کی وجہ سے جو اسکا لباس بنا ہوا ہے نفع اُٹھاتا ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہمکو عطا فرما دُنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

سولھویں مجلس

(یوم سہ شنبہ ؛ ۱۱ ذیقعدہ ۵۴۵ھ ؛ مدرسہ معمورہ)

(اول کچھ اور تقریر کی اس کے بعد فرمایا) حسن بصری رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ دنیا کی اہانت کرو کہ خدا کی قسم وہ اپنی اہانت کے بعد ہی لذیذ بنتی ہے صاحبزادہ قرآن پر عمل کرنا تجھ کو قرآن کے نازل فرمانے والے کے پاس لیجا کر کھڑا کریگا اور سنت پر عمل کرنا پیغمبر سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لیجا کر کھڑا کریگا۔ آنحضرت اپنے قلب اور اپنی ہمت و توجہ سے بندگانِ اہل اللہ کے قلوب سے کسی وقت ہٹتے نہیں۔ آپ ہی ان کو معطر اور خوشبودار بنانے والے ہیں۔ آپ ہی ان کے باطن کا تصفیہ کرنے اور زینت بخشنے والے ہیں۔ آپ ہی ان کے لئے قرب کا دروازہ کھلوانے والے ہیں۔ آپ ہی بناؤ سنگار کرنے والے ہیں اور آپ ہی قلوب و اسرار اور انکے رب عزوجل کے درمیان سفیر ہیں۔ جب تو آپ کی طرف ایک قدم بھی بڑھے گا تو آپکی مسرت بڑھے گی جس شخص کو یہ حال نصیب ہو اس پر واجب ہے کہ شکر کرے اور اسکی طاعتیں بڑھ جاویں اور اسکے علاوہ تو خوش ہونا ہوس ہی ہوس ہے جاہل شادمان ہوتا ہے

فِي الدُّنْيَا وَالْعَالِمُ يَغْتَمُّ فِيهَا الْجَاهِلُ يُنَاظِرُ الْقَدَرَ وَيُنَازِعُهُ وَالْعَالِمُ يُوَافِقُهُ وَيَرْضَى يَا مِسْكِينُ لَا تُنَاظِرِ الْقَدَرَ وَتُشَاقِقْهُ فَتَهْلِكَ الدَّائِرَةُ عَلَى أَنْ تَرْضَى بِأَفْعَالِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْ تُخْرِجَ قَلْبَكَ مِنَ الْخَلْقِ وَتَلْقَى بِهِ رَبَّ الْخَلْقِ تَلْقَاهُ بِقَلْبِكَ وَسِرِّكَ وَمَعْنَاكَ إِذَا دُمْتَ عَلَى مُتَابَعَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَرُسُلِهِ وَعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تَخْدِمَ الصَّالِحِينَ فَافْعَلْ فَإِنَّهُ خَيْرٌ لَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَئِنْ مَلَكْتَ الدُّنْيَا كُلَّهَا وَلَمْ يَكُنْ قَلْبُكَ كَقُلُوبِهِمْ كُنْتَ لَا تَمْلِكُ ذَرَّةً كُلُّ مَنْ يُصْلِحُ قَلْبَهُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَكُونُ مَعَهُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ يَحْكُمُ بَيْنَ الْعَوَامِّ وَالْخَوَاصِّ بِحُكْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيْحَكَ اعْرِفْ قَدْرَكَ أَيْشٍ أَنْتَ بِالْإِضَافَةِ إِلَيْهِمْ أَنْتَ كُلُّ هَمِّكَ الْأَكْلُ وَالشُّرْبُ وَاللُّبْسُ وَالنِّكَاحُ وَجَمْعُ الدُّنْيَا وَالْحِرْصُ عَلَيْهَا عَمَّالٌ فِي أُمُورِ الدُّنْيَا بَطَّالٌ فِي أُمُورِ الْآخِرَةِ تُعَبِّي لَحْمَكَ وَتُهَذِّبُهُ لِلدُّودِ وَحَشَرَاتِ الْأَرْضِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَلَكًا يُنَادِي كُلَّ يَوْمٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً يَا بَنِي آدَمَ لِدُوا لِلْمَوْتِ وَابْنُوا لِلْخَرَابِ وَاجْمَعُوا لِلْأَعْدَاءِ الْمُؤْمِنُ لَهُ نِيَّةٌ صَالِحَةٌ فِي جَمِيعِ تَصَارِيفِهِ لَا يَعْمَلُ فِي الدُّنْيَا لِلدُّنْيَا يَبْنِي فِي الدُّنْيَا لِلْآخِرَةِ يَعْمُرُ الْمَسَاجِدَ وَالْقَنَاطِرَ وَا

دنیا میں۔ اور عالم غمگین رہتا ہے دنیا میں۔ نادان مناظرہ اور منازعت کرتا ہے تقدیر سے اور دانا اس سے موافقت کرتا اور اس پر راضی رہتا ہے اے **مسکین** تقدیر سے مناظرہ اور مخالفت مت کر ورنہ تباہ ہو جائے گا۔ مدار اس پر ہے کہ تو حق تعالیٰ کے افعال پر راضی ہو اور اپنے قلب کو مخلوق سے باہر نکال لے اور اس قلب سے خالق مخلوقات کے ساتھ ملاقات کرے۔ جب تو حق تعالیٰ اور اس کے رسولوں اور نیک بندوں کی ہمیشہ تابعداری میں رہیگا تو حق تعالیٰ سے ملاقات کرے گا۔ اپنے قلب اپنے باطن اور اپنے اندرون سے۔ اگر تجھ سے ہو سکے کہ صالحین کی خدمت میں رہے تو ضرور ایسا کر کہ یہ تیرے لئے بدرجہا بہتر ہے دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اگر تو ساری دُنیا کا بھی مالک ہو جائے مگر تیرا قلب اہل اللہ کے قلوب کی طرح نہ ہو تو گویا تو ایک ذرہ کا بھی مالک نہیں ہر ہر وہ شخص جس کا قلب اللہ عزوجل کے لائق بن جاتا اور اس کے ساتھ دنیا اور آخرت ہوتی ہے تو وہ حق تعالیٰ کے حکم سے عوام اور خواص میں حکومت کرتا ہے۔ تجھ پر افسوس۔ اپنے مرتبہ کو پہچان۔ ان کے سامنے تو چیز ہی کیا ہے؟ تیرا سارا فکر کھانا پینا نکاح دُنیا جمع کرنی اور اس پر حریص بنا رہنا ہے کہ دُنیا کے کاموں میں بڑا کارگزار اور آخرت کے متعلق بڑا کام چور۔ تو اپنے گوشت کو فربہ کر رہا اور اس کو زمین کے کیڑے مکوڑوں کا نشانہ بنا رہا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جو روزانہ صبح اور شام اس طرح ندا دیتا ہے کہ اے بنی آدم جنو مرنے کے لئے اور بناؤ ویرانی کے لئے اور جمع کرو دشمنوں کے لئے' مومن کی نیت اس کے تمام تصرفات میں نیک ہوتی ہے۔ وہ دنیا میں رہ کر دُنیا کے لئے ایک کام بھی نہیں کرتا۔ دُنیا میں کوئی کام بھی بناتا ہے تو آخرت کے لئے کہ مسجدیں بنواتا ہے۔ پُل بنواتا ہے۔ مدرسے اور

لمدارس والربط، ويهدي طرق المسلمين و إن بنى غير هذا فللعيال والأرامل و الفقراء وما لا بد منه، يفعل ذلك حتى يبنى له في الآخرة بدله، لا يبني لطبعه وهواه ونفسه، إذا صح ابن آدم، كان مع الحق عز وجل في جميع أحواله، يصير فقده بالله ووجوده بالله، يلتحق قلبه بالنبيين والمرسلين، يقبل ما جاؤا به قولاً وعملاً وإيماناً وإيقاناً، لا جرم يلتحق بهم دنيا وآخرة، الذاكر لله عز وجل أبداً حي، ينتقل من حياة إلى حياة فلا موت له سوى لحظة، إذا تمكن الذكر في القلب، دام ذكر العبد لله عز وجل وإن لم يذكره بلسانه، كلما دام العبد في ذكر الله عز وجل دامت موافقته له ورضاه بأفعاله، إن لم توافق الحق عز وجل في مجيء الصيف، وإلا كدّ بنا الصيف، وإن لم نوافقه في مجيء الشتاء، وإلا أبردنا الشتاء، الموافقة فيهما تزيل أذيتهما وشدة فعلهما وهكذا الموافقة في البلايا والآفات تزيل الكرب والضيق والحرج والضجر

خانقاہیں بناتا ہے۔ مسلمانوں کے راستے اور سڑکیں صاف کراتا ہے اور اس کے علاوہ بھی کوئی مکان بناتا ہے تو بال بچوں کے لئے رانڈوں اور محتاجوں کے لئے یا مسکونہ مکان جس کے بغیر چارہ نہیں ہے یہ ساری تعمیرات اس لئے کرتا ہے تاکہ (مقبول ہوکر) آخرت میں اس کے لئے اس کا بدل تعمیر ہو۔ اس کی تعمیر نہ طبیعت کے لئے ہوتی ہے نہ نفس کے لئے اور نہ خواہش کے لئے۔ جب ابن آدم صحیح القلب بن جاتا ہے تو اپنے جملہ احوال میں حق تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس کا گم ہونا بھی اللہ سے اور وجود بھی اللہ سے۔ اس کا قلب جاملتا ہے نبیوں اور رسولوں کے ساتھ کہ جو کچھ بھی وہ لے کر آئے تھے اس کو قبول کرتا ہے (زبان سے ان کا) قائل ہوکر اور (اعضاء سے) عمل کر کے اور (قلب سے) ایمان لاکر اور یقین رکھ کر، پس ضرور ہے کہ ان کے شامل رہے (دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی) اللہ عزوجل کو یاد رکھنے والا سدا زندہ ہے کہ ایک حیات سے دوسری حیات کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ پس ایک لحظہ کے سوا اس کو کبھی موت نہیں۔ ذکر جب قلب میں جگہ پکڑ لیتا ہے تو بندہ کا اللہ عزوجل کو یاد رکھنا دائمی بن جاتا ہے۔ اگرچہ زبان سے یاد بھی نہ کرے اور جب بندہ ہمیشہ اللہ عزوجل کی یاد میں رہتا ہے تو اس کی موافقت اور اس کے افعال پر راضی رہنا دائمی ہو جاتا ہے اگر گرمی کا موسم آئے اور ہم حق تعالیٰ کی موافقت نہ کریں تو گرمی ہم کو پریشان کردے گی۔ اسی طرح سردی کا موسم آنے میں اسکی موافقت کریں تو بہتر ہے ورنہ جاڑا ہم کو ٹھٹرا دے گا اور ان دونوں موسموں میں موافقت کا اختیار کرنا ان کی اذیت اور اثر کی شدت کو زائل کردے گا (کہ نہ گرمی کی تکلیف معلوم ہوگی نہ سردی کی) یہی حال تمام بلاد مصائب اور آفات کا ہے کہ ان کے نزول کے وقت ان کی موافقت کرنا کرب اور ضیق اور تنگی اور تنگدلی

وَالْاِنْزِعَاجَ وَقْتَ نُزُوْلِهَا ۞ مَا اَعْجَبَ اُمُوْرَ الْقَوْمِ ۞ وَمَا اَحْسَنَ اَحْوَالَهُمْ كُلَّ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَهُمْ طَيِّبٌ ۞ قَدْ سَقَاهُمْ بِشَرَابِ مَعْرِفَتِهٖ وَنَوَّمَهُمْ فِيْ حِجْرِ لُطْفِهٖ وَاٰنَسَهُمْ بِاُنْسِهٖ فَلَاجَرَمَ يَطِيْبُ لَهُمُ الْمَقَامُ مَعَهٗ ۞ وَالْغَيْبَةُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ سِوَاهُ ۞ لَايَزَالُوْنَ مَوْتٰى بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ مَلَكَتْهُمُ الْهَيْبَةُ ۞ فَاِذَا شَاءَ اَنْشَرَهُمْ وَاَقَامَهُمْ وَاَحْيَاهُمْ وَنَبَّهَهُمْ هُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَاَصْحَابِ الْكَهْفِ فِيْ كَهْفِهِمْ ۞ اَلَّذِيْنَ قَالَ فِيْ حَقِّهِمْ ۞ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۞ هُمْ اَعْقَلُ النَّاسِ يُؤْمِنُوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ عَزَّوَجَلَّ الْمَغْفِرَةَ وَالنَّجَاةَ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ ۞ هٰذَا اِهْتِمَامُهُمْ وَيْحَكَ تَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَتَرْجُو الْجِنَانَ فَاَنْتَ طَامِعٌ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِ الطَّمَعِ ۞ لَا تَغْتَرَّ بِالْعَارِيَةِ وَتَظُنُّهَا لَكَ ۞ عَنْ قَرِيْبٍ تُؤْخَذُ مِنْكَ ۞ اَلْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ قَدْ اَعَارَكَ الْحَيَاةَ حَتّٰى تُطِيْعَهٗ فِيْمَا ۞ حَسِبْتَهَا لَكَ ۞ وَعَمِلْتَ فِيْهَا مَا اَرَدْتَّ وَكَذٰلِكَ الْعَافِيَةُ عَارِيَةٌ عِنْدَكَ ۞ وَكَذٰلِكَ الْغِنٰى عَارِيَةٌ عِنْدَكَ ۞ وَكَذٰلِكَ الْاَمْنُ وَالْجَاهُ وَجَمِيْعُ مَا عِنْدَكَ مِنَ النِّعَمِ عَارِيَةٌ عِنْدَكَ لَا تُفَرِّطْ فِيْ هٰذِهِ الْعَوَارِيْ فَاِنَّكَ تُطَالَبُ بِهَا وَتُسْاَلُ عَنْهَا وَعَنْ كُلِّ شَيْءٍ مِّنْهَا ۞ جَمِيْعُ مَا عِنْدَكُمْ مِنَ النِّعَمِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ۞ فَاسْتَعِيْنُوْا بِهَا عَلَى الطَّاعَةِ ۞ جَمِيْعُ مَا تَرْغَبُوْنَ فِيْهِ اَنْتُمْ عِنْدَ

اور اضطراب کو زائل کر دیتا ہے (کچھ تکلیف محسوس نہیں ہوتی اہل اللہ کے معاملات بھی کیسے عجیب اور انکے حالات کس قدر پیارے ہیں کہ ان کو حق تعالےٰ کی طرف سے جو کچھ بھی پہنچتا ہے وہ ان کو لذیذ معلوم ہوتا ہے۔ چونکہ حق تعالیٰ نے انکو اپنی شراب معرفت پلا دی ہے اور اپنے لطف کی گود میں سُلا لیا ہے اور اپنے اُنس سے مانوس بنا دیا ہے اس لئے ضرور ہے کہ انکے لئے حق تعالےٰ کے ساتھ قیام اور ماسوی اللہ سے غیر حاضری خوشگوار ہو۔ وہ حق تعالےٰ کے حضور ہمیشہ مُردہ بنے رہتے ہیں کہ ہیبت اُنپر مسلط ہے پس جب چاہے گا انکو اُٹھا کر کھڑا کر دیگا اور حیات عطا فرما کر بیدار کر دیگا۔ وہ اسکے حضور میں ایسے ہیں جیسے اصحاب کہف اپنے غار میں کہ انکے حق میں حق تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ ہم انکو کروٹ دیتے رہتے ہیں داہنی طرف کی اور بائیں طرف کی۔ وہی سب سے زیادہ عقلمند ہیں اور ہر حال میں اپنے پروردگار عزوجل سے مغفرت ونجات کی لَو لگائے رہتے ہیں یہی ان کی ہمت ہے تجھ پر افسوس کہ کام تو دوزخیوں کے کرتا ہے اور آرزو رکھتا ہے جنت کی سو تیری طمع بے محل ہے عاریت پر مغرور نہو اور اسکو اپنا مت سمجھ کہ وہ عنقریب تجھ سے لیلیجائے گی اُس نے تجھ کو زندگانی عاریت دی ہے تاکہ ہمیں تو اسکی اطاعت کرے مگر تو نے اسکو اپنی ہی چیز سمجھ لیا اور کرنے لگا جو چاہا، اسی طرح عافیت بھی تیرے پاس عاریت ہے۔ تونگری بھی تیرے پاس عاریت ہے اور امن وعزت وغیرہ اور جو کچھ بھی تیرے پاس نعمتیں ہیں سب تیرے پاس عاریت ہیں۔ ان عاریتوں میں کوتاہی مت کر کہ تجھ سے ان کا مطالبہ ہوگا اور انمیں سے ہر ہر چیز کے متعلق تجھ سے بازپرس ہوگی۔ تمہارے پاس جتنی بھی نعمتیں ہیں سب حق تعالیٰ کیطرف سے ہیں پس انسے اعانت حاصل کرو طاعت پر۔ اور تمام وہ چیزیں جن کو تم مرغوب سمجھتے ہو اہل اللہ

اَلْقَوْمُ شُغْلٌ وَّشَاغِلٌ ؛ لَا يُرِيْدُوْنَ غَيْرَ السَّلَامَةِ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ دُنْيَا وَّاٰخِرَةً ؛ عَنْ بَعْضِهِمْ اَنَّهٗ قَالَ ؛ وَافِقِ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْخَلْقِ وَلَا تُوَافِقِ الْخَلْقَ فِي الْحَقِّ ؛ اِنْكَسَرَ مَنْ اِنْكَسَرَ وَانْجَبَرَ مَنِ انْجَبَرَ ؛ وَتَعَلَّمُوْا مُوَافَقَةَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ الْمُوَافِقِيْنَ

کے نزدیک مشغول بنانیوالے مشغلے ہیں۔ وہ دنیا اور آخرت میں حق تعالےٰ کے ساتھ سلامتی کے سوا کچھ بھی نہیں چاہتے۔ ایک بزرگ سے منقول ہے کہ خلق کے معاملہ میں حق تعالےٰ کی موافقت کر۔ اور حق تعالےٰ کے معاملہ میں خلق کی موافقت مت کر۔ ٹوٹ جائے جسے ٹوٹنا ہے اور جڑ جائے جسے جڑنا ہے۔ حق تعالےٰ کی موافقت کرنا تم اسکے نیک بندوں سے سیکھو جو اسکی موافقت کرنے کے عادی ہیں۔

اَلْمَجْلِسُ السَّابِعُ عَشَرَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بُكْرَةً بِالْمَدْرَسَةِ رَابِعَ عَشَرَ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسَمِائَةٍ

لَا تَهْتَمَّ بِرِزْقِكَ ؛ فَاِنَّ طَلَبَهٗ لَكَ اَشَدُّ مِنْ طَلَبِكَ لَهٗ ؛ اِذَا حَصَلَ لَكَ رِزْقُ الْيَوْمِ فَدَعْ عَنْكَ الْاِهْتِمَامَ بِرِزْقِ غَدٍ ؛ كَمَا تَرَكْتَ اَمْسِ مَضٰى وَغَدٌ لَا تَدْرِيْ هَلْ يَصِلُ اِلَيْكَ اَمْ لَا ؛ اِشْتَغِلْ بِيَوْمِكَ ؛ لَوْ عَرَفْتَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ لَاشْتَغَلْتَ بِهٖ عَنْ طَلَبِ الرِّزْقِ ؛ كَانَتْ هَيْبَتُهٗ تَمْنَعُكَ عَنِ الطَّلَبِ مِنْهُ لِاَنَّ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ كَلَّ لِسَانُهٗ ؛ لَا يَزَالُ الْعَارِفُ اَخْرَسَ اللِّسَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ حَتّٰى يَرُدَّهٗ اِلٰى مَصَالِحِ الْخَلْقِ ؛ فَاِذَا رَدَّهٗ اِلَيْهِمْ دَفَعَ الْكَلَالَ عَنْ لِسَانِهٖ وَالْعُجْمَةَ عَنْهُ ؛ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا كَانَ يَرْعَى الْغَنَمَ كَانَ فِيْ لِسَانِهٖ لُكْنَةٌ وَّعَجَلَةٌ وَّعُجْمَةٌ وَّوَقْفَةٌ ؛ فَلَمَّا اَرَادَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَّرُدَّهٗ اَلْهَمَهٗ حَتّٰى قَالَ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ؛ كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ لَمَّا كُنْتُ فِي الْبَرِيَّةِ

سترھویں مجلس

(وقت صبح ؛ یوم جمعہ ؛ ۱۴ ذیقعدہ ۵۴۵ھ ؛ مدرسہ معمورہ)

اپنی روزی کے فکر میں مت پڑ کہ جتنا تو اس کی تلاش کرتا ہے اس سے بدرجہا زیادہ تجھ کو ڈھونڈھتی ہے۔ جب تجھ کو ایکدن کی روزی مل جائے تو کل کی روزی کا فکر مت کر جس طرح یوم گذشتہ کو تو چھوڑ گیا کہ وہ گذر لیا۔ یوم آئندہ کے متعلق تجھے خبر نہیں کہ تجھ تک پہنچے گا یا نہیں پس آج ہی کے دن میں مشغول رہ۔ اگر تجھکو حق تعالےٰ کی معرفت حاصل ہوتی تو اسکے ساتھ مشغول ہو کر تو رزق کی طلب سے غافل بنجاتا۔ اس کی ہیبت تجھ کو طلب معاش سے روک دیتی کیونکہ جو عارف حق بنجاتا ہے اسکی زبان عاجز بنجاتی ہے۔ عارف ہمیشہ حق تعالےٰ کے سامنے زبان کا گونگا بنا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اسکو مخلوق کی مصلحتوں کے لئے واپس فرمائے پس جب اس کو مخلوق کی طرف واپس بھیجتا ہے تو اس کی زبان سے ماندگی اور گونگے پن کو مرتفع فرما دیتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام جب تک بکریاں چراتے رہے تو انکی زبان میں لکنت اور عجلت اور رکاوٹ و ہکلاہٹ رہی مگر جب حق تعالیٰ نے انکو مبعوث فرمانا چاہا تو انکو الہام فرما دیا کہ انہوں نے دعا کی "الٰہی میری زبان سے گرہ کھولدے کو لوگ میری بات سمجھیں" گویا کہ وہ عرض کرتے تھے کہ جبتک میں بکریاں چرانے کو

فی رعی الغنم لم احتج الی هذا ✽ والان قد جاء شغلی مع الخلق والکلام لهم فاعنی بذهاب الکلال من لسانی فرفع العقدة من لسانه ✽ فکان یتکلم بتسعین کلمة فصیحة مفهومة بقدر ما یتکلم غیره کلمات یسیرة ✽ فی حال صغره رام ان یتکلم فی غیر حینه بین یدی فرعون و اٰسیة فلقمه الله عز وجل الجمرة **یا غلام** اراک قلیل المعرفة بالله عز وجل وبرسوله قلیل المعرفة باولیاء الله، عز وجل وابدال انبیائه وخلفائه فی خلقه انت خال من معنی ✽ انت قفص بلا طائر بیت فارغ خراب شجرة قد یبست وتناثر ورقها ✽ عمارة قلب العبد بالاسلام ثم بالتحقیق فی حقیقته وهی الاستسلام ✽ سلم کلک الی الحق عز وجل ✽ یسلم الیک نفسک وغیرک ✽ تخرج بقلبک منک و من الخلق ✽ تقف بین یدیه عریانا عنک و عنهم ✽ فاذا شاء الحق عز وجل البسک وکساک ورد ک الی الخلق ✽ فتمتثل امره فیک وفیهم ✽ برضا الرسول صلی الله علیه وسلم والمرسل ✽ ثم تقف منتظرا لما یأمرک به ✽ موافقا لکل ما یحکم علیک به ✽ کل من تجرد عما سوی الحق عز وجل ✽ ووقف بین یدیه علی اقدام قلبه وسره ✽

جنگل میں رہا تو مجھے اس کی حاجت نہ ہوئی مگر اب مخلوق کے ساتھ میری مشغولیت اور ان سے گفتگو کرنے کا موقع آیا تو میری زبان سے ماندگی کو دُور فرما کر میری مدد کر۔ چنانچہ انکی زبان کی گرہ اُٹھا دی گئی کہ جتنی دیر میں دوسرا شخص چند کلمات ادا کر سکتا تھا اتنی دیر میں آپ نوّے کلمات فصاحت والے بول سکتے تھے جو اچھی طرح سمجھ میں آتے تھے۔ چونکہ بچپن میں فرعون اور آسیہ کے سامنے نا وقت آپ نے بولنے کا قصد کیا تھا اس لئے چنگاری کو آپ کا لقمہ بنا کر زبان کو جلوا) دیا گیا **صاحبزادہ** میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول کی معرفت بھی تجھ کو کم ہے۔ اور اللہ تعالٰی کے اولیاء اور اس کے نبیوں کے جانشین ابدال کی معرفت بھی کم ہے جو مخلوق میں اس کے خلفاء ہیں۔ تو معنی سے بالکل خالی ہے۔ تو بغیر پرند کا پنجرہ ہے۔ تو خالی اور ویران مکان ہے اور ایسا درخت ہے جو سوکھ گیا اور اس کے پتے جھڑ گئے۔ بندہ کے قلب کی آبادی اسلام سے ہے۔ اس کے بعد حقیقت اسلام کی تحقیق یعنی اپنے آپ کو خدا کے حوالہ کر دینے سے تو اپنے آپ کو بالکل خدا کے حوالہ کر دے۔ وہ تیرا نفس اور اسکے سوا سب کچھ تیرے حوالہ کر دیگا۔ اپنے قلب کے ساتھ تو اپنے نفس سے اور ساری مخلوق سے باہر نکل آئیگا۔ انانیت سے برہنہ ہو کر اس کے حضور میں کھڑا ہو جائیگا۔ پھر جب وہ چاہے گا تو تجھ کو لباس دیگا۔ تجھ کو کپڑے پہنائیگا اور مخلوق کی طرف واپس کر دیگا۔ پس تو اپنے اندر اور مخلوق کے اندر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی اور آپکے بھیجنے والے خدا کی خوشنودی کے ساتھ اسکے حکم کی تعمیل کریگا اور اسکے بعد حکم کے انتظار میں کھڑا ہو جائیگا کہ اب کیا حکم فرماتا ہے؟ درانحالیکہ تو موافقت کرنیوالا ہوگا ہر حکم کی جو تجھ پر صادر فرمادے جو شخص ماسوی اللہ سے مجرد ہو کر اپنے قلب اور باطن کے قدموں پر حق تعالٰے کے سامنے

فَقَدْ قَالَ بِلِسَانِ الْحَالِ كَمَا قَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى عَزَلْتُ دُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ وَجَمِيْعَ الْخَلْقِ: قَطَعْتُ الْاَسْبَابَ وَخَلَعْتُ الْاَرْبَابَ: وَجِئْتُ اِلَيْكَ مُسْتَعْجِلًا لِتَرْضٰى عَنِّيْ: وَتَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ مَعَهُمْ مِّنْ قَبْلُ: يَا جَاهِلُ مَا لَكَ وَلِهٰذَا: اَنْتَ عَبْدُ الْخَلْقِ: مُشْرِكٌ بِهِمْ لِاَنَّكَ تَرَاهُمْ فِي الضَّرِّ وَالنَّفْعِ: وَاَنْتَ عَبْدُ الْجَنَّةِ تَرْجُوْا دُخُوْلَهَا: وَاَنْتَ عَبْدُ النَّارِ تَخَافُ مِنْ دُخُوْلِهَا: اَيْنَ اَنْتُمْ كُلُّكُمْ مِّنْ مُّقَلِّبِ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ: اَلْقَائِلِ لِلشَّيْءِ كُنْ فَيَكُوْنُ **يَا غُلَامُ** لَا تَغْتَرَّ بِطَاعَتِكَ وَتُعْجَبْ بِهَا: اِسْاَلِ الْحَقَّ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى قُبُوْلَهَا: وَاحْذَرْ وَخَفْ اَنْ يَّنْقُلَكَ اِلٰى غَيْرِهَا: اَيْشٍ اَمْنُكَ اَنْ يُّقَالَ بِطَاعَتِكَ كُوْنِيْ مَعْصِيَةً: وَلِصَفَائِكَ كُنْ كَدِرًا: مَنْ عَرَفَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقِفُ مَعَ شَيْءٍ: وَلَا يَغْتَرُّ بِشَيْءٍ لَا يَاْمَنُ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنَ الدُّنْيَا عَلٰى سَلَامَةِ دِيْنِهٖ: وَحِفْظِ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ **يَا قَوْمُ** عَلَيْكُمْ بِاَعْمَالِ الْقُلُوْبِ وَاِخْلَاصِهَا وَالْاِخْلَاصُ الْكَامِلُ هُوَ مِمَّا سِوَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَمَعْرِفَةُ اللهِ

آ کھڑا ہوا تو وہ بزبان حال کہہ رہا ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا کہ " اے میرے پروردگار میں تیری طرف جلد آگیا ہوں تاکہ تو خوش ہو جائے " چھوڑ آیا میں اپنی دنیا کو۔ اپنی آخرت کو اور ساری مخلوق کو۔ اسباب کو قطع کر چکا۔ ارباب کو ترک کر چکا اور بعجلت تیرے پاس آ حاضر ہوا تاکہ تو مجھ سے خوش ہو جاوے اور اس سے قبل جو مخلوق کے ساتھ میں ٹھیرا رہا اس کو بخشدے۔ **اَے نادان!** تجھے ان باتوں سے کیا مناسبت ہے؟ تو بندہ بنا ہوا ہے خلق کا کہ ان کو شریکِ خدا بنائے ہوئے ہے کیونکہ نفع اور نقصان میں تیری نگاہ اُن پر جاتی ہے تو بندہ بنا ہوا ہے جنت کا کہ آرزومند ہے اُس میں داخل ہونے کا اور بندہ بنا ہوا ہے دوزخ کا کہ خائف ہے اس میں داخل ہونے سے تم سب کہاں (دُور چلے) گئے اس ذات سے جو قلوب اور ابصار کا پلٹنے والا ہے اور جس شے کا وجود چاہے اس کو کُن فرما کر موجود کر دینے والا ہے؟ **صاحبزادہ!** اپنی طاعت پر مغرور مت ہو اور نہ اس پر گھمنڈ کر۔ حق تعالےٰ سے اس کے قبول ہو جانے کی درخواست کر اور ڈر کہ وہ تجھ کو معصیت کی طرف منتقل نہ فرما دے۔ بھلا تیرے لئے اس بات سے مطمئن بنجانے کی کونسی وجہ ہے کہ کہدیا جائے تیری طاعت سے کہ معصیت بن جا اور تیری صفائی سے کہ مکدّر بن جا جس شخص کو اللہ عزوجل کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے وہ نہ کسی سے قرار پکڑتا ہے اور نہ کسی شے پر مغرور ہوتا ہے۔ اور جب تک اپنے دین کو سلامت اور اس معاملہ کو جو اس کے اور حق تعالےٰ کے درمیان ہے محفوظ لے کر دُنیا سے چلا نہ جائے نڈر نہیں ہوتا۔ **صاحبو!** قلوب کے اعمال اور انکے اخلاص کو اختیار کرو۔ پورا اخلاص اللہ کے سوا سب سے خالص کرنے کا نام ہے۔ اور اللہ عزوجل کی معرفت سب کی جڑ ہے۔

عَزَّوَجَلَّ هِيَ الْأَصْلُ ؛ مَا أَرَى أَكْثَرَكُمْ إِلَّا كَذَّابِيْنَ فِي الْأَقْوَالِ وَالْأَفْعَالِ فِي الْخَلَوَاتِ وَالْجَلَوَاتِ ؛ مَا لَكُمْ ثَبَاتٌ ؛ لَكُمْ أَقْوَالٌ بِلَا أَفْعَالٍ وَأَفْعَالٌ بِلَا إِخْلَاصٍ وَّلَا تَوْحِيْدٍ إِنْ نَحَّيْتَ الْمِحَكَّ الَّذِي بِيَدِيْ ؛ وَرَضِيَكَ ؛ أَيْشٍ يَنْفَعُكَ ؛ تَبْغِيْ أَنْ يَقْبَلَكَ وَيَرْضَاكَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ عَنْ قَرِيْبٍ تَفْتَضِحُ قُرَاضَتُكَ عِنْدَ السَّبْكِ وَإِيْقَادِ النَّارِ ؛ يُقَالُ هٰذِهٖ بَيْضَاءُ ؛ هٰذِهٖ سَوْدَاءُ ؛ هٰذِهٖ شَبَهٌ ؛ فَيَخْرُجُ الْكُلُّ مُدَبَّرًا ؛ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لِجَمِيْعِ أَعْمَالِكَ الَّتِيْ نَافَقْتَ مِنْهَا هٰكَذَا ؛ كُلُّ عَمَلٍ لِغَيْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بَاطِلٌ ؛ اِعْمَلُوْا وَأَحِبُّوْا وَاصْحَبُوْا وَاطْلُبُوْا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ؛ اِنْفُوْا ثُمَّ أَثْبِتُوْا ؛ اِنْفُوْا عَنْهُ مَا لَا يَلِيْقُ بِهٖ ؛ وَأَثْبِتُوْا لَهٗ مَا يَلِيْقُ بِهٖ ؛ وَهُوَ مَا رَضِيَهٗ لِنَفْسِهٖ ؛ وَرَضِيَهٗ لَهٗ رَسُوْلُهٗ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ إِذَا فَعَلْتُمْ هٰذَا ؛ زَالَ التَّشْبِيْهُ وَالتَّعْطِيْلُ مِنْ قُلُوْبِكُمْ ؛ اِصْحَبُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلَهٗ وَالصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِهٖ ؛ بِالْإِجْلَالِ وَالْإِعْظَامِ وَالْإِحْتِرَامِ إِنْ أَرَدْتُّمُ الْفَلَاحَ فَلَا يَحْضُرْ أَحَدٌ مِّنْكُمْ عِنْدِيْ إِلَّا بِحُسْنِ الْأَدَبِ ؛ وَإِلَّا فَلَا يَجِيْءُ ؛ مَا تَزَالُوْنَ فِيْ فُضُوْلٍ فَاتْرُكُوا الْفُضُوْلَ هٰذِهِ السَّاعَةَ الَّتِيْ تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ ؛ فِيْهَا رُبَّمَا كَانَ فِي الْجَمْعِ مَنْ يَحْتَرِمُ وَيُحْسِنُ الْأَدَبَ مَعَهٗ مِنْ وَّرَاءِ عُقُوْلِكُمْ وَأَوْهَامِكُمْ ؛ اَلطَّبَّاخُ يَعْرِفُ

معرفت سب کی جڑ ہے ۔ میں تم میں اکثر کو خلوتوں اور جلوتوں میں اقوال میں اور افعال میں جھوٹا دیکھ رہا ہوں ۔ تمہیں قیام ہی نہیں ۔ تمہارے اقوال ہیں بلا افعال کے اور افعال ہیں بلا اخلاص اور توحید کے ۔ اگر تونے اس کسوٹی کو جو میرے ہاتھ میں ہے دھوکہ بھی دیدیا اور وہ تجھ سے خوش بھی ہوگئی تو یہ تجھ کو فائدہ کیا دیگا ! تو چاہتا ہے کہ حق تعالیٰ بھی اس کو قبول کرے اور راضی ہو جائے ؟ سو عنقریب آگ کے دھونکانے اور تپا کر ڈھالنے کے وقت تیرے پتروں کا فضیحتہ ہو جائیگا اور کہدیا جائیگا کہ یہ سفید ہے اور یہ سیاہ اور یہ ملمع ۔ پس سب کو نکالدیا جائیگا ۔ قیامت کے دن تیرے اعمال سے جنمیں تونے نفاق برتا ہے یہی کہا جائیگا ۔ ہر عمل جو غیر اللہ کے لئے کیا جائے باطل ہے ۔ کام کرو اور محبت کے ساتھ کرو صحبت اختیار کرو اور طالب بنو اسکے جس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سب کی سننے والا اور سب کو دیکھنے والا ہے ۔ اوّل نفی کرو اس کے بعد اثبات ۔ یعنی نفی کرو اس سے ہر اُس چیز کی جو اسکو شایان نہیں اور اسکے لئے ثابت کرو ہر اُس شے کو جو اُس کے لئے شایان ہے ۔ اور وہ وہی صفات ہیں جن کو اُسنے خود اپنے لئے پسند فرمایا ہے اور جن کو اسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے لئے پسند فرمایا ہے جب تم ایسا کروگے تو تشبیہ اور تعطیل تمہارے قلوب سے زائل ہو جائیگی ساتھ ہو اللہ عزوجل اور اسکے رسول اور اسکے نیکو کار بندوں کے (انکی) تعظیم اور تکریم و احترام کر کے کہ یہی ان کیساتھ رہنا ہے ۔ اگر تم فلاح چاہتے ہو تو جو کوئی بھی تم میں سے میرے پاس آوے وہ حسن ادب کیساتھ آوے ورنہ نہ آیا کرے ۔ تم ہر وقت فضولیات میں رہتے ہو پس جتنی دیر میرے پاس رہا کرو اسمیں تو فضولیات کو چھوڑ دو کہ بسا اوقات اس وقت مجمع میں وہ (فرشتے اور ارواح طیبات) ہوتے ہیں جو ایسے احترام اور حسن ادب کے لائق ہیں جو تمہاری عقل اور وہم سے باہر ہے ۔ باورچی

طَبِيخَهُ، وَالْخَبَّازُ يَعْرِفُ خُبْزَهُ ۞ وَالصَّانِعُ
يَعْرِفُ صَنْعَتَهُ ۞ وَصَاحِبُ الدَّعْوَةِ يَعْرِفُ
الْمَدْعُوِّينَ إِلَيْهَا الْحَاضِرِينَ فِيهَا ۞ دُنْيَاكُمْ
قَدْ أَعْمَتْ قُلُوبَكُمْ ۞ فَمَا تُبْصِرُونَ بِهَا شَيْئًا ۞
إِحْذَرُوا مِنْهَا ۞ فَهِيَ تُمَكِّنُكُمْ مِنْ نَفْسِهَا تَارَةً
بَعْدَ أُخْرَى ۞ حَتَّى تَذْبَحَكُمْ ۞ وَفِي الْآخِرَةِ
تَذْبَحُكُمْ ۞ تُسْقِيكُمْ مِنْ شَرَابِهَا وَبَنْجِهَا ثُمَّ
تَقْطَعُ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ ۞ وَتَسْمُلُ أَعْيُنَكُمْ
فَإِذَا ذَهَبَ الْبَنْجُ ۞ وَجَاءَتِ الْإِفَاقَةُ ۞
رَأَيْتُمْ مَا صَنَعَتْ بِكُمْ ۞ هٰذَا عَاقِبَةُ
حُبِّ الدُّنْيَا وَالْعَدْوِ خَلْفَهَا وَالْحِرْصِ
عَلَيْهَا وَعَلَى جَمْعِهَا ۞ هٰذَا فِعْلُهَا فَاحْذَرُوا
مِنْهَا **يَا غُلَامُ** لَا فَلَاحَ لَكَ وَأَنْتَ تُحِبُّهَا ۞
أَنْتَ يَا مُدَّعِي مَحَبَّةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا
فَلَاحَ لَكَ وَلَا صِحَّةَ وَأَنْتَ تُحِبُّ الْآخِرَةَ
أَوْ شَيْئًا مِمَّا سِوَاهُ فِي الْجُمْلَةِ ۞ الْعَارِفُ
الْمُحِبُّ لَا يُحِبُّ هٰذِهِ وَلَا هٰذِهِ وَلَا مَا
سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ إِذَا تَمَّ حُبُّهُ لَهُ
وَتَحَقَّقَ ۞ أَتَتْهُ أَقْسَامُهُ مِنَ الدُّنْيَا
مُهَنَّأَةً مُكَفَّاةً ۞ وَكَذٰلِكَ إِذَا وَصَلَ
إِلَى الْآخِرَةِ ۞ فَجَمِيعُ مَا تَرَكَهُ وَرَاءَ
ظَهْرِهِ يَرَاهُ عِنْدَ بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞
قَدْ سَبَقَهُ إِلَى هُنَاكَ ۞ لِأَنَّهُ تَرَكَهُ
لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ يُعْطِي أَوْلِيَاءَهُ
أَقْسَامَهُمْ مِنَ الْأَشْيَاءِ وَهُمْ

اپنے پکائے ہوئے کھانے کو پہچانتا ہے۔ نان بائی اپنی روٹی کو پہچانتا ہے۔ صناع اپنی صنعت کو پہچانتا ہے اور دعوت کرنیوالا ان کو پہچانتا ہے جن کی دعوت کی ہے اور جو آکر شریک ہوئے (اسی طرح اہل بصیرت ارواح وملائکہ کو خوب پہچانتے ہیں) تمہاری دنیا نے تمہارے قلوب کو اندھا بنا دیا ہے۔ پس تمکو اسسے کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ ڈرو دُنیا سے کہ اول وہ تم کو اپنے نفس پر آہستہ آہستہ قدرت دیگی یہاں تک کہ تمکو لپیٹ لیگی اور اخیر میں تمکو ذبح کر ڈالیگی اول تمکو اپنی شراب اور بھنگ پلاکر متوالا بنائیگی اس کے بعد تمہارے ہاتھ اور پاؤں کاٹے گی اور آنکھوں میں گرم سیخوں کی سلائی پھیرے گی۔ پس جب قبر میں پہنچکر بھنگ کا نشہ اُتر جائیگا اور ہوش آئیگا اسوقت تم دیکھوگے کہ اُسنے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا۔ یہ ہے انجام دُنیا سے محبت رکھنے کا اور اسکے پیچھے دوڑنے اور اسکے اکٹھا کرنے کی حرص کرنیکا اور یہ ہے اسکا برتاؤ پس بچو اس سے۔

صاحبزادہ! دُنیا سے کچھ بھی محبت رکھے گا تو ہرگز تجھ کو فلاح نصیب نہ ہوگی اور اے حق تعالٰے کی محبت کے مدعی جب تک تو آخرت کو یا حق تعالٰے کے سوا کسی ایک چیز کو بھی محبوب سمجھے گا تو ہرگز تجھ کو فلاح نہ ہوگی۔ عارف محب نہ اسکو محبوب رکھتا ہے نہ اُسکو اور نہ حق تعالٰے کے سوا کسی چیز کو۔ جب اسکی محبت حق تعالٰی کے ساتھ کامل اور محقق ہو جاتی ہے تو دنیا کے عیش جو اس کے مقسوم میں ہیں مبارک اور خوشگوار بن کر اسکے پاس آتے ہیں اور اسی طرح جب وہ وفات پاکر آخرت میں پہنچے گا تو تمام چیزیں جن کو اپنی پشت کے پیچھے چھوڑ گیا تھا سب کو حق تعالٰی کے دروازہ کے پاس دیکھے گا کہ وہ اس سے پہلے وہاں حاضر ہوگئیں اسلئے کہ اسنے اللہ عزوجل ہی کے لئے چھوڑا تھا۔ حق تعالٰے اپنے اولیاء کو وہ چیزیں جو انکے مقسوم میں ہیں عطا فرماتا ہے اور وہ

فِي مَعْزِلٍ عَنْهَا ۞ حُظُوظُ الْقَلْبِ بَاطِنَةٌ ۞ وَ
حُظُوظُ النَّفْسِ ظَاهِرَةٌ ۞ فَحُظُوظُ الْقَلْبِ لَا
تَأْتِي إِلَّا بَعْدَ مَنْعِ النَّفْسِ حُظُوظَهَا ۞ فَإِذَا
امْتَنَعَتْ ۞ انْفَتَحَتْ أَبْوَابُ حُظُوظِ الْقَلْبِ
حَتَّى إِذَا اسْتَغْنَى الْقَلْبُ بِحُظُوظِهِ مِنَ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ جَاءَتِ الرَّحْمَةُ لِلنَّفْسِ
يُقَالُ لِهٰذَا الْعَبْدِ لَا تَقْتُلْ نَفْسَكَ ۞
فَيَأْتِيهَا حِينَئِذٍ حُظُوظُهَا ۞ فَتَتَنَاوَلُهَا
وَهِيَ مُطْمَئِنَّةٌ ۞ دَعْ مُجَالَسَةَ مَنْ
يُرَغِّبُكَ فِي الدُّنْيَا ۞ وَاطْلُبْ مُجَالَسَةَ مَنْ
يُزَهِّدُكَ فِيهَا ۞ الْجِنْسُ يَمِيلُ إِلَى
الْجِنْسِ يَطُوفُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ لِلْحُبِّ
عَلَى الْمُحِبِّينَ ۞ حَتَّى يَجِدَ مَحْبُوبَهُ عِنْدَهُمْ
الْمُحِبُّونَ لِلّٰهِ يَتَحَابُّونَ فِيهِ ۞ فَلَا جَرَمَ
يُحِبُّهُمْ وَيُؤَيِّدُهُمْ وَيَشُدُّ بَعْضُهُمْ
بِبَعْضٍ ۞ يَتَعَاوَنُونَ عَلَى دَعْوَةِ الْخَلْقِ
يَدْعُونَهُمْ إِلَى الْإِيمَانِ وَالتَّوْحِيدِ
وَالْإِخْلَاصِ فِي الْأَعْمَالِ ۞ يَأْخُذُونَ
بِأَيْدِيهِمْ وَيُوقِفُونَهُمْ عَلَى طَرِيقِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ ۞ مَنْ خَدَمَ خُدِمَ ۞ وَمَنْ
أَحْسَنَ أُحْسِنَ إِلَيْهِ ۞ وَمَنْ يُعْطِي
يُعْطَى ۞ إِذَا عَمِلْتَ لِلنَّارِ كَانَتِ
النَّارُ لَكَ غَدًا كَمَا تَدِينُ
تُدَانُ ۞ كَمَا تَكُونُونَ يُوَلَّى
عَلَيْكُمْ ۞ أَعْمَالُكُمْ

یکسو ہوتے ہیں۔ قلوب کے حظ (جنہیں دلوں کو مزہ آتا ہے) باطنی ہیں اور نفس کے حظ ظاہری ہیں۔ پس جبتک نفس کو اسکی حظ والی چیزوں سے نہ روکا جائے تو قلوب کو حظ دینے والی چیزیں نصیب نہیں ہوتیں اور جب نفس اپنے حظوظ سے رُک جاتا ہے تو حظوظ قلب کے دروازے کُھل جاتے ہیں۔ یہانتک کہ جب قلب بھی اپنے ان حظوظ سے جو حق تعالیٰ کیطرف سے ہیں استغناء برتتا ہے کہ مجھے یہ بھی درکار نہیں بلکہ مولیٰ درکار ہے تو امتحان ختم ہوجاتا ہے اور نفس کیلئے رحمت آتی ہے اور اس بندہ سے کہدیا جاتا ہے کہ اپنے نفس کو قتل مت کر۔ پس اسوقت حظوظ نفس بھی آجاتے ہیں اور انکو استعمال کرتا ہے مطمئنہ بن کر **(اے مخاطب)** ان لوگوں سے میل جول ترک کر جو تجھ کو دُنیا کی رغبت دلائیں اور انکی ہم نشینی تلاش کر جو تجھ کو اس سے بے رغبت بنائیں ہر جنس اپنے ہم جنس کی طرف جھکا کرتی ہے اور ہر قماش کا شخص اپنے ہم قماش ہی کے گرد چکر لگایا کرتا ہے۔ محب تو محبین ہی کے گرد رہتا ہے یہانتک کہ اپنا محبوب انکے پاس پالے اور محبین خدا چونکہ حق تعالیٰ ہی کے لئے باہم محبت رکھتے ہیں پس وہ لابد انکو محبوب بناتا اور انکی تائید فرماتا اور انہیں ایک کو دوسرے سے تقویت پہنچاتا ہے پس وہ مخلوق کو تبلیغ کرنیمیں ایک دوسرے کے معاون بنتے ہیں کہ ایمان و توحید اور اعمال میں اخلاص پیدا کرنے کی طرف لوگوں کو بُلاتے ہیں۔ لوگوں کے ہاتھ پکڑتے اور ان کو حق عزوجل کے راستے پر لاکھڑا کرتے ہیں۔ جس نے خدمت کی وہ مخدوم بنا اور جو احسان کرتا ہے اس کے ساتھ احسان کیا جاتا ہے اور جو کسی کو دیتا ہے اُسی کو دیا بھی جاتا ہے جب تو آگ کے کام کریگا تو کل کو تیرے لئے آگ ہی ہے۔ جیسا کریگا ویسا بھریگا جیسے تم ہوگے ویسے تم پر حاکم بنائے جائیں گے تمہارے کرتوت ہی تمہارے

عُمّالُكُمْ: تَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَتَرْجُو مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْجِنَانَ: كَيْفَ تَتَمَنَّى الْجَنَّةَ مِنْ غَيْرِ عَمَلٍ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَرْبَابُ الْقُلُوبِ فِي الدُّنْيَا الَّذِينَ عَمِلُوا بِقُلُوبِهِمْ لَا بِجَوَارِحِهِمْ فَحَسْبُ الْعَمَلُ بِغَيْرِ مُوَاطَأَةِ الْقَلْبِ أَيْشٍ يَعْمَلُ الْمُرَائِي يَعْمَلُ بِجَوَارِحِهِ وَالْمُخْلِصُ يَعْمَلُ بِقَلْبِهِ وَجَوَارِحِهِ يَعْمَلُ بِقَلْبِهِ قَبْلَ جَوَارِحِهِ الْمُؤْمِنُ حَيٌّ: وَالْمُنَافِقُ مَيِّتٌ: وَالْمُؤْمِنُ يَعْمَلُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَالْمُنَافِقُ يَعْمَلُ لِلْخَلْقِ: يَطْلُبُ مِنْهُمُ الْمَدْحَ وَالْعَطَاءَ عَلٰى عَمَلِهِ عَمَلُ الْمُؤْمِنِ فِي ظَاهِرِهِ وَبَاطِنِهِ فِي خَلْوَتِهِ وَجَلْوَتِهِ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَعَمَلُ الْمُنَافِقِ فِي جَلْوَتِهِ فَحَسْبُ: عَمَلُهُ عِنْدَ السَّرَّاءِ فَإِذَا جَاءَتِ الضَّرَّاءُ لَا عَمَلَ لَهُ: لَا صُحْبَةَ لَهُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: لَا إِيمَانَ لَهُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِرُسُلِهِ وَكُتُبِهِ لَا يَذْكُرُ الْحَشْرَ وَالنَّشْرَ وَالْحِسَابَ: إِسْلَامُهُ لِيَسْلَمَ رَأْسُهُ وَمَالُهُ فِي الدُّنْيَا لَا لِيَسْلَمَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ النَّارِ الَّتِي هِيَ عَذَابُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ: يَصُومُ وَيُصَلِّي وَيَقْرَأُ الْعِلْمَ بِحِذَاءِ النَّاسِ فَإِذَا خَلَا عَنْهُمْ رَجَعَ إِلٰى شُغْلِهِ وَكُفْرِهِ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ هٰذِهِ الْحَالَةِ: نَسْأَلُكَ إِخْلَاصًا فِي الدُّنْيَا وَإِخْلَاصًا غَدًا آمِينَ يَا غُلَامُ عَلَيْكَ بِالْإِخْلَاصِ فِي الْأَعْمَالِ وَارْفَعْ بَصَرَكَ عَنْ عَمَلِكَ وَطَلَبِ الْعِوَضِ عَلَيْهِ مِنَ الْخَلْقِ وَالْخَالِقِ اِعْمَلْ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: لَا لِنِعَمِهِ: كُنْ

افسر ہیں۔ تو کام تو دوزخیوں کے سے کرتا ہے اور توقع رکھتا ہے اللہ عزوجل سے جنت کی۔ تعجب ہے کہ عمل کے بغیر جنت کی آرزو کس طرح کرتا ہے؟ اہلِ جنت تو وہ دنیا میں اہلِ دل تھے کہ دل سے کام کئے تھے نہ کہ صرف اعضاء سے۔ قلب کی موافقت کے بغیر عمل کیا کام دے سکتا ہے؟ ریاکار اپنے اعضاء سے عمل کرتا ہے اور مخلص اپنے قلب اور اپنے جوارح دونوں سے عمل کرتا ہے اور اعضاء سے بھی پہلے قلب سے عمل کرتا ہے۔ مومن زندہ ہے اور منافق مُردہ۔ مومن عمل کرتا ہے اللہ عزوجل کے لئے اور منافق عمل کرتا ہے مخلوق کے لئے کہ اپنے عمل پر انھیں سے عطا اور مدح چاہتا ہے مومن کا عمل ظاہر میں بھی ہے اور باطن میں بھی خلوت میں بھی اور جلوت میں بھی راحت میں بھی اور تکلیف میں بھی اور منافق کا عمل فقط جلوت میں ہے۔ اس کا عمل صرف راحت کے وقت ہے اور جب تکلیف کا وقت آتا ہے تو نہ اسکا عمل رہتا ہے نہ حق تعالےٰ کی معیت۔ نہ اللہ عزوجل پر ایمان رہتا ہے اور نہ اسکے رسولوں اور کتابوں پر۔ نہ وہ حشر ونشر کو یاد رکھتا ہے اور نہ حساب وکتاب کو۔ اسکا مسلمان ہونا صرف اسلئے ہے کہ دُنیا میں اسکا سر اور مال محفوظ رہے۔ اسلئے نہیں ہے کہ آخرت میں اس آگ سے محفوظ رہے جو حق تعالیٰ کا عذاب ہے اسکا روزہ نماز اور علم پڑھنا لوگوں کے ہی روبرو ہے پس جب ان سے جُدا ہوکر خلوت میں جاتا ہے تو اُسی اپنے شغل اور کفر کی طرف لوٹ آتا ہے۔ یا اللہ ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس حالت سے اور تجھ سے سوال کرتے ہیں اخلاص کا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی آمین صاحبزادہ۔ اعمال میں اخلاص اختیار کر اور اپنے عمل سے اور نیز اس پر خلق یا خالق سے اسکا معاوضہ چاہنے سے نظر اُٹھالے عمل کر خاص اللہ کے لئے نہ کہ اسکی نعمتوں کے لئے ان لوگوں میں سے بن

بِنَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۞ اُطْلُبْ وَجْهَهٗ حَتّٰى
يُعْطِيَكَ ۞ فَاِذَا اَعْطَاكَ ذٰلِكَ حَصَلَ لَكَ
الْجَنَّةُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۞ فِى الدُّنْيَا
اَلْقُرْبُ مِنْهُ ۞ وَفِى الْاٰخِرَةِ اَلنَّظَرُ اِلَيْهِ
وَالْجَزَاءُ الْمَوْعُوْدَةُ ۞ بَيْعٌ وَّضَمَانٌ يَا
غُلَامُ سَلِّمْ نَفْسَكَ وَمَالَكَ اِلٰى يَدِ قَدَرِهٖ
وَحُكْمِهٖ وَقَضَائِهٖ ۞ سَلِّمِ الْمُشْتَرٰى اِلَى
الْمُشْتَرِىْ ۞ وَغَدًا يُعْطِيْكَ الثَّمَنَ ۞ عِبَادَ
اللّٰهِ ۞ سَلِّمُوْا نُفُوْسَكُمْ اِلَيْهِ الثَّمَنَ وَ
الْمُثْمَنَ ۞ قُوْلُوا النَّفْسُ وَالْمَالُ وَالْجَنَّةُ
لَكَ ۞ وَمَا سِوَاكَ لَكَ ۞ مَا نُرِيْدُ شَيْئًا سِوَاكَ
اَلْجَارُ قَبْلَ الدَّارِ ۞ اَلرَّفِيْقُ قَبْلَ الطَّرِيْقِ
يَا مَنْ يُّرِيْدُ الْجَنَّةَ ۞ شِرَاؤُهَا وَعِمَارَتُهَا
اَلْيَوْمَ ۞ لَا غَدًا ۞ اَكْثِرْ اَنْهَارَهَا وَاَجْرِ
الْمَاءَ فِيْهَا الْيَوْمَ ۞ لَا غَدًا يَا قَوْمُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَتَقَلَّبُ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۞
يَوْمَ تَزِلُّ فِيْهِ الْاَقْدَامُ ۞ كُلُّ وَاحِدٍ
مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَقُوْمُ عَلٰى قَدَمِ اِيْمَانِهٖ
وَتَقْوَاهُ ثَبَاتُ الْاَقْدَامِ عَلٰى قَدْرِ الْاِيْمَانِ
فِىْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ ۞
كَيْفَ ظَلَمَ ۞ وَيَعَضُّ الْمُفْسِدُ عَلٰى يَدَيْهِ
كَيْفَ اَفْسَدَ وَلَمْ يُصْلِحْ ۞ كَيْفَ اَبَقَ مِنْ
مَوْلَاهُ يَا غُلَامُ لَا تَغْتَرَّ
بِعَمَلٍ ۞ فَاِنَّ
الْاَعْمَالَ

جو اس کی ذات کے طالب ہیں تو بھی اس کی ذات کا طالب بنا رہ یہاں تک کہ وہ تجھ کو عطا فرما دے۔ پس جب وہ تجھ کو اپنی ذات عطا فرمادے گا تو دُنیا اور آخرت دونوں جگہ تجھ کو جنّت مل جائے گی کہ دُنیا میں اس کا قُرب اور آخرت میں اس کا دیدار اور وہ جزا جس کا وعدہ ہے۔ یہ ایک بیع ہے اور ضمانت (جو خریدار بنے گا اُس تک بیع پہونچانے کا خدا ضامن ہے) صاحبزادہ۔ اپنے نفس اور اپنے مال کو اس کے حُکم اور قضاء و قدر کے سپرد کردے۔ (سودا یعنی جان و مال اور اعمال جن کی قیمت جنّت قرار پائی ہے) خریدار (یعنی حق تعالیٰ) کے حوالہ کر دے۔ کل کو وہ قیمت تجھے دیدیگا اے اللہ کے بندو۔ اپنے نفسوں کو اس کے حوالہ کرو۔ قیمت بھی اسی کے حوالہ اور سودا بھی اسی کے حوالہ۔ یوں کہدو کہ نفس بھی تیرا مال بھی تیرا اور جنّت بھی تیری اور تیرا ماسوا سب کچھ تیرا۔ ہم کچھ بھی نہیں چاہتے سوا تیرے۔ پڑوسی حاصل کرو مکان سے پہلے اور رفیق حاصل کرو راستہ سے پہلے۔ اے وہ شخص جو جنّت چاہتا ہے اس کی خریداری اور آبادی کے لئے آج کا دن ہے کل کا دن نہیں ہے۔ پس آجکل (عمل کرکے جتنا ہوسکے) بڑھا لو اس کی نہروں کو اور بہالو ان میں پانی۔ کل (قیامت) کو یہ نصیب نہ ہوگا (کیونکہ وہ جزا کا دن ہوگا نہ کہ عمل کا) صاحبو۔ قیامت کا دن قلوب کو اور ابصار کو اُلٹ پلٹ دے گا۔ وہ ایسا دن ہے جس میں بہتیرے پاؤں پھسلیں گے۔ مومنین میں سے ہر شخص اپنے ایمان اور تقوے کے قدم پر کھڑا ہوگا اور قدموں کا جماؤ ایمان کی مقدار کے موافق ہوگا اس دن ستمگار اپنے ہاتھوں کو کاٹ کاٹ کھائے گا کہ آہ کیسا ستم کیا۔ مُفسد اپنے ہاتھوں کو کاٹ کاٹ کھائے گا کہ کیسا فساد مچایا اور اصلاح نہ کی۔ اپنے آقا سے کیسا بھاگا پھرا (اور توبہ نہ کی) صاحبزادہ۔ کسی عمل پر مغرور مت ہو کیونکہ اعمال کا

بِخَوَاتِيمِهَا ؛ عَلَيْكَ بِسُؤَالِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُصْلِحَ خَاتِمَتَكَ ؛ وَيَقْبِضَكَ عَلَى أَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَيْهِ ، إِيَّاكَ ثُمَّ إِيَّاكَ إِذَا تُبْتَ أَنْ تَنْقُضَ ثُمَّ تَرْجِعَ إِلَى الْمَعْصِيَةِ ، لَا تَرْجِعْ عَنْ تَوْبَتِكَ بِقَوْلِ قَائِلٍ ، لَا تُوَافِقْ نَفْسَكَ وَهَوَاكَ وَطَبْعَكَ وَتُخَالِفْ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ ؛ الْمَعْصِيَةُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ ، وَغَدًا إِذَا عَصَيْتَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ يَخْذُلُكَ وَلَا يَنْصُرُكَ اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا بِطَاعَتِكَ ؛ وَلَا تَخْذُلْنَا بِمَعْصِيَتِكَ ؛ وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اَلْمَجْلِسُ الثَّامِنُ عَشَرَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بُكْرَةَ الْأَحَدِ بِالرِّبَاطِ سَادِسَ عَشَرَ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ بَعْدَ كَلَامٍ قَدْ أَخْبَرَكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِجِهَادَيْنِ ؛ ظَاهِرٌ وَبَاطِنٌ ؛ فَالْبَاطِنُ جِهَادُ النَّفْسِ وَالْهَوَى وَالطَّبْعِ وَالشَّيْطَانِ ، وَالتَّوْبَةُ عَنِ الْمَعَاصِي وَالزَّلَّاتِ ، وَالثَّبَاتُ عَلَيْهَا ؛ وَتَرْكُ الشَّهَوَاتِ الْمُحَرَّمَاتِ وَالظَّاهِرُ جِهَادُ الْكُفَّارِ وَالْمُعَانِدِينَ لَهُ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُقَاسَاةُ سُيُوفِهِمْ وَرِمَاحِهِمْ وَسِهَامِهِمْ يَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ فَالْجِهَادُ الْبَاطِنُ أَصْعَبُ مِنَ الْجِهَادِ الظَّاهِرِ ، لِأَنَّهُ شَيْءٌ مُلَازِمٌ مُتَكَرِّرٌ ؛ وَكَيْفَ لَا يَكُونُ أَصْعَبَ مِنَ الْجِهَادِ الظَّاهِرِ وَهُوَ قَطْعُ مَأْلُوفَاتِ النَّفْسِ مِنَ الْمُحَرَّمَاتِ وَهِجْرَانُهَا ؛ وَامْتِثَالُ أَوَامِرِ الشَّرْعِ۔

اعتبار خاتمہ پر ہے حق تعالیٰ سے یہ درخواست لازمی سمجھ کہ وہ تیرا خاتمہ بخیر فرما دے اور اس عمل پر تیری روح قبض فرما دے جو اسکو سب سے زیادہ پیارا ہو۔ جب تو توبہ کرے تو بچ اور بہت بچ کہ اس کو توڑ بیٹھے اور پھر معصیت کی طرف لوٹ جائے کوئی بھی کہے تو اپنی توبہ سے ہرگز رجوع مت کر۔ اپنے نفس اپنی خواہش اور اپنی طبیعت کی موافقت میں اللہ عزوجل کی مخالفت نہ کر بس معصیت آجتک تھی اور (توبہ کے بعد) کل کو جب تو حق تعالے کی معصیت کریگا تو وہ تجھ کو رسوا فرمائیگا اور تیری مدد نہ کریگا۔ اے میرے اللہ ہماری مدد فرما اپنی اطاعت کی توفیق دیکر اور ہم کو رسوا نہ فرما اپنی معصیت سے اور ہمکو عطا فرما دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہمکو بچا دوزخ کے عذاب سے۔

اٹھارویں مجلس

(وقت صبح ؛ یوم یک شنبہ ۱۶ ذیقعدہ ۵۴۵ھ خانقاہ شریف)

حق تعالےٰ نے تجھ کو دو جہادوں کی اطلاع دی ہے۔ ایک ظاہری اور ایک باطنی پس باطنی جہاد تو نفس و خواہش اور طبیعت و شیطان سے لڑنا معصیتوں اور لغزشوں سے توبہ کرنا۔ اس توبہ پر قائم رہنا اور شہوتوں اور حرام چیزوں کا ترک کرنا ہے اور ظاہری جہاد اُن کافروں سے لڑنا ہے جو عناد رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ان کی تلواروں اور انکی برچھیوں اور انکے تیروں کی سختیوں کا جھیلنا کہ قتل کریں اور قتل کئے جاویں پس جہاد باطن زیادہ سخت ہے جہاد ظاہر سے۔ اسلئے کہ وہ ہر وقت اور بار بار کا جہاد ہے اور جہاد ظاہر سے زیادہ سخت کیوں نہ ہو جبکہ وہ نام ہے تمام اُلفت و رغبت والی حرام چیزوں کے قطع کرنیکا اور انکے چھوڑنے کا۔ اور شریعت کے جملہ احکام بجالانے اور تمام

وَالْاِنْتِہَاءُ عَنْ نَہْیِہٖ ۞ فَمَنِ امْتَثَلَ اَمْرَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فِی الْجِہَادَیْنِ حَصَلَتْ لَہُ الْمُجَازَاۃُ دُنْیَا وَاٰخِرَۃً ۞ اَلْجِرَاحَاتُ فِیْ جَسَدِ الشَّہِیْدِ کَالْفَصْدِ فِیْ یَدِ اَحَدِکُمْ ۞ لَا اَلَمَ لَہَا عِنْدَہٗ وَالْمَوْتُ فِیْ حَقِّ الْمُجَاہِدِ لِنَفْسِہِ التَّائِبِ مِنْ ذُنُوْبِہٖ ۞ کَشُرْبِ الْعَطْشَانِ لِلْمَاءِ الْبَارِدِ یَا قَوْمُ مَا نُکَلِّفُکُمْ بِشَیْءٍ اِلَّا وَ نُعْطِیْکُمْ خَیْرًا مِّنْہُ ۞ اَلْمُرَادُ کُلُّ لَحْظَۃٍ لَہٗ اَمْرٌ وَّ نَہْیٌ یَخُصُّہٗ مِنْ حَیْثُ قَلْبِہٖ ۞ بِخِلَافِ بَقِیَّۃِ الْخَلْقِ ۞ بِخِلَافِ الْمُنَافِقِیْنَ ۞ اَعْدَاءِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلِہٖ ۞ بِجَہْلِہِمْ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَاوَتِہِمْ لَہٗ یَدْخُلُوْنَ النَّارَ ۞ کَیْفَ لَا یَدْخُلُوْنَہَا ۞ وَقَدْ کَانُوْا فِی الدُّنْیَا یُخَالِفُوْنَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَیُوَافِقُوْنَ نُفُوْسَہُمْ وَاَہْوِیَتَہُمْ وَطِبَاعَہُمْ وَعَادَاتِہِمْ وَشَیَاطِیْنَہُمْ وَیُؤْثِرُوْنَ دُنْیَاہُمْ عَلٰی اُخْرَاہُمْ ۞ کَیْفَ لَا یَدْخُلُوْنَ النَّارَ وَقَدْ سَمِعُوْا ہٰذَا الْقُرْاٰنَ وَلَمْ یُؤْمِنُوْا بِہٖ ۞ وَلَمْ یَعْمَلُوْا بِاَوَامِرِہٖ ۞ وَیَنْتَہُوْا عَنْ نَوَاہِیْہِ یَا قَوْمِ اٰمِنُوْا بِہٰذَا الْقُرْاٰنِ وَاعْمَلُوْا بِہٖ ۞ وَاَخْلِصُوْا فِیْ اَعْمَالِکُمْ ۞ لَا تُرَاءُوْا وَلَا تُنَافِقُوْا فِیْ اَعْمَالِکُمْ وَلَا تَطْلُبُوا الْحَمْدَ مِنَ الْخَلْقِ وَالْاَعْوَاضَ عَلَیْہَا مِنْہُمْ ۞

ممنوعات سے باز رہنے کا۔ تو جس شخص نے دونوں جہادوں کے متعلق حق تعالےٰ کے حکم کی تعمیل کی اس کو دنیا اور آخرت دونوں جگہ انعام ملا۔ شہید کے بدن میں جو زخم لگتے ہیں وہ ایسے ہیں جیسے تم میں سے کسی شخص کے ہاتھ میں فصد کھولی جائے کہ شہید کو اُن کا ذرا بھی درد نہیں ہوتا اور اپنے نفس پر جہاد کرنے والے اور گناہوں سے توبہ کرنے والے شخص کے حق میں موت ایسی ہے جیسے پیاسے آدمی کا ٹھنڈا پانی پینا (کہ تکلیف تو درکنار وصال محبوب کا وسیلہ ہونے کے سبب پیاری معلوم ہوتی ہے) **صاحبو** ہم تمکو جس شے کی تکلیف دیتے ہیں اس سے بہتر تمکو عطا بھی کر دیتے ہیں (پس جہاد نفس کی تکلیف سے گھبراؤ مت کہ دشمن نفس کے بدلے دوست نفس ملیگا (اور دنیا کی ناپائدار لذتوں کے بدلہ آخرت کی پائدار لذتیں) محبوب کے لئے ہر لحظہ ایک خاص امر اور خاص نہی ہے جو بلحاظ قلب اسی کے لئے مخصوص ہے۔ بخلاف باقی مخلوق کے (کہ وہ صرف ظاہری احکام شریعت کے مکلف ہیں) اور بخلاف منافقوں کے کہ جو خدا و رسول کے دشمن ہیں کہ حق تعالےٰ سے ناآشنا اور دشمنی رکھنے کے سبب دوزخ میں جائیں گے (پس انکو موت سے گھبراہٹ ہوتی ہے) اور کیوں نہ جائیں جبکہ یہ لوگ دُنیا میں مخالفت کرتے رہے حق تعالیٰ کی اور موافقت کرتے رہے اپنے نفسوں اپنی خواہشوں اپنی طبیعتوں اپنی عادتوں اور اپنے شیطانوں کی اور ترجیح دیتے رہے اپنی دنیا کو اپنی آخرت پر وہ دوزخ میں کیوں نہ جائیں حالانکہ انہوں نے قرآن کو سُنا اور اس پر ایمان نہ لائے نہ اسکے احکام پر عمل کیا اور نہ اس کی منہیات سے باز آئے **صاحبو** اس قرآن پر ایمان لاؤ اور اسپر عمل کرو اور اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کرو۔ نہ اپنے اعمال میں ریاکار و منافق بنو اور نہ مخلوق سے مدح اور اعمال پر معاوضہ چاہو

أُحَادٌ أَفْرَادٌ مِّنَ الْخَلْقِ ؛ يُؤْمِنُوْنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ يَعْمَلُوْنَ بِهٖ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ وَلِهٰذَا قَلَّ الْمُخْلِصُوْنَ وَكَثُرَ الْمُنَافِقُوْنَ ؛ مَا أَكْسَلَكُمْ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ وَأَقْوَاكُمْ فِيْ طَاعَةِ عَدُوِّهٖ وَعَدُوِّكُمُ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ؛ اَلْقَوْمُ يَتَمَنَّوْنَ أَنْ لَّا يَخْلُوْا مِنْ تَكَالِيْفِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ عَلِمُوْا أَنَّ فِي الصَّبْرِ عَلٰى تَكَالِيْفِهٖ وَأَقْضِيَتِهٖ وَأَقْدَارِهٖ خَيْرًا كَثِيْرًا ؛ دُنْيَا وَّاٰخِرَةً ؛ يُوَافِقُوْنَهٗ فِيْ تَصَارِيْفِهٖ وَتَقَالِيْبِهٖ ؛ تَارَةً فِي الصَّبْرِ وَتَارَةً فِي الشُّكْرِ ؛ وَتَارَةً فِي الْقُرْبِ وَتَارَةً فِي الْبُعْدِ تَارَةً فِي التَّعَبِ وَتَارَةً فِي الرَّاحَةِ تَارَةً فِي الْغِنٰى وَتَارَةً فِي الْفَقْرِ ؛ تَارَةً فِي الْعَافِيَةِ وَتَارَةً فِي الْمَرَضِ ؛ كُلُّ أُمْنِيَّتِهِمْ حِفْظُ قُلُوْبِهِمْ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا هُوَ أَهَمُّ الْأَشْيَاءِ إِلَيْهِمْ ؛ يَتَمَنَّوْنَ سَلَامَتَهُمْ وَسَلَامَةَ الْخَلْقِ مَعَ الْخَالِقِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ مَا يَزَالُوْنَ يَسْأَلُوْنَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ مَصَالِحِ الْخَلْقِ يَا غُلَامُ كُنْ صَحِيْحًا ؛ تَكُنْ فَصِيْحًا ؛ كُنْ صَحِيْحًا فِي الْحُكْمِ ؛ كُنْ فَصِيْحًا فِي الْعِلْمِ ؛ كُنْ صَحِيْحًا فِي السِّرِّ ؛ تَكُنْ فَصِيْحًا فِي الْعَلَانِيَةِ ؛ كُلُّ السَّلَامَةِ فِيْ طَاعَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ وَهِيَ امْتِثَالُ جَمِيْعِ مَا أَمَرَ بِهٖ وَالْاِنْتِهَاءُ عَنْ جَمِيْعِ مَا نَهٰى عَنْهُ ؛ وَالصَّبْرُ عَلٰى جَمِيْعِ مَا قَضٰى بِهٖ ؛ مَنِ اسْتَجَابَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَجَابَهٗ ؛ مَنْ أَطَاعَهٗ طَوَّعَ لَهٗ جَمِيْعَ خَلْقِهٖ ؛ يَا قَوْمُ اقْبَلُوْا مِنِّيْ ؛ فَإِنِّيْ نَاصِحٌ لَّكُمْ ؛ أَنَا نَاحِيَةٌ عَنِّيْ وَعَنْكُمْ فِيْ جَمِيْعِ مَا أَنَا فِيْهِ ؛ أَنَا نَاحِيَةٌ عَنْهُ أَنْظُرُ بِهٖ عَلٰى

مخلوق میں بہت ہی کم ہیں وہ لوگ جو اس قرآن پر ایمان لاتے اور خالص اللہ کے لئے اس پر عمل کرتے ہیں اور اسی لئے اخلاص والوں کی قلت ہے اور نفاق والوں کی کثرت۔ تم لوگ کس درجہ سست ہو اللہ کی اطاعت میں اور کس درجہ چست ہو اللہ کے دشمن شیطان لعین کی طاعت میں۔ اہل اللہ تمنائیں کرتے ہیں کہ تکالیفِ خداوندی سے کبھی خالی نہ رہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اسکی تکلیف اور اسکے قضاؤ قدر پر صابر رہنے میں دنیا اور آخرت کی بہت کچھ بھلائی ہے۔ وہ موافقت کرتے ہیں حق تعالیٰ کی اس کے تصرفات اور اسکی تبدیلیوں میں۔ وہ کبھی صبر میں ہیں اور کبھی شکر میں کبھی قرب میں اور کبھی بعد میں کبھی مشقت میں کبھی راحت میں، کبھی تونگری میں کبھی فقر میں۔ کبھی عافیت میں اور کبھی مرض میں ان کی ساری آرزو اپنے قلوب کی حق تعالیٰ کے ساتھ حفاظت رکھنا ہے یہی انکے نزدیک سب سے زیادہ اہم ہے۔ تمنائیں کرتے ہیں کہ کاش ان کو اور ساری مخلوق کو حق تعالےٰ کے ساتھ سلامتی نصیب ہو وہ ہمیشہ حق تعالیٰ سے مخلوق کی بہبودی کا سوال کرتے ہیں۔ **صاحبزادہ** صحیح بن کہ فصیح ہو جائیگا تو حکم میں صحیح بن (کہ تعمیل میں کوتاہی نہ ہو) علم میں فصیح بنجائیگا (کہ اس کے چشمے زبان سے جاری ہو پڑینگے) پوشیدہ صحیح بن علانیہ فصیح بن جائیگا۔ ساری سلامتی حق تعالےٰ کی طاعت میں ہے کہ جو کچھ بھی وہ فرمائے سب کی تعمیل ہو اور جس شے سے بھی منع فرمائے اس سے باز رہے اور بحکم قضا و قدر جو صادر فرمائے اس پر صبر ہو جو شخص اللہ کی بات مانتا ہے تو اللہ اسکی بات مانتا ہے اور جو اللہ کی طاعت کرتا ہے اللہ اپنی ساری مخلوق کو اسکا مطیع بنا دیتا ہے صاحبو میرا کہنا مانو میں تمہارا خیرخواہ ہوں۔ میں جس حالت میں ہوں یکسو ہوں اپنے وجود سے اور تم سے میں اس سے الگ ہوں کہ سیر کرتا رہتا ہوں افعال

نَعْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ وَفِيْكُمْ ۔ لَا تَتَّهِمُوْنِيْ ۔ فَإِنِّيْ أُرِيْدُ لَكُمْ مَا أُرِيْدُ لِنَفْسِيْ ۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ لَا يَكْمُلُ الْمُؤْمِنُ إِيْمَانَهُ حَتّٰى يُرِيْدَ لِأَخِيْهِ الْمُسْلِمِ مَا يُرِيْدُهُ لِنَفْسِهِ هٰذَا قَوْلُ أَمِيْرِنَا وَرَئِيْسِنَا وَكَبِيْرِنَا وَقَائِدِنَا وَسَفِيْرِنَا وَشَفِيْعِنَا مُقَدَّمِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ مِنْ زَمَانِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔ قَدْ نَفٰى كَمَالَ الْإِيْمَانِ عَمَّنْ لَا يُحِبُّ لِأَخِيْهِ الْمُسْلِمِ مِثْلَ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ ۔ إِذَا أَحْبَبْتَ لِنَفْسِكَ أَطْيَبَ الْأَطْعِمَةِ وَأَحْسَنَ الْكِسْوَةِ وَأَطْيَبَ الْمَنَازِلِ وَأَحْسَنَ الْوُجُوْهِ وَكَثْرَةَ الْأَمْوَالِ ۔ وَأَحْبَبْتَ لِأَخِيْكَ الْمُسْلِمِ بِالضِّدِّ مِنْ ذٰلِكَ ۔ فَقَدْ كَذَبْتَ فِيْ دَعْوَاكَ كَمَالَ الْإِيْمَانِ ۔ يَا قَلِيْلَ التَّدْبِيْرِ ۔ لَكَ جَارٌ فَقِيْرٌ ۔ وَلَكَ أَهْلٌ فُقَرَاءُ ۔ وَلَكَ مَالٌ عَلَيْهِ زَكَاةٌ ۔ وَلَكَ رِبْحٌ كُلَّ يَوْمٍ رِبْحٌ فَوْقَ رِبْحٍ ۔ وَمَعَكَ قَدْرٌ يَزِيْدُ عَلٰى قَدْرِ حَاجَتِكَ إِلَيْهِ ۔ فَتَمْنَعُكَ لَهُمْ عَنِ الْعَطَاءِ هُوَ الرِّضَا بِمَا هُمْ فِيْهِ مِنَ الْفَقْرِ ۔ وَلٰكِنْ إِذَا كَانَ نَفْسُكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانُكَ وَرَاءَكَ ۔ فَلَا جَرَمَ لَا يَسْهُلُ عَلَيْكَ فِعْلُ الْخَيْرِ ۔ مَعَكَ قُوَّةُ حِرْصٍ وَكَثْرَةُ أَمَلٍ وَحُبُّ الدُّنْيَا وَقِلَّةُ تَقْوٰى وَإِيْمَانٍ ۔

أَنْتَ مُشْرِكٌ بِكَ وَبِمَالِكَ وَبِالْخَلْقِ ۔
وَمَا عِنْدَكَ خَبَرٌ ۔ مَنْ كَثُرَتْ
رَغْبَتُهُ فِي
الدُّنْيَا ۔

خداوندی کی جو میرے اور تمہارے اندر وقوع میں آتے ہیں مجھ کو متہم مت کرو۔ کیونکہ تمہارے لئے وہی چاہتا ہوں جو اپنے نفس کے لئے چاہتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "مومن کا ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی نہ چاہے جو اپنے نفس کے لئے چاہتا ہے" یہ ارشاد ہے ہمارے سردار کا ہمارے افسر کا ہمارے حاکم کا ہمارے سپہ سالار کا ہمارے سفیر کا ہمارے شفیع کا اور اُس پیارے رسول کا جو زمانۂ آدم سے لے کر قیامت تک کے سارے پیغمبروں اور نبیوں کا سردار ہے۔ کہ نفی فرمادی کمال ایمان کی اس شخص سے جو اپنے مُسلمان بھائی کے لئے اُس جیسی چیز کو محبوب نہ سمجھے جس کو اپنے لئے محبوب سمجھ رہا ہے۔ پس جب تو نے اپنے نفس کے لئے تو مزے دار کھانے اور نفیس کپڑے اچھے مکان۔ حسین صورتیں اور ہر قسم کے بکثرت اموال کو محبوب سمجھا اور اپنے بھائی مسلمان کے لئے ان کے برخلاف پسند کیا تو اپنے کمال ایمان کے دعوے میں تو جھوٹا ہے۔ اے کم عقل تیرا پڑوسی فقیر ہے اور تیرے متعلقین حاجتمند ہیں اور تیرے پاس اِتنا مال موجود ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہے اور تجکو (تجارت میں) ہر روز نفع حاصل ہوتا ہے جو دن بدن روبہ ترقی ہے اور تیرے پاس تیری ضرورت سے زائد موجود ہے اس پر بھی ان کو نہ دینا درحقیقت ان کے فقر پر جس میں وہ مُبتلا ہیں رضامند ہونا ہے (اور یہی دعویٰ کمالِ ایمان کے کذب کی شناخت ہے) لیکن جب تیرا نفس تیری خواہش اور تیرا شیطان تیرے پیچھے لگا ہوا ہے تو بے شک خیرات کرنا تجھ کو آسان نہیں۔ تیرے ساتھ تو حرص کی قوت اُمیدوں کی کثرت دُنیا کی محبّت اور تقوے اور ایمان کی قلت لگی ہوئی ہے تو اپنے نفس اپنے مال اور مخلوق کو شریک خدا بنائے ہوئے ہے اور تجھ کو خبر نہیں۔ جس نفس میں دُنیا کی رغبت زیادہ ہوئی

وَاشْتَدَّ حِرْصُهٗ عَلَيْهَا وَنَسِيَ الْمَوْتَ وَلِقَاءَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ ۞ فَقَدْ تَشَبَّهَ بِالْكُفَّارِ الَّذِيْنَ قَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ ۞ كَاَنَّكَ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ ۞ وَلٰكِنْ قَدْ تَحَلَّيْتَ بِالْاِسْلَامِ ۞ وَقَدْ حَقَنْتَ دَمَكَ بِالشَّهَادَتَيْنِ ۞ وَوَافَقْتَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ عَادَةً ۞ لَا عِبَادَةً ۞ يُظْهِرُ لِلنَّاسِ اِنَّكَ تَقِيٌّ ۞ وَقَلْبُكَ فَاجِرٌ ۞ مَا يَنْفَعُكَ ذٰلِكَ **يَا قَوْمِ** اَيْشٍ يَنْفَعُكُمُ الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ بِالنَّهَارِ ۞ وَالْاِفْطَارُ عَلَى الْحَرَامِ بِاللَّيْلِ ثُمَّ تَصُوْمُوْنَ بِالنَّهَارِ ۞ وَتَعْصُوْنَ بِاللَّيْلِ ۞ يَا اٰكِلَةَ الْحَرَامِ ۞ اَنْتُمْ تَمْنَعُوْنَ نُفُوْسَكُمْ شُرْبَ الْمَاءِ بِالنَّهَارِ ثُمَّ تَفْطِرُوْنَ عَلٰى دِمَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ ۞ وَمِنْكُمْ مَنْ يَصُوْمُ بِالنَّهَارِ ۞ وَيَفْسُقُ بِاللَّيْلِ ۞ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞ اَنَّهٗ قَالَ لَا تَخْذُلُ اُمَّتِيْ مَا عَظَّمُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ ۞ تَعْظِيْمُهُ التَّقْوٰى فِيْهِ ۞ وَاَنْ تَصُوْمُوْهُ لِوَجْهِ اللّٰهِ ۞ مَعَ حِفْظِ حُدُوْدِ الشَّرْعِ ۞ **يَا غُلَامُ** صُمْ ۞ وَاِذَا اَفْطَرْتَ وَاسِ الْفُقَرَاءَ بِشَيْءٍ مِّنْ اِفْطَارِكَ ۞ لَا تَاْكُلْ وَحْدَكَ فَاِنَّ مَنْ اَكَلَ وَحْدَهٗ وَلَمْ يُطْعِمْ ۞ يُخَافُ عَلَيْهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُدْيَةِ

يَا قَوْمِ تَشْبَعُوْنَ ۞ وَ
جِيْرَانُكُمْ جِيَاعٌ ۞

اور اس پر حرص بڑھی اور وہ مرنے اور حق تعالیٰ سے ملنے کو بھولا اور حلال و حرام میں تمیز نہ کی پس وہ ان کافروں کے مشابہ ہو گیا جنہوں نے کہا تھا کہ بس ہماری زندگی تو یہی دُنیا کی زندگی ہے اور ہم کو نہیں ہلاک کرتا مگر زمانہ۔ گویا انھیں میں سے ایک تو بھی ہے مگر تو نے اسلام کا زیور پہن لیا ہے اور کلمۂ شہادت سے اپنی جان کو (جہاد و قتل سے) محفوظ کر لیا اور نماز و روزہ میں مسلمانوں کی محض عادت کے درجہ میں موافقت کرنے لگا ہے نہ کہ بطور عبادت۔ تو لوگوں سے ظاہر کرتا ہے کہ متقی ہے حالانکہ تیرا قلب فاجر ہے یہ تجھ کو فائدہ مند نہ ہوگا **صاحبو** (روزہ دار بن کر) دن بھر بھوکا اور پیاسا رہنا اور رات کو حرام پر افطار کرنا تم کو کیا کار آمد ہوگا؟ دن کو تم روزے رکھتے ہو اور رات کو معصیتیں کرتے ہو۔ اے حرام خورو۔ تم دن میں تو اپنے نفسوں کو پانی پینے سے روکتے ہو اور جب افطار کا وقت آتا ہے تو مسلمانوں کے خون سے افطار کرتے ہو (کہ ان پر ظلم کر کے اور ان کے دل کڑھا کر جو مال حاصل کیا اسکو نگلتے ہو) اور بعض تم میں وہ ہیں جو دن بھر روزہ دار بنے رہتے ہیں اور رات کو فاسق فاجر بن جاتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میری اُمّت ذلیل و خوار نہ ہوگی جب تک کہ ماہ رمضان کی عظمت کرتی رہے گی۔ اس کی عظمت یہ ہے کہ اس میں تقوی ہو اور یہ کہ اسمیں روزہ رکھو خالص اللہ واسطے شریعت کی حدود کی حفاظت کے ساتھ **صاحبزادہ** روزہ رکھ اور جب افطار کرے تو اپنی افطاری میں سے کچھ فقراء کو بھی دیا کر۔ تنہا مت کھا کیونکہ جو شخص تنہا کھاتا ہے اور دوسرے کو کھلاتا نہیں اس پر اندیشہ ہے محتاج اور بھیک منگا بن جانیکا **صاحبو**! افسوس کہ تم سیر ہو کر کھاتے ہو حالانکہ تمہارے پڑوسی بھوکے ہیں او۔

وَتَدَّعُوْنَ اَنَّكُمْ مُؤْمِنُوْنَ ؛ مَا صَحَّ اِيْمَانُكُمْ
يَكُوْنُ بَيْنَ يَدَىْ اَحَدِكُمْ طَعَامٌ كَثِيْرٌ
يَفْضُلُ عَنْهُ ؛ وَعَنْ اَهْلِهٖ وَيَقِفُ السَّائِلُ
عَلٰى بَابِهٖ ؛ وَيُرَدُّ خَائِبًا ؛ عَنْ قَرِيْبٍ تُبْصِرُ
خَبَرَكَ ؛ عَنْ قَرِيْبٍ تَصِيْرُ مِثْلَهٗ ؛ وَتُرَدُّ
كَمَا رَدَدْتَهٗ مَعَ الْقُدْرَةِ عَلٰى عَطَائِهٖ وَيْحَكَ
هَلَّا قُمْتَ وَاَخَذْتَ مَا بَيْنَ يَدَيْكَ وَاَعْطَيْتَهٗ
تَجْمَعُ بَيْنَ الْحَالَيْنِ ؛ اَلتَّوَاضُعُ فِىْ قِيَامِكَ
وَالْعَطَاءُ مِنْ مَالِكَ ؛ نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ
تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ كَانَ يُعْطِى السَّائِلَ بِيَدِهٖ ؛
وَيَعْلِفُ نَاقَتَهٗ ؛ وَيَحْلُبُ شَاتَهٗ ؛ وَيَخِيْطُ
قَمِيْصَهٗ ؛ كَيْفَ تَدَّعُوْنَ مُتَابَعَتَهٗ ؛ وَاَنْتُمْ
تُخَالِفُوْنَهٗ فِىْ اَقْوَالِهٖ وَاَفْعَالِهٖ ؛ وَاَنْتُمْ
فِىْ دَعْوٰى عَرِيْضَةٍ ؛ بِلَا بَيِّنَةٍ ؛ يُقَالُ فِى
الْمَثَلِ ؛ اِمَّا اَنْ تَكُوْنَ يَهُوْدِيًّا خَالِصًا وَ
اِلَّا فَلَا تَتَوَلَّعْ بِالتَّوْرَاةِ ؛ وَهٰكَذَا اَقُوْلُ
لَكَ ؛ اِمَّا اَنْتَ تَاْتِىْ بِشَرَائِطِ الْاِسْلَامِ ؛
وَاِلَّا فَلَا تَقُلْ اَنَا مُسْلِمٌ ؛ عَلَيْكُمْ بِشَرَائِطِ
الْاِسْلَامِ ؛ عَلَيْكُمْ بِحَقِيْقَةِ الْاِسْلَامِ وَهِىَ
الْاِسْتِسْلَامُ بَيْنَ يَدَىِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ؛
وَاسِ الْخَلْقَ الْيَوْمَ ؛ حَتّٰى يُوَاسِيَكَ الْحَقُّ
عَزَّوَجَلَّ غَدًا بِالرَّحْمَةِ ؛ اِرْحَمْ مَنْ فِى الْاَرْضِ ؛
حَتّٰى يَرْحَمَكَ مَنْ فِى السَّمَاءِ وَقَالَ بَعْدَ كَلَامٍ
مَادُمْتَ قَائِمًا مَعَ نَفْسِكَ لَا تَصِلُ اِلٰى هٰذَا الْمَقَامِ
مَادُمْتَ تُوْصِلُ اِلَيْهَا حُظُوْظَهَا فَاَنْتَ

پھر دعویٰ یہ ہے کہ ہم مومن ہیں۔ تمہارا ایمان ہرگز صحیح نہیں حالانکہ تم میں سے ایک شخص کے سامنے اتنا زیادہ کھانا ہوتا ہے جو اس سے اور اس کے بال بچوں سے فاضل ہے۔ اور سائل دروازہ پر کھڑا رہ کر ناکام واپس ہو جاتا ہے قریب ہے وہ وقت کہ تجھ کو اپنا حال معلوم ہو جائیگا۔ عنقریب تو بھی ایسا ہی بن جائیگا کہ جس طرح دینے کی قدرت کے باوجود تو نے اس کو رد کر دیا ہے تجھ کو بھی رد کیا جائیگا۔ تجھ پر افسوس۔ تو کھڑا کیوں نہ ہو گیا کہ جو کچھ تیرے سامنے رکھا ہوا تھا اس کو اُٹھاتا اور اُسے دیدیتا کہ دونوں خصلتوں کا جامع بنجاتا یعنی خود کھڑے ہونے میں تواضع اور اپنے مال کے دینے میں سخاوت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سائل کو اپنے ہاتھ سے دیا کرتے تھے خود ہی اپنی اونٹنی کو چارہ ڈالتے۔ خود ہی اسکا دودھ دُہتے اور خود ہی اپنا کرتہ سی لیا کرتے تھے۔ تم آپکی متابعت کا دعویٰ کس طرح کرتے ہو؟ حالانکہ آپ کی مخالفت کر رہے ہو آپکے اقوال و افعال میں سب میں تمہارا دعویٰ تو بڑا لمبا چوڑا ہے مگر گواہ کوئی نہیں۔ کہاوت کہی جاتی ہے کہ یا تو خالص یہودی بن ورنہ توریت کی محبت مت بگھار۔ اسی طرح میں تجھ سے کہونگا کہ یا تو اسلام کی جملہ شرائط کا پابند ہو ورنہ یوں مت کہہ کہ میں مسلمان ہوں۔ اسلام کی شرائط بجالاؤ اور اسلام کی حقیقت یعنی حق تعالےٰ کے سامنے گردن جھکانے اور سب کچھ اسکے حوالہ کر دینے کو اختیار کرو۔ آج تو مخلوق کی غمخواری کر۔ کل کو حق تعالیٰ اپنی رحمت سے تیری غمخواری فرمائیگا۔ تو رحم کر زمین والوں پر۔ تجھ پر رحم کریگا وہ جو آسمان میں ہے (اس کے بعد کچھ اور تقریر کی اور پھر فرمایا) جبتک تو اپنے نفس کیساتھ ہے اسوقت تک اس مقام تک کبھی نہ پہنچیگا اور جبتک تم نفس کو اس کی لذتیں اور حظوظ پہنچاتا رہیگا اسوقت تک

فِی قَیْدِھَا ؛ وَفِّھَا حَقَّھَا ؛ وَامْنَعْھَا حَظَّھَا ؛
بِاِیْصَالِ الْحَقِّ اِلَیْھَا بَقَاؤُھَا وَ بِاِیْصَالِ الْحَظِّ
اِلَیْھَا ھَلَاکُھَا ؛ حَقُّھَا مَا لَا بُدَّ مِنْہُ مِنَ
الطَّعَامِ وَاللِّبَاسِ وَالشَّرَابِ وَمَوْضِعٍ تَسْکُنُ
فِیْہِ ؛ وَحَظُّھَا اللَّذَّاتُ وَالشَّھَوَاتُ ؛ خُذْ
حَقَّھَا مِنْ یَدِ الشَّرْعِ ؛ وَکِّلْ حَظَّھَا اِلَی الْقَدْرِ
وَالسَّابِقَۃِ فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ اَطْعِمْھَا
الْمُبَاحَ لَا الْحَرَامَ ؛ اُقْعُدْ عَلٰی بَابِ الشَّرْعِ
وَالْزَمْھَا بِخِدْمَتِہٖ وَقَدْ اَفْلَحْتَ ؛ اَمَا
سَمِعْتَ قَوْلَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ وَمَا اٰتَاکُمُ
الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھَاکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا
اِقْنَعْ بِالْیَسِیْرِ ؛ وَطِّنْ نَفْسَکَ عَلَیْہِ ؛ فَاِنْ جَاءَ
الْکَثِیْرُ مِنْ بَدِّ السَّابِقَۃِ وَالْعِلْمِ ؛ کُنْتَ فِیْہِ ؛
اِذَا قَنِعْتَ بِالْیَسِیْرِ مَا تَھْلِکُ نَفْسُکَ ؛ وَلَا
یَفُوْتُھَا مَا قُسِّمَ لَھَا ؛ کَانَ الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ
رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ یَقُوْلُ ؛ یَکْفِی الْمُؤْمِنَ مَا
یَکْفِی الْعُنَیْزَۃَ ؛ کَفٌّ مِّنْ حَشَفٍ ؛ وَشَرْبَۃُ
مَاءٍ ؛ اَلْمُؤْمِنُ یَتَقَوَّتُ ؛ وَالْمُنَافِقُ یَتَمَتَّعُ
اَلْمُؤْمِنُ یَتَقَوَّتُ ؛ لِاَنَّہٗ فِی الطَّرِیْقِ ؛ مَا
وَصَلَ اِلَی الْمَنْزِلِ ؛ قَدْ عَلِمَ اَنَّ لَہٗ فِی
الْمَنْزِلِ کُلَّ مَا یَحْتَاجُ اِلَیْہِ ؛ وَالْمُنَافِقُ
لَا مَنْزِلَ لَہٗ ؛ لَا مَقْصَدَ لَہٗ ؛ مَا اَکْثَرَ
تَفْرِیْطَکُمْ فِی الْاَیَّامِ وَالشُّھُوْرِ ؛ تَقْطَعُوْنَ
الْاَعْمَارَ بِلَا نَفْعٍ ؛ اَرَاکُمْ لَا تُفَرِّطُوْنَ
فِیْ دُنْیَاکُمْ ؛

تو اس کی قید میں ہے۔ اس کا حق تو اس کو پورا دے اور اسکے حظ سے اس کو باز رکھ۔ اس کا حق اس تک پہنچا دینے میں اسکی بقا ہے۔ اور اسکا حظ اس کو پہنچانے میں اسکی ہلاکت ہے۔ اسکا حق تو صرف اتنی مقدار کھانا اور پانی اور کپڑا اور پڑ رہنے کے قابل مکان ہے جس کے بغیر چارہ نہیں۔ اور اسکا حظ لذتیں او خواہشات ہیں اور اسکا حق بھی (جسکا پہنچانا ضروری ہے) شریعت کے ہاتھ سے لے اور اسکے حظ کو تقدیر اور حق تعالیٰ کے علم سابق کے حوالہ کر (کہ مقدر ہوگا تو اسی طرف سے حکماً پہنچے گا) اسکو حلال غذا کھلا۔ حرام مت کھلا۔ شریعت کے دروازہ پر بیٹھ اور پابندی کے ساتھ اس کی خدمت کرتا رہ کہ ضرور فلاح پائیگا۔ کیا تو نے حق تعالیٰ کا ارشاد نہیں سُنا کہ جو کچھ تم کو رسول دیں اسکو لو اور جس سے وہ تم کو منع کریں اس سے باز رہو۔ تھوڑے پر قناعت کر اور اسی پر اپنے نفس کو جمائے رکھ۔ پھر اگر علم سابق اور تقدیر کے ہاتھ سے زیادہ آئیگا تو اُسمیں خود ہی مشغول ہو جائیگا۔ جب تو تھوڑے پر قناعت کریگا تو تیرا نفس ہلاک نہ ہوگا اور جو کچھ اسکے مقسوم میں ہے وہ اس سے جا نہ سکے گا۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ مومن کو تو اتنی مقدار کافی ہے جتنی بکری کے بچہ کو کافی ہے یعنی ایک مٹھی ناقص چھوارے اور ایک گھونٹ پانی۔ مومن تو زادِ راہ لیتا ہے اور منافق مزے اُڑاتا ہے۔ مومن بقدرِ ضرورت لیتا ہے کیونکہ وہ راستہ میں ہے کہ پڑاؤ تک ابھی پہنچا نہیں۔ وہ جانتا ہے کہ اُس کے لئے پڑاؤ پر ضرورت کی ہر چیز موجود ہے اور منافق کا نہ کوئی پڑاؤ ہے نہ کوئی مقصد (جہاں پہنچنے کے قصد سے چلا ہو پھر اس کو دُنیا جمع کرنے میں کیوں تامل ہو) ایام اور مہینوں میں کس درجہ تمہاری کوتاہی بڑھی ہوئی ہے تم اپنی زندگیاں بیفائدہ ختم کر رہے ہو۔ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ اپنی دُنیا کے معاملہ میں تو

وَتُفَرِّطُونَ فِي أَدْيَانِكُمْ ۞ اِعْكِسُوا تُصِيبُوا ۞ الدُّنْيَا مَا بَقِيَتْ عَلَى أَحَدٍ ۞ وَهٰكَذَا لَا تَبْقَىٰ عَلَيْكُمْ **يَا قَوْمُ** أَمَعَكُمْ تَوْقِيعٌ مِّنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِالْحَيَاةِ ۞ مَا أَقَلَّ تَدْبِيرَكُمْ ۞ مَنْ يَّعْمُرُ دُنْيَا غَيْرِهٖ بِخَرَابِ أُخْرَتِهٖ ۞ يَجْمَعُ الدُّنْيَا لِغَيْرِهٖ بِتَفَرُّقِ دِيْنِهٖ ۞ يُوْقِعُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَسَخَطَهٗ عَلَيْهِ لِرِضَا مَخْلُوْقٍ مِّثْلِهٖ ۞ لَوْ عَلِمَ وَيَتَقَّنَ أَنَّهٗ مَيِّتٌ عَنْ قَرِيْبٍ ۞ حَاضِرٌ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَأَنَّهٗ مُحَاسَبٌ عَلَىٰ جَمِيْعِ تَصَرُّفَاتِهٖ ۞ لَأَقْصَرَ عَنْ كَثِيْرٍ مِّنْ أَعْمَالِهٖ ۞ عَنْ **لُقْمَانَ** الْحَكِيْمِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَنَّهٗ قَالَ لِابْنِهٖ ۞ يَا بُنَيَّ ۞ كَمَا تَمْرَضُ وَلَا تَدْرِيْ كَيْفَ تَمْرَضُ ۞ هٰكَذَا تَمُوْتُ وَلَا تَدْرِيْ كَيْفَ تَمُوْتُ ۞ أُحَذِّرُكُمْ وَأَنْهَاكُمْ وَلَا تَحْذَرُوْنَ وَلَا تَنْتَهُوْنَ ۞ يَا غَائِبِيْنَ عَنِ الْخَيْرِ ۞ مَشْغُوْلِيْنَ بِالدُّنْيَا ۞ عَنْ قَرِيْبٍ تَشُبُّ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا ۞ تَخْنُقُكُمْ ۞ وَلَا يَنْفَعُكُمْ مَّا جَمَعْتُمُوْهُ مِنْ يَّدِهَا ۞ وَلَا تَلَذُّذُكُمْ بِهَا ۞

بَلْ يَكُوْنُ جَمِيْعُ ذٰلِكَ وَبَالًا
عَلَيْكُمْ **يَا غُلَامُ** عَلَيْكَ
بِالْاِحْتِمَالِ وَقَطْعِ الشَّرِّ ۞ لِلْكَلِمَاتِ
أَخَوَاتٌ ۞ إِذَا كَلَّمَكَ وَاحِدٌ
مِّنْهُمْ كَلِمَةً ثُمَّ أَجَبْتَهٗ
عَنْهَا ۞ جَاءَتْ أَخَوَاتُهَا
ثُمَّ

کرتے نہیں اور اپنے دین کے بارے میں کوتاہیاں کرتے ہو۔ اس کا برعکس کر دو کہ راہ صواب پر آجاؤ گے۔ دُنیا کسی کے پاس بھی نہیں رہی اور اسی طرح تمہارے پاس بھی نہ رہے گی۔
صاحبو۔ کیا تمہارے پاس حق تعالیٰ کی طرف سے زندگی کا کوئی پروانہ آگیا ہے؟ تمہاری انجام بینی کس درجہ کمزور ہو گئی؟ (کہ موت سے اطمینان ایک سانس بھی نہیں اور سامان ہے ہزارہا برسوں کا) جو شخص اپنی آخرت کو ویران کرکے دُوسروں کی دُنیا کو آباد کرتا ہے وہ اپنے دین کو ٹکڑے کرکے دوسروں کے لئے دُنیا جمع کرتا اپنے اور حق تعالیٰ کے درمیان پردہ ڈالتا۔ اور اپنی جیسی مخلوق کی رضامندی کے لئے خدا کا غصہ اپنے اُوپر لیتا ہے۔ اگر اس کو علم اور یقین ہو کہ وہ عنقریب مرنے والا ہے اور حق تعالےٰ کے حضور میں حاضر ہونے والا اور اپنے جُملہ حرکات و افعال کا حساب دینے والا ہے تو اپنی بہت کچھ بداعمالیوں سے رُک جائے۔ **لُقمان** حکیم رحمۃُ اللہ علیہ سے منقول ہے اُنھوں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ ”بیٹا جس طرح تو بیمار ہو جاتا ہے اور تو نہیں سمجھ سکتا کہ کس طرح بیمار ہو گیا۔ اسی طرح ایک دن تو مر جائے گا اور نہ سمجھ سکے گا کہ کس طرح موت آگئی“۔ میں تم کو ڈراتا اور منع کرتا ہوں مگر تم نہ ڈرتے ہو اور نہ باز آتے ہو۔ اے بھلائی سے غیر حاضر اور دُنیا کے مشغلہ میں رہنے والو قریب ہے وہ وقت کہ دُنیا تم پر حملہ کرے گی اور تمہارے گلے گھونٹ دیگی۔ اور جو کچھ تم نے اس کے ہاتھ سے لیکر جمع کیا تھا، نہ وہ تمہارے کام آئے گا اور نہ وہ لذتیں جن سے تم نے مزے اُڑائے تھے بلکہ یہ ساری چیزیں تم پر وبال ہو جائیں گی۔ **صاحبزادہ** برداشت اور قطع شر کی عادت ڈال۔ باتوں کے بہت کچھ بھائی بہن ہیں۔ جب کوئی شخص تجھ سے ایک بات کہتا ہے اور اس کے بعد تو اس کو اس بات کا جواب دیتا ہے تو اس کے بھائی بہن آموجود ہوتے ہیں (اور پھر

يَحْضُرُ الشَّرُّ بَيْنَكُمَا ۞ آحَادٌ أَفْرَادٌ مِّنَ الْخَلْقِ
يُؤَهَّلُوْنَ لِدَعْوَةِ الْخَلْقِ إِلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
وَهُمْ حُجَّةٌ عَلَيْكُمْ إِنْ لَّمْ يَقْبَلُوْا مِنْهُمْ ۞ هُمْ
نِعْمَةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۞ نِقْمَةٌ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ
أَعْدَاءِ دِيْنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ اَللّٰهُمَّ طَيِّبْنَا بِالتَّوْحِيْدِ
وَبَخِّرْنَا بِالْفَنَاءِ عَنِ الْخَلْقِ وَمَا سِوَاكَ فِي الْجُمْلَةِ
يَا مُوَحِّدِيْنَ يَا مُشْرِكِيْنَ ۞ لَيْسَ بِيَدِ أَحَدٍ
مِّنَ الْخَلْقِ شَيْءٌ ۞ اَلْكُلُّ عَجَزَةٌ ۞ اَلْمُلُوْكُ
وَالْمَمَالِيْكُ وَالسَّلَاطِيْنُ وَالْأَغْنِيَاءُ وَالْفُقَرَاءُ
كُلُّهُمْ أُسَرَاءُ قَدَرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ قُلُوْبُهُمْ بِيَدِهٖ
يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ ۞ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ
السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۞ لَا تُسَمِّنُوْا نُفُوْسَكُمْ فَإِنَّهَا
تَأْكُلُكُمْ ۞ كَمَنْ يَأْخُذُ كَلْبًا ضَارِيًا فَيُرَبِّيْهِ
وَيُسَمِّنُهُ وَيَخْلُوْا مَعَهُ ۞ فَلَا جَرَمَ يَأْكُلُهُ ۞
لَا تُطْلِقُوْا أَعِنَّةَ النُّفُوْسِ ۞ وَتُحِدُّوْا سَكَاكِيْنَهَا
فَإِنَّهَا تَرْمِيْ بِكُمْ فِيْ أَوْدِيَةِ الْهَلَاكِ
وَتَخُوْنُكُمْ ۞ اِقْطَعُوْا مَوَادَّهَا ۞ وَ
لَا تُطْلِقُوْهَا فِيْ شَهَوَاتِهَا
اَللّٰهُمَّ أَعِنَّا عَلٰى نُفُوْسِنَا وَ
آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً
وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ
النَّارِ ۞

سوال وجواب ہو کر بات بڑھتی جاتی ہے) پھر تم دونوں کے درمیان شر آموجود ہوتا ہے (کہ لڑائی ہونے لگتی ہے۔ پس اگر پہلی ہی بات کو برداشت کر جاتا تو نہ جواب کی نوبت آتی نہ شر بڑھتا) مخلوق میں بہت کم افراد ہیں جنھیں مخلوق کو حق تعالٰے کے دروازے کی طرف بُلانے کی خدمت کا اہل بنایا جاتا ہے۔ اگر لوگ ان کے بُلاوے کو قبول نہ کریں تو یہ ان پر حجت ہیں۔ مومنین کے حق میں نعمت ہیں اور منافقین کے حق میں جو دینِ خداوندی کے دشمن ہیں نقمت اور عذاب ہیں۔ یا اللہ ہم کو عطرِ توحید سے معطر فرما اور مخلوق سے اور جملہ ماسوٰی سے فنا ہو جانے کی دھونی دے اے موحدو اور اے مشرکو! مخلوق میں سے کسی کے ہاتھ میں بھی کچھ نہیں۔ سب عاجز ہیں۔ کیا بادشاہ اور کیا غلام۔ کیا سلاطین اور کیا اغنیا اور کیا فقرا رسب تقدیرِ خداوندی کے قیدی ہیں۔ سب کے قلوب اس کے ہاتھ میں ہیں۔ کہ ان کو جس طرح چاہتا ہے اُلٹتا پلٹتا ہے۔ اس کی مثل کوئی چیز نہیں۔ اور وہ سب کی سننے والا اور سب کو دیکھنے والا ہے" اپنے نفسوں کو موٹا مت کرو ورنہ وہ تم ہی کو کھائیں گے۔ جیسے کوئی شخص شکاری کُتے کو لے کر پالے اور کھلا پلا کر اس کو فربہ کرے۔ اور اس کے ساتھ تنہائی رکھے تو ضرور ہے کہ وہ اسی کو کھائے۔ نفسوں کی باگ مت چھوڑو اور اس کی چھریوں کو تیز نہ ہونے دو ورنہ وہ تم کو ہلاکت کے جنگل میں پھینکے گا اور تمہارے ساتھ دھوکہ کرے گا۔ اس کے مواد کو قطع کر دو اور اسکی شہوتوں میں اس کو آزاد نہ پھرنے دو۔ یا اللہ ہمارے نفسوں کے مقابلہ میں ہماری مدد کر اور ہم کو عطا فرما دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

اَلْمَجْلِسُ التَّاسِعُ عَشَرَ

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَوْمَ الثُّلَاثَاءِ عَشِیَّۃً بِالْمَدْرَسَۃِ ثَامِنَ عَشَرَ ذِی الْقَعْدَۃِ سَنَۃَ خَمْسٍ وَاَرْبَعِیْنَ وَخَمْسِمِائَۃٍ

وَالْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ اَھْلٌ اَنْ یُّخَافَ وَیُرْجٰی ۔ وَلَوْ لَمْ یَخْلُقْ جَنَّۃً وَّلَا نَارًا ۔ اَطِیْعُوْہُ طَلَبًا لِوَجْھِہٖ ۔ مَا عَلَیْکُمْ مِنْ عَطَائِہٖ وَعِقَابِہٖ طَاعَتُہٗ فِی امْتِثَالِ اَمْرِہٖ ۔ وَالْاِنْتِھَاءِ عَنْ نَّھْیِہٖ ۔ وَالصَّبْرِ مَعَ اَقْدَارِہٖ ۔ تُوْبُوْا اِلَیْہِ ۔ اِبْکُوْا بَیْنَ یَدَیْہِ ۔ ذِلُّوْا لَہٗ بِدُمُوْعِ اَعْیُنِکُمْ وَقُلُوْبِکُمْ ۔ اَلْبُکَاءُ عِبَادَۃٌ ۔ وَھُوَ مُبَالَغَۃٌ فِی الذُّلِّ ۔ اِذَا مُتَّ عَلَی التَّوْبَۃِ وَالنِّیَّۃِ الصَّالِحَۃِ وَالْاَعْمَالِ الزَّکِیَّۃِ ۔ نَفَعَکَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَوَلّٰی مُجَازَاۃَ الْمَظْلُوْمِیْنَ ۔ لِاَنَّ لَیْسَ ثَمَّ مَنْ یُّظْھِرُ رَحْمَتَہٗ وَرَاْفَتَہٗ لِلطَّائِعِیْنَ لَہٗ ۔ عَلَیْکَ بِمَحَبَّتِہٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ۔ اِجْعَلْ مَحَبَّتَہٗ اَھَمَّ الْاَشْیَاءِ اِلَیْکَ ۔ لَا بُدَّ لَکَ مِنْھَا فَھِیَ الَّتِیْ تَنْفَعُکَ ۔ کُلٌّ مِّنَ الْخَلْقِ یُرِیْدُکَ لَہٗ وَالْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ یُرِیْدُکَ لَکَ ۔ **یَا قَوْمُ** نُفُوْسُکُمْ تَدَّعِی الْاِلٰھِیَّۃَ ۔ وَمَا عِنْدَکُمْ خَبَرٌ ۔ لِاَنَّھَا تَتَخَیَّرُ عَلَی الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتُرِیْدُ غَیْرَ مَا یُرِیْدُ ۔ وَتُحِبُّ عَدُوَّہُ الشَّیْطَانَ الرَّجِیْمَ ۔ وَلَا تُحِبُّہٗ ۔ وَاِذَا جَاءَتْ اَقْضِیَتُہٗ لَا تُوَافِقُ وَلَا تَصْبِرُ

اُنّیسویں مجلس

(وقت شام۔ یوم سہ شنبہ۔ ۱۸؍ ذیقعدہ ۵۴۵ھ مدرسہ معمورہ)

اگر حق تعالیٰ شانہ دوزخ اور جنت کو نہ پیدا فرماتا تب بھی اس کی ذات اس کی مستحق تھی کہ اسی سے ڈرا جائے اور اسی سے اُمید رکھی جائے پس اس کی اطاعت کرو اس کی ذات کے طالب بن کر (گویا) کہ نہ تم پر اس کی عطا ہے نہ سزا۔ اس کے حکم کی تعمیل کرنے۔ اس کی ممانعت پر رُک جانے اور اس کے احکام قضاء وقدر پر صبر کرنے میں اس کی اطاعت ہے۔ اس کے سامنے گریہ وزاری کرو اور اپنی آنکھوں اور قلوب کے آنسوؤں سے رو رو رونا بھی عبادت ہے کیونکہ وہ کمال درجہ کی عاجزی ہے (اے مخاطب) جب تو توبہ اور نیت صالح اور پسندیدہ اعمال پر مرے گا تو حق تعالےٰ تجھکو نفع بخشے گا اور آفت رسیدوں کے مکافات کا سرپرست بن جائے گا۔ کیونکہ وہاں (اس کے سوا) کوئی نہیں جو اپنی طاعت کرنیوالوں پر اپنی رحمت وشفقت کا اظہار فرمائے۔ تو دُنیا اور آخرت دونوں میں اسی کی محبت کو اپنے اوپر لازم کر اور اسی کی محبت کو اپنے نزدیک ہر چیز سے زیادہ اہتمام کے قابل بنالے کہ اس کے بغیر تجھ کو چارہ نہیں اور وہی تیرے لئے مفید بھی ہے۔ ساری مخلوق تجھ کو چاہتی ہے اپنے فائدے کے لئے اور وہ تجھ کو چاہتا ہے تیرے ہی نفع کے لئے۔ **صاحبو!** تمہارے نفس خدائی کا دعویٰ کر رہے ہیں اور تم کو خبر نہیں۔ اس لئے کہ وہ ترجیح دیتے ہیں حق تعالیٰ پر اور جو کام وہ چاہتا ہے تمہارے نفس اس کے خلاف چاہتے ہیں اس کے دشمن شیطان ملعون کے ساتھ محبت کرتے ہو اور اس کے ساتھ محبت نہیں رکھتے اور جب اس کے احکام آتے ہیں تو تمہارے نفس نہ ان کی موافقت کرتے ہیں نہ اُن پر صابر رہتے ہیں

بَلْ تُعَارِضُ وَ تُنَازِعُ ۞ مَا عِنْدَهَا مِنَ
الْإِسْتِسْلَامِ خَبَرٌ ۞ قَدْ قَنِعَتْ بِاسْمِ
الْإِسْلَامِ ۞ وَهٰذَا لَا يَنْفَعُهَا وَلَا يُجْدِيْ
عَلَيْهَا نَفْعًا **يَا غُلَامُ** لَازِمِ الْخَوْفَ وَلَا
تَأْمَنْ ۞ حَتّٰى تَلْقٰى رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَيَسْتَقِرَّ
قَدَمُ قَلْبِكَ وَبُنْيَتِكَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيُوْضَعَ
تَوْقِيْعُ الْأَمَانِ فِيْ يَدَيْكَ حِيْنَئِذٍ يَنْبَغِيْ
لَكَ اَنْ تَأْمَنَ ۞ إِذَا اٰمَنَكَ رَأَيْتَ عِنْدَهٗ
خَيْرًا كَثِيْرًا ۞ إِذَا اٰمَنَكَ فَاسْتَقِرَّ ۞ لِأَنَّهٗ
إِذَا وَهَبَ شَيْئًا لَا يَرْجِعُ فِيْهِ ۞ اَلْحَقُّ عَزَّ وَ
جَلَّ إِذَا اصْطَفٰى عَبْدًا قَرَّبَهٗ وَاَدْنَاهُ ۞ وَ
كُلَّمَا غَلَبَ عَلَيْهِ الْخَوْفُ اَلْقٰى عَلَيْهِ مَا
يُزِيْلُ ذٰلِكَ ۞ وَيُسْكِنُ قَلْبَهٗ وَسِرَّهٗ ۞
فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ وَيْحَكَ
يَا جَاهِلُ ۞ تُعْرِضُ عَنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَ
تُخَلِّيْهِ ۞ وَرَاءَ ظَهْرِ قَلْبِكَ وَتَشْتَغِلُ بِخِدْمَةِ
الْخَلْقِ ۞ اَلْقَوْمُ اشْتَغَلُوْا بِخِدْمَةِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ ۞ فَقَرَّبَ قُلُوْبَهُمْ إِلَيْهِ ۞ تَعَرَّفَ
إِلَيْهَا فَعَرَفَتْهُ ۞ اَحَدُهُمْ إِذَا عَرَفَ
الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَفَرَغَ مِنْ مُحَارَبَةِ
نَفْسِهٖ وَهَوَاهُ وَطَبْعِهٖ وَشَيْطَانِهٖ وَتَخَلَّصَ
مِنْهُمْ وَمِنْ دُنْيَاهُ ۞ وَفَتَحَ لَهُ الْحَقُّ عَزَّ
وَجَلَّ بَابَ قُرْبِهٖ ۞ يَطْلُبُ شُغْلًا يَعْمَلُهٗ
فَيُقَالُ لَهٗ ارْجِعْ وَرَاءَكَ ۞ وَاشْتَغِلْ
بِخِدْمَةِ الْخَلْقِ

بلکہ معارضہ اور نزاع کرتے ہیں (کہ یوں کیوں ہوا اور یوں کیوں نہ ہوا) ان کو گردن جھکانے کی خبر ہی نہیں کہ (کیا چیز ہے) وہ اسلام کے صرف نام پر قناعت کر بیٹھے۔ سو یہ ان کو مفید نہیں اور اس سے ان کی کوئی کاربراری نہ ہوگی **صاحبزادہ**۔ جبتک تو حق تعالےٰ سے جا نہ ملے اور تیرے قلب اور بدن کے پاؤں اس کے سامنے مضبوطی کے ساتھ قائم نہ ہو جائیں اور جب تک تیرے ہاتھوں میں امان کی دستاویز حوالہ نہ کر دی جائے اس وقت تک برابر ڈرتا رہ، اور نڈر مت ہو۔ ہاں شاہی فرمان ملنے پر تجھ کو زیبا ہے کہ مطمئن ہو جائے۔ جب وہ تجھ کو امان نصیب فرمائیگا تو اس کے پاس تجھ کو بہت کچھ بھلائیاں نظر آئیں گی اور جب وہ تجھ کو امان دیگا تو اس کو قرار بھی ہوگا۔ اس لئے کہ وہ جو کچھ عطا فرماتا ہے اس کو واپس نہیں لیتا حق تعالیٰ جب کسی بندہ کو نوازتا ہے تو اس کو قریب کر لیتا اور پاس بُلا لیتا ہے، اور جب اس پر خوف غالب ہوتا ہے تو اس پر ایسی چیز القا فرماتا ہے جو خوف کو دُور کر دیتی اور اس کے قلب اور باطن کو سکون بخشتی ہے۔ پس بندہ اور حق تعالےٰ کے درمیان یہ معاملہ رہتا ہے۔ اے نادان تجھ پر افسوس کہ حق تعالےٰ سے رُخ پھیرتا اور اس کو اپنے قلب کی پیٹھ کے پیچھے چھوڑ کر مخلوق کی خدمت میں مشغول ہوتا ہے۔ اہل اللہ نے حق تعالیٰ کی خدمت کا شغل اختیار کیا تو حق تعالےٰ نے ان کے قلوب کو اپنے قریب کر لیا! ور ان کو اپنی شناخت کرا دی پس وہ اس کو پہچان گئے۔ ان میں سے جب کوئی حق تعالیٰ کا عارف بنتا اور اپنے نفس و خواہش اور طبیعت و شیطان کی جنگ سے فارغ ہوتا اور ان دشمنوں سے اور اپنی دُنیا سے خلاصی پاتا اور حق تعالیٰ اس کے لئے قرب کا دروازہ کھول دیتا ہے تو وہ کسی خدمت کا خواہاں ہوتا ہے کہ اس کو کرتا رہے۔ پس اس کو ارشاد ہوتا ہے کہ اپنے پچھلے رُخ لوٹ اور مخلوق کی خدمت کا

وَدُلّهم علينا اخدموا الطلاب والمريدين لنا ؛ انتم غفل عما القوم فيه ؛ توا صلون الضياء بالظلام في الكد على النفوس التي هي عدوتكم ؛ ترضون ازواجكم بسخط ربكم عزوجل ؛ كثير من الخلق يقدمون رضا ازواجهم واولادهم على رضا الحق عزوجل ؛ انني اري حركاتك وسكناتك وكل همك لنفسك وزوجتك وولدك وما عندك من الحق عزوجل خبر ويحك انت لا تعد من الرجال الرجل الكامل في رجوليته لا يعمل لاحد سوى الحق عزوجل ؛ قد عميت عينا قلبك وتكدر صفاء سرك ؛ وقد حجبت عن ربك عزوجل ؛ وما عندك خبر ؛ ولهذا قال بعضهم سلام الله عليهم ويل للمحجوبين الذين لا يعلمون انهم محجوبون ويحك في فتيتك زجاج مكسر ؛ وانت تاكله ؛ ولا تعلم به لقوة شرهك وغلبة شهوتك وهوا وشدة حرصك ؛ بعد ساعة تقطع معدتك وتهلك ؛ كل بلائك لبعدك عن مولاك عزوجل ؛ واختيارك لغيره ؛ لو خبرت الخلق لبغضتهم ؛ واحببت خالقهم ؛ قال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اخبر تقله ؛ يعني تبغض ؛ انت تحب وتبغض من غير اختبار ؛ العقل يختبر ولا عقل لك القلب يختبر ولا قلب لك ؛ القلب

شغل اختیار کر اور ان کو ہم تک پہونچنے کا راستہ بتاتا رہ - اور خدمت کرتا رہ ہمارے طالبوں اور ہمارے چاہنے والوں کی صحبت اہل اللہ جس شغل میں ہیں تم اس سے غافل ہو۔ تم اپنے نفوس کیلئے جو تمہارے دشمن ہیں۔ رات اور دن محنت میں مشغول ہو۔ اپنے رب عزوجل کو ناراض کرتے اور اپنی بیبیوں کو راضی کرتے ہو۔ میں دیکھتا ہوں کہ تیری سب حرکات و سکنات اور تیرا سارا فکر نفس اور بی بی اور بچوں کے لئے ہے اور حق تعالےٰ شانہ سے بالکل بےخبر ہے۔ مخلوق میں بہت لوگ ہیں جو اپنی بیبیوں اور بچوں کی خوشی کو حق تعالےٰ کی خوشنودی پر مقدم سمجھتے ہیں۔ تجھ پر افسوس۔ تیرا شمار مردوں میں نہیں ہو سکتا کیونکہ مرد جو اپنی مردانگی میں کامل ہوتا ہے حق تعالےٰ کے سوا کسی دوسرے کے لئے عمل نہیں کرتا۔ تیرے قلب کی دونوں آنکھیں اندھی ہوگئیں۔ تیرے باطن کی صفائی مکدر بن گئی۔ تو حق تعالےٰ سے محجوب ہو گیا۔ اور تجھے خبر نہیں۔ اسی لئے ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ "وائے حسرت اُن محجوبین پر جن کو اپنا محجوب ہونا بھی معلوم نہیں" تجھ پر افسوس تیرے ہریسہ میں کانچ کا چورا ملا ہوا ہے اور تو اس کو کھائے جاتا ہے اور غلبۂ شہوت و قوتِ حرص اور شدتِ ہوس کے سبب اس سے آگاہ نہیں۔ گھڑی بھر کے بعد وہ تیرے معدہ کے ٹکڑے کر دے گا اور تو ہلاک ہو جائیگا۔ تیری ساری مصیبت اپنے مولیٰ سے دور پڑ جانے اور غیر اللہ کو اختیار کرنے کی وجہ سے ہے اگر تو مخلوق کی جانچ کرتا تو ضرور ان کو مبغوض سمجھتا اور ان کے خالق کو محبوب بناتا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ " جانچ لے مبغوض سمجھنے لگے گا" تو جانچے بغیر بغض و محبت رکھتا ہے۔ جانچنے کے لئے عقل چاہیئے اور عقل تیرے پاس ہے نہیں۔ جانچنے والا قلب ہے اور قلب تجکو نصیب نہیں قلب ہی

يَتَفَكَّرُ وَيَتَذَكَّرُ وَيَتَّعِظُ ۚ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ
اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ۝ اِنْقَلَبَ الْعَقْلُ
قَلْبًا ۚ وَانْقَلَبَ الْقَلْبُ سِرًّا ۚ وَانْقَلَبَ السِّرُّ
فَنَآءً ۚ وَانْقَلَبَ الْفَنَآءُ وُجُوْدًا ۚ اٰدَمُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَالْاَنْبِيَآءُ كَانَتْ لَهُمْ شَهَوَاتٌ وَ
رَغَبَاتٌ ۚ غَيْرَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُخَالِفُوْنَ نُفُوْسَهُمْ ۚ
وَيَطْلُبُوْنَ رِضَا رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ ۚ اٰدَمُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ اِشْتَهٰى شَهْوَةً وَاحِدَةً فِي الْجَنَّةِ ۚ
وَزَلَّ زَلَّةً وَاحِدَةً وَّهُوَ فِي الْجَنَّةِ ۚ ثُمَّ
تَابَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ عَوْدَةٌ ۚ وَكَانَتْ شَهْوَتُهٗ
مَحْمُوْدَةً فَاِنَّهٗ طَلَبَ اَنْ لَّا يُفَارِقَ جِوَارَ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ ۚ وَالْاَنْبِيَآءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مَا
زَالُوْا يُخَالِفُوْنَ نُفُوْسَهُمْ وَطِبَاعَهُمْ وَشَهَوَاتِهِمْ
حَتّٰى الْتَحَقُوْا بِالْمَلَآئِكَةِ مِنْ حَيْثُ
الْحَقِيْقَةِ ۚ لِكَثْرَةِ مُجَاهَدَاتِهِمْ وَ
مُكَابَدَاتِهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ ۚ اَلْاَنْبِيَآءُ
وَالْمُرْسَلُوْنَ وَالْاَوْلِيَآءُ يَصْبِرُوْنَ وَاَنْتُمْ
اَيْضًا وَافِقُوْهُمْ فِي الصَّبْرِ يَا غُلَامُ
اِصْبِرْ لِضَرْبَةِ عَدُوِّكَ فَعَنْ قَرِيْبٍ
تَضْرِبُهٗ وَتَقْتُلُهٗ وَتَاْخُذُ
سَلَبَهٗ ۚ ثُمَّ تَاْخُذُ الْخِلْعَةَ
مِنَ الْمَلِكِ وَالْاِقْطَاعَ
يَا غُلَامُ
وَاجْهَدْ

سوچتا اور عبرت و نصیحت پکڑا کرتا ہے۔ حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "بیشک اس قرآن میں نصیحت ہے اس شخص کے لئے جس کے قلب ہو یا وہ کان لگا کر سُنے بحضورِ قلب"، عقل ہی منقلب ہو کر قلب بن جاتی ہے اور قلب باطن بن جاتا ہے اور باطن فنا بن جاتا ہے اور فنا منقلب ہو کر وجود بن جاتی ہے۔ حضرت آدم اور دیگر انبیاء علیہم السّلام میں بھی شہوتیں اور رغبتیں موجود تھیں۔ مگر وہ اپنے نفوس کی مخالفت کرتے اور اپنے رب عزّ و جل کی خوشنودی کے خواہاں رہتے تھے۔ آدم علیہ السّلام نے جنّت میں رہنے کی حالت میں صرف ایک خواہش کی اور صرف ایک لغزش کھائی اس کے بعد توبہ کر لی اور پھر کبھی ایسا نہ کیا۔ حالانکہ ان کی خواہش بھی محمود تھی کیونکہ اُنہوں نے چاہا کہ کسی طرح حق تعالیٰ کے پڑوس سے جُدا نہ ہوں (اور شیطان نے قسمیں کھا کر یقین دلایا تھا کہ اگر اس ممنوع درخت کا پھل کھا لو گے تو سدا یہیں رہو گے پس خواہش کے مستحسن ہونے کے باوجود محض تدبیر میں لغزش کھانے کی جب یہ سزا ملی تو کیا پوچھنا ان کا جن کی خواہش بھی ذلیل ہے اور تدبیر بھی ذلیل) انبیاء علیہم السلام اپنے نفوس اپنی شہوات اور اپنی طبائع کی ہمیشہ مخالفت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اپنے نفسوں کو مشقتوں میں ڈالنے اور مجاہدوں کی کثرت کے سبب حقیقت کے اعتبار سے فرشتوں سے جا لاحق ہوئے۔ انبیاء و مرسلین اور اولیاء اللہ صبر کیا کرتے ہیں۔ پس تم بھی صبر کرنے میں ان کی موافقت کرو۔ صاحبزادہ اپنے دشمن کی مار پر صبر کر لے۔ بہت جلد وہ وقت آئے گا کہ (اپنے صبر کے صلہ میں) تو اس کو مار یگا بھی اور قتل بھی کرے گا۔ اور اس کے سامان پر بھی مالِ غنیمت بنا کر قبضہ کرے گا اور ان سب کے بعد بادشاہ کی طرف سے خلعت و جاگیر (جنّت) بھی حاصل کرے گا۔ صاحبزادہ کوشش کر

أَنَّكَ لَا تُؤْذِي أَحَدًا ؛ وَأَنْ تَكُونَ نِيَّتُكَ صَالِحَةً لِكُلِّ أَحَدٍ ؛ إِلَّا مَنْ أَمَرَكَ الشَّرْعُ بِأَذِيَّتِهِ ؛ فَأَذِيَّتُكَ لَهُ عِبَادَةٌ ؛ الْعُقَلَاءُ النُّجَبَاءُ الصِّدِّيقُونَ قَدْ نُفِخَ فِي صُوَرِهِمْ ؛ وَقَدْ أَقَامُوا الْقِيَامَةَ عَلَى نُفُوسِهِمْ ؛ وَأَعْرَضُوا عَنِ الدُّنْيَا بِهِمَمِهِمْ ؛ وَعَبَرُوا الصِّرَاطَ بِتَصْدِيقِهِمْ سَارُوا بِقُلُوبِهِمْ ؛ حَتَّى وَقَفُوا عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ وَقَفُوا عِنْدَ الطَّبَقِ وَقَالُوا لَا نَأْكُلُ وَلَا نَشْرَبُ وَحْدَنَا ؛ لِأَنَّ الْكَرِيمَ لَا يَأْكُلُ وَحْدَهُ ؛ فَرَجَعُوا إِلَى الدُّنْيَا قَهْقَرَى ؛ أَيْ يَدْعُونَ النَّاسَ إِلَى طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ وَيُخْبِرُونَهُمْ بِمَا هُنَالِكَ فَيَسْتَهِلُّونَ الْأُمُورَ عَلَيْهِمْ مَنْ قَوِيَ إِيمَانُهُ وَتَمَكَّنَ فِي إِيقَانِهِ ؛ رَأَى بِقَلْبِهِ جَمِيعَ مَا أَخْبَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مِنْ أُمُورِ الْقِيَامَةِ ؛ يَرَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَمَا فِيهِمَا ؛ يَرَى الصُّورَ وَالْمَلَكَ الْمُوَكَّلَ بِهِ ؛ يَرَى الْأَشْيَاءَ كَمَا هِيَ ؛ يَرَى الدُّنْيَا وَزَوَالَهَا وَانْقِلَابَ دُوَلِ أَهْلِهَا ؛ يَرَى الْخَلْقَ كَأَنَّهُمْ قُبُورٌ يَمْشُونَ ؛ إِذَا اجْتَازَ عَلَى الْقُبُورِ أَحَسَّ بِمَا فِيهِ مِنَ النَّعِيمِ وَالْعَذَابِ ؛ يَرَى الْقِيَامَةَ وَمَا فِيهَا مِنَ الْقِيَامِ وَالْمُوَافَقَةِ ؛ يَرَى رَحْمَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَذَابَهُ ؛ يَرَى الْمَلَائِكَةَ قِيَامًا وَالْأَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِينَ وَالْأَبْدَالَ وَالْأَوْلِيَاءَ عَلَى مَرَاتِبِهِمْ ؛

کہ تجھ سے کسی ایک کو بھی ایذا نہ پہونچے اور یہ کہ ہر شخص کے لئے تیری نیت بخیر ہو مگر ہاں جس کو ایذا پہونچانے کا شریعت حکم دے وہاں اس کو ایذا پہونچانا ہی عبادت ہے۔ صاحبانِ عقل و شرافت صدیقین کا نفخ صور تو وقوع میں آچکا اُنہوں نے اپنے نفسوں پر پہلے ہی قیامت قائم کرلی۔ اپنی ہمتوں سے اُنہوں نے دُنیا کی طرف سے رُخ پھیر لیا۔ تصدیق سے پُل صراط کو عبور کیا اور اپنے قلوب سے چلے یہاں تک کہ جنت کے دروازہ پر جا ٹھہرے وہ لوگ طبق کے پاس کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ نہ ہم تنہا کھائیں گے نہ تنہا پئیں گے اس لئے کہ کریم تنہا نہیں کھایا کرتا۔ پس دُنیا کی طرف اپنے اُلٹے پاؤں لوٹ آئے کہ لوگوں کو اللہ عزوجل کی طاعت کی طرف بُلاتے اور وہاں کی نعمتوں کی ان کو خبریں سُناتے ہیں تاکہ (دخول جنت کے) سامان ان کے لئے بھی آسان بنا دیں جس شخص کا ایمان قوی ہو جاتا اور یقین جم جاتا ہے وہ قیامت کے سارے معاملات جن کی حق تعالےٰ نے خبر دی ہے قلب کی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ دیکھتا ہے جنت اور دوزخ کو اور جو کچھ راحتیں اور تکلیفیں ان میں ہیں سب کو وہ دیکھتا ہے صور کو اور اس فرشتہ کو جو اس پر تعینات ہے۔ وہ دیکھتا ہے تمام چیزوں کو جیسی کہ حقیقت میں وہ ہیں۔ وہ دیکھتا ہے دُنیا کا زوال اور اہلِ دُنیا کی دولت وحکومت کے انقلاب کو۔ وہ دیکھتا ہے مخلوق گویا کہ وہ قبروں کے مدفون مُردے ہیں جو چل پھر رہے ہیں۔ جب قبروں پر اس کا گذر ہوتا ہے تو اس کو محسوس ہوتا ہے وہ عذاب و ثواب جو اس کے اندر ہو رہا ہے۔ وہ دیکھتا ہے قیامت کو اور جو کچھ اس میں ہونیوالا ہے یعنی پیشی اور مخلوق کا ایک جگہ ٹھہرنا وغیرہ وغیرہ دیکھتا ہے حق تعالیٰ کی رحمت کو اور اس کے عذاب کو۔ دیکھتا ہے فرشتوں کو کھڑا ہوا اور انبیاء مرسلین اور ابدال و اولیاء کو اپنے اپنے

يَرَى أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُوْنَ ۞ وَأَهْلَ النَّارِ فِي النَّارِ يَتَعَادَوْنَ ۞ مَنْ صَحَّ نَظَرُهُ نَظَرَ بِعَيْنِ رَأْسِهِ الْخَلْقَ ۞ وَبِعَيْنِ قَلْبِهِ إِلَى فِعْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِمْ ۞ يَرَى تَحْرِيْكَهُ وَتَسْكِيْنَهُ لَهُمْ ۞ فَهٰذَا نَظَرُ الْعِزَّةِ ۞ مِنْ أَوْلِيَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، مَنْ إِذَا نَظَرَ إِلَى شَخْصٍ رَأَى ظَاهِرَهُ بِعَيْنِ رَأْسِهِ ۞ وَبَاطِنَهُ بِعَيْنِ قَلْبِهِ ۞ وَمَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَيْنَيْ سِرِّهِ ۞ مَنْ خَدَمَ خُدِمَ كَانَ إِذَا جَاءَهُ الْقَدَرُ وَافَقَهُ إِنْ حَمَلَهُ إِلَى الْبَرِّ أَوِ الْبَحْرِ إِلَى السَّهْلِ أَوْ إِلَى الْجَبَلِ ۞ أَطْعَمَهُ حُلْوًا أَوْ مُرًّا ۞ وَافَقَهُ فِي الْعِزِّ وَالذُّلِّ ۞ وَالْغِنٰى وَالْفَقْرِ ۞ وَالْعَافِيَةِ وَالسُّقْمِ ۞ مَشٰى مَعَ الْقَدَرِ ۞ حَتّٰى إِذَا عَلِمَ الْقَدَرُ أَنَّهُ قَدْ تَعِبَ ۞ نَزَلَ وَأَرْكَبَهُ مَكَانَهُ ۞ وَصَارَ رِكَابًا لَهُ ۞ وَخَدَمَهُ وَتَوَاضَعَ لَهُ ۞ لِقُرْبِهِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَرَامَتِهِ لَهُ ۞ وَكُلُّ ذٰلِكَ لِمُخَالَفَتِهِ لِنَفْسِهِ وَهَوَاهُ وَطَبْعِهِ وَعَادَاتِهِ وَشَيْطَانِهِ وَأَقْرَانِ السُّوْءِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مُوَافَقَةَ قَدَرِكَ فِي جَمِيْعِ الْأَحْوَالِ
وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً
وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَقِنَا عَذَابَ
النَّارِ ۞

مرتبوں پر۔ وہ دیکھتا ہے جنتیوں کو کہ ایک دوسرے کے پاس ملنے جلنے کو آ جا رہے ہیں اور دیکھتا ہے دوزخیوں کو کہ آگ کے اندر ایک دوسرے سے دشمنی کر رہے ہیں۔ جس شخص کی نظر صحیح ہو جاتی ہے وہ اپنے سر کی آنکھوں سے مخلوق کو دیکھتا ہے اور اپنے قلب کی آنکھوں سے اللہ عزوجل کے فعل کو جو مخلوق میں صادر ہو رہا ہے۔ اس کو نظر آتا ہے حق تعالیٰ کا مخلوق کو حرکت دینا اور سکون دینا پس یہ نگاہ عزت ہے (جس سے حق تعالیٰ نے ان کو نوازا ہے) حضرات اولیاء اللہ ہی ایسے ہیں کہ جب کسی شخص پر نگاہ ڈالتے ہیں تو دیکھتے ہیں اس کے ظاہر کو اپنے سر کی آنکھ سے اور اس کے اندرون کو قلب کی آنکھ سے اور اپنے مولا عزوجل کو اپنے باطن کی آنکھ سے۔ جو خدمت کرتا ہے وہ مخدوم بنتا ہے ان کی یہ حالت تھی کہ جب تقدیر خداوندی ان کے متعلق آتی تو یہ اس کی موافقت کرتے تھے خواہ وہ ان کو خشکی میں لے جائے یا سمندر میں نرم زمین میں پہونچادے یا پتھریلی زمین میں اور میٹھا کھلائے یا کڑوا یہ اس کی موافقت کرتے تھے عزت کے متعلق بھی اور ذلت کے متعلق بھی۔ تونگری کے متعلق بھی اور افلاس کے متعلق بھی — تندرستی کے متعلق بھی اور بیماری کے متعلق بھی۔ یہ تقدیر کے ساتھ ساتھ چلتے رہے یہاں تک کہ جب تقدیر نے جان لیا کہ یہ تھک گیا تو خدا کے نزدیک اس کے محترم اور مقرب ہونے کی وجہ سے وہ اتر پڑی اور اپنی جگہ اس کو سوار کر دیا۔ خود اس کے ہمرکاب بن کر چلی۔ اس کی خادم بن گئی اور اس کے سامنے تواضع سے جھک گئی یہ سب کچھ اپنے نفس اپنی خواہش اپنی طبیعت اپنی عادات اپنے شیطان اور برے ہم نشینوں کی مخالفت کی بدولت نصیب ہوا اے میرے اللہ ہم کو تمام حالتوں میں اپنی تقدیر کی موافقت نصیب فرما اور ہم کو عطا کر دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے

المجلس العشرون

وقال رضي الله تعالى عنه يوم الجمعة بكرة بالمدرسة عشرين من دون القعدة سنة خمس وأربعين وخمسمائة يا أهل هذه البلدة ؛ قد كثر النفاق فيكم وقل الإخلاص ؛ وقد كثرت الأقوال بلا أعمال ؛ قول بلا عمل لا يسوى شيئا ؛ بل هو حجة لا محجة ؛ القول بلا عمل ؛ كدار بلا باب ولا مرافق ؛ كنز لا ينفق منه ؛ هو مجرد دعوى بلا بينة ؛ صورة بلا روح ؛ صنم لا يد له ولا رجلان ولا بطش ؛ معظم أعمالكم كجسد بلا روح ؛ الروح هو الإخلاص والتوحيد والثبات على كتاب الله عز وجل وسنة رسوله ؛ لا تغفلوا اعكسوا تصيبوا ؛ امتثلوا الأمر ؛ وانتهوا عن النهي ؛ ووافقوا القدر ؛ آحاد أفراد من الخلق تسقى قلوبهم ببهج الأنس والمشاهدة والقرب ؛ فلا يحسون بآلام القدر وبلاياه ؛ فتنقضي أيام البلاء ولا يعلمون بها ؛ فيحمدون الله عز وجل ويشكرونه كيف لم يكونوا موجودين حتى لا يعترضوا على ربهم عز وجل ؛ الآفات تنزل على القوم كما تنزل عليكم ؛ فمنهم من يصبر ؛ ومنهم من يغيب عن الآفات وعن الصبر عليها ؛ التضرر عند ضعف الإيمان ؛ عند كونه طفلا ؛

بیسویں مجلس

(وقت صبح۔ یوم جمعہ۔ ۲۱ ذیقعدہ ۵۴۵ھ۔ مدرسہ معمورہ)

اے باشندگانِ بغداد تمہارے اندر نفاق بڑھ گیا اور اخلاص کم ہوگیا۔ اقوال بڑھ گئے بلا اعمال کے۔ سو عمل کے بغیر قول کسی کام کا نہیں بلکہ وہ حجت ہے نہ کہ قربِ حق کا) راستہ۔ قول بلا عمل کے ایسا ہے جیسے مکان بغیر دروازہ اور حق آسائش کے گویا خزانہ ہے جس سے خرچ نہیں کیا جاتا وہ محض دعویٰ ہے بلا گواہ کے۔ وہ صورت ہے بلا روح کی اور بُت ہے جس کے ہاتھ ہیں نہ پاؤں اور نہ گرفت کی طاقت۔ تمہارے اعمال کا بڑا حصہ گویا بدن ہے جس میں روح نہیں۔ کیونکہ روح تو اخلاص و توحید اور کتاب اللہ وسنتِ رسول پر قائم رہنا ہے (اور وہ اکثر اعمال سے نکل چکی ہے) غفلت مت کرو اور حالت کو پلٹو کہ راہ ثواب پاؤ۔ حکم کی تعمیل کرو۔ ممنوعات سے باز آؤ اور تقدیر کی موافقت کرو۔ مخلوق میں چند ہی افراد ہوتے ہیں جن کے قلوب کو اُنس و مشاہدہ اور قرب کی شراب پلا دی جاتی ہے کہ ان کو تقدیر اور مصیبتوں کا تکلیفوں کا حس نہیں رہتا۔ مصیبت کے دن گذر بھی جاتے ہیں اور ان کو خبر بھی نہیں۔ پس وہ اللہ عزّ وجل کی حمد و شکر کرتے ہیں کہ (الحمد للہ) مصیبت کے وقت (شرابِ اُنس کی مدہوشی کے سبب) موجود ہی نہ تھے جو اپنے رب عزّ وجل پر اعتراض کرنے کی نوبت آتی۔ آفات و مصائب اہل اللہ پر بھی ایسی ہی نازل ہوتی ہیں جیسی تم پر۔ لیکن بعض ان میں وہ ہیں (جن کو حس ہوتا ہے) مگر وہ صبر کرتے ہیں اور بعض وہ ہیں جو آفات اور ان پر صبر کرنے دونوں سے (شرابِ اُنس کی مدہوشی کے سبب) غائب ہوتے ہیں تکلیف کا ماننا ایمان کی کمزوری اور ایمان کی طفولیت کے

وَالصَّبْرُ عِنْدَ كَوْنِهِ شَابًّا مُرَاهِقًا ، وَ
الْمُوَافَقَةُ عِنْدَ كَوْنِهِ بَالِغًا ، وَالرِّضَا عِنْدَ
كَوْنِهِ قَرِيبًا يَنْظُرُ بِعِلْمِهِ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَالْغَيْبَةُ وَالْفَنَاءُ عِنْدَ وُجُودِ الْقَلْبِ وَالسِّرِّ
عِنْدَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ، فَهِيَ حَالَةُ الْمُشَاهَدَةِ
وَالْمُحَادَثَةِ ، يَفْنَىٰ وُجُودُهُ ، وَيُمْحَىٰ
بِالْإِضَافَةِ إِلَى الْخَلْقِ ، وَيُوجَدُ عِنْدَ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ ، يُمْحَىٰ وَيَذُوبُ هُنَالِكَ ذَوَابًا ،
ثُمَّ إِذَا شَاءَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ أَنْشَرَهُ ، إِذَا
أَرَادَ إِعَادَتَهُ أَعَادَهُ ، وَجَمَعَ مُتَلَاشِيَهُ
وَمُتَفَرِّقَهُ ، كَمَا جَمَعَ أَجْسَادَ الْخَلْقِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ بَعْدَ التَّقَطُّعِ وَالتَّمَزُّقِ ، يَجْمَعُ
عِظَامَهُمْ وَلُحُومَهُمْ وَشُعُورَهُمْ ثُمَّ يَأْمُرُ
إِسْرَافِيلَ بِنَفْخِ الْأَرْوَاحِ فِيهَا ، هٰذَا فِي
حَقِّ الْخَلْقِ ، أَمَّا هٰؤُلَاءِ يُعِيدُهُمْ بِلَا
وَاسِطَةٍ ، نَظْرَةٌ تُفْنِيهِمْ ، وَنَظْرَةٌ تُعِيدُهُمْ
شَرْطُ الْمَحَبَّةِ أَنْ لَا تَكُونَ لَكَ
إِرَادَةٌ مَعَ مَحْبُوبِكَ ، وَأَنْ لَا تَشْتَغِلَ
عَنْهُ بِدُنْيَا وَلَا أُخْرَةٍ وَلَا خَلْقٍ ،
مَحَبَّةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَتْ هَيِّنَةً
حَتَّىٰ يَدَّعِيَهَا كُلُّ أَحَدٍ ،
كَمْ مِمَّنْ يَدَّعِيهَا وَهِيَ
بَعِيدَةٌ عَنْهُ ، وَكَمْ
مِمَّنْ لَا يَدَّعِيهَا وَ
هِيَ عِنْدَهُ

زمانہ میں ہوتا ہے اور جب ایمان نوجوان وقریب بلوغ بن جاتا ہے توصبر ہوتا ہے اور اس کے کمال جوانی کو پہونچ جانے کے وقت موافقت ہوتی ہے اور اس وقت جبکہ وہ (منتہا کے) قریب پہونچ جاتا ہے تو مرتبہ رضا حاصل ہوتا ہے کہ دیکھنے لگتا ہے اپنے علم سے اپنے رب عزوجل کو اور غیبت وفنا ہوتی ہے اس وقت جبکہ قلب اور باطن (دُنیا سے کوچ کر جائے اور) موجود ہو حق تعالیٰ کے پاس۔ پس یہ حالت مشاہدہ اور ہم کلامی کی ہے۔ کہ مخلوق کے اعتبار سے اس کا باطن بھی فنا کر دیا جاتا ہے اور اس کا وجود بھی فنا اور محو کر دیا جاتا ہے۔ اور خالق عزوجل کے پاس موجود ہوتا ہے کہ وہ اس کو مٹاتا اور وہیں اس کو پگھلا ڈالتا ہے۔ اس کے بعد اگر چاہتا ہے تو اس کو حیات دیکر اُٹھا بٹھاتا ہے اور جب اس کو لوٹانا چاہتا ہے تو لوٹا دیتا ہے کہ اس کے متفرق اور منتشر اجزاء کو اکٹھا فرما دیتا ہے۔ جیسا کہ قیامت کے دن مخلوق کے اجسام کو ان کے پھٹ جانے اور ٹکڑے ہو جانے کے بعد اکٹھا فرمائے گا کہ ان کی ہڈیوں اور گوشت اور بالوں کو جمع فرمائیگا پھر اُن میں روحیں پھونک دینے کا اسرافیل کو حکم دیگا۔ یہ تو عام مخلوق کے حق میں ہے لیکن اہل اللہ کا وجو فنائیت کے بعد دوبارہ زندہ کئے جاتے ہیں) بلا واسطہ اعادہ فرمائیگا کہ ایک نگاہ ان کو فنا کر دیگی اور ایک نگاہ ان کو پھر پہلی حالت پر لے آئیگی۔" شرطِ محبت یہ ہے کہ محبوب کے ساتھ نہ تیرے لئے ارادہ باقی رہے اور نہ اس کو چھوڑ کر دُنیا یا آخرت یا کسی مخلوق سے مشغولیت ہو۔ اللہ عزوجل کی محبت کوئی آسان بات نہیں ہے کہ ہر کوئی اس کا دعویٰ کرنے لگے۔ بہتیرے لوگ اس کے مدعی ہیں حالانکہ وہ ان سے کوسوں بعید ہے اور بہتیرے ایسے ہیں جو اس کے مدعی نہیں ہیں اور وہ ان کے پاس موجود ہے

لَا تَحْقِرُوْا اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۞ فَاِنَّ اَسْرَارَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَبْذُوْرَةٌ فِيْهِمْ ۞ تَوَاضَعُوْا فِىْ اَنْفُسِكُمْ وَلَا تَتَكَبَّرُوْا عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تَنَبَّهُوْا مِنْ غَفَلَاتِكُمْ ۞ مَا اَنْتُمْ اِلَّا فِىْ غَفْلَةٍ عَظِيْمَةٍ ۞ كَاَنَّكُمْ قَدْ حُوْسِبْتُمْ وَعَبَرْتُمُ الصِّرَاطَ وَرَاَيْتُمْ مَنَازِلَكُمْ فِى الْجَنَّةِ ۞ مَا هٰذَا الْاِغْتِرَارُ الْعَظِيْمُ ۞ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ قَدْ عَصَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مَعَاصِىَ كَثِيْرَةً ۞ وَهُوَ لَا يَتَفَكَّرُ فِيْهَا وَلَا يَتُوْبُ مِنْهَا ۞ وَيَظُنُّ اَنَّهَا قَدْ نُسِيَتْ هِىَ مَكْتُوْبَةٌ فِىْ صَحَائِفِكُمْ بِتَوَارِيْخِ اَوْقَاتِهَا يُحَاسَبُ وَيُعَاقَبُ عَلَى الْقَلِيْلِ وَالْكَثِيْرِ مِنْهَا ۞ اِسْتَيْقِظُوْا يَا غُفَّلُ ۞ اِنْتَبِهُوْا يَا نِيَامُ تَعَرَّضُوْا لِرَحْمَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ مَنِ اشْتَدَّتْ مَعَاصِيْهِ وَزَلَّاتُهٗ ۞ وَاَصَرَّ عَلَيْهَا وَلَمْ يَتُبْ وَلَمْ يَنْدَمْ ۞ فَقَدْ جَاءَ بَرِيْدُ الْكُفْرِ اِنْ لَّمْ يَتَدَارَكِ الْاَمْرَ ۞ يَا دُنْيَا بِلَا اٰخِرَةٍ ۞ يَا خَلْقًا بِلَا خَالِقٍ ۞ مَا تَخَافُ سِوَى الْفَقْرِ ۞ مَا تَرْجُوْا سِوَى الْغِنٰى وَيْحَكَ اَلرِّزْقُ مَقْسُوْمٌ ۞ لَا يَزِيْدُ وَلَا يَنْقُصُ ۞ وَلَا يَتَقَدَّمُ وَلَا يَتَاَخَّرُ ۞ اَنْتَ شَاكٌّ فِىْ ضَمَانِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ حَرِيْصٌ عَلٰى طَلَبِ مَا لَمْ يُقْسَمْ لَكَ حِرْصُكَ قَدْ مَنَعَكَ عَنِ الْحُضُوْرِ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ وَ مَشَاهِدِ الْخَيْرِ ۞ تَخَافُ اَنْ تَنْقُصَ اَرْبَاحُكَ ۞ وَاَنْ يَّقِلَّ زَبُوْنُكَ وَيْحَكَ

کسی مسلمان کو بھی حقیر نہ سمجھو کہ حق تعالیٰ کے اسرار اُن کے اندر (تخم ریزی کی طرح) بکھیر دیئے گئے ہیں۔ (بس کیا پتہ ہے کہ کس کا قلب کب بار آور ہو کر ولی بن جائے) اپنے نفسوں میں تواضع اختیار کرو اور بندگانِ خدا پر تکبّر مت کرو۔ اپنی غفلتوں سے جاگ اُٹھو کہ تم بڑی گہری غفلت میں ہو گویا کہ تم حساب سے فارغ ہو چکے اور پُل صراط کو عبور کر چکے اور جنت میں اپنے مکانات دیکھ چکے ہو۔ کیا ٹھکانا اتنے بڑے دھوکہ کا؟ تم میں سے ہر شخص حق تعالیٰ کی بہتیری کچھ نافرمانی کر چکا ہے مگر نہ ان میں فکر کرتا ہے۔ اور نہ ان سے توبہ کرتا ہے۔ یوں گمان کئے ہوئے ہے کہ وہ معصیتیں بھولی بسری ہو گئیں حالانکہ وہ تمہارے نامۂ اعمال میں (اپنے) اوقات کی تاریخوں کے ساتھ لکھی ہوئی ہیں۔ ان میں سے ہر قلیل اور کثیر کا حساب لیا جائیگا اور سزا دی جائے گی۔ بیدار ہو جاؤ اے غفلت شعارو۔ جاگ اُٹھو اے سونے والو۔ حق تعالیٰ کی رحمت کے سامنے آجاؤ۔ جس شخص کی معصیتیں اور لغزشیں شدید ہو گئیں اور وہ ان پر اڑا رہا کہ نہ توبہ کی اور نہ نادم ہوا پس اگر اُس نے معاملہ کی تلافی نہ کی تو (سمجھ لو کہ) کفر کا قاصد آگیا اے دُنیا دنیا (کرنے والے جسے) واسطہ آخرت سے نہیں اور اے مخلوق (کے شیدا) کہ خالق سے غرض نہیں تو اگر ڈرتا ہے تو صرف افلاس سے اور آرزو ہے تو صرف تونگری کی۔ تیرے حال پر افسوس۔ رزق تقسیم ہو چکا ہے نہ زیادہ ہو سکتا ہے نہ کم اور نہ مقدم ہو سکتا ہے نہ مؤخر تجھ کو حق تعالیٰ کی ذمّہ داری میں شک ہے اور تو حریص ہے اس کی طلب کا جو تیرے مقسوم میں نہیں ہے۔ تیری حرص نے تجھ کو روک دیا علماء کی خدمت میں اور خیر کے جلسوں میں جانے سے تجھ کو اندیشہ ہے کہ تیرے نفع میں کمی آجائے گی اور تیری منفعتیں قلیل رہ جائیں گی۔ تجھ پر افسوس۔ بھلا

مَنْ اَطْعَمَكَ وَاَنْتَ طِفْلٌ فِىْ بَطْنِ اُمِّكَ ؞ اَنْتَ مُعْتَمِدٌ عَلَيْكَ ؞ وَعَلَى الْخَلْقِ ؞ وَدَنَانِيْرِكَ وَدَرَاهِمِكَ ؞ وَعَلٰى بَيْعِكَ وَشِرَائِكَ ؞ وَعَلٰى سُلْطَانِ بَلَدِكَ ؞ كُلُّ مَنِ اعْتَمَدْتَ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلٰهُكَ ؞ وَكُلُّ مَنْ خِفْتَهٗ وَرَجَوْتَهٗ فَهُوَ اِلٰهُكَ ؞ كُلُّ مَنْ رَاَيْتَهٗ فِى الضُّرِّ وَالنَّفْعِ وَلَمْ تَرَ اَنَّ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ مُجْرِىْ ذٰلِكَ عَلٰى يَدَيْهِ فَهُوَ اِلٰهُكَ ؞ عَنْ قَلِيْلٍ تَرٰى خَبَرَكَ ؞ يَاْخُذُ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ مِنْكَ سَمْعَكَ وَبَصَرَكَ وَبَطْشَكَ وَمَالَكَ وَجَمِيْعَ مَا اعْتَمَدْتَ عَلَيْهِ دُوْنَهٗ وَيَقْطَعُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْخَلْقِ ؞ وَيُقْسِىْ قُلُوْبَهُمْ عَلَيْكَ وَيَقْبِضُ اَيْدِيَهُمْ عَنْكَ ؞ وَيَعْزِلُكَ عَنْ شُغْلِكَ ؞ وَيُغْلِقُ الْاَبْوَابَ فِىْ وَجْهِكَ ؞ يُرَدِّدُكَ مِنْ بَابٍ اِلٰى بَابٍ وَلَا يُعْطِيْكَ لُقْمَةً وَلَا ذَرَّةً ؞ وَاِذَا دَعَوْتَهٗ فَلَا يُجِيْبُكَ كُلُّ ذٰلِكَ لِشِرْكِكَ بِهٖ ؞ وَاعْتِمَادِكَ عَلٰى غَيْرِهٖ ؞ وَطَلَبِكَ نِعَمَهٗ مِنْ غَيْرِهٖ ؞ وَاسْتِعَانَتِكَ بِهَا عَلٰى مَعَاصِيْهِ ؞ هٰذَا قَدْ رَاَيْتُهٗ جَرٰى عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ هٰذَا الْجِنْسِ ؞ وَهُوَ الْاَغْلَبُ فِى الْعَاصِيْنَ ؞ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَدَارَكُ الْاَمْرَ بِالتَّوْبَةِ ؞ فَيَقْبَلُ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ تَوْبَتَهٗ ؞ وَيَنْظُرُ اِلَيْهِ بِالرَّحْمَةِ ؞ وَيُعَامِلُهٗ بِالْكَرَمِ وَاللُّطْفِ ؞ يَا خَلْقَ اللّٰهِ تُوْبُوْا ؞ يَا عُلَمَاءُ

جب تو اپنی ماں کے پیٹ میں بچہ تھا تو اس وقت تجھ کو کس نے کھانا دیا تھا؟ آج تو اعتماد کر رہا ہے اپنے نفس پر۔ مخلوق پر۔ اپنے دیناروں پر اپنے درہموں پر اپنی خرید و فروخت پر اور اپنے شہر کے حاکم پر۔ ہر چیز کہ جس پر تو اعتماد کرے وہ تیرا معبود ہے اور ہر وہ شخص جس سے تو خوف کرے یا توقع رکھے وہ تیرا معبود ہے اور ہر وہ شخص جس پر نفع اور نقصان کے متعلق تیری نظر پڑے اور تو یوں نہ سمجھے کہ حق تعالیٰ ہی اس کے ہاتھوں اس کا جاری کرنے والا ہے تو وہ تیرا معبود ہے۔ عنقریب تجھے اپنا انجام نظر آجائیگا کہ حق تعالیٰ تیری سماعت تیری بصارت تیری قوتِ گرفت تیرا مال اور ہر وہ چیز جس پر تو نے اس کو چھوڑ کر اعتماد کیا تھا لے لیگا اور تیرے اور مخلوق کے درمیان قطع تعلق کر دے گا۔ ان کے قلوب تجھ پر سخت بنادیگا (کہ ماریں گے اور ترس نہ کھائیں گے) ان کے ہاتھ تیری طرف سے کھینچ لے گا (کہ ایک حبہ بھی تجھ کو کوئی نہ دیگا) تجھ کو تیرے شغل سے برخاست کر دیگا (کہ تجارت بھی نہ ہو سکے گی) اور تیرے چہرے پر سارے دروازوں کو بند کر دیگا (کہ کہیں مراد پوری ہوتی نظر نہ آئیگی) تجھ کو دربدر پھرائیگا اور پھر بھی نہ ایک لقمہ دیگا نہ ذرہ اور جب تو اس سے دعا مانگے گا (کہ اس حالت کو دور کر دے) تو اس کو قبول نہ فرمائے گا۔ یہ سب اس لئے کہ تو نے اس کا شریک گردانا اور اس کے غیر پر اعتماد کیا اور اس کی نعمتیں غیروں سے طلب کیں اور ان سے اس کی معصیتوں پر اعانت حاصل کی۔ میں اس قسم کے لوگوں میں بہتیروں کے ساتھ ایسا ہوتا ہوا دیکھ چکا ہوں اور نافرمانوں کے متعلق اکثر یہی طریقہ رہا ہے۔ ہاں بعض ان میں سے ایسے بھی ہیں جو توبہ سے تلافی کر لیتے ہیں۔ پس حق تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا بہ نگاہِ رحمت اس کی طرف دیکھتا اور لطف و کرم کا اسکے ساتھ برتاؤ فرماتا ہے۔ اے اللہ کی مخلوق توبہ کرو۔ اے مولویو

يَا فُقَهَاءُ، يَا زُهَّادُ، يَا عُبَّادُ، مَا مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ يَحْتَاجُ إِلَى تَوْبَةٍ ؛ أَخْبَارُكُمْ عِنْدِيْ فِيْ حَيَاتِكُمْ وَمَمَاتِكُمْ ؛ إِذَا أُشْكِلَتْ عَلَيَّ أَوَائِلُ أُمُوْرِكُمْ انْكَشَفَتْ لِيْ فِيْ آخِرِهَا عِنْدَ مَوْتِكُمْ ؛ إِذَا خَفِيَ عَلَيَّ أَصْلُ مَالِ أَحَدِكُمْ أَنْتَظِرُ خُرُوْجَهُ ؛ فَإِنْ خَرَجَتِ النَّفَقَةُ عَلَى الْأَوْلَادِ وَالْأَهْلِ وَفُقَرَاءِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمَصَالِحِ الْخَلْقِ ؛ عَلِمْتُ أَنَّ أَصْلَهُ جَاءَ مِنْ حَلَالٍ ؛ وَإِنْ خَرَجَ عَلَى الصِّدِّيْقِيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ خَوَاصُّ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ عَلِمْتُ أَنَّ أَصْلَهُ وَتَحْصِيْلَهُ كَانَ بِالتَّوَكُّلِ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ وَإِنَّهُ حَلَالٌ مُطْلَقٌ ؛ لَسْتُ مَعَكُمْ فِيْ أَسْوَاقِكُمْ وَلٰكِنَّ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ بَيَّنَ لِيْ أَمْوَالَكُمْ بِهٰذِهِ الطَّرِيْقَةِ ؛ وَبِغَيْرِهَا مِنَ الطُّرُقِ يَا غُلَامُ احْذَرْ أَنْ يَرَى الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ قَلْبِكَ غَيْرَهُ فَتُمْقَتَ ؛ احْذَرْ أَنْ يَرَى فِيْ قَلْبِكَ خَوْفَ غَيْرِهِ ؛ أَوْ رَجَاءَ غَيْرِهِ أَوْ حُبَّ غَيْرِهِ ؛ طَهِّرُوْا قُلُوْبَكُمْ مِنْ غَيْرِهِ ؛ لَا تَرَوُا الضَّرَّ وَالنَّفْعَ إِلَّا مِنْهُ ؛ أَنْتُمْ فِيْ دَارِهِ وَضِيَافَتِهِ يَا غُلَامُ كُلُّ مَا تَرَاهُ مِنَ الْوُجُوْهِ الْمُسْتَحْسَنَةِ وَتُحِبُّهُ ؛ فَهُوَ حُبٌّ نَاقِصٌ أَنْتَ مُعَاقَبٌ عَلَيْهِ الْحُبُّ الصَّحِيْحُ الَّذِيْ لَا يَتَغَيَّرُ حُبُّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ هُوَ الَّذِيْ تَرَاهُ بِعَيْنَيْ قَلْبِكَ وَهُوَ حُبُّ الصِّدِّيْقِيْنَ

اے فقیہو اے زاہدو اے عابدو۔ تم میں کوئی ایسا نہیں جو توبہ کا حاجت مند نہ ہو میرے پاس تمہاری اموات اور تمہاری حیات کی ساری خبریں ہیں۔ جب تمہارے اُمور کی ابتدا (تمہاری ظاہرداری کے سبب) مجھ پر مشتبہ ہو جاتی ہے تو انجام کار تمہاری موت کے وقت مجھ کو انکشاف ہو جاتا ہے (کہ اچھی موت مرا تو مومن ہونا کھل گیا اور بُری موت مرا تو منافق ہونا ظاہر ہو گیا) جب تم میں سے کسی کے مال کی اصلیت مجھ پر پوشیدہ ہوتی ہے تو میں اس کے خرچ کا منتظر رہتا ہوں۔ پس اگر اولاد اور اہل کے نفقہ میں یا حق تعالیٰ کے فقیروں اور مخلوق کی مصلحتوں میں خرچ ہوا تو میں جان لیتا ہوں کہ اصل مال حلال طریقہ سے آیا تھا۔ اور اگر ان صدیقین پر خرچ ہوا جو حق تعالیٰ کے خواص ہیں تو میں جان لیتا ہوں کہ اصل مال اور اس کی تحصیل حق تعالے شانہ پر توکل سے ہوئی اور یہ کہ وہ خالص حلال ہے۔ میں بازاروں میں تمہارے ساتھ نہ تھا۔ مگر حق تعالیٰ نے اس طریقہ سے اور نیز دوسرے طریقوں سے تمہارے اموال مجھ پر ظاہر فرمادئے ہیں (کہ حلال ہیں یا حرام) صاحبزادہ۔ اس سے بچ کہ حق تعالےٰ تیرے قلب میں اپنے غیر کو دیکھے۔ پس تو ذلیل ہو۔ بچ اس سے کہ وہ تیرے قلب میں اپنے غیر کا خوف یا غیر سے توقع یا غیر کی محبت ملاحظہ فرمائے۔ غیر اللہ سے اپنے قلوب کو پاک کرو اور نفع اور نقصان کو مت سمجھو مگر اللہ کی طرف سے کہ تم اس کے گھر میں ہو اور اسی کی ضیافت میں ہو۔ صاحبزادہ جو کچھ بھی حسین صورتیں تجھ کو نظر آرہی ہیں اور ان کو تو محبوب سمجھتا ہے یہ سب ناقص محبت ہے جس پر تجھ کو سزا دی جائے گی۔ صحیح محبت جس میں کبھی تغیر نہ آوے وہ اللہ عزوجل کی محبت ہے۔ وہی ہے جس کو تو اپنے قلب کی آنکھوں سے دیکھے گا اور وہی ہے صدیقین اور روحانیت والوں کی محبت

الرُّوحَانِيِّينَ ؛ مَا اٰحَبُّوا بِالْاِيْمَانِ بَلْ
بِالْاِيْقَانِ وَالْعِيَانِ ؛ كُشِفَتِ الْحُجُبُ عَنْ اَعْيُنِ
قُلُوْبِهِمْ ؛ فَرَاَوْا مَا فِي الْغَيْبِ ؛ رَاَوْا مَا لَا يُمْكِنُهُمْ
شَرْحُهُ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مَحَبَّتَكَ مَعَ الْعَفْوِ
وَالْعَافِيَةِ ؛ اَقْسَامُكُمْ مُوْدَعَةٌ عِنْدَ الدُّنْيَا
اِلٰى اَوْقَاتٍ مَعْلُوْمَةٍ عِنْدَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛
مَا يَقْدِرُ اَحَدٌ عَلَى الْاِمْتِنَاعِ مِنْ تَسْلِيْمِهَا
اِلَيْكُمْ وَقْتَ مَجِيْءِ الْاِذْنِ مِمَّنْ مَلَكَهَا
هِيَ تَضْحَكُ بِالْخَلْقِ وَتَسْخَرُ عُقُوْلَهُمْ ؛
وَتَسْتَهْزِئُ بِهَا ؛ وَتَضْحَكُ مِمَّنْ يَطْلُبُ
مِنْهَا مَا لَمْ يُقْسَمْ لَهُ مِنْهَا ؛ وَمِمَّنْ يَطْلُبُ
قِسْمَهُ مِنْهَا بِغَيْرِ اِذْنٍ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ يَا قَوْمُ اِنْ اَعْرَضْتُمْ عَنْ بَابِهَا ؛
وَاَقْبَلْتُمْ عَلٰى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ خَرَجَتْ
وَتَبِعَتْكُمْ ؛ اُطْلُبُوْا مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
الْعَقْلَ ؛ اِذَا اَقْبَلَتِ الدُّنْيَا عَلٰى اَوْلِيَاءِ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوْا لَهَا مُرِّيْ غُرِّيْ
غَيْرَنَا نَحْنُ قَدْ عَرَفْنَاكِ ؛ قَدْ رَاَيْنَاكِ
لَا تُجَرِّبِيْنَا قَدْ عَرَفْنَا مَخْبَرَكِ ؛ لَا
تَتَبَهْرَجِيْ عَلَيْنَا ؛ فَاِنَّ دِيْنَارَكِ مُحْسِنٌ
زِيْنَتُكِ عَلٰى صَنَمٍ مُجَوَّفٍ مِنْ خَشَبٍ
لَا رُوْحَ فِيْهِ ؛ اَنْتِ ظَاهِرٌ بِلَا
مَعْنًى ؛ مَنْظَرٌ بِلَا مَخْبَرٍ ؛
اَلْمَنْظَرُ
اَلْمَخْبَرُ

کہ اُنہوں نے اس کو محض ایمان سے محبوب نہیں سمجھا (کہ صرف کہنے سے مان لیا ہو) بلکہ ایقان اور معائنہ سے سمجھا ہے کہ ان کے قلوب کی آنکھوں سے سارے پردے اُٹھا دیئے گئے ہیں پس جو کچھ غیب میں تھا وہ ان کو نظر آگیا اور اُنہوں نے ایسا نظارہ دیکھا جس کی شرح اُن سے ہو نہیں سکتی۔ یا اللہ ہم کو عفو اور عافیت کے ساتھ اپنی محبت نصیب فرما۔ تمہارے مقسوم ان اوقات پر پہونچانے کے لئے دُنیا کے پاس امانت رکھ دیئے گئے ہیں جو حق تعالےٰ کو معلوم ہیں اور کسی کی طاقت نہیں ہے کہ ان کے مالک کی اجازت آجانے کے وقت ان کو تمہارے حوالہ ہونے سے روک سکے۔ پس وہ مخلوق پر ہنستے اور ان کی عقلوں پر آواز کستے اور ان کا مذاق اُڑاتے ہیں (کہ جب ہم .... خود ہی بالضرور آنے والے ہیں تو تمہاری فکر میں دوڑ دھوپ کیسی) اور ہنستے ہیں اُس پر بھی جو ایسی طلب کرے جو اس کے مقسوم میں نہیں ہے۔ اور اُس پر بھی جو دُنیا کا کوئی حصہ حق تعالےٰ کی اجازت کے بغیر طلب کرتے ہیں (کیونکہ بیش از قسمت اور قبل از وقت کسی کو ملنا محال ہی) **صاحبو**۔ اگر تم نے ان کے دروازہ سے مُنہ پھیر لیا اور حق تعالےٰ کے دروازہ کی طرف رُخ کر لیا تو وہ خود نکل کر تمہارے پیچھے آئیں گے۔ تم حق تعالےٰ سے عقل مانگو۔ جب دُنیا اولیاء اللہ پر متوجہ ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ جا کسی دوسرے کو دھوکہ دیجو۔ ہم تجھ سے واقف ہیں۔ ہم تجھ کو خوب دیکھ چکے ہیں۔ ہم کو مت آزما کہ ہم تیری حقیقت جان چکے ہیں۔ اپنے کھوٹے دینار کی بھڑک ہم کو مت دکھا کہ تیرا دینار صرف ظاہری حُسن لئے ہوئے ہے۔ تیرا سنگھار لکڑی کے کھوکھرے بُت پر ہے جس میں روح نہیں! تو ظاہر محض ہے بلا معنے کے اور فقط دکھاوا ہے بغیر حقیقت کے۔ دیکھنے اور پرکھنے کی چیز تو

لِلْآخِرَةِ ؛ لَمَّا ظَهَرَتْ عُيُوْبُ الدُّنْيَا عِنْدَ الْقَوْمِ هَرَبُوْا مِنْهَا ؛ وَلَمَّا ظَهَرَتْ عُيُوْبُ الْخَلْقِ عِنْدَهُمْ غَابُوْا عَنْهُمْ ؛ وَهَرَبُوْا مِنْهُمْ ؛ وَاسْتَوْحَشُوْا مِنْهُمْ وَاسْتَأْنَسُوْا بِالصَّحَارِيْ وَالْبَرَارِيْ وَالْخَرَابِ وَالْكُهُوْفِ وَالْجِنِّ وَالْمَلَائِكَةِ السَّائِحِيْنَ فِي الْأَرْضِ ؛ تَأْتِيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَالْجِنُّ عَلٰى صُوَرٍ غَيْرِ صُوَرِهِمْ ؛ يَظْهَرُوْنَ لَهُمْ فِيْ بَعْضِ الْأَوْقَاتِ عَلٰى صُوَرِ الزُّهَّادِ وَالرُّهْبَانِ بِاللِّحَاءِ ؛ وَعَلٰى صُوَرِ الْوُحُوْشِ ؛ يَظْهَرُوْنَ فِيْ أَيِّ صُوْرَةٍ أَرَادُوْا ؛ وَالصُّوَرُ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ وَالْجِنِّ كَثِيَابٍ مُعَلَّقَةٍ عِنْدَ أَحَدِكُمْ فِيْ بَيْتِهٖ ؛ يَلْبَسُ أَيَّهَا شَاءَ ؛ الْمُرِيْدُ الصَّادِقُ فِيْ إِرَادَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ فِيْ بِدَايَةِ أَمْرِهٖ يَضِيْقُ عَنْ رُؤْيَةِ الْخَلْقِ ؛ وَعَنْ سَمَاعِ كَلِمَةٍ مِنْهُمْ ؛ وَعَنْ رُؤْيَةِ ذَرَّةٍ مِنَ الدُّنْيَا ؛ لَا يَقْدِرُ أَنْ يَرٰى شَيْئًا مِنَ الْمَخْلُوْقَاتِ ؛ يَكُوْنُ قَلْبُهٗ تَائِهًا وَعَقْلُهٗ غَائِبًا وَبَصَرُهٗ شَاخِصًا ؛ لَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى تَقَعَ يَدُ الرَّحْمَةِ عَلٰى رَأْسِ قَلْبِهٖ فَيَأْتِيَهُ السُّكُوْنُ ؛ لَا يَزَالُ سَكْرَانَ حَتّٰى يَسْتَنْشِقَ رَائِحَةَ الْقُرْبِ مِنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ ؛ فَحِيْنَئِذٍ يُفِيْقُ ؛ وَإِذَا تَمَكَّنَ فِيْ تَوْحِيْدِهٖ وَإِخْلَاصِهٖ وَمَعْرِفَتِهٖ بِرَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَعِلْمِهٖ بِهٖ وَمَحَبَّتِهٖ لَهٗ ؛ جَاءَهُ الثَّبَاتُ وَاتِّسَاعُ الْخَلْقِ تَأْتِيْهِ الْقُوَّةُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ فَيَحْمِلُ أَثْقَالَهُمْ مِنْ غَيْرِ كُلْفَةٍ يَقْرُبُ مِنْهُمْ وَيَطْلُبُهُمْ ؛ وَيَكُوْنُ كُلُّ شُغْلِهٖ فِيْ مَصَالِحِهِمْ

درحقیقت آخرت ہے۔ اہل اللہ پر جب دُنیا کے عیوب کھُل گئے تو وہ اس سے بھاگے، اور جب مخلوق کے عیوب اُن پر ظاہر ہوئے تو وہ ان سے بھی غائب ہو گئے اور بھاگے اور ان سے متوحش ہو کر مانوس ہوئے جنگلوں سے بنوں سے ویرانوں سے غاروں سے اور جنات اور اُن فرشتوں سے جو زمین میں سیاحت کرتے ہیں کہ فرشتے اور جنات اپنی صُورتیں بدل کر ان کے پاس آتے ہیں۔ کسی وقت زاہدوں اور لنبی ڈاڑھیوں والے راہبوں کی صُورت میں اور کبھی جنگلی جانوروں کی شکل میں۔ غرض جس صُورت میں چاہتے ہیں ظاہر ہو جاتے ہیں کیوں کہ فرشتوں اور جنات کے نزدیک مختلف شکلیں ایسی ہیں جیسے تم میں سے کسی کے پاس مختلف قسم کے کپڑے لٹکے ہوئے ہوں کہ جس کو چاہے پہن لے مرید جو حق تعالےٰ کی ارادت میں سچّا ہوتا ہے اپنی ابتدائی حالت میں مخلوق کے دیکھنے اور ان سے کوئی بات سُننے اور دُنیا کا ایک ذرہ دیکھنے سے بھی تنگ دل ہوتا ہے۔ وہ مخلوقات میں کسی ایک چیز کو بھی نہیں دیکھ سکتا۔ اس کا قلب حیران، اس کی عقل گُم اور اس کی نگاہ پتھرائی ہوئی ہوتی ہے۔ وہ برابر اسی حالت میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے قلب کے سر پر رحمت کا ہاتھ آ ٹھہرتا ہے پس اس کو قرار آ جاتا ہے (اس کے بعد) مست بنا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ قرب کی بُو اس کی ناک میں پہنچتی ہے تب اس کو ہوش آتا ہے۔ اور جب اپنی توحید و اخلاص اور اپنے رب عزّ وجل کی معرفت اس کے علم اور اس کی محبّت میں راسخ بن جاتا ہے تو استقامت اور مخلوق کی گنجائش آتی ہے۔ اللہ عزّ وجل کی طرف سے وہ طاقت آتی ہے کہ مخلوق کے بوجھ کلفت کے بغیر اپنے اُوپر لاد لیتا ہے اُن کا قرب اختیار کرتا اور ان کا طالب بنتا ہے اور اس کا ہر شغل ان کی مصلحتوں میں منحصر ہو جاتا ہے (اور با ایں ہمہ) اپنے رب

وَهُوَ لَا يَشْتَغِلُ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ طَرْفَةَ عَيْنٍ ۞ اَلْمُتَزَهِّدُ الْمُبْتَدِئُ فِیْ زُهْدِهٖ ۞ يَهْرُبُ مِنَ الْخَالِقِ ۞ وَالزَّاهِدُ الْكَامِلُ فِیْ زُهْدِهٖ لَا يُبَالِیْ مِنْهُمْ ۞ لَا يَهْرُبُ مِنْهُمْ بَلْ يَطْلُبُهُمْ ۞ لِاَنَّهٗ يَصِيْرُ عَارِفًا بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَمَنْ عَرَفَ اللّٰهَ لَا يَهْرُبُ مِنْ شَیْءٍ وَّلَا يَخَافُ مِنْ شَیْءٍ سِوَاهُ ۞ اَلْمُنْتَهِیْ يَطْلُبُهُمْ ۞ كَيْفَ لَا يَطْلُبُهُمْ وَكُلُّ دَوَاءِهِمْ عِنْدَهٗ ۞ وَلِهٰذَا قَالَ بَعْضُهُمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۞ لَا يَضْحَكُ فِیْ وَجْهِ الْفَاسِقِ اِلَّا الْعَارِفُ ۞ مَنْ كَمُلَتْ مَعْرِفَتُهٗ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ صَارَ دَالًّا عَلَيْهِ ۞ يَصِيْرُ شَبَكَةً يَصْطَادُ بِهَا الْخَلْقَ مِنْ بَحْرِ الدُّنْيَا ۞ يُعْطَى الْقُوَّةَ حَتّٰى يَهْزِمَ اِبْلِيْسَ وَجُنْدَهٗ ۞ يَاْخُذُ الْخَلْقَ مِنْ اَيْدِيْهِمْ ۞ يَا مَنِ اعْتَزَلَ بِزُهْدِهٖ مَعَ جَهْلِهٖ تَقَدَّمْ وَاسْمَعْ مَا اَقُوْلُ ۞ يَا زُهَّادَ الْاَرْضِ تَقَدَّمُوْا خَرِّبُوْا صَوَامِعَكُمْ ۞ وَاقْرَبُوْا مِنِّیْ ۞ قَدْ قَعَدْتُمْ فِیْ خَلَوَاتِكُمْ مِنْ غَيْرِ اَصْلٍ ۞ مَا وَقَعْتُمْ بِشَیْءٍ ۞ تَقَدَّمُوْا وَالْتَقِطُوْا اَثْمَارَ الْحِكَمِ ۞ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ مَا اُرِيْدُ مَجِيْئَكُمْ لِیْ ۞ بَلْ اُرِيْدُهٗ لَكُمْ يَا غُلَامُ تَحْتَاجُ تَتْعَبُ حَتّٰى تَتَعَلَّمَ الصَّنْعَةَ ۞ تَبْنِیْ وَ تَنْقُضُ

عزّ وجل سے پلک جھپکنے کے برابر بھی غافل نہیں ہوتا۔ جو شخص اپنے زہد میں مبتدی ہے کہ باتکلف زاھد بنتا ہے وہ تو مخلوق سے بھاگا کرتا ہے اور اپنے زُہد میں کامل بن جانے والا شیخ مخلوق کی پروا بھی نہیں کرتا نہ اُن سے بھاگتا ہے بلکہ اُن کا طالب بنتا ہے۔ کیوں کہ وہ حق تعالےٰ شانہٗ کو پہچان گیا ہے۔ اور جو حق تعالیٰ کو پہچان گیا ہے وہ نہ کسی چیز سے بھاگے اور نہ خدا کے سوا کسی شئے سے ڈرے مبتدی تو فاسقوں اور نافرمانوں سے بھاگا کرتا ہے اور منتہی ان کو طلب کرتا ہے اور طلب کیوں نہ کرے کہ ان کی ساری دوا اسی کے پاس ہے۔ اور اسی لئے ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ فاسق کے منہ پر نہیں ہنستا مگر عارف "جو شخص حق تعالیٰ کی معرفت میں کامل ہو جاتا ہے وہ اس تک پہنچانے کے لئے راہبر اور جال بنجاتا ہے کہ اس کے ذریعہ سے مخلوق کا دنیا کے سمندر میں سے شکار کیا جاتا ہے (کہ لوگوں کو جبراً پھانس کر ڈبونے والی دُنیا سے باہر نکالتا ہے) اس کو اتنی قوت دیجاتی ہے کہ ابلیس اور اس کے لشکر کو بھگا دیتا اور ان کے ہاتھوں سے مخلوق کو (چھین) لاتا ہے اے وہ شخص جو جہالت کو لئے ہوئے زاھد بن کر گوشہ میں جا بیٹھا ہے آگے بڑھ اور سُن کہ میں کیا کہتا ہوں۔ اے دُنیا بھر کے زاھدو آگے بڑھو، اپنے ان خلوت خانوں کو ویران کر دو اور میرے قریب آؤ۔ تم اپنی خلوتوں میں اصل کے بغیر جا بیٹھے ہو۔ تمہارے ہاتھ کچھ بھی نہ آیا۔ آگے بڑھو اور حکمت و دانش کے پھل چُنو (جو میرے مُنھ سے جھڑ رہے ہیں) اللہ تم پر رحم فرمائے میں تمہارا آنا اپنی غرض کے لئے نہیں چاہتا۔ بلکہ تمہاری ہی غرض کے لئے چاہتا ہوں۔

صاحبزادہ۔ تو مشقت اُٹھانے کا حاجتمند ہے یہاں تک کہ صنعت کو اچھی طرح سیکھ جائے۔ جب ہزار مرتبہ بنائے گا اور

أَلْفَ مَرَّةٍ ۔ حَتّٰی تُحْسِنَ تَبْنِیْ مَا لَا یَنْتَقِضُ ۔ إِذَا أَفْنَیْتَ فِی الْبِنَاءِ وَالنَّقْضِ بَنَی لَکَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ بِنَاءً لَا یَنْتَقِضُ ۔ یَا قَوْمُ مَتٰی تَعْقِلُوْنَ ۔ مَتٰی تُدْرِکُوْنَ الَّذِیْ أُشِیْرُ إِلَیْهِ ۔ طُوْفُوْا عَلٰی مُرِیْدِی الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۔ فَإِذَا وَقَعْتُمْ بِهِمْ فَاخْدِمُوْهُمْ بِأَمْوَالِکُمْ وَأَنْفُسِکُمْ ۔ الْمُرِیْدُوْنَ الصَّادِقُوْنَ لَهُمْ رَوَائِحُ ۔ لَهُمْ عَلَامَاتٌ ظَاهِرَةٌ نَیِّرَةٌ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ ۔ وَلٰکِنَّ الْآفَةَ فِیْکُمْ وَفِیْ بَصَائِرِکُمْ وَفِیْ أَفْهَامِکُمُ السَّقِیْمَةِ ۔ مَا تُفَرِّقُوْنَ بَیْنَ الصِّدِّیْقِ وَالزِّنْدِیْقِ بَیْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ ۔ بَیْنَ الْمَسْمُوْمِ وَغَیْرِ الْمَسْمُوْمِ ۔ بَیْنَ الْمُشْرِکِ وَالْمُوَحِّدِ ۔ بَیْنَ الْمُخْلِصِ وَالْمُنَافِقِ ۔ بَیْنَ الْعَاصِیْ وَالطَّائِعِ بَیْنَ مُرِیْدِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَبَیْنَ مُرِیْدِ الْخَلْقِ ۔ اُخْدُمُوا الشُّیُوْخَ الْعُمَّالَ بِالْعِلْمِ حَتّٰی یُعَرِّفُوْکُمُ الْأَشْیَاءَ کَمَا هِیَ ۔ اِجْتَهِدُوْا فِیْ مَعْرِفَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۔ فَإِنَّکُمْ إِذَا عَرَفْتُمُوْهُ عَرَفْتُمْ مَا سِوَاهُ ۔ اِعْرِفُوْهُ ثُمَّ أَحِبُّوْهُ ۔ إِذَا کُنْتُمْ مَا تَرَوْنَهُ بِأَعْیُنِ رُؤُوْسِکُمْ ۔ فَانْظُرُوْهُ بِأَعْیُنِ قُلُوْبِکُمْ ۔ إِذَا رَأَیْتُمُ النِّعَمَ مِنْهُ أَحْبَبْتُمُوْهُ ضَرُوْرَةً ۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔ أَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا یَغْذُوْکُمْ مِنْ نِعَمِهٖ وَأَحِبُّوْنِیْ بِحُبِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِیْ ۔ وَهُوَ قَدْ غَذَاکُمْ بِنِعْمَتِهٖ وَأَنْتُمْ فِیْ بُطُوْنِ أُمَّهَاتِکُمْ ۔ وَبَعْدَ خُرُوْجِکُمْ مِنْهَا

توڑے گا تب ایسا عمدہ بنا سکے گا جس کے توڑنے کی نوبت نہ آئیگی جب تو بنانے اور توڑنے میں فنا ہو جائے گا تب حق تعالیٰ تیرے لئے وہ تعمیر بنائے گا جو کبھی نہ ٹوٹے گی۔ **صاحبو**۔ تم کو عقل کب آئے گی؟ جس کی طرف میں اشارہ کرنا چاہ رہا ہوں اس کو تم کب پاؤگے؟ طالبانِ حق کی (تلاش میں چار طرف) گھومو اور جب وہ تمہارے ہاتھ آجائیں تو ان کی خدمت کرو اپنے مال اور جان سے۔ سچے طالبانِ حق کے لئے ایک خاص خوشبو ہے۔ ان کے لئے علامتیں ہیں کھلی ہوئی جو اُن کے چہروں پر دمکتی ہیں۔ مگر آفت تمہارے اندر اور تمہاری آنکھ اور تمہاری بیمار سمجھ کے اندر ہے کہ نہ صدیق اور زندیق میں امتیاز کرتے ہو نہ حلال اور حرام میں نہ زہر آلودہ اور بغیر زہر کے کھانے میں نہ مشرک اور موحد میں نہ مخلص اور منافق میں۔ نہ نافرمان اور فرماں بردار بندہ میں اور نہ طالبانِ حق اور طالبانِ خلق میں۔ اُن مشائخ کی خدمت کرو جو علم کے عامل ہیں کہ وہ تم کو تمام چیزوں کی اصل حالت کی پہچان کرا دیں گے۔ حق تعالیٰ سے واقف بننے کی کوشش کرو۔ کیوں کہ جب تم اس سے واقف ہو جاؤ گے تو جملہ ماسوا سے واقف ہو جاؤ گے۔ اس کو پہچانو اس کے بعد اس سے محبت کرو۔ جب تم اس کو اپنے سر کی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے تو اپنے قلوب کی آنکھوں سے دیکھو۔ جب تم نعمتوں کو اس کی طرف سے سمجھو گے تو ضرور اس سے محبت بھی کرو گے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ سے محبت کرو ان نعمتوں کی وجہ سے جن کو وہ تمہاری غذا بناتا ہے اور مجھ سے محبت کرو بایں وجہ کہ اللہ عزوجل مجھ سے محبت فرماتا ہے۔ **صاحبو**۔ اُس نے اپنی نعمتوں کو تمہاری غذا بنایا جبکہ تم اپنی ماں کے پیٹ میں تھے اور ان سے باہر نکلنے کے بعد بھی

ثُمَّ اَعْطَاكُمُ الْعَوَافِي وَالْقُوَى وَالْبَطْشَ ۞ وَرَزَقَكُمْ طَاعَتَهٗ ۞ وَجَعَلَكُمْ مُّسْلِمِيْنَ مُتَّبِعِيْنَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ شُكْرُهٗ وَمَحَبَّتُهٗ كَشُكْرِهٖ وَمَحَبَّتِهٖ ۞ اِذَا رَاَيْتُمُ النِّعَمَ مِنْهُ ۞ زَالَتْ مَحَبَّةُ الْخَلْقِ مِنْ قُلُوْبِكُمْ ۞ اَلْعَارِفُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ الْمُحِبُّ لَهٗ النَّاظِرُ اِلَيْهِ بِعَيْنَيْ قَلْبِهٖ ۞ اَلَّذِيْ يَرَى الْاِحْسَانَ وَالْاِسَاءَةَ مِنْهُ ۞ لَا يَبْقٰى لَهٗ نَظَرٌ اِلٰى مَنْ يُّحْسِنُ اِلَيْهِ وَيُسِيْءُ مِنَ الْخَلْقِ ۞ اِنْ ظَهَرَ مِنْهُمْ اِحْسَانٌ رَاٰهُ بِتَسْخِيْرِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۞ وَاِنْ ظَهَرَتْ مِنْهُمْ اِسَاءَةٌ رَاٰهَا بِتَسْلِيْطِهٖ ۞ يَنْتَقِلُ نَظَرُهٗ مِنَ الْخَلْقِ اِلَى الْخَالِقِ ۞ وَمَعَ ذٰلِكَ يُعْطِي الشَّرْعَ حَقَّهٗ ۞ وَلَا يُسْقِطُ حُكْمَهٗ ۞ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْعَارِفِ يَنْتَقِلُ مِنْ حَالَةٍ اِلٰى حَالَةٍ ۞ حَتّٰى يَقْوٰى زُهْدُهٗ فِي الْخَلْقِ ۞ وَالتَّرْكُ لَهُمْ ۞ وَالْاِعْرَاضُ عَنْهُمْ وَيَرْغَبُ فِي الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۞ وَيَقْوٰى تَوَكُّلُهٗ عَلَيْهِ ۞ يَذْهَبُ عَنْهُ اَخْذُ الْاَشْيَاءِ مِنَ الْخَلْقِ ۞ وَيَبْقٰى عِنْدَ اَخْذِهَا مِنَ الْخَلْقِ عَلٰى يَدِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۞
يَتَاَكَّدُ وَيَتَاَيَّدُ عَقْلُهُ
الْمُشْتَرَكُ بَيْنَهٗ وَ
بَيْنَ الْخَلْقِ ۞
وَيُزَادُ عَقْلٌ
اٰخَرُ ۞

پھر تم کو تندرستیاں اور قوتیں اور گرفت کی طاقت بخشی اور تم کو اپنی طاعت نصیب فرمائی اور تم کو مسلمان اور متبع بنایا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ پس آپ کی شکرگزاری اور محبت حق تعالیٰ کی شکرگذاری اور محبت کی برابر کس طرح ہو سکتی ہے۔ جب تم نعمتوں کو اس کی طرف سے سمجھوگے تو مخلوق کی محبت تمہارے قلوب سے جاتی رہے گی۔ (کہ جب کسی سے نفع نہیں تو محبت کیسی) حق تعالیٰ کا عارف اس کا محب اور اپنے قلب کی آنکھوں سے اس کا دیکھنے والا وہ ہے جو سلوک و بدسلوکی سب اسی خدا کی طرف سے سمجھتا ہے کہ مخلوق میں جو کوئی اس کے ساتھ سلوک یا بدسلوکی کرتا ہے اس کی نظر ہی اس کی طرف نہیں رہتی۔ اگر مخلوق کی طرف سے سلوک ظاہر ہو تو اس کو حق تعالیٰ کے مسخر بنا دینے کی وجہ سے سمجھتا ہے اور اگر ان کی طرف سے بدسلوکی ظاہر ہو تو حق تعالیٰ کے مسلط کر دینے کی وجہ سے سمجھتا ہے۔ اس کی نظر مخلوق کی طرف سے خالق کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اور باوجود اس کے شریعت کا حق شریعت کو برابر دیتا رہتا ہے اور اس کے حکم کو ساقط نہیں کرتا (کہ بدسلوک کو نصیحت بھی کرتا ہے اور منعم کا شکرگذار بھی بنتا ہے) عارف کا قلب ہمیشہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہوتا رہتا ہے، یہاں تک کہ مخلوق سے بے رغبتی اور ان کا چھوڑ دینا اور ان سے رخ پھیر لینا قوت پکڑ جاتا ہے۔ حق تعالیٰ میں رغبت بڑھ جاتی ہے اور اس پر توکل قوی ہو جاتا ہے۔ مخلوق سے اشیاء کا لینا اس سے جاتا رہتا ہے اور مخلوق سے اشیاء کے لیتے وقت حق تعالیٰ کے ہاتھ پر لینا باقی رہ جاتا ہے (کہ جس وقت کسی شخص نے کوئی چیز ان کو دی تو سمجھتے ہیں کہ جس نے دی اس نے خدا کو دی اور خدا کے ہاتھ سے ہم نے لی) ان کی وہ عقل بھی جو ان کے اور ساری مخلوق کے مشترک ہے قوی اور مؤید ہو جاتی ہے اور ایک دوسری عقل کا اضافہ کیا جاتا ہے

وَهُوَ الْعَقْلُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَا فَقِيْرَ الْخَلْقِ يَا مُشْرِكًا بِهِمْ ۞ اِحْذَرْ اَنْ يَاْتِيَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى مَا اَنْتَ فِيْهِ ۞ مَا يَفْتَحُ اللّٰهُ لِرُوْحِكَ بَابَهٗ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهَا لِاَنَّهٗ غَضْبَانُ عَلٰى كُلِّ مُشْرِكٍ مُّعْتَمِدٍ عَلٰى غَيْرِهٖ ۞ عَلَيْكَ بِالْخَلْوَةِ عَنِ النَّفْسِ ثُمَّ بِالْخَلْوَةِ عَنِ الْخَلْقِ ۞ ثُمَّ بِالْخَلْوَةِ عَنِ الدُّنْيَا ۞ ثُمَّ بِالْخَلْوَةِ عَنِ الْاٰخِرَةِ ثُمَّ بِالْخَلْوَةِ عَمَّا سِوَى الْمَوْلٰى ۞ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَخْلُوَ مَعَ الْمَوْلٰى فَاخْلُ عَنْ وُجُوْدِكَ وَتَدْبِيْرِكَ وَهَذَيَانِكَ وَيْحَكَ تَقْعُدُ فِیْ صَوْمَعَتِكَ وَقَلْبُكَ فِیْ بُيُوْتِ الْخَلْقِ مُنْتَظِرٌ لِمَجِيْئِهِمْ وَهَدَايَاهُمْ ۞ ضَاعَ زَمَانُكَ ۞ وَجُعِلَتْ لَكَ الصُّوْرَةُ بِلَا مَعْنًى ۞ لَا تُؤَهِّلْ نَفْسَكَ لِشَیْءٍ لَمْ يُؤَهِّلْكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ اِنْ لَمْ يَاْتِكَ التَّاَهُّلُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِلَّا مَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ اَنْتَ وَلَا الْخَلْقُ ۞ اِذَا اَرَادَكَ لِاَمْرٍ هَيَّاَكَ لَهٗ ۞ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَكَ بَاطِنٌ صَحِيْحٌ وَقَلْبٌ خَالٍ عَمَّا سِوَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَاِلَّا فَمُجَرَّدُ الْخَلْوَةِ لَا يَنْفَعُكَ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا اَقُوْلُ ۞ وَانْفَعْهُمْ بِمَا اَقُوْلُ وَيَسْتَمِعُوْنَ ۞

اَلْمَجْلِسُ الْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ عَشِيَّةً بِالْمَدْرَسَةِ خَامِسَ عَشَرَ ذِی الْقَعْدَةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسَمِائَةٍ

اور وہ اللہ عزّوجل کی طرف سے خاص عقل ہے۔ اے مخلوق کے محتاج اور اے ان کو شریکِ خدا اقرار دینے والے ڈر کہ اسی حالت پر موت نہ آجائے جس میں تو مبتلا ہے۔ پس نہ حق تعالےٰ تیری رُوح کے لئے اپنا دروازہ کھولیگا اور نہ اس کی طرف نظر فرمائیگا کیونکہ وہ ہر ایسے شخص سے جو مشرک اور غیر اللہ پر اعتماد کرنے والا ہو سخت ناراض ہے۔ اوّل اپنے نفس سے علیحدہ ہونے کو ضروری سمجھ، اس کے بعد مخلوق سے یکسوئی اختیار کر پھر دُنیا سے خلوت کر اس کے بعد آخرت سے علیحدگی اور اس کے بعد مولیٰ کے سوا جُملہ اشیائے سے گوشہ نشین بن جانے کو لازم پکڑ۔ جب تو مولیٰ کے ساتھ خلوت رکھنے کا ارادہ کرے تو اپنے وجود اپنی تدبیر اور اپنی بکواس سے خالی ہوجا تجھ پر افسوس کہ بیٹھا تو اپنے خلوت خانہ میں ہے اور تیرا دل مخلوق کے گھروں میں پڑا ہے کہ ان کے آنے اور ان کے نذرانوں کا منتظر ہے تیرا وقت ضائع گیا اور تیرے لئے صورت رہ گئی بلا معنی کے۔ اپنے نفس کو ایسی چیز کا اہل مت سمجھ جس کی اہلیت تجھ کو حق تعالیٰ نے عطا نہیں فرمائی۔ اگر تیرے پاس اہلیت حق تعالیٰ کی طرف سے نہ آئی ہوگی تو تُو اور ساری مخلوق مل کر بھی اس کو نہ لاسکے گی جب وہ تجھ کو کسی کام کیلئے چاہیگا تو خود ہی اس کے لئے تجھ کو تیار کر دیگا اور جب تجھ کو باطن صحیح نصیب نہیں اور نہ ماسوائے اللہ سے خالی ہو جانے والا قلب حاصل ہے (جو اس کی علامت ہے کہ خدا نے تجھ کو خلوت کا اہل نہیں بنایا) تو محض خلوت تجھ کو مفید نہیں۔ یا اللہ مجھ کو بھی نفع دے اس کلام سے جو میں کہہ رہا ہوں اور حاضرین کو بھی نفع دے اس سے جو میں کہہ رہا ہوں اور وہ سُن رہے ہیں۔

اکیّسویں مجلس

(وقت شام۔ یوم سہ شنبہ۔ ۱۵ ر ذیقعدہ ۵۴۵ھ مدرسہ معمورہ)

اَلدُّنْیَا حِجَابٌ عَنِ الْاٰخِرَةِ ۞ وَالْاٰخِرَةُ حِجَابٌ عَنْ رَبِّ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۞ كُلُّ مَخْلُوْقٍ حِجَابٌ عَنِ الْخَالِقِ عَزَّوَجَلَّ ۞ مَهْمَا وَقَفْتَ مَعَهٗ فَهُوَ حِجَابُكَ ۞ لَا تَلْتَفِتْ اِلَى الْخَلْقِ وَلَا اِلَى الدُّنْیَا وَلَا اِلٰى مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۞ حَتّٰى تَاْتِیَ اِلٰى بَابِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ بِاَقْدَامِ سِرِّكَ وَصِحَّةِ زُهْدِكَ فِیْمَا سِوَاهُ ۞ عُرْیَانًا عَنِ الْكُلِّ ۞ مُتَحَیِّرًا فِیْهِ مُسْتَغِیْثًا اِلَیْهِ ۞ مُسْتَعِیْنًا بِهٖ ۞ نَاظِرًا اِلٰى سَابِقَتِهٖ وَعِلْمِهٖ ۞ فَاِذَا تَحَقَّقَ وُصُوْلُ قَلْبِكَ وَسِرِّكَ وَدَخَلَا عَلَیْهِ ۞ وَقَرَّبَكَ وَاَدْنَاكَ وَحَبَّبَكَ وَوَلَّاكَ عَلَى الْقُلُوْبِ ۞ وَاَمَّرَكَ عَلَیْهِمَا وَجَعَلَكَ طَبِیْبًا لَهَا ۞ فَحِیْنَئِذٍ اِلْتَفِتْ اِلَى الْخَلْقِ وَالدُّنْیَا ۞ فَیَكُوْنَ اِلْتِفَاتُكَ اِلَیْهِمْ نِعْمَةً فِیْ حَقِّهِمْ ۞ وَاَخْذُكَ لِلدُّنْیَا مِنْ اَیْدِیْهِمْ وَرَدُّهَا اِلٰى فُقَرَائِهِمْ وَاسْتِیْفَاؤُكَ لِقِسْمِكَ مِنْهَا عِبَادَةٌ وَطَاعَةٌ وَسَلَامَةٌ ۞ مَنْ اَخَذَ الدُّنْیَا عَلٰى هٰذِهِ الصِّفَةِ لَا تَضُرُّهٗ ۞ بَلْ یَسْلَمُ مِنْهَا وَیَصْفُوْ لَهٗ اَقْسَامُهٗ مِنْ تَكَدُّرِهَا ۞ اَلْوِلَایَةُ لَهَا عَلَامَةٌ فِیْ وُجُوْهِ الْاَوْلِیَاءِ ۞ یَعْرِفُهَا اَهْلُ الْفِرَاسَةِ ۞

اَلْاِشَارَاتُ تَنْطِقُ بِالْوِلَایَةِ لَا اللِّسَانُ

مَنْ اَرَادَ الْفَلَاحَ فَلْیَبْذُلْ
نَفْسَهٗ وَمَالَهٗ لِلْحَقِّ
عَزَّوَجَلَّ ۞

دُنیا حجاب ہے آخرت کے لئے اور آخرت حجاب ہے دنیا اور آخرت کے پروردگار سے اور ساری مخلوق حجاب ہے (اوجھل کرنے والی) خالق عزّوجل سے۔ جب تو کسی شئے کے ساتھ دل لگائے گا تو وہ تیرے لئے حجاب بن جائے گی۔ التفات نہ کر مخلوق کی طرف اور نہ دُنیا کی طرف اور نہ حق تعالیٰ کے سوا کسی چیز کی طرف یہاں تک کہ تو اپنے باطن کے قدموں سے اور ماسوائے اللہ میں زُہد کے صحیح ہو جانے سے حق تعالیٰ کے دروازہ پر بایں حال پہنچ جائے کہ سب سے عُریاں اور مجرّد ہو اسی میں متحیّر ہو۔ اسی کی طرف فریاد کر رہا ہو اسی سے مدد چاہ رہا ہو اور اسی کے علم اور تقدیر کی طرف نظر جمائے ہوئے ہو۔ پس جب تیرے قلب اور تیرے باطن کا وصول متحقق ہو جائے اور یہ دونوں اس کی بارگاہ میں داخل ہو جائیں اور وہ تجھ کو مقرب کر لے اور اپنے پاس بُلالے اور تجھ کو محبوب بنالے اور قلوب پر تجھ کو حکومت بخشے اور ان پر تجھ کو افسر قرار دے اور تجھ کو ان کا طبیب بنائے تو اس وقت مخلوق اور دنیا کی طرف ضرور التفات کر کہ اب ان کی جانب تیرا التفات کرنا ان کے حق میں نعمت ہے۔ اور تیرا ان کے ہاتھوں سے دنیا کا لینا اور انہیں کے مساکین پر واپس کر دینا اور اس میں سے اپنے مقسوم کا پورا کر لینا عبادت اور طاعت اور سلامتی ہے۔ جو شخص دُنیا اس کیفیت سے لیگا تو وہ اس کو ضرر نہ پہنچائے گی بلکہ یہ اس کے شر سے محفوظ رہے گا اور جو چیزیں اس کے مقسوم میں ہیں اپنے تکدّر کی عفونت سے اس کے لئے صاف بن جائیں گی ولایت کی خاص علامت ہے جو اولیاء اللہ کے چہروں پر نمودار ہوتی ہے۔ اس کو اہلِ فراست پہچانتے ہیں کیونکہ ولایت کی خبر اشارے ہی دیا کرتے ہیں نہ کہ زبان۔ جو شخص فلاح چاہے اس کو چاہیئے کہ حق تعالیٰ کے لئے اپنا مال اور اپنی جان خرچ کرے اور

وَيَخْرُجُ بِقَلْبِهٖ مِنَ الْخَلْقِ وَالدُّنْيَا كَخُرُوْجِ
الشَّعْرَةِ مِنَ الْعَجِيْنِ وَاللَّبَنِ ۞ وَهٰكَذَا
مِنَ الْاُخْرٰى ۞ وَهٰكَذَا مِنْ جَمِيْعِ مَا سِوَى
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَحِيْنَئِذٍ تُعْطِيْ كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ
بَيْنَ يَدَيْهِ ۞ وَتَاْكُلُ اَقْسَامَكَ مِنَ الدُّنْيَا ۞
وَالْاٰخِرَةِ وَاَنْتَ عَلٰى بَابِهٖ ۞ وَهُمَا قَائِمَتَانِ
خَادِمَتَانِ لَا تَاْكُلُ قِسْمَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَهِيَ
قَاعِدَةٌ وَاَنْتَ قَائِمٌ ۞ بَلْ اَكُلُهَا عَلٰى بَابِ
الْمَلِكِ وَاَنْتَ قَاعِدٌ وَهِيَ قَائِمَةٌ ۞ وَالطَّبَقُ
عَلٰى رَاْسِهَا ۞ تَخْدِمُ مَنْ هُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَابِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَتُذِلُّ مَنْ هُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَابِهَا ۞
كُلْ مِنْهَا عَلٰى قَدَمِ الْغِنٰى وَالْعِزِّ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
اَلْقَوْمُ رَضُوْا مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالْاِفْلَاسِ
فِي الدُّنْيَا ۞ وَرَضُوْا مِنْهُ بِالْاٰخِرَةِ اَنْ
يُقَرِّبَهُمْ اِلَيْهِ ۞ مَا يَطْلُبُوْنَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
سِوَى اللّٰهِ ۞ عَلِمُوْا اَنَّ الدُّنْيَا مَقْسُوْمَةٌ
فَتَرَكُوا الطَّلَبَ لَهَا ۞ وَعَلِمُوْا اَنَّ دَرَجَاتِ
الْاٰخِرَةِ وَنَعِيْمَ الْجَنَّةِ مَقْسُوْمَةٌ اَيْضًا ۞
فَتَرَكُوا الطَّلَبَ ذٰلِكَ وَالْعَمَلَ لَهٗ لَا يُرِيْدُوْنَ
سِوٰى وَجْهِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ اِذَا دَخَلُوا الْجَنَّةَ
لَا يَفْتَحُوْنَ عُيُوْنَهُمْ حَتّٰى يَرَوْا نُوْرَ وَجْهِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ ۞ اَحِبِّ التَّجْرِيْدَ وَالتَّفْرِيْدَ ۞ مَنْ لَّمْ
يَكُنْ قَلْبُهٗ مُجَرَّدًا عَنِ الْخَلْقِ وَالْاَسْبَابِ لَا يَقْدِرُ
يَسْلُكُ جَادَّةَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ
حَتّٰى يَقْنَعَ بِالْيَسِيْرِ مِنَ الدُّنْيَا وَيُسَلِّمَ الْكَثِيْرَ اِلٰى

اپنے قلب سے مخلوق اور دنیا کو چھوڑ کر ایسا نکل جائے جیسے بال
آٹے اور دودھ میں سے نکل جاتا ہے اور اسی طرح آخرت سے
نکل جائے اور اسی طرح جملہ ماسوائے اللہ سے۔ پس اُس وقت تُو ہر
صاحبِ حق کو اس کا حق ادا کریگا حق تعالیٰ کے رُوبرو اور دُنیا
و آخرت کا جتنا حصّہ تیرے مقسوم میں ہے اس کو کھائے گا ایسی
حالت سے کہ تو اس کے آستانہ پر کھڑا ہوگا اور دنیا و آخرت
دونوں خادم بنی ہوئی تیرے سامنے کھڑی ہوں گی۔ دُنیا میں سے
اپنا مقسوم اس طرح مت کھا کہ وہ بیٹھی ہوئی ہو اور تُو کھڑا ہو
بلکہ اس کو بادشاہ کے دروازے پر اس طرح کھا کہ تو بیٹھا ہوا ہو
اور وہ طباق اپنے سر پہ رکھے ہوئے کھڑی ہو۔ دُنیا
خدمت کرتی ہے اُس کی جو حق تعالیٰ کے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے
اور جو دنیا کے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اس کو ذلیل کرتی ہے۔
کھا حق تعالیٰ کے ساتھ عزت اور تونگری کے قدم پر۔ اہل اللہ
راضی ہوئے افلاس پر دُنیا میں اور راضی ہوئے آخرت میں
اس بات سے کہ وہ اپنے قریب فرمالے۔ وہ اللہ عزّوجل سے بجز اسکی
ذات کے کچھ نہیں مانگتے۔ انھوں نے جان لیا کہ دُنیا تقسیم کیجا چکی ہے
اس لئے وہ اس کی تلاش کو چھوڑ بیٹھے اور اُنھوں نے جان لیا کہ
آخرت کے درجات اور جنّت کی نعمتیں بھی مقسوم ہو چکی ہیں۔ لہٰذا
اس کی طلب اور اس کے لئے عمل کرنے کو بھی انھوں نے چھوڑ دیا
اور بجز ذاتِ حق کے کچھ بھی نہیں چاہتے۔ جب وہ جنت میں جائینگے
تو جب تک حق تعالیٰ کی ذات کا نور نہ دیکھ لیں گے اپنی آنکھوں
کو کھولنے کے بھی نہیں (اے مخاطب) تجرید اور تفرید کو
محبوب سمجھ، کیوں کہ جس شخص کا قلب مخلوق اور اسباب سے مجرّد نہ ہو
وہ انبیائؑ و صدیقین اور صالحین کے راستہ پر چل نہیں سکتا۔
جب تک کہ تھوڑی سی دُنیا پر قناعت اور زائد کو تقدیر کے ہاتھ کے

بَیْنَ الْقَدْرِ لَا تَتَعَرَّضْ بِطَلَبِ الْکَثِیْرِ فَاِنَّکَ تَھْلِکُ اِذَا جَاءَکَ الْکَثِیْرُ مِنَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ مِنْ غَیْرِ اِخْتِیَارِکَ کُنْتَ مَحْفُوْظًا فِیْہِ؛ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ

عِظِ النَّاسَ بِعِلْمِکَ وَ کَلَامِکَ یَا وَاعِظًا عِظِ النَّاسَ بِصَفَاءِ سِرِّکَ وَ تَقْوٰی قَلْبِکَ وَ لَا تَعِظْھُمْ بِتَحْسِیْنِ عَلَانِیَتِکَ مَعَ قُبْحِ سَرِیْرَتِکَ اَلْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ الْاِیْمَانَ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَھُمْ؛ ھٰذِہٖ سَابِقَۃٌ وَلَا یَجُوْزُ الْوُقُوْفُ مَعَ السَّابِقَۃِ وَالْاِتِّکَالُ عَلَیْھَا؛ بَلْ یَجْتَھِدُ وَیَتَعَرَّضُ وَیَبْذُلُ الْمَجْھُوْدَ؛ یَجْتَھِدُ فِیْ تَحْصِیْلِ الْاِیْمَانِ وَ الْاِیْقَانِ؛ وَیَتَعَرَّضُ لِنَفَحَاتِ الْحَقِّ عَزَّ وَ جَلَّ؛ وَیُلَازِمُ الْمَوْقُوْفَ عَلٰی بَابِہٖ فَقُلُوْبُنَا تَجْتَھِدُ فِی اکْتِسَابِ الْاِیْمَانِ؛ فَلَعَلَّ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ یَھَبُہٗ لَنَا مِنْ غَیْرِ کَسْبٍ وَّلَا تَعَبٍ؛ اَمَا تَسْتَحْیُوْنَ؛ یَصِفُ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ نَفْسَہٗ بِصِفَاتٍ یَرْضَاھَا لَہٗ تَتَاَوَّلُوْنَھَا وَ تَرُدُّوْنَھَا عَلَیْہِ؛ مَا یَسَعُکُمْ مَا وَسِعَ مَنْ تَقَدَّمَکُمْ مِنَ الصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ؛ رَبُّنَا عَزَّوَجَلَّ عَلَی الْعَرْشِ کَمَا قَالَ؛ مِنْ غَیْرِ تَشْبِیْہٍ وَّلَا تَعْطِیْلٍ وَّلَا تَجْسِیْمٍ؛ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا وَوَفِّقْنَا وَجَنِّبْنَا الْاِبْتِدَاعَ وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۵

حوالہ نہ کرے۔ زائد کا طالب مت بن ورنہ تباہ ہو جائے گا۔ زائد دُنیا جب تیرے اختیار کے بغیر حق تعالیٰ کی طرف سے تیرے پاس آئے گی تو اس میں محفوظ رکھا جائے گا۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے وہ فرمایا کرتے تھے کہ لوگوں کو نصیحت کر اپنے علم اور اپنے کلام سے۔" **اے واعظ** لوگوں کو وعظ کر اپنے باطن کی صفائی اور اپنے قلب کے تقوے سے اور ان کا واعظ مت بن اپنے ظاہر کو خوبصورت بنا کر کہ تیرا باطن بگڑا ہوا ہو۔ حق تعالےٰ نے مؤمنین کے قلوب میں ان کے پیدا کرنے سے قبل ہی ایمان لکھ دیا ہے۔ اس کا نام سابقہ اور تقدیر ہے مگر سابقہ کے ساتھ ٹھیر جانا اور اس پر بھروسہ کر لینا (کہ اب ایمان کے فکر و تحصیل کی کیا ضرورت ہے) جائز نہیں ہے بلکہ کوشش اور ہمت کرے اور جہاں تک ہو سکے ایمان و ایقان کی تحصیل میں جد و جہد کو ختم کر دے۔ اور حق تعالےٰ شانہٗ کی خوشبوؤں اور مہک کے سامنے آوے، اور اس کے دروازے پر برابر پڑا رہے۔ پس ہمارے قلوب کو ایمان کے اکتساب میں کوشش ضرور کرنی چاہیئے پھر کیا عجب ہے کہ حق تعالیٰ ہم کو کسب اور مشقت کے بغیر ایمان بخشدے۔ تم کو شرم نہیں آتی کہ حق تعالیٰ تو اپنے نفس کے لئے ایسی صفات بیان فرماتا ہے جن کو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور تم ان میں تاویلیں کرتے اور ان کو حق تعالےٰ پر رد کئے دیتے ہو (کہ یہ مناسب نہیں ہیں) کیا تمہیں گنجائش نہیں ہے جو تمہارے متقدمین صحابہؓ اور تابعینؒ کو تھی کہ (حق تعالےٰ نے فرمایا تمہارا رب عرش پر مستوی ہوا تو انھوں نے اس کو بحالہا رکھا کہ) واقعی ہمارا رب عزوجل عرش پر ہے (مگر) بلا مشابہت اور بلا تعطیل اور بلا تجسیم۔ یا اللہ ہم کو رزق دے اور توفیق بخش اور بچا ہم کو بدعتوں کی ایجاد سے اور ہم کو عطا فرما دُنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

المجلس الثانی والعشرون

وقال رضی الله تعالیٰ عنه بكرة بالرباط سلخ ذی القعدة سنة خمس واربعين وخمسمائة بعد كلام سال سائل كيف اخرج حب الدنيا من قلبي ؛ فقال انظر الى تقلبها بأربابها وابنائها كيف تحتال عليهم وتتلهى بهم وتعدو بهم خلفها ؛ ثم ترقيهم من درجة الى درجة ؛ حتى تعليهم على الخلق وتمكنهم من رقابهم ؛ وتظهر كنوزها وعجائبها فبينما هم فرحون بعلوهم وتمكنهم وطيبة عيشهم وخدمتها لهم ؛ اذا اخذتهم وقيدتهم وغرتهم ورمت بهم من ذلك العلو على رءوسهم فتقطعوا وتمزقوا واهلكوا وهي واقفة تضحك بهم ؛ وابليس الى جنبها يضحك معها ؛ هذا فعلها بكثير من السلاطين والملوك والاغنياء من لدن آدم عليه السلام الى يوم القيامة ؛ بذلك ترفع ثم تضع ؛ تقدم ثم تؤخر ؛ تغني ثم تفقر ؛ تربي ثم تذبح ؛ والنادر منهم من يسلم منها ؛ ويغلبها ولا تغلبه ؛ ويعان عليها ويسلم من شرها ؛ وهم احاد الافراد ؛ انما يسلم من شرها من عرفها

بائیسویں مجلس

(وقت صبح۔ ختم ذیقعدہ ۵۴۵ھ۔ خانقاہ شریف)

(کچھ گفتگو کے بعد ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ میں اپنے قلب سے دنیا کی محبت کس طرح نکالوں؟ تو آپ نے فرمایا کہ دنیا کے اپنے بچوں اور اپنے صاحبوں کے ساتھ انقلاب میں غور کر کہ یہ ان پر کیسی چالیں چلتی ہے۔ ان کے ساتھ کھیلتی اور ان کو اپنے پیچھے دوڑاتی ہے۔ اس کے بعد ان کو درجہ بدرجہ ترقی دیتی ہے یہاں تک کہ ان کو بہتیری مخلوق سے اُونچا کرتی اور لوگوں کی گردنوں پر ان کو قبضہ دلاتی ہے۔ اپنے خزانوں اور اپنے عجائبات کو ظاہر کرتی رہتی ہے۔ پس ایسی حالت میں کہ وہ اپنی رفعت اپنے اختیارات اور اپنی خوش عیشی اور دُنیا کو اپنا خادم بنا ہوا دیکھ کر مگن ہوتے ہیں کہ دفعۃً ان کو پکڑ کر قید کرتی اور دھوکا دے کر اس بلندی سے نیچے سَروں کے بل پھینک دیتی ہے کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے اور پارہ پارہ ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں اور وہ کھڑی اُن پر ہنستی ہے اور شیطان اس کے پہلو میں کھڑا اس کے ساتھ ہنستا ہے۔ یہ ہے اس کا برتاؤ آدم علیہ السلام کے زمانے سے لے کر قیامت تک بہتیرے سلاطین اور بادشاہوں اور تونگروں کے ساتھ کہ اس طرح اُونچا اٹھاتی اور پھر نیچا دکھاتی ہے۔ اوّل آگے بڑھاتی ہے پھر پیچھے ہٹاتی ہے۔ تونگر بناتی ہے اور پھر فقیر کر دیتی ہے۔ پرورش کرتی ہے اور پھر ذبح کر ڈالتی ہے اور شاذ نادر ہیں وہ لوگ جو اس سے سالم رہے کہ اس پر غالب آگئے اور وہ ان پر غلبہ نہ پا سکی۔ ان کی دُنیا کے مقابلہ پر مدد کی گئی اور وہ اس کے شر سے بچے رہے اور وہ معدودے چند افراد ہیں۔ پس دنیا کے شر سے وہی بچا رہتا ہے جس نے اس کو پہچان لیا ہو۔

وَاشْتَدَّ حَذَرُهُ مِنْهَا وَمِنْ حِيَلِهَا ۞
يَا سَائِلُ إِنْ نَظَرْتَ بِعَيْنِيْ قَلْبِكَ إِلَى
عُيُوْبِهَا قَدَرْتَ عَلَى إِخْرَاجِهَا مِنْهُ وَإِنْ نَظَرْتَ
إِلَيْهَا بِعَيْنِيْ رَأْسِكَ اشْتَغَلْتَ بِزِيْنَتِهَا عَنْ
عُيُوْبِهَا وَلَمْ تَقْدِرْ عَلَى إِخْرَاجِهَا مِنْ قَلْبِكَ
وَالزُّهْدِ فِيْهَا وَتَقْتُلُكَ كَمَا قَتَلَتْ غَيْرَكَ ۞
جَاهِدْ نَفْسَكَ حَتَّى تَطْمَئِنَّ ۞ فَإِذَا اطْمَأَنَّتْ
عَرَفَتْ عُيُوْبَ الدُّنْيَا وَزَهِدَتْ فِيْهَا ۞
طُمَأْنِيْنَتُهَا أَنَّهَا تَقْبَلُ مِنَ الْقَلْبِ ۞ وَ
تُوَافِقُ السِّرَّ ۞ وَتُطِيْعُهُمَا فِيْمَا يَأْمُرَانِ
بِهِ وَيَنْتَهِيَانِ عَنْهُ ۞ وَتَقْنَعُ بِعَطَائِهِمَا
وَتَصْبِرُ عَلَى مَنْعِهِمَا ۞ إِذَا صَارَتْ مُطْمَئِنَّةً
انْضَافَتْ إِلَى الْقَلْبِ ۞ وَسَكَنَتْ إِلَيْهِ ۞
تَرَى تَاجَ التَّقْوَى عَلَى رَأْسِهِ وَخِلَعَ الْقُرْبِ
عَلَيْهِ ۞ عَلَيْكُمْ بِالْإِيْمَانِ وَالتَّصْدِيْقِ
وَتَرْكِ التَّكْذِيْبِ لِلْقَوْمِ وَالْمُجَادَلَةِ
لَهُمْ ۞ لَا تُنَازِعُوْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُلُوْكٌ فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۞ مَلَكُوْا قُرْبَ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ فَمَلَكُوْا مَا سِوَاهُ ۞ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
قَدْ أَغْنَى قُلُوْبَهُمْ وَمَلَأَهَا مِنْ قُرْبِهِ
وَالْأُنْسِ بِهِ وَمِنَ الْوَارِدِ وَكَرَامَتِهِ ۞ لَا
يُبَالُوْنَ بِيَدِ مَنْ تَكُوْنُ الدُّنْيَا
وَمَنْ يَأْكُلُهَا ۞
لَا يَنْظُرُوْنَ إِلَى
أَوَّلِهَا ۞

اور جو دُنیا اور اس کی چالوں سے بہت بچتا ہو۔
اے سائل۔ اگر تو اپنے قلب کی آنکھوں سے دُنیا کے عیوب کی جانب نظر کرے گا تو اس کو قلب سے باہر نکال سکیگا اور اگر اس کو دیکھیگا اپنے سَر کی آنکھوں سے تو اس کے عیوب کے بدلہ اس کی آرائش کے ساتھ مشغول ہو جائے گا اور اس کو اپنے قلب سے نکالنے اور اس میں زہد اختیار کرنے پر قادر نہ ہو سکیگا اور جس طرح وہ دوسروں کو قتل کر چکی ہے تجھ کو بھی قتل کر ڈالے گی۔ اپنے نفس سے جہاد کرتا رہ یہاں تک کہ وہ مطمئن بن جائے۔ پس جب وہ مطمئنہ بن جائے گا تو دنیا کے عیوب سے واقف ہو جائے گا اور اس میں زاہد و بے رغبت بن جائے گا۔ اور اس کا مطمئنہ بننا یہ ہے کہ وہ قلب کی بات کو قبول اور باطن کی موافقت کرنے لگے اور ان دونوں کا فرماں بردار بن جائے اُن احکام میں بھی جن کا یہ دونوں اس کو حکم دیں اور ان ممنوعات میں بھی جن سے یہ دونوں اس کو منع کریں اور قانع بن جائے ان دونوں کے دیئے ہوئے پر اور جو چیز یہ اس کو نہ دیں اس پر صابر بنا رہے۔ پس جب وہ مطمئنہ بن جائے گا تو قلب سے جا ملے گا اور اس کے پاس سکون پائیگا تقوے کا تاج اپنے سَر پر اور قُرب کی خلعت اپنے بدن پر اس کو نظر آئیں گے۔ **صاحبو۔** ایمان اور تصدیق کو اور اہل اللہ کو جھٹلانے اور ان سے منازعت کے چھوڑنے کو ضروری سمجھو تُم ان سے منازعت نہ کرو کہ وہ بادشاہ ہیں دنیا میں اور آخرت میں۔ وہ مالک ہوئے قُربِ خداوندی کے پس مالک ہو گئے جُملہ ماسوا کے۔ حق تعالےٰ نے ان کے قلوب کو غنی بنا دیا اور اپنے قُرب اور اپنے ساتھ اُنس اور اپنے انوار و کرامت سے ان کو لبریز کر دیا ہے۔ ان کو پروا نہیں ہوتی کہ دنیا کس کے ہاتھ میں جاتی ہے اور کون اس کو کھاتا ہے۔ وہ دنیا کے شروع کو نہیں دیکھتے

يَنظُرُونَ إِلَى عَاقِبَتِهَا وَفَنَائِهَا ٭ يَجْعَلُونَ الْحَقَّ
عَزَّ وَجَلَّ نُصْبَ عُيُونِ أَسْرَارِهِمْ ٭ لَا يَعْبُدُونَهُ
خَوْفًا مِّنَ الْهَلَاكِ وَلَا رَجَاءً لِلْمُلْكِ ٭ خَلَقَهُمْ
لَهُ وَلِدَوَامِ صُحْبَتِهِ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ
هُوَ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُهُ ٭ اَلْمُنَافِقُ إِذَا حَدَّثَ
كَذَبَ ٭ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ ٭ وَإِذَا اؤْتُمِنَ
خَانَ ٭ مَنْ بَرِئَ مِنْ هٰذِهِ الْخِصَالِ الَّتِي
ذَكَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ
بَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ ٭ هٰذِهِ الْخِصَالُ هِيَ الْمِحَكُّ
وَالْفَرْقُ بَيْنَ الْمُؤْمِنِ وَالْمُنَافِقِ ٭ خُذْ هٰذَا
الْمِحَكَّ وَهٰذِهِ الْمِرْآةَ وَانْظُرْ بِهَا وَجْهَ
قَلْبِكَ ٭ اُنْظُرْ هَلْ أَنْتَ مُؤْمِنٌ أَوْ مُنَافِقٌ
مُوَحِّدٌ أَوْ مُشْرِكٌ ٭ كُلُّ الدُّنْيَا فِتْنَةٌ وَ
مَشْغَلَةٌ إِلَّا مَا أُخِذَ بِنِيَّةٍ صَالِحَةٍ لِلْآخِرَةِ ٭
إِذَا صَلَحَتِ النِّيَّةُ فِي التَّصَرُّفِ فِي الدُّنْيَا
صَارَتْ آخِرَةً ٭ كُلُّ نِعْمَةٍ تَخْلُوا مِنَ الشُّكْرِ
لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ نِقْمَةٌ ٭ قَيِّدُوا نِعَمَ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ بِشُكْرِهٖ ٭ اَلشُّكْرُ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
شَيْئَانِ الْأَوَّلُ الْاِسْتِعَانَةُ بِالنِّعَمِ عَلَى الطَّاعَةِ
وَالْمُوَاسَاةُ لِلْفُقَرَاءِ مِنْهَا ٭ وَالثَّانِي الْاِعْتِرَافُ
بِهَا لِلْمُنْعِمِ بِهَا وَالشُّكْرُ لِمُنْزِلِهَا وَهُوَ الْحَقُّ
عَزَّ وَجَلَّ ٭ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ
قَالَ ٭ كُلُّ مَا يُشْغِلُكَ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ
فَهُوَ عَلَيْكَ مَشْؤُمٌ ٭ إِنْ شَغَلَكَ ذِكْرُهُ
عَنْهُ فَهُوَ

بلکہ اس کے انجام اور فنا کو دیکھتے ہیں۔ وہ حق عزّ وجل کو ہر وقت اپنے باطن کی آنکھوں کے سامنے رکھتے ہیں۔ نہ وہ ہلاکت کے خوف سے عبادت کرتے ہیں اور نہ بادشاہت کی طمع میں۔ اس نے ان کو پیدا فرمایا ہے اپنے لئے اور سدا اپنی صحبت میں رکھنے کے لئے۔ "اور وہ پیدا فرماتا ہے ان کو جنھیں تم جانتے نہیں" اور وہ جو چاہتا ہے کر دیتا ہے۔" منافق جب کوئی بات کہتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو خلاف کرتا ہے۔ اور جب اس کے پاس کوئی چیز امانت رکھی جاتی ہے تو خیانت کرتا ہے" پس جو شخص ان خصلتوں سے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا ہے بری ہو تو وہ شخص بری ہے نفاق سے یہی خصلتیں کسوٹی ہیں مؤمن و منافق کے درمیان ما بہ الفرق ہیں۔ اس کسوٹی اور اس آئینہ کو لے اور اس میں اپنے قلب کا منہ دیکھ، پھر غور کر کہ آیا تو مؤمن ہے یا منافق؟ اور موحد ہے یا مشرک؟ ساری دنیا فتنہ ہے اور شغلہ ہے بجز اس مقدار کے جو آخرت کے لئے اچھی نیت سے لے جائے۔ دنیا میں تصرف کرنے کے متعلق جب نیت درست ہوتی ہے تو وہ آخرت ہی بن جاتی ہے ہر وہ نعمت جو حق تعالٰے کے شکر سے خالی ہو وہ نقمت ہے۔ حق تعالیٰ کی نعمتوں کو اس کے شکر سے مقید کرلو (کہ شکرگذار ہوگے تو وہ جانہ سکیں گی) حق تعالٰے کی شکرگذاری کے دو جزو ہیں۔ ایک یہ کہ ان نعمتوں سے طاعتوں پر اعانت چاہی جائے اور حاجتمندوں کی غمخواری و مدد ہو۔ اور دوم یہ کہ نعمتوں کے بخشنے والے خدا کیلئے ان نعمتوں کا اعتراف کرے اور ان کے نازل فرمانے والے یعنی حق تعالیٰ کا شکر ادا کرے ایک بزرگ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ "ہر وہ چیز جو تجھ کو حق تعالیٰ سے غافل بنا کر اپنے ساتھ مشغول کرے وہ تیرے لئے منحوس ہے۔" اگر اللہ کا ذکر بھی تجھ کو اس سے مشغول بنائے تو وہ

عَلَيْكَ مَشْئُوْمٌ ۞ اَلصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالْحَجُّ
وَجَمِيْعُ اَفْعَالِ الْخَيْرِ فَكُلُّ ذٰلِكَ عَلَيْكَ
مَشْئُوْمٌ ۞ اِذَا شَغَلَتْكَ نِعَمُهٗ عَنْهُ فَهِيَ عَلَيْكَ
مَشْئُوْمَةٌ ۞ قَابَلْتَ نِعْمَتَهٗ بِمَعَاصِيْهِ وَالرُّجُوْعِ
فِي الْمُهِمَّاتِ اِلٰى غَيْرِهٖ ۞ قَدْ تَمَكَّنَ الْكِذْبُ وَ
النِّفَاقُ فِيْ حَرَكَاتِكَ وَسَكَنَاتِكَ وَصُوْرَتِكَ
وَمَعْنَاكَ ۞ فِيْ لَيْلِكَ وَنَهَارِكَ ۞ قَدِ احْتَالَ
عَلَيْكَ الشَّيْطَانُ وَزَيَّنَ لَكَ الْكِذْبَ وَ
الْاَعْمَالَ الْقَبِيْحَةَ ۞ تَكْذِبُ حَتّٰى فِيْ صَلَاتِكَ
لِاَنَّكَ تَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَتَكْذِبُ ۞
لِاَنَّ فِيْ قَلْبِكَ اِلٰهًا غَيْرَهٗ ۞ كُلُّ مَا تَعْتَمِدُ
عَلَيْهِ فَهُوَ اِلٰهُكَ ۞ كُلُّ شَيْءٍ تَخَافُ مِنْهُ وَ
تَرْجُوْهُ فَهُوَ اِلٰهُكَ ۞ قَلْبُكَ لَا يُوَافِقُ لِسَانَكَ ۞
فِعْلُكَ لَا يُوَافِقُ قَوْلَكَ ۞ قُلِ اللّٰهُ اَكْبَرُ
اَلْفَ مَرَّةٍ بِقَلْبِكَ ۞ وَمَرَّةً بِلِسَانِكَ ۞ مَا
تَسْتَحِيْ اَنْ تَقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَكَ
اَلْفُ مَعْبُوْدٍ غَيْرُهٗ ۞ تُبْ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
مِنْ جَمِيْعِ مَا اَنْتَ فِيْهِ ۞ وَاَنْتَ يَا مَنْ يُّعَلِّمُ
الْعِلْمَ وَقَدْ قَنِعَ مِنْهُ بِالْاِسْمِ دُوْنَ الْعَمَلِ ۞
اَيْشٍ يَنْفَعُكَ ۞ اِذَا قُلْتَ اَنَا عَالِمٌ فَقَدْ
كَذَبْتَ ۞ كَيْفَ تَرْضٰى لِنَفْسِكَ اَنَّكَ تَاْمُرُ
غَيْرَكَ بِمَا لَا تَعْمَلُهٗ اَنْتَ ۞ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۞
وَيْحَكَ تَاْمُرُ النَّاسَ بِالصِّدْقِ وَاَنْتَ
تَكْذِبُ

تیرے لئے منحوس ہے۔ اور نماز، روزہ، حج، اور تمام افعالِ خیر تیرے لئے منحوس ہیں اگر وہ تجھ کو اس سے مشغول بنائیں اور جب اس کی نعمتیں تجھ کو اس کی طرف سے غافل و مشغول بنائیں تو وہ بھی تیرے لئے منحوس ہیں تو نے اس کی نعمتوں کا مقابلہ کیا معصیتوں سے اور مہمات میں دوسروں کی طرف رجوع کرنے سے۔ واقعی جھوٹ اور نفاق جگہ پکڑ گیا تیری حرکات و سکنات اور صورت و معنی میں۔ تیری رات میں بھی اور تیرے دن میں بھی۔ بیشک شیطان کا حیلہ تیرے اوپر چل گیا اور اس نے جھوٹ اور بداعمالیوں کو تیری نظر میں آراستہ کر دکھایا ہے۔ تو جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ اپنی نماز میں بھی (اس سے نہیں چوکتا) کیوں کہ زبان سے کہتا ہے **اللہ اکبر** (کہ اللہ سب سے بڑا ہے) اور جھوٹ کہتا ہے کیوں کہ تیرے قلب میں دوسرا معبود موجود ہے۔ ہر وہ چیز کہ جس پر تو اعتماد کرتا ہے تیرا معبود ہے اور ہر وہ شئے جس سے تو خوف کرے یا آرزو رکھے وہ تیرا معبود ہے۔ تیرا قلب تیری زبان سے موافق نہیں اور تیرا فعل تیرے قول کی موافقت نہیں کرتا۔ **اللہ اکبر** اپنے قلب سے ایک ہزار مرتبہ کہہ اور اپنی زبان سے ایک مرتبہ تجھے شرم نہیں آتی کہ زبان سے کہتا ہے **لا الٰہ الا اللہ** (کہ کوئی معبود نہیں بجز اللہ کے) حالانکہ تیرے لئے اس کے علاوہ ہزار معبود ہیں۔ جس حال میں تو مبتلا ہے اللہ عزوجل کے حضور میں سب سے توبہ کر اور **اے وہ شخص** جو علم پڑھاتا ہے کہ عمل چھوڑ کر علم کے صرف نام پر قناعت کر بیٹھا ہے یہ تجھ کو نافع نہ ہوگا۔ جب تو نے کہا کہ میں عالم ہوں تو بیشک تو نے جھوٹ بولا۔ تو اپنے نفس کے لئے اس بات پر کس طرح راضی ہو گیا کہ دوسروں کو حکم دے ایسی باتوں کا جس پر خود عمل نہ کرے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ "کیوں کہتے ہو ایسی بات جس کو خود کرتے نہیں"۔ تجھ پر افسوس کہ لوگوں کو حکم کرتا ہے سچ بولنے کا اور خود جھوٹ بوتا۔

تَأْمُرُهُمْ بِالتَّوْحِيدِ وَأَنْتَ مُشْرِكٌ ؛
تَأْمُرُهُمْ بِالْإِخْلَاصِ وَأَنْتَ مُرَاءٍ مُنَافِقٌ
تَأْمُرُهُمْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِي وَأَنْتَ تَرْتَكِبُهَا
قَدِ ارْتَفَعَ الْحَيَاءُ مِنْ عَيْنَيْكَ ؛ لَوْ كَانَ
لَكَ إِيمَانٌ لَاسْتَحْيَيْتَ ؛ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ ؛ لَا
إِيمَانَ لَكَ وَلَا إِيقَانَ لَكَ وَلَا أَمَانَةَ ؛
خُنْتَ الْعِلْمَ فَذَهَبَتْ أَمَانَتُكَ وَكُتِبْتَ عِنْدَ
اللهِ عَزَّ وَجَلَّ خَوَّانًا ؛ لَا أَعْرِفُ لَكَ دَوَاءً إِلَّا
التَّوْبَةَ وَالثَّبَاتَ عَلَيْهَا ؛ مَنْ صَحَّ إِيمَانُهُ
بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِقَدَرِهِ سَلَّمَ كُلَّ أُمُورِهِ
إِلَيْهِ ؛ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ شَرِيكًا فِيهَا ؛ لَا تُشْرِكْ
بِالْخَلْقِ وَالْأَسْبَابِ وَلَا تَتَقَيَّدْ بِهَا عَنْهُ ؛
فَإِذَا تَحَقَّقَ فِي هٰذَا سَلَّمَهُ مِنَ الْآفَاتِ
فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ ؛ ثُمَّ يَنْتَقِلُ مِنَ الْإِيمَانِ
إِلَى الْإِيقَانِ ؛ ثُمَّ تَأْتِيهِ الْوِلَايَةُ الْبَدَلِيَّةُ ؛
ثُمَّ الْغَوْثِيَّةُ ؛ وَرُبَّمَا أَتَتْ فِي آخِرِ أَحْوَالِهِ
الْقُطْبِيَّةُ ؛ يُبَاهِي بِهِ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ
كُلِّ خَلْقِهِ ؛ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْأَرْوَاحِ ؛
يُقَدِّمُهُ وَيُقَرِّبُهُ وَيُوَلِّيهِ عَلَى خَلْقِهِ ؛
وَيُمَلِّكُهُ وَيُسَكِّنُهُ وَيُحِبُّهُ وَيُحَبِّبُهُ
إِلَى خَلْقِهِ وَكُلُّ هٰذَا
أَسَاسُهُ وَبِدَايَتُهُ
الْإِيمَانُ بِهِ
وَبِرُسُلِهِ

اُن کو حکم کرتا ہے توحید کا اور خود مشرک بنا ہوا ہے۔ اُن کو حکم کرتا ہے اخلاص کا اور خود ریاکار منافق بنا ہوا ہے۔ اُن کو حکم کرتا ہے معصیتوں کے چھوڑنے کا اور خود ان کا مرتکب ہوتا ہے۔ تیری آنکھوں سے شرم اُٹھ گئی۔ اگر تیرے پاس ایمان ہوتا تو ضرور تجھ کو شرم آتی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "شرم جزو ہے ایمان کا" اور تیرے پاس نہ ایمان ہے نہ ایقان نہ امانت داری۔ تو نے خیانت کی ہے علم کی۔ پس تیری امانت داری جاتی رہی اور تو اللہ کے ہاں سخت خیانت کرنے والا لکھا گیا۔ میں تیرے لئے بجز توبہ اور اس پر قائم رہنے کے اور کوئی دوا نہیں پاتا۔ جس شخص کا ایمان اللہ عزوجل اور اس کی تقدیر پر صحیح ہو جاتا ہے وہ اپنے جملہ امور کو اس کے سپرد کر دیتا ہے۔ اور ان میں کسی کو بھی اس کا شریک قرار نہیں دیتا۔ تو مخلوق اور اسباب کو شریک مت قرار دے اور نہ خدا کو چھوڑ کر ان کی قید میں پڑ۔ پس جب مؤمن کی یہ حالت متحقق ہو جاتی ہے تو حق تعالیٰ اس کو جملہ حالتوں میں آفتوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کے بعد وہ درجۂ ایمان سے درجۂ ایقان کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ پھر اس کو ولایت بدلیہ (جو ابدال کا تمغۂ امتیاز ہے) نصیب ہوتی ہے۔ اس کے بعد ولایت غوثیہ آتی ہے اور بسا اوقات ساری حالتوں کے آخر میں ولایت قطبیہ حاصل ہو جاتی ہے (جو نام ہے نیابت نبوت کا اور سرداری ہے جملہ اولیاء زمانہ کی) کہ اس کے ذریعہ سے حق تعالیٰ اپنی ساری مخلوق یعنی جن وانس اور ملائکہ وارواح پر فخر فرماتا ہے اس کو آگے بڑھاتا۔ اپنا مقرب بناتا اور اپنی مخلوق کا سرپرست قرار دیتا ان کا بادشاہ گردانتا اور ان پر اختیار بخشتا ہے۔ خود بھی اس کو محبوب سمجھتا اور اپنی مخلوق کا بھی اس کو محبوب بنا دیتا ہے اور اس سب کی بنیاد و ابتدا حق تعالیٰ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لانا

وَالتَّصْدِيْقُ بِهِمَا ۞ أَسَاسُ هٰذَا الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ ثُمَّ الْاِيْمَانُ ثُمَّ الْعَمَلُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَشَرِيْعَةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الْاِخْلَاصُ فِى الْعَمَلِ مَعَ تَوْحِيْدِ الْقَلْبِ عِنْدَ كَمَالِ الْاِيْمَانِ ۞ اَلْمُؤْمِنُ يَفْنٰى عَنْهُ وَعَنْ عَمَلِهٖ وَعَنْ كُلِّ مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۞ فَيَعْمَلُ الْاَعْمَالَ وَهُوَ فِىْ مَعْزِلٍ عَنْهَا مَا زَالَ يُجَاهِدُ نَفْسَهٗ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ فِىْ جَنْبِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى هَدَاهُ اِلٰى سَبِيْلِهٖ ۞ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۞ كُوْنُوْا زَاهِدِيْنَ فِى الْاَشْيَاءِ وَقَدْ رَضِيْتُمْ بِمُتَدَبِّرِهٖ يُقَلِّبُهُمْ فِىْ يَدِ قَدَرِهٖ فَاِذَا وَافَقُوْهُ نَقَلَهُمْ اِلٰى قُدْرَتِهٖ ۞ يَا طُوْبٰى لِمَنْ وَافَقَ الْقَدَرَ وَانْتَظَرَ فِعْلَ الْمُقَدِّرِ ۞ وَعَمِلَ بِالْقَدَرِ وَسَارَ مَعَ الْقَدَرِ ۞ وَلَمْ يَكْفُرْ نِعْمَةَ الْاَقْدَارِ ۞ وَاٰيَةُ نِعْمَةِ الْمُقَدِّرِ ۞ رَحْمَتُهٗ وَالْقُرْبُ مِنْهُ وَالْغِنٰى بِهٖ عَنْ كُلِّ خَلِيْقَةٍ اِذَا وَصَلَ قَلْبُ الْعَبْدِ اِلٰى رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ اَغْنَاهُ بِهٖ عَنِ الْخَلْقِ ۞ يُقَرِّبُهٗ وَيُمَكِّنُهٗ وَيُمَلِّكُهٗ ۞ يَقُوْلُ لَهٗ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ۞ يَسْتَخْلِفُهٗ فِىْ مُلْكِهٖ كَمَا اسْتَخْلَفَ صَاحِبُ مِصْرَ

اور خدا ورسولؐ کو سچا سمجھنا ہے۔ اس کی بنیاد اسلام ہے اس کے بعد ایمان اس کے بعد اللہ عزّ جلّ کی کتاب اور اس کے بعد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شریعت پر عمل کرنا اور اس کے بعد عمل میں اخلاص پیدا کرنا اور کمال ایمان کے ساتھ قلب کا توحید میں مستحکم ہونا مؤمن فنا ہو جاتا ہے اپنی ذات سے اپنے عمل سے اور جملہ ماسوٰی اللہ سے پس وہ اعمال کرتا ہے مگر ان سے یک سو ہوتا ہے۔ وہ ساری مخلوق کو حق تعالیٰ کے ایک جانب بٹھا کر اپنے نفس کے مجاہدہ میں مشغول رہتا ہے یہاں تک کہ حق تعالیٰ اس کو اپنے راستہ کی ہدایت فرما دیتا ہے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "جو لوگ مجاہدہ کرتے ہیں ہماری طلب میں ہم اُن کو ضرور ہدایت دیتے ہیں اپنے راستوں کی" **صاحبو**۔ حق تعالیٰ کی تدبیر پر راضی ہو کر تمام اشیاء میں بے رغبت بن جاؤ۔ وہ ان کو اپنی تقدیر کے ہاتھ میں اُلٹتا پلٹتا رہتا ہے۔ پھر جب لوگ اس کی موافقت کرتے ہیں تو وہ ان کو منتقل فرما لیتا ہے اپنی قدرت کی جانب (کہ اوّل بواسطۂ اسباب ملتا تھا اور اب محض قُدرت سے سب کچھ عطا فرماتا ہے) پس مبارک ہو اُس کو جس نے تقدیر کی موافقت کی اور تقدیر لکھنے والے کے فعل (اور ظہور) کا منتظر رہا۔ تقدیر پر عمل کیا اور تقدیر کے ساتھ ساتھ چلا اور توفیق نصیب ہونے کی نعمت کا ناشکر گذار نہ بنا۔ اور خالقِ تقدیر کی نعمت کی علامت اس کی رحمت اس کا قُرب اور اس کے سبب اس کی ساری مخلوق سے استغنا حاصل ہو جاتا ہے۔ بندہ کا قلب جب اپنے پروردگار جلّ جلالہٗ تک وصول پا لیتا ہے تو حق تعالےٰ اس کو اپنے ساتھ مشغول بنا کر مخلوق سے بے پروا کر دیتا اپنا قُرب نصیب فرماتا صاحبِ اختیار اور بادشاہ بنا دیتا اور اس سے ارشاد فرماتا ہے کہ "بیشک آج تو ہمارے نزدیک صاحب مرتبہ امانتدار ہے اس کو اپنے ملک میں خلیفہ بنا دیتا ہے جس طرح شاہِ مصر (ریان بن الولید نے

يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۞ وَفَوَّضَ إِلَيْهِ أَمْرَ مُلْكِهِ وَحَوَاشِيْهِ وَتَدْبِيْرَ مُلْكِهِ وَأَسْبَابِهِ ۞ وَجَعَلَهُ أَمِيْنًا عَلٰى خَزَائِنِهِ ۞ هٰكَذَا الْقَلْبُ إِذَا صَحَّ وَطَهُرَتْ نَجَابَتُهُ وَطَهَارَتُهُ عَمَّا سِوٰى مَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ ۞ مَكَّنَهُ مِنْ قُلُوْبِ عِبَادِهِ وَمِنْ مَمْلَكَتِهِ دُنْيَاهُ وَأُخْرَاهُ فَيَصِيْرُ كَعْبَةَ الْمُرِيْدِيْنَ الْقَاصِدِيْنَ ۞ اَلطَّرِيْقُ إِلٰى هٰذَا الْعِلْمُ وَالْعَمَلُ بِالْعِلْمِ الظَّاهِرِ ۞ لَا تَتَعَرَّضِ الْبَطَالَةَ وَالْكَسَلَ عَنْ طَاعَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ فَإِنَّهُ يَبْتَلِيْكَ عُقُوْبَةً ۞ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَالَ إِذَا قَصَّرَ الْعَبْدُ فِي الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْهَمِّ ۞ يَبْتَلِيْهِ بِهَمِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ لَهُ ۞ وَهَمِّ الْعِيَالِ ۞ وَأَذِيَّةِ الْأَهْلِ وَنُقْصَانِ الرِّبْحِ فِي الْمَعِيْشَةِ ۞ وَعِصْيَانِ الْوَلَدِ لَهُ ۞ وَمُعَافَرَةِ الزَّوْجَةِ ۞ وَأَيْنَمَا تَوَجَّهَ يَعْثُرُ ۞ كُلُّ ذٰلِكَ عُقُوْبَةٌ لِتَقْصِيْرِهِ فِيْ طَاعَةِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاشْتِغَالِهِ عَنْهُ بِالدُّنْيَا وَالْخَلْقِ ۞ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا

يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَ
آمَنْتُمْ وَلَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ أَنْ
يَحْتَجَّ عَلَيْهِ بِقَضَائِهِ
وَقَدَرِهِ ۞ لَهُ
التَّصَرُّفُ
وَالْحُكْمُ

یوسف علیہ السلام کو اپنا خلیفہ بنایا اور اپنے مُلکی معاملات اُن کے حوالہ کئے اور اپنے نوکر چاکر اپنے ملک کا انتظام اور اس کے وسائل ان کی سپردگی میں دے کر اپنے خزانوں کا ان کو امین مقرر کیا۔ اسی طرح جب قلب صحیح ہو جاتا اور اس کی شرافت ماسوی اللہ سے طہارت ظاہر ہو جاتی ہے تو حق تعالیٰ اس کو اپنے بندوں کے قلوب پر قبضہ بخشتا اور اپنی مملکت یعنی دُنیا و آخرت پر اس کو اختیار عطا کر دیتا ہے۔ پس وہ مُریدین و طالبین کا کعبہ بن جاتا ہے (کہ آفاق ارض سے سب اس کی طرف جوق جوق کھنچے چلے آتے ہیں) اس کا طریقہ عِلمِ دین کا سیکھنا اور عِلمِ ظاہر پر عمل کرنا ہے۔ حق تعالیٰ کی طاعت سے کسل مَند اور بے کار پڑے رہنے کا خوگر مَت بن کہ وہ تجھ کو مبتلائے عذاب کردیگی جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ "بندہ عمل میں جب کوتاہی کرتا ہے تو حق تعالیٰ اُس کو فکر میں مُبتلا کر دیتا ہے۔" اُن چیزوں کے فکر میں مُبتلا کرتا ہے جو اُس کے مقسوم میں نہیں۔ اس کو مُبتلا کرتا ہے اہل و عیال کے فکر میں۔ بی بی بچّوں کی تکلیف میں۔ معیشت کے اندر منافع کی کمی میں۔ اولاد کے نافرمان بن جانے اور بی بی کے ساتھ باہم نفرت ہو جانے میں۔ وہ جدھر بھی جاتا ہے ٹھوکر کھاتا ہے۔ یہ سب سزا ہے حق تعالیٰ کی طاعت میں کوتاہی کرنے کی اور اس کو چھوڑ کر دُنیا اور مخلوق کے ساتھ مشغول ہونے کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اللہ تم کو سزا دیکر کیا کریگا اگر تم شکرگذار بنو اور ایمان لے آؤ۔" اور کسی کو جائز نہیں کہ اس کی قضاء و قدر سے اس پر حجت لانے لگے (کہ جب ہماری تقدیر میں یہی لکھا ہے تو ہم اس کے کرنے میں معذور ہیں) کیونکہ اس کو ہر قسم کے تصرّف اور حکم کا اختیار ہے۔ جو وہ کرے

لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُوْنَ ۞
وَيْحَكَ اِلٰى مَتٰى تَشْتَغِلُ بِنَفْسِكَ وَاَهْلِكَ
عَنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ
عَلَيْهِ اَنَّهٗ قَالَ ؛ اِذَا تَعَلَّمَ وَلَدُكَ لَقْطَ
النَّوٰى فَاَعْرِضْ عَنْهُ وَاشْتَغِلْ بِنَفْسِكَ مَعَ
رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ اَرَادَ بِهٖ اَنَّهٗ اِذَا عَلِمَ اَنَّ
النَّوٰى يَصْلُحُ لِشَيْءٍ وَاَنَّ لَهٗ ثَمَنًا فَقَدْ
تَعَلَّمَ ؛ يَكِدُّ لِنَفْسِهٖ ؛ فَلَا تُضَيِّعْ زَمَانَكَ
فِى الْكَدِّ عَلَيْهِ ؛ فَاِنَّهُ اسْتَغْنٰى عَنْكَ ؛
عَلِّمْ اَوْلَادَكَ الصَّنَائِعَ ؛ وَتَفَرَّغْ لِعِبَادَةِ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ فَاِنَّ الْاَهْلَ وَالْوَلَدَ لَا
يُغْنُوْنَ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؛ اَلْزِمْ نَفْسَكَ
وَاَهْلَكَ وَوَلَدَكَ الْقَنَاعَةَ بِمَا لَا بُدَّ لَكَ
عَنْهُ ؛ وَتَفَرَّغْ اَنْتَ وَهُمْ بِطَاعَةِ مَوْلَاكُمْ
عَزَّ وَجَلَّ ؛ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فِى الْغَيْبِ سَعَةُ
الرِّزْقِ ؛ فَهِىَ تَاْتِىْ فِىْ وَقْتِهَا الْمُقَدَّرِ عِنْدَ
اللّٰهِ ؛ تَرَاهَا مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ وَتَتَخَلَّصُ
مِنَ الشِّرْكِ بِالْخَلْقِ ؛ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَكَ
عِنْدَ الْقَدَرِ ذٰلِكَ فَعِنْدَكَ غِنًى عَنْ
جَمِيْعِ الْاَشْيَاءِ بِزُهْدِكَ وَقَنَاعَتِكَ ؛
اَلْمُؤْمِنُ الْقَانِعُ اِذَا احْتَاجَ اِلٰى شَيْءٍ مِنَ
الدُّنْيَا ؛ دَخَلَ عَلٰى رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ
بِاَقْدَامِ سُؤَالِهٖ وَتَضَرُّعِهٖ وَ
ذُلِّهٖ وَتَوْبَتِهٖ فَاِنْ اَعْطَاهُ
الَّذِىْ يُرِيْدُهٗ ؛

اس کی اس سے پُوچھ نہیں ہوگی اور دُوسروں سے پُوچھ ہوگی۔ تجھ پر افسوس۔ حق تعالیٰ سے (غافل رہ کر) اپنے نفس اور اپنے بال بچّوں کے ساتھ کب تک مشغول رہے گا؟ ایک بزرگ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ "جب تیرا لڑکا چھوہارے کی گٹھلیوں کا چُگنا سیکھ جائے تو اس کی طرف سے توجّہ ہٹالے اور خود اپنے خدائے عزّوجل کے ساتھ مشغول ہوجا۔" اس کا مطلب یہ ہے کہ جب بچّہ سمجھنے لگے کہ چھوارے کی گٹھلیاں بھی کسی کام آیا کرتی ہیں اور ان کے ٹکے حاصل ہوسکتے ہیں تو (سمجھ لو) کہ وہ (معاش حاصل کرنا) سیکھ گیا کہ اپنی ذات کے لئے خود مشقت اُٹھاسکیگا۔ پس اب تو اپنا وقت اُس پر مشقت اُٹھانے میں مت ضائع کر۔ اِس لئے کہ اُس کو تیری حاجت نہیں رہی۔ اپنی اولاد کو کسی قسم کی صنعت سکھادے اور فارغ ہوکر اللہ کی عبادت میں مشغول ہوجا۔ کیونکہ بی بی بچّے اللہ کے سامنے تیرے کچھ کام بھی نہ آئیں گے۔ اِتنی مقدار پر جس کے بغیر چارہ نہ ہو قناعت کرنا اپنے نفس پر بھی لازم کر اور اپنے بی بی بچّوں پر بھی۔ اس کے بعد تُو اور وہ سب اپنے مولیٰ کی عبادت کے لئے فارغ ہوجاؤ۔ پھر اگر غیب میں تمہارے رزق کی فراخی (مقدر) ہوگی تو اپنے وقتِ مقررہ عند اللہ پر خود ہی آجائے گی کہ تو اس کو خدا کی طرف سے سمجھے گا اور (اسباب کو محض واسطۂ عطاءِ الٰہی جان کر) شرک بالخلق سے بچا رہے گا۔ اور اگر تقدیر میں تیرے لئے فراخی نہ ہوگی تو اپنے زُہد اور قناعت کے سبب تجھ کو تمام چیزوں سے غنیٰ حاصل ہی ہے۔ قانع مسلمان جب دُنیا کی کسی چیز کا ضرورت مند ہوتا ہے تو اپنے سوال اور تضرع اور ذلّت اور توبہ کے قدموں پر چل کر اپنے رب کے سامنے حاضر ہوتا ہے۔ پس اگر وہ اس کو اس کی مُراد عطا فرما دیتا ہے

شَكَرَهُ عَلٰى عَطَائِهٖ وَإِنْ لَّمْ يُعْطِهٖ وَافَقَهُ
فِي الْمَنْعِ وَصَبَرَ مَعَهُ عَلٰى إِرَادَتِهٖ مِنْ غَيْرِ
اِعْتِرَاضٍ وَّ مُنَازَعَةٍ لَا يَطْلُبُ الْغِنٰى بِدِيْنِهٖ
وَبِرِيَائِهٖ وَنِفَاقِهٖ وَتَمَشُّهٖ كَمَا تَفْعَلُ
أَنْتَ يَا مُنَافِقُ اَلرِّيَاءُ وَالنِّفَاقُ وَالْمَعَاصِيْ
سَبَبُ الْفَقْرِ وَالذُّلِّ وَالطَّرْدِ مِنْ بَابِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ اَلْمُرَائِيْ الْمُنَافِقُ يَأْخُذُ
الدُّنْيَا بِدِيْنِهٖ وَتَزَيُّعُهٗ بِزِيِّ الصَّالِحِيْنَ
مِنْ غَيْرِ أَهْلِيَّةٍ فِيْهِ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامِهِمْ
وَيَتَلَبَّسُ بِثِيَابِهِمْ وَلَا يَعْمَلُ مِثْلَ
عَمَلِهِمْ يَدَّعِي النَّسَبَ إِلَيْهِمْ وَلَيْسَ
هُوَ مِنْ نَسَبِهِمْ قَوْلُكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ
دَعْوًى وَتَوَكُّلُكَ عَلَيْهِ وَثِقَتُكَ بِهٖ وَإِعْرَاضُ
قَلْبِكَ عَنْ غَيْرِهٖ بَيِّنَةٌ يَا كَذَّابِيْنَ اُصْدُقُوْا
يَا هَارِبِيْنَ مِنْ مَوْلَاهُمْ اِرْجِعُوْا اُقْصُدُوْا
بِقُلُوْبِكُمْ بَابَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَصَالِحُوْهُ وَ
اعْتَذِرُوْا إِلَيْهِ فِيْ حَالَةِ الْإِيْمَانِ تَأْخُذُ مِنَ
الدُّنْيَا بِمُبَاحِ الشَّرْعِ وَفِيْ حَالِ الْوِلَايَةِ
تَأْخُذُ بِيَدِ أَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ شَهَادَتِهِمَا
لَهُ يَعْنِيْ مَعَ شَهَادَةِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ
وَفِيْ حَالَةِ الْبَدَلِيَّةِ وَالْقُطْبِيَّةِ تَأْخُذُ
بِفِعْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ تُفَوِّضُ الْأَشْيَاءَ إِلَيْهِ
يَا غُلَامُ مَا تَسْتَحِيْ اُبْكِ عَلٰى نَفْسِكَ
بِأَنَّكَ قَدْ حُرِمْتَ الصَّوَابَ وَالتَّوْفِيْقَ
مَا تَسْتَحِيْ تَكُوْنُ الْيَوْمَ طَائِعًا وَغَدًا عَاصِيًا

تو وہ اس کا شکر ادا کرتا ہے عطا پر اور اگر عطا نہیں فرماتا تو اعتراض ومنازعت کے بغیر اس کی مشیت پر رضا بر بنا رہتا ہے۔ وہ اپنے دین اور ریا و نفاق اور ملمع کاری کے ذریعہ سے تونگری کا خواہاں نہیں بنتا جیسا کہ اے منافق تو بنا ہوا ہے۔ ریا و نفاق اور نافرمانیاں فقر و ذلت اور حق تعالیٰ کے دروازے سے دھکّے ملنے کا سبب ہے، ریاکار منافق دنیا لیا کرتا ہے اپنے دین کے ذریعہ سے اور باوجود نااھل ہونے کے نیکوں کی سی صورت بنا کر کہ اُن جیسی باتیں بناتا اور اُن کا سا لباس پہنتا ہے حالانکہ اُن جیسے کام نہیں کرتا، اُن کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کرتا ہے حالانکہ اس کی (بداعمالی کے سبب) ان کی طرف نسبت نہیں ہے۔ تیرا لا الٰہ الا اللہ کہنا ایک دعویٰ ہے اور اللہ پر توکل اور اس پر بھروسہ رکھنا اور اپنے قلب کو غیر اللہ سے ہٹا لینا گواہ ہیں (پس جب گواہ نہیں تو دعویٰ توحید وایمان جھوٹا ہوا) **اے جھوٹو**۔ سچے بنو اور اے اپنے آقا سے بھاگنے والو۔ لوٹ آؤ اپنے دلوں سے اللہ کے دروازے کا قصد کرو اور (وہاں پہنچکر) صلح اور معذرت کرو۔ تو بحالت ایمان جو کچھ دنیا لے گا با اجازت شرع لے گا (کہ جو شریعت نے مباح کیا ہے وہی حاصل کرے گا) اور ولایت کی حالت میں امر خداوندی کے ہاتھ سے لے گا مع کتاب و سنت کی گواہی کے (کہ اول شرعاً حلال ہونا متحقق کرے گا اور پھر حکم خداوندی کا بھی منتظر رہے گا۔) اور جب بدلیۃ و قطبیۃ کی حالت ہوگی (جو عام ولایت سے بالا اور ابدال و اقطاب کے درجے ہیں) تو اللہ عز و جل کے فعل سے لیگا کہ ساری چیزوں کو اس کے حوالہ کردے گا (اور وہی کھلائے گا تو کھائے گا کہ نہ اختیار رہوگا نہ انتظار) **صاحبزادہ** تجھے شرم نہیں آتی اپنے نفس پر رو کہ تو راہ صواب اور توفیق سے محروم ہوگیا تجھے شرم نہیں آتی آج فرماں بردار بنتا ہے اور کل کو نافرمان (بن جاتا ہے،

اَلْيَوْمَ مُخْلِصًا وَغَدًا مُشْرِكًا ۞ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞ اَنَّهٗ قَالَ مَنِ اسْتَوٰى يَوْمَاهُ فَهُوَ مَغْبُوْنٌ وَمَنْ كَانَ اَمْسِهٖ خَيْرًا مِّنْ يَوْمِهٖ فَهُوَ مَحْرُوْمٌ يَا غُلَامُ بِكَ لَا يَجِيْءُ شَيْءٌ ۞ وَلَا بُدَّ مِنْكَ اِجْتَهِدْ وَالْمَعُوْنَةُ مِنْ رَّبِّكَ عَزَّوَجَلَّ ۞ تَحَرَّكْ فِيْ هٰذَا الْبَحْرِ الَّذِيْ اَنْتَ فِيْهِ وَالْاَمْوَاجُ تَرْفَعُكَ وَتُقَلِّبُكَ اِلَى السَّاحِلِ ۞ الدُّعَاءُ مِنْكَ وَالْاِجَابَةُ مِنْهُ الْاِجْتِهَادُ مِنْكَ وَالتَّوْفِيْقُ مِنْهُ ۞ اَلتَّرْكُ مِنْكَ وَالْحِمْيَةُ مِنْهُ ۞ اُصْدُقْ فِيْ طَلَبِكَ ۞ وَقَدْ اَرَاكَ بَابَ قُرْبِهٖ ۞ تَرٰى يَدَ رَحْمَتِهٖ مُمْتَدَّةً اِلَيْكَ ۞ وَلُطْفَهٗ وَكَرَمَهٗ وَمَحَبَّتَهٗ مُشْتَاقِيْنَ لَكَ ۞ وَهٰذَا هُوَ غَايَةُ مَطْلُوْبِ الْقَوْمِ ۞ اَيْشَ اَعْمَلُ بِكُمْ يَا عَبِيْدَ النُّفُوْسِ وَالطِّبَاعِ وَالْاَهْوِيَةِ وَالشَّيَاطِيْنِ ۞ مَا عِنْدِيْ اِلَّا الْحَقُّ فِيْ حَقٍّ لُبٌّ فِيْ لُبٍّ ۞ صَفَاءٌ فِيْ صَفَاءٍ ۞ قَطْعٌ وَّوَصْلٌ ۞ قَطْعٌ مَا سِوَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ۞ وَوَصْلٌ بِهٖ ۞ لَا اَقْبَلُ مِنْ هَوَسِكُمْ ۞ يَا مُنَافِقُوْنَ يَا مُدَّعُوْنَ يَا كَذَّابُوْنَ ۞ لَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ وُجُوْهِكُمْ ۞ كَيْفَ اَسْتَحْيِيْ مِنْكُمْ وَاَنْتُمْ مَا تَسْتَحْيُوْنَ مِنْ رَّبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ ۞ وَتَتَوَاقَحُوْنَ عَلَيْهِ

آج مخلص اور کل کو مشرک (اس تلوّن اور تنزل کا کیا ٹھکانا ہے) جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جس شخص کے دو دن مساوی ہوں (کہ ترقی نہیں کی بلکہ جس درجہ پر کل تھا اُسی پر آج رہا) تو وہ نقصان میں ہے۔ اور جس کا گذرا ہوا دن آج سے بہتر رہا تو وہ بدنصیب ہے (کہ بجائے ترقی کے روبہ تنزل ہے) **صاحبزادہ** تجھ سے کچھ نہیں ہو سکتا اور تیرے کئے بغیر چارہ بھی نہیں۔ پس کوشش تو کر۔ مدد کرنا حق تعالیٰ کا کام ہے۔ اس سمندر (دُنیا) میں جس کے اندر تو ہے ہاتھ پاؤں ضرور ہلا۔ موجیں تجھ کو اُٹھا کر اور پلٹے دے دلا کر کنارہ تک لے ہی آئیں گی۔ تیرا کام دُعا مانگنا ہے۔ اور قبول کرنا اُس کا کام۔ تیرا کام سعی کرنا ہے اور توفیق دینا اُس کا کام۔ تیرا کام (معصیتوں کا) چھوڑنا ہے اور بچائے رکھنا اُس کا کام ہے۔ تو اس کی طلب میں سچا بن جا یقیناً وہ تجھ کو اپنے قُرب کا دروازہ دکھلا دے گا۔ تو دیکھے گا کہ اُس کی رحمت کا ہاتھ تیری طرف دراز ہو گیا اور اس کا لُطف و کرم اور اس کی محبت تیری مشتاق بنی ہوئی ہیں اور یہی اہل اللہ کا غایت مقصود ہے۔

اے نفسوں اور طبیعتوں اور خواہشوں اور شیاطین کے بندو میں تمہارا کیا بناؤں۔ میرے پاس تو حق ہی حق ہے۔ مغز در مغز صفائی در صفائی۔ توڑنا اور جوڑنا۔ یعنی توڑنا ما سوی اللہ سے اور جوڑنا اللہ سے۔ **اے منافقو**، اور اے مُدّعیو، اے جھوٹو میں تمہاری ہوس کا قائل نہیں ہوں (کیوں کہ باتیں بنانا اور کام کچھ نہ کرنا ہوس ہے طلب نہیں ہے) میں تمہارے چہروں سے شرماتا نہیں ہوں (کہ لحاظ کے سبب بوالہوس کہنے کی جرأت نہ کرسکوں) اور تم سے شرماؤں کیوں؟ حالانکہ تم نہیں شرماتے اپنے حق تعالےٰ سے۔ اس کے رُوبرو بے حیائیاں کرتے اور اس کی نظر

وَلَتَسْتَهِينُوْنَ بِنَظَرِهٖ وَمَلَائِكَتِهِ الْمُوَكَّلِيْنَ بِكُمْ ؛ عِنْدِیْ صِدْقٌ اَقْطَعُ بِهٖ رَأْسَ کُلِّ کَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ کَذَّابٍ لَّا یَتُوْبُ وَیَرْجِعُ اِلٰی رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ بِاَقْدَامِ تَوْبَتِهٖ وَاعْتِذَارِهٖ ؛ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَنَّهٗ قَالَ : اَلصِّدْقُ سَيْفُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِیْ اَرْضِهٖ مَا وُضِعَ عَلٰی شَیْءٍ اِلَّا قَطَعَهٗ ؛ اِقْبَلُوْا مِنِّیْ فَاِنِّیْ نَاصِحٌ لَّکُمْ اُرِيْدُکُمْ لَکُمْ ؛ اَنَا مَيِّتٌ عَنْکُمْ ؛ وَحَیٌّ بِالْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ؛ مَنْ صَدَّقَنِیْ فِی الصُّحْبَةِ انْتَفَعَ وَاَفْلَحَ ؛ وَمَنْ کَذَّبَنِیْ وَکَذَبَ فِیْ صُحْبَتِیْ حُرِمَ وَعُوْقِبَ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا ؛ مِنْ جُمْلَةِ اَسْبَابِ مَعْرِفَتِهٖ تَرْكُ الْمُنَازَعَةِ لَهٗ وَالْاِعْتِرَاضُ عَلَيْهِ وَالرِّضَا بِتَدْبِيْرِهٖ ؛ وَلِهٰذَا قَالَ مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ لِّبَعْضِ مُرِيْدِيْهِ ؛ اِنْ اَرَدْتَّ مَعْرِفَةَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَارْضَ بِتَدْبِيْرِهٖ وَتَقْدِيْرِهٖ ؛ وَلَا تَجْعَلْ نَفْسَكَ وَهَوَاكَ وَطَبْعَكَ وَاِرَادَتَكَ شَرِيْکًا لَّهٗ فِيْهِمَا ؛ يَا اَصِحَّاءَ الْاَجْسَادِ ؛ يَا مُتَفَرِّغِيْنَ مِنَ الْاَعْمَالِ ؛ اَيْشٍ يَفُوْتُکُمْ مِنْ رَّبِّکُمْ عَزَّوَجَلَّ ؛ لَوِ اطَّلَعَتْ قُلُوْبُکُمْ عَلٰی ذٰلِكَ لَتَحَسَّرْتُمْ وَنَدِمْتُمْ ؛ اِنْتَبِهُوْا يَا قَوْمُ اَنْتُمْ عَنْ قَرِيْبٍ مَّوْتٰی ؛ اِبْكُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ قَبْلَ اَنْ يُّبْكٰی عَلَيْکُمْ ؛ لَکُمْ ذُنُوْبُکُمْ مُّزْدَحِمَةٌ عَلٰی عَاقِبَةٍ مُّبْهَمَةٍ قُلُوْبُکُمْ مَّرْضٰی

اور اس کے اُن فرشتوں کی نظر کو جو تم پر تعینات ہیں (آدمیوں کی نظر سے بھی) حقیر سمجھتے ہو (کہ خلوتوں میں معصیت کرتے ہو حالانکہ خدا اور فرشتے دیکھ رہے ہیں) میرے پاس صدق ہے کہ اس سے ہر کافر کذّاب و منافق کا سَر قطع کرتا ہوں جو نہ توبہ کرتا ہے اور نہ اپنی توبہ اور معذرت کے پاؤں سے اپنے رب کی طرف لَوٹتا ہے۔ ایک بزرگ سے منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ "صدق اللہ کی تلوار ہے اس کی زمین میں کہ جس کے سَر پر بھی رکھی جاتی ہے اس کو کاٹ ڈالتی ہے"۔ میرا کہنا مانو کہ تمہارا خیرخواہ ہوں۔ تم کو چاہتا ہوں تمہارے نفع کے لئے۔ میں تم سے مُردہ ہوں (کہ کوئی واسطہ نہیں رکھتا) اور زندہ ہوں حق تعالیٰ کے ساتھ جس نے میری سچی صحبت اختیار کی وہ مستغنی اور بامُراد ہوا۔ اور جس نے مجھ کو جھٹلایا اور میری صحبت میں جھوٹا ہوا وہ محروم اور دُنیا و آخرت میں سزایاب ہوا۔ حق تعالیٰ کے ساتھ منازعت اور اس پر اعتراض کا ترک کرنا اور اس کی تدبیر پر راضی ہونا معرفتِ الٰہی کے اسباب میں سے ہے اور اسی لئے مالک بن دینارؒ نے اپنے مُرید سے فرمایا تھا کہ "اگر معرفتِ الٰہی چاہتا ہے تو اُس کی تدبیر اور تقدیر پر راضی ہو جا اور اپنے نفس اپنی خواہش اپنی طبیعت اور اپنے ارادہ کو تدبیر و تقدیر کے بارے میں خدا کا شریک مت بنا؛ (کہ ان کی بتائی ہوئی تدبیر پر اعتماد کرنے لگے) اے تندرستو اور اے اعمال سے بے فکر ہو جانے والو۔ حق تعالیٰ سے تمہارا کیا کچھ ضائع ہو رہا ہے۔ اگر تمہارے دل اس سے آگاہ ہو جائیں تو تم کو بڑی حسرت و پشیمانی ہو۔ جاگو اے صاحبو۔ عنقریب تم مر جانے والے ہو۔ روؤ اپنے نفسوں پر اس سے پہلے کہ دوسرے تم پر روئیں تمہارے لئے اتنے گناہ ہیں کہ اُوپر تلے چڑھ گئے اور انجام مبہم ہے (کچھ پتہ نہیں کہ توبہ کی توفیق ہوگی یا نہیں) تمہارے دل دُنیا کی

حُبُّ الدُّنْيَا وَالْحِرْصِ عَلَيْهَا دَاوُوْهَا بِالزُّهْدِ وَ
التَّرْكِ وَالْاِقْبَالِ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ سَلَامَةُ
الدِّيْنِ رَأْسُ الْمَالِ ؛ وَالْاَعْمَالُ الصَّالِحَةُ هِيَ
الْاَرْبَاحُ ؛ اُتْرُكُوا الطَّلَبَ لِمَا يُطْغِيْكُمْ ؛
وَاقْنَعُوْا بِمَا يَكْفِيْكُمْ ؛ اَلْعَاقِلُ لَا يَفْرَحُ بِشَيْءٍ ؛
حَلَالُهُ حِسَابٌ وَحَرَامُهُ عِقَابٌ ؛ اَكْثَرُكُمْ
قَدْ نَسُوا الْعِقَابَ وَالْحِسَابَ **يَا غُلَامُ** اِذَا حَضَرَ
بَيْنَ يَدَيْكَ شَيْءٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَرَاَيْتَ قَلْبَكَ
يَشْمَئِزُّ مِنْهُ فَاتْرُكْهُ ؛ وَلٰكِنْ لَا قَلْبَ لَكَ ؛
كُلُّكَ نَفْسٌ وَّطَبْعٌ وَّهَوًى ؛ اِصْحَبْ اَرْبَابَ الْقُلُوْبِ
حَتّٰى يَصِيْرَ لَكَ قَلْبٌ ؛ لَابُدَّ لَكَ مِنْ شَيْخٍ حَكِيْمٍ
عَامِلٍ بِحُكْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يُهَذِّبُكَ وَيُعَلِّمُكَ وَ
يَنْصَحُكَ ؛ يَا مَنْ بَاعَ كُلَّ شَيْءٍ بِلَا شَيْءٍ ؛
وَاشْتَرٰى لَا شَيْءَ بِكُلِّ شَيْءٍ ؛ قَدِ اشْتَرَيْتَ
الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؛ وَبِعْتَ الْاٰخِرَةَ بِالدُّنْيَا ؛
اَنْتَ هَوَسٌ فِيْ هَوَسٍ ؛ عَدَمٌ فِيْ عَدَمٍ ؛ جَهْلٌ
فِيْ جَهْلٍ ؛ تَاْكُلُ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ مِنْ
غَيْرِ تَفْتِيْشٍ وَّلَا اِحْتِسَابٍ وَّلَا سُؤَالٍ مِّنْ غَيْرِ
نِيَّةٍ ؛ مِنْ غَيْرِ اَمْرٍ مِّنْ غَيْرِ فِعْلٍ ؛ اَلْمُؤْمِنُ
يَاْكُلُ مُبَاحَ الشَّرْعِ ؛ وَالْوَلِيُّ يُؤْمَرُ بِالْاَكْلِ
وَيُنْهٰى عَنْهُ مِنْ حَيْثُ قَلْبِهِ ؛ وَالْبَدَلُ
لَا يَهْتَمُّ بِشَيْءٍ ؛ بَلْ يَفْعَلُ فِيْهِ
الْاَشْيَاءُ وَهُوَ فِيْ غَيْبَتِهِ
مَعَ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَ
فَنَائِهٖ فِيْهِ ؛

محبت اور حرص کے مرض میں مبتلا ہیں۔ ان کا علاج کرو زہد اور ترک دنیا اور حق تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے سے۔ اصل دین کا محفوظ رہنا راس المال ہے اور اعمالِ صالحہ اس کے منافع ہیں جو چیز تم کو سرکش بنائے اس کی طلب چھوڑ دو اور اس پر قناعت کرو جو تم کو کافی ہو جائے۔ سمجھ دار شخص کسی چیز پر خوش نہیں ہوا کرتا (کیونکہ فکرِ آخرت میں ڈوبا رہتا ہے) اس کا حلال حساب ہے (قیامت کو پوچھا جائے گا کہ اس کے معاوضہ میں کیا عمل کئے) اور حرام عذاب ہے (کہ کیوں کھایا) تم میں بہتیروں نے تو عذاب اور حساب کو بھلا ہی دیا (اس لئے ہر وقت ہنستے اور جو چاہتے کھاتے پیتے رہو) **صاحبزادہ** جب دنیا کی کوئی چیز تیرے سامنے آوے اور تو اپنے دل کو اس سے منقبض دیکھے تو اس کو ترک کر۔ مگر تیرے پاس دل ہی نہیں (پھر کسی شئے سے منقبض ہو تو کون ہو) تو تو سرتاپا نفس اور طبیعت اور خواہش ہے۔ اہلِ دل کی صحبت اختیار کرتا کہ تو بھی صاحب دل ہو جائے۔ تیرے لئے ضرورت ہے شیخ کی جو سمجھدار اور حکم خداوندی کی تعمیل کرنے والا ہو کہ تجھ کو مہذب بنائے علم پڑھائے اور نصیحت کرے۔ اے وہ شخص جس نے (آخرت کو جو) کوئی چیز تھی (دنیا کے) بدلہ میں جو کوئی چیز بھی نہیں بیچ ڈالا اور ناچیز کو خرید لیا چیز کے بدلہ میں۔ تو نے خرید لیا دنیا کو آخرت کے بدلہ تو ہوس در ہوس ہے عدم در عدم ہے جہل در جہل ہے کھاتا ہے جیسے چوپائے کھایا کرتے ہیں کہ نہ تحقیق ہے نہ تفتیش۔ نہ پوچھ گچھ نہ کوئی نیت۔ نہ حکم (کا انتظار) نہ فعل کا۔ بندۂ مومن کھاتا ہے شریعت سے مباح کی تحقیق کر کے اور ولی کو کھانے کا قلب کے ذریعہ سے حکم ہوتا ہے (تب وہ کھاتا ہے) اور ممانعت کی جاتی ہے (تو وہ رک جاتا ہے) اور ابدال کھانے اور نہ کھانے میں سے کسی چیز کا بھی اہتمام نہیں کرتے بلکہ خود چیزیں ان میں اپنا اثر کرتی ہیں اور وہ اپنے رب عزوجل کی معیت میں ان سے غائب اور اس میں فنا

فَالْوَلِیُّ قَائِمٌ مَّعَ الْاَمْرِ: وَالْبَدَلُ مَسْلُوْبُ الْاِخْتِیَارِ: وَکُلُّ ذٰلِکَ مَعَ حِفْظِ حُدُوْدِ الشَّرْعِ اَلْفَانِیْ عَنْہُ وَعَنِ الْخَلْقِ یَحْفَظُ حُدُوْدَ الشَّرْعِ ثُمَّ یَسْتَصْرِخُ فِیْ بَحْرِ الْقُدْرَۃِ فَاَمْوَاجُہٗ تَرْفَعُہٗ تَارَۃً وَتَخْفِضُہٗ اُخْرٰی وَتُقَلِّبُہٗ عَلَی السَّاحِلِ تَارَۃً وَتُوْقِعُہٗ فِیْ وَسْطِ اللُّجَّۃِ اُخْرٰی: یَصِیْرُ کَاَصْحَابِ الْکَھْفِ الَّذِیْنَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ حَقِّھِمْ: وَنُقَلِّبُھُمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ مَا کَانَ لَھُمْ عَقْلٌ وَّلَا تَدْبِیْرٌ وَّلَا حِسٌّ کَانُوْا فِیْ بَیْتِ اللُّطْفِ وَالْقُرْبِ مُغْمِضِیْنَ الْاَعْیُنَ ظَاھِرًا وَّبَاطِنًا: فَھٰکَذَا ھٰذَا الْمُقَرَّبُ قَدْ غَمَضَ عَیْنَیْ قَلْبِہٖ عَمَّا سِوٰی رَبِّہٖ عَزَّوَجَلَّ فَلَا یَنْظُرُ اِلَّا لَہٗ وَبِہٖ: وَلَا یَسْمَعُ اِلَّا مِنْہُ اَللّٰھُمَّ اَفْنِنَا عَمَّا سِوَاکَ: وَاَوْجِدْنَا بِکَ: وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اَلْمَجْلِسُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بُکْرَۃَ الْجُمُعَۃِ بِالْمَدْرَسَۃِ ثَانِیْ عَشَرَ ذِی الْحِجَّۃِ سَنَۃَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِیْنَ وَخَمْسِمِائَۃٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ ھٰذِہِ الْقُلُوْبَ لَتَصْدَأُ وَاِنَّ جِلَاءَھَا قِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرُ الْمَوْتِ وَحُضُوْرُ مَجَالِسِ الذِّکْرِ: اَلْقَلْبُ یَصْدَأُ: فَاِنْ تَدَارَکَہٗ صَاحِبُہٗ بِمَا وَصَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: وَاِلَّا انْتَقَلَ اِلَی السَّوَادِ:

ہوتے ہیں۔ پس ولی قائم ہے حکم کے ساتھ اور ابدال مسلوب الاختیار ہیں اور یہ سب کچھ حدودِ شریعت کو محفوظ رکھ کر ہے۔ جو شخص اپنے وجود اور مخلوق سے فنا ہو جاتا ہے وہ حدودِ شریعت کو محفوظ رکھتا ہے اور اس کے بعد قدرت کے سمندر میں چیختا ہے (کہ اے قدرت والے میری دستگیری فرما) پس اس کی موجیں کبھی اس کو اوپر اُٹھاتی ہیں اور کبھی نیچے بٹھا دیتی ہیں۔ کبھی ساحل پر لا ڈالتی ہیں اور کبھی منجدھار میں گراتی ہیں (مگر وہ ان تصرفاتِ خداوندی و انقلابات کے امتحان میں صابر و ساکت بنا رہتا ہے) وہ اصحابِ کہف جیسا ہو جاتا ہے۔ جن کے حق میں حق تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ ہم ان کو اُدلتے بدلتے رہتے ہیں داہنی طرف اور بائیں طرف۔ ان کے لئے نہ عقل ہے نہ تدبیر اور نہ حِس وہ لُطف اور قُرب کے مکان میں ظاہراً و باطناً آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔ پس اسی طرح اس مقرب بندہ نے بھی اپنے قلب کی آنکھوں کو ماسوٰی اللہ سے بند کر لیا۔ پس وہ نہیں دیکھتا مگر اُسی کے لئے، اور نہیں سُنتا مگر اُسی کی بات کو۔ اے میرے اللہ ہم کو فنا کر اپنے ماسوٰی سے اور موجود کر اپنے ساتھ اور ہم کو عطا فرما دُنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

تیئیسویں مجلس

(وقت صبح۔ یوم جمعہ۔ ۱۲؍ ذی الحجہ ۵۴۵ھ مدرسہ معمورہ)

جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپؐ نے فرمایا کہ "اِن قلوب پر بھی زنگ آجاتا ہے اور قرآن پڑھنا موت کو یاد رکھنا اور وعظ کی مجلسوں میں حاضر ہونا ان کی صیقل ہے" قلب زنگ آلود ہوتا ہے۔ پس اگر صاحبِ قلب نے اس کا تدارک کر لیا جس طرح کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تو بہتر ہے ورنہ زنگ سیاہی بنجاتا ہے

يُسَوِّدُ لِبُعْدِهٖ عَنِ النُّوْرِ ؛ يُسَوِّدُهٗ لِحُبِّهِ الدُّنْيَا وَالتَّجَوُّزِ عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِ وَرَعٍ ؛ لِاَنَّ مَنْ تَمَكَّنَ مِنْ قَلْبِهٖ حُبُّ الدُّنْيَا زَالَ وَرَعُهٗ ؛ فَيَجْمَعُهَا مِنْ حَلَالٍ وَّ حَرَامٍ ؛ يَزُوْلُ تَمْيِيْزُهٗ فِيْ جَمْعِهٖ ؛ يَزُوْلُ حَيَاؤُهٗ مِنْ رَّبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ وَمُرَاقَبَتِهٖ **يَا قَوْمُ** اقْبَلُوْا مِنْ نَّبِيِّكُمْ وَاجْلُوْا صَدَاَ قُلُوْبِكُمْ بِالدَّوَاءِ الَّذِیْ قَدْ وَصَفَهٗ لَكُمْ ؛ لَوْ اَنَّ بِاَحَدِكُمْ مَرَضًا وَّوَصَفَ بَعْضُ الْاَطِبَّاءِ دَوَاءً لَهٗ ؛ لَمَا اَهْنَاهُ الْعَيْشُ حَتّٰى يَسْتَعْمِلَهٗ رَاقِبُوْا رَبَّكُمْ عَزَّوَجَلَّ فِیْ خَلَوَاتِكُمْ وَجَلَوَاتِكُمْ اِجْعَلُوْهُ نُصْبَ اَعْيُنِكُمْ حَتّٰى كَاَنَّكُمْ تَرَوْنَهٗ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا تَرَوْنَهٗ فَهُوَ يَرَاكُمْ ؛ مَنْ كَانَ ذَاكِرًا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ الذَّاكِرُ وَمَنْ لَّمْ يَذْكُرْهُ بِقَلْبِهٖ فَلَيْسَ بِذَاكِرٍ ؛ اَللِّسَانُ غُلَامُ الْقَلْبِ وَتَبَعٌ لَّهٗ ؛ دَاوِمْ عَلٰى سَمَاعِ الْمَوَاعِظِ عَمِیَ ؛ حَقِيْقَةُ التَّوْبَةِ تَعْظِيْمُ اَمْرِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فِیْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِیْ كَلِمَتَيْنِ ؛ اَلتَّعْظِيْمُ لِاَمْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالشَّفَقَةُ عَلٰى خَلْقِهٖ ؛ كُلُّ مَنْ لَّا يُعَظِّمُ اَمْرَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يُشْفِقُ عَلٰى خَلْقِ اللّٰهِ فَهُوَ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ

اور قلب سیاہ ہو جاتا ہے نُور سے دُور ہو جانے کے سبب۔ کالا پڑ جاتا ہے دُنیا کو محبوب سمجھنے اور تقوٰے کے بغیر (اندھا بن کر) اس پر گرنے کی وجہ سے۔ کیونکہ دنیا کی محبت جس کے قلب میں جگہ پکڑ جاتی ہے اس کا تقوٰے جاتا رہتا ہے اور وہ دُنیا جمع کرنے لگتا ہے خواہ حلال سے ہو یا حرام سے۔ اس کے جمع کرنے میں اس کی تمیز اٹھ جاتی ہے اور حق تعالیٰ سے اور اس کے ملاحظہ سے شرمانا زائل ہو جاتا ہے **صاحبو** اپنے نبیؐ کے ارشاد کو قبول کرو اور اپنے دلوں کا زنگ اس دَوا سے جو آپؐ نے تم پر ظاہر کر دی ہے۔ صاف کر لو۔ اگر تم میں کسی شخص کو کوئی مرض لاحق ہو جائے اور کوئی طبیب اس کی دَوا بتائے تو جب تک اس کا استعمال نہیں کر لیتے زندگی دوبھر پڑ جاتی ہے (پھر قلب کے مرض میں پیغمبر کی بتائی ہوئی دَوا کے استعمال سے بے پرواہی کیوں ہے) اپنی خلوتوں اور اپنی جلوتوں میں اپنے رب عزّوجل کا مراقبہ رکھو۔ اس کو اپنا نصب العین بنالو کہ گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو کیونکہ اگر تم اس کو نہیں دیکھتے تو وہ تو تم کو دیکھ رہا ہے (پس اس کا ہر وقت تمکو دیکھتے رہنے کا دل سے دھیان رکھنا ہی مراقبہ ہے) ذاکر وہی ہے جو اپنے قلب سے اللہ کا ذکر کرے۔ اور جو قلب سے ذکر نہ کرے وہ ذاکر نہیں۔ زبان تو قلب کی غلام اور خادم ہے (اور اعتبار آقا کا ہے نہ کہ غلام کا) وعظ کے سُننے پر مداومت کر کیوں کہ قلب وعظ کے سُننے سے جب غیر حاضر رہنے لگتا ہے تو اندھا بن جاتا ہے توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ جُملہ احوال میں حق تعالیٰ کے امر کی عظمت ملحوظ رہے اور اسی لئے ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ "ساری بھلائی دو باتوں کے اندر ہے۔ یعنی حق تعالےٰ کے حکم کی عظمت کو ملحوظ رکھنا اور اس کی مخلوق پر شفقت کرنا" ہر وہ شخص جو حق تعالیٰ کے حکم کی عظمت نہ کرے اور اللہ کی مخلوق پر شفقت نہ رکھے وہ اللہ سے

أَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ:
ارْحَمْ حَتَّى أَرْحَمَكَ: إِنِّي رَحِيمٌ: مَنْ رَحِمَ
رَحِمْتُهُ وَأَدْخَلْتُهُ جَنَّتِي: فَيَا طُوبَى لِلرُّحَمَاءِ:
هَبَاءٌ عُمُرُكُمْ فِي أَكَلُوا وَأَكَلْنَا: وَشَرِبُوا وَ
شَرِبْنَا: وَلَبِسُوا وَلَبِسْنَا: وَجَمَعُوا وَجَمَعْنَا:
مَنْ أَرَادَ الْفَلَاحَ فَلْيَصْبِرْ نَفْسَهُ عَنِ الْمُحَرَّمَاتِ
وَالشُّبُهَاتِ وَالشَّهَوَاتِ: وَيَصْبِرْ عَلَى أَدَاءِ أَمْرِ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْانْتِهَاءِ عَنْ نَهْيِهِ وَعَلَى
الْمُوَافَقَةِ لِقَدَرِهِ: الْقَوْمُ صَبَرُوا مَعَ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَلَمْ يَصْبِرُوا عَنْهُ: صَبَرُوا لَهُ
وَفِيهِ: صَبَرُوا لِيَكُونُوا مَعَهُ: طَلَبُوا لِيَحْصُلَ
لَهُمُ الْقُرْبُ مِنْهُ: خَرَجُوا مِنْ بُيُوتِ نُفُوسِهِمْ
وَأَهْوِيَتِهِمْ وَطِبَاعِهِمْ: وَاسْتَصْحَبُوا الشَّرْعَ
مَعَهُمْ: وَسَارُوا إِلَى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ:
فَاسْتَقْبَلَتْهُمُ الْآفَاتُ وَالْأَهْوَالُ وَالْمَصَائِبُ
وَالْغُمُومُ وَالْهُمُومُ وَالْجُوعُ وَالْعَطَشُ وَ
الْعُرْيُ وَالذُّلُّ وَالْمَهَانَةُ: فَلَمْ يُبَالُوا
بِهَا وَلَمْ يَرْجِعُوا عَنْ سَيْرِهِمْ: وَلَمْ يَتَغَيَّرُوا
عَمَّا هُمْ عَلَيْهِ: وَهُمْ إِلَى قُدَّامٍ لَا يَفْتُرُ
سَيْرُهُمْ لَا يَزَالُونَ كَذَلِكَ حَتَّى يَتَحَقَّقَ
لَهُمْ بَقَاءُ الْقَلْبِ وَالْقَالِبِ:
يَا قَوْمُ اعْمَلُوا لِلِقَاءِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ:
وَاسْتَحْيُوا مِنْهُ قَبْلَ لِقَائِهِ: حَيَاءُ الْمُؤْمِنِ
مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ مِنْ خَلْقِهِ: إِلَّا
فِيمَا يَرْجِعُ إِلَى الدِّينِ وَخَرْقِ حُدُودِ الشَّرْعِ

دور ہے۔ حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی تھی کہ رحم کر تاکہ میں تجھ پر رحم کروں۔ میں بڑا رحیم ہوں۔ جو رحم کرتا ہے (میری مخلوق پر) میں اُس پر رحم کرتا ہوں اور اس کو اپنی جنت میں داخل کرلیتا ہوں"۔ پس مبارک ہو رحم کرنے والوں کو تمہاری تو عمر اس قصہ میں برباد ہوئی کہ انھوں نے یہ کھایا اور ہم نے یہ کھایا۔ انھوں نے یہ پیا اور ہم نے یہ پیا۔ انھوں نے یہ پہنا اور ہم نے یہ پہنا۔ انھوں نے اتنا جمع کیا اور ہم نے اتنا جمع کیا۔ جو شخص فلاح چاہے اس کو چاہیئے کہ اپنے نفس کو محرمات اور شبہات اور خواہشات سے روکے اور حق تعالیٰ کے حکم کو بجالائے اور ممنوعات سے باز رہنے اور اس کی تقدیر کی موافقت کرنے پر جما رہے۔ اہل اللہ حق تعالیٰ کی معیت میں صابر بنے رہے اور خدا سے صبر نہ کرسکے۔ انھوں نے صبر کیا اس کے لئے اور اُسی کے متعلق۔ انھوں نے صبر کیا تاکہ اس کی معیت نصیب ہو اور طالب بنے تاکہ اُس کا قُرب ان کو حاصل ہوجائے۔ وہ اپنے نفسوں اور اپنی خواہشوں اور اپنی طبیعتوں کے گھر سے باہر نکل گئے۔ شریعت کو اپنے ساتھ لیا اور اپنے رب عزّوجل کی طرف چل کھڑے ہوئے۔ پس ان کے سامنے آفتیں آئیں۔ ہَول اور مصائب بھی آئے غموم و ہموم بھی آئے۔ بھوک پیاس بھی آئی۔ برہنگی بھی آئی ذلّت وخواری بھی آئی مگر انھوں نے کسی کی بھی پرواہ نہ کی نہ اپنی رفتار سے باز آئے اور اپنی طلب سے جس پر متوجہ تھے متغیر ہوئے۔ اُن کا رُخ آگے کی جانب رہا اور اُن کی چال سُست نہ پڑی برابر اُن کی یہی حالت رہتی ہے یہاں تک کہ قلب اور قالب کا بقا محقق ہوجاتا ہے۔ **صاحبو** حق تعالیٰ سے ملنے کے لئے کام کرو۔ اور اس کی ملاقات سے پہلے اس سے شرماؤ (کہ کیا منہ لیکر سامنے جائینگے) مؤمن کی حیا اوّل حق تعالیٰ سے ہے اس کے بعد اس کی مخلوق سے۔ البتہ اس صورت میں جس کو تعلق ہو دین سے اور شریعت کی حدود کے ہتک سے

فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَسْتَحِيَ ؛ بَلْ يَتَوَاقَحُ فِي دِيْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيُقِيمُ حُدُوْدَهُ وَ يَمْتَثِلُ أَمْرَهُ عَزَّ وَجَلَّ ؛ وَلَا تَأْخُذُكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِيْنِ اللّٰهِ مَنْ صَحَّتْ تَبَعِيَّتُهُ لِلرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْبَسَهُ دِرْعَهُ وَخُوْدَهُ ؛ وَقَلَّدَهُ بِسَيْفِهِ وَحَلَّاهُ مِنْ أَدَبِهِ وَشَمَائِلِهِ أَخْلَاقِهِ ؛ وَخَلَعَ عَلَيْهِ مِنْ خِلَعِهِ وَاشْتَدَّ فَرَحُهُ بِهِ كَيْفَ هُوَ مِنْ أُمَّتِهِ ؛ وَيَشْكُرُ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ يَجْعَلُهُ نَائِبًا لَهُ فِي أُمَّتِهِ ؛ وَدَلِيْلًا وَدَاعِيًا لَهُمْ إِلٰى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ كَانَ هُوَ الدَّاعِيَ وَالدَّلِيْلَ ؛ وَلَمَّا قَبَضَهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ أَقَامَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ مَنْ يَخْلُفُهُ فِيْهِمْ ؛ وَهُمْ آحَادٌ أَفْرَادٌ مِنْ كُلِّ أَلْفِ أَلْفٍ إِلٰى انْقِطَاعِ النَّفَسِ وَاحِدٌ ؛ يَدُلُّوْنَ الْخَلْقَ وَيَصْبِرُوْنَ عَلٰى أَذَاهُمْ مَعَ دَوَامِ النُّصْحِ لَهُمْ ؛ يَتَبَسَّمُوْنَ فِي وُجُوْهِ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْفُسَّاقِ وَيَحْتَالُوْنَ عَلَيْهِمْ بِكُلِّ حِيْلَةٍ ؛ حَتّٰى يُخَلِّصُوْهُمْ مِمَّا هُمْ فِيْهِ ؛ وَيَحْمِلُوْهُمْ إِلٰى بَابِ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ ؛ وَلِهٰذَا قَالَ بَعْضُهُمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ؛ لَا يَضْحَكُ فِي وَجْهِ الْفَاسِقِ إِلَّا الْعَارِفُ ؛ يَضْحَكُ فِي وَجْهِهِ وَيُرِيْهِ أَنَّهُ مَا يَعْرِفُهُ ؛ وَهُوَ يَعْلَمُ بِخَرَابِ بَيْتِ دِيْنِهِ ؛ وَسَوَادِ وَجْهِ قَلْبِهِ ؛ وَكَثْرَةِ غِلِّهِ وَكَدَرِهِ ؛

تو اس وقت اس کو حیا کرنا جائز نہیں (بلکہ اللہ عزوجل کے دین کے بارے میں شرم کو بالائے طاق رکھ دے اور بے باک بن کر بلا رورعایت نصیحت کرے) دین کی حدود کو قائم کرے اور حق تعالے کے حکم کی تعمیل کرے (کیونکہ وہ حکم فرماتا ہے کہ) دینِ خداوی کے بارے میں مجرموں کو سزا دیتے وقت تم کو شفقت نہ ہونی چاہیئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہونا جس شخص کے لئے صحیح ہو جاتا ہے تو حضرتؐ اس کو اپنی زرہ اور خود پہناتے ۔ اپنی تلوار اس کے گلے میں ڈالتے اپنے ادب اور آپنے خصائل وعادات سے اس کو آراستہ کرتے اور اپنی خلعتوں میں سے اس کو خلعت بخشتے ہیں اور اُس سے نہایت خوش ہوتے ہیں کہ آپ کی اُمّت میں کیسا ہونہار نکلا اور اس پر اپنے پروردگار کا شکر ادا فرماتے ہیں۔ (کہ ایسی سعادت مند روحانی اولاد عطا فرمائی) پھر اس اپنی اُمّت میں اپنا نائب اُمّت کا راہ نما اور ان کو دروازۂ خداوندی کی طرف بُلانے والا بنا دیتے ہیں۔ بلانے والے اور راہ نُما آپ ہی تھے مگر جب آپ کو حق تعالیٰ نے اُٹھا لیا تو آپ کے لئے اُمّت میں سے وہ لوگ قائم کر دیئے جو اُن میں آپ کا جانشین بنتے ہیں اور وہ لاکھوں بلکہ اَن گنت مخلوق میں سے ایک ہی دو ہیں۔ وہ مخلوق کو راستہ بتلاتے ہیں اور ان کی ایذاؤں کو برداشت کرکے ہر وقت ان کی خیر خواہی میں لگے رہتے ہیں منافقوں اور فاسقوں کے مُنھ پر ہنستے اور طرح طرح کی تدبیریں کرتے ہیں کہ کسی طرح ان کو اس حالت سے چھڑا ئیں جس میں وہ مشغول ہیں اور حق تعالے کے دروازہ پر ان کو لا ڈالیں۔ اور اسی لئے ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ "فاسق کے مُنھ پر نہیں ہنستا مگر عارف" یعنی عارف اس کے مُنھ پر ہنستا اور ایسا ظاہر کرتا ہے گویا اس سے واقف ہی نہیں۔ حالانکہ وہ آگاہ ہے اس کے دین کے گھر کی ویرانی سے اور اس کے دل کے چہرہ کی سیاہی سے۔ اور اس کے کھوٹ اور تکدر کی کثرت سے۔

وَالْفَاسِقُ وَالْمُنَافِقُ يَظُنَّانِ اَنَّهُمَا قَدْ خَفِيَا
يَهِ وَلَمْ يَعْرِفْهُمَا ۞ لَا وَلَا كَرَامَةَ لَهُمَا ۞
مَا يَخْفَيَانِ عَلَيْهِ يَعْرِفُهُمَا بِلَمْحِهِ وَنَظَرِهِ
وَكَلِمِهِ وَحَرَكَتِهِ ۞ يَعْرِفُهُمَا عِنْدَ ظَاهِرِهِ
وَبَاطِنِهِ ۞ وَلَا شَكَّ ۞ وَيْلَكُمْ تَظُنُّوْنَ اَنَّكُمْ
تَخْفُوْنَ عَلَى الصِّدِّيْقِيْنَ الْعَارِفِيْنَ الْعَامِلِيْنَ
اِلٰى اَيِّ وَقْتٍ تُضَيِّعُوْنَ عُمُرَكُمْ فِيْ لَا شَيْءٍ
اُطْلُبُوْا مَنْ يَدُلُّكُمْ عَلٰى طَرِيْقِ الْاٰخِرَةِ
يَا ضُلَّالًا عَنْهَا ۞ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلَيْكُمْ يَا مَوْتَ
الْقُلُوْبِ ۞ يَا مُشْرِكِيْنَ بِالْاَسْبَابِ ۞ يَا عَابِدِيْنَ
اَصْنَامَ حَوْلِهِمْ وَقُوَاهُمْ وَمَعَايِشِهِمْ وَرُؤُسِ
اَمْوَالِهِمْ وَسَلَاطِيْنِ بِلَادِهِمْ وَجِهَاتِهِمُ
الَّتِيْ يَنْتَهُوْنَ اِلَيْهَا ۞ اَنَّهُمْ مَحْجُوْبُوْنَ
عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ كُلُّ مَنْ يَرَى
الضَّرَّ وَالنَّفْعَ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَيْسَ
بِعَبْدٍ لَهٗ ۞ هُوَ عَبْدُ مَنْ رَاٰى ذٰلِكَ مِنْهُ ۞
فَهُوَ الْيَوْمَ فِيْ نَارِ الْمَقْتِ وَالْحِجَابِ ۞ وَغَدًا
فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ۞ مَا يَسْلَمُ مِنْ نَارِ اللّٰهِ عَزَّ وَ
جَلَّ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ الْمُوَحِّدُوْنَ الْمُخْلِصُوْنَ
التَّائِبُوْنَ ۞ تُوْبُوْا بِقُلُوْبِكُمْ ثُمَّ بِاَلْسِنَتِكُمْ
اَلتَّوْبَةُ قَلْبُ دَوْلَةٍ ۞ تُقَلِّبُ دَوْلَةَ نَفْسِكَ
وَهَوَاكَ وَشَيْطَانِكَ وَاَقْرَانِكَ السُّوْءِ ۞ اِذَا
تُبْتَ قَلَبْتَ سَمْعَكَ وَبَصَرَكَ وَلِسَانَكَ وَ
قَلْبَكَ وَجَمِيْعَ جَوَارِحِكَ وَتُصْفِيْ طَعَامَكَ وَ
شَرَابَكَ مِنْ كَدَرِ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ ۞ وَتَتَوَرَّعُ

فاسق اور مُنافق تو یوں گمان کرتے ہیں کہ ہمارا حال اس سے مخفی رہا اور اس نے ہم کو پہچانا نہیں۔ نہیں نہیں۔ ان کی کوئی عزّت نہیں (جس کے سبب ان کا حال مخفی رہے) وہ عارف سے چُھپ نہیں سکتے۔ عارف اُن کو پہچان لیتا ہے۔ نگاہ اور نظر اور بات اور حرکت سے۔ ان کو شناخت کر لیتا ہے ان کے ظاہر اور باطن سے اور اس میں مطلق شک نہیں۔ افسوس تم گمان کرتے ہو کہ تمہاری حالت صدّیقین و عارفین و عاملین سے پوشیدہ رہتی ہے۔ تم کس وقت تک اپنی عمروں کو ناچیز کے اندر ضائع کرتے رہو گے۔ **اے گمشدگانِ راہ**۔ اس کے طالب بنو جو تم کو آخرت کا راستہ بتائے۔ اللہ برتر تم سب پر بالا ہے۔ اے مُردہ دلو! اور اے اسباب کو شریکِ خدا سمجھنے والو! اور اے اپنی طاقت اپنی قوّت اپنی معاش، اپنے رأس المال کے بتوں کو اور اپنے شہروں اور جن اطراف کی جانب پہنچ رہے ہو اُن کے بادشاہوں کو پُوجنے والو! یہ سب اللہ عزّ وجل سے محجوب ہیں۔ ہر وہ شخص جو نفع اور نقصان کو غیر اللہ کی طرف سے سمجھے وہ اللہ کا بندہ نہیں ہے۔ وہ اسی کا بندہ ہے جس کی طرف سے نفع نقصان سمجھا۔ پس وہ آج غصّہ اور حجاب کی آگ میں ہے اور کل کو جہنّم کی آگ میں ہوگا۔ اللہ کی آگ سے وہی بچ سکتے ہیں جو پرہیزگار ہوں۔ صاحبِ توحید ہوں۔ مخلص ہوں اور تائب ہوں۔ توبہ کرو اپنے دلوں سے اس کے بعد اپنی زبانوں سے۔ توبہ حکومت کی کایا پلٹ ہے۔ جو تیرے نفس تیری خواہش، تیرے شیطان اور تیرے بدہم نشینوں کی حکومت کو پلٹ دیتی ہے (کہ پہلے وہ تجھ پر حاکم تھے اور اب وہ غلام بن گئے۔ اور شریعت جو پہلے متروک تھی اب تیری حاکم بنی) جب تُو توبہ کرتا ہے تو اپنے کان اپنی آنکھ اپنی زبان اپنے دل اور اپنے سارے اعضاء کو دیتا ہے۔ اپنے خورونوش کو حرام اور شبہ کی کدورت سے صاف

مَعِيْشَتِكَ وَبَيْعِكَ وَشِرَائِكَ ؛ وَتَجْعَلُ كُلَّ هَمِّكَ مَوْلَاكَ عَزَّوَجَلَّ ؛ تُزِيْلُ الْعَادَةَ وَتَتْرُكُ مَكَانَهَا الْعِبَادَةَ ؛ تُزِيْلُ الْمَعْصِيَةَ وَتَتْرُكُ مَكَانَهَا الطَّاعَةَ ثُمَّ تَتَحَقَّقُ فِي الْحَقِيْقَةِ مَعَ صِحَّةِ الشَّرِيْعَةِ وَشَهَادَتِهَا ؛ لِاَنَّ كُلَّ حَقِيْقَةٍ لَا تَشْهَدُ لَهَا الشَّرِيْعَةُ فَهِيَ زَنْدَقَةٌ ؛ فَاِذَا تَحَقَّقَ لَكَ هٰذَا ؛ جَاءَكَ الْفَنَاءُ عَنِ الْاَخْلَاقِ الْمَذْمُوْمَةِ عَنْ رُؤْيَةِ سَائِرِ الْخَلْقِ ؛ فَحِيْنَئِذٍ يَكُوْنُ ظَاهِرُكَ مَحْفُوْظًا ؛ وَبَاطِنُكَ بِرَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ مَشْغُوْلًا ؛ فَاِذَا تَمَّ لَكَ هٰذَا فَلَوْ جَاءَتْ اِلَيْكَ الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا ؛ وَمَكَّنَتْكَ مِنْهَا ؛ وَتَبِعَكَ الْخَلْقُ بِاَجْمَعِهِمْ مَنْ تَقَدَّمَ وَمَنْ تَاَخَّرَ ؛ لَمْ يَضُرَّكَ ذٰلِكَ وَلَمْ يُغَيِّرْكَ عَنْ بَابِ مَوْلَاكَ عَزَّوَجَلَّ لِاَنَّكَ قَائِمٌ مَعَهُ ؛ مُقْبِلٌ عَلَيْهِ ؛ مَشْغُوْلٌ بِهٖ ؛ نَاظِرٌ اِلٰى جَلَالِهٖ وَجَمَالِهٖ ؛ اِذَا نَظَرْتَ اِلٰى جَلَالِهٖ تَفَرَّقْتَ ؛ وَاِذَا نَظَرْتَ اِلٰى جَمَالِهٖ اجْتَمَعْتَ ؛ تَخَافُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْجَلَالِ ؛ وَتَرْجُوْا عِنْدَ رُؤْيَةِ الْجَمَالِ ؛ تَتَمَحّٰى عِنْدَ رُؤْيَةِ الْجَلَالِ ؛ تَثْبُتُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْجَمَالِ ؛ فَطُوْبٰى لِمَنْ ذَاقَ هٰذَا الطَّعَامَ ؛ اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْنَا مِنْ طَعَامِ قُرْبِكَ ؛ وَاسْقِنَا مِنْ شَرَابِ اُنْسِكَ ؛ وَاٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۵

کرتا اپنی معاش اور خرید و فروخت میں پرہیز گار بنتا ہے اور اپنا سارا مقصود اپنے مولیٰ عزّوجل کو بنا لیتا ہے ۔ عادت کو زائل کرتا اور اس کی جگہ عبادت کو رکھتا ہے ۔ معصیت کو مٹاتا اور طاعت کو اس کا قائم مقام بناتا ہے ۔ اس کے بعد شریعت کی درستی اور شریعت کی شہادت کے ساتھ حقیقت میں رسوخ پاتا ہے کیونکہ ہر حقیقت جس کی شہادت شریعت نہ دے وہ زندقہ ہے ۔ پس جب تیرے لئے یہ حال متحقق ہو جائے گا تو اس وقت تجھ کو فنا حاصل ہوگی بداخلاقیوں سے اور ساری مخلوق کی طرف نظر کرنے سے (کہ بجز خدا کے کوئی نظر نہ آئے گا)، پس اس وقت تیرا ظاہر محفوظ بن جائے گا (کہ خلاف شرع کام صادر نہ ہونے پائے گا) اور تیرا باطن اپنے رب کے ساتھ مشغول ہوگا۔ پس جب یہ حالت تیرے لئے کامل ہو جائے گی تو اگر دنیا مع اپنے جملہ متعلقات کے بھی تیرے پاس آئے اور تجھ کو اپنے اوپر اختیار و قدرت دے اور اگلی پچھلی ساری مخلوق بھی تیری تابع بن جائے تو نہ یہ تیرے لئے مُضر ہوگا اور نہ تجھ کو تیرے مولیٰ عزّوجل کے دروازہ سے لوٹا سکے گا۔ اس لئے کہ تو حق تعالیٰ کے ساتھ قائم، اس پر متوجہ، اس کے ساتھ مشغول اور اس کے جلال و جمال کی طرف نظر رکھنے والا ہے کہ جب اس کے جلال کی طرف نظر کرے گا تو پارہ پارہ ہو جائے گا اور جب اس کے جمال کی طرف نظر کرے گا تو مجتمع ہو جائے گا۔ جلال کو دیکھتے وقت تو خائف ہوگا اور جمال کے دیکھنے کے وقت متوقع۔ جلال پر نظر پڑنے کے وقت نابود ہو جائے گا۔ اور جمال پر نظر پڑنے کے وقت موجود بن جائے گا۔ پس مبارک ہو اُس کو جس نے اس کھانے کا مزہ چکھا۔ یا اللہ ہم کو اپنے قرب کا کھانا کھلا۔ اور ہم کو اپنے اُنس کی شراب پلا اور ہم کو عطا فرما دُنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہم کو بچا دوزخ کے عذاب سے ۔

اَلْمَجْلِسُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بُكْرَةَ الْاَحَدِ بِالرِّبَاطِ رَابِعَ عَشَرَ ذِی الْحِجَّةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِیْنَ وَخَمْسَمِائَةٍ لَا تُشَارِكُوا الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ فِیْ تَدْبِیْرِهٖ وَعِلْمِهٖ بِنُفُوْسِكُمْ وَاَهْوِیَتِكُمْ وَطِبَاعِكُمْ ؞ وَاتَّقُوْهُ فِیْكُمْ وَفِیْ غَیْرِكُمْ ؞ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ اَنَّهٗ قَالَ وَافِقِ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ فِی الْخَلْقِ وَلَا تُوَافِقْهُمْ فِیْهِ اِنْكَسَرَ مَنْ اِنْكَسَرَ وَانْجَبَرَ مَنِ انْجَبَرَ ؞ تَعَلَّمُوْا مُوَافَقَةَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ مِنْ عِبَادِهِ الصَّالِحِیْنَ الْمُوَافِقِیْنَ اَلْعِلْمُ جُعِلَ لِلْعَمَلِ لَا لِمُجَرَّدِ الْحِفْظِ وَاِیْرَادِهٖ عَلَی الْخَلْقِ ؞ تَعَلَّمْ وَاعْمَلْ ؞ ثُمَّ عَلِّمْ غَیْرَكَ اِذَا عَلِمْتَ ثُمَّ عَمِلْتَ تَكَلَّمَ الْعِلْمُ عَنْكَ ؞ وَاِنْ سَكَتَّ تَكَلَّمَ بِلِسَانِ الْعَمَلِ ؞ اَكْثَرُ مِمَّا یَتَكَلَّمُ بِلِسَانِ الْعِلْمِ ؞ وَلِهٰذَا قَالَ بَعْضُهُمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ مَنْ لَّا یَنْفَعُكَ لَحْظُهٗ لَا یَنْفَعُكَ وَعْظُهٗ اَلْعَامِلُ بِعِلْمِهٖ یَنْتَفِعُ بِعِلْمِهٖ هُوَ وَغَیْرُهٗ ؞ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یُنْطِقُنِیْ بِمَا یَشَاءُ عَلٰی قَدْرِ اَحْوَالِ الْحُضُوْرِ عِنْدِیْ ؞

وَاِلَّا فَبَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ عَدَاوَةٌ ؞ عِرْضِیْ

لَكُمْ مَّبْذُوْلٌ وَّمَالِیْ ؞

وَلَیْسَ لِیْ شَیْءٌ ؞ وَاِنْ

كَانَ لِیْ شَیْءٌ فَمَا اَمْنَعُكُمْ

مِنْهُ ؞

چوبیسویں مجلس

(وقت صبح ۔ یوم یک شنبہ ۔ ۱۴؍ ذی الحجہ ۵۴۵ھ ۔ خانقاہ شریف)

حق تعالیٰ کی تدبیر اور اس کے علم میں اپنے نفسوں اور اپنی طبیعتوں کو اس کا شریک مت بناؤ (کہ خدا کی طرح ان کو اپنی مصلحتوں کا واقف اور صاحبِ تدبیر سمجھنے لگو) اور اس سے ڈرو اپنے معاملات میں بھی اور دوسروں کے معاملات میں بھی۔ ایک بزرگ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ "مخلوق کے معاملات میں حق تعالیٰ کی موافقت اختیار کر اور حق تعالیٰ کے معاملات میں مخلوق کی موافقت مت کر۔ ٹوٹ جائے جسے ٹوٹنا ہو۔ اور جڑ جائے جسے جڑنا ہو" حق تعالیٰ کی موافقت کرنا اس کے نیکو کار اور موافقت کرنے والے بندوں سے سیکھو۔ علم تو عمل کے لئے بنایا گیا ہے نہ کہ حفظ کرنے اور مخلوق پر پیش کرنے کے لئے۔ علم سیکھ اور عمل کر، اس کے بعد دوسروں کو پڑھائیو۔ جب تو عالم بن کر عامل بن جائے گا تو اگر خاموش بھی رہے گا تو تیرا علم کلام کرے گا اور عمل کی زبان سے کلام کریگا۔ اکثر علم ہی کی زبان سے بات کی جاتی ہے (اس لئے مؤثر نہیں ہوتی، نصیحت وہی ہے جو عمل کی زبان سے ہو، یعنی خود عملی حالت دکھا کر) اسی لئے ایک بزرگ کا قول ہے کہ جس کی نگاہ تجھ کو نافع نہ ہو اُس کا وعظ بھی نافع نہیں۔ جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے وہ اپنے علم سے خود بھی منتفع ہوتا ہے اور دوسرے بھی منتفع ہوتے ہیں۔ کیوں کہ حق تعالیٰ میرے پاس حاضر ہونے والوں کے حالات کے اندازہ پر جو چاہتا ہے مجھ سے کلام کراتا ہے (اور اسی وجہ سے وہ نافع ہوتا ہے) اور ایسا نہ ہو تو (بجائے نفع کے) میرے تمہارے درمیان عداوت ہو جائے۔ میری آبرو اور مال سب تم پر نثار ہے۔ اور کچھ میرے پاس ہے نہیں۔ اور اگر کچھ ہوتا تو میں اُس کو بھی تم سے

مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ سِوَى النَّصِيحَةِ ؛ اَنْصَحُكُمْ
عَزَّ وَجَلَّ لَا لِي ؛ وَافِقِ الْقَدَرَ وَ اِلَّا
يَهْلِكُ ؛ اِمْشِ مَعَهُ عَلٰى اِخْتِيَارِهٖ وَ
اِلَّا نَحَرَكَ ؛ كُنْ رَكَّابًا بَيْنَ يَدَيْهِ اِلٰى
اَنْ يَرْحَمَكَ وَيُرْدِفُكَ خَلْفَهُ ؛ بِدَايَةُ
اَمْرِ الْقَوْمِ الْكَسْبُ يَاْخُذُوْنَ مِنَ الدُّنْيَا
عَلٰى قَدْرِ الْحَاجَةِ بِيَدِ الشَّرْعِ ؛ حَتّٰى اِذَا
عَجَزَتْ مَبَانِيْهِمْ عَنِ الْكَسْبِ وَجَاءَ التَّوَكُّلُ
فَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَقَيَّدَ جَوَارِحَهُمْ ؛ جَاءَتْهُمْ
اَقْسَامُهُمْ مِنَ الدُّنْيَا مُهَنَّاَةً مُكَفَّاةً مِنْ
غَيْرِ تَعَبٍ وَلَا عَنَاءٍ ؛ اَلْوَاحِدُ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ
فِي الْاٰخِرَةِ يَتَلَبَّسُ بِنَعِيْمِ الْجَنَّةِ عَلٰى غَيْرِ
اِرَادَةٍ مِنْهُ ؛ بَلْ يُوَافِقُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ
فِيْ ذٰلِكَ ؛ كَمَا وَافَقَهُ فِي التَّلَبُّسِ
بِالْاَقْسَامِ الَّتِيْ كَانَتْ فِي الدُّنْيَا
يُوَفِّيْهِمْ اَقْسَامَهُمْ دُنْيَا وَاٰخِرَةً ؛
لِاَنَّهُ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ
يَا غُلَامُ عَلٰى قَدْرِ هِمَّتِكَ
تُعْطٰى ؛ اُبْعُدْ عَمَّا سِوَى الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ بِقَلْبِكَ حَتّٰى تَتَقَرَّبَ
مِنْهُ ؛ مُتْ عَنْكَ وَعَنِ
الْخَلْقِ ؛ وَقَدْ رُفِعَتْ
الْحُجُبُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ
رَبِّكَ عَزَّ وَ
جَلَّ

نہ روکتا بجز نصیحت اور خیر خواہی کے میرے تمہارے درمیان کوئی علاقہ نہیں۔ میں تم کو محض اللہ واسطے نصیحت کرتا ہوں نہ کہ اپنے نفس کے لئے۔ تقدیر کی موافقت کر ورنہ وہ تیری گردن توڑ دے گی۔ اس کے ارادہ کے موافق اس کے ساتھ چل ورنہ وہ تجھ کو ذبح کر ڈالیگی۔ اس کے سامنے سوار ہو جا یہاں تک کہ اس کو تجھ پر ترس آوے۔ اور وہ تجھ کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھالے۔ اہل اللہ کے امر کا آغاز کسب سے ہوتا ہے کہ بقدرِ ضرورت دُنیا شریعت کے ہاتھ سے لیتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب ان کے جسم کسب سے تھک جاتے ہیں اور توکّل آتا ہے تو ان کے قلوب پر (صبر و سکون کی) مُہر لگا دیتا اور ان کے اعضاء کو قید کر لیتا ہے (کہ نہ کسب میں ہاتھ چلتے ہیں اور فکرِ معاش سے ان کے دل پریشان ہوتے ہیں) دُنیا میں جو کچھ ان کا مقسُوم ہے وہ ان کے پاس خوشگوار اور کافی بنکر بلا مشقت و کُلفت آتا رہتا ہے۔ مقرب بندوں میں سے ہر ایک جنّت کی نعمتوں میں اپنے ارادہ کے بغیر داخل ہوگا (کیونکہ اس کی مُراد صرف ذاتِ حق ہے نہ کہ جنّت) بلکہ اس میں بھی وہ حق تعالےٰ کی موافقت کریں گے (کہ اس نے حکم فرمایا تو یہاں آبیٹھے) جیسا کہ اسکی موافقت کرتے رہے اس مقسُوم کے حاصل کرنے میں جو اُن کے لئے دُنیا میں تجویز ہوا تھا (اگرچہ اُنھوں نے نہ دُنیا چاہی نہ آخرت چاہی مگر حق تعالیٰ اُن کو دُنیا و آخرت میں ان کا مقسُوم بھرپُور عطا فرماتا ہے کیونکہ وہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔ (کہ نیکو کار کو یہاں فاقہ سے یا وہاں جہنّم سے ہلاک کرے) **صاحبزادہ** جتنی تیری ہمّت ہوگی اسی قدر تجھ کو ملیگا (پس عالی ہمّت بن کر حق تعالےٰ کو طلب کر کہ وہ بھی ملے اور تیری جنّت اور دُنیا بھی ملے) اپنے دل سے ماسوائے اللہ کو دُور کر تاکہ اللہ کا قُرب حاصل ہو۔ اپنے نفس اور مخلوق سے مَر جا کہ تیرے اور خدا کے درمیان کے پردے اُٹھ جائیں گے۔

قَالَ كَيْفَ أَمُوتُ ؞ مُتْ عَنْ مُتَابَعَةِ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَطَبْعِكَ وَعَادَاتِكَ وَعَنْ مُتَابَعَةِ الْخَلْقِ وَأَسْبَابِهِمْ ؞ وَأْيِسْ مِنْهُمْ وَاتْرُكِ الشِّرْكَ بِهِمْ وَعَنْ طَلَبِ شَيْءٍ سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؞ اِجْعَلْ أَعْمَالَكَ كُلَّهَا لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؞ لَا لِطَلَبِ نِعَمِهٖ ؞ اِرْضَ بِتَدْبِيْرِهٖ وَقَضَائِهٖ وَأَفْعَالِهٖ فَإِذَا فَعَلْتَ هٰذَا فَقَدْ مُتَّ عَنْكَ وَحُيِّيْتَ بِهٖ ؞ يَصِيْرُ قَلْبُكَ مَسْكَنَهٗ ؞ يُقَلِّبُهٗ كَيْفَ يَشَاءُ ؞ يَصِيْرُ فِيْ كَعْبَةِ قُرْبِهٖ مُتَعَلِّقًا بِأَسْتَارِهَا ذَاكِرًا لَهٗ نَاسِيًا لِمَا سِوَاهُ ؞ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ الْيَوْمَ وَغَدًا ؞ بِفَنَائِكَ عَنْكَ وَعَنْ غَيْرِكَ ؞ وَعَنْ كُلِّ مَا سِوَاهُ ؞ مَعَ حِفْظِ حُدُوْدِ الشَّرْعِ ؞ قُرْبُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ جَنَّةُ الْقَوْمِ ؞ وَبُعْدُهُمْ عَنْهُ نَارُهُمْ ؞ لَا يَرْجُوْنَ اِلَّا هٰذِهِ الْجَنَّةَ ؞ وَلَا يَخَافُوْنَ اِلَّا هٰذِهِ النَّارَ ؞ أَيُّ غُلٍّ لِلنَّارِ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَخَافُوْا مِنْهَا ؞ هِيَ تَسْتَغِيْثُ مِنَ الْمُؤْمِنِ وَتَهْرُبُ مِنْهُ فَكَيْفَ لَا تَهْرُبُ مِنَ الْمُحِبِّيْنَ الْمُخْلِصِيْنَ ؞ مَا أَحْسَنَ حَالَ الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؞ هُوَ فِي الدُّنْيَا لَا يُبَالِيْ عَلٰى أَيِّ حَالٍ كَانَ فِيْهَا ؞ بَعْدَ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّ رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ رَاضٍ عَنْهُ ؞ أَيْنَمَا سَقَطَ لَقَطَ

اگر کوئی کہے کہ مر کس طرح جاؤں ؟ مرجا اپنے نفس اور خواہش اور طبیعت اور عادتوں کی پیروی اور مخلوق اور اسباب کے پیچھے پڑنے سے (کہ ان سے آنکھیں بند اور کان بہرے اور زبان کو گونگی بنالے) اور سب سے نا اُمید ہوجا اور ان کو شریکِ خدا بنانا اور خدا کے سوا دوسروں سے کسی شئے کا خواستگار ہونا چھوڑ دے۔ اپنے سارے اعمال کو خالص اللہ کی ذات کیلئے بنا، نہ کہ اُس کی نعمتوں کی طلب کے لئے۔ اُس کی تدبیر اس کی قضا وقدر اور اُس کے افعال پر راضی ہو۔ پس جب تو ایسا کریگا تو مرجائے گا اپنے نفس سے اور زندہ ہوگا حق تعالیٰ سے۔ تیرا دل اس کا مسکن بن جائے گا کہ جس طرح چاہے اس کو پلٹے اور اس کے کعبۂ قُرب کے پردوں کو پکڑے ہوئے ہوگا کہ اس کی یاد رہ جائے گی اور باقی سب کو بھول جائے گا۔ آج اور کل (دونوں عالم میں) جنت کی کنجی لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے (مگر نہ صرف زبان سے بلکہ) اپنے نفس اور اپنے غیر اور اللہ کے سوا ہر چیز سے فنا ہوجانے سے (کہ بجز اللہ کے کوئی مطلوب و موجود نظر ہی نہ آئے اور یہ حالت بھی) حدودِ شریعت کی حفاظت کے ساتھ ہو (ورنہ الحاد و زندقہ ہی) حق تعالیٰ کا قُرب اہل اللہ کی جنت ہے اور اس کا بُعد ان کی دوزخ ہے۔ وہ اسی جنت کے متوقع ہیں اور اسی دوزخ سے خائف ہیں (ورنہ) اس دوزخ کی ان کے نزدیک سوزش ہی کیا ہے جس سے وہ خوف کریں۔ وہ تو مومن سے پناہ مانگتی اور بھاگتی ہے۔ پھر بھلا محبین مخلصین سے تو کیوں نہ بھاگے گی۔ مومن کا حال بھی دنیا اور آخرت میں کتنا اچھا حال ہے کہ (راحت و تکلیف کی) کسی حالت میں کیوں نہ ہو، اگر اس کو معلوم ہوجائے کہ حق تعالیٰ مجھ سے خوش ہے تو پھر اس کو کچھ بھی پرواہ نہیں ہوتی (وہ متوکل بنکر پرند جیسا ہوجاتا ہے کہ) جہاں بھی اُترا اپنے مقسوم کا دانہ چُگ لیا

قِسْمَهٗ وَرَضِيَ بِهٖ ۞ اَيْنَمَا تَوَجَّهَ نَظَرَ بِنُوْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ لَا ظُلْمَةَ عِنْدَهٗ كُلُّ اِشَارَاتِهٖ اِلَيْهِ ۞ كُلُّ اِعْتِمَادِهٖ عَلَيْهِ ۞ كُلُّ تَوَكُّلِهٖ عَلَيْهِ ۞ اِحْذَرُوْا مِنْ اَذِيَّةِ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهَا سَمٌّ فِيْ جَسَدِ مُؤْذِيْهِ ۞ وَسَبَبٌ لِفَقْرِهٖ وَعُقُوْبَتِهٖ ۞ يَا جَاهِلًا بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِخَوَاصِّهٖ لَا تَذُقْ طَعْمَ غِيْبَتِهِمْ ۞ فَاِنَّهَا سَمٌّ قَاتِلٌ ۞ اِيَّاكَ ثُمَّ اِيَّاكَ ۞ اِيَّاكَ ثُمَّ اِيَّاكَ ۞ اَنْ تَتَعَرَّضَ لَهُمْ بِسُوْءٍ ۞ فَاِنَّ لَهُمْ مَنْ يَغَارُ عَلَيْهِمْ ۞ يَا مُنَافِقًا قَدْ عَلِقَ شَكُّ النِّفَاقِ فِيْ قَلْبِكَ وَقَدْ مَلَكَ ظَاهِرَكَ وَبَاطِنَكَ ۞ اِسْتَعْمِلِ التَّوْحِيْدَ وَالْاِخْلَاصَ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ ۞ وَقَدْ شُفِيْتَ وَذَهَبَ شَكُّكَ ۞ مَا اَكْثَرَ مَا تَخْرِقُوْنَ حُدُوْدَ الشَّرْعِ ۞ وَتُمَزِّقُوْنَ دُرُوْعَ تَقْوَاكُمْ ۞ وَتُنَجِّسُوْنَ ثِيَابَ تَوْحِيْدِكُمْ ۞ وَتُطْفِئُوْنَ نُوْرَ اِيْمَانِكُمْ ۞ وَتَتَبَغَّضُوْنَ اِلٰى رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ جَمِيْعِ اَفْعَالِكُمْ وَاَحْوَالِكُمْ ۞ اِذَا اَفْلَحَ الْوَاحِدُ مِنْكُمْ وَعَمِلَ طَاعَةً فَهِيَ مَشُوْبَةٌ بِالْعُجْبِ وَرُؤْيَةِ الْخَلْقِ وَطَلَبِ الْحَمْدِ مِنْهُمْ عَلَيْهَا ۞ مَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ اَنْ يَعْبُدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيَعْتَزِلْ عَنِ الْخَلْقِ ۞ فَاِنَّ رُؤْيَتَهُمْ لِلْاَعْمَالِ مُبْطِلَةٌ لَهَا ۞

اور اس پر راضی ہوگیا۔ جدھر بھی رُخ کیا حق تعالےٰ کے نور سے (سب کچھ) دیکھ لیا۔ اس کے نزدیک اندھیرے کا وجود ہی نہیں۔ اس کے سارے اشارے اللہ ہی کی طرف ہیں۔ اس کا پورا اعتماد اُسی پر ہے اور اُس کا سارا توکّل اُسی پر۔ مؤمن کی ایذاء سے بچو کہ وہ ایذاء رساں کے بدن میں بمنزلہ زہر کے ہے۔ اور اس کے فقر و عذاب کا سبب ہے۔ اے اللہ اور اس کے خاص بندوں سے ناواقفو! خاصانِ خدا کی غیبت و بدگوئی کا ذائقہ مت چکھو کہ وہ سم قاتل ہے (ہلاک کئے بغیر نہ چھوڑے گی)۔ بچاؤ اپنے آپ کو، بچاؤ۔ بچاؤ اور پھر کہتا ہوں کہ اپنے آپ کو بچاؤ اس سے کہ ان کے ساتھ کسی قسم کی بھی بُرائی سے پیش آؤ۔ کیونکہ ان کا (ایک بڑی قدرت والا آقا) ہے جس کو ان پر غیرت آتی ہے (کہ ان کے ساتھ کسی کی بدسلوکی برداشت نہیں کرسکتا) **اے مُنافق** تیرے قلب میں نفاق کا شک وابستہ ہوگیا اور تیرے ظاہر و باطن کا مالک بن چکا ہے۔ تو ہر وقت توحید و اخلاص کا استعمال رکھ کہ شفاء پائے گا۔ اور تیرا شک جاتا رہے گا۔ کس درجہ کثرت کے ساتھ تم شریعت کی حُدود کو پھاڑتے اور اپنے تقوےٰ کی زرہ کو پارہ پارہ کرتے اور اپنی توحید کے کپڑوں کو ناپاک بناتے اور اپنے ایمان کی روشنی کو بُجھائے ڈالتے اور اپنے تمام احوال و افعال میں اپنے خدا کے دشمن بنے جاتے ہو۔ جب تم میں کوئی فلاح پاتا اور نیک کام کرتا بھی ہے تو اُس میں آمیزش ہوتی ہے۔ خودپسندی اور مخلوق کے دکھانے اور اس پر ان سے تعریف کی خواہش کی۔ تم میں جو شخص اللہ کی عبادت کرنی چاہے تو اُس کو مخلوق سے کنارہ کش ہوجانا چاہئے کیونکہ اعمال میں مخلوق کا دکھاوا اعمال کو باطل کردینے

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ: عَلَیْکُمْ بِالْعُزْلَۃِ فَاِنَّھَا عِبَادَۃٌ وَاِنَّھَا دَابُ الصَّالِحِیْنَ: مِنْ قَبْلِکُمْ: عَلَیْکُمْ بِالْاِیْمَانِ: ثُمَّ بِالْاِیْقَانِ: ثُمَّ الْفَنَاءِ وَالْوُجُوْدِ بِاللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ: لَابِکَ وَلَا بِغَیْرِکَ مَعَ حِفْظِ الْحُدُوْدِ: مَعَ اِرْضَاءِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَعَ رِضَا الْمَتْلُوِّ الْمَسْمُوْعِ الْمَقْرُوْءِ: لَا کَرَامَۃَ لِمَنْ یَّقُوْلُ غَیْرَ ھٰذَا: ھٰذَا الَّذِیْ فِی الْمَصَاحِفِ وَالْاَلْوَاحِ کَلَامُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ: طَرَفٌ بِیَدِہٖ وَطَرَفٌ بِاَیْدِیْنَا: عَلَیْکَ بِاللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْاِنْقِطَاعِ اِلَیْہِ وَالتَّعَلُّقِ بِہٖ: فَاِنَّہٗ یَکْفِیْکَ مُؤْنَۃَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ: وَیَحْفَظُکَ فِی الْحَیَاۃِ وَالْمَمَاتِ: وَیَذُبُّ عَنْکَ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ: عَلَیْکَ بِھٰذَا السَّوَادِ عَلَی الْبَیَاضِ: اِخْدِمْہُ حَتّٰی یَخْدِمَکَ: یَاْخُذُ بِیَدِ قَلْبِکَ: وَیُوْقِفُہٗ بَیْنَ یَدَیْ رَبِّہٖ عَزَّ وَجَلَّ: اَلْعَمَلُ بِہٖ یُرَیِّشُ جَنَاحَیْ قَلْبِکَ فَیَطِیْرُ بِھِمَا اِلٰی رَبِّہٖ عَزَّ وَجَلَّ: یَا مَنْ قَدْ لَبِسَ الصُّوْفَ اِلْبَسِ الصُّوْفَ لِسِرِّکَ ثُمَّ لِقَلْبِکَ ثُمَّ لِنَفْسِکَ ثُمَّ لِبَدَنِکَ: بِدَایَۃُ الزُّھْدِ مِنْ ھُنَاکَ تَکُوْنُ: لَا مِنَ الظَّاھِرِ اِلَی الْبَاطِنِ:

والی چیز ہے۔ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے، آپؐ نے فرمایا کہ "گوشہ نشینی کو لازم پکڑو کہ وہ عبادت ہے اور ان صالحین کی عادت ہے جو تُم سے پہلے تھے" لازم پکڑو ایمان کو، اس کے بعد ایقان اور اس کے بعد فنا اور وجود کو اللہ عزّ وجل کے ساتھ نہ کہ اپنے ساتھ اور نہ کسی دُوسرے کے ساتھ۔ حدودِ شریعت کو محفوظ رکھ کر۔ جناب رسُولُ اللہ علیہ وسلّم کو راضی کرکے اور کلام اللہ کو خوشنود بنا کر جو تلاوت کیا جاتا سُنا جاتا اور پڑھا جاتا ہے۔ جو شخص اس کے خلاف کہے اُس کی عزت نہیں (کہ اُس کا قول قابلِ اعتبار ہو)۔ یہی قرآن جو کاغذوں اور تختیوں میں لکھا ہوا ہے اللہ عزّ وجل کا کلام ہے کہ ایک کنارہ اس کے ہاتھ میں ہے اور ایک کنارہ ہمارے ہاتھ میں ہے (پس اللہ تک پہنچنے کا واسطہ بنا ہوا ہے) اللہ عزّ وجل کو اختیار کر۔ اُسی کا ہورہ اور اُسی سے تعلق رکھ کہ وہ دُنیا اور آخرت کی ساری ضروریات میں تُجھ کو کافی ہو جائے گا اور تیری حفاظت فرمائے گا حیات و ممات میں (اور ساری حالتوں میں تُجھ سے (مضرت) رفع کرتا رہے گا۔ اس کی سیاہی کو جو سپیدی پر ہے (یعنی اوراق پر لکھے ہوئے کلام اللہ کو) مضبوط پکڑ۔ اس کی خدمت کر۔ تاکہ وہ تیری خدمت کرے کہ تیرے قلب کا ہاتھ پکڑے اور اس کو اپنے رب عزّ وجل کے سامنے لا کھڑا کرے۔ تجھ کو خُدا تک پہنچانے کی بڑی خدمت اس طرح انجام دیگا کہ اس پر عمل کرنا تیرے قلب کے بازوؤں پر پَر لگا دیگا۔ پس تو اُن سے اپنے رب عزّ وجل کی طرف اُڑ جائے گا۔ اے وہ شخص جس نے (صوفی بننے کیلئے) صوف پہن رکھا ہے اوّل اپنے باطن کو صوف پہنا۔ اِس کے بعد اپنے قلب کو پھر نفس کو اور پھر اپنے بدن کو۔ زُہد کی ابتدا اسی جگہ (یعنی باطن) سے ہوا کرتی ہے۔ نہ کہ ظاہر سے باطن کی طرف۔

اِذَا صَفَا السِّرُّ تَعَدَّى الصَّفَاءُ اِلَى الْقَلْبِ وَالنَّفْسِ وَالْجَوَارِحِ وَالْمَأْكُوْلِ وَالْمَلْبُوْسِ وَتَعَدَّى اِلٰى جَمِيْعِ اَحْوَالِكَ ؞ اَوَّلُ مَا يُعَمَّرُ دَاخِلُ الدَّارِ ؞ فَاِذَا كَمُلَتْ عِمَارَتُهَا اُخْرُجْ اِلٰى عِمَارَةِ الْبَابِ ؞ لَا كَانَ ظَاهِرٌ بِلَا بَاطِنٍ ؞ لَا كَانَ الْخَلْقُ بِلَا خَالِقٍ ؞ لَا كَانَ بَابٌ بِلَا دَارٍ ؞ لَا كَانَ قُفْلٌ عَلٰى خَرِبَةٍ ؞ يَا دُنْيَا بِلَا اٰخِرَةٍ ؞ يَا خَلْقًا بِلَا خَالِقٍ ؞ جَمِيْعُ مَا اَنْتَ فِيْهِ لَا يَنْفَعُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَلْ يَضُرُّكَ ؞ هٰذَا الْمَتَاعُ الَّذِىْ مَعَكَ مَا يُبْتَاعُ مِنْكَ هُنَاكَ ؞ مَتَاعُكَ الرِّيَاءُ وَالنِّفَاقُ وَالْمَعَاصِىْ ؞ وَهِىَ شَىْءٌ لَا يُنْفَقُ فِىْ سُوْقِ الْاٰخِرَةِ صَحِّحِ الْاِسْلَامَ ثُمَّ تَنَاوَلْ ؞ اَلْاِسْلَامُ مُشْتَقٌّ مِنَ الْاِسْتِسْلَامِ ؞ وَاَنْ تُسَلِّمَ اَمْرَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَى اللّٰهِ ؞ تُسَلِّمُ نَفْسَكَ اِلَيْهِ وَتَعْتَمِدُ عَلَيْهِ ؞ وَتَنْسٰى حَوْلَكَ وَقُوَّتَكَ وَمَا فِىْ يَدَيْكَ مِنَ الدُّنْيَا تُنْفِقُهُ فِىْ طَاعَتِهٖ ؞ تَعْمَلُ بِالطَّاعَاتِ وَتُسَلِّمُهَا اِلَيْهِ وَتَنْسَاهَا ؞ كُلُّ عَمَلِكَ جَوْزٌ فَارِغٌ ؞ كُلُّ عَمَلٍ لَا اِخْلَاصَ فِيْهِ فَهُوَ قِشْرٌ لَا لُبَّ فِيْهِ ؞ خَشَبَةٌ مَمْدُوْدَةٌ جَسَدٌ بِلَا رُوْحٍ ؞ صُوْرَةٌ بِلَا مَعْنًى ؞ وَهٰذَا عَمَلُ الْمُنَافِقِيْنَ

جب باطن صاف ہو جائے گا تو صفائی قلب اور نفس اور اعضاء اور لباس تک پہنچ جائے گی اور تیری ساری حالتوں میں دوڑ جائے گی۔ اوّل مکان کا اندرون تعمیر کیا جاتا ہے۔ پس جب اس کی تعمیر پوری ہو جائے تو اب دروازہ بنانے کیلئے باہر آ۔ نہ یہ کہ ظاہر ہو اور باطن ندارد۔ اور نہ یہ کہ خلق (سے اُنس) ہو اور خالق (کا دھیان بھی) نہیں اور نہ یہ کہ دروازہ ہو مکان کے بغیر اور قفل ہو ویرانہ پر (کہ دیکھنے والے سمجھیں اندر خزانہ ہے حالانکہ بجز کھنڈر کے خاک بھی نہیں) اے سرتاپا دُنیا کہ آخرت سے واسطہ نہیں اور اے خلق (کے شیدا) کہ خالق سے غرض نہیں جن (خیالات و مشاغل) میں تو ہے ان میں کچھ بھی تیرے لئے قیامت کے دن مفید نہ ہوگا بلکہ (اُلٹا) ضرر پہنچائے گا جو سودا تیرے پاس ہے وہ وہاں تجھ سے خریدا نہ جائے گا۔ تیرا سودا ریا اور نفاق اور نافرمانیاں ہے اور وہ ایسی چیز ہے جس کا آخرت کے بازار میں رواج نہیں ہے۔ اسلام صحیح کر اس کے بعد (جو دُنیا میں ہے وہ) لیجو۔ اسلام مشتق ہے استسلام سے (جس کا ترجمہ اپنے آپ کو دُوسرے کے حوالہ کر دینا ہے) اور یہ کہ تو حق تعالےٰ کا کام اس کے سپرد کرے (کہ روزی پہنچانا اس نے اپنے ذمہ لیا ہے سو خود پہنچاتا رہے گا) اپنا نفس تو اسکو سونپ دے اس پر بھروسہ رکھے اپنے زور اور طاقت کو بھول جائے اور جو کچھ دُنیا اپنے پاس ہو اس کو اس کی طاعت میں خرچ کر ڈالے۔ نیک کام کرے اور ان کو بھی اسی کے حوالہ کر کے بھول جائے (کہ معاوضہ کا متوقع نہ رہے) تیرا سارا عمل خالی اخروٹ ہے کیونکہ ہر وہ عمل جس میں اخلاص نہ ہو وہ محض چھلکا ہے جس میں گری نہیں۔ لکڑی ہے جس کو (کھینچ لا ڈالا گیا کہ بجز جلانے کے کسی مصرف کی نہیں) جسم ہے بلا رُوح کا اور صُورت ہے بلا معنی کے اور یہ منافقوں کا عمل ہے۔

يَا غُلَامُ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ آلَةٌ ∴ وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّانِعُ لَهَا ∴ وَالْمُتَصَرِّفُ فِيهَا ∴ فَمَنْ رَأٰى هٰذَا تَخَلَّصَ مِنَ التَّقْيِيدِ بِالْآلَةِ وَرَأٰى الْمُتَصَرِّفَ فِيهَا ∴ اَلْوُقُوفُ مَعَ الْخَلْقِ بُغْضَةٌ وَكُلْفَةٌ وَكَرْبٌ ∴ وَالْوُقُوفُ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَرْحَةٌ وَطِيبَةٌ وَنِعْمَةٌ ∴ أَنْتَ مُنْقَطِعٌ عَنْ جَادَّةِ مَنْ تَقَدَّمَ ∴ لَا نَسَبَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ ∴ قَدْ قَنَعْتَ بِرَأْيِكَ وَلَمْ تَجْعَلْ لَكَ أُسْتَاذًا يُعَرِّفُكَ وَيُؤَدِّبُكَ ∴ يَا مُنْقَطِعًا عَنِ الطَّرِيقِ ∴ يَا مَنْ تَتَلَاعَبُ بِهِ شَيَاطِينُ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ ∴ يَا عَبْدَ النَّفْسِ وَالْهَوٰى وَالطَّبْعِ وَيْحَكَ قَدْ خَوَّسْتَ ∴ اِسْتَغِثْ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ∴ اِرْجِعْ إِلَيْهِ بِأَقْدَامِ النَّدَمِ وَالْاِعْتِذَارِ ∴ حَتّٰى يُخَلِّصَكَ مِنْ أَيْدِي أَعْدَائِكَ ∴ وَيُنْجِيَكَ مِنْ لُجَّةِ بَحْرِ هَلَاكِكَ ∴ تَفَكَّرْ فِي عَاقِبَةِ مَا أَنْتَ فِيهِ ∴ وَقَدْ سَهُلَ عَلَيْكَ تَرْكُهُ ∴ أَنْتَ مُسْتَظِلٌّ بِشَجَرَةِ الْغَفْلَةِ ∴ اُخْرُجْ مِنْ ظِلِّهَا وَقَدْ رَأَيْتَ ضَوْءَ الشَّمْسِ وَعَرَفْتَ الطَّرِيقَ ∴ شَجَرَةُ الْغَفْلَةِ تُرَبّٰى بِمَاءِ الْجَهْلِ ∴ وَشَجَرَةُ الْيَقَظَةِ وَالْمَعْرِفَةِ تُرَبّٰى بِمَاءِ الْفِكْرِ ∴ وَشَجَرَةُ التَّوْبَةِ تُرَبّٰى بِمَاءِ النَّدَامَةِ ∴ وَشَجَرَةُ الْمَحَبَّةِ تُرَبّٰى بِمَاءِ الْمُوَافَقَةِ ∴ يَا غُلَامُ قَدْ كَانَ لَكَ بَعْضُ الْعُذْرِ وَأَنْتَ صَبِيٌّ وَشَابٌّ ∴ إِلَى الْآنَ قَدْ قَارَبْتَ الْأَرْبَعِينَ أَوْ قَدْ جَاوَزْتَهَا وَأَنْتَ تَلْعَبُ

صاحبزادہ۔ ساری مخلوق بمنزلہ اوزار کے ہے اور حق تعالیٰ انکا کاریگر اور ان میں تصرف کرنے والا ہے۔ پس جس نے اس کو سمجھ لیا اُس نے اوزار کی پابندی سے رہائی پائی اور ان میں تصرف کرنیوالے پر نظر رکھی (کہ نجار کے تصرف بغیر نہ آری چیر سکتی ہے اور نہ کیل دو جُدا تختوں کو جوڑ سکتی ہے) مخلوق کے ساتھ رہنا ناگواری و کلفت اور کرب (کا موجب) ہے اور حق تعالیٰ کے ساتھ رہنا فرحت و راحت اور نعمت ہے۔ اے راستہ سے دُور پڑے ہوئے اور اے وہ شخص جس کو انسان و جنات شیاطین نے اپنا کھیل بنا رکھا ہے اور اے نفس اور خواہش اور طبیعت کے غلام تو متقدمین کے راستہ سے دور پڑا ہے۔ تیرے اور ان کے درمیان کوئی مناسبت نہیں رہی۔ تو اپنی رائے پر قناعت کر بیٹھا اور تو نے اپنا اُستاد نہیں بنایا جو تجھ کو معرفت اور ادب سکھلاتا تجھ پر افسوس تو تو گونگا بن گیا (کہ دُعا بھی نہیں مانگی جاتی) فریاد کر حق تعالیٰ کی جناب میں اور پشیمانی و معذرت کے قدموں سے اس کی جانب رجوع کر کہ وہ تجھ کو تیرے دُشمنوں کے ہاتھوں سے چھڑا دے اور تجھ کو تیری ہلاکت کے سمندر سے نجات دے۔ جس بدحالی میں تو مشغول ہے اس کے انجام کو سوچ۔ یقیناً اس کا چھوڑنا تجھ کو آسان ہوجائیگا تو غفلت کے درخت کی چھانوں میں بیٹھا ہوا ہے۔ اس کے سایہ سے باہر نکل۔ یقیناً آفتاب کی روشنی تجھ کو نظر آجائیگی اور راستہ کو پہچان جائیگا۔ غفلت کے درخت کی پرورش جہالت کے پانی سے ہوتی ہے اور بیداری و معرفت کا درخت (آخرت اور انجام کے) فکر کے پانی سے پرورش پاتا ہے۔ توبہ کے درخت کی پرورش ندامت کے پانی سے ہوتی ہے اور محبت کا درخت (قضاء و قدر کی) معرفت کے پانی سے پرورش پاتا ہے۔

صاحبزادہ۔ جس وقت تو بچہ اور جوان تھا تو (ناسمجھی یا غلبۂ نفس و شہوت کا) کچھ عذر تھا بھی لیکن اب (کیا عذر ہے) جبکہ تیری عمر چالیس برس کے قریب ہوگئی یا اس سے بھی بڑھ گئی اور تو وہی کھیل

لے یعنی جس طرح کاریگر اپنے اوزاروں سے کسی لکڑی کو پھاڑتا ہے اور کسی کو جوڑتا اور ہر شخص جانتا ہے کہ یہ فعل نجار کا ہے اوزاروں کا نہیں ہے وہ تو بیچارے تمام واسطہ ہیں۔ اسی طرح حق تعالیٰ جس مخلوق سے جس کو چاہتا ہے نفع پہونچاتا ہے۔ صاحب دل سمجھتا ہے کہ اصل فعل حق تعالیٰ کا ہے اور مخلوق کہ جس سے سلوک یا بدسلوکی ظاہر ہوتی ہے محض آلہ اور واسطہ ہیں۔ اس لئے نہ ان کی مدح کرتا ہے نہ مذمت بلکہ صبر اور تصرف حق کی موافقت کرکے راضی برضا رہتا ہے ۱۲ منہ

بِمَا يَلْعَبُ الصِّغَارُ ٭ اِحْذَرْ مِنْ مُخَالَطَةِ الْجُهَّالِ وَالْخَلْوَةِ بِالنِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ ٭ اِصْحَبِ الشُّيُوْخَ الْمُتَّقِيْنَ ٭ وَاهْرُبْ مِنَ الشَّبَابِ الْجَاهِلِيْنَ ٭ قُمْ نَاحِيَةً عَنِ الْقَوْمِ فَمَنْ جَاءَ مِنْهُمْ اِلَيْكَ فَكُنْ بِهٖ كَالطَّبِيْبِ لَهُمْ ٭ كُنْ لِلْخَلْقِ كَالْاَبِ الشَّفِيْقِ عَلٰى اَوْلَادِهٖ ٭ اَكْثِرْ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّ طَاعَتَهٗ ذِكْرُهٗ ٭ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ ٭ مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَقَدْ ذَكَرَهٗ ٭ وَاِنْ قَلَّتْ صَلَاتُهٗ وَصِيَامُهٗ وَقِرَاءَتُهُ الْقُرْاٰنَ ٭ وَمَنْ عَصَاهُ فَقَدْ نَسِيَهٗ وَاِنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهٗ وَصِيَامُهٗ وَقِرَاءَتُهُ الْقُرْاٰنَ ٭ اَلْمُؤْمِنُ مُطِيْعٌ لِرَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ مُوَافِقٌ لَهٗ صَابِرٌ مَعَهٗ ٭ يَقِفُ عِنْدَ حُظُوْظِهٖ وَكَلِمِهٖ وَاَكْلِهٖ وَلُبْسِهٖ وَجَمِيْعِ تَصَرُّفَاتِهٖ ٭ وَالْمُنَافِقُ لَا يُبَالِيْ بِهٰذِهِ الْاَشْيَاءِ فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِهٖ ٭

يَا غُلَامُ تَفَكَّرْ فِيْ اَمْرِكَ وَحَاقِقْ نَفْسَكَ مَا لَيْسَ فِيْكَ ٭ مَا اَنْتَ صَادِقٌ وَّلَا صِدِّيْقٌ وَّلَا مُحِبٌّ وَّلَا مُوَافِقٌ وَّلَا رَاضٍ وَّلَا عَارِفٌ ٭ قَدِ ادَّعَيْتَ الْمَعْرِفَةَ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ٭ قُلْ لِّيْ مَا عَلَامَةُ مَعْرِفَتِهٖ ٭ اَيْشٍ تَرٰى فِيْ قَلْبِكَ مِنَ الْحِكَمِ وَالْاَنْوَارِ ٭

کھیل رہا ہے جو بچے کھیلا کرتے ہیں۔ جاہلوں کے میل جول اور عورتوں اور لڑکوں کے ساتھ خلا ملا رکھنے سے بچ۔ پرہیزگار بوڑھوں کی صحبت اختیار کر اور نادان نوجوانوں سے بھاگ لوگوں سے ایک کنارہ ہو کر کھڑا ہو جا۔ پھر ان میں سے جو کوئی تیرے پاس آجائے تو اس کے حق میں ایسا بن جیسے طبیب مخلوق کے لئے ایسا (خیر خواہ) ہو جیسے شفیق باپ اپنے بچوں کے لئے۔ اللہ عزوجل کی طاعت زیادہ کر کہ اس کی طاعت ہی اُس کو یاد رکھنا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے حق تعالےٰ کی اطاعت کی پس بے شک اس نے خدا کو یاد رکھا۔ اگرچہ اس کی نماز روزہ اور تلاوتِ قرآن قلیل ہو اور جس نے اس کی نافرمانی کی بے شک اُس نے بھلا دیا اگرچہ اس کی نماز روزہ اور تلاوتِ قرآن کثیر ہو" مومن اپنے رب کا مطیع اُسکی موافقت رکھنے والا اور اس کے ساتھ صبر کرنے والا ہوتا ہے کہ اپنی لذتوں اپنے کلام اپنے کھانے اپنے پہننے اور اپنے سارے تصرفات میں توقف کرتا ہے (کہ اجازت وخوشنودی خدا کے معلوم ہوئے بغیر استعمال کی جرأت نہیں کرتا اور اسی کا نام طاعت ہے) اور منافق اپنی تمام حالتوں میں ان چیزوں کے اندر بے پروا بنا رہتا ہے۔ صاحبزادہ۔ اپنے معاملہ میں فکر کر اور اپنے نفس میں وہ بات ثابت کر جو تجھ میں موجود نہیں ہے۔ نہ تو (طلب میں) سچا ہے نہ (اہل اللہ کا) دوست ہے نہ (خدا کا) محب ہے۔ نہ (قضاء وقدر) کی موافقت کرنے والا نہ (تصرفات الٰہی پر) راضی ہو اور نہ صاحب معرفت۔ تو اللہ تعالےٰ کی معرفت کا دعوےٰ کرتا ہے مجھے بتا کہ اس کی معرفت کی علامت کیا ہے؟ تو اپنے قلب میں کون سی حکمتیں اور انوار دیکھتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے

مَا عَلَامَةُ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَبْدَالِ اَنْبِيَائِهٖ ؛ تَظُنُّ اَنَّ كُلَّ مَنِ ادَّعٰى شَيْئًا سُلِّمَ اِلَيْهِ وَلَا يُطَالَبُ بِالْبَيِّنَةِ ؛ وَلَا يُحَكُّ دِيْنَارُهٗ عَلَى الْمِحَكِّ ؛ مِنْ جُمْلَةِ صِفَاتِ الْعَارِفِ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنَّهٗ يَصْبِرُ عَلَى الْاٰفَاتِ ؛ وَيَرْضٰى بِجَمِيْعِ اَقْضِيَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَقْدَارِهٖ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ ؛ فِيْ نَفْسِهٖ وَاَهْلِهٖ وَسَائِرِ الْخَلْقِ

يَا غُلَامُ حُبُّ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَحُبُّ غَيْرِهٖ لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبٍ وَّاحِدٍ ؛ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ؛ اَلدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ لَا يَجْتَمِعَانِ وَالْخَالِقُ وَالْخَلْقُ لَا يَجْتَمِعَانِ ؛ اُتْرُكِ الْاَشْيَاءَ الْفَانِيَةَ حَتّٰى يَحْصُلَ لَكَ شَيْءٌ لَا يَفْنٰى ؛ اَبْذُلْ نَفْسَكَ وَمَالَكَ حَتّٰى تَحْصُلَ لَكَ الْجَنَّةُ ؛ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؛ ثُمَّ اَبْذُلْ مِنْ قَلْبِكَ الرَّغْبَةَ فِيْمَا سِوَاهُ ؛ حَتّٰى يَحْصُلَ لَكَ الْقُرْبُ مِنْهُ ؛ وَتَكُوْنُ فِيْ صُحْبَتِهٖ دُنْيَا وَاٰخِرَةً ؛ يَا مُحِبُّ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ دُرْ مَعَ قَدَرِهٖ كَيْفَمَا دَارَ ؛ وَطَهِّرْ قَلْبَكَ الَّذِيْ هُوَ مَسْكَنُ قُرْبِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ؛ اُكْنُسْهُ مِمَّا سِوَاهُ ؛ وَاقْعُدْ عَلٰى بَابِهٖ بِسَيْفِ التَّوْحِيْدِ وَالْاِخْلَاصِ وَالصِّدْقِ وَلَا تَفْتَحْهُ لِاَحَدٍ غَيْرِهٖ وَلَا تَشْغَلْ زَاوِيَةً مِّنْ زَوَايَا قَلْبِكَ بِغَيْرِهٖ ؛ يَا لَعَّابِيْنَ مَا عِنْدِيْ لَعِبٌ يَا قُشُوْرُ مَا عِنْدِيْ سِوَى اللُّبِّ ؛ عِنْدِي الْاِخْلَاصُ

اولیاء اور انبیاء کے جانشین ابدال کی کیا علامت ہے؟ تیرا گمان یہ ہے کہ جو کوئی بھی کسی چیز کا دعویٰ کرنے لگے گا وہ تسلیم کر لیا جائے گا اور نہ شہادت طلب کی جائے گی اور نہ اس کے دینار کو کسوٹی پر پرکھا جائے گا۔ اللہ تعالےٰ کے عارف کی علامتوں میں (کھلی علامت) یہ ہے کہ وہ مصیبتوں پر صبر کرتا اور تمام حالتوں میں اپنے نفس اپنے اہل و عیال اور ساری مخلوق کے متعلق حق تعالیٰ کے جملہ احکام قضاء و قدر پر راضی رہتا ہے۔ صاحبزادہ۔ حق تعالےٰ کی محبت اور غیر کی محبت ایک قلب میں جمع نہیں ہو سکتیں حق تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ "اللہ نے کسی شخص کے لئے بھی اس کے اندرون میں دو قلب نہیں بنائے"۔ دُنیا اور آخرت جمع نہیں ہو سکتیں، اور خالق و مخلوق (ایک جگہ) جمع نہیں ہو سکتے۔ ناپائدار اشیاء کو چھوڑ تاکہ وہ شئے حاصل ہو جسے فنا نہیں۔ اپنے نفس اور مال کو خرچ کر تاکہ تجھ کو جنّت حاصل ہو۔ حق تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ "بیشک اللہ نے مومنین سے ان کے نفس اور مال کو خرید لیا اس (نیت) پر کہ ان کے لئے جنت ہے" اس کے بعد (جنّت وغیرہ) جملہ ماسویٰ اللہ کی رغبت بھی اپنے قلب سے نکال ڈال تاکہ اس کا قرب تجھ کو حاصل ہو جائے اور تو اس کی محبت میں رہنے لگے دُنیا اور آخرت میں۔ اے محب خدا اس کی قضاء و قدر کے ساتھ گھومتا رہ جس طرح بھی وہ گھومے اور اپنے قلب کو جو قرب حق کی سکونت کا مقام ہے۔ پاک رکھ۔ جھاڑو دے کر ماسویٰ اللہ سے اس کو صاف کر اور توحید اور اخلاص اور صدق کی تلوار لیکر اس کے دروازہ پر بیٹھ جا اور خدا کے سوا کسی کے لئے بھی اس کو مت کھول اور اپنے قلب کے گوشوں میں سے کسی گوشہ کو بھی غیر اللہ سے مشغول مت بنا۔ اے لہو و لعب والو میرے پاس لہو و لعب نہیں ہے اور اے چھلکہ میرے پاس بجز مغز کے کچھ نہیں۔ میرے پاس تو اخلاص ہے۔

بِلَا نِفَاقٍ ، وَصِدْقٌ بِلَا كِذْبٍ ، اَلْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
يُرِيْدُ التَّقْوٰى وَالْاِخْلَاصَ مِنْ قُلُوْبِكُمْ ، مَا
يَنْظُرُ اِلٰى ظَاهِرِ اَعْمَالِكُمْ ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ
يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ، يَا بَنِيْ اٰدَمَ كُلُّ مَا فِي
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مَخْلُوْقٌ لَكُمْ ، فَاَيْنَ شُكْرُكُمْ
فَاَيْنَ تَقْوَاكُمْ وَاِشَارَاتُكُمْ اِلَيْهِ وَاَخْدَامُكُمْ
لَا تَعْيَوْا وَتَعْمَلُوْا اَعْمَالًا بِلَا اَرْوَاحٍ ، اَلْاَعْمَالُ
لَهَا اَرْوَاحٌ وَهِيَ الْاِخْلَاصُ ،

اَلْمَجْلِسُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ تَاسِعَ عَشَرَ ذِي الْحِجَّةِ
سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

عَنْ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ كَانَ اِذَا شَمَّ
رَائِحَةً طَيِّبَةً سَدَّ اَنْفَهُ وَقَالَ هٰذَا مِنَ الدُّنْيَا
هٰذِهِ الْحُجَّةُ عَلَيْكُمْ يَا مُدَّعِيْنَ الزُّهْدَ بِاَقْوَالِكُمْ
وَاَفْعَالِكُمْ ، قَدْ تَلَبَّسْتُمْ بِثِيَابِ الزُّهَّادِ ، وَ
بَوَاطِنُكُمْ مَلْاٰى رَغْبَةً وَّحَسْرَةً عَلَى الدُّنْيَا ،
لَوْ خَلَعْتُمْ هٰذِهِ الثِّيَابَ وَاَظْهَرْتُمُ الرَّغْبَةَ
الَّتِيْ فِيْ قُلُوْبِكُمْ لَقَدْ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ وَ
اَبْعَدَ لَكُمْ مِنَ النِّفَاقِ ، اَلصَّادِقُ فِيْ زُهْدِهٖ
تَجِيْءُ اِلَيْهِ اَقْسَامُهٗ وَيَتَنَاوَلُهَا ، يَتَلَبَّسُ
ظَاهِرُهٗ بِهَا وَقَلْبُهٗ مَمْلُوْءٌ مِّنَ الزُّهْدِ فِيْهَا وَفِيْ
غَيْرِهَا ، وَلِهٰذَا نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بلا نفاق کے اور سچائی ہے بلا دروغ کے۔ حق تعالیٰ تمہارے قلوب سے تقویٰ اور اخلاص کا خواہاں ہے۔ وہ تمہارے ظاہری اعمال کو نہ دیکھے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تک قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز نہ پہونچیں گے، ولیکن اس تک تمہارا تقویٰ پہونچے گا۔ اے بنی آدم۔ جو کچھ بھی دُنیا اور آخرت میں ہے سب تمہارے ہی لئے پیدا کیا گیا ہے پھر تمہارا شکر کہاں چلا گیا؟ تمہارا تقوےٰ اور اس کی طرف اشارات اور تمہاری خدمتیں کہاں گئیں؟ ایسے اعمال سے تم تھکتے نہیں جن میں روح نہیں ہے۔ اعمال کے لئے بھی روحیں ہوتی ہیں اور وہ روح اخلاص ہے۔

پچیسویں مجلس

(۱۹ر ذی الحجہ ۵۴۵ھ)

عیسیٰ علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی خوشبو ان کی ناک میں آتی تو اپنی ناک بند کر لیا کرتے اور یوں فرماتے تھے کہ یہ بھی دنیا ہی ہے۔" اے اپنے قول اور فعل سے زہد کا دعویٰ کرنے والو۔ یہ تم پر حجت ہے۔ تم نے کپڑے تو زاہدوں کے سے پہن لئے اور تمہارے اندرون رغبت اور دُنیا پر حسرت سے بھرے ہوئے ہیں اگر تم ان کپڑوں کو اُتار ڈالتے اور جو رغبت تمہارے دلوں میں ہے اس کو ظاہر کرنے لگتے تو یہ تمہارے لئے زیادہ اچھا اور نفاق سے دور لے جانے والا تھا۔ جو شخص اپنے زہد میں سچا ہوتا ہے وہ دُنیا کے پیچھے تو نہیں پھرتا مگر جب) اس کا مقسوم اس کی طرف آتا ہے (تو وہ اس سے متنفر بھی نہیں ہوتا) اور اس کو لے لیتا ہے بس اس کا بیرون اس سے منتفع ہوتا ہے اور اس کا قلب اس کی اور اس کے سوا دوسری چیزوں کی بے رغبتی سے بھرا ہوا ہوتا ہے اور اسی لئے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

كَانَ اَزْهَدَ مِنْ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ
مِنْ غَيْرِهٖ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ حُبِّبَ اِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ
ثَلَاثٌ اَلطِّيْبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ
عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ ۞ اَحَبَّ ذٰلِكَ مَعَ
زُهْدِهٖ فِيْهِ وَفِيْ غَيْرِهٖ ۞ لِاَنَّ ذٰلِكَ كَانَ
مِنْ قِسْمِهٖ ۞ قَدْ سَبَقَ بِهٖ عِلْمُ رَبِّهٖ
عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَكَانَ يَتَنَاوَلُهٗ اِمْتِثَالًا
لِلْاَمْرِ ۞ وَاِمْتِثَالُ الْاَمْرِ طَاعَةٌ ۞ فَكُلُّ
مَنْ يَتَنَاوَلُ اَقْسَامَهٗ عَلٰى هٰذِهِ الصِّفَةِ
فَهُوَ فِيْ طَاعَةٍ ۞ وَاِنْ كَانَ مُتَلَبِّسًا
بِالدُّنْيَا كُلِّهَا ۞ يَا زُهَّادًا عَلٰى قَدَمِ
الْجَهْلِ اِسْمَعُوْا وَصَدِّقُوْا وَلَا
تُكَذِّبُوْا ۞ تَعَلَّمُوْا هٰذَا حَتّٰى
لَا تَرُدُّوْا عَلَى الْقَدَرِ بِجَهْلِكُمْ
كُلُّ جَاهِلٍ بِالْعِلْمِ مُسْتَغْنٍ
بِرَأْيِهٖ قَابِلٌ كَلَامَ نَفْسِهٖ وَهَوَاهُ
وَشَيْطَانِهٖ ۞ فَهُوَ عَبْدُ اِبْلِيْسَ
تَابِعٌ لَهٗ ۞ قَدْ جَعَلَهٗ شَيْخًا يَا
جُهَّالًا وَيَا مُنَافِقِيْنَ
مَا اَظْلَمَ قُلُوْبَكُمْ ۞
وَمَا اَنْتَنَ رَوَائِحَكُمْ ۞
وَمَا
اَكْثَرَ
تَقَلْقَةَ

(جنہوں نے) قلبی زہد کے ساتھ دنیوی نعمتیں اپنے مقسوم کی سب کچھ استعمال کیں) زہد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے (جنہوں نے اپنے بیرون کو بھی نعمتوں سے بچایا) اور ان کے علاوہ دوسرے انبیاء علیہم السلام سب سے زیادہ بڑھے ہوئے تھے (کیونکہ بدن کے لذت اٹھانے پر بھی قلب میں رغبت نہ آنا کمال زہد ہے) ہاں آپ نے خود فرمایا ہے کہ تمہاری دنیا میں سے تین چیزیں میری محبوب بنائی گئی ہیں یعنی خوشبو اور عورتیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔" تو باوجودیکہ آپ کو نہ ان چیزوں میں رغبت تھی اور نہ ان کے علاوہ کسی اور چیز میں مگر پھر بھی آپ نے ان کو محبوب سمجھا تو اس لئے کہ یہ چیزیں آپ کے مقسوم میں تھیں اور ان کے ساتھ حق تعالیٰ کا علم پہلے ہی متعلق ہو چکا تھا پس آپ (علم خداوندی کی موافقت کے حریص بن کر) حکم کی تعمیل میں ان چیزوں کا استعمال فرماتے تھے اور تعمیلِ حکم عین اطاعت ہے۔ تو جو شخص اپنا مقسوم اس صورت سے لے گا وہ طاعت ہی میں مشغول ہے اگرچہ ساری دنیا سے بھی منتفع کیوں نہ ہو۔ اے جہالت کے قدموں پر زاہد بننے والو سنو اور سچا سمجھو جھٹلاؤ مت۔ اس (محمدی) زہد کو سیکھو تاکہ اپنی جہالت سے (مقسوم کی نعمتوں کے چھوڑنے کو زہد سمجھ کر تقدیر پر (اس کی عطاؤں کو) رد نہ کرنے لگو (کہ یہ علم خداوندی کو خلاف بنانے کے درپے ہوتا ہے جو بڑی معصیت ہے) جو شخص علم سے ناواقف اپنی رائے پر (بڑوں کے مشورہ سے) مستغنی اور اپنے نفس اپنی خواہش اور اپنے شیطان کی بات ماننے والا ہے وہ ابلیس کا بندہ اور اسی کا تابع ہے کہ اس کو اپنا پیر بنا لیا ہے۔ **اے نادانو اور اے منافقو**۔ تمہارے دل کس درجہ سیاہ اور تمہاری بو کس درجہ گندی اور تمہاری زبانوں کی بک بک کس درجہ

أَلْسِنَتِكُمْ، تُوبُوا مِنْ جَمِيعِ مَا أَنْتُمْ فِيهِ،
وَاتْرُكُوا الطَّعْنَ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَفِي
أَوْلِيَائِهِ الَّذِينَ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ، وَلَا
تَعْتَرِضُوا عَلَيْهِمْ فِي تَنَاوُلِ الْأَقْسَامِ،
فَإِنَّهُمْ مُتَنَاوِلُونَ بِالْأَمْرِ لَا بِالْهَوَى،
عِنْدَهُمْ شِدَّةٌ فِي حُبِّهِمْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ،
وَالشَّوْقِ إِلَيْهِ، وَالزُّهْدِ فِيمَا سِوَاهُ،
وَإِعْرَاضِ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ عَنِ الْكُلِّ،
وَلٰكِنْ لَهُمْ أَقْسَامٌ قَدْ سَبَقَ بِهَا الْعِلْمُ،
لَا بُدَّ لَهُمْ مِنْ تَنَاوُلِهَا، أَشَدُّ الْبَلَاءِ
عَلَيْهِمْ قِيَامُهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَبَقَاؤُهُمْ
فِيهَا، وَتَلَبُّسُهُمْ بِأَقْسَامِهِمْ، وَرُؤْيَتُهُمْ
لِلْمُكَذِّبِينَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَهُمْ،
يَا غُلَامُ اهْجُرِ الْكَلَامَ عَلَى الْخَلْقِ
مَا دُمْتَ قَائِمًا مَعَ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ،
مُتْ عَنِ الْكَلَامِ فَإِنَّ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ
إِذَا أَرَادَكَ لِأَمْرٍ هَيَّأَكَ لَهُ، إِذَا شَاءَ
أَنْشَرَكَ وَأَهَّلَكَ وَأَثْبَتَكَ، يَكُونُ
هُوَ الْمُظْهِرُ لَا أَنْتَ، سَلِّمْ نَفْسَكَ وَ
كَلَامَكَ وَجَمِيعَ أَحْوَالِكَ إِلَى قَدَرِهِ
وَاشْتَغِلْ بِالْعَمَلِ لَهُ، كُنْ عَمَلًا بِلَا
شِرْكٍ، خُمُولًا بِلَا ذِكْرٍ،
خَلْوَةً بِلَا جَلْوَةٍ،
بَاطِنًا بِلَا
ظَاهِرٍ،

کثیر ہوگئی؟ جس بدحالی میں تم مبتلا ہو اس سے توبہ کرو۔ اللہ
عزوجل اور اس کے اولیاء میں جن کو وہ محبوب سمجھتا اور وہ اسکو
محبوب سمجھتے ہیں۔ طعن کرنا چھوڑ دو اور مقسوم کے استعمال کرنے
میں ان پر اعتراض نہ کرو (کیونکہ وہ حکماً استعمال کر رہے ہیں نفسانی
خواہش سے نہیں۔ ان کے پاس حق تعالیٰ کی محبت اس کا اشتیاق
اس کے سوا ہر چیز میں بے رغبتی اور ظاہر و باطن کا سب سے رُخ
پھیر لینا بہ شدت موجود ہے (جس کا مقتضاء یہ ہے کہ کسی ادنیٰ چیز کے
استعمال کو بھی ان کا دل گوارا نہیں کرتا) لیکن ان کے مقسوم جن کے
ساتھ حق تعالیٰ کا علم پہلے ہی متعلق ہو چکا ہے (کہ یہ یہ چیز استعمال
میں لائیں گے) ان کے استعمال کئے بغیر ان کو چارہ نہیں (پس ان کا
استعمال کرنا دوسرا مجاہدہ ہے کہ گو دل نہ چاہے مگر حکم خداوندی کی
پوری تعمیل کریں) ان کے لئے دُنیا میں قیام اور اس عالم میں رہنا
اور اپنے مقسوم سے منتفع ہونا اور جو حق تعالےٰ کے اور ان کے
جھٹلانے والے ہیں ان کو دیکھنا ایک سخت ترین مصیبت ہے
(مگر وہ اس پر راضی اور استقلال کے ساتھ جمے ہوئے ہیں)
صاحبزادہ۔ جب تک تو اپنے نفس اور اپنی خواہش کے ساتھ
قائم ہے (مخلوق کو وعظ کہنا ترک کر اور ناصحانہ) گفتگو سے مرجا
پس حق تعالےٰ جب تم سے کوئی کام لینا چاہے گا اسکے لئے خود تجھکو
تیار کر دے گا۔ وہ جب چاہے گا تجھ کو زندہ کرے گا اور اہلیت نصیب
فرمائے گا اور تجھ کو (وعظ کے لئے) قائم کر دیگا (اس وقت) وہی ظاہر
کرنے والا بنے گا نہ کہ تو خود۔ اپنے نفس اپنے کلام اور اپنے جملہ احوال
کو اس کی تقدیر کے حوالہ کر (کہ جب جو کچھ مقدر ہوگا ہو رہے گا) اور
خود اس کے کام میں مشغول ہو جا۔ عمل بن بلا گفتگو کے۔ اخلاص بن
بلا ریا کے۔ سرتاپا توحید بن بلا شرک کے۔ گمنامی بن بلا شہرت کے
خلوت بن بلا جلوت کے اور باطن بن بلا ظاہر کے۔ اور

وَاشْتَغِلْ بِالْبَاطِنِ بِإِبْطَالِ النِّيَّةِ ؛ أَنْتَ تُخَاطِبُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَتُشِيرُ إِلَيْهِ بِقَوْلِكَ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۞ هٰذَا خِطَابٌ لِحَاضِرٍ ؛ يَا حَاضِرًا عِنْدِي ؛ يَا عَالِمًا بِي قَرِيبًا مِنِّي ؛ يَا شَاهِدًا عَلَيَّ ؛ خَاطِبُوهُ فِي صَلَاتِكُمْ وَغَيْرِهَا بِهٰذِهِ النِّيَّةِ ؛ عَلَى هٰذِهِ الصِّفَةِ ؛ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْبُدِ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ ؛ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ يَا غُلَامُ صَفِّ قَلْبَكَ بِأَكْلِ الْحَلَالِ ؛ وَقَدْ عَرَفْتَ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ ؛ صَفِّ لُقْمَتَكَ وَخِرْقَتَكَ وَقَلْبَكَ ؛ وَقَدْ صِرْتَ صَافِيًا ؛ اَلتَّصَوُّفُ مُشْتَقٌّ مِّنَ الصَّفَاءِ ؛ يَا مَنْ لَبِسَ الصُّوفَ ؛ اَلصُّوفِيُّ الصَّادِقُ فِي تَصَوُّفِهِ يَصْفُو قَلْبُهُ عَمَّا سِوَى مَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ ؛ وَهٰذَا الشَّيْءُ لَا يَجِيءُ بِتَغْيِيرِ الْخِرَقِ ؛ وَتَصْفِيرِ الْوُجُوهِ وَجَمْعِ الْأَكْتَافِ ؛ وَلَقْلَقَةِ اللِّسَانِ بِحِكَايَاتِ الصَّالِحِينَ ؛ وَتَحْرِيكِ الْأَصَابِعِ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ ؛ وَإِنَّمَا يَجِيءُ بِالصِّدْقِ فِي طَلَبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا ؛ وَإِخْرَاجِ الْخَلْقِ مِنَ الْقَلْبِ وَتَجَرُّدِهِ عَمَّا سِوَى مَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ

اور ارادہ کو باطل کر دینے سے باطن کے ساتھ مشغول ہو۔ تو اپنے قول ایاک نعبد و ایاک نستعین میں حق تعالےٰ کو خطاب کرتا اور اس کی طرف اشارہ کرتا ہے (کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں) یہ (لفظ یعنی تجھ ہی کو) خطاب ہے حاضر کے لئے کہ اے وہ ذات جو میرے قریب حاضر ہے۔ اے وہ ذات جو مجھ سے واقف اور میرے قریب ہے اور اے وہ ذات جو مجھ پر مطلع ہے۔ پس اپنی نماز میں اور اس کے علاوہ دوسری حالتوں میں اسی طرح اور اسی نیت سے اس کو خطاب کیا کرو اور اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کی عبادت کر گویا کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے۔ پس اگر تو اس کو نہیں دیکھتا تو وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے۔

صاحبزادہ۔ حلال کھانے سے اپنے قلب کی صفائی کر یقیناً حق تعالےٰ کی معرفت حاصل ہو جائے گی۔ اپنے نوالہ اپنے لباس اور اپنے دل کو صاف کر کر (صوفی) صافی بن جائے گا۔ تصوف لفظ صفا سے مشتق ہے (صوف سے نہیں ہے پس) اے وہ شخص جس نے (صوفی بننے کے لئے صوف پہن رکھا ہے) جو اپنے تصوّف میں سچا صوفی ہے اس کا قلب مولا کے سوا تمام چیزوں سے صاف ہوتا ہے۔ اور یہ ایک ایسی چیز ہے جو (گیروے میں رنگ کر) کپڑوں کے متغیر کرنے اور ریاکاری کی ریاضتیں کر کر کے چہروں کو زرد بنانے اور (پیروں کی صورت بنا کر) کندھوں کو اکٹھا کرنے اور (واعظ تقاریر بن کر) بزرگوں کی حکایتیں بیان کرنے میں زبان چلانے اور کثرت ورد و وظائف اختیار کر کے تسبیح و تہلیل میں انگلیاں ہلانے سے حاصل نہیں ہوتی۔ پس حق تعالےٰ کی طلب میں سچا بننے دنیا سے بے رغبت ہو جانے مخلوق کو قلب سے باہر نکال لینے اور اپنے مولا کے سوا سب سے خالی

عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَنَّهٗ قَالَ ۞ قُلْتُ فِيْ بَعْضِ اللَّيَالِيْ ۞ اِلٰهِيْ لَا تَمْنَعْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَلَا يَضُرُّكَ ۞ وَكَرَّرْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ نِمْتُ ۞ فَرَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ قَائِلًا يَقُوْلُ لِيْ ۞ وَاَنْتَ اَيْضًا لَا تَمْتَنِعُ ۞ مِنْ عَمَلِ مَا يَنْفَعُكَ ۞ وَامْتَنِعْ مِنْ عَمَلِ مَا يَضُرُّكَ ۞ صَحِّحُوْا اَنْسَابَكُمْ مِّنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞ مَنْ صَحَّتْ تَبَعِيَّتُهٗ لَهٗ فَقَدْ صَحَّ نَسَبُهٗ ۞ وَاَمَّا بِقَوْلِكَ اَنَا مِنْ اُمَّتِهٖ مِنْ غَيْرِ مُتَابَعَةٍ لَّا يَنْفَعُكَ ۞ اِذَا اتَّبَعْتُمُوْهُ فِيْ اَقْوَالِهٖ وَاَفْعَالِهٖ كُنْتُمْ مَّعَهٗ فِيْ صُحْبَتِهٖ فِيْ دَارِ الْاٰخِرَةِ ۞ اَمَا سَمِعْتُمْ قَوْلَهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۞ اِمْتَثِلُوْا مَا اَمَرَكُمْ ۞ وَانْتَهُوْا عَمَّا نَهَاكُمْ ۞ قَدْ قَرُبْتُمْ مِنْ رَّبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ فِي الدُّنْيَا بِقُلُوْبِكُمْ ۞ وَفِي الْاٰخِرَةِ بِنُفُوْسِكُمْ وَاَجْسَادِكُمْ يَا زُهَّادُ اَمَا تُحْسِنُوْنَ تَزْهَدُوْنَ ۞ تَزْهَدُوْنَ بِاَنْفُسِكُمْ وَاَهْوِيَتِكُمْ ۞ تَسْتَقِلُّوْنَ بِرَاْيِكُمْ ۞ اِتَّبِعُوْا وَاصْحَبُوا الْمَشَائِخَ الْعَارِفِيْنَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْعَالِمِيْنَ الْعَامِلِيْنَ الْمُقْبِلِيْنَ عَلَى الْخَلْقِ بِلِسَانِ النَّصِيْحَةِ وَزَوَالِ الطَّمَعِ

ہوجانے سے حاصل ہوا کرتی ہے۔ ایک بزرگ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے عرض کیا کہ یا اللہ اُن نعمتوں کو) مجھ سے مت روک جن کے (ملنے سے) میرا تو فائدہ ہے اور تیرا کچھ نقصان نہیں"۔ اور بار بار یہی دعا مانگی اس کے بعد سوگیا تو میں نے خواب میں دیکھا گویا کوئی کہنے والا یوں کہتا ہے"۔ اور تو بھی تو ایسے عمل (طاعت) سے مت رُک جن کے (کرنے میں) تیرا نفع ہے اور ایسے (ناجائز) کام کرنے سے باز آجا جن سے تیرا نقصان ہے (کہ نعمتوں کے مستحق تو کام کیے کرنے والے ہیں اور جسے اپنے نفع نقصان کا خود فکر نہ ہو وہ ہم سے سوال کس منہ سے کرتا ہے) صاحبو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے انتساب کو صحیح کرو۔ آپ کا اتباع جس کے لیے صحیح ہوجاتا ہے اس کا انتساب بھی صحیح ہوجاتا ہے اور اتباع کیے بغیر تیرا یوں کہنا کہ میں آپ کا اُمتی ہوں تیرے لئے مفید نہیں۔ جب تم آپ کے اقوال اور افعال میں آپ کے متبع بن جاؤ گے تو دارِ آخرت میں تم کو آپ کی مصاحبت نصیب ہوگی۔ کیا تم نے حق تعالٰی کا ارشاد نہیں سُنا کہ" جو کچھ تم کو پیغمبر دیں اسے لو اور جس سے باز رکھیں اس سے باز آجاؤ "آپ جو کچھ تم کو حکم دیں اس کی تعمیل کرو اور جس بات کی بھی ممانعت کریں اُس سے رُک جاؤ۔ یقیناً دُنیا میں حق تعالٰی کے قریب ہوجاؤ گے۔ قلوب کے اعتبار سے۔ اور آخرت میں قریب ہوگے اجسام اور نفوس کے اعتبار سے۔ اے زاہدو۔ تم اچھا زہد اختیار نہیں کرتے۔ اپنے نفس اور اپنی خواہشات کے موافق زاہد بنتے ہو اور اپنی رائے کو مستقل سمجھتے ہو (خود رائے مت بنو) تابع بنو اور اللہ کی معرفت والے اُن مشائخ کی صحبت اختیار کرو جو عالم باعمل اور بغیر کسی لالچ کے خالص خیر خواہانہ نصیحت کی زبان سے مخلوق پر متوجہ ہیں کہ اپنے قلوب کا رُخ تم

مِنْ اِعْرَاضِ قُلُوْبِهِمْ عَنْكُمْ وَاِقْبَالِهَا عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ هُمْ عَلَيْهِ مُقْبِلُوْنَ وَعَنْ غَيْرِهٖ مُعْرِضُوْنَ **يَا غُلَامُ** اِرْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ بِقَلْبِكَ قَبْلَ اَنْ يَّقْعُدَ خَلْفُكَ ۞ قَدْ قَنَعْتَ مِنْ اَحْوَالِ الصَّالِحِيْنَ بِالْكَلَامِ فِيْهَا وَالتَّمَنِّيْ لَهَا ۞ كَالْقَابِضِ عَلَى الْمَاءِ يَفْتَحُ يَدَهٗ فَلَا يَرٰى فِيْهَا شَيْئًا **وَيْحَكَ** التَّمَنِّيْ وَادِى الْحُمْقِ ۞ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالتَّمَنِّيْ فَاِنَّهَا وَادِى الْحُمْقِ ۞ تَعْمَلُ اَعْمَالَ اَهْلِ الشَّرِّ ۞ وَتَتَمَنّٰى دَرَجَاتِ اَهْلِ الْخَيْرِ ۞ مَنْ غَلَبَ رَجَاؤُهٗ خَوْفَهٗ تَزَنْدَقَ ۞ وَمَنْ غَلَبَ خَوْفُهٗ رَجَاءَهٗ قَنَطَ ۞ وَالسَّلَامَةُ فِى اعْتِدَالِهِمَا ۞ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ وُزِنَ خَوْفُ الْمُؤْمِنِ وَرَجَاؤُهٗ لَاعْتَدَلَا عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَنَّهٗ قَالَ ۞ رَاَيْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بَعْدَ مَوْتِهٖ فِى الْمَنَامِ ۞ فَقُلْتُ لَهٗ مَا فَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكَ ۞ فَقَالَ وَضَعْتُ اِحْدٰى قَدَمَيَّ عَلَى الصِّرَاطِ وَالْاُخْرٰى فِى الْجَنَّةِ ۞

سے پھیر لینے اور اپنے قلوب کا رخ حق تعالیٰ ہی کی طرف متوجہ کر لینے سے (مال و جاہ کی) طمع و امل کر چکے ہیں۔ وہ خدا ہی کی طرف متوجہ ہیں اور اس کے سوا سب سے روگرداں ہیں۔ اے صاحبزادہ اس سے قبل کہ تجھ کو موت آ جائے اور تیری جگہ پر تیرا جانشین بیٹھے اپنے دل سے اپنے رب کی طرف رجوع کر۔ تو صالحین کے حالات میں تو صرف ان کے تذکرہ اور ان ہی کی تمنا (و ہوس) پر قناعت کر بیٹھا جیسے کوئی شخص پانی کو مٹھی میں لے (اور سمجھے کہ بڑی چیز قبضہ میں آ گئی سو اس خیال خام سے ہاتھ دھو رکھے کیونکہ جب) اپنا ہاتھ کھولے گا تو کچھ بھی نہ پائیگا۔ تجھ پر افسوس (خالی) تمنا حماقت کا جنگل ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بچاؤ اپنے آپ کو تمنا سے کہ یقیناً وہ حماقت کا جنگل ہے (کہ جس کے اندر قرار ڈھونڈنے کی ہوس میں احمق ہی مارا مارا پھرتا ہے) تو کام تو اہل شر کے سے کرتا ہے اور تمنا کرتا ہے اہل خیر کے درجات کی (یہ حماقت نہیں تو کیا ہے) جس شخص پر اس کی امید کو خوف پر غلبہ ہو (کہ خدا سے سب کچھ مل جانے کی توقع یعنی اس کے عذاب سے نڈر بنا) وہ زندیق ہو گیا اور جس کا خوف اس کی امید پر غالب ہوا (کہ مغفرت کی آس ٹوٹ گئی) تو وہ مایوس ہو گیا (کہ توبہ کی بھی توفیق جاتی رہی) بس سلامتی ان دونوں حالتوں کے اعتدال میں ہے (کہ جس درجہ میں طاعت پر رحمت کی توقع ہو اسی درجہ میں معصیت پر گرفت کا اندیشہ) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کے خوف اور امید کو اگر وزن کیا جائے تو یقیناً دونوں برابر نکلیں گے۔ ایک بزرگ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور ان سے پوچھا کہ حق تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک پاؤں پل صراط پر رکھا اور دوسرا جنت میں (کہ عبور میں دیر نہ لگی

سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۞ فَلَقَدْ كَانَ فَقِيْهًا زَاهِدًا وَرِعًا ۞ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَمِلَ بِهٖ ۞ أَعْطَاهُ حَقَّهٗ بِالْعَمَلِ ۞ وَأَعْطَى الْعَمَلَ حَقَّهٗ بِالْإِخْلَاصِ فِيْهِ ۞ وَأَعْطَاهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ رِضَاهُ بِالْقَصْدِ إِلَيْهِ ۞ وَأَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِضَاهُ بِالْمُتَابَعَةِ لَهٗ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى جَمِيْعِ الصّٰلِحِيْنَ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ ۞ كُلُّ مَنْ لَّمْ يَتَّبِعِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَأْخُذْ شَرِيْعَتَهٗ فِيْ يَدِهٖ ۞ وَالْكِتَابَ الْمُنَزَّلَ عَلَيْهِ فِي الْيَدِ الْأُخْرٰى ۞ وَلَا يَصِلُ فِيْ طَرِيْقِهٖ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ يَهْلِكُ وَيُهْلِكُ يَضِلُّ وَيُضِلُّ ۞ هُمَا دَلِيْلَانِ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ اَلْقُرْاٰنُ دَلِيْلُكَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَالسُّنَّةُ دَلِيْلُكَ إِلَى الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ نُفُوْسِنَا ۞ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۞

اَلْمَجْلِسُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالرِّبَاطِ عِشْرِيْنَ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَّأَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ ۞ مِنْ كُنُوْزِ الْعَرْشِ كِتْمَانُ الْمَصَائِبِ ۞ يَا مَنْ

اور یہ ثمرہ تھا ان کے خوف و رجا میں مساوات رکھنے کا) ان پر اللہ کا سلام نازل ہو۔ واقعی وہ بڑے فقیہ بڑے زاہد و متقی تھے۔ علم بھی سیکھا اور اس پر عمل بھی کیا۔ علم کا حق علم کو دیا اس پر عمل کر کے اور عمل کا حق عمل کو دیا اس میں اخلاص برت کر۔ پس حق تعالےٰ نے ان کو اپنی خوشنودی بخشی کیونکہ اُنہوں نے اسی کو اپنا مقصود بنایا تھا۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خوشنودی عطا فرمائی اس لئے کہ اُنہوں نے آپ کی متابعت کی تھی۔ اللہ کی رحمت ہو اُن پر اور تمام صالحین پر اور ان کے ساتھ ہم پر بھی ہر وہ شخص جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع نہ کرے اور اپنے ایک ہاتھ سے آپ کی شریعت کو اور دوسرے ہاتھ میں آپ کی کتاب (قرآن) کو جو آپ پر نازل ہوئی تھی نہ تھامے اور آپ کے چلے ہوئے راستہ میں حق تعالیٰ کی طرف نہ چلے۔ وہ ہلاک ہوا اور رہبر ہو۔ گمراہ ہوا اور رہبر ہو۔ یہی دونوں (قرآن و شریعت) حق تعالیٰ کی طرف کا راستہ چلانے والی ہیں۔ قرآن تیرا رہبر ہے حق تعالیٰ تک پہنچانے کو اور سنت تیری راہبر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچانے کو۔ اے میرے اللہ دوری ڈال دے ہمارے اور نفسوں کے درمیان (کہ ایک دوسرے کے پاس نہ پھٹکے) اور ہم کو عطا فرما دُنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور ہم کو بچا دوزخ کے عذاب سے۔

چھبیسویں مجلس

(۲۰ ذی الحجہ ۵۴۵ھ خانقاہ شریف)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ مصیبتوں کا مخفی رکھنا بھی ہے۔" اے وہ شخص جو (کسی تکلیف پر ہائے واویلا مچا

يَشْكُوْ إِلَى الْخَلْقِ مَصَائِبَهُ ؛ أَيْشٍ يَنْفَعُكَ
شَكْوَاكَ إِلَى الْخَلْقِ ؛ لَا يَنْفَعُوْنَكَ وَلَا
يَضُرُّوْنَكَ ؛ وَإِذَا اعْتَمَدْتَ عَلَيْهِمْ وَ
أَشْرَكْتَ فِيْ بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛
يُبْعِدُوْنَكَ ؛ وَفِيْ سَخَطِهِ يُوْقِعُوْنَكَ ؛
وَعَنْهُ يَحْجُبُوْنَكَ ؛ أَنْتَ يَا جَاهِلُ تَدَّعِي
الْعِلْمَ ؛ مِنْ جُمْلَةِ جَهْلِكَ طَلَبُكَ
الدُّنْيَا مِنْ غَيْرِ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ تَطْلُبُ
الْخَلَاصَ مِنَ الشَّدَائِدِ بِشَكْوَاكَ إِلَى
الْخَلْقِ وَيْحَكَ إِذَا كَانَ هٰذَا الْكَلْبُ
الشَّرِهُ يَتَعَلَّمُ حِفْظَ الصَّيْدِ ؛ وَيَتْرُكُ
شَرَهَهُ وَطَبْعَهُ ؛ وَهٰذَا الطَّائِرُ أَيْضًا
بِالتَّعْلِيْمِ يُخَالِفُ طَبْعَهُ ؛ وَيَتْرُكُ مَا
كَانَ عَلَيْهِ مِنْ أَكْلِ الطُّيُوْرِ الَّتِيْ
تَجْعَلُ لَهُ ؛ فَنَفْسُكَ أَوْلٰى بِالتَّعْلِيْمِ ؛
عَلِّمْهَا وَفَهِّمْهَا حَتّٰى لَا تَأْكُلَ دِيْنَكَ ؛
وَتُمَزِّقَكَ ؛ وَلَا تَخُوْنَ فِيْ أَمَانَاتِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ الْمُوْدَعَةِ عِنْدَهَا ؛ دِيْنُ
الْمُؤْمِنِ عِنْدَهُ لَحْمُهُ وَدَمُهُ ؛ لَا
تَصْحَبْهَا قَبْلَ تَعْلِيْمِكَ لَهَا ؛
إِذَا تَعَلَّمَتْ وَفَهِمَتْ
وَاطْمَأَنَّتْ حِيْنَئِذٍ
اِسْتَصْحِبْهَا
أَيْنَمَا
تَوَجَّهَتْ

اس کو ظاہر کرتا اور) اپنی مصیبتوں کا مخلوق سے شکوہ کرتا پھرے۔ یہ مخلوق سے شکوہ کرنا تجھ کو کیا مفید ہوگا۔ وہ نہ (تیرے دوست بن کر) تجھ کو نفع پہونچا سکتے ہیں اور نہ (دشمن بن کر) تیرا کچھ بگاڑ سکتے ہیں (پس ان پر اپنی مصیبت ظاہر کرکے عرش کے خزانہ سے بھی ہاتھ دھویا اور بجائے فائدہ کے خسارہ اُٹھایا کہ) جب تو نے ان پر اعتماد کیا اور ان کو (مصیبت دور کرنے والا) شریک خدا سمجھا تو وہ تجھ کو حق تعالےٰ کے دروازہ سے دور کر دینگے اور اس کے غصہ میں تجھ کو گرا دیں گے اور اس سے تجھ کو محجوب بنا دیں گے اے جاہل تو علم کا دعویٰ کرتا ہے اور ثبوت جہالت کا دے رہا ہے کیونکہ تیرا دُنیا کو پروردگارِ دُنیا کے سوا دوسرے سے طلب کرنا منجملہ تیری جہالت کے ہے کہ تو مخلوق تک اپنا شکوہ پہونچا کر مصیبتوں سے رہائی چاہتا ہے۔ تجھ پر افسوس کہ جب حریص کتا (یوں ہو کر شکاری کی تعلیم سے) شکار کا (اپنے مالک کے لئے) محفوظ رکھنا سیکھ لیتا اور اپنی حرص اور اپنی طبیعت کو ترک کر دیتا ہے۔ اور یہ (عقاب و باز وغیرہ) پرند بھی تعلیم کی بدولت اپنی طبیعت کی مخالفت کرنے لگتا اور ان شکار کئے ہوئے جانوروں کے کھا لینے کی عادت بدل ڈالتا ہے جن کو وہ اپنے نفس کے لئے شکار کیا کرتا تھا تو تیرا نفس (انسان بن کر) تعلیم کا زیادہ مستحق ہے (کہ اپنی خوئے بد چھوڑ کر اپنے اعمال کو اپنے آقا کی نذر گذرانے) اس کو تعلیم دے اور سمجھا تا کہ وہ تیرا دین نہ کھائے تجھ کو پارہ پارہ نہ کرے اور حق تعالیٰ کی ان امانتوں میں خیانت نہ کرے جو اس کی نگرانی میں دی گئی ہیں۔ مومن کے نزدیک اس کا دین گویا اس کا خون اور گوشت ہے (کہ اس کا تباہ کرنا کسی طرح گوارا نہیں) تعلیم دینے سے پہلے نفس کو اپنے ساتھ مت رکھ۔ جب وہ تعلیم پا جائے اور (مالک کی اطاعت کا حق) سمجھ لے اور مطمئن بن جائے تو اس وقت جدھر بھی وہ جائے اس کے ساتھ

لَا تُفَارِقُهَا فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ. إِذَا اطْمَأَنَّتْ
صَارَتْ حَلِيمَةً عَالِمَةً رَاضِيَةً بِمَا يَأْتِيهَا
الْقَدَرُ بِهِ مِنَ الْأَقْسَامِ. لَا تُفَرِّقُ بَيْنَ لُبَابِ
الْحِنْطَةِ وَخُبْزِ الشَّعِيرِ، تَرْتَفِعُ فِيمَا بَيْنَ الْحُظُوظِ
تَصِيرُ لَأَنْ لَا تَأْكُلَ أَحَبَّ إِلَيْهَا مِنْ أَنْ
تَأْكُلَ. مُسَاعَدَةً لَكَ عَلَى فِعْلِ الْخَيْرِ وَ
الطَّاعَةِ وَالْإِيثَارِ، يَنْتَقِلُ طَبْعُهَا، تَصِيرُ سَخِيَّةً
كَرِيمَةً زَاهِدَةً فِي الدُّنْيَا رَاغِبَةً فِي الْآخِرَةِ. ثُمَّ
إِذَا زَهِدَتْ فِي الْآخِرَةِ وَطَلَبَتِ الْمَوْلَى طَلَبَتْهُ
مَعَكَ وَسَارَتْ مَعَ قَلْبِكَ إِلَى بَابِهِ. تَجِيئُكَ
تَجِيئُهَا السَّابِقَةُ. تَقُولُ كُلْ يَا مَنْ لَمْ يَأْكُلْ
وَاشْرَبْ يَا مَنْ لَمْ يَشْرَبْ. الْمَرِيضُ الْعَاقِلُ
لَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ يَدِ الطَّبِيبِ أَوْ بِأَمْرِهِ
مَعَ دَوَامِ أَدَبِهِ وَالْقَبُولِ مِنْهُ وَتَرْكِ الشَّرَهِ
فِي حُضُورِهِ وَغَيْبَتِهِ. يَا شَرِهُ يَا مُسْتَعْجِلُ
طَعَامٌ قَدْ خُلِقَ لَكَ مَنْ يَقْدِرُ يَأْكُلُهُ
غَيْرُكَ. لِبَاسٌ وَمَسْكَنٌ وَمَرْكُوبٌ وَمَنْكُوحٌ
قَدْ خُلِقَ لَكَ مَنْ يَقْدِرُ يَتَنَاوَلُهُ وَيَلْبَسُهُ
غَيْرُكَ. أَيْشٍ هَذَا الْجَهْلُ. مَا لَكَ ثَبَاتٌ
وَلَا عَقْلٌ وَلَا إِيمَانٌ وَلَا تَصْدِيقٌ بِوَعْدِ
اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. يَا رُوزْكَارِي إِذَا عَمِلْتَ مَعَ رَجُلٍ
كَرِيمٍ فَتَأَدَّبْ وَلَا تَطْلُبِ الثَّرْوَةَ وَالْأُجْرَةَ
فَهُمَا يَحْصُلَانِ لَكَ مِنْ غَيْرِ طَلَبٍ وَسُوءِ
أَدَبٍ. إِذَا رَآكَ قَدْ تَرَكْتَ الشَّرَهَ وَالطَّلَبَ
وَسُوءَ الْأَدَبِ مَيَّزَكَ

اور کسی حالت میں بھی اس سے جدائی مت اختیار کر جب وہ اطمینان والا بن جائے گا اور بردبار واقف کار اور اس مقسوم پر رضامند بن جائے گا جو تقدیر سے اس کے پاس آئیں گی تو گیہوں کے میدہ اور جو کی روٹی میں کچھ فرق نہ سمجھے گا۔ اور جن باتوں کا ماحصل صرف مزہ اڑانا ہے وہ رفع ہو جائیں گی۔ فاقہ اس کو کھا لینے سے زیادہ پیارا معلوم ہوگا اور کار خیر اور اطاعت و ایثار پر تیرا قوتِ بازو ہوگا۔ طبیعت اس کی بدل جائے گی سخی اور کریم دنیا سے بے رغبت اور آخرت میں بارغبت بن جائے گا اس کے بعد جب تو آخرت سے بارغبت اور مولا کا طلب گار بنے گا تو وہ بھی تیرے ساتھ اس کا طالب بنے گا اور تیرے قلب کے ساتھ اس کے دروازہ کی طرف چلے گا پس اس وقت قسمت آئے گی اور کہے گی کہ کھا لے اے وہ شخص جس نے کچھ کھایا نہیں اور پی لے اے وہ شخص جس نے کچھ پیا نہیں۔ سمجھدار مریض کسی کے ہاتھ سے نہیں کھاتا بجز طبیب کے یا اس کے حکم سے۔ اور ہمیشہ اس کا ادب ملحوظ رکھتا۔ اس کی بات مانتا اور اس کی موجودگی و عدم موجودگی دونوں حالتوں میں حرص کو چھوڑے رہتا ہے۔ اے حریص اور اے جلد باز وہ کھانا جو درحقیقت تیرے لئے پیدا کر دیا گیا ہے تیرے سوا کس کی طاقت ہے کہ اس کو کھا لے۔ لباس، مکان، سواری اور بیوی جو تیرے لئے بنا دی گئی ہیں تیرے سوا کس کی طاقت ہے کہ ان کو لے یا پہنے پھر یہ نادانی کیسی؟ نہ تجھے قرار ہے نہ عقل ہے نہ ایمان ہے اور نہ حق تعالیٰ کے وعدہ کو سچا سمجھنا۔ اے مزدور جب تو کسی کریم شخص کا کوئی کام کرے تو ادب کے ساتھ رہ اور ثروت و اُجرت مت مانگ کہ وہ دونوں سوال اور (تقاضا وغیرہ) کی بے ادبی کے بغیر ہی تجھ کو حاصل ہو جائیں گی۔ جب وہ تجھ کو دیکھے گا کہ تو حرص اور طلب اور بے ادبی کو چھوڑ چکا ہے تو وہ تجھ کو تیرے ساتھیوں سے جو تیرے ساتھ کام کر رہے ہیں

عَلٰی اَصْحَابِكَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ مَعَكَ وَرَفَعَكَ وَاَقْعَدَكَ مُشْرِفًا عَلَیْهِمْ ؛ اَلْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لَا یُصْحَبُ مَعَ الْاِعْتِرَاضِ وَالْمُنَازَعَةِ ؛ وَاِنَّمَا یُصْحَبُ مَعَ حُسْنِ الْاَدَبِ وَسُكُوْنِ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ وَالْمُوَافَقَةِ الدَّائِمَةِ ؛ كُلُّ مَنْ وَافَقَ الْقَدَرَ دَامَتْ لَهُ الصُّحْبَةُ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ اَلْعَارِفُ بِاللّٰهِ الْعَالِمُ بِهٖ ؛ قَائِمٌ مَعَهُ لَا مَعَ غَیْرِهٖ ؛ مُوَافِقٌ لَهُ لَا لِغَیْرِهٖ ؛ حَیٌّ بِهٖ مَیِّتٌ عَنْ غَیْرِهٖ **یَا غُلَامُ** اِذَا تَكَلَّمْتَ فَتَكَلَّمْ بِنِیَّةٍ صَالِحَةٍ ؛ وَاِذَا سَكَتَّ فَاسْكُتْ بِنِیَّةٍ صَالِحَةٍ ؛ كُلُّ مَنْ لَّمْ یُقَدِّمِ النِّیَّةَ قَبْلَ الْعَمَلِ فَلَا عَمَلَ لَهُ ؛ اَنْتَ اِنْ تَكَلَّمْتَ اَوْ سَكَتَّ فَاَنْتَ فِیْ ذَنْبٍ ؛ لِاَنَّكَ لَا تُصَحِّحُ نِیَّتَكَ سُكُوْتُكَ وَكَلَامُكَ بِغَیْرِ السُّنَّةِ ؛ عِنْدَ تَغَیُّرِ الْاَحْوَالِ وَضِیْقَةِ الْاَرْزَاقِ تَتَغَیَّرُوْنَ عَلَیْهِ لِاَجْلِ لُقْمَةٍ ؛ وَعِنْدَ كَسْرِ عِرْضٍ تَكْفُرُوْنَ كُلَّ نِعْمَةٍ ؛ لِاَجْلِ زَوَالِ فَرْدِ نِعْمَةٍ ؛ كَاَنَّكُمْ جَبَّارُوْنَ تَتَحَكَّمُوْنَ عَلَیْهِ اِفْعَلْ ؛ وَلَا تَفْعَلْ وَلِمَ فَعَلْتَ ؛ وَكَانَ یَنْبَغِیْ اَنْ یَّكُوْنَ كَذَا ؛ هٰذَا بُعْدٌ وَّمَقْتٌ وَّطَرْدٌ ؛ مَنْ اَنْتَ یَا ابْنَ اٰدَمَ ؛ اَنْتَ مَخْلُوْقٌ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ؛ تَوَاضَعْ لِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَذِلَّ لَهُ ؛ اِذَا لَمْ یَكُنْ تَقْوٰی فَلَسْتَ بِكَرِیْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا عِنْدَ

ممتاز بنائے گا آسودگی بخشے گا اور تجھ کو ان سب سے اُونچا بٹھائے گا حق تعالےٰ کی مصاحبت اعتراض اور منازعت سے حاصل نہیں ہوا کرتی بلکہ حُسنِ ادب اور ظاہری اور باطنی سکون اور دائمی موافقت سے حاصل ہوتی ہے جو شخص تقدیر کی موافقت کرتا ہے تو اس کیلئے حق تعالےٰ کی مصاحبت دائمی بن جاتی ہے۔ جو شخص اللہ کا عارف اور اُس سے واقف ہوتا ہے وہ اسی کے ساتھ قائم رہتا ہے، نہ کہ دُوسرے کے ساتھ۔ اسی کی موافقت کرتا ہے نہ کہ دوسرے کی اور اسی کے ساتھ زندہ ہوتا ہے اور دوسروں کے ساتھ مُردہ **صاحبزادہ!** جب تو کلام کرے تو اچھی نیّت سے کلام کر۔ (کہ مقصود حق تعالےٰ کی اطاعت اور مخلوق کو نصیحت کرنا ہو) اور جب خاموش ہو تو خاموش بھی اچھی نیت سے ہو (کہ مقصود فکر و مراقبہ اور کلامِ لایعنی سے پرہیز کرنا ہو) جو عمل سے پہلے نیّت کو مقدم اس کا کوئی عمل نہیں۔ تو اگر کلام کرتا ہے تو اور چُپ ہوتا ہے تو بہر حال گناہ میں ہے کیونکہ تو اپنی نیّت کو درست نہیں کرتا۔ تیرا سکوت اور تیرا کلام دونوں خلافِ سُنّت ہیں کہ حالات کے متغیّر ہونے اور رزق میں تنگی پیش آنے کے وقت ایک نوالہ کی وجہ سے تم حق تعالےٰ پر (غصہ ہو کر لال پیلے بنتے اور) رنگ بدل ڈالتے ہو۔ آبرو میں ذرا سا فرق آنے کے وقت نعمت کا ایک فرد زائل ہونے کی وجہ سے ساری نعمتوں کی ناشکری کرنے لگتے ہو۔ گویا کہ تمہاری ہی حکومت ہے کہ اُس پر حکم چلاتے ہو کہ "یوں کر" اور "یوں مت کر" "ایسا کیوں کیا" اور "یوں کرنا چاہئے تھا"۔ اسی کا نام لعنت اور غصہ اور راندۂ درگاہ ہونا ہے۔ **اے ابنِ آدم** تو کون ہے؟ تیری پیدائش ایک ذلیل پانی سے ہے۔ اپنے رب عزّ و جل کے سامنے تواضع اختیار کر اور اس کے سامنے جُھک جا۔ جب کسی قسم کا تقویٰ نہیں تو نہ حق تعالےٰ کے نزدیک تیری کچھ عزّت ہے اور نہ اس کے

عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ ۞ اَلدُّنْيَا حِكْمَةٌ ۞ وَالْآخِرَةُ كُلُّهَا قُدْرَةٌ **يَا قَوْمِ** عَلَيْكُمْ رُقَبَاءُ ۞ اَنْتُمْ فِي تَوْكِيلِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا عِنْدَكُمْ خَبَرٌ ۞ كُونُوا عُقَلَاءَ ۞ اِفْتَحُوا اَعْيُنَ قُلُوبِكُمْ ۞ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمْ فِي بَيْتِهِ جَمَاعَةٌ ۞ فَلَا يَكُنْ مُبْتَدِئًا بِالْكَلَامِ ۞ بَلْ يَكُونُ كَلَامُهُ جَوَابًا ۞ وَلَا يَسْاَلُ عَمَّا لَا يَعْنِيهِ ۞ اَلتَّوْحِيدُ فَرْضٌ ۞ وَطَلَبُ الْحَلَالِ فَرْضٌ ۞ وَطَلَبُ مَا لَا بُدَّ مِنْهُ مِنَ الْعِلْمِ فَرْضٌ وَالْاِخْلَاصُ فِي الْعَمَلِ فَرْضٌ ۞ وَتَرْكُ الْعِوَضِ عَلَى الْعَمَلِ فَرْضٌ ۞ اُهْرُبْ مِنَ الْفَاسِقِينَ وَالْمُنَافِقِينَ ۞ وَالْتَحِقْ بِالصَّالِحِينَ الصِّدِّيقِينَ ۞ اِذَا اُشْكِلَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ ۞ وَلَمْ تُفَرِّقْ بَيْنَ الصَّالِحِ وَالْمُنَافِقِ ۞ فَقُمْ مِنَ اللَّيْلِ وَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ۞ ثُمَّ قُلْ يَا رَبِّ دُلَّنِي عَلَى الصَّالِحِينَ مِنْ خَلْقِكَ ۞ دُلَّنِي عَلَى مَنْ يَدُلُّنِي عَلَيْكَ ۞ وَيُطْعِمُنِي مِنْ طَعَامِكَ ۞ يَسْقِينِي مِنْ شَرَابِكَ ۞ يُكَحِّلُ عَيْنَ بِنُورِ قُرْبِكَ ۞ وَيُخْبِرُنِي بِمَا رَاٰى عِيَانًا لَا تَقْلِيدًا ۞ اَلْقَوْمُ اَكَلُوا مِنْ طَعَامِ فَضْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞

نیکو کار بندوں کے نزدیک۔ دُنیا تو حکمت کا گھر ہے (کہ ہر شئے کو سبب کے ساتھ وابستہ کیا گیا ہے۔ پس کسی عزت کے لیے تقویٰ کا ہونا لازمی ہے) اور آخرت سرتاپا قُدرت ہے (کہ ہر شئے بلا سبب اور محض قدرت سے ظہور پائے گی) **صاحبو!** تُم پر (فرشتے) نگران مقرر ہیں (جو خفیہ پولیس کی طرح تمہارے قدم قدم کی نگرانی اور ساری حرکتیں قلمبند کرتے رہتے ہیں) تُم حق تعالےٰ کی (شاہی) حراست میں ہو (کہ کہیں جا نہیں سکتے) اور تُم کو کچھ خبر نہیں (کہ کھُلم کھُلا بغاوت کا کیا حشر ہوگا) سمجھ دار بنو، اپنے دلوں کی آنکھیں کھولو۔ جب تُم میں سے کسی شخص کے مکان پر کچھ لوگ مِل کر بھی آئیں تو تُم کو چاہیئے کہ خود گفتگو میں ابتدا، نہ کرو بلکہ چُپ رہو۔ اور جب وہ خود بات کریں تو اس کا کلام جواب بنے۔ اور ایسی بات نہ پوچھے جس سے کوئی فائدہ نہ ہو۔ توحید بھی فرض ہے طلبِ حال بھی فرض ہے۔ اور بقدرِ ضرورت علم کی طلب بھی فرض ہے۔ عمل میں اِخلاص بھی فرض ہے اور عمل پر ہر قسم کے معاوضہ کا چھوڑنا بھی فرض ہے۔ فاسقوں اور منافقوں سے بھاگ اور نیکوکار صدّیقین کے ساتھ لاحق ہو اور جب تجھ پر معاملہ مشتبہ ہو (کہ نیکوکار اور مُنافق میں فرق نہ کر سکے) تو رات کو (تہجّد کے وقت) اُٹھ اور دو رکعت (نفل بہ نیّت حصولِ معرفت) پڑھ۔ اس کے بعد عرض کر کہ "اے میرے پروردگار اپنی مخلوق کے نیکوکار بندوں پر مجھ کو مطلع کر۔ مجھ کو واقف بنا اُس شخص سے جو مجھ کو تیرا راستہ دکھلائے اور مجھ کو تیرے کھانے کھلائے اور تیری شراب (محبت) پلائے اور میرے قلب کی آنکھ میں تیرے قُرب کی روشنی کا سُرمہ لگائے اور مجھ کو ان (مغیبات) سے باخبر کرے جس کو وہ آنکھوں سے دیکھ چکا (اور مشاہدہ سے ایمان لایا) ہے، نہ کہ دوسروں کی تقلید سے۔" اہل اللہ نے حق تعالیٰ کے فضل کا

وَشَرِبُوْا مِنْ شَرَابِ أُنْسِهٖ ، وَشَاهَدُوْا بَابَ قُرْبِهٖ ، لَمْ يَقْنَعُوْا بِالْخَبَرِ بَلْ جَاهَدُوْا وَصَابَرُوْا وَسَافَرُوْا عَنْهُمْ وَعَنِ الْخَلْقِ حَتّٰى صَارَ الْخَبَرُ عِنْدَهُمْ عِيَانًا ، لَمَّا وَصَلُوْا إِلٰى رَبِّهِمْ أَدَّبَهُمْ وَهَذَّبَهُمْ ، وَعَلَّمَهُمُ الْحِكَمَ وَالْعُلُوْمَ ، اِطَّلَعَهُمْ عَلٰى مُلْكِهٖ ، وَعَرَّفَهُمْ أَنْ لَيْسَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ غَيْرُهٗ ، وَلَا مُعْطِيْ غَيْرُهٗ وَلَا مَانِعَ غَيْرُهٗ وَلَا مُحَرِّكَ وَلَا مُسَكِّنَ غَيْرُهٗ وَلَا مُقَدِّرَ وَلَا قَاضِيَ غَيْرُهٗ ، وَلَا مُعِزَّ وَلَا مُذِلَّ غَيْرُهٗ ، وَلَا مُسَلِّطَ وَلَا مُسَخِّرَ غَيْرُهٗ ، وَلَا قَاهِرَ غَيْرُهٗ ، يُرِيْهِمْ مَا عِنْدَهٗ ، فَيَرَوْنَهٗ بِأَعْيُنِ قُلُوْبِهِمْ وَأَسْرَارِهِمْ ، فَلَا يَبْقٰى لِلدُّنْيَا وَمُلْكِهَا عِنْدَهُمْ قَدْرٌ وَلَا وَزْنٌ ،

اَللّٰهُمَّ أَرِنَا كَمَا أَرَيْتَهُمْ مَعَ الْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ ، وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔

يَا قَوْمُ تُوْبُوْا مِنْ تَرْكِكُمُ التَّقْوٰى التَّقْوٰى دَوَاءٌ وَتَرْكُهَا دَاءٌ ، تُوْبُوْا فَإِنَّ التَّوْبَةَ دَوَاءٌ وَالذُّنُوْبَ دَاءٌ ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لِأَصْحَابِهٖ ، أَلَا أُعَلِّمُكُمْ مَا دَاؤُكُمْ وَدَوَاؤُكُمْ فَقَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، فَقَالَ دَاؤُكُمُ الذُّنُوْبُ وَدَوَاؤُكُمُ التَّوْبَةُ ،

کھانا کھایا ہے اُس کے اُنس کی شراب پی ہے اور اُس کے قرب کا دروازہ دیکھ لیا ہے۔ اُنھوں نے محض خبر پر اکتفا نہیں کیا بلکہ (عبادتوں میں) مجاہدہ اور (تکالیف پر) صبر اور اپنے نفوس اور مخلوق سے نظر ہٹا کر رب کی طرف سفر کرتے رہے یہاں تک کہ (کانوں سے سُنی ہوئی) خبر ان کے نزدیک آنکھوں دیکھی بن گئی۔ جب وہ اپنے رب تک پہنچے تو اس نے ان کو ادب سکھایا۔ اور مہذّب بنایا۔ حکمتوں اور علوم کی تعلیم دی۔ اپنی مملکت پر مطلع کیا اور ان کو بتا دیا کہ درحقیقت آسمان اور زمین میں اس کے سوا کوئی نہیں ہے۔ نہ اس کے سوا کوئی دینے والا ہے نہ اس کے سوا کوئی روکنے والا۔ نہ اُس کے سوا کوئی حرکت یا سکون دینے والا ہے نہ اس کے سوا کوئی قضاء وقدر والا، نہ اُس کے سوا کوئی عزت یا ذلت دینے والا ہے۔ نہ کوئی (دشمن کو کسی پر) مسلّط کرنیوالا ہے اور نہ کوئی (کسی کا کسی کو) مسخّر بنانے اور نہ اس کے سوا کوئی زبردست قدرت والا۔ جو (اُمورِ غیبیہ) اس کے پاس ہیں وہ ان کو دکھاتا ہے، کہ یہ ان کو اپنے قلوب اور باطن کی آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں۔ پس ان کے نزدیک دُنیا اور اس کی بادشاہت کی نہ کوئی قدر باقی رہتی ہے نہ منزلت۔ یا اللہ عفو اور عافیت کے ساتھ ہم کو بھی دکھلا دے جو تو نے ان کو دکھلایا ہے۔ اور ہم کو عطا فرما دُنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے

صاحبو! تقوے کو چھوڑ بیٹھنے سے توبہ کرو۔ تقوٰی دوا ہے۔ اور اس کا چھوڑنا مرض ہے۔ توبہ کرو کہ توبہ دوا ہے اور گناہ مرض ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے صحابہؓ سے فرمایا "کیا تم کو نہ بتاؤں کہ کیا چیز تمہاری دوا ہے۔ اور کیا چیز تمہارا مرض ہے؟ انھوں نے عرض کیا کہ ہاں حضرت (ضرور بتلایئے) تب آپؐ نے فرمایا کہ تمہارا مرض تو گناہ ہیں اور انکی دوا توبہ ہے"

اَلذُّنُوْبُ تُمَرِّضُ الْاِيْمَانَ وَالْمُوَاظَبَةُ عَلٰى مَجَالِسِ الذِّكْرِ وَطَاعَةِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ شِفَاءٌ لَّهَا ۔ تُوْبُوْا بِلِسَانِ الْاِيْمَانِ ۔ وَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَلَاحُ تَكَلَّمُوْا بِلِسَانِ التَّوْحِيْدِ ۔ وَالْاِخْلَاصِ وَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَلَاحُ ۔ اِجْعَلُوا الْاِيْمَانَ سِلَاحَكُمْ ۔ عِنْدَ مَجِيءِ الْاٰفَاتِ مِنْ رَّبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ ۔ وَكَانَ يَقُوْلُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ اِبْتِدَاءِ كُلِّ مَجْلِسٍ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ يُكَرِّرُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّيَسْكُتُ عَقِبَ كُلِّ مَرَّةٍ لَحْظَةً ثُمَّ يَقُوْلُ ۔ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَرِضَاءَ نَفْسِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ وَمُنْتَهٰى عِلْمِهٖ وَجَمِيْعَ مَا شَاءَ وَخَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ ۔ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۔ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ۔ وَاحْفَظِ الْاِمَامَ وَالْاُمَّةَ وَالرَّاعِيْ وَالرَّعِيَّةَ ۔

گناہ ایمان کو بیمار (وضعیف) بنا دیتے ہیں اور ذکر خیر اور اطاعتِ حق کے جلسوں پر مداومت رکھنا ان کے لئے شفا ہے۔ بزبانِ ایمان (سچی) توبہ کرو کہ یقیناً فلاح نصیب ہو گی۔ اور بزبانِ توحید واخلاص کلام کرو کہ ضرور تم کو فلاح حاصل ہو گی۔ حق تعالےٰ کی طرف سے مصیبتوں کے آنے کے وقت اپنے ایمان کو ہتھیار بناؤ (یعنی شکوہ و شکایت نہ کرو کہ ان کی اذیّت سے محفوظ رہو گے) حضرت شیخ قدس سرہٗ اپنے ہر وعظ کا افتتاح اس خطبہ سے کیا کرتے تھے" حمد اللہ ہی کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہان کا پالنے والا ہے (اس کلمہ کو تین بار کہتے اور ہر بار فرمانے کے بعد کچھ سکوت کرتے اور پھر یہ کلمات کہتے تھے) اتنی حمد جو اس کی مخلوقات کی شمار اور اس کے عرش کے وزن کی برابر اور اس کے نفس کی خوشنودی اور اس کے علم کی حد کے موافق اور ان تمام چیزوں کی گنتی کے مساوی ہو جو اس کی مشیّت میں داخل ہیں اور جن کو اس نے پیدا کیا اور بنایا اور اُگایا ہے۔ وہ غائب وحاضر کا جاننے والا ہے نہایت رحم فرمانے والا ہے بڑا مہربان ہے۔ بادشاہ ہے۔ غایت درجہ پاک ہے۔ سب پر غالب ہے اور حکمت والا ہے۔ میں صدق دل سے اقرار کرتا ہوں کہ پرستش کے لائق کوئی نہیں مگر اللہ یگانہ کہ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اُسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی حمد۔ وہی جلاتا اور مارتا ہے اور وہ سدا زندہ رہنے والا ہے کہ فنا نہ ہو گا۔ اُسی کے ہاتھ میں ہر قسم کی بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اُسی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔ اور میں صدق دل سے اقرار کرتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندہ اور اس کے رسول ہیں جن کو اُس نے ہدایت اور دینِ برحق عطا فرما کر بھیجا تاکہ اس کو جملہ مذہبوں پر غالب کرے۔ اگرچہ ناگوار گذرے مُشرکوں کو۔ یا اللہ رحمت کاملہ نازل فرما محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر اور حفاظت فرما امام اور اُمّت کی اور پاسبان اور رعیّت کی۔

أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ فِي الْخَيْرَاتِ ۞ اِدْفَعْ شَرَّ بَعْضِهِمْ عَنْ بَعْضٍ اَللّٰهُمَّ وَاَنْتَ الْعَالِمُ بِسَرَائِرِنَا فَاَصْلِحْهَا ۞ وَاَنْتَ الْعَالِمُ بِحَوَائِجِنَا فَاقْضِهَا ۞ وَاَنْتَ الْعَالِمُ بِذُنُوْبِنَا فَاغْفِرْهَا ۞ وَاَنْتَ الْعَالِمُ بِعُيُوْبِنَا فَاسْتُرْهَا لَا تَرَنَا حَيْثُ نَهَيْتَنَا ۞ لَا تَفْقِدْنَا حَيْثُ اَمَرْتَنَا ۞ لَا تُنْسِنَا ذِكْرَكَ ۞ وَلَا تُؤْمِنَّا مَكْرَكَ لَا تُحْوِجْنَا اِلٰى غَيْرِكَ ۞ لَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْغَافِلِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنَا رُشْدَنَا ۞ وَاَعِذْنَا مِنْ شَرِّ اَنْفُسِنَا ۞ اُشْغُلْنَا بِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ۞ اِقْطَعْ عَنَّا كُلَّ قَاطِعٍ يَقْطَعُنَا عَنْكَ ۞ اَلْهِمْنَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ ۞ ثُمَّ يَلْتَفِتُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَيَقُوْلُ ۞ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۞ ثُمَّ يَقُوْلُ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ هٰكَذَا ۞ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا تُبْلِ اَخْبَارَنَا ۞ وَلَا تَهْتِكْ اَسْتَارَنَا وَلَا تُؤَاخِذْنَا بِسُوْءِ اَعْمَالِنَا ۞ لَا تُحْيِنَا فِيْ غَفْلَةٍ وَّلَا تُؤَاخِذْنَا عَلٰى غِرَّةٍ ۞ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا ۞ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۞ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۞
وَاعْفُ عَنَّا
وَاغْفِرْ

سارے نیک کاموں میں ان کے قلوب کو باہم متفق بنا اور ان میں ایک کا شر دُوسرے سے دُور فرما۔ یا اللہ تو ہمارے باطنی حالات سے واقف ہے، پس ان کی اصلاح کر۔ اور تو ہماری حاجتوں سے آگاہ ہے پس ان کو پُورا فرمادے۔ تو ہمارے گُناہوں سے واقف ہے، پس ان کو بخش دے۔ اور تو ہمارے عیوب سے واقف ہے، پس ان کو چھپالے۔ ایسے موقعوں پر ہم کو حاضر نہ دیکھیو جن سے تو ہم کو منع فرما چکا ہے۔ اور ایسے موقعوں سے ہم کو غیر حاضر مت رکھیو جن کا تو ہم کو حکم دے چکا ہے۔ ہم کو اپنی یاد نہ بھلائیو اور ہم کو اپنی سزا سے نڈر نہ کیجیو۔ ہم کو اپنے غیر کا محتاج نہ بنائیو اور ہم کو غفلت والوں میں شامل نہ کیجیو۔ یا اللہ ہماری نیک خیالی ہمارے قلوب میں ڈالدے اور ہم کو ہمارے نفس کے شر سے پناہ دے۔ اپنے ماسوا سے پھیر کر ہم کو اپنے ساتھ مشغول رکھ۔ اور جو قطع کرنے والا ہمارا تعلق تجھ سے قطع کرے اُس کا تعلق ہم سے قطع کردے۔ اپنا ذکر اور اپنا شکر اور اپنی اچھی عبادت ہم کو القا فرما۔ (اس کے بعد آپ داہنی طرف رُخ پھیر کر فرماتے) کوئی معبود نہیں بجز اللہ کے۔ جو اُس نے چاہا (وہ ہو کر رہا) ہم میں نہ زور ہے نہ طاقت مگر اللہ برتر و بزرگ کی مدد سے (اس کے بعد آپ سامنے کے رُخ پر مُنھ کرکے یہی کلمات فرماتے اور پھر بائیں طرف رُخ پھیر کر بھی یہی ارشاد فرماتے اور اس کے بعد یہ کہتے) ہماری خبریں آشکارا نہ فرمائیو۔ ہمارے پوشیدہ (عیوب) کا پردہ نہ اُٹھائیو۔ اور ہماری بداعمالیوں پر ہماری گرفت نہ کیجیو۔ ہماری زندگی غفلت میں نہ گزروا۔ اور ہم کو اچانک مت پکڑیو (کہ توبہ کا بھی وقت نصیب نہ ہو) اے ہمارے پروردگار اگر ہم بھول جائیں یا چُوک جائیں تو ہم سے مؤاخذہ نہ کیجیو۔ اور اے ہمارے پروردگار ہم پر ایسے بوجھ نہ ڈالیو جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے۔ اور اے ہمارے پروردگار ہم سے اتنا بوجھ نہ اُٹھوا جس کی ہم میں سکت نہیں۔ اور ہم کو معاف فرما اور ہماری

لَنَا وَارْحَمْنَا، أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۞ ثُمَّ يَشْرَعُ فِي الْكَلَامِ بِمَا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِهِ مِنْ فُتُوحِ الْغَيْبِ مِنْ غَيْرِ تَقْرِيرٍ وَلَا تَعْبِيَةٍ بِكَلَامٍ، وَفِي النَّادِرِ مِنَ الْمَجَالِسِ يَكُونُ قَدْ حَفِظَ خَبَرًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ كَلِمَةَ حِكْمَةٍ مِنْ كَلَامِ الْحُكَمَاءِ مِنْ جُمْلَةِ مَا يُقْرَأُ عَلَيْهِ، فَيَبْدَأُ بِذِكْرِ ذٰلِكَ تَبَرُّكًا بِهِ وَيَشْرَعُ وَيَبْنِي الْكَلَامَ عَلَيْهِ۔

مغفرت فرما اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا کارساز ہے۔ پس ہماری مدد فرما کافر قوم کے مقابلہ میں۔" اس کے بعد حق تعالیٰ غیبی فتوحات میں سے جو کچھ بھی آپ کی زبان پر جاری فرماتا آپ بلا تقریب اور کسی مضمون کی تمہید کے اس کا وعظ شروع فرما دیتے تھے۔ اور بعض مجالس میں ایسا بھی ہوا کہ جو مضامین آپ پر (من جانب اللہ) الہام کئے جاتے تھے اس میں سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث یا حکماء میں سے کسی شیخ کا کوئی کلمہ آپ محفوظ رکھتے اور تبرکاً اول اس کو ذکر فرماتے اور پھر وعظ شروع کر کے تقریر کو اسی سے متفرع فرماتے تھے۔

اَلْمَجْلِسُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ بُكْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَدْرَسَةِ سَابِعَ جُمَادَى الْآخِرَةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ بَعْدَ كَلَامٍ۔ كُنْ عَاقِلًا وَلَا تَكْذِبْ، تَقُولُ أَنَا خَائِفٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْتَ تَخَافُ مِنْ غَيْرِهِ، لَا تَخَفْ جِنِّيًّا وَلَا إِنْسِيًّا وَلَا مَلَكًا، وَلَا تَخَفْ شَيْئًا مِنَ الْحَيَوَانَاتِ النَّاطِقَةِ وَالصَّامِتَةِ، لَا تَخَفْ مِنْ عَذَابِ الدُّنْيَا وَلَا تَخَفْ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ، وَإِنَّمَا تَخَافُ مِنَ الْمُعَذِّبِ بِالْعَذَابِ، الْعَاقِلُ لَا يَخَافُ لَوْمَةَ لَائِمٍ فِي جَانِبِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، هُوَ أَصَمُّ عَنْ كَلَامِ غَيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، اَلْخَلْقُ كُلُّهُمْ عِنْدَهُ عَجَزَةٌ مَرْضٰى فُقَرَاءُ، هٰذَا وَأَمْثَالُهُ هُمُ الْعُلَمَاءُ الَّذِينَ يُنْتَفَعُ بِعِلْمِهِمْ، الْعُلَمَاءُ بِالشَّرْعِ وَحَقَائِقِ الْإِسْلَامِ هُمْ أَطِبَّاءُ الدِّينِ الْجَابِرُونَ لِكَسْرِهِ، يَا مَنْ قَدِ انْكَسَرَ دِينُهُ تَقَدَّمْ إِلَيْهِمْ حَتّٰى يَجْبُرُوا كَسْرَهُ

ستائیسویں مجلس

(وقت صبح۔ بروز جمعہ۔ ۷ رجمادی الثانی ۵۴۵ھ مدرسہ معمورہ)

عاقل بن اور جھوٹ مت بول۔ تو کہتا تو یہ ہے کہ میں اللہ عزّ وجل سے ڈرتا ہوں، حالانکہ ڈرتا ہے دوسروں سے۔ نہ کسی جن سے ڈر، نہ انسان سے، نہ فرشتہ سے اور نہ کسی جانور ناطق یا غیر ناطق سے۔ نہ دُنیا کے عذاب سے ڈر اور نہ آخرت کے عذاب سے۔ بس ڈرنا تو اسی سے چاہیئے جو عذاب دینے والا ہے (یعنی حق تعالیٰ) عقلمند شخص حق تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت سے ڈرا نہیں کرتا۔ وہ غیر اللہ کی بات سے بہرا ہے (کہ کسی کی بات پر بھی کان نہیں دھرتا) ساری مخلوق اس کے نزدیک (گویا) بے کس اور بیمار اور محتاج ہے۔ یہی شخص اور جن کی بھی اس جیسی حالت ہو اصل علماء ہیں جن کے علم سے نفع پہنچتا ہے۔ جو شریعت اور حقائق اسلام کے عالم ہیں وہ دین کے طبیب ہیں کہ دین کی شکستگی کو جوڑتے ہیں۔ اے وہ شخص جس کا دین شکستہ ہو گیا ہے، ان کی طرف قدم بڑھا تاکہ وہ تیری شکستگی کی بندش

الَّذِیْ اَنْزَلَ الدَّاءَ هُوَ الَّذِیْ یُنْزِلُ الدَّوَاءَ ۞ هُوَ اَعْرَفُ بِالْمَصْلَحَةِ مِنْ غَیْرِهٖ ۞ لَا تَتَّهِمْ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ فِعْلِهٖ نَفْسُكَ اَوْلٰی بِالتُّهَمِ وَاللَّوْمِ مِنْ غَیْرِهَا ۞ قُلْ لَهَا الْعَطَاءُ لِمَنْ اَطَاعَ ۞ وَالْعَصَا لِمَنْ عَصٰی ۞ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْدٍ خَیْرًا سَلَبَهٗ ۞ فَاِنْ صَبَرَ ۞ رَفَعَهٗ وَطَیَّبَهٗ ۞ وَاَعْطَاهُ وَاَقْنَاهُ ۞

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ الْقُرْبَ مِنْكَ بِلَا بَلَاءٍ ۞ اُلْطُفْ بِنَا فِیْ قَضَائِكَ وَقَدَرِكَ ۞ اَكْفِنَا شَرَّ الْاَشْرَارِ وَكَیْدَ الْفُجَّارِ ۞ اِحْفَظْنَا كَیْفَ شِئْتَ وَكَمَا شِئْتَ ۞ نَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۞ نَسْأَلُكَ التَّوْفِیْقَ لِلْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ وَالْاِخْلَاصَ فِی الْاَعْمَالِ اٰمِیْنَ ۞

دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰی اَبِیْ یَزِیْدَ الْبُسْطَامِیِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ ۞ فَبَقِیَ یَنْظُرُ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا ۞ فَقَالَ اَبُوْیَزِیْدَ لَهٗ مَا لَكَ ۞ قَالَ اُرِیْدُ مَوْضِعًا نَظِیْفًا اُصَلِّیْ بِهٖ ۞ فَقَالَ لَهٗ طَهِّرْ قَلْبَكَ وَصَلِّ حَیْثُ شِئْتَ ۞

کریں جس (خدا) نے بیماری اُتاری ہے وہی دوا بھی اُتارتا ہے (پس علاج سے نااُمید مت ہو۔ باقی رہا بیماری میں مُبتلا کرنا تو خاص مصلحت کی وجہ سے ہے اور) وہ مصلحت کو دُوسروں سے زیادہ جانتا ہے۔ تو اپنے رب پر اس کے فعل میں تُہمت مت رکھ (کہ بلاوجہ بیمار بنا دیا) الزامات اور ملامت کے لئے تیرا نفس دُوسروں کی بہ نسبت زیادہ مستحق ہے۔ نفس سے کہدے کہ عطا اُس کے لئے ہے جو اطاعت کرے اور عصا اس کے لئے ہے جو معصیت کرے۔" (پس نہ تو معصیت کرتا نہ امراض کی لاٹھیاں کھاتا) جب اللہ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو (اس کی صحت و دولت) چھین لیتا ہے۔ پس اگر وہ صبر کرتا ہے تو اس کو رفعت بخشتا ہے خوش عیشی نصیب فرماتا۔ عطاؤں سے نوازتا اور سرمایہ عطا فرماتا ہے۔ یا اللہ ہم تجھ سے قرب کا بغیر بلا کے سوال کرتے ہیں۔ اپنی قضاء و قدر میں ہمارے ساتھ شفقت کا برتاؤ کر۔ اور شریروں کی شرارت اور بدکاروں کی مکاری سے ہم کو بچا اور ہماری حفاظت فرما جس طریقہ سے بھی تو چاہے اور جس طرح چاہے۔ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں دین میں اور دُنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت کا۔ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں اعمالِ صالحہ کی توفیق کا اور اعمال میں اخلاص کا۔ ہماری دعا کو قبول فرمالے۔

ایک شخص ابویزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوا اور دائیں بائیں طرف دیکھنے لگا۔ حضرت ابویزید بسطامیؒ نے اس سے فرمایا کہ میاں کیا بات ہے؟ اُس نے کہا کہ "میں صاف سُتھری جگہ ڈھونڈتا ہوں کہ نماز پڑھ لوں۔" تب آپ نے اُس سے فرمایا کہ اپنے قلب کو پاک کر اور جہاں چاہے نماز پڑھ (کہ قلب کے پاک ہونے پر ایسی جگہ بھی نماز پڑھنا لطف سے

لَا یَعْرِفُ الرِّیَاءَ اِلَّا الْمُخْلِصُوْنَ ۞ کَانُوْا فِیْہِ وَتَخَلَّصُوْا مِنْہُ ۞ ھُوَ عَقَبَۃٌ فِیْ طَرِیْقِ الْقَوْمِ ۞ لَا بُدَّ لَھُمْ مِنَ الْعُبُوْرِ عَلَیْھَا ۞ اَلرِّیَاءُ وَالْعُجْبُ وَالنِّفَاقُ مِنْ جُمْلَۃِ سِھَامِ الشَّیْطَانِ الَّتِیْ یَرْمِیْ بِھَا اِلَی الْقُلُوْبِ ۞ اِقْبَلُوْا مِنَ الْمَشَایِخِ وَتَعَلَّمُوْا مِنْھُمُ السَّیْرَ فِی الطَّرِیْقِ الْمُوْصِلِ اِلَی الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ فَاِنَّہٗ طَرِیْقٌ قَدْ سَلَکُوْہُ ۞ سَلُوْھُمْ عَنْ اٰفَاتِ النُّفُوْسِ وَالْاَھْوِیَۃِ وَالطِّبَاعِ ۞ فَاِنَّھُمْ قَدْ قَاسُوْا اٰفَاتِھِمْ ۞ وَعَرَفُوْا غَوَائِلَھُمْ وَمَخَانِتَھُمْ ۞ بَقُوْا فِیْ ذٰلِکَ زَمَانًا ۞ فَبَعْدَ کَمْ وَکَمْ ۞ حَتّٰی غَلَبُوْا عَلَیْہِ وَغَلَبُوْھُمْ وَمَلَکُوْھُمْ ۞ لَا تَغْتَرَّ بِنَفْخِ الشَّیْطَانِ فِیْکَ ۞ وَلَا تَنْھَزِمْ مِنْ سِھَامِ النَّفْسِ ۞ فَاِنَّمَا تَرْمِیْکَ بِسِھَامِہٖ ۞ فَاِنَّہٗ لَا یَقْدِرُ عَلَیْکَ اِلَّا بِطَرِیْقِھَا ۞ شَیْطَانُ الْجِنِّ لَا یَقْدِرُ عَلَیْکَ اِلَّا بِشَیْطَانِ الْاِنْسِ ۞ وَھِیَ النَّفْسُ وَاَقْرَانُ السُّوْءِ ۞ اِسْتَغِثْ بِاللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَاسْتَعِنْ بِہٖ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ الْاَعْدَاءِ فَاِنَّہٗ یُغِیْثُکَ ۞ فَاِذَا وَجَدْتَّہٗ وَرَاَیْتَ مَا عِنْدَہٗ وَحَظِیْتَ بِہٖ ۞ اِرْجِعْ مِنْ عِنْدِہٖ لِاَجْلِ الْعِیَالِ وَالْخَلْقِ ۞ وَخُذْھُمْ

خالی نہیں جو پاک تو ہے مگر صاف ستھری نہیں) ریا کی حقیقت کو مخلص ہی خوب پہچانتے ہیں (کیونکہ اخلاص تو نام ہی ریا کے چھوٹنے کا ہے پس) وہ ریا میں تھے اور اس سے خلاصی پا گئے ہیں۔ ریا اہل اللہ کے راستہ کی ایک گھاٹی ہے جس پر گزرے بغیر ان کو چارہ نہیں۔ ریا اور خود پسندی اور نفاق شیطان کے تیر ہیں جن کو وہ قلوب کی طرف پھینکتا ہے (تاکہ ان کو ہلاک کرے، پس اس سے ڈرنا چاہیئے کہ بزدلی ہے۔ البتہ ان کی زد سے بچنے کی تدبیر کرنی چاہیئے جو کمال شجاعت ہے۔ اور وہ تدبیر صرف مشائخ بتائیں گے) تم مشائخ کا کہنا مانو اور حق تعالیٰ تک پہنچانے والے راستہ میں چلنا ان سے سیکھو، کیونکہ وہ لوگ اس راستہ پر چل چکے ہیں۔ نفس اور خواہش اور طبیعت کی آفتیں انہیں سے پوچھو کہ وہ انکی آفتیں جھیل چکے اور ان کی مضرتوں اور خیانتوں سے آگاہ ہو چکے ہیں۔ وہ زمانۂ دراز تک اس میں مبتلا رہ چکے اور کیا کچھ مدت گزرنے کے بعد ان پر غالب آئے اور ان کے مالک بنے ہیں (اے مخاطب) شیطان نے جو تیرے اندر پھونک ماردی ہے (کہ تو اپنے نفس کو کچھ سمجھنے لگا) اس پر مغرور نہ ہو۔ اور نفس کے تیروں سے شکست مت کھا کہ وہ نفس تجھ پر شیطان کے تیر چلاتا ہے کیونکہ شیطان کو تجھ پر نفس ہی کے راستہ سے قدرت حاصل ہوتی ہے (پس اگر نفس کا چلایا ہوا خود پسندی کا تیر کارگر ہوگیا تو شیطان تجھ پر مسلط ہو کر برباد کئے بغیر نہ چھوڑیگا) نوع جنات کا شیطان نوع انسان کے شیطان کے (یعنی نفس اور بدہم نشینوں کے) واسطہ بغیر تجھ پر قابو نہیں پا سکتا۔ حق تعالیٰ سے فریاد کر، اور ان دشمنوں پر اس سے مدد مانگ کہ وہ ضرور تیری فریاد رسی کریگا۔ پس جب (ان دشمنوں پر فتح پا کر) حق تعالیٰ کو پا جائے، اور جو کچھ وہاں ہے اس کو دیکھ لے اور اس سے بہرہ یاب ہو جائے تو اس کے پاس سے (اس کے) عیال اور مخلوق کی طرف لوٹنا

اِلَيْهِ ۞ قُلْ لَهُمْ اِئْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۞ يُوْسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا ظَفِرَ بِالْمُلْكِ وَالْمُلْكِ قَالَ لِاَهْلِهٖ اِئْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۞ اَلْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ وَفَاتَهُ الْقُرْبُ مِنْهُ دُنْيَا وَاٰخِرَةً ۞ قَالَ عَزَّوَجَلَّ فِيْ بَعْضِ كُتُبِهٖ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنْ فُتُّكَ فَاتَكَ كُلُّ شَيْءٍ ۞ كَيْفَ لَا يَفُوْتُكَ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ وَاَنْتَ مُعْرِضٌ عَنْهُ وَعَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ عِبَادِهٖ ۞ مُؤْذِيًا لَّهُمْ بِقَوْلِكَ وَفِعْلِكَ ۞ مُعْرِضًا عَنْهُمْ بِظَاهِرِكَ وَبَاطِنِكَ ۞ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ ۞ اَذِيَّةُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ نَّقْضِ الْكَعْبَةِ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ خَمْسَ عَشَرَةَ مَرَّةً ۞ اِسْمَعْ وَيْلَكَ يَا مَنْ لَّمْ يَزَلْ يُؤْذِيْ فُقَرَاءَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِهِ الصَّالِحُوْنَ لَهُ الْعَارِفُوْنَ بِهِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ عَلَيْهِ ۞ وَيْلَكَ اَنْتَ عَنْ قَرِيْبٍ مَّيِّتٌ مَّسْحُوْبٌ مُّخْرَجٌ مِّنْ بَيْتِكَ ۞ وَمَالُكَ الَّذِيْ تَفْتَخِرُ بِهٖ مَنْهُوْبٌ لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَرُدُّ عَنْكَ ۞

اَلْمَجْلِسُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ

وَقَالَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِالرِّبَاطِ تَاسِعَ جُمَادَى الْاٰخِرَةِ مِنْ سَنَةِ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ جَاءَ اِلَيْهِ رَجُلٌ ۞ فَقَالَ لَهُ اِنِّيْ اُحِبُّكَ فِي اللهِ عَزَّوَجَلَّ

اور ان کو لے کر اس کی طرف جا۔ ان سے (حضرت یوسفؑ کی طرح) کہہ دے کہ لے آؤ میرے پاس اپنے سارے کنبہ کو۔ یوسفؑ جب ملک و سلطنت سے کامیاب ہو گئے تو انھوں نے اپنے بھائیوں سے فرمایا کہ لے آؤ میرے پاس اپنے سارے کنبہ کو (کہ سب عیش آرام سے گزاریں) بدنصیب وہی ہے جس کو حق تعالےٰ نصیب نہ ہوا۔ اور اس کو دُنیا و آخرت میں اُس کا قُرب ہاتھ نہ آیا۔ حق تعالےٰ نے اپنی ایک کتاب میں فرمایا ہے کہ "اے ابنِ آدم اگر میں تیرے ہاتھ نہ آیا تو کچھ بھی تیرے ہاتھ نہ آیا"۔ اور حق تعالےٰ تیرے ہاتھ سے کیوں نہ جائے جبکہ تو اُس سے اور اس کے ایمان والے بندوں سے رُوگرداں ہے۔ اپنے قول اور فعل دونوں سے ان کا ایذا رساں اور اپنے ظاہر اور باطن دونوں کا رُخ ان سے پھیرے ہوئے ہے جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ "مومن کو ایذا دینا اللہ کے نزدیک کعبہ اور بیت المعمور کو منہدم کرنے سے پندرہ گنا زیادہ گناہ عظیم ہے۔" تجھ پر افسوس اے وہ شخص جو ہمیشہ اللہ کے فقیروں کو ایذائیں پہنچاتا ہے۔ یعنی اللہ پر ایمان لانے والوں اس کے لئے نیک کام کرنیوالوں اس کے پہچاننے والوں اور اس پر توکّل کرنے والوں کو۔ تجھ پر افسوس عنقریب تو مرنیوالا ہے کہ کھینچ کر باہر نکال دیا جائے گا اپنے گھر سے اور تیرا وہ مال جس پر تو گھمنڈ کرتا ہے لُوٹ لیا جائے گا کہ نہ تجھ کو نفع پہنچا سکیگا اور نہ (تکلیف و عذاب کو) روک سکیگا۔

اٹھائیسویں مجلس

(۹ رجمادی الثانیہ ۵۴۵ھ۔ خانقاہ شریف)

جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے مروی ہے ایک شخص آپکی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں اللہ واسطے آپ کے ساتھ محبت

فَقَالَ لَهٗ اِتَّخِذِ الْبَلَاءَ جِلْبَابًا اِتَّخِذِ الْفَقْرَ جِلْبَابًا ۞ لِاَنَّكَ تُرِيْدُ تَتَّصِفُ بِصِفَتِيْ ۞ تَتَّصِفُ بِيْ ۞ لِاَنَّ مِنْ شَرْطِ الْمَحَبَّةِ الْمُوَافَقَةَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا صَدَقَ فِيْ مَحَبَّةِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞ اَنْفَقَ عَلَيْهِ جَمِيْعَ مَالِهٖ ۞ وَاتَّصَفَ بِصِفَتِهٖ وَشَارَكَهٗ فِي الْفَقْرِ ۞ حَتّٰى تَخَلَّلَ بِالْعَبَاءِ ۞ وَافَقَهٗ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا ۞ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً ۞ وَاَنْتَ يَا كَذَّابُ تَدَّعِيْ مَحَبَّةَ الصَّالِحِيْنَ وَتُخْبِيْ عَنْهُمْ دَنَانِيْرَكَ وَدَرَاهِمَكَ وَتُرِيْدُ الْقُرْبَ مِنْهُمْ وَالْمُصَاحَبَةَ لَهُمْ ۞ كُنْ عَاقِلًا ۞ هٰذِهٖ مَحَبَّةٌ كَاذِبَةٌ ۞ اَلْمُحِبُّ لَا يُخْفِيْ عَنْ مَحْبُوْبِهٖ شَيْئًا ۞ وَيُؤْثِرُهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ كَانَ الْفَقْرُ مُلَازِمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفَارِقُهٗ ۞ وَلِهٰذَا قَالَ اَلْفَقْرُ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُّحِبُّنِيْ مِنْ سَيْلِ الْمَاءِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ ۞ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مَا زَالَتِ الدُّنْيَا عَلَيْنَا كَدِرَةً عَسِرَةً مَا دَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فَلَمَّا قُبِضَ صُبَّتِ الدُّنْيَا عَلَيْنَا صَبًّا ۞ فَشَرْطُ حُبِّ الرَّسُوْلِ الْفَقْرُ ۞ وَشَرْطُ حُبِّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ الْبَلَاءُ ۞ عَنْ بَعْضِهِمْ اَنَّهٗ قَالَ وُكِّلَ الْبَلَاءُ بِالْوَلَاءِ ۞ كَيْلَا يَدَّعِيْ مَحَبَّةَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَعَ كِذْبِهٖ وَنِفَاقِهٖ وَرِيَائِهٖ ۞ اِرْجِعْ عَنْ دَعْوَاكَ وَكِذْبِكَ ۞ لَا تُخَاطِرْ بِرَاْسِكَ

رکھتا ہوں، تو آپ نے اس سے فرمایا کہ بلا کو چادر بنالے۔ فقر چادر بنالے"۔ کیونکہ تو میری سی حالت بنانی اور میری کیفیت اختیار کرنی چاہتا ہے (پس جس طرح میں نے فقر و تکلیف کو پسند کیا اسی طرح تو بھی اس کو پسند کر) کیونکہ (محبوب کی) موافقت کرنا محبت کی شرط ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سچے بنے تو انہوں نے اپنا سارا مال آپ پر خرچ کر دیا اور آپ کی سی حالت بنالی۔ اور فقر میں آپ کے شریک ہو گئے یہاں تک کہ صرف ایک عبا سے بدن ڈھانپا ظاہر و باطن اور کھلے اور چھپے ہر طرح آپ کی موافقت کی۔ اور تو اے دروغ گو۔ دعویٰ کرتا ہے دین داروں کے ساتھ محبت کا اور اپنے دینار و درہم ان سے چھپاتا ہے (کہ کہیں کسی کو کچھ دینا نہ پڑے) حالانکہ ان کے قرب اور ان کی مصاحبت کا خواہاں ہے سمجھ دار بن۔ یہ محبت جھوٹی ہے۔ محب اپنے محبوب سے کسی چیز کو بھی نہیں چھپایا کرتا اور اس کو ہر چیز پر ترجیح دیا کرتا ہے۔ افلاس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لگا ہوا تھا کہ جدا نہ ہوتا تھا او اسی لئے آپ نے فرمایا ہے کہ "جس قدر پانی کی رو اپنے منتہیٰ کی طرف دوڑتی ہے اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ فقر اس کی طرف چلتا ہے جو مجھ سے محبت رکھتا ہے"۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "جب تک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں رہے تو ہمیشہ دنیا ہم پر مکدر رہی اور جب آپ کا وصال ہو گیا تو دنیا کا ہم پر موسلادھا مینہ برسنے لگا"۔ پس محبت رسول کی شرط ہے فقر و افلاس اور حق تعالیٰ کی محبت شرط ہے بلا و تکلیف۔ ایک بزرگ سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ "بلا ر ولایت پر تعینات کر دی گئی ہے"۔ تاکہ جھوٹ اور دکھاوے اور نفاق کے ساتھ حق تعالیٰ کی محبت کا دعوے نہ کیا جاسکے۔ تو اپنے دعوے اور جھوٹ سے باز آ۔ اپنی جان کے ساتھ خطرہ کا

إِنْ كُنْتَ جِئْتَ تَصْدُقُ وَإِلَّا فَلَا تُتْعِبْنَا
لَا تَتَبَهْرَجْ عَلَى الصَّيْرَفِيِّ فَإِنَّهُ لَا يَقْبَلُ
مِنْكَ وَيَفْضَحُكَ ۔ لَا تَتَوَلَّعْ بِالْحَيَّةِ وَالسَّبُعِ
فَإِنَّهُمَا يُهْلِكَانِكَ ۔ إِنْ كُنْتَ حَوَّاءً
فَتَقَدَّمْ إِلَى السَّبُعِ ۔ طَرِيقُ الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ يَحْتَاجُ إِلَى الصِّدْقِ ۔ وَيَحْتَاجُ إِلَى
نُورِ الْمَعْرِفَةِ بِهِ ۔ شَمْسُ الْمَعْرِفَةِ
طَالِعَةٌ فِي قَلْبِ الصِّدِّيقِينَ ۔ لَا تَغِيبُ
لَيْلًا وَلَا نَهَارًا ۔
يَا غُلَامُ أَعْرِضْ عَنِ الْمُنَافِقِينَ
الْمُتَعَرِّضِينَ لِمَقْتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
كُنْ عَاقِلًا وَلَا تَقْرُبْ ۔ أَكْثَرُ
أَهْلِ الزَّمَانِ ذِئَابٌ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ
خُذْ مِرْآةَ الْفِكْرِ وَانْظُرْ فِيهَا ۔
وَاسْأَلِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ
يُبَصِّرَكَ بِكَ وَبِهِمْ ۔ إِنِّي قَدْ
خَبَرْتُ الْخَلْقَ وَالْخَالِقَ ۔
فَوَجَدْتُ الشَّرَّ عِنْدَ الْخَلْقِ
وَالْخَيْرَ عِنْدَ الْخَالِقِ اَللّٰهُمَّ
سَلِّمْنَا مِنْ شَرِّهِمْ ۔
وَارْزُقْنِي خَيْرَكَ دُنْيَا
وَآخِرَةً ۔ إِنِّي لَا
أُرِيدُكُمْ لَكُمْ فِي
حِبَالِكُمْ أَفْتِلُ
مَا أَخْذُلُ ۔

معاملہ نہ کر۔ اگر تو (دعوئے محبت میں) سچا بن کر آیا ہے تو آجا ورنہ ہمیں نہ تھکا (ہم کھوٹے کھرے کے پہچاننے والے صراف ہیں، پس) اپنے کھوٹے دینار کو صراف کے سامنے پیش نہ کر کہ وہ اس کو تجھ سے قبول نہ کریگا۔ اور (تیری جعل سازی ظاہر کرکے) تجھکو رُسوا کردیگا۔ (محبتِ خدا اور رسولؐ ایذارساں جانوروں کی طرح خوفناک شئے ہے پس) سانپ اور درندہ کے ساتھ عشق مت بگھار کہ وہ دونوں تجھ کو ہلاک کرڈالیں گے۔ ہاں اگر تو سپیرہ ہے (کہ سانپ کے زہر کا اُتار جانتا ہے) تو بیشک سانپ کی طرف قدم بڑھا اور اگر تجھ میں طاقت ہے (کہ گرفت کو سہار سکتا ہے) تو درندہ کی طرف بے شک بڑھ۔ حق تعالےٰ کے راستہ کو سچائی کی حاجت ہے (کہ طالب صادق ہو) اور اس کی معرفت کے نور کی حاجت ہے (کہ کسی عارف کا دامن پکڑے) معرفت کا آفتاب صدیقین کے قلب میں چمکتا رہتا ہے کہ نہ رات کو چھپتا ہے نہ دن کو۔ **صاحبزادہ** غضبِ خداوندی کے نشانہ بنے ہوئے منافقوں سے اعراض کر۔ عاقل بن اور (ان کے پاس بھی نہ پھٹک) اس زمانہ کے اکثر لوگ درحقیقت بھیڑیئے ہیں کہ ان پر کپڑے ہیں (پس صورت میں تو انسان ہیں اور سیرت میں موذی شیطان) فکر کا آئینہ لے اور اس میں نظر کر (تاکہ اپنی حالت میں غور کرنے سے نفاق و اخلاص کا پتہ چلے) اور اللہ تعالےٰ سے دُعا کر کہ وہ تجھ کو تیرا نفس اور ان منافقوں کو دکھادے۔ میں مخلوق اور خالق دونوں کا تجربہ کرچکا ہوں۔ پس میں نے شر تو مخلوق کے پاس پایا اور خیر و خوبی خالق کے پاس۔ یا اللہ ہم کو ان کے شر سے محفوظ رکھ اور دُنیا و آخرت میں اپنی خوبی مجھ کو نصیب فرما۔ میں تمہارا خواہاں اپنے لئے نہیں ہوں بلکہ تمہارا خواہاں ہوں تمہارے ہی لئے۔ میں تمہاری رسّیوں میں بل دیتا ہوں (کہ تم کو مضبوط و کارآمد بنادوں) میں جو کچھ بھی

مِنْكُمْ شَيْئًا إِلَّا لَكُمْ لَا لِي ۞ عِنْدِي
فِيمَا يَخُصُّنِي غِنًى عَمَّا أَخَذْتُهُ مِنْكُمْ ۞ مَا
عِنْدِي إِلَّا الْكَسْبُ أَوِ التَّوَكُّلُ عَلَى اللهِ
عَزَّ وَجَلَّ ۞ لَا أَنْتَظِرُ مَا تَأْتُونِي بِهِ كَمَا
يَنْتَظِرُكُمْ هٰذَا الْمُنَافِقُ الْمُرَائِي الْمُتَوَكِّلُ
عَلَيْكُمُ النَّاسِي لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ أَنَا مَحَكُّ
أَهْلِ الْأَرْضِ ۞ فَكُونُوا عُقَلَاءَ ۞ وَلَا تَتَبَهْرَجُوا
عَلَيَّ ۞ فَإِنِّي أَعْرِفُ جَيِّدَكُمْ مِنْ رَدِيئِكُمْ
بِتَوْفِيقِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَأْهِيلِهِ لِي ۞ إِنْ
أَرَدْتَ الْفَلَاحَ فَكُنْ سَنْدَانًا لِتَقْضِيبِي ۞
حَتَّى أَقْرَعَ دِمَاغَ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَطَبْعِكَ
وَشَيْطَانِكَ وَأَعْدَائِكَ وَأَقْرَانِكَ السُّوءِ ۞
اِسْتَعِينُوا بِرَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى هٰؤُلَاءِ
الْأَعْدَاءِ ۞ وَالْمَنْصُورُ مَنْ يَصْبِرُ عَلَيْهِمْ ۞
وَالْمَخْذُولُ مَنْ وُكِّلَ إِلَيْهِمْ ۞ الْآفَاتُ
كَثِيرَةٌ وَمُنْزِلُهَا وَاحِدٌ ۞ الْأَمْرَاضُ
كَثِيرَةٌ وَطَبِيبُهَا وَاحِدٌ يَا مَرْضَى النُّفُوسِ
سَلِّمُوا نُفُوسَكُمْ إِلَى الطَّبِيبِ ۞ لَا تَتَّهِمُوهُ
فِيمَا يَفْعَلُ بِكُمْ ۞ فَهُوَ أَرْأَفُ بِكُمْ مِنْكُمْ
عَلَى نُفُوسِكُمْ ۞ اِخْرَسُوا بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا
تُعَارِضُوهُ ۞ وَقَدْ رَأَيْتُمُ الْخَيْرَ كُلَّهُ فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۞ الْقَوْمُ فِي سُكُوتٍ
كُلِّيٍّ وَدَهْشَةٍ كُلِّيَّةٍ ۞ فَإِذَا
تَمَّ لَهُمْ ذٰلِكَ وَ
دَامُوا عَلَيْهِ

تم سے (ہدیہ وغیرہ) لیتا ہوں وہ تمہارے ہی لئے لیتا ہوں (کہ تم کو اجر ونفع ملے) اپنے لئے نہیں لیتا۔ میرے پاس تو اُس (خوانِ توکل میں جو میرے لئے مخصوص ہے اس (روپیہ پیسہ) کی طرف سے جو تم سے لیتا ہوں بے نیازی ہے۔ میرے پاس یا کسب ہے اور یا خدا پر توکل میں تمہاری لائی ہوئی چیزوں کا اس طرح منتظر نہیں رہتا جس طرح یہ ریاکار منافق منتظر رہا کرتا ہے جو تم پر توکل کئے ہوئے اور اپنے خدا کو بھولا ہوا ہے۔ میں باشندگانِ زمین کی کسوٹی ہوں۔ پس سمجھ دار بنو اور ظاہری ٹیپ ٹاپ مجھ کو مت دکھاؤ کہ میں حق تعالیٰ کی توفیق اور اہلیت عطا فرما دینے کی بدولت تمہارے کھوٹے اور کھرے کو خوب پہچانتا ہوں **(اے مخاطب)** اگر تو فلاح چاہتا ہے تو میرے ہتوڑہ کا اہرن بن جا، تاکہ میں تیرے نفس تیری خواہش، تیری طبیعت، تیرے شیطان اور تیرے دشمنوں اور تیرے بدہم نشینوں کا دماغ کچلوں (اور سب کو سیدھا کر دوں) ان دشمنوں کے مقابلہ میں اپنے پروردگار کی مدد چاہو۔ اور مدد اسی کی ہوتی ہے جو ان کے مقابلہ میں جما رہے (کہ پسپا اور مغلوب نہ ہو) اور بے یار و مددگار وہ ہے جو ان کے حوالہ کر دیا جائے (کہ جس طرح چاہیں اس سے کام لیں) آفتیں بہتیری ہیں مگر ان کا نازل کرنے والا ایک ہی ہے امراض بہتیرے ہیں مگر ان کا طبیب ایک ہی ہے۔ اے بیمار نفس والو! اپنے نفوس کو طبیب کے سپرد کرو اور جو کچھ وہ ان کے ساتھ (دوا تلخ اور نشترزنی کا تکلیف دہ) برتاؤ کرے اس میں اس پر الزام مت دھرو۔ (کہ محض ایذا پہنچانے کو ہم پر ظلم کیا) کیونکہ وہ تمہارے نفوس پر تم سے بھی زیادہ شفیق ہے۔ اس کے سامنے بے زبان بنجاؤ۔ اور اس سے معارضہ نہ کرو۔ یقیناً دنیا و آخرت میں پوری بھلائی پاؤ گے۔ اہل اللہ پورے سکوت۔ پوری افسردگی اور پوری مدہوشی میں رہتے ہیں۔ پس جب یہ ان کے لئے کامل ہو جاتا اور اس پر دوام

، طقهم كما ينطق الجمادات يوم القيامة
لا ينطقون الا اذا انطقوه يأخذون الا
اذا اعطوا ؛ لا ينبسطون الا اذا بسطوا ؛
التحقت قلوبهم بقلوب الملائكة ؛
قال الله عز وجل لا يعصون الله ما
امرهم ويفعلون ما يؤمرون ، التحقوا
بالملائكة وزادوا عليهم بالمنزلة ؛
زادوا عليهم بالمعرفة بالله عز وجل والعلم
به ؛ والملائكة غلمانهم واتباعهم
يستفيدون منهم ؛ لان الحكم تصب
في قلوبهم صبا ؛ قلوبهم محروسة من
جميع الآفات ؛ تأتي الى جوارحهم ؛ و
مبانيهم ونفوسهم ؛ اما قلوبهم فلا ؛
ان اردت الوصول الى منازلهم فعليك
بتحقيق الاسلام ؛ ثم ترك الذنوب ما ظهر
منها وما بطن ؛ ثم الورع الشافي ؛ ثم
الزهد في مباح الدنيا وحلالها ؛ ثم
الاستغناء بفضل الله عز وجل ؛ ثم
الزهد في فضله والاستغناء بقربه ؛
واذا صح لك الاستغناء بقربه صب
عليك فضله ؛ وفتح عليك
ابواب اقسامه ؛ باب لطفه
ورحمته ومنته ؛ قبض
عليك الدنيا ثم بسطها الى
نهاية ؛ وهذا

حاصل ہوتا ہے تو حق تعالیٰ ان کو گویائی عطا فرماتا ہے (کہ وہ ناصح و رہبر بنتے ہیں) جس طرح قیامت کے دن جمادات کو گویائی عطا فرمائے گا (کہ زمین بھی بولنے لگے گی) اہل اللہ اسی وقت بولتے ہیں جبکہ بلائے جاتے ہیں اور اسی وقت لیتے ہیں جبکہ دیئے جاتے ہیں اور اسی وقت انبساط حاصل کرتے ہیں جبکہ انبساط میں لائے جاتے ہیں ان کے قلوب فرشتوں کے قلوب سے جا ملے (جن کے حق میں) حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو کچھ حق تعالیٰ ان کو حکم دیتا ہے اس میں وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جس بات کے لئے مامور ہوتے ہیں اس کو بجالاتے ہیں" وہ ملائکہ کے ساتھ لاحق ہوئے اور مرتبہ میں ان سے بھی بڑھ گئے۔ حق تعالیٰ کی معرفت اور اس کے علم میں ملائکہ پر فوقیت لے گئے۔ فرشتے ان کے خادم اور ان کے ملازم ہیں کہ ان سے استفادہ کرتے ہیں۔ کیونکہ حکمتوں کی (موسلادھار بارش) ان کے قلوب پر برسائی جاتی ہے۔ ان کے قلوب جملہ آفتوں سے محفوظ ہیں۔ آفتیں ان کے اعضاء ان کے اجسام اور ان کے نفوس تک آتی ہیں۔ لیکن ان کے قلوب تک نہیں آتیں۔ اگر تو ان کے مرتبہ تک پہونچنا چاہے تو اول حقیقت اسلام حاصل کر۔ اس کے بعد کھلے اور چھپے سارے گناہ چھوڑ پھر کامل احتیاط اختیار کر۔ اس کے بعد دُنیا کی مباح اور حلال چیزوں سے رغبت اُٹھا پھر فضل خداوندی کا غنا حاصل کر (کہ بجز فضل حق کے کسی شئے کی بھی حاجت نہ رہے) اس کے بعد اس کے فضل میں بھی زہد اختیار کر اور اسکے قرب سے تونگری اختیار کر۔ پس جب اسکے قرب کی تونگری میرے لئے صحیح ہوجائے گی تو وہ تجھ پر اپنے فضل کا مینہ برسائے گا اور طرح طرح کے فضل کے دروازے اپنے لُطف اپنی رحمت اور اپنے احسان کا دروازہ تجھ پر کھول دیگا۔ اول دُنیا تجھ پر تنگ فرمائے گا اسکے بعد بے انتہا اس کو فراخ کردے گا۔ یہ (وسعتِ دنیا) اولیاء وصدیقین میں سے

لِآحَادٍ أَفْرَادٍ مِّنَ الْأَوْلِيَاءِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ
لِعِلْمِهِ بِتَقْوَاهُمْ ؛ فَإِنَّهُمْ لَا يَشْتَغِلُوْنَ عَنْهُ
بِشَيْءٍ ؛ وَأَمَّا الْغَالِبُ مِنْهُمْ فَالدُّنْيَا عَنْهُمْ
مَقْبُوْضَةٌ ؛ لِأَنَّهُ يُحِبُّ فَرَاغَهُمْ لَهُ وَ
دُخُوْلَهُمْ عَلَيْهِ وَطَلَبَهُمْ مِنْهُ ؛ وَلَوْ أَعْطَا
هُمُ الدُّنْيَا لَعَلَّهُمْ كَانُوْا يَشْتَغِلُوْنَ بِهَا
عَنْ خِدْمَتِهِ وَيَقْعُدُوْنَ مَعَهَا ؛ هٰذَا
هُوَ الْأَغْلَبُ وَذٰلِكَ نَادِرٌ ؛ وَالنَّادِرُ لَا
يَتَعَلَّقُ عَلَيْهِ حُكْمٌ ؛ نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جُمْلَةِ مَنْ عُرِضَتْ عَلَيْهِ
الدُّنْيَا فَلَمْ يَشْتَغِلْ بِهَا عَنْ خِدْمَتِهِ ؛ لَمْ
يَلْتَفِتْ إِلَى الْأَقْسَامِ مَعَ كَمَالِ الزُّهْدِ
وَالْإِعْرَاضِ بِعُرِضَتْ عَلَيْهِ مَفَاتِيْحُ كُنُوْزِ
الْأَرْضِ فَرَدَّهَا ؛ وَقَالَ رَبِّ أَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا
وَأَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِيْ مَعَ الْمَسَاكِيْنِ ؛
اَلزُّهْدُ نِيَّةٌ صَالِحَةٌ ؛ وَإِلَّا فَمَا
يَقْدِرُ أَحَدٌ أَنْ يَزْهَدَ قِسْمَةً ؛
اَلْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ ثِقَلِ
الْحِرْصِ ؛ لَا يَشْرَهُ وَلَا يَسْتَعْجِلُ
زَهِدَ فِي الْأَشْيَاءِ بِقَلْبِهِ وَ
أَعْرَضَ عَنْهَا بِسِرِّهِ وَاشْتَغَلَ
بِمَا أُمِرَ بِهِ ؛
وَعَلِمَ أَنَّ
قِسْمَهُ لَا
يَفُوْتُهُ

کسی کسی کے لئے ہوتی ہے۔ اس لئے کہ حق تعالیٰ ان کے تقوے سے واقف ہے پس جانتا ہے کہ) وہ کسی چیز میں بھی مشغول ہوکر اسکو نہیں چھوڑ سکتے (پس دنیا بکثرت دینا اُن کے لئے مضر نہیں) باقی اکثر اولیاء کی یہی حالت ہوتی ہے کہ دُنیا ان سے سمیٹ لیجاتی ہے کیونکہ اسکو ان کا اپنے ہی لئے فارغ۔ اپنے ہی دربار میں حاضر اور اپنا ہی طالب بنائے رکھنا پسند آتا ہے پس ان کو مال و منال عطا نہیں فرماتا) اگر ان کو دُنیا عطا فرمادے تو شاید وہ اسکے شغل میں اسکی خدمت سے غافل ہوجائیں اور دنیا ہی کے ساتھ بیٹھ رہیں یہ قاعدہ تو اکثر ہے اور وہ نادر ہے اور نادر کیساتھ حکم کا تعلق نہیں ہوتا (اس لئے عام طور پر یہی حکم لگایا جاتا ہے کہ طالب حق کے لئے فقر اور تنگدستی لازمی ہے) ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اُن ہی میں سے ہیں جن پر دنیا پیش کی گئی مگر اُنھوں نے خدا کی خدمت کو چھوڑ کر اسمیں مشغول ہونا پسند نہ کیا۔ کمال زہد اور اعراض کیوجہ سے مقسوم کی طرف بھی توجہ نہ کی۔ آپ پر روئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں پیش کی گئیں تو آپ نے ان کو واپس کردیا اور فرمایا کہ اے میرے رب مجھ کو مسکین بناکر زندہ رکھ اور مسکین ہی ہونے کی حالت میں موت دے اور مساکین ہی کے ساتھ میرا حشر فرما۔
زہد درحقیقت عمدہ نیت کا نام ہے (کہ دل میں کسی شے کی رغبت نہ ہو اور جو کچھ لے وہ تعمیل خداوندی کی نیت سے لے) ورنہ اپنے مقسوم سے زہد اختیار کرنے پر کوئی بھی قادر نہیں ہے (زاہد بھی لیتے ہیں اور حریص بھی مگر نیت کا فرق ہے کہ) مومن حرص کی گرانی سے راحت میں رہتا ہے نہ طمع کرتا ہے نہ جلدی مچاتا ہے اپنے دل سے تمام چیزوں میں بے رغبت اور اپنے باطن کے ساتھ ان سے روگرداں بنتا اور حکم خداوندی کی تعمیل میں مشغول رہتا ہے۔ اور جانتا ہے کہ اسکا مقسوم اس کے ہاتھ سے جا نہ سکے گا پس اسکا

فَلَمْ يَطْلُبْهُ ؞ تَرَكَ الْأَقْسَامَ تَعْدُوْا خَلْفَهٗ وَتَذِلُّ وَتَسْأَلُهٗ قَبُوْلَهَا ؞

يَا غُلَامُ تَحْتَاجُ إِلَى إِيْمَانٍ يُسَيِّرُكَ فِيْ طَرِيْقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؞ وَإِلَى إِيْقَانٍ يُثَبِّتُكَ فِيْهَا ؞ تَحْتَاجُ فِيْ أَوَّلِ سُلُوْكِكَ فِيْ هٰذَا الطَّرِيْقِ إِلَى هِمْيَانٍ ؞ وَفِيْ آخِرِهٖ إِلَى إِيْمَانٍ ؞ بِخِلَافِ طَرِيْقِ مَكَّةَ ؞ بَعْضُهُمْ قَالَ طَرِيْقُ مَكَّةَ يَحْتَاجُ إِلَى إِيْمَانٍ وَهِمْيَانٍ وَهٰذِهِ الطَّرِيْقُ الَّتِيْ قَدْ أَشَرْتُ إِلَيْهَا تَحْتَاجُ إِلَى هِمْيَانٍ وَإِيْمَانٍ بِدَايَةً وَنِهَايَةً ؞

عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَنَّهٗ أَوَّلُ مَا طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ عَلٰى وَسَطِهٖ هِمْيَانٌ فِيْهِ خَمْسُمِائَةِ دِيْنَارٍ ؞ يُنْفِقُ مِنْهُ وَيَتَعَلَّمُ وَيَدُقُّ عَلَيْهِ بِيَدِهٖ وَيَقُوْلُ ؞ لَوْلَاكَ لَتَمَنْدَلُوْا بِنَا ؞ فَلَمَّا حَصَلَ لَهُ الْعِلْمُ وَعَرَفَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ أَنْفَقَ مَا بَقِيَ مَعَهٗ عَلَى الْفُقَرَاءِ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ ؞ وَقَالَ لَوْ أَنَّ السَّمَاءَ حَدِيْدٌ لَا تُمْطِرُ وَالْأَرْضَ صَخْرٌ لَا تُنْبِتُ وَاهْتَمَمْتُ بِرِزْقِيْ فِي الطَّلَبِ إِنِّيْ كَافِرٌ ؞

طالب نہیں بنتا۔ جو چیزیں اس کے مقسوم میں ہیں انکو چھوڑ دیتا ہے کہ وہ اس کے پیچھے دوڑتی اور عاجزانہ درخواست کرتی ہیں کہ ہمکو قبول کر لو۔ **صاحبزادہ** تجھ کو اول ایمان کی ضرورت ہے جو تجھ کو حق تعالیٰ کے راستہ میں چلائے اور پھر ایقان کی حاجت ہے جو تجھ کو اس راستہ میں ثابت قدم رکھے کیونکہ یقین کے بغیر محض سُنی سُنائی باتوں کے مان لینے سے اُلٹے پاؤں لوٹ آنیکا اندیشہ ہے۔ اس راستہ (طریقت) میں چلنے کی ابتدائی حالت میں تجھ کو ضرورت ہے ہمیانی (یعنی زرومال) کی (کہ کہیں بے زری اور تنگدستی متوحش بناکر راہزنی نہ کرے) اور آخر میں جاکر تجھکو ضرورت ہے ایمان کی (کہ ایمان پختہ ہوجانے پر فقر مضر نہیں بلکہ فخر ہے) بخلاف مکہ کے راستہ کے (جس کو سفر حج کہتے ہیں) کہ وہاں ابتدا میں ضرورت ہے ایمان کی (کہ اسکے بغیر نہ حج فرض ہوتا ہے اور نہ توفیق سفر ہوتی ہے) اور بعد میں ضرورت ہے ہمیانی (یعنی زرومال) کی (کہ جب زادراہ آجائے تو سفر کا تہیہ ہو) اور اس راستہ میں جسکی طرف میں اشارہ کرچکا ہوں ابتدا میں ضرورت ہے ہمیانی کی اور انتہا میں ایمان کی۔ سفیان ثوریؒ سے منقول ہے کہ ابتداء طالب علمی میں ان کی کمر پر ایک ہمیانی تھی جس میں پانچ سو دینار تھے۔ اس میں سے خرچ کرتے اور علم پڑھتے اور اس پر اپنا ہاتھ مار کر یوں فرمایا کرتے تھے کہ اگر تو نہ ہوتی تو لوگ ہم کو رومال بنا لیتے (کہ ان کے پس خوردہ سے پیٹ بھرنے پر ہماری نظر رہتی اور پڑھنا پڑھانا خاک نہ ہوتا، پس جب ان کو علم حاصل ہوگیا اور عارفِ حق بن گئے تو جو کچھ ان کے پاس بچ رہا تھا سب ایک ہی دفعہ میں فقیروں پر خرچ کر دیا اور فرمایا کہ اگر آسمان لوہا بن جائے کہ ایک بوند بھی نہ برسائے اور زمین پتھر ہو جائے کہ ایک دانہ بھی نہ اُگائے اس پر بھی اگر میں اپنے رزق کی طلب کا فکر و اہتمام کروں تو میں کافر ہوں (کہ روزی رساں کے سچے وعدہ پر اعتماد نہ رکھا

عَلَيْكَ بِالْكَسْبِ وَالتَّعَلُّقِ بِالسَّبَبِ إِلَى أَنْ تَقْوَى إِيمَانُكَ ۞ ثُمَّ انْتَقِلْ مِنَ السَّبَبِ إِلَى الْمُسَبِّبِ ۞ اَلْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اِكْتَسَبُوا وَاقْتَرَضُوا وَتَعَلَّقُوا بِالْأَسْبَابِ فِي أَوَّلِ أَمْرِهِمْ ۞ وَفِي الْآخِرِ تَوَكَّلُوا جَمَعُوا بَيْنَ الْكَسْبِ وَالتَّوَكُّلِ بِدَايَةً وَنِهَايَةً ۞ شَرِيعَةً وَحَقِيقَةً ۞

يَا مَحْرُومُ لَا تَخْلُ مِنْ يَدِكَ الْكَسْبَ فِي التَّوَكُّلِ عَلَى مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ وَتُكْدِي مِنْهُمْ ۞ فَتَكْفُرُ نِعْمَةَ الْأَقْدَارِ فَيَمْقُتُكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَيُبْعِدُكَ ۞ تَرْكُ الْكَسْبِ وَالْكُدْيَةِ مِنَ النَّاسِ عُقُوبَةٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لِلْعَبْدِ ۞ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا أَزَالَ مُلْكَهُ عَاقَبَهُ بِأَشْيَاءَ مِنْ جُمْلَتِهَا الْكُدْيَةُ مِنَ النَّاسِ ۞ كَانَ فِي أَيَّامِ مَمْلَكَتِهِ يَكْتَسِبُ وَيَأْكُلُ ۞ فَلَمَّا ضَيَّقَ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ مِنْ مَمْلَكَتِهِ وَضَيَّقَ عَلَيْهِ طُرُقَ الْأَرْزَاقِ حَتَّى أَكْدَى مِنَ النَّاسِ ۞ وَكَانَ سَبَبُ ذٰلِكَ عِبَادَةَ امْرَأَةٍ فِي بَيْتِهِ تِمْثَالًا أَرْبَعِينَ يَوْمًا ۞ فَبَقِيَ فِي الْعُقُوبَةِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ۞ يَوْمٌ بِيَوْمٍ ۞ اَلْقَوْمُ لَا فَرْحَةَ لِغَمِّهِمْ وَلَا وَضْعَ لِحِمْلِهِمْ ۞ لَا قَرَارَ لِعُيُونِهِمْ ۞ لَا سَلْوَةَ لِمُصَابِهِمْ حَتّٰى يَلْقَوْا رَبَّهُمْ عَزَّوَجَلَّ

(اے مخاطب) اپنے ایمان کے قوی ہونے تک تو کسب کرنا اور سبب کے ساتھ تعلق رکھنا لازمی سمجھ۔ اسکے بعد (جب ایمان قوی ہو جائے تو) سبب سے خالق سبب کی طرف منتقل ہو جا (کہ جس خدا نے اسباب پیدا کیے ہیں وہ بلا سبب بھی دے سکتا ہے) انبیا علیہم السلام نے اپنی ابتدائی حالت میں کسب بھی کیا۔ قرض بھی لیا اور اسباب کے ساتھ تعلقات بھی رکھے اور آخر میں (سب کو چھوڑ کر) توکل اختیار کیا۔ پس ابتداءً وانتہاءً بربنائے شریعت و طریقت کسب اور توکل دونوں کے جامع بنے۔

اے بدنصیب لوگوں کے مال و متاع پر بھروسہ رکھ کر کہ اُن سے بھیک مانگنے لگے محنت مزدوری کو اپنے ہاتھ سے مت چھوڑ، کہ (جسمانی) طاقتوں کی نعمت کا ناشکر بن جائیگا پس (اس کی سزا میں) حق تعالیٰ تجھ پر ناراض ہوگا اور تجھ کو دور پھینک دیگا۔ کسب کا چھوڑنا اور لوگوں سے بھیک مانگنا بندہ کے لئے حق تعالیٰ کا عذاب ہے۔ سلیمانؑ کی سلطنت جب حق تعالیٰ نے زائل کی تو ان کو چند قسم کی سزائیں دیں۔ منجملہ انکے لوگوں سے بھیک مانگنا بھی تھا۔ اپنی سلطنت کے زمانہ میں آپ کسب کر کے کھاتے تھے پس جب حق تعالیٰ نے ان پر تنگی فرمائی تو ان کو ان کی مملکت سے باہر کر دیا اور چالیس دن تک رزق کے راستے ان پر تنگ رکھے (کہ نوبت سوال کی پہنچ گئی) اور اسکا سبب ایک عورت کا آپکے مکان میں چالیس دن تک ایک مورت کی پرستش کرتے رہنا تھا (جس کی آپ کو خبر نہ تھی مگر شانِ نبوت کے سبب اتنی ہی بات عتاب کے لئے کافی تھی کہ خبر کیوں نہ لی۔ پس اُس کی بت پرستی کے ایک ایک دن کا بدلہ آپ کی سزا کا ایک ایک دن قرار پایا۔

اہل اللہ جبتک اپنے رب سے جا نہ ملیں انکے غم کو خوشی نصیب ہے۔ نہ انکے بوجھ کو (سر سے) اُترنا۔ نہ اُن کی آنکھوں کو ٹھنڈک اور نہ انکی

وَلِقَاؤُهُمْ عَلٰى ضَرْبَيْنِ ۝ لِقَاءٌ فِي الدُّنْيَا
لِقُلُوْبِهِمْ وَاَسْرَارِهِمْ وَهُوَ نَادِرٌ ۝ وَلِقَاءٌ فِي
الْاُخْرٰى ۝ اِذَا لَقُوْا رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ جَاءَهُمُ
الْهَنَاءُ وَالْفَرَحُ اَمَّا قَبْلَ هٰذَا فَمَصَائِبُهُمْ دَائِمَةٌ
وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بَعْدَ كَلَامِ النَّفْسِ
يَا غُلَامُ اِمْنَعْهَا الشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ وَ
اَطْعِمْهَا طَعَامًا طَاهِرًا لَا يَكُوْنُ نَجِسًا ۝ اَلطَّاهِرُ
اَلْحَلَالُ وَالْحَرَامُ النَّجِسُ ۝ ثُمَّ قَالَ غَذِّهَا
مِنَ الْحَلَالِ حَتّٰى لَا تَبْطَرَ وَتَشْمَخَ وَتُسِيْئَ الْاَدَبَ
اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنَا بِكَ حَتّٰى نَعْرِفَكَ اٰمِيْنَ ۝

اَلْمَجْلِسُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِالْمَدْرَسَةِ حَادِيْ عَشَرَ
جُمَادَى الْاٰخِرَةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ
قَالَ مَنْ تَزَعْزَعَ لِغَنِيٍّ طَلَبًا لِمَا فِيْ يَدَيْهِ
ذَهَبَ ثُلُثَا دِيْنِهِ ۝ اِسْمَعُوْا يَا مُنَافِقُوْنَ ۝
هٰذَا لِمَنْ تَزَعْزَعَ لِلْاَغْنِيَاءِ فَكَيْفَ مَنْ صَلّٰى وَ
صَامَ وَحَجَّ لَهُمْ وَقَبَّلَ اَعْتَابَهُمْ يَا مُشْرِكِيْنَ
بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا عِنْدَكُمْ مِنْهُ وَلَا مِنْ
رَّسُوْلِهٖ خَبَرٌ ۝ اَسْلِمُوْا وَتُوْبُوْا وَاَخْلِصُوْا
فِي التَّوْبَةِ ۝ حَتّٰى يَبْرَأَ اِيْمَانُكُمْ وَ
وَيَتَرَعْرَعَ اِيْقَانُكُمْ ۝ وَيَنْشُرَ
تَوْحِيْدُكُمْ فَتَصْعَدَ فُرُوْعُهٗ
اِلَى الْعَرْشِ ۝

مصیبت کو تسلی ۔ اور ان کے (حق تعالیٰ سے) ملنے کی دو صورتیں ہیں ۔ ایک دُنیا میں ملنا اپنے قلوب اور باطن سے اور یہ تو شاذ و نادر ہے اور دوسرا (مرنے کے بعد) آخرت میں ملنا (جو عام اولیاء کو نصیب ہوگا) جب وہ اپنے رب سے جا ملیں گے تب راحت و خوشی ان کو حاصل ہوگی ۔ لیکن اس سے پہلے تو ان کی مصیبت ہر وقت ہی کی ہے (پھر نفس کے متعلق کچھ گفتگو کی اور اس کے بعد فرمایا) صاحبزادہ نفس کو خواہشات اور لذتوں سے باز رکھ اور اس کو پاکیزہ کھانا کھلا جو نجس نہ ہو ۔ پاکیزہ تو حلال ہے اور حرام نجس ہے ۔ (اس کے بعد آپ نے فرمایا) کہ اس کو حلال کی غذا دے تاکہ وہ نہ تکبر کرے نہ اترائے اور نہ بے ادب بنے ۔ یا اللہ ہم کو اپنی معرفت بخش تاکہ ہم تیرے عارف بن جائیں ۔ آمین ۔

اُنتیسویں مجلس

(۱۱ رجمادی الثانیہ ۵۴۵ھ ۔ مدرسہ معمورہ)

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ "جو شخص کسی مالدار (کی تعظیم) کے لئے اس مال کی خواہش میں جو اس کے ہاتھ میں ہے اپنی جگہ سے ہلا تو اس کا دو تہائی دین جاتا رہا"۔ سُن لو اے منافقو ۔ یہ اُس شخص کے لئے ہے جس نے مالداروں کے لئے حرکت کی ۔ پھر کیا پوچھنا اس کا نماز روزہ اور حج بھی انہیں کے لئے ہو اور ان کی چوکھٹوں کو چومتا ہے ۔ اے شریک خدا قرار دینے والو (کہ مالداروں کو خدا کی طرح حاجت روا اور مستحق صوم و صلوٰۃ سمجھتے ہو) تمہیں حق تعالیٰ اور اس کے رسول کی مطلق خبر نہیں ۔ مسلمان بنو اور توبہ کرو اور توبہ میں اخلاق کی شان حاصل کرو تاکہ تمہارا ایمان تندرست اور تمہارا ایقان قوی ہو جائے اور تمہاری توحید کو نشو و نما حاصل ہو کر اس کی شاخیں عرش تک

يَا غُلَامُ إِذَا تَرَبَّى إِيمَانُكَ وَصَعِدَتْ
شَجَرَتُهُ ۞ أَغْنَاكَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ عَنْكَ وَ
عَنِ الْخَلْقِ يُغْنِيكَ عَنْ كَسْبِكَ وَعَنِ اكْتِسَابِكَ
اَلْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ يُشْبِعُ نَفْسَكَ وَقَلْبَكَ وَ
سِرَّكَ ۞ يُوقِفُكَ عَلَى بَابِهِ وَيُغْنِي فَقْرَكَ
بِذِكْرِهِ وَقُرْبِهِ وَالْأُنْسِ بِهِ ۞ وَلَا تُبَالِي
بِمَنْ أَكَلَ مِنَ الدُّنْيَا وَاشْتَغَلَ بِهَا ۞ لَا
تُبَالِي بِمَنْ هِيَ فِي يَدِهِ ۞ فَتَصِيرُ رُؤْيَتُكَ
لَهُ رَحْمَةً وَكُلْفَةً وَظُلْمَةً ۞ يَا مَنْ يَدَّعِي
الْعِلْمَ وَيَطْلُبُ الدُّنْيَا مِنْ أَبْنَائِهَا وَيَذِلُّ لَهُمْ
قَدْ أَضَلَّكَ اللّٰهُ عَلَى عِلْمٍ ۞ ذَهَبَتْ بَرَكَةُ
عِلْمِكَ ۞ ذَهَبَ لُبُّهُ وَبَقِيَ قِشْرُهُ ۞ وَأَنْتَ يَا
مَنْ يَدَّعِي الْعِبَادَةَ وَقَلْبُهُ يَعْبُدُ الْخَلْقَ وَ
يَخَافُهُمْ وَيَرْجُوهُمْ ۞ ظَاهِرُ عِبَادَتِكَ لِلّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَبَاطِنُهَا لِلْخَلْقِ ۞ كُلُّ طَلَبِكَ
وَهِمَّتِكَ لِمَا بِأَيْدِيهِمْ مِنَ الدِّرْهَمِ وَ
الدِّينَارِ وَالْحُطَامِ ۞ تَرْجُو حَمْدَهُمْ وَثَنَاءَهُمْ
وَتَخَافُ مَنْعَهُمْ وَتَرْجُو عَطَاءَهُمْ ۞ بِكَثْرَةِ
تَمَادِيكَ وَتَخَادُعِكَ وَلِينِ كَلَامِكَ
عَلَى أَبْوَابِهِمْ وَيْلَكَ أَنْتَ مُشْرِكٌ
مُنَافِقٌ مُرَائِي مُدَاخِلٌ زِنْدِيقٌ
وَيْلَكَ عَلَى مَنْ تَتَبَهْرَجُ ۞ عَلَى
مَنْ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ
وَمَا تُخْفِي
الصُّدُورُ ۞

جاچڑھیں۔ صاحبزادہ۔ جب تیرا ایمان پرورش پا جائے گا اور اس کا درخت اونچا چڑھ جائے گا تو حق تعالیٰ تجھ کو خود تجھ سے اور ساری مخلوق سے بے نیاز بنا دے گا۔ تجھ کو تیرے کسب واکتساب سے بے پروا کر دے گا۔ حق تعالیٰ تیرے نفس تیرے قلب اور تیرے باطن کا پیٹ بھر دے گا۔ تجھ کو اپنے آستانہ پر کھڑا کر لے گا۔ اور تیرے فقر کو اپنے ذکر اور اپنے قرب اور اپنے ساتھ اُنس کی تونگری بخشے گا۔ پھر تجھ کو پروا نہ رہے گی کہ کون دنیا کو کھاتا اور اسمیں مشغول رہتا ہے۔ تو پروا نہ کرے گا کہ دُنیا کس کے ہاتھ میں جاتی ہے۔ اب تیرا اس (دُنیادار) کو دیکھنا (اس کے مال کی حرص میں نہ ہوگا بلکہ) بطور شفقت اور کُلفت اور ظلمت ہوگا (کہ افسوس کس تاریکی میں مبتلا ہے)، اے وہ شخص جو علم کا دعوےٰ کرتا اور دُنیاداروں سے دُنیا کا طالب بنتا اور ان کے سامنے عاجزی کرتا ہے حق تعالےٰ نے تجھ کو علم دے کر گمراہ بنا دیا کہ تیرے علم کی برکت جاتی رہی۔ اُس کا مغز جاتا رہا اور پوست باقی رہ گیا اور اے وہ شخص جو عبادت کا دعویٰ کرتا اور اس کا قلب مخلوق کی پرستش کرتا رہا اور انہیں سے ڈرتا اور انہیں سے توقع رکھتا ہے۔ تیری عبادت ظاہراً تو اللہ تعالےٰ کے لئے ہے اور باطن میں مخلوق کے لئے۔ تیری ساری طلب اور سارا فکر وہی درہم و دینار اور مال و اسباب ہے، جو ان کے ہاتھوں میں ہے تو ان کی تعریف و توصیف کا آرزومند رہتا اور ان کی مذمت و بے رُخی سے ڈرتا ہے۔ تو خائف ہے ان کے ہاتھ روک لینے سے اور متوقع ہے ان کی بخشش کا (جس کی علامت یہ ہے کہ) تو اکثر ان کے دروازوں پر پڑا رہتا اور چاپلوسی کرتا اور نرم و میٹھی باتیں بناتا رہتا ہے۔ تجھ پر افسوس کہ تو مشرک ہے۔ منافق ہے۔ ریاکار ہے۔ بددین ہے اور زندیق ہے۔ تجھ پر افسوس ہے ملمّع کاری کی بھڑک کس پر پیش کر رہا ہے کیا اس ذات پر جو آنکھوں کی خیانت اور سینوں کے راز سے آگاہ ہے؟

وَيْلَكَ تَقِفُ فِي الصَّلٰوةِ وَتَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ؛ وَاَنْتَ تَكْذِبُ فِي قَوْلِكَ ؛ اَلْخَلْقُ فِي قَلْبِكَ اَكْبَرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ؛ تُبْ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَعْمَلْ حَسَنَةً لِغَيْرِهٖ ؛ لَا لِلدُّنْيَا وَلَا لِلْاٰخِرَةِ كُنْ مِمَّنْ يُّرِيْدُ وَجْهَهٗ ؛ اَعْطِ الرُّبُوْبِيَّةَ حَقَّهَا لَا تَعْمَلْ لِلْحَمْدِ وَالثَّنَاءِ ؛ لَا لِلْعَطَاءِ وَلَا لِلْمَنْعِ ؛ وَيْحَكَ رِزْقُكَ لَا يَزِيْدُ وَلَا يَنْقُصُ ؛ مَا قَدْ قَضٰى عَلَيْكَ مِنَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ لَا بُدَّ مِنْ مَّجِيْئِهٖ ؛ فَلَا تَشْتَغِلْ بِشَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ وَاشْتَغِلْ بِطَاعَتِهٖ ؛ قَلِّلْ حِرْصَكَ وَقَصِّرْ اَمَلَكَ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ نَصْبَ عَيْنَيْكَ ؛ وَقَدْ اَفْلَحْتَ ؛ عَلَيْكَ بِمُوَافَقَةِ الشَّرْعِ فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِكَ **يَا قَوْمُ** اَلَيْسَ قَدْ بَقِيَ عِنْدَكُمْ مِنْ مُّوَافَقَةِ الشَّرْعِ قَدْ تَرَكْتُمُوْهُ مِنْ اَيْدِيْ ظَوَاهِرِكُمْ وَبَوَاطِنِكُمْ وَتَبِعْتُمْ نُفُوْسَكُمْ وَاَهْوِيَتَكُمْ وَاغْتَرَرْتُمْ بِحِلْمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَنْكُمْ يَوْمًا بَعْدَ يَوْمٍ ؛ يَرْفَعُ الْعَذَابَ وَالنَّكَالَ عَنْكُمْ ؛ وَفِي الْاٰخِرَةِ يُنْزِلُهٗ عَلَيْكُمْ مِّنْ جَمِيْعِ جِهَاتِكُمْ ؛ يَاْخُذُكَ وَيَبْطِشُ بِكَ ؛ ثُمَّ يَجِيْئُكَ الْمَوْتُ وَالنُّزُوْلُ اِلَى الْقَبْرِ ؛ فَتَلْقٰى ضِيْقَهٗ وَعَذَابَهٗ ؛ فَتَبْقٰى فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؛ ثُمَّ يُعَادُ اِلَيْكَ بُنْيَتُكَ ؛ وَتُحْشَرُ اِلَى الْعَرْضِ الْاَكْبَرِ ؛ فَتُحَاسَبُ عَلَى الذَّرَّاتِ وَعَلٰى جَمِيْعِ مَا عَمِلْتَ فِي السَّاعَاتِ ؛ تُسْاَلُ عَنِ الْقَلِيْلِ وَالْكَثِيْرِ ؛ اَنْتَ صَنَمٌ بِلَا رُوْحٍ جِلْدٌ يَابِسٌ بِلَا مَعْنًى وَلَا

تجھ پر افسوس ہے کہ نماز میں کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہے ! کہ اللہ سب سے برتر ہے) حالانکہ تو اپنے قول میں جھوٹا ہے ۔ (کیونکہ) مخلوق تیرے قلب میں حق تعالیٰ سے برتر ہے ۔ اللہ سے توبہ کر۔ اور کوئی نیکی اس کے سوا کسی کے لئے مت کر نہ دُنیا کے لئے اور نہ آخرت کے لئے ۔ اُس گروہ میں سے بن جو اسی کی ذات کے طالب ہیں ۔ ربوبیت کا حق ادا کر ۔ کوئی عمل نہ حمد و ثنا کیلئے کر نہ عطا و منع کے لئے تجھ پر افسوس ہے ۔ تیرا رزق نہ کم ہو سکتا ہے نہ زیادہ ۔ بھلائی اور بُرائی جو کچھ تیرے لئے مقدر ہو چکی ہے اس کا آنا ضروری ہے پس جس چیز سے فراغت ہو چکی اسمیں مشغول مت ہو اور حق تعالےٰ کی طاعت میں مشغول ہو ۔ اپنی حرص کو کم کر اور اُمید کو کوتاہ ۔ اور موت کو ہر وقت نظر کے سامنے رکھ یقیناً فلاح پائے گا اپنی ساری حالتوں میں شریعت کی موافقت کو ضروری سمجھ ۔ **صاحبو** ۔ کیا شریعت کی کسی قسم کی موافقت تمہارے نزدیک باقی نہیں رہی ؟ تم اس کو چھوڑ چکے اپنے ظاہر اور باطن دونوں کے ہاتھوں سے ۔ اور پیچھے لگ لئے اپنے نفسوں اور اپنی خواہشوں کے ۔ اور حق تعالےٰ کی دن بدن بُردباری سے دھوکا کھایا ۔ وہ عذاب اور سزا کو تم سے (دُنیا میں) اُٹھاتے ہوئے ہے اور آخرت میں تمہاری ہر جانب سے اس کو نازل فرمادیگا ۔ تجھ کو پکڑے گا اور گرفتار کرلے گا ۔ پھر تجھ کو موت آئے گی اور قبر میں اُترنا ہوگا ۔ پس اس کی تنگی اور اس کا عذاب تجھ کو پیش آئے گا اور قیامت تک تو اسی میں مبتلا رہے گا اس کے بعد تیرا جسم دوبارہ پیدا کیا جائیگا اور تجھ کو بڑی پیشی کی طرف لایا جائے گا اس وقت ذرہ ذرہ کا اور منٹ منٹ میں جو کچھ بھی تو نے کیا تھا سب کا تجھ سے حساب لیا جائیگا ۔ اور کم ہو یا بیش ہر بات کی تجھ سے بازپُرس ہوگی ۔ تو محض بت ہے بلا روح کے اور سوکھا چمڑہ ہے بلا معنی اور بلا قوت کے

قُوَّة لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِلنَّارِ؛ عِبَادَتُكَ لَا اِخْلَاصَ فِيهَا فَاِذًا لَا رُوحَ فِيهَا لَا تُصْلُحُ اَنْتَ وَعِبَادَتُكَ اِلَّا لِلنَّارِ؛ مَا تَحْتَاجُ تَتْعَبُ؛ اِنْ لَمْ تُخْلِصْ فِي الْاَعْمَالِ مَا يُفِيدُ مِنْهَا شَيْءٌ؛ اَنْتَ مِنَ الْعَامِلَةِ النَّاصِبَةِ؛ عَامِلَةٌ فِي الدُّنْيَا نَاصِبَةٌ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ اِلَّا اَنْ تَتُوبَ وَتَعْتَذِرَ قَبْلَ مَجِيءِ الْمَوْتِ؛ اِرْجِعْ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِتَجْدِيدِ الْاِسْلَامِ وَحُسْنِ التَّوْبَةِ وَالْاِخْلَاصِ فِيهَا قَبْلَ اَنْ يَجِيءَ الْمَوْتُ؛ فَيُغْلَقُ الْبَابُ فِي وَجْهِكَ؛ فَلَا تَقْدِرُ عَلَى الدُّخُولِ اِلَى بَابِ التَّوْبَةِ؛ اِرْجِعْ اِلَيْهِ بِاَقْدَامِ قَلْبِكَ حَتّٰى لَا يُغْلِقُ فِي وَجْهِكَ بَابَ فَضْلِهِ وَيَكِلُكَ اِلٰى نَفْسِكَ وَحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَمَالِكَ؛ وَلَا يُبَارِكُ لَكَ فِي جَمِيعِ مَا اَنْتَ فِيهِ وَيْحَكَ مَا تَسْتَحِي مِنْهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ جَعَلْتَ دِيْنَارَكَ رَبَّكَ؛ وَدِرْهَمَكَ هَمَّكَ؛ وَنَسِيتَهُ بِالْكُلِّيَّةِ عَنْ قَرِيبٍ تَرَى خَبَرَكَ وَيْحَكَ اِجْعَلْ دُكَّانَكَ وَمَالَكَ لِعِيَالِكَ تَكْسِبُ لَهُمْ بِاَمْرِ الشَّرْعِ؛ وَيَكُونُ قَلْبُكَ مُتَوَكِّلًا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ؛ اُطْلُبْ رِزْقَكَ وَرِزْقَهُمْ مِنْهُ لَا مِنَ الْمَالِ وَالدُّكَّانِ فَيُجْرِيْ رِزْقَكَ وَرِزْقَهُمْ عَلٰى يَدِكَ وَيَجْعَلُ فَضْلَهُ وَقُرْبَهُ وَالْاُنْسَ بِهٖ لِقَلْبِكَ؛

تو سوائے آگ کے اور کسی کام کا نہیں تیری عبادت کی یہ حالت ہے کہ اس میں نام کو بھی اخلاص نہیں (اور وہی عبادت کی روح تھی۔ پس جب اس میں روح ہی نہیں تو تو اور تیری عبادت بجز آگ کے کسی کام کی نہیں۔ پھر تجھے مشقت ہی اُٹھانے کی کیا حاجت ہے اگر تو نے اعمال میں اخلاص پیدا نہ کیا تو ان میں سے کچھ بھی تجھ کو مفید نہ ہوگا۔ تو اس گروہ میں سے ہے جن کے متعلق حق تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ عمل کرنے والے اور مشقت اُٹھانے والے ہیں یعنی دُنیا میں عمل کرنے والے اور قیامت کے دن آگ میں مشقت اُٹھانے والے۔ مگر یہ کہ تو موت آنے سے پہلے توبہ اور معذرت کرلے (تو بیشک اس گروہ سے باہر نکل آئے گا) از سرِ نو مسلمان بن کر اور اچھی توبہ اور اس میں اخلاص لاکر حق تعالیٰ کی طرف رجوع کر اس سے پہلے کہ موت آجائے۔ پس تیرے سامنے دروازہ بند کردیا جائے کہ پھر توبہ کے دروازے میں تو داخل نہ ہوسکے گا۔ اپنے دل کے پانوؤں سے اس کی طرف رجوع کر۔ کہیں اپنے فضل کا دروازہ تجھ پر بند نہ کردے اور (اپنی مدد و توفیق ہٹاکر) تجھ کو تیرے نفس اور تیری طاقت وزور اور تیرے مال کے حوالہ نہ کردے اور کچھ بھی برکت نہ بخشے تیری کسی حالت میں تجھ پر افسوس ہے کہ حق تعالےٰ سے شرماتا نہیں اور تو نے اپنے دینار کو اپنا رب اور درہم کو اپنا مقصودِ اعظم قرار دے رکھا اور خدا کو بالکل بھلادیا ہے۔ عنقریب تجھ کو اپنا انجام نظر آجائے گا۔ تجھ پر افسوس۔ اپنی دوکان اور اپنا مال تو اپنی بی بی بچوں کے لئے تجویز کرکہ حکم شریعت کے موافق ان کے لئے کماتا رہے درآنحالیکہ تیرا دل حق تعالیٰ پر بھروسہ کئے ہوئے ہو۔ اپنا اور ان کا رزق اسی سے مانگ نہ کہ مال اور دوکان سے پس وہ تیرا اور ان کا رزق تیرے ہاتھ کے واسطے سے جاری فرمائیگا اور اپنا فضل و قرب اور اپنے ساتھ انس کو تیرے قلب کے لئے تجویز فرمائے گا کہ

يُغْنِيْ عِيَالَكَ عَنْكَ وَيُغْنِيْكَ بِهٖ ۞ يُغْنِيْهِمْ بِمَا شَاءَ وَكَيْفَ يَشَاءُ ۞ وَيُقَالُ لِقَلْبِكَ هٰذَا لَكَ وَهٰذَا لِعِيَالِكَ ۞ كَيْفَ تَصِلُ اِلٰى هٰذَا الْمَقَالِ وَاَنْتَ عُمُرُكَ كُلُّهٗ مُشْرِكٌ مَحْجُوْبٌ مَطْرُوْدٌ ۞ لَا تَشْبَعُ مِنَ الدُّنْيَا وَجَمْعِهَا ۞ اَغْلِقْ بَابَ قَلْبِكَ وَاَيْئِسْ لِكُلِّ مِنَ الدُّخُوْلِ اِلَيْهِ وَاَنْزِلْ فِيْهِ ذِكْرَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ حَسْبُ ۞ وَتُبْ تَوْبَةً فِيْ اِثْرِ تَوْبَةٍ مِنْ اَعْمَالِكَ ۞ وَنَدَامَةً فِيْ اِثْرِ نَدَامَةٍ مِنْ تَجَرِّيْكَ وَسُوْءِ اَدَبِكَ ۞ وَاَكْثِرِ الْبُكَاءَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْكَ ۞ وَوَاسِ الْفُقَرَاءَ بِشَيْءٍ مِّنْ مَالِكَ ۞ لَا تَبْخَلْ بِهٖ فَعَنْ قَرِيْبٍ تُفَارِقُهٗ ۞ اَلْمُؤْمِنُ الْمُوْقِنُ بِالْخَلَفِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَا يَكُوْنُ بَخِيْلًا ۞ عَنْ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ لِاِبْلِيْسَ مَنْ اَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَيْكَ ۞ قَالَ مُؤْمِنٌ بَخِيْلٌ ۞ قَالَ وَمَنْ اَبْغَضُهُمْ اِلَيْكَ ۞ قَالَ فَاسِقٌ كَرِيْمٌ ۞ ثُمَّ قَالَ لَهٗ لِمَ ذٰلِكَ قَالَ لِاَنِّيْ اَرْجُو الْمُؤْمِنَ الْبَخِيْلَ اَنْ يُّوْقِعَهٗ بُخْلُهٗ فِي الْمَعْصِيَةِ ۞ وَاَخَافُ مِنَ الْفَاسِقِ الْكَرِيْمِ اَنْ تُمْحٰى سَيِّاٰتُهٗ بِكَرَمِهٖ ۞ اِشْتَغِلْ بِالدُّنْيَا لِلدُّنْيَا ۞ اَلشَّرْعُ اِنَّمَا شَرَعَ الْكَسْبَ لِيُسْتَعَانَ بِهٖ عَلٰى طَاعَةِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ

تیرے بی بی بچوں کو تجھ سے بے نیاز کردے گا اور تجھ کو اپنی ذات سے تونگر بنادے گا اور ان کو تونگری بخشے گا جس چیز سے بھی چاہیگا اور جس طریقہ سے بھی چاہے گا اور تیرے قلب سے کہہ دیا جائے گا کہ یہ (غنار قلبی) تیرے لئے ہے اور یہ (غنار ظاہری) تیرے بی بی بچوں کے لئے تو اس مرتبہ تک کیونکر پہونچ سکتا ہے حالانکہ تو اپنی ساری عمر مبتلائے شرک محجوب اور راندۂ درگاہ بنا رہا کہ دنیا اور اس کے سمیٹنے سے تیرا پیٹ نہیں بھرتا۔ اپنے قلب کا دروازہ بند کرلے اور سب کو اس میں داخل ہونے سے نا اُمید کردے اور صرف حق تعالیٰ کی یاد کو اس میں اُتار اور اپنی بداعمالیوں سے پے در پے توبہ کر اور اپنی دلیری و بے ادبی سے یکے بعد دیگرے پشیمان ہو۔ اور جو کچھ ہوچکا اس پر بکثرت رو اور اپنے کچھ مال سے فقیروں کی غم خواری کر۔ اس میں بخل نہ کر کہ عنقریب تجھ کو اس سے جُدا ہونا ہے بندۂ مومن جس کو دُنیا و آخرت میں اپنے صدقہ کا بدلہ ملنے کا یقین ہوتا ہے۔ وہ بخیل نہیں ہوا کرتا۔ عیسٰی علیہ السلام سے منقول ہے کہ انہوں نے شیطان سے پوچھا کہ مخلوق میں تیرا سب سے زیادہ محبوب کون شخص ہے؟ اُس نے کہا کہ بخیل مسلمان" آپنے فرمایا اور سب سے زیادہ مبغوض کون ہے؟ اُس نے کہا کہ گناہ گار سخی" اس کے بعد آپنے دریافت فرمایا کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ بخیل مسلمان سے تو مجھے توقع رہتی ہے کہ اس کا بخل اس کو ایک نہ ایک معصیت میں ڈال دے گا (اور میرا منشا پورا ہوجائے گا) اور گناہ گار سخی سے مجھے اندیشہ رہتا ہے کہ اس کی سخاوت کی بدولت اس کے گناہ مٹ نہ جاویں (پس آیا ہوا شکار ہاتھ سے نکل جائے گا) دنیا کا شغل دنیا ہی کے لئے رکھ۔ شریعت نے جو کسب کو شروع کیا ہے تو بس اس لئے کہ اس سے حق تعالیٰ کی طاعت پر اعانت حاصل کی جائے (کہ بغیر کھائے پئے عبادت نہیں ہوسکتی:

أَمَا أَنْتَ إِذَا اكْتَسَبْتَ ❁ اِسْتَعَنْتَ بِهِ عَلَى الْمَعْصِيَةِ ❁ وَتَرَكْتَ الصَّلٰوةَ وَفِعْلَ الْخَيْرِ وَلَمْ تُخْرِجِ الزَّكَاةَ ❁ فَأَنْتَ فِي مَعْصِيَةٍ لَا فِي طَاعَةٍ ❁ يَصِيْرُ كَسْبُكَ كَقَطْعِ الطَّرِيْقِ ❁ عَنْ قَرِيْبٍ يَجِيْءُ الْمَوْتُ فَيَفْرَحُ بِهِ الْمُؤْمِنُ وَيَغْتَمُّ لَهُ الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ يَتَمَنّٰى أَنَّهُ مَا كَانَ فِي الدُّنْيَا وَلَا سَاعَةً لِمَا يَرٰى مِنْ كَرَامَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ❁ أَيْنَ التَّائِبُ الثَّابِتُ عَلٰى تَوْبَتِهِ ❁ أَيْنَ الْمُسْتَحْيِيْ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمُرَاقِبُ لَهُ فِي جَمِيْعِ الْأَحْوَالِ أَيْنَ الْمُتَعَفِّفُ عَنِ الْمَحَارِمِ فِي خَلْوَتِهِ وَجَلْوَتِهِ ❁ أَيْنَ الْغَاضُّ لِبَصَرِ قَلْبِهِ وَقَالِبِهِ ❁ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْعَيْنَيْنِ لَيَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا النَّظَرُ إِلَى الْمُحَرَّمَاتِ ❁ كَمْ تَزْنِيْ عَيْنُكَ بِالنَّظَرِ إِلَى الْمُحَرَّمِ مِنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ ❁ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ أَبْصَارِهِمْ يَا فَقِيْرُ اصْبِرْ عَلٰى فَقْرِكَ ❁ فَإِنَّ فَقْرَ الدُّنْيَا يَنْقَطِعُ ❁ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا يَا عَائِشَةُ تَجَرَّعِيْ مَرَارَةَ الدُّنْيَا لِنَعِيْمِ الْآخِرَةِ

لیکن تو جب کسب کرتا ہے تو اس سے معصیت پر اعانت حاصل کرتا اور (اس میں منہمک ہو کر) نماز اور جملہ نیکوکاریاں چھوڑ بیٹھتا۔ اور زکوٰۃ نہیں نکالتا۔ پس تو سرتاپا معصیت میں ہے نہ کہ طاعت میں۔ تیرا کسب گویا راہزنی (ڈاکہ) ہے۔ (کہ تحصیل مال میں شاہی قانون پس پشت ڈال کر باغی اور واجب القتل قرار پایا) عنقریب موت آئے گی پس مومن تو اس سے مسرور ہو گا اور کافر و منافق اس سے مغموم۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا ہے کہ مومن جب مرنے لگتا ہے تو حق تعالیٰ کی جو عنایتیں اپنے لئے دیکھتا ہے ان کی وجہ سے تمنا کرتا ہے کہ کاش دُنیا میں ایک ساعت کے لئے بھی نہ رہتا۔" کہاں ہیں توبہ کرنے والے جو اپنی توبہ پر قائم رہیں؟ اور کہاں ہیں حق تعالیٰ سے شرمانے والے جو اپنی ساری حالتوں میں اس کو مدنظر رکھیں؟ کہاں ہیں اپنی خلوت و جلوت دونوں حالتوں میں حرام سے بچنے والے؟ اور کہاں ہیں اپنے بدن اور قلب کی نظر نیچی رکھنے والے؟ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا ہے کہ "آنکھیں بھی زنا کیا کرتی ہیں اور ان کا زنا نامحرموں کی طرف نگاہ کرنا ہے۔" (اے مخاطب) تیری آنکھ نامحرم عورتوں اور لڑکوں کو دیکھ دیکھ کر کتنا کچھ زنا کرتی ہے۔ کیا تو نے حق تعالیٰ کا ارشاد نہیں سُنا کہ (اے محمدؐ) کہہ دو مومنین سے کہ اپنی نگاہیں جھکائے رکھیں"۔ اے فقیر اپنے فقر پر صابر رہ کہ دُنیا کا فقر ختم ہو جائے گا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے عائشہ دُنیا کی تلخی کا گھونٹ آخرت کی لذت کے شوق میں پی جاؤ" (کہ یہاں کی تنگی وہاں کے عیش کا وسیلہ ہے) تو

مَا تَدْرِیْ مَا اسْمُكَ مَعَ الْقَوْمِ شَقِیٌّ اَمْ سَعِیْدٌ ؛ مَعْلُوْمٌ اَنَّ ھٰذَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَسَابِقَتِہٖ ؛ لٰکِنْ لَّا تَتْرُكِ الْخَوْفَ وَتَتَّكِلْ عَلَی الْعِلْمِ وَالسَّابِقَةِ ؛ فَتَمْرُقَ عَنْ حَدِّ الشَّرْعِ ؛ اِجْھَدْ فِیْ فِعْلِ مَا اُمِرْتَ بِہٖ ؛ وَمَا عَلَیْكَ مِنْ ھٰذَا الْعِلْمِ السَّابِقِ ھٰذَا شَیْءٌ مَا تَعْلَمُہٗ اَنْتَ وَلَا غَیْرُكَ ؛ ھُوَ مِنْ جُمْلَةِ الْغُیُوْبِ ؛ اَلْقَوْمُ طَوَوْا فِرَاشَ الدُّنْیَا وَتَنَحَّوْا عَنْھَا وَقَامُوْا بَیْنَ یَدَیْ مَوْلَاھُمْ وَاشْتَغَلُوْا بِخِدْمَتِہٖ مَعَ خَدَمِہٖ ؛ یَاْخُذُوْنَ مِنْھَا تَزَوُّدًا لَا تَنَعُّمًا ؛ بَلْ یَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ ضَرُوْرَةً یَقُوْمُوْنَ بِنْیَاتِھِمْ عَلَی الْعِبَادَةِ ؛ وَیُحْصِنُوْنَ فُرُوْجَھُمْ مِنْ كَیْدِ الشَّیْطَانِ وَمَكْرِہٖ ؛ یَمْتَثِلُوْنَ فِیْ ذٰلِكَ اَمْرَ رَبِّھِمْ عَزَّوَجَلَّ ؛ وَیَتَّبِعُوْنَ سُنَّةَ نَبِیِّھِمْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ؛ كُلُّ شُغْلِھِمْ فِی امْتِثَالِ الْاَوَامِرِ وَاتِّبَاعِ السُّنَّةِ ؛ ھُمْ مَعَ عُلُوِّ الْھِمَّةِ وَقُوَّةِ الزُّھْدِ فِیْ كُلِّ الْاَشْیَاءِ ؛ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ وَاَعِدْ عَلَیْنَا مِنْ بَرَكَاتِھِمْ ؛ اٰمِیْنَ ؛ یَا غُلَامُ مَادَامَ حُبُّ الدُّنْیَا فِیْ قَلْبِكَ لَا تَرٰی شَیْئًا مِّنْ اَحْوَالِ الصَّالِحِیْنَ ؛ مَا دُمْتَ مُكْدِیًا مِّنَ الْخَلْقِ مُشْرِكًا بِھِمْ لَا تَنْفَتِحُ عَیْنَا قَلْبِكَ ؛ لَا كَلَامَ حَتّٰی تَزْھَدَ فِی الدُّنْیَا وَالْخَلْقِ ؛ كُنْ مُجْتَھِدًا

نہیں جانتا کہ لوگوں کے ساتھ (خدا کے نزدیک) تیرا کیا نام ہے؟ یعنی بدنصیب یا خوش نصیب؟ ظاہر ہے کہ یہ (انجام کا پتہ) اللہ کے علم اور اس کی لکھت ہی میں ہے۔ البتہ اس علم اور لکھت پر بھروسہ کر کے (کہ جب تقدیر میں انجام لکھا جا چکا تو پھر عمل بیکار ہے) خوف مت چھوڑ دے جو کہ شریعت کی حد سے باہر نکلنے لگے۔ تجھ کو جن باتوں کا حکم ہے ان کے بجا لانے میں کوشش کر اور اس علم سابق کی تجھ پر ذمہ داری نہیں ہے وہ ایک چیز ہے جس کو نہ تو جانتا ہے نہ کوئی دوسرا۔ وہ منجملہ علم غیب کے ہے (جس کا علم صرف خدا کو ہے) اہل اللہ نے دُنیا کا بستر تہ کر دیا اور اس سے یکسو ہو کر اپنے آقا کے حضور میں کھڑے ہو گئے اور اس کے خادموں کے ساتھ خود بھی اس کی خدمت میں مشغول ہو گئے۔ وہ جو کچھ دنیا لیتے ہیں توشۂ آخرت بنانے کو لیتے ہیں۔ نہ کہ مزے اُڑانے کو۔ بلکہ اتنا بھی بہ ضرورت کرتے ہیں تاکہ (کھا پی کر) اپنے بدن عبادت پر قائم رکھ سکیں اور (نکاح کر کے) اپنی شرم گاہوں کو شیطان کے مکر و فریب سے بچا سکیں۔ اس میں بھی وہ اپنے پروردگار کے حکم کی تعمیل کرتے اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع کرتے ہیں۔ ان کی ساری مشغولیت احکامات کی تعمیل اور سنت کے اتباع میں ہے (ورنہ) ان کو تمام چیزوں میں بلند حوصلگی اور کمال زہد حاصل ہے۔ یا اللہ ہم کو بھی انہیں میں سے بنا اور ان کی برکات ہم پر نازل فرما آمین صاحبزادہ۔ جب تک دنیا کی محبت تیرے دل میں رہے گی صالحین کے احوال میں سے کچھ بھی تو نہ دیکھ سکے گا۔ جب تک تو مخلوق سے بھیک مانگتا اور ان کو شریک خدا سمجھتا رہے گا تیرے قلب کی آنکھیں نہ کھلیں گی۔ جبتک تو دُنیا اور مخلوق کے متعلق بے رغبت نہ بن جائے تیرا گفتگو کرنا صحیح نہیں ہے۔ کوشاں بن کر تجھکو وہ

تَرَ مَا لَا يَرَاهُ غَيْرُكَ ۞ تُخْرَقُ لَكَ
الْعَادَةُ ۞ إِذَا تَرَكْتَ مَا هُوَ فِي حِسَابِكَ
جَاءَكَ مَا هُوَ فِي غَيْرِ حِسَابِكَ ۞ إِذَا
اعْتَمَدْتَ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَاتَّقَيْتَهُ
خَلْوَةً وَجَلْوَةً رَزَقَكَ مِنْ حَيْثُ لَا
تَحْتَسِبُ ۞ أُتْرُكْ أَنْتَ يُعْطِكَ هُوَ ۞
اِزْهَدْ أَنْتَ يَرْغَبْكَ هُوَ ۞ فِي الْبِدَايَةِ
التَّرْكُ وَفِي الْآخِرَةِ الْأَخْذُ ۞ فِي بَدْءِ
الْأَمْرِ تَكْلِيفُ الْقَلْبِ بِتَرْكِ الشَّهَوَاتِ
وَالدُّنْيَا ۞ وَفِي آخِرِهِ تَنَاوُلُهَا ۞ الْأَوَّلُ
لِلْمُتَّقِينَ ۞ وَالثَّانِي لِلْأَبْدَالِ الْوَاصِلِينَ
إِلَى طَاعَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ يَا مُرَائِي يَا
مُنَافِقُ يَا مُشْرِكُ لَا تُزَاحِمْهُمْ فِيمَا
تَتْرُكُ ۞ هُمْ مَعْدُودُونَ ۞ لَا تَطْلُبْ
أَحْوَالَهُمْ فَمَا يَقَعُ بِيَدِكَ هُمْ خَرَقُوا
الْعَادَاتِ وَأَنْتَ حَفِظْتَهَا ۞ فَلَا جَرَمَ
خُرِقَتْ لَهُمُ الْعَادَاتُ
وَلَمْ تُخْرَقْ لَكَ ۞
قَامُوا عِنْدَ نَوْمِكَ
صَامُوا عِنْدَ
إِفْطَارِكَ

چیز نظر آئے گی جو دوسروں کو نظر نہ آئے گی۔ تیرے لئے خارقِ عادت اُمور ظاہر ہوں گے۔ جب تو دُنیا کا زر و مال (جو تیری شمار میں داخل ہے) چھوڑ دے گا تو وہ (نعمتیں خزانۂ غیب سے) تیرے پاس آئیں گی جو تیری شمار سے باہر ہیں۔ جب تو حق تعالیٰ پر اعتماد کرے گا اور خلوت و جلوت میں اس سے ڈرتا رہے گا تو وہ تجھ کو رزق پہنچائے گا ایسی جگہ سے جہاں تیرا گمان بھی نہ جائے گا۔ تو (مال جمع کرنا) چھوڑ وہ خود تجھ کو عطا فرمائے گا۔ تو رغبت دل سے نکال وہ خود تجھکو دے گا۔ ابتدا میں (دُنیا کا) چھوڑنا ہے اور آخر میں اس کا لینا۔ شروع میں شہوتوں اور دُنیا کو چھوڑ کر دل کو کلفت پہونچاتا ہے۔ اور آخر میں اُن چیزوں سے منتفع ہونا۔ اول حالت (یعنی ترک دُنیا) پرہیزگاروں کے لئے ہے اور دوسری حالت (یعنی دنیا کو لینا) ابدال کے لئے جو طاعتِ خداوندی تک پہونچ لئے ہیں۔ اے ریاکار اے منافق۔ اے مشرک۔ تو جس (دُنیا کی لذت) کو چھوڑ نہیں سکتا۔ اس میں ان حضرات سے مزاحمت نہ کر (کہ جب یہ دنیا کی کوئی لذت نہیں چھوڑتے تو ہم کیوں چھوڑیں) وہ گنتی کے لوگ ہیں۔ تو ان کے حالات کا طالب مت ہو کہ وہ تیرے ہاتھ نہ آئیں گے (کیونکہ تو مبتدی ہے۔ جس کو زہد کی حاجت ہے اور وہ منتہی ہیں کہ ان کو اصلاحِ خلق کے لئے دنیا سے تعلق رکھنے کی ضرورت ہے) اُنہوں نے عادتوں کے خلاف کیا (کہ راحت و آرام چھوڑ کر طاعت میں مرکھپے) اور تو نے عادتوں کو محفوظ رکھ چھوڑا ہے۔ پس ضرور ہے کہ ان کے لئے (حق تعالیٰ کی طرف سے بھی) عادت کے خلاف کیا جائے (کہ بلا کسب روزی ملے اور دنیا میں مشغولی مضر نہ ہو) اور تیرے لئے عادت کے خلاف نہ کیا جائے۔ وہ تیرے سونے کے وقت تہجد میں کھڑے ہوئے۔ اُنہوں نے تیرے افطار کے وقت روزے رکھے۔

خَافُوْا عِنْدَ اَمْنِكَ ÷ اٰمِنُوْا عِنْدَ خَوْفِكَ ÷ بَذَلُوْا عِنْدَ اِمْسَاكِكَ ÷ عَمِلُوْا لِلْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَعَمِلْتَ اَنْتَ لِغَيْرِهٖ ÷ اَرَادُوْهُ وَاَرَدْتَّ اَنْتَ غَيْرَهٗ سَلَّمُوا الْاَمْرَ اِلَيْهِ وَجَادَلْتَهٗ ÷ اَنْتَ وَحَارَبْتَهٗ ÷ فَغَنُوْا بِقَضَائِهٖ وَقَطَعُوْا اَلْسِنَتَهُمْ عَنِ الشَّكْوٰى اِلَى الْخَلْقِ وَلَمْ تَفْعَلْ اَنْتَ كَذٰلِكَ صَبَرُوْا عَلَى الْمَرَارَةِ فَانْقَلَبَتْ فِيْ حَقِّهِمْ حَلَاوَةً سَكَاكِيْنُ الْقَدْرِ تَقْطَعُ لُحُوْمَهُمْ وَلَا يُبَالُوْنَ وَلَا يَتَاَلَّمُوْنَ ÷ وَذٰلِكَ لِرُؤْيَتِهِمُ الْمُؤْلِمَ وَدَهْشَتِهِمْ بِهٖ ÷ اَلْخَلْقُ مِنْهُمْ فِيْ رَاحَةٍ لَا يَتَعَدّٰى مِنْهُمْ اِلٰى اَحَدٍ اَلَمٌ ÷ قِيْلَ اِنَّ الْاَبْرَارَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْذُوْنَ الذَّرَّ ÷ وَالذَّرُّ هُوَ نَمْلٌ صِغَارٌ لَا يَكَادُ يُرٰى ÷ يُوَاصِلُوْنَ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ بِالطَّاعَةِ ÷ وَالْخَلْقَ بِحُسْنِ الْعِشْرَةِ وَالْاَهْلَ بِالصِّلَةِ ÷ هُمْ فِيْ نَعِيْمِ دُنْيَا وَاُخْرٰى ÷ فِي الدُّنْيَا نَعِيْمُ الْقُرْبِ وَفِي الْاُخْرٰى نَعِيْمُ الْجَنَّةِ ÷ وَرُؤْيَتُهُمْ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَدُنُوُّهُمْ مِنْهُ وَالسَّمَاعُ لِكَلَامِهٖ وَالتَّلَبُّسُ بِخِلَعِهٖ ÷ مَا عَلَيْكَ مِنْهُمْ ÷ اِشْتَغِلْ بِالتَّوْبَةِ مِنْ ذُنُوْبِكَ وَوَقَاحَتِكَ عَلٰى رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ وَتَجَرِّيْكَ عَلَيْهِ ÷ وَيْلَكَ اَلْحَيَاءُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَكُوْنُ لَا مِنَ الْخَلْقِ ÷ هُوَ الْكَائِنُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ فَتَسْتَحْيِيْ مِنَ الْمُحْدَثِ وَتَتَوَاقَحُ عَلَى الْقَدِيْمِ ÷ هُوَ الْكَرِيْمُ وَغَيْرُهٗ لَئِيْمٌ ÷ هُوَ الْغَنِيُّ وَغَيْرُهُ الْفَقِيْرُ ÷ دَاْبُهُ الْعَطَاءُ وَدَاْبُ غَيْرِهِ الْمَنْعُ ÷ اِرْجِعْ بِحَوَائِجِكَ اِلَيْهِ فَاِنَّهٗ

تیرے نڈر ہونے کے وقت خائف ہے اور تیرے خوف کے وقت نڈر بنے۔ تیرے بخل کے وقت اُنہوں نے خرچ کیا اور اُنہوں نے عمل کئے حق تعالیٰ کے لئے اور تو نے عمل کئے غیر اللہ کے لئے۔ اُنہوں نے اللہ کو مُراد بنایا اور تو نے غیر اللہ کو مراد بنایا۔ اُنہوں نے سارا معاملہ خدا کے سپرد کیا اور تو نے خدا سے کشاکشی اور جنگ و جدال کی وہ قضا و قدر سے تونگر بنے اور مخلوق سے شکوہ کرنیوالی زبانوں کو کاٹ ڈالا اور تو نے ایسا نہیں کیا۔ وہ تلخی پر صابر رہے پس تلخی ان کے حق میں مٹھاس بن گئی۔ تقدیر کی چھُریاں ان کا گوشت کاٹا کرتی تھیں اور وہ نہ پروا کرتے تھے اور نہ دکھ مانتے تھے کیونکہ ان کی نظر دُکھ دینے والے پر تھی اور وہ اس کے ساتھ مدہوش تھے۔ مخلوق ان کی طرف سے آرام میں تھی کہ ان کی جانب سے کسی ایک کو بھی تکلیف نہ پہونچتی تھی۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ "ابرار وہ ہیں جو اس چھوٹی چیونٹی کو بھی نہ ستاویں جس کا نظر آنا بھی مشکل ہے" وہ حق تعالےٰ کے ساتھ اتصال حاصل کرتے تھے طاعت سے اور مخلوق کے ساتھ معاشرت سے اور بال بچّوں کے ساتھ صلہ رحمی سے۔ وہ دنیا و آخرت دونوں جگہ عیش میں ہیں کہ دُنیا میں قرب کی لذّت ہے اور آخرت میں جنت اور حق تعالےٰ کے دیدار اور اس کے کلام کی سماعت اور اس کے خلعت کے پہننے کی لذت۔ تجھ کو ان سے کیا مناسبت؟ تو اپنے گناہوں اور حق تعالیٰ کے حضور بے شرمی و بے باکی سے توبہ کرنے میں مشغول ہو۔ تجھ پر افسوس۔ شرم حق تعالیٰ سے ہونی چاہیئے نہ کہ مخلوق سے وہی ہر چیز سے قبل تھا پس (تعجب ہے کہ) تو فانی (مخلوق) سے حیا کرتا ہے اور قدیم ذات سے بے حیائی برتتا ہے۔ سخی وہی ہے اور دوسرے بخیل۔ وہ غنی ہے اور دوسرے فقیر۔ اس کی عادت بخشش ہے اور دوسروں کی بخل۔ اپنی حاجتیں اسی کے پاس لے کر آ کہ وہ

أَوْلَى مِنْ غَيْرِهٖ ۞ إِسْتَدِلَّ عَلَيْهِ بِصُنْعَتِهٖ ۞
حَافِظْ عَلٰى حُدُوْدِ شَرْعِهٖ وَلَازِمْ تَقْوَاهُ ۞
فَإِنَّكَ إِذَا دُمْتَ عَلٰى تَقْوَاهُ دَلَّكَ عَلَيْهِ ۞
وَاشْتَغَلْتَ بِهٖ عَنِ الْمَصْنُوْعِ ۞ إِسْتَدِلَّ عَلَيْهِ
وَاطْلُبْهُ وَاتْرُكِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۞ فَإِنَّ مَالَكَ
مِنْهُمَا يَأْتِيْكَ وَلَا يَفُوْتُكَ ۞ تَرْكُكَ لِمَا سِوَاهُ
يُصَفِّيْ قَلْبَكَ مِنَ الْاَكْدَارِ ۞ إِنْ لَّمْ يَدُلَّكَ
قَلْبُكَ عَلَيْهِ فَأَنْتَ كَالْبَهَائِمِ بِلَا عَقْلٍ ۞ قُمْ
عَنِ الدُّنْيَا وَتَعَالَ إِلَى الْعُقَلَاءِ الَّذِيْنَ دَلَّهُمْ
عَقْلُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ تَتَعَلَّمِ الْعَقْلَ
مِنْهُمْ وَاعْرِفْ بِهٖ نَفْسَكَ وَرَبَّكَ
وَيْحَكَ عُمْرُكَ يَذُوْبُ وَمَا عِنْدَكَ
خَبَرٌ ۞ إِلٰى مَتٰى هٰذَا الْإِعْرَاضُ عَنِ الْاٰخِرَةِ
وَالْإِقْبَالُ عَلَى الدُّنْيَا وَيْحَكَ رِزْقُكَ لَا
يَأْكُلُهٗ غَيْرُكَ ۞ مَوْضِعُكَ مِنَ الْجَنَّةِ وَ
النَّارِ لَا يَسْكُنُهٗ غَيْرُكَ ۞ قَدْ مَلَكَتْكَ
الْغَفْلَةُ وَأَسَرَكَ الْهَوٰى ۞ كُلُّ هَمِّكَ
فِي الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالنِّكَاحِ وَالنَّوْمِ وَ
بُلُوْغِ أَغْرَاضِكَ ۞ هَمُّكَ هَمُّ الْكُفَّارِ
وَالْمُنَافِقِيْنَ ۞ بَعْدَ مَا تَشْبَعُ مِنْ حَلَالٍ
أَوْ حَرَامٍ مَا عَلٰى قَلْبِكَ كَانَ لَكَ دِيْنٌ
أَوْ لَا يَا مِسْكِيْنُ اِبْكِ عَلٰى نَفْسِكَ ۞
يَمُوْتُ وَلَدُكَ تَقُوْمُ الْقِيَامَةُ عَلَيْكَ
وَيَمُوْتُ دِيْنُكَ وَلَا تُبَالِيْ وَلَا تَبْكِيْ
عَلَيْهِ ۞ الْمَلَائِكَةُ

اس کا دوسروں سے زیادہ مستحق ہے۔ اس کی صناعی کو اس کی دلیل قرار دے۔ اس کی شریعت کی حدود کے اندر داخل رہ۔ اس سے تقویٰ اختیار کرنے کو لازم سمجھ۔ کیونکہ جب تو ہمیشہ اس کا تقویٰ رکھے گا تو وہ اپنی ذات پر تجھ کو مطلع کرے گا اور تو مصنوع کو چھوڑ کر اُس (صانع) کے ساتھ مشغول ہو جائے گا۔ اس پر (عالم سے) دلیل لا۔ (کہ جس نے اتنا بڑا کارخانہ بنایا وہ ضرور موجود ہے) اور اسکو طلب کر۔ اور دنیا و آخرت دونوں کو چھوڑ۔ کیونکہ ان دونوں میں جو کچھ بھی تیرا حصہ ہے وہ ضرور مل کر رہے گا اور تجھ سے فوت نہ ہو سکے گا۔ ماسوی اللہ کو تیرا چھوڑ دینا تیرے قلب کو کدورتوں سے صاف بنا دے گا۔ اگر تیرا قلب تجھ کو اس کی رہبری نہ کرے تو تو چوپایوں کی مثل ہے کہ خاک عقل نہیں۔ دُنیا سے کھڑا ہو اور اُن عقلاء کے پاس آ جن کی عقل نے اللہ تعالٰی کی طرف ان کی رہبری کی ہے پس ان سے عقل سیکھ اور اس عقل سے اپنے نفس اور اپنے رب کو پہچان، (کہ نفس کیا ہے اور پروردگار کیا؟) تجھ پر افسوس تیری عمر گھُل رہی ہے۔ اور تجھے خبر نہیں۔ یہ آخرت سے روگردانی اور دُنیا پر توجہ کب تک؟ تجھ پر افسوس (اطمینان رکھ کہ) تیرا رزق تیرے سوا کوئی نہ کھائے گا اور جنت یا دوزخ میں جونسا بھی تیرا مکان ہے، اس میں بجز تیرے کوئی سکونت نہ کریگا غفلت نے تجھ پر قبضہ جما لیا۔ اور خواہش نفس نے تجھ کو قیدی بنا لیا ہے۔ تیرا سارا فکر کھانے پینے نکاح کرنے۔ سونے اور اپنی اغراض حاصل کرنے کے متعلق ہے۔ تیرا اہتمام کفار اور منافقین کا سا اہتمام ہے۔ حلال سے ہو یا حرام سے اپنا پیٹ بھر لینے کے بعد تیرے دل پر بھی اثر نہیں کہ تجھ پر کچھ فرض ہے یا نہیں؟ اے **مسکین** اپنے نفس پر رو۔ تیرا بچہ مرجاتا ہے تو تجھ پر قیامت ہو جاتی ہے اور تیرا دین مرتا ہے تو تجھ کو پروا بھی نہیں ہوتی اور نہ اس پر روتا ہے۔ فرشتے جو تجھ پر

اَلْمُؤَكِّلُوْنَ بِكَ يَبْكُوْنَ عَلَيْكَ لِمَا يَرَوْنَ
مِنْ خُسْرَانِكَ فِيْ بِضَاعَةِ دِيْنِكَ مَا لَكَ
عَقْلٌ لَوْ كَانَ لَكَ عَقْلٌ بَكَيْتَ عَلٰى ذِهَابِ
دِيْنِكَ مَعَكَ رَأْسُ مَالٍ وَّاَنْتَ لَا تَتَّجِرُ بِهٖ
هٰذَا الْعَقْلُ وَالْحَيَاءُ هُمَا رَأْسُ الْمَالِ وَ
اَنْتَ مَا تُحْسِنُ اَنْ تَتَّجِرَ بِهِمَا عِلْمٌ لَا تَعْمَلُ
بِهٖ وَعَقْلٌ لَا تَنْتَفِعُ بِهٖ وَحَيَاةٌ لَا تُفِيْدُ
كَبَيْتٍ لَا يُسْكَنُ وَكَنْزٍ لَا يُعْرَفُ وَطَعَامٍ لَا
يُؤْكَلُ اِذَا كُنْتَ لَا تَعْرِفُ مَا اَنْتَ فِيْهِ فَاَنَا
اَعْرِفُ مَعِيْ مِرْاٰةُ الشَّرْعِ الَّذِيْ هُوَ الْحُكْمُ
الظَّاهِرُ وَمِرْاٰةُ الْعِلْمِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِيْ
هُوَ الْعِلْمُ الْبَاطِنُ اِنْتَبِهْ مِنْ نَوْمِ الْغَفْلَةِ
وَاغْسِلْ وَجْهَكَ بِمَاءِ الْيَقَظَةِ فَانْظُرْ مَا اَنْتَ
مُسْلِمٌ اَوْ كَافِرٌ مُؤْمِنٌ اَوْ مُنَافِقٌ مُوَحِّدٌ
اَوْ مُشْرِكٌ مُرَائِيٌّ اَوْ مُخْلِصٌ مُوَافِقٌ اَوْ
مُخَالِفٌ رَاضٍ اَوْ سَاخِطٌ اَلْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
لَا يُبَالِيْ بِكَ رَضِيْتَ اَمْ سَخِطْتَ ضَرُّ
هٰذَا اَوْ مَنْفَعَتُهٗ عَائِدٌ اِلَيْكَ سُبْحَانَ
الْكَرِيْمِ الْحَلِيْمِ الْمُتَفَضِّلِ اَلْكُلُّ تَحْتَ
لُطْفِهٖ وَفَضْلِهٖ لَوْ لَمْ يَلْطُفْ بِنَا لَهَلَكْنَا
لَوْ قَابَلَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنَّا حَقِيْقَةَ الْمُقَابَلَةِ
عَلٰى فِعْلِهٖ لَهَلَكْنَا اَجْمَعُ يَا غُلَامُ
تَمُنُّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِعِبَادَتِكَ
مَعَ سَهْوِكَ وَرِيَائِكَ وَنِفَاقِكَ
وَتَطْلُبُ

تعینات ہیں وہ تیرے دین کے متعلق راس المال کا خسارہ دیکھ کر تجھ پر روتے ہیں (کہ نفع تو درکنار اصل پونجی بھی غارت ہوئی) تجھے مطلق عقل نہیں۔ اگر تجھ میں کچھ بھی عقل ہوتی تو اپنے دین کے جانے پر ضرور روتا۔ تیرے پاس راس المال ہے اور تو اُس سے تجارت نہیں کرتا یہ عقل اور زندگانی دونوں چیزیں راس المال ہیں جن سے آخرت کی جاوید لذتوں کا بہترا نفع حاصل ہو سکتا ہے مگر تو ان سے تجارت کرنا اچھا نہیں سمجھتا۔ وہ علم جس پر عمل نہ ہو اور وہ عقل جس سے نفع نہ ہو اور وہ زندگی جو فائدہ نہ پہونچائے تینوں ایسے ہیں جیسے وہ مکان جس میں سکونت نہ ہو اور وہ خزانہ جس کا پتہ نشان نہ ملے۔ اور وہ کھانا جو کھایا نہ جائے۔ اگر تو اپنی حالت سے ناواقف ہے تو (مجھ سے پوچھ کہ) میں خوب واقف ہوں میرے پاس ایک آئینہ شریعت کا ہے جو ظاہری حکم ہے اور ایک آئینہ حق تعالیٰ کی معرفت کا ہے کہ وہ علم باطن ہے (دونوں میں تیرا مُنہ دکھا کر بتلا دونگا کہ نہ تیرا ظاہر درست ہے اور نہ باطن) خواب غفلت سے جاگ اور بیداری کے پانی سے اپنا مُنہ دھو پھر دیکھ کہ تو کیا چیز ہے؟ آیا مسلمان ہے یا کافر؟ مومن ہے یا منافق؟ موحّد ہے یا مشرک؟ ریاکار ہے یا مخلص؟ موافق ہے یا مخالف اور راضی ہے یا ناراض؟ تو راضی رہے یا ناراض ہو حق تعالیٰ کو تیری پروا نہ ہوگی۔ اس کا نفع اور نقصان دونوں تیری ہی طرف لوٹیں گے۔ وہ تو پاک ہے۔ سخی بُردبار اور صاحبِ فضل ہے کہ ہر چیز اس کے لُطف اور فضل کے تحت میں ہے۔ اگر وہ ہم پر لطف نہ فرمائے تو ہم برباد ہو جائیں۔ اگر اپنے برتاؤ میں ہم میں سے ہر شخص کے (برتاؤ) کا پورا مقابلہ فرمائے تو ہم سب ہلاک ہو جاویں صاحبزادہ۔ تو اپنی سہو اور ریاکاری و نفاق سے ملی ہوئی عبادت کا اللہ تعالیٰ پر احسان جتاتا اور اپنے لئے اس کی عزت افزائی

كَرَامَتَهُ لَكَ ۞ وَ تُزَاحِمُ الصَّالِحِيْنَ مَعَ
فَسَادِكَ ۞ مَالَكَ وَالذِّكْرُ لَهُمْ وَالدَّعْوٰى
لِمَعْرِفَتِهِمْ ۞ يَا اٰبِقُ يَا شَارِدُ يَا خَارِجًا عَنْ
دَائِرَةِ الْمُخْلِصِيْنَ الْمُوَحِّدِيْنَ مِنْ
هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَيْحَكَ اِبْكِ حَتّٰى يُبْكٰى
مَعَكَ ۞ اُقْعُدْ فِيْ مُصِيْبَتِكَ وَالْبَسْ ثِيَابَ
الْعَزَاءِ حَتّٰى يُفْعَلَ مَعَكَ ۞ اَنْتَ مَحْجُوْبٌ
وَّمَا عِنْدَكَ خَبَرٌ ۞ قَالَ بَعْضُ الصَّالِحِيْنَ
رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَيْلٌ لِّلْمَحْجُوْبِيْنَ
الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّهُمْ مَحْجُوْبُوْنَ وَيْلَكَ
اَيُّ شَيْءٍ قَلْبُكَ ۞ اَيُّ شَيْءٍ تَعْقِلُ ۞ اِلٰى
مَنْ تَشْكُوْ ۞ اِلٰى مَنْ تَسْتَغِيْثُ ۞ مَعَ مَنْ
تَنَامُ ۞ اِذَا وَقَعْتَ فِيْ شِدَّةٍ بِمَنْ تَثِقُ ۞
حَدِّثْنِيْ ۞ اِنِّيْ اَعْرِفُ كِذْبَكَ وَنِفَاقَكَ
اَنْتَ وَالْخَلْقُ عِنْدِيْ كَالْبَقِّ ۞ اَلصَّادِقُ
مِنْكُمْ اَنَا غُلَيْمُهٗ وَخَادِمُهٗ ۞ اِنْ اَرَادَ
اَنْ يَّحْمِلَنِيْ اِلَى السُّوْقِ يَبِيْعُنِيْ اَوْ يُكَاتِبُنِيْ
فَلْيَفْعَلْ ۞ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَّاْخُذَ ثِيَابِيْ وَمَا
بِيَدِيْ اَوْ يَاْمُرَنِيْ حَتّٰى اَكُدِّيَ فَلْيَفْعَلْ ۞
اَنْتَ لَا صِدْقَ لَكَ وَلَا تَوْحِيْدَ
وَلَا اِيْمَانَ ۞ اَيْشٍ اَعْمَلُ بِكَ ۞
اَسُدُّ بِكَ الشَّقَّ ۞ اَنْتَ خَشَبٌ
تُجَرُّ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِلنَّارِ
يَا قَوْمُ الدُّنْيَا تَذْهَبُ
وَالْاَعْمَارُ تَفْنٰى

کا خواہاں ہوتا اور باوجود اپنے فساد کے اہل صلاح کا مقابلہ کرتا ہے ۔ اے آقا سے بھاگے ہوئے غلام ۔ اے مغرور اور 218 اے اس اُمّت کے اخلاص واہلِ توحید کے دائرہ سے خارج شخص ۔ تجھے صالحین کے تذکرہ اور ان کی معرفت کے دعوے سے کیا نسبت؟ تجھ پر افسوس ۔ اتنا رو کہ دوسرے بھی تیرے ساتھ رونے لگیں ۔ ماتمی لباس پہن کر اپنی مصیبت میں بیٹھ کہ دوسرے بھی (تیری غمگین حالت پر ترس کھا کر تعزیت کے لئے) تیرے پاس آ بیٹھیں ۔ تو محجوب ہے اور تجھے کچھ خبر نہیں ۔ ایک صالح کا قول ہے کہ افسوس ان محجوبوں پر جن کو اس کا بھی علم نہیں کہ وہ محجوب ہیں ۔ تیرا دل کیا چیز ہے؟ گوشت ہے یا پتھر؟ تو کیا سمجھتا ہے؟ کس سے شکوہ کرتا ہے؟ کس سے فریادرسی چاہتا ہے؟ کس کے پاس سوتا ہے؟ جب سختی میں پڑتا ہے تو کس پر بھروسہ کرتا ہے؟ مجھے بتا تو سہی ۔ میں تیرے دروغ اور نفاق سے خوب واقف ہوں (کہ نام کرتا ہے خدا کا اور کام لینا چاہتا ہے مخلوق سے) تو اور ساری مخلوق میرے نزدیک پشہ کی برابر ہے ۔ جو شخص تم میں سچا (طالب) ہے اس کا تو میں ادنیٰ غلام اور خادم ہوں اگر وہ بازار میں لے جا کر بیچنا یا مکاتب بنا دینا چاہے (تب بھی مجھے کچھ عذر نہیں) اس کا جی چاہے تو کر دیکھے ۔ اگر وہ چاہے کہ میرے بدن کے کپڑے اور جو کچھ میرے پاس ہے سب لے لے اور مجھ کو حکم دے کہ میں بھیک مانگتا پھروں تو کر دیکھے (مجھے انکار نہ ہوگا مگر) تیرے پاس نہ سچائی ہے اور نہ توحید اور نہ ایمان، پھر تجھے لے کر کیا کروں؟ کیا پھٹن کا پیوند بناؤں؟ تو تو لکڑ ہے جو کھینچ کر ڈال دیا گیا کہ بجز آگ کے کسی لائق نہیں ہے ۔
صاحبو ۔ دنیا ختم ہو رہی ہے اور عمریں فنا ہو رہی ہیں اور

وَالْآخِرَةُ قَرِيبَةٌ مِّنْكُمْ وَمَا هَمُّكُمْ لَهَا ٭
بَلْ هَمُّكُمْ لِلدُّنْيَا وَجَمْعِهَا ٭ أَنْتُمْ أَعْدَاءُ
نِعَمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ٭ إِنْ كَانَ مِنْهُ إِلَيْكُمْ
شَرٌّ تُظْهِرُونَ ٭ وَإِنْ كَانَ مِنْكُمْ إِلَيْكُمْ
خَيْرٌ تَكْتُمُونَ ٭ إِذَا كَتَمْتُمْ نِعَمَ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ تَشْكُرُوهُ عَلَيْهَا سَلَبَهَا
مِنْكُمْ ٭ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ٭ إِذَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
عَلَىٰ عَبْدٍ نِعْمَةً أَحَبَّ أَنْ تُرَىٰ عَلَيْهِ ٭
اَلْقَوْمُ جَعَلُوا لَهُمْ هَمًّا وَاحِدًا ٭ أَخْرَجُوا
الْأَشْيَاءَ عَنْ قُلُوبِهِمْ وَأَسْكَنُوهَا شَيْئًا
وَاحِدًا ٭ لَا كَالْأَشْيَاءِ ٭ أَخْلَصُوا عِبَادَاتِهِمْ
مِنَ الرِّيَاءِ وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ ٭ حَقَّقُوا
الْعُبُودِيَّةَ لِرَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ ٭ وَأَنْتُمْ
عَبِيدُ الْخَلْقِ عَبِيدُ الرِّيَاءِ وَالنِّفَاقِ عَبِيدُ
الْخَلْقِ وَالْأَهْوِيَةِ وَالْحُظُوظِ وَالثَّنَاءِ ٭
مَا فِيكُمْ مَنْ تَحَقَّقَتْ لَهُ الْعُبُودِيَّةُ
إِلَّا مَنْ يَشَاءُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ٭ آحَادٌ أَفْرَادٌ
هٰذَا يَعْبُدُ الدُّنْيَا وَيُحِبُّ دَوَامَهَا وَ
يَخَافُ زَوَالَهَا ٭ وَهٰذَا يَعْبُدُ الْخَلْقَ
يَخَافُ مِنْهُمْ وَيَرْجُوهُمْ وَهٰذَا
يَعْبُدُ الْجَنَّةَ يَرْجُوا نَعِيمَهَا وَلَا يَرْجُو
خَالِقَهَا ٭ وَهٰذَا يَعْبُدُ النَّارَ يَخَافُ
مِنْهَا وَلَا يَخَافُ مِنْ خَالِقِهَا ٭ مَا الْخَلْقُ
وَمَا الْجَنَّةُ وَمَا النَّارُ وَمَنْ سِوَاهُ

آخرت تمہارے قریب آ گئی اور تمہیں اسکا مطلق فکر نہیں۔ بلکہ تمہارا سارا فکر دنیا اور اس کے جمع کرنے کے لئے ہے۔ تم حق تعالیٰ کی نعمتوں کے دشمن ہو۔ اگر اس کی طرف سے تم کو برائی پہنچتی ہے تو اسکو ظاہر کرتے ہو۔ اگر کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو اسکو چھپاتے ہو جب تم نے حق تعالیٰ کی نعمتوں کو چھپایا اور ان پر اس کا شکر ادا نہ کیا تو اس نے ان کو تم سے چھین لیا (اور یہی انکے ساتھ دشمنی ہے کہ ان کو تم اپنے ساتھ رکھ نہ سکے) جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپنے فرمایا کہ جب حق تعالیٰ کسی بندہ کو کوئی نعمت بخشتا ہے تو پسند فرماتا ہے کہ وہ (ظاہر ہو اور) اس پر دیکھی جائے" اہل اللہ نے اپنے لئے صرف ایک ہی فکر رکھا۔ ساری چیزوں کو اپنے دلوں سے باہر نکالدیا اور ایک ایسی چیز کو انمیں جگہ دی جو دوسری چیزوں کی طرح نہیں ہے اُنہوں نے اپنی عبادتوں کو دکھاوے، سُناوے اور نفاق سے خالص بنایا اور اپنے پروردگار کے لئے عبودیت کو ثابت کیا اور تم بندے بنے ہوئے ہو مخلوق کے بندے بنے ہوئے ہو ریا و نفاق کے بندے ہو مخلوق اور خواہشات و لذات اور مدح کے۔ تم میں کوئی بھی نہیں جس کے لئے بندگی متحقق ہو الاّ ماشاء اللہ کہ چند شاذ و نادر افراد مستثنیٰ ہیں (اور باقی سب کی یہ حالت ہے کہ) یہ پرستش کر رہا ہے دُنیا کی اور خواہشمند ہے اس کے ہمیشہ باقی رہنے کا اور خائف ہے اس کے زوال سے اور یہ پرستش کر رہا ہے مخلوق کی کہ اُس کے دل میں اُنہی کا خوف ہے اور اُنہی سے توقع۔ یہ پرستش کر رہا ہے جنت کی اور آرزو مند ہے اسکی نعمتوں کا کہ انکے پیدا کرنے والے کی مطلق آرزو نہیں کرتا ا۔ یہ پرستش کر رہا ہے دوزخ کی کہ صرف اسی سے ڈرتا ہے اور اسکے پیدا کرنے والے سے نہیں ڈرتا۔ مخلوق: جنت اور دوزخ اور جو کچھ خدا کے ماسوا ہے وہ چیز ہی کیا ہے:

قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَاءَ ۵ اَلْعَارِفُوْنَ الْعَالِمُوْنَ بِہٖ عَبَدُوْہُ لَہٗ لَا لِغَیْرِہٖ ؕ اَعْطَوُا الرُّبُوْبِیَّۃَ وَالْعُبُوْدِیَّۃَ حَقَّہَا ؕ عَبَدُوْہُ اِمْتِثَالَ اَمْرِہٖ وَمَحَبَّتِہٖ لَہٗ ؕ لَا لِمَعْنًی اٰخَرَ وَعَنَوْا بِہٖ دُوْنَ غَیْرِہٖ ؕ وَتَرَکُوْا مَا سِوَاہُ اَنْتُمْ صُوَرٌ بِلَا اَرْوَاحٍ ؕ اَنْتُمْ ظَاھِرٌ وَالْقَوْمُ بَاطِنٌ ؕ اَنْتُمْ مَبَانِیْ وَالْقَوْمُ مَعَانِیْ اَنْتُمْ جَھْرٌ وَھُمْ سِرٌّ ؕ اَلْقَوْمُ رِجَالَۃُ الْاَنْبِیَاءِ عَنْ اَیْمَانِھِمْ وَشَمَائِلِھِمْ وَقُدَّامِھِمْ وَوَرَائِھِمْ بَقَایَا طَعَامِھِمْ وَشَرَابِھِمْ لَھُمْ ؕ یَعْمَلُوْنَ بِعُلُوْمِھِمْ ؕ فَصَحَّتِ الْوِرَاثَۃُ لَھُمْ مِنْھُمْ ؕ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ اِذَا عَمِلُوْا بِعُلُوْمِھِمْ کَانُوْا خُلَفَاءَ الْاَنْبِیَاءِ وَوُرَّاثَھُمْ وَنُوَّابَھُمْ وَیْلَکَ لَا تَجِیْءُ بِمَحْضِ الْعِلْمِ تَحْسَبُ ؕ کَمَا لَا تَنْفَعُ دَعْوٰی بِلَا بَیِّنَۃٍ لَا یَنْفَعُ عِلْمٌ بِلَا عَمَلٍ ؕ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ یَھْتِفُ الْعِلْمُ بِالْعَمَلِ فَاِنْ اَجَابَہٗ وَاِلَّا ارْتَحَلَ ؕ تَرْتَحِلُ بَرَکَتُہٗ وَتَبْقٰی دِرَاسَتُہٗ ؕ تَبْقٰی قُشُوْرُہٗ وَیَذْھَبُ لُبُّہٗ ؕ یَا تَارِکِیْنَ الْعَمَلَ بِالْعِلْمِ ؕ اَحَدُکُمْ یَحْذِقُ الشِّعْرَ بِعِبَارَتِہٖ وَفَصَاحَتِہٖ بَلَاغَتِہٖ ؕ وَلَیْسَ لَہٗ عَمَلٌ وَلَا اِخْلَاصٌ ؕ

(جس کا خوف یا آرزو ہو) حق تعالیٰ نے فرمایا ہے اور لوگوں کو صرف اسی کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ پرستش کریں اللہ کی اسی کے لئے عبادت کو خالص بنا کر یکسو ہو کر، جن کو اس کی معرفت اور علم حاصل ہے انھوں نے اس کی پرستش کی اسی کے لئے نہ کہ غیر کے لئے۔ انہوں نے ربوبیت اور عبودیت کا حق ادا کر دیا۔ حق تعالیٰ کی عبادت کی اس کے حکم کی تعمیل میں اور اسکی محبت کے سبب نہ کہ کسی دوسری وجہ سے اور انہوں نے اسی کو مطلب سمجھا نہ کہ دوسری چیز کو۔ اور چھوڑ دیا اسکے سوا سب کو۔ تم محض صورت ہو بلا روح کے تم ظاہر ہو اور اہل اللہ باطن ہیں۔ تم الفاظ ہو اور اہل اللہ معانی ہیں تم علانیہ ہو اور اہل اللہ سرّ و خفا ہیں۔ اہل اللہ انبیاء علیہم السلام کے پیادے ہیں۔ ان کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے کہ اُن کے کھانے اور پانی کا بچا بچایا ان کیلئے ہے۔ وہ اُن کے علوم پر عمل کرتے ہیں پس ان کی وراثت اُن کے لئے صحیح ہوگئی۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علماء وارث ہیں انبیاء کے جبکہ اُنہوں نے انکے علوم پر عمل کیا تو انبیاء کے جانشین اور ان کے وارث اور اُن کے قائم مقام بن گئے۔ تجھ پر افسوس۔ یہ مرتبہ فقط خالی علم سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ جس طرح دعویٰ بغیر گواہ کے نافع نہیں اسی طرح علم بغیر عمل کے مفید نہیں۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا ہے کہ علم پکارا کرتا ہے عمل کو پس اگر وہ اس کی تعمیل کرتا ہے فبہا ورنہ وہ چل دیتا ہے اس کی برکت چل دیتی ہے اور صرف پڑھنا پڑھانا باقی رہ جاتا ہے اسکا پوست رہ جاتا ہے اور مغز جاتا رہتا ہے۔ اے علم پر عمل کے چھوڑنے والو! کوئی تم میں شعر گوئی کا ماہر ہے (اور کوئی نثر کی) عبارت آرائی اور فصاحت و بلاغت میں ید رکھتا ہے) اور اس کے پاس نہ عمل ہے

لَوْ تَهَذَّبَ قَلْبُكَ لَتَهَذَّبَتْ جَوَارِحُكَ ۞
لِاَنَّهٗ مَلِكُ الْجَوَارِحِ ۞ فَاِذَا تَهَذَّبَ الْمَلِكُ
تَهَذَّبَتِ الرَّعِيَّةُ ۞ اَلْعِلْمُ قِشْرٌ وَّالْعَمَلُ لُبٌّ
اِنَّمَا يُحْفَظُ الْقِشْرُ حَتّٰى يُحْفَظَ اللُّبُّ ۞ وَاِنَّمَا
يُحْفَظُ اللُّبُّ حَتّٰى يُسْتَخْرَجَ مِنْهُ الدُّهْنُ ۞
فَاِذَا لَمْ يَكُنْ فِى الْقِشْرِ لُبٌّ مَّا يُصْنَعُ بِهٖ ۞
وَاِذَا لَمْ يَكُنْ فِى اللُّبِّ دُهْنٌ فَمَا يُصْنَعُ
بِهٖ ۞ اَلْعِلْمُ قَدْ ذَهَبَ لِاَنَّهٗ اِذَا ذَهَبَ الْعَمَلُ
بِهٖ فَقَدْ ذَهَبَ ۞ اَيْشٍ يَنْفَعُكَ حِفْظُهٗ وَ
دِرَاسَتُهٗ بِلَا عَمَلٍ ۞ يَا عَالِمُ اِنْ اَرَدْتَّ
خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَاعْمَلْ بِعِلْمِكَ وَ
عَلِّمِ النَّاسَ ۞ وَيَا غَنِيُّ اِنْ اَرَدْتَّ خَيْرَ
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَوَاسِ الْفُقَرَاءَ بِشَيْءٍ
مِّنْ مَّالِكَ ۞ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ النَّاسُ عِيَالُ اللّٰهِ ۞
وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْفَعُهُمْ
لِعِيَالِهٖ ۞ سُبْحَانَ مَنْ اَحْوَجَ الْبَعْضَ اِلَى
الْبَعْضِ ۞ لَهٗ فِىْ ذٰلِكَ حِكَمٌ ۞ يَا غَنِيُّ
تَهْرُبُ مِنِّىْ ۞ اَنَا اٰخُذُ مِنْكَ لَكَ ۞
سَيَجِيْئُنِى الْخَيْرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ
يُغْنِيْنِىْ عَنْكُمْ وَيُحْوِجُكُمْ اِلَىَّ ۞ كَانَ
اِبْرَاهِيْمُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِذَا رَاٰى
قِلَّةَ صَبْرِ الْفَقِيْرِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ وَسِّعْ
عَلَيْنَا فِى الدُّنْيَا وَزَهِّدْنَا
فِيْهَا

نہ اخلاص (حالانکہ کام چلتا ہے کام کرنے سے نہ کہ نظم و نثر کی بھڑک دکھانے اور باتیں بنانے سے) اگر تیرا قلب مہذب ہو جاتا تو تیرے اعضاء بھی مہذب بنجاتے کیونکہ وہ اعضاء کا بادشاہ ہے پس جب بادشاہ مہذب بنتا ہے تو رعیت بھی مہذب بنتی ہے۔ علم چھلکا ہے اور عمل گری ہے۔ چھلکے کی حفاظت اسی لئے کیجاتی ہے کہ گری محفوظ رہے اور گری کی حفاظت اسلئے کی جاتی ہے کہ اسمیں سے روغن نکالا جائے۔ سو جب چھلکے میں گری نہ رہی تو خالی چھلکے کا کیا بنایا جائے اور جب گری میں روغن نہ رہا تو (سوکھی) گری کو لے کر کیا کیا جائے۔ علم جاتا رہا اس لئے کہ جب اس پر عمل جاتا رہا تو گویا علم ہی جاتا رہا۔ عمل کے بغیر اسکا پڑھنا پڑھانا اور حفظ کرنا تجھے کیا نفع دے سکتا ہے؟ اے عالم اگر تو دنیا اور آخرت کی بھلائی چاہتا ہے تو اپنے علم پر عمل کر اور لوگوں کو پڑھا اور اے تونگر اگر تو دنیا اور آخرت کی بھلائی چاہتا ہے تو اپنے کچھ مال میں سے فقیروں کی غمخواری کر۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا ہے کہ آدمی اللہ کی عیال ہیں اور حق تعالےٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پیارا وہ شخص ہے جو اسکی عیال کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچائے۔ پاک ذات ہے جس نے ایک کو دوسرے کا حاجتمند بنایا (تاکہ دوسرے کی غمخواری کا ہر شخص نفع اُٹھا سکے) اسمیں اسکی بہت کچھ حکمتیں ہیں۔ اے مالدار شخص تو مجھ سے بھاگتا ہے (کہ کہیں کچھ دینا نہ پڑے) میں تجھ سے تیرے ہی لئے لیتا ہوں کہ (تجھ کو نفع پہنچے) میرے پاس عنقریب اللہ کیطرف سے وہ تونگری آنیوالی ہے جو مجھ کو تمسے بے نیاز اور تمکو میرا حاجتمند بنا دیگی۔ ابراہیمؒ جب کسی فقیر کی بے صبری دیکھتے تو یوں دعا مانگا کرتے تھے کہ یا اللہ ہم پر دنیا وسیع فرما۔ اسمیں ہمکو زہد بخش (کہ ہاتھ میں دنیا بکثرت ہو مگر دل میں اسکی رغبت مطلق نہو)

وَلَا تُزَوِّهَا عَنَّا وَتُرَغِّبْنَا فِيهَا فَنَهْلَكَ بِطَلَبِهَا اَللّٰهُمَّ الْطُفْ بِنَا فِي اَقْضِيَتِكَ وَ اَقْدَارِكَ

اَلْمَجْلِسُ الْمُوَفِّي لِلثَّلَاثِيْنَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بُكْرَةً بِالرِّبَاطِ سَادِسَ عَشَرَ جُمَادَى الْاٰخِرَةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ يَا طُوْبٰى لِمَنِ اعْتَرَفَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِنِعَمِهٖ ۞ وَاَضَافَ الْكُلَّ اِلَيْهِ ۞ وَعَرّٰى نَفْسَهٗ وَاَسْبَابَهٗ وَحَوْلَهٗ وَقُوَّتَهٗ ۞ اَلْعَاقِلُ الَّذِيْ لَا يَحْسِبُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَمَلًا ۞ وَلَا يَطْلُبُ مِنْهُ جَزَاءً فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ **وَيْلَكَ** اَنْتَ تَعْبُدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۞ وَتَزْهَدُ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۞ وَتَاْخُذُ الدُّنْيَا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۞ ذٰلِكَ حِجَابٌ فِيْ حِجَابٍ ۞ مَشْتٌ فِيْ مَقْتٍ ۞ لَا تُمَيِّزُ الْخَيْرَ مِنَ الشَّرِّ ۞ لَا تُفَرِّقُ بَيْنَ مَا هُوَ لَكَ وَمَا هُوَ عَلَيْكَ ۞ مَا تَعْرِفُ صَدِيْقَكَ مِنْ عَدُوِّكَ ۞ كُلُّ ذٰلِكَ لِجَهْلِكَ بِحُكْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَتَرْكِكَ لِخِدْمَةِ الشُّيُوْخِ ۞ شُيُوْخُ الْعَمَلِ وَشُيُوْخُ الْعِلْمِ يَدُلُّوْنَكَ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ اَلْقَوْلُ اَوَّلًا وَالْعَمَلُ ثَانِيًا ۞ وَبِهٖ تَصِلُ اِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَمَا وَصَلَ مَنْ وَصَلَ اِلَّا بِالْعِلْمِ ـ وَالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَالْاِعْرَاضِ عَنْهَا بِالْقَلْبِ وَالْقَالَبِ ۞ اَلْمُتَزَهِّدُ

اور اس دنیا کو ہم سے تہ مت کر اور ہم کو اس کی رغبت نہ دے ورنہ ہم ہلاک ہو جائیں گے اس کی طلب میں (کہ ہاتھ میں جب پیسہ نہ ہوگا اور دلوں میں اس کی رغبت بھری ہوگی تو لا محالہ طلب کے پیچھے پڑکر بربادی چھائے گی) یا اللہ اپنے احکام قضاء و قدر میں ہم پر لطف کا برتاؤ فرما۔

تیسویں مجلس

(صبح ۱۶ جمادی الثانی ۵۴۵ھ خانقاہ شریف)

مبارک ہو اس کو جس نے حق تعالےٰ کی نعمتوں کا اس کے لئے اقرار کیا اور ساری نعمتیں اسی کی طرف منسوب کیں اور اپنے نفس اور اسباب اور طاقت وزور کو خالی کر لیا (کہ انمیں سے کسی کو بھی نعمت کا دینے والا نہ سمجھا) عقلمند وہی ہے جو کسی عمل کا بھی حساب حق تعالیٰ سے نہیں کرتا اور نہ اس سے کسی حالت میں معاوضہ کا طالب ہے (کیونکہ حساب اور اُجرت و معاوضہ آقا اور غلام کے درمیان نہیں ہوا کرتا) تجھ پر افسوس۔ تو حق تعالےٰ کی عبادت بغیر علم کے کرتا ہے اور زہد بھی علم کے بغیر اور دُنیا کمانا بھی علم کے بغیر۔ یہ حجاب در حجاب ہے اور غصہ در غصہ۔ نہ تجھ کو بھلائی اور بُرائی میں امتیاز ہے۔ نہ اپنے مفید اور مضر میں فرق کرتا ہے اور نہ اپنے دوست اور دشمن کو پہچانتا ہے۔ اس کی وجہ تیری حکم خداوندی سے ناواقفیت اور مشائخ کی خدمت کا چھوڑ بیٹھنا ہے۔ عمل اور علم کے مشائخ ہی تجھ کو حق تعالےٰ کا راستہ دکھلاتے (مگر تو انکے پاس جاتا نہیں) اول قول (یعنی علم کی ضرورت ہے) اور دوبارہ عمل کی۔ اسی سے تو حق تعالےٰ تک پہنچے گا جس کو بھی وصول حاصل ہوا ہے علم کے ذریعہ سے اور اپنے قلب اور جسم سے دنیا میں بے رغبتی اور اعراض اختیار کرنے سے حاصل ہوا ہے۔ جو شخص بہ تکلف زاہد بنتا ہے۔

يُخْرِجُ الدُّنْيَا مِنْ يَدِهٖ ۞ وَالزَّاهِدُ الْمُتَحَقِّقُ فِيْ زُهْدِهٖ يُخْرِجُهَا مِنْ قَلْبِهٖ ۞ زَهِدُوْا فِي الدُّنْيَا بِقُلُوْبِهِمْ ۞ فَصَارَ الزُّهْدُ طَبْعًا لَّهُمْ ۞ خَالَطَ ظَوَاهِرَهُمْ وَبَوَاطِنَهُمْ ۞ اِنْطَفَتْ نَارُ دِيَةُ طِبَاعِهِمْ ۞ اِنْكَسَرَتْ اَهْوِيَتُهُمْ ۞ اِطْمَأَنَّتْ نُفُوْسُهُمْ وَاسْتَحَالَ شَرُّهَا يَا غُلَامُ هٰذَا الزُّهْدُ لَيْسَ هُوَ صَنْعَةٌ تَعْمَلُهَا لَيْسَ هُوَ شَيْئًا تَأْخُذُهٗ بِيَدِكَ تَرْمِيْهِ بَلْ هُوَ خُطُوَاتٌ ۞ اَوَّلُهَا النَّظَرُ فِيْ وَجْهِ الدُّنْيَا فَتَرَاهَا كَمَا هِيَ عَلٰى صُوْرَتِهَا عِنْدَ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ وَعِنْدَ الْاَوْلِيَاءِ وَالْاَبْدَالِ الَّذِيْنَ لَمْ يَخْلُ مِنْهُمْ زَمَانٌ ۞ اِنَّمَا تَصِحُّ رُؤْيَتُكَ لَهَا بِاتِّبَاعِ مَنْ تَقَدَّمَ فِي الْاَقْوَالِ وَالْاَفْعَالِ ۞ اِذَا اتَّبَعْتَهُمْ رَأَيْتَ مَا رَأَوْا ۞ وَاِذَا كُنْتَ عَلٰى اَثَرِ الْقَوْمِ قَوْلًا وَّفِعْلًا خَلْوَةً وَّجَلْوَةً عِلْمًا وَّعَمَلًا صُوْرَةً وَّمَعْنًى تَصُوْمُ كَصِيَامِهِمْ وَتُصَلِّيْ كَصَلَاتِهِمْ وَتَأْخُذُ كَاَخْذِهِمْ وَتَتْرُكُ كَتَرْكِهِمْ وَتُحِبُّهُمْ فَحِيْنَئِذٍ يُعْطِيْكَ اللّٰهُ نُوْرًا تَرٰى بِهٖ نَفْسَكَ وَغَيْرَكَ يُبَيِّنُ لَكَ عُيُوْبَكَ وَعُيُوْبَ الْخَلْقِ فَتَزْهَدُ فِيْ نَفْسِكَ وَفِي الْخَلْقِ اَجْمَعَ ۞ فَاِذَا صَحَّ لَكَ ذٰلِكَ جَاءَتْ اَنْوَارُ الْقُرْبِ اِلٰى قَلْبِكَ ۞ صِرْتَ مُؤْمِنًا مُّوْقِنًا عَارِفًا عَالِمًا ۞ فَتَرٰى

وہ دُنیا صرف اپنے ہاتھ سے دُور کرتا ہے۔ اور جو واقعی زاہد ہوتا ہے وہ دُنیا کو اپنے قلب سے باہر نکالتا ہے کہ اپنے دلوں سے وہ دُنیا میں بے رغبت بن گئے پس زہد ان کی طبیعت ہوگیا اور ان کے ظاہر و باطن میں گھُل مل گیا۔ ان کی طبیعتوں کی حرارت بجھ گئی۔ ان کی خواہشات شکستہ ہوگئیں۔ ان کے نفوس مطمئنہ بن گئے اور ان کا شر مرتفع ہوگیا صاحبزادہ! یہ زہد کوئی صناعی نہیں ہے جس کو تو خود بنا سکے اور نہ وہ کوئی ایسا معمولی کام ہے جس کو تو ہاتھ میں لے اور کرکے ڈال دے بلکہ وہ چند قدم ہیں جن کو طے کرنے کے لئے مدت دراز اور مشائخ کی خدمتوں کی ضرورت ہے۔ سب سے پہلے دُنیا کے چہرے پر نظر ڈالنا ہے کہ اس کو اس کی اصلی صورت پر دیکھے جو گذشتہ انبیاء و رسل اور ان اولیاء و ابدال کے نزدیک (اسکی اصلی صورت ہے) جن سے کوئی زمانہ خالی نہیں رہا۔ اور تیرا دنیا کو اصلی صورت پر دیکھنا جملہ اقوال وافعال میں متقدمین کا اتباع کرنے ہی سے صحیح ہوسکتا ہے جب تو انکا تابع بنجائیگا تو تجھ کو بھی وہ نظر آئیگا جو اُن کو نظر آیا تھا اور جب تو اہل اللہ کے نشانِ قدم پر پڑ جائیگا قول میں اور فعل میں خلوت میں اور جلوت میں۔ علم میں اور عمل میں۔ صورت میں اور سیرت میں کہ روزے رکھیگا اُنہیں کے سے روزے اور نماز پڑھیگا اُن کی سی نماز اور لیگا اُن کا سا لینا اور چھوڑیگا اُن کا سا چھوڑنا اور اُن کو محبوب سمجھے گا تو اس وقت تجھ کو حق تعالےٰ ایک نور عطا فرمائیگا جس سے تو اپنے نفس اور اپنے غیر کو دیکھے گا اور وہ تجھ پر تیرے عیوب اور مخلوق کے عیوب کھول دیگا پس تو بے رغبت بن جائے گا اپنے نفس میں بھی اور ساری مخلوق میں بھی۔ پھر جب تیرے لئے یہ صحیح ہو جائیگا تو قرب کے انوار تیرے قلب کیطرف آئینگے اور تو بن جائیگا۔ مومن صاحب ایقان صاحب معرفت صاحب علم۔ پس

اَلْاَشْیَاءُ عَلٰی صُوَرِھَا وَمَعَانِیْھَا تَرَی الدُّنْیَا
کَمَا رَاٰھَا مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الزَّاھِدِیْنَ الْمُعْتَرِضِیْنَ عَنْھَا
تَرَاھَا فِیْ صُوْرَةِ عَجُوْزٍ شَوْھَاءَ قَبِیْحَةِ
الْمَنْظَرِ ❊ فَھِیَ عِنْدَ ھٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ عَلٰی ھٰذِہٖ
الصِّفَةِ ❊ وَعِنْدَ الْمُلُوْكِ کَالْعَرُوْسِ الْمُجَلِّیَةِ
فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ ❊ ھِیَ عِنْدَ الْقَوْمِ حَقِیْرَةٌ
ذَلِیْلَةٌ یُحَرِّقُوْنَ شَعْرَھَا وَیُخَرِّقُوْنَ ثِیَابَھَا
وَیَخْمِشُوْنَ وَجْھَھَا وَیَاْخُذُوْنَ اَقْسَامَھُمْ
مِنْھَا قَھْرًا وَّجَبْرًا عَلٰی رَغْمِ اَنْفِھَا وَھُمْ
فِیْ صُحْبَةِ الْاٰخِرَةِ یَا غُلَامُ اِذَا صَحَّ لَكَ
الزُّھْدُ فِی الدُّنْیَا فَازْھَدْ فِیْ اِخْتِیَارِكَ
وَفِی الْخَلْقِ ❊ فَلَا تَخَافُھُمْ وَلَا تَرْجُوْھُمْ ❊
وَفِیْ جَمِیْعِ مَا تَاْمُرُكَ بِهٖ نَفْسُكَ فَلَا تَقْبَلْ
مِنْھَا اِلَّا بَعْدَ مَجِیْءِ اَمْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ❊
وَالْغَالِبُ لَكَ مِنْ حَیْثُ قَلْبِكَ بِطَرِیْقِ
الْاِلْھَامِ اَوِ الْمَنَامِ ❊ نَافِرًا مُّعْرِضًا
عَنْ جَمِیْعِ الْمَخْلُوْقَاتِ ❊ وَاِنْ سَکَنَتْ
جَوَارِحُكَ فَلَا عِبْرَةَ ❊ لَا یَضُرُّكَ ذٰلِكَ
الْعِبْرَةُ بِسُکُوْنِ الْقَلْبِ ❊ ھُوَ الدَّاھِیَةُ
الْعُظْمٰی ❊ لَا سُکُوْنَ لَكَ حَتّٰی تَمُوْتَ
نَفْسُكَ وَطَبْعُكَ وَھَوَاكَ وَمَا سِوٰی
مَوْلَاكَ ❊ فَحِیْنَئِذٍ تَحْیَا بِقُرْبِهٖ ❊ مَوْتٌ
ثُمَّ نَشْرٌ ❊ ثُمَّ اِذَا شَاءَ اَنْشَرَكَ لَهٗ
رَدَّكَ اِلَی الْخَلْقِ لِتَنْظُرَ فِیْ مَصَالِحِھِمْ
وَتَرُدَّھُمْ اِلٰی بَابِهٖ ❊

تمام چیزوں کو ان کی صورت اور حالت پر دیکھنے لگے گا۔ دُنیا کو دیکھے گا
جیسا کہ اگلے زاہدوں اور اعراض کرنیوالوں نے دیکھا تھا۔ وہ تجھ کو
نظر آئے گی ایک بڈھی پھوس بدشکل عورت کی صورت میں۔ کیونکہ
وہ ان اہل اللہ کے نزدیک اسی صورت کی ہے اور دُنیادار
بادشاہوں کے نزدیک ایسی ہے جیسے بنی سنوری خوبصورت
دُلہن۔ وہ اہل اللہ کے نزدیک فقیر و ذلیل ہے کہ وہ اس
کے بالوں کو آگ دکھاتے۔ اس کے کپڑوں کو چاک کرتے
اس کے مُنہ پر گھونسے مارتے اور اپنے مقسوم اس سے جبراً قہراً
بادل نخواستہ وصول کر لیتے ہیں اور خود وہ آخرت کی مصاحبت
میں ہیں صاحبزادہ۔ جب دنیا کے بارے میں تیرا زہد صحیح
ہو جائے کہ اس کی رغبت نہ رہے تو اپنے اختیار اور مخلوق
میں زہد اختیار کر کہ نہ ان سے ڈرے اور نہ آرزو رکھے۔ اور
جو تجھ کو تیرا نفس حکم دے اس سبب میں زہد اختیار کرے کہ جب
تک حق تعالیٰ کا حکم اور بواسطہ خواب یا الہام قلب کی حیثیت
سے غلبہ پانیوالی حالت نہ آجائے اسوقت تک تو اس کی
کوئی بات بھی نہ مانے کہ تمام مخلوقات سے متنفر اور رُخ پھیرے
ہوئے ہو۔ اور اگر تیرے اعضاء ساکن رہیں (کہ کسب میں
حرکت نہ کریں تو اسکا کچھ اعتبار نہیں بلکہ یہ تیرے لئے مضر ہے
اعتبار قلب کے سکون کا ہے (کہ وہ بھٹکتا نہ پھرے) وہی بڑا
بھاری کام ہے اور سکون تجھ کو حاصل نہیں ہو سکتا جبتک کہ
تیرا نفس تیری طبیعت تیری خواہش اور مولا کے ماسوا پر نظر
رکھنا مر نہ جائے۔ ہاں اسوقت تو اسکے قرب سے زندہ ہوگا۔
اول نفس کا مرنا ہے پھر زندہ ہونا اور اسکے بعد جب وہ چاہیگا تجھ
کو اُٹھا کھڑا کر کے بگا اپنے لئے کہ تجھ کو ہادی و مصلح بنا کر مخلوق کیطرف
لوٹا دیگا تاکہ تو انکی مصلحتوں میں غور کرے اور حکمت علی کے

يَجِئُ لَكَ الْمَيْلُ إِلَى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لِتَتَنَاوَلَ
أَقْسَامَكَ مِنْهُمَا تَجِئُ لَكَ الْقُوَّةُ عَلٰى
مُقَاسَاةِ الْخَلْقِ فَتَرُدُّهُمْ مِنْ ضَلَالِهِمْ
وَتَمْتَثِلَ أَمْرَهُ فِيهِمْ ۔ إِنْ لَمْ تَشَأْ
ذٰلِكَ فَفِي قُرْبِهِ لَكَ كِفَايَةٌ وَمِنْهُ وَحْدَهُ
عَنْ غَيْرِهِ ۔ مَا تَقْنَعُ بِالْخَلْقِ بَعْدَ حُصُولِ
الْخَالِقِ الْمُكَوِّنِ لِلْأَشْيَاءِ قَبْلَ وُجُودِهَا
هُوَ الْكَائِنُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْمُكَوِّنُ
لِكُلِّ شَيْءٍ ۔ وَالْكَائِنُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ
ذُنُوبُكُمْ كَالْأَمْطَارِ ۔ فَلْتَكُنْ تَوْبَاتُكُمْ
كُلَّ لَحْظَةٍ فِي مُقَابَلَتِهَا وَيْحَكَ أَنْتَ
بَطِرٌ أَنْتَ أَشِرٌ أَنْتَ شَبِقٌ أَنْتَ هَوًى
أَنْتَ عِبَارَةٌ ۔ أُنْظُرْ إِلَى الْقُبُورِ الدَّارِسَةِ
وَخَاطِبْ أَهْلَهَا بِلِسَانِ الْإِيمَانِ فَإِنَّهُمْ
يُخْبِرُونَكَ عَنْ أَحْوَالِهِمْ يَا غُلَامُ
تَدَّعِي إِرَادَةَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَإِرَادَةَ
أَوْلِيَائِهِ ۔ وَأَدَعُكَ لَا أُحِكُّكَ لَا أُعَيِّرُ
عَلَيْكَ ۔ أَنَا مُحْتَسِبٌ عَلَيْكُمْ بِإِذْنِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ ۔ أَقْطَعُ أَقْفِيَةَ الْمُنَافِقِينَ
الْكَذَّابِينَ فِي أَقْوَالِهِمْ وَأَفْعَالِهِمْ
قَدِ احْتَسَبْتُ عَلَى الشُّيُوخِ مِرَارًا
كَثِيرَةً ۔ حَتّٰى صَحَّتْ لِيَ
الْحِسْبَةُ ۔ يَا أَهْلَ الْأَرْضِ
اعْجِنُوا أَعْمَالَكُمْ
بِلَا مِلْحٍ

ساتھ ان کو اس کے دروازہ کی طرف لے آئے اسوقت دنیا اور آخرت کی طرف تجھ کو رغبت حاصل ہوگی تاکہ تو ان دونوں سے اپنا مقسوم حاصل کرے اور تجھ کو مخلوق کی ایذائیں برداشت کرنیکی طاقت ملیگی کہ تو گھبرائے گا نہیں بلکہ ان کو ان کی گمراہی سے باز رکھے گا اور ان کے متعلق حکم خداوندی کی تعمیل کریگا۔ اگر تو یہ خدمت نہ بھی پائیگا تو گوشہ گمنامی میں بھی اسکا قرب جو تجھ کو حاصل ہے کافی اور دوسروں سے بے نیاز بنانیوالا ہے۔ خالق کے وصول کے بعد جو ہر چیز کے وجود سے پہلے اور ان چیزوں کا خالق ہے تو مخلوق پر قناعت نہ کرسکے گا کہ وہی ہر چیز سے پہلے تھا اور وہی ہر چیز کا موجود کرنیوالا ہے اور وہی ہر چیز کے بعد رہے گا۔ تمہارے گناہ بارش کی طرح مسلسل و بکثرت ہیں لہذا انکے مقابلہ میں تمہاری توبہ بھی ہر لحظہ ہونی چاہیئے۔ تجھ پر افسوس کہ تو بڑا مغرور نہایت متکبر غایت درجہ حریص سرتاپا خواہش اور مجسم لغزش ہے ٹوٹی پھوٹی قبروں کیطرف نظر کر اور ان کے مُردوں سے بزبان ایمان گفتگو کر۔ کہ وہ تجھ کو اپنی حالتوں سے باخبر کر دینگے (کہ ایک دن وہ بھی تیری طرح نخوت پسند تھے اور آج بہزار ذلت ٹھوکریں کھا رہے ہیں صاحبزادہ تو حق تعالیٰ کی ارادت اور اولیاء اللہ کی ارادت کا مدعی ہے۔ (جس کے لئے امتحان کی ضرورت ہے) کیا میں تجھ کو چھوڑ دوں۔ کسوٹی پر کسوں نہیں اور تجھ کو عار نہ دلاؤں (کہ دعویٰ اتنا بڑا اور ثبوت خاک نہیں) میں بحکم خداوندی تمہارا محتسب ہوں کہ ان منافقوں کی گردنیں جو اپنے اقوال اور افعال دونوں میں جھوٹے ہیں کاٹ ڈالوں۔ بہتیرے مشائخ پر بارہا میرے محتسب رہ چکے ہیں یہاں تک کہ منصب احتساب میرے لئے صحیح ہوگیا اے باشندگان زمین آٹا گوندھو (یعنی عمل کرو) جو شکم سیر ہونیکا ذریعہ ہے تمہارے اعمال میں نمک نہیں (اسلئے اس میں چاشنی نہیں)

تعالوا خذوا له ملحا، یا شاری الملح تقدم
یا منافقین عجینکم بلا ملح فطیر، هو
محتاج الی خمیر العلم وملح الاخلاص
یا منافق انت معجون بالنفاق، عن
قریب ینقلب علیک نفاقک نارا،
اخلص قلبک من النفاق وقد
تخلص، اذا اخلص القلب اخلصت
الجوارح وتخلصت، القلب راعی
الجوارح فاذا استقام استقامت، اذا
استقام القلب والجوارح کمل امر
المؤمن وصار راعیا علی اهله و
جیرانه واهل بلده، یرتفع حاله علی
قدر قوة ایمانه وقربه من مولاه،
یا قوم احسنوا العشرة مع الله عزوجل
واحذروه، اعملوا بحکمه فانه
کلفکم العمل بحکمه لا الاشتغال بالعلم
السابق فیکم، اعمل بهذا الحکم و
اقض حقه، فانک اذا عملت به ادخل
العمل بیدک وادخلک علی من عملت
له فتستفید منه علما لم تکن تعلمه
فتکون معه بعلمه ومع خلقه
بحکمه، انت اول ما عملت به
تطلب الثانی، اذا استقرت
اقدامک فی الاول حینئذ
اطلب الثانی

آؤ اس کے لئے نمک لو۔ اے نمک کے خریدار آگے آ (کہ اس کا نمک میرے پاس ہے) اے **منافقو**۔ تمہارا گندھا ہوا آٹا بغیر نمک کے بلا خمیر ہے۔ وہ محتاج ہے علم کے خمیر اور اخلاص کے نمک کا۔ اے منافق تو نفاق سے مرکب ہے۔ عنقریب تیرا نفاق آگ بن کر تجھ پر الٹ پڑے گا۔ اپنے قلب کو نفاق سے خالص بنا کہ ضرور اس کو خلاصی نصیب ہوگی۔ جب قلب مخلص بن جاتا ہے تو سارے اعضاء مخلص بن جاتے اور خلاصی پا لیتے ہیں۔ قلب اعضاء کا محافظ ہے کہ جب وہ سیدھا ہو جاتا ہے تو اعضاء بھی سیدھے ہو جاتے ہیں۔ اور جب قلب و اعضاء سیدھے ہو جاتے ہیں تو مومن کا کام پورا اور وہ اپنے بال بچوں اور پڑوسیوں اور اہل شہر کا محافظ بن جاتا اور اس کی حالت اس کے ایمان کی قوت اور اپنے مولا سے قرب کی مقدار کے موافق بلند ہوتی رہتی ہے **صاحبو**۔ حق تعالیٰ کے ساتھ معاشرت کو عمدہ بناؤ اور اس سے ڈرتے رہو۔ اس کے احکام کی تعمیل کرتے رہو کہ اس نے تم کو اپنے حکم کی تعمیل ہی کا مکلف بنایا ہے نہ کہ تمہاری بابت اپنے علم سابق (یعنی تقدیر) میں مشغول ہونے کا۔ تو اس حکم کے موافق عمل کر اور اس کا حق ادا کر۔ کیونکہ جب تو اس پر عمل کرے گا تو عمل تیرا ہاتھ پکڑ کر اس ذات پر داخل کرے گا جس کے لئے تو نے عمل کیا تھا۔ پس تو اس کی طرف سے ایسے علم کا فائدہ حاصل کرے گا جو تجھ کو حاصل نہ تھا۔ پس تجھ کو اس کی معیت نصیب ہوگی۔ اس کے علم کے ساتھ اور اس کی مخلوق کی معیت حاصل ہوگی اس کے حکم کے ساتھ تو نے اول (یعنی حکم ظاہر) پر تو عمل کیا نہیں اور دوسرے (یعنی قرب و علم باطن) کا طالب ہے (سو یہ لا حاصل ہے) جب اول میں تیرے پاؤں جم جاویں (کہ شریعت پر عمل کرتے ہیں تکلف باقی نہ رہے) تو اس وقت دوسرے (یعنی علم ذات و

اَلْغُلَامُ مَا لَقِيْتَ ۞ كَيْفَ تَلْقَى الْأُسْتَاذَ ۞ اِرْجِعْ اِلٰى وَرَائِكَ وَكُنْ عَاقِلًا حَصِّلِ الْعِلْمَ ثُمَّ الْعَمَلَ وَاَخْلِصْ ۞ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَقَّهْ ثُمَّ اعْتَزِلْ ۞ اَلْمُؤْمِنُ مَنْ يَّتَعَلَّمُ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ ۞ ثُمَّ يَعْتَزِلُ عَنِ الْخَلْقِ وَ يَخْلُوْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ ۞ عَرَفَ الْخَلْقَ فَبَغَّضَهُمْ ۞ وَعَرَفَ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ فَاَحَبَّهٗ وَطَلَبَهٗ وَخَدَمَهٗ ۞ تَبِعَهُ الْخَلْقُ فَهَرَبَ وَ طَلَبَ غَيْرَهُمْ ۞ زَهِدَ هُمْ وَرَغِبَ فِيْ غَيْرِهِمْ عَلِمَ اَنْ لَّا ضَرَّ وَلَا نَفْعَ وَلَا خَيْرَ وَلَا شَرَّ فِيْ اَيْدِيْهِمْ ۞ وَاِنْ جَرٰى عَلٰى اَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ فَهُوَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا مِنْهُمْ ۞ فَرَاٰى اَنَّ الْبُعْدَ مِنْهُمْ خَيْرٌ مِّنَ الْقُرْبِ ۞ رَجَعَ اِلَى الْاَصْلِ وَتَرَكَ الْفَرْعَ ۞ عَلِمَ اَنَّ الْفَرْعَ كَثِيْرٌ وَّالْاَصْلُ وَاحِدٌ ۞ فَتَمَسَّكَ بِهٖ ۞ نَظَرَ فِيْ مِرْاٰةِ الْفِكْرِ فَرَاٰى اَنَّ الْوُقُوْفَ عَلٰى بَابٍ وَّاحِدٍ خَيْرٌ مِّنَ الْوُقُوْفِ عَلٰى اَبْوَابٍ كَثِيْرَةٍ ۞ فَوَقَفَ عَلَيْهِ وَتَمَسَّكَ بِهٖ ۞ اَلْمُؤْمِنُ الْمُوْقِنُ الْمُخْلِصُ عَاقِلٌ بِقَدْرِ اُعْطِيَ عَقْلَ الْعُقُوْلِ ۞ وَلِهٰذَا هَرَبَ مِنَ النَّاسِ وَاَخَذَ عَنْهُمْ جَانِبًا ۞

صفات ونسبت یا دو داشت) کو طلب کر۔ شاگرد سے تو تیری ملاقات ہوئی نہیں۔ پھر اُستاد سے کیوں کر ملاقات ہو سکتی ہے اپنے پچھلے پاؤں لوٹ اور سمجھدار بن۔ علم سیکھ اس کے بعد عمل اور اخلاص حاصل کر۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فقہ حاصل کر اس کے بعد گوشہ نشین بن" مومن وہ ہے جو اول بقدر واجب علم حاصل کرے اس کے بعد مخلوق سے یک سوئی اختیار کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں خلوت نشین بنے۔ اُس نے مخلوق کو پہچانا پس ان کو مبغوض سمجھا اور حق تعالیٰ کو پہچانا پس اس کو محبوب بنایا اور اس کا طالب و خادم بن گیا۔ مخلوق اس کے پیچھے پڑی پس وہ بھاگا۔ اور کسی اور ہی کو طلب کیا۔ وہ مخلوق میں بے رغبت بنا اور کسی دوسرے ہی کی رغبت کی۔ اُس نے جان لیا کہ ان کے ہاتھ میں نہ نقصان ہے نہ نفع اور نہ بھلائی ہے نہ بُرائی۔ اگر اس میں سے کوئی چیز ان کے ہاتھوں پر جاری بھی ہو جاتی ہے (کہ کوئی شخص نفع یا نقصان پہونچاتا نظر آتا ہے) تو در حقیقت وہ خدا ہی کی طرف سے ہے نہ کہ ان کی طرف سے۔ پس اس نے سمجھ لیا کہ ان سے دور رہنا ہی ان کے پاس رہنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ اس نے جڑ کی طرف رجوع کیا۔ اور شاخ کو چھوڑ دیا۔ اس نے جان لیا کہ شاخیں بہتیری ہیں اور جڑ صرف ایک ہے پس اس نے اسی کو مضبوط تھام لیا۔ فکر کے آئینہ میں اس نے نظر کی پس دیکھا کہ ایک دروازہ پر پڑا رہنا بہتیرے دروازوں پر پڑنے سے بہتر ہے۔ پس وہ وہیں پڑ رہا اور اسی کا ہو رہا۔ جس میں ایمان و ایقان اور اخلاص ہو وہی عقلمند ہے کہ عقلوں کی عقل اس کو عطا ہوئی اور اسی لئے وہ آدمیوں سے بھاگا اور ان سے ایک کنارہ ہو رہا۔

اَلْمَجْلِسُ الْحَادِيْ وَالثَّلَاثُوْنَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِي الْمَدْرَسَةِ عَشِيَّةَ ثَامِنَ عَشَرَ جُمَادَى الْاٰخِرَةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ بَعْدَ كَلَامٍ
اَلْغَضَبُ اِذَا كَانَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ مَحْمُوْدٌ وَّ اِذَا كَانَ لِغَيْرِهٖ فَهُوَ مَذْمُوْمٌ ؞ اَلْمُؤْمِنُ يَحْتَدُّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا لِنَفْسِهٖ ؞ يَحْتَدُّ نُصْرَةً لِدِيْنِهٖ لَا نُصْرَةً لِنَفْسِهٖ يَغْضَبُ اِذَا خُرِقَ حَدٌّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؞ كَمَا يَغْضَبُ النَّمِرُ اِذَا اُخِذَ وَاصِيْدُهٗ ؞ فَلَا جَرَمَ يَغْضَبُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِغَضَبِهٖ وَيَرْضٰى لِرِضَاهُ ؞ لَا تُظْهِرِ الْغَضَبَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ لِنَفْسِكَ فَتَكُوْنُ مُنَافِقًا وَّمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ ؞ لِاَنَّ مَا كَانَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَتِمُّ وَيَبْقٰى وَيَزْدَادُ وَمَا كَانَ لِغَيْرِهٖ يَتَغَيَّرُ وَيَزُوْلُ ؞ فَاِذَا فَعَلْتَ فِعْلًا فَاَزِلْ نَفْسَكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانَكَ مِنْهُ ؞ وَلَا تَفْعَلْهُ اِلَّا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَامْتِثَالًا لِّاَمْرِهٖ ؞ لَا تَفْعَلْ شَيْئًا اِلَّا بِاَمْرٍ جَزْمٍ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؞ اِمَّا بِوَاسِطَةِ الشَّرْعِ اَوْ بِاِلْهَامٍ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِقَلْبِكَ مَعَ مُوَافَقَةِ الشَّرْعِ ؞ اِزْهَدْ فِيْكَ وَفِي الْخَلْقِ وَفِي الدُّنْيَا ؞ يُرِحْكَ مِنَ الْخَلْقِ ؞ وَارْغَبْ فِي الْاُنْسِ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالرَّاحَةِ بِقُرْبِهٖ ؞

اکتیسویں مجلس [۳۱]

(وقت شام - ۱۸ رجادی الثانی ۵۴۵ھ - مدرسہ معمورہ)

غصہ جب اللہ واسطہ ہو تو محمود ہے اور جب غیر اللہ کے لئے ہو تو مذموم ہے۔ مومن اللہ کے لئے غضب ناک ہوا کرتا ہے نہ کہ اپنے نفس کے لئے۔ وہ بھڑکتا ہے اس کے دین کی مدد کے لئے نہ کہ اپنے نفس کی مدد کے لئے اس کو غصہ آتا ہے۔ جبکہ اللہ کی حدود میں سے کسی حد سے بڑھنا ظاہر ہو۔ جیسا کہ چیتے کو غصہ آتا ہے جبکہ اس کا شکار دوسرے لے لیں۔ اس کے غصہ کی وجہ سے حق تعالےٰ کو غصہ آتا اور اس کے راضی ہونے سے حق تعالےٰ راضی ہوتا ہے۔ اپنے غصہ کو اور جو کچھ بھی اس جیسی (کوئی حالت ہو) جبکہ وہ تیرے نفس کے واسطے ہے تو اس کو اللہ کے واسطے مت ظاہر کر کہ منافق یا اس کے مشابہ بن جائے گا کیونکہ جو چیز اللہ کے واسطے ہوتی ہے وہ کمال پر پہونچتی اور پائدار بنتی اور ترقی پایا کرتی ہے اور جو چیز دوسروں کے لئے ہوتی ہے وہ بدل جاتی اور مٹ جایا کرتی ہے پس جب تو کوئی کام کیا کرے تو اپنے نفس اپنی خواہش اور اپنے شیطان کو اس سے دور کر دیا کر، اور اس کو مت کر مگر اللہ واسطے اور اس کے تعمیل حکم کی غرض سے۔ حق تعالےٰ کی طرف سے یقینی حکم کے بغیر کوئی کام نہ کر (اور یقینی حکم) یا شریعت کے واسطے سے ہوگا یا تیرے قلب پر شریعت کے موافق حق تعالیٰ کے الہام فرمانے سے (کیونکہ خلاف شرع الہام بھی معتبر نہیں ہے) زہد اختیار کر اپنی ذات، اور مخلوق اور ساری دُنیا میں (کہ کسی کی بھی رغبت نہ رکھ) حق تعالیٰ تجھ کو مخلوق سے راحت دیدے گا (کہ کوئی ایذا نہ پہونچا سکے گا۔ اور رغبت کر حق تعالےٰ کے ساتھ مانوس ہونے اور اس کے قرب سے

لَا اُنْسَ اِلَّا الْاُنْسُ بِهٖ ۞ وَلَا رَاحَةَ اِلَّا مَعَهٗ ۞ بَعْدَ الصَّفَاءِ مِنْ كُدُوْرَاتِ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَوُجُوْدِكَ كُنْ مَعَ الْقَوْمِ ۞ فَتَتَأَيَّدُ بِتَأْيِيْدِهِمْ وَتَتَبَصَّرُ بِبَصَرِهِمْ وَيُبَاهِيْ بِكَ كَمَا يُبَاهِيْ بِهِمْ ۞ يُبَاهِيْ بِكَ الْمَلِكُ بَيْنَ بَقِيَّةِ الْمَمَالِيْكِ ۞ طَهِّرْ قَلْبَكَ مِمَّنْ سِوَاهُ فَاِنَّكَ تَرٰي بِهٖ مَا سِوَاهُ فِي الْجُمْلَةِ ۞ تَرَاهُ ثُمَّ تَرٰي بِهٖ اَفْعَالَهٗ فِيْ خَلْقِهٖ ۞ كَمَا لَا يَحِلُّ اَنْ تَدْخُلَ عَلَى الْمُلُوْكِ مَعَ نَجَاسَةِ ظَاهِرِكَ لَمْ تَدْخُلْ عَلٰى مَالِكِ الْمُلُوْكِ الَّذِيْ هُوَ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ مَعَ نَجَاسَةِ بَاطِنِكَ ۞ اَنْتَ خَابِيَةٌ مَلْاٰنُ وَرْدِيٌّ ۞ اَيْشٍ يَعْمَلُ بِكَ ۞ اَقْلِبْ مَا فِيْكَ وَتَطَهَّرْ ۞ وَبَعْدَ ذٰلِكَ يَكُوْنُ الدُّخُوْلُ عَلَى الْمُلُوْكِ فِيْ قَلْبِكَ مَعَاصِيْ وَخَوْفٌ مِّنَ الْخَلْقِ وَرَجَاءٌ لَّهُمْ وَحُبُّ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ۞ وَكُلُّ هٰذَا مِنْ نَجَاسَةِ الْقُلُوْبِ ۞ لَا كَلَامَ حَتّٰى تَمُوْتَ نَفْسُكَ وَتُحْمَلَ عَلٰى نَعْشِ صِدْقِكَ ۞ حِيْنَئِذٍ لَا يُبَالِيْ بِاِقْبَالِكَ عَلَى الْخَلْقِ ۞ اَمَّا مَا دَامَ عِنْدَكَ وُجُوْدٌ لَّهُمْ وَاَنْتَ تَرَاهُمْ ۞ فَلَا تَمُدَّ يَدَكَ اِلَيْهِمْ

آرام پاتے ہیں۔ اس کے اُنس کے سوا کوئی اُنس نہیں ہے اور اس کی معیت کے سوا کہیں راحت نہیں ہے۔ اپنے نفس اپنی خواہش اور اپنے وجود کی کدورتوں سے صفائی پانے کے بعد اہل اللہ کا ساتھ اختیار کر کہ ان کی تائیدات سے تیری بھی تائید ہوگی اور ان کی بینائی سے تو بھی بینائی پائے گا اور جیسا اُن پر فخر کیا جاتا ہے اسی طرح تجھ پر بھی فخر کیا جائے گا کہ بادشاہ اپنے دوسرے غلاموں سے ممتاز بنا کر تجھ پر فخر فرمائے گا (کہ دیکھو بندے ایسے فرماں بردار ہوا کرتے ہیں) اپنے قلب کو اللہ کے سوا سب سے پاک کر کہ جملہ ماسوٰی کو تو اس سے دیکھے گا۔ اوّل تو اس کو دیکھے گا اس کے بعد اس کے افعال کو دیکھے گا جو اس کی مخلوق میں جاری ہو رہے ہیں۔ جس طرح ظاہری نجاست کے ساتھ بادشاہوں کے حضور میں جانے کی اجازت نہیں۔ اسی طرح اپنے باطن کی نجاست کے ساتھ شاہنشاہ یعنی حق تعالےٰ کے سامنے نہیں جا سکتا۔ تو تلچھٹ کا لبریز مٹکا ہے۔ وہ تجھے لے کر کیا کرے گا؟ جو کچھ تیرے اندر ہے اس کو اُلٹ دے اور دھو دُھلا کر صاف کر۔ اس کے بعد بادشاہوں کے دربار میں داخلہ ہوگا۔ تیرے قلب میں معصیتیں مخلوق کا خوف انہیں سے آرزو اور دنیا و مافیہا کی محبت بھری ہوئی ہے اور یہ سب قلوب کی نجاستیں ہیں (جن کو پھینک کر آبِ شریعت سے قلب کو دھونا چاہئے) جبتک تیرا نفس مر نہ جائے اور اس کا جنازہ تیرے صدق کے نعش پر اُٹھایا نہ جائے (یعنی نفسانیت معدوم اور سچی للّٰہیت پیدا نہ ہو جائے) اس وقت تک واعظ بننا جائز نہیں (کہ اس سے نفس پھول لے گا) البتہ نفس کے مر جانے کے وقت کچھ پروا نہیں کہ تو مخلوق پر متوجہ ہو لیکن جبتک تیرے نزدیک مخلوق کا کچھ وجود ہے اور تیری ان پر نظر جاتی ہے (کہ عطا و سزا کے یہ لوگ مالک ہیں) تو اپنا ہاتھ انکی طرف ہرگز نہ بڑھا۔

حَتّٰى يَقْبَلُوْهَا ۞ لَا كَلَامَ حَتّٰى يَكُوْنَ عِنْدَكَ
دَهْشَةٌ بِقُرْبِهٖ ۞ فَيَكُوْنُ عِنْدَكَ شُغْلٌ
مِّنْهُمْ وَمِنْ تَقْبِيْلِهِمْ يَدَكَ وَمِنْ عَطَائِهِمْ
وَمَنْعِهِمْ وَحَمْدِهِمْ وَذَمِّهِمْ ۞ إِذَا صَحَّتِ
التَّوْبَةُ صَحَّ الْإِيْمَانُ وَازْدَادَ ۞ عِنْدَ
أَهْلِ السُّنَّةِ أَنَّ الْإِيْمَانَ يَزِيْدُ وَيَنْقُصُ ۞
يَزِيْدُ بِالطَّاعَةِ وَيَنْقُصُ بِالْمَعْصِيَةِ ۞ هٰذَا
فِيْ حَقِّ الْعَوَامِّ ۞ وَأَمَّا الْخَوَاصُّ فَيَزِيْدُ
إِيْمَانُهُمْ بِخُرُوْجِ الْخَلْقِ مِنْ قُلُوْبِهِمْ ۞
وَيَنْقُصُ بِدُخُوْلِهِمْ إِلَيْهَا ۞ يَزِيْدُ بِسُكُوْنِهِمْ
إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَيَنْقُصُ بِسُكُوْنِهِمْ
إِلٰى غَيْرِهٖ ۞ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ وَبِهٖ ۞
يَثِقُوْنَ وَإِلَيْهِ يَسْتَنِدُوْنَ وَمِنْهُ
يَخَافُوْنَ وَإِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ لَهٗ يُوَحِّدُوْنَ
وَعَلَيْهِ يَعْتَمِدُوْنَ فَلَا يُشْرِكُوْنَ وَ
عَلٰى ذٰلِكَ يُفْتَنُوْنَ ۞ تَوْحِيْدُهُمْ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
وَمُدَارَاتُهُمْ لِلْخَلْقِ فِيْ ظَوَاهِرِهِمْ ۞
إِذَا جَهِلَ عَلَيْهِمْ لَا يَجْهَلُوْنَ ۞ قَالَ اللهُ
عَزَّ وَجَلَّ فِيْ حَقِّهِمْ ۞ وَإِذَا خَاطَبَهُمُ
الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا ۞ عَلَيْكَ بِالصَّمْتِ
وَالْحِلْمِ عَنْ جَهْلِ الْجَاهِلِ وَثَوَرَانِ
طِبَاعِهِمْ وَنُفُوْسِهِمْ وَأَهْوِيَتِهِمْ ۞
أَمَّا إِذَا ارْتَكَبُوْا مَعْصِيَةَ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا صَمْتَ
لِأَنَّهٗ يَحْرُمُ

تاکہ وہ اس کو بوسہ دیں۔ واعظ بننے سے بچ یہاں تک کہ تجھ کو اسکے قرب کی مدہوشی حاصل ہو جائے۔ پس تجھ کو پوری بے خبری ہو لوگوں کی طرف سے اور ان کے تیرے ہاتھ کو چومنے اور ان کی بخشش اور انکار اور تعریف اور مذمت کی طرف سے۔ جب توبہ صحیح ہو جاتی ہے تو ایمان بھی صحیح اور زیادہ ہو جاتا ہے۔ اہل سنّت میں بعض اماموں) کے نزدیک ایمان کم اور زیادہ ہوا کرتا ہے کہ طاعت کی وجہ سے زیادہ ہوتا ہے اور معصیت کی وجہ سے کم۔ یہ تو عوام کے حق میں ہے اب رہے خواص سو ان کے ایمان کی زیادتی ان کے دلوں سے مخلوق کے نکل جانے سے ہوتی ہے۔ اور کمی مخلوق کے دلوں میں گھسنے سے۔ ہوتی ہے۔ حق تعالیٰ کے ساتھ دل کو ٹھہرانے سے اور کمی ہوتی ہے غیر اللہ کے ساتھ دل ٹھہرانے سے وہ اپنے پروردگار ہی پر توکل کرتے اسی پر اعتماد رکھتے اسی کے سہارے جیتے اسی سے ڈرتے اسی کی طرف رجوع کرتے اسی کو یگانہ سمجھتے اور اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ پس کسی کو اس کا شریک نہیں سمجھتے اور اسی پر جمے رہتے ہیں (کہ کسی قسم کے نفع و نقصان میں کسی دوسرے پر نظر جاتی ہے یا نہیں؟) ان کی توحید ان کے دلوں میں ہے) اور مخلوق کے ساتھ مدارات ان کے ظاہر میں۔ جب ان کے ساتھ کوئی جہالت برتتا ہے تو وہ اس کے ساتھ جہالت نہیں برتتے۔ ان کے حق میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "جب جہالت والے ان سے گفتگو کرتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں بس سلام ہے" (ہمیں معاف کیجئے ہم آپ کا جواب نہیں دے سکتے) چُپ ہو جانا اور جاہل کی جہالت اور ان کی طبیعت و نفس اور خواہشات کے جوش پر بردباری و تحمل کو ضروری سمجھ (کہ جب تک تیری ذات پر حملہ رہے اس کا جواب نہ دے) البتہ جس وقت وہ حق تعالیٰ کی معصیت کے مرتکب ہوں تو اس وقت چُپ رہنا نہ چاہئے کیونکہ حرام

يَصِيْرُ الْكَلَامُ عِبَادَةً وَتَرْكُهٗ مَعْصِيَةً
إِذَا قَدَرْتَ عَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ
عَنِ الْمُنْكَرِ فَلَا تَقْصُرْ عَنْهُ فَإِنَّهٗ بَابُ خَيْرٍ
قَدْ فُتِحَ فِيْ وَجْهِكَ فَبَادِرْ بِالدُّخُوْلِ فِيْهِ كَانَ
عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَأْكُلُ مِنْ حَشَائِشِ
الصَّحْرَاءِ وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءِ الْغُدْرَانِ
وَيَأْوِيْ إِلَى الْكُهُوْفِ وَالْخَرَابِ إِذَا نَامَ
تَوَسَّدَ بِصَخْرَةٍ أَوْ بِذِرَاعِهٖ اَلْمُؤْمِنُ
يَفْعَلُ هٰكَذَا وَيَعْزِمُ أَنْ يَّلْقٰى رَبَّهٗ عَزَّوَجَلَّ
عَلٰى هٰذَا الْقَدَمِ وَإِنْ كَانَ لَهٗ أَقْسَامٌ
فِي الدُّنْيَا فَهِيَ تَجِيْئُهٗ فَيَتَلَبَّسُ بِهَا ظَاهِرُهٗ
وَيَسْتَوْفِيْهَا بِنَفْسِهٖ وَقَلْبُهٗ مَعَ اللهِ عَزَّ
وَجَلَّ عَلَى الْقَدَمِ الْأَوَّلِ لَمْ يَتَغَيَّرْ لِأَنَّ
الزُّهْدَ إِذَا تَمَكَّنَ فِي الْقَلْبِ لَا يُغَيِّرُهٗ مَجِيْءُ
الدُّنْيَا وَتَنَاوُلُ الْأَقْسَامِ اَلْمُؤْمِنُ لَوْ كَانَ
مُحِبُّ الدُّنْيَا وَأَهْلِهَا وَشَهَوَاتِهَا وَلَذَّاتِهَا
مَا كَانَ يَصْبِرُ عَنْهَا لَحْظَةً مَشْغُوْلًا بِهَا فِيْ
لَيْلِهٖ وَنَهَارِهٖ وَمَا كَانَ يَتَعَبَّدُ وَيَتَنَسَّكُ
وَلَا يَذْكُرُ اللهَ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يُطِيْعُهٗ
فَبَصَّرَهُ اللهُ بِعُيُوْبِ نَفْسِهٖ فَتَابَ مِنْهَا
وَنَدِمَ عَلَيْهَا عَلٰى مَا فَرَطَ مِنْهُ فِيْ أَيَّامِهِ
الْخَالِيَةِ وَبَصَّرَهٗ بِعُيُوْبِ الدُّنْيَا بِطَرِيْقِ
الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالشُّيُوْخِ فَجَاءَهُ الزُّهْدُ
فِيْهَا فَكُلَّمَا نَظَرَ إِلٰى عَيْبٍ أَبْصَرَ عُيُوْبًا أُخَرَ
فَعَلِمَ أَنَّهَا فَانِيَةٌ عُمْرُهَا إِلَى الْأَمَدِ قَرِيْبٌ نَعِيْمُهَا

اس وقت کلام کرنا عبادت اور کلام نہ کرنا معصیت بن جاتا ہے
جب تو نیک کام کے حکم اور گناہ کی ممانعت پر قادر ہو تو اس میں کوتاہی
مت کر۔ کیونکہ وہ خیر کا دروازہ ہے جو تیرے سامنے کھول دیا گیا ہے۔
پس اس کے اندر داخل ہونے میں جلدی کر۔ عیسٰی علیہ السلام جنگل کی
گھاس پات کھایا کرتے۔ صحرائی تالابوں کا پانی پیا کرتے۔ غاروں اور
ویرانوں میں رہا کرتے۔ اور جب نیند آتی تو کسی پتھر کا یا اپنی کلائی کا
تکیہ بنا کر پڑ رہتے تھے۔ مومن ایسا ہی کیا کرتا۔ اور اسی حالت پر
اپنے پروردگار سے ملنے کا (ہر وقت) عزم رکھتا ہے اور اگر دُنیا
میں کچھ لذّت و آرام اس کے مقسوم کا ہوتا ہے تو وہ خود ہی اس
کے پاس آجاتا ہے۔ پس اس کا ظاہر اس سے منتفع ہوتا اور وہ اسکو
اپنے نفس کے لئے لے لیتا ہے۔ مگر اس کا قلب پہلی ہی (زاہدانہ)
حالت پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہتا ہے وہ نہیں بدلتا۔ کیونکہ
زہد جب قلب میں جگہ پکڑ جاتا ہے تو دُنیا کی آمد اور مقسوم
کا استعمال اس کو بدل نہیں سکتا۔ مومن اگر (دل سے) دُنیا
اور اہلِ دنیا اور اس کی شہوتوں اور لذتوں کو محبوب سمجھتا تو ایک
لحظہ بھی ان سے صبر نہ کر سکتا۔ رات اور دن انہیں میں مشغول
رہتا۔ نہ عبادت کر سکتا نہ ریاضت اور نہ اللہ کا ذکر کر سکتا نہ
اس کی اطاعت۔ سو حق تعالیٰ نے اس کے نفس کے عیوب
اس کو دکھا دیئے پس وہ ان سے تائب ہو گیا اور گذشتہ ایام
میں اس سے جو کوتاہی ہو چکی ہے اس پر پشیمان ہوا۔ اور حق تعالیٰ
نے اس کو کتاب اور سنت اور مشائخ کے واسطے سے دُنیا
کے عیوب دکھلا دیئے تو اس میں بے رغبتی اس کو حاصل ہو گئی
پس جس وقت بھی اس نے کسی ایک عیب پر نظر ڈالی تو دوسرے
عیوب بھی دیکھ لئے۔ پس اس نے جان لیا کہ یہ (دُنیا سر تا پا عیب اور)
فنا ہو جانے والی ہے اور اس کی عمر تھوڑے ہی دنوں کی ہے اس کے مزے

زَائِلٌ ۞ وَحُسْنُهَا مُتَغَيِّرٌ ۞ أَخْلَاقُهَا شَرِسَةٌ ۞ يَدُهَا ذَابِحَةٌ ۞ كَلَامُهَا سَمُومٌ ۞ ذَوَّاقَةٌ مِطْلَاقَةٌ ۞ لَيْسَ لَهَا مَرْجُوعٌ وَّلَا أَصْلٌ وَّلَا عَهْدٌ ۞ اَلْقِيَامُ فِيهَا كَالْبِنَاءِ عَلَى الْمَاءِ ۞ فَلَا يَأْخُذُهَا قَرَارًا لِّقَلْبِهٖ وَلَا دَارًا لَّهٗ ۞ ثُمَّ يَتَرَقّٰى دَرَجَةً وَّيَقْوٰى تَمَكُّنُهٗ فَيَعْرِفُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ فَلَا يَأْخُذُ الْاٰخِرَةَ أَيْضًا قَرَارًا لِّقَلْبِهٖ بَلْ يَتَّخِذُ قُرْبَهٗ مِنْ مَّوْلَاهُ قَرَارًا لَّهٗ فِيْ دُنْيَاهُ وَ أُخْرَاهُ ۞ يَبْنِيْ لِسِرِّهٖ وَقَلْبِهٖ دَارًا هُنَاكَ ۞ فَحِيْنَئِذٍ لَا تَضُرُّهٗ عِمَارَةُ الدُّنْيَا وَلَوْ بَنٰى أَلْفًا مِّنَ الدُّوْرِ ۞ لِأَنَّهٗ يَبْنِيْ لِغَيْرِهٖ لَا لَهٗ ۞ يَمْتَثِلُ أَمْرَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ ذٰلِكَ وَيُوَافِقُ قَضَاءَهٗ وَقَدَرَهٗ ۞ يُقِيْمُهٗ فِيْ خِدْمَةِ الْخَلْقِ وَإِيْصَالِ الرَّاحَةِ إِلَيْهِمْ ۞ يُوَاصِلُ الضِّيَاءَ بِالظَّلَامِ فِي الطَّبْخِ وَالْخُبْزِ وَلَا يَأْكُلُ مِنْ ذٰلِكَ ذَرَّةً ۞ يَصِيْرُ لَهٗ طَعَامٌ يَخُصُّهٗ لَا يُشَارِكُهٗ فِيْهِ غَيْرُهٗ فَيَكُوْنُ مُفْطِرًا عِنْدَ طَعَامِهٖ ۞ صَائِمًا مَجُوْعًا عِنْدَ طَعَامِ غَيْرِهٖ ۞ اَلزَّاهِدُ صَائِمٌ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَالْعَارِفُ صَائِمٌ عَنْ غَيْرِ مَعْرُوْفِهٖ ۞

مٹ جانے والے ہیں اور اس کا رنگ و روپ بدل جانے والا ہے اس کی خصلتیں بد ہیں اس کا ہاتھ ذبح کرنے والا ہے اس کا کلام زہر ہے وہ (ہرجائی ہے کہ ہزاروں کی زوجیت کا) مزہ چکھنے والی اور (ہزاروں کی) طلاق دی ہوئی ہے۔ نہ اس کا کہیں ٹھکانہ ہے نہ اس کی کچھ اصل اور نہ عہد و قرار۔ اس میں رہنا ایسا (بے ثبات) ہے جیسے پانی پر عمارت۔ لہٰذا وہ اس کو نہ اپنے قلب کا ٹھہراؤ بناتا ہے اور نہ اپنا گھر۔ اس کے بعد ایک درجہ اور ترقی کرتا اور اس کے (زہد کا قلب میں) جگہ پکڑ لینا قوی ہو جاتا ہے تو وہ حق تعالےٰ کا عارف بن جاتا ہے۔ پس آخرت کو بھی اپنے قلب کا ٹھہراؤ نہیں بناتا بلکہ اپنی دنیا و آخرت میں اپنے مولا کے قرب کو اپنا ٹھہراؤ قرار دیتا اور وہیں اپنے باطن اور قلب کا گھر بنا لیتا ہے۔ پس اس وقت دنیا کی تعمیرات اگرچہ وہ ہزار گھر بھی بنائے اس کو مضر نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ کسی دوسرے ہی کے لئے بناتا ہے اپنے لئے نہیں بناتا۔ وہ اس میں حق تعالےٰ کے حکم کی تعمیل اور اس کی قضا و قدر کی موافقت کرتا ہے (کہ چونکہ تقدیر میں اُس نے لکھ دیا ہے اس لئے مکانات تعمیر کراتا ہے کہ مقدر و علم الٰہی کے خلاف نہ ہو) اس کو مخلوق کی خدمت اور ان کے آرام کے لئے قائم کرتا ہے۔ پکانے اور روٹیاں تیار کرنے میں رات دن مصروف رہتا ہے اور خود اس میں سے ذرہ برابر بھی نہیں کھاتا اس کے لئے کھانا دوسرا ہی ہے (یعنی قرب و انسِ حق) جو اسی کے لئے مخصوص ہے اور اس میں اس کے ساتھ کوئی دوسرا شریک نہیں ہو سکتا پس وہ اپنی خوراک آنے کے وقت افطار کرتا اور دوسروں کی خوراک کے وقت روزہ دار اور بھوکا رہتا ہے۔ زاہد تو کھانے اور پینے کا روزہ رکھتا ہے اور عارف اپنے محبوب کے سوا سب سے (پرہیز کرنے کا)

فَهُوَ مَجُوعٌ لَا يَأْكُلُ مِنْ غَيْرِ يَدِ طَبِيبِهٖ دَاءُهُ
الْبُعْدُ وَدَوَاؤُهُ الْقُرْبُ ؛ صَوْمُ الزَّاهِدِ
نَهَارًا وَصَوْمُ الْعَارِفِ نَهَارًا وَّلَيْلًا ؛ لَا فِطْرَ
لِصَوْمِهٖ حَتّٰى يَلْقٰى رَبَّهٗ عَزَّوَجَلَّ ؛ اَلْعَارِفُ
صَائِمُ الدَّهْرِ دَائِمُ الْحُمّٰى ؛ صَائِمُ الدَّهْرِ بِقَلْبِهٖ
مَحْمُوْمٌ بِسِرِّهٖ ؛ قَدْ عَلِمَ اَنَّ اشْفَاءَهٗ لِقَاءُ رَبِّهٖ
وَقُرْبُهٗ مِنْهُ يَا غُلَامُ اِنْ اَرَدْتَ الْفَلَاحَ فَاَخْرِجِ
الْخَلْقَ مِنْ قَلْبِكَ لَا تَخَفْهُمْ وَلَا تَرْجُهُمْ وَلَا
تَسْتَأْنِسْ بِهِمْ وَلَا تَسْكُنْ اِلَيْهِمْ ؛ اهْرُبْ عَنِ
الْكُلِّ وَاشْمَئِزَّ مِنْهُمْ كَاَنَّهُمْ مَيِّتَاتٌ جِيَفٌ
فَاِذَا صَحَّ لَكَ هٰذَا فَقَدْ صَحَّتْ لَكَ الطُّمَانِيْنَةُ
عِنْدَ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالْاِنْزِعَاجُ عِنْدَ ذِكْرِ غَيْرِهٖ

اَلْمَجْلِسُ الثَّانِي وَالثَّلَاثُوْنَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بُكْرَةً فِي
الْمَدْرَسَةِ حَادِيْ وَعِشْرِيْنَ جُمَادَى الْاٰخِرَةِ
سَنَةَ خَمْسٍ وَاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ بَعْدَ كَلَامٍ
اَدِّ الْاَمْرَ وَانْتَهِ عَنِ النَّهْيِ وَاصْبِرْ عَلٰى هٰذِهِ الْاٰفَاتِ
وَتَقَرَّبْ بِالنَّوَافِلِ وَقَدْ سُمِّيْتَ مُسْتَيْقِظًا عَامِلًا ؛
اُطْلُبِ التَّوْفِيْقَ مِنْ رَّبِّكَ عَزَّوَجَلَّ مَعَ اجْتِهَادِكَ
وَتَرْكِ تَكَلُّفِ الْحُضُوْرِ بَابَ الْعَمَلِ هُوَ الْمُسْتَعْمِلُ
لَكَ فَسَلْهُ وَتَذَلَّلْ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُهَيِّئَ
لَكَ اَسْبَابَ الطَّاعَةِ ؛ فَاِنَّهٗ اِذَا اَرَادَكَ لِاَمْرٍ
هَيَّاَكَ لَهٗ ؛ قَدْ اَمَرَكَ بِالْمُسَارَعَةِ مِنْ حَيْثُكَ
وَيُوَجِّهُ اِلَيْكَ التَّوْفِيْقَ مِنْ حَيْثُهٗ ؛

روزہ رکھتا ہے پس وہ سدا بھوکا ہے کہ اپنے طبیب کے سوا کسی دوسرے کے ہاتھ سے نہیں کھاتا۔ محبوب سے دوری اس کے لئے مرض ہے اور اسکا قرب اس کی دوا ہے۔ زاہد کا روزہ صرف دن میں ہوتا ہے اور عارف کا روزہ رات اور دن ہر وقت رہتا ہے۔ اس کے روزے کے لئے افطار کا وقت ہی نہیں یہاں تک کہ اپنے پروردگار سے جا ملے۔ عارف عمر بھر کا روزہ دار اور ہر وقت کا تپ زدہ ہے کہ اپنے قلب سے ہمیشہ روزہ دار ہے اور اپنے باطن سے سدا مبتلائے بخار ہے اس نے جان لیا کہ اس کی شفا صرف اپنے رب سے ملنا اور اس کا قرب ہی ہے۔ صاحبزادہ۔ اگر تو فلاح چاہتا ہے تو اپنے دل سے مخلوق کو نکال دے۔ نہ اُن سے خوف رکھ اور نہ توقع۔ اور نہ اُن سے مانوس ہو اور نہ اُن سے دل لگا۔ سب سے بھاگ اور ایسا منقبض ہو گویا کہ وہ مُردار لوتھڑے ہیں۔ پس جب تیرے لئے یہ کیفیت صحیح ہو جائے گی تو اللہ کی یاد کے وقت تیرا اطمینان پانا اور غیر اللہ کی یاد کے وقت تیرا گھبرانا بھی صحیح ہو جائے گا۔

بتیسویں مجلس (۳۲)

(جمعۃ المبارک۔ بوقت صبح ۲۱ رجادی الثانیہ ۵۴۵ھ مدرسہ معمورہ)

(کچھ اور تقریر کے بعد آپ نے فرمایا کہ) حکم کی تعمیل کر اور ممنوع سے باز آ اور ان تکلیفوں پر صبر کر اور نوافل کے ذریعہ سے قرب حاصل کر کہ تیرا نام بیدار اور کارگذار رکھ دیا جائے گا۔ اپنی سعی و کوشش کر کے اور عمل کے دروازہ پر حاضری میں تکلف برتنا چھوڑ کر حق تعالےٰ سے توفیق کا خواہاں ہو۔ تجھ سے کام لینے والا تو وہی ہے اسی سے مانگ اور اس کے حضور میں عاجزی کر کہ طاعت کے اسباب وسامان تیرے لئے مہیا فرما دے۔ کیونکہ جب وہ تجھ سے کوئی کام لینا چاہیگا تو اس کے لئے تجھ کو تیار کر دے گا۔ جہاں تو کھڑا ہے وہاں سے لپکنے کا

اَلْاَمْرُ ظَاهِرٌ وَالتَّوْفِيْقُ بَاطِنٌ ٭ اَلنَّهْيُ
عَنِ الْمَعَاصِيْ ظَاهِرٌ وَالْحِمْيَةُ عَنْهَا بَاطِنٌ ٭
بِتَوْفِيْقِهٖ تَتَمَسَّكُ وَبِحِمْيَتِهٖ وَعِصْمَتِهٖ تَتْرُكُ
وَبِقُوَّتِهٖ تَصْبِرُ ٭ اُحْضُرُوْا عِنْدِيْ بِعَقْلٍ
وَثَبَاتٍ وَنِيَّةٍ وَعَزِيْمَةٍ وَاِزَاحَةِ التُّهْمَةِ
لِيْ وَحُسْنِ الظَّنِّ فِيَّ ٭ وَقَدْ تَنْفَعُكُمْ مَا
اَقُوْلُ وَفَهِمْتُمْ مَعَانِيَهٗ ٭ يَا مُتَّهِمًا لِيْ غَدًا
يَتَبَيَّنُ لَكَ كُلُّ مَا اَنَا فِيْهِ ٭ لَا تُزَاحِمْنِيْ
فِيْمَا اَنَا عَلَيْهِ ٭ قَلْبُكَ يَنْقَهِرُ وَتُغْلَبُ ٭
اَثْقَالُ الدُّنْيَا عَلٰى رَاْسِيْ وَاَثْقَالُ الْاٰخِرَةِ
عَلٰى قَلْبِيْ وَاَثْقَالُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى
سِرِّيْ فَهَلْ لِيْ مِنْ مُعَاوِنٍ ٭ مَنْ يَجْسُرُ
يَتَقَدَّمُ اِلَيَّ وَيُخَاطِرُ بِرَاْسِهٖ ٭ بِحَمْدِ
اللّٰهِ ٭ عَزَّ وَجَلَّ مَا اَحْتَاجُ اِلٰى مُعَاوَنَةِ
اَحَدٍ سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ٭ كُوْنُوْا
عُقَلَاءَ وَاَحْسِنُوا الْاَدَبَ مَعَ الْقَوْمِ فَاِنَّهُمْ
نُزَّاعُ الْعَشَائِرِ ٭ شَحْنُ الْبِلَادِ وَالْعِبَادِ
بِهِمْ تُحْفَظُ الْاَرْضُ ٭ وَالْاٰيْشُ
تُحْفَظُ بِرِيَائِكُمْ وَنِفَاقِكُمْ وَشِرْكِكُمْ
يَا مُنَافِقِيْنَ يَا اَعْدَاءَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَرَسُوْلِهٖ يَا حَطَبَ النَّارِ ٭
اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ
اَللّٰهُمَّ
اَيْقِظْنِيْ
وَاَيْقِظْهُمْ

حکم دے تو اس نے تجھ کو دیا ہے اور جہاں وہ ہے وہاں سے توفیق کو تیری طرف متوجہ کر دے گا۔ حکم تو ظاہر ہے اور توفیق باطن ہے معصیتوں کی ممانعت امر ظاہر ہے اور ان سے پرہیز ہونا باطنی امر ہے اسی کی توفیق سے تو (تعمیل احکام کو) مضبوط تھام سکتا اور اسی کی حفاظت و بچاؤ سے تو (معصیتوں کو) چھوڑ سکتا اور اسی کی طاقت سے تو (تکالیف پر) صبر کر سکتا ہے (خود کچھ بھی نہیں کر سکتا اس لئے توفیق و اعانت کا سوال کرنا ضروری ہے) عقل و ثبات اور نیت خیر و پختگی لے کر اور مجھ پر الزام قائم کرنا چھوڑ کر اور میرے متعلق حُسنِ ظن رکھ کر میرے پاس آؤ اس وقت میری باتیں تمہارے لئے مفید ہوں گی اور تم ان کا مطلب سمجھ سکو گے۔ اے مجھ پر الزام قائم کرنے والے جس حال کے اندر میں ہوں کل کو سب ظاہر ہو جائے گا (میری حالت کا مدعی بن کر) تو میرا مقابلہ مت کر کہ (تیرا ظرف اس کا تحمل ہی نہیں کر سکتا پس) تیرا قلب دب جائے گا اور تو مغلوب ہو جائیگا دُنیا (کی اصلاح و فلاح و تربیت کے) بوجھ میرے سر پر ہیں اور آخرت کے (فکر و اعمال و مجاہدہ کے) بوجھ میرے قلب پر اور حق تعالیٰ شانہ کی معرفت (و محبوبیت و مشاہدہ) کے بوجھ میرے باطن پر۔ پھر کوئی ہے مددگار؟ اور ہے کوئی جو میری طرف قدم بڑھائے اور اپنی جان پر کھیل جائے۔؟

بحمداللہ میں حق تعالیٰ کے سوا کسی کی مدد کا محتاج نہیں ہوں۔ سمجھدار بنو اور اہل اللہ کے ساتھ حسن ادب ملحوظ رکھو کہ وہ دُنیا بھر کے چیدہ افراد ہیں وہ ممالک اور باشندگانِ زمین کے کوتوال ہیں انہیں کی وجہ سے زمین محفوظ ہے ورنہ اے منافقو اے دشمنانِ خدا و رسول اور اے دوزخ کے ایندھن بننے والو۔ تمہاری ریاکاری و نفاق اور شرک سے تو حفاظت کیا ہوتی؟ یا اللہ مجھ پر اور اُن پر سب پر توجہ فرما۔ یا اللہ بیدار فرما دے مجھ کو بھی اور ان کو بھی

وَارْحَمْنِي وَارْحَمْهُمْ ؛ فَرِّغْ قُلُوْبَنَا وَجَوَارِحَنَا لَكَ ؛ وَإِنْ كَانَ وَلَابُدَّ فَالْجَوَارِحُ لِلْعِيَالِ فِي أُمُوْرِ الدُّنْيَا ؛ وَالنَّفْسُ لِلْأُخْرٰى ؛ وَالْقَلْبُ وَالسِّرُّ لَكَ ؛ اٰمِيْنَ **يَا غُلَامُ** لَا يَجِيءُ مِنْكَ شَيْءٌ وَلَابُدَّ مِنْكَ ؛ وَحْدَكَ لَا يَجِيءُ مِنْكَ شَيْءٌ وَلَابُدَّ مِنْ حُضُوْرِكَ ؛ اُثْبُتْ بِبَابِ الْعَمَلِ حَتّٰى يَسْتَعْمِلُكَ لِلْبِنَاءِ ؛ أَنْتَ وَالتَّوْفِيْقُ هٰكَذَا ؛ أَنْتَ ذُوْ كَارِيٌّ وَالتَّوْفِيْقُ مُسْتَعْمِلٌ وَصَاحِبُ الْعَمَلِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ؛ قُلْ أَمْرُكَ بِالْمُسَارَعَةِ إِلٰى طَاعَتِهِ وَهُوَ مِنْهُ التَّوْفِيْقُ وَيْحَكَ قَدْ قَيَّدْتَ نَفْسَكَ بِالْخَوْفِ مِنَ الْخَلْقِ وَالرَّجَاءِ لَهُمْ ؛ أَزِلْ هٰذِهِ الْقُيُوْدَ مِنْ رِجْلَيْهَا وَقَدْ قَامَتْ إِلٰى خِدْمَةِ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ وَصَارَتْ مُطْمَئِنَّةً بَيْنَ يَدَيْهِ ؛ زُهْدُهَا فِي الدُّنْيَا وَشَهَوَاتِهَا وَنِسَائِهَا وَجَمِيْعِ مَا فِيْهَا ؛ فَإِنْ كَانَ لَهَا فِي السَّابِقَةِ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ يَجِيءُ إِلَيْهَا بِلَا أَمْرِكَ وَلَا طَلَبِكَ ؛ وَتُسَمّٰى عِنْدَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ زَاهِدًا ؛ وَيَنْظُرُ إِلَيْكَ بِعَيْنِ الْكَرَامَةِ ؛ وَالْقِسْمُ لَا يَفُوْتُ ؛ مَا دُمْتَ مُتَّكِلًا عَلٰى حَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَمَا فِيْ يَدَيْكَ لَا يَجِيْئُكَ مِنَ الْغَيْبِ شَيْءٌ ؛ قَالَ بَعْضُهُمْ مَا دَامَ فِي الْجَيْبِ شَيْءٌ لَا يَجِيْءُ مِنَ الْغَيْبِ شَيْءٌ ؛

اور رحم فرما مجھ پر بھی اور ان پر بھی۔ ہم سب کے قلوب اور اعضاء کو اپنے لئے فارغ کرلے اور اگر مشغولیت کے بغیر چارہ ہی نہو تو بس اعضاء تو دنیا کے کاموں میں بال بچوں کے لئے رہیں اور نفس آخرت کے لئے اور قلب اور باطن خاص تیرے لئے رہے۔ آمین

صاحبزادہ۔ تیرے کیئے کچھ بھی نہیں ہوسکتا اور تیرے کئے بغیر چارہ بھی نہیں۔ تجھ سے تنہا سے تو کچھ ہو نہ سکے گا اور تیری موجودگی کے بغیر چارہ بھی نہیں (پس تو ہمت اور سعی سے غفلت نہ کر۔ اب رہا کام سو جس کا کام ہے وہ خود تجھ سے کرالے گا) تو محنت مزدوری کے دروازہ پر جا کھڑا رہ یہاں تک کہ مالک تجھ کو تعمیر کے کام میں لگادے (اور عمارت پوری کرالے) تو اور توفیق ایسی ہیں کہ تو گویا معمار ہے اور توفیق گویا کام لینے والا (مستری) اور کام والا (مالک) اللہ جل جلالہٗ ہے۔ اس نے تجھ کو اپنی طاعت کی طرف لپکنے کا حکم دیا ہے۔ اب رہی توفیق سو وہ اس کی طرف سے آئے گی۔ تجھ پر افسوس۔ تونے اپنے نفس کو مخلوق کے خوف اور انہیں کی توقع کا قیدی بنادیا۔ اس کے دونوں پانووں سے ان بیڑیوں کو دور کر کہ وہ اپنے پروردگار کی خدمت کیلئے کھڑا ہوجائے گا اور اس کے حضور مطمئنہ بن جائے گا۔ دُنیا اور دُنیا کی شہوتوں عورتوں اور ہر اُس چیز کے متعلق جو دُنیا میں ہے اسکو بے رغبت بنالے۔ پس اگر تقدیر میں اس کے لئے ان چیزوں میں سے کوئی چیز مقدر ہوئی ہوگی تو وہ تیرے قصد اور تلاش کے بغیر اسکے پاس خود آجائے گی اور تیرا نام حق تعالیٰ کے نزدیک **زاھد** قرار پاجائیگا اور وہ تجھ کو عزت کی نگاہ سے دیکھے گا اور مقسوم بھی ہاتھ سے نہ جائیگا تو جبتک اپنے زور اپنی طاقت اور اُن چیزوں پر بھروسہ رکھے گا جو تیرے ہاتھ میں ہیں اس وقت تک غیب سے تیرے پاس کچھ نہ آئے گا ایک بزرگ کا قول ہے کہ "جبتک جیب میں کچھ رہے گا غیب سے کچھ نہ آئے گا"

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاِتِّكَالِ عَلَى الْاَسْبَابِ وَالْوُقُوْفِ مَعَ الْهَوَسِ وَالْاَهْوِيَةِ وَالْعَادَاتِ نَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ فِيْ سَائِرِ الْاَحْوَالِ ۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

یا اللہ ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اسباب پر بھروسہ رکھنے اور ہوس اور خواہشات اور عادات میں پڑے رہنے سے۔ ہم شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں تمام حالتوں میں۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو عطا فرما دُنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

اَلْمَجْلِسُ الثَّالِثُ وَالثَّلَاثُوْنَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الْاَحَدِ بُكْرَةً فِي الرِّبَاطِ ثَالِثَ عِشْرِيْنَ مِنْ جُمَادَى الْاٰخِرَةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

مَنْ رَاٰى مُحِبًّا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَدْ رَاٰى ۔ مَنْ رَاٰى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ بِقَلْبِهٖ دَخَلَ عَلَيْهِ بِسِرِّهٖ ۔ عَزَّوَجَلَّ شَيْءٌ مَّوْجُوْدٌ مَّرْئِيٌّ ۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ ۔ يُرٰى الْيَوْمَ بِاَعْيُنِ الْقُلُوْبِ وَغَدًا بِاَعْيُنِ الرُّءُوْسِ ۔ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۔ اَلْمُحِبُّوْنَ لَهٗ رَضُوْا بِهٖ دُوْنَ غَيْرِهٖ ۔ اِسْتَعَانُوْا بِهٖ وَانْتَصَرُوْا عَمَّنْ سِوَاهُ ۔ صَارَتْ مَرَارَةُ الْفَقْرِ عِنْدَهُمْ حَلَاوَةً ۔ اَلْفَقْرُ مِنَ الدُّنْيَا عِنْدَهُمْ وَالرِّضَا بِهٖ عِنْدَهُمْ وَالتَّنْعِيْمُ بِهٖ عِنْدَهُمْ ۔ غِنَاهُمْ فِيْ فَقْرِهِمْ ۔ نَعِيْمُهُمْ فِيْ اَسْقَامِهِمْ ۔ اُنْسُهُمْ فِيْ وَحْشَتِهِمْ ۔ وَقُرْبُهُمْ فِيْ بُعْدِهِمْ رَاحَتُهُمْ فِيْ تَعَبِهِمْ ۔

تینتیسویں مجلس

(ایک شنبہ۔ بوقت صبح۔ ۲۳ رجادی الثانی ۵۴۵ھ خانقاہ شریف)

جس نے اللہ کو محبوب سمجھنے والے کی زیارت کرلی اُس نے (سب کچھ) دیکھ لیا۔ جس نے اپنے قلب سے اللہ جل جلالہٗ کو دیکھ لیا وہ اپنے باطن سے اس کے حضور میں داخل ہوگیا۔ ہمارا پروردگار جل جلالہٗ موجود ہے اور دیکھا جاسکتا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عنقریب تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے جس طرح چاند اور سورج کو دیکھتے ہو کہ اس کے دیکھنے میں باہم کشمکش نہ ہوگی۔ اس کو آج قلوب کی آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے اور کل (قیامت کے دن) چہروں کی آنکھ سے دیکھا جائے گا (مگر اس دیکھنے کی کوئی کیفیت نہیں بتا سکتا کیونکہ) اس جیسی کوئی چیز نہیں (جس سے تشبیہ دے کر اس کو سمجھایا جاسکے) اور وہ سب کی سُننے والا سب کو دیکھنے والا ہے۔ جو لوگ اس کے محب ہیں وہ اسی سے راضی رہتے ہیں نہ کہ غیر سے اور وہ اسی سے مدد چاہتے ہیں۔ اور اس کے سوا سب سے رُک جاتے ہیں۔ فقر کی تلخی ان کے نزدیک مٹھاس بن جاتی ہے۔ دُنیا کا فقر ان کے پاس موجود ہے اس پر رضا ان کو حاصل ہے اور اُس کے ساتھ لذت پانا ان کو نصیب ہے ان کی تونگری فقر میں ہے ان کی لذت بیماری میں ان کا اُنس وحشت میں ان کا قرب (سب سے) دور رہنے میں اور ان کا آرام مشقت

طُوبٰی لَكُمْ يَا صَابِرِيْنَ يَا رَاضِيْنَ يَا فَانِيْنَ عَنْ نُفُوْسِهِمْ وَ اَهْوِيَتِهِمْ يَا قَوْمُ وَافِقُوْهُ وَارْضَوْا بِاَفْعَالِهٖ فِيْكُمْ وَفِيْ غَيْرِكُمْ ؛ لَا تَتَعَالَمُوْا وَ تَتَعَاقَلُوْا عَلٰی مَنْ هُوَ اَعْقَلُ مِنْكُمْ ؛ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ؛ قِفُوْا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلٰی اَقْدَامِ الْاِفْلَاسِ مِنْ عُقُوْلِكُمْ وَ عُلُوْمِكُمْ لِتَنَالُوْا عِلْمَهٗ ؛ تَحَيَّرُوْا وَلَا تَتَخَيَّرُوْا فِيْهِ حَتّٰی يَاْتِيَكُمُ الْعِلْمُ بِهٖ ؛ اَلتَّحَيُّرُ اَوَّلًا ثُمَّ الْعِلْمُ ثَانِيًا ثُمَّ الْوُصُوْلُ اِلَی الْمَعْلُوْمَاتِ ثَالِثًا ؛ اَلْقَصْدُ ثُمَّ الْوُصُوْلُ اِلَی الْمَقْصُوْدِ ؛ اَلْاِرَادَةُ ثُمَّ حُصُوْلُ الْمُرَادِ ؛ اِسْمَعُوْا وَاعْمَلُوْا فَاِنِّیْ اَفْتِلُ فِیْ حِبَالِكُمْ ؛ اَفْتِلُ حِبَالَكُمُ الرِّخْوَةَ ؛ وَ اَصِلُ الْمُنْقَطِعَ مِنْهَا ؛ لَيْسَ لِیْ هَمٌّ اِلَّا هَمُّكُمْ ؛ لَيْسَ لِیْ غَمٌّ اِلَّا غَمُّكُمْ ؛ اِنِّیْ طَائِرٌ اَيْنَمَا سَقَطْتُ لَقَطْتُ اَلشَّانُ فِيْكُمْ يَا اَحْجَارًا مَرْمِيَّةً يَا مُقْعَدِيْنَ مُثْقَلِيْنَ ؛ يَا مُقَيَّدِيْنَ بِالنُّفُوْسِ يَا مُعَقَّلِيْنَ بِالْاَهْوِيَةِ ؛ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَارْحَمْهُمْ

اُٹھانے میں ہے۔ مبارک باد اے صبر والو اے رضا والو اور اے اپنے نفسوں سے مر مٹنے والو۔ صاحبو۔ حق تعالیٰ کی موافقت اختیار کرو اور اس کے افعال پر جو تمہارے اور دوسری مخلوق کے اندر جاری ہوتے ہیں راضی رہو۔ اس ذات کے مقابلہ پر جو تم سے زیادہ عقل رکھتی ہے اپنا علم اور عقل مت بگھارو۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے اور "اللہ علم رکھتا ہے اور تم علم نہیں رکھتے"۔ (پھر اس کے جاری کئے ہوئے فعل کو نامناسب سمجھنا گویا اپنے آپ کو اس سے زیادہ عاقل و عالم سمجھنا نہیں تو کیا ہے) اپنی عقلوں اور اپنے علوم کو بالائے طاق رکھو اور ان سے تہیدستی کے پاؤں پر خدا کے سامنے کھڑے ہو جاؤ تاکہ اس کے علم کو حاصل کر سکو۔ (اس کے تصرفات قدرت کے تماشے دیکھ کر) حیران ہو (اپنی رائے زنی سے کہ یوں نہ ہونا چاہیئے تھا) انتخاب نہ کرو۔ اس میں متحیر بنے رہو۔ یہاں تک کہ اس کی (مصلحت سے) واقفیت تم کو حاصل ہو (اور حیرت جاتی رہے) اول متحیر ہوتا ہے اس کے بعد دوسرے نمبر پر واقفیت اور اس کے بعد تیسرے نمبر پر معلومات تک پہونچنا۔ پہلے ارادہ ہے اور اس کے بعد مقصود تک پہونچنا۔ پہلے ارادہ ہے اور اس کے بعد مُراد کا حاصل ہونا سنو اور عمل کرو کیونکہ میں تمہاری رسّیاں بٹتا (اور تم کو کارآمد و مضبوط بناتا) ہوں۔ تمہاری ڈھیلی رسّیوں میں بل دیتا ہوں اور جو تار اس میں ٹوٹ گیا ہے اس کو جوڑتا ہوں۔ تمہارے فکر کے سوا مجھے کوئی فکر نہیں اور بجز تمہارے غم کے مجھے کوئی غم نہیں۔ میں تو (خدائی) پرند ہوں کہ جس (کھیت) میں بھی گرا وہیں دانہ چُگ لیا (پھر معاش یا دُنیا کے غم سے کیا تعلق) فکر تو تمہارے متعلق ہے اے پھینک دیئے ہوئے پتھرو۔ اے سُرینوں پر بیٹھ جانے والو بوجھ میں دبے ہوؤ اور اے نفس کی قید میں جکڑے اور خواہشات کے بند میں بندھے ہوؤ (کہ تمہاری دُنیا بھی گئی اور آخرت بھی گئی) یا اللہ رحم فرما مجھ پر بھی اور ان پر بھی

اَلْمَجْلِسُ الرَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ

(وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بَعْدَ کَلَامٍ) اَلْقَوْمُ شُغْلُھُمُ الْبَذْلُ وَاِیْجَادُ الرَّاحَۃِ لِلْخَلْقِ ؕ نَھَّابُوْنَ وَھَّابُوْنَ ؕ یَنْھَبُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَرَحْمَتِہٖ وَیَھَبُوْنَہٗ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاکِیْنِ الْمُضَیَّقِ عَلَیْھِمْ ؕ یَقْضُوْنَ الدُّیُوْنَ عَنِ الْمَدِیْنِیْنَ الْعَاجِزِیْنَ عَنْ قَضَائِہٖ ؕ ھُمُ الْمُلُوْکُ لَا مُلُوْکُ الدُّنْیَا ؕ فَاِنَّھُمْ یَنْھَبُوْنَ وَلَا یَھَبُوْنَ ؕ اَلْقَوْمُ یُؤْثِرُوْنَ بِالْمَوْجُوْدِ وَیَنْتَظِرُوْنَ الْمَفْقُوْدَ ؕ یَاْخُذُوْنَ مِنْ یَدِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ لَا مِنْ اَیْدِی الْخَلْقِ ؕ اِکْتِسَابُ جَوَارِحِھِمْ لِلْخَلْقِ وَاِکْتِسَابُ قُلُوْبِھِمْ لَھُمْ ؕ یُنْفِقُوْنَ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ لَا لِلْھَوٰی وَاَغْرَاضِ النَّفْسِ ؕ لَا لِلْحَمْدِ وَالثَّنَاءِ ؕ دَعْ عَنْکَ التَّکَبُّرَ عَلَی الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَعَلَی الْخَلْقِ ؕ فَاِنَّہٗ مِنْ صِفَاتِ الْجَبَابِرَۃِ الَّذِیْنَ یَکُبُّھُمُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ فِیْ نَارِ الْجَحِیْمِ ؕ اِذَا غَضِبْتَ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ فَقَدْ تَکَبَّرْتَ عَلَیْہِ ؕ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَلَمْ تُجِبْہُ بِقِیَامِکَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَقَدْ تَکَبَّرْتَ عَلَیْہِ ؕ اِذَا ظَلَمْتَ اَحَدًا مِنْ خَلْقِہٖ فَقَدْ تَکَبَّرْتَ عَلَیْہِ ؕ

چونتیسویں مجلس

(کچھ تقریر کے بعد آپ نے فرمایا) اللہ والوں کا شغل وسخاوت اور مخلوق کی راحت کا سامان کرنا ہے۔ وہ لوٹنے والے ہیں اور خوب لُٹانے والے ہیں کہ حق تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت (کی بکھیر) لوٹتے ہیں اور فقراء و مساکین پر جو تنگی میں مبتلا ہیں لٹا دیتے ہیں۔ ان قرضداروں کی طرف سے جو اپنے قرض کے ادا کرنے سے عاجز ہیں ان کے قرض ادا کرتے ہیں۔ بادشاہ وہی ہیں نہ کہ بادشاہِ دُنیا کیونکہ یہ صرف لوٹتے ہیں اور لُٹاتے نہیں۔ اللہ والے جو کچھ اُن کے پاس ہوتا ہے اس میں اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے اور جو موجود نہیں ہوتا اس کے منتظر رہتے ہیں (کہ کب آئے اور کب خیرات کریں) وہ حق تعالےٰ کے ہاتھ سے لیتے ہیں نہ کہ مخلوق کے ہاتھوں سے۔ ان کے اعضاء کی کمائی مخلوق کے لئے ہے اور قلوب کی کمائی اپنے لئے۔ وہ اللہ کے واسطے خرچ کرتے ہیں نہ کہ خواہش اور نفسانی اغراض کے لئے اور نہ تعریف و توصیف کے لئے۔ حق تعالیٰ پر اور مخلوق پر تکبر کرنا چھوڑ دے کہ یہ اُن متکبروں کی خصلت ہے جن کو حق تعالیٰ ان کے مُنہ کے بل دوزخ کی آگ میں جھونکے گا۔ جب تو اپنے حق تعالیٰ سے ناراض ہوا تو اس پر تکبر ہی تو کیا (کیونکہ جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے وہی اس سے خفا ہوا کرتا ہے جس کو چھوٹا سمجھے) جب مؤذن نے اذان دی (جو نماز کا بُلاوا ہے) اور تو نے نماز کے لئے کھڑے ہوجانے سے اس کی تعمیل نہ کی نہ اس پر تو نے تکبر ہی کیا (ورنہ جو کوئی اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے وہ بڑے شخص کے بلاوے پر وقت سے بھی پہلے پہونچا کرتا ہے) جب تو نے اس کی مخلوق میں سے کسی پر ظلم کیا تو اس پر تکبر ہی تو کیا (کیونکہ کسی کی رعیت پر زیادتی

تُبْ إِلَيْهِ وَأَخْلِصْ فِي تَوْبَتِكَ قَبْلَ أَنْ يُهْلِكَكَ
بِأَضْعَفِ خَلْقِهِ ۞ كَمَا أَهْلَكَ نُمْرُودَ وَغَيْرَهُ
مِنَ الْمُلُوكِ لَمَّا تَكَبَّرُوا عَلَيْهِ ۞ أَذَلَّهُمْ
بَعْدَ الْعِزِّ ۞ أَفْقَرَهُمْ بَعْدَ الْغِنَى ۞ عَذَّبَهُمْ
بَعْدَ التَّنْعِيمِ ۞ أَمَاتَهُمْ بَعْدَ الْحَيَاةِ ۞ كُونُوا
مِنَ الْمُتَّقِينَ اَلشِّرْكُ فِي الظَّاهِرِ وَ
الْبَاطِنِ ۞ الظَّاهِرُ عِبَادَةُ الْأَصْنَامِ وَالْبَاطِنُ
الْاِتِّكَالُ عَلَى الْخَلْقِ وَرُؤْيَتُهُمْ فِي الضُّرِّ
وَالنَّفْعِ ۞ وَفِي النَّاسِ مَنْ تَكُونُ الدُّنْيَا
بِيَدِهِ وَلَا يُحِبُّهَا ۞ يَمْلِكُهَا ۞ وَلَا تَمْلِكُهُ ۞
تُحِبُّهُ وَلَا يُحِبُّهَا ۞ تَعْدُو خَلْفَهُ وَلَا يَعْدُو
خَلْفَهَا ۞ يَسْتَخْدِمُهَا وَلَا تَسْتَخْدِمُهُ ۞
يُفَرِّقُهَا وَلَا تُفَرِّقُهُ ۞ قَدْ صَلَحَ قَلْبُهُ لِلّٰهِ
عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَقْدِرُ الدُّنْيَا يُفْسِدُهُ ۞
فَيَتَصَرَّفُ فِيهَا وَلَا تَتَصَرَّفُ فِيهِ ۞ وَلِهٰذَا
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ ۞ أَوْ
قَالَ لَا خَيْرَ فِي الدُّنْيَا إِلَّا لِمَنْ قَالَ هٰكَذَا
وَهٰكَذَا وَأَشَارَ إِلَى أَنَّهُ يُفَرِّقُهَا
بِيَدَيْهِ فِي وُجُوهِ الْبِرِّ وَالصَّلَاحِ ۞
خُذُوا الدُّنْيَا فِي أَيْدِيكُمْ
لِمَصَالِحِ عِيَالِ الْحَقِّ
عَزَّوَجَلَّ وَأَخْرِجُوهَا
مِنْ قُلُوبِكُمْ

وہی کرتا ہے جو ان کے حاکم کو اپنے سے کمزور اور چھوٹا سمجھے) اس کے حضور میں توبہ کر اور مخلصانہ توبہ کر اس سے پہلے کہ وہ اپنی کمزور سے کمزور مخلوق کے ذریعہ سے تجھ کو ہلاک کر دے جیسا کہ ہلاک کر دیا نمرود وغیرہ بادشاہوں کو جبکہ اُنہوں نے اس پر تکبر کیا۔ عزت کے بعد ان کو ذلت نصیب فرمائی۔ تونگری کے بعد ان کو فقیر بنا دیا۔ لذت کے بعد ان کو مبتلائے عذاب کر دیا اور زندگی کے بعد ان کو مردہ بنا دیا۔ ظاہر و باطن دونوں کے شرک سے پرہیزگار بنو۔ شرکِ ظاہر تو بتوں کی پرستش کرنا ہے اور شرکِ باطن مخلوق پر بھروسہ رکھنا اور نفع اور نقصان میں اُن پر نگاہ ڈالنا۔ آدمیوں ہی میں وہ لوگ بھی ہیں جن کے ہاتھ میں دُنیا ہوتی ہے اور وہ اس کو محبوب نہیں سمجھتے۔ وہ دُنیا کے مالک ہوتے ہیں دنیا اُن کی مالک نہیں ہوتی۔ دُنیا ان سے محبت کرتی ہے اور وہ اس سے محبت نہیں رکھتے۔ دنیا ان کے پیچھے دوڑتی ہے اور وہ دنیا کے پیچھے نہیں دوڑتے۔ وہ دُنیا کو خدمتگار بناتے ہیں۔ دُنیا ان کو خادم نہیں بناتی۔ وہ دنیا کو بانٹتے ہیں دُنیا ان کو نہیں بانٹتی۔ ان کا دل اللہ کے قابل سنور گیا اور دُنیا کی طاقت نہیں کہ اس کو بگاڑ دے۔ پس وہ دُنیا میں تصرف کرتے ہیں۔ دُنیا ان میں تصرف نہیں کرتی۔ اور اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "نیکوکار شخص کے لئے حلال مال بھی کیا نعمت ہے" یا یوں فرمایا ہے کہ دُنیا میں مطلق بھلائی نہیں مگر اس شخص کے لئے جس نے یوں اور یوں کیا (یعنی دستِ مبارک سے اشارہ فرما کر بتایا کہ وہ ہتڑ بھر بھر کر نیک اور اجر کی جگہوں پر تقسیم کیا) اللہ تعالےٰ کی عیال (یعنی مخلوق کی نفع رسانی کے لئے دنیا کو صرف اپنے ہاتھوں میں رہنے دو اور اپنے دلوں سے نکال باہر کرو (کہ محبت مطلق نہ ہونے پائے) پھر یقیناً

فَلَا جَرَمَ لَا يَضُرُّكُمْ، وَلَا يَغُرُّكُمْ نَعِيْمُهَا وَزِيْنَتُهَا، فَعَنْ قَرِيْبٍ تَذْهَبُوْنَ وَتَذْهَبُ بَعْدَكُمْ۔ **يَا غُلَامُ** لَا تَسْتَغْنِ عَنِّيْ بِرَأْيِكَ، فَإِنَّكَ تَضِلُّ، مَنِ اسْتَغْنٰى بِرَأْيِهٖ ضَلَّ وَذَلَّ وَزَلَّ، إِذَا اسْتَغْنَيْتَ بِرَأْيِكَ حُرِمْتَ الْهِدَايَةَ وَالْحِمَايَةَ، لِأَنَّكَ مَا طَلَبْتَهُمَا وَلَا دَخَلْتَ فِيْ سَبَبِهِمَا، تَقُوْلُ أَنَا مُسْتَغْنٍ عَنْ عِلْمِ الْعُلَمَاءِ وَتَدَّعِي الْعِلْمَ فَأَيْنَ الْعَمَلُ، مَا تَأْثِيْرُ هٰذِهِ الدَّعْوٰى، مَا مِصْدَاقُهَا، إِنَّمَا تَتَبَيَّنُ صِحَّةُ دَعْوَاكَ لِلْعِلْمِ بِالْعَمَلِ وَالْإِخْلَاصِ وَالصَّبْرِ عِنْدَ الْبَلَاءِ وَأَنْ لَا تَتَغَيَّرَ وَلَا تَجْزَعَ وَلَا تَشْكُوَ إِلَى الْخَلْقِ، أَنْتَ أَعْمٰى كَيْفَ تَدَّعِي الْبَصَرَ، أَنْتَ سَقِيْمُ الْفَهْمِ كَيْفَ تَدَّعِي الْفَهْمَ تُبْ مِنْ دَعْوَاكَ الْكَاذِبَةِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَعَلَيْكَ بِهٖ دُوْنَ غَيْرِهٖ، تُعْرِضُ عَنِ الْكُلِّ وَتَطْلُبُ خَالِقَ الْكُلِّ، مَا عَلَيْكَ مِمَّنِ انْكَسَرَ وَانْجَبَرَ وَهَلَكَ أَوْ مَلَكَ، عَلَيْكَ بِخُوَيْصَةِ نَفْسِكَ إِلٰى أَنْ تَطْمَئِنَّ وَتَعْرِفَ رَبَّهَا عَزَّوَجَلَّ، فَحِيْنَئِذٍ الْتَفِتْ إِلٰى غَيْرِكَ، عَلَيْكَ بِجَادَّةِ مُرَادِهٖ، أُطْلُبْ صُحْبَتَهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ عَلَيْكَ بِالتَّقْوٰى وَالتَّجْرِيْدِ وَالتَّفَرُّدِ عَمَّنْ سِوَاهُ عَلَيْكَ بِالْمَحْوِ أَبَدًا لَا تُثْبِتُ نَفْسَكَ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا فِي الْأَوَامِرِ وَالنَّوَاهِيْ، فَإِنَّهٗ

نہ وہ تم کو مضر ہوگی اور نہ اس کی لذت اور زینت تم کو مغرور بنا سکے گی۔ عنقریب تم کوچ کر جاؤ گے اور تمہارے بعد وہ بھی کوچ کر جائیگی۔ **صاحبزادہ** اپنی رائے (کو کافی سمجھ کر) مجھ سے مستغنی مت بن ورنہ گمراہ ہوجائے گا۔ جو کوئی بھی اپنی رائے پر مستغنی ہوا ہے وہ گمراہ بنا ذلیل ہوا اور لغزش کھائی ہے۔ جب تو اپنی رائے پر مستغنی ہوگا تو ہدایت اور حفاظت سے محروم ہو جائے گا کیونکہ نہ تو نے حفاظت کو طلب کیا اور نہ اس کا ذریعہ اختیار کیا۔ تو کہتا ہے کہ مجھے علماء کے علم کی حاجت نہیں اور عالم ہونے کا دعویٰ کرتا ہے (اگر تیرا دعویٰ صحیح ہے تو بتا) عمل کہاں گیا؟ اس دعوے کا اثر اور مصداق کیا ہے؟ عالم ہونے کے دعوے کی سچائی تو عمل اور اخلاص اور مصیبت کے وقت صبر اور اسی حالت سے ظاہر ہوگی کہ نہ تیری حالت میں تغیر آوے نہ تو گھبرائے اور نہ مخلوق سے شکوہ کرے۔ تو اندھا ہے۔ بینائی کا دعویٰ پھر کس طرح کرتا ہے؟ تیری سمجھ بیمار ہے۔ سمجھ کا دعویٰ کیسے کرتا ہے؟ اپنے جھوٹے دعوے سے حق تعالےٰ کے سامنے توبہ کر اور دوسروں کو چھوڑ کر اسی کو مضبوط تھام لے۔ سب سے مُنہ موڑ لے اور سب کے پیدا کرنے والے کا متلاشی ہو۔ کوئی ٹوٹے یا جُڑے اور مالک ہو یا تباہ ہو تو ذمہ دار نہیں۔ تو صرف اپنے نفس کی فکر کر یہاں تک کہ وہ مطمئنہ اور اپنے پروردگار کا عارف بن جائے۔ پس اس وقت تو دوسروں کی طرف توجہ کر۔ حق تعالےٰ کے مقصود (یعنی عبادت) کا راستہ اختیار کر دنیا اور آخرت میں اس کی صحبت کا طالب ہو۔ پرہیزگاری اور تجرید اور ماسوی اللہ سے یکسوئی کو ضروری سمجھ اور ہمیشہ محو رہنے کو ضروری جان کہ احکام ونواہی کے سوا کسی چیز میں بھی تو اپنے نفس کو (محویت سے) ہوشیار نہ کرے (ہاں احکام شریعت کے وقت اپنے آپے میں آجانا ہی حُبِّ خداوندی ہے) کیوں کہ اس

هُوَ اَثْبَتَكَ فِيْهَا ۞ يَا رِجَالًا وَّ يَا نِسَاءً فَنْ اَفْلَحَ مِنْكُمْ مَّنْ كَانَ مَعَهٗ ذَرَّةٌ مِّنَ الْاِخْلَاصِ ۞ ذَرَّةٌ مِّنَ التَّقْوٰى ۞ ذَرَّةٌ مِّنَ الصَّبْرِ وَ الشُّكْرِ

اِنِّيْ اَرَاكُمْ مَفَالِيْسَ ۞

اَلْمَجْلِسُ الْخَامِسُ وَ الثَّلَاثُوْنَ

(وَ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ) وَيْحَكُمْ يَا مُتَكَبِّرِيْنَ ۞ عِبَادَاتُكُمْ لَا تَدْخُلُ الْاَرْضَ اِنَّمَا تَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ۞ رَبُّنَا عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۞ وَ عَلَى الْمُلْكِ احْتَوٰى ۞ وَ عِلْمُهٗ مُحِيْطٌ بِالْاَشْيَاءِ ۞ مُبْدِعُ سَبْعِ اٰيَاتٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى ۞ لَا يُمْكِنُنِيْ مَحْوُهَا لِاَجْلِ جَهْلِكَ وَ رَعُوْنَتِكَ ۞ تَفْزَعُنِيْ بِسَيْفِكَ مَا اَفْزَعُ ۞ تُرَغِّبُنِيْ فِيْ مَالِكَ مَا اَرْغَبُ ۞ اِنَّمَا اَخَافُ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَا اَخَافُ غَيْرَهٗ ۞ اَرْجُوْهُ وَ لَا اَرْجُوْا غَيْرَهٗ اَعْبُدُهٗ وَ لَا اَعْبُدُ غَيْرَهٗ ۞ اَعْمَلُ لَهٗ وَ لَا اَعْمَلُ لِغَيْرِهٖ ۞ رِزْقِيْ عِنْدَهٗ وَ بِيَدِهٖ ۞ كُلٌّ لَّهٗ ۞ اَلْعَبْدُ وَ مَا يَمْلِكُ لِمَوْلَاهُ ۞

وَ ذَكَرَ اَنَّهٗ اَسْلَمَ عَلٰى يَدِهٖ

قَدْ رُخَمْسِمِائَةِ نَفْسٍ وَ

تَابَ اَكْثَرُ مِنْ

عِشْرِيْنَ

اَلْفًا ۞

اس حالت میں اسی نے تجھ کو قائم کیا ہے (تو خود قائم ہوا کہ محویت کا خلاف لازم آوے) اے مردو اور اے عورتو تم میں سے جس کے پاس ذرہ برابر اخلاص ذرّہ برابر تقوٰی اور ذرّہ برابر بھی صبر اور شکر ہو اس کو فلاح نصیب ہوئی (مگر افسوس کہ) میں تجھ کو مفلس قلاش دیکھتا ہوں۔

پینتیسویں مجلس

اے تکبّر کرنے والو تم پر افسوس. تمہاری عبادتیں زمین کے اندر نہیں جایا کرتیں بلکہ آسمان کی طرف چڑھا کرتی ہیں (پھر کیا وجہ ہے کہ عبادتوں کو باشندگان زمین مخلوق کے نامزد کئے دیتے ہو اور مالکِ عرش خدا کے مخلص عابد نہیں بنتے ہو اپنے آپ کو حقیر بندہ اور حق تعالٰے کو باعظمت معبود سمجھ کر عبادت کروگے تو بیشک اوپر چڑھنا نصیب ہوگا وہ فرماتا ہے کہ اللہ ہی طرف پاکیزہ باتیں چڑھتی ہیں اور نیک اعمال کو وہ اوپر چڑھا لیتا ہی ہمارا پروردگار عرش پر قائم اور ملک پر حاوی اور اس کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔ اس مضمون کی سات آیتیں اُس نے قرآنِ مجید میں نازل فرمائی ہیں۔ جن کو تیری جہالت اور رعونت کی وجہ سے میں مٹا نہیں سکتا تو مجھے اپنی تلوار سے ڈراتا ہی حالانکہ میں ڈرتا نہیں ہوں۔ تو مجھے مال کی ترغیب دیتا ہے اور میں رغبت نہیں کرتا بس میں تو اللہ ہی سے ڈرتا ہوں اور کسی سے نہیں ڈرتا۔ میں تو اسی سے توقع رکھتا ہوں اور کسی سے توقع نہیں رکھتا۔ میں اس کی پرستش کرتا ہوں اور بجز اس کے کسی کی پرستش نہیں کرتا۔ اسی کے لئے عمل کرتا ہوں اور غیر اللہ کے لئے عمل نہیں کرتا۔ میرا رزق اس کے پاس اور اسی کے ہاتھ میں ہے۔ سب اسی کے ہیں غلام۔ اور جو کچھ بھی اس کے پاس ہے سب آقا کا ہی۔ (نیز آپ نے تذکرہ فرمایا کہ پانچ سو آدمی کے قریب میرے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اور بیس ہزار سے زیادہ نفوس نے توبہ کی اس کے بعد فرمایا)

قَالَ وَهٰذَا مِنْ بَرَكَاتِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ ۞ اَلْغَيْبُ عِنْدَهٗ فَاقْرُبْ مِنْهُ حَتّٰى تَرَاهُ وَتَرٰى مَا عِنْدَهٗ ۞ دَعْ أَهْلَكَ وَمَالَكَ وَبَلَدَكَ وَزَوْجَتَكَ وَأَوْلَادَكَ ۞ وَأَخْرِجْ عَنْهُمْ بِقَلْبِكَ وَدَعِ الْكُلَّ وَسِرْ إِلٰى بَابِهٖ ۞ إِذَا وَصَلْتَ إِلٰى بَابِهٖ فَلَا تَشْتَغِلْ بِغِلْمَانِهٖ وَسُلْطَانِهٖ وَمُلْكِهٖ ۞ إِنْ قَدَّمُوْا لَكَ طَبَقًا فَلَا تَأْكُلْ ۞ إِنْ أَسْكَنُوْكَ فِيْ حُجْرَةٍ فَلَا تَسْكُنْ ۞ إِنْ زَوَّجُوْكَ فَلَا تَتَزَوَّجْ ۞ لَا تَقْبَلْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ حَتّٰى تَلْقَاهُ كَمَا أَنْتَ بِثِيَابِكَ وَتَعَبِكَ وَغُبَارِ سَفَرِكَ وَشَعْثِكَ فَيَكُوْنُ هُوَ الْمُغَيِّرُ عَلَيْكَ ۞ اَلْمُطْعِمُ الْمُسْقِيْ الْمُؤْنِسُ لِوَحْشَتِكَ ۞ اَلْمُفَرِّجُ لَكَ الْمُرِيْحُ لِتَعَبِكَ الْمُؤْمِنُ لِخَوْفِكَ ۞ يَكُوْنُ بِقُرْبِهٖ لَكَ غِنَاكَ وَبِرُؤْيَتِهٖ لَكَ طَعَامُكَ وَشَرَابُكَ وَلِبَاسُكَ مَا مَعْنٰى تَوَلِّي الْخَلْقِ هُوَ الْخَوْفُ وَالرَّجَاءُ لَهُمْ وَالسُّكُوْنُ إِلَيْهِمْ وَالثِّقَةُ بِهِمْ هٰذَا مَعْنٰى تَوَلِّي الْخَلْقِ

یہ سب برکت ہے ہمارے نبی محمدؐ کی۔ حق تعالیٰ ان پر رحمت کاملہ نازل فرمائے جو غیب[1] کا جاننے والا ہے کہ اپنے غیب پر کسی کو آگاہ نہیں کرتا مگر جس پیغمبر کو بھی پسند فرمائے۔ غیب خدا ہی کے پاس ہے۔ پس اس کے قریب آ کہ اس کو بھی دیکھے اور جو (غیب) اس کے پاس ہے اس کو دیکھے۔ اپنے کنبہ اپنے مال اپنے شہر اپنی بیوی اور اپنے بچوں کو چھوڑ اور اپنے قلب کو ان سے باہر نکال (کہ حقوق معاشرہ سب ادا ہوں مگر دل کسی سے نہ لگے) سب کو چھوڑ اور حق تعالیٰ کے دروازہ کی طرف چل۔ جب تو اس کے دروازہ پر پہنچ جائے تو نہ اس کے غلاموں میں مشغول ہو نہ اس کی سلطنت میں اور نہ اس کے ملک میں۔ اگر (اس کے غلام یا باشندگانِ مملکت) تیرے سامنے طباق پیش کریں تو کھا مت۔ اگر کسی کمرے میں ٹھہرائیں تو ٹھہر مت، اگر تجھ کو زوجہ عطا کریں تو لے مت (کیونکہ تو شاہی مہمان ہے رعایا سے تجھے کیا سروکار) اس میں سے کوئی چیز بھی قبول مت کر یہاں تک کہ تو اپنے انہیں (سفر کے) کپڑوں اسی تکان اور سفر کے غبار اور انہیں بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ اس سے ملاقات کرے بس وہی تیرے کپڑے بدلنے والا ہو وہی کھلانیوالا پلانے والا تیری وحشت کو انس سے بدلنے والا تجھ کو کشائش دینے والا تیرے تکان کو راحت بخشنے والا۔ اور تیرے خوف کو امن نصیب فرمانے والا تیرے لئے اس کا قرب تیری تونگری ہو اور اس کا دیدار تیرا کھانا پانی اور لباس۔ مخلوق کو سرپرست سمجھنے کے اور معنی کیا؟ مخلوق سے ڈرنا ان سے توقع رکھنی انکی طرف جھکنا اور ان پر بھروسہ کرنا ہی تو مخلوق کو سرپرست سمجھنے کے معنی ہیں (جس کی ممانعت ہے مگر افسوس کہ تم سمجھتے نہیں)۔

[1] یعنی علام الغیوب خدا اپنے پیغمبروں میں سے جس پیغمبر کو بھی چاہتا ہے اسکو لوگوں کی استعداد قلوب کی حالت انکے قوتِ ضعف اور اسباب ہدایت و تاثیر نافع غرض بہتیری ایسی چیزوں پر آگاہ کر دیتا ہے جو آدمی بلکہ فرشتوں سے بھی مخفی ہیں اور اسکی وجہ سے انکے تصرفات باطنی کی قوت قدسیہ بڑھ جاتی ہے کہ مخلوق مغلوب و متاثر ہو کر جوق جوق آتی اور انکے ہاتھ پر توبہ کرتی ہے پس جو شخص اس پیغمبر کی برکات سے مستفیض ہوتا ہے وہ اس فیضان سے بھی نوازا جاتا ہے اور اس سے بھی بہتیری خلقت کو توبہ و ایمان کی دولت نصیب ہوتی ہے چنانچہ حضرت محبوب سبحانی کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کا یہی فیضان عطا ہوا تھا کہ سینکڑوں کافر مشرف باسلام اور ہزارہا مسلمان تائب و بیعت ہو کر فائز المرام ہوئے ۱۲ مترجم۔

المجلس السادس والثلاثون

وقال رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوم الثلاثاء عشیۃ فی المدرسۃ ثانی رجب من سنۃ خمس وأربعین وخمسمائۃ بعد کلام

هٰذہ الدنیا سوق ، بعد ساعۃ لا یبقی فیہ أحد ، عند مجیٔ اللیل یذھب أھلہ منہ ، اجتھدوا أنکم لا تبیعون ولا تشترون فی ھٰذا السوق إلا ما ینفعکم غدا فی سوق الآخرۃ ، فإن الناقد بصیر ، توحید الحق عز وجل الإخلاص فی العمل لہ ھو المنافق ھناک وھو قلیل عندکم ، یا غلام کن عاقلا ولا تستعجل ، فإنہ ما یقع بیدک لک شیٔ ، بعجلتک لا تجیٔ وقت الغروب ووقت الصبح فھلا صبرت وتشاغلت حتی تجیٔ وقت المغرب وتنال ما ترید ، کن عاقلا وتأدب مع الحق عز وجل وخلقہ ، لا تظلم الخلق وتطلب منھم ما لیس لک عندھم ، لا کلام حتی یأتی التوقیع إلی الوکیل ، فحینئذ تری العطاء ، قبل التوقیع لا تعطی ذرۃ ، لا یعطونک ذرۃ ولا بدرۃ ولا بحرا ولا قطرۃ إلا بإذن اللہ عز وجل وتوفیقہ وإلھامہ لقلوبھم ، کن عاقلا ھٰذا ھو العقل

چھتیسویں مجلس

(سہ شنبہ۔ بوقت شام ۲ر رجب ۵۴۵ھ مدرسہ معمورہ)

یہ دُنیا ایک بازار ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد یہاں کوئی بھی باقی نہ رہے گا۔ رات کے آجانے پر سب بازار والے یہاں سے چلے جائیں گے کوشش کرو کہ اس بازار میں تم خرید و فروخت نہ کرو مگر ایسی چیز کی جو کل کو آخرت کے بازار میں تم کو نفع دے کیونکہ پرکھنے والا (یعنی حق تعالیٰ شانہ) بڑا دانا ہے (اس کے سامنے کھوٹا سکہ چل جانے کی توقع ہرگز مت رکھو) حق تعالیٰ کی توحید اور عمل میں اخلاص ہی وہاں چلنے والا (سکہ) ہے اور وہی تمہارے پاس کم ہے۔ صاحبزادہ۔ سمجھدار بن (اعمال کا صلہ چاہنے میں جلدی مت کر کہ جلدی کرنے سے کچھ بھی ہاتھ نہ آئے گا۔ تیری جلدی مچانے سے نہ غروب کا وقت آسکتا ہے نہ صبح کا۔ پھر صابر بنا ہوا اپنے کام میں کیوں نہیں لگا رہتا یہاں تک کہ مغرب کا وقت آجائے، (اور دُنیا کا بازار بند ہو کر آخرت کا بازار کھل جائے) اور تو اپنی مُراد حاصل کرے۔ عاقل بن اور حق تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے ساتھ باادب رہ۔ نہ مخلوق پر ظلم کر اور نہ ان سے ایسی چیز کا خواہاں ہو جو (بحکم تقدیر) تیرے لئے ان کے پاس نہیں ہے۔ جبتک وکیل کے ہاتھ میں (گفتگو کی اجازت کا) پروانہ نہ آجائے گفتگو درست نہیں ہے (ہاں فرمان شاہی آنے پر سرکاری وکیل بن اور مخلوق کو وعظ و نصیحت کر) کہ اس وقت تو عطائیں دیکھے گا سند سے پہلے تجھ کو ذرہ بھی نہیں مل سکتا۔ حق تعالیٰ کے اذن اور فرمان اور ان کے قلوب میں القا فرما دینے کے بغیر تو لوگ تجھ کو نہ ذرہ دے سکتے ہیں نہ دیناروں کی تھیلی اور نہ سمندر دے سکتے ہیں نہ ایک قطرہ عاقل بن اور عقل یہی ہے کہ عطا کنندہ خدا ہی کو سمجھے) تو حق تعالیٰ کے

أُثْبُتْ مَكَانَكَ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ الرِّزْقَ مَقْسُوْمٌ عِنْدَهٗ وَبِيَدِهٖ ÷ وَيْحَكَ بِأَيِّ وَجْهٍ تَلْقَاهُ غَدًا وَأَنْتَ تُنَازِعُهٗ فِي الدُّنْيَا مُعْرِضٌ عَنْهُ مُقْبِلٌ عَلٰى خَلْقِهٖ مُشْرِكٌ بِهٖ ÷ تُنْزِلُ حَوَائِجَكَ بِهِمْ وَتَتَّكِلُ فِي الْمُهِمَّاتِ عَلَيْهِمْ ÷ اَلْحَاجَةُ إِلَى الْخَلْقِ عُقُوْبَةٌ لِأَكْثَرِ السَّائِلِيْنَ ÷ فَإِنَّهُمْ مَا خَرَجُوْا إِلَى السُّؤَالِ إِلَّا بِذُنُوْبِهِمْ ÷ وَالْأَقَلُّ مِنْهُمْ يَكُوْنُ ذٰلِكَ بِلَا كَرَاهَةٍ فِيْ حَقِّهِمْ ÷ إِذَا سَأَلْتَ وَأَنْتَ مُعَاقَبٌ تَكُوْنُ مَحْرُوْمًا يَمْنَعُكَ الْعَطَاءَ ÷ يَا غُلَامُ الْأَوْلٰى عِنْدِيْ فِيْ حَالِ ضَعْفِكَ أَنْ لَا تَطْلُبَ مِنْ أَحَدٍ شَيْئًا وَأَنْ لَا يَكُوْنَ لَكَ شَيْءٌ ÷ لَا تَعْرِفُ وَلَا تُعْرَفُ ÷ لَا تَرٰى وَلَا تُرٰى ÷ وَإِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُعْطِيَ وَلَا تَأْخُذَ فَافْعَلْ ÷ وَتَخْدِمُ وَلَا تَطْلُبُ الْخِدْمَةَ مِنْ غَيْرِكَ فَافْعَلْ ÷ اَلْقَوْمُ عَمِلُوْا لَهٗ وَمَعَهٗ فَأَرَاهُمْ عَجَائِبَهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ÷ أَرَاهُمْ لُطْفَهٗ بِهِمْ وَتَوَلِّيَهٗ لَهُمْ يَا غُلَامُ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَكَ إِسْلَامٌ فَمَا يَكُوْنُ لَكَ إِيْمَانٌ ÷ وَإِذَا لَمْ يَكُنْ لَكَ إِيْمَانٌ فَلَا يَكُوْنُ لَكَ إِيْقَانٌ ÷ وَإِذَا لَمْ يَكُنْ لَكَ إِيْقَانٌ فَمَا يَكُوْنُ لَكَ مَعْرِفَةٌ لَهٗ

حضور اپنی جگہ پر جما رہ کیونکہ رزق قسمت میں لکھا جا چکا ہے۔ جو اسی کے پاس ہے اور اسی کے ہاتھ میں ہے (پھر مال دنیا کی ہوس میں وعظ کہنے اور مقتدا بننے سے کیا فائدہ) تجھ پر افسوس۔ کل (بروز قیامت) تو کیا مُنہ لے کر اس سے ملے گا جبکہ تو دُنیا میں اس سے جھگڑا کر رہا ہے اس سے رُخ پھیرے ہوئے اس کی مخلوق کی طرف توجہ کئے ہوئے اور (ان کو) اس کا شریک سمجھے ہوئے ہے کہ اپنی حاجتوں کو ان کے پیش اور مہمات میں ان پر بھروسہ کرتا ہے۔ مخلوق سے حاجت ظاہر کرنا اکثر بھیک مانگنے والوں کے لئے عذاب ہے کہ وہ بھیک مانگنے کے لئے نہیں نکلے مگر اپنے گناہوں کی شامت میں اور بہت ہی کم ہیں وہ سائل جن کے حق میں ضرورت مند ہونے کے سبب) بھیک مانگنا بلا کراہت ہو۔ پس جب تو نے بھیک مانگی اور (اس طرح) تو گرفتار عذاب ہوا تو (یقیناً) محروم رہے گا کہ وہ تجھ پر عطا کو رُک دے گا۔ صاحبزادہ۔ تیرے ضعف کی حالت میں میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ نہ تو کسی سے کچھ مانگے اور نہ تیرے پاس کچھ ہو کیونکہ ضعیف الایمان کو تونگری متکبر و غافل اور عیاش بنا دیتی ہے) نہ تو کسی سے واقف ہو نہ تجھ سے کوئی واقف ہو نہ تو کسی کو دیکھے نہ تجھے کوئی دیکھے۔ (کیونکہ شہرت مبتدی کا نفس پھُلا دیتی ہے) اور اگر تجھ سے ہو سکے کہ دوسروں کو دے اور خود نہ لے اور خدمت کرے اور کسی دوسرے سے خدمت نہ لے تو (اس سے بہتر کیا ہے) ضرور ایسا کر۔ اللہ والوں نے (جو کچھ) عمل کئے اللہ کے واسطے اور اسی کے ساتھ کئے۔ پس اس نے دُنیا و آخرت میں اپنے عجائبات ان کو دکھائے ان پر اپنی شفقت اور ان کے لئے اپنی کارسازی ان کو ملاحظہ کرائی۔ صاحبزادہ۔ جب تیرے پاس اسلام ہی نہ ہوگا تو ایمان بھی نہ ہوگا اور جب ایمان نہ ہوگا تو ایقان بھی نہ ہوگا اور جب ایقان نہ ہوگا تو نہ اللہ کی معرفت ہوگی نہ اس کی،

وَعِلْمٌ بِهٖ ❊ هٰذِهٖ دَرَجَاتٌ وَّطَبَقَاتٌ ❊ إِذَا صَحَّ لَكَ الْإِسْلَامُ صَحَّ لَكَ الْإِسْتِسْلَامُ ❊ كُنْ مُسْلِمًا إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِيْ جَمِيْعِ أَحْوَالِكَ مَعَ حِفْظِ حُدُوْدِ الشَّرْعِ وَالْمُلَازَمَةِ لَهٗ ❊ سَلِّمْ لَهٗ فِيْ حَقِّ نَفْسِكَ وَغَيْرِكَ ❊ أَحْسِنِ الْأَدَبَ مَعَهٗ وَمَعَ خَلْقِهٖ ❊ لَا تَظْلِمْ نَفْسَكَ وَلَا غَيْرَكَ ❊ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ❊ اَلظُّلْمُ يُظْلِمُ الْقَلْبَ وَيُسَوِّدُ الْوَجْهَ وَالصَّحَائِفَ ❊ لَا تَظْلِمْ وَلَا تُعَاوِنْ ظَالِمًا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِيْ مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ❊ أَيْنَ الظَّلَمَةُ ❊ أَيْنَ أَعْوَانُ الظَّلَمَةِ أَيْنَ مَنْ بَرٰى لَهُمْ قَلَمًا ❊ أَيْنَ مَنْ لَاقَ لَهُمْ دَوَاةً ❊ إِجْمَعُوْهُمْ وَاجْعَلُوْهُمْ فِيْ تَابُوْتٍ مِّنْ نَّارٍ ❊ أُهْرُبْ مِنَ الْخَلْقِ وَاجْهَدْ أَنْ لَّا تَكُوْنَ مَظْلُوْمًا وَّلَا ظَالِمًا ❊ وَإِنْ قَدَرْتَ فَكُنْ مَظْلُوْمًا وَّلَا تَكُنْ ظَالِمًا ❊ مَقْهُوْرًا وَّلَا قَاهِرًا ❊ نُصْرَةُ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ لِلْمَظْلُوْمِ وَلَاسِيَّمَا إِذَا لَمْ يَجِدْ نَاصِرًا مِّنَ الْخَلْقِ ❊ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ ❊ إِذَا ظُلِمَ مَنْ لَّمْ يَجِدْ نَاصِرًا غَيْرَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فَإِنَّهٗ يَقُوْلُ لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ ❊

اَلصَّبْرُ سَبَبٌ لِّلنُّصْرَةِ وَالرِّفْعَةِ
وَالْعِزَّةِ ❊ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ
الصَّبْرَ مَعَكَ وَ
نَسْأَلُكَ

واقفیت۔ یہ درجات اور طبقات ہیں (یکے بعد دیگرے حاصل ہوتے ہیں) جب تیرا اسلام درست ہو جائے گا تو فرمانبرداری درست ہو جائے گی۔ اپنی تمام حالتوں میں حدود شریعت کی محافظت اور اس کی پابندی کے ساتھ (جملہ اُمور کو) حق تعالیٰ کے حوالہ کر دینے والا بن۔ اپنا اور نیز دوسروں کا معاملہ سب اسی کے حوالہ کر نیز اس کے اور اس کی مخلوق کے ساتھ حسنِ ادب رکھ۔ نہ اپنے نفس پر ظلم کر اور نہ کسی دوسرے پر کہ ظلم دنیا و آخرت میں ظلمتوں کا مجموعہ ہے ظلم دل کو تاریک اور چہرہ اور نامۂ اعمال کو سیاہ کر دیتا ہے۔ نہ ظلم کر اور نہ ظلم کرنے والے کی اعانت کر کیونکہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن ایک ندا دینے والا (فرشتہ) ندا دیگا کہ کہاں ہیں ظلم کرنے والے؟ کہاں ہیں جنہوں نے ظالموں کے لئے قلم بنایا تھا؟ کہاں ہیں جنہوں نے ظالموں کے لئے دوات گھولی تھی؟ ان سب کو جمع کرو اور آگ کے صندوق میں رکھدو۔ مخلوق سے بھاگ اور کوشش کر کہ نہ تو مظلوم بنے اور نہ ظالم (کیونکہ مظلومیت بھی بعض دفعہ مخلوق سے شکوہ وشکایت یا فکر انتقام کی وجہ سے معصیت کا سبب بن جاتی ہے) اور اگر تجھ سے ہو سکے تو (صابر) مظلوم بن اور ظالم مت بن۔ مغلوب بن اور غالب مت بن۔ حق تعالیٰ کی مدد مظلوم کے لئے مخصوص ہے خصوصاً جبکہ اس کو مخلوق میں مددگار نصیب نہ ہو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جب کسی ایسے شخص پر ظلم ہوتا ہے جس کا بجز حق تعالیٰ کے کوئی مددگار نہ ہو تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ضرور بالضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ (کسی مصلحت سے) کچھ وقت کے بعد ہو۔ صبر کرنا سبب ہے نصرت و رفعت اور عزت کا۔ یا اللہ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں تیرے ساتھ صابر رہنے کا اور تجھ سے سوال کرتے

التَّقْوٰى وَالْكِفَايَةَ وَالْفَرَاغَ مِنَ الْكُلِّ وَ
الْاِشْتِغَالَ بِكَ وَرَفْعَ الْحُجُبِ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ
اِرْفَعُوا الْوَسَائِطَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ فَاِنَّ وُقُوْفَكُمْ
مَعَهَا هَوَسٌ ؛ لَا مُلْكَ وَلَا سُلْطَانَ وَلَا غِنٰى وَلَا
عِزَّ اِلَّا لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ يَا مُنَافِقُ اِلٰى مَتٰى
تُرَائِىْ وَتُنَافِقُ ؛ اَيْشٍ يَقَعُ بِيَدِكَ مِمَّنْ تُنَافِقُ
لِاَجْلِهٖ ؛ وَيْلَكَ اَمَا تَسْتَحِىْ مِنْهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا
تُؤْمِنُ بِلِقَائِهٖ عَنْ قَرِيْبٍ ؛ تَعْمَلُ عَمَلًا لَهٗ وَ
بَاطِنُهٗ لِغَيْرِهٖ ؛ تُخَادِعُهٗ وَتَسْتَجِدِىْ بِحِلْمِهٖ
بِكَ ؛ اِرْجِعْ وَتَدَارَكْ اَمْرَكَ وَاَصْلِحْ نِيَّتَكَ
لَهٗ ؛ اِجْهَدْ اَنْ لَّا تَاْكُلَ لُقْمَةً وَّلَا تَمْشِىْ
خُطْوَةً وَّلَا تَعْمَلَ شَيْئًا فِى الْجُمْلَةِ اِلَّا بِنِيَّةٍ
صَالِحَةٍ تَصْلُحُ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ اِذَا صَحَّ
لَكَ هٰذَا فَكُلُّ عَمَلٍ تَعْمَلُهٗ يَكُوْنُ لَهٗ
لَا لِغَيْرِهٖ ؛ تَزُوْلُ عَنْكَ الْكُلْفَةُ وَتَصِيْرُ
هٰذِهِ النِّيَّةُ طَبْعًا لِلْعَبْدِ ؛ اِذَا صَحَّتْ
عُبُوْدِيَّتُهٗ لِرَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ لَا
يُحْتَاجُ اِلٰى تَكَلُّفٍ فِىْ شَىْءٍ ؛ لِاَنَّهٗ
يَتَوَلَّاهُ ؛ وَاِذَا تَوَلَّاهُ اَغْنَاهُ
وَحَجَبَهٗ عَنِ الْخَلْقِ ؛ فَلَا
يُحْتَاجُ اِلَيْهِمْ ؛ فَالتَّعَبُ
مَا دُمْتَ مُرِيْدًا
قَاصِدًا
سَائِرًا ؛

ہیں پرہیزگاری اور کفالت اور سب سے فارغ البالی کا اور تیرے ساتھ مشغول رہنے اور اپنے اور تیرے درمیان سے پردے اٹھ جانے کا (صاحبو) اپنے اور اس کے درمیان سے (مخلوق کے) واسطوں کو اٹھادو کیونکہ تمہارا ان واسطوں کے ساتھ پڑا رہنا ہوس ہی ہوس ہے۔ حکومت وسلطنت اور تونگری وعزت بجز حق تعالیٰ کے کسی کے لئے بھی نہیں۔ اے منافق تو کب تک ریا اور نفاق کرتا رہے گا؟ جس کی وجہ سے تو نفاق برت رہا ہے اس سے تیرے ہاتھ کچھ بھی نہ پڑے گا۔ تجھ پر افسوس کیا تجھے حق تعالیٰ سے شرم نہیں آتی اور عنقریب اس سے ملنے کو سچا نہیں سمجھتا۔ تو صورتاً تو عمل اس کے لئے کرتا ہے حالانکہ اس کا اندرون غیر کے لئے ہے۔ تو اس کو دھوکا دیتا ہے اور اس کو مفید سمجھتا ہے کیونکہ وہ تیرے ساتھ حلم کا برتاؤ فرماتا ہے (اس لئے سزا نہیں دیتا اور تو سمجھتا ہے کہ میرا دھوکا چل گیا) باز آ اور اپنے برتاؤ کی تلافی کر اور نیت کو اس کے لئے درست کر۔ اس کی کوشش کر کہ ایسی نیک نیتی کے بغیر جو حق تعالیٰ کے لئے شایان ہو نہ تو کوئی نوالہ کھائے اور نہ ایک قدم چلے اور نہ کسی قسم کا کوئی عمل کرے۔ جب تیرے لئے یہ مضمون درست ہو جائے گا تو پھر ہر کام جس کو تو کرے گا اسی کے لئے ہوگا غیر کے لئے (کسی عمل میں بھی) کلفت نہ آئے گی اور یہ نیت طبیعت بن جائے گی (کہ ہر نیک کام ایسا بے تکلف ہونے لگے گا جیسے سانس لینا) جب بندہ کی شانِ عبدیت حق تعالیٰ کے لئے صحیح ہو جاتی ہے تو اس کو کسی کام میں بھی تکلف کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ وہ اس کا کارساز بن جاتا ہے اور جب وہ کارساز بن جاتا ہے تو اس کو بے نیاز بنا دیتا اور مخلوق سے چھپا لیتا ہے کہ وہ مخلوق کا محتاج نہیں ہوتا الغرض (عمل میں) مشقت اسی وقت تک محسوس ہوگی جب

إِذَا وَصَلْتَ وَانْقَطَعَتْ مَسَافَةُ سَفَرِكَ فَصِرْتَ
فِي بَيْتِ قُرْبِ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ زَالَ التَّكَلُّفُ
فَيَثْبُتُ الْأُنْسُ بِهٖ فِي قَلْبِكَ وَتَزْدَادُ حَتّٰى
تَأْخُذَ بِجَوَانِبِهٖ تَكُوْنُ أَوَّلًا صَغِيْرًا
ثُمَّ تَكْبُرُ فَإِذَا كَبِرْتَ امْتَلَأَ الْقَلْبُ بِاللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ فَلَا يَبْقٰى لِغَيْرِهٖ طَرِيْقٌ إِلَيْهِ وَلَا
زَاوِيَةٌ فِيْهِ إِنْ أَرَدْتَ الْوُصُوْلَ إِلٰى هٰذَا
فَكُنْ مَعَ امْتِثَالِ أَمْرِهٖ وَالْاِنْتِهَاءِ عَنْ
نَهْيِهٖ وَالتَّسْلِيْمِ إِلَيْهِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَ
الْغِنٰى وَالْفَقْرِ وَالْعِزِّ وَالذُّلِّ عِنْدَ بُلُوْغِ
الْأَغْرَاضِ وَكَسْرِهَا فِي أُمُوْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
تَعْمَلُ لَهٗ وَلَا تُطَالِبُ بِذَرَّةٍ مِّنَ الْأَجْرِ
تَعْمَلُ وَيَكُوْنُ قَصْدُكَ رِضَا الْمُسْتَعْمِلِ
وَقُرْبَهٗ فَالْأُجْرَةُ تَكُوْنُ رِضَاهُ عَنْكَ وَ
قُرْبُكَ مِنْهُ دُنْيَا وَآخِرَةً فِي الدُّنْيَا
لِقَلْبِكَ وَفِي الْآخِرَةِ لِقَالَبِكَ اِعْمَلْ
وَلَا تُنَافِسْ لَا عَلٰى ذَرَّةٍ وَلَا عَلٰى بِدْرَةٍ
لَا تَنْظُرْ إِلٰى عَمَلِكَ بَلْ تَكُوْنُ جَوَارِحُكَ
تَتَحَرَّكُ بِالْعَمَلِ وَقَلْبُكَ مَعَ الْمُسْتَعْمِلِ
فَإِذَا تَمَّ لَكَ هٰذَا صَارَ لِقَلْبِكَ عُيُوْنٌ
تَنْظُرُ بِهَا صَارَ الْمَعْنٰى صُوْرَةً وَالْغَائِبُ
حَاضِرًا وَالْخَبَرُ مُعَايَنَةً اَلْعَبْدُ
إِذَا صَلُحَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ مَعَهٗ
فِي جَمِيْعِ الْأَحْوَالِ يُغَيِّرُهٗ
وَيُبَدِّلُ لَهٗ

تک کہ تو (وصول الی اللہ) کے قصد اور ارادہ میں ہے (اور اس راہِ طریقت میں) چل رہا ہے اور جب پہونچ گیا اور تیرے سفر کی مسافت ختم ہو چکی (کہ صاحبِ نسبت بن گیا) تو قربِ خداوندی کے مکان میں آگیا۔ اب تکلّف جاتا رہے گا اور تیرے قلب میں اس کے ساتھ اُنس بیٹھ جائے گا۔ پھر وہ بڑھتا رہے گا، یہاں تک کہ قلب کے سارے کناروں کو گھیر لے گا۔ اول تو چھوٹا ہوگا اس کے بعد بڑا بنے گا۔ پس جب تو بڑا بنے گا تو قلب حق تعالےٰ سے لبریز ہو جائے گا اور کسی دوسرے کے لئے اس تک پہونچنے کا نہ کوئی راستہ باقی رہے گا اور نہ اس میں کوئی گوشہ اگر تو اس درجہ تک پہونچنا چاہے تو اس کے حکم کی تعمیل کرنے اور ممانعت سے باز آنے میں اور بھلائی و بُرائی، تونگری و افلاس عزّت و ذلّت اور اغراض کے پورا ہونے اور نہ ہونے کو اسی کے حوالہ کرنے میں مشغول ہو کہ اس کے لئے عمل کرے اور اُجرت کا ذرہ برابر بھی مطالبہ نہ کرے۔ کام کرے اور مقصود کام لینے والے کی خوشنودی اور اس کا قرب ہو۔ پس اس کا تجھ سے راضی اور تیرا دُنیا و آخرت میں اس کا مقرب بن جانا ہی اُجرت بنے۔ کہ دُنیا میں (اس کا قرب ہو) تیرے قلب کے لئے اور آخرت میں بدن کے لئے۔ کام کر اور لالچ مت کر نہ ایک ذرہ کا اور نہ دیناروں کی تھیلی کا۔ اپنے کام کی طرف نظر مت کر بلکہ تیرے اعضاء کو تو کام میں ہلنا چاہیئے اور تیرا دل کام لینے والے کے ساتھ لگا رہے پس جب یہ حالت کامل ہو جائے گی تو تیرے قلب کے لئے آنکھیں ہوں گی جن سے تو دیکھے گا۔ معنے صورت بن جائیں گے اور غائب حاضر بن جائے گا اور خبر معائنہ بن جائیں گی۔ بندہ جب حق تعالےٰ کے قابل بن جاتا ہے تو حق تعالےٰ اس کا ہر حال میں ساتھی ہوتا ہے کہ اس میں تغیر تبدّل فرماتا اور

وَيَنْقُلُهٗ مِنْ حَالٍ اِلٰى حَالٍ ۞ يَصِيْرُ كُلُّهٗ مَعْنًى ۞ يَصِيْرُ كُلُّهٗ اِيْمَانًا وَّ اِيْقَانًا وَّ مَعْرِفَةً وَّ قُرْبًا وَّ مُشَاهَدَةً ۞ يَصِيْرُ نَهَارًا بِلَا لَيْلٍ ۞ ضِيَاءً بِلَا ظَلَامٍ ۞ صَفَاءً بِلَا كَدَرٍ ۞ قَلْبًا بِلَا نَفْسٍ ۞ وَسِرًّا بِلَا قَلْبٍ ۞ فَنَاءً بِلَا وُجُوْدٍ ۞ غَيْبَةً بِلَا حُضُوْرٍ ۞ يَصِيْرُ غَائِبًا عَنْهُمْ وَعَنْهُ كُلُّ هٰذَا اَسَاسُهُ الْاُنْسُ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ۞ لَا كَلَامَ حَتّٰى يَتِمَّ هٰذَا الْاُنْسُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ ۞ اُخْطُ عَنِ الْخَلْقِ خُطْوَةً ۞ لَا ضُرَّهُمْ وَلَا نَفْعَهُمْ فَقَدْ جُزْتَهُمْ ۞ وَاخْطُ عَنِ النَّفْسِ خُطْوَةً وَّلَا تُوَافِقْهَا وَعَادِهَا فِيْ رِضَا رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ وَقَدْ جُزْتَهَا ۞ فَالْخَلْقُ وَالنَّفْسُ بَحْرَانِ نَارَانِ ۞ وَادِيَانِ مُهْلِكَانِ ۞ اِعْزِمْ وَجُزْ هٰذَا الْهُلْكَ وَقَدْ وَقَعْتَ فِي الْمُلْكِ ۞ اَلْاَوَّلُ دَاءٌ وَّالثَّانِيْ دَوَاءٌ ۞ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ ۞ وَالْاَمْرَاضُ كُلُّهَا لَهَا اَدْوِيَةٌ عِنْدَهٗ وَبِيَدِهٖ ۞ لَا يَمْلِكُهَا اَحَدٌ سِوَاهُ ۞ اِذَا صَبَرْتَ عَلَى الْوَحْدَةِ جَاءَكَ الْاُنْسُ بِالْوَاحِدِ ۞ اِذَا صَبَرْتَ عَلَى الْفَقْرِ جَاءَكَ الْغِنٰى ۞ اُتْرُكِ الدُّنْيَا ثُمَّ اطْلُبِ الْاُخْرٰى ثُمَّ اطْلُبِ الْقُرْبَ مِنَ الْمَوْلٰى ۞ اُتْرُكِ الْخَلْقَ ثُمَّ ارْجِعْ اِلَى الْخَالِقِ وَيْحَكَ خَلْقٌ وَّخَالِقٌ لَا يَجْتَمِعَانِ ۞ دُنْيَا

اس کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل کرتا ہے۔ وہ سرتاپا معنے اور سرتاپا ایمان و ایقان و معرفت و مشاہدہ بن جاتا ہے' اس کا دن بلاشب روشنی بلاظلمت صفائی بلاکدورت قلب بلانفس باطن بلاقلب فنا بلاوجود اور غیبت بلاحضور (یعنی ہر کمال بلازوال) بن جاتا ہے کہ وہ ساری مخلوق بلکہ اپنے وجود سے بھی غائب ہوجاتا ہے (کہ کسی سے بھی واسطہ نہیں رکھتا) اس سب کی بنیاد حق تعالےٰ کے ساتھ مانوس ہونا ہے۔ جب تک تیرے اور حق تعالیٰ کے درمیان یہ اُنس کامل نہ ہوجائے واعظ بننا درست نہیں۔ ایک قدم مخلوق سے پرے ہٹ۔ نہ ان کی ضرررسانی کوئی چیز ہے نہ نفع رسانی (یہ مضمون حاصل ہوا) اور ان سے علیحدگی نصیب ہوئی اور ایک قدم نفس سے پرے ہٹ اور اس کی موافقت نہ کر بلکہ حق تعالیٰ کی رضا کے متعلق اس کو دشمن سمجھ کہ اس سے بھی علیحدہ ہو جائے گا۔ پس مخلوق اور نفس آگ کے دو سمندر اور ہلاک کرنے والے دو جنگل ہیں (جن میں بہتیرے ڈوب چکے جل چکے اور بھٹک کر مر کھپ چکے ہیں) پختگی کے ساتھ اس ہلاکت سے عبور کر جا کہ بادشاہت ہاتھ آئے گی اوّل (یعنی مخلوق و نفس میں مبتلا رہنا) مرض ہے اور دوسری (یعنی ان سے عبور کر کے خالق کو پکڑنا) دوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی نے بیماری اور دوا اُتاری ہے اور جملہ امراض کے لئے دوائیں ہیں جو اسی کے پاس اور اسی کے ہاتھ میں ہیں کہ ان کا مالک اس کے سوا کوئی نہیں۔ جب تو توحید پر جما رہے گا تو واحد (یعنی حق تعالےٰ کے ساتھ تجھ کو اُنس نصیب ہوگا۔ جب تو فقر پر صبر کرے گا تو تجھ کو تونگری نصیب ہوگی۔ دُنیا کو چھوڑ اور آخرت کو طلب کر۔ اس کے بعد مولا کا قرب طلب کر۔ مخلوق کو چھوڑ اور خالق کی طرف رجوع کر۔ تجھ پر افسوس مخلوق اور خالق جمع نہیں ہوسکتے (بس یہ ملے گی تو وہ ہاتھ سے جائے گا اور وہ ملے گا تو یہ ہاتھ سے چھوٹے گی) دُنیا

وَالْاُخْرٰی فِی الْقَلْبِ لَا یَجْتَمِعَانِ لَا یُتَصَوَّرُ لَا یَصِحُّ لَا یَجِیْءُ مِنْهُ شَیْءٌ ÷ اِمَّا الْخَلْقُ وَاِمَّا الْخَالِقُ اِمَّا الدُّنْیَا وَاِمَّا الْاٰخِرَةُ ÷ وَقَدْ یُتَصَوَّرُ اَنْ یَّکُوْنَ الْخَلْقُ فِیْ ظَاهِرِكَ وَالْخَالِقُ فِیْ بَاطِنِكَ وَالدُّنْیَا فِیْ یَدِكَ وَالْاٰخِرَةُ فِیْ قَلْبِكَ ÷ اَمَّا فِی الْقَلْبِ فَلَا یَجْتَمِعَانِ ÷ اُنْظُرْ لِنَفْسِكَ وَاخْتَرْ لَهَا فَاِنْ اَرَدْتَ الدُّنْیَا فَاَخْرِجِ الْاٰخِرَةَ مِنْ قَلْبِكَ ÷ وَاِنْ اَرَدْتَ الْاٰخِرَةَ فَاَخْرِجِ الدُّنْیَا مِنْ قَلْبِكَ ÷ وَاِنْ اَرَدْتَ الْمَوْلٰی فَاَخْرِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ وَمَا سِوَاهُ مِنْ قَلْبِكَ لِاَنَّ مَا دَامَ فِیْ قَلْبِكَ ذَرَّةٌ مِّمَّا سِوَی الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَرٰی قُرْبَهٗ عِنْدَكَ وَلَا یَتَحَقَّقُ لَكَ الْاُنْسُ وَالسُّکُوْنُ اِلَیْهِ ÷ مَا دَامَ فِیْ قَلْبِكَ ذَرَّةٌ مِّنَ الدُّنْیَا لَا تَرَی الْاٰخِرَةَ بَیْنَ یَدَیْكَ ÷ وَمَا دَامَ فِیْ قَلْبِكَ ذَرَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرَةِ لَا تَرٰی تَقْرِیْبَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ÷ کُنْ عَاقِلًا لَا تَاتِیْ اِلٰی بَابِهٖ اِلَّا بِاَقْدَامِ الصِّدْقِ فَاِنَّ النَّاقِدَ بَصِیْرٌ وَیْحَكَ تَسَتَّرْتَ عَنِ الْخَلْقِ لَا عَنِ الْخَالِقِ ÷ کَیْفَ تَتَسَتَّرُ عَنْ قَرِیْبٍ تُنْتَهَكُ عِنْدَ الْخَلْقِ وَتَاْخُذُ الْعَمَلَةُ مِنْ جَیْبِكَ وَبَیْتِكَ ÷ یَا نَادِكَ الزُّجَاجِ الْمُکَسَّرِ عِنْدَ اَکْلِكَ فِیْ قَلْبِكَ یُبَیِّنُ لَكَ الْخَبَرُ ÷ یَا اٰکِلَ السَّمِّ عَنْ قَرِیْبٍ یَتَبَیَّنُ فِعْلُهٗ فِیْ جَسَدِكَ ÷ اَکْلُ الْحَرَامِ سَمٌّ لِجَسَدِ دِیْنِكَ ÷

اور آخرت قلب میں اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔ نہ اس کی کوئی صورت ہے اور نہ یہ ہوسکے اور نہ اس سے کچھ حاصل۔ بس یا تو مخلوق ہوگی یا خالق ہوگا یا صرف دُنیا رہے گی یا صرف آخرت ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ مخلوق تیرے ظاہر میں ہو (کہ بدن سب سے ملے جُلے) اور خالق تیرے باطن میں (کہ دل اس کے سوا کسی سے نہ لگے) اور دُنیا تیرے ہاتھ میں ہو اور آخرت تیرے قلب میں۔ باقی قلب کے اندر دونوں جمع ہوجائیں، یہ نہیں ہوسکتا۔ سو اب تو اپنے نفس کے لئے دیکھ لے (کہ دُنیا چاہیئے یا آخرت) اور اس کو اختیار کرلے۔ پس اگر دُنیا چاہتا ہے تو آخرت (کے خیال) کو اپنے دل سے نکال دے اور اگر آخرت چاہتا ہے تو دُنیا کو قلب سے نکال دے اور اگر مولا کو چاہتا ہے تو دنیا اور آخرت اور جملہ ماسویٰ اللہ کو اپنے دل سے نکال دے۔ کیونکہ جب تک حق تعالےٰ کے سوا ایک ذرہ بھی تیرے قلب میں رہے گا تو نہ تو اس کا قُرب دیکھ سکے گا اور نہ اُنس اور نہ اس کے ساتھ دل لگانا تجھے نصیب ہوگا جب تک دُنیا کا ایک ذرّہ بھی تیرے دل میں رہے گا اُس وقت تک تو آخرت کو اپنے سامنے نہ دیکھے گا اور جبتک آخرت کا ایک ذرہ بھی تیرے قلب میں رہے گا اس وقت تک حق تعالےٰ کا تقرب تجھ کو نظر نہ آئے گا۔ سمجھ دار بن کہ اس کے دروازہ پر نہ آ مگر صدق کے پانوؤں سے کہ پرکھ والا (خدا) بڑا دانا ہے۔ تجھ پر افسوس تو نے مخلوق سے پردہ کیا خالق سے نہ کیا۔ تیرا پردہ کیا مفید ہوسکتا ہے۔ عنقریب مخلوق کے نزدیک بھی تیرا پردہ فاش ہوجائے گا کہ کارکنانِ قضاء وقدر تیری جیب اور تیرے گھر کے اندر سے سب جمع پونجی نکال لیں گے۔ اے ٹوٹے ہوئے کنچ کو (اپنے کھانے کے اندر نکالے بغیر) چھوڑ دینے والے اپنے ہریسہ کے کھاتے وقت تجھ کو حقیقت واضح ہوجائے گی اور اے زہر کھانے والے عنقریب اس کا اثر تیرے بدن میں ظاہر ہوجائے گا حرام غذا کھانا تیرے دین کے بدن کے لئے زہر ہے اور (اپنے خدا کی)

تَرْكُ الشُّكْرِ عَلَى النِّعَمِ سَمٌّ لِدِيْنِكَ ؛ عَنْ قَرِيْبٍ يُعَاقِبُكَ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ بِالْفَقْرِ وَالسُّؤَالِ لِلْخَلْقِ وَرَفْعِ الرَّحْمَةِ مِنْ قُلُوْبِهِمْ لَكَ ؛ وَاَنْتَ يَا تَارِكَ الْعَمَلِ بِعِلْمِهٖ عَنْ قَرِيْبٍ يُنْسِيْكَ الْعِلْمَ وَيَذْهَبُ بَرَكَتَهٗ مِنْ قَلْبِكَ ؛ يَا جُهَّالًا لَوْ عَرَفْتُمُوْهُ عَرَفْتُمْ عُقُوْبَاتِهٖ ؛ اَحْسِنُوا الْاَدَبَ مَعَهٗ وَمَعَ خَلْقِهٖ ؛ قَلِّلُوْا مِنَ الْكَلَامِ فِيْمَا لَا يَعْنِيْكُمْ ؛ عَنْ بَعْضِ الصَّالِحِيْنَ اَنَّهٗ قَالَ ؛ رَأَيْتُ شَابًّا يَتَكَدّٰى فَقُلْتُ لَهٗ لَوْ عَمِلْتَ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْكَ ؛ فَعُوْقِبْتُ بِاَنْ حُرِمْتُ قِيَامَ اللَّيْلِ سِتَّةَ اَشْهُرٍ يَا غُلَامُ فِيْمَا يَعْنِيْكَ شُغْلٌ عَمَّا لَا يَعْنِيْكَ ؛ اَخْرِجْ نَفْسَكَ مِنْ قَلْبِكَ وَقَدْ جَاءَكَ الْخَيْرُ ؛ فَاِنَّمَا هِيَ الْكُدُوْرَةُ الْمُكَدِّرَةُ بَعْدَ خُرُوْجِهَا يَجِيْءُ الصَّفَاءُ ؛ غَيِّرْ وَقَدْ غُيِّرَتْ ؛ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ يَا اِنْسَانُ اسْمَعْ ؛ يَا نَاسُ اسْمَعُوْا ؛ يَا مُكَلَّفِيْنَ اسْمَعُوْا ؛ يَا بُلَّغُ يَا عُقَّلُ كَلَامَ الْبَارِيْ عَزَّوَجَلَّ وَاَخْبَارَهٗ وَهُوَ اَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ ؛ غَيِّرُوْا لَهٗ مِنْ نُفُوْسِكُمْ مَا يَكْرَهُ حَتّٰى يُؤْتِيَكُمْ مَا تُحِبُّوْنَ ؛ اَلطَّرِيْقُ وَاسِعٌ ؛ اَيْشٍ بِكُمْ يَا زَمْنٰى قُوْمُوْا وَتَشَبَّثُوْا ؛ اِعْمَلُوْا وَلَا تَفْعَلُوْا ؛ مَا دَامَ الْحَبْلُ بِطَرَفَيْهِ بِاَيْدِيْكُمْ

نعمتوں کا شکر چھوڑنا تیرے دین کے لئے زہر ہے۔ حق تعالیٰ تجھ کو محتاجی اور مخلوق سے بھیک مانگنے اور ان کے دلوں سے تجھ پر ترس کھانا نکال لینے کی سزا دے گا۔ اور اے اپنے علم پر عمل کے چھوڑنے والے تجھ کو عنقریب وہ تیرا علم بُھلا دیگا اور تیرے قلب سے اس کی برکت دور کر دیگا اے جاہلو اگر تم اس کو پہچانتے تو اس کی سزاؤں کو بھی پہچانتے اس کے ساتھ اور مخلوق کے ساتھ اچھے ادب کا برتاؤ کرو اور لاطائل کلام کو کم کرو۔ ایک بزرگ سے منقول ہے کہ میں نے ایک جوان کو بھیک مانگتے دیکھا تو اس سے کہا کہ کاش تو محنت مزدوری کرتا تو تیرے لئے اچھا ہوتا (کہ معصیت خداوندی اور ذلت وتحقیر دونوں سے محفوظ رہتا) پس مجھ کو اس کی یہ سزا ملی کہ چھ مہینے تک تہجد سے محروم رہا (چونکہ ان کو اس نصیحت کا منصب نہ تھا اس لئے یہ کلام لاطائل و بے فائدہ ہوا جس پر تنبیہ کی گئی) صاحبزادہ۔ کارآمد باتوں میں تیرے لئے اتنا شغل ہے کہ بیکار باتوں کی مہلت نہ ملے۔ اپنے قلب سے نفسانیت کو نکال، کہ بھلائی تجھ کو نصیب ہوگی کیونکہ اصل کدورت جو دوسروں کو بھی مکدّر بنادے وہی (نفسانیت) ہے اس کے نکل جانے کے بعد صفائی آئے گی (اپنی حالت) بدل کہ تیرے ساتھ حق تعالیٰ کا برتاؤ بھی) بدل جائے گا۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جبتک کہ وہ خود ہی اپنی حالت کو نہ بدل لیں۔ اے انسان سن۔ اے صاحبو سُنو۔ اے (شریعت کے) مکلّف عاقلو بالغو حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد اور اطلاعیں سُنو اور وہ سب کہنے والوں سے زیادہ سچا ہے تم اس کے لئے اپنی اس حالت کو بدلو جو اس کو ناپسند ہے تاکہ وہ تم کو وہ چیز عطا کرے جو تم کو پسند ہے۔ راستہ بہت کشادہ ہے تمہیں کیا ہوگیا۔ اے لُولے لنگڑو کھڑے ہو جاؤ اور (اس کا دامن مضبوط تھام لو۔ کام کرو غفلت نہ کرو۔ جبتک کہ رسّی کے دونوں کنارے تمہارے ہاتھ میں ہیں (کہ زندگی بھی موجود ہے اور توبہ و

اِسْتَعِيْنُوْا بِهٖ عَلٰى مَا يُصْلِحُكُمْ ۞ نُفُوْسُكُمْ
ارْكَبُوْهَا وَ اِلَّا رَكِبَتْكُمْ ۞ هِيَ اَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ
فِي الدُّنْيَا وَ لَوَّامَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ ۞ اُهْرُبُوْا
مِمَّنْ يَشْغَلُكُمْ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ
كَهَرْبِكُمْ مِنَ السَّبُعِ ۞ عَامِلُوْهُ فَاِنَّهٗ
مَنْ عَامَلَهٗ رَبِحَ ۞ مَنْ اَحَبَّهٗ اَحَبَّهٗ ۞
مَنْ اَرَادَهٗ اَرَادَهٗ ۞ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَيْهِ
قَرُبَ مِنْهُ ۞ مَنْ تَعَرَّفَ اِلَيْهِ عَرَّفَهٗ
نَفْسَهٗ ۞ اِسْمَعُوْا مِنِّيْ وَ اقْبَلُوْا قَوْلِيْ ۞
فَمَا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مَنْ يَتَكَلَّمُ
عَلَى النَّاسِ عَلٰى حَالَتِيْ غَيْرِيْ ۞ اُرِيْدُ
الْخَلْقَ لَهُمْ لَا لِيْ ۞ وَ اِنْ طَلَبْتُ الْاُخْرٰى
طَلَبْتُهَا لَهُمْ ۞ كُلُّ كَلِمَةٍ اَتَكَلَّمُ
بِهَا لَا اُرِيْدُ بِهَا اِلَّا الْحَقَّ عَزَّ وَ جَلَّ ۞
اَيْشُ عَلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَ الْاُخْرٰى وَ مَا فِيْهِمَا
وَ هُوَ يَعْلَمُ صِدْقِيْ لِاَنَّهٗ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۞
تَعَالَوْا اِلَيَّ ۞ اَنَا مِحَكٌّ ۞ اَنَا صَاحِبُ
الْكُوْرَةِ وَ دَارُ الضَّرْبِ ۞ يَا مُنَافِقُ
اَيْشَ تَهْذِيْ ۞ هٰذَيَانُكَ فَارِغٌ ۞
كَمْ تَقُوْلُ اَنَا وَ مَنْ اَنْتَ ۞
وَيْلَكَ تَرٰى غَيْرَهٗ وَ تَقُوْلُ اَنَا
اَرَاهُ ۞ تَاْنَسُ بِغَيْرِهٖ وَ
تَقُوْلُ اَنَا اٰنَسُ بِهٖ ۞
تُسَمِّيْ نَفْسَكَ
رَاضِيًا وَّ ذٰلِكَ

رحمتِ خداوندی کا بھی دروازہ کھلا ہوا ہے) تو اس سے ان اعمال پر مدد لو جو تم کو نیکوکار بنا دے۔ اپنے نفس پر تم سوار ہو جاؤ۔ ورنہ وہ تم پر سوار ہو جائے گا۔ نفس دُنیا میں تو معصیت کی ترغیب دینے والا ہے اور آخرت میں ملامت کرنے والا۔ اس شخص سے جو تم کو حق تعالےٰ سے غافل بنائے ایسا بھاگو جیسے درندہ سے بھاگتے ہو۔ خدا سے معاملہ کرو کیونکہ جس نے اس سے معاملہ کیا اُس نے فائدہ اُٹھایا جس نے خدا سے محبت کی خدا نے اس سے محبت کی۔ جس نے خدا کو چاہا خدا نے اس کو چاہا۔ جو خدا کے قریب آیا خدا اس کے قریب آیا اور جس نے خدا کو پہچاننا چاہا خدا نے اس کو اپنی معرفت نصیب فرمائی۔ میری بات سُنو اور میرا کہنا مانو کہ میرے سوا سطحِ زمین پر کوئی نہیں جو (بلا امتیاز غریب و امیر) تمام لوگوں سے ایک حالت پر کلام کرے۔ میں مخلوق کا خواہاں ہوں اُنہیں کے نفع کو نہ کہ اپنے نفع کو اور اگر آخرت طلب کرتا ہوں تو صرف اُنہیں کے لئے۔ جو بات بھی میں بولتا ہوں اس سے صرف حق تعالےٰ ہی مقصود ہے۔ دُنیا اور آخرت اور جو کچھ بھی ان دونوں میں ہے اس سے مجھے واسطہ کیا؟ وہ میری سچائی سے واقف ہے کیونکہ وہ تمام چھپی باتوں کا جاننے والا ہے۔ میری طرف آؤ کہ میں کسوٹی ہوں۔ میں (سیم و زر تپانے کی) بھٹی اور (سکہ ڈھالنے کی) ٹکسال والا ہوں (کہ کھوٹا کھرا پہچانتا اور مٹی کے ڈھیر کو شاہی منظور نظر بناتا ہوں) اے منافق تو بکتا کیا ہے؟ تیری بکواس بے معنی ہے۔ تو بارہا میں میں کیا کرتا ہے۔ حالانکہ تو ہے کیا؟ تجھ پر افسوس کہ تیری نظر دوسروں پر ہے اور کہتا یہ ہے کہ میری نظر خدا پر ہے۔ تو مانوس ہوتا ہے غیروں سے اور کہتا یوں ہے کہ میں خدا سے مانوس ہوں۔ تو نام تو رکھتا ہے اپنے نفس کا راضی (کہ اس کو رضا بر قضا حاصل ہے) حالانکہ وہ ہمیشہ

مُعَارِضَةٌ ۞ تُسَمِّيهَا صَابِرَةٌ وَبَقَّةٌ تُزْعِجُكَ وَتُكَفِّرُكَ ۞ لَا كَلَامَ حَتّٰى يَصِيرَ لَحْمُكَ مَيِّتًا لِكَثْرَةِ الْآلَامِ وَالْآفَاتِ فِيهِ ۞ فَلَا تُؤْلِمُهُ مَقَارِيضُ الْآفَاتِ ۞ فَتَصِيرُ كُلُّكَ خَلْوَةً ۞ بِهٖ يَخْلُوا قَلْبُكَ عَنِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَتَكُونُ فِي عَدَمٍ بِالْإِضَافَةِ إِلَيْهِمَا وَإِلٰى مَا فِيهِمَا ۞ وَوُجُودُكَ عِنْدَ امْتِثَالِ الْأَمْرِ وَالْإِنْتِهَاءِ عَنِ النَّهْيِ فَإِنَّهٗ يُوجِدُكَ وَفِعْلُهٗ يُحَرِّكُكَ وَيُسَكِّنُكَ وَأَنْتَ فِي غَيْبَةٍ مَعَهٗ ۞ لَا تَثْبُتُ لَكَ مَقَامٌ حَتّٰى يَصِحَّ لَكَ هٰذَا الْمَقَامُ ۞ اَلْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَطْلُبُ مِنَ الْعَبْدِ صُورَتَهٗ ۞ إِنَّمَا يَطْلُبُ مَعْنَاهُ وَهُوَ تَوْحِيدُهٗ وَإِخْلَاصُهٗ وَإِزَالَةُ حُبِّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مِنْ قَلْبِهٖ وَأَنْ تَصِيرَ جَمِيعُ الْأَشْيَاءِ فِي مَعْزِلٍ عَنْهُ ۞ فَإِذَا تَمَّ لَهٗ هٰذَا أَحَبَّهٗ وَقَرَّبَهٗ وَرَفَعَهٗ عَلٰى غَيْرِهٖ يَا وَاحِدُ وَحِّدْنَا لَكَ خَلِّصْنَا مِنَ الْخَلْقِ وَاسْتَخْلِصْنَا لَكَ صَحِّحْ دَعَاوِيْنَا بِبَيِّنَةِ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ أَطِبْ قُلُوبَنَا وَيَسِّرْ أُمُورَنَا ۞ اِجْعَلْ أُنْسَنَا بِكَ وَوَحْشَتَنَا بِمَنْ سِوَاكَ ۞ اِجْعَلْ هُمُومَنَا هَمًّا وَّاحِدًا وَّهُوَ الْهَمُّ بِكَ ۞ اَلْقُرْبُ مِنْكَ دُنْيَانَا وَأُخْرَانَا ۞ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اعتراض کرنے کا عادی ہے تو نام رکھتا ہے اس کا صابر حالانکہ ایک چھوٹا مچھر تجھ کو (اپنی نیش زنی کی ذراسی تکلیف سے) مضطرب کر دیتا اور ناشکر گذار بنا دیتا ہے۔ بس جب تک کہ تیرا گوشت مصائب و تکالیف کی کثرت سے مُردار نہ بن جائے کہ مصائب کی قینچیاں اس کو تکلیف ہی نہ دیں اس وقت تک واعظ بننا ٹھیک نہیں۔ ہاں اس وقت تو سرتاپا خلوت بن جائیگا کہ تیرا قلب دُنیا اور آخرت دونوں سے خالی اور ان کے اوران کے اندر کی چیزوں کے اعتبار سے معدوم ہوگا اور ارشاد کی تعمیل اور ممانعت سے باز آنے کے وقت موجود ہوگا کہ وہی (اس وقت) تجھ کو موجود کرے گا اور اس کا فعل ہی تجھ کو ہلائے اور ٹھہرائے گا اور تو اس سے غائب ہوگا حق تعالیٰ کی محبت میں جبتک یہ مرتبہ تیرے لئے صحیح نہ ہوجائے تیرے لئے کوئی مرتبہ متحقق نہیں۔ حق تعالیٰ بندہ سے اس کی صورت کا خواہاں نہیں ہے بس وہ تو معنے کا خواہاں ہے اور وہ اس کی توحید اس کا اخلاص اور اپنے دل سے دُنیا اور آخرت کی محبت کا دور کر دینا اور یہ حالت ہے کہ جملہ اشیاء اس سے برطرف ہوجائیں۔ پس جب اس کی یہ حالت کامل ہوجاتی ہے تو حق تعالےٰ اس کو محبوب و مقرب بناتا۔ اور پھر دوسروں کو رفعت بخشتا ہے۔ اے واحد (خدا) ہم کو اپنا موحد بنا مخلوق سے ہم کو رہائی دے اور خالص اپنا بنالے۔ ہمارے دعووں کو اپنے فضل و رحمت کے گواہوں سے سچا کردے۔ ہمارے دلوں کو معطر فرما۔ ہماری مشکلیں آسان کر۔ اپنا اُنس دے اور اپنے ماسویٰ سے وحشت نصیب کر۔ ہمارے افکار کو صرف ایک فکر بنادے کہ ہم کو دُنیا اور آخرت میں صرف تیرا اور تیرے قرب کا فکر رہ جائے۔ اے ہمارے پروردگار عطا کر ہم کو دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

اَلْمَجْلِسُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بُكْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَدْرَسَةِ
خَامِسَ رَجَبَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

عُوْدُوا الْمَرْضٰى وَاتَّبِعُوا الْجَنَائِزَ فَاِنَّهَا يُذَكِّرُكُمُ الْاٰخِرَةَ. قَصَدَ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ اَنْ تَذْكُرُوا الْاٰخِرَةَ وَاَنْتُمْ تَهْرُبُوْنَ مِنْ ذِكْرِهَا وَتُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ. عَنْ قَرِيْبٍ يُحَالُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا بِلَا اَمْرِكُمْ. يُؤْخَذُ مِنْ اَيْدِيْكُمُ الَّذِيْ اَنْتُمْ فَرِحُوْنَ بِهٖ. تَجِيْئُكُمُ الْبَغْضَةُ. تَجِيْئُكُمُ التَّرْحَةُ بَدَلَ الْفَرْحَةِ. **يَا غَافِلُ يَا هَمَجُ** انْتَبِهْ. مَا خُلِقْتَ لِلدُّنْيَا وَاِنَّمَا خُلِقْتَ لِلْاٰخِرَةِ. يَا غَافِلًا عَمَّا لَا بُدَّ لَكَ مِنْهُ قَدْ جَعَلْتَ هَمَّكَ لِلشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ وَجَمِيْعَ الدِّيْنَارِ فَوْقَ الدِّيْنَارِ. وَاَشْغَلْتَ جَوَارِحَكَ بِالْعَبَثِ. اِنْ ذَكَّرَكَ مُذَكِّرُ الْاٰخِرَةِ وَالْمَوْتِ تَقُوْلُ نَغَّصْتَ عَلَيَّ عَيْشِيْ وَتَلْوِيْ بِرَاْسِكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا. قَدْ جَاءَكَ نَذِيْرُ الْمَوْتِ وَهُوَ الشَّيْبُ فِيْ شَعْرِكَ وَاَنْتَ تَقُصُّهٗ اَوْ تُغَيِّرُهٗ بِالسَّوَادِ. اِذَا جَاءَ اَجَلُكَ اَيْشٍ تَعْمَلُ. اِذَا جَاءَكَ مَلَكُ الْمَوْتِ وَمَعَهٗ اَعْوَانُهٗ بِاَيِّ شَيْءٍ تَرُدُّهٗ. اِذَا انْقَطَعَ رِزْقُكَ وَانْقَضَتْ مُدَّتُكَ بِاَيِّ حِيْلَةٍ تَحْتَالُ. دَعْ عَنْكَ هٰذَا الْهَوَسَ.

سینتیسویں مجلس

(جمعہ ۔ بوقت صبح ۔ ۵ رجب ۵۴۵ھ ۔ مدرسہ معمورہ)

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ بیماروں کو پوچھا کرو اور جنازوں کے ساتھ جایا کرو کہ یہ تم کو آخرت یاد دلائے گا"۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس سے یہ قصد فرمایا ہے کہ تم آخرت کو یاد کرو اور تم اس کی یاد سے بھاگتے اور دنیا کو محبوب سمجھتے ہو عنقریب تمہارے اختیار کے بغیر تمہارے اور دنیا کے درمیان آڑ ہو جائیگی کہ جس پر تم خوش ہو رہے ہو اس کو تمہارے ہاتھوں سے لے لیا جائے گا۔ ناگواری تمہارے پاس آموجود ہوگی اور مسرت کے بدلہ غم چھا جائے گا۔ **اے غافل ۔ اے نادان** ہوشیار ہو تو دنیا کے لئے نہیں بنایا گیا۔ تو آخرت کے لئے بنایا گیا ہے۔ اے اس چیز سے غافل جس کے بغیر چارہ نہیں ۔ تونے اپنا فکر خواہشات و لذات اور دینار پر دینار جوڑنا ہی قرار دے لیا اور اپنے اعضاء کو لہو ولعب میں مشغول کر دیا اگر کوئی یاد دلانے والا تجھ کو آخرت اور موت یاد دلاتا ہے تو تو کہتا ہے کہ میرا عیش مکدر کر دیا اور اِدھر اور اُدھر اپنا سر مٹکانے لگتا ہے۔ موت کا ڈرانے والا تیرے پاس آیا وہ بالوں کی سپیدی ہے (جو بڑھاپے میں پیدا ہو کر موت کی اطلاع دیتی ہے) اور تو اس کو یا تو (قینچی سے) کاٹ دیتا ہے یا (خضاب کی) سیاہی سے اس کو متغیر کر دیتا ہے۔ جب تیری اجل آجائے گی، اس وقت کیا کرے گا؟ جب تیرے پاس ملک الموت (حضرت عزرائیل علیہ السلام) مع اپنے ساتھیوں کے آئیں گے تو ان کو تو کس چیز سے واپس کرے گا؟ جب تیرا رزق ختم اور تیری مدت تمام ہو جائے گی تب کون سی چال چلے گا؟ اس ہوس کو چھوڑ

اَلدُّنْیَا مَبْنِیَّۃٌ عَلَی الْعَمَلِ ؛ اِذَا عَمِلْتَ فِیْھَا اُعْطِیْتَ الْاُجْرَۃَ وَاِنْ لَّمْ تَعْمَلْ لَمْ تُعْطَ ؛ ھِیَ دَارُ الْاَعْمَالِ وَالصَّبْرِ عَلَی الْاٰفَاتِ ؛ ھِیَ دَارُ التَّعَبِ وَالْاٰخِرَۃُ دَارُ الرَّاحَۃِ ؛ اَلْمُؤْمِنُ یُتْعِبُ نَفْسَہٗ فِیْھَا فَلَا جَرَمَ یَسْتَرِیْحُ ؛ وَاَمَّا اَنْتَ تَعَجَّلْتَ بِالرَّاحَۃِ وَتُمَاطِلُ بِالتَّوْبَۃِ وَتُسَوِّفُ یَوْمًا بَعْدَ یَوْمٍ وَّشَھْرًا بَعْدَ شَھْرٍ وَّسَنَۃً بَعْدَ سَنَۃٍ ؛ وَقَدْ اِنْقَضٰی اَجَلُکَ ؛ عَنْ قَرِیْبٍ تَنْدَمُ ؛ کَیْفَ مَا قَبِلْتَ النَّصِیْحَۃَ وَکَیْفَ مَا انْتَبَھْتَ وَصَدَّقْتَ فَمَا صَدَّقْتَ ؛ وَیْحَکَ جِذْعُ سَقْفِ حَیَاتِکَ قَدِ انْکَسَرَ ؛ اَیُّھَا الْمَغْرُوْرُ حِیْطَانُ حَیَاتِکَ تَتَوَاقَعُ ؛ ھٰذِہِ الدَّارُ الَّتِیْ اَنْتَ بِھَا تَخْرَبُ تُحَوَّلُ مِنْھَا اِلَی اُخْرٰی ؛ اُطْلُبْ دَارَ الْاٰخِرَۃِ وَانْقُلْ رِجْلَکَ اِلَیْھَا ؛ مَا ھٰذِہِ الرِّجْلُ ؛ ھِیَ الْاَعْمَالُ الصَّالِحَۃُ ؛ قَدِّمْ مَالَکَ اِلَی الْاٰخِرَۃِ حَتّٰی تَجِدَہٗ وَقْتَ وُصُوْلِکَ اِلَیْھَا ؛ یَا مَغْرُوْرًا بِالدُّنْیَا یَا مُشْتَغِلًا بِلَا شَیْءٍ یَا مَنْ تَرَکَ السَّرِیَّۃَ وَاشْتَغَلَ بِالْخَادِمَۃِ وَیْحَکَ الْاُخْرٰی لَا تَجْتَمِعُ مَعَھَا لِاَنَّھَا لَا تَرْضٰی بِھَا خَادِمَۃً ؛ اَخْرِجْھَا مِنْ قَلْبِکَ وَقَدْ رَاَیْتَ الْاٰخِرَۃَ کَیْفَ تَجِیْءُ وَتَسْتَوْلِیْ عَلٰی قَلْبِکَ ؛ فَاِذَا تَمَّ لَکَ ھٰذَا نَادَاکَ الْقُرْبُ مِنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ؛ فَحِیْنَئِذٍ خَلِّ الْاُخْرٰی وَاطْلُبْہُ ؛ فَھُنَالِکَ تَکْمُلُ صِحَّۃُ الْقَلْبِ وَصَفَاءُ السِّرِّ ؛

دُنیا کی بنا تو کام پر ہے۔ جب یہاں کام کرے گا تب اُجرت پائے گا، اور اگر کام نہ کرے گا تو کچھ بھی نہ ملے گا۔ یہ تو اعمال کا اور مصیبتوں کا گھر ہے یہ مشقت کا گھر ہے اور آخرت راحت کا گھر ہے۔ مومن چونکہ یہاں اپنے نفس کو مشقت میں ڈالتا ہے پس ضرور ہے کہ راحت پائے۔ لیکن تو نے راحت میں جلدی مچائی (کہ دُنیا ہی میں آرام کیا) اور توبہ میں ٹال مٹول اور دنوں اور مہینوں اور برسوں آج کل کرتا رہتا ہے۔ تیری زندگی ختم ہو رہی ہے۔ عنقریب تو پشیمان ہوگا کہ نصیحت کیوں نہ مان لی اور متنبہ کیوں نہ ہوا اور سچا کیوں نہ سمجھا؟ تجھ پر افسوس کہ تیری زندگانی کی چھت کا شہتیر ٹوٹ چکا (اور عنقریب گرا چاہتا ہے مگر تجھے ہوش نہیں آتا) اے مغرور تیری زندگی کی دیواریں گرتی جا رہی ہیں۔ یہ گھر جس میں تو آباد ہے ویران ہوا چاہتا ہے۔ اس کو چھوڑ کر دوسرے گھر میں جانا ہے۔ آخرت کا گھر طلب کر اور اس کی طرف اپنا قدم بڑھا، کون سا قدم؟ وہ قدم اعمال صالحہ ہیں (کہ ان کو آخرت کی طرف چلانا چاہیئے) اپنا مال اپنے سے پہلے آخرت کی طرف روانہ کر تاکہ اپنے وہاں پہونچنے کے وقت تو اس کو پائے۔ اے دُنیا پر مغرور اور اے ناچیز کے ساتھ مشغول ہونے والے اور اے وہ شخص جس نے بی بی کو چھوڑا اور نوکرانی کے ساتھ مشغول ہوا۔ تجھ پر افسوس۔ آخرت (جو بمنزلہ بی بی کے ہے) دُنیا کے ساتھ (جو بمنزلہ نوکرانی کے ہے) نہیں رہ سکتی کیونکہ وہ اس سے راضی نہیں ہے (بلکہ رقابت کے سبب اس سے متنفر ہے) نوکرانی کو اپنے قلب سے باہر نکال پھر دیکھ کہ آخرت کس طرح آتی اور تیرے قلب کو گھیر لیتی ہے (کہ اس کے سوا کسی طرف دل مائل ہی نہ ہوگا) پس جب یہ مضمون تیرے لئے کامل ہو جائے گا تو حق تعالیٰ کا قرب تجھ کو ندا دے گا (کہ اب اِدھر آؤ) پس اس وقت آخرت کو چھوڑ اور اس کا طالب ہو کہ قلب کی تندرستی اور باطن کی صفائی

يَا غُلَامُ إِذَا صَحَّ قَلْبُكَ شَهِدَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ ۞ يُقِيمُ لَكَ مُدَّعٍ يَدَّعِي وَيَشْهَدُ هُوَ لَكَ فَمَا تَحْتَاجُ أَنْتَ تَشْهَدُ بِصِحَّتِهِ لِنَفْسِكَ ۞ فَإِذَا تَمَّ لَكَ هٰذَا تَصِيرُ جَبَلًا لَا تُزِيلُهُ الرِّيَاحُ وَلَا تَنْقُضُهُ الرِّمَاحُ وَلَا تُؤَثِّرُ فِيكَ رُؤْيَةُ الْخَلْقِ وَمُخَالَطَتُهُمْ ۞ وَلَا تَحْدُثُ خَدْشَةٌ فِي قَلْبِكَ وَلَا تُكَدِّرُ صَفَاءَ سِرِّكَ **يَا قَوْمُ** كُلُّ مَنْ يَعْمَلُ عَمَلًا يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ الْخَلْقِ وَقَبُولَهُمْ لَهُ ۞ فَهُوَ عَبْدٌ آبِقٌ عَدُوٌّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَافِرٌ بِهِ وَبِنِعْمَتِهِ مَحْجُوبٌ مَمْقُوتٌ مَلْعُونٌ ۞ اَلْخَلْقُ يَسْلُبُونَ الْقَلْبَ وَالْخَيْرَ وَالدِّينَ ۞ يَجْعَلُونَكَ مُشْرِكًا بِهِمْ نَاسِيًا لِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ۞ يُرِيدُونَكَ لَهُمْ لَا لَكَ ۞ وَالْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ يُرِيدُكَ لَكَ لَا لَهُ ۞ فَاطْلُبْ مَنْ يُرِيدُكَ لَكَ وَاشْتَغِلْ بِهِ ۞ فَإِنَّ الِاشْتِغَالَ بِهِ أَوْلَىٰ مِمَّنْ يُرِيدُكَ لَهُ ۞ إِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ لَكَ مِنَ الطَّلَبِ فَاطْلُبْ مِنْهُ لَا مِنْ خَلْقِهِ ۞ فَإِنَّ أَبْغَضَ الْخَلْقِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ يَطْلُبُ الدُّنْيَا مِنْ خَلْقِهِ ۞ اِسْتَغِثْ بِهِ إِلَيْهِ ۞ هُوَ الْغَنِيُّ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ فُقَرَاءُ ۞

وہیں کابل ہوگی۔ **صاحبزادہ** - جب تیرا قلب تندرست ہوجائیگا توحق تعالےٰ اور فرشتے اور صاحبانِ علم (اس کی تندرستی کی) شہادت دیں گے (مگر یوں نہیں کہ تو اپنی تندرستی کا خود دعویٰ کرے بلکہ) وہی دعویدار کھڑا کرے گا جو مدعی بنے گا اور وہی خود گواہی دے گا۔ پس اپنی ذات کے لئے اس کی تندرستی کی گواہی دینے کی تجھ کو ضرورت نہ ہوگی۔ پس جب یہ مضمون تیرے لئے پورا ہوجائے گا تو (استقامت کی بدولت) تو اٹل پہاڑ بن جائے گا کہ نہ آندھیاں اس کو مٹا سکیں گی اور نہ برچھیاں اس کو توڑ سکیں گی۔ مخلوق کا دیکھنا اور ان سے ملنا جلنا نہ تیرے اندر اثر کرسکے گا اور نہ تیرے قلب میں خراش ڈال سکے گا اور نہ تیرے باطن کی صفائی کو گدلا کرسکیگا۔ **صاحبو** جو شخص عمل کرتا ہے اور اس سے مقصود مخلوق کی ذات اور ان میں اپنی مقبولیت کو قرار دیتا ہے اس کو چھوڑو کہ وہ آقا سے بھاگا ہوا غلام حق تعالےٰ کا دشمن اس کا اور اس کی نعمتوں کا ناشکرگذار اور محجوب و مردود و ملعون ہے۔ مخلوق تیرے قلب اور خیر اور دین سب کو چھین لے گی اور تجھ کو مشرک بنادے گی کہ تو ان کو شریکِ خدا سمجھے گا اور اپنے پروردگار کو بھول جانے والا بن جائے گا۔ وہ تیرے خواہاں اپنے لئے ہیں نہ کہ تیرے لئے اور حق تعالےٰ تیرا خواہاں تیرے ہی نفع کے لئے ہے نہ کہ اپنے نفع کیلئے پس اسی کا طالب بن جو تیرا خواہاں تیرے لئے ہوا اور اسی میں مشغول ہوجا کیونکہ اس کے ساتھ مشغول ہونا اس (مخلوق میں مشغول ہونے سے) بدرجہا بہتر ہے کہ جو تیرا خواہاں اپنے نفع کے لئے ہے۔ اور اگر دوسری چیز (جاہ و مال وغیرہ) کی طلب کے بغیر چارہ ہی نہ ہو تو وہ بھی اسی سے مانگ نہ کہ اس کی مخلوق سے کیونکہ خدا کے نزدیک اس کی مخلوق میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ شخص ہے جو دُنیا اس کی مخلوق سے مانگے۔ اس کی بارگاہ میں اسی کی فریاد لا کہ وہی تونگر ہے اور مخلوق ساری کی ساری فقیر ہے۔

لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ وَلَا لِغَيْرِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؁ اُطْلُبْهُ وَاَرِدْهُ فَاِنَّهٗ يُرِيْدُكَ ؁ فِى الْبِدَايَةِ تَكُوْنُ مُرِيْدًا وَهُوَ الْمُرَادُ ؁ وَفِى النِّهَايَةِ تَكُوْنُ مُرَادًا وَّهُوَ الْمُرِيْدُ ؁ اَلصَّغِيْرُ فِىْ حَالِ صِغَرِهٖ يَطْلُبُ اُمَّهٗ ؁ فَاِذَا كَبُرَ تَطْلُبُهٗ اُمُّهٗ ؁ اِذَا عَلِمَ صِدْقَ اِرَادَتِكَ لَهٗ اَرَادَكَ ؁ اِذَا عَلِمَ صِدْقَ مَحَبَّتِكَ لَهٗ اَحَبَّكَ وَدَلَّ قَلْبَكَ وَقَرَّبَكَ مِنْهُ ؁ كَيْفَ تُفْلِحُ وَقَدْ تَرَكْتَ يَدَ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَطَبْعِكَ ؁ وَشَيْطَانِكَ عَلٰى عَيْنَىْ قَلْبِكَ ؁ نَحِّ هٰذِهِ الْاَيْدِىْ وَقَدْ رَاَيْتَ الْاَشْيَاءَ كَمَا هِىَ ؁ نَحِّ نَفْسَكَ بِمُجَاهَدَتِكَ لَهَا وَمُخَالَفَتِكَ ؁ نَحِّ يَدَ هَوَاكَ وَطَبْعِكَ وَشَيْطَانِكَ فَاِنَّكَ تَجِدُهٗ ؁ نَحِّ هٰذِهِ الْاَيْدِىْ وَقَدِ ارْتَفَعَتِ الْحُجُبُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ فَتَنْظُرُ بِهٖ مَا سِوَاهُ تَرٰى نَفْسَكَ وَتَرٰى غَيْرَكَ ؁ تَرٰى عُيُوْبَكَ فَتَجْتَنِبُهَا وَتَرٰى عُيُوْبَ غَيْرِكَ فَتَهْرُبُ مِنْهَا ؁ فَاِذَا تَمَّ لَكَ هٰذَا اَقَرَّبَكَ وَاَعْطَاكَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ؁ يُحِدُّ سَمْعَ قَلْبِكَ وَسِرِّكَ وَبَصَرَهُمَا وَيُصَحِّحُهُمَا وَيَكْسُوْهُمَا وَيَخْلَعُ عَلَيْهِمَا خِلَعَ كَرَامَتِهٖ يُوَلِّيْكَ بِوِلَايَتِهٖ وَيُعِيْنُكَ وَيُسَلِّطُكَ وَيُمَلِّكُكَ

کہ نہ اپنے نفس کے لئے کسی قسم کے نقصان یا نفع کی مالک ہے، نہ دوسروں کے لئے۔ تو اس کی محبت چاہ کہ وہ تجھ کو چاہنے لگے گا۔ ابتدا میں تو تُو طالب ہوگا اور وہ مطلوب اور انتہا میں تو مطلوب ہوگا اور وہ مطلوب بھی ہوگا اور وہی طالب۔ بچہ اپنے بچپن میں اپنی ماں کا طالب ہوتا ہے اور جب بڑا ہو جاتا ہے تو اب ماں اس کی طالب ہوتی ہے جب وہ تیری سچی طلب جانچ لے گا۔ تب تیرا طالب بنے گا اور جب اپنے ساتھ تیری سچی محبت معلوم کرلیگا تب تجھ کو محبوب بنا لیگا تیرے قلب کی رہبری فرمائے گا اور تجھ کو اپنے قریب کرلے گا۔ تو فلاح کس طرح پا سکتا ہے حالانکہ تو نے اپنے قلب کی آنکھوں پر اپنے نفس اپنی خواہش اپنی طبیعت اور اپنے شیطان کا ہاتھ رکھ چھوڑا ہے۔ ان کے ہاتھوں کو ہٹا کہ ساری چیزیں اصل حالت پر تجھ کو نظر آجائیں گی۔ نفوس کو مجاہدہ میں ڈال کر اور مخالفت کرکے علیحدہ کر اپنی خواہش اپنی طبیعت اور اپنے شیطان کے ہاتھ کو الگ کر کہ تجھ کو خدا مل جائے گا۔ ان ہاتھوں کو ہٹا کہ تیرے اور حق تعالےٰ کے درمیان سے پردے اٹھ جائیں گے پس تو اس سے ماسوا کو دیکھ لے گا۔ اپنے آپ کو دیکھ لیگا۔ دوسروں کو دیکھ لے گا۔ اپنے عیبوں کو دیکھ لے گا۔ پس ان سے بچے گا اور دوسروں کے عیبوں کو دیکھ لے گا۔ پس ان سے بھاگے گا۔ پھر جب یہ مضمون تیرے لئے پورا ہو جائے گا تو وہ تجھ کو مقرب بنائے گا اور وہ عطائیں بخشے گا جو نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سنیں اور نہ کسی بشر کے دل پر خطرہ کے درجہ میں بھی گذریں۔ تیرے قلب اور باطن کی سماعت تیز کردے گا اور بصارت بخشے گا اور ان کو صحیح کردیگا (کہ غلطی نہ ہونے پائے گی) اور ان کو اپنی کرامت کے خلعت بخشے گا اور پہنائے گا۔ اپنی ولایت سے تجھ کو نواز کر حاکم قرار دے گا اور تیری مدد فرما کر تجھ کو سلطان و بادشاہ بنائے گا۔ اور اپنی

وَفِيْ سَائِرِ خَلْقِهٖ يُشْهِرُكَ ؛ يَجْعَلُكَ حَارِسَ قَلْبِكَ وَيُخْدِمُ لَكَ مَلَائِكَتَهٗ ؛ وَيُرِيْكَ أَرْوَاحَ أَنْبِيَائِهٖ وَرُسُلِهٖ ؛ فَلَا يَخْفٰى عَلَيْكَ مِنَ الْخَلْقِ خَافِيَةٌ ؛ يَا غُلَامُ اُطْلُبْ هٰذَا الْمَقَامَ وَتَمَنَّاهُ ؛ وَاجْعَلْهُ هَمَّكَ ؛ وَدَعِ الْاِشْتِغَالَ بِطَلَبِ الدُّنْيَا فَإِنَّهَا لَا تُشْبِعُكَ ؛ فَاشْتَغِلْ بِهٖ فَإِنَّهٗ يُشْبِعُكَ ؛ إِذَا حَصَلَ لَكَ حَصَلَ الْغِنٰى دُنْيَا وَاٰخِرَةً ؛ يَا غَافِلًا اَرِدْ مَنْ يُرِيْدُكَ ؛ اُطْلُبْ مَنْ يَطْلُبُكَ ؛ اَحِبَّ مَنْ يُحِبُّكَ ؛ اِشْتَقْ اِلٰى مَنْ يَشْتَاقُ اِلَيْكَ ؛ اَمَا سَمِعْتَ قَوْلَهٗ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ وَقَوْلَهٗ فِيْمَا تَكَلَّمَ بِهٖ ؛ وَاِنِّيْ اِلٰى لِقَائِكُمْ لَاَشْوَقُ ؛ قَدْ خَلَقَكَ لِعِبَادَتِهٖ فَلَا تَلْعَبْ ؛ اَرَادَكَ لِصُحْبَتِهٖ فَلَا تَشْتَغِلْ بِغَيْرِهٖ ؛ لَا تُحِبَّ مَعَهٗ فِيْ مَحَبَّتِهٖ اَحَدًا ؛ اِنْ اَحْبَبْتَ غَيْرَهٗ حُبَّ رَأْفَةٍ وَّرَحْمَةٍ وَّلُطْفٍ يَجُوْزُ ؛ حُبُّ النُّفُوْسِ يَجُوْزُ ؛ اَمَّا حُبُّ الْقُلُوْبِ فَلَا يَجُوْزُ ؛ حُبُّ السِّرِّ لَا يَجُوْزُ ؛ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا اشْتَغَلَ قَلْبُهٗ بِحُبِّ الْجَنَّةِ وَاَحَبَّ الْمَقَامَ فِيْهَا فَرَّقَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا ؛ وَاَخْرَجَهٗ مِنْهَا بِطَرِيْقِ اَكْلِ الثَّمَرَةِ مَالَ قَلْبُهٗ اِلٰى حَوَّاءَ فَرَّقَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةَ ثَلَاثِمِائَةِ سَنَةٍ ؛

ساری مخلوق میں تیری شہرت کرائے گا۔ تجھ کو تیرے قلب کا چوکیدار بنائے گا اور اس کے فرشتے تیرے خادم بن جائیں گے اور وہ اپنے انبیاء و رسل کی روحیں تجھ کو دکھاوے گا۔ پس مخلوق میں سے کوئی چھپی سے چھپی چیز بھی تجھ سے چھپی ہوئی نہ رہے گی۔ صاحبزادہ اس مرتبہ کا طالب و متمنی بن۔ اس کو اپنا فکر قرار دے اور دنیا کی طلب میں مشغول ہونا چھوڑ کہ وہ تیرا پیٹ نہ بھر سکے گی اور نہ خدا کے ماسوا کوئی چیز تیرا پیٹ بھر سکے۔ پس خدا کے ساتھ مشغول ہو کہ وہ تجھ کو شکم سیر کر دیگا۔ جب وہ تجھ کو مل گیا تو دُنیا اور آخرت کی تونگری تجھے مل گئی۔ **اے غافل** اسی کو چاہ جو تجھے چاہتا ہے۔ اسی کو طلب کر جو تجھے طلب کرتا ہے اسی سے محبت کر جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور اسی کا مشتاق بن جو تیرا مشتاق ہے۔ کیا تو نے حق تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں سُنا کہ اللہ ان سے محبت کرتا ہے اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں"۔ نیز اس کا یہ ارشاد جو اس نے ایک مقام پر فرمایا ہے کہ "بیشک میں تمہاری ملاقات کا (تم سے زیادہ) مشتاق ہوں" اس نے تجھ کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے بس کھیلے مت اور اس نے تجھ کو اپنی صحبت کے لئے چاہا ہے پس اس کے غیر کے ساتھ مشغول مت ہو اس کی محبت میں شریک بنا کر اس کے ساتھ کسی کو بھی محبوب مت سمجھ۔ اگر تو دوسرے کے ساتھ شفقت و مہربانی اور کرم گستری کی محبت رکھے تو یہ البتہ جائز۔ نفوس کی محبت بیشک جائز۔ باقی قلوب کی محبت جائز نہیں۔ باطن کی محبت جائز نہیں (کیونکہ یہ دونوں صرف حق تعالیٰ سے محبت رکھنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں) آدم کا قلب جب جنت کی محبت میں مشغول ہوا اور ہمیشہ جنت میں رہنے کو محبوب سمجھا تو ان کے اور جنت کے درمیان حق تعالیٰ نے مفارقت کر دی اور ان کو پھل کھا لینے کے ذریعہ سے اس سے باہر نکال دیا۔ ان کا دل حضرت حوا پر مائل ہوا تو ان دونوں میں تفریق فرما دی اور تین سو برس کی مسافت ان کے درمیان ڈال دی

هُوَ بِسَرَنْدِيْبَ وَهِيَ بِجَدَّةَ ؛ يَعْقُوْبُ ؑ لَمَّا سَكَنَ اِلَى وَلَدِهٖ يُوْسُفَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ رَضَمَّهٗ اِلَيْهِ فَرَّقَ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَهٗ ؛ وَنَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَالَ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا نَوْعَ مَيْلٍ جَرٰى عَلَيْهَا مَا جَرٰى مِنَ الْقَذْفِ وَالْبُهْتَانِ ؛ وَبَقِيَ اَيَّامًا لَا يُبْصِرُهَا ؛ فَاشْتَغِلْ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا بِغَيْرِهٖ ؛ لَا تَسْتَاْنِسْ بِغَيْرِهٖ ؛ اِجْعَلِ الْخَلْقَ خَارِجَ قَلْبِكَ نَاحِيَةً مِّنْهُ ؛ فَرِّغْهُ لَهٗ ؛ يَا بَطَّالُ يَا كَسْلَانُ يَا قَلِيْلَ الْقَبُوْلِ ؛ اِنْ قَبِلْتَ مِنِّيْ وَعَمِلْتَ بِمَا اَقُوْلُ فَلِنَفْسِكَ تَعْمَلُ وَاِنْ لَّمْ تَعْمَلْ فَعَلٰى نَفْسِكَ الْمَقْتُ وَالْحِرْمَانُ ؛ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۵ وَقَالَ تَعَالٰى اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ؛ هِيَ غَدًا تَلْقٰى ثَوَابَ الْاَعْمَالِ فِي الْجِنَانِ وَعُقُوْبَةَ الْاَعْمَالِ فِي النِّيْرَانِ ؛ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ : اَطْعِمُوْا طَعَامَكُمُ الْاَتْقِيَاءَ وَاَعْطُوْا خِرَقَكُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اِذَا اَطْعَمْتَ طَعَامَكَ لِلْمُتَّقِيْ وَسَاعَدْتَهٗ فِيْ اَمْرِ دُنْيَاهُ ؛ كُنْتَ شَرِيْكَهٗ فِيْمَا يَعْمَلُ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ ؛ لِاَنَّكَ عَاوَنْتَهٗ فِيْ قَصْدِهٖ وَرَفَعْتَ عَنْهُ اَثْقَالَهٗ

دکہ وہ سرندیپ میں گئے اور وہ جدّہ میں گئیں (جن کا فاصلہ آجکل آگبوٹ سے اگرچہ مہینہ بھر کا ہوگیا مگر اُس وقت سیکڑوں برس میں پہونچنا مشکل تھا) حضرت یعقوبؑ کا دل جب اپنے صاحبزادہ یوسفؑ پر جاکر ٹھہرا اور اُنہوں نے ان کو اپنے سینہ سے لگایا تو خدا نے ان کے درمیان جدائی ڈال دی۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف ایک قسم کا ذرا سا میلان فرمایا تو اتہام و بہتان کا قصہ جو کچھ بھی پیش آیا وہ آیا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چند روز (حزن و ملال کے سبب) ان کو دیکھ بھی نہ سکے۔ پس تو حق تعالےٰ کے ساتھ مشغول ہو نہ کہ دوسرے کے ساتھ۔ مخلوق کو اپنے قلب کے باہر نکال کر ایک کنارہ رکھ دے اور قلب کو حق تعالیٰ کے لئے خالی کرلے۔ اے لغو گو اے کاہل اور اے کم ماننے والے۔ اگر تو نے میرا کہنا مانا اور میرے قول پر عمل کیا تو اپنے ہی نفس کے لئے کرے گا اور اگر عمل نہ کیا تو لعنت و محرومیت بھی تجھ پر ہی ہے۔ حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ "نفس ہی کے لئے ہے جو وہ بھلا کرے اور اُسی پر وبال ہے جو وہ بُرا کرے" نیز اس کا ارشاد ہے کہ "اگر تم نے اچھے کام کئے تو اپنے ہی نفس کے لئے اچھا کیا اور اگر بُرے کام کئے تو نفس ہی کے لئے بُرائی کی"۔ نفس ہی ہے جو کل کو جنّت میں اعمال کا ثواب پائے گا اور جہنم میں اعمال کی سزا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپنے فرمایا کہ اپنا کھانا پرہیزگاروں کو کھلایا کرو اور اپنے لباس ایمان والوں کو دیا کرو"۔ جب تو نے اپنا کھانا کسی پرہیزگار کو کھلایا اور اس کی دنیا کے متعلق اس کا معاون بنا تو جو کچھ وہ اعمال کرے گا اس میں تو بھی شریک ہوگیا اور اس کے اجر میں سے کچھ کمی نہ ہوگی۔ کیونکہ تو نے اس کے مقصود (یعنی عبادت پوری کرنے) میں اس کی مدد کی اور اس کے (فکر معاش کے) بوجھ کو اس سے اُٹھالیا۔ اور

وَاسْرَعَتْ خُطَاهُ اِلٰى رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ ۞ وَاِذَا
اَطْعَمْتَ طَعَامَكَ لِمُنَافِقٍ مُرَاءٍ عَاصٍ ۞
وَسَاعَدْتَّهٗ فِيْ اُمُوْرِ دُنْيَاهُ ۞ كُنْتَ شَرِيْكَهٗ
فِيْمَا يَعْمَلُ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ عُقُوْبَتِهٖ شَيْءٌ ۞
لِاَنَّكَ اَعَنْتَهٗ عَلٰى مَعْصِيَةِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ
فَيَرْجِعُ شَرُّهٗ اِلَيْكَ ۞ يَا جَاهِلًا تَعَلَّمِ الْعِلْمَ
فَلَا خَيْرَ فِيْ عِبَادَةٍ بِلَا عِلْمٍ ۞ وَلَا خَيْرَ فِيْ
اِيْقَانٍ بِلَا عِلْمٍ ۞ تَعَلَّمْ وَاعْمَلْ ۞ فَاِنَّكَ
تُفْلِحُ دُنْيَا وَاُخْرٰى ۞ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَّكَ صَبْرٌ
عَلٰى تَحْصِيْلِ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ بِهٖ كَيْفَ تُفْلِحُ ۞
اَلْعِلْمُ اِذَا اَعْطَيْتَهٗ كُلَّكَ اَعْطَاكَ بَعْضَهٗ ۞
قِيْلَ لِبَعْضِ الْعُلَمَاءِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۞
بِمَ نِلْتَ هٰذَا الْعِلْمَ الَّذِيْ مَعَكَ ۞ فَقَالَ
بِبَاكُوْرَةِ الْغُرَابِ وَبِصَبْرِ الْجَمَلِ وَبِحِرْصِ
الْخِنْزِيْرِ وَبِتَمَلُّقِ الْكَلْبِ ۞ كُنْتُ اَبْكُرُ عَلٰى
اَبْوَابِ الْعُلَمَاءِ كَمَا يُبَكِّرُ الْغُرَابُ اِلَى
الطَّيَرَانِ ۞ وَكُنْتُ اَصْبِرُ عَلٰى اَثْقَالِهِمْ
كَصَبْرِ الْجَمَلِ عَلَى الْاَثْقَالِ ۞ وَكُنْتُ اَحْرِصُ
عَلٰى طَلَبِ الْعِلْمِ كَحِرْصِ الْخِنْزِيْرِ عَلٰى شَيْءٍ يَاكُلُهٗ
وَكُنْتُ اَتَمَلَّقُ لَهُمْ كَتَمَلُّقِ الْكَلْبِ بِبَابِ
دَارِ صَاحِبِهٖ حَتّٰى يُطْعِمَهٗ شَيْئًا ۞ يَا طَالِبَ الْعِلْمِ
اِسْمَعْ مَقَالَةَ هٰذَا الْعَالِمِ وَاعْمَلْ بِهَا اِنْ
اَرَدْتَّ الْعِلْمَ وَالْفَلَاحَ ۞ اَلْعِلْمُ حَيَاةٌ وَّ
الْجَهْلُ مَوْتٌ ۞ اَلْعَالِمُ الْعَامِلُ بِعِلْمِهٖ
اَلْمُخْلِصُ فِيْ عَمَلِهٖ الصَّابِرُ عَلٰى تَعْلِيْمِهٖ ۞

(اس کا پیٹ بھر دینے کی وجہ سے) اس کے قدم حق تعالیٰ کی طرف بڑھ جائے۔ اور جب تونے اپنا کھانا ریا کار نافرمان منافق کو کھلایا اور اس کے دنیوی معاملات میں اس کی مدد کی تو جو کچھ وہ بداعمالیاں کرے گا اس میں تو بھی شریک ہوگیا اور اس کی سزا میں کچھ کمی نہوگی۔ کیونکہ (اس کو روٹی کھلاکر) حق تعالیٰ کی نافرمانی میں تو اس کا مددگار بنا ہے۔ پس اس کا بداثر تیری طرف بھی لوٹے گا اے جاہل۔ علم حاصل کر کہ علم کے بغیر عبادت میں کوئی خوبی نہیں۔ اور بلا علم کے ایقان میں کوئی خوبی نہیں۔ علم حاصل کر اور عمل کر کہ دنیا و آخرت دونوں میں فلاح پائے گا جب علم کی تحصیل اور اس پر عمل کرنے پر تجھ کو صبر و استقلال نصیب نہیں تو فلاح کیونکر حاصل ہوگی؟ جب علم کو تو اپنا کل حوالہ کر دے گا (کہ اس کی طلب میں مر کھپے) تب وہ تجھکو اپنا کچھ حصہ دیگا۔ ایک عالم سے کسی نے پوچھا تھا کہ یہ علم جو تم کو حاصل ہے کس طرح ملا؟ انہوں نے جواب دیا کہ کوے کے علی الصباح اٹھنے، اور اونٹ کے صبر کرنے اور خنزیر کی حرص اور کتے کی چاپلوسی (سے سبق لینے) کی وجہ سے۔ کہ جس طرح کوا سویرے ہی پرواز کرتا ہے میں علماء کے دروازوں پر صبح ہی پہنچتا تھا اور ان کی (ڈالی ہوئی) مشقوں پر صبر کرتا تھا جیسا کہ اونٹ اپنے بوجھ پر صبر کرتا ہے اور طلب علم کا ایسا حریص تھا جیسا خنزیر اپنی خوراک کا حریص ہوتا ہے اور ان (استادوں کی خوشامد ایسی کیا کرتا تھا جس طرح کتا اپنے مالک کے دروازہ پر جب تک کہ مالک اس کو کچھ کھلا نہ دے چاپلوسی کئے جاتا ہے" اے طالب علم اگر تو علم اور فلاح چاہتا ہے تو اس عالم کا قول سن اور اس پر عمل کر۔ علم حیات ہے اور جہالت موت ہے۔ جو شخص عالم اور اپنے علم پر عامل اور عمل میں مخلص اور دوسروں کو پڑھانے پر

لَحِقَ رَبَّهٗ عَزَّوَجَلَّ ٭ لَا مَوْتَ لَهٗ ٭ لِاَنَّهٗ اِذَا مَاتَ اللَّاحِقُ بِرَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ فَدَامَتْ حَيَاتُهٗ مَعَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا وَالْاِخْلَاصَ فِيْهِ ٭

اَلْمَجْلِسُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُوْنَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بُكْرَةَ الْاَحَدِ فِي الرِّبَاطِ سَابِعَ رَجَبٍ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَضْنُوْا شَيَاطِيْنَكُمْ بِقَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ٭ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْنٰى بِهَا كَمَا يَضْنٰى اَحَدُكُمْ بَعِيْرَهٗ بِكَثْرَةِ رُكُوْبِهٖ وَثِقْلِ اَحْمَالِهٖ عَلَيْهِ يَا قَوْمُ اَضْنُوْا شَيَاطِيْنَكُمْ بِالْاِخْلَاصِ فِيْ قَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا بِمُجَرَّدِ اللَّفْظِ ٭ اَلتَّوْحِيْدُ يُحْرِقُ شَيَاطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ ٭ لِاَنَّهٗ نَارٌ لِّلشَّيَاطِيْنِ وَنُوْرٌ لِّلْمُوَحِّدِيْنَ ٭ كَيْفَ تَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِيْ قَلْبِكَ كَمْ اِلٰهٍ ٭ كُلُّ شَيْءٍ تَعْتَمِدُ عَلَيْهِ وَتَثِقُ بِهٖ دُوْنَ اللّٰهِ فَهُوَ صَنَمُكَ ٭ لَا يَنْفَعُكَ تَوْحِيْدُ اللِّسَانِ مَعَ شِرْكِ الْقَلْبِ ٭ لَا يَنْفَعُكَ طَهَارَةُ الْقَالَبِ مَعَ نَجَاسَةِ الْقَلْبِ اَلْمُوَحِّدُ يُضْنِيْ شَيْطَانَهٗ وَالْمُشْرِكُ يُضْنِيْهِ شَيْطَانُهٗ ٭ اَلْاِخْلَاصُ لُبُّ الْاَقْوَالِ وَالْاَفْعَالِ لِاَنَّهُمَا اِذَا خَلَتْ مِنْهُ كَانَتْ قِشْرًا بِلَا لُبٍّ وَالْقِشْرُ لَا يَصْلُحُ اِلَّا لِلنَّارِ ٭ اِسْمَعْ كَلَامِيْ وَاعْمَلْ بِهٖ ٭ يُخْمِدُ نَارَ طَبْعِكَ وَيَكْسِرُ شَوْكَةَ نَفْسِكَ ٭

صابر ہو وہ اپنے پروردگار سے جاملتا ہے۔ اس کے لئے موت نہیں کیونکہ جب (علم وعمل اور اخلاص کی بدولت نفس سے) مرگیا تو اپنے پروردگار سے جاملا۔ پس اس کی حیات ہمیشہ اس کی معیت میں ہے یا اللہ ہمکو علم نصیب فرما اور اسمیں اخلاص عطا کر۔

اَڑتیسویں مجلس

(یک شنبہ ۔ ۷ رجب ۵۴۵ھ ۔ خانقاہ شریف)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھ کر شیطان کو لاغر بنادو۔ کیونکہ کلمہ طیبہ سے شیطان ایسا لاغر ہو جاتا ہے جیسے تم میں کوئی شخص اپنے اونٹ کو اس پر بکثرت سوار ہونے اور بکثرت بوجھ لادنے سے لاغر بنا دیتا ہے۔ صاحبو! کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے صرف لفظ سے نہیں بلکہ اس کو اخلاص سے کہہ کر اپنے شیطانوں کو لاغر بناؤ۔ توحید انسان و جنات (دونوں قسم کے) شیطانوں کو جلا دیتی ہے کیونکہ وہ نار ہے شیطانوں کے لئے اور نور ہے اہل توحید کے لئے۔ تو لا الٰہ الا اللہ کس طرح کہتا ہے حالانکہ تیرے قلب میں کیا کچھ معبود بھرے ہوئے ہیں۔ اللہ کے سوا ہر چیز جس پر تو اعتماد اور بھروسہ کرے وہ تیرا بت ہے۔ قلب کے مشرک ہونے پر زبان کی توحید تجھ کو مفید نہ ہوگی۔ دل کی گندگی کے ساتھ جسم کی پاکی تجھ کو نفع نہ دے گی۔ صاحب توحید اپنے شیطانوں کو لاغر بنادیا کرتا ہے اور مشرک کو اس کا شیطان لاغر بنا دیتا ہے اقوال اور افعال کا مغز اخلاص ہے اس لئے کہ وہ جب اس سے خالی ہوتے ہیں تو بلا مغز کا چھلکا رہ جاتے ہیں اور چھلکا بجز آگ کے اور کسی مصرف کا نہیں۔ میری گفتگو سن اور اس پر عمل کر کہ وہ تیری طبیعت کے جوش کو بجھا دے گی اور تیرے نفس کی شوکت کو

لا تحضر موضعا تخور فيه نار طبعك فتخرب بيت دينك وايمانك ؛ يثور الطبع والهوى والشيطان فيذهب بدينك وايمانك وايقانك ؛ لا تسمع كلام هؤلاء المنافقين المتصنعين المزخرفين ؛ فان الطبع يسكن الى كلام مزخرف مصنع هوس كعجين فطين بلا ملح يؤذي بطن اكله ويهدم بنيته ؛ العلم يؤخذ من افواه الرجال لا من الصحف ؛ من هؤلاء الرجال ؛ رجال الحق عزوجل المتقون التاركون الوارثون العارفون العاملون المخلصون ؛ ما هو غير التقوى هوس وباطل ؛ الولاية للمتقين دنيا واخرة ؛ الاساس والبناء لهم دنيا واخرة ؛ الله عزوجل انما يحب من عباده المتقين المحسنين الصابرين ؛ لو كان لك خاطر صحيح عرفتهم واحببتهم وصحبتهم ؛ انما يصح الخاطر اذا تنور القلب بمعرفة الله عزوجل لا تسكن الى خاطرك حتى تصح المعرفة ويتبين لك منه الخير والصحة ؛ غض بصرك عن المحارم ؛ وامسك نفسك عن الشهوات ؛ وعود نفسك اكل الحلال ؛ واحفظ باطنك بالمراقبة لله عزوجل ؛ وظاهرك باتباع السنة ؛ وقد صار لك خاطر صحيح مصيب ؛ وتصح لك المعرفة بالله عزوجل ؛ انما اربي العقول والقلوب اما النفوس والطباع والعادات فلا ولا كرامة يا غلام تعلم العلم واخلص حتى

توڑ دے گی۔ ایسی جگہ مت جا جہاں تیری طبیعت کا جوش بھڑکے، وہ تیرے دین اور ایمان کا گھر ویران کر دیگی۔ طبیعت اور خواہش نفس اور شیطان بھڑک اٹھیں گے۔ پس تیرے دین اور ایمان اور ایقان کو ملیا میٹ کر دیں گے۔ ان منافقوں تصنع کرنیوالوں ملمع بازوں کی گفتگو مت سن کیونکہ طبیعت ملمع کئے ہوئے بناوٹی سرتاپا ہوس کلام کی طرف مائل ہوا کرتی ہے (حالانکہ) اس کی مثال بے نمک روٹی کے آٹے کی سی ہے کہ (دیکھنے میں مرغوب ہے، مگر) کھانے والے کے پیٹ کو تکلیف پہنچاتی اور اس کے بدن کو گراتی ہے۔ علم کتابوں سے حاصل نہیں ہوا کرتا بلکہ مردوں کے منہ سے حاصل ہوا کرتا ہے۔ وہ مرد کون؟ مردانِ خدا متقی تارک الدنیا وارثِ انبیاء صاحبانِ معرفت باعمل اور مخلص بندے۔ جو چیز تقوے کے مغایر ہے وہ ہوس اور امر باطل ہے۔ ولایت دُنیا اور آخرت میں اہل تقویٰ ہی کی ہے دُنیا اور آخرت میں بنیاد اور تعمیر ان ہی کے لئے ہے۔ حق تعالےٰ اپنے بندوں میں صرف تقویٰ شعار نیکوکار صابروں ہی کو محبوب رکھتا ہے۔ اگر تیری طبیعت درست ہوتی تو انکو تو پہچانتا اور محبوب سمجھتا اور ان کی صحبت اختیار کرتا۔ طبیعت اسی وقت درست ہو سکتی ہے جبکہ قلب حق تعالےٰ کی معرفت سے منور ہو جائے جب تک معرفت صحیح نہ ہو اور خوبی و درستی ظاہر نہ ہو جائے اُس وقت تک اپنے خیالات پر مطمئن نہ ہو۔ اپنی نگاہ کو محارم سے روک اور نفوس کو شہوتوں سے باز رکھ اور اپنے نفس کو حلال غذا کا خوگر بنا اور اپنے باطن کو حق تعالیٰ کے مراقبہ میں اور اپنے ظاہر کو سنت کے اتباع میں محفوظ رکھ کہ تجھ کو درست اور صائب الرائے طبیعت حاصل ہو جائے گی اور حق تعالیٰ کی معرفت تیرے لئے صحیح بن جائیگی۔ میں تو بس عقول اور قلوب کی تربیت کرتا ہوں۔ نفوس اور طبیعتوں اور عادات کی نہیں اور نہ انہیں کوئی خوبی۔ صاحبزادہ علم سیکھ اور مخلص بن

تَخْلُصُ مِنْ شَبَكَةِ النِّفَاقِ وَقَيْدِهٖ ÷ اُطْلُبِ الْعِلْمَ
لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا لِخَلْقِهٖ وَلَا لِدُنْيَاهُ ÷ عَلَامَةُ
طَلَبِكَ الْعِلْمَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ خَوْفُكَ وَوَجَلُكَ مِنْهُ
عِنْدَ مَجِيْءِ الْاَمْرِ وَالنَّهْيِ تُرَاقِبُهٗ وَتَذِلُّ لَهٗ فِيْ
نَفْسِكَ وَتَتَوَاضَعُ لِلْخَلْقِ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ اِلَيْهِمْ
لَا طَمَعًا فِيْمَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ ÷ وَتُصَادِقُ فِي اللّٰهِ
عَزَّوَجَلَّ وَتُعَادِيْ فِيْهِ ÷ لِاَنَّ الصَّدَاقَةَ فِيْ
غَيْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَدَاوَةٌ ÷ اَلثَّبَاتُ فِيْ غَيْرِهٖ
زَوَالٌ ÷ اَلْعَطَاءُ فِيْ غَيْرِهٖ حِرْمَانٌ ÷ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ÷ اَلْاِيْمَانُ نِصْفَانِ
نِصْفٌ صَبْرٌ وَّنِصْفٌ شُكْرٌ ÷ اِذَا لَمْ تَصْبِرْ عَلَى
النِّقَمِ وَلَمْ تَشْكُرْ عَلَى النِّعَمِ فَلَسْتَ بِمُؤْمِنٍ ÷
حَقِيْقَةُ الْاِسْلَامِ الْاِسْتِسْلَامُ اَللّٰهُمَّ اَحْيِ قُلُوْبَنَا
بِالتَّوَكُّلِ عَلَيْكَ وَبِالطَّاعَةِ لَكَ بِالذِّكْرِ لَكَ بِالْمُوَافَقَةِ
لَكَ ÷ بِالتَّوْحِيْدِ لَكَ ÷ لَوْلَا رِجَالٌ فِيْ قُلُوْبِهِمْ هٰذِهِ
الْحَيَاةُ هُمْ مُبَدَّدُوْنَ فِي الْاَرْضِ لَهَلَكْتُمْ لِاَنَّ
الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ يَصْرِفُ عَذَابَهٗ عَنْ اَهْلِ الْاَرْضِ
بِدُعَائِهِمْ ÷ صُوْرَةُ النُّبُوَّةِ ارْتَفَعَتْ وَمَعْنَاهَا
بَاقٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ÷ وَاِلَّا فَعَلٰى اَيِّ شَيْءٍ كَانَ
يَبْقٰى فِي الْاَرْضِ اَرْبَعُوْنَ مِنْهُمْ مَنْ فِيْهِ مَعْنًى
مِّنْ مَعَانِي النُّبُوَّةِ ÷ قَلْبُهٗ كَقَلْبِ وَاحِدٍ مِّنَ
الْاَنْبِيَاءِ ÷ مِنْهُمْ خُلَفَاءُ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ فِي الْاَرْضِ
اَقَامَ الْغِلْمَانَ فِي النِّيَابَةِ عَنِ الْاُسْتَاذِيْنَ ÷
وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ ÷

تاکہ نفاق کے جال اور اس کی قید سے خلاصی پائے۔ علم کا طالب بن خاص اللہ واسطے نہ کہ مخلوق کے لئے اور نہ دُنیا کے لئے! اللہ واسطے علم طلب کرنے کی شناخت یہ ہے کہ ارشاد اور ممانعت کے وقت تو خائف اور ترساں ہو۔ دل میں حق تعالیٰ کا دھیان رکھے اور عاجزی کرے اور مخلوق کا حاجتمند اور اُن کے ہاتھوں کے مال و متاع کا حریص ہوئے بغیر ان کے سامنے تواضع برتے اور محبت و عداوت اللہ واسطے رکھے کیونکہ غیر اللہ کے لئے دوستی رکھنا در حقیقت عداوت ہے اور غیر اللہ میں ثبات حقیقت میں زوال ہے اور غیر اللہ میں بخشش در حقیقت محرومیت ہے۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ”ایمان کے دو جزو ہیں۔ آدھا صبر اور آدھا شکر“ جب تو نے تکالیف پر صبر نہ کیا اور احسانات پر شکر نہ کیا تو تُو مومن نہیں ہے۔ اسلام کی حقیقت گردن جھکانا ہے (کہ رنج و راحت دونوں حال میں سر تسلیم خم رہے) یا اللہ ہمارے قلوب کو زندگی بخش اپنے اوپر توکل سے۔ اپنی طاعت سے۔ اپنے ذکر سے۔ اپنی موافقت سے اور اپنی توحید سے۔ اگر وہ لوگ نہ ہوتے جن کے قلوب میں یہ حیات موجود ہے کہ وہ زمین میں پھیلے ہوئے ہیں تو تم سب لوگ ہلاک ہو جاتے کیونکہ اُنہیں کی دُعا سے حق تعالےٰ اپنا عذاب اہل زمین سے اُٹھاتا ہے۔ نبوت کی صورت اُٹھ چکی ہے مگر اس کے معنی قیامت تک باقی ہیں۔ ورنہ زمین پر چالیس ابدال کس بنا پر باقی رہتے کہ ان میں سے ہر ایک کے اندر نبوت کے معنی موجود ہیں اور ہر ایک کا قلب کسی نہ کسی نبی کے قلب پر ہے۔ یہی حضرات زمین میں اللہ اور اس کے رسولوں کے نائبین ہیں کہ حق تعالےٰ نے اُستادوں کا قائم مقام شاگردوں کو بنا دیا ہے اور اسی لئے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علماء وارث ہیں انبیا کے

هُمْ وَرَثَتُهُ حِفْظًا وَّعَمَلًا وَّقَوْلًا وَّفِعْلًا لِأَنَّ الْقَوْلَ بِلَا فِعْلٍ لَا يُسَاوِي شَيْئًا ۞ وَالدَّعْوَى الْمُجَرَّدَةُ بِلَا بَيِّنَةٍ لَا تُسَاوِي شَيْئًا يَا غُلَامُ بَيِّنَتُكَ مُلَازَمَةُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْعَمَلِ بِهِمَا وَالْإِخْلَاصِ فِي الْعَمَلِ ۞ إِنِّي أَرَى عُلَمَاءَكُمْ جُهَّالًا ۞ زُهَّادُكُمْ طَالِبِي الدُّنْيَا وَرَاغِبِينَ فِيهَا مُتَوَكِّلِينَ عَلَى الْخَلْقِ نَاسِينَ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ الثِّقَةُ بِغَيْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ سَبَبُ اللَّعْنَةِ ۞ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ كَانَتْ ثِقَتُهُ بِمَخْلُوقٍ مِثْلِهِ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ تَعَزَّزَ بِمَخْلُوقٍ فَقَدْ ذَلَّ وَيْحَكَ إِذَا خَرَجْتَ مِنَ الْخَلْقِ صِرْتَ مَعَ الْخَالِقِ يُعَرِّفُكَ مَا لَكَ وَمَا عَلَيْكَ تُمَيِّزُ بَيْنَ مَا لَكَ وَبَيْنَ مَا لِغَيْرِكَ ۞ عَلَيْكَ بِالثَّبَاتِ وَالدَّوَامِ عَلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَقَطْعِ الْأَسْبَابِ مِنْ قَلْبِكَ ۞ وَقَدْ رَأَيْتَ الْخَيْرَ عَاجِلًا وَّآجِلًا ۞ هٰذَا شَيْءٌ لَا يَتِمُّ وَالْخَلْقُ وَالرِّيَاءُ فِي قَلْبِكَ ۞ وَالْأُخْرٰى ۞ وَمَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي قَلْبِكَ ۞ وَلَا مِقْدَارَ ذَرَّةٍ مِنْ ذٰلِكَ ۞ إِذَا لَمْ تَصْبِرْ لَا دِيْنَ لَكَ ۞ لَا رَأْسَ لِإِيْمَانِكَ ۞ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبْرُ مِنَ الْإِيْمَانِ كَالرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ مَعْنَى الصَّبْرِ أَنَّكَ لَا تَشْكُوْ إِلَى أَحَدٍ وَّلَا تَتَعَلَّقُ بِسَبَبٍ وَّلَا تَكْرَهُ وُجُوْدَ الْبَلِيَّةِ وَلَا تُحِبُّ زَوَالَهَا الْعَبْدُ إِذَا تَوَاضَعَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَالِ فَقْرِهِ وَفَاقَتِهِ

وہ حفاظت اور عمل اور قول و فعل (ہر مضمون میں) وارث ہیں اس لئے کہ قول بلا فعل کے کچھ بھی نہیں۔ اور بغیر گواہ کے محض دعوی کوئی چیز نہیں۔ **صاحبزادہ!** قرآن اور سنت کا پابند رہنا اور ان پر عمل کرنا اور عمل میں اخلاص کرنا تیرے (دعوی ایمان کا) گواہ ہے۔ میں تمہارے عالموں کو جاہل اور تمہارے زاہدوں کو طالب دُنیا۔ دنیا میں با رغبت۔ مخلوق پر اعتماد رکھنے والا اور حق تعالیٰ کو بُھلا دینے والا دیکھ رہا ہوں۔ حق تعالیٰ کے سوا دوسرے پر بھروسہ کرنا لعنت کا سبب ہے۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں "ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جس کا بھروسہ اپنی جیسی مخلوق پر ہو" نیز آپ نے فرمایا ہے کہ جس نے مخلوق سے عزت چاہی وہ بیشک ذلیل ہوا" تجھ پر افسوس۔ جب تو مخلوق سے باہر ہو جائے گا تب خالق کی معیت حاصل ہوگی کہ وہ تجھ کو تیرے نفع نقصان سے آگاہ کر دے گا۔ اور تو اپنی اور غیر کی چیز میں تمیز کرنے لگے گا (کہ مال جس کو چھوڑ کر جاتا ہے غیروں کا ہے اور اعمال جو ساتھ جاتے ہیں وہ اپنے ہیں) حق تعالیٰ شانہ کے دروازہ پر پڑا اور جما رہنا اور اپنے قلب سے اسباب کو قطع کر دینا اختیار کر کہ دُنیا و آخرت میں خوبی دیکھے گا۔ جب تک تیرے قلب میں مخلوق اور ریا اور آخرت یا حق تعالیٰ کے سوا کوئی چیز ذرہ برابر بھی رہے گی یہ مقام کامل نہ ہوگا۔ جب تو نے صبر نہ کیا تو نہ تیرا دین ہے اور نہ تیرے ایمان کا سر قائم ہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "صبر کو ایمان سے وہ نسبت ہے جو سر کو بدن سے ہے" صبر کے معنی یہ ہیں کہ نہ تو کسی سے شکایت کرنے اور نہ سبب کے ساتھ تعلق رکھے اور نہ وہ تکلیف کا وجود ناگوار سمجھے اور نہ اسکا دُور ہونا چاہے بندہ جب اپنے فقر و فاقہ میں حق تعالیٰ کے سامنے جھکتا اور اس کے ارادہ

وَصَبْرٍ مَعَهٗ عَلٰی مُرَادِهٖ ؛ وَلَمْ یَسْتَنْكِفْ مِنَ الصَّنْعَةِ الْمُبَاحَةِ ؛ وَوَاصَلَ الضِّيَاءَ بِالظَّلَامِ بِالْعِبَادَةِ وَالْكَسْبِ يَنْظُرُ اِلَيْهِ بِعَيْنِ الرَّحْمَةِ ؛ يُغْنِيْهِ وَيُغْنِيْ عِيَالَهٗ مِنْ جِهَةٍ لَمْ تَكُنْ فِيْ حِسَابِهٖ ؛ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ اَنْتَ كَالْحَجَّامِ تُخْرِجُ الدَّاءَ مِنْ غَيْرِكَ وَفِيْكَ دَاءٌ مَحْضٌ مَا تُخْرِجُهٗ ؛ اِنِّيْ اَرَاكَ تَزْدَادُ عِلْمًا ظَاهِرًا وَّجَهْلًا بَاطِنًا ؛ مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ مَنِ ازْدَادَ عِلْمًا فَلْيَزْدَدْ وَجَعًا ؛ مَا هٰذَا الْوَجَعُ ؛ هُوَ الْخَوْفُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالذُّلُّ لَهٗ وَلِعِبَادِهٖ ؛ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَّكَ عِلْمٌ تَعَلَّمْ ؛ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَّكَ عِلْمٌ وَّلَا عَمَلٌ وَّلَا اِخْلَاصٌ وَّلَا اَدَبٌ وَّلَا حُسْنُ ظَنٍّ بِالشُّيُوْخِ فَكَيْفَ يَجِيْءُ مِنْكَ شَيْءٌ ؛ قَدْ جَعَلْتَ هَمَّكَ الدُّنْيَا وَحُطَامَهَا عَنْ قَرِيْبٍ يُحَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا اَيْنَ اَنْتَ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ هَمُّهُمْ هَمٌّ وَّاحِدٌ ؛ يُرَاقِبُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ بَوَاطِنِهِمْ كَمَا يُرَاقِبُوْنَهٗ فِيْ ظَوَاهِرِهِمْ ؛ يُهَذِّبُوْنَ الْقَلْبَ كَمَا يُهَذِّبُوْنَ الْجَوَارِحَ ؛ حَتّٰٓى اِذَا تَمَّ لَهُمْ هٰذَا اَكْفَاهُمْ هَمَّ الشَّهَوَاتِ بِاَسْرِهَا فَلَا يَبْقٰى فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّا شَهْوَةٌ وَّاحِدَةٌ ؛ وَهِيَ طَلَبُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْقُرْبُ مِنْهُ وَمَحَبَّتُهٗ فَحَسْبُ ؛

مشیت پر اس کے ساتھ صبر کرتا اور (پیشہ یا مزدوری وغیرہ کی) کسی مباح صورت سے عار نہیں کرتا اور رات دن عبادت اور کسب میں ایک کر دیتا ہے تو حق تعالیٰ بہ نگاہِ رحمت اسکو دیکھتا اور اسکو اور اس کے بال بچوں کو ایسی جہت سے تونگری عطا فرماتا ہے جو اسکے خیال میں بھی نہیں ہوتی۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لئے سبیل نکال دیتا اور اس کو ایسے طریقے سے رزق پہنچاتا ہے کہ وہاں اسکا گمان بھی نہیں جاتا۔ تیری حالت پچھنے لگانے والے کی سی ہے کہ دوسرے کی بیماری نکالتا ہے اور اپنے اندر جو خالص بیماری موجود ہے اس کو نہیں نکالتا۔ میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ ظاہراً علم میں ترقی کر رہا ہے اور باطناً جہل بڑھا رہا ہے۔ توریت میں لکھا ہے کہ جس شخص کا علم بڑھے تو چاہیئے کہ درد بڑھے۔ وہ درد کیا ہے؟ حق تعالیٰ کا خوف اور اس کے اور اس کے بندوں کے سامنے عاجزی۔ جب تجھ کو علم نہ ہو تو اس کو حاصل کر۔ جب تجھ میں نہ علم ہو گا نہ عمل نہ اخلاص اور نہ ادب اور نہ مشائخ کے ساتھ حُسنِ ظن تو پھر تجھ کو کوئی چیز کس طرح حاصل ہو سکتی ہے؟ تو نے اپنا سارا مقصود دُنیا اور اسکے مال و متاع کو قرار دے لیا ہے۔ عنقریب تیرے اور اس کے درمیان آڑ ہو جائیگی۔ تجھ کو ان سے کیا نسبت جن کا سارا مقصود صرف ایک ہی مقصود ہے کہ جس طرح اپنے ظاہر میں حق تعالیٰ پر نگاہ رکھتے ہیں اسی طرح باطن میں بھی اسی کا دھیان رکھتے ہیں جس طرح اعضاء کو مہذب بناتے ہیں اسی طرح قلب کو مہذب بناتے ہیں۔ یہانتک کہ جب ان کا یہ حال کامل ہو جاتا ہے تو جملہ خواہشات کے فکر و اہتمام سے کفایت کر جاتا ہے پس ان کے قلوب میں بجز ایک خواہش کے کچھ بھی باقی نہیں رہتا اور وہ خواہش فقط حق تعالیٰ شانہٗ اور اسکے قرب و محبت کی طلب ہے۔

حُكِيَ اَنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَصَابَتْهُمْ شِدَّةٌ فَاجْتَمَعُوْا اِلٰى نَبِيٍّ مِّنْ اَنْبِيَائِهِمْ فَقَالُوْا لَهٗ اَخْبِرْنَا بِمَا يُرْضِي الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى نَتَّبِعَهٗ فَيَكُوْنُ سَبَبًا لِدَفْعِ هٰذِهِ الشِّدَّةِ عَنَّا ۔ فَسَاَلَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ ذٰلِكَ ۔ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ قُلْ لَّهُمْ اِنْ اَرَدْتُّمْ رِضَايَ فَاَرْضُوا الْمَسَاكِيْنَ فَاِنْ اَرْضَيْتُمُوْهُمْ رَضِيْتُ وَاِنْ اَسْخَطْتُمُوْهُمْ سَخِطْتُ اِسْمَعُوْا يَا عُقَلُ اَنْتُمْ مَا تَزَالُوْنَ تُسْخِطُوْنَ الْمَسَاكِيْنَ وَتُرِيْدُوْنَ رِضَا اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔ مَا يَقَعُ بِاَيْدِيْكُمْ رِضَاهُ بَلْ اَنْتُمْ مُتَقَلِّبُوْنَ فِيْ سُخْطِهٖ ۔ اُثْبُتُوْا عَلٰى خُشُوْنَةِ كَلَامِيْ وَقَدْ اَفْلَحْتُمْ الثَّبَاتُ نَبَاتٌ ۔ مَا كُنْتُ اَهْرُبُ مِنْ كَلَامِ الشُّيُوْخِ وَفَظَاظَتِهٖ وَخُشُوْنَتِهٖ ۔ بَلْ كُنْتُ اَخْرَسَ اَعْمٰى ۔ الْاٰفَاتُ تَنْزِلُ عَلَيَّ مِنْهُمْ وَاَنَا سَاكِتٌ ۔ وَاَنْتَ لَا تَصْبِرُ عَلٰى كَلَامِهِمْ وَتُرِيْدُ تُفْلِحُ لَا وَلَا كَرَامَةٌ ۔ لَا تُفْلِحُ حَتّٰى تُوَافِقَ الْقَدَرَ لَكَ وَعَلَيْكَ ۔ وَتَصْحَبَ الشُّيُوْخَ مَعَ اِزَالَةِ التُّهَمِ فِيْ حَظِّكَ وَنَصِيْبِكَ ۔ وَتَتَّبِعَهُمْ وَتُوَافِقَهُمْ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ وَقَدْ جَاءَكَ الْفَلَاحُ دُنْيَا وَاٰخِرَةً ۔ اِفْهَمُوْا مَا اَقُوْلُ وَاعْمَلُوْا بِهٖ ۔ اَلْفَهْمُ بِلَا عَمَلٍ لَا يُسَاوِيْ شَيْئًا ۔ اَلْعَمَلُ بِلَا اِخْلَاصٍ طَمَعٌ فَارِغٌ ۔ اَلطَّمَعُ كُلُّ حُرُوْفِهٖ فَارِغَةٌ

حکایت ہے کہ بنی اسرائیل ایک مرتبہ تنگ حالی میں مبتلا ہوئے تو سب اکٹھے ہو کر اپنے ایک نبی کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ وہ کام بتائیے جس سے حق تعالیٰ شانہ راضی ہو کہ ہم اس کو کریں اور وہ ہماری اس مصیبت کے دفع ہو جانے کا سبب بن جائے۔ پس نبی نے حق تعالیٰ شانہ سے اس کام کی بابت سوال کیا تو حق تعالیٰ نے انکی طرف وحی فرمائی کہ ان سے کہدو کہ اگر تم میری خوشنودی چاہتے ہو تو مساکین کو راضی کر لو۔ پس اگر تم نے ان کو راضی کر لیا تو میں راضی ہو جاؤنگا اور ان کو ناراض رکھا تو میں ناراض رہونگا۔ سُن لو اے عقل والو۔ تم ہمیشہ مساکین کو ناراض رکھتے ہو اور پھر حق تعالیٰ کی خوشنودی چاہتے ہو۔ اُس کی خوشنودی تمہارے ہاتھ کبھی نہ آئیگی۔ تم ہر پہلو اسکی ناراضی میں ہو میرے کلام کی درشتی پر ثابت قدم رہو کہ ضرور فلاح پاؤ گے ثابت قدمی ہی روئیدگی ہے (کہ درخت ثابت قدم رہ کر ہی پھل پھول پاتا ہے) میں مشائخ کے کلام اور اس کی سختی و درشتی سے بھاگتا نہ تھا بلکہ گونگا اور اندھا بن جایا کرتا تھا۔ انکی طرف سے مجھ پر آفتیں ٹوٹا کرتی تھیں اور میں خاموش رہتا تھا۔ اور تو ان کے کلام پر صبر نہیں کرتا اور چاہتا یہ ہے کہ فلاح پائے۔ نہیں ہرگز عزت حاصل نہ ہوگی جب تک تو تقدیر کی موافقت نہ کریگا خواہ وہ تیرے فائدہ کے متعلق ہو یا نقصان کے اور جب تک اپنے حصہ اور نصیب میں مشائخ کیطرف الزام قائم کرنا چھوڑ کر انکی صحبت اختیار نہ کریگا (کہ مشائخ سے اگر نفع نہ پہنچے تو اپنا قصور سمجھے۔ انکا نقصان یا بُخل نہ سمجھے) اور جبتک جملہ حالتوں میں مشائخ کا اتباع اور اُن کی موافقت نہ کریگا اس وقت تک فلاح نہ پائیگا۔ ہاں اگر ایسا کریگا تو بیشک دُنیا و آخرت دونوں میں فلاحیت حاصل ہوگی۔ سمجھ میں کیا کہتا ہوں اور اس پر عمل کرو عمل کے بغیر سمجھنا کسی کام کا نہیں ہے اور اخلاص کے بغیر عمل خالی طمع ہی طمع ہے۔ طمع کے سارے حروف خالی اور

مُجَوَّفَةٌ لَيْسَ فِيهِمَا شَيْءٌ ۞ اَلْعَوَامُّ لَا يَعْرِفُوْنَ
بَهْرَجَتَكَ ۞ اَلصَّيْرَفِيُّ يَعْرِفُ بَهْرَجَتَكَ
ثُمَّ يُعْلِمُ الْعَوَامَّ حَتّٰى يَحْذَرُوْكَ ۞ لَوْ صَبَرْتَ
مَعَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَرَأَيْتَ عَجَائِبَ مِنْ لُطْفِهٖ ۞
يُوْسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا صَبَرَ عَلَى الْأَخْذِ
وَالْعُبُوْدِيَّةِ وَالسِّجْنِ وَالذُّلِّ وَوَافَقَ فِعْلَ
رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ صَحَّتْ نَجَابَتُهٗ وَصَارَ مَلِكًا
نُقِلَ مِنَ الذُّلِّ اِلَى الْعِزِّ مِنَ الْمَوْتِ اِلَى
الْحَيَاةِ ۞ فَهٰكَذَا اَنْتَ اِذَا اتَّبَعْتَ الشَّرْعَ
وَصَبَرْتَ مَعَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَخِفْتَ مِنْهُ وَ
رَجَوْتَهٗ وَخَالَفْتَ نَفْسَكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانَكَ
نُقِلْتَ مِنْ هٰذَا الَّذِيْ اَنْتَ فِيْهِ اِلٰى غَيْرِهٖ ۞
تُنْقَلُ مِمَّا تَكْرَهُ اِلٰى مَا تُحِبُّ ۞ اِجْهَدْ وَ
اجْتَهِدْ فَاِنَّكَ بِكَ لَا يَجِيْءُ وَلَا بُدَّ مِنْكَ ۞
اِجْتَهِدْ وَقَدْ جَاءَكَ الْخَيْرُ ۞ مَنْ طَلَبَ
وَجَدَّ وَجَدَ ۞ اِجْهَدْ فِيْ اَكْلِ الْحَلَالِ
فَاِنَّهٗ يُنَوِّرُ قَلْبَكَ وَيُخْرِجُهٗ مِنْ ظُلُمَاتِهٖ ۞
اَنْفَعُ الْعَقْلِ مَا عَرَّفَكَ نِعَمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ
اَقَامَكَ فِيْ شُكْرِهَا وَاَعَانَكَ عَلَى الْاِعْتِرَافِ
بِهَا وَبِمِقْدَارِهَا **يَا غُلَامُ** مَنْ عَرَفَ بِعَيْنِ
الْيَقِيْنِ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَسَمَ
جَمِيْعَ الْاَشْيَاءِ وَفَرَغَ مِنْهَا لَا
يَطْلُبُ مِنْهُ شَيْئًا ۞ حَيَاءً مِّنْهُ يَشْتَغِلُ
بِذِكْرِهٖ عَنْ مُطَالَبَتِهٖ ۞
لَا يَسْأَلُهٗ

کھو کرے ہیں (کہ تینوں حرفوں میں کسی ایک پر نقطہ تک بھی نہیں پھر معنے میں نفع کی توقع کیا ہوگی) عوام تیری کھوٹ سے واقف نہ ہوں گے مگر صراف تیرے کھوٹ کو پہچان لیگا اس کے بعد عوام کو مطلع کردیگا تاکہ وہ تجھ سے بچیں۔ اگر تو حق تعالیٰ کے ساتھ صبر کریگا تو اسکے عجیب لطف دیکھے گا۔ یوسفؑ نے جب گرفتاری وغلامی وقید خانہ اور ذلت پر صبر کیا اور اپنے پروردگار جل شانہ کے فعل کی موافقت کی (کہ ہر تقدیر کی گردش پر راضی رہے) تو ان کی شرافت صحیح ثابت ہوئی اور بادشاہ بنے کہ منتقل ہوئے حالت ذلت سے عزت کیطرف اور موت سے حیات کی طرف۔ پس اسی طرح تو بھی جب شریعت کا تابع بنے گا اور حق تعالیٰ شانہ کیساتھ صبر کریگا اور اسی سے ڈریگا اور اسی سے توقع رکھے گا اور اپنے نفس اپنی خواہش اور اپنے شیطان کی مخالفت کرے گا تو اپنی موجودہ حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہوگا کہ ناپسند سے پسندیدہ حالت کی طرف منتقل کردیا جائے گا۔ سعی اور کوشش کر تجھ سے کچھ ہو بھی نہیں سکتا اور تیری ضرورت بھی ہے کوشش کر کہ یقیناً خوبی حاصل ہوگی۔ جو طلب کرتا اور سعی وکوشش کرتا ہے وہ (ضرور مراد) پاتا ہے۔ حلال غذا کھانے میں سعی کر کہ وہ تیرے قلب کو منور بنادیگی۔ اور دل کو اس کی تاریکیوں سے باہر لے آئے گی۔ مفید ترین عقل وہ ہے جو تجھ کو حق تعالیٰ شانہٗ کی نعمتوں سے آگاہ بنائے اور تجھ کو ان کی شکر گذاری میں کھڑا کردے اور نعمتوں اور ان کی مقدار کے اقرار پر تیری مدد کرے **صاحبزادہ** جس کو عین الیقین سے اس کی معرفت حاصل ہوگئی کہ ساری چیزوں میں حق تعالیٰ نے مقسوم تجویز فرمادئے اور ان سے فراغت پالی تو وہ حیا کے سبب اس سے کوئی چیز بھی طلب نہیں کرتا۔ وہ اسکا مطالبہ چھوڑ کر ذکر الٰہی میں مشغول ہوجاتا ہے نہ حق تعالیٰ سے اس کا سوال کرتا ہے۔

تَعْجِيْلُ قِسْمِهٖ وَلَا اَنْ يُّعْطِيَهٗ قِسْمَ غَيْرِهٖ ؛ دَاْبُهُ الْخُمُوْلُ وَالسُّكُوْتُ وَحُسْنُ الْاَدَبِ وَتَرْكُ الْاِعْتِرَاضِ لَا يَشْكُوْا اِلَى الْخَلْقِ لَا فِيْ قَلِيْلٍ وَّلَا فِيْ كَثِيْرٍ ؛ اَلْكُدْيَةُ مِنَ الْخَلْقِ بِالْقَلْبِ كَالْكُدْيَةِ مِنْهُمْ بِاللِّسَانِ ؛ عِنْدِيْ لَا فَرْقَ بَيْنَهُمَا مِنْ حَيْثُ الْحَقِيْقَةِ وَيْلَكَ مَا تَسْتَحِيْ تَطْلُبُ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ اَقْرَبُ اِلَيْكَ مِنْ غَيْرِهٖ ؛ تَطْلُبُ مِنَ الْخَلْقِ مَا لَا حَاجَةَ بِكَ اِلَيْهِ مَعَكَ كَنْزٌ مَّكْنُوْزٌ وَّاَنْتَ تُزَاحِمُ الْفُقَرَاءَ عَلٰى حَبَّةٍ وَّذَرَّةٍ ؛ اِذَا مُتَّ اِفْتَضَحْتَ تَظْهَرُ مَخَابِيْكَ وَمُكَاتَمُكَ ؛ وَتَاْخُذُكَ اللَّعْنَةُ مِنْ جَوَانِبِكَ ؛ لَوْ كُنْتَ عَاقِلًا اِكْتَسَبْتَ ذَرَّةً مِّنَ الْاِيْمَانِ ؛ تَلْقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا ؛ وَلَكُنْتَ تَصْحَبُ الصَّالِحِيْنَ وَتَتَاَدَّبُ بِهِمْ بِاَقْوَالِهِمْ وَاَفْعَالِهِمْ ؛ حَتّٰى اِذَا تَرَعْرَعَ اِيْمَانُكَ وَتَمَّ اِيْقَانُكَ اِسْتَخْلَصَكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ وَتَوَلّٰى اَدَبَكَ وَاَمْرَكَ وَنَهْيَكَ مِنْ حَيْثُ قَلْبِكَ ؛ يَا عَابِدَ صَنَمِ الرِّيَاءِ مَا تَشُمُّ قُرْبَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا دُنْيَا وَلَا اٰخِرَةً يَا مُشْرِكًا بِالْخَلْقِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمْ بِقَلْبِهٖ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ؛ فَلَيْسَ مِنْهُمْ ضَرٌّ وَّلَا نَفْعٌ وَّلَا عَطَاءٌ وَّلَا مَنْعٌ ؛ لَا تَدَّعِيْ تَوْحِيْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ الشِّرْكِ الْمُلَازِمِ لِقَلْبِكَ ؛ فَمَا يَقَعُ بِيَدِكَ مِنْهُ شَيْءٌ ؛

کہ اس کا مقسوم جلد مل جائے اور نہ یہ کہ دوسرے کا مقسوم عطا فرمادے اس کی عادت گمنامی اور خموشی اور حسنِ ادب ہے اور اعتراض سے بچا رہنا۔ وہ مخلوق سے نہ قلیل کا شکوہ کرتا ہے نہ کثیر کا دل میں مخلوق سے گداگری ایسی ہی (بری ہے) جیسا زبان سے بھیک مانگنا۔ میرے نزدیک حقیقت کے اعتبار سے ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ تجھ پر افسوس۔ تجھے شرم نہیں آتی کہ خدا کے سوا دوسروں سے مانگتا ہے حالانکہ وہ دوسروں کی بہ نسبت تجھ سے زیادہ قریب ہے (ایسے پاس والے کو چھوڑ کر دور جانا کونسی عقلمندی ہے) تو مخلوق سے وہ چیز مانگتا ہے جس کی تجھ کو ضرورت بھی نہیں حالانکہ تیرے پاس خزانہ گڑا ہوا ہے اور تو ایک دانہ اور ایک ذرہ پر (ہوس کے مارے) فقیروں کی صف میں گھسا جاتا ہے جب تجھ کو موت آئے گی تو رسوا ہونا پڑے گا کہ تیرے راز اور چھپے ہوئے حالات کھل جائیں گے اور تجھ کو چار طرف سے پھٹکار پڑے گی۔ اگر تو عقلمند ہوتا تو ذرہ برابر ہی ایمان کماتا کہ اس کو لے کر حق تعالیٰ سے جاملتا صالحین کی صحبت اختیار کرتا اور ان کے اقوال و افعال میں ان سے ادب حاصل کرتا یہاں تک کہ جب تیرا ایمان قوی اور ایقان کامل ہوجاتا تو حق تعالیٰ تجھ کو خالص اپنے لئے تجویز فرماتا اور تیرے قلب کے اعتبار سے تیرے امر و نہی اور تیرے ادب کا کفیل و کارساز بن جاتا۔ اے ریا کے بُت کی پرستش کرنے والے تو حق تعالیٰ کے قرب کی بو بھی نہ سونگھ سکے گا نہ دُنیا میں اور نہ آخرت میں، اے مخلوق کو شریکِ خدا سمجھنے والے اور دل سے ان پر متوجہ ہونے والے مخلوق سے اعراض کر نہ ان کی طرف سے نقصان ہے نہ فائدہ اور نہ بخشش ہے نہ محرومیت اپنے قلب کے ساتھ چھپے ہوئے شرک کے ہوتے ہوئے توحیدِ حق کا مدعی مت بن کہ اس سے تیرے ہاتھ کچھ بھی نہ آئے گا۔

اَلْمَجْلِسُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بُكْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي الرِّبَاطِ ثَانِي عَشَرَ رَجَبٍ مِنْ سَنَةِ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

اِنْ اَرَدْتَ الْمُلْكَ دُنْيَا وَاٰخِرَةً فَاجْعَلْ كُلَّكَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَتَصِيْرُ اَمِيْرًا وَّرَئِيْسًا عَلٰى نَفْسِكَ وَعَلٰى غَيْرِكَ ۞ اِنِّيْ قَدْ نَصَحْتُكَ فَاقْبَلْ نُصْحِيْ قَدْ صَدَقْتُكَ فَصَدِّقْنِيْ ۞ اِذَا كَذَبْتَ وَكَذَّبْتَ كُذِبْتَ وَكُذِّبَ لَكَ ۞ وَاِذَا صَدَقْتَ وَصَدَّقْتَ صُدِّقْتَ وَصُدِّقَ لَكَ ۞ كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ ۞ خُذْ مِنِّيْ دَوَاءً لِمَرَضِ دِيْنِكَ وَاسْتَعْمِلْهُ وَقَدْ جَاءَتْهُ الْعَافِيَةُ ۞ مَنْ تَقَدَّمَ كَانُوْا يَطُوْفُوْنَ الشَّرْقَ وَالْغَرْبَ فِيْ طَلَبِ الْاَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ اَطِبَّاءُ الْقُلُوْبِ وَالدِّيْنِ ۞ فَاِذَا حَصَلَ لَهُمْ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ طَلَبُوْا مِنْهُ دَوَاءً لِاَدْيَانِهِمْ ۞ وَاَنْتُمُ الْيَوْمَ اَبْغَضُ اِلَيْكُمُ الْفُقَهَاءُ وَالْعُلَمَاءُ وَالْاَوْلِيَاءُ الَّذِيْنَ هُمُ الْمُؤَدِّبُوْنَ وَالْمُعَلِّمُوْنَ ۞ فَلَا جَرَمَ لَا يَقَعُ بِاَيْدِيْكُمُ الدَّوَاءُ ۞ اَيْشَ يَنْفَعُ عِلْمِيْ وَطِبِّيْ مَعَكَ فَكُلَّ يَوْمٍ اَبْنِيْ لَكَ اَسَاسًا وَّاَنْتَ تَنْقُضُهُ اَصِفُ لَكَ دَوَاءً وَّلَا تَسْتَعْمِلُهُ ۞ اَقُوْلُ لَكَ لَا تَاْكُلْ هٰذِهِ اللُّقْمَةَ فِيْهَا سَمٌّ ۞ كُلْ هٰذِهٖ فِيْهَا دَوَاءٌ ۞ فَتُخَالِفُنِيْ وَتَاْكُلُ الَّتِيْ فِيْهَا السَّمُّ ۞ عَنْ قَرِيْبٍ يَظْهَرُ ذٰلِكَ فِيْ بِنْيَةِ دِيْنِكَ وَاِيْمَانِكَ ۞ اِنِّيْ اَنْصَحُكَ وَلَا اَفْزَعُ مِنْ سَيْفِكَ وَلَا اُرِيْدُ ذَهَبَكَ ۞ مَنْ يَكُوْنُ مَعَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

اُنتالیسویں مجلس

(جمعہ۔ بوقت صبح۔ ۱۲؍رجب ۵۴۵ھ۔ خانقاہ شریف)

اگر تو دُنیا و آخرت کی بادشاہت چاہتا ہے تو اپنے آپ کو اللہ کے حوالہ کر دے۔ پس اپنے نفس پر اور دوسروں پر حاکم و سردار بن جائیگا۔ میں تیرا خیر خواہ ہوں میری نصیحت مان لے۔ میں تجھ سے سچ کہتا ہوں، مجھ کو سچّا سمجھ لے۔ جب تو جھوٹا بنے گا اور جھٹلائیگا تو تجھ سے جھوٹ بولا جائیگا اور تجھ کو بھی جھٹلایا جائیگا اور جب تو سچا بنے گا اور سچا سمجھے گا تو تجھ سے سچ بولا جائے گا اور تجھ کو سچا سمجھا جائے گا۔ جیسا کریگا ویسا بھریگا۔ اپنے دین کے مرض کی دوا مجھ سے لے۔ اور اسکا استعمال کر۔ یقیناً تندرستی حاصل ہوگی۔ متقدمین کی یہ حالت تھی کہ وہ دین اور قلوب کے طبیبوں یعنی اولیاء و صالحین کی تلاش میں پورب اور پچھم میں گشت لگاتے تھے اور جب انہیں سے کوئی ملجاتا تو اپنے دین کی دوا اس سے چاہا کرتے تھے اور تمہاری آج یہ حالت ہے کہ تمہارے نزدیک سب سے زیادہ بغض کے قابل فقہاء اور علماء اور اولیاء ہی ہیں جو ادب اور علم سکھانے والے ہیں۔ پس ضرور ہے کہ دوا تمہارے ہاتھ نہ آوے۔ میرا علم اور میری طبابت تیرے لئے کیا مفید ہو سکتی ہے کہ ہر روز میں تیرے لئے ایک بنیاد قائم کرتا ہوں اور تو اس کو توڑ دیتا ہے۔ میں تجھ کو دوا بتاتا ہوں اور تو اسکا استعمال نہیں کرتا۔ میں تجھ سے کہتا ہوں کہ یہ لقمہ مت کھا کہ اس کے اندر زہر ہے اور یہ لقمہ کھا کہ اس میں دوا ہے مگر تو میری مخالفت کرتا اور وہی کھاتا ہے جس میں زہر ہے سو عنقریب اسکا اثر تیرے دین اور ایمان کے بدن میں ظاہر ہو جائے گا۔ میں تجھ کو نصیحت کرتا ہوں اور نہ تیری تلوار سے ڈرتا ہوں اور نہ تیرے زر کا خواہاں ہوں۔ جس کو اللہ کی معیت نصیب ہو جاتی ہے

لَا يَفْزَعُ مِنْ اَحَدٍ فِي الْجُمْلَةِ لَا مِنْ جِنٍّ وَّلَا مِنْ اِنْسٍ وَّلَا مِنْ حَشَرَاتِ الْاَرْضِ وَسِبَاعِهَا وَهَوَامِّهَا وَلَا مِنْ شَيْءٍ مِّنَ الْمَخْلُوْقَاتِ بِاَسْرِهَا ۞ لَا تَزْدَرُوْا بِالشُّيُوْخِ الْعُمَّالِ بِالْعِلْمِ اَنْتُمْ جُهَّالٌ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَرُسُلِهٖ وَالصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِهِ الْوَاقِفِيْنَ مَعَهٗ الرَّاضِيْنَ بِاَفْعَالِهٖ ۞ كُلُّ السَّلَامَةِ فِي الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَقِصَرِ الْاَمَلِ وَالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا ۞ فَاِذَا رَأَيْتُمْ فِيْ اَنْفُسِكُمْ ضُعْفًا فَدَاوُوْهُ بِذِكْرِ الْمَوْتِ وَقِصَرِ الْاَمَلِ ۞ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِكَايَةً عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ۞ مَا تَقَرَّبَ الْمُتَقَرِّبُوْنَ اِلَيَّ بِاَفْضَلَ مِنْ اَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِمْ ۞ وَلَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ ۞ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ لَهٗ سَمْعًا وَّبَصَرًا وَّيَدًا وَّمُؤَيِّدًا ۞ فَبِيْ يَسْمَعُ وَبِيْ يُبْصِرُ وَبِيْ يَبْطِشُ ۞ يُبْصِرُ جَمِيْعَ اَفْعَالِهٖ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَبِهٖ يَخْرُجُ مِنْ حَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ وَرُؤْيَةِ نَفْسِهٖ وَغَيْرِهٖ ۞ تَصِيْرُ حَرَكَاتُهٗ وَحَوْلُهٗ وَقُوَّتُهٗ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا بِهٖ وَلَا بِسَائِرِ الْخَلْقِ ۞ يَعْزِلُ نَفْسَهٗ وَدُنْيَاهُ وَاُخْرَاهُ ۞ كُلُّهٗ طَاعَةٌ ۞ فَلَا جَرَمَ تُقَرِّبُهٗ ۞ طَاعَتُهٗ تَكُوْنُ سَبَبًا لِمَحَبَّةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ ۞ بِالطَّاعَةِ يُحِبُّ وَيُقَرِّبُ ۞ وَبِالْمَعْصِيَةِ يُبْغِضُ وَيُبْعِدُ ۞ بِالطَّاعَةِ يَحْصُلُ الْاُنْسُ وَبِالْمَعْصِيَةِ تَحْصُلُ الْوَحْشَةُ لِاَنَّ مَنْ اَسَاءَ

وہ کسی چیز سے بھی نہیں ڈرتا نہ جن سے نہ بشر سے نہ زمین کے کیڑے مکوڑوں سے نہ درندوں سے نہ سانپ بچھو زہریلے جانوروں سے اور نہ ساری مخلوقات میں کسی سے۔ علم پر عمل رکھنے والے مشائخ کو حقیر نہ سمجھو۔ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبروں اور اس کے بندوں میں اُن نیکوکاروں سے واقف نہیں ہو جو اس کی معیت میں قائم اور اس کے افعال پر راضی رہنے والے ہیں۔ ساری سلامتی قضا و قدر پر راضی رہنے اور آرزو کو کوتاہ کرنے اور دُنیا کی رغبت کھو دینے میں ہے۔ پس جب تم اپنے نفوس میں کمزوری پاؤ (کہ دُنیا کی محبت دور نہ کر سکو) تو موت کو یاد رکھنا اور آرزو کو کوتاہ کرنا لازم پکڑو۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حق تعالےٰ شانہ سے حدیث قدسی نقل فرمائی ہے کہ قرب کے طلب کرنے والوں نے فرائض ادا کرنے سے زیادہ کسی چیز سے بھی میرا قرب نہیں پایا اور بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعہ سے میرا مقرب بنتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو محبوب بنالیتا ہوں پھر جب اس کو محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کی سماعت و بصارت اور ہاتھ اور پُشت پناہ بن جاتا ہوں کہ مجھ ہی سے سُنتا ہے مجھ ہی سے دیکھتا ہے اور مجھ ہی سے تھامتا ہے" اپنے جملہ افعال کو حق تعالیٰ ہی سے سمجھنے لگتا اور اس کی وجہ سے اپنی طاقت اپنے زور اور اپنے نفس اور دوسروں کی طرف نظر کرنے سے باہر نکل آتا ہے۔ اس کے حرکات اور قوت و زور حق تعالیٰ ہی سے ہوتا ہے نہ اپنے نفس سے اور نہ مخلوق سے وہ اپنے نفس اور دنیا و آخرت سب سے کنارہ کش ہو جاتا اور سر تا پا طاعت بن جاتا ہے اس لئے ضرور ہے کہ مقربِ حق بنے۔ اسکی طاعت حق تعالےٰ کی محبت کا سبب بنتی ہے۔ طاعت سے محبت و قرب نصیب ہوا کرتا ہے اور معصیت سے بغض اور بُعد حاصل ہوتا ہی طاعت سے اُنس پیدا ہوا کرتا ہے اور معصیت سے وحشت پیدا ہوا کرتی ہے کیونکہ جو خطا کرے گا

اِسْتَوْحَشَ ۔ بِمُتَابَعَةِ الشَّرْعِ يَحْصُلُ الْخَيْرُ
وَبِمُخَالَفَتِهٖ يَحْصُلُ الشَّرُّ ۔ مَنْ لَّمْ يَكُنِ الشَّرْعُ
رَفِيْقَهٗ فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِهٖ فَهُوَ هَالِكٌ مَّعَ الْهَالِكِيْنَ
اِعْمَلْ وَاجْتَهِدْ وَلَا تَتَّكِلْ عَلَى الْعَمَلِ ۔ فَاِنَّ
التَّارِكَ لِلْعَمَلِ طَامِعٌ وَّالْمُتَّكِلَ عَلَى الْعَمَلِ
مُعْجَبٌ مَّغْرُوْرٌ ۔ قَوْمٌ قِيَامٌ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
وَقَوْمٌ قِيَامٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ۔ وَقَوْمٌ قِيَامٌ
بَيْنَ الْخَلْقِ وَالْخَالِقِ ۔ اِنْ كُنْتَ زَاهِدًا فَاَنْتَ
قَائِمٌ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۔ وَاِنْ كُنْتَ خَائِفًا
فَاَنْتَ قَائِمٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ۔ وَاِنْ كُنْتَ
عَارِفًا فَاَنْتَ قَائِمٌ بَيْنَ الْخَلْقِ وَالْخَالِقِ ۔
تَنْظُرُ اِلَى الْخَلْقِ تَارَةً اِلَى الْخَالِقِ اُخْرٰى ۔
تُبَلِّغُ الْقَوْمَ وَتُعَرِّفُهُمْ اَحْوَالَ الْاٰخِرَةِ وَ
حِسَابَهَا وَجَمِيْعَ مَا فِيْهَا ۔ لَابَلْ تُخْبِرُهُمْ بِمَا
قَدْ شَاهَدْتَ وَرَاَيْتَ ۔ لَيْسَ الْخَبَرُ
كَالْمُعَايَنَةِ ۔ اَلْقَوْمُ مُنْتَظِرُوْنَ لِقَاءَ اللهِ
عَزَّوَجَلَّ ۔ يَتَمَنَّوْنَهٗ فِيْ جَمِيْعِ اَوْقَاتِهِمْ لَا
يَخَافُوْنَ مِنَ الْمَوْتِ ۔ لِاَنَّهٗ سَبَبُ لِلِقَاءِ
مَحْبُوْبِهِمْ ۔ فَارِقْ قَبْلَ اَنْ تُفَارَقَ ۔ وَدِّعْ قَبْلَ
اَنْ تُوَدَّعَ ۔ اُهْجُرْ قَبْلَ اَنْ يَّهْجُرَكَ اَهْلُكَ
وَسَائِرُ الْخَلْقِ مَا يَنْفَعُوْنَكَ اِذَا حَصَلْتَ
فِي الْقَبْرِ ۔ تُبْ مِنْ تَنَاوُلِ الْمُبَاحِ
بِشَهْوَةٍ يَا قَوْمُ تَدَرَّعُوْا فِيْ
جَمِيْعِ اَحْوَالِكُمْ ۔ اَلْوَرَعُ
كِسْوَةُ الدِّيْنِ

وہ متوحش ہوگا۔ شریعت کے اتباع سے خیر حاصل ہوتی ہے اور شرع کی مخالفت سے شر حاصل ہوتا ہے جس کی ساری حالتوں میں شریعت رفیق نہ ہو تباہ کاروں کے ساتھ ایک تباہ ہونیوالا وہ بھی ہے۔ کام کر اور سعی کر اور عمل پر بھروسہ مت کر کیونکہ عمل کو ترک کرنیوالا (کہ عمل کئے بغیر نجات کا متوقع ہو) محض طمع والا ہے اور عمل پر بھروسہ کرنیوالا خود پسند مغرور ہے (مخلوق میں تین قسم کے لوگ ہیں) ایک گروہ دنیا اور آخرت کے درمیان قائم ہے اور ایک گروہ جنت اور دوزخ کے درمیان قائم ہے۔ اور ایک گروہ مخلوق اور خالق کے درمیان قائم ہے۔ اگر تو زاہد ہے تب تو دنیا اور آخرت کے درمیان قائم ہے (کہ آخرت کا طالب اور دنیا سے متنفر ہے) اور اگر تو خائف ہے تو جنت و دوزخ کے درمیان قائم ہے (کہ جنت کا خواہاں ہے اور جہنم سے ترساں) اور اگر تو عارف ہے تو مخلوق اور خالق کے درمیان قائم ہے (کہ کبھی مخلوق کی طرف نظر کرتا ہے، اور کبھی خالق کی طرف) آخرت کے احوال اور حساب و کتاب اور جو کچھ بھی وہاں پیش آنیوالا ہے لوگوں کو پہنچاتا اور انکو آگاہ بناتا ہے بلکہ ان کو خبر دیتا ہے اس مضمون کی جسکا مشاہدہ کر چکا اور دیکھ چکا ہے کہ خبر مشاہدہ کی برابر نہیں ہوا کرتی۔ یہ لوگ حق تعالٰی کی ملاقات کے منتظر اور اپنے تمام اوقات میں اسی کے متمنی رہتے ہیں کہ موت سے ڈرتے نہیں کیونکہ وہ تو محبوب سے انکی ملاقات کرانے کا واسطہ ہے (مخلوق سے) جدائی اختیار کر اس سے پہلے کہ مفارقت کا وقت آوے (سب کو) رخصت کر دے اس سے پہلے کہ خود رخصت ہو اور چھوڑ دے اس سے پہلے کہ تیرے بال بچے اور ساری مخلوق تجھ کو چھوڑ دے جب تو قبر میں جائیگا تو یہ سب تیرے کچھ بھی کام نہ آئیں گے مباح چیز کو خواہش نفس کے ساتھ کھانے سے توبہ کر **صاحبو!** اپنی ساری حالتوں میں تقوے کو اختیار کرو کہ تقویٰ دین کی پوشاک ہے

اُطْلُبُوْا مِنِّيْ كِسْوَةَ اَدْيَانِكُمْ ۔ اِتَّبِعُوْنِيْ فَاِنِّيْ
عَلٰى جَادَّةِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔
اَنَا تَابِعٌ لَهٗ فِيْ اَكْلِهٖ وَشُرْبِهٖ وَنِكَاحِهٖ وَاَحْوَالِهٖ
وَمَا كَانَ يُشِيْرُ اِلَيْهِ ۔ لَا اَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى
وَقَعَ بِمُرَادِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنِّيْ ۔ فَاِنِّيْ عَلٰى
ذٰلِكَ وَلَا اُفَكِّرُ بِحَمْدِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ۔ لَا
اُفَكِّرُ بِحَمْدِكَ وَلَا ذَمِّكَ ۔ بِعَطَائِكَ وَمَنْعِكَ
بِخَيْرِكَ وَشَرِّكَ ۔ بِاِقْبَالِكَ وَاِدْبَارِكَ ۔ اَنْتَ
جَاهِلٌ وَّالْجَاهِلُ لَا يُبَالٰى بِهٖ ۔ اِذَا اَفْلَحْتَ
وَعَبَدْتَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ كَانَتْ عِبَادَتُكَ
مَرْدُوْدَةً عَلَيْكَ ۔ لِاَنَّهَا عِبَادَةٌ مَقْرُوْنَةٌ
بِالْجَهْلِ ۔ وَالْجَهْلُ كُلُّهٗ مَفْسَدَةٌ ۔ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَبَدَ
اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى جَهْلٍ كَانَ مَا يُفْسِدُ اَكْثَرَ
مِمَّا يُصْلِحُ ۔ لَا فَلَاحَ لَكَ حَتّٰى تَتَّبِعَ الْكِتَابَ
وَالسُّنَّةَ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَنَّهٗ
عَلَيْهِ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ شَيْخٌ فَاِبْلِيْسُ
شَيْخُهٗ ۔ اِتَّبِعِ الشُّيُوْخَ الْعُلَمَاءَ بِالْكِتَابِ
وَالسُّنَّةِ الْعَامِلِيْنَ بِهِمَا وَاَحْسِنِ الظَّنَّ بِهِمْ ۔
وَتَعَلَّمْ مِنْهُمْ وَاَحْسِنِ الْاَدَبَ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
وَالْعِشْرَةَ مَعَهُمْ ۔ وَقَدْ اَفْلَحْتَ ۔ اِذَا لَمْ تَتَّبِعِ
الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَلَا الشُّيُوْخَ الْعَارِفِيْنَ
بِهِمَا فَمَا تُفْلِحُ اَبَدًا ۔ اَمَا سَمِعْتَ مَنِ اسْتَغْنٰى
بِرَاْيِهٖ ضَلَّ ۔ هَذِّبْ نَفْسَكَ بِصُحْبَةِ مَنْ هُوَ
اَعْلَمُ مِنْكَ ۔ اِشْتَغِلْ بِاِصْلَاحِهَا ثُمَّ

اپنے دین کی پوشاک مجھ سے مانگو۔ میرا اتباع کرو کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر ہوں۔ میں آپ کا تابع ہوں کھانے میں بھی پینے میں بھی مباشرت میں بھی اور آپ کے جملہ احوال اور ان اُمور میں جن کی طرف آپ اشارہ فرمایا کرتے تھے۔ میں ہمیشہ اسی طرح (تم کو نصیحت کرتا) رہونگا یہاں تک کہ حق تعالےٰ کو جو کچھ میرے وجود سے مقصود ہے وہ پورا ہو جائے (کہ مخلوق کو ہدایت یاب ہوتا ہوا اپنی نگاہ سے دیکھ لوں) پس میں اسی حالت پر رہونگا۔ اور بحمد اللہ کچھ نہ کروں گا۔ نہ تیری مدح کا فکر کروں گا نہ ہجو کا۔ نہ تیری داد و دہش کا نہ بخل کا۔ نہ تیری بھلائی کا نہ بُرائی کا۔ اور نہ تیری توجہ کا اور نہ بے توجہی کا۔ تو ناواقف ہے اور ناواقف کی پروا نہیں کی جاتی۔ جب تو نیکوکار بنے اور اللہ کی عبادت بھی کرے تو تیری عبادت تیرے مُنہ پر ماری جاتی ہے۔ کیونکہ وہ جہالت سے ملی ہوئی ہے، اور جہالت ازسرتاپا خرابی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے جہالت کے ساتھ حق تعالیٰ کی عبادت کی تو جتنا وہ سنوارے گا اس سے زیادہ بگاڑے گا۔" جب تک تو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کا اتباع نہ کرے گا۔ کسی قسم کی بھی فلاح تجھ کو نصیب نہ ہوگی۔ ایک بزرگ سے منقول ہے کہ جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے۔" جو مشائخ کتاب و سنت کے عالم اور اس پر عامل ہیں ان کا اتباع کر اور ان میں حُسنِ ظن رکھ، اور ان سے سیکھ اور ان کے سامنے ادب اور ان کے پاس نشست و برخاست کو خوش نما بنا کہ یقیناً فلاح پائیگا۔ جب تو نہ کتاب وسنت کا اتباع کرے گا اور نہ ان مشائخ کا جن کو کتاب وسنت کی معرفت حاصل ہے تو کبھی فلاح نہ پائے گا۔ کیا تو نے نہیں سُنا کہ جو خود رائے بنا وہ گمراہ ہوا۔ جو تجھ سے زیادہ واقف ہے اس کی صحبت سے اپنے نفس کو مہذب بنا۔ اس کی اصلاح میں مشغول ہو اس کے بعد

اُنْتَقِلْ اِلٰی غَیْرِھَا ۞ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِبْدَأْ بِنَفْسِکَ ثُمَّ بِمَنْ تَعُوْلُ ۞ وَقَالَ لَاصَدَقَةَ وَذُوْ رَحِمٍ مُّحْتَاجٌ

اَلْمَجْلِسُ الْمُوْفِیْ لِلْاَرْبَعِیْنَ

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَوْمَ الْاَحَدِ بُکْرَةً فِی الرِّبَاطِ رَابِعَ عَشَرَ رَجَبَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِیْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ خَیْرًا فَقَّھَہٗ فِی الدِّیْنِ وَ بَصَّرَہٗ بِعُیُوْبِ نَفْسِہٖ ۞ اَلْفِقْہُ فِی الدِّیْنِ سَبَبٌ لِمَعْرِفَةِ النَّفْسِ مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ عَزَّوَجَلَّ عَرَفَ الْاَشْیَاءَ کُلَّھَا بِہٖ تَصِحُّ لَہُ الْعُبُوْدِیَّةُ وَالْعِتْقُ مِنْ عُبُوْدِیَّةِ غَیْرِہٖ ۞ لَا فَلَاحَ لَکَ لَا نَجَاةَ لَکَ حَتّٰی تُؤْثِرَہٗ عَلٰی غَیْرِہٖ تُؤْثِرُ دِیْنَکَ عَلٰی شَھَوَاتِکَ ۞ وَاٰخِرَتَکَ عَلٰی دُنْیَاکَ ۞ وَخَالِقَکَ عَلٰی خَلْقِہٖ ھَلَاکُکَ فِیْ تَقْدِیْمِ شَھَوَاتِکَ عَلٰی دِیْنِکَ ۞ وَدُنْیَاکَ عَلٰی اٰخِرَتِکَ ۞ وَالْخَلْقِ عَلٰی خَالِقِکَ ۞ اِعْمَلْ بِھٰذَا وَقَدْ کَفَاکَ ۞ اَنْتَ مَحْجُوْبٌ عَنِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ لَا اِجَابَةَ لَکَ ۞ اَلْاِجَابَةُ اِنَّمَا تَکُوْنُ بَعْدَ الْاِسْتِجَابَةِ ۞ اِذَا اَجَبْتَہٗ بِالْعَمَلِ اَجَابَکَ فِیْ وَقْتِ سُؤَالِکَ لَہٗ ۞ وُجُوْدُ الزَّرْعِ اِنَّمَا یَکُوْنُ بَعْدَ الزِّرَاعَةِ ۞ اِزْرَعْ حَتّٰی تَحْصُدَ ۞ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْیَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ ۞ اِزْرَعْ ھٰذِہِ الزِّرَاعَةَ بِالْقَلْبِ وَالْبَذْرُ ھُوَ الْاِیْمَانُ وَالْحِرَاثَةُ لَھَا وَجَلْبُ الْمَاءِ اِلَیْھَا وَسَقْیُھَا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ اِذَا کَانَ ھٰذَا الْقَلْبُ فِیْہِ لِیْنٌ وَّرَاْفَةٌ

دوسروں کی طرف مشغول ہو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اول اپنے نفس کا خیال کر اس کے بعد اہل وعیال کا۔ نیز آپ نے فرمایا ہے کہ صدقہ کا موقع نہیں درانحالیکہ رشتہ دار محتاج ہو۔“ (پس جب تک اپنے نفس کو اصلاح کی حاجت ہو اس وقت تک دوسروں کی اصلاح میں لگنا حماقت بھی ہے اور خلاف سنت بھی)

چالیسویں مجلس

(یکشنبہ۔ بوقت صبح۔ ۱۴ رجب ۵۴۵ھ خانقاہ شریف)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جب حق تعالیٰ اپنے بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا اور اس کو اس کے نفس کے عیوب دکھلا دیتا ہے۔“ دین کے متعلق سمجھ نفس کی واقفیت کا سبب ہے۔ جو اپنے پروردگار سے واقف ہو جاتا ہے وہ تمام چیزوں سے واقف ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اس کے لئے حق تعالیٰ کا غلام بننا اور دوسروں کی غلامی سے رہا ہونا صحیح ہوتا ہے۔ جبتک تو حق تعالیٰ کو جملہ ماسویٰ پر اور اپنے خالق کو مخلوق پر ترجیح نہ دے گا نہ تیرے لئے فلاح ہے اور نہ نجات۔ خواہش کو دین پر اور دنیا کو آخرت پر اور مخلوق کو خالق پر ترجیح دینے ہی میں تیری ہلاکت ہے۔ اس پر عمل کر کہ حق تعالیٰ تجھ کو (ہر حاجت کیلئے) کافی ہو جائیگا۔ تو حق تعالیٰ سے محجوب ہے۔ تیری دعا قبول نہیں قبولیت تو تعمیل حکم کے بعد ہوا کرتی ہے پس جب تو کام کرکے اس کا حکم مانے گا تو تیرے سوال کے وقت وہ تیری درخواست بھی قبول فرمائے گا۔ غلہ کا وجود تو کھیتی کرنے کے بعد ہوتا ہے۔ کھیتی کر کہ کاٹنا نصیب ہو۔ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔“ قلب میں یہ کھیتی بو کہ جس کا بیج ایمان ہے اور اس کا نیو لانا۔ سینچنا۔ پانی دنیا اعمال صالحہ سے ہے۔ جب اس قلب کے اندر نرمی و شفقت

وَرَحْمَةٌ نَبَتَ فِيْهِ ۞ وَإِذَا كَانَ قَاسِيًا فَظًّا غَلِيْظًا كَانَتْ أَرْضُهٗ سَبِخَةً وَالسَّبِخُ لَا يَنْبُتُ الزَّرْعَ إِذَا زَرَعْتَ عَلٰى رَأْسِ جَبَلٍ لَا يَنْبُتُ فِيْهِ ۞ فَهُوَ إِلَى الْهَلَاكِ أَقْرَبُ ۞ تَعَلَّمْ هٰذِهِ الزِّرَاعَةَ مِنَ الزَّارِعِ لَهَا ۞ لَا تَنْفَرِدْ بِرَأْيِكَ ۞ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَعِيْنُوْا عَلٰى كُلِّ صَنْعَةٍ بِصَالِحِ أَهْلِهَا ۞ أَنْتَ مَشْغُوْلٌ بِزَرْعِ الدُّنْيَا لَا بِزَرْعِ الْاٰخِرَةِ ۞ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ طَالِبَ الدُّنْيَا لَا يُفْلِحُ ۞ مَعَ الْاٰخِرَةِ لَا يَرَى الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ إِنْ أَرَدْتَ الْاٰخِرَةَ فَعَلَيْكَ بِتَرْكِ الدُّنْيَا ۞ وَإِنْ أَرَدْتَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فَعَلَيْكَ بِتَرْكِ الْحُظُوْظِ وَالْخَلْقِ ۞ وَقَدْ وَصَلْتَ إِلَيْهِ ۞ فَإِذَا صَحَّ لَكَ هٰذَا جَاءَتْ إِلَيْكَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ وَالْحُظُوْظُ وَالْخَلْقُ تَبَعًا طَوْعًا وَكَرْهًا ۞ لِأَنَّ الْأَصْلَ مَعَكَ وَكُلُّ الْفُرُوْعِ تَبَعٌ لِهٰذَا الْأَصْلِ ۞ كُنْ عَاقِلًا ۞ لَا إِيْمَانَ لَكَ لَا عَقْلَ لَكَ لَا تَمْيِيْزَ لَكَ أَنْتَ قَائِمٌ مَعَ الْخَلْقِ مُشْرِكٌ بِهِمْ ۞ أَنْتَ هَالِكٌ إِنْ لَمْ تَتُبْ تَلَعَّ عَنْ طَرِيْقِ الْقَوْمِ ۞ تَنَحَّ عَنْ بَابِهِمْ ۞ لَا تُزَاحِمْهُمْ بِأَكْتَافِ بُنْيَتِكَ دُوْنَ قَلْبِكَ ۞ لَا تُزَاحِمْهُمْ بِنِفَاقِكَ وَدَعَاوِيْكَ وَهَوَسِكَ ۞ إِنَّمَا تُزَاحِمُ الْقَوْمَ بِالْقُلُوْبِ وَالْأَسْرَارِ ۞ بِأَكْتَافِ التَّوَكُّلِ وَاصْبِرْ عَلَى الْاٰفَاتِ وَالرِّضَا بِالْأَقْسَامِ يَا غُلَامُ كُنْ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

اور رحمت ہوگی تو اس میں پیداوار ہوگی اور جب وہ سخت اور بدخو اور زشت ہوگا تو اس کی زمین بنجر و شور ہے اور شور زمین میں پیداوار نہیں ہوا کرتی۔ جب تو پہاڑ کی چوٹی پر بیج بوئے گا تو وہ وہاں اُگے گا نہیں۔ بلکہ وہ بربادی کے زیادہ قریب ہے۔ اس کھیتی کرنے کو اس کے کاشتکار سے سیکھ اور صرف اپنی رائے کو کافی مت سمجھ۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر صنعت میں اس کے ماہر سے اعانت چاہا کرو۔ تو دنیا کی کھیتی میں مشغول ہے آخرت کی کھیتی میں نہیں۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ دنیا کا طالب کبھی کامیاب نہیں ہوتا اور آخرت کی طلب میں حق تعالیٰ شانہ کی زیارت نہیں ہوتی پس اگر تو آخرت چاہتا ہے تو دنیا کا چھوڑنا ضروری سمجھ اور اگر تو حق تعالےٰ کو چاہتا ہے تو حظوظ (خواہ دُنیا کے ہوں یا آخرت وجنت کے) اور جُملہ مخلوق کو چھوڑنا لازم سمجھ کہ یقیناً حق تعالےٰ تک پہونچ جائے گا۔ پھر جب یہ وصول تیرے لئے صحیح ہو جائے گا تو دنیا اور آخرت اور حظوظ اور مخلوق سب تبعاً اور خواستہ و ناخواستہ تیرے پاس حاضر ہو جائیں گی۔ کیونکہ جڑ تیرے ساتھ ہے اور ساری شاخیں اسی جڑ کی تابع ہیں۔ عاقل بن نہ تیرے پاس ایمان ہے نہ عقل ہے نہ تمیز ہے۔ تو مخلوق کے ساتھ وابستہ اور ان کو شریکِ خدا بنائے ہوئے ہے اگر تو نے توبہ نہ کی تو ہلاک ہو جائے گا۔ اہل اللہ کے راستہ سے الگ ہٹ۔ ان کے دروازہ سے دور ہو۔ قلب کو چھوڑ کر اپنے بدن کے مونڈھے بلا ہلا کر ان کی صف میں مت گھُس۔ اپنے نفاق اور خالی دعوؤں اور ہوس کے ذریعہ سے ان میں شامل مت ہو پس اہل اللہ کی صف میں اگر تو شامل ہو سکتا ہے تو صرف قلوب اور باطن کے ذریعہ سے اور توکل کے کاندھوں پر (سہارا لے کر) اور مصیبتوں پر صبر کر کے اور مقسوم پر راضی رہ کر ہو سکتا ہے۔ **صاحبزادہ**۔ حق تعالےٰ کے حضور میں ایسا بن جا کہ مصیبتیں تجھ پر

وَالْاٰفَاتُ تَنْزِلُ عَلَيْكَ وَاَنْتَ قَائِمٌ عَلٰى قَدَمِ مَحَبَّتِهٖ لَا تَتَغَيَّرُ ۞ لَا تُزِيْلُكَ الرِّيَاحُ وَالْاَمْطَارُ وَلَا تَخْرِقُكَ الرِّمَاحُ ۞ تَكُوْنُ ثَابِتًا ظَاهِرًا وَّ بَاطِنًا ۞ قَائِمًا فِيْ مَقَامٍ لَا خَلْقَ فِيْهِ لَا دُنْيَا فِيْهِ وَلَا اٰخِرَةَ فِيْهِ ۞ لَا حُقُوْقَ فِيْهِ لَا حُظُوْظَ فِيْهِ لَا لِمَ فِيْهِ ۞ لَا كَيْفَ فِيْهِ لَا مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فِيْهِ لَا تُكَدِّرُكَ رُؤْيَةُ الْخَلْقِ وَمُؤْنَةُ الْعِيَالِ ۞ وَلَا تَتَغَيَّرُ بِالْقِلَّةِ وَ الْكَثْرَةِ ۞ لَا بِالذَّمِّ وَلَا بِالْحَمْدِ لَا بِالْاِقْبَالِ وَلَا بِالْاِدْبَارِ ۞ تَكُوْنُ مَعَهٗ مِنْ وَّرَاءِ مَعْقُوْلِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَالْمَلَكِ وَالْخَلْقِ فِي الْجُمْلَةِ ۞ مَا اَحْسَنَ مَا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنْ كُنْتَ تَصْدُقُ وَاِلَّا فَلَا تَتْبَعْنَا ۞ اَلصَّبْرُ وَالْاِخْلَاصُ اَسَاسٌ لِمَا قَدْ شَرَحْتُ لَكَ ۞ تُرِيْدُنِيْ اُنَافِقُكَ وَاُلِيْنُ لَكَ فِي الْكَلَامِ ۞ تَفْرَحُ نَفْسُكَ وَ تُعْجَبُ وَتَظُنُّ اَنَّهَا عَلٰى شَيْءٍ ۞ لَا وَلَا كَرَامَةَ لَهَا ۞ اَنَا نَارٌ وَلَا يَثْبُتُ عَلَى النَّارِ اِلَّا السَّمَنْدَلُ الَّذِيْ يَبِيْضُ وَيُفَرِّخُ وَيَقُوْمُ وَيَقْعُدُ فِي النَّارِ ۞ اِجْتَهِدْ اَنْ تَكُوْنَ سَمَنْدَلًا فِيْ نَارِ الْاٰفَاتِ وَالْمُجَاهَدَاتِ وَ الْمُكَابَدَاتِ وَالصَّبْرِ عَلٰى مَطَارِقِ الْاَقْضِيَةِ وَالْاَقْدَارِ حَتّٰى تَصْبِرَ عَلٰى مُصَاحَبَتِيْ وَسَمَاعِ كَلَامِيْ وَخُشُوْنَتِهٖ وَالْعَمَلِ بِهٖ ظَاهِرًا وَّ بَاطِنًا ۞ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً ۞ فِيْ خَلْوَتِكَ اَوَّلًا وَفِيْ جَلْوَتِكَ ثَانِيًا وَّفِيْ جُوْدِكَ ثَالِثًا ۞ فَاِنْ صَحَّ لَكَ هٰذَا جَاءَكَ الْفَلَاحُ دُنْيَا وَّاٰخِرَةً ۞ بِمَشِيْئَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَتَقْلِيْبِهٖ ۞ اَنَا لَا اُحَابِيْ اَحَدًا مِّنَ الْخَلْقِ فِيْ شَيْءٍ هُوَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَّمِنْ حَقِّهٖ ۞

نازل ہوں اور تو اس کی محبّت کے پاؤں پر کھڑا رہے کہ تجھ میں مطلق تغیر نہ آوے۔ نہ تجھ کو ہوائیں اور بارشیں جگہ سے ہلا سکیں اور نہ برچھیاں تجھ کو پھاڑ سکیں۔ ظاہراً و باطناً تو جما رہے اور قائم رہے اس مقام میں جہاں نہ خلق ہو نہ دُنیا ہو نہ آخرت۔ نہ وہاں حقوق ہوں نہ حظوظ۔ نہ وہاں مجالِ چوں ہو نہ چرا اور حق تعالےٰ کے سوا کوئی چیز نہ ہو۔ نہ مخلوق کی دیکھ بھال تجھ کو مکدّر بنائے اور نہ بال بچوں کی پرورش و فکر معاش۔ نہ کمی بیشی سے تیری حالت میں تبدیلی آوے نہ مذمت و تعریف سے اور نہ کسی کی توجّہ یا بے توجہی سے تو حق تعالےٰ کی معیت میں اسی طرح رہے جو جن و بشر اور ملائکہ اور ساری مخلوق کی عقل و فہم سے باہر اور بالا ہو۔ کیا خوب کہا ہے ایک بزرگ نے کہ اگر تو اپنی طلب اور ارادہ میں سچّا ہو تو خیر ورنہ ہمارے پیچھے مت آ" جو کچھ میں نے تجھ سے بیان کیا ہے اس کی بنیاد صبر اور اخلاص ہے۔ تو چاہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ نفاق برتوں اور نصیحت میں نرمی کروں۔ تو اپنے نفس پر اتراتا اور نازاں ہوتا اور گمان کرتا ہے کہ کچھ ہے۔ نہیں نہیں اس کی کوئی عزّت نہیں۔ میں آگ ہوں اور آگ پر بجز سمندر جانور کے کہ آگ ہی میں، انڈے بچّے دیتا اور اُسی میں اُٹھتا بیٹھتا ہے اور کوئی نہیں جم سکتا۔ تو کوشش کر کہ مصائب و مجاہدوں اور مشقتوں کی آگ میں سمندر بن جائے اور قضا و قدر کے گرز کے نیچے صابر بنا رہے تا کہ میری صحبت اور میرے کلام کے سُننے اور اس کی سختی پر اور ظاہراً و باطناً اور علانیہ و مخفی اس پر عمل کرنے میں ثابت قدم رہ سکے کہ اوّل اپنی خلوت میں اور دوم جلوت میں اور سوم اپنی سخاوت میں۔ پس اگر یہ تیرے لئے صحیح ہو گیا تو حق تعالےٰ کی مشیت و حکم سے دنیا اور آخرت دونوں میں تجھ کو فلاح نصیب ہو گی۔ جو چیز بھی اللہ کی ہے اور اس میں اللہ کا حق ہے تو

لَا اَلْتَفِتُ اِلٰى اَحَدٍ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ بِلَا اَمْرِهٖ ۞ بَلْ اَتَقَوّٰى بِهٖ فِيْ اِسْتِيْفَاءِ حَقِّهٖ مِنْ خَلْقِهٖ وَلَا اَضْعُفُ وَاُقَوِّيْ مَعَ نَفْسِيْ وَاُوَافِقُهَا فِيْهِمْ ۞ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَنَّهٗ قَالَ وَافِقِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فِي الْخَلْقِ وَلَا تُوَافِقِ الْخَلْقَ فِي اللّٰهِ ۞ اِنْكَسَرَ مَنِ انْكَسَرَ وَانْجَبَرَ مَنِ انْجَبَرَ ۞ كَيْفَ اُبَالِيْ وَاَنْتَ عَاصٍ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ۞ مُسْتَهِيْنٌ بِاَوَامِرِهٖ وَنَوَاهِيْهِ ۞ مُنَازِعٌ لَّهٗ فِيْ اَقْضِيَتِهٖ وَاَقْدَارِهٖ ۞ مُعَادٍ لَّهٗ فِيْ لَيْلِكَ وَنَهَارِكَ فَاَنْتَ مَمْقُوْتُهٗ وَمَلْعُوْنُهٗ ۞ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ بَعْضِ كَلَامِهٖ ۞ اِذَا اُطِعْتُ رَضِيْتُ وَاِذَا رَضِيْتُ بَارَكْتُ وَلَيْسَ لِبَرَكَتِيْ نِهَايَةٌ ۞ وَاِذَا عُصِيْتُ غَضِبْتُ وَاِذَا غَضِبْتُ لَعَنْتُ وَتَبْلُغُ لَعْنَتِيْ اِلَى الْوَلَدِ السَّابِعِ ۞ هٰذَا زَمَانُ بَيْعِ الدِّيْنِ ۞ بِالتِّيْنِ ۞ زَمَانُ طُوْلِ الْاَمَلِ وَقُوَّةِ الْحِرْصِ ۞ اِجْهَدْ اَنْ لَّا تَكُوْنَ مِمَّنْ قَالَ فِيْهِمْ وَقَدِمْنَا اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَاءً مَّنْثُوْرًا ۞ كُلُّ عَمَلٍ يُرَادُ بِهٖ غَيْرُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَهُوَ هَبَاءٌ مَنْثُوْرٌ ۞ وَيْحَكَ اِنْ خَفِيَ اَمْرُكَ عَلَى الْعَوَامِّ فَمَا يَخْفٰى عَلَى الْخَوَاصِّ ۞ السَّوَادِيُّ يَخْفٰى عَلَيْهِ ۞

اس کے متعلق میں کسی شخص کی بھی رو رعایت نہیں کر سکتا اور اس کے حکم کے بغیر مخلوق میں کسی کی طرف بھی میں توجہ نہیں کرتا بلکہ اس کی مخلوق سے اس کا حق وصول کرنے میں حق تعالیٰ سے طاقت پاتا ہوں اور کمزور نہیں بنتا البتہ مخلوق کے متعلق اپنے نفس کی موافقت کرتا اور اس کے ساتھ قوی ہو جاتا ہوں (کہ نفس کی خواہش کے موافق رو رعایت کر جاتا ہوں. ایک بزرگ سے منقول ہے کہ مخلوق کے متعلق حق تعالیٰ کی موافقت کر اور حق تعالیٰ کے متعلق مخلوق کی موافقت مت کر (کہ پلہ بھاری حق تعالیٰ کی رضا جوئی کا ہے) ٹوٹ جائے جو کوئی بھی ٹوٹے اور جڑا رہے جو کوئی بھی جڑا رہے"۔ میں تیری پروا کس طرح کر سکتا ہوں۔ حالانکہ تو حق تعالیٰ کا نافرمان اس کے اوامر و نواہی کو حقیر سمجھنے والا اس کی قضا و قدر میں اس سے نزاع رکھنے والا اور شب و روز اس کی دشمنی پر تلا ہوا ہے پس تو اس کا معتوب اور ملعون ہے۔ حق تعالیٰ نے اپنے ایک ایک کلام میں ارشاد فرمایا ہے کہ جب میری اطاعت کی جاتی ہے تو میں راضی ہوتا ہوں اور جب راضی ہوتا ہوں تو برکت عطا فرماتا ہوں اور میری برکت کی کوئی انتہا نہیں۔ اور جب میری نافرمانی ہوتی ہے تو غصہ ہوتا ہوں اور جب غصہ ہوتا ہوں تو لعنت کرتا ہوں اور میری لعنت ساتویں پشت تک پہونچتی ہے" یہ وہ زمانہ ہے کہ ایک انجیر کے بدلہ دین بیچ دیا جاتا ہے۔ یہ زمانہ طولِ امل اور قوت حرص کا ہے۔ تو کوشش کر کہ اُن لوگوں میں سے نہ بنے جن کے حق میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "اور ہم متوجہ ہوئے انکے اعمال کی طرف جو اُنہوں نے کیئے تھے۔ پس ان کو پراگندہ غبار بنا دیا" ہر وہ عمل جس سے مقصود حق تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا ہو پس وہ پراگندہ غبار ہے۔ تجھ پر افسوس۔ اگر تیری حالت عوام پر پوشیدہ بھی رہی تو خواص پر تو پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ تیرا کھوٹ دیہاتی سے چھپا

يَخْرُجُكَ ÷ اَلصَّيْرَفِيُّ لَا الْجَاهِلُ يَخْفٰى عَلَيْهِ ÷ الْعَالِمُ لَا اعْمَلْ وَاَخْلِصْ فِيْ عَمَلِكَ وَاشْتَغِلْ بِاللهِ عَزَّوَجَلَّ وَدَعِ الْاِشْتِغَالَ بِمَا لَا يَعْنِيْكَ ÷ غَيْرُكَ مِمَّا لَا يَعْنِيْكَ فَلَا تَشْتَغِلْ بِهٖ ÷ عَلَيْكَ بِخُوَيْصَّةِ نَفْسِكَ حَتّٰى تَقْهَرَهَا وَتَذِلَّ لَهَا وَتَسْتَاسِرَهَا وَتَجْعَلَهَا مَطِيَّتَكَ ÷ فَتَقْطَعُ بِهَا فَيَافِي الدُّنْيَا حَتّٰى تَصِلَ اِلَى الْاٰخِرَةِ ÷ تَقْطَعُ بِهَا الْخَلْقَ حَتّٰى تَصِلَ اِلَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ÷ حَتّٰى اِذَا تَمَّ لَكَ وَقَوِيْتَ اَرْدَفْتَ غَيْرَكَ ÷ وَمِنَ الدُّنْيَا اَخْرَجْتَهٗ وَاِلَى الْمَوْلٰى قَدَّمْتَهٗ وَلَقَّمَ الْحِكَمَ لُقْمَتَهٗ ÷ عَلَيْكَ بِصِدْقِ الْحَدِيْثِ لَا تَتَاَوَّلْ ÷ فَاِنَّ الْمُتَاَوِّلَ غَادِرٌ ÷ لَا تَخَفِ الْخَلْقَ وَلَا تَرْجُهُمْ فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ ضُعْفِ الْاِيْمَانِ ÷ عَلِّ هِمَّتَكَ وَقَدْ عَلَوْتَ ÷ اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يُعْطِيْكَ عَلٰى قَدْرِ هِمَّتِكَ وَصِدْقِكَ وَاِخْلَاصِكَ ÷ اِجْتَهِدْ وَتَعَرَّضْ وَاطْلُبْ فَاِنَّ بِكَ لَا يَجِيْءُ شَيْءٌ وَلَا بُدَّ مِنْكَ ÷ تَكَلَّفْ فِيْ تَحْصِيْلِ الْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ كَمَا تَتَكَلَّفُ فِيْ تَحْصِيْلِ الرِّزْقِ ÷ اَلشَّيْطَانُ يَلْعَبُ بِعَوَامِّ النَّاسِ كَمَا يَلْعَبُ الْفَارِسُ بِكُرَتِهٖ يُدِيْرُ اَحَدُهُمْ فِيْمَا يَشَاءُ كَمَا يُدِيْرُ اَحَدُكُمْ دَابَّتَهٗ فِيْمَا يَشَاءُ ÷ يَضْرِبُ اَقْفِيَةَ قُلُوْبِهِمْ وَيَسْتَخْدِمُهُمْ كَيْفَ اَرَادَ ÷ يَحُطُّهُمْ مِنَ الصَّوَامِعِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الْمَحَارِيْبِ وَيُوْقِفُهُمْ فِيْ خِدْمَتِهٖ وَالنَّفْسُ تُعِيْنُهٗ

رہ سکتا ہے مگر صراف سے نہیں۔ جاہل سے چھپ سکتا ہے مگر عالم سے نہیں۔ عمل کر اور عمل میں اخلاص پیدا کر اور حق تعالیٰ کے ساتھ مشغول ہو اور بے نفع چیز میں مشغولیت کو چھوڑ دے۔ تیرے نفس کے سوا دوسرے تو اسی مد میں ہیں جن سے تجھ کو کچھ نفع نہیں۔ پس اس میں مشغول نہ ہو۔ صرف اپنے نفس کی فکر کر کہ اس کو مغلوب و مطیع اور اپنا قیدی اور اپنی سواری بنالے کہ اس پر سوار ہو کر دُنیا کے جنگل و بیابان قطع کرے یہاں تک کہ آخرت تک پہونچ جائے اور اس پر سوار ہو کر مخلوق کو طے کرے یہاں تک کہ حق تعالیٰ تک پہونچ جائے۔ یہاں تک کہ جب یہ حالت تیرے لئے کامل ہو جائے گی اور تجھ میں قوت آجائے گی تو دوسرے شخص کو بھی تو اپنے پیچھے بٹھا سکے گا اور اس کو دُنیا سے نکال کر مولا تک پہونچا سکے گا اور حکمتوں کے نوالے اس کے مُنہ میں دے سکے گا۔ سچی بات کو لازم پکڑ اور تاویلیں مت کر کہ تاویل کرنے والا بدعہد ہے۔ نہ مخلوق سے خوف کر نہ توقع رکھ کہ یہ ایمان کی کمزوری ہے۔ اپنی ہمت بلند رکھ کہ رفعت حاصل ہوگی۔ بیشک حق تعالیٰ تجھ کو تیری ہمت اور سچائی اور اخلاص کی مقدار پر عطا فرمائے گا۔ کوشش کر اور (عمل کے) در پے ہو اور (توفیق کا) طالب بن کہ تجھ سے کچھ بن نہیں سکتا اور تیرا ہونا بھی ضروری ہے۔ نیک اعمالیوں کی تحصیل میں تکلیف و محنت اُٹھا جیسا کہ رزق کی تحصیل میں محنت اُٹھاتا ہے۔ عوام الناس کے ساتھ شیطان اس طرح کھیلتا ہے جیسا تم میں کوئی سوار اپنی گیند سے کھیلتا ہے کہ جس طرح وہ اپنے گھوڑے کو جدھر چاہتا ہے گھماتا ہے اسی طرح شیطان آدمی کو جدھر چاہتا ہے چکر دیتا ہے کہ ان کے دلوں کی گدّی پر ہاتھ مارتا اور (ان کو اپنے چنگل میں پھنسا کر) جو چاہتا ہے خدمت لیتا ہی خلوت خانوں سے ان کو نیچے اُتار لاتا اور محرابوں سے باہر نکالتا اور (غلام بنا کر) اپنی خدمت میں کھڑا کر لیتا ہے اور نفس شیطان کی اس کارروائی میں

عَلٰی ذٰلِكَ وَتُهَيِّئُ لَهٗ اَسْبَابَهٗ ؛ يَا غُلَامُ اِضْرِبْ
نَفْسَكَ بِسَوْطِ الْجُوْعِ وَالْمَنْعِ مِنَ الشَّهَوَاتِ وَ
اللَّذَّاتِ وَالتُّرَّهَاتِ وَاضْرِبْ قَلْبَكَ بِسَوْطِ
الْخَوْفِ وَالْمُرَاقَبَةِ ؛ اِجْعَلِ الْاِسْتِغْفَارَ دَابَ
نَفْسِكَ وَقَلْبِكَ وَسِرِّكَ ؛ فَاِنَّ لِكُلٍّ مِّنْهُمْ
ذَنْبًا يَّخُصُّهٗ ؛ اَلْزِمْهُمْ بِالْمُوَافَقَةِ وَالْمُتَابَعَةِ
لَهٗ فِیْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ ؛ يَا قَلِيْلَ الدِّرَايَةِ اِذَا كَانَ
الْقَدَرُ لَا يُمْكِنُكَ رَدُّهٗ وَلَا تَغْيِيْرُهٗ وَمَحْوُهٗ
وَمُخَالَفَتُهٗ فَلَا تُرِدْ غَيْرَ مَا يُرِيْدُ ؛ اِذَا كَانَ
لَا يُرِيْدُ شَيْئًا لَا يَتِمُّ فَلَا تُتْعِبْ نَفْسَكَ وَقَلْبَكَ
فِيْهِ ؛ سَلِّمِ الْكُلَّ اِلٰی رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ تَعَلَّقْ
بِذَيْلِ رَحْمَتِهٖ بِيَدِ تَوْبَتِكَ اِلَيْهِ ؛ فَاِذَا دُمْتَ
عَلٰی هٰذَا تَزُوْلُ الدُّنْيَا مِنْ عَيْنِ قَلْبِكَ وَرَاْسِكَ
وَتَهُوْنُ عَلَيْكَ مَصَائِبُهَا وَتَرْكُ شَهَوَاتِهَا وَ
لَذَّاتِهَا وَلَا تَشْكُرُ مِنْ قَرْصَاتِهَا وَلَسَعَاتِهَا
تَصِيْرُ نَفْسُكَ وَاَلَمُ الْبَلَاءِ كَاٰسِيَةَ ؛
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا زَوْجَةِ فِرْعَوْنَ
لَمَّا تَحَقَّقَ اَنَّهَا مُؤْمِنَةٌ بِاللّٰهِ
عَزَّوَجَلَّ اَمَرَ بِهَا فَضُرِبَ فِیْ يَدَيْهَا
وَرِجْلَيْهَا اَوْتَادًا مِّنْ حَدِيْدٍ
وَجُعِلَ يُعَاقِبُهَا بِالسِّيَاطِ رَفَعَتْ
رَاْسَهَا اِلَى السَّمَاءِ فَرَاَتْ اَبْوَابَ
الْجَنَّةِ مُفَتَّحَةً وَالْمَلٰئِكَةَ
تَبْنِیْ فِيْهَا بَيْتًا ؛ وَجَاءَهَا
مَلَكُ الْمَوْتِ

مدد کرتا اور اس کے سامان اس کے لئے مہیا کر دیتا ہے۔

صاحبزادہ۔ اپنے نفس کو بھوک میں ڈالنے اور خواہشات ولذات ومزخرفات سے باز رکھنے کے چابکوں سے مار اور اپنے قلب کو خوف اور مراقبہ کے چابک سے پیٹ۔ استغفار کو اپنے نفس اور قلب اور باطن کی عادت قرار دے کہ ان میں سے ہر ایک کے لئے جداگانہ گناہ ہے جو اس کے لئے مخصوص ہے (پس ہر ایک کو توبہ کی جدا حاجت ہے) آن پر ہر حالت میں موافقت اور متابعت لازم کر اے کم سمجھ۔ جبکہ تقدیر کا رد کرنا یا اس کو بدلنا یا مٹا دینا یا اس کے خلاف کر سکنا تیرے امکان میں نہیں ہے تو اس کے ارادہ کے خلاف تو ارادہ ہی کیوں کرتا ہے؟ جبکہ تجھ کو وہی پہونچتا ہے جو وہ چاہتا ہے تو تجھ کو چاہیئے کہ خود کوئی چیز چاہے ہی نہیں۔ اور جب وہ چیز ہو ہی نہیں سکتی جس کو وہ نہ چاہے پس تو اپنے نفس اور قلب کو (اس کے ہو جانے کی ہوس میں) فضول مشقت کے اندر مت ڈال اور سب کچھ اپنے رب کو سونپ دے اور اس کی طرف رجوع اور توبہ کے ہاتھ سے اس کی رحمت کا دامن پکڑ لے۔ پس جب تو ہمیشہ اس حالت پر رہے گا تو دنیا کی مصیبتوں کا برداشت کرنا اور اس کی شہوتوں اور لذتوں کا چھوڑنا تجھ کو سہل ہو جائے گا اور نہ تو اس کے ڈنک مارنے کی شکایت کرے گا اور نہ ڈسنے کی۔ تیرے نفس اور مصیبت کی تکلیف کا یہ حال ہو جائے گا جیسے فرعون کی بی بی حضرت آسیہؓ کا حال تھا کہ جب فرعون کو تحقیق ہو گیا کہ وہ حق تعالیٰ پر ایمان لے آئی ہیں تو اس نے ان کے (چومیخا کرنے کا) حکم دیا پس ان کے ہاتھوں اور پاؤوں میں لوہے کی میخیں ٹھوک دیں اور چابکوں سے ان کو تکلیف پہونچانے لگا۔ حضرت آسیہؓ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو دیکھا کہ جنت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور فرشتے اس میں ایک محل تعمیر کر رہے ہیں۔ اور ان کے پاس ملک الموت آئے

لِيَقْبِضَ رُوْحَهَا ۞ فَقَالَ لَهَا هٰذَا الْبَيْتُ لَكِ ۞ فَضَحِكَتْ وَذَهَبَ عَنْهَا اَلَمُ الْعُقُوْبَةِ ۞ وَقَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ۞ فَهٰكَذَا تَصِيْرُ اَنْتَ ۞ لَا بُدَّ اَنْ تَنْظُرَ بِعَيْنِ قَلْبِكَ وَيَقِيْنِكَ اِلٰى مَا ثَمَّ فَتَصْبِرُ عَلٰى مَا هٰهُنَا مِنَ الْبَلَاءِ وَالْاٰفَاتِ وَتَخْرُجُ مِنْ حَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ ۞ وَلَا تَاْخُذُ وَلَا تُعْطِيْ وَلَا تَتَحَرَّكُ وَلَا تَسْكُنُ اِلَّا بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ ۞ تَفْنٰى بَيْنَ يَدَيْهِ ۞ تُسَلِّمُ اَمْرَكَ اِلَيْهِ ۞ تُوَافِقُهٗ فِيْكَ وَفِي الْخَلْقِ ۞ فَلَا تُدَبِّرُ مَعَ تَدْبِيْرِهٖ وَلَا تَحْكُمُ مَعَ حُكْمِهٖ وَلَا تَخْتَارُ مَعَ اِخْتِيَارِهٖ ۞ مَنْ عَرَفَ هٰذَا الْحَالَ لَا يَطْلُبُ غَيْرَهٗ ۞ لَا يَكُوْنُ لَهٗ اُمْنِيَّةٌ سِوَاهُ ۞ كَيْفَ لَا يَتَمَنَّى الْعَاقِلُ هٰذَا الْحَالَ وَصُحْبَةُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَتِمُّ اِلَّا بِهٖ ۞

اَلْمَجْلِسُ الْحَادِيْ وَالْاَرْبَعُوْنَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بَعْدَ كَلَامٍ اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَشْيَاءَ كُلَّهَا مُحَرَّكَةٌ بِتَحْرِيْكِهٖ وَمُسَكَّنَةٌ بِتَسْكِيْنِهٖ ۞ اِذَا ثَبَتَ هٰذَا لَهٗ اِسْتَرَاحَ مِنْ ثِقَلِ الشِّرْكِ بِالْخَلْقِ وَاسْتَرَاحَ الْخَلْقُ مِنْهُ ۞ لِاَنَّهٗ لَا يَعِيْبُ عَلَيْهِمْ وَلَا يُطَالِبُهُمْ بِشَيْءٍ مِمَّا يَلِيْهِ ۞

تاکہ ان کی روح قبض کریں تو فرمایا کہ (اے آسیہؓ) یہ محل تمہارے ہی لئے ہے۔ پس وہ ہنس دیں اور فرعونی سزا کی تکلیف سب جاتی رہی اور عرض کیا کہ "اے میرے پروردگار میرے لئے اپنے قریب جنت میں محل تیار فرما"۔ پس اسی طرح تو بن جائے گا کیونکہ جو کچھ وہاں نعمتیں ہیں وہ تجھ کو تیرے قلب اور یقین کی آنکھ سے نظر آئینگی، پس جو کچھ یہاں بلائیں اور مصیبتیں ہیں اُن پر تو صابر بن جائے گا اور اپنی طاقت اور زور (کے احاطہ سے) باہر نکل جائے گا کہ لینا اور دینا اور ہلنا جُلنا اور ٹھہرنا سب حق تعالیٰ ہی کے زور و قوت سے ہوگا۔ تو اس کے حضور میں فنا ہو جائے گا اور اپنا سارا کام اسکو سونپ دے گا۔ اپنے متعلق اور مخلوق کے متعلق اس کی موافقت کرے گا کہ نہ اس کی تدبیر کے ساتھ اپنی تدبیر کو دخل دے گا۔ نہ اس کے حکم کے ساتھ اپنے حکم کو اور نہ اس کے اختیار کے ساتھ اپنے اختیار کو۔ جو اس حال سے واقف ہو جاتا ہے وہ اسکے سوا دوسرے کا طالب نہیں ہوتا اور نہ اس کے سوا اس کی کچھ آرزو رہتی ہے۔ بھلا عقلمند شخص اس حالت کی آرزو کیوں نہ کرے اور حال یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہ کی مصاحبت اس کے بغیر پوری ہی نہیں ہوتی۔

اکتالیسویں مجلس

(کچھ تقریر کے بعد فرمایا) خوب سمجھ لے کہ ساری چیزیں اسی کی حرکت دینے سے متحرک بنتی ہیں اور اسی کے ساکن بنانے سے ساکن بنتی ہیں۔ جب (کسی بندۂ مومن کے لئے) یہ امر متحقق ہوگیا تو مخلوق کو شریک خدا سمجھنے کے بوجھ سے اس کو راحت مل گئی اور مخلوق کو اس سے راحت مل گئی کیونکہ نہ وہ (مخلوق کی ایذاؤں کے سبب) ان پر الزام قائم کرتا ہے اور نہ اپنی ذات کے متعلق ان سے کسی شئے کا مطالبہ کرتا ہے۔

إِنَّمَا يُطَالِبُهُمْ بِمَا طَالَبَهُمْ بِهِ الشَّرْعُ فَحَسْبُ ❊ يُطَالِبُهُمْ شَرْعًا وَيَعْذِرُهُمْ عِلْمًا ❊ جَمْعًا بَيْنَ الْحُكْمِ وَالْعِلْمِ ❊ رُؤْيَةُ فِعْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْخَلْقِ عَقِيْدَةٌ لَا يَنْقُضُ بِهَا الْحُكْمُ ❊ هُوَ الْمُقَدِّرُ وَهُوَ الْمُطَالِبُ ❊ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ❊ هٰذَا مُعْتَقَدُ كُلِّ مُسْلِمٍ مُوْقِنٍ مُوَحِّدٍ رَّاضٍ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مُوَافِقٍ لَهُ فِي أَقْضِيَتِهِ وَأَقْدَارِهِ وَصُنْعِهِ فِيْهِ وَفِي غَيْرِهِ ❊ هُوَ غَنِيٌّ عَنْ نَفْسِكَ وَصَبْرِكَ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُ ❊ فِي دَعْوَاكَ هَلْ تَصْدُقُ أَوْ تَكْذِبُ ❊ اَلْمُحِبُّ لَا يَمْلِكُ شَيْئًا يُسَلِّمُ الْكُلَّ إِلٰى مَحْبُوْبِهِ ❊ مَحَبَّةٌ وَتَمَلُّكٌ لَا يَجْتَمِعَانِ ❊ اَلْمُحِبُّ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اَلصَّادِقُ فِي مَحَبَّتِهِ يُسَلِّمُ إِلَيْهِ نَفْسَهُ وَمَالَهُ وَعَاقِبَتَهُ ❊ وَيَتْرُكُ اخْتِيَارَهُ فِيْهِ وَفِي غَيْرِهِ ❊ لَا يَتَّهِمُهُ فِي تَصَرُّفِهِ ❊ لَا يَسْتَعْجِلُهُ لَا يُبَخِّلُهُ ❊ يَحْلُو عِنْدَهُ كُلُّ مَا يَصْدُرُ إِلَيْهِ مِنْهُ ❊ تَنْسَدُّ جِهَاتُهُ لَا يَبْقٰى لَهُ إِلَّا جِهَةٌ وَّاحِدَةٌ ❊ يَا مَنْ يَّدَّعِيْ مَحَبَّةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَكْمُلُ لَكَ مَحَبَّتُكَ إِيَّاهُ

بجز ان باتوں کے جن کا مطالبہ ان سے شریعت کر رہی ہی (کہ نماز پڑھو اور روزہ رکھو) شرعاً ان سے مطالبہ کرتا ہے اور علم کے اعتبار سے انکو معذور[1] سمجھتا ہے تاکہ حکم اور علم دونوں کو ایک جگہ جمع کرے۔ مخلوق میں فعلِ خداوندی پر نظر کرنا (کہ جو کچھ بھی کوئی کر رہا ہے حق تعالیٰ کے تصرف کا ظہور ہے) ایک عقیدہ ہے جس سے حکم نہیں ٹوٹتا (اور یوں نہیں کہہ سکتے کہ جس کی تقدیر میں کفر ہے اس کو ایمان لانے کا حکم کیوں کیا جاتا ہی) وہی تقدیروں کا مقرر کرنے والا ہے (کہ جس کی تقدیر میں جو چاہا لکھا) اور وہی مطالبہ کرنے والا ہے (کہ ہر ایک سے طاعت و ایمان کا تقاضہ فرمایا) جو کچھ وہ کرے اس کی پوچھ گچھ اس سے نہیں کی جا سکتی (کیونکہ اس سے بڑا کوئی ہے ہی نہیں جو باز پرس کرے) اور مخلوق سے پوچھ ہوتی ہے۔ ہر مسلمان صاحبِ یقین و موحد کا جو حق تعالیٰ سے راضی اور اس کی قضا و قدر اور مخلوق میں اس کی صنعت کی موافقت رکھنے والا ہے اس کا یہی عقیدہ ہی۔ حق تعالیٰ کو تیرے نفس اور تیرے صبر کی حاجت نہیں ہے ولیکن دیکھتا ہے کہ تو کرتا کیا ہے اور اپنے دعوے میں سچا ہی یا جھوٹا؟ محب اپنے قبضہ میں کچھ بھی نہیں رکھتا۔ سب کچھ اپنے محبوب کے حوالہ کر دیا کرتا ہے۔ محبت اور اپنا قبضہ ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ حق تعالیٰ کا محب جس کو اس کی سچی محبت ہوتی ہے وہ اپنا مال اور اپنا نفس اور اپنا انجام سب اسی کے حوالہ کرتا اور اپنے نفس اور دوسروں کے متعلق اس کو مختارِ کل بنا دیتا ہی۔ نہ اسکے تصرفات میں اس پر الزام قائم کرتا ہی نہ اس سے جلدی مچاتا ہی اور نہ اسکو بخیل سمجھتا ہے جو کچھ بھی اسکی طرف سے اس کو پہونچتا ہے وہ اس کو میٹھا معلوم ہوتا ہے۔ بجز ایک سمت (یعنی خدائے واحد کے) جملہ اطراف اس کے لیے مسدود ہو جاتی ہیں۔ اے محبت خداوندی کے مدعی۔ جب تک تیرے حق میں ساری اطراف مسدود

[1] مثلاً بے نمازی کو دیکھا تو اس کو نماز کا حکم تو ضرور کریگا کہ شریعت نے امر فرمایا ہی لیکن اسکے ساتھ ہی یوں سمجھ کر کہ علم خداوندی میں اگر یہ نمازی لکھا ہوتا تو ضرور پڑھتا مگر چونکہ بے نمازی لکھا ہوا ہی اس لئے معذور ہے کہ تقدیر کے خلاف کرنے پر کسی کو قدرت نہیں۔ پس جس طرح امر شرعی کی تعمیل میں وعظ و نصیحت اور تشدد و سختی سے باز نہ آیا اسی طرح علم کے درجہ میں اس کو معذور سمجھ کر اپنے اعمال پر مغرور نہ ہو اور قضا و قدر کے عقیدہ پر مضبوطی کے ساتھ جا رہا ۱۲ منہ

حَتّٰی تَنسَدَّ الْجِهَاتُ فِی حَقِّكَ ۔ لَا یَبْقٰی لَكَ اِلَّا
جِهَةٌ وَّاحِدَةٌ ۔ مَحْبُوبُكَ یُخْرِجُ الْخَلْقَ مِنْ
قَلْبِكَ مِنَ الْعَرْشِ اِلَی الثَّرٰی ۔ فَلَا تُحِبُّ
الدُّنْیَا وَلَا الْاٰخِرَةَ ۔ تَسْتَوْحِشُ مِنْكَ وَ
تَسْتَاْنِسُ بِهٖ ۔ تَصِیْرُ كَمَجْنُوْنِ لَیْلٰی ۔ لَمَّا
تَمَكَّنَتْ مِنْهُ الْمَحَبَّةُ خَرَجَ مِنْ بَیْنِ الْخَلْقِ
وَرَضِیَ بِالْوَحْدَةِ وَخَالَطَ الْوَحْشَ ۔ خَرَجَ
مِنَ الْعُمْرَانِ وَرَضِیَ بِالْخَرَابِ ۔ خَرَجَ مِنْ مَدْحِ
الْخَلْقِ وَذَمِّهِمْ ۔ صَارَ كَلَامُهُمْ وَسُكُوْتُهُمْ عِنْدَهٗ
وَاحِدًا ۔ رِضَاهُمْ عَنْهُ وَسَخَطُهُمْ عِنْدَهٗ وَاحِدًا ۔
قِیْلَ لَهٗ بَعْضَ الْاَیَّامِ مَنْ اَنْتَ ۔ قَالَ لَیْلٰی ۔
وَقِیْلَ لَهٗ اَیْضًا مِنْ اَیْنَ جِئْتَ ۔ قَالَ لَیْلٰی ۔ قِیْلَ
لَهٗ اِلٰی اَیْنَ تَمُرُّ ۔ قَالَ لَیْلٰی ۔ عَمِیَ عَمَّا سِوَاهَا
وَطَرَشَ عَنْ سَمَاعِ غَیْرِ كَلَامِهَا ۔ لَمْ یَرْجِعْ
عَنْهَا بِعَذْلِ عَاذِلٍ ۔ مَا اَحْسَنَ مَا قَالَ بَعْضُهُمْ

وَاِذَا تَسَاعَدَتِ النُّفُوْسُ عَلَی الْهَوٰی
فَالْخَلْقُ یَضْرِبُ فِیْ حَدِیْدٍ بَارِدٍ

هٰذَا الْقَلْبُ اِذَا عَرَفَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَاَحَبَّهٗ
وَقَرُبَ مِنْهُ یَسْتَوْحِشُ مِنَ الْخَلْقِ وَالسُّكُوْنِ
اِلَیْهِمْ ۔ یَسْتَوْحِشُ مِنْ اَكْلِهٖ وَشُرْبِهٖ وَلِبَاسِهٖ
وَنِكَاحِهٖ ۔ یَسْتَوْحِشُ مِنَ الْعُمْرَانِ وَیَهِیْمُ عَلٰی
وَجْهِهٖ اِلَی الْخَرَابِ ۔ لَا یُقَیِّدُهٗ شَیْءٌ سِوٰی
اَمْرِ الشَّرْعِ ۔ یُقَیِّدُهٗ فِی الْاَمْرِ وَ
النَّهْیِ ۔ وَالْفِعْلُ یُقَیِّدُهٗ اِلٰی
وَقْتِ مَجِیْءِ الْقَدَرِ ۔

ہو کر صرف ایک جہت باقی نہ رہ جائے گی تیری محبت کامل نہ ہوگی۔ تیرا محبوب عرش سے لیکر فرش تک جملہ مخلوقات کو تیرے قلب سے نکال باہر کریگا۔ پس تو نہ تو دُنیا کو محبوب سمجھے گا نہ آخرت کو۔ اپنے آپ سے وحشت کھائیگا اور اس کی ذات سے اُنس پائے گا تو لیلےٰ کے مجنوں کی طرح بن جائیگا کہ جب اس کے قلب میں محبت رچ گئی تو مخلوق سے باہر نکل گیا اور تنہائی پسند آئی اور وحشی جانوروں میں جا ملا۔ آبادی سے نکلا اور ویرانہ سے راضی ہوا۔ مخلوق کی مدح اور مذمت (کی مسرت وغم) سے نکل گیا۔ لوگوں کا کلام اور سکوت اس کے نزدیک یکساں بن گیا۔ اور ان کی خوشنودی و ناراضی اس کے نزدیک برابر ہوگئی۔ ایک دن کسی نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ جواب دیا کہ "لیلےٰ" ایک شخص نے پوچھا کہاں سے آرہے ہو؟ کہنے لگا "لیلےٰ" پھر اس نے پوچھا کہ کہاں جا رہے ہو؟ بولا "لیلےٰ" غرض لیلیٰ کے سوا ہر چیز سے فنا اور بجز اس کی بات کے ہر بات سے بہرا بن گیا کہ کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت اس کو لیلیٰ سے لوٹا نہ سکی۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

وا ذا تساعدت النفوس علے الھوٰے
فالخلق یضرب فی حدید بارد

جب محبت نفوس میں رچ جاتی ہے اس وقت جو لوگ (نصیحت کرتے ہیں تو گویا) ٹھنڈے لوہے پر چوٹ مارتے ہیں (کہ بالکل بے اثر ہے)۔ یہ قلب جب حق تعالیٰ کی معرفت حاصل کرتا اور اسکو محبوب سمجھتا اور اس کا مقرب بنتا ہے تو مخلوق سے اور ان کے پاس قرار پانے سے گھبراتا ہے اور اپنے کھانے پینے پہننے اور مجامعت تک سے وحشت کھاتا ہے۔ آبادی سے متوحش ہوتا اور سراسیمہ و پریشان ویرانہ کی طرف بھاگتا ہے کہ بجز امر شریعت کے کوئی چیز اس کو روک نہیں سکتی۔ بس یہی امر و نہی ہے جو اس کو مقید کرلیتی ہے اور فعل خداوندی نزول تقدیر کے وقت اس کو قید کرلیتا ہے (کہ نہ فرائض و

اَللّٰھُمَّ لَا تَدَعْنَا مِنْ یَدِ رَحْمَتِكَ فَنَغْرَقَ فِیْ بَحْرِ الدُّنْیَا وَبَحْرِ الْوُجُوْدِ ۞ یَا مَانِحَ الْکَرَمِ وَ الْاٰرَاءِ وَالسَّابِقَۃِ اَدْرِکْنَا یَا غُلَامُ مَنْ لَّا یَعْمَلُ بِمَا اَقُوْلُ ۞ لَا یَفْھَمُ مَا اَقُوْلُ ۞ فَاِذَا عَمِلَ فَھِمَ ۞ اِذَا لَمْ تُحْسِنِ الظَّنَّ بِیْ وَلَا تُؤْمِنُ بِمَا اَقُوْلُ وَلَا تَعْمَلُ بِہٖ کَیْفَ تَفْھَمُ اَنْتَ جَائِعٌ تَقِفُ بِحِذَائِیْ وَلَا تَاْکُلُ مِنْ طَعَامِیْ کَیْفَ تَشْبَعُ ۞ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ۞ مَنْ مَّرِضَ لَیْلَۃً وَّاحِدَۃً وَّ ھُوَ رَاضٍ عَنِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ صَابِرٌ عَلٰی مَا نَزَلَ بِہٖ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَیَوْمٍ وَّلَدَتْہُ اُمُّہٗ ۞ بِكَ لَا یَجِیْءُ شَیْءٌ وَّلَا بُدَّ مِنْكَ ۞ کَانَ مُعَاذٌ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ لِلصَّحَابَۃِ قُوْمُوْا نُؤْمِنُ سَاعَۃً ۞ اِلٰی قُوْمُوْا ذُوْقُوْا سَاعَۃً ۞ قُوْمُوْا ادْخُلُوا الْبَابَ سَاعَۃً ۞ رِفْقًا بِھِمْ ۞ کَانَ یُشِیْرُ اِلَی الْاِطِّلَاعِ عَلٰی اَشْیَاءَ غَامِضَۃٍ یُشِیْرُ اِلَی النَّظَرِ بِعَیْنِ الْیَقِیْنِ لَیْسَ کُلُّ مُسْلِمٍ مُّؤْمِنًا وَّ لَا کُلُّ مُؤْمِنٍ مُّوْقِنًا وَلِھٰذَا لَمَّا قَالَ الصَّحَابَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ

محرمات کی تعمیل سے گھبراتا ہے اور نہ اُمورتقدیر سے بیقرار ہوتا ہے) یا اللہ ہم کو اپنی رحمت کے ہاتھ سے چھوڑ مت دیجو ورنہ ہم دُنیا اور وجود کے سمندر میں غرق ہو جائیں گے۔ اے کرم اور عقول اور تقدیر کے بخشن ہارے ہم کو تھام صاحبزادہ جو میرے قول پر عمل نہیں کرتا وہ میرے قول کو سمجھتا بھی نہیں۔ پس جب عمل کرے گا تب ہی سمجھے گا۔ جب تجھ کو میرے ساتھ حُسن ظن ہی نہیں اور جو کچھ میں کہتا ہوں نہ تو اس کا یقین لاتا ہے اور نہ اس پر عمل کرتا ہے تو پھر سمجھے گا کس طرح؟ تو بھوکا ہے کہ میرے سامنے کھڑا ہے۔ مگر میرے کھانے میں سے کھاتا نہیں پھر تیرا پیٹ بھرے تو کیوں کر بھرے؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سُنا کہ جو شخص ایک رات بیمار رہے درانحالیکہ وہ حق تعالےٰ سے راضی اور جو تکلیف اُس نے نازل فرمائی ہے اس پر صابر ہو تو وہ اپنے گناہوں سے ایسا باہر نکل جاتا ہے جیسے اُس دن (بے گناہ تھا) جبکہ اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔" تجھ سے کچھ بن بھی نہیں سکتا اور تیرے بغیر چارہ بھی نہیں۔ پس صبر و رضا کی ہمت تو کر (فضل حق تعالیٰ فرمائیگا) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ صحابہؓ سے کہا کرتے تھے کہ کھڑے ہو جاؤ۔ آؤ ایک ساعت کے لئے تو ایمان لے آویں۔" مطلب یہ تھا کہ کھڑے ہو جاؤ ایک ساعت کیلئے تو (مشاہدہ و ایقان کا) ذائقہ چکھ لو۔ ایک ساعت کیلئے تو خاص دروازہ میں داخل ہو جاؤ۔" حضرت معاذؓ کا یہ فرمانا صحابہؓ پر شفقت کی نگاہ سے تھا کہ (ایمان کا حکم فرماکر) دقیق باتوں سے آگاہ ہونے کی طرف اشارہ اور یقین کی آنکھ سے دیکھنے کا ایماء فرماتے تھے (کیونکہ) ہر مسلمان شخص مومن نہیں ہوا کرتا اور ہر مومن صاحب ایقان نہیں ہوتا۔ اسی لئے جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مُعَاذًا يَقُوْلُ لَنَا قُوْمُوْا نُؤْمِنُ سَاعَةً اَلَسْنَا مُؤْمِنِيْنَ ؟ فَقَالَ دَعُوْا مُعَاذًا وَّشَانَهٗ يَا عَبْدَ نَفْسِهٖ وَهَوَاهُ وَطَبْعِهٖ وَشَيْطَانِهٖ وَدُنْيَاهُ ۞ لَا قَدْرَ لَكَ عِنْدَ اللهِ وَعِنْدَ عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ ۞ مَنْ يَّعْبُدُ الْاٰخِرَةَ لَا اَلْتَفِتُ اِلَيْهِ ۞ كَيْفَ مَنْ يَّعْبُدُ الدُّنْيَا وَيْحَكَ اَيْشٍ تَعْمَلُ بِلَقْلَقَةِ اللِّسَانِ بِلَا عَمَلٍ ۞ اَنْتَ تَكْذِبُ وَعِنْدَكَ اَنَّكَ تَصْدُقُ ۞ تُشْرِكُ وَعِنْدَكَ اَنَّكَ تُوَحِّدُ ۞ تَمْرَضُ وَتَعْتَقِدُ الصِّحَّةَ ۞ مَعَكَ بَالْغِشِّ وَتَعْتَقِدُ اَنَّهٗ جَوْهَرٌ ۞ شُغْلِيْ مَعَكَ اَنْ اَمْنَعَكَ مِنَ الْكِذْبِ وَاٰمُرَكَ بِالصِّدْقِ ۞ وَبِيَدِيْ ثَلَاثُ مِحَكَّاتٍ اَعْرِفُ بِهَا الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَقَلْبِيْ ۞ اَلْمِحَكُّ الْاَخِيْرُ يَتَبَيَّنُ فِيْهِ الْاَشْبَاحُ لَا يَبْلُغُ الْقَلْبُ اِلٰى هٰذِهِ الْمَنْزِلَةِ حَتّٰى يَتَحَقَّقَ لَهُ الْعَمَلُ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ ۞ اَلْعَمَلُ بِالْعِلْمِ تَاجُ الْعِلْمِ ۞ اَلْعَمَلُ بِالْعِلْمِ نُوْرُ الْعِلْمِ ۞ صَفَاءُ الصَّفَاءِ جَوْهَرُ الْجَوْهَرِ لُبُّ اللُّبِّ اَلْعَمَلُ بِالْعِلْمِ يُصَحِّحُ الْقَلْبَ وَيُطَهِّرُهٗ فَاِذَا صَحَّ الْقَلْبُ صَحَّتِ الْجَوَارِحُ اِذَا طَهُرَ الْقَلْبُ طَهُرَتِ الْجَوَارِحُ

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ معاذؓ ہم سے کہتے ہیں کہ کھڑے ہو جاؤ۔ آؤ ایک ساعت کے لئے تو ایمان لے آویں" یارسول اللہ کیا ہم صاحبِ ایمان نہیں ہیں ؟ تو آپ نے فرمایا کہ معاذ کو اُن کی حالت پر چھوڑ دو کہ وہ غلبۂ حال میں ایک بلند درجہ کا نام ایمان رکھے ہوئے ہیں) اے اپنے نفس اپنی خواہش اپنی طبیعت اپنے شیطان اور اپنی دنیا کے بندہ ۔ نہ خدا کے نزدیک تیری کچھ قدر و منزلت ہے نہ اس کے نیک بندوں کے نزدیک جو شخص بندۂ آخرت بنتا ہے میں اس کی طرف بھی التفات نہیں کرتا پھر اس کا تو کیا پوچھنا جو بندۂ دُنیا بنا ہوا ہے۔ تجھ پر افسوس کام کئے بغیر محض زبان کی بک بک سے تیرا کام کیا چلے گا۔ تو دروغ گو ہے اور اپنے نزدیک سمجھتا ہے کہ راست گو ہے۔ تو شرک کا مرتکب ہے اور اپنے نزدیک سمجھتا ہے کہ صاحبِ توحید ہے۔ تو بیمار ہے اور اپنے نزدیک سمجھتا ہے کہ صاحبِ تندرست۔ تیرے ساتھ کھوٹ ہے۔ اور تو دھیان جمائے بیٹھا ہے کہ جوہر ہے۔ میرا کام تیرے ساتھ یہی ہے کہ تجھ کو جھوٹ سے روکوں اور راست گوئی کی تاکید کروں۔ میرے ہاتھ میں تین کسوٹیاں ہیں جن سے (کھوٹے کھرے کی) شناخت کرتا ہوں یعنی کتابُ اللہ اور سُنّت رسول اللہؐ اور میرا قلبؒ۔ اخیر کسوٹی (یعنی قلب) میں عکس منعکس ہو جاتے ہیں (اور ہر شخص کی حالت بجنسہ معلوم ہو جاتی ہے) قلب اس مرتبہ پر نہیں پہونچتا جبتک کہ اس کے لئے کتاب اور سنّت پر عمل متحقق نہ ہو جائے۔ علم پر عمل کرنا علم کا تاج ہے۔ علم پر عمل کرنا علم کا نور ہے۔ صفائی کی بھی صفائی ہے جوہر کا بھی جوہر ہے اور مغز کا بھی مغز ہے۔ علم پر عمل کرنا قلب کو پاک اور درست بناتا ہے پس جب قلب درست ہو جاتا ہے تو اعضا بھی درست ہو جاتے ہیں۔ جب قلب پاک صاف ہو جاتا ہے تو اعضا بھی

إذا خلع عليه خلع على الجثة ۞ إذا صلحت المضغة صلحت البنية ۞ صحة القلب من صحة السر الذي بين الآدمي وبين ربه عز وجل ۞ السر طائر والقلب قفصه ۞ والقلب طائر والبنية قفصه ۞ والبنية طائر والقبر قفصها ۞ وهو قفص الخلق الذي لا بد لهم من الدخول إليه

المجلس الثاني والأربعون

وقال رضي الله تعالى عنه بكرة في المدرسة تاسع عشر رجب سنة خمس وأربعين وخمسمائة عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم أنه قال من أحب أن يكون أكرم الناس فليتق الله ۞ ومن أحب أن يكون أقوى الناس فليتوكل على الله ۞ ومن أحب أن يكون أغنى الناس فليكن واثقا بما في يد الله أوثق على ما في يده ۞ من أحب الكرامة دنيا وأخرة فليتق الله عز وجل لأنه قال عز وجل ۞ إن أكرمكم عند الله أتقاكم ۞ الكرامة في تقواه ۞ والمهانة في معصيته ۞ ومن أحب القوة في دين الله عز وجل فليتوكل على الله عز وجل ۞ لأن التوكل يصحح القلب ويقويه ويهذبه ويهديه ويريه العجائب ۞ لا تتكل على درهمك ولا دينارك ولا أسبابك فإن ذلك يعجزك ويضعفك ۞ وتوكل على الله عز وجل فإنه يقويك ويعينك

پاک صاف ہو جاتے ہیں۔ جب قلب کو خلعت عطا ہوتا ہے تو جسم کو بھی خلعت ہوتا ہے۔ جب یہ گوشت کا ٹکڑا نیکوکار بن جاتا ہے تو بدن بھی نیکوکار ہو جاتا ہے۔ قلب کی صحت اُس باطن کی صحت پر موقوف ہے۔ جو آدمی اور اس کے پروردگار کے درمیان ہے باطن (گویا) پرندہ ہے اور قلب اس کا پنجرہ ہوا اور قلب ایک پرندہ ہے اور بدن اس کا پنجرہ ہے اور بدن ایک پرندہ ہے اور قبر اس کا پنجرہ ہے اور قبر ساری مخلوق کا پنجرہ ہے کہ سب کو اس میں جانا ہے

بیالیسویں مجلس

(بوقت صبح ۱۹؍ رجب ۵۴۵ھ مدرسہ معمورہ)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جس شخص کو پسند ہو کہ سب سے زیادہ باعزت بنے تو اس کو لازم ہے کہ اللہ کا خوف حاصل کرے اور جس کو پسند ہو کہ سب سے زیادہ زور آور بنے تو اس کو لازم ہے کہ حق تعالیٰ پر بھروسہ رکھے اور جس کو پسند ہو کہ سب سے زیادہ تونگر بنے تو اس کو لازم ہے کہ اپنے ہاتھ کی چیزوں سے زیادہ حق تعالیٰ کے ہاتھ کی چیزوں پر اعتماد رکھے۔" جو شخص دنیا اور آخرت میں عزت چاہتا ہے تو اس کو لازم ہے کہ حق تعالیٰ کا ڈر رکھے کیونکہ اُس نے فرمایا ہے کہ بیشک خدا کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ باعزت وہی ہے جو سب میں زیادہ خدا سے ڈرنے والا ہے" عزت اس کا ڈر رکھنے میں ہے اور ذلت اس کی نافرمانی میں ہے۔ اور جو شخص دینِ خداوندی میں قوت کا خواہاں ہے اس کو لازم ہے کہ حق تعالیٰ پر توکل حاصل کرے کیونکہ توکل قلب کو صحیح اور قوی اور مہذب بناتا اور اس کو ہدایت بخشتا اور عجائبات دکھلاتا ہے تو اپنے سیم و زر اور اسباب پر بھروسہ مت کر کہ یہ تجھ کو عاجز اور ضعیف بنا دے گا اور اللہ پر بھروسہ کر کہ یہ تجھ کو قوی بنائے گا تجھ کو مدد

وَيَلْطُفُ بِكَ وَيَفْتَحُ لَكَ مِنْ حَيْثُ لَا تَحْتَسِبُ يُقَوِّي قَلْبَكَ وَلَا تُبَالِي بِمَجِيءِ الدُّنْيَا وَذَهَابِهَا بِإِقْبَالِ الْخَلْقِ وَإِدْبَارِهِمْ ۞ فَحِينَئِذٍ تَكُونُ أَقْوَى النَّاسِ ۞ وَإِذَا تَوَكَّلْتَ عَلَى مَالِكَ وَجَاهِكَ وَأَهْلِكَ وَأَسْبَابِكَ فَقَدْ تَعَرَّضْتَ لِمَقْتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِزَوَالِ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ ۞ لِأَنَّهُ غَيُورٌ لَا يُحِبُّ أَنْ يَرَى فِي قَلْبِكَ غَيْرَهُ ۞ وَمَنْ أَحَبَّ الْغِنَى فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ دُونَ غَيْرِهِ ۞ وَلْيَقِفْ عَلَى بَابِهِ وَيَسْتَحْيِ مِنْهُ أَنْ يَأْتِيَ بَابَ غَيْرِهِ ۞ وَيُغْمِضْ عَيْنَيْهِ عَنِ النَّظَرِ إِلَى غَيْرِهِ ۞ أَعْنِي عَيْنَيِ الْقَلْبِ لَا عَيْنَيِ الْقَالَبِ ۞ كَيْفَ تَثِقُ بِمَا فِي يَدَيْكَ وَهُوَ مُعَرَّضٌ لِلزَّوَالِ ۞ وَتَتْرُكُ الثِّقَةَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ لَا يَزُولُ ۞ جَهْلُكَ بِهِ يَحْمِلُكَ عَلَى الثِّقَةِ بِغَيْرِهِ ثِقَتُكَ بِهِ كُلُّ الْغِنَى ۞ ثِقَتُكَ بِغَيْرِهِ كُلُّ الْفَقْرِ ۞ يَا تَارِكَ التَّقْوَى قَدْ حُرِمْتَ الْكَرَامَةَ دُنْيَا وَآخِرَةً ۞ وَيَا مُتَوَكِّلًا عَلَى الْخَلْقِ وَالْأَسْبَابِ قَدْ حُرِمْتَ الْقُوَّةَ وَالتَّعَزُّزَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دُنْيَا وَآخِرَةً ۞ وَيَا وَاثِقًا بِمَا فِي يَدَيْهِ قَدْ حُرِمْتَ الْغِنَى بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دُنْيَا وَآخِرَةً يَا غُلَامُ إِنْ أَرَدْتَ أَنْ تَكُونَ مُتَّقِيًا مُتَوَكِّلًا وَاثِقًا فَعَلَيْكَ بِالصَّبْرِ ۞ فَإِنَّهُ أَسَاسُ لِكُلِّ خَيْرٍ ۞ إِذَا صَحَّتْ لَكَ

پہونچائیگا تجھ پر لطف برسائے گا اور ایسی جگہ سے فتوحات لائے گا جہاں تیرا گمان بھی نہ جائے گا۔ تیرے دل کو اتنی قوت بخشے گا کہ نہ تجھ کو دُنیا کے آنے کی پرواہ ہوگی نہ اس کے چلے جانے کی۔ نہ مخلوق کی گرویدگی کی اور نہ ان کی بے رُخی کی۔ پس اس وقت تو سب سے زیادہ قوی بن جائیگا اور جب تو اپنے مال و جاہ اور متعلقین واسباب پر بھروسہ کرے گا تو حق تعالےٰ شانہ کے غصّہ اور ان چیزوں کے زوال کا نشانہ بن جائے گا کیونکر حق تعالےٰ شانہ نہایت باعیرت ہے۔ اس کو گوارا نہیں کہ تیرے قلب میں اپنے سوا کسی دوسرے کو دیکھئے۔ اور جو شخص دُنیا و آخرت میں تونگر بننا چاہتا ہے تو اس کو لازم ہے کہ حق تعالیٰ سے ڈرے اور کسی سے نہ ڈرے اور لازم ہے کہ اسی کے دروازے پر کھڑا رہے۔ اور دوسرے کے دروازے پر جانے سے شرم کرے اور دوسروں کی طرف نگاہ کرنے سے اپنی دونوں آنکھوں کو بند کرلے۔ یعنی دل کی آنکھوں کو نہ کہ بدن کی آنکھوں کو۔ جو چیزیں تیرے ہاتھ میں ہیں تو ان پر کس طرح بھروسہ کرتا ہے؟ حالانکہ وہ معرضِ زوال میں ہیں۔ اور حق تعالےٰ پر بھروسہ کرنا چھوڑتا ہے، حالانکہ اس کو کبھی زوال نہیں۔ حق تعالےٰ سے تیری ناواقفیت ہی دوسروں پر بھروسہ کرنے کی طرف اُبھار رہی ہے۔ نیز خدا پر بھروسہ کرنا پوری تونگری ہے اور اس کے سوا دوسرے پر بھروسہ کرنا افلاس ہے۔ اے خوفِ خدا کے ترک کرنے والے تو دُنیا اور آخرت دونوں جگہ عزّت سے محروم رہا اور اے مخلوق اور اسباب پر بھروسہ کرنے والے۔ تو دُنیا و آخرت میں حق تعالےٰ کا زور و طاقت پانے سے محروم رہا اور اے اپنے ہاتھ کی چیزوں پر بھروسہ رکھنے والے۔ تو دُنیا و آخرت میں حق تعالےٰ کی تونگری سے محروم رہا۔ صاحبزادہ۔ اگر تو چاہتا ہے کہ متقی و متوکل اور وثوق رکھنے والا بنے تو صبر کو ضروری سمجھ کہ وہ ہر خوبی کی بُنیاد ہے۔

النِّيَّةُ فِي الصَّبْرِ فَصَبَرْتَ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ جَزَاؤُهُ لَكَ أَنْ يَّدْخُلَ قَلْبَكَ حُبُّهُ وَقُرْبُهُ دُنْيَا وَأُخْرٰى ۞ اَلصَّبْرُ مُوَافَقَةُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي قَضَائِهِ وَقَدَرِهِ الَّذِيْ سَبَقَ بِهِ عِلْمُهُ وَلَا يَقْدِرُ أَحَدٌ مِّنْ خَلْقِهِ عَلٰى مَحْوِهِ ۞ ثَبَتَ هٰذَا عِنْدَ الْمُؤْمِنِ الْمُوْقِنِ فَصَبَرَ عَلٰى مَا قَدَّرَ عَلَيْهِ اِخْتِيَارًا لَا اضْطِرَارًا ۞ إِنَّ الصَّبْرَ فِيْ أَوَّلِ قَدَمٍ اضْطِرَارٌ ۞ وَفِيْ ثَانِيْ قَدَمٍ اِخْتِيَارٌ ۞ كَيْفَ تَدَّعِي الْإِيْمَانَ وَلَا صَبْرَ لَكَ كَيْفَ تَدَّعِي الْمَعْرِفَةَ وَلَا رِضَا لَكَ ۞ هٰذَا شَيْءٌ لَا يَجِيْءُ بِمُجَرَّدِ الدَّعْوٰى ۞ لَا كَلَامَ حَتّٰى تَرَى الْبَابَ وَتَتَوَسَّدَ بِالْعَتَبَةِ ۞ وَتَصْبِرَ عَلٰى دَوْسِ أَقْدَامِ الْقَدَرِ ۞ وَأَقْدَامِ الضَّرِّ وَالنَّفْعِ يَدُوْسُ جَسَدَ قَلْبِكَ لَا جَسَدَ قَالَبِكَ وَأَنْتَ فِيْ مَكَانِكَ لَا تَبْرَحُ ۞ كَأَنَّكَ مَيِّتٌ ۞ كَأَنَّكَ جَسَدٌ بِلَا رُوْحٍ هٰذَا الْأَمْرُ يَحْتَاجُ إِلٰى سُكُوْنٍ بِلَا حَرَكَةٍ وَخُمُوْلٍ بِلَا ذِكْرٍ ۞ غَيْبَةٌ عَنِ الْخَلْقِ بِلَا حُضُوْرٍ مَّعَهُمْ مِّنْ حَيْثُ الْقَلْبِ وَالسِّرِّ وَالْبَاطِنِ وَالْمَعْنٰى ۞ مَا أَكْثَرَ مَا أَصِفُ وَلَا تَسْتَعْمِلُوْنَ مَا أَكْثَرَ مَا أُطَوِّلُ وَأُعَرِّضُ وَأَشْرَحُ وَلَا تَفْهَمُوْنَ ۞ مَا أَكْثَرَ مَا أُعْطِيْكُمْ وَلَا تَأْخُذُوْنَ ۞ مَا أَكْثَرَ

صبر کے متعلق جب تیری نیت درست ہو جائے گی کہ تو لوجہ اللہ صبر کرے گا تو اس کا صلہ تیرے لئے یہ ہوگا کہ حق تعالیٰ کی محبت اور قرب دنیا اور آخرت میں تیرے قلب کے اندر داخل ہو جائیں گے صبر حق تعالیٰ کی قضاو قدر کی موافقت کرنے کا نام ہے کہ جس کے متعلق پہلے ہی سے اس کا علم ہو چکا ہے اور اس کی مخلوق میں کسی کو بھی اسکے مٹا دینے کی قدرت نہیں ہے۔ ایمان اور ایقان والے بندہ کے نزدیک چونکہ یہ مضمون محقق ہو گیا ہے اس لئے جو کچھ بھی اس کی تقدیر میں ہے وہ اس پر باختیار خود صبر کرتا ہے نہ کہ مجبوری سے شروع حالت میں (جبکہ ایمان ضعیف ہوتا ہے تو مصائب تقدیری پر) صبر مجبوری سے ہوتا ہے اور آگے چل کر (اولیاء اللہ کے لئے) بالقصد وبالا ختیار۔ تو ایمان کا دعویٰ کس طرح کرتا ہے حالانکہ تجھ کو صبر حاصل نہیں ؟ تو معرفت کا دعویٰ کیونکر کرتا ہے حالانکہ رضا تجھ کو نصیب نہیں ؟ یہ چیز محض دعوے سے حاصل نہیں ہوا کرتی۔ جبتک تو دروازۂ خداوندی نہ دیکھ لے اور چوکھٹ کو تکیہ بنا کر پڑ نہ رہے اور تقدیر کے قدموں کے روندنے پر صابر نہ بنے کہ نفع اور نقصان کے پاؤں تیرے بدن کی کھال کو نہیں بلکہ تیرے قلب کے جسم کو کچلیں اور تو اپنی جگہ پر اٹل کھڑا رہے گویا کہ متوالا ہے اور گویا کہ جسم بلا روح ہے۔ اس وقت تک واعظ و پیر بننا جائز نہیں۔ اس امر کو ضرورت ہے سکون کی کہ مطلق حرکت نہ ہو اور گمنامی کی کہ مطلقاً ذکر نہ ہو اور قلب و باطن اور اندرون و معنی کے اعتبار سے مخلوق سے غائب رہنے کی کہ بالکل ان کے ساتھ موجودگی نہ ہو۔ میں کیا کچھ (دوائیں) تم سے بیان کرتا ہوں اور تم استعمال نہیں کرتے۔ میں کتنا کچھ لمبا چوڑا اور مشرح مضمون سناتا ہوں اور تم سمجھتے نہیں۔ کس قدر میں تم کو دیتا ہوں اور تم لیتے نہیں۔ میں کتنی کثرت کے ساتھ تم کو

مَا اَعْظَمُ وَلَا تَتَّعِظُوْنَ ۞ مَا اَقْسٰى قُلُوْبَكُمْ وَمَا اَجْهَلَهَا بِرَبِّهَا عَزَّوَجَلَّ ۞ لَوْ كُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَهٗ وَتُؤْمِنُوْنَ بِلِقَائِهٖ وَتَذْكُرُوْنَ الْمَوْتَ وَمَا وَرَاءَهٗ لَمَا كُنْتُمْ كَذٰلِكَ ۞ اَمَا شَاهَدْتُّمْ مَوْتَ اٰبَائِكُمْ وَاُمَّهَاتِكُمْ وَاَهَالِيْكُمْ ۞ اَمَا شَاهَدْتُّمْ مَوْتَ مُلُوْكِكُمْ ۞ فَهَلَّا اتَّعَظْتُمْ بِهِمْ وَزَجَرْتُمْ نُفُوْسَكُمْ عَنْ طَلَبِ الدُّنْيَا وَحُبِّ الْبَقَاءِ فِيْهَا ۞ هَلَّا غَيَّرْتُمْ قُلُوْبَكُمْ وَبَدَّلْتُمُوْهَا وَاَخْرَجْتُمُ الْخَلْقَ مِنْهَا ۞ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ تَقُوْلُوْنَ وَلَا تَعْمَلُوْنَ ۞ وَكَمْ تَعْمَلُوْنَ وَلَا تُخْلِصُوْنَ كُوْنُوْا عُقَلَاءَ وَلَا تُسِيْئُوْا اَدَبَكُمْ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۞ تَاَدَّبُوْا وَتَحَقَّقُوْا ۞ اَنِيْبُوْا وَتَفَكَّرُوْا ۞ هٰذَا الَّذِيْ اَنْتُمْ فِيْهِ لَا يَنْفَعُكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۞ اَنْتُمْ بُخَلَاءُ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ ۞ لَوْ تَكَرَّمْتُمْ عَلَيْهَا لَحَصَّلْتُمْ لَهَا مَا يَنْفَعُهَا فِي الْاٰخِرَةِ ۞ اَنْتُمُ اشْتَغَلْتُمْ بِمَا يَزُوْلُ وَفَاتَكُمْ مَا لَا يَزُوْلُ ۞ لَا تَشْتَغِلُوْا بِجَمْعِ الْاَمْوَالِ وَالْاَزْوَاجِ وَالْاَوْلَادِ فَعَنْ قَرِيْبٍ يُحَالُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ جَمِيْعِ ذٰلِكَ ۞ لَا تَشْتَغِلُوْا بِطَلَبِ الدُّنْيَا وَالتَّعَزُّزِ بِالْخَلْقِ فَاِنَّهُمْ لَا يُغْنُوْنَ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۞ قَلْبُكَ نَجِسٌ بِالشِّرْكِ ۞ شَاكٌّ فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ۞ مُتَّهِمٌ لَهٗ ۞ مُعْتَرِضٌ عَلَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِكَ ۞

نصیحت کرتا ہوں اور تم قبول نہیں کرتے۔ تمہارے دل کس قدر سخت اور اپنے پروردگار سے جاہل ہیں؟ اگر تم اُس سے واقف ہوتے اور اس سے ملنے کا یقین رکھتے اور موت اور موت کے بعد کے واقعات کو یاد کرتے تو ایسے (غافل و مطمئن) نہ رہتے کیا تم نے اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں کو مرتے نہیں دیکھا؟ کیا تم نے اپنے بادشاہوں کی موت ملاحظہ نہیں کی؟ پھر ان سے تم نے نصیحت کیوں نہ پکڑی اور دنیا طلبی اور سدا دُنیا میں رہنے کی خواہش سے اپنے نفسوں کو تم نے کیوں نہ جھڑکا، تم نے اپنے دلوں کی حالت میں تبدیلی کیوں نہ کی اور مخلوق کو دلوں سے باہر کیوں نہ نکال دیا؟ حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ بے شک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت کو نہ بدل لیں" تم کہتے ہو مگر کرتے نہیں اور بسا اوقات کرتے بھی ہو تو خالص اللہ واسطے نہیں کرتے۔ سمجھدار بنو اور حق تعالےٰ کے حضور میں گستاخ نہو۔ مستعد ہو اور جانچو۔ توجہ کرو اور غور سے کام لو یہ حالت جس میں تم مشغول ہو آخرت میں تم کو مفید نہیں ہو سکتی۔ تم اپنے نفسوں کے لئے بھی تو کنجوس بنے ہوئے ہو۔ اگر تم اپنے نفس کیلئے بھی تو سخی ہوتے اس کے لئے وہ چیز حاصل کرتے جو اس کو آخرت میں نفع پہونچاتی۔ تم اس میں مشغول ہو جس کو زائل ہونا ہے اور جس شئے کو زوال نہیں وہ تمہارے ہاتھ سے جاتی رہی۔ بی بی بچوں اور مال کے اکٹھا کرنے میں مشغول مت ہو کہ عنقریب تمہارے اور ان سب چیزوں کے درمیان آڑ ہو جائے گی۔ دُنیا طلبی اور مخلوق سے عزت پانے میں مشغول مت ہو کہ یہ حق تعالےٰ کے مقابلہ میں تمہارے کچھ بھی کام نہ آئیں گے۔ (اے مخاطب) تیرا دل شرک کی گندگی میں ملوث حق تعالیٰ میں شک کرنے والا اس کو ملزم قرار دینے والا اور تیری تمام حالتوں میں خدا پر اعتراض کرنیوالا ہے۔

فلما علم منك ذلك بغضك وألقى في قلوب عباده الصالحين بغضك ۞ كان بعضهم رحمة الله عليه لا يخرج من بيته إلا معصب العينين يقوده ابنه ۞ فقيل له في ذلك فقال ۞ حتى لا أبصر كافرا بالله عز وجل ۞ ففي بعض الأيام خرج من بيته محلول العينين فرأى فوقع مغشيا عليه ۞ ما أشد ما كانت غيرته لله عز وجل ۞ كيف تعبد غيره وتشركه به ۞ كيف تأكل نعمته وتكفر به ۞ وأنتم لا تحسون بذلك ۞ بل تؤاكلون الكفار وتقعدون معهم ۞ لأن ما في قلوبكم إيمان ولا غيرة للحق عز وجل ۞ عليكم بالتوبة والاستغفار والحياء منه ۞ اخلعوا ثياب الوقاحة عليه والتجري بين يديه ۞ تجنبوا حرام الدنيا وشبهاتها ثم تجنبوا مباحاتها بهوى وشهوة ۞ لأن تناولكم بالهوى والشهوة يشغلكم عن الحق عز وجل ۞ قال النبي صلى الله عليه وسلم الدنيا سجن المؤمن ۞ كيف يفرح المسجون في سجنه ۞ ما يفرح ۞ ولكن بشره في وجهه وحزنه في قلبه ۞ بشره على ظاهره والآفات تقطعه من حيث باطنه و خلوته ومعناه جراحاته معصبة من تحت ثيابه ۞

پس جب حق تعالیٰ کو تیری یہ حالت معلوم ہوئی تو اس نے تجھ کو مبغوض بنایا اور اپنے نیک بندوں کے دلوں میں تیرا بغض ڈال دیا۔ ایک بزرگ جب اپنے گھر سے باہر نکلتے تو آنکھوں پر پٹی باندھے ہوئے نکلا کرتے تھے کہ اُن کا بیٹا اُن کا ہاتھ پکڑے چلتا تھا اُن سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ تاکہ حق تعالےٰ کے کفر کرنے والے بندہ پر نگاہ نہ پڑے۔ پس وہ ایک دن اپنے گھر سے آنکھیں کھولے ہوئے نکل آئے اور (کسی کافر پر) نگاہ جا پڑی تو فوراً غش کھا کر گر پڑے اللہ اکبر حق تعالیٰ کے بارہ میں ان کو کتنی زیادہ غیرت تھی تو حق تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کی پرستش کرنا کس طرح ہے۔ اس کی نعمتیں کھانا اور ان کی ناشکری کرتا کیوں کرہے؟ (ان کی تو یہ حالت تھی کہ کافر کو دیکھ نہ سکے) اور تم کو اس کی حس بھی نہیں ہے بلکہ تم تو کافروں کے ساتھ مل جُل کر کھاتے پیتے اور اُنکے پاس اُٹھتے بیٹھتے ہو اس لئے کہ تمہارے دلوں میں نہ ایمان ہے اور نہ حق تعالےٰ کے بارے میں غیرت۔ توبہ اور استغفار اور خدا کی شرم کرو۔ بے حیائی اور اس کے سامنے جرأت کا لباس نکال پھینکو۔ دُنیا کے حرام اور شبہات سے بچو اور اس کے بعد اس کی مباح چیزوں کو بھی شہوت وخواہش نفسانی کے ساتھ کھانے سے گریز کرو۔ کیونکہ خواہش نفس اور شہوت کے ساتھ تمہارا کھانا تم کو حق تعالےٰ سے غافل بنا دیگا۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا مومن کا قید خانہ ہے بھلا قیدی اپنے قید خانہ میں کیونکر خوش ہو سکتا ہے؟ کبھی خوش نہ ہوگا۔ البتہ اگر خوشی ہوگی تو صرف چہرہ پر ہوگی اور دل میں غم ہوگا۔ بظاہر تو خوشی ہوگی مگر اندرون اور باطن اور خلوت کے اعتبار سے مصیبتیں اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہی ہوں گی (گویا کہ کپڑوں کے نیچے اس کے زخموں پر پٹیاں بندھی ہوئی ہیں۔

يُغَطِّي جِرَاحَاتِهِ بِقَمِيصِ تَبَسُّمِهِ ۞ وَلِهٰذَا يُبَاهِي بِهِ رَبُّهُ عَزَّوَجَلَّ الْمَلَائِكَةَ ۞ يُوْمِيْ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ ۞ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ هٰؤُلَاءِ شُجَاعٌ فِيْ دَوْلَةِ دِيْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَسِرِّهِ ۞ مَا زَالُوْا يَصْبِرُوْنَ مَعَهُ وَيَتَجَرَّعُوْنَ مَرَارَةَ أَقْدَارِهِ حَتّٰى أَحَبَّهُمْ ۞ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصَّابِرِيْنَ ۞ إِنَّمَا يَبْتَلِيْكَ لِحُبِّهِ لَكَ ۞ كُلَّمَا امْتَثَلْتَ أَوَامِرَهُ وَانْتَهَيْتَ عَنْ نَوَاهِيْهِ ازْدَدْتَ حُبًّا ۞ وَكُلَّمَا صَبَرْتَ عَلٰى بَلَائِهِ ازْدَدْتَ قُرْبًا مِنْهُ ۞ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ أَبَى اللّٰهُ أَنْ يُعَذِّبَ حَبِيْبَهُ وَلٰكِنْ يَبْتَلِيْهِ وَيُصَبِّرُهُ ۞ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ۞ كَأَنَّ الدُّنْيَا لَمْ تَكُنْ وَكَأَنَّ الْآخِرَةَ لَمْ تَزَلْ ۞ يَا طَالِبِي الدُّنْيَا يَا مُحِبِّي الدُّنْيَا ۞ تَقَدَّمُوْا إِلَيَّ حَتّٰى أُعَرِّفَكُمْ عُيُوْبَهَا ۞ وَأَدُلَّكُمْ عَلٰى طَرِيْقِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۞ وَأُلْحِقَكُمْ بِالَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ۞ أَنْتُمْ عَلٰى هَوَسٍ ۞ اِسْمَعُوْا مَا أَقُوْلُ لَكُمْ ۞ وَاعْمَلُوْا بِهِ وَأَخْلِصُوْا بِالْعَمَلِ ۞ إِذَا عَلِمْتُمْ

اگر زخم کسی کو نظر نہیں آتے) وہ اپنے زخموں کو اپنی مُسکراہٹ کے کورتہ سے ڈھانپے رکھتا ہے (اگر دیکھنے والا اس کو مسرور سمجھتا ہے) اور اسی لئے اس کا پروردگار فرشتوں پر اس کی وجہ سے فخر فرماتا ہے اور اس کی طرف اُنگلیوں سے اشارے کئے جاتے ہیں (کہ یہ ہیں مردانِ خدا جن کی ہمت بے نظیر ہے) اِن میں سے ہر ایک مملکتِ دینِ خداوندی کا بہادر ہے۔ یہ ہمیشہ حق تعالیٰ کی معیت میں صابر بنے رہتے اور اس کی تلخ قضاء و قدر کو گھونٹ گھونٹ کرکے پیا کرتے تھے یہاں تک کہ خدا نے ان کو محبوب بنا لیا۔ حق تعالےٰ فرماتا ہے "اور اللہ محبوب بناتا ہے صبر کرنے والوں کو" وہ جو تجھ کو مبتلاء بلا فرماتا ہے تو تیرے ساتھ محبت کی وجہ سے فرماتا ہے۔ جتنا بھی تو اس کے احکامات کی تعمیل کرے گا اور اس کی ممنوعات سے باز رہے گا اتنی ہی تیرے ساتھ محبت بڑھے گی اور جس قدر بھی اس کی بلاؤں پر تو صبر کرے گا اُسی قدر اس کے ساتھ تیرا قرب زیادہ ہوگا۔ ایک بزرگ سے روایت ہے کہ اللہ کو منظور ہی نہیں کہ اپنے محبوب کو تکلیف پہونچائے ہاں البتہ اس کو بلاؤں سے آزماتا اور صابر بنا دیتا ہے (کہ صبر کی بدولت مصیبت کی تکلیف بھی محسوس ہو اور صابر قرار پا کر قرب میں ترقی کرے) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے گویا کہ دُنیا تھی ہی نہیں اور گویا کہ آخرت ہمیشہ ہی رہی۔" (پس اگر مصیبت یا خوشی قابلِ لحاظ ہے تو آخرت کی ہے جو پائدار ہے نہ کہ دُنیا کی جو جلد فنا ہونے والی ہے) اے طالبانِ دُنیا اور اے محبانِ دُنیا۔ میری طرف قدم بڑھاؤ کہ میں تم کو دُنیا کے عیوب جتا دوں اور حق تعالےٰ شانہٗ کا رستہ دکھا دوں اور تم کو اُن لوگوں سے مِلا دوں جو ذات کے طالب ہیں تم تو مبتلائے ہوس ہو۔ سُنو مَیں تم سے کیا کہتا ہوں اور اس پر عمل کرو اور عمل میں مخلص بنو۔

بما أقُولُ وَ تُمْ عَلَى العَمَلِ رُفِعْتُمْ إلى عِلِّيِّيْنَ
فَتَنْظُرُوْنَ إلى هُنَاكَ ۞ فَتَرَوْنَ أَصْلَ كَلَامِيْ مِنْ
هُنَاكَ ۞ فَتَدْعُوْنَ لِيْ وَتُسَلِّمُوْنَ عَلَيَّ وَتَتَحَقَّقُوْنَ
حَقِيْقَةَ مَا أُشِيْرُ إِلَيْهِ يَا قَوْمِ أَزِيْلُوا التُّهْمَةَ لِيْ
مِنْ قُلُوْبِكُمْ فَلَسْتُ بِلَعَّابٍ وَّلَا طَالِبِ دُنْيَا ۞ إِنَّمَا
أَقُوْلُ الْحَقَّ وَأُشِيْرُ إِلَى الْحَقِّ ۞ مَا زِلْتُ فِيْ عُمْرِيْ
كُلِّهٖ أُحْسِنُ الظَّنَّ فِي الصَّالِحِيْنَ وَأَخْدُمُهُمْ وَذٰلِكَ
الَّذِيْ يَنْفَعُنِيْ ۞ لَا أُرِيْدُ مِنْكُمْ أُجْرَةً عَلَى النُّصْحِ
لَكُمْ وَكَلَامِيْ عَلَيْكُمْ ۞ ثَمَنُ كَلَامِي الْعَمَلُ بِهٖ ۞
وَهُوَ كَلَامٌ يَصْلُحُ لِلْخَلْوَةِ ۞ لِلْإِخْلَاصِ ۞ اَلنِّفَاقُ
يَنْقَطِعُ عِنْدَ انْقِطَاعِ الْحِيَلِ وَالْأَسْبَابِ ۞ يُرَوِّجُ
الْإِيْمَانَ وَالْإِيْقَانَ لَا النُّفُوْسَ وَالْأَهْوِيَةَ
يُنْفَقُ عَلَى الْمُؤْمِنِ لَا عَلَى الْمُنَافِقِ يَا قَوْمِ
دَعُوْا عَنْكُمُ الْهَوَسَاتِ وَالْأَمَانِيَّ الْبَاطِلَةَ وَ
اشْتَغِلُوْا بِذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ تَكَلَّمُوْا بِمَا
يَنْفَعُكُمْ وَاسْكُتُوْا عَمَّا يَضُرُّكُمْ ۞ إِنْ أَرَدْتَّ
أَنْ تَتَكَلَّمَ فَفَكِّرْ فِيْمَا تُرِيْدُ أَنْ تَتَكَلَّمَ بِهٖ
وَحَصِّلْ فِيْهِ النِّيَّةَ الصَّالِحَةَ ثُمَّ تَكَلَّمْ ۞ وَلِهٰذَا
قِيْلَ لِسَانُ الْجَاهِلِ أَمَامَ قَلْبِهٖ ۞ وَلِسَانُ
الْعَاقِلِ الْعَالِمِ وَرَاءَ قَلْبِهٖ ۞ اِخْرَسْ أَنْتَ ۞ فَإِنْ
أَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْكَ النُّطْقَ فَهُوَ يُنْطِقُكَ
إِذَا أَرَادَهٗ لِأَمْرٍ هَيَّأَكَ لَهٗ ۞ صُحْبَتُهٗ خَرَسٌ
كُلِّيٌّ ۞ فَإِذَا تَمَّ الْخَرَسُ يَجِيْءُ النُّطْقُ مِنْهُ
إِنْ شَاءَ ۞ أَوْ يُدِيْمُ ذٰلِكَ إِلٰى حِيْنِ الْاِنْتِهَاءِ
بِالْآخِرَةِ ۞ وَهٰذَا الْمَعْنٰى

جو کچھ میں تم سے کہتا ہوں جب تم اس کو معلوم کر لو گے اور اسپر عمل کرتے ہوئے وفات پاؤ گے تو علیین کی جانب اُٹھائے جاؤ گے پس وہاں نگاہ دوڑاؤ گے تو میرے کلام کی اصل وہیں سے پاؤ گے تب میرے لئے دُعا کرو گے مجھ پر سلام بھیجو گے اور جس کی طرف میں اشارہ کر رہا ہوں اس کی حقیقت کو سچا پاؤ گے **صاحبو** اپنے دلوں سے مجھ پر الزام دُور کرو کہ میں نہ لغو گو ہوں اور نہ طالبِ دنیا۔ میں ہمیشہ عمر بھر نیک بندوں کے متعلق حُسنِ ظن رکھتا اور ان کا خادم بنا رہا اور یہی مجھ کو نفع پہنچا رہا ہے۔ میں تمہاری خیر خواہی کرنے اور تمکو وعظ سُنانے پر تم سے اُجرت نہیں چاہتا۔ میرے وعظ کی قیمت اسپر عمل کرنا ہی ہے اور وہ ایسا وعظ ہے کہ شایان ہے خلوت کے لئے اور اخلاص کے لئے تدابیر اور اسباب کے تمام ہو جانے پر نفاق کی تُرکی تمام ہو جایا کرتی ہے اور ایمان ایقان ہی پروان اور نشو ونما پاتا ہے نہ کہ نفوس اور خواہشات صاحبِ ایمان ہی کا سکہ رائج رہتا ہے نہ کہ صاحبِ نفاق کا۔ صاحبو باطل ہوس اور آرزوؤں کو چھوڑو اور اللہ کی یاد میں مشغول ہو۔ زبان سے وہ بات نکالو جو تم کو نفع دے اور اس کلام سے خاموش رہو جو نقصان پہنچائے۔ اگر تو بولنے کا ارادہ کرے تو جو بات کہنی چاہتا ہے اول اس میں غور کر اور اس میں اچھی نیت قائم کر لیا کر اس کے بعد زبان سے نکال اور اسی لئے کہا جاتا ہے کہ جاہل کی زبان اسکے قلب کے آگے ہے اور صاحبِ عقل عالم کی زبان اس کے قلب کے پیچھے ہے (کہ پہلے قلب سے پوچھتا ہے اور بعد میں بولتا ہے) تو گونگا بن جا پھر اگر حق تعالیٰ کو تیرا بولنا مقصود ہوگا تو وہی تجھ کو گویائی بخشے گا۔ جب وہ تجھ سے کوئی کام لینا چاہیگا تو تجھ کو اسکے لئے تیار کر دیگا۔ اس کی معیت تو پورا گونگا پن ہے پس جب گونگا پن پورا ہو جائیگا تب اسی کی طرف سے گویائی آویگی بشرطیکہ وہ چاہے اور اگر نہ چاہیگا تو آخرت سے جا ملنے تک اسی گونگے پن کو قائم رکھے گا اور یہی معنی ہیں

قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ كَلَّ لِسَانُهٗ ۞ يَكِلُّ لِسَانُ ظَاهِرِهٖ وَبَاطِنِهٖ عَنِ الْاِعْتِرَاضِ عَلَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْاَشْيَاءِ ۞ يَصِيْرُ مُوَافَقَةً بِلَا مُنَازَعَةٍ ۞ يُعْمِيْ عَيْنَيْ قَلْبِهٖ عَنِ النَّظَرِ اِلٰى غَيْرِهٖ ۞ يَتَمَزَّقُ سِرُّهٗ وَيَتَلَاشٰى اَمْرُهٗ وَيَتَفَرَّقُ مَالُهٗ وَيَخْرُجُ مِنْ وُّجُوْدِهٖ وَيَخْرُجُ دُنْيَاهُ وَاٰخِرَتِهٖ ۞ يَذْهَبُ اِسْمُهٗ وَرَسْمُهٗ ۞ ثُمَّ اِذَا شَاءَ اَنْشَرَهٗ ۞ يُوْجِدُهٗ بَعْدَ الْفَقْدِ ۞ يُعِيْدُهٗ خَلْقًا اٰخَرَ ۞ يُفْنِيْهِ بِيَدِ الْفَنَاءِ ۞ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ بِيَدِ الْبَقَاءِ ۞ لِيَطْلُبَ اللِّقَاءَ ۞ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَدْعُوَ الْخَلْقَ مِنَ الْفَقْرِ اِلَى الْغِنٰى ۞ اَلْغِنٰى هُوَ الْغِنٰى بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْاِتِّصَالُ بِهٖ ۞ وَالْفَقْرُ هُوَ الْبُعْدُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْاِسْتِغْنَاءُ بِغَيْرِهٖ ۞ اَلْغِنٰى مِنْ ظَفَرِ قَلْبِهٖ بِقُرْبِ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَالْفَقْرُ مِنْ عَدَمِ ذٰلِكَ ۞ مَنْ اَرَادَ هٰذَا الْغِنٰى فَلْيَتْرُكِ الدُّنْيَا وَالْاُخْرٰى وَمَا فِيْهِمَا وَمَا سِوَاهُ فِي الْجُمْلَةِ ۞ يُخْرِجُ الْاَشْيَاءَ مِنْ قَلْبِهٖ شَيْئًا فَشَيْئًا ۞ لَا تَتَقَيَّدُوْا بِهٰذَا الْيَسِيْرِ الْمَوْجُوْدِ عِنْدَكُمْ اِنَّمَا جَعَلَ هٰذَا الْيَسِيْرَ الَّذِيْ عِنْدَكُمْ زَادًا ۞ فَتَتَزَوَّدُوْنَ بِهٖ فِيْ طَرِيْقِ السَّيْرِ اِلَيْهِ ۞

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے جو اللہ سے واقف ہوا اس کی زبان کند ہو گئی" کہ کوئی بات کیوں نہ ہو حق تعالیٰ پر اعتراض کرنے سے اس کے ظاہر اور باطن کی زبان بند ہو جاتی ہے وہ سرتاپا موافقت بن جاتا ہے کہ منازعت کا نام بھی نہیں ہوتا۔ وہ غیر اللہ کی طرف سے اپنے قلب کی آنکھوں کو اندھا بنا لیتا ہے۔ اس کا اندرون پاش پاش اس کی حالت پراگندہ اور اس کی مال تتر بتر ہو جاتا ہے اور وہ اپنے وجود سے باہر نکل آتا اور اپنی دنیا و آخرت دونوں سے خارج ہو جاتا ہے کہ اس کا نام و نشان بھی مٹ جاتا ہے اس کے بعد جب خدا چاہتا ہے تو اس کو زندہ فرما دیتا ہے کہ گم شدگی کے بعد اس کو موجود کرتا اور (گویا) دوسرے جنم میں اس کو اٹھاتا ہے (کہ اب نفسانیت کی پہلی کوئی بات بھی باقی نہیں رہی) فنا کے ہاتھ سے اس کو فنا کرتا اور اس کے بعد بقا کے ہاتھ سے اس کو دوبارہ دوسری زندگی بخشتا ہے تاکہ وہ (حق تعالیٰ سے) ملنے کا طالب ہو۔ اس کے بعد اس کو (مخلوق کی طرف) واپس کرتا ہے تاکہ مخلوق کو تہیدستی سے تونگری کی طرف بلائے۔ حق تعالیٰ کی ذات اور اس کے ساتھ اتصال ہی کی تونگری ہے اور حق تعالیٰ سے دوری اور دوسروں کو پا کر اپنے کو تونگر سمجھنا ہی تہیدستی ہے۔ تونگر وہی ہے جس کا دل حق تعالیٰ کے قرب سے کامیاب ہو گیا اور تہیدست وہ ہے جو اس سے محروم رہا۔ جس کو اس تونگری کی خواہش ہو اس کو چاہئے کہ دنیا کو آخرت کو اور ان کے درمیان جو کچھ بھی ہے سب کو اور حق تعالیٰ کے سوا ہر چیز کو چھوڑ دے اور ایک ایک کر کے تمام چیزوں کو اپنے دل سے نکال دے۔ اس قلیل کے جو تمہارے پاس موجود ہے پابند مت بنو۔ پس اس قلیل و موجود کو تو اس نے تمہارے لئے زاد راہ بنایا ہے کہ اس کی طرف چلنے کے راستہ میں اس کو توشۂ سفر بناؤ (نہ کہ اسی میں

جَعَلَ لَكُمُ النِّعَمَ لِتُضِيْفُوْهَا إِلَيْهِ وَتَسْتَدِلُّوْا بِهَا عَلَيْهِ ۞ وَجَعَلَ لَكُمُ الْعِلْمَ لِتَعْمَلُوْا بِهٖ وَتَهْتَدُوْا بِنُوْرِهٖ ۞ اَللّٰهُمَّ اهْدِ قُلُوْبَنَا إِلَيْكَ ۞ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۞

اَلْمَجْلِسُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الْاَحَدِ بُكْرَةً فِي الرِّبَاطِ حَادِيْ عَشَرَ شَهْرِ رَجَبٍ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

يَا غُلَامُ إِذَا أَرَدْتَ الْفَلَاحَ فَخَالِفْ نَفْسَكَ فِيْ مُوَافَقَةِ رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ ۞ وَوَافِقْهَا فِيْ طَاعَتِهٖ وَخَالِفْهَا فِيْ مَعْصِيَتِهٖ ۞ نَفْسُكَ حِجَابُكَ عَنْ مَعْرِفَةِ الْخَالِقِ عَزَّوَجَلَّ ۞ فَمَا دُمْتَ مَعَ نَفْسِكَ لَا تَعْرِفُ الْخَلْقَ ۞ وَمَا دُمْتَ مَعَ الْخَلْقِ لَا تَعْرِفُ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ ۞ مَا دُمْتَ مَعَ الدُّنْيَا لَا تَعْرِفُ الْاٰخِرَةَ وَمَا دُمْتَ مَعَ الْاٰخِرَةِ لَا تَرٰى رَبَّ الْاٰخِرَةِ ۞ مَالِكٌ وَّمَمْلُوْكٌ لَا يَجْتَمِعَانِ ۞ كَمَا لَا تَجْتَمِعُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ فَهٰكَذَا لَا يَجْتَمِعُ الْخَالِقُ وَالْخَلْقُ ۞ اَلنَّفْسُ اَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ ۞ هٰذِهٖ جِبِلَّتُهَا ۞ فَبَعْدَ كَمْ وَكَمْ حَتّٰى تَاْمُرَ بِمَا يَاْمُرُ بِهِ الْقَلْبُ ۞ جَاهِدْهَا فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ ۞ وَلَا تَحْتَجَّ لَهَا بِقَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۞

پھنس جاؤ) میں نے تم کو نعمتیں اس لئے دی ہیں کہ تم ان کو اسکی طرف منسوب کرو اور ان کے ذریعہ سے اس تک راہ یابی چاہو اور علم تمہارے لئے اس غرض سے تجویز فرمایا ہے تاکہ اس پر عمل کرو اور اس کی روشنی سے راستہ پاؤ۔ یا اللہ ہمارے دلوں کو اپنے تک پہنچائے اور ہم کو عطا فرما دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

تینتالیسویں مجلس

(یکشنبہ ۞ بوقت صبح ۞ ۱۱ رجب ۵۴۵ھ ۞ خانقاہ شریف)

صاحبزادہ۔ جب تو فلاح کا خواہاں ہو تو اپنے پروردگار کی موافقت میں اپنے نفس کی مخالفت کر۔ اس کی اطاعت میں نفس کی موافقت کر اور اس کی معصیت میں نفس کی مخالفت کر۔ تیرا نفس مخلوق کو پہچاننے سے تیرا حجاب ہے اور مخلوق حق تعالےٰ کے پہچاننے سے حجاب ہے۔ پس جب تک تو اپنے نفس کے ساتھ رہے گا مخلوق کو نہ پہچان سکے گا اور جبتک مخلوق کیساتھ رہیگا حق تعالےٰ کو نہ پہچان سکے گا۔ جب تک تو دنیا کے ساتھ ہے آخرت سے واقف نہ ہوگا اور جب تک آخرت کے ساتھ ہے تو آخرت کے پروردگار کو نہ دیکھ سکے گا۔ آقا اور غلام ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ جس طرح دنیا اور آخرت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔ اسی طرح خالق و مخلوق ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ نفس تو بدی ہی کا حکم کرنے والا ہے یہ اس کی طبعی عادت ہے پس بہت کچھ زمانہ درکار ہے تاکہ وہ (اصلاح پذیر ہو اور) اُس بات کا حکم دے جس کا قلب حکم دیتا ہے۔ ہر حالت میں اس سے مجاہدہ کر اور حق تعالےٰ کے اس ارشاد سے کہ اس نے الہام فرما دی ہر نفس کو اس کی بدکاری اور پرہیزگاری۔ اس کو کٹ حجتی مت سکھلا کہ جب ہر نفس کے لئے جو

ذَوِّبْهَا بِالْمُجَاهَدَةِ فَإِنَّهَا إِذَا ذَابَتْ وَفَنِيَتْ
اِطْمَأَنَّتْ إِلَى الْقَلْبِ ۔ ثُمَّ يَطْمَئِنُّ الْقَلْبُ إِلَى
السِّرِّ ۔ ثُمَّ يَطْمَئِنُّ السِّرُّ إِلَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۔
فَيَكُوْنُ شُرْبُ الْجَمِيْعِ مِنْ هُنَالِكَ ۔ إِذَا تَمَّ
تَذْوِيْبُكَ لَهَا تُنَادِيْ مِنْ حَيْثُ قَلْبِكَ ۔ وَلَا
تَقْتُلُوْا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۔
إِنَّمَا يَجِيْءُ هٰذَا الْخِطَابُ مِنَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ
بَعْدَ طَهَارَتِهَا مِنَ الْأَكْدَارِ وَذَوَبَانِ شَرِّهَا
وَسُمُوِّ الْقَلْبِ بِذِكْرِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَ
طَاعَتِهِ ۔ إِذَا لَمْ يَحْصُلْ لَهَا هٰذَا فَلَا تَطْمَعْ
فِيْ تَقْرِيْبِهَا مَعَ كَدَرِهَا وَشَرِّهَا ۔ كَيْفَ يَحْصُلُ
لَهَا الْقُرْبُ مِنَ الْمَلِكِ مَعَ عَدَمِ الطَّهَارَةِ
مِنَ الْأَنْجَاسِ ۔ قَصِّرْ أَمَلَهَا وَقَدْ أَطَاعَتْكَ
إِلَى مَا تُرِيْدُ مِنْهَا ۔ عِظْهَا بِمَوْعِظَةِ الرَّسُوْلِ
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ وَهُوَ قَوْلُهُ
إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ
وَإِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ
فَإِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اسْمُكَ غَدًا ۔ أَنْتَ أَشْفَقُ
عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِكَ وَقَدْ ضَيَّعْتَهَا ۔ فَكَيْفَ يُشْفِقُ
عَلَيْهَا غَيْرُكَ وَيَحْفَظُهَا ۔ قُوَّةُ أَمَلِكَ وَ
حِرْصِكَ حَمَلَاكَ عَلَى تَضْيِيْعِهَا ۔ اِجْتَهِدْ
فِيْ تَقْصِيْرِ الْأَمَلِ وَتَقْلِيْلِ الْحِرْصِ وَذِكْرِ
الْمَوْتِ وَمُرَاقَبَةِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَالتَّدَاوِيْ
بِأَنْفَاسِ الصَّالِحِيْنَ وَكَلِمَاتِهِمْ وَالذِّكْرِ
الصَّافِيْ مِنَ التَّكَدُّرِ ۔

بھلائی برائی مقدر تھی وہ ہو چکی اور اس
مجاہدہ سے کیا نفع) مجاہدہ سے اس
پگھل جائیگا اور مرمٹے گا تو قلب کے سا
بعد قلب باطن کے ساتھ سکون پائیگا اور ب
سکون پائیگا پس سب کی سیرابی اسی جگہ
اسکو پگھلا چکے گا تو قلب کے اعتبار سے تجھ کو
رحم کھاؤ اور زیادہ جفاکشی سے) اپنے نف
مقصود ان کو ادب سکھانا تھا سو وہ حاصل
تم پر بڑی شفقت ہے (کہ نفس پر بھی حد
گوارا نہیں) یہ ندا حق تعالیٰ کی طرف سے
کدورتوں سے صاف اور اس کے شر کے
یاد اور اطاعت سے قلب کے قریب ہو جانے
حاصل نہ ہوا تو کدورت و شر کے ساتھ اس ک
کیونکہ نجاستوں سے پاکی حاصل ہوئے بغیر
حاصل ہو سکتا ہے؟ اس کی آرزوؤں کو کم کر
وہ اسمیں تیرا کہا ماننے لگے گا۔ جناب رسول
نصیحت اُس کو سُنا کہ آپ کا ارشاد ہے ج
تو اپنے نفس سے شام کا تذکرہ نہ کر اور جب
کا تذکرہ نہ کر کیونکہ تجھ کو پتہ نہیں کہ کل کو تی
زندہ) تو اپنے نفس پر دوسروں سے زیاد
تُو نے اس کو بالکل کھو دیا۔ پھر بھلا دو
حفاظت کیا کریں گے ۔ تیری دراز اُمید
برباد کرنے پر تجھ کو اُبھارا ہے پس اُمید
اور موت کو یاد اور حق تعالیٰ کا ہر وقت
کے انفاس اور کلمات کو دوا بنانے اور کد

نہیں سکتا تو اب
کیونکہ جب
ئے گا۔ اس کے
تعالیٰ کے ساتھ
جب تو پوری طرح
گی کہ (بس اب
نہ کرو (کیونکہ
بے شک اللہ کی
جھ ڈالنا اُسے
س کے اپنی
اور حق تعالیٰ کی
جب نفس کو یہی
یکی طمع مت کر۔
ہ کا قرب کیونکر
اس سے چاہیگا
للہ علیہ وسلم کی
کا وقت آوے
آوے تو صبح
(یعنی مُردہ یا
دمگر افسوس کہ)
شفقت اور اسکی
نے اس کے
ں کو کم کرنے
ے اور صدیقین
صاف ذکر سے

فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۞ قُلْ لَهَا لَكِ مَا كَسَبْتِ وَ
عَلَيْكِ مَا اكْتَسَبْتِ ۞ أَحَدٌ مَا يَعْمَلُ مَعَكِ وَلَا
يُعْطِيكِ مِنْ عَمَلِهِ شَيْئًا ۞ وَلَا بُدَّ مِنَ الْعَمَلِ
وَالْمُجَاهَدَةِ ۞ صَدِيقُكَ مَنْ نَهَاكَ ۞ عَدُوُّكَ
مَنْ أَغْوَاكَ ۞ إِنِّي أَرَاكَ عِنْدَ الْخَلْقِ لَا عِنْدَ
الْخَالِقِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ تُؤَدِّي حَقَّ النَّفْسِ وَالْخَلْقِ
وَتُسْقِطُ حَقَّ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ تَشْكُرُ غَيْرَهُ
عَلَى نِعَمِهِ ۞ مَنْ أَعْطَاكَ مَا أَنْتَ فِيهِ
مِنَ النِّعَمِ غَيْرُهُ حَتَّى تَشْكُرَهُ وَتَعْبُدَهُ
إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَكَ مِنَ النِّعَمِ
مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَأَيْنَ شُكْرُهُ ۞ وَ
إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ خَلَقَكَ فَأَيْنَ عِبَادَتُهُ
فِي امْتِثَالِ أَوَامِرِهِ وَالْانْتِهَاءِ عَنْ نَوَاهِيهِ
وَالصَّبْرِ عَلَى بَلَائِهِ ۞ جَاهِدْ نَفْسَكَ حَتَّى
تَهْتَدِيَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِينَ
جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۞ وَقَالَ
اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ تَنْصُرُوا اللهَ يَنْصُرْكُمْ
وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ۞ لَا تُرَخِّصْ لَهَا وَلَا
تُطِعْهَا وَقَدْ أَفْلَحْتَ ۞ لَا تَتَبَسَّمْ فِي
وَجْهِهَا وَجَاوِبْهَا عَنْ كُلِّ أَلْفِ كَلِمَةٍ
كَلِمَةً ۞ إِلَى أَنْ تَتَهَذَّبَ وَتَطْمَئِنَّ
وَتَقْنَعَ ۞ إِذَا طَلَبَتْ مِنْكَ
الشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ
فَمَاطِلْهَا وَأَخِّرْهَا
وَقُلْ لَهَا

شب و روز علاج معالجہ کرنے میں کوشش کر نفس سے کہدے کہ اپنے کئے کا نفع بھی تجھ ہی کو پہنچے گا اور وبال بھی تیرے ہی اوپر پڑے گا نہ کوئی تیرا کام بٹائے گا اور نہ اپنے کئے ہوئے کام میں سے تجھ کو کچھ دیگا اور کام کئے اور محنت اُٹھائے بغیر چارہ نہیں (پس اگر راحت چاہتا ہے تو وقت کو غنیمت سمجھ کر کام کرلے) تیرا دوست وہی ہے جو تجھ کو باز رکھے اور تیرا دشمن ہے وہ شخص جو تجھ کو شریر بنائے۔

(اے مخاطب) میں تجھ کو مخلوق کے پاس دیکھ رہا ہوں نہ کہ خالق کے پاس۔ تو نفس اور مخلوق کا حق تو ادا کرتا ہے اور حق تعالےٰ کا حق ساقط کرتا ہے۔ اس کی نعمتوں پر دوسروں کا شکریہ ادا کرتا ہے یہ نعمتیں جن میں تو غرق ہے تجھ کو کس نے دی ہیں؟ کیا خدا کے سوا کسی دوسرے نے دی ہیں جو تو اس کا شکریہ ادا کرتا اور اس کو پُوج رہا ہے؟ اگر تو جانتا ہے کہ جو کچھ بھی نعمتیں تیرے پاس ہیں وہ سب حق تعالیٰ کی طرف سے ہیں تو پھر اس کا شکریہ کہاں ہے؟ اور اگر تو جانتا ہے کہ اسی نے تجھ کو پیدا کیا ہے تو پھر اس کی عبادت یعنی احکامات کی تعمیل اور ممنوعات سے باز رہنا اور اس کی بلاؤں پر صبر کرنا کہاں ہے؟ اپنے نفس سے اتنے مجاہدے کر کہ وہ سیدھے راستہ آلگے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ہم اُن کو اپنے راستوں پر لگا دیتے ہیں۔ نیز حق تعالیٰ فرماتا ہے اگر اللہ کی مدد کروگے (کہ اسکا بول بالا رکھنے کی کوشش رکھو) تو وہ تمہاری مدد کریگا اور تمہارے پاؤں جما دے گا (کہ پھر لغزش نہ کھا سکوگے) نفس کو مہلت نہ دے اور نہ اس کا کہنا مان یقیناً فلاح پائیگا۔ اس کے منہ پر مسکرائے مت اور اس کی ہزار باتوں میں سے ایک ہی آدھ بات کا جواب دے۔ یہاں تک کہ وہ مہذب اور اطمینان وقناعت والا بن جائے۔ جب وہ تجھ سے خواہشات اور لذات طلب کیا کرے تو اس کو ٹال مٹول بتایا کر اور اس سے کہدیا کر کہ درخواہ...

مَوْعِدُ لَكَ الْجَنَّةُ ۞ صَبْرُهَا عَلٰى مَرَارَةِ الْمَنْعِ حَتّٰى يَجِيْئَهَا الْعَطَاءُ ۞ اِذَا صَبَرْتَهَا وَصَبَرْتَ كَانَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَعَهَا ۞ لِاَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۞ لَا تَقْبَلْ لَهَا قَوْلًا فَاِنَّهَا لَا تَاْمُرُ اِلَّا بِالشَّرِّ ۞ اِنْ اَحْبَبْتَهَا فَخَالِفْهَا فَفِيْ خِلَافِهَا صَلَاحٌ لَهَا ۞ يَا مَنْ يَدَّعِيْ اِرَادَةَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَهُوَ وَاقِفٌ مَعَ نَفْسِهٖ كَذَبْتَ فِيْ دَعْوَاكَ ۞ اَلنَّفْسُ وَالْحَقُّ لَا يَجْتَمِعَانِ ۞ اَلدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ لَا يَجْتَمِعَانِ ۞ مَنْ وَقَفَ مَعَ نَفْسِهٖ فَاتَهُ الْوُقُوْفُ مَعَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۞ مَنْ وَقَفَ مَعَ الدُّنْيَا فَاتَهُ الْوُقُوْفُ مَعَ الْاٰخِرَةِ ۞ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهٖ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهٗ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ ۞ اِصْبِرْ فَاِذَا تَمَّ صَبْرُكَ تَمَّ رِضَاكَ ۞ جَاءَكَ فَنَاؤُكَ فَيَصِيْرُ الْكُلُّ عِنْدَكَ طَيِّبًا ۞ يَنْقَلِبُ الْكُلُّ شُكْرًا ۞ يَصِيْرُ الْبُعْدُ قُرْبًا ۞ يَصِيْرُ الشِّرْكُ تَوْحِيْدًا ۞ فَلَا تَرٰى مِنَ الْخَلْقِ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۞ لَا تَرٰى اَحَدًا اَدًا بَلْ تَتَّحِدُ الْاَبْوَابُ وَالْجِهَاتُ ۞ فَلَا تَرٰى اِلَّا جِهَةً وَّاحِدَةً ۞ حَالَةٌ لَا يَعْقِلُهَا كَثِيْرٌ مِّنَ الْخَلْقِ ۞ بَلْ هِيَ لِاٰحَادٍ اَفْرَادٍ مِّنْ كُلِّ اَلْفِ اَلْفٍ اِلَى انْقِطَاعِ النَّفْسِ وَاحِدٌ ۞ يَا غُلَامُ اِجْهَدْ اَنْ تَمُوْتَ هٰهُنَا بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۞ اِجْهَدْ اَنْ تَمُوْتَ نَفْسُكَ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ رُوْحُكَ مِنْ بَدَنِكَ ۞

پوری ہونیکا مقام جنت ہے (وہاں حل کردونگا) انکار کی تلخی پر اسکو صابر بنایہانتک کہ بخشش آئے۔ جب تو اس کو صابر بنائے گا اور صبر کریگا تو اس کو حق تعالیٰ کی معیت نصیب ہوگی۔ اس لئے کہ وہ فرماتا ہے بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے تو اس کی کوئی بات بھی نہ مان کیونکہ وہ تو برائی کے سوا کسی چیز کا بھی حکم نہ دیگا اگر تجھ کو اس کیساتھ محبت ہے تو اس کے خلاف کیا کر کہ اسکے خلاف ہی کرنیمیں اس کی بہتری ہے۔ اے وہ شخص جو دعویٰ تو حق تعالیٰ کی طلب کا کر رہا ہے اور کھڑا ہوا ہے اپنے نفس کے ساتھ تو اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔ نفس اور حق ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتے۔ دنیا اور آخرت ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتیں۔ جو شخص اپنے نفس کیساتھ قیام کریگا اسکے ہاتھ سے حق تعالیٰ کے ساتھ قیام کرنا جاتا رہیگا۔ اور جو شخص دنیا کے ساتھ ٹھیریگا اس سے آخرت کے ساتھ ٹھیرنا جاتا رہے گا۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنی دنیا کو پیارا سمجھے گا وہ اپنی آخرت کو ناقص کریگا اور جو اپنی آخرت کو پیارا سمجھے گا وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچائے گا۔ صابر بن۔ پس جب صبر کامل ہوجائیگا تو رضا کامل ہوجائیگی۔ تیری فنائیت تجھ کو نصیب ہوگی۔ پس ہر چیز تیرے نزدیک اچھی ہی اچھی ہوجائیگی۔ سب کچھ شکر ہی بن جائے گا دوری بھی قرب بن جائیگی اور شرک توحید بن جائیگا کہ نہ تو نقصان کو مخلوق کیطرف سے سمجھے گا نہ نفع کو۔ اغیار تجھ کو نظر ہی نہ آئیں گے بلکہ سارے دروازے اور اطراف وجوانب ایک بن جائیں گی پس بجز ایک جانب کے تیری نگاہ کسی پر بھی جائے گی۔ یہ ایک حالت ہے جس کو بہتیری مخلوق سمجھ بھی نہیں سکتی (پھر حاصل ہونے کا تو کیا پوچھنا) لاکھوں بلکہ ساری مخلوق میں سے کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے **صاحبزادہ**۔ کوشش کر کہ تو حق تعالیٰ کے حضور میں یہیں مر مٹے کوشش کر کہ بدن سے روح نکلنے کے قبل ہی تیرا نفس مرجائے اور

مَوْتِهَا بِالصَّبْرِ وَالْمُخَالَفَةِ ❊ فَعَنْ قَرِيْبٍ تُحْمَدُ عَاقِبَةَ ذٰلِكَ ❊ صَبْرُكَ يَفْنٰى وَجَزَاءُهُ لَا يَفْنٰى إِنِّيْ صَبَرْتُ وَرَأَيْتُ عَاقِبَةَ الصَّبْرِ مَحْمُوْدَةً مُتُّ ثُمَّ أَحْيَانِيْ ثُمَّ أَمَاتَنِيْ ❊ وَغِبْتُ ثُمَّ أَوْجَدَنِيْ مِنْ غَيْبَتِيْ هَلَكْتُ مَعَهُ وَمَلَكْتُ مَعَهُ ❊ جَاهَدْتُ نَفْسِيْ فِيْ تَرْكِ الْاِخْتِيَارِ وَالْإِرَادَةِ حَتّٰى حَصَلَ لِيْ ذٰلِكَ ❊ فَصَارَ الْقَدَرُ يَقُوْدُنِيْ ❊ وَالْمِنَّةُ تَنْصُرُنِيْ ❊ وَالْفِعْلُ يُحَرِّكُنِيْ وَالْغَيْرَةُ تَعْصِمُنِيْ ❊ وَالْإِرَادَةُ تُطِيْعُنِيْ ❊ وَالسَّابِقَةُ تُقَدِّمُنِيْ وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَرْفَعُنِيْ وَيْحَكَ تَهْرُبُ مِنِّيْ وَأَنَا شِحْنَتُكَ أَحْفَظُهَا ❊ مَكَانُكَ عِنْدِيْ وَإِلَّا فَأَنْتَ هَالِكٌ يَا جُوَيْهِلُ حُجَّ إِلَيَّ أَوَّلًا ❊ ثُمَّ حُجَّ إِلَى الْبَيْتِ ثَانِيًا ❊ أَنَا بَابُ الْكَعْبَةِ ❊ تَعَالَ حَتّٰى أُعَلِّمَكَ كَيْفَ تَحُجُّ ❊ أُعَلِّمُكَ خِطَابًا تُخَاطِبُ بِهِ رَبَّ الْكَعْبَةِ ❊ سَوْفَ تَرَوْنَ إِذَا انْجَلَى الْغُبَارُ ❊ اُقْعُدُوْا يَا سُيَّاسُ ❊ اِحْتَمُوْا بِيْ ❊ فَإِنِّيْ قَدْ أُعْطِيْتُ الْقُوَّةَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ❊ اَلْقَوْمُ يَأْمُرُوْنَكُمْ بِمَا أَمَرَكُمْ بِهٖ ❊ وَيَنْهَوْنَكُمْ عَمَّا نَهَاكُمْ عَنْهُ ❊ قَدْ سُلِّمَ إِلَيْهِمُ النُّصْحُ لَكُمْ ❊ فَهُمْ يُؤَدُّوْنَ الْأَمَانَةَ فِيْ ذٰلِكَ ❊ اِعْمَلُوْا فِيْ دَارِ الْحِكْمَةِ

❊

نفس کا مرنا صبر اور اس کی مخالفت کرنے سے ہوگا پس عنقریب اسکا انجام بہتر ہوگا۔ تیرا صبر ختم ہوجائیگا مگر اسکا صلہ ختم نہ ہوگا۔ میں صبر کرچکا اور صبر کا انجام بہتر دیکھ چکا ہوں۔ میں مرچکا ہوں اسکے بعد حق تعالیٰ نے مجھ کو زندہ کیا اور پھر مجھ کو (فنائیت کی) موت دی ہے میں معدوم ہوچکا ہوں۔ اس کے بعد حق تعالیٰ مجھ کو عدم سے وجود میں لایا ہے۔ میں اسکی معیت میں مرمٹا اور اسی کی معیت میں بادشاہ بنا۔ میں نے اپنے اختیار اور ارادہ کو چھوڑنے کے متعلق اپنے نفس کو خوب خوب مجاہدہ میں ڈالا ہے یہانتک کہ یہ (مرتبۂ قرب) مجھ کو نصیب ہوا ہے کہ تقدیر میرا ہاتھ تھامتی ہے اور احسانِ خداوندی میری مدد کرتا ہے اور فعلِ خداوندی مجھ کو چلاتا پھراتا ہے اور غیرت میری (معصیت سے) حفاظت کرتی ہے اور مشیت میری مطیع رہتی ہے اور علمِ الٰہی میرا پشت پناہ بنا ہوا ہے اور حق تعالیٰ شانہ مجھ کو بلند فرماتا رہتا ہے تجھ پر افسوس کہ تو مجھ سے بھاگتا ہے حالانکہ میں تیرا کوتوال ہوں کہ تیری حفاظت کروں۔ پس تجھے میرے پاس ٹھیرنا چاہئے ورنہ ہلاک ہوجائیگا اسے **بیوقوف** اول میری طرف قصد کر اسکے بعد حج بیت اللہ کا ارادہ کیجو (کہ اصلاح قلب کے بغیر حج بھی بیکار ہے) میں کعبہ کا دروازہ ہوں ادھر آ تاکہ میں تجھ کو بتاؤں کہ حج کس طرح ہوتا ہے میں تجھ کو وہ گفتگو سکھاؤں گا جس سے تو خدا رکعبہ سے خطاب کرے جب غبار ہٹے گا تو عنقریب تم کو نظر آجائیگا کہ حقیقت کیا تھی اور ہم کیا سمجھتے تھے۔ بیٹھ جاؤ اے رعیت کے پاسبانو (حکومت کا غرہ چھوڑو اور) میری حفاظت میں آجاؤ کہ مجھ کو حق تعالیٰ کی طرف سے قوت ملی ہوئی ہے۔ اللہ والے تم کو اُنھیں باتوں کا حکم دیتے ہیں جنکا خدا نے حکم کیا ہے اور اُنھیں باتوں کی ممانعت کرتے ہیں جنکی اس نے ممانعت فرمائی ہے۔ تمہاری خیر خواہی انکے سپرد کی گئی ہے پس وہ اس امانت کو ادا کرتے ہیں۔ اس حکمت کے گھر (یعنی دنیا) میں کام کرنیکی

حَتّٰی تَصِلُوْا اِلٰی دَارِ الْقُدْرَةِ ٭ اَلدُّنْیَا حِکْمَةٌ
وَّالْاٰخِرَةُ قُدْرَةٌ ٭ اَلْحِکْمَةُ تَحْتَاجُ اِلٰی
اَدَوَاتٍ وَّاٰلَاتٍ وَّ اَسْبَابٍ ٭ وَالْقُدْرَةُ لَا
تَحْتَاجُ اِلٰی ذٰلِكَ ٭ وَ اِنَّمَا فَعَلَ الْحَقُّ عَزَّ وَ
جَلَّ ذٰلِكَ لِیُمَیِّزَ دَارَ الْقُدْرَةِ مِنْ دَارِ الْحِکْمَةِ
اَلْاٰخِرَةُ فِیْهَا تَکْوِیْنٌ بِلَا سَبَبٍ ٭ یَنْطِقُ
بِهَا جَوَارِحُکُمْ وَ تَشْهَدُ عَلَیْکُمْ بِمَا
عَمِلْتُمْ مِنْ مَعَاصِی الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ
الْقِیَامَةِ تَنْکَشِفُ الْاَسْتَارُ وَ تَظْهَرُ
الْمُخَبَّاٰتُ اِنْ شِئْتُمْ اَوْ اَبَیْتُمْ ٭ لَا یَدْخُلُ
اَحَدٌ مِّنَ الْخَلْقِ النَّارَ اِلَّا بِقَلْبٍ بَارِدٍ
لِّارْتِکَابِ الْحُجَّةِ عَلَیْهِ ٭ اِقْرَؤُا کُتُبَکُمْ
بِاَلْسِنَةِ فِکْرِکُمْ فِیْهَا ٭ ثُمَّ تُوْبُوْا مِنَ
السَّیِّاٰتِ وَاشْکُرُوْا عَلَی الْحَسَنَاتِ اُحْضُرُوْا
کُتُبَ الْمَعَاصِیْ وَاضْرِبُوْا عَلٰی سُطُوْرِهَا
بِالتَّوْبَةِ **یَا غُلَامُ** قَدْ تُبْتَ عَلٰی یَدِیْ وَ
صَحِبْتَنِیْ ٭ اِذَا لَمْ تَقْبَلْ مِنِّیْ مَا اَقُوْلُ
لَكَ اَیْشٍ یَنْفَعُكَ ذٰلِكَ ٭ رَغِبْتَ فِی
الصُّوْرَةِ دُوْنَ الْمَعْنٰی ٭ مَنْ یُّرِیْدُ یَصْحَبُنِیْ
یَقْبَلُ مَا اَقُوْلُ لَهٗ وَیَعْمَلُ بِهٖ ٭ یَدُوْرُ
کَیْفَ دُرْتُ ٭ وَاِلَّا فَلَا یَصْحَبْنِیْ ٭ فَاِنَّهٗ
یَخْسَرُ اَکْثَرَ مِمَّا یَرْبَحُ ٭ اَنَا سِمَاطٌ هٰذَا قٌ
وَمَا اَحَدٌ یَاْکُلُ مِنِّیْ شَیْئًا ٭
بَابٌ مَفْتُوْحٌ لَا
یَدْخُلُهٗ اَحَدٌ ٭

حاجت ہے پس کام کئے جاؤ یہانتک کہ اس قدرت کے گھر (یعنی آخرت میں پہنچ جاؤ (پس وہاں کام کرنیکی حاجت نہ ہوگی اور سب کھانا پینا بھی ہاتھ پاؤں ہلائے بغیر ملیگا) دُنیا سراسر حکمت ہے (کہ تدبیر کی ضرورت ہے) اور آخرت سراسر قدرت ہے حکمت کو آلات و اوزار اور اسباب کی حاجت ہوا کرتی ہے اور قدرت کو اسکی حاجت نہیں ہے اور حق تعالیٰ نے جو ایسا کیا ہے تو بس اس لئے کہ قدرت کا گھر جُدا ہو جائے اور حکمت کا گھر جُدا۔ آخرت میں جملہ اشیاء کا وجود سبب کے بغیر ہوگا کہ تمہارے اعضاء بولنے لگیں گے اور حق تعالیٰ کی جو کچھ نا فرمانیاں تمنے کی ہیں تمہارے مقابلہ پر قیامت کے دن انکی گواہی دینگے۔ سارے راز فاش ہو جائینگے اور پوشیدہ اُمور کھل جائیں گے خواہ تم چاہو یا نہ چاہو۔ آگ کے اندر مخلوق میں بجز اس قلب کے جو (ٹھنڈا اور) سرد ہو (کہ اسمیں طاعتِ حق کی حرارت نام کو بھی نہیں ہے) اور کوئی بھی داخل نہ ہوگا کیونکہ اسی پر حُجت پوری ہوئی ہے۔ اپنے نامۂ اعمال کو فکر کی زبانوں سے پڑھو (کہ کن اعمال سے انکو پُر کیا ہے) نافرمانیوں کے کاغذات جمع کرو اور انکی سطروں کو توبہ سے قلم زد کردو (کہ مندرجہ اعمال نامہ گناہ کٹ جائیں اور قابل مواخذہ نہ رہیں) **صاحبزادہ** تو میرے ہاتھ پر بیعت ہوا اور میری صحبت اختیار کی ہے جو کچھ میں تجھ سے کہتا ہوں جب تو اس پر عمل ہی نہ کریگا تو یہ (بیعت وصحبت) تجھ کو کیا نفع دیگی؟ تو (دخولِ سلسلہ کی) صورت پر ریجھا نہ کہ معنی پر جو شخص میری صحبت اختیار کرے تو جو کچھ میں اس سے کہوں اسکو مانے اور اس پر عمل کرے۔ اور جدھر کو بھی میں گھوموں وہ بھی گھوم جائے ورنہ میری صحبت میں نہ رہے کہ جتنا (صحبت سے) نفع اُٹھائیگا اس سے زیادہ (مخالفت و نافرمانی کے سبب سے) نقصان پائیگا میں ایک بچھا ہوا دسترخوان ہوں (کہ جسکا جی چاہے اسکی غذا سے شکم سیر ہو) اور پھر بھی کوئی نہیں آتا۔ کھلا ہوا دروازہ ہوں اور (افسوس)

أَيْشٍ أَعْمَلُ بِكُمْ؟ كَمْ أَقُولُ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لَا
تَسْمَعُونَ مِنِّي. فَإِنِّي أُرِيدُكُمْ لَكُمْ لَا لِي
إِنِّي لَا أَخَافُكُمْ وَلَا أَرْجُوكُمْ. لَا أُفَرِّقُ بَيْنَ
الْخَرَابِ وَالْعُمْرَانِ. بَيْنَ الْبَاقِي وَالْمَيِّتِ.
بَيْنَ الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ. بَيْنَ الْمَلِكِ وَالْمَمْلُوكِ
الْأَمْرُ بِيَدِ غَيْرِكُمْ. لَمَّا أَخْرَجْتُ حُبَّ الدُّنْيَا
مِنْ قَلْبِي صَحَّ لِي هٰذَا. كَيْفَ يَصِحُّ لَكَ
التَّوْحِيدُ وَفِي قَلْبِكَ حُبُّ الدُّنْيَا. أَمَا سَمِعْتَ
قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. حُبُّ الدُّنْيَا
رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ. مَا دُمْتَ مُبْتَدِئًا مُقْتَدِيًا
طَالِبًا سَالِكًا فَحُبُّ الدُّنْيَا فِي حَقِّكَ رَأْسُ كُلِّ
خَطِيئَةٍ. فَإِذَا انْتَهَى سِرُّ قَلْبِكَ وَوَصَلَ إِلَى
قُرْبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ حُبِّبَ إِلَيْكَ قِسْمُكَ
مِنَ الدُّنْيَا وَبُغِّضَ إِلَيْكَ قِسْمُ غَيْرِكَ.
يُحَبَّبُ إِلَيْكَ أَقْسَامُكَ حَتَّى تَسْتَوْفِيَهَا.
تَحْقِيقًا لِعِلْمِهِ السَّابِقِ فِيكَ.
فَتَقْنَعَ بِهَا وَلَا تَلْتَفِتَ إِلَى غَيْرِهَا
وَقَلْبُكَ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ
يَتَقَلَّبُ فِي الدُّنْيَا كَتَقَلُّبِ أَهْلِ
الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ. جَمِيعُ
مَا يَجْرِي عَلَيْكَ مِنَ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
مَحْبُوبُكَ لِأَنَّكَ
تُرِيدُ
بِإِرَادَتِهِ

کوئی اس میں داخل نہیں ہوتا۔ میں تمہارا کیا بناؤں؟ تمہاری بدنصیبی ہے کہ میں تم سے کہتا ہوں اور تم میری سنتے نہیں۔ میں تم کو تمہارے ہی لئے چاہتا ہوں اپنے لئے نہیں۔ میں نہ تم سے ڈرتا ہوں اور نہ تم سے اُمید رکھتا ہوں۔ میں تو ویرانہ اور آبادی۔ زندہ اور مُردہ تونگر اور مفلس۔ غلام اور بادشاہ کسی میں بھی فرق نہیں سمجھتا۔ (سب کا مساوی خیر خواہ ہوں مگر) اختیار کسی دوسرے ہی کے ہاتھ میں ہے (پس جس کو وہ چاہتا ہے) اسی کو مجھ سے نفع پہنچتا ہے) جب دُنیا کی محبت کو میں اپنے قلب سے نکال چکا تب مجھ کو یہ (منصب امامت ونصیحت) حاصل ہوا ہے۔ تیرے قلب میں دُنیا کی محبت بھری ہوئی ہے پھر تیرے لئے یہ (ناصح بننا) کس طرح درست ہو سکتا ہے؟ کیا تو نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں سُنا کہ دُنیا کی محبت ہی جڑ ہے ہر خطا کی" جس وقت تک تو مُبتدی اور مقتدی بنا ہوا اور طلب وسلوک کی حالت میں ہے تو اس وقت تک دُنیا کی محبت تیرے حق میں ہر خطا کی جڑ ہے مگر جب تیرے قلب کا اندرون منتہی بن کر قرب خداوندی تک پہنچ جائیگا تو دُنیا کا جس قدر حصہ بھی تیرے مقسوم میں لکھا گیا ہے اس کی محبت تیرے اندر پیدا کی جائے گی اور غیر کے مقسوم کا بغض ڈالا جائیگا۔ تیرا مقسوم اس لئے تیرا محبوب بنایا جائیگا تاکہ تو اپنے متعلق حق تعالےٰ کے علم ازلی کو ثابت کرنے کے لئے اپنا پُورا مقسوم حاصل کر پس اس پر قانع بن جائے اور دوسری چیزوں کی طرف التفات بھی نہ کرے اور تیرا قلب حق تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہوا دنیا کو اس طرح استعمال کرے جس طرح جنت کے اندر جنتی استعمال کرینگے (کہ جو کچھ کھائیں پئیں گے عطاء حق سمجھ کر کھائیں پئیں گے) پس حق تعالیٰ کیطرف سے جو کچھ بھی تجھ پر نازل ہوگا وہ تجھ کو محبوب ہوگا کیونکہ تو اگر ارادہ کرتا ہے تو اسی کے ارادہ سے کرتا ہے

وَيَخْتَارُ بِاخْتِيَارِهٖ ۔ تَدُوْرُ مَعَ قَدَرِهٖ وَتَقْطَعُ
عَنْ قَلْبِكَ جَمِيْعَ مَا سِوَاهُ ۔ تَتَنَحَّى الدُّنْيَا وَ
الْاٰخِرَةُ عَنْكَ فَيَصِيْرُ تَنَاوُلُكَ لِلْاَقْسَامِ
وَحُبُّكَ لَهَا بِهٖ لَا بِكَ ۔ اَلْمُنَافِقُ الْمُرَائِيْ
الْمُعْجَبُ بِعَمَلِهٖ يُدِيْمُ صِيَامَ النَّهَارِ وَقِيَامَ
اللَّيْلِ وَيَخْشُنُ مَاْكُوْلُهٗ وَمَلْبُوْسُهٗ وَهُوَ
فِيْ ظُلْمَةٍ بَاطِنًا وَّظَاهِرًا ۔ لَا يَتَقَدَّمُ مِنْ
قَلْبِهٖ خُطْوَةً اِلٰى رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ ۔ فَهُوَ مِنَ
الْعَامِلَةِ النَّاصِبَةِ ۔ سَرِيْرَتُهٗ ظَاهِرَةٌ
عِنْدَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالْاَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ
الْوَاصِلِيْنَ اِلَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۔ اَلْيَوْمَ
يَعْرِفُهُ الْخَوَاصُّ مِنَ الْخَلْقِ ۔ وَغَدًا يَعْرِفُهٗ
الْعَوَامُّ جَمِيْعُهُمْ ۔ اَلْخَوَاصُّ اِذَا رَاَوْهُ
مَقَتُوْهُ بِقُلُوْبِهِمْ ۔ وَلٰكِنَّهُمْ يَسْتُرُوْنَهٗ
بِسِتْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا تُزَاحِمِ الْقَوْمَ بِنِفَاقِكَ
فَاِنَّكَ مَا تَحَلَّى ۔ لَا كَلَامَ حَتّٰى تَقْطَعَ الزُّنَّارَ
وَتُجَدِّدَ الْاِسْلَامَ ۔ وَتُحَقِّقَ التَّوْبَةَ بِقَلْبِكَ
وَتَخْرُجَ مِنْ بَيْتِ طَبْعِكَ وَهَوَاكَ وَ
وُجُوْدِكَ وَجَلْبِ النَّفْعِ اِلَيْكَ وَدَفْعِ الضَّرِّ
عَنْكَ ۔ لَا كَلَامَ حَتّٰى تَخْرُجَ عَنْكَ
بِتَرْكِ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَطَبْعِكَ
عَلَى الْبَابِ ۔ وَتَتْرُكَ قَلْبَكَ
فِي الدِّهْلِيْزِ وَتَتْرُكَ سِرَّكَ
فِي الْمُخْدَعِ عِنْدَ
الْمَلِكِ ۔

اور اختیار کرتا ہے تو اسی کے اختیار سے کرتا ہے کہ اس کی تقدیر کے ساتھ گھومتا رہتا ہے اور اپنے دل سے خدا کے سوا ہر چیز سے الگ ہے۔ دُنیا اور آخرت دونوں تجھ سے ایک کنارہ ہوگئی ہیں پس تیرا اپنے مقسوم کو استعمال کرنا اور اس کو محبوب سمجھنا خدا ہی کی وجہ سے ہوا نہ کہ اپنی ذات کی وجہ سے۔ ریاکار منافق اپنے عمل پر مغرور ہوتا ہے۔ ہمیشہ دن کو روزے رکھتا راتوں کو شب بیداری کرتا روکھا سوکھا کھاتا اور موٹا جھوٹا لباس پہنا کرتا ہے۔ اور درحقیقت ظاہر و باطن میں تاریکی کے اندر ہے کہ اپنے قلب سے حق تعالیٰ کی جانب ایک قدم بھی نہیں بڑھتا وہ مبتلائے محنت و مبتلائے مشقت ہے۔ اس کا باطن اولیاء و صدیقین اور حق تعالیٰ سے واصل نیکوکار بندوں کے نزدیک ظاہر ہے کیونکہ مخلوق میں سے خواص تو آج بھی اس سے واقف ہیں اور فردائے قیامت کو جملہ عوام بھی اس سے واقف ہوجائیں گے۔ خواص تو جب اس کو دیکھتے ہیں اپنے دلوں سے اس کو مبغوض سمجھتے ہیں مگر حق تعالیٰ کی پردہ پوشی سے اس کو چھپالیتے ہیں (اور اس کی بدحالی کو عالم آشکارا نہیں کرتے) تُو اپنے نفاق کے ساتھ اہل اللہ کی صف میں مت گھس کہ دکان پکڑ کر باہر نکالدیا جائیگا اور ان میں شامل) نہ رکھا جائیگا۔ واعظ بننے کا وقت نہیں جبتک کہ تو اپنا زُنار توڑ نہ ڈالے اور دل سے سچّی توبہ اور اسلام کی تجدید نہ کرے اور اپنی طبیعت اپنی خواہش اپنے وجود اور تحصیل منفعت و دفع مضرت کے احاطہ سے باہر نہ نکل آوے جبتک کہ تو اپنے آپے (یعنی انانیت) سے باہر نہ نکل آوے کہ اپنے نفس اپنی خواہش اور اپنی طبیعت کو دروازے پر چھوڑے اور اپنے قلب کو دہلیز پر چھوڑے اور باطن کو بادشاہ کے پاس نشست گاہ میں اس وقت زبان ہلانے کا وقت ہی نہیں۔

إِسْرَعْ إِلَى الْأَسَاسِ فَإِذَا أَحْكَمْتَهُ إِسْرَعْ إِلَى الْبِنَاءِ ۞ مَاءُ الْأَسَاسِ الْفِقْهُ فِي الدِّيْنِ ۞ فِقْهُ الْقَلْبِ لَا فِقْهُ اللِّسَانِ ۞ فِقْهُ الْقَلْبِ يُقَرِّبُكَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَفِقْهُ اللِّسَانِ يُقَرِّبُكَ إِلَى الْخَلْقِ وَمُلُوْكِهِمْ ۞ فِقْهُ الْقَلْبِ يَتْرُكُكَ فِي صَدْرِ مَجْلِسِ الْقُرْبِ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ يُصَدِّرُكَ وَيَرْفَعُكَ وَيُقَرِّبُ خُطَاكَ إِلَى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَيْحَكَ تُضَيِّعُ زَمَانَكَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَلَا تَعْمَلُ بِهِ ۞ فَأَنْتَ عَلَى قَدَمِ الْجَهْلِ فِي هَوَسٍ تَخْدِمُ أَعْدَاءَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتُشْرِكُهُمْ ۞ هُوَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَمَّنْ أَشْرَكْتَ بِهِ ۞ لَا يَقْبَلُ مِنْكَ شَرِيْكًا ۞ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ عَبْدُ مَنْ زِمَامُكَ بِيَدِهِ ۞ إِنْ أَرَدْتَ الْفَلَاحَ فَاتْرُكْ زِمَامَ قَلْبِكَ بِيَدِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ حَقِيْقَةَ التَّوَكُّلِ ۞ وَاخْدِمْهُ بِظَاهِرِكَ وَبَاطِنِكَ ۞ وَلَا تَتَّهِمْهُ فَإِنَّهُ غَيْرُ مُتَّهَمٍ ۞ هُوَ أَعْرَفُ مِنْكَ بِمَصْلَحَتِكَ ۞ وَهُوَ يَعْلَمُ وَأَنْتَ لَا تَعْلَمُ عَلَيْكَ بِالسُّكُوْتِ بَيْنَ يَدَيْهِ ۞ وَالْخُمُوْلِ وَالتَّغَمُّضِ وَالْإِطْرَاقِ وَالْخَرَسِ ۞ إِلَى أَنْ يَأْتِيَكَ الْإِذْنُ مِنْهُ بِالنُّطْقِ فَتَنْطِقُ ۞ وَتَنْطِقُ بِهِ لَا بِكَ فَيَكُوْنُ نُطْقُكَ دَوَاءً لِأَمْرَاضِ الْقُلُوْبِ وَشِفَاءً لِلْأَسْرَارِ وَضِيَاءً لِلْعُقُوْلِ ۞ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَدُلَّهَا عَلَيْكَ ۞ وَصَفِّ أَسْرَارَنَا

اوّل بنیاد کی طرف لپک۔ پس جب اس کو مضبوط کرے تو تعمیر کی طرف دوڑ۔ بنیاد کا پانی (جس سے وہ مضبوط ہوتا ہے) دین کے متعلق فہم (اور علم) ہے مگر قلب کا علم و فہم نہ کہ زبان کا۔ قلب کا علم و فہم تجھ کو حق تعالیٰ کے قریب لیجائے گا اور زبان کا علم و فہم مخلوق اور دُنیوی بادشاہوں کے قریب لے جائیگا۔ قلب کا علم و فہم حق تعالیٰ کے قرب کی مجلس کا صدر نشین بنائے گا کہ تجھ کو صدر مقام پر اور اُونچا بٹھائیگا اور تیرے قدم حق تعالیٰ کی طرف چلا کر اسکے پاس پہنچائیگا۔ تجھ پر افسوس کہ علم کی طلب میں اپنا وقت ضائع کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا۔ تو جہالت کے قدم پر (کھڑا اور) ہوس میں (مبتلا) ہے کہ دشمنانِ خدا کا نوکر بنا ہوا اور ان کو (اپنا حاجت روا اور مالک عزّت و ذلّت سمجھ کر) شریکِ خدا قرار دئے ہوئے ہے حق تعالیٰ تجھ سے اور جن کو تو اسکا شریک بنائے ہوئے ہے ۔ سب سے بے نیاز ہے کہ تجھ سے کسی شریک کو بھی قبول نہ فرمائیگا۔ کیا تو جانتا نہیں کہ جس کے ہاتھ میں تیری باگ ہوگی اُسی کا تو بندہ ہوگا؟ اگر تو فلاح چاہتا ہے تو اپنے قلب کی باگ حق تعالیٰ کے ہاتھ میں رہنے دے اور اس پر توکل کر سچا توکل۔ اور اس کی خدمت کر اپنے ظاہر اور باطن دونوں سے۔ اور اس پر الزام قائم مت کر کہ درحقیقت اس پر کوئی الزام نہیں ہے وہ تیری مصلحت کو تجھ سے زیادہ جانتا ہے وہ واقف ہے اور تو واقف نہیں ہے۔ اسکے حضور میں خاموش رہنا گوشۂ گمنامی میں پڑنا آنکھیں بند اور سر جھکائے رکھنا اور گونگا بنجانا ضروری سمجھ یہانتک کہ تجھ کو بولنے کی اجازت اسی کی طرف سے آوے۔ پس اس وقت تو بولے اسی کیوجہ سے نہ کہ اپنی وجہ سے۔ تب تیرا بولنا قلبی بیماریوں کے لئے دوا باطن کے لئے شفا اور عقول کی روشنی و ضیا بن جائیگا یا اللہ ہمارے قلوب کو منور فرما اور اُن کو اپنے تک پہنچالے اور ہمارے باطن کو صاف کر۔

وَقَرِّبْهَا مِنْكَ ؕ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ

اَلْمَجْلِسُ الرَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ عَشِيَّةً فِي الْمَدْرَسَةِ ثَالِثَ عَشَرَ رَجَبٍ سَنَةَ خَمْسٍ وَّ اَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

اَلْمُؤْمِنُ غَرِيْبٌ فِي الدُّنْيَا ؕ وَالزَّاهِدُ غَرِيْبٌ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ وَالْعَارِفُ غَرِيْبٌ فِيْمَا سِوَى الْمَوْلٰى ؕ اَلْمُؤْمِنُ مَسْجُوْنٌ فِي الدُّنْيَا وَاِنْ كَانَ فِي سَعَةِ الرِّزْقِ وَالْمَنْزِلِ اَهْلُهٗ يَتَقَلَّبُوْنَ فِي مَالِهٖ وَجَاهِهٖ وَيَفْرَحُوْنَ وَيَضْحَكُوْنَ حَوَالَيْهِ وَهُوَ فِي سِجْنٍ بَاطِنٍ ؕ بِشْرُهٗ فِي وَجْهِهٖ وَحُزْنُهٗ فِي قَلْبِهٖ ؕ عَرَفَ الدُّنْيَا فَطَلَّقَهَا بِقَلْبِهٖ ؕ اَوَّلُ مَا طَلَّقَهَا طَلْقَةً وَّاحِدَةً ؕ لِاَنَّهٗ خَافَ مِنْ تَقْلِيْبِ الْاَعْيَانِ ؕ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ فَتَحَتِ الْاٰخِرَةُ بَابَهَا فَجَاءَ بَرْقُ حُسْنِ وَجْهِهَا فَطَلَّقَ الدُّنْيَا طَلْقَةً اُخْرٰى

اور اپنے قریب فرمالے اور ہم کو عطا فرما دُنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے ۔

چوالیسویں مجلس

(سہ شنبہ ۔ بوقت شام ۔ ۱۳ رجب ۵۴۵ھ مدرسہ معمورہ)

بندۂ مومن (گویا) مسافر ہے دُنیا میں (کہ نہ مال وجاہ کا متمنی ہے نہ بقا کا) اور زاہد خشک مسافر ہے آخرت میں (کہ وہاں نہ آرام پائے گا نہ جی لگے گا) اور عارف باللہ (صوفی) جملہ ماسوی اللہ میں مسافر ہے (کہ بجز خدا کے دنیا ہو یا جنت کسی چیز سے بھی اس کو دل بستگی نہیں ہے) مومن (گویا) دنیا میں قیدی ہے اگرچہ کتنا ہی وسیع مکان اور فراخی معاش میں کیوں نہ ہو کہ اس کے اہل و عیال تو اس کے مال وجاہ میں ہر پہلو مزے اڑاتے خوشیاں مناتے اور اس کے اردگرد ہنستے کھیلتے ہیں مگر وہ ایک باطنی قیدخانہ میں ہے (کہ اندر ہی اندر گھٹتا اور دنیا سے رہائی کا آرزومند رہتا ہے) اس کی بشاشت محض چہرہ پر ہے (کہ خوش اخلاقی کی نیت سے انبساط ظاہر کرتا ہے) اور اس کا حزن دل کے اندر پوشیدہ ہے ۔ وہ دنیا (کی حقیقت و ناپائداری سے) واقف ہوا ۔ پس (اگرچہ بدن دنیا میں رہا مگر) اپنے دل سے اس کو ایک طلاق دیدی ۔ اول اُس نے دنیا کو ایک ہی طلاق دی ۔ (جس میں رجوع کرنے کا بھی اختیار باقی رہتا ہے) کیونکہ اس کو انقلاب حالات کا خوف ہے (کہ مبادا دنیا کے چھوڑنے کا متحمل نہ ہوسکا تو اس کو دوبارہ لے تو سکے گا) سو وہ اسی حال میں تھا کہ ناگاہ آخرت نے اپنا دروازہ کھول دیا ۔ پس اس کے چہرہ کے حُسن کی شعاعیں چمکنے اور مومن کو اپنا شیدا بنانے لگیں ۔ تب اُس نے دنیا کو دوسری طلاق دیدی (کہ اس سے اچھی محبوبہ

فَجَاءَتْهُ الْأُخْرٰى فَعَانَقَتْهُ ، فَطَلَّقَ الدُّنْيَا
الطَّلْقَةَ الثَّالِثَةَ ، وَوَقَفَ مَعَ الْأُخْرٰى
بِكُلِّيَّتِهِ ، فَبَيْنَمَا هُوَ مَعَهَا إِذْ ابْرَقَ نُوْرُ الْحَقِّ
عَزَّوَجَلَّ ، فَطَلَّقَ الْأُخْرٰى ، قَالَتْ لَهُ الدُّنْيَا
لِمَ طَلَّقْتَنِيْ ، قَالَ لَهَا رَأَيْتُ أَحْسَنَ مِنْكِ ، وَ
قَالَتْ لَهُ الْأُخْرٰى لِمَ طَلَّقْتَنِيْ ، قَالَ لَهَا لِأَنَّكِ
مُحْدَثَةٌ مُصَوَّرَةٌ إِنَّمَا أَنْتِ غَيْرُهُ ،
فَكَيْفَ لَا أُطَلِّقُكِ ، فَحِيْنَئِذٍ تَحَقَّقَتْ
مَعْرِفَتُهُ لِرَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ فَصَارَ
حُرًّا مِمَّا سِوَاهُ غَرِيْبًا فِي الدُّنْيَا
وَالْأُخْرَةِ ، فِيْ غَيْبَةٍ عَنِ الْكُلِّ ،
فِيْ مَحْوِ الْكُلِّ ، فَتَقِفُ الدُّنْيَا
فِيْ خِدْمَتِهِ ، يُرٰى خَدَامَةً
لَا سُرِيَّةً ، تَقِفُ بِصَدَدِ
الْعَمَلِ خَالِيَةً عَنْ زِيْنَتِهَا الَّتِيْ
تُظْهِرُهَا عِنْدَ أَبْنَائِهَا ، وَ
إِنَّمَا جُعِلَتْ كَذٰلِكَ لِئَلَّا
يَكُوْنَ الِتِفَاتٌ إِلَيْهِمَا ،
الْمَلِكَةُ إِذَا أَحَبَّتْ شَخْصًا
نَفَذَتْ هَدَايَاهَا إِلَيْهِ
عَلٰى يَدِ الْعَجَائِزِ وَ
الْجَوَارِي الزَّنْجِ ،
حِفْظًا لَهُ وَغَيْرَةً
عَلَيْهِ
اَقْبَلُ

نظر آگئی، اس وقت آخرت اس کے پاس آئی اور اس کے گلے لگ گئی۔ تب اُس نے دنیا کو تیسری طلاق بھی دیدی (اور اس سے قطعی تعلق قطع کر کے) بالکلیہ آخرت کے پاس آ ٹھیرا۔ پس وہ اسی حالت میں تھا کہ دفعتہً حق تعالیٰ شانہ کا نور چمکا (جس نے سارے حُسن ماند کر دئے) تب اس نے آخرت کو بھی طلاق دیدی (اور خدا کا ہو رہا) دنیا اس سے کہنے لگی کہ تم نے مجھ کو طلاق کیوں دی؟ مومن نے جواب دیا "اس لئے کہ تجھ سے زیادہ خوبصورت چیز میں نے دیکھ پائی" اور آخرت نے اس سے کہا کہ تم نے مجھ کو طلاق کیوں دی؟ تو اس کو یہ جواب دیا کہ چونکہ تیرا وجود اور تیری صورت کسی اور ہی کی دی ہوئی ہے اور تو اس کی غیر ہی تو ہے۔ پس کیا وجہ کہ میں تجھ کو طلاق نہ دوں (اور اس اصل حسین کی طرف نہ جاؤں جو تیرے حُسن کا بھی خالق ہے) پس اس وقت مومن کے لئے حق تعالیٰ کی معرفت متحقق ہوگئی اور وہ اس کے سوا ہر چیز سے آزاد اور دنیا و آخرت دونوں میں مسافر (اور دل برداشتہ) بن گیا کہ سب سے غائب اور ہر چیز سے محو ہو گیا۔ پس دنیا اسکی خدمت میں نوکرانی بن کر کھڑی ہو جاتی ہے نہ کہ بی بی بن کر۔ کہ ہر کام کرنے کے لئے تیار ہے اور اپنے اس بناؤ سنگھار سے بالکل خالی ہے جس کو اپنے چاہنے والوں پر ظاہر کیا کرتی ہے۔ اور دنیا کی (اس کے سامنے نوکروں کی سی) یہ حالت جو بنائی جاتی ہے تو بس اس لئے تاکہ اس کی طرف اس کو میلان نہ ہو (ورنہ سنگھار کے سبب ممکن تھا کہ مومن اس پر ریجھنے لگے) بیگم جب کسی شخص سے محبت کرنے لگتی ہے تو اپنے تحفے تحائف اس کے پاس بڑھیوں اور سیاہ فام حبشن لونڈیوں کے ہاتھ بھیجا کرتی ہے کیوں؟ محبوب کی حفاظت اور اس پر غیرت کی وجہ سے (کہ خوبصورت عورتوں کے ہاتھ بھیجا تو کہیں ان پر فریفتہ ہو کر مجھے نہ چھوڑ بیٹھے) تو بالکلیہ

عَلٰی رَبِّکَ بِکُلِّیَّتِکَ ؛ اُتْرُکْ غَدًا اِلٰی جَنْبِ اَمْسِ ؛ لَعَلَّ غَدًا یَاْتِیْ وَاَنْتَ مَیِّتٌ ؛ وَاَنْتَ یَا غَنِیُّ لَا تَشْتَغِلْ بِغِنَاکَ عَنْہُ ؛ لَعَلَّ غَدًا یَاْتِیْ وَاَنْتَ فَقِیْرٌ ؛ لَا تَکُنْ مَعَ شَیْءٍ بَلْ کُنْ مَعَ خَالِقِ الْاَشْیَاءِ الَّذِیْ ھُوَ شَیْءٌ لَا یُشْبِھُہٗ شَیْءٌ ؛ لَا تَسْتَرِیْحُ اِلٰی غَیْرِہٖ رَاحَۃٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ؛ لَا رَاحَۃَ لِلْمُؤْمِنِ مِنْ دُوْنِ لِقَاءِ رَبِّہٖ ؛ اِذَا خَرِبَ مَا بَیْنَکَ وَبَیْنَ الْخَلْقِ ؛ وَعَمَرَ مَا بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ فَقَدِ اخْتَارَکَ ؛ فَلَا تَکْرَہْ خِیَرَتَہٗ مَنْ صَبَرَ مَعَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ رَاٰی عَجَائِبَ مِنْ اَلْطَافِہٖ ؛ مَنْ صَبَرَ عَلَی الْفَقْرِ جَاءَہُ الْغِنٰی ؛ اَکْثَرُ مَا جُعِلَ النُّبُوَّۃُ فِی الرُّعَاۃِ وَالْوِلَایَۃُ فِی الْمَوَالِیْ وَالْغُرَبَاءِ ؛ کُلَّمَا ذَلَّ الْعَبْدُ لَہٗ اَعَزَّہٗ کُلَّمَا تَوَاضَعَ لَہٗ رَفَعَہٗ ؛ ھُوَ الْمُعِزُّ وَالْمُذِلُّ الرَّافِعُ وَالْوَاضِعُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُسَھِّلُ ؛ لَوْلَاہُ مَا عَرَفْنَاہُ یَا مُعْجِبِیْنَ بِاَعْمَالِھِمْ مَا اَجْھَلَکُمْ ؛ لَوْلَا تَوْفِیْقُہٗ مَا صَلَّیْتُمْ وَصُمْتُمْ وَصَبَرْتُمْ ؛ اَنْتُمْ فِیْ مَقَامِ الشُّکْرِ لَا فِیْ مَقَامِ الْعُجْبِ

اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہو جا۔ کل آئندہ کو کل گذشتہ کے پہلو میں رکھدے (کہ جس طرح گئے وقت سے واسطہ نہ رہا اسی طرح آنے والے زمانہ سے دل کو علاقہ نہ رہے) کیا خبر ہے کہ کل کا دن آوے اور تو مُردہ ہو (پس ایسی موہوم شے سے دل کیوں لگایا) اور اے تونگر تو اپنی تونگری میں مشغول ہو کر خدا سے غافل نہ ہو۔ کیا عجب ہے کہ کل کا دن آوے اور تو مفلس قلاش ہو۔ کسی شے کے ساتھ بھی مت رہ بلکہ اشیاء کے پیدا کرنے والے کے ساتھ ہو کہ وہ ایسی (بے نظیر) چیز ہے جس کی مثل کوئی بھی چیز نہیں۔ اس کے غیر کے پاس تجھ کو کبھی راحت نہ ہوگی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کے لئے تو حق تعالیٰ کی ملاقات سے ورے راحت ہے ہی نہیں" جب اس نے تیرا اور مخلوق کا واسطہ منہدم وویران بنا دیا اور اپنا اور تیرا درمیانی واسطہ آباد کر دیا تو یقیناً تجھ کو انتخاب فرمایا۔ پس تو اس کے انتخاب کو ناپسند مت کر۔ جو شخص حق تعالیٰ کے ساتھ صابر بنا رہتا ہے وہ اسکی عجیب عجیب عنایتیں دیکھتا ہے۔ جو تنگ دستی پر صبر کرتا ہے اسی کو تونگری نصیب ہوتی ہے۔ اکثر منصب نبوت بکریاں چرانے والوں کو عطا ہوا ہے اور مرتبہ ولایت غلاموں اور غریبوں کو۔ بندہ جتنا بھی خدا کے سامنے ذلت اختیار کرے گا اسی قدر وہ اسکو عزت بخشے گا اور جس قدر بھی جھکے گا اسی قدر وہ اس کو رفعت دے گا۔ وہی عزت دینے والا ہے وہی ذلت دینے والا۔ وہی بلند کرنیوالا ہے اور وہی پست کرنے والا۔ وہی توفیق دینے والا ہے اور وہی (ہر دشواری کو) آسان کرنے والا۔ اگر اس کا فضل نہ ہوتا تو ہم اس کو کبھی ہرگز نہ پہچان سکتے۔ اے اپنے اعمال پر مغرور ہونے والو تم کس درجہ جاہل ہو؟ اگر اس کی توفیق نہ ہوتی تو نہ تم نماز پڑھ سکتے نہ روزہ رکھ سکتے اور نہ صبر کر سکتے۔ تمہارے لئے تو شکر کا مقام ہے نہ کہ

أَكْثَرُ الْعِبَادِ مَحْجُوبُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَأَعْمَالِهِمْ ؛ طَالِبُونَ لِلْحَمْدِ وَالثَّنَاءِ مِنَ الْخَلْقِ رَاغِبُونَ فِي إِقْبَالِ الدُّنْيَا وَأَرْبَابِهَا عَلَيْهِمْ ؛ وَسَبَبُ ذٰلِكَ وُقُوفُهُمْ مَعَ نُفُوسِهِمْ وَأَهْوِيَتِهِمْ ؛ اَلدُّنْيَا مَحْبُوبَةُ النُّفُوسِ ؛ وَالْأُخْرٰى مَحْبُوبَةُ الْقُلُوبِ ؛ وَالْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ مَحْبُوبُ الْأَسْرَارِ ؛ إِنَّمَا قَذْفُ الْحِكَمِ إِلٰى قُلُوبِهِمْ بَعْدَ إِحْكَامِ الْحُكْمِ ؛ لِأَنَّ الْحُكْمَ قَدْ مَهَّدَ الْأَمْرَ ؛ فَمَنِ ادَّعٰى مِنْهُ شَيْئًا مَعَ عَدَمِ إِحْكَامِ الْحُكْمِ فَقَدْ كَذَبَ ؛ لِأَنَّ كُلَّ حَقِيقَةٍ لَا تَشْهَدُ لَهَا الشَّرِيعَةُ فَهِيَ زَنْدَقَةٌ ، طِرْ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِجَنَاحَيِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ ؛ اُدْخُلْ عَلَيْهِ وَيَدُكَ فِي يَدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ اِجْعَلْهُ وَزِيرَكَ وَمُعَلِّمَكَ ؛ دَعْ يَدَهٗ تُزَيِّنُكَ وَتُمَشِّطُكَ وَتَعْرِضُكَ عَلَيْهِ ؛ هُوَ الْحَاكِمُ بَيْنَ الْأَرْوَاحِ ؛ اَلْمُرَبِّيْ لِلْمُرِيدِينَ جَهْبَذُ الْمُرَادِينَ ؛ أَمِيرُ الصَّالِحِينَ قَسَّامُ الْأَحْوَالِ وَالْمَقَامَاتِ بَيْنَهُمْ ؛ لِأَنَّ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فَوَّضَ ذٰلِكَ إِلَيْهِ جَعَلَهٗ أَمِيرُ الْكُلِّ ؛ اَلْخِلَعُ إِذَا خَرَجَتْ مِنْ عِنْدِ الْمَلِكِ لِلْجُنْدِ إِنَّمَا تُقْسَمُ عَلٰى يَدِ أَمِيرِهِمْ التَّوْحِيدُ عِبَادَةٌ وَالشِّرْكُ بِالْخَلْقِ عَادَةٌ ؛

خود پسندی کا اکثر بندے اپنی عبادتوں اور اعمال پر مغرور اور مخلوق سے تعریف کے خواہاں اور دنیا اور اہلِ دنیا کے اپنی طرف گرویدہ ہونے کی رغبت رکھنے والے ہیں اور اسکی وجہ انکی اپنے نفسوں اور خواہشات کے ساتھ وابستگی ہے کہ دنیا تو نفوس کی معشوقہ ہے اور آخرت قلوب کی محبوبہ ہے اور حق تعالیٰ شانہ باطن اور اسرار کا محبوب ہے (پس ہر ایک اپنے محبوب ہی کی طرف جھکے گا) حکمتوں کا قلوب میں ڈالا جانا۔ حکم (کی تعمیل) کے مضبوط کے پیچھے ہی ہوتا ہے کیونکہ حکم (یعنی شریعت) اس (حکمت و دانش) کا بانی ہے۔ پس حکم کو مضبوط کئے بغیر جو شخص اس (علم باطنی) کا کچھ بھی دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ کیونکہ وہ حقیقت جس کی شہادت شریعت نہ دے (حقیقت نہیں بلکہ) زندیقیت ہے۔ کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ کے دو بازوؤں سے حق تعالیٰ کی طرف پرواز کر۔ اس کے حضور حاضر ہو درآنحالیکہ تیرا ہاتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہو۔ آنحضرت کو اپنا پشت پناہ اور استاد بنا اور آپ کے دستِ مبارک کو اختیار دے کہ تیرا بناؤ سنگھار کرے اور (حسین سیرت بنا کر) تجھ کو حق تعالیٰ کے سامنے پیش کرے آنحضرت ہی لشکرِ ارواح کے حاکم ہیں طالبین کے مُربّی و سرپرست ہیں اور مطلوبین کے سردار ہیں نیکوکاروں کے افسر ہیں اور ان میں حالات و مقامات کے تقسیم فرمانے والے ہیں۔ اس لئے کہ حق تعالیٰ نے یہ خدمت آپ کے سپرد کر دی اور آپ کو سب کا سپہ سالار بنا دیا ہے۔ جب لشکر کے لئے بادشاہ کی طرف سے خلعت برآمد ہوا کرتے ہیں تو ان کے سپہ سالار ہی کے ہاتھ سے تقسیم کرائے جاتے ہیں۔ توحید (یعنی صرف خدا ہی سے خوف اور امید رکھنا) عبادت ہے اور مخلوق کو شریک سمجھنا (نفس کی)

فَالْزَمِ الْعِبَادَةَ وَاتْرُكِ الْعَادَةَ إِذَا خَرَقْتَ
الْعَادَةَ خَرَقْتَ فِي حَقِّكَ الْعَادَةَ ۞ غَيِّرْ حَتّٰى
يُغَيِّرَ اللّٰهُ لَكَ ۞ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللّٰهَ
لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ ۞
أَخْرِجْ نَفْسَكَ وَالْخَلْقَ مِنْ قَلْبِكَ ۞ وَامْلَأْهُ
بِمُكَوِّنِهِمَا حَتّٰى يُرَدَّ إِلَيْكَ التَّكْوِيْنُ ۞ مَا
هٰذَا الشَّيْءُ يَجِيْءُ بِصِيَامِ النَّهَارِ وَقِيَامِ اللَّيْلِ ۞
لٰكِنْ بِطَهَارَةِ الْقُلُوْبِ وَصَفَاءِ الْأَسْرَارِ ۞
عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ الصِّيَامُ
وَالْقِيَامُ خَلٌّ وَبَقْلٌ عَلَى الْمَائِدَةِ ۞ وَالطَّعَامُ
غَيْرُهُمَا ۞ صَدَقَ ۞ هُمَا أَوَّلُ الطَّعَامِ ۞ ثُمَّ
يَجِيْءُ لَوْنٌ بَعْدَ لَوْنٍ مِّنَ الْأَطْعِمَةِ ۞ ثُمَّ
الْأَكْلُ ۞ ثُمَّ غَسْلُ الْأَيْدِيْ ۞ ثُمَّ يَجِيْءُ لِقَاءُ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ ثُمَّ الْخِلَعُ وَالْإِقْطَاعُ وَالْإِمَارَةُ
وَالنِّيَابَةُ وَتَسْلِيْمُ الْبِلَادِ وَالْقِلَاعِ إِذَا صَلَحَ
قَلْبُ الْعَبْدِ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَمَكَّنَ
مِنْ قُرْبِهِ أَعْطَى الْمَمْلَكَةَ وَ
السَّلْطَنَةَ فِي أَقْطَارِ الْأَرْضِ ۞
وَسُلِّمَ إِلَيْهِ نَشْرُ الدَّعْوَةِ
مِنَ الْخَلْقِ وَالصَّبْرُ عَلٰى
أَذَاهُمْ ۞ يُسَلَّمُ إِلَيْهِ
تَغْيِيْرُ الْبَاطِلِ وَإِظْهَارُ
الْحَقِّ ۞ يُعْطِيْهِ وَ
يُغْنِيْهِ ۞

عادت ہے۔ پس عبادت کو لازم سمجھ اور عادت کو چھوڑ۔ جب تو خلاف عادت کریگا تو (حق تعالیٰ کی طرف سے بھی) تیرے لئے خلافِ عادت برتاؤ ہوگا (کہ بلا کسب معاش ملے گی اور کرامات کا ظہور ہوگا) تو (اپنی حالت میں) تبدیلی کر تاکہ حق تعالیٰ تیرے لئے (اپنی عادت جاریہ میں) تبدیلی فرمادے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے "بیشک اللہ لوگوں کی کسی حالت میں تبدیلی نہیں فرماتا جبتک کہ وہ اپنی حالت میں خود تبدیلی نہ کرلیں" اپنے نفس اور مخلوق کو اپنے دل سے نکال اور ان دونوں کے خالق سے دل کو لبریز کر تاکہ (تو منصب تکوین سے نوازا جائے اور مخلوق کی کاربراری کا) نظم ونسق تیرے حوالہ ہو۔ یہ چیز دن کے روزوں اور رات کی نمازوں سے نہیں آیا کرتی۔ بلکہ قلوب کو پاک اور باطن کو صاف کرنے سے آیا کرتی ہے۔ ایک بزرگ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ روزے اور شب بیداری دسترخوان کی چٹنی اور پھل ہیں اور اصل، کھانا تو اور ہی کچھ ہے" سچی بات کہی ہے۔ اصل کھانے سے قبل یہی دونوں چیزیں آتی ہیں اور ان کے بعد یکے بعد دیگرے رنگ برنگ کے کھانے آتے ہیں اس کے بعد تناول شروع ہوتا ہے اور پھر ہاتھ دھونا ہے اور سب کے بعد حق تعالیٰ شانہ کی ملاقات ہے اور اس کے بعد خلعت اور جاگیر اور سپہ سالاری اور جانشینی اور ممالک وقلعہ جات کی تفویض ہے۔ جب بندہ کا قلب حق تعالیٰ کے قابل بن جاتا اور اس میں اس کا قرب جگہ پکڑ جاتا ہے تب اس کو اطرافِ عالم میں حکومت و بادشاہی عطا کی جاتی اور مخلوق کی ایذاؤں پر صابرین کران کو (خدا کی طرف) بلاتا رہنا اس کے حوالہ کر دیا جاتا اور باطل کو بدلنا اور حق کو ظاہر کرنا اس کو سونپ دیا جاتا ہے۔ حق تعالیٰ ہی اس کو عطا فرماتا اور اس کو (سب سے) بے نیاز بنا دیتا ہے۔ کیوں کہ جب وہ

لِاَنَّهٗ اِذَا اَعْطٰى اَغْنٰى ؞ يَمْلَأُ بَطْنَهٗ حِكَمًا ؞ اَلْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ جَعَلَ مِنْ خِلَالِ اَرَاضِىْ قُلُوْبِ عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ لَهُ الْعَارِفِيْنَ بِهٖ اَنْهَارَ الْحِكَمِ ؞ تَنْبَعُ مِنْ وَادِىْ عِلْمِهٖ مِنْ عِنْدِ عَرْشِهٖ وَلَوْحِهٖ ؞ تَجْرِىْ اِلٰى اَرَاضِىْ الْقُلُوْبِ الْمَيِّتَةِ الْجَاهِلَةِ بِهِ الْمُعْرِضَةِ عَنْهُ **يَا غُلَامُ** اَكْلُ الْحَرَامِ يُمِيْتُ قَلْبَكَ ؞ وَاَكْلُ الْحَلَالِ يُحْيِيْهِ ؞ لُقْمَةٌ تُنَوِّرُ قَلْبَكَ ؞ وَلُقْمَةٌ تُظْلِمُهٗ ؞ لُقْمَةٌ تَشْغَلُكَ بِالدُّنْيَا ؞ وَلُقْمَةٌ تَشْغَلُكَ بِالْاُخْرٰى ؞ وَلُقْمَةٌ تُزَهِّدُكَ فِيْهِمَا ؞ وَلُقْمَةٌ تُرَغِّبُكَ فِىْ خَالِقِهِمَا ؞ اَلطَّعَامُ الْحَرَامُ يَشْغَلُكَ بِالدُّنْيَا وَيُحَبِّبُ اِلَيْكَ الْمَعَاصِىْ وَالطَّعَامُ الْمُبَاحُ يُشْغِلُكَ بِالْاُخْرٰى يُحَبِّبُ اِلَيْكَ الطَّاعَاتِ ؞ وَالطَّعَامُ الْحَلَالُ يُقَرِّبُ قَلْبَكَ مِنَ الْمَوْلٰى ؞ هٰذِهِ الْاَطْعِمَةُ لَا تُعْرَفُ اِلَّا بِمَعْرِفَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؞ وَمَعْرِفَتُهٗ اِنَّمَا تَكُوْنُ فِى الْقَلْبِ لَا فِى الدَّفَاتِرِ ؞ مِنْهُ تَكُوْنُ لَا مِنْ خَلْقِهٖ ؞ اِنَّمَا تَحْصُلُ مَعْرِفَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ الْعَمَلِ بِحُكْمِهٖ ؞ بَعْدَ التَّصْدِيْقِ وَالصِّدْقِ ؞ بَعْدَ التَّوْحِيْدِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالثِّقَةِ بِهٖ ؞ بَعْدَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْخَلْقِ فِى الْجُمْلَةِ ؞ كَيْفَ تَعْرِفُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَسْتَ تَعْرِفُ اِنَّمَا تَاْكُلُ وَتَشْرَبُ وَتَلْبَسُ وَتَنْكِحُ ؞

عطا فرماتا ہے تو پورا تونگر بنا دیتا ہے کہ حکمتوں سے اس کا پیٹ بھر دیتا ہے۔ حق تعالیٰ نے اپنے نیکوکار اور صاحبانِ معرفت بندوں کے قلوب کی زمینوں کے درمیان حکمتوں کی وہ نہریں بہا رکھی ہیں جو اس کی لوح اور عرش کے قریب اس کے علم کی وادی سے نکلتی ہیں اور بہتی ہوئی قلوب کی اُن زمینوں میں پہونچتی ہیں جو مُردہ ہیں اور حق تعالیٰ سے ناواقف اور اس سے روگرداں ہیں۔ **صاحبزادہ** حرام غذا کھانا قلب کو مُردہ بنا دیتا ہے اور حلال کھانا اس کو زندہ کرتا ہے ایک لقمہ ہے جو تیرے قلب کو منور بناتا ہے اور ایک لقمہ ہے جو اس کو تاریک بناتا ہے۔ ایک لقمہ ہے جو تجھ کو دنیا میں مشغول کریگا اور ایک لقمہ ہے جو تجھ کو آخرت میں مشغول بنائے گا اور ایک لقمہ ہے جو تجھ کو ان دونوں سے بے رغبت بنادے گا اور ایک لقمہ ہے جو تجھ کو ان کے پیدا کرنے والے (وحدہٗ لاشریک) کا خواہش مند بنا دے گا۔ حرام غذا تجھ کو دنیا میں مشغول کریگی اور معصیتوں کی محبت دلائے گی۔ اور مباح غذا تجھ کو آخرت میں مشغول کرے گی اور طاعات کی محبت دلائیگی اور حلال غذا تیرے قلب کو حق تعالیٰ کے قریب پہونچا دیگی ان غذاؤں کی شناخت حق تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوئے بغیر نہیں ہو سکتی اور حق تعالیٰ کی معرفت دل میں ہوا کرتی ہے کتابوں میں نہیں ہوتی۔ اسی کی طرف سے حاصل ہوتی ہے مخلوق کی طرف سے نہیں ہوتی حق تعالیٰ کی معرفت اس کے حکم پر عمل کرنے کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے۔ سچا سمجھنے اور سچا بننے کے بعد حق تعالیٰ کو یکتا سمجھنے اور اس پر اعتماد رکھنے کے بعد اور ساری مخلوقات سے باہر نکل جانے کے بعد حق تعالیٰ کی معرفت کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ جبکہ تجھ کو کھانے پینے پہننے اور

وَلَا تُبَالِيْ مِنْ اَيِّ وَجْهٍ كَانَ ۔ اَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يُبَالِ
مِنْ اَيْنَ مَطْعَمُهٗ وَمَشْرَبُهٗ لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ مِنْ
اَيِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ النَّارِ اَدْخَلَهٗ ۔
(وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بَعْدَ كَلَامٍ)
فَلَا تُبَالِ بِجَمِيْعِ الْاَشْيَاءِ ۔ وَلَا تَتَمَنَّ شَيْئًا
وَلَا يَشْغَلُكَ عَنْهُ شَيْءٌ ۔ لَا تُقِيْلُكَ الْخَلْقُ
عَنْهُ ۔ غَيْرَ اَنَّكَ تُحَدِّثُهُمْ بِمَا يَعْقِلُوْنَ ۔
وَتَتَصَدَّقُ عَلَيْهِمْ بِالْمُدَارَاةِ ۔ تَعْمَلُ
بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُدَارَاةُ النَّاسِ صَدَقَةٌ ۔ تُعْطِيْهِمْ مِنْ عَطَاءِ
رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ۔ تَتَكَرَّمُ عَلَيْهِمْ بِشَيْءٍ مِّنْ
كَرَامَتِهٖ لَكَ تَرْفُقُ بِهِمْ وَتَلَطَّفُ بِهِمْ
وَتُلِيْنُ جَانِبَكَ لَهُمْ ۔ يَصِيْرُ خُلُقُكَ
مِنْ اَخْلَاقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَ
فِعْلُكَ مِنْ اَمْرِهٖ ۔ اَلشُّيُوْخُ اثْنَانِ
شَيْخُ الْحُكْمِ وَشَيْخُ الْعِلْمِ ۔ شَيْخُ
الْحُكْمِ يَدُلُّكَ عَلٰى بَابِ الْخَلْقِ
وَشَيْخُ الْعِلْمِ يَدُلُّكَ
عَلٰى بَابِ قُرْبِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ ۔ بَابَانِ
لَابُدَّ لَكَ مِنَ
الدُّخُوْلِ فِيْهِمَا
بَابُ الْخَلْقِ
وَ

جماع کرنے کے سوا کسی چیز کی معرفت و شناخت ہی نہیں اور جس طرح یہ مزے حاصل ہو جائیں (یعنی حلال طریقہ سے ہوں یا حرام سے) تجھ کو باک نہیں۔ کیا تو نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہیں سُنا کہ جس کو اس کی پروا نہ ہوئی کہ اس کا کھانا پانی کہاں سے آ رہا ہے اس کی حق تعالیٰ بھی پروا نہ کرے گا کہ جہنم کے کسی دروازہ سے بھی اس کو دوزخ میں داخل فرمائے" (کچھ گفتگو کے بعد شیخ نے فرمایا) پس تو ساری چیزوں سے بے پروا ہو جا اور کسی شے کی طرف بھی نگاہ نہ اٹھا۔ نہ کوئی چیز تجھ کو خدا سے غافل بنائے اور نہ مخلوق تجھ کو اس سے چھڑا کر اپنا پابند بنائے بجز اس کے کہ تو ان سے ان کی سمجھ کے موافق باتیں کرے اور دلداری کی ان پر خیرات کرے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر عمل کرے کہ لوگوں سے مدارات کرنا بھی صدقہ ہے" اپنے پروردگار کے عطیہ (قرب و ولایت) میں سے کچھ ان کو بھی دے اور اس نے (اصلاح حال کی) جس نعمت سے تجھ کو نواز رکھا ہے اس کی ان پر سخاوت کرے۔ ان کے ساتھ نرمی اور شفقت کا برتاؤ رکھے اور اپنا پہلو ان کے لئے نرم بنائے۔ (اور اکڑے نہیں) کہ تیرا خلق منجملہ اخلاق خداوندی کے اور تیرا کام امر الٰہی سے ہو جائے گا۔ مشائخ دو قسم کے ہیں۔ ایک مشائخ شریعت اور ایک مشائخ معرفت۔ شیخ شریعت تجھ کو مخلوق کے دروازہ پر لے جائے گا (کہ معاملات و مدارات اور پُر لطف زندگی کا طریقہ سکھائیگا) اور شیخ طریقت تجھ کو قرب خداوندی کے دروازے کا راستہ بتائے گا (پس ضرورت دونوں کی ہے کہ اول ایک ہاتھ سے شیخ الحکم یعنی عالم شریعت کا دامن پکڑے اور پھر دوسرے ہاتھ سے عارف کا) دو دروازے ہیں جن میں داخل ہوئے بغیر تجھ کو چارہ نہیں۔ دروازہ مخلوق

وَبَابُ الْخَالِقِ ۔ بَابُ الدُّنْيَا وَبَابُ الْآخِرَةِ ۔ أَحَدُهُمَا تَبَعٌ لِلْآخَرِ ۔ بَابُ الْخَلْقِ أَوَّلًا وَبَابُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ثَانِيًا ۔ مَا تَرَى الْبَابَ الْأَخِيرَ حَتَّى تَجُوزَ مِنَ الْبَابِ الْأَوَّلِ ۔ أُخْرُجْ بِقَلْبِكَ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى تَدْخُلَ إِلَى الْأُخْرَى ۔ إِخْدِمْ شَيْخَ الْحُكْمِ حَتَّى يُدْخِلَكَ إِلَى شَيْخِ الْعِلْمِ ۔ أُخْرُجْ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَعْرِفَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ ۔ هِيَ دَرَجَاتٌ دَرَجَةٌ بَعْدَ دَرَجَةٍ ۔ وَهُمَا ضِدَّانِ لَا يَجْتَمِعَانِ ۔ هٰذِهِ الْأَشْيَاءُ أَضْدَادٌ فَلَا تَطْلُبِ الْجَمْعَ بَيْنَهَا ۔ فَمَا يَقَعُ بِيَدِكَ ۔ فَرِّغْ قَلْبَكَ الَّذِي هُوَ بَيْتُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۔ لَا تَدَعْ فِيهِ غَيْرَهُ ۔ إِذَا كَانَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ فَكَيْفَ يَدْخُلُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى قَلْبِكَ وَفِيهِ صُوَرٌ وَأَصْنَامٌ ۔ كُلُّ مَا سِوَاهُ صَنَمٌ كَسِّرِ الْأَصْنَامَ وَطَهِّرْ هٰذَا الْبَيْتَ ۔ وَقَدْ رَأَيْتَ حُضُورَ صَاحِبِهِ فِيهِ ۔ تَرَى مِنَ الْعَجَائِبِ مَا لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ مِنْ قَبْلُ ۔ اللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا يُرْضِيكَ عَنَّا ۔ وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔

اور دوسرا دروازۂ خالق۔ دروازۂ دنیا اور دروازۂ آخرت کہ اول مخلوق کا دروازہ ہے اور دوبارہ حق تعالیٰ شانہ کا دروازہ۔ جبتک تو پہلے دروازہ سے گذر نہ جائے گا دوسرا دروازہ تجھ کو نظر نہ آئے گا۔ اپنے قلب سے دنیا (کی محبت و تعلق) سے باہر نکل تاکہ آخرت میں داخلہ نصیب ہو۔ شیخ شریعت کا خادم بن یہاں تک کہ وہ تجھ کو شیخ طریقت کے پاس پہونچادے۔ مخلوق (کے ساتھ وابستگی) سے باہر نکل کہ حق تعالیٰ شانہ کی تجھ کو معرفت حاصل ہو۔ یہ درجات ہیں کہ ایک درجہ دوسرے درجہ کے بعد ہے اور دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں کہ اکھٹے بھی نہیں ہوسکتے۔ یہ سب چیزیں باہم مخالف ہیں۔ پس سب کو جمع کرنے کا طلبگار مت بن کہ (اس ہوس میں) تیرے ہاتھ نہ (یہ) آئے گا نہ وہ۔ اپنے قلب کو جو کہ خدا کا گھر ہے خالی کر کہ کسی دوسرے کو اس میں نہ چھوڑ۔ جبکہ فرشتے اس گھر کے اندر نہیں جاتے جس میں کوئی تصویر ہو تو حق تعالیٰ تیرے قلب کے اندر کیوں کر داخل ہوگا جبکہ اس میں بہتیری مورتیں اور بت موجود ہیں۔ اس کے سوا ہر چیز بت ہے۔ پس بتوں کو توڑ اور اس گھر کو پاک صاف کر۔ کہ گھر والا گھر میں نظر آئے اور تو وہ عجائبات دیکھے کہ اس سے پہلے نہیں دیکھے تھے۔ یا اللہ ہم کو توفیق دے اس روش کی جو تجھ کو ہم سے راضی بناوے اور ہم کو عطا فرما دنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

اَلْمَجْلِسُ الْخَامِسُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بُكْرَةً فِي الْمَدْرَسَةِ سَادِسَ عِشْرِيْنَ مِنْ شَهْرِ رَجَبٍ سَنَةَ خَمْسٍ أَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَلْعُوْنٌ مَلْعُوْنٌ مَنْ كَانَتْ ثِقَتُهُ بِمَخْلُوْقٍ مِثْلِهِ ۔

پینتالیسویں مجلس

بروز جمعہ۔ بوقت صبح ۲۶ رجب ۵۴۵ھ مدرسہ معمورہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ "ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جس کا بھروسا اپنی جیسی مخلوق پر ہو"

مَا أَكْثَرَ الَّذِيْنَ دَخَلُوْا فِيْ هٰذِهِ اللَّعْنَةِ ؛ مِنْ خَلْقٍ كَثِيْرٍ وَاحِدٌ يَثِقُ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ؛ وَمَنْ وَثِقَ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؛ وَمَنْ وَثِقَ بِمَخْلُوْقٍ مِّثْلِهٖ فَهُوَ كَالْقَابِضِ عَلَى الْمَاءِ ؛ يَفْتَحُ يَدَهٗ لَا يَرٰى فِيْهَا شَيْئًا وَيْحَكَ اَلْخَلْقُ يَقْضُوْنَ حَوَائِجَكَ يَوْمًا اَوِ اثْنَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً اَوْ سَنَتَيْنِ ؛ وَفِي الْاَخِيْرِ يَضْجَرُوْنَ مِنْكَ ؛ عَلَيْكَ بِصُحْبَةِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَاِنْزَالِ حَوَائِجِكَ بِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَضْجَرُ مِنْكَ وَلَا يَسْاَمُ مِنْ حَوَائِجِكَ دُنْيَا وَاٰخِرَةً ؛ اَلْمُوَحِّدُ عِنْدَ قُوَّةِ تَوْحِيْدِهٖ لَا يَبْقٰى لَهٗ اَبٌ وَّلَا اُمٌّ وَّلَا اَهْلٌ وَّلَا صَدِيْقٌ وَلَا عَدُوٌّ لَا مَالٌ وَلَا جَاهٌ وَلَا سُكُوْنٌ اِلٰى شَيْءٍ فِي الْجُمْلَةِ ؛ لَا يَبْقٰى لَهٗ سِوَى التَّعَلُّقِ بِبَابِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَمِنَنِهٖ ؛ يَا وَاثِقًا بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ الَّذِيْنَ فِيْ يَدِكَ ؛ عَنْ قَرِيْبٍ يَذْهَبَانِ مِنْ يَدِكَ ؛ عُقُوْبَةً لَّكَ ؛ كَمَا بَغَيْتَهُمَا قَدْ كَانَا فِيْ يَدِ غَيْرِكَ ؛ فَسُلِبَا مِنْهُ وَسُلِّمَا اِلَيْكَ لِتَسْتَعِيْنَ بِهِمَا عَلٰى طَاعَةِ مَوْلَاكَ عَزَّوَجَلَّ ؛ فَجَعَلْتَهُمَا صَنَمَكَ ؛ يَا جَاهِلُ تَعَلَّمِ الْعِلْمَ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاعْمَلْ بِهٖ فَاِنَّهٗ يُؤَدِّبُكَ ؛ اَلْعِلْمُ حَيَاةٌ

کتنی کثرت سے ہیں وہ لوگ جو اس لعنت میں داخل ہوئے۔ بہتری مخلوق میں سے ایک ہی آدھ ہوگا جو حق تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہوگا۔ اور جس نے حق تعالیٰ پر بھروسہ کیا بیشک اس نے مضبوط کڑا تھام لیا اور جس نے اپنی جیسی (کمزور و محتاج) مخلوق پر بھروسہ کیا اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص مٹھی میں پانی بند کرے (اور سمجھے کہ پانی پر قبضہ کر لیا مگر) اپنا ہاتھ کھولے تو اس میں کچھ بھی نظر نہ آوے۔ تجھ پر افسوس! مخلوق تیری حاجتیں ایک دو دن پوری کردے گی تین دن پوری کردے گی مہینہ بھر پوری کردے گی سال دو سال پوری کردیگی۔ آخر کار تنگ آجائے گی (اور گھبرا کر رُخ بدل لے گی) تو حق تعالیٰ کی صحبت اختیار کر اور اسی پر اپنی حاجتیں پیش کر کہ دنیا ہو یا آخرت نہ وہ تجھ سے کبھی تنگ آئے گا اور نہ گھبرائیگا۔ صاحب توحید کے لئے اس کی توحید کی قوت کے وقت نہ کوئی باپ رہتا ہے نہ ماں نہ کنبہ نہ دوست نہ دشمن نہ مال نہ جاہ اور نہ کسی ایک چیز کے ساتھ بھی قرار و سکون۔ بجز حق تعالیٰ شانہ کے دروازہ اور اس کے احسانات سے تعلق رکھنے کے اس کے لئے کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ اے اپنے درہم و دینار پر بھروسہ رکھنے والے عنقریب یہ تیرے ہاتھ سے جاتے رہیں گے تیری سزا میں جس طرح تو نے ان کو طلب کیا ہے۔ (اسی طرح کبھی) یہ دوسرے کے ہاتھ میں تھے (پس جب اس کی سزا کا وقت آیا) تو اس کے چھین کر تیرے حوالہ کردئے گئے تاکہ تو اُن سے آقا کی طاعت پر اعانت حاصل کرے۔ سو تو نے تو ان کو اپنا بُت ہی بنالیا (کہ ان کو قاضی الحاجات سمجھ کر ان کی پرستش کرنے لگا) **اے نادان۔** اللہ واسطے علم سیکھ اور اس پر عمل کر کہ وہ تجھ کو (شاہی) آداب سکھادے گا۔ علم زندگی ہے

وَالْجَهْلُ مَوْتٌ ۞ اَلصِّدِّيْقُ اِذَا فَرَغَ مِنْ تَعَلُّمِ الْعِلْمِ الْمُشْتَرَكِ اُدْخِلَ فِي الْعِلْمِ الْخَاصِّ ۞ عِلْمُ الْقُلُوْبِ وَالْاَسْرَارِ ۞ فَاِذَا تَمَكَّنَ فِيْ هٰذَا الْعِلْمِ صَارَ سُلْطَانَ دِيْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ۞ يَأْمُرُ وَيَنْهٰى وَيُعْطِيْ وَيَمْنَعُ بِاِذْنِ مُسَلْطِنِهٖ ۞ يَصِيْرُ سُلْطَانًا فِي الْخَلْقِ ۞ يَاْمُرُ بِاَمْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَيَنْهٰى عَنْ نَهْيِهٖ ۞ يَاْخُذُ مِنْهُمْ بِاَمْرِهٖ وَيُعْطِيْهِمْ بِاَمْرِهٖ ۞ فَيَكُوْنُ مَعَهُمْ بِالْحُكْمِ وَمَعَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ بِالْعِلْمِ ۞ اَلْحُكْمُ بَوَّابٌ عَلَى الْبَابِ ۞ وَالْعِلْمُ دَاخِلُ الدَّارِ ۞ اَلْحُكْمُ عَامٌّ وَالْعِلْمُ خَاصٌّ ۞ اَلْعَارِفُ وَاقِفٌ عَلٰى بَابِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَقَدْ سُلِّمَ اِلَيْهِ عِلْمُ الْمَعْرِفَةِ وَالْاِطِّلَاعِ عَلٰى اُمُوْرٍ لَمْ يَطَّلِعْ غَيْرُهٗ عَلَيْهَا ۞ يُؤْمَرُ بِالْعَطَاءِ فَيُعْطِيْ وَيُؤْمَرُ بِالْاِمْسَاكِ فَيُمْسِكُ ۞ يُؤْمَرُ بِالْاَكْلِ فَيَاْكُلُ ۞ يُؤْمَرُ بِالْجُوْعِ فَيَجُوْعُ ۞ يُؤْمَرُ بِالْاِقْبَالِ عَلٰى شَخْصٍ وَّبِالْاِعْرَاضِ عَنْ اٰخَرَ ۞ يُؤْمَرُ بِالْاَخْذِ مِنْ شَخْصٍ وَّبِالرَّدِّ اِلٰى اٰخَرَ ۞ اَلْمَنْصُوْرُ مَنْ نَّصَرَهٗ وَالْمَخْذُوْلُ مَنْ خَذَلَهٗ ۞ اَلْقَوْمُ يَاْتُوْنَ اِلَيْكُمْ وَلِمَنْفَعَتِكُمْ لَا لِحَوَائِجِهِمْ ۞ لَا حَاجَةَ لَهُمْ

اور جہل موت ہے۔ صدیق علم (شریعت) کی تحصیل سے جو (عامۃ مومنین میں) مشترک ہے فارغ ہولیتا ہے تو خاص علم یعنی قلوب اور اسرار کے علم (کے مدرسہ) میں داخل کردیا جاتا ہے پس جب اس علم میں مستحکم ہوجاتا ہے۔ تو دین خداوندی کا بادشاہ بن جاتا ہے کہ اپنے بادشاہ بنانے والے (شاہنشاہ جل جلالہ) کے اذن سے حکم کرتا روکتا بخشش کرتا اور محروم بناتا رہتا ہے وہ مخلوق میں سلطان بنتا ہے کہ حق تعالیٰ کے حکم سے حکم دیتا ہے اور اسی کے منع فرمانے سے منع کرتا ہے۔ اسی کے حکم سے مخلوق سے لیتا ہے اور اسی کے حکم سے مخلوق کو دیتا ہے۔ پس حکم کے اعتبار سے مخلوق کے ساتھ ہوتا ہے اور علم کے لحاظ سے حق تعالیٰ کے ساتھ۔ حکم اس دروازہ کا دربان ہے اور علم گھر کا اندرون۔ حکم عام ہے اور علم خاص۔ عارف حق تعالیٰ کے دروازہ پر کھڑا ہوا ہے کہ اسکو معرفت کا علم اور ان اُمور کی اطلاع سپرد کی گئی ہے جن کی اطلاع دوسروں کو نہیں ہے۔ اس کو دینے کا حکم ہوتا ہے تو وہ دیتا ہے اور جب نہ دینے کا حکم کیا جاتا ہے تو ہاتھ روک لیتا ہے۔ کھانے کا حکم ہوتا ہے تو کھاتا ہے اور بھوکا رہنے کا حکم کیا جاتا ہے تو بھوکا رہتا ہے۔ کسی ایک شخص پر توجہ کرنے کا حکم ہوتا ہے تو (اُس پر) توجہ کرتا ہے اور دوسرے شخص سے بے توجہی کا حکم کیا جاتا ہے تو (اس سے) بے توجہ بن جاتا ہے۔ کسی شخص سے اس کو لینے کا حکم ہوتا ہے اور کسی شخص پر (اس کے پیش کئے ہوئے نذرانہ کو) واپس کردینے کا۔ جو شخص اس کی مدد کرتا ہے اس کی (خدا کی طرف سے) مدد کی جاتی ہے اور جو اس کو حقیر سمجھتا ہے وہ (خدا کی طرف سے) خوار ہوتا ہے۔ اہل اللہ تمہاری جانب تمہارے ہی نفع کے لئے آئے ہیں نہ کہ اپنی ضرورتوں کے لئے۔ ان کو

اِلٰی اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ ٭ فِیْ حِبَالِ الْخَلْقِ یَفْتِلُوْنَ وَلِبُنْیَانِهِمْ یَشُدُّوْنَ وَعَلَیْهِمْ یَشْفِقُوْنَ ٭ هُمْ جَهَابِذَةُ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ٭ اَیْشٍ یَاْخُذُوْنَ مِنْكُمْ لَكُمْ لَا لَهُمْ ٭ شُغْلُهُمُ النُّصْحُ لِلْخَلْقِ وَالدَّوَامُ عَلَیْهِ ٭ لِاَنَّ مَا كَانَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَهُوَ یَدُوْمُ وَیَثْبُتُ ٭ وَمَا كَانَ مِنْ غَیْرِهٖ فَلَا ٭ اِخْدِمِ الْعِلْمَ وَالْعُلَمَاءَ الْعُمَّالَ وَاصْبِرْ عَلٰی ذٰلِكَ ٭ اِذَا صَبَرْتَ عَلٰی خِدْمَةِ الْعِلْمِ اُعْطِیْتَ فِقْهَ الْقَلْبِ وَنُوْرَ الْبَاطِنِ **یَاقَوْمُ** سَلِّمُوا الْاُمُوْرَ اِلَی الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فَهُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ مِنْكُمْ ٭ اِنْتَظِرُوْا فَرَجَهٗ فَاِنَّ مِنْ سَاعَةٍ اِلٰی سَاعَةٍ فَرَجًا ٭ اِخْدِمُوا الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ وَاسْتَفْتِحُوْا بَابَهٗ وَاَغْلِقُوْا اَبْوَابَ الْخَلْقِ ٭ فَاِنَّهٗ یُرِیْكُمْ عَجَائِبَ مَالَیْسَ فِیْ حِسَابِكُمْ **وَیْحَكَ** اِنْ اَرَادَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یَّنْفَعَكَ عَلٰی اَیْدِی الْخَلْقِ نَفَعَكَ ٭ وَاِنْ اَرَادَ اَنْ یَّضُرَّكَ عَلٰی اَیْدِیْهِمْ كَانَ ذٰلِكَ ٭ هُوَ الْمُسَخِّرُ وَالْمُلَیِّنُ وَالْمُقَسِّیْ لِقُلُوْبِهِمْ ٭ هُوَ الْمُحْیِیْ وَالْمُمِیْتُ ٭ هُوَ الْمُعْطِیْ وَالْمَانِعُ ٭ هُوَ الْمُعِزُّ وَالْمُذِلُّ ٭ هُوَ الْمُمْرِضُ وَالْمُعَافِیْ

مخلوق میں سے کسی ایک کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ وہ مخلوق کی رسیوں میں بل دیتے اور ان کی تعمیر کو مضبوط بناتے اور ان پر شفقت فرماتے ہیں۔ وہ خدائی سردار ہیں دُنیا اور آخرت میں۔ وہ جو کچھ تم سے لیتے ہیں تمہارے ہی لئے لیتے ہیں اپنے لئے نہیں مخلوق کی خیر خواہی اور سدا اسی میں مشغول رہنا ان کا کام ہے اس لئے کہ جو چیز حق تعالیٰ کی طرف سے ہوا کرتی ہے وہ دائم اور قائم ہوتی ہے اور جو چیز غیر اللہ کی طرف سے ہوتی ہے وہ قائم نہیں رہتی۔ علم کا اور علماءِ باعمل کا خادم بن اور اس پر جما رہ جب اوّل تو علم کی خدمت پر جمے گا تب ضرور ہے کہ دوبارہ علم تیری خدمت کرے اور جس طرح تو اس کی خدمت پر جما رہا تھا وہ تیری خدمت پر جما رہے۔ جب تو علم کی خدمت پر جما رہے گا تو قلبی فہم اور باطنی نور تجھ کو عطا ہوگا۔ **صاحبو**۔ جملہ امور حق تعالیٰ کے حوالہ کرو کہ وہ تمہارا تم سے زیادہ واقف کار ہے۔ اس کی کشائش کے منتظر رہو کہ ایک پل سے دوسرے پل تک بہتیری گنجائش ہے (پس کیا بعید ہے کہ دوسرے ہی لحظہ میں تنگی رفع اور وسعت عطا فرمادے) حق تعالیٰ کے خادم بنو اور اس کا دروازہ کھلواؤ اور مخلوق کے دروازوں کو بند کرو (کہ بجز اس کے کسی سے کچھ نہ مانگو) پس وہ تم کو وہ عجیب (عنایتیں) دکھائیگا جو تمہارے شمار سے باہر ہیں۔ تجھ پر افسوس۔ اگر اللہ چاہے گا کہ مخلوق کے ہاتھوں تجھ کو نفع پہونچائے تو نفع پہونچادے گا اور اگر چاہے گا کہ ان کے ہاتھوں تجھ کو نقصان پہونچائے تو نقصان پہونچادے گا کیونکہ وہی ان کے قلوب کا مسخر کرنیوالا اور نرم یا سخت بنادینے والا ہے۔ وہی زندہ کرنیوالا اور مارنے والا ہے۔ وہی دینے والا اور نہ دینے والا ہے۔ وہی عزت بخشنے والا اور ذلیل بنانے والا ہے۔ وہی بیمار ڈالنے والا اور

هُوَ الْمُشْبِعُ وَالْمُجَوِّعُ ۞ هُوَ الْمُكْسِيُ وَالْمُعَرِّيْ ۞
هُوَ الْمُحْسِنُ وَالْمُوْحِشُ ۞ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ
وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۞ كُلُّ ذٰلِكَ هُوَ لَا غَيْرُهٗ ۞
اِعْتَقِدْ هٰذَا بِقَلْبِكَ وَاَحْسِنْ مُعَاشَرَةَ الْخَلْقِ
بِظَاهِرِكَ ۞ وَهٰذَا شُغْلُ الصَّالِحِيْنَ الْمُتَّقِيْنَ
يَتَّقُوْنَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِهِمْ وَ
يُدَارُوْنَ الْخَلْقَ ۞ يُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا يَعْقِلُوْنَ
بِقُلُوْبِهِمْ بِخُلُقٍ حَسَنٍ ۞ بِخُلُقِ الْكِتَابِ وَ
السُّنَّةِ ۞ وَيَاْمُرُوْنَهُمْ بِمَا فِيْهِمَا فَاِنْ
قَبِلُوْا شَكَرُوْهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ ۞ وَاِنْ خَرَجُوْا
مِنْهُمَا فَلَا يَبْقٰى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُمْ صَدَاقَةٌ وَلَا مُحَابَاةٌ
يَتَوَاقَحُوْنَ عَلَى الْخَلْقِ فِيْ اَمْرِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَ
نَهْيِهٖ ۞ اِجْعَلْ قَلْبَكَ مَسْجِدًا ۞ لَا تَدْعُ مَعَ
اللهِ اَحَدًا كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ وَاَنَّ
الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللهِ اَحَدًا ۞
فَاِذَا تَرَقَّتْ دَرَجَةُ هٰذَا الْعَبْدِ مِنَ الْاِسْلَامِ
اِلَى الْاِيْمَانِ ۞ مِنَ الْاِيْمَانِ اِلَى الْاِيْقَانِ ۞
مِنَ الْاِيْقَانِ اِلَى الْمَعْرِفَةِ ۞ مِنَ الْمَعْرِفَةِ
اِلَى الْعِلْمِ ۞ مِنَ الْعِلْمِ اِلَى الْمَحَبَّةِ ۞ مِنَ
الْمَحَبَّةِ اِلَى الْمَحْبُوْبِيَّةِ ۞ مِنْ طَلَبِهٖ اِلٰى
مَطْلُوْبِيَّتِهٖ ۞ فَحِيْنَئِذٍ اِذَا غَفَلَ
لَمْ يُتْرَكْ وَاِذَا نَسِيَ ذُكِّرَ وَ
اِذَا غَفَلَ اُوْقِظَ ۞ وَاِذَا
وَلّٰى اُقْبِلَ ۞ وَاِذَا
سَكَتَ نُطِّقَ ۞

صحت دینے والا ہے وہی پیٹ بھرنے والا اور بھوکا رکھنے والا ہے وہی کپڑے دینے والا۔ اور ننگا رکھنے والا ہے۔ وہی محسن ہے اور وہی وحشت دینے والا۔ وہی ہے اول و آخر اور ظاہر و باطن۔ سب کچھ وہی ہے نہ کہ کوئی دوسرا۔ اپنے دل سے اس کا اعتقاد رکھ اور اپنے ظاہر سے مخلوق کے ساتھ اچھا برتاؤ کر۔ کیونکہ پرہیزگار نیکو کاروں کا یہی کام ہے کہ اپنی ہر حالت میں حق تعالیٰ سے ڈرتے رہتے ہیں اور مخلوق کے ساتھ خندہ روئی سے ملتے ہیں کہ حسن خلق کے ساتھ قرآن و حدیث کے خلق کے موافق ان سے ایسی باتیں کرتے ہیں جن کو وہ اپنے دلوں سے سمجھ بھی سکیں اور ان کو احکام قرآن و حدیث (پر عمل کرنے) کا حکم کرتے ہیں۔ پس اگر وہ مان لیتے ہیں تو یہ ان کی قدر کرتے ہیں اور اگر ان دونوں سے باہر باہر چلتے ہیں تو اُن کے اور ان کے درمیان نہ دوستی باقی رہتی ہے نہ محبت۔ وہ حق تعالیٰ کے امر و نہی کے متعلق مخلوق کے ساتھ بے لحاظ بن جاتے ہیں۔ اپنے قلب کو مسجد بنا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو بھی مت پکار۔ جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ واقعی مسجدیں اللہ ہی کی ہیں پس (ان میں آکر) اللہ کے ساتھ (شریک بنا کر) کسی کو بھی مت پکارو۔" پس جب اس بندہ کا درجہ اسلام سے ترقی کر کے ایمان تک اور (ایمان سے آگے بڑھ کر) ایقان تک اور ایقان سے معرفت تک اور معرفت سے علم تک اور علم سے محبت تک اور محبت سے محبوبیت تک اور طلب سے مطلوبیت تک پہونچ جاتا ہے تو اس وقت (اس کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ) اگر غفلت کرے تو (اس پر) قائم نہیں رکھا جاتا اور جب بھول واقع ہو تو یاد دلا دیا جاتا ہے اور سو جائے تو جگا دیا جاتا ہے اور غافل ہو تو ہوشیار کر دیا جاتا ہے اور پشت پھیرے تو سامنے کے رُخ پھیر لیا جاتا ہے اور جب چُپ ہو جائے تو بلوا دیا جاتا ہے پس

فَلَا يَزَالُ اَبَدًا مُسْتَيْقِظًا صَافِيًا ؛ لِاَنَّهٗ قَدْ صَفَتْ اٰنِيَةُ قَلْبِهٖ يُرٰى مِنْ ظَاهِرِهَا بَاطِنُهَا ؛ وَرِثَ الْيَقْظَةَ مِنْ نَبِيِّهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كَانَتْ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ ؛ وَكَانَ يَرٰى مِنْ وَّرَائِهٖ كَمَا يَرٰى مِنْ اَمَامِهٖ ؛ كُلُّ اَحَدٍ يَقْظَتُهٗ عَلٰى قَدْرِ حَالِهٖ ؛ فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصِلُ اَحَدٌ اِلٰى يَقْظَتِهٖ ؛ وَلَا يَقْدِرُ اَنْ يُّشَارِكَهٗ اَحَدٌ فِيْ خَصَائِصِهٖ ؛ غَيْرَ اَنَّ الْاَبْدَالَ وَالْاَوْلِيَاءَ مِنْ اُمَّتِهٖ يَرِدُوْنَ عَلٰى بَقَايَا طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ يُعْطُوْنَ قَطْرَةً مِّنْ بِحَارِ مَقَامَاتِهٖ وَذَرَّةً مِّنْ جِبَالِ الْكَرَامَاتِ ؛ لِاَنَّهُمْ وُرَّاثُهٗ الْمُتَمَسِّكُوْنَ بِدِيْنِهٖ النَّاصِرُوْنَ لَهٗ ؛ اَلدَّالُّوْنَ عَلَيْهِ ؛ اَلنَّاشِرُوْنَ لِعِلْمِ دِيْنِهٖ وَشَرْعِهٖ ؛ عَلَيْهِمْ سَلَامُ اللّٰهِ وَتَحِيَّاتُهٗ ؛ وَعَلَى الْوَارِثِيْنَ لَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ؛ اَلْمُؤْمِنُ لَمَحَ الدُّنْيَا فَاَرَادَهَا وَطَلَبَهَا وَامْتَلَاَ قَلْبُهٗ بِهَا ؛ فَاَرَادَتْ تَمَلُّكَهٗ فَطَلَّقَهَا ؛ ثُمَّ طَلَبَ الْاٰخِرَةَ حَتّٰى وَجَدَهَا فَامْتَلَاَ قَلْبُهٗ بِهَا ؛ فَخَافَ مِنْ تَقْيِيْدِهَا وَحَبْسِهَا لَهٗ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ ؛ فَطَلَّقَهَا وَاَقْعَدَهَا اِلٰى جَنْبِ الدُّنْيَا وَاَدّٰى فَرْضَهَا ؛ وَلَحِقَ بِبَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛

ہر وقت وہمیشہ بیدار اور صاف رہتا ہے۔ کیونکہ اس کے قلب کا آئینہ ایسا صاف ہوگیا ہے کہ باہر ہی سے اُس کا اندرون دکھائی دیتا ہے۔ اس کو بیداری اپنے نبی (سیدنا محمد) علیہ السلام سے میراث میں ملی ہے کہ (سونے کی حالت میں صرف) آپ کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل نہ سوتا تھا اور آپ جس طرح سامنے سے دیکھتے تھے اپنے پیچھے سے بھی دیکھتے تھے ہر ایک کی بیداری اس کے حال کی مقدار کے موافق ہوتی ہے۔ پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیداری تک تو کوئی پہونچ ہی نہیں سکتا اور نہ کسی کی طاقت ہے کہ آپ کی خاصیتوں میں سے کسی خاصہ میں آپ کا ساجھی ہوسکے۔ ہاں اتنی بات ہے کہ آپ کی اُمت کے ابدال اور اولیا آپ ہی کے پس خوردہ کھانے اور پانی (کے دسترخوان) پر آتے ہیں اور آپ ہی کے مقامات کے سمندروں میں سے ایک قطرہ اور کرامات کے پہاڑوں میں ایک ذرّہ ان کو دیدیا جاتا ہے کیونکہ وہ آپ کے وارث آپ کے طریقہ کو مضبوط تھامے ہوئے آپ کے مددگار آپ تک پہونچنے کا راستہ بتانے والے اور آپ کے دین اور شریعت کو پھیلانے والے ہیں۔ حق تعالیٰ کی سلامتیاں اور تحیات نازل ہوں آپ پر اور آپ کے وارثوں پر قیامت تک۔ مومن نے دنیا پر نظر ڈالی پس اس کو چاہا اور طالب بنا۔ اور اس کا دل اس سے پُر ہوگیا۔ پس دنیا نے اس کے دل پر قبضہ کرنا چاہا (کہ میرے سوا دوسری طرف نہ جھکے) تو اس نے دنیا کو طلاق دیدی۔ اس کے بعد آخرت کا خواہاں ہوا حتیٰ کہ اس کو پا لیا پس اس کا دل اس سے بھر گیا۔ تب اس کو اندیشہ ہوا کہ کہیں اس کو اپنا پابند بنا کر اس کے پروردگار سے روک نہ لے لہٰذا اس کو بھی طلاق دیدی اور اس کو دنیا ہی کی بغل میں بٹھا دیا اور اس کا حق ادا کرتا رہا (کہ نماز روزہ میں کمی نہ آئی) اور خود حق تعالیٰ کے

فخیم عنده وتوسد بعتبته ۞ اتبع ملة ابراهيم الخليل عليه السلام الزاهد في النجم ثم في القمر ثم في الشمس ثم قال لا احب الافلين ۞ اني وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض حنيفا وما انا من المشركين ۞ فلما دام توسده بالعتبة وعرف الحق عز وجل صدقه في الطلب فتح الباب واذن لقلبه في الدخول عليه ۞ فاستخبره عن حاله وما جرى عليه مع الدنيا والاخرى ۞ وهو اعلم بذلك منه ۞ فقص عليه قصته ۞ فقربه وانسه وحدثه وخلع عليه خلعة رضاه واملاه من حكمه وعلمه ۞ ودعا لمطلقتيه الدنيا والاخرة وجدد له العقد عليهما وكتب بينه وبينهما قضية ۞ وشرط عليهما ترك الاذية ۞ وجعلهما خادمتين

له يوفيانه اقسامه

منهما ۞ والقى عليهما

محبته ۞ وانقلب

الامر في حقه صار

مقام قلبه

عند ربه

عز وجل

دروازہ سے جا ملا۔ پس اسی کے پاس خیمہ گاڑ لیا اور اسی کی چوکھٹ کو تکیہ بنا لیا۔ ابراہیم خلیل علیہ السلام کے طریقہ پر چلا جنھوں نے ستاروں سے بے توجہی فرمائی اس کے بعد چاند سے اور اس کے بعد سورج سے اس کے بعد (جملہ حوادثات سے بیزار ہوکر) فرمادیا کہ میں ان کو محبوب نہیں سمجھتا جن کا نور چھپ جانیوالا ہے۔ میں نے تو سب سے یک سو ہوکر اپنا منہ اسی ذات کی طرف کرلیا ہے جس نے آسمان وزمین کو بنایا ہے اور میں مشرکین میں نہیں ہوں (کہ غیر اللہ کو اللہ کا شریک گردانوں) پس جب چوکھٹ پر تکیہ لگائے رہا اور حق تعالیٰ نے اس کی سچی طلب کو جانچ لیا تو دروازہ کھول دیا اور اس کے قلب کو اپنے حضور میں باریابی کی اجازت دی پس اس کی مزاج پرسی کی اور حالانکہ وہ اس سے زیادہ واقف ہے (مگر مانوس بنانے اور اپنی شفقت و پیار ظاہر فرمانے کے لئے) جو کچھ دنیا اور آخرت کے ساتھ (وصل وطلاق کا) واقعہ گذرا تھا۔ اس سے پوچھا۔ پس اس نے سارا قصہ کہہ سنایا۔ تب حق تعالیٰ نے اس کو اپنا قرب وانس عطا فرمایا اور اپنی خوشنودی کے خلعت اس کو بخشے اور علم ودانش سے اس کو لبریز کردیا اور اس کی طلاق دی ہوئی دنیا اور آخرت کو بلاکر اُن دونوں سے اس کا جدید عقد کردیا اور اس کے اور ان دونوں (نئی بیبیوں) کے مابین شرائط نامہ لکھدیا جس میں اس کو کبھی اذیت نہ دینے کی ان پر شرط درج فرمائی اور ان دونوں کو اس کا خدمت گار بنادیا کہ اس کے مقسوم اس کو پورے پورے دیتی رہیں اور ان کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دی (کہ عاشق بن کر شوق ورغبت سے اس کے آرام کا سامان کریں) پس اس کے حق میں معاملہ پلٹ گیا (کہ پہلے یہ دنیا وآخرت کا طالب تھا اور اب وہ دونوں اس کی طالب بن گئیں) اس کے قلب کی قیامگاہ رب کے

وَتَنَحّٰى مَا سِوَاهُ عَنْهُ صَارَ عَبْدُ اللهِ حُرًّا ۞ عَبْدُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حُرًّا مِمَّا سِوَاهُ ۞ مُطْلَقًا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ لَا يَمْلِكُهُ شَيْءٌ وَهُوَ يَمْلِكُ الْاَشْيَاءَ ۞ صَارَ مَلِكًا لَا يَمْلِكُهُ سِوَى الْمَلِكِ ۞ اَلْبَابُ مُشْرَعٌ فِي وَجْهِهٖ بِاِذْنٍ مُطْلَقٍ ۞ لَا بَوَّابَ وَلَا حَاجِبَ يَا غُلَامُ كُنْ غُلَامَ الْقَوْمِ ۞ فَاِنَّ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ تَخْدُمُهُمْ ۞ اَيَّ وَقْتٍ شَاءُوْا اَخَذُوْا مِنْهَا بِاِذْنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ يُعْطُوْنَكُمْ صُوْرَةً مِنَ الدُّنْيَا وَمَعْنًى فِي الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ دُنْيَا وَاٰخِرَةً

اَلْمَجْلِسُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ

وَقَالَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ بُكْرَةَ الْاَحَدِ ثَامِنَ عِشْرِيْنَ مِنْ شَهْرِ رَجَبٍ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

اَلدُّنْيَا سُوْقٌ عَنْ قَرِيْبٍ يَنْغَلِقُ ۞ اَغْلِقُوْا اَبْوَابَ رُؤْيَةِ الْخَلْقِ ۞ وَافْتَحُوْا بَابَ رُؤْيَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ اَغْلِقُوْا اَبْوَابَ الْاِكْتِسَابِ وَالْاَسْبَابِ فِي حَالِ صَفَاءِ الْقُلُوْبِ وَقُرْبِ السِّرِّ فِيْمَا يَخُصُّكُمْ ۞ لَا فِيْمَا يَعُمُّ غَيْرَكُمْ مِنَ الْاَهْلِ وَالْاَتْبَاعِ ۞ فَلْيَكُنِ الْكَسْبُ لِغَيْرِكُمْ وَالنَّفْعُ لِغَيْرِكُمْ وَالتَّحْصِيْلُ لِغَيْرِكُمْ ۞

قریب قرار پائی اور ماسوی اللہ سب اس سے یک سو ہو گئے۔ بندہ آزاد بن گیا کہ صرف اللہ کا غلام رہا اور جملہ ماسوی اللہ سے آزاد ہوگیا۔ آسمان وزمین میں بے قید کہ اس پر کوئی شے قبضہ نہیں کرسکتی اور وہ جملہ اشیاء پر قابض ہے۔ بادشاہ بن گیا کہ بجز شاہنشاہ کے کسی کا بھی اس پر قبضہ نہیں۔ باجازتِ عامّہ بلاقید اس کے سامنے (شاہنشاہی) دروازہ کھلا ہوا ہے۔ کہ نہ کوئی دربان ہے نہ روک ٹوک کرنے والا۔ **صاحبزادہ**۔ اللہ والوں کا غلام بن کہ دنیا اور آخرت ان کی خادم بن جاتی ہیں۔ جس وقت بھی وہ (اُن سے کچھ لینا) چاہتے ہیں باذنِ خداوندی لے لیتے ہیں۔ وہ تم کو عطا کریں گے دنیا کی صورت اور آخرت کے معنے (کہ صرف بدن دنیا سے وابستہ رہے گا اور دل حصولِ آخرت میں منہمک رہے گا) یا اللہ دنیا اور آخرت دونوں جگہ ہماری اور ان کی واقفیت کرادے (کہ یہاں بھی ہم ان کو پہچان لیں صحبت سے نفع اٹھا سکیں)

چھیالیسویں مجلس

(یکشنبہ۔ بوقت صبح۔ ۲۸ رجب ۵۴۵ھ)

دُنیا ایک بازار ہے جو عنقریب بند ہوجائے گا۔ مخلوق پر نظر رکھنے کے دروازوں کو بند کردو اور حق تعالیٰ پر نظر رکھنے کے دروازہ کو کھول لو۔ قلوب کی صفائی اور باطن کے قرب (حاصل ہوجانے) کے وقت کسبِ معاش اور اسباب کے دروازوں کو بند کردو (مگر) انھیں معاملات میں جو تمہارے ساتھ خاص ہیں نہ کہ ان اُمور میں جو تمہارے علاوہ بی بی بچوں اور تابعین کو بھی شامل ہیں۔ پس چاہیئے کہ کمانا دوسروں کے لئے ہو۔ نفع دوسروں کے لئے ہو اور تحصیل دوسروں

وَاطْلُبُوْا مَا يَخُصُّكُمْ مِّنْ طَبَقِ فَضْلِهٖ ۞ وَاَقْعِدُوْا نُفُوْسَكُمْ مَّعَ الدُّنْيَا وَقُلُوْبَكُمْ مَعَ الْاُخْرٰى وَ اَسْرَارَكُمْ مَّعَ الْمَوْلٰى ۞ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ (وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَلْقَوْمُ اَبْدَالُ الْاَنْبِيَاءِ فَاَقْبِلُوْا مِنْهُمْ مَّا يَاْمُرُوْنَكُمْ بِهٖ ۞ فَاِنَّهُمْ يَاْمُرُوْنَكُمْ بِاَمْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلِهٖ وَيَنْهَوْنَ بِنَهْيِهِمَا ۞ يُنْطَقُوْنَ ۞ يُعْطَوْنَ فَيَاْخُذُوْنَ ۞ لَا يَتَحَرَّكُوْنَ حَرَكَةً بِطِبَاعِهِمْ وَنُفُوْسِهِمْ لَا يُشَارِكُوْنَ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ فِيْ دِيْنِهٖ بِاَهْوِيَتِهِمْ ۞ اِتَّبَعُوا الرَّسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَقْوَالِهٖ وَاَفْعَالِهٖ سَمِعُوْا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۞ اِتَّبَعُوا الرَّسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى حَمَلَهُمْ اِلَى الْمُرْسِلِ ۞ قَرُبُوْا مِنْهُ فَقَرَّبَهُمْ اِلَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۞ اَخْرَجَ لَهُمُ الْاَلْقَابَ وَالْخِلَعَ وَالْاِمَارَةَ عَلَى الْخَلْقِ ۞ يَا مُنَافِقُوْنَ حَسِبْتُمْ اَنَّ الدِّيْنَ مُسْمَرٌ وَّاَنَّ الْاَمْرَ سُدًى لَا كَرَامَةَ لَكُمْ وَلَا لِشَيَاطِيْنِكُمْ وَلَا لِقُرَنَائِكُمُ السُّوْءِ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ وَخَلِّصْهُمْ مِّنْ ذُلِّ النِّفَاقِ وَقَيْدِ الشِّرْكِ ۞ اُعْبُدُوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَاسْتَعِيْنُوْا عَلٰى عِبَادَتِهٖ بِكَسْبِ الْحَلَالِ ۞

کے لئے ہو اور تم اپنی خاص ذات کے لئے حق تعالیٰ کے فضل کے طباق سے مانگو۔ اور اپنے نفسوں کو تو دُنیا کے پاس بٹھا دو (کہ اپنی ضروریات بشریہ پوری کریں) اور دل آخرت کے پاس (کہ اس کے حصول کی تمنا رکھے) اور اپنے اسرار و باطن کو مولیٰ کے پاس کہ "آپ جانتے ہی ہیں جو کچھ ہماری مُراد ہے" (نیز آپ نے فرمایا کہ) اہل اللہ انبیار علیہم السّلام کے قائم مقام ہیں۔ پس جس بات کا بھی وہ تم کو حکم کریں۔ اس کو قبول کرو کیونکہ وہ تمکو اللہ اور اس کے رسول ہی کے حکم کرتے اور اُنہیں کے منع سے منع فرماتے ہیں۔ ان کو بُلایا جاتا ہے تب وہ بولتے ہیں ان کو دیا جاتا ہے تب وہ لیتے ہیں نہ اپنی طبیعت اور نفس کی خاطر کوئی حرکت کرتے ہیں اور نہ اپنی خواہشات نفس کو دینِ خداوندی میں خدا کا شریک بناتے ہیں (کہ بدعتیں ایجاد کر کے شارع بن جاویں) وہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جملہ اقوال و افعال میں آپ کے تابع ہوئے۔ اُنہوں نے حق تعالیٰ کا یہ ارشاد سُنا کہ "جو کچھ تم کو رسولؐ دیں وہ لے لو اور جس سے روکیں اس سے رُک جاؤ" اُنہوں نے رسولؐ کا اتباع کیا حتیٰ کہ رسولؐ نے ان کو اپنے بھیجنے والے (خدا) تک پہونچا دیا۔ وہ رسولؐ کے مقرب ہوئے پس رسولؐ نے ان کو حق تعالےٰ کا مقرب بنا دیا۔ کہ ان کے لئے القاب اور خلعتیں اور مخلوق پر حکومت (کا پروانہ) نافذ فرمایا اے منافقو۔ تمہارا گمان ہے کہ دین ایک قصہ کہانی اور امر آخرت ایک مہمل شے ہے (کہ نہ جزاء ہے نہ سزا) نہ تم کو عزت نصیب ہوگی نہ تمہارے (گمراہ کنندہ) شیطانوں کو۔ اور نہ تمہارے بدہم نشینوں کو۔ یا اللہ رحم فرما مجھ پر اور ان پر اور ان کو رہائی دے نفاق کی ذلت اور شرک کی قید سے۔ اللہ کی عبادت کرو اور اس کی عبادت پر حلال کمائی سے مدد حاصل کرو۔

إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّ عَبْدًا مُؤْمِنًا مُطِيعًا
آكِلًا مِّنْ حَلَالِهِ يُحِبُّ مَنْ يَأْكُلُ وَيَعْمَلُ
وَيُبْغِضُ مَنْ يَأْكُلُ وَلَا يَعْمَلُ ❊ يُحِبُّ مَنْ يَأْكُلُ بِكَسْبِهِ
وَيُبْغِضُ مَنْ يَأْكُلُ بِنِفَاقِهِ وَتَوَكُّلِهِ عَلَى الْخَلْقِ ❊
يُحِبُّ الْمُوَحِّدَ لَهُ ❊ وَيُبْغِضُ الْمُشْرِكَ بِهِ يُحِبُّ
الْمُسَلِّمَ إِلَيْهِ ❊ وَيُبْغِضُ الْمُنَازِعَ لَهُ ❊ مِنْ
شَرْطِ الْمَحَبَّةِ الْمُوَافَقَةُ ❊ وَمِنْ شَرْطِ الْعَدَاوَةِ
الْمُخَالَفَةُ ❊ سَلِّمُوا إِلَى رَبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ
وَارْضُوا بِتَدْبِيرِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ❊ مِنْ
أَيَّامٍ ابْتُلِيتُ بِبَلِيَّةٍ فَسَأَلْتُ اللهَ عَزَّوَجَلَّ
كَشْفَهَا ❊ فَزَادَنِي بَلِيَّةً أُخْرَى فَوْقَهَا ❊ فَتَحَيَّرْتُ
فِي ذٰلِكَ وَإِذَا قَائِلٌ يَقُولُ لِي أَلَمْ تَقُلْ.
لَنَا فِي حَالِ بِدَايَتِكَ أَنَّ حَالَتَكَ حَالَةُ
التَّسْلِيمِ ❊ فَتَأَدَّبْتُ وَسَكَتُّ
وَيْحَكَ تَدَّعِي مَحَبَّةَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ
وَتُحِبُّ غَيْرَهُ ❊ هُوَ الصَّفَاءُ وَ
غَيْرُهُ الْكَدَرُ فَإِذَا كَدَّرْتَ
الصَّفَاءَ بِمَحَبَّةِ غَيْرِهِ كُدِّرَ
عَلَيْكَ ❊ يُفْعَلُ بِكَ كَمَا
فُعِلَ بِإِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ
وَيَعْقُوبَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
كَمَا مَالَا لِـ
وَلَدَيْهِمَا
بِجُزْءٍ

❊

کیونکہ حق تعالیٰ بندۂ مومن و فرماں بردار کو جو اپنی حلال کمائی کھاتا ہے محبوب بنا لیتا ہے۔ محبت فرماتا ہے اس سے جو کھائے اور کام بھی کرے اور ناپسند سمجھتا ہے اس کو جو کھائے اور کام کچھ نہ کرے محبت رکھتا ہے اُس سے جو اپنے کسب سے کھاتا ہے اور بُغض رکھتا ہے۔ اُس سے جو اپنے نفاق سے کھاتا ہے (کہ صورت درویشانہ بنا کر لوگوں کے نذرانے لیتا پھرتا ہے) اور مخلوق پر بھروسہ رکھ کر کھاتا ہے (پس ضعیف پر بھروسہ کرنے کے سبب لامحالہ نامراد رہتا ہے) وہ محبوب سمجھتا ہے اس کو جو اُسے یکتا سمجھے اور مبغوض سمجھتا ہے اس کو جو اس کے ساتھ شریک گردانے محبوب سمجھتا ہے تسلیم و رضا والے کو اور مبغوض سمجھتا ہے اپنے ساتھ نزاع کرنیوالے کو۔ موافقت کرنا شرطِ محبت ہے اور مخالفت کرنا شرطِ عداوت ہے۔ اپنے رب کے سامنے سرِ تسلیم خم کرو اور دُنیا و آخرت دونوں کے متعلق اس کی تدبیر پر راضی رہو۔ ایک مرتبہ میں چند روز تکلیف میں مبتلا رہا تب میں نے اس کے رفع ہونے کی حق تعالیٰ سے درخواست کی پس اس نے مجھ پر دوسری تکلیف اور بڑھا دی۔ اس وقت میں متحیر ہوا (کہ دُعا کا ثمرہ اُلٹا ملا) ناگہاں ہاتف کی ندا سنائی دی کہ مجھ سے کہتا ہے (کیوں صاحب) تم نے اپنی ابتدائی حالت میں کیا ہم سے یوں نہ کہا تھا کہ میری حالت شانِ تسلیم ہے"؟ پس مجھے ادب ملا اور میں ساکت ہو گیا۔ تجھ پر افسوس کہ دعویٰ تو اللہ تعالیٰ کی محبت کا کرتا ہے اور محبوب بناتا ہے دوسروں کو۔ وہی صفائی ہے اور دوسرے سب کدورت ہیں۔ پس جب دوسروں کو محبوب سمجھ کر تو صفائی کو مکدر بنائے گا تو تجھ پر کدورت ڈال دی جائے گی تیرے ساتھ وہ برتاؤ کیا جائے گا جو ابراہیم خلیل اللہ اور یعقوب علیہ السلام کے ساتھ کیا گیا تھا کہ جب ان کو اپنے بچوں (اسمٰعیل و یوسف علیہما السّلام کی طرف ذرا بھی ما

مِنْ قَلْبَيْهِمَا اِبْتَلَاهُمَا فِيهِمَا ؛ وَنَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَالَ اِلٰى وَلَدَيْ اِبْنَتِهِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ جَاءَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ؛ فَقَالَ اَتُحِبُّهُمَا ؛ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَيُسْقَى السَّمَّ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُقْتَلُ ؛ فَخَرَجَا مِنْ قَلْبِهٖ وَفَرَّغَهٗ لِمَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْقَلْبَ الْفَرِحَ بِهِمَا حُزْنًا عَلَيْهِمَا ؛ اَلْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ غَيُوْرٌ عَلٰى قُلُوْبِ اَنْبِيَائِهٖ وَاَوْلِيَائِهٖ وَعِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ ؛ يَا طَالِبَ الدُّنْيَا بِنِفَاقِهٖ اِفْتَحْ يَدَكَ فَمَا تَرٰى فِيْهِمَا شَيْئًا ؛ وَيْلَكَ زَهِدْتَ فِي الْكَسْبِ قَعَدْتَ تَأْكُلُ اَمْوَالَ النَّاسِ بِدِيْنِكَ ؛ اَلْكَسْبُ صَنْعَةُ الْاَنْبِيَاءِ جَمِيْعِهِمْ ؛ مَا مِنْهُمْ اِلَّا مَنْ كَانَ لَهٗ صَنْعَةٌ ؛ وَفِي الْاٰخِرِ اَخَذُوْا مِنَ الْخَلْقِ بِاِذْنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ يَا سَكْرَانُ بِخَمْرِ الدُّنْيَا وَبِشَهَوَاتِهَا ـ وَهَوَاسَاتِهَا عَنْ قَرِيْبٍ تَصْحُوْ فِيْ لَحْدِكَ ؛

اَلْمَجْلِسُ السَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ فِي الْمَدْرَسَةِ مُسْتَهَلَّ شَعْبَانَ ؛ سَنَةَ خَمْسٍ وَاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

تَعَلَّمْ ثُمَّ اعْمَلْ ؛ اَخْلِصْ وَتَجَرَّدْ مِنْكَ وَعَنِ الْخَلْقِ وَقُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ؛

قلبی میلان ہوا تو دونوں کو اپنے بچوں ہی میں ابتلا پیش آیا (کہ ابراہیمؑ کو اپنے محبوب اسمٰعیلؑ کے تنہا بیابان میں چھوڑ آنے اور جوان ہونے پر اپنے ہاتھوں ذبح کرنے کا حکم ہوا۔ اور یعقوبؑ اپنے محبوب یوسفؑ کو برسوں دیکھ نہ سکے۔ یہاں تک کہ صدمۂ مفارقت سے نابینا ہو گئے) اور جو برتاؤ ہمارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا گیا تھا کہ جب آپ اپنے نواسوں حضرت حسن وحسین پر مائل ہوئے تو جبریل آئے اور پوچھا کہ کیا آپ کو ان کے ساتھ محبت ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ "ہاں" پس جبریل نے کہا کہ "بہت اچھا" ان میں سے ایک کو تو زہر پلایا جائیگا اور رہے دوسرے سو وہ (میدان کربلا میں بھوکے پیاسے) قتل کئے جائیں گے۔ پس دونوں آپکے قلب سے نکل گئے اور آپنے قلب کو اپنے مولا کے لئے خالی کر لیا اور دونوں (نواسوں کو دیکھکر) خوش ہونا مبدل بغم ہو گیا۔ حق تعالےٰ شانہٗ اپنے انبیاء و اولیا اور نیک بندوں کے قلوب پر بڑی غیرت رکھنے والا ہے (کہ ان میں کسی دوسرے کی محبت دیکھ نہیں سکتا) اے اپنے نفاق سے دُنیا کے طلب گار (تو نے مٹھی میں پانی بھر کر سمجھ لیا کہ کچھ ہاتھ آگیا ذرا) اپنا ہاتھ کھول پس ہاتھ میں کچھ بھی نظر نہ آئیگا تجھ پر افسوس کہ محنت مزدوری سے نفرت کرتا اور (ہاتھ پاؤں توڑ کر) بیٹھتا ہے کہ اپنے دین (کو وسیلۂ معاش بنا کر اس کے ذریعہ) سے لوگوں کے مال کھاتا ہے۔ محنت مزدوری تو جملہ انبیاء علیہما السلام کا طریقہ رہا ہے ان میں کوئی بھی ایسا نہ تھا جس کے لئے کوئی صنعت نہ ہو۔ البتہ آخر میں جا کر انہوں نے (توکل اختیار کیا اور) باذنِ خداوندی مخلوق سے لیا ہے۔ اے دنیا اور اس کی شہوت و ہوس کی شراب میں بدمست عنقریب اپنی لحد میں تجھ کو ہوش آیا چاہتا ہے۔

سینتالیسویں مجلس

(یوم سہ شنبہ۔ یکم شعبان ۵۴۵ھ مدرسۂ معمورہ)

علم حاصل کر اس کے بعد عمل کر مخلص بن۔ اپنے نفس اور جملہ مخلوق سے مجرّد ہو اور کہہ اللہ۔ پھر سب کو چھوڑ کہ اپنے مشغلے میں کھیلتے پھر رہا

قُلْ كَمَا قَالَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ اُهْجُرِ الْخَلْقَ وَ اَبْغِضْهُمْ مَا دُمْتَ تَرَاهُمْ فِي الضَّرِّ ؛ فَاِذَا صَحَّ تَوْحِيْدُكَ وَخَرَجَ خُبْثُ الشِّرْكِ مِنْ قَلْبِكَ عُدْ اِلَيْهِمْ وَخَالِطْهُمْ وَافْهِمْهُمْ بِمَا عِنْدَكَ مِنَ الْعِلْمِ وَدُلَّهُمْ عَلٰى بَابِ رَبِّهِمْ عَزَّوَجَلَّ ؛ مَوْتُ الْخَوَاصِّ مَوْتٌ عَنِ الْخَلْقِ فِي الْجُمْلَةِ ؛ مَوْتٌ عَنِ الْاِرَادَةِ وَالْاِخْتِيَارِ ؛ مَنْ صَحَّتْ لَهٗ هٰذِهِ الْمَوْتَةُ صَحَّتْ لَهُ الْحَيَاةُ الْاَبَدِيَّةُ مَعَ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ ؛ تَصِيْرُ مَوْتَتُهُ الظَّاهِرَةُ سَكْتَةَ لَحْظَةٍ ؛ غَشْيَةَ لَحْظَةٍ ؛ نَوْمَةً ثُمَّ يَقْظَةٌ ؛ اِنْ اَرَدْتَ هٰذِهِ الْمَوْتَةَ فَعَلَيْكَ بِتَنَاوُلِ بَنْجِ الْمَعْرِفَةِ وَالْقُرْبِ وَالنَّوْمِ عَلٰى عَتَبَةِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ؛ حَتّٰى تَاْخُذَكَ يَدُ الرَّحْمَةِ وَالْمِنَّةِ فَتُحْيِيْكَ حَيَاةً اَبَدِيَّةً ؛ لِلنَّفْسِ طَعَامٌ وَلِلْقَلْبِ طَعَامٌ .... وَلِلسِّرِّ طَعَامٌ ؛

وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِيْتُ عِنْدَ رَبِّيْ فَيُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِيْ ؛ يَعْنِيْ يُطْعِمُ سِرِّيْ مَعَانِيْ يُطْعِمُ رُوْحِيَ الرُّوْحَانِيَّةَ ؛ يُغَذِّيْنِيْ بِغِذَاءٍ يَخُصُّنِيْ ؛ فِي الْاَوَّلِ عُرِجَ بِقَالَبِهٖ وَقَلْبِهٖ ؛ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ مُنِعَ الْقَالَبُ وَصَارَ يُعْرَجُ بِقَلْبِهٖ وَسِرِّهٖ وَهُوَ حَاضِرٌ بَيْنَ النَّاسِ ؛

کہ جس طرح ابراہیم علیہ السّلام نے کہا تھا کہ یہ سب تو میرے دُشمن ہیں بجز رب العلمین کے (کہ بس وہی میرا محبوب ہے) جب تک تیری (حالت ابتدائی ہو کہ) نظر مخلوق پر پڑے تو مخلوق سے الگ رہ اور ان کو مبغوض سمجھ۔ ہاں جب تیری توحید درست ہو جائے (کہ متصرف حقیقی ہر نفع نقصان میں خدا ہی کو سمجھنے لگے) اور شرک تیرے قلب سے نکل جائے تو مخلوق کی طرف لوٹ اور اُن سے مِل جُل' اور جو کچھ علم تیرے پاس ہے اس سے ان کو نفع پہونچا اور ان کو ان کے پروردگار کے دروازہ کا راستہ بتا۔ خواص کی موت ساری مخلوق سے مرجانا اور ارادہ اور اختیار سے مرجانا ہے جس کے لئے یہ مرجانا درست ہو جاتا ہے اس کے لئے اپنے رب کے ساتھ حیاتِ ابدی درست ہو جاتی ہے کہ اس کی ظاہری موت (برائے نام گویا) ایک لحظہ کا سکتہ۔ ایک لحظہ کی غشی اور ایک لحظہ کی عدم موجودگی ہے کہ ذرا (سی دیر کا) سونا ہے اس کے بعد (ہمیشہ کی) بیداری۔ اگر تجھ کو یہ موت مطلوب ہے تو معرفت و قرب اور آستانۂ خداوندی پر (سر رکھ کر) سو رہنے کی شراب نوشی اختیار کر' تاکہ دستِ رحمت و احسان تجھ کو تھامے۔ پس تجھ کو دائمی حیات عطا فرمائے۔ نفس کی غذا جُدا ہے اور قلب کا کھانا جُدا ہے اور باطن کا طعام جُدا ہے اور اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اپنے پروردگار کے پاس رہتا ہوں پس وہ مجھ کو کھلاتا اور پلاتا رہتا ہے" مطلب یہ تھا کہ معانی (کی غذا) کھلاتا ہے میرے باطن کو اور روحانیت (کا طعام) کھلاتا ہے۔ میری روح کو کہ وہ غذا مجھے نوش کراتا ہے جو میرے ہی لئے مخصوص ہے۔ اوّل آپ کو جسم اور قلب سے معراج حاصل ہوئی اس کے بعد آپ نے بدن کو (دُنیا میں) رکھا اور اپنے قلب اور باطن سے اوپر چڑھے۔ حالانکہ لوگوں کے سامنے موجود رہے +

وَهٰكَذَا وُرَّاثُهٗ عَلَى الْحَقِيْقَةِ الَّذِيْنَ جَمَعُوْا بَيْنَ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ وَالْاِخْلَاصِ وَالتَّعْلِيْمِ لِلْخَلْقِ يَا قَوْمُ كُلُوْا بَقَايَا الْقَوْمِ ÷ اِشْرَبُوْا مَا قَدْ بَقِيَ فِيْ اَوَانِيْهِمْ ÷ يَا مَنْ يَدَّعِي الْعِلْمَ لَا عِبْرَةَ بِعِلْمِكَ مِنْ غَيْرِ عَمَلٍ ÷ وَلَا عِبْرَةَ بِعِلْمِكَ مِنْ غَيْرِ اِخْلَاصٍ لِاَنَّهٗ جَسَدٌ بِلَا رُوْحٍ ÷ عَلَامَةُ اِخْلَاصِكَ اَنَّكَ لَا تَلْتَفِتُ اِلٰى حَمْدِ الْخَلْقِ وَلَا اِلٰى ذَمِّهِمْ ÷ وَلَا تَطْمَعُ فِيْمَا اَيْدِيْهِمْ ÷ بَلْ تُعْطِي الرُّبُوْبِيَّةَ حَقَّهَا ÷ تَعْمَلُ لِلْمُنْعِمِ لَا لِلنِّعْمَةِ ÷ لِلْمَالِكِ لَا لِلْمُلْكِ ÷ لِلْحَقِّ لَا لِلْبَاطِلِ ÷ مَا عِنْدَ الْخَلْقِ قِشْرٌ ÷ وَمَا عِنْدَ الْخَالِقِ لُبٌّ ÷ فَاِذَا صَحَّ صِدْقُكَ فِيْهِ وَاِخْلَاصُكَ لَهٗ وَدَامَ وُقُوْفُكَ بَيْنَ يَدَيْهِ اَطْعَمَكَ مِنْ دُهْنِ هٰذَا اللُّبِّ ÷ وَاَطْلَعَكَ عَلٰى لُبِّ اللُّبِّ وَسِرِّ السِّرِّ وَمَعْنَى الْمَعْنٰى ÷ فَحِيْنَئِذٍ تَتَعَرّٰى عَمَّا سِوَاهُ فِي الْجُمْلَةِ ÷ اَلتَّعَرِّيْ لِلْقَلْبِ لَا لِلْجَسَدِ ÷ اَلزُّهْدُ لِلْقَلْبِ لَا لِلْجَسَدِ ÷ اَلْاِعْرَاضُ لِلسِّرِّ لَا لِلظَّاهِرِ ÷ اَلنَّظَرُ اِلَى الْمَعَانِيْ لَا لِلْمَبَانِيْ اَلنَّظَرُ لِلْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ لَا لِلْخَلْقِ ÷ اَلدَّائِرَةُ عَلٰى اَنْ تَكُوْنَ مَعَهٗ لَا مَعَ الْخَلْقِ ÷ تَنْعَدِمُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ بِالْاِضَافَةِ اِلَيْكُمْ كَانَ لَا دُنْيَا وَلَا اٰخِرَةَ ÷ كَانَ لَا شَيْءَ سِوَاهُ ÷ تَنْعَمُ الْمُحِبُّوْنَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ الَّذِيْنَ هُمْ خَوَاصُّهٗ مِنْ خَلْقِهٖ لِاِبْتِلَاءِ اَجْسَادِهِمْ ÷

یہی حال آپ کے اُن سچے وارثوں کا ہے جو علم وعمل اور اخلاص اور تعلیم خلق کے جامع ہیں۔ صاحبو۔ اہل اللہ کا بچا کچا کھالو اور جو کچھ ان کے برتنوں میں بچ رہا ہے اس کو پی جاؤ۔ اے وہ شخص جو علم کا مدعی ہے۔ عمل کے بغیر تیرے علم کا مطلق اعتبار نہیں اور نہ اخلاص کے بغیر عمل کا اعتبار ہے۔ کیونکہ وہ جسم بلا روح ہے (کہ مٹی میں دبانے کے قابل مُردہ ہے) تیرے اخلاص کی علامت یہ ہے کہ نہ تو لوگوں کی تعریف کی طرف توجہ کرے اور نہ ان کی مذمت کی طرف اور نہ اس مال ومتاع کی طرف جو ان کے ہاتھ میں ہے۔ بلکہ ربوبیت کو اس کا حق ادا کرے (کہ رب ہی کو مُربّی سمجھے اور) نعمت دہندہ کے لئے عمل کرے نہ کہ نعمت کے لئے مالک کے لئے نہ کہ مُلک کے لئے۔ اور حق تعالیٰ کے لئے کرے نہ کہ باطل کے لئے مخلوق کے پاس جو کچھ ہے وہ چھلکا ہے اور خالق کے پاس جو کچھ ہے وہ مغز اور گری ہے۔ پس جب ذاتِ حق میں تیری سچائی اور اس کے لئے تیرا اخلاص صحیح ہو جائیگا اور اس کے حضور میں تیرا ٹھہرا رہنا دائمی بن جائے گا تب وہ اس گری کا روغن تجھ کو کھلائے گا اور تجھ کو آگاہی بخشے گا مغز کے مغز اور باطن کے باطن اور معنے کے معنے پر۔ پس تو تمامی ماسوی اللہ سے برہنہ ہو جائے گا۔ یہ برہنگی قلب کے متعلق ہے نہ کہ بدن کے۔ زہد کو تعلق دل سے ہے نہ کہ جسم سے۔ روگردانی باطن کی (معتبر) ہے نہ کہ ظاہر کی۔ نظر معانی پر ہوتی ہے نہ کہ الفاظ پر۔ دیکھنا حق تعالیٰ شانہٗ کا ہے نہ کہ مخلوق کا۔ مدار اس پر ہے کہ تجھ کو حق تعالیٰ کی معیت نصیب ہو نہ کہ مخلوق کی۔ کہ تمہارے اعتبار سے دُنیا اور آخرت سب ہی معدوم ہو جائے۔ وہی وہ رہے۔ نہ دُنیا ہو نہ آخرت وہ ہو اور اس کے سوا کوئی شے نہ ہو۔ محبینِ خداوندی کو جو اس کی مخلوق میں منتخب ہیں بدنی تکلیفوں میں بڑا مزہ آتا ہے۔

اَلشُّهَدَاءُ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا بِسُيُوْفِ الْكُفَّارِ لِابْتِلَاءِ
اَجْسَادِهِمْ ؞ فَكَيْفَ الشُّهَدَاءُ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا
بِسُيُوْفِ الْمَحَبَّةِ ؞ اِنَّمَا يَتَسَلَّطُ الْخَرَابُ عَلَى
الْاَبْنِيَةِ وَالْمَبَانِيْ بِالْمَعَاصِيْ ؞ اَمَا تَرَى الْمَوَاضِعَ
الْخَرَابَ مَعَاصِيْ اَهْلِهَا خَرَّبَتْهَا ؞ لِاَنَّ الْمَعَاصِيْ
تُخَرِّبُ الْبِلَادَ وَتُهْلِكُ الْعِبَادَ ؞ هٰكَذَا اَنْتَ بُنْيَتُكَ
بَلْدَةٌ ؞ اِذَا عَصَيْتَ فِيْهَا جَاءَهَا الْخَرَابُ ؞ اِذَا
عَصَيْتَ يَجِيْئُكَ الْخَرَابُ اِلٰى جَسَدِكَ ؞ ثُمَّ اِلٰى
جَسَدِ دِيْنِكَ ؞ يَجِيْئُكَ الْعَمٰى وَالزَّمَنُ وَالطَّرَشُ
وَذَهَابُ الْقُوَّةِ ؞ يَجِيْئُكَ الْاَمْرَاضُ الْمُخْتَلِفَةُ
يَجِيْئُكَ الْفَقْرُ ؞ فَيُخَرَّبُ بَيْتُ مَالِكَ وَيُحْوِجُكَ
اِلٰى اَصْدِقَائِكَ وَاَعْدَائِكَ ؞ وَيْلَكَ يَا مُنَافِقُ
لَا تُخَادِعِ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ ؞ تَعْمَلُ عَمَلًا وَتُظْهِرُ
اَنَّهٗ لَهٗ وَهُوَ لِلْخَلْقِ ؞ تُرَائِيْهِمْ وَتُنَافِقُهُمْ وَ
تَتَمَلَّقُ لَهُمْ وَتَنْسٰى رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ ؞ عَنْ
قَرِيْبٍ تَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا مُفْلِسًا ؞ يَا مَرِيْضَ
الْبَاطِنِ عَلَيْكَ بِالدَّوَاءِ ؞ وَهٰذَا الدَّوَاءُ
لَا يَكُوْنُ اِلَّا عِنْدَ الصَّالِحِيْنَ
مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خُذِ
الدَّوَاءَ مِنْهُمْ وَاسْتَعْمِلْهُ ؞
وَقَدْ جَاءَتْكَ الْعَافِيَةُ
الدَّائِمَةُ ؞ وَالصِّحَّةُ
الْاَبَدِيَّةُ لِمَعْنَاكَ
وَلِقَلْبِكَ وَ
لِسِرِّكَ

شہداء کو جو کفار کی تلواروں سے قتل کیے جاتے ہیں اپنی بدنی تکلیفوں میں (لذت ایسی آتی ہے کہ کٹتے ہیں اور پھر اسی میں گھستے اور بار بار مقتول ہونے کی تمنائیں کرتے ہیں) پھر کیا پوچھنا اُنکا جو شمشیر محبت کے مقتول ہیں (پس اس تکلیف کو بربادی نہ سمجھ کر) اجسام وابدان پر ویرانی معصیتوں سے چھایا کرتی ہے (اور جب معصیت کے بغیر آوے تو وہ عین نعمت ہے) کیا ویران جگہوں کو تو نے نہیں دیکھا کہ وہاں کے باشندوں کی معصیتوں ہی نے ان کو ویران بنایا ہے کیونکہ معصیتیں شہروں کو ویران بناتی اور بندوں کو ہلاک کرتی ہیں۔ اسی طرح تیرا بدن (گویا) ایک شہر ہے جب تو اس میں معصیت کرے گا (کہ کسی عضو سے کوئی کام خلاف شرع کرے گا) تو تیرے جسم کی طرف ویرانی آئے گی۔ اس کے بعد تیرے دین کے جسم پر چھائے گی کہ تجھ کو اندھا بننا اور بہرا بننا اور گونگا بننا اور قوت کا جاتا رہنا نصیب ہوگا۔ تجھ کو طرح طرح کی بیماریاں ستائیں گی۔ افلاس تجھ کو حاصل ہوگا۔ پس تیرے مال و دولت کا مکان ویران کردیگا اور تجھ کو تیرے دوستوں اور دُشمنوں کا محتاج بنادے گا۔ تجھ پر افسوس۔ اے منافق حق تعالیٰ سے دھوکہ مت کر کہ کوئی عمل کر کے ظاہر تو یوں کرتا ہے کہ یہ خدا کے لئے ہے اور ہے وہ مخلوق کے لئے کہ انہیں کو دکھانے کیلئے تو کر رہا اور ان سے نفاق کا برتاؤ برت رہا اور انہیں کی چاپلوسی میں لگ رہا اور اپنے پروردگار کو بھول رہا ہے۔ عنقریب تو دُنیا سے مفلس ہو کر نکلے گا (کہ تیرے سارے عمل یہیں رہ جائیں گے) اے باطن کے مریض دَوا حاصل کر اور یہ دَوا اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے سوا کہیں نہ ملے گی۔ ان سے دوا لے اور اس کا استعمال کر کہ تجھ کو دائمی صحت اور ابدی عافیت نصیب ہوگی۔ تیرے اندرون کو بھی اور تیرے قلب کو بھی اور تیرے باطن کو بھی +

وَبِخَلْوَتِكَ مَعَ رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ ۔ تَنْفَتِحُ عَيْنَا قَلْبِكَ فَتَنْظُرُ بِهِمَا إِلَى رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ ۔ تَصِيرُ مِنَ الْمُحِبِّينَ الْوُقُوفِ عَلَى بَابِهِ الَّذِينَ لَا يَنْظُرُونَ إِلَى مَا سِوَاهُ ۔ قَلْبٌ فِيهِ بِدْعَةٌ كَيْفَ يَنْظُرُ إِلَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ **يَا قَوْمُ** اتَّبِعُوا وَلَا تَبْتَدِعُوا ۔ وَافِقُوا وَلَا تُخَالِفُوا ۔ أَطِيعُوا وَلَا تَعْصُوا ۔ أَخْلِصُوا وَلَا تُشْرِكُوا ۔ وَحِّدُوا الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ وَعَنْ بَابِهِ فَلَا تَبْرَحُوا ۔ سَلُوهُ وَلَا تَسْأَلُوا غَيْرَهُ ۔ اسْتَعِينُوا بِهِ وَلَا تَسْتَعِينُوا بِغَيْرِهِ ۔ تَوَكَّلُوا عَلَيْهِ وَلَا تَتَوَكَّلُوا عَلَى غَيْرِهِ ۔ وَأَنْتُمْ يَا خَوَاصُّ سَلِّمُوا نُفُوسَكُمْ إِلَيْهِ وَارْضَوْا بِتَدْبِيرِهِ فِيكُمْ ۔ وَاشْتَغِلُوا بِذِكْرِهِ دُونَ مَسْأَلَتِهِ أَمَا سَمِعْتُمْ قَوْلَهُ عَزَّوَجَلَّ فِي بَعْضِ كُتُبِهِ مَنْ شَغَلَهُ ذِكْرِي عَنْ مَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِينَ ۔ يَا مَنِ اشْتَغَلَ بِذِكْرِهِ وَانْكَسَرَ قَلْبُهُ لِأَجْلِهِ أَمَا تَرْضَى مِنْ عَطَائِهِ أَنْ يَكُونَ جَلِيسًا لَكَ ۔ قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِي بَعْضِ كَلَامِهِ أَنَا جَلِيسُ مَنْ ذَكَرَنِي ۔ وَقَالَ أَنَا عِنْدَ الْمُنْكَسِرَةِ قُلُوبُهُمْ مِنْ أَجْلِي **يَا غُلَامُ** بِذِكْرِكَ لَهُ يَقْرُبُ قَلْبُكَ مِنْهُ ۔ وَتَدْخُلُ إِلَى بَيْتِ قُرْبِهِ وَتَصِيرُ ضَيْفًا لَهُ ۔ الضَّيْفُ يُكْرَمُ وَلَا سِيَّمَا ضَيْفُ الْمَلِكِ إِلَى مَتَى تَشْتَغِلُ عَنْ هَذَا الْمَلِكِ بِالْمُلْكِ وَالْمِلْكِ عَنْ قَرِيبٍ تُفَارِقُ مُلْكَكَ وَمِلْكَكَ ۔ عَنْ قَرِيبٍ تَحْصُلُ فِي الْآخِرَةِ وَتَرَى كَأَنَّ الدُّنْيَا لَمْ تَكُنْ ۔ وَالْآخِرَةَ لَمْ تَزَلْ ۔ لَا تَهْرُبُوا مِنِّي لِفَقْرِ يَدِي ۔ فَإِنَّ عِنْدِي غِنًى عَنْكُمْ وَعَنْ أَهْلِ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِنَّمَا أُرِيدُكُمْ لَكُمْ ۔

اور پروردگار کے ساتھ تیری خلوت کو بھی۔ تیرے قلب کی دونوں آنکھیں کھل جائیں گی۔ پس تو ان سے اپنے پروردگار کو دیکھے گا ان محبین میں سے بن جائیگا جو اس کے دروازہ پر کھڑے رہتے ہیں اور اس کے سوا کسی کی جانب بھی نظر نہیں کرتے۔ جس قلب میں بدعت ہو وہ حق تعالیٰ کی طرف کس طرح نظر کرسکتا ہے؟ **صاحبو**۔ اتباع کرو بدعتی مت بنو موافقت کرو مخالفت نہ کرو۔ تابعدار بنو۔ نافرمان نہ بنو مخلص بنو مشرک مت بنو حق تعالیٰ کے موحد بنو۔ اور اس کے دروازہ سے ٹلو مت۔ اُسی سے مانگو اور کسی سے نہ مانگو۔ اُسی سے مدد چاہو اور غیر سے مدد نہ چاہو اُسی پر بھروسہ کرو اور کسی دوسرے پر بھروسہ مت کرو۔ اور تم اے خاصانِ خدا اپنے نفوس کو اُس کے سپرد کردو اور اس کی تدبیر پر جو تمہارے متعلق ہو راضی ہوا اور سوال چھوڑ کر اس کی یاد میں مشغول رہو کیا تم نے حق تعالیٰ کا ارشاد نہیں سُنا جو ایک کتاب میں فرمایا ہے کہ جس شخص کو میری یاد نے سوال کرنے سے مشغول بنایا تو میں اُس کو مانگنے والوں سے بہت زیادہ دونگا"۔ ایک اپنے فرمان میں حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ "میں ہم نشین ہوں اُس کا جو مجھے یاد کرے" اور فرمایا ہے کہ میں ان کے پاس ہوں جن کے دل میری خاطر ٹوٹے ہوئے ہیں **صاحبزادہ**۔ تیرے اس کو یاد رکھنے سے تیرا قلب اس کا مقرب بنے گا اور تو اس کے خانۂ قرب میں داخل ہوجائے گا اور اس کا مہمان بن جائیگا (اور قاعدہ ہے کہ) مہمان کی عزت کی جاتی ہے خصوصاً شاہی مہمان کی۔ تو کب تک سلطنت و ملک میں مشغول رہ کر بادشاہ سے غافل رہے گا؟ عنقریب تو اپنی ملکیت و ملک کو چھوڑے گا اور عنقریب تو آخرت میں بلایا جائے گا اور دیکھے گا کہ دُنیا گویا کبھی تھی ہی نہیں اور آخرت گویا ہمیشہ سے ہے۔ میری افلاس دستی کے سبب مجھ سے بھاگو مت (کہ کبھی کچھ مانگ نہ بیٹھے) کیونکہ مجھے بے نیازی حاصل ہو تم سے اور تمام اہلِ مشرق و مغرب سے۔ میں تم کو تمہارے لئے چاہتا ہوں'

فِی حِبَالِکُمْ اَفْتِلُ ﴿ لَا تَبْتَدِعْ وَلَا تُحْدِثْ فِی دِیْنِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ شَیْئًا لَمْ یَکُنْ ﴿ اِتَّبِعِ الشَّاهِدَیْنِ الْعَادِلَیْنِ الْکِتَابَ وَالسُّنَّۃَ ﴿ فَاِنَّهُمَا یُوْصِلَانِکَ اِلٰی رَبِّکَ عَزَّوَجَلَّ وَاَمَّا اِنْ کُنْتَ مُبْتَدِعًا فَشَاهِدَاکَ عَقْلُکَ وَهَوَاکَ فَلَا جَرَمَ یُوْصِلَانِکَ اِلَی النَّارِ ﴿ وَیُلْحِقَانِکَ بِفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُوْدِهِمَا ﴿ لَا تَحْتَجَّ بِالْقَدَرِ فَلَا یُقْبَلُ مِنْکَ ﴿ لَابُدَّ لَکَ مِنَ الدُّخُوْلِ اِلٰی دَارِ الْعِلْمِ وَالتَّعَلُّمِ ثُمَّ الْعَمَلُ ثُمَّ الْاِخْلَاصُ ﴿ بِکَ لَا یَجِیْءُ شَیْءٌ وَلَابُدَّ مِنْکَ ﴿ اِجْعَلْ سَعْیَکَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ ﴿ وَلَا تَجْعَلْهُ فِیْ طَلَبِ الدُّنْیَا ﴿ عَنْ قَرِیْبٍ یَنْقَطِعُ سَعْیُکَ فَاجْعَلْ سَعْیَکَ فِیْمَا یَنْفَعُکَ ﴿ قَامَ اِلَیْهِ رَجُلٌ وَتَوَاجَدَ وَقَالَ مَا کَانَ مُقَدِّمَۃُ هٰذِهِ الْعُرُوْسِ حَتّٰی کَانَ لَهَا الْبَخْتُ ﴿ فَقَالَ لَمْحَۃٌ مِنَ الشَّاهِ قَبْلَ الزُّفَافِ **یَا غُلَامُ** تَعَرَّضْ وَتَوَصَّلْ اِلٰی رِضَا الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ عَنْکَ فَاِنَّهٗ اِذَا رَضِیَ عَنْکَ اَحَبَّکَ ﴿ نَحِّ غَمَّ الرِّزْقِ عَنْ قَلْبِکَ وَقَدْ جَاءَ لَکَ الرِّزْقُ مِنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ غَیْرِ تَعَبٍ مِّنْکَ وَلَا عَنَاءٍ ﴿ نَحِّ الْهُمُوْمَ عَنْ قَلْبِکَ وَاجْعَلْهَا وَاحِدًا اَوْ هُوَ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ ﴿ فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ کَفَاکَ الْهُمُوْمَ کُلَّهَا ﴿ هَمُّکَ مَا اَهَمَّکَ ﴿ اِنْ کَانَ هَمُّکَ الدُّنْیَا فَاَنْتَ مَعَهَا ﴿ وَاِنْ کَانَ هَمُّکَ الْاٰخِرَۃَ فَاَنْتَ مَعَهَا ﴿ وَاِنْ کَانَ هَمُّکَ الْخَلْقَ فَاَنْتَ مَعَهُمْ ﴿ وَاِنْ کَانَ هَمُّکَ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ فَاَنْتَ مَعَهٗ دُنْیَا وَاٰخِرَۃً

کہ تمہاری رسیوں کو بٹ دوں (**اے مخاطب**) اللہ کے دین میں کسی بدعت اور ایسی ایجاد کو دخل نہ دے جو اس میں موجود نہ تھی۔ دو منصف گواہوں یعنی قرآن وحدیث کا اتباع کر کہ دونوں تجھ کو تیرے رب تک پہونچا دیں گے اور اگر تو بدعتی ہوا تو تیرے دونوں گواہ عقل اور خواہشِ نفس ہوں گے جو لامحالہ تجھ کو دوزخ تک جا پہونچائیں گے اور تجھ کو فرعون وہامان اور اُنکے لشکروں کے ساتھ جا ملائیں گے تقدیر (کے حیلہ حوالہ) کی کٹ حجتی مت کر کہ یہ تجھ سے مقبول نہ ہوگی تیرے لئے علم وتدریس (کے مدرسہ) میں داخل ہونا ضروری ہے۔ اسکے بعد عمل (کا نمبر ہے اور) پھر اخلاص کا تجھ سے کچھ بن نہیں سکتا اور تیری ضرورت بھی ہے پس اپنی سعی کو طلب علم وعمل میں مصروف کر اور طلب دُنیا میں مصروف نہ کر کہ عنقریب تیری سعی ختم ہو جائیگی۔ پس اپنی سعی انہیں کاموں میں منحصر کر جو تیرے لئے مفید ہوں۔ (ایک شخص وجد کرتا ہوا کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ وہ پیش خیمہ کیا تھا کہ اس دُلہن (یعنی آپ) کا ایسا نصیبہ ہوگیا (کہ جو بھی دیکھتا ہے وہ پروانہ وار گرتا ہے) آپنے فرمایا کہ شبِ وصال سے قبل پیا کی ایک نظر (کہ اول اس نے اپنا شیدا بنا لیا اور پھر محبوبیت سے نوازیا۔ **صاحبزادہ** توجہ کر اور حق تعالیٰ کی خوشنودی تک پہونچ جا کیونکہ جب وہ تجھ سے خوش ہو جائیگا تو تجھ کو محبوب بنالے گا۔ رزق کا غم اپنے قلب سے الگ کر کہ رزق حق تعالیٰ کی طرف سے تیری مشقت وصعوبت کے بغیر تجھ کو پہونچنے لگے گا۔ سارے غموں کو اپنے قلب سے نکال دے اور سب غموں کو ایک ہی غم بنالے یعنی حق تعالیٰ۔ پس جب تو ایسا کریگا تو وہ تیرے سارے غموں کا کفیل ہو جائیگا۔ غم اس کو کہتے ہیں جو تجھ کو بیچین بنائے (پس خدا ہی کی طلب میں بے چین رہنا ضرور ہے کہ کام چلے اور ساری بے چینیاں بھی دور رہوں)، اگر تیرا غم دُنیا ہے تو تو دُنیا کے ساتھ ہے اور اگر تیرا غم آخرت ہے تو تو آخرت کے ساتھ ہے اور اگر تیرا غم مخلوق ہے تو تو مخلوق کے ساتھ ہے اور اگر تیرا غم حق تعالیٰ شانہ ہے تو دُنیا اور آخرت دونوں میں خدا کے ساتھ ہے۔

المجلس الثامن والاربعون

وقال رضی الله تعالیٰ عنہ یوم الثلاثاء عشیۃ فی المدرسۃ ثامن شعبان سنۃ خمس واربعین وخمسمائۃ

عن النبی صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال من تزین للناس بما یحبون وبارز الله بما یکرہ لقی الله عزوجل وھو علیہ غضبان. اسمعوا کلام النبوۃ یا منافقون. یا بائعین الاخرۃ بالدنیا. یا بائعین الحق عزوجل بالخلق. یا بائعین ما یبقی بما یفنی. خسرت تجارتکم وذھبت رؤس اموالکم. ویلکم انتم متعرضون لمقت الله عزوجل وسخطہ لان من تزین للناس بما لیس فیہ مقتہ الله عزوجل. زین ظاھرک بآداب الشرع وباطنک باخراج الخلق منہ ردّ ابوابھم. افنھم من حیث قلبک. حتی کانھم لم یخلقوا لا تری علی ایدیھم ضرا ولا نفعا. قد اشتغلت بزینۃ القالب وترکت زینۃ القلب. زینۃ القلب بالتوحید والاخلاص. والثقۃ بالله عزوجل وبذکرہ ونسیان غیرہ. عن عیسیٰ علیہ السلام انہ قال العمل الصالح ھو الذی لا یحب ان تحمد علیہ یا بلہ یا مجانین بالنسبۃ الی الاخرۃ. عقلا بالنسبۃ الی الدنیا. ھذا عقل لا ینفعکم. اجتھد فی تحصیل الایمان وقد حصل لک الایمان. تب واعتذر وتندم وارسل دموع عینیک علی خدیک.

اڑتالیسویں مجلس

(سہ شنبہ ۔ ۸ر شعبان ۵۴۵ھ ۔ مدرسہ معمورہ)

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ "جو ایسی حالت سے بنا سنورا جس کو لوگ پسند کرتے ہیں (کہ مخلوق کا محبوب بننے کے لئے مشائخانہ صورت بنائی) اور مقابلہ کیا اللہ کے ساتھ ایسی حالت سے جسکو وہ مکروہ سمجھتا ہے تو وہ حق تعالیٰ سے ملیگا ایسی حالت سے کہ حق تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا"۔ سُن لو کلام نبوت اے منافقو اے آخرت کو دُنیا کے بدلہ بیچنے والو۔ اے حق تعالیٰ کو مخلوق کے عوض فروخت کرنے والو اور اے پائدار کو ناپائدار کے بدلہ میں بیچ دینے والو تمہاری تجارت بڑی خسارہ کی ہے کہ تمہارے راس المال بھی غارت ہوگئے۔ تم پر افسوس کہ تم حق تعالیٰ کے غصّہ وغضب کا نشانہ بنے ہوئے ہو اس لئے کہ جس شخص نے لوگوں کی خاطر ایسی صورت سنواری جو درحقیقت اس میں نہیں ہے تو اُس پر حق تعالیٰ غضب ناک ہوتا ہے اپنے ظاہر کو آداب شریعت سے سنوار اور اپنے باطن کو اس میں سے مخلوق کو باہر نکال دینے سے سنوار۔ اُن کے دروازوں کو بند کر اور اپنے قلب کے اعتبار سے سب کو فنا کر دے کہ گویا وہ پیدا ہی نہیں ہوئے۔ نہ ان کے ہاتھ اختیار ضرر سمجھے اور نہ نفع۔ تو قلب کے سنوارنے میں لگ گیا اور قلب کی آرائش کو چھوڑ بیٹھا۔ قلب کی زینت توحید و اخلاص اور حق تعالیٰ پر بھروسہ کرنے اس کو یاد رکھنے اور دوسروں کو بھول جانے سے ہوتی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نیک عمل وہی ہے جس پر تعریف کئے جانے کی محبت نہ ہو۔ اے آخرت کے اعتبار سے بیوقوفو دیوانو اور دُنیا کے اعتبار سے عقلمندو یہ عقل تم کو مفید نہ ہوگی۔ ایمان کی تحصیل میں کوشش کر کہ ایمان حاصل ہو جائیگا توبہ اور معذرت کر اور نادم ہو اور اپنی آنکھوں کے آنسو اپنے رخساروں پر

فَاِنَّ الْبُکَاءَ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ یُطْفِئُ نِیْرَانَ الْمَعَاصِیْ ۞ یُطْفِئُ نِیْرَانَ غَضَبِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ۞ اِذَا تُبْتَ بِقَلْبِكَ فَاِنَّ نُوْرَ التَّوْبَةِ الصَّادِقَةِ یُضِیْءُ عَلَی الْوَجْهِ **یَا غُلَامُ** اِجْهَدْ فِیْ حِفْظِ سِرِّكَ مَهْمَا قَدَرْتَ عَلَی الْحِفْظِ ۞ فَاِذَا جَاءَتْكَ الْغَلَبَةُ فَاَنْتَ مَعْذُوْرٌ ۞ اَلْحُبُّ یُخَرِّبُ حِیْطَانَ الْحَذَرِ وَالسَّتْرِ ۞ حِیْطَانَ الْحَیَاءِ ۞ حِیْطَانَ الْوُجُوْدِ ۞ حِیْطَانَ رُؤْیَةِ الْخَلْقِ ۞ اَلْمُتَکَلِّفُ اُمِرَ بِاِخْرَاجِهٖ وَالْمُکَلَّفُ الْمَغْلُوْبُ اُکْتُحِلَ بِتُرَابِ قَدَمِهٖ ۞ لِاَنَّ هٰذَا نَفْسِیٌّ وَهٰذَا قَلْبِیٌّ ۞ هٰذَا خَلْقِیٌّ وَهٰذَا رَبَّانِیٌّ اِجْتَهِدْ اَنْ لَّا تَکُوْنَ اَنْتَ بَلْ یَکُوْنُ هُوَ ۞ اِجْهَدْ اَنْ لَّا تَتَحَرَّكَ فِیْ دَفْعِ الضَّرِّ عَنْكَ وَلَا جَلْبِ ۞ النَّفْعِ اِلَیْكَ ۞ فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ اَقَامَ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ اِلَیْكَ مَنْ یَّخْدِمُكَ وَیُنَحِّی الْاَذٰی عَنْكَ ۞ کُنْ مَعَهٗ کَالْمَیِّتِ مَعَ الْغَاسِلِ وَکَاَهْلِ الْکَهْفِ مَعَ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ ۞ کُنْ مَعَهٗ بِلَا وُجُوْدٍ وَلَا اخْتِیَارٍ وَّلَا تَدْبِیْرٍ فِی الْجُمْلَةِ ۞ اُثْبُتْ بَیْنَ یَدَیْهِ عَلٰی قَدَمَیْ اِیْمَانِكَ یَقِیْنِكَ وَقْتَ نُزُوْلِ اَثْقَالِ اَقْضِیَتِهٖ وَاَقْدَارِهٖ ۞ اَلْاِیْمَانُ یَقِفُ وَیَثْبُتُ مَعَ الْقَدَرِ ۞ وَالنِّفَاقُ یَهْرُبُ ۞ اَلْمُنَافِقُ کُلَّمَا مَضَتْ عَلَیْهِ الْاَیَّامُ وَاللَّیَالِیْ هَزَلَتْ بُنْیَتُهٗ ۞ وَسَمِنَتْ نَفْسُهٗ وَهَوَاهُ وَطَبْعُهٗ ۞ وَعَمِیَتْ عَیْنَا سِرِّهٖ وَقَلْبِهٖ ۞ بَابُ دَارِهٖ

بہا کہ حق تعالیٰ کے خوف سے رونا معصیتوں کی آگ کو بجھاتا ہے۔ اور حق تعالیٰ کے غصہ کی آگ کو بجھاتا ہے۔ جب تو اپنے دل سے توبہ کرے گا تو بیشک سچی توبہ کا نور چہرہ پر دمک اُٹھے گا۔ **صاحبزادہ** اپنے راز کی نگہداشت میں کوشش کر جبتک بھی تجھ کو نگہداشت کی طاقت ہے پس جب غلبہ ہو (اور اس وقت راز فاش ہو جائے) تب تو معذور ہے محبت ویران کر دیا کرتی ہے پردہ اور ستر کی دیواروں کو، حیا کی دیواروں کو، وجود کی دیواروں کو اور مخلوق پر نظر کرنے کی دیواروں کو (کہ محبت کاملہ ہوئے پیچھے نہ اپنی خبر رہتی ہے نہ غیر کی) جو شخص بناوٹ کرے کہ مصنوعی وجد میں آئے) اس کے باہر نکال کرنے کا حکم ہوتا ہے اور مکلف مغلوب (جس پر بے اختیارانہ حال طاری ہو) اس کے قدم کی خاک کا سُرمہ بنایا جاتا ہے۔ اس لئے کہ وہ نفسانی تھا اور یہ قلبی ہے۔ وہ خلق کی طرف منسوب تھا اور یہ رب کی طرف منسوب ہے۔ کوشش کر کہ تو باقی نہ رہے بلکہ وہی وہ رہ جائے۔ کوشش کر کہ نہ اپنے آپ سے نقصان دفع کرنے میں تو حرکت کرے اور نہ نفع حاصل کرنے میں۔ پس جب تو ایسا کریگا تو حق تعالیٰ تیرے لئے (اپنی مخلوق میں سے) اس کو کھڑا کر دے گا جو تیری خدمت کرے گا اور تجھ سے ایذا دفع کرتا رہیگا۔ حق تعالیٰ کے ساتھ ایسا بن جیسے مُردہ ہوتا ہے نہلانے والے کے ساتھ (کہ وہ جس کروٹ چاہتا ہے پلٹ دیتا ہے اور یہ حرکت سے بےحس ہے) اور جیسے اصحاب کہف ہیں جبریلؑ کے ساتھ۔ اس کے ساتھ وجود اور اختیار و تدبیر ہر چیز کے بغیر بن۔ اس کی قضا و قدر کے نازل ہونے کے وقت اُس کے حضور میں اپنے ایمان اور یقین کے دونوں پاؤں پر جا کھڑا رہ۔ تقدیر کے ساتھ ایمان ہی ٹھہرتا اور جمتا ہے اور نفاق بھاگ جایا کرتا ہے۔ منافق پر جوں جوں لیل و نہار گذرتے ہیں اس کا جسم دُبلا اور نفس و خواہش و طبیعت اس کی فربہ رہتی ہوتی ہیں۔ اور اس کے باطن اور قلب کی آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں اس کے گھر کا

عَامِرٌ وَّ دَاخِلُ الدَّارِ خَرَابٌ ۔ ذِكْرُهُ لِلْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ بِلِسَانِهٖ لَا بِقَلْبِهٖ ۔ غَضَبُهُ لِنَفْسِهٖ لَا
لِرَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ ۔ وَالْمُؤْمِنُ بِالضِّدِّ مِنْهُ ۔ ذِكْرُهُ
لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِلِسَانِهٖ وَبِقَلْبِهٖ ۔ وَفِيْ اَكْثَرِ اَوْقَاتِهٖ
يَكُوْنُ قَلْبُهُ ذَاكِرًا وَّلِسَانُهُ سَاكِتًا ۔ غَضَبُهُ
لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُوْلِهٖ ۔ لَا لِنَفْسِهٖ وَهَوَاهُ وَ
طَبْعِهٖ وَدُنْيَاهُ ۔ لَا يَحْسُدُ وَلَا يُحْسَدُ ۔ وَلَا
يُنَازِعُ اَهْلَ الْحُظُوْظِ فِيْ حُظُوْظِهِمْ يَا غُلَامُ
اِيَّاكَ وَاِيَّاكَ اَنْ تُنَازِعَ مَحْظُوْظًا ۔
فَاِنَّهُ يَسْلَمُ وَيَرْتَفِعُ وَاَنْتَ تَهْلِكُ وَ
تَنْحَطُّ وَتَذِلُّ وَتَنْهَضِمُ ۔ كَيْفَ
تُغَيِّرُ حَظَّهُ بِمُنَازَعَتِكَ ۔ وَقَدْ
سَبَقَ عِلْمُ اللّٰهِ بِمَا هُوَ فِيْهِ ۔ اِذَا
نَازَعْتَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ عِلْمِهٖ
السَّابِقِ فِيْكَ وَفِيْ غَيْرِكَ
سَقَطْتَ مِنْ عَيْنِهٖ ۔
وَلَا يَنْفَعُكَ عَمَلُكَ ۔ كَمَا قَالَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ
تُبِ الْاٰنَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
اَلْمَعْصُوْمُ كَيِّسٌ لَا تَرْجِعْ
عَنِ الْقَصْدِ اِلَيْهِ لِاَجْلِ
بَلَاءٍ اَنْزَلَهُ بِكَ ۔
اِنْتَظِرْ كَشْفَهُ
مِنْهُ وَلَا
تَيْاَسْ

دروازہ آباد ہے اور گھر کا اندرون ویرانہ۔ اس کا حق تعالیٰ کو یاد کرنا صرف زبان سے ہے دل سے نہیں ہے۔ اس کا غصہ نفس کی خاطر ہے نہ کہ اپنے پروردگار کی خاطر۔ اور مومن اس کی ضد ہے کہ اس کا حق تعالیٰ کو یاد کرنا زبان سے بھی ہے اور قلب سے بھی۔ اور اکثر اوقات میں اس کا قلب ذاکر ہوتا ہے اور زبان خاموش۔ اس کا غصہ حق تعالیٰ اور اس کے رسول کی خاطر ہوتا ہے نہ کہ اپنے نفس اپنی خواہش، اپنی طبیعت اور اپنی دُنیا کی خاطر۔ نہ وہ کسی پر حسد کرتا ہے اور نہ (فقیرانہ ومستانہ حال ہونے کے سبب) اس پر حسد کیا جاتا ہے اور نہ وہ صابر وقانع ہونے کی وجہ سے) خوش حالوں سے ان کی خوش حالی میں نزاع کرتا ہے۔ **صاحبزادہ!** اپنے آپ کو بچا بچا اس بات سے کہ کسی خوش حال سے نزاع کرے (کہ اس کو خوشحالی کیوں ملی اور مجھے کیوں نہ ملی) کیونکہ (تیرے نزاع وحسد سے اس کا تو کچھ بگڑے گا نہیں) وہ تو محفوظ اور ترقی پذیر رہے گا اور تو تباہ ونگوں سار اور رذلیل و خوار ہوجائے گا۔ تو اپنی منازعت سے اس کی خوشحالی کو متغیر کس طرح کرسکتا ہے؟ حالانکہ حق تعالیٰ کا علم پہلے (روزِ ازل) ہی سے اس کی خوش حالی کے متعلق ہوچکا ہے (جو کسی کے نزاع وحسد سے بدل تو سکتا نہیں ہاں حسد کرنے والا علم خداوندی کی مخالفت کرنے والا ضرور قرار پاجائے گا۔ پس) جب تو حق تعالیٰ سے اس کے علم ازلی میں نزاع کرے گا جو تیرے اور دوسروں کی بابت (اس نے قائم فرمایا) ہے تو تو اس کی نظروں سے گرجائے گا اور تیرا علم تجھ کو مفید نہ ہوگا چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ عمل کرنے والے (اور فضول) مشقت اٹھانے والے ہیں" اب توبہ کر حق تعالیٰ کی بارگاہ میں۔ دانا وہی ہے جو (گناہوں سے) محفوظ ہو۔ کسی مصیبت کے سبب جس کو وہ تیری جانب نازل فرمائے اس کا قصد رکھنے سے باز مت آ اس سے اس اپنی مصیبت کو دور کردینے کا منتظر رہ اور مایوس نہ ہو کہ ایک

فَإِنَّ مِنْ سَاعَةٍ فَرَجًا، كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ، يَنْقُلُ مِنْ قَوْمٍ إِلَى قَوْمٍ، اِصْبِرْ مَعَهُ وَارْضَ بِتَقْلِيبِهِ،

فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا، إِذَا صَبَرْتَ خَفَّفَ عَنْكَ الْبَلَاءَ، وَأَحْدَثَ لَكَ أَمْرًا يُحِبُّهُ وَتُحِبُّهُ، وَإِذَا جَزِعْتَ وَاعْتَرَضْتَ ثَقَّلَ عَلَيْكَ الْبَلَاءَ وَزَادَكَ مِنْهُ عُقُوبَةً لِاعْتِرَاضِكَ عَلَيْهِ، سَبَبُ اعْتِرَاضِكُمْ عَلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمُنَازَعَتِكُمْ لَهُ، وُقُوفُكُمْ مَعَ نُفُوسِكُمْ وَأَهْوِيَتِكُمْ وَأَغْرَاضِكُمْ وَحُبُّكُمْ لِدُنْيَاكُمْ وَحِرْصُكُمْ عَلَى جَمْعِهَا، يَا قَوْمُ إِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ فَتَكُونُ نُفُوسُكُمْ عَلَى بَابِ الدُّنْيَا، وَقُلُوبُكُمْ عَلَى بَابِ الْآخِرَةِ، وَأَسْرَارُكُمْ عَلَى بَابِ الْمَوْلَى، إِلَى حِينَ تَنْقَلِبُ النَّفْسُ قَلْبًا وَتَذُوقُ مِمَّا ذَاقَ، وَيَنْقَلِبُ الْقَلْبُ سِرًّا وَيَذُوقُ مِمَّا ذَاقَ، وَيَنْقَلِبُ السِّرُّ فَنَاءً فِيهِ لَا يَذُوقُ وَلَا يُذَاقُ، ثُمَّ يُحْيِيهِ لَهُ لَا لِغَيْرِهِ، فَحِينَئِذٍ تَصِيرُ كِيمِيَاءَ كُلُّ دِرْهَمٍ مِنْهُ يَقَعُ فِي أَلْفِ مِثْقَالٍ مِنَ الشَّبَهِ يَجْعَلُهَا ذَهَبًا، فَهٰذَا هُوَ الْغَايَةُ الْكُلِّيَّةُ الْأَصْلِيَّةُ الْبَاقِيَةُ، طُوبَى لِمَنْ عَرَفَ مَا أَقُولُ وَآمَنَ بِهِ طُوبَى لِمَنْ أَخْلَصَ الْعَمَلَ بِيَدِهِ، فَقَرَّبَهُ إِلَى الْمَعْمُولِ لَهُ، يَا غُلَامُ إِذَا مِتَّ تَرَانِي وَتَعْرِفُنِي، تَرَانِي عَنْ يَمِينِكَ وَشِمَالِكَ أَحْمِلُ

ساعت سے دوسری ساعت تک بہت گنجایش ہے۔ ہر روز وہ ایک جدا شان میں ہے کہ ایک فریق سے دوسرے فریق کی طرف منتقل فرماتا رہتا ہے۔ اس کے ساتھ صابر بنا رہ اور اس کی تقدیر پر راضی ہو۔ کیونکہ تو نہیں جانتا شاید کہ اللہ اس کے بعد کوئی اور بات پیدا فرمادے۔ جب تو صابر رہے گا تو وہ تجھ سے مصیبت کو ہلکا کر دیگا اور تیرے لئے ایسی حالت پیدا فرمادیگا جو اس کو بھی پسند ہوگی اور تجھ کو بھی پسند آئے گی۔ اور جب تو جزع فزع اور اعتراض کریگا تو وہ تجھ پر مصیبت کو بوجھل بنا دیگا اور تیرے اعتراض کی وجہ سے اس پر سزا مافوق بڑھائیگا۔ حق تعالیٰ پر تمہارے اعتراض اور اس سے منازعت کرنیکا سبب تمہارا اپنے نفوس اور خواہشات اور اپنی اغراض کے ساتھ پڑا رہنا اور دُنیا کو محبوب سمجھنا اور دُنیا کے جمع کرنے کی حرص رکھنا ہے صاحبو۔ اگر (دُنیا کے بغیر) چارہ ہی نہ ہو تو بس تمہارے نفس تو دُنیا کے دروازے پر رہیں اور قلوب آخرت کے دروازے پر۔ اور اسرار مولیٰ کے دروازے پر یہاں تک کہ نفس قلب بن جائے اور وہ ذائقہ چکھے جو قلب نے چکھا ہے۔ اور قلب باطن بن جائے۔ اور وہ مزہ چکھے جو اُس نے چکھا ہے اور باطن فنا فی اللہ بن جائے کہ نہ کچھ چکھے نہ چکھا جائے۔ اس کے بعد حق تعالےٰ اس کو زندہ فرمائے اپنے لئے نہ کہ غیر کے لئے۔ پس اس وقت وہ کیمیا بن جائے گا کہ اس کا ایک درہم ہزار مثقال تانبہ میں پڑے گا تو سب کو سونا بنا دیگا۔ پس یہی ہے غایت کلیہ اصلی پائدار۔ مبارک ہو اس کو جس نے پہچانا جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اور اس کا یقین کیا۔ مبارک ہو اس کو جس نے اُس پر عمل کیا اور مخلص بنا۔ مبارک ہو اس کو جس کا ہاتھ عمل نے تھاما پس اس کو اس ذات کے قریب کر دیا جس کے لئے اس نے عمل کیا تھا،

صاحبزادہ۔ جب تو مر جائیگا تب مجھ کو دیکھے گا اور پہچانے گا تو مجھ کو اپنے دائیں اور بائیں دیکھے گا کہ بوجھ اُٹھا اُٹھا کر تجھ سے ہٹا

وَاَدفَعُ عَنْكَ ۞ وَاَسْأَلُ فِيْكَ ۞ اِلٰى مَتٰى اَنْتَ مُشْرِكٌ بِالْخَلْقِ مُتَّكِلٌ عَلَيْهِمْ ۞ يَجِبُ عَلَيْكَ اَنْ تَعْلَمَ اَنَّ اَحَدًا مِّنْهُمْ لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَقِيْرُهُمْ وَغَنِيُّهُمْ عَزِيْزُهُمْ وَذَلِيْلُهُمْ ۞ عَلَيْكَ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ۞ لَا تَتَّكِلْ عَلَى الْخَلْقِ وَلَا عَلٰى كَسْبِكَ وَحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ ۞ اِتَّكِلْ عَلٰى فَضْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ۞ اِتَّكِلْ عَلَى الَّذِيْ اَقْدَرَكَ عَلَى الْكَسْبِ وَرَزَقَكَ اِيَّاهُ ۞ فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ سَيَّرَكَ مَعَهٗ ۞ وَاَرَاكَ عَجَائِبَ قُدْرَتِهٖ وَسَابِقَتِهٖ ۞ يُوْصِلُ قَلْبَكَ اِلَيْهِ ۞ ثُمَّ يُذَكِّرُهٗ بَعْدَ الْوُصُوْلِ اِلَيْهِ اَيَّامَهُ السَّالِفَةَ ۞ كَمَا يَتَذَاكَرُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ اَيَّامَ الدُّنْيَا ۞ اِذَا خَرَقْتَ شَبَكَةَ السَّبَبِ وَصَلْتَ اِلَى الْمُسَبِّبِ ۞ اِذَا خَرَقْتَ الْعَادَةَ خُرِقَتْ لَكَ الْعَادَةُ ۞ مَنْ خَدَمَ يُخْدَمُ ۞ مَنْ اَطَاعَ يُطَاعُ ۞ مَنْ اَكْرَمَ يُكْرَمُ ۞ مَنْ تَقَرَّبَ قُرِّبَ ۞ مَنْ تَوَاضَعَ رُفِعَ ۞ مَنْ تَكَرَّمَ تُكُرِّمَ عَلَيْهِ ۞ مَنْ اَحْسَنَ الْاَدَبَ قُرِّبَ حُسْنُ الْاَدَبِ يُقَرِّبُكَ وَسُوْءُ الْاَدَبِ يُبْعِدُكَ حُسْنُ الْاَدَبِ طَاعَةُ اللّٰهِ ۞ وَسُوْءُ الْاَدَبِ مَعْصِيَتُهٗ

يَا قَوْمُ لَا تُؤَخِّرُوا الْعَرْضَ

لِاَنْفُسِكُمْ وَالْمُحَاسَبَةَ لَهَا ۞

عَجِّلُوْا بِذٰلِكَ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ

فِي الدُّنْيَا

قَبْلَ

الْاٰخِرَةِ ۞

رہا ہوں اور تیری بابت (خدا سے نجات کا) سوال کر رہا ہوں۔ تو پھر تو کب تک مخلوق کو شریکِ خدا سمجھتا اور ان پر بھروسہ کرتا رہے گا؟ تجھ پر یہ جاننا واجب ہے کہ ان میں سے کوئی بھی نہ تجھ کو نفع دے سکتا ہے نہ نقصان۔ ان کا محتاج و تونگر اور مغرور و ذلیل (سب برابر ہیں) حق تعالےٰ (کا آستانہ) پکڑ لے۔ نہ مخلوق پر بھروسہ کر اور نہ اپنے کسب اور طاقت و زور پر۔ پس حق تعالےٰ کے فضل پر بھروسہ کر۔ اُسی کی ذات پر بھروسہ کر جس نے تجھ کو کسب پر قدرت بخشی اور تجھ کو کمانا نصیب فرمایا۔ پس جب تو ایسا کرے گا تو وہ تجھ کو اپنے ساتھ سیر کرائے گا اور اپنی قدرت و علم ازلی کے عجائبات دکھائیگا۔ تیرے قلب کو اپنے قلب تک پہونچائیگا۔ پھر اپنے تک وصول کے بعد اس کے ایام گذشتہ اس کو یاد دلائیگا جیسے کہ اہلِ جنت جنت میں ایام دُنیا کا باہم تذکرہ کریں گے۔ جب تو سبب کے جال کو چاک کرے گا تب خالق سبب تک پہونچے گا۔ جب تو (اپنی پڑی ہوئی) عادت کے خلاف کریگا تب تیرے لئے (حق تعالیٰ کی طرف سے اس کی عام) عادت کے خلاف کیا جائے گا۔ جس نے خدمت کی وہی مخدوم بنا۔ جو اطاعت کرتا ہے وہی مطاع بنایا جاتا ہے۔ جو اکرام کرتا ہے اسی کا اکرام کیا جاتا ہے جو قُرب چاہتا ہے وہی مُقرّب بنتا ہے۔ جو تواضع کرتا ہے وہی رفعت پاتا ہے۔ جو سخاوت کرتا ہے اُسی پر سخاوت کی جاتی ہے اور جو حُسن ادب اختیار کرتا ہے اسی کو قُرب نصیب ہوتا ہے حُسنِ ادب تجھ کو (خدا کے) قریب پہونچائے گا اور بے ادبی تجھ کو دور لے جائے گی۔ حق تعالےٰ کی طاعت تو حُسنِ ادب ہے اور اُس کی معصیت بے ادبی۔ صاحبو (حق تعالےٰ کے سامنے) اپنے نفسوں کی پیشی اور محاسبہ میں تاخیر مت کرو۔ اس میں اپنے نفسوں کے لئے آخرت سے پہلے دُنیا ہی میں جلدی کرو (کہ روزانہ نفس سے حساب لے لو کہ تو نے آج کیا کیا اور دھیان باندھو گویا شہنشاہی کچہری میں

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَسْتَحِيْ أَنْ يُّحَاسِبَ الْمُتَوَرِّعِيْنَ مِنْ عِبَادِهٖ فِي الدُّنْيَا؛ عَلَيْكَ بِالْوَرَعِ؛ وَإِلَّا فَالْخِذْلَانُ فِيْ رِبْقِكَ؛ تَوَرَّعْ فِيْ تَصَرُّفِكَ فِي الدُّنْيَا وَإِلَّا انْقَلَبَتْ شَهَوَاتُكَ حَسَرَاتٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؛ اَلدِّيْنَارُ دَارُ النَّارِ؛ وَالدِّرْهَمُ دَارُ الْهَمِّ؛ لَاسِيَّمَا إِذَا أَخَذْتَهُمَا مِنْ وَجْهٍ حَرَامٍ؛ وَصَرَفْتَهُمَا فِيْ وَجْهٍ حَرَامٍ؛ غَدًا يُتَبَيَّنُ لَكَ هٰذَا الَّذِيْ أَقُوْلُ؛ اَلْيَوْمَ أَنْتَ أَعْمٰى وَأَصَمُّ؛ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ؛ عَرِّ قَلْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَأَجِعْهُ وَأَظْمِئْهُ حَتّٰى يَكْسُوَهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ وَيُطْعِمَهُ وَيُسْقِيَهُ؛ سَلِّمْ ظَاهِرَكَ وَبَاطِنَكَ إِلَيْهِ وَلَا تُدَبِّرْ؛ بَلْ تَكُوْنُ هُوَ بِلَا أَنْتَ؛ كُنْ أَبَدًا نُوْكَارِيًّا؛ لِأَنَّ الدُّنْيَا دَارُ الْعَمَلِ وَالْآخِرَةُ دَارُ الْأُجْرَةِ؛ دَارُ الْعَطَاءِ؛ دَارُ الْمَوْهِبَةِ؛ هٰذَا هُوَ الْأَغْلَبُ فِيْ حَقِّ الصَّالِحِيْنَ؛ وَأَمَّا النَّادِرُ مِنْهُمْ فَمَنْ يُخْرِجُهُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الدُّنْيَا؛ وَيَمُنُّ عَلَيْهِ وَيَرْحَمُهُ وَيُعَجِّلُ لَهُ الرَّاحَةَ قَبْلَ مَجِيْءِ الْآخِرَةِ؛ يَقْتَصِرُ مِنْهُ بِأَدَاءِ الْفَرَائِضِ وَيُرِيْحُهُ مِنَ النَّوَافِلِ؛ فَإِنَّ الْفَرْضَ لَا يَسْقُطُ فِيْ سَائِرِ الْأَحْوَالِ وَالْمَقَامَاتِ

پیشی ہو رہی ہے) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حق تعالٰے کو اپنے اُن بندوں سے حساب لینے میں شرم آئے گی جو دُنیا میں تقوےٰ رکھتے تھے"۔ تقویٰ اختیار کر ورنہ تیری گردن میں رُسوائی (کی رسّی) ہو گی۔ دُنیا میں اپنے تصرفات کے اندر تقویٰ محفوظ رکھ ورنہ تیری خواہشیں دُنیا و آخرت میں حسرتوں سے بدل جائیں گی۔ دینار آگ کا گھر ہے (کہ اس کے لفظ ہی میں نار موجود ہے) اور درہم غم کا گھر ہے (کہ اس کے لفظ ہی میں ہمّ موجود ہے) خصوصاً جبکہ تو ان کو حرام طریقہ سے حاصل کرے اور حرام طریق سے خرچ کرے۔ یہ جو میں کہہ رہا ہوں کل (قیامت کے دن) تجھ پر واضح ہو جائے گا۔ آج تو (ان کی محبت میں) تو اندھا بہرا بنا ہوا ہے (اس لئے سمجھتا نہیں) جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کسی شئے سے محبت کرنا تجھ کو اندھا اور بہرا بنا دیتا ہے"۔ اپنے قلب کو دُنیا سے عُریاں کر اور اُس کو بھوکا پیاسا رکھ یہاں تک کہ حق تعالٰے ہی اُس کو پہنائے اور کھلائے اور پلائے۔ اپنا ظاہر و باطن اس کو سونپ دے اور کوئی تدبیر بھی مت کر بلکہ تو (فنا محض ہو جائے اور) وہی رہ جائے کہ تو کوئی چیز ہی نہ ہو۔ ہمیشہ مزدور بنا رہ کیونکہ دُنیا محنت کا گھر ہے اور آخرت مزدوری پانے کا گھر ہے۔ بخشش کا گھر ہے اور عطایا کا گھر ہے۔ نیکوکاروں میں غالب تو یہی صورت ہے (کہ یہاں جتنی محنت کریں گے وہاں اسی قدر راحت پائیں گے) ہاں شاذونادر ایسے بھی ہیں جن کو دُنیا میں کام سے نکال لیتا اور ان پر احسان اور رحم فرماتا ہے اور آخرت کے آنے سے قبل ہی ان کو راحت بخشتا ہے کہ ان کے فرائض ادا کر لینے پر اکتفا فرماتا اور نوافل سے ان کو راحت دیدیتا ہے (کہ نفلوں کی کثرت کے بغیر ہی ان کو عابدوں سے زیادہ عطائیں بخشتا ہے) البتہ فرض کسی حال اور کسی مرتبہ میں بھی

وَھٰذَا فِیْ حَقِّ اٰحَادِ اَفْرَادٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ۚ وَھُوَ نَادِرٌ مِّنْ کُلِّ نَادِرٍ یَا غُلَامُ اِزْھَدْ وَاَعْرِضْ فَتَسْتَرِیْحَ بِالْعَاجِلِ ۚ وَاِنْ کَانَ لَکَ قِسْمٌ مِّنَ الدُّنْیَا فَلَابُدَّ مِنْ وُّصُوْلِہٖ اِلَیْکَ ۚ تَاْتِیْکَ اَقْسَامُکَ وَاَنْتَ عَزِیْزٌ مُّکَرَّمٌ مَّسْئُوْلٌ ۚ لَاتَاْکُلْ بِنَفْسِکَ وَھَوَاکَ ۚ فَاِنَّ ذٰلِکَ حِجَابٌ یُّحْجَبُ قَلْبَکَ عَنْ رَّبِّکَ عَزَّوَجَلَّ ۚ اَلْمُؤْمِنُ لَایَاْکُلُ لِنَفْسِہٖ وَبِنَفْسِہٖ وَلَایَلْبَسُ لَھَا وَلَا یَتَمَتَّعُ ۚ بَلْ یَتَقَوّٰی عَلٰی طَاعَۃِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ۚ یَاْکُلُ مَا یُثَبِّتُ اَقْدَامَ ظَاھِرِہٖ بَیْنَ یَدَیْہِ ۚ یَاْکُلُ بِالشَّرْعِ لَا بِالْھَوٰی ۚ وَالْوَلِیُّ یَاْکُلُ بِاَمْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ۚ وَالْاَبْدَالُ الَّذِیْ ھُوَ وَزِیْرُ الْقُطْبِ یَاْکُلُ بِفِعْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ۚ وَالْقُطْبُ اَکْلُہٗ وَتَصَرُّفُہٗ کَاَکْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَصَرُّفِہٖ ۚ کَیْفَ لَا یَکُوْنُ کَذٰلِکَ وَھُوَ غُلَامُہٗ وَنَائِبُہٗ وَخَلِیْفَتُہٗ فِیْ اُمَّتِہٖ ۚ ھُوَ خَلِیْفَۃُ الرَّسُوْلِ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ۚ ھٰذَا خَلِیْفَۃٌ بَاطِنٌ ۚ وَاِمَامُ الْمُسْلِمِیْنَ الْمُتَقَدِّمُ عَلَیْھِمْ خَلِیْفَۃٌ ظَاھِرٌ ۚ وَھُوَ الَّذِیْ لَایَحِلُّ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ تَرْکُ مُتَابَعَتِہٖ وَطَاعَتِہٖ وَقَدْ قِیْلَ اِنَّ اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ اِذَا کَانَ عَادِلًا ھُوَ قُطْبُ الزَّمَانِ ۚ

ساقط نہیں ہوتا۔ مگر ایسا اللہ کے بندوں میں سے کسی کسی کے حق میں ہوتا ہے اور ایسے بندے کیاب سے کیاب ہیں۔ (اس لئے اس توقع میں محنت و ریاضت نہ چھوڑ بیٹھ کہ اُجرت سے محروم رہے) **صاحبزادہ**۔ زاہد بن اور (مال وجاہِ دُنیا سے) رُخ پھیر لے کہ دُنیا ہی میں راحت مل جائے گی۔ اور اگر دُنیا کا کوئی حصہ تیرے لئے (مقدر) ہوگا تو وہ تجھ تک ضرور پہونچ کر رہے گا۔ تیرے پاس تیرے مقسوم آئیں گے درانحالیکہ تو معزز و مکرم ہوگا کہ (مقسوم ہی قبولیت کی) تجھ سے درخواست کریں گے اپنے نفس اور خواہشِ نفس کے ساتھ مت کھا کہ یہ حجاب ہے جو تیرے قلب کو تیرے پروردگار (تک پہونچنے) سے روک دے گا۔ مومن اپنے نفس کی خاطر اور اپنے نفس سے نہیں کھایا کرتا اور نہ اس کی خاطر پہنتا ہے اور نہ مزے اُڑاتا ہے۔ بلکہ قوت حاصل کرتا ہے تاکہ حق تعالیٰ کی اطاعت کی طاقت پائے۔ اسی قدر کھاتا ہے جو اس کے ظاہری قدموں کو خدا کے سامنے جمادے۔ وہ شرع کے موافق کھاتا ہے نہ کہ خواہشِ نفس کے موافق۔ اور ولی حق تعالیٰ کے حکم سے کھاتا ہے اور ابدال جو قطب کا وزیر ہوتا ہے فعلِ خداوندی سے کھاتا ہے اور قطب کا کھانا اور جملہ تصرفات تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کھانے اور تصرفات کی مثل ہیں۔ اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ وہ آپ کا غلام آپ کا نائب اور آپ کی اُمت میں آپ کا خلیفہ ہے۔ وہ خلیفہ ہے پیغمبر کا اور خلیفہ ہے اللہ جل شانہ کا۔ یہ تو خلیفہ ہے باطنی اور امام المسلمین جو رعایا کا بادشاہ ہے وہ خلیفہ ہے ظاہری۔ اور وہ وہی ہے جس کی متابعت اور فرماں برداری کا ترک کسی مسلمان کو بھی حلال نہیں اور بعض کا یہ بھی قول ہے کہ امام المسلمین جب صاحب عدل ہو تو وہی قطبِ زمانہ ہے (کہ ظاہری و باطنی دونوں خلافت اس کو

لَا تَحْسَبُوْا اَنَّ الْاَمْرَ هَيِّنٌ ۞ قَدْ وُكِّلَ بِكُمْ مَنْ يُحْصِيْ اَفْعَالَكُمُ الظَّاهِرَةَ ۞ وَهُوَ يُحْصِيْ اَفْعَالَكُمُ الْبَاطِنَةَ ۞ مَا مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ يُؤْتٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَعَهٗ مَلَائِكَتُهُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مُوَكَّلِيْنَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا يَكْتُبُوْنَ عَلَيْهِ حَسَنَاتِهٖ وَسَيِّاٰتِهٖ ۞ وَمَعَهُمْ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِنْهَا مَدَّ الْبَصَرِ فِيْهَا حَسَنَاتُهٗ وَسَيِّاٰتُهٗ وَجَمِيْعُ مَا صَدَرَ مِنْهُ ۞ فَيُكَلَّفُ قِرَاءَتَهَا جَمِيْعًا ۞ فَيَقْرَؤُهَا وَاِنْ كَانَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يُحْسِنْ يَكْتُبُ وَلَمْ يَقْرَاْ ۞ لِاَنَّ الدُّنْيَا دَارُ حِكْمَةٍ وَّالْاٰخِرَةُ دَارُ قُدْرَةٍ ۞ اَلدُّنْيَا تَحْتَاجُ اِلَى الْاَسْبَابِ وَالْاٰلَاتِ ۞ وَالْاٰخِرَةُ لَا تَحْتَاجُ اِلٰى ذٰلِكَ ۞ اِذَا جَحَدَ اَحَدُكُمْ مَا فِيْ سِجِلَّاتِهٖ نَطَقَتْ جَوَارِحُهٗ بِمَا فِيْهَا ۞ تَنْطِقُ كُلُّ جَارِحَةٍ عَلٰى حِدَةٍ بِجَمِيْعِ مَا عَمِلَتْهُ فِي الدُّنْيَا ۞ قَدْ خُلِقْتُمْ لِاَمْرٍ عَظِيْمٍ وَمَا عِنْدَكُمْ خَبَرٌ ۞ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۞

اَلْمَجْلِسُ التَّاسِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْمَدْرَسَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَادِيْ عَشَرَ شَعْبَانَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ ۞ حُكِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ اَنَّهٗ جَاءَ اِلَيْهِ فِيْ بَعْضِ الْاَيَّامِ سَائِلٌ يَسْاَلُهٗ شَيْئًا مِّنَ الطَّعَامِ ۞ فَلَمْ يَحْضُرْ عِنْدَهٗ شَيْءٌ سِوٰى عَشَرِ بَيْضَاتٍ ۞

نصیب ہیں) یوں نہ سمجھو کہ (قطبیت و ولایت) کوئی سہل امر ہے۔ تم پر وہ (فرشتے) تعینات ہیں جو تمہارے ظاہری افعال کی نگہداشت کرتے ہیں اور حق تعالیٰ تمہارے باطنی افعال کی نگہداشت فرماتا ہے۔ تم میں ہر شخص قیامت کے دن لایا جائیگا کہ فرشتے جو اس پر دُنیا میں تعینات اور اس کی نیکیاں اور بدیاں لکھتے رہتے تھے اُس کے ساتھ ہوں گے اور ان کے ساتھ ننانوے رجسٹر ہوں گے کہ ہر رجسٹر (اتنا لمبا چوڑا ہوگا) جہاں تک نظر جا سکتی ہے کہ اُن میں اس کی نیکیاں اور بدیاں اور جو کچھ بھی اس سے صادر ہو چکا ہے سب درج ہوگا۔ پس اس کو ان سب کے پڑھنے کی تکلیف دی جائے گی تو وہ ان کو پڑھے گا اگرچہ دُنیا میں لکھنا پڑھنا نہ جانتا تھا کیونکہ دُنیا حکمت کا گھر ہے (کہ بغیر لکھے پڑھے لکھنا پڑھنا نہیں آتا) اور آخرت قدرت کا گھر ہے (کہ بلا لکھا پڑھا بھی بہ قدرتِ خدا سب کچھ پڑھ سکے گا) دُنیا اسباب اور اوزاروں کی محتاج ہے اور آخرت اس کی محتاج نہیں ہے۔ جب تم میں سے کوئی رجسٹروں کی کسی بات کا مُنکر ہوگا تو جو کچھ اس میں درج ہے (اس کی تصدیق کے لئے) اس کے اعضاء بولیں گے۔ جو کچھ بھی اُس نے دُنیا میں کیا تھا سب کے متعلق ہر عضو علیحدہ بولے گا۔ تم ایک عظیم الشان امر کے لئے پیدا ہوئے ہو اور تم کو کچھ خبر نہیں حق تعالیٰ فرماتا ہے "کیا تمہارا گمان یہ ہے کہ ہم نے بے فائدہ پیدا کر دیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہ آؤ گے۔"

اُنچاسویں مجلس ۴۹

(جمعہ - ۱۱ شعبان ۵۴۵ھ - مدرسہ معمورہ)

حضرت عبداللہ بن مُبارک سے حکایت ہے کہ ایک دن ان کے پاس کوئی سائل آیا کچھ کھانا مانگتا تھا سو آپ کے بجز دس انڈوں کے

فَاَمَرَ جَارِيَتَهُ بِاَنْ تُعْطِيَهُ اِيَّاهَا ۚ فَاَعْطَتْهُ تِسْعَةً وَخَبَأَتْ وَاحِدَةً ۚ فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ غُرُوْبِ الشَّمْسِ جَاءَ رَجُلٌ وَدَقَّ الْبَابَ ۚ وَقَالَ خُذُوْا مِنِّيْ هٰذِهِ السَّلَّةَ ۚ فَخَرَجَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَخَذَهَا مِنْهُ ۚ فَرَاٰى فِيْهَا بَيْضًا فَعَدَّهُ ۚ فَاِذَا هُوَ تِسْعُوْنَ بَيْضَةً ۚ فَقَالَ لِجَارِيَتِهِ اَيْنَ الْبَيْضَةُ الْاُخْرٰى ۚ كَمْ اَعْطَيْتِ السَّائِلَ ۚ فَقَالَتْ اَعْطَيْتُهُ تِسْعَةً وَّتَرَكْتُ وَاحِدَةً تُفْطِرُ عَلَيْهَا ۚ فَقَالَ لَهَا غَرَّمْتِيْنَا عَشَرَةً ۚ هٰكَذَا كَانُوْا فِيْ مُعَامَلَتِهِمْ لِرَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ ۚ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ وَيُصَدِّقُوْنَ بِمَا وَرَدَ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ ۚ كَانُوْا عَبِيْدَ الْقُرْاٰنِ ۚ لَا يُخَالِفُوْنَهُ فِيْ حَرَكَاتِهِمْ وَسَكَنَاتِهِمْ وَاَخْذِهِمْ وَعَطَائِهِمْ ۚ عَامَلُوْا رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ فَرَبِحُوْا فِيْ مُعَامَلَتِهِ فَلَزِمُوْهَا ۚ رَاَوْا بَابَهُ مَفْتُوْحًا فَدَخَلُوْهُ ۚ وَرَاَوْا بَابَ غَيْرِهِ مَغْلُوْقًا فَهَجَرُوْهُ وَوَافَقُوْهُ فِيْ غَيْرِهِ وَلَمْ يُوَافِقُوْا غَيْرَهُ فِيْهِ ۚ وَافَقُوْهُ فِيْ بُغْضِهِ لِمَنْ يُبْغِضُ ۚ وَفِيْ حُبِّهِ لِمَنْ يُحِبُّ ۚ وَلِهٰذَا قَالَ بَعْضُهُمْ وَافِقِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْخَلْقِ ۚ وَلَا تُوَافِقِ الْخَلْقَ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْكَسَرَ مَنِ انْكَسَرَ وَانْجَبَرَ مَنِ انْجَبَرَ ۚ اَلْقَوْمُ لَا يَزَالُوْنَ فِيْ جَانِبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۚ يَنْصُرُوْنَهُ عَلٰى نُفُوْسِهِمْ وَعَلٰى غَيْرِهِ ۚ لَا تَاْخُذُهُمْ فِيْهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ ۚ لَا يَخَافُوْنَ اَحَدًا

کچھ تھا نہیں لہذا آپ نے اپنی کنیز کو حکم دیا کہ وہی اس کو دیدے۔ پس اُس نے نو انڈے تو سائل کو دیئے اور ایک چھپالیا۔ الغرض جب غروب آفتاب کا وقت ہوا تو ایک شخص آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کہ یہ چھابہ مجھ سے لے جاؤ۔ چنانچہ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر نکلے اور چھابہ اس سے لے لیا۔ پس اس میں انڈے دیکھے۔ ان کو گنا تو نوّے انڈے ہوئے۔ تب آپ نے اپنی کنیز سے فرمایا کہ اور انڈے کیا ہوئے؟ تو نے سائل کو کتنے دیئے تھے؟ اُس نے کہا کہ میں نے اس کو نَو دیئے تھے۔ اور ایک رکھ چھوڑا تھا کہ اس پر آپ روزہ افطار کریں گے۔ پس آپ نے اس سے فرمایا تو نے ہم کو دس انڈوں کا خسارہ دلوایا۔ یہ تھا ان کا معاملہ اپنے پروردگار کے ساتھ کہ جو کچھ بھی قرآن و حدیث میں آیا ہے اس پر ایمان رکھتے اور اس کو سچا سمجھتے تھے۔ وہ قرآن کے غلام تھے کہ نہ اپنی حرکات و سکنات میں اس کی مخالفت کرتے تھے نہ لین دین میں اُنہوں نے اپنے پروردگار سے معاملہ کیا پس اس معاملہ میں نفع پایا لہذا اس پر جم گئے۔ اُنہوں نے اس کا دروازہ کھلا ہوا دیکھا پس اس میں داخل ہوگئے اور اس کے غیر کا دروازہ بند دیکھا پس اس کو چھوڑ بیٹھے۔ دوسروں کے بارے میں اُنہوں نے حق تعالیٰ کی موافقت کی اور اس بارے میں دوسروں کی موافقت نہ کی۔ جس سے وہ بغض رکھتا تھا اس سے بغض رکھنے میں اس کی موافقت کی اور جس سے وہ محبت رکھتا تھا اس کے ساتھ محبت رکھنے میں اور اسی لئے ایک بزرگ نے کہا ہے کہ مخلوق کے متعلق حق تعالیٰ کی موافقت کر اور حق تعالیٰ کے متعلق مخلوق کی موافقت نہ کر۔ ٹوٹ جائے جو کوئی بھی ٹوٹے اور جڑا رہے جو کوئی بھی جڑا رہے۔" اللہ والے ہمیشہ حق تعالیٰ کی جناب میں اسکی مدد کرتے رہتے ہیں۔ اپنے نفسوں کے مقابلہ میں بھی اور دوسروں کے مقابلہ میں بھی کہ نہ ان کو کسی ملامت گر کی ملامت پکڑتی ہے اور نہ وہ اس کی مدد اور

فِي حُدُودِهٖ وَإِقَامَةِ شَرْعِهٖ يَا غُلَامُ دَعْ عَنْكَ
الْهَوَسَ الَّذِي أَنْتَ فِيهِ وَعَلَيْهِ ۞ وَاتَّبِعِ الْقَوْمَ فِي
أَقْوَالِهِمْ وَأَفْعَالِهِمْ ۞ لَا تَطْلُبِ الْوُصُولَ إِلَى مَا
وَصَلُوا إِلَيْهِ بِمُجَرَّدِ الدَّعْوَى الْكَاذِبَةِ ۞ اِصْبِرْ
عَلَى الْبَلَاءِ كَمَا صَبَرُوا عَلَيْهِ ۞ حَتّٰى تَصِلَ إِلَى مَا
وَصَلُوا إِلَيْهِ ۞ لَوْلَا الْبَلَاءُ لَكَانَ النَّاسُ كُلُّهُمْ
عُبَّادًا زُهَّادًا ۞ وَلٰكِنَّهُمْ تَجِيئُهُمُ الْبَلَايَا فَلَا يَصْبِرُوْنَ
عَلَيْهَا فَتَقْطَعُهُمْ عَنْ بَابِ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ ۞ مَنْ لَا
يَصْبِرُ لَهٗ لَا عَطَاءَ لَهٗ ۞ إِذَا أَعْدِمْتَ الصَّبْرَ
وَالرِّضَا كَانَ ذٰلِكَ سَبَبًا لِخُرُوجِكَ مِنْ
عُبُودِيَّتِكَ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
فِي بَعْضِ كُتُبِهٖ ۞ مَنْ لَمْ يَرْضَ بِقَضَائِي ۞ وَلَمْ
يَصْبِرْ عَلَى بَلَائِي فَلْيَتَّخِذْ إِلٰهًا سِوَائِي ۞ اِقْنَعُوْا
بِهٖ دُوْنَ غَيْرِهٖ ۞ وَالْمُقَدَّرُ كَائِنٌ لَكُمْ وَعَلَيْكُمْ ۞
حَقِّقُوا الْإِسْلَامَ حَتّٰى تَصِلُوْا إِلَى الْإِيْمَانِ ۞
ثُمَّ حَقِّقُوا الْإِيْمَانَ حَتّٰى تَصِلُوْا إِلَى الْإِيْقَانِ ۞
فَحِيْنَئِذٍ تَرَوْنَ مَا لَمْ تَرَوْهُ مِنْ قَبْلُ ۞ اَلْيَقِيْنُ
يُرِيْكُمُ الْأَشْيَاءَ كَمَا هِيَ عَلٰى صُوَرِهَا ۞ يَصِيْرُ
مُعَايَنَةً ۞ هُوَ يُوْقِفُ الْقَلْبَ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
وَيُرِيْهِ الْأَشْيَاءَ مِنْهُ ۞ إِذَا وَقَفَ الْقَلْبُ عَلٰى بَابِ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجَتْ إِلَيْهِ يَدُ الْكَرَامَةِ
فَتَكَرَّمَتْ عَلَيْهِ ۞ فَيَصِيْرُ كَرِيْمًا مُؤْثِرًا ۞
يَتَكَرَّمُ عَلَى الْخَلْقِ وَلَا يَبْخَلُ عَلَيْهِمْ بِشَيْءٍ ۞
اَلْقَلْبُ الصَّحِيْحُ الَّذِيْ صَحَّ لِلّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ كَرِيْمٌ ۞

اس کی شریعت کے قائم کرنے میں کسی سے ڈرتے ہیں
صاحبزادہ۔ جس ہوس میں تو مبتلا ہے اس کو چھوڑ اور اللہ والوں کا اتباع کر ان کے اقوال و افعال میں۔ محض جھوٹے وعدے سے وہاں تک پہونچنے کا خواہاں مت ہو جہاں وہ پہونچ گئے ہیں مصیبت پر صبر کر جیسا کہ انہوں نے صبر کیا تھا تاکہ تو بھی وہاں پہونچ جائے جہاں وہ پہونچے ہیں۔ اگر مصیبتیں نہ ہوتیں تو سارے ہی آدمی عابد و زاہد بن جاتے ولیکن مصیبتیں ان پر نازل ہوتی ہیں پس وہ ان پر صبر نہیں کر سکتے لہٰذا وہ ان کو ان کے پروردگار کے دروازے سے روک دیتی ہیں۔ جو اس کے لئے صبر نہ کرے گا اس کے لئے عطا نہیں۔ جب تجھ کو صبر و رضا حاصل نہ ہوگا تو یہ حق تعالٰی کی بندگی سے تیرے نکلنے کا سبب ہو جائیگا۔ حق تعالٰی نے اپنی ایک کتاب میں ارشاد فرمایا ہے کہ جس کو میری قضاء پر رضا نصیب نہ ہو اور میری (ڈالی ہوئی) مصیبت پر صبر نہ کر سکے تو اس کو چاہئے کہ میرے سوا کوئی دوسرا معبود بنائے۔" اسی پر قناعت کر دوسروں کو چھوڑ کر کہ جو کچھ مقدر ہے خواہ تمہارے لئے مفید ہو یا مضر وہ تو ہونے ہی والا ہے۔ حقیقی اسلام حاصل کرو تاکہ ایمان تک پہونچ جاؤ۔ پھر حقیقی ایمان حاصل کرو تاکہ ایقان تک پہونچو پس اس وقت دیکھوگے وہ امور جن کو یقین سے قبل نہ دیکھا تھا۔ وہ یقین تم کو ساری چیزیں اصلی صورت پر دکھائیگا کہ (سُنی سُنائی) خبر (دیکھا بھالا) معاملہ بن جائے گی۔ وہ یقین قلب کو حق تعالٰی کے حضور جا کھڑا کریگا۔ اور سب چیزوں کو اسی کی طرف سے دکھائیگا۔ جب قلب حق تعالٰی کے دروازہ پر کھڑا ہو جائیگا تو دست عزت اسکی طرف نکلے گا بس اس پر کرم فرمائیگا تب وہ قلب صاحب کرم و ایثار بن جائیگا مخلوق پر کرم و سخا کریگا اور ان سے کسی شئے کا بھی بخل نہ کریگا۔ تندرست قلب جو اللہ کے قابل بن جاتا ہے صاحب کرم ہوا کرتا ہے اور باطن

وَالسِّرُّ الَّذِیْ قَدْ صَفَا عَنِ الْکَوْنِ کَرِیْمٌ ۔ وَکَیْفَ لَا یَکُوْنَانِ کَذٰلِکَ وَقَدْ تَکَرَّمَ عَلَیْهِمَا اَکْرَمُ الْاَکْرَمِیْنَ یَا قَوْمُ عَلَیْکُمْ بِالْکَرَمِ وَالْاِیْثَارِ فِیْ طَاعَةِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ لَا فِیْ مَعْصِیَتِهٖ کُلُّ نِعْمَةٍ تُصْرَفُ فِی الْمَعْصِیَةِ هِیَ مَعْرِضَةٌ لِلزَّوَالِ ۔ تَشَاغَلُوْا بِالْاِکْتِسَابِ مَعَ مُلَازَمَةِ الطَّاعَةِ اِلٰی اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْقُرْبُ مِنْهُ فَتَجْتَمِعُ هُمُوْمُکُمْ بِهٖ وَمَعَهٗ ۔ لَا بِغَیْرِهٖ وَلَا مَعَ غَیْرِهٖ ۔ فَحِیْنَئِذٍ یَّصِیْرُ اَکْلُکُمْ مِّنْ طَبَقِ فَضْلِهٖ وَکَرَمِهٖ مِنْ حَیْثُ لَا تَدْرُوْنَ وَلَا تَعْقِلُوْنَ ۔ اَلنَّفْسُ حِجَابُهُمْ عَنْهُ ۔ فَاِذَا زَالَتْ مِنَ الْوَسْطِ زَالَ الْحِجَابُ وَلِهٰذَا قَالَ اَبُوْ یَزِیْدَ الْبُسْطَامِیُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ ۔ رَاَیْتُ رَبِّیْ فِی الْمَنَامِ فَقُلْتُ لَهٗ کَیْفَ الطَّرِیْقُ اِلَیْکَ یَا بَارِیْ خُدَا ۔ فَقَالَ دَعْ نَفْسَکَ وَتَعَالَ ۔ فَانْسَلَخْتُ مِنْهَا کَمَا تَنْسَلِخُ الْحَیَّةُ مِنْ جِلْدِهَا ۔ اِنَّمَا عَیَّنَ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ عَلَی النَّفْسِ دُوْنَ غَیْرِهَا ۔ وَاَمَرَهٗ بِتَرْکِهَا لِاَنَّ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا وَمَا سِوَی الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فِی الْجُمْلَةِ تَابِعٌ لِلنَّفْسِ ۔ اَلدُّنْیَا لَهَا وَهِیَ مَحْبُوْبَتُهَا ۔ وَالْاٰخِرَةُ لَهَا اَیْضًا ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ وَفِیْهَا مَا تَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ (وَقَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ کَلَامٍ) هُمْ بِالنَّهَارِ فِیْ مَصَالِحِ الْخَلْقِ وَالْعِیَالِ ۔ وَفِی اللَّیْلِ فِیْ خِدْمَتِهٖ رَبِّهِمْ عَزَّوَجَلَّ.

جو کدورت سے صاف ہو جاتا ہے صاحبِ کرم ہوا کرتا ہے اور یہ دونوں صاحبِ کرم کیوں نہ ہوں حالانکہ ان پر کرم فرمایا ہے اکرم الاکرمین نے (جو سب سے زیادہ کرم والا ہے) صاحبو۔ کرم و ایثار کو اختیار کرو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں (کہ صدقات و خیرات میں سخاوت کرو) نہ کہ اس کی معصیت میں (کہ ناجائز جگہ مال لٹاؤ) ہر نعمت (مثلاً دولت) جو معصیت میں صرف کی جاتی ہے وہ معرض زوال میں ہے (کہ جلد برباد ہو جاتی ہے) طاعت میں لگے رہ کر کسب معاش میں مشغول رہو یہاں تک کہ خدا کا قرب تم کو نصیب ہو جائے۔ پس تمہارے سارے افکار اسی کے ساتھ مجتمع ہو جاویں نہ کسی دوسرے کے ساتھ۔ پس اس وقت (کسبِ معاش کی ضرورت نہ رہے گی کیونکہ) تمہارا کھانا اس کے فضل و کرم کے طباق سے بن جائیگا بایں طرح کہ نہ تم جان سکو گے اور نہ سمجھ سکو گے۔ نفس مخلوق اور خدا کے درمیان پردہ ہے پس جب وہ درمیان سے اُٹھ جاتا ہے تو پردہ اُٹھ جاتا ہے۔ اسی لئے ابو یزید بسطامیؒ نے فرمایا ہے کہ "میں نے اپنے پروردگار کو خواب میں دیکھا پس عرض کیا کہ بارِ خدایا آپ تک پہونچنے کا طریقہ کیا ہے؟ تو ارشاد ہوا کہ اپنے نفس کو چھوڑ دو اور آجاؤ" چنانچہ میں نفس سے اس طرح نکل گیا جس طرح سانپ اپنی کینچلی سے نکل جاتا ہے:: پس حق تعالیٰ نے ساری چیزوں میں جو نفس ہی کو معین کیا اور ان کو جو اس کے چھوڑنے کا حکم فرمایا تو اس لئے کہ دنیا و مافیہا اور جو کچھ بھی حق تعالیٰ کے سوا ہے سب کا سب نفس ہی کا تابع ہے۔ دنیا بھی نفس ہی کی ہے کہ وہ اسی کی معشوقہ ہے اور آخرت بھی اسی کی ہے کیونکہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اُس میں موجود ہوگا جو نفس خواہش کریں اور آنکھیں جن سے لذت اُٹھائیں۔

(کچھ گفتگو کے بعد آپ نے فرمایا) وہ (اہل اللہ) دن بھر مخلوق اور عیال کی مصلحتوں میں مشغول رہتے ہیں اور رات بھر اپنے پروردگار

وَالْخَلْوَةِ مَعَهُ ۞ هٰكَذَا الْمُلُوكُ طُولَ النَّهَارِ مَعَ الْغِلْمَانِ وَالْحَوَاشِي وَقَضَاءِ حَوَائِجِ النَّاسِ ۞ فَإِذَا جَاءَ اللَّيْلُ خَلَوْا بِوُزَرَائِهِمْ وَخَوَاصِّهِمْ ۞ إِسْمَعُوا رَحِمَكُمُ اللهُ تَعَالَى مَا أَقُولُ بِأَسْمَاعِ قُلُوبِكُمْ ۞ وَاحْفَظُوهُ وَاعْمَلُوا بِهِ ۞ مَا أَنْطِقُ إِلَّا بِالْحَقِّ مِنَ الْحَقِّ ۞ مَا أَنْطِقُ إِلَّا بِصِفَةِ طَرِيقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ أَصِفُهَا حَتَّى تَسْلُكُوهَا مَا أَقْنَعُ مِنْكُمْ بِأَنْ تَقُولُوا لِي أَحْسَنْتَ ۞ بَلْ تَقُولُوا لِي بِأَلْسِنَةِ قُلُوبِكُمْ أَحْسَنْتَ ۞ وَاعْمَلُوا بِمَا أَقُولُ وَأَخْلِصُوا فِي أَعْمَالِكُمْ ۞ حَتَّى إِذَا رَأَيْتُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ قُلْتُ لَكُمْ أَحْسَنْتُمْ ۞ مَتَى تُصَلِّي عَلَى نَفْسِكَ وَعَلَى دُنْيَاكَ وَأُخْرَاكَ وَعَلَى الْخَلْقِ وَمَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجُمْلَةِ ۞ اَلْخَلْقُ حِجَابُ نَفْسِكَ ۞ وَنَفْسُكَ حِجَابُ قَلْبِكَ ۞ وَقَلْبُكَ حِجَابُ سِرِّكَ ۞ فَمَا دُمْتَ مَعَ الْخَلْقِ لَا تَرَى نَفْسَكَ ۞ فَإِنْ تَرَكْتَهُمْ رَأَيْتَهَا ۞ تَرَاهَا عَدُوَّةً لِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَكَ ۞ فَلَا تَزَالُ تُحَارِبُهَا حَتَّى تَطْمَئِنَّ إِلَى رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَتَطْمَئِنَّ إِلَى وَعْدِهِ وَتَخَافَ مِنْ وَعِيدِهِ ۞ تَمْتَثِلُ أَمْرَهُ وَتَنْتَهِيَ عَنْ نَهْيِهِ ۞ وَتُوَافِقَهُ فِي قَدَرِهِ ۞

کی خدمت اور اس کے ساتھ خلوت میں۔ اسی طرح بادشاہ سارے دن نوکروں چاکروں کے ساتھ اور لوگوں کی حاجات پوری کرنے میں لگے رہتے ہیں پس جب رات آتی ہے تو خلوت کرتے ہیں اپنے وزراء اور خواص کے ساتھ۔ اللہ تم پر رحم فرمائے۔ جو کچھ کہ میں کہہ رہا ہوں اپنے قلوب کے کانوں سے سُنو اور اس کو یاد رکھو اور اس پر عمل کرو۔ میں حق ہی کی طرف سے اور حق ہی بات زبان سے نکالتا ہوں۔ میں جو کچھ بولتا ہوں حق تعالیٰ ہی کے راستہ کی کیفیت بولتا ہوں کہ اس کیفیت کو بیان کردوں تاکہ تم اس پر چلو۔ میں (اپنے وعظ پر) تمہاری اتنی بات پر اکتفا نہ کرونگا کہ (واہ واہ کرو اور) کہنے لگو کہ آپ نے خوب بیان کیا۔ بلکہ (میرا مقصود تو یہ ہے کہ) مجھ سے اپنے قلوب کی زبانوں سے کہو کہ آپ نے خوب کہا اور جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس پر عمل کرو۔ اور اپنے اعمال میں مخلص بنو۔ یہاں تک کہ جب میں تمہاری یہ حالت دیکھوں گا (تو بجائے تمہارے) خود ہی تم سے کہونگا کہ تم نے خوب کیا۔ تو اپنے نفس اپنی دُنیا اپنی آخرت اور مخلوق اور حق تعالےٰ کے جملہ ماسوا (کو مُردہ سمجھ کر) ان پر کب نماز پڑھے گا؟ مخلوق تیرے نفس کا حجاب ہے اور نفس تیرے قلب کا حجاب ہے اور قلب تیرے باطن کا حجاب ہے۔ پس جبتک تو مخلوق کے ساتھ رہے گا تو اپنے نفس کو نہ دیکھ سکے گا۔ ہاں جب ان کو چھوڑ دیگا تو نفس کو دیکھے گا کہ وہ دشمن بنا ہوا ہے تیرا اور تیرے رب کا۔ پس تو برابر اس سے جنگ کرتا رہیگا۔ یہاں تک کہ اس کو قرار حاصل ہوگا اپنے پروردگار کے ساتھ اور اطمینان نصیب ہوگا اس کے وعدوں پر اور خائف ہوگا اس کی وعید سے تعمیل کریگا اس کے حکم کی اور باز آئے گا اس کی ممانعت سے اور موافقت کرے گا اس کی قضاء و قدر میں۔ پس اس وقت قلب اور باطن سے

تَزُوْلُ الْحُجُبُ عَنِ الْقَلْبِ وَالسِّرِّ ، يَرَيَانِ مَا لَمْ يَرَيَاهُ مِنْ قَبْلُ ، يَعْرِفَانِ رَبَّهُمَا عَزَّوَجَلَّ وَيَلْجَانِ بِهٖ ، وَلَا يَقِفَانِ مَعَ شَيْءٍ سِوَاهُ ، اَلْعَارِفُ لَا يَقِفُ مَعَ شَيْءٍ بَلْ يَقِفُ مَعَ خَالِقِ كُلِّ شَيْءٍ ، لَا نَوْمَ لَهٗ وَلَا سِنَةَ لَهٗ ، لَا قَيْدَ لَهٗ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ ، وَالْمَحْبُوْبُ لَا وُجُوْدَ لَهٗ ، هُوَ فِيْ وَادِي الْقَدَرِ وَالْعِلْمِ بِرَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ ، اَمْوَاجُ بَحْرِ الْعِلْمِ تَرْفَعُهٗ وَتَحُطُّهٗ وَتَرْفَعُهٗ اِلَى الْجَوِّ ثُمَّ تَحُطُّهٗ اِلَى التُّخُوْمِ ، وَهُوَ غَائِبٌ مَبْهُوْتٌ لَا يَعْقِلُ ، اَصَمُّ اَبْكَمُ لَا يَسْمَعُ مِنْ غَيْرِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يَرٰى غَيْرَهٗ ، وَهُوَ مَيِّتٌ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَاِذَا شَاءَ اَنْشَرَهٗ ، اِذَا اَرَادَ اَوْجَدَهٗ هُمْ اَبَدًا فِيْ سُرَادِقِ الْقُرْبِ ، فَاِذَا جَاءَتْ نَوْبَةُ الْحُكْمِ كَانُوْا فِيْ صَحْنِ الْحُكْمِ ، اِذَا جَاءَتْ نَوْبَةُ الْخُرُوْجِ كَانُوْا عَلَى الْبَابِ ، يَاْخُذُوْنَ الْقَصَصَ مِنَ الْخَلْقِ ، يَصِيْرُوْنَ وَسَائِطَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ، هٰذِهٖ اَحْوَالُهُمْ وَلٰكِنْ مِنْ حَالٍ مَا يَكْتُمُ ، يَا قَوْمُ اَيْشٍ هٰذَا اَنْتُمْ فِيْ هَوَسٍ ، اَنْتُمْ فِيْ ضِيَاعِ الزَّمَانِ بِلَا شَيْءٍ ، اِصْبِرُوْا مَعَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَقَدْ رَاَيْتُمُ الْخَيْرَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ، اِنْ اَرَدْتَ تَحْقِيْقَ الْاِسْلَامِ فَعَلَيْكَ بِالْاِسْتِسْلَامِ ، وَاِنْ اَرَدْتَ الْقُرْبَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَعَلَيْكَ بِالْاِسْتِطْرَاحِ بَيْنَ يَدَيْ قَدَرِهٖ وَفِعْلِهٖ بِلَا لِمَ وَلَا كَيْفَ ، فَبِذٰلِكَ تَقْرُبُ مِنْهُ ،

پردے اُٹھ جائیں گے کہ دونوں وہ اُمور دیکھیں گے جو پہلے نہیں دیکھے وہ پہچان لیں گے اپنے پروردگار کو اور اسی کی پناہ پکڑیں گے۔ اور اس کے سوا کسی چیز پر بھی نہ ٹھہریں گے۔ عارف کسی شئے کے ساتھ بھی نہیں ٹھہرا کرتا بلکہ ہر شئے کے پیدا کرنے والے کے ساتھ ٹھہرا کرتا ہے کہ نہ اس کے لئے نیند ہے نہ اونگھ اور نہ کوئی پابند بنانے والا ہے رب سے۔ اور محبوب (کی تو یہ حالت ہوتی ہے کہ) اس کا وجود ہی نہیں ہوتا وہ قضا و قدر اور علم حق تعالیٰ کی وادی میں (حیران و سرگشتہ) ہوتا ہے کہ دریا علم کی موجیں اس کو اُٹھاتی بٹھاتی رہتی ہیں کہ کبھی عالم بالا تک چڑھاتی ہیں اور کبھی تحت زمین اُتارتی ہیں اور وہ متحیر ہوتا ہے کہ کچھ نہیں سمجھتا۔ گونگا بہرا ہوتا ہے کہ نہ غیر کی سنتا ہے اور نہ غیر کو دیکھتا ہے اور (گویا) وہ مُردہ بے جان ہوتا ہے۔ حق تعالیٰ کے ہاتھوں میں۔ پس جب وہ چاہتا ہے تو اس کو حیات دے دیتا ہے۔ جب ارادہ فرماتا ہے تو اس کو وجود بخشتا ہے۔ وہ ہر وقت سراپردہائے قرب میں رہتے ہیں۔ پس جب حکم کی نوبت آتی ہے تو صحن حکم میں ہوتے ہیں اور جب باہر آنے کی نوبت آتی ہے تو دروازہ پر ہوتے ہیں کہ مخلوق کے واقعات معلوم کرتے ہیں اور ان کے اور حق تعالیٰ کے درمیان واسطہ قرار پاتے ہیں۔ یہ ہیں ان کی حالتیں مگر بعض حالات مخفی ہوا کرتے ہیں (اس لئے ان کی کسی کو اطلاع نہیں ہوتی) صاحبو۔ یہ بات کیا ہے؟ تم لوگ ہوس میں (مبتلا) ہو۔ تم بے فائدہ وقت ضائع ہونے میں (مشغول) ہو۔ حق تعالیٰ کے ساتھ صابر بنو کہ دنیا و آخرت کی خوبیاں دیکھو گے۔ اگر تو حقیقی اسلام حاصل کرنا چاہتا ہے تو شانِ تسلیم اختیار کر اور اگر حق تعالیٰ کا قرب چاہتا ہے تو اس کی قضا و قدر اور فعل کے سامنے چون و چرا کے بغیر پڑ جانے کو اختیار کر کہ اس کی وجہ سے تو اس کے قریب ہو جائے گا۔ تجھ کو

لَا تَشَاءُ شَيْئًا فَإِنَّهُ مَا يَصْلُحُ؛ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ
وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ؛ إِذَا كَانَ لَا يَتِمُّ
لَكَ مَا تَشَاءُ فَلَا تَشَاءُ؛ لَا تُنَازِعْهُ فِي أَفْعَالِهِ؛
إِذَا أَخَذَ عِرْضَكَ وَمَالَكَ وَعَافِيَتَكَ وَوَلَدَكَ
وَكَسَّرَ أَغْرَاضَكَ فَتَبَسَّمْ فِي وَجْهِ قَدَرِهِ وَإِرَادَتِهِ
وَتَبْدِيْلِهِ؛ كُنْ عَلٰى ذٰلِكَ إِنْ أَرَدْتَ قُرْبَهُ؛ إِنْ
أَرَدْتَ الصَّفَاءَ مَعَهُ؛ إِنْ أَرَدْتَ وُصُوْلَ قَلْبِكَ
إِلَيْهِ؛ وَأَنْتَ فِي الدُّنْيَا؛ اُكْتُمْ حُزْنَكَ وَ
أَظْهِرْ بِشْرَكَ؛ خَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشْرُ
الْمُؤْمِنِ فِي وَجْهِهِ وَحُزْنُهُ فِي قَلْبِهِ؛ لَا تَشْكُوَا
إِلٰى أَحَدٍ؛ فَإِنَّكَ إِنْ شَكَوْتَ مِنَ الْحَقِّ
عَزَّوَجَلَّ سَقَطْتَ مِنْ عَيْنِهِ؛ وَمَعَ ذٰلِكَ لَا
يَزُوْلُ مِنْ عِنْدِكَ مَا شَكَوْتَ مِنْهُ؛ وَلَا تُعْجَبَنَّ
بِشَيْءٍ مِنْ أَعْمَالِكَ؛ فَإِنَّ الْعُجْبَ يُفْسِدُ الْعَمَلَ
يُهْلِكُهُ؛ مَنْ رَأٰى تَوْفِيْقَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَهُ انْتَفٰى
عَنْهُ الْعُجْبُ بِشَيْءٍ مِنَ الْأَعْمَالِ؛ اِجْعَلْ كُلَّ
قَصْدِكَ إِلَيْهِ؛ فَإِنَّهُ يَجْعَلُ رَحْمَتَهُ لَكَ وَيُهَيِّءُ
لَكَ أَسْبَابَ الْوُصُوْلِ إِلَيْهِ؛ كَيْفَ تَقْدِرُ أَنْ تَجْعَلَ
قَصْدَكَ إِلَيْهِ؛ وَأَنْتَ كَاذِبٌ فِي أَقْوَالِكَ وَ
أَفْعَالِكَ؛ طَالِبُ الْحَمْدِ مِنَ الْخَلْقِ؛ خَائِفٌ مِنْ
ذَمِّهِمْ؛ طَرِيْقُ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ كُلُّهَا صِدْقٌ؛
اَلْقَوْمُ لَهُمْ صِدْقٌ بِلَا كَذِبٍ؛ صِدْقٌ بِلَا ظُهُوْرٍ؛
أَفْعَالُهُمْ أَكْثَرُ مِنْ أَقْوَالِهِمْ هُمْ نُوَّابُ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ فِي خَلْقِهِ وَخُلَفَاؤُهُ عَلَيْهِمْ؛

چاہیئے کہ کسی چیز کو بھی نہ چاہے کیونکہ یہ ٹھیک نہیں۔ حق تعالےٰ فرماتا ہے اور تم نہ چاہو گے مگر یہ کہ اللہ ہی چاہے" جبکہ وہ چیز پوری ہی نہیں ہوتی جو تو چاہتا ہے پس چاہیئے کہ تو چاہنا ہی چھوڑ دے کہ حق تعالےٰ سے اس کے افعال میں نزاع نہ کرے۔ اگر وہ تیری آبرو تیری امان تیری عافیت تیری اولاد سب کچھ بھی لیلے اور تیری آبروریزی فرمائے تو اس کے قضا وقدر اور ارادہ اور تبدیلی پر مسکرا۔ ایسا بن اگر تو اس کا قرب چاہتا اگر تو اس کے ساتھ صفائی چاہتا اگر تو دُنیا ہی میں رہ کر اس تک اپنے قلب کا پہنچا چاہتا ہے۔ اپنے حُزن کو مخفی رکھ اور اپنی بشاشت کو ظاہر کر اور لوگوں کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کی بشاشت چہرہ پر ہوتی ہے اور اُس کا حُزن دل میں"۔ کسی سے شکوہ مت کر کیونکہ اگر تو حق تعالےٰ کا شکوہ کرے گا تو اس کی نظروں سے بھی گر جائے گا اور جس مصیبت کی تو نے اس کی شکایت کی تھی وہ بھی تجھ سے زائل نہ ہوگی۔ اور اپنے کسی عمل پر مغرور مت ہو کیونکہ مغرور ہونا عمل کو فاسد اور تباہ کر دیتا ہے۔ جس شخص کی نظر حق تعالےٰ کی توفیق پر ہوتی ہے اس سے عمل پر مغرور ہونا جاتا رہتا ہے۔ اپنا سارا قصد اسی کی طرف کر کہ وہ تیرے لئے اپنی رحمت تجویز فرمائے گا اور اپنے تک پہونچنے کے اسباب تیرے لئے مہیا کر دیگا تو اس کو اپنا مقصود کیوں قرار دے سکتا ہے جبکہ تو اپنے اقوال وافعال سب ہی میں جھوٹا مخلوق کی حمد کا طالب اور ان کی مذمت سے خائف ہے۔ حق تعالیٰ کا راستہ تو سرتاپا سچائی ہے۔ اللہ والوں کے لئے صدق ہی صدق ہے بلا کذب کے اور صدق ہے بلا ظہور کے کہ ان کے افعال بہ نسبت اقوال کے بکثرت ہیں۔ (کہ کہتے کم ہیں اور کرتے ہیں زیادہ) وہ خدا کی مخلوق میں خدا کے نائب اور خلیفہ ہیں۔ اور

وَجَهَابِذَتُهُ وَشَحْنَتُهُ فِي أَرْضِهِ هُمْ مِنْهُ دُوْرُهُ وَخَوَاصُّهُ ؕ أَنْتَ يَا مُنَافِقُ أَيْشْ عَلَيْكَ مِنْهُمْ ؕ لَا تُزَاحِمْهُمْ بِنِفَاقِكَ ؕ هٰذَا شَيْءٌ لَا يَجِيءُ بِالتَّحَلِّيْ وَالتَّمَنِّيْ وَالْقَالِ وَالْقِيْلِ ؕ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الصَّادِقِيْنَ ؕ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ (وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ) لَا تَقْنَعْ مِنْ اَحْوَالِهِمْ بِالْاِسْمِ وَالتَّزَيِّيْ بِزِيِّهِمْ وَالتَّشَدُّقِ بِكَلَامِهِمْ ؕ لَا يَنْفَعُكَ ذٰلِكَ مَعَ مُخَالَفَتِكَ لِاَفْعَالِهِمْ ؕ أَنْتَ كَدِرٌ بِلَا صَفَاءٍ ؕ خَلْقٌ بِلَا خَالِقٍ ؕ دُنْيَا بِلَا اٰخِرَةٍ ؕ بَاطِلٌ بِلَا حَقِيْقَةٍ ؕ ظَاهِرٌ بِلَا بَاطِنٍ ؕ قَوْلٌ بِلَا عَمَلٍ ؕ عَمَلٌ بِلَا اِخْلَاصٍ ؕ اِخْلَاصٌ بِلَا اِصَابَةِ السُّنَّةِ ؕ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يَقْبَلُ قَوْلًا بِلَا عَمَلٍ ؕ وَلَا عَمَلًا بِلَا اِخْلَاصٍ ؕ وَلَا يَقْبَلُ شَيْئًا مِّنَ الْجُمْلَةِ غَيْرَ مُوَافِقٍ بِكِتَابِهٖ وَسُنَّةِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ ذٰلِكَ دَعْوٰى بِلَا بَيِّنَةٍ ؕ فَلَاجَرَمَ لَا يَقْبَلُ مِنْكَ شَيْئًا ؕ إِنْ حَصَلَ لَكَ قَبُوْلُ الْخَلْقِ مَعَ كِذْبِكَ ؕ لَمَا حَصَلَ لَكَ قَبُوْلُ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ؕ هُوَ الْعَالِمُ بِمَا فِي الْقُلُوْبِ ؕ لَا تُبَهْرِجْ فَاِنَّ النَّاقِدَ بَصِيْرٌ ؕ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَنْظُرُ اِلٰى مَا وَرَاءَ الثِّيَابِ وَالْجُلُوْدِ وَالْعِظَامِ ؕ يَنْظُرُ اِلٰى خَلْوَتِكَ لَا اِلٰى جَلْوَتِكَ ؕ اَمَا تَسْتَحِيْ جَعَلْتَ مَنْظَرَ الْخَلْقِ مُزَيَّنًا ؕ وَمَنْظَرَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ مُنَجَّسًا ؕ

اس کی زمین میں اس کے (مقرر کئے ہوئے) سپہ سالار اور کوتوال ہیں۔ وہ اس کے منتخب اور خاص بندے ہیں۔ اے منافق تجھ کو ان سے کیا نسبت؟ اپنے نفاق کے ساتھ ان کی صف میں مت گھس کہ یہ چیز بناؤ سنگھار اور تمنا اور قیل و قال سے حاصل نہیں ہوا کرتی۔ یا اللہ ہم کو سچا بنا اور عطا فرما ہم کو دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی خوبی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

(نیز آپ نے فرمایا) اللہ والوں کے حالات میں محض نام کرنے اور ان کی سی صورت بنانے اور ان کے ارشادات (نقل کرکرکے) باچیں پھاڑنے پر اکتفامت کر۔ کہ ان کے افعال کی مخالفت کے ہوتے ہوئے یہ (نقالی) تجھ کو کچھ بھی نفع نہ دیگی۔ تو کدورت ہے بلا صفائی کے۔ خلق ہے بلا خالق کے۔ دنیا ہے بلا آخرت کے۔ باطل ہے بلا حقیقت کے ظاہر ہے بلا باطن کے۔ قول ہے بلا عمل کے عمل ہے بلا اخلاص کے اور اخلاص ہے بلا موافقت سنت کے۔ حق تعالےٰ نہ قول بلا عمل کو قبول فرماتا ہے اور نہ عمل بلا اخلاص کو۔ کوئی چیز بھی کیوں نہ ہو۔ جبکہ اس کی کتاب اور اس کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق نہ ہوگی تو اس کو قبول نہ فرمائے گا۔ یہ (تیری بناوٹ) محض دعویٰ ہے بلا دلیل پس ضرور ہے کہ تجھ سے کچھ بھی قبول نہ ہو اگر تیرے اس جھوٹ سے تجھ کو مخلوق میں مقبولیت حاصل ہو بھی گئی تو حق تعالےٰ کی قبولیت تو حاصل نہ ہوئی۔ وہ دلوں کے حالات سے واقف ہے۔ کھوٹ لے کر بھڑک مت دکھا، کہ پرکھنے والا (خدا) بڑا صاحب نظر ہے۔ حق تعالےٰ تیرے قلب کو دیکھتا ہے تیری صورت کو نہیں۔ وہ کپڑوں اور کھالوں اور ہڈیوں کے ماورا کو دیکھتا ہے۔ تیری خلوت کو دیکھتا ہے جلوت کو نہیں۔ کیا تجھے شرم نہیں آتی کہ جس پر خلق کی نظر جاتی ہے اسکو تو آراستہ کرلیا ہے اور جو حق تعالےٰ کے دیکھنے کی چیز ہے اس کو نجس

إِنْ أَرَدْتَ الْفَلَاحَ فَتُبْ مِنْ جَمِيعِ ذُنُوبِكَ ∴
وَأَخْلِصْ فِي تَوْبَتِكَ ∴ تُبْ مِنْ شِرْكِكَ بِالْخَلْقِ
لَا تَعْمَلْ شَيْئًا إِلَّا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ∴ إِنِّي أَرَاكَ
كُلَّكَ خَطَاءً لِأَنَّكَ مَعَ النَّفْسِ وَالْهَوٰى وَ
الدُّنْيَا وَالشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ ∴ تُحَرِّدُكَ بَقَّةٌ ∴
تُسْخِطُكَ لُقْمَةٌ ∴ تَرْضٰى لِرِضَا نَفْسِكَ ∴ وَتَسْخَطُ
لِسَخَطِهَا ∴ فَأَنْتَ عَبْدُهَا ∴ زِمَامُكَ بِيَدِهَا ∴
أَيْنَ أَنْتَ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ
تَحَقَّقَتْ لَهُمُ الْعُبُودِيَّةُ لَهُ ∴ وَالرِّضَا بِأَفْعَالِهِ
اَلْآفَاتُ تَنْزِلُ عَلَيْهِمْ وَهُمْ قُعُودٌ كَالْجِبَالِ
الرَّوَاسِي ∴ تَنْزِلُ إِلَيْهِمْ وَعَلَيْهِمْ وَهُمْ يَنْظُرُونَ
إِلَيْهَا بِعَيْنِ الصَّبْرِ وَالْمُوَافَقَةِ ∴ تَرَكُوا
الْأَجْسَادَ لِلْبَلَايَا وَطَارُوا إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
بِقُلُوبِهِمْ ∴ فَهُمْ خِيَمٌ بِلَا رِجَالٍ ∴ أَقْفَاصٌ
بِلَا طُيُورٍ ∴ وَأَرْوَاحُهُمْ عِنْدَهُ ∴ وَأَجْسَادُهُمْ
بَيْنَ يَدَيْهِ ∴ يَا مُعْرِضِينَ عَنْ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ
يَا مُسْتَوْحِشِينَ مِنْهُ ∴ تَقَدَّمُوا إِلَيَّ حَتّٰى أُصْلِحَ
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ ∴ أَسْأَلُهُ فِيكُمْ ∴ آخُذُ لَكُمُ
الْأَمْنَ مِنْهُ ∴ أَتَضَرَّعُ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَهَبَ
لَكُمْ حُقُوقَهُ الَّتِي لَهُ عَلَيْكُمْ ∴ اَللّٰهُمَّ رُدَّنَا
إِلَيْكَ ∴ وَأَوْقِفْنَا عَلٰى بَابِكَ ∴ اِجْعَلْنَا لَكَ
وَفِيكَ وَمَعَكَ ∴ أَرْضِنَا بِخِدْمَتِكَ ∴ اِجْعَلْ
أَخْذَنَا وَعَطَاءَنَا لَكَ ∴ طَهِّرْ
بَوَاطِنَنَا عَنْ غَيْرِكَ ∴ لَا
تُرِنَا حَيْثُ نَهَيْتَنَا

بنا رکھا ہے۔ اگر تو فلاح چاہتا ہے تو اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر۔ اور اپنی توبہ میں مخلص بن۔ خلق کو شریک خدا بنانے سے توبہ کر۔ کوئی کام نہ کر مگر اللہ عزّ وجل کے لئے۔ میں تجھ کو سرتاپا خطا دیکھتا ہوں۔ کیونکہ تو نفس اور خواہش۔ اور دُنیا اور شہوات و لذّات کے ساتھ پڑا ہوا ہے کہ ایک پشہ تجھ کو غضب ناک بنا دیتا اور ایک لقمہ تجھ کو ناراض کر دیتا ہے۔ تو اپنے نفس کی خوشی سے خوش اور اس کی ناخوشی سے ناخوش ہوتا ہے۔ پس تو اپنے نفس کا بندہ ہے کہ تیری باگ اسی کے ہاتھ میں ہے۔ تجھے اُن اللہ کے بندوں سے کیا نسبت جن کی بندگی اللہ کے لئے اور خوشنودی اس کے افعال پر متحقق ہو چکی ہے کہ مصیبتیں ان پر نازل ہوتی ہیں اور وہ بیٹھے ہوئے ہیں جیسے گڑے ہوئے پہاڑ۔ مصائب ان کی طرف اور ان کے اوپر نازل ہوتے رہتے ہیں اور وہ صبر و موافقت کی آنکھ سے ان کو تکتے رہتے ہیں۔ اُنہوں نے اپنے اجسام کو مصیبتوں کے لئے چھوڑا اور اپنے قلوب سے حق تعالیٰ کی طرف اُڑ گئے۔ پس وہ خیمہ ہیں آدمیوں کے بغیر اور پنجرے ہیں طیور کے بغیر (کہ ارواح ان کی جو گویا طیور ہیں) خدا کے پاس ہیں اور اجسام ان کے جو (بمنزلہ پنجروں کے ہیں دُنیا میں ہیں مگر) خدا کے سامنے۔ اے اپنے پروردگار سے رُوگردانو اور اس سے وحشت کھانے والو۔ میری طرف بڑھو کہ میں تمہارے اور اس کے تعلق کو درست کر دوں کہ اس سے تمہاری بابت درخواست کروں اور تمہارے لئے اس سے امن حاصل کر دوں۔ اس کے سامنے گڑگڑاؤں۔ حتیٰ کہ وہ تم کو اپنے حقوق جو تم پر واجب ہیں عطا فرمائے (کہ فرائض کی تعمیل کی توفیق بخشے) یا اللہ ہم کو اپنی طرف لوٹا اور ہم کو اپنے دروازے پر کھڑا کر لے۔ ہم کو اپنا بنا لے ہم کو اپنی خدمت کے لئے منتخب فرما۔ ہمارا لینا اور دینا سب اپنے لئے بنا۔ ہمارے باطن کو پاک کر۔ جہاں کی تو نے ممانعت فرمائی ہے وہاں ہم کو نہ دیکھ اور جہاں کا

لَا تَفْتِنَّا حَيْثُ أَمَرْتَنَا لَا تَجْعَلْ ظَوَاهِرَنَا فِي مَعَاصِيكَ وَبَوَاطِنَنَا فِي الشِّرْكِ بِكَ ۔ خُذْنَا مِنْ نُفُوسِنَا إِلَيْكَ ۔ اِجْعَلْ كُلَّنَا لَكَ ۔ أَغْنِيَاءَ بِكَ عَنْ غَيْرِكَ ۔ نَبِّهْنَا مِنَ الْغَفْلَةِ عَنْكَ ۔ أَرِدْنَا بِطَاعَتِكَ وَمُنَاجَاتِكَ ۔ لَذِّذْ قُلُوبَنَا وَأَسْرَارَنَا بِقُرْبِكَ ۔ أَحِلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ كَمَا أَحَلْتَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۔ وَقَرِّبْنَا إِلَى طَاعَتِكَ كَمَا قَرَّبْتَ بَيْنَ سَوَادِ الْعَيْنِ وَبَيَاضِهَا ۔ أَحِلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَا تَكْرَهُ كَمَا أَحَلْتَ بَيْنَ يُوسُفَ وَزَلِيخَا فِي مَعْصِيَتِكَ (وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ) ذَوِّبُوا نُفُوسَكُمْ وَأَهْوِيَتَكُمْ وَطِبَاعَكُمْ بِالصَّوْمِ الدَّائِمِ وَالصَّلَاةِ الدَّائِمَةِ وَالصَّبْرِ الدَّائِمِ ۔ إِذَا صَحَّ لِلْعَبْدِ ذَوَبَانُ نَفْسِهِ وَهَوَاهُ وَطَبْعِهِ بَقِيَ هُوَ وَمَوْلَاهُ بِلَا زَحْمَةٍ ۔ بَقِيَ قَلْبًا وَسِرًّا وَمَوْلًى ۔ سَعَةٌ بِلَا ضِيقٍ ۔ عَافِيَةٌ بِلَا سُقْمٍ ۔ كُونُوا عُقَلَاءَ وَتَعَلَّمُوا وَاعْمَلُوا وَأَخْلِصُوا يَا غُلَامُ تَعَلَّمْ مِنَ الْخَلْقِ ثُمَّ مِنَ الْخَالِقِ ۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَمِلَ بِمَا يَعْلَمُ أَوْرَثَهُ اللّٰهُ عِلْمَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۔ لَا بُدَّ مِنَ التَّعَلُّمِ مِنَ الْخَلْقِ أَوَّلًا وَهُوَ الْحُكْمُ ۔ ثُمَّ مِنَ الْخَالِقِ ثَانِيًا وَهُوَ الْعِلْمُ اللَّدُنِّيُّ ۔ عِلْمٌ يَخُصُّ الْقُلُوبَ ۔ سِرٌّ يَخُصُّ الْأَسْرَارَ ۔ كَيْفَ تَقْدِرُ

حکم فرمایا ہے وہاں غیر حاضر مت پا ہمارے ظاہر کو اپنی معصیتوں میں اور ہمارے باطن کو اپنا شریک بنانے میں مت رکھ۔ ہمارے نفوس سے ہم کو اپنی طرف کھینچ لے ہم کو سرتاپا اپنا ہی کرلے کہ تیرے سبب تیرے غیر سے مستغنی ہوں۔ اپنی غفلت سے ہم کو بیدار کر۔ ہم سے اپنی طاعت ومناجات کا ارادہ فرما۔ ہمارے قلب اور اسرار کو اپنے قرب کی لذت دے ہماری اور اپنی معصیتوں کے درمیان ایسا فصل فرمادے جیساکہ آسمان وزمین کے درمیان تونے فصل فرمادیا ہے اور ہم کو اپنی طاعت کے اتنا قریب لے آجتنا تونے آنکھ کی سیاہی اور سپیدی کو قریب فرمادیا ہے۔ ہمارے اور اپنی ناپسند باتوں کے درمیان ایسی آڑ حائل کردے جیسی تونے اپنی معصیت (زنا) کے متعلق یوسفؑ اور زلیخا میں آڑ کردی تھی، (نیز آپ نے فرمایا) اپنے نفسوں اور خواہشات اور طبائع کو دائمی روزوں دائمی نماز اور دائمی صبر سے پگھلاؤ۔ جب نفس وخواہش اور طبیعت کا پگھل جانا بندہ کے لئے درست ہوجاتا ہے تو وہ اور اس کا مولا مزاحمت کے بغیر رہ جاتے ہیں (کہ خدا تک اس کی رسائی بلا روک ٹوک ہوتی ہے) رہ جاتا ہے قلب اور باطن اور مولا۔ پوری فراخی بلا تنگی کے اور عافیت تامہ بلا بیماری کے۔ سمجھدار بنو اور علم حاصل کرو اور عمل کرو اور مخلص بنو صاحبزادہ۔ مخلوق سے علم حاصل کرو۔ اس کے بعد خالق سے۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے اللہ اس کو وہ علم نصیب فرماتا ہے جو اس کو حاصل نہ تھا" اول مخلوق سے علم حاصل کرنا ضروری ہے اور وہ حکم (یعنی شریعت) ہے اس کے بعد دوسرے نمبر پر خالق سے (علم حاصل ہوگا) اور وہ علم لدنی ہے۔ یہ وہ علم ہے جو قلوب کے لئے مخصوص ہے اور ایک راز ہے جو باطن کے ساتھ خاص ہے (اسکے لئے شیخ طریقت کا دامن پکڑنے کی حاجت ہے) اُستاذ کے بغیر تو کسی فن کو

تَتَعَلَّمُ شَيْئًا بِلَا أُسْتَاذٍ ۞ أَنْتَ فِي دَارِ الْحِكْمَةِ أُطْلُبُ الْعِلْمَ فَإِنَّ طَلَبَهُ فَرِيضَةٌ ۞ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ بِالصِّينِ **يَا غُلَامُ** اصْحَبْ مَنْ يُعَاوِنُكَ عَلٰى جِهَادِ نَفْسِكَ ۞ لَا مَنْ يُعَاوِنُهَا عَلَيْكَ ۞ إِذَا صَحِبْتَ شَيْخًا جَاهِلًا مُنَافِقًا صَاحِبَ طَبْعٍ وَهَوًى كَانَ مُعَاوِنًا لَهَا عَلَيْكَ ۞ الشُّيُوخُ لَا يُصْحَبُونَ لِلدُّنْيَا بَلْ يُصْحَبُونَ لِلْآخِرَةِ ۞ إِذَا كَانَ الشَّيْخُ صَاحِبَ طَبْعٍ وَهَوًى صُحِبَ لِلدُّنْيَا وَإِذَا كَانَ صَاحِبَ سِرٍّ صُحِبَ لِلْمَوْلٰى ۞ يَا مَنْ تَمَشْيَخَ وَتَصَدَّرَ وَزَاحَمَ الشُّيُوخَ الْمُخْلِصِينَ فِي أَحْوَالِهِمْ ۞ مَا دُمْتَ تَطْلُبُ الدُّنْيَا بِنَفْسِكَ وَهَوَاكَ فَأَنْتَ صَبِيٌّ ذٰلِكَ طَبْعٌ مَحْضٌ ۞ النَّادِرُ مِنْ كُلِّ نَادِرٍ نَفْسٌ تُعْرِضُ عَنِ الدُّنْيَا وَتَتْرُكُهَا اِخْتِيَارًا لَا اِضْطِرَارًا ۞ وَكَوْنُ النَّفْسِ تَطْمَئِنُّ وَتَصِيرُ قَلْبًا ۞ نَادِرٌ مِنْ كُلِّ نَادِرٍ بَعِيدٌ مِنْ كُلِّ بَعِيدٍ ۞ إِنَّمَا يَصِحُّ فِي حَقِّهَا إِذَا عَمِيَتْ عَنِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا سِوَى الْمَوْلٰى ۞ كُلَّمَا قَرُبَ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَثُرَ خَطَرُهُ وَاشْتَدَّ خَوْفُهُ ۞ وَلِهٰذَا أَخْطَرُ النَّاسِ مِنَ الْمَلِكِ وَزِيرُهُ ۞ لِأَنَّهُ أَقْرَبُهُمْ مِنْهُ ۞ مَا يَصِلُ إِلَيْهِ الْمُؤْمِنُ إِلَّا بِالْإِخْلَاصِ فَحِينَئِذٍ هُوَ عَلٰى خَطَرٍ ۞

کس طرح سیکھ سکتا ہے؟ تو حکمت کے گھر میں ہے (پس ہر فن کے لئے استاذ بنانا ضروری ہے) علم طلب کر کہ اس کی طلب فرض ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علم طلب کرو اگرچہ چین ہی میں کیوں نہ ہو" صاحبزادہ۔ اُس کی صحبت اختیار کر جو تیرے نفس کے جہاد پر تیری اعانت کرے نہ کہ اس کی جو تیرے مقابلہ میں نفس کی اعانت کرے۔ جب تو جاہل ومنافق اور طبیعت اور خواہش والے شیخ کی صحبت اختیار کریگا تو وہ تیرے مقابلہ پر نفس کا مددگار رہے گا۔ مشائخ کی صحبت دُنیا کے لئے نہیں اختیار کی جاتی، بلکہ آخرت کے لئے کی جاتی ہے۔ جب شیخ طبیعت وخواہش والا ہوگا تو اس کی صحبت دُنیا کے لئے ہوگی اور جب صاحب دل ہوگا تو اس کی صحبت آخرت کے لئے ہوگی اور جب صاحبِ باطن ہوگا تو اس کی صحبت مولا کے لئے ہوگی۔ اے وہ شخص جو شیخ اور صدر نشین بن بیٹھا اور اخلاص والے مشائخ کے حالات میں گھسنے لگا۔ جب تک تو اپنے نفس اور اپنی خواہش سے دُنیا کا طالب رہے گا۔ پس تو بچہ ہے (شیخ بننے کے قابل نہیں) یہ محض طبیعت ہے۔ بہت ہی کمیاب ہیں وہ نفوس جو دُنیا سے اعراض کریں اور اس کو یہ مجبوری نہیں بلکہ باختیار چھوڑ بیٹھیں۔ اور نفس کا مطمئنہ بن جانا کہ وہ قلب (جیسا فرماں بردار) بن جائے یہ تو بہت ہی نادر الوجود اور دور از دور ہے۔ کیونکہ یہ تو نفس کے حق میں اسی وقت صحیح ہو سکتا ہے جبکہ وہ دُنیا وآخرت اور مولا کے سوا ہر چیز سے اندھا بن جائے (کہ کسی پر بھی نظر والتفات نہ رہے) بندہ جتنا بھی اپنے رب سے قریب ہوتا جاتا ہے اس کو خطرہ زیادہ اور خوف شدید ہوتا جاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ سب سے زیادہ خطرہ میں بادشاہ کا وزیر ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ وہ سب میں زیادہ بادشاہ کے قریب ہے۔ مومن خدا تک نہیں پہونچتا مگر اخلاص کی بدولت پس اس وقت وہ خطرہ میں ہوتا ہے۔

اَقْوَامٌ عَلٰی خَطَرٍ عَظِیْمٍ ۔ لَا یَسْکُنُ خَوْفُهُمْ حَتّٰی یَلْقَوْا رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ ۔ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اشْتَدَّ خَوْفُهٗ ۔ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْرَفُکُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّکُمْ لَهٗ خَوْفًا ۔ اَلْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ یَخْتَبِرُ اَوْلِیَاءَهٗ لِیُصَفِّیَهُمْ ۔ فَهُمْ اَبَدًا عَلٰی قَدَمِ الْخَوْفِ مِنَ التَّغْیِیْرِ وَ وَالتَّبْدِیْلِ ۔ یَخَافُوْنَ وَاِنْ کَانَ حَالُهُمُ الْاَمْنَ ۔ یَنْزَعِجُوْنَ وَ اِنْ کَانُوْا قَدْ اُعْطُوا السُّکُوْنَ ۔ یُنَاقِشُوْنَ اَنْفُسَهُمْ عَلٰی ذَرَّةٍ وَّ خَرْدَلَةٍ وَّلَفْتَةٍ وَّاَدْنٰی غَفْلَةٍ ۔ کُلَّمَا اَسْکَنَهُمْ طَارُوْا ۔ کُلَّمَا اَغْنَاهُمُ افْتَقَرُوْا وَکُلَّمَا اٰمَنَهُمْ خَافُوْا ۔ کُلَّمَا اَعْطَاهُمُ امْتَنَعُوْا ۔ کُلَّمَا اَضْحَکَهُمْ بَکَوْا ۔ کُلَّمَا اَفْرَحَهُمْ حَزِنُوْا ۔ یَخَافُوْنَ مِنْ تَقَلُّبِ الْاَغْیَارِ وَسُوْءِ الْعَاقِبَةِ قَدْ عَلِمُوْا اَنَّ رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَا یُسْاَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْاَلُوْنَ ۔ وَ اَنْتَ یَا غَافِلُ

اللہ والے بڑے خطرے میں ہیں۔ جبتک (وفات پاکر) اپنے رب سے جا نہیں ملتے ان کے خوف کو سکون نہیں ملتا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اس کا خوف شدید ہوگیا اور یہی وجہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اللہ کو تم سب میں زیادہ پہچاننے والا اور تم سب میں زیادہ اس سے ڈرنے والا ہوں، حق تعالےٰ اپنے اولیاء کو آزماتا رہتا ہے تاکہ ان کو صاف بنائے، پس وہ تبدیل و تغیر سے ہر وقت بر سر خوف رہا کرتے ہیں (کہ دیکھئے اب کیا امتحان لیا جائے اور اس میں کامیاب ہوں یا نہ ہوں) وہ ہر وقت خائف رہتے ہیں اگرچہ (حمایت و حفاظتِ حق کے سبب) ان کی حالت امن کی ہو۔ وہ مضطرب رہتے ہیں اگرچہ ان کو چین عطا کیا گیا ہو۔ وہ ایک ذرہ اور ایک رائی کے دانہ (کے برابر حرکت) اور ذرا سی (غیر اللہ کی طرف) توجہ اور حق تعالےٰ کی طرف سے ادنیٰ غفلت پر بھی اپنے نفسوں سے جنگ و جدال کرتے رہتے ہیں (کہ اتنا بھی کیوں کیا؟) جتنا بھی حق تعالےٰ اُن کو سکون دیتا ہے اُتنا ہی اُن کا دل اُڑان ہوتا ہے۔ جتنا بھی وہ اُن کو تونگری بخشتا ہے اسی قدر وہ (اس کے) محتاج بنتے ہیں۔ جتنا بھی وہ اُن کو امن بخشتا ہے اُتنا ہی وہ خائف بنتے ہیں جوں جوں وہ ان کو عطا فرماتا ہے ووں ووں وہ بچتے ہیں۔ جوں جوں وہ ان کو ہنساتا ہے ووں ووں وہ روتے ہیں اور جس قدر بھی وہ ان کو فرحت دیتا ہے اُتنا ہی وہ غمگین ہوتے ہیں کہ دوسروں کی طرح حالت کے پلٹ جانے اور انجام کے خراب ہو جانے سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ ان کو معلوم ہے کہ ان کا پروردگار ہی (احکم الحاکمین ہے) کہ جو کچھ وہ کرے اس کی باز پُرس اس سے نہیں ہوسکتی اور لوگوں سے باز پُرس ہوگی (پس ابھی حالت منعکس فرمادے تو کوئی اس کو روک نہیں سکتا) اور تو اے غافل،

تُبَارِزُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ بِالْمَعْصِيَةِ وَالْمُخَالَفَةِ
ثُمَّ تَأْمَنُهُ ۞ عَنْ قَرِيْبٍ يَنْقَلِبُ اَمْنُكَ خَوْفًا ۞
سَعَتُكَ ضِيْقًا ۞ عَافِيَتُكَ مَرَضًا ۞ عِزُّكَ ذُلًّا ۞
رَفْعُكَ وَضْعًا ۞ غِنَاكَ فَقْرًا ۞ اِعْلَمْ اَنَّ اَمْنَكَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى قَدْرِ
خَوْفِكَ مِنْهُ فِي الدُّنْيَا ۞ وَخَوْفُكَ فِي الْاٰخِرَةِ
عَلٰى قَدْرِ اَمْنِكَ فِي الدُّنْيَا ۞ وَلٰكِنَّكُمْ غَائِصُوْنَ
فِيْ بَحْرِ الدُّنْيَا ۞ سَاكِنُوْنَ فِيْ قَعْرِ بِئْرِ الْغَفْلَةِ ۞
فَلَاجَرَمَ عَيْشُكُمْ كَعَيْشِ الْبَهَائِمِ لَا تَعْرِفُوْنَ
سِوَى الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالنِّكَاحِ وَالنَّوْمِ ۞
اَحْوَالُكُمْ ظَاهِرَةٌ عِنْدَ اَرْبَابِ الْقُلُوْبِ ۞ اَلْحِرْصُ
عَلَى الدُّنْيَا وَجَمْعِهَا وَطَلَبِ الْاَرْزَاقِ قَدْ حَجَبَكُمْ
عَنْ طَرِيْقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ بَابِهٖ ۞ يَا مَنْ قَدْ
فَضَحَهٗ حِرْصُهٗ ۞ لَوِ اجْتَمَعْتَ اَنْتَ وَاَهْلُ
الْاَرْضِ عَلٰى اَنْ تَجْلِبَ لَكَ شَيْئًا لَمْ يُقْسَمْ لَكَ
لَمْ تَقْدِرْ ۞ فَدَعْ عَنْكَ الْحِرْصَ عَلٰى طَلَبِ مَا قَدْ
قُسِمَ لَكَ وَطَلَبِ مَا لَمْ يُقْسَمْ لَكَ ۞ كَيْفَ يَحْسُنُ
لِعَاقِلٍ اَنْ يُّضَيِّعَ زَمَانَهٗ فِيْمَا قَدْ فُرِغَ
مِنْهُ ۞ اَخْرِجِ الْخَلْقَ مِنْ قَلْبِكَ وَلَا
تَرَاهُمْ فِي الضَّرِّ وَالنَّفْعِ ۞ فِي الْعَطَاءِ
وَالْمَنْعِ ۞ فِي الْحَمْدِ وَالذَّمِّ ۞
فِي الْاِكْرَامِ وَالْاِهَانَةِ ۞ فِي الْاِقْبَالِ
وَالْاِدْبَارِ ۞ وَاعْتَقِدْ
اَنَّ الضَّرَّ

باوجودیکہ حق تعالےٰ کا اس کی معصیت اور مخالفت سے مقابلہ اور پھر بھی بے خوف بنا ہوا ہے۔ عنقریب تیرا امن مبدّل بخوف ہو جائے گا۔ تیری وسعت تنگ دستی بن جائے گی۔ تیری عافیت مرض بن جائے گی۔ تیری عزت ذلت بن جائے گی۔ تیری بلندی پستی ہو جائے گی۔ اور تیری تونگری افلاس بن جائیگی۔ جان لے کہ قیامت کے دن تجھ کو عذابِ خداوندی سے امن وامان دنیا میں اس سے تیری خوف کی مقدار پر حاصل ہوگا اور آخرت میں تیرا خوف دُنیا میں تیری امن کی مقدار پر ہوگا کہ جتنا یہاں خوف رہا تھا اُتنا ہی وہاں امن ملے گا اور جتنا یہاں مطمئن رہا اُتنا ہی وہاں خوف لاحق ہوگا مگر تم تو سمندرِ دُنیا میں غرق اور غفلت کے کنوئیں کی تہ میں بیٹھے ہوئے ہو۔ پس ضرور ہے کہ تمہاری زندگی چوپایوں کی سی زندگی ہو کہ بجز کھانے پینے جماع کرنے اور سو رہنے کے کچھ بھی نہیں جانتے۔ تمہاری حالتیں اہلِ دل حضرات کے نزدیک کھلی ہوئی ہیں۔ دُنیا کی حرص اور اس کو جمع کرنے اور طرح طرح کے رزق کی طلب نے تم کو حق تعالےٰ کے راستہ اور اس کے دروازے سے روک دیا اے وہ شخص جس کو اس کی حرص نے خوار کر رکھا ہے۔ اگر تو اور ساری زمین کے باشندے بھی جمع ہو جائیں کہ جو شے تیری قسمت میں نہیں ہے اس کو تیرے لئے کھینچ لائیں تو ہرگز قادر نہ ہوں گے۔ پس تجھ کو چاہیئے کہ جو کچھ تیرے مقسوم میں لکھا جا چکا اور جو کچھ مقسوم میں نہیں لکھا گیا دونوں کی حرص کو چھوڑ دے (کہ مقسوم جائیگا نہیں اور غیر مقسوم آئے گا نہیں) عقلمند کے لئے کیوں کر پسندیدہ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنا وقت ایسی چیز میں ضائع کرے جس سے فراغت ہو چکی ہے اپنے دل سے مخلوق کو نکال ڈال اور نہ اپنے نفع اور نقصان میں نظر کر نہ عطا و بخل میں نہ مدح اور مذمت میں نہ اکرام و اہانت میں اور نہ توجہ و بے توجہی میں اور اعتقاد رکھ کہ نقصان اور نفع

والنفع من الله عز وجل ؛ وان الخير والشر بيده ؛ يجريهما على ايدي الخلق ؛ فاذا تحققت صرت سفيرا بين الخلق والخالق ؛ اخذ اياديهم الى بابه ؛ تراهم كانهم معدومون بالاضافة اليك ؛ ترى العصاة لربهم عز وجل بعين الجنون والجهل ؛ فتداريهم وتطبهم وتصبر على اذاهم وجهلهم ؛ الطائعون لربهم عز و جل هم العلماء العقلاء ؛ والعاصون لربهم عز وجل هم الجهال المجانين ؛ العاصي جهل ربه عز وجل فعصاه ؛ وتابع شيطانه ووافقه فلو لم يجهل لما عصى ؛ لو عرف نفسه وعلم انها تامره بالسوء لما وافقها ؛ كم احذرك من ابليس واعوانه ؛ وانت تصحبه وتقبل منه ؛ اعوانه النفس والدنيا والهوى والطبع واقران السوء ؛ احذر الجميع فان كلهم اعداؤك ؛ وليس لك محب سوى الله عز وجل ؛ فانه يريدك لك وغيره يريدك له ؛ اذا فقدت نفسك في حال خلوتك ؛ و طلبتها مع الطالبين ؛ حينئذ صارت خلوتك انسا بالحق عز وجل ؛ اذا تركت نفسك مع الدنيا وقلبك مع الاخرى وسرك مع المولى ؛ حينئذ صارت خلوتك انسا بالله ؛ واما مع وجودها ووجود غيرها من الانفس لا يكون لك خلوة ؛

سب اللہ ہی کی طرف سے ہے اور بھلائی اور بُرائی سب اسی کے ہاتھ میں ہے کہ اس کو وہ مخلوق کے ہاتھوں جاری کرا دیتا ہے۔ پس جب یہ محقق ہو جائے گا تو خلق اور خالق کے درمیان تو سفیر بن جائیگا کہ ان کا ہاتھ پکڑ کر اس کے دروازہ تک پہونچا دے گا تو ان کو ایسا دیکھے گا کہ گویا وہ تیرے اعتبار سے معدوم ہیں۔ اپنے پروردگار کی معصیت کرنے والوں کو جنون و جہالت کی آنکھ سے دیکھے گا (کہ بیچارے دیوانہ و نادان ہونے کے سبب تباہ ہوئے) پس ان کی دِل دہی اور اُن کا علاج کرے گا اور ان کی ایذاؤں اور جہالت پر صبر کریگا اپنے پروردگار کے فرمانبردار ہی سمجھدار علماء ہیں۔ اور اپنے پروردگار کے نافرمان ہی جاہل اور دیوانے ہیں۔ نافرمان اپنے پروردگار سے جاہل رہا۔ پس اس کی نافرمانی کرنے لگا۔ اور اپنے شیطان کا تابع بنا۔ پس اس کی موافقت کرنے لگا سو اگر جاہل نہ ہوتا تو نافرمانی نہ کرتا۔ اگر اپنے نفس سے واقف ہو جاتا اور جان لیتا کہ وہ اس کو بدی ہی کا حکم کیا کرتا ہے تو اس کی کبھی موافقت نہ کرتا۔ میں تجھ کو ابلیس اور اس کے مددگاروں سے کتنا کچھ ڈراتا ہوں مگر تو اسی کا ساتھی بنتا اور اسی کی بات مانتا ہے۔ نفس اور خواہش اور طبیعت اور بدہم نشین یہ سب ابلیس کے مددگار ہیں۔ ان سے بچ کہ یہ سارے ہی تیرے دشمن ہیں اور بجز اللہ شانہٗ کے تیرا کوئی دوست نہیں۔ وہ تیرا خواہاں ہے تیرے ہی لئے اور اس کے ماسوا سب تیرے خواہاں ہیں اپنے لئے۔ جب تو اپنی خلوت کی حالت میں اپنے نفس کو گم کردے گا اور طالبین کے ساتھ تو بھی اس کا طالب ہوگا تو اس وقت تیری خلوت اُنس بحق بن جائے گی۔ جب تو اپنے نفس کو دُنیا کے پاس اور قلب کو آخرت کے پاس اور باطن کو مولا کے پاس چھوڑ دے گا تو اس وقت تیری خلوت اُنس باللہ ہو جائے گی۔ باقی اپنے نفس اور دوسرے نفوس کے موجود ہوتے ہوئے تو تیری خلوت ہی (کارآمد نہیں)۔

الخلوة معه، إنما تكون مع الوحدة من غيره ؛
إنما تجده بعد بغض غيره ؛ متى تصفو حتى
ترى الصفا وأهله ؛ متى تصدق حتى ترى
الصدق وأهله ؛ متى تخلص حتى ترى باب
الحق عز وجل وأهله ؛ إذا حققت حالك
رأيت رجال الحق عز وجل ؛ إذا رأيت باب
الملك رأيت خدمه وقوفا هناك ؛ باب
الملك ما دسته ؛ ما المحنة كيف ترى غلمانه لا
كلام حتى ترى الباب ؛ يجيئني ترى الغلمان ؛
لا كلام حتى ترى الله عز وجل ؛ يجيئني ترى
صدقا ؛ وقد رأيت هناك الصدق ؛ يحملك
ويقدمك ويوقظك ؛ والكذب يبردك و
ينومك ؛ كن مع الصادقين حتى تعامل بما
عوملوا به ؛ اصدق في أقوالك وأفعالك
واصبر في جميع أحوالك ؛ الصدق هو
التوحيد والإخلاص والتوكل على الله عز و
جل ؛ حقيقة التوكل قطع الأسباب والأرباب
والخروج من حولك وقوتك من حيث
قلبك وسرك ؛ إن أردت الاتصال به
فاقطع كل موصول غيره ؛ وأعرض عنك و
عنهم ؛ أعرض عن المحدثات حتى تصل إلى المحدث
ما دمت معك ومعهم لا تفلح ؛ قرب الحق عز و
جل لا يحتمل الزحمة ؛ من كل ألف ألف منكم
إلى انقطاع النفس واحد يعقل ما أقول و
يعمل به ؛ وباقيكم يدخلون في عمارة ؛

خلوت حق تعالیٰ کے ساتھ دوسروں سے علیحدگی ہی کے وقت ہوا کرتی ہے۔ تو حق تعالیٰ کو دوسروں سے بغض رکھنے کے بعد ہی پائے گا تجھ میں صفائی کب آئے گی کہ صفا اور اہلِ صفا کو دیکھے؟ تو سچا کب بنے گا تاکہ صدق اور اہلِ صدق کو دیکھے؟ کب مخلص بنے گا کہ دروازۂ خدا اور اہلِ دروازے کو دیکھے؟ جب تو اپنے حال کو واقعی بنالے گا تب مردانِ خدا کو دیکھ پائے گا۔ جب تو شاہی دروازہ دیکھ لے گا تو شاہی نوکروں چاکروں کو وہاں کھڑا دیکھے گا۔ شاہی دروازے پر تو ابھی نہ تو چلا اور نہ اس کو دیکھا۔ پھر شاہی غلاموں کو کس طرح دیکھ سکتا ہے؟ وعظ مت کہہ یہاں تک کہ تو حق تعالیٰ کو دیکھے۔ پس اس وقت تو صدق دیکھے گا اور وہیں تجھ کو نظر آئے گا کہ صدق تجھ کو اٹھائے گا اور آگے بڑھائے گا اور بیدار کرے گا اور کذب تجھ کو پیچھے لوٹائے گا اور سلائے گا سچوں کی معیت اختیار کر کہ تیرے ساتھ بھی وہی برتاؤ کیا جائے جو ان کے ساتھ کیا گیا تھا۔ سچا بن اپنے اقوال اور افعال میں اور صابر بن اپنے جملہ افعال میں۔ سچائی توحید اور اخلاص اور حق تعالیٰ پر توکل کرنا ہے۔ اپنے قلب اور باطن کے اعتبار سے اسباب وارباب کو قطع کرنا اور اپنی طاقت اور زور (پر اعتماد کرنے) سے خارج ہو جانا حقیقی توکل ہے۔ اگر تو خدا سے اتصال چاہتا ہے تو اس کے سوا ہر متصل چیز کو قطع کر اور اپنے آپ اور جملہ ماسوی اللہ سے رخ پھیر لے۔ محدثات سے رخ پھیر تاکہ خالق تک پہونچے۔ جب تک تو اپنے اور ان کے ساتھ رہے گا فلاح نہ پائے گا۔ حق تعالیٰ کا قرب ازدحام کا متحمل نہیں ہوتا (پس ضرور ہے کہ سب کو چھوڑے تاکہ قرب حاصل ہو) لاکھوں بلکہ تم سب میں سے کوئی کوئی ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ اس کو سمجھتا اور اس پر عمل کرتا ہے اور باقی تم سب تو اس (میرے وعظ) کے صرف مکان میں داخل ہوتے اور

وَيَتَبَرَّكُونَ بِحُضُورِهِمْ مَعَهُ ❁ إِنِّي أَرْجُو لَكُمُ الْخَيْرَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ❁ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ فَإِذَا نَسِيَ سِجْنَهُ جَاءَهُ الْفَرَجُ ❁ اَلْمُؤْمِنُونَ فِي سِجْنٍ وَّالْعَارِفُونَ فِي سُكْرٍ ❁ فَهُمْ غَائِبُونَ عَنِ السِّجْنِ ❁ قَدْ سَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابَ الشَّوْقِ إِلَيْهِ شَرَابَ الْأُنْسِ بِهِ ❁ شَرَابَ الطَّلَبِ لَهُ ❁ شَرَابَ الْغَفْلَةِ عَنِ الْخَلْقِ وَالْيَقْظَةِ بِهِ ❁ سَقَاهُمْ هٰذِهِ الْأَشْرِبَةَ فَتَهَتَّكُوا عَنِ الْخَلْقِ وَفَاقُوا بِهِ وَمَعَهُ غَابُوا عَنِ السِّجْنِ وَالْمَسْجُونِينَ ❁ قَدْ عُجِّلَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا نَارُهُمْ وَجَنَّتُهُمْ ❁ اَلْمُنَازَعَةُ نَارُهُمْ وَالرِّضَا بِالْقَضَاءِ جَنَّتُهُمْ ❁ اَلْغَفْلَةُ نَارُهُمْ وَالْيَقْظَةُ جَنَّتُهُمْ ❁ اَلْقِيَامَةُ فِي حَقِّ الْعَوَامِّ الْمُحَاسَبَةُ ❁ وَفِي حَقِّ الْخَوَاصِّ الْمُعَايَنَةُ ❁ كَيْفَ لَا يَكُونُ كَذٰلِكَ وَقَدْ أَقَامُوا الْقِيَامَةَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَهُمْ فِي الدُّنْيَا ❁ بَكَوْا قَبْلَ الضَّرْبِ فَنَفَعَهُمُ الْبُكَاءُ وَقْتَ حُضُورِ الضَّرْبِ ❁ رُوِيَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهُ مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ ❁ قَالَ أَوْقَفَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ لِي يَا سُفْيَانُ أَمَا عَلِمْتَ أَنِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ ❁ بَكَيْتَ ذٰلِكَ الْبُكَاءَ كُلَّهُ مِنْ خَوْفِي ❁ أَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنِّي

اس میں حاضر ہو جانے کی برکت ہی برکت حاصل کرتے ہیں (تاہم) میں تمہارے لئے بھی دنیا اور آخرت میں خیر کا امیدوار ہوں (کہ تبرکاً شرکت بھی نفع سے خالی نہیں ہے) دنیا مومن کا قیدخانہ ہے۔ پس جب وہ اپنے قیدخانہ کو بھول جائیگا تب اس کو فراخی نصیب ہوگی اہلِ ایمان قیدخانہ میں ہیں اور اہلِ معرفت (متوالے) بے ہوشی میں ہیں۔ پس وہ قیدخانہ سے بے خبر ہیں کہ ان کے رب نے ان کو پلادی اپنے شوق کی شراب اپنے اُنس کی شراب اپنی طلب کی شراب اور مخلوق سے بے خبری اور اپنے ساتھ باخبری کی شراب۔ ان کو یہ شرابیں پلائیں پس وہ مخلوق کی طرف سے بے ہوش اور حق تعالےٰ کے ساتھ باہوش بن گئے۔ ان کے لئے دنیا ہی میں قید اور قیدیوں سے دونوں سے بے خبر ہو گئے۔ ان کے لئے دنیا ہی میں ان کی جنت اور دوزخ بھیجدی گئی کہ (حق تعالےٰ سے) منازعت کرنا ان کی دوزخ ہے (جس سے وہ دور بھاگتے ہیں) اور رضا بر قضا ان کی جنت ہے۔ غفلت ان کی دوزخ ہے اور بیداری ان کی جنت ہے، عوام کے حق میں تو قیامت بازپرس کا دن ہے (اس لئے وہ اس سے ہراساں ہیں) اور خواص کے حق میں محبوب حقیقی کے) مشاہدہ کا دن ہے (لہٰذا اس کے متمنی ہیں) اور ایسا کیوں نہ ہو اور حال یہ ہے کہ دنیا ہی میں رہ کر انہوں نے اپنے نفسوں پر قیامت قائم کرلی (کہ روزانہ نفس سے حساب لیتے اور بے راہی پر اس کو ڈانٹتے رہے ہیں) وہ پٹنے سے پہلے ہی رو چکے ہیں بس مار کے وقت یہ رونا ان کے کام آگیا۔ سفیان ثوریؒ کو کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ حق تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھ کو اپنے سامنے کھڑا کیا اور ارشاد فرمایا کہ اے سُفیان کیا تجھے معلوم نہ تھا، کہ میں غفور رحیم ہوں پھر بھی تو میرے خوف سے اس قدر رویا۔ کیا تجھے مجھ سے شرم نہ آئی (کہ بخشنے والے کریم سے اتنا خوف

اُهْجُرْ طَبْعَكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانَكَ وَلَا تَرْكَنْ إِلَيْهِمْ ۔ إِذَا ثَبَتَ هٰذَا فَاجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَقْرَانِ السُّوْءِ عَدَاوَةً ۔ وَلَا تُصَادِقْهُمْ حَتّٰى يُوَافِقُوْكَ فِيْ حَالِكَ ۔ اَلتَّوْبَةُ قَلْبُ دَوْلَةٍ ۔ مَنْ تَابَ وَلَمْ يُغَيِّرْ مَا كَانَ عَلَيْهِ قَبْلَ التَّوْبَةِ فَقَدْ كَذَبَ فِيْ تَوْبَتِهٖ ۔ إِذَا غَيَّرْتَ غُيِّرَ عَلَيْكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ لَا تَظْلِمْ أَحَدًا فِي الدُّنْيَا فَإِنَّكَ تُؤْخَذُ بِهٖ فِي الْآخِرَةِ ۔ إِعْدِلْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى لَا يُعْدَلَ بِكَ عَنْ طَرِيْقِ الْجَنَّةِ اَلظَّلَمَةُ لَمَّا تَرَكُوا الْعَدْلَ عُدِلَ بِهِمْ عَنْ طَرِيْقِ دَارِ أَهْلِ الْعَدْلِ ۔ أُتْرُكْ كُلَّ شَيْءٍ فِيْ مَوْضِعِهٖ حَتّٰى يَصِيْرَ لَكَ مَوْضِعٌ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔ هٰذَا آخِرُ الزَّمَانِ ۔ إِنِّيْ أَرَاكُمْ قَدْ غَيَّرْتُمْ وَبَدَّلْتُمْ ۔ فَإِنِّيْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنَ التَّغْيِيْرِ وَالتَّبْدِيْلِ ۔ لَا بُدَّ مَا يُغَيَّرُ أَشْيَاءُ وَيُبَدَّلُ وَلٰكِنْ مِنَ الْحَالِ مَا يَكْتُمُ يَا خَلْقَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَطْلُبُ صَلَاحَكُمْ وَمَنْفَعَتَكُمْ فِي الْجُمْلَةِ ۔ أَتَمَنّٰى غَلْقَ أَبْوَابِ النَّارِ وَعَدَمَهَا بِالْكُلِّيَّةِ ۔ وَأَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔ وَفَتْحَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَأَنْ لَا يُمْنَعَ مِنْ دُخُوْلِهَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔ وَإِنَّمَا تَمَنَّيْتُ هٰذِهِ الْأُمْنِيَّةَ لِاطِّلَاعِيْ

کیوں کروں"، اپنی طبیعت اور خواہش اور اپنے شیطان سے جُدائی اختیار کر اور ان کی طرف جُھکے بھی مت۔ جب یہ ثابت ہو جائے تو اپنے اور بدہم نشینوں میں عداوت قائم کر اور جب تک وہ تیری حالت میں تیرے موافق نہ بن جائیں تو ان سے دوستانہ مت کر۔ توبہ حکومت کی کایا پلٹ ہے۔ پس جس نے توبہ کی اور توبہ سے پہلے جس حالت پر تھا اس کو بدلا نہیں تو وہ اپنی توبہ میں جھوٹا ہے۔ جب تو تبدیلی کرے گا تو تیرے متعلق برتاؤ میں تبدیلی کی جائے گی۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیشک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہی اپنے نفسوں کی حالت نہ بدل لیں۔ دُنیا میں کسی پر بھی ظلم مت کر ورنہ آخرت میں تیری گرفت کی جائے گی۔ دُنیا میں عدل کرتا رہ کہ وہ تجھ کو راہِ جنّت سے منحرف نہ کرے۔ ظالموں نے جب عدل کو چھوڑا تو اہلِ عدل کے مکان (جنّت) سے وہ پھیر دیئے گئے۔ ہر چیز کو اس کے مرتبہ پر رکھ تاکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تیری منزلت ہو۔ یہ آخری زمانہ ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم نے (اسلاف کے حالات سے) بہت کچھ تبدیلی کر لی۔ لہٰذا مجھ کو (خدا کی طرف سے) تم پر تبدیلی کا اندیشہ ہے۔ اشیاء میں تبدیل و تغیر ضرور ہو رہی ہے ولیکن بعض احوال مخفی رہتے ہیں (کہ ان کی تبدیلی کا کسی کو پتہ نہیں چلتا) اے اللہ کی مخلوق میں تم سب ہی کی ہر قسم کی بہبودی اور منفعت چاہتا ہوں۔ مَیں آرزو مند ہوں دوزخ کے دروازے بند اور ان کے بالکل معدوم ہو جانے کا اور اس بات کا کہ (کاش) اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی بھی اس کے اندر نہ جائے۔ اور (متمنّی ہوں) جنّت کے دروازے کھُل جانے کا اور اس بات کا کہ (کاش) اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی بھی اس کے اندر داخل ہونے سے نہ روکا جائے۔ اور میں جو اس آرزو کا آرزومند

عَلٰی رَحْمَةِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَشَفَقَتِہٖ عَلٰی خَلْقِہٖ ٭ قُعُوْدِیْ لِمَصَالِحِ قُلُوْبِكُمْ وَتَهْذِيْبِهَا ٭ لَا لِتَغْيِيْرِ الْكَلَامِ وَتَهْذِيْبِهٖ ٭ لَا تَهْرَبُوْا مِنْ خُشُوْنَةِ كَلَامِیْ ٭ فَمَا رَبَّانِیْ اِلَّا الْخَشِنُ فِیْ دِيْنِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ٭ كَلَامِیْ خَشِنٌ وَطَعَامِیْ خَشِنٌ ٭ فَمَنْ هَرَبَ مِنِّیْ وَمِنْ اَمْثَالِیْ لَا يُفْلِحُ اِذَا اَسَأْتَ الْاَدَبَ فِيْمَا يَرْجِعُ اِلَى الدِّيْنِ لَا اَتْرُكُكَ وَلَا اَقُوْلُ افْعَلْ ذٰلِكَ ٭ وَلَا اُبَالِیْ حَضَرْتَ عِنْدِیْ اَمْ غِبْتَ ٭ لَا اَطْلُبُ الْحِيَلَ اِلَّا بِاللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَمِنْہُ ٭ لَا مِنْكُمْ ٭ اِلٰی نَاحِيَةٍ عَنْ عَدَدِكُمْ وَحِسَابِكُمْ ٭ مَا اَنَا فِيْهِ لَا يُعَبَّرُ بِاللِّسَانِ اِنَّمَا يُعَبَّرُ بِالْجَنَانِ ٭ لَا يَمِيْنَ وَلَا شِمَالَ وَلَا وَرَاءَ ٭ بَلْ قُدَّامٌ حَسْبُ صَدْرٌ بِلَا ظَهْرٍ ٭ تَابِعٌ لِلْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالسَّلَفِ لَا اَزَالُ عَنْهُمْ فِیْ عَدْوٍ كُلِّیْ اِلٰی دَارِ قُرْبِهٖ ٭

تُوْبُوْا مِنْ ذُنُوْبِكُمْ وَسُوْءِ اَدَبِكُمْ هٰذِهِ التَّوْبَةُ غَرْسِیْ فِیْ اَرْضِ قُلُوْبِكُمْ ٭ بِنَاءٌ اَبْنِيْهِ عِنْدَكُمْ ٭ اَنْقُضُ بِنَاءَ الشَّيْطَانِ وَاَبْنِیْ بِنَاءَ الرَّحْمٰنِ وَاُلْحِقُكُمْ بِمَوْلَاكُمْ وَرَبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ ٭ اِنِّیْ قَائِمٌ مَعَ اللُّبِّ لَا مَعَ الْقِشْرِ ٭ هٰذَا الظَّاهِرُ قِشْرٌ لَا اَتْعَبُ فِیْ تَرْبِيَتِهٖ ٭

ہوں تو حق تعالیٰ کی اپنی مخلوق پر رحمت و شفقت سے آگاہ ہو جانے کی بنا پر ہوں۔ میرا (وعظ کے لئے منبر پر) بیٹھنا تمہارے قلوب کی مصلحتوں اور ان کو سنوارنے کے لئے ہے نہ کہ تقریر میں اُلٹ پھیر کرنے اور اس کے سنوارنے کے لئے۔ میری سخت کلامی سے بھاگو مت کہ میری تربیت اسی نے کی ہے جو دین خداوندی میں سخت تھا۔ میری تقریر بھی سخت ہے اور کھانا بھی روکھا سوکھا پس جو مجھ سے اور مجھ جیسے (صاف کو مصلحانِ اُمّت) سے بھاگا ہے اس کو فلاح نصیب نہیں ہوئی۔ جن باتوں کا تعلق دین کے ساتھ ہے ان کے متعلق جب تو بے ادب بنے گا تو میں تجھ کو چھوڑونگا نہیں اور نہ یہ کہوں گا کہ اس کو کئے جا۔ اور تو میرے پاس آئے یا نہ آئے میں پروا نہ کروں گا۔ میں قوت کا خواہاں صرف خدا سے ہوں نہ کہ تم سے۔ میں تمہاری گنتی اور شمار سے اک طرف ہوں۔ میں جس حال میں ہوں وہ زبان سے ادا نہیں ہو سکتا۔ بس دل سے ادا کیا جا سکتا ہے۔ نہ دائیں طرف (التفات کرتا ہوں) نہ بائیں طرف اور نہ پیچھے بلکہ صرف آگے۔ سینہ پُشت کے بغیر اور تابع انبیاء و مرسلین اور سلف کا کہ قربِ حق کے دروازہ کی طرف پوری دوڑ میں ان سے میں الگ نہیں ہوتا۔ تم اپنے گناہوں اور اپنی بے ادبی سے توبہ کرو۔ یہی توبہ تمہاری زمین قلب میں میرا بیج بونا ہے (کہ اس کا درخت بنے تو اعمال کے پھل لگیں) یہ ایک تعمیر ہے جس کی میں تمہارے لئے بنیاد ڈالتا ہوں کہ شیطانی تعمیر کو ڈھا دوں اور رحمانی تعمیر کو چُن دوں اور تم کو تمہارے آقا اور تمہارے پروردگار سے جا ملاؤں۔ میں مغز کے ساتھ قائم ہوں نہ کہ چھلکے کے ساتھ یہ ظاہر تو چھلکا ہے۔ میں اس کی پرورش میں مشقت نہیں اُٹھاتا (کہ ترقی ترقی پکار کر دُنیا کمانی سکھاؤں) بس میں تو تمہارے

إِنَّمَا أُرَبِّي أَلْبَابَكُمْ وَأُنَحِّي قُشُورَكُمْ ؛ وَأُرَبِّيكُمْ حَتَّى تَقَرَّ عَيْنُ نَبِيِّكُمْ بِكُمْ يَا غِلْمَانُ لَا تَصْحَبُونِي لِلدُّنْيَا ؛ وَاصْحَبُونِي لِلْآخِرَةِ فَحَسْبُ ؛ إِذَا صَحَّتْ صُحْبَتُكُمْ لِي لِلْآخِرَةِ ؛ جَاءَتْكُمُ الدُّنْيَا تَبَعًا وَضِمْنًا فَتَأْخُذُونَهَا عَلَى قَدْرِ الزُّهْدِ فِيهَا ؛ وَأَنَا ضَامِنٌ لَكُمْ إِنَّكُمْ لَا تُحَاسَبُونَ عَلَيْهَا ؛ قَدِّمُوا الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا الْبَاطِنَ عَلَى الظَّاهِرِ الْحَقَّ عَلَى الْبَاطِلِ ؛ الْبَاقِيَ عَلَى الْفَانِي اُتْرُكُوا ثُمَّ خُذُوا ؛ اُتْرُكُوا الْأَخْذَ مِنْ أَيْدِي الطَّبْعِ وَالْهَوَى وَالنَّفْسِ وَخُذُوا مِنْ يَدِ الْقَلْبِ وَالسِّرِّ ؛ اُتْرُكُوا الْأَخْذَ مِنْ أَيْدِي الْخَلْقِ ؛ وَخُذُوا مِنْ يَدِ الْخَالِقِ ؛ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاقْبَلُوا مِنْهُ مَا يَأْتِيكُمْ بِهِ مِنَ الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ ؛ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ؛ كُونُوا سِبَاعًا عِنْدَ أَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ ؛ وَمَرْضٰى عِنْدَ نَهْيِهِمَا ؛ مَوْتٰى عِنْدَ مَجِيءِ الْأَقْضِيَةِ وَالْأَقْدَارِ ؛ وَمَعَ هٰذَا عَاشِرُوا النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ ؛ لَا تَطْلُبُوا مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِغَيْرِ عِلْمِهِ فِيكُمْ وَوَافِقُوهُ فِي حُكْمِهِ وَقَدَرِهِ فِيكُمْ وَفِي غَيْرِكُمْ ؛

مغز کی تربیت کرتا ہوں اور تمہارے چھلکوں کو الگ کیئے دیتا ہوں (کہ بدن کو روٹی کپڑا زیادہ ملے یا کم مگر قلب کسی طرح سنور جائے) اور تمہاری نشو و نما کرتا ہوں تاکہ تم سے تمہارے نبی کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ **صاحبزادہ**۔ دُنیا کے لئے میری صحبت نہ اختیار کرو۔ بلکہ صرف آخرت کے لئے اختیار کرو۔ جب میری صحبت کو تمہارا آخرت کے لئے اختیار کرنا صحیح ہو جائے گا تو تبعاً اور ضمناً دُنیا بھی تمہارے پاس آجائے گی۔ پس تم اس کو لوگے اس میں سے بے رغبتی کی مقدار پر (کہ جس قدر زیادہ بے رغبت بنوگے اسی قدر زیادہ دُنیا پاؤگے) اور میں تمہارے لئے اس کا ضامن ہوں کہ پھر اس پر تم سے محاسبہ بھی نہ ہوگا۔ مقدم سمجھو آخرت کو دُنیا پر باطن کو ظاہر پر۔ حق کو باطل پر اور باقی کو فانی پر۔ اوّل چھوڑ دو اس کے بعد لو۔ چھوڑ دو طبیعت و خواہش اور نفس کے ہاتھوں سے لینا۔ اور لو قلب اور باطن کے ہاتھ سے۔ چھوڑ دو مخلوق کے ہاتھوں سے لینا۔ اور لو خالق کے ہاتھ سے۔ اطاعت کرو رسول کی اور جو کچھ بھی آپ امر و نواہی فرما دیں اس کو قبول کرو حق تعالےٰ فرماتا ہے اور جو کچھ بھی تم کو رسول دیں اس کو لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آؤ" اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے وقت درندے بن جاؤ (کہ تعمیل میں خوب لپکو) اور اللہ و رسول کی ممانعت کے وقت بیمار بن جاؤ (کہ اُٹھا ہی نہ جائے) اور قضاء و قدر کے نزول کے وقت مُردہ بن جاؤ (کہ حس و حرکت اور شعور بھی نہ رہے) اور باوجود اس کے لوگوں سے خوش خلقی کا برتاؤ رکھو۔ تمہارے متعلق جو کچھ خدا کا علم ہو چکا ہے اس کے سوا کسی چیز کو بھی اس سے نہ مانگو (کہ زائد از قسمت مانگنا معصیت ہے) اور اس کی موافقت کرو۔ اس کے حکم اور تقدیر میں اپنے متعلق بھی اور دوسروں کے متعلق بھی۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقَلَمَ قَالَ لَهٗ اُكْتُبْ ۞ قَالَ مَا الَّذِيْ اَكْتُبُ ۞ قَالَ اُكْتُبْ حُكْمِيْ فِيْ خَلْقِيْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۞ يَا مَوْتَى الْقُلُوْبِ ۞ يَا اَحْيَاءَ النُّفُوْسِ ۞ قُلُوْبُكُمْ قَدْ مَاتَتْ فَكُوْنُوْا فِيْ مُصِيْبَتِهَا اَوْلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ فِيْ مُصِيْبَةِ غَيْرِكُمْ ۞ مَوْتُ الْقُلُوْبِ الْغَفْلَةُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ ذِكْرِهٖ ۞ فَمَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ اَنْ يُّحْيِيَ قَلْبَهٗ فَلْيَتْرُكْهُ فِيْهِ ذِكْرَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَالْاُنْسَ بِهٖ وَالنَّظَرَ اِلٰى سُلْطَانِهٖ وَعَظَمَتِهٖ وَتَصَرُّفِهٖ فِيْ خَلْقِهٖ يَا غُلَامُ اُذْكُرِ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ اَوَّلًا بِقَلْبِكَ ثُمَّ بِقَالِبِكَ ثَانِيًا ۞ اُذْكُرْهُ بِقَلْبِكَ اَلْفَ مَرَّةٍ وَبِلِسَانِكَ مَرَّةً ۞ اُذْكُرْهُ عِنْدَ مَجِيْءِ الْاٰفَاتِ بِالصَّبْرِ ۞ وَعِنْدَ مَجِيْءِ الدُّنْيَا بِالتَّرْكِ ۞ وَعِنْدَ مَجِيْءِ الْاٰخِرَةِ بِالْقَبُوْلِ ۞ وَعِنْدَ مَجِيْءِ الْحَقِّ بِالتَّوْحِيْدِ ۞ وَعِنْدَ مَجِيْءِ غَيْرِهٖ فِي الْجُمْلَةِ بِالْاِعْرَاضِ عَنْهُ ۞ اِذَا اَرْخَيْتَ عِنَانَ نَفْسِكَ طَمِعَتْ فِيْكَ وَاَرْمَتْ بِكَ ۞ اَلْجِمْهَا بِلِجَامِ الْوَرَعِ وَدَعْ عَنْكَ الْقَالَ وَالْقِيْلَ ۞ ذِكْرُ الْمَوْتِ يُصَفِّيْ قَلْبَكَ وَيُبَغِّضُ الدُّنْيَا وَالْخَلْقَ اِلَيْكَ ۞ يَنْكَشِفُ الْغِطَاءُ عَنْ قَلْبِكَ فَتَرَى الْخَلْقَ
فَانِيْنَ مَوْتٰى هَلْكٰى عَجْزٰى ۞
لَا ضَرَّ فِيْهِمْ
وَلَا نَفْعَ ۞

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب حق تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا تو اس سے کہا کہ لکھ. قلم نے عرض کیا کہ کیا لکھوں ارشاد ہوا کہ قیامت تک میری مخلوق میں جو حکم (ہر ہر شخص کے جملہ افعال واقوال کے متعلق ہوا ہے جس کو تقدیر کہتے ہیں) اس کو لکھ" اے مردہ دلو اور زندہ نفسو تمہارے دل مُردہ بن گئے. پس دوسروں کی مصیبت میں جتنا روتے ہو اپنے دلوں کی مصیبت میں اس سے زیادہ رونا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ اور اس کی یاد سے غفلت دلوں کی موت ہے۔ پس جو شخص تم میں سے چاہے کہ اپنے قلب کو زندہ کرے تو لازم ہے کہ اس میں حق تعالےٰ کی یاد اور اس کا انس اور اس کی شان وعظمت اور اس کے مخلوق میں تصرف فرمانے پر نظر رکھنا قائم رکھے۔ صاحبزادہ۔ اوّل حق تعالےٰ کو اپنے قلب سے یاد کر اس کے بعد دوسرے نمبر پر اپنے قالب سے اپنے قلب سے اس کا ذکر ہزار مرتبہ کر اور زبان سے ایک مرتبہ مصیبتوں کے آنے کے وقت اس کو یاد کر کہ ان پر صبر کرنے سے اور دُنیا آنے کے وقت دُنیا کو چھوڑنے سے اور آخرت کے آنیکے وقت اس کو قبول کرنے سے اور حق تعالےٰ کے آنے کے وقت اس کو یگانہ سمجھنے سے اور جملہ ماسوی اللہ کے آنے کے وقت ان سے مُنہ پھیر لینے سے۔ جب تو اپنے نفس کی باگ ڈھیلی کردے گا تو اس کو تیرے اندر طمع لاحق ہوگی اور وہ تجھ کو (بدل کر آخر) گرا دیگا۔ اس کے مُنہ میں تقوے کی لگام ڈال اور قیل وقال کو ترک کر۔ موت کو یاد رکھنا تیرے قلب کو صاف کریگا اور دنیا اور مخلوق کو تیرا مبغوض بنادے گا۔ تیرے قلب سے پردہ اُٹھ جائے گا پس تو مخلوق کو دیکھے گا کہ سب فانی اور مُردے اور ہلاک شدہ اور عاجز و ماندہ ہیں کہ نہ ان میں نقصان (کی طاقت) ہے نہ نفع (کی)۔

اَلْمَجْلِسُ الْخَمْسُوْنَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بُكْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَدْرَسَةِ ثَامِنَ عَشَرَ شَعْبَانَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ بَعْدَ كَلَامٍ

اِشْتَغِلْ بِاِصْلَاحِكَ وَصَلَاحِكَ وَدَعْ عَنْكَ الْقَالَ وَالْقِيْلَ وَهَوَسَ الدُّنْيَا ؛ تَفَرَّغْ مِنْ هُمُوْمِهَا مَا اسْتَطَعْتَ ؛ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَفَرَّغُوْا مِنْ هُمُوْمِ الدُّنْيَا مَا اسْتَطَعْتُمْ ؛ يَا جَاهِلًا بِالدُّنْيَا لَوْ عَرَفْتَهَا مَا طَلَبْتَهَا ؛ اِنْ جَاءَتْ اِلَيْكَ اَتْعَبَتْكَ وَاِنْ تَوَلَّتْ حَسَّرَتْكَ ؛ لَوْ عَرَفْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَعَرَفْتَ بِهٖ غَيْرَهٗ ؛ وَلٰكِنَّكَ جَاهِلٌ بِهٖ وَبِرُسُلِهٖ وَاَنْبِيَائِهٖ وَاَوْلِيَائِهٖ وَيْحَكَ اَمَا تَتَّعِظُ بِمَا جَرٰی عَلٰی مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْخَلْقِ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا ؛ اُطْلُبِ الْخَلَاصَ مِنْهَا ؛ اِخْلَعْ لِبَاسَهَا وَاهْرُبْ مِنْهَا ؛ اِخْلَعْ لِبَاسَ النَّفْسِ وَسِرْ اِلٰی بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ اِذَا انْخَلَعْتَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَدِ انْخَلَعْتَ مِمَّا سِوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ وَاِنْ كَانَ مَا سِوَاهُ تَابِعًا لِلنَّفْسِ فَنَحِّ عَنْ نَفْسِكَ وَقَدْ رَاَيْتَ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ ؛ سَلِّمْ اِلَيْهِ وَقَدْ سَلِمْتَ ؛ جَاهِدْ فِيْهِ وَقَدِ اهْتَدَيْتَ ؛ وَاشْكُرْهُ وَقَدْ زَادَكَ ؛ سَلِّمْ اِيَّاكَ وَالْخَلْقَ اِلَيْهِ لَا تَعْتَرِضْ عَلَيْهِ فِيْكَ وَلَا فِيْ غَيْرِكَ ؛ اَلْقَوْمُ لَا يُرِيْدُوْنَ مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

پچاسویں مجلس

(جمعہ۔ بوقت صبح ۔ ۱۸ رشعبان ۵۴۵ھ مدرسہ معمورہ)

اپنی اصلاح اور اپنی درستی میں مشغول ہو اور قیل وقال اور دُنیا کی ہوس کو چھوڑ جہاں تک ہو سکے افکارِ دُنیا سے فارغ ہو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ کہ فارغ رہو افکارِ دُنیا سے جہاں تک بھی ہو سکے" اے دُنیا سے ناواقف اگر تو دنیا سے واقف ہوتا تو اس کا طالب نہ بنتا (اس کی تو یہ حالت ہے) کہ اگر تیرے پاس آوے تو تجھ کو (حفاظت وفکرِ زیادت کی) مشقت میں ڈالے اور اگر چلی جائے تو تجھ کو حسرت میں مُبتلا کرے۔ اگر تو حق تعالےٰ سے واقف ہوتا تو اس کی وجہ سے دوسروں سے بھی واقف ہو جاتا۔ لیکن تو تو ناواقف ہے خدا سے اور اس کے رسولوں اور نبیوں اور اولیاء سے (پھر بھلا دُنیا سے واقف کس طرح ہو سکتا ہے) تجھ پر افسوس۔ گذشتہ لوگوں پر اس دُنیا کی طرف سے جو کچھ گذر چکا ہے کیا تجھے اس سے نصیحت نہیں ملتی (کہ وہ اس کی بدولت زمین تک میں دھنسا دیئے گئے) اس سے خلاصی چاہ۔ اس کا لباس اُتار پھینک اور بھاگ اس سے۔ نفس کا لباس اُتار' اور حق تعالےٰ کے دروازہ کی طرف چل۔ جب تو نفس سے معرّا ہو جائے گا تو جُملہ ماسوٰی اللہ سے معرّیٰ ہو جائے گا کیونکہ جملہ ماسوٰی اللہ نفس ہی کے تابع ہے۔ پس اپنے نفس سے برطرف ہو کہ اپنے پروردگار کو دیکھ سکے گا۔ سرِتسلیم جھکا کہ سلامتی پائے گا اس کے متعلق مجاہدہ کر کہ راہیاب ہوگا اور اس کا شکر کہ وہ تجھ کو زیادہ دے گا۔ اپنے آپ کو اور مخلوق کو اسی کے حوالہ کر نہ اپنے متعلق اس پر اعتراض کر نہ مخلوق کے متعلق۔ اللہ والے اللہ تعالیٰ

إِرَادَةً وَلَا يَخْتَارُونَ مَعَهُ اِخْتِيَارًا ۔ لَا يَحْرِصُونَ
عَلٰى طَلَبِ أَقْسَامِهِمْ وَلَا يَنْظُرُونَ إِلٰى أَقْسَامِ
غَيْرِهِمْ ۔ إِنْ أَرَدْتَ صُحْبَةَ الْقَوْمِ دُنْيَا وَ
أُخْرَةً فَوَافِقْهُ فِي أَقْوَالِهِ وَأَفْعَالِهِ وَإِرَادَتِهِ ۔ إِنِّي
أَرَاكَ قَدْ عَكَسْتَ الْأَمْرَ وَجَعَلْتَ مُخَالَفَتَهُ وَمُنَازَعَتَهُ
دَأْبَكَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۔ يَقُولُ لَكَ اِفْعَلْ وَ لَا
تَفْعَلُ ۔ كَأَنَّكَ هُوَ الْعَبْدُ وَأَنْتَ الْمَعْبُودُ ۔ سُبْحَانَهُ
مَا أَحْلَمَهُ ۔ لَوْلَا حِلْمُهُ لَرَأَيْتَ ضِدَّ مَا عِنْدَ لَهُ ۔
إِنْ أَرَدْتَ الْفَلَاحَ فَعَلَيْكَ بِالسُّكُونِ بَيْنَ
يَدَيْهِ سُكُونِ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ ۔ اَلسُّؤَالُ سُوْءُ
الْأَدَبِ عِنْدِي وَإِنَّمَا أَعُدُّهُ رُخْصَةً ۔ أَدِّ الْأَمْرَ
وَانْتَهِ عَنِ النَّهْيِ وَوَافِقِ الْقَدْرَ وَسَكِّنْ ظَاهِرَكَ
وَبَاطِنَكَ عَنِ الْكَلَامِ بَيْنَ يَدَيْهِ ۔ وَقَدْ رَأَيْتَ
الْخَيْرَ دُنْيَا وَأُخْرَةً ۔ لَا تَسْأَلِ الْخَلْقَ شَيْئًا
فَإِنَّهُمْ عَجَزَةٌ فُقَرَاءُ لَا يَمْلِكُونَ
لِأَنْفُسِهِمْ وَلَا لِغَيْرِهِمْ ضَرًّا وَّلَا
نَفْعًا ۔ اِصْبِرْ مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَلَا تَسْتَعْجِلْهُ وَلَا تَسْتَبْخِلْهُ وَلَا
تَتَّهِمْهُ عَلَيْهَا ۔ هُوَ أَشْفَقُ
عَلَيْكُمْ مِنْكُمْ ۔ مِنْكَ عَلَيْكَ ۔
وَلِهٰذَا قَالَ بَعْضُهُمْ أَيْشٍ
عَلَيَّ مِنِّي ۔ عَلَيْكُمْ
بِالْمُوَافَقَةِ لَهُ
عَزَّ وَجَلَّ ۔

کے ساتھ ہوکر نہ اپنا کوئی ارادہ رکھتے ہیں نہ اختیار۔ نہ اپنے مقسوم کی طلب کے حریص ہوتے ہیں اور نہ دوسروں کے مقسوم کی طرف نظر کرتے ہیں۔ اگر تو اللہ والوں کا دُنیا اور آخرت میں ساتھ چاہتا ہے تو حق تعالےٰ کے ارشاد وافعال اور ارادہ میں اس کی موافقت کر۔ میں دیکھتا ہوں کہ تونے معاملہ برعکس کر دیا۔ اور اس کی مخالفت اور منازعت کو رات دن اپنی عادت قرار دے لیا کہ وہ فرماتا ہے "کر" اور تو کرتا نہیں۔ گویا کہ وہ بندہ ہے اور تو معبود۔ سبحان اللہ اس کی ذات کس قدر حلیم ہے اگر اس کا حلم نہ ہوتا تو جو (نعمتیں) تیرے پاس ہیں تو ان کی ضد دیکھتا (کہ سب چھن جاتیں) اگر تو فلاح چاہتا ہے تو اس کے سامنے ظاہر و باطن دونوں کا سکون اختیار کر۔ سوال کرنا میرے نزدیک ادب کے خلاف ہے (کہ حاکم سے فرمائش کرنی چھوٹوں کی شان نہیں ہے) ہاں میں اس کو رخصت ضرور سمجھتا ہوں (کہ دُعا ہے اور شانِ غلامی ظاہر ہوتی ہے لہٰذا جائز ہے)۔ فرض کو ادا کر اور حرام سے باز آ اور تقدیر کی موافقت کر (کہ اس پر شاکر و راضی رہ) اور اس کے سامنے کلام کرنے سے اپنے ظاہر و باطن دونوں کو ساکن بنا (اور کسی قسم کا بھی اعتراض مت کر) پس یقیناً دُنیا و آخرت میں خوبیاں دیکھے گا۔ مخلوق سے کوئی چیز بھی مت مانگ کیونکہ وہ عاجز و تہیدست ہیں کہ نقصان و نفع کے نہ اپنے لئے مالک ہیں نہ دوسرے کے لئے۔ اللہ کے ساتھ صابر بن (کہ جو کچھ تیرے لئے بہتر ہے وہ خود فرما دے گا) نہ اس سے جلدی مچا اور نہ اس کو بخیل سمجھ اور نہ اس پر الزام رکھ۔ وہ تم پر تم سے زیادہ شفیق ہے۔ تجھ پر تیری شفقت ہی کیا ہے؟ اور اسی لئے ایک بزرگ کا قول ہے کہ مجھ پر میری طرف سے ہے ہی کیا؟ (جو کچھ بھی ہے خدا ہی کی طرف سے ہے) حق تعالیٰ کی موافقت

فَهُوَ اَعْلَمُ مِنْكُمْ بِكُمْ ۔ لَيْسَ كُلُّ مَا فِيْهِ مَصْلَحَةٌ
لَكُمْ يُطْلِعُكُمْ عَلَيْهِ ۔ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ۔ وَعَسٰى اَنْ
تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا
شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
وَقَالَ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَقَالَ وَمَا اُوْتِيْتُمْ
مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مَنْ اَرَادَ سُلُوْكَ طَرِيْقِ
الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فَلْيُمَرِّنْ نَفْسَهٗ قَبْلَ سُلُوْكِهٖ
هِيَ سَيِّئَةُ الْاَدَبِ ۔ لِاَنَّ النَّفْسَ اَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ ۔
اَيْشٍ تَعْمَلُ عِنْدَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۔ كَيْفَ تَصْحَبُهَا
فِيْ سَيْرِكَ اِلَيْهِ ۔ جَاهِدْهَا حَتّٰى تَطْمَئِنَّ فَاِذَا
اطْمَاَنَّتِ اسْتَصْحِبْهَا مَعَكَ اِلٰى بَابِهٖ ۔ لَا
تُوَافِقْهَا اِلَّا بَعْدَ الرِّيَاضَةِ ۔ بَعْدَ التَّعْلِيْمِ وَحُسْنِ
الْاَدَبِ وَالطُّمَاْنِيْنَةِ اِلٰى وَعْدِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ
وَعِيْدِهٖ ۔ هِيَ عَمْيَاءُ خَرْسَاءُ طَرْشَاءُ مَخْبُلَةٌ
جَاهِلَةٌ بِرَبِّهَا عَزَّوَجَلَّ عَدُوَّةٌ لَّهٗ ۔ فَبِدَوَامِ
الْمُجَاهَدَاتِ تَنْفَتِحُ عَيْنَاهَا وَيَنْطِقُ لِسَانُهَا
وَتَسْمَعُ اُذُنُهَا وَيَزُوْلُ خَبْلُهَا وَ
جَهْلُهَا وَعَدَاوَتُهَا لِرَبِّهَا عَزَّ وَ
جَلَّ ۔ وَهٰذَا يَحْتَاجُ اِلٰى حِبَالٍ
وَّرِجَالٍ ۔ وَدَوَامِ سَاعَةٍ
بَعْدَ سَاعَةٍ وَيَوْمٍ بَعْدَ
يَوْمٍ وَسَنَةٍ بَعْدَ سَنَةٍ مَا
يَجِيْءُ هٰذَا بِمُجَاهَدَةِ
سَاعَةٍ يَوْمٍ
شَهْرٍ

لازم پکڑو کہ وہ تمہاری ضروریات کا تم سے زیادہ واقف ہے۔ (پس سوال کی ضرورت ہی کیا رہی، اور یہ کچھ ضروری بات نہیں کہ جس میں بھی تمہاری مصلحت ہو اس پر وہ تم کو مطلع ہی کر دیا کرے حق تعالیٰ فرماتا ہے "اور کیا عجب ہے کہ ایک شے کو تم ناپسند سمجھو اور ہو وہ تمہارے لئے بہتر اور کیا عجب ہے کہ ایک شے کو تم پسند کرو اور ہو وہ تمہارے لئے بدتر۔ اللہ واقف ہے اور تم واقف نہیں نیز فرمایا ہے کہ خدا پیدا کرتا ہے وہ چیزیں جن کو تم جانتے بھی نہیں" نیز فرمایا ہے کہ بس تم کو تو ذرا سا علم دیا گیا ہے" جو شخص حق تعالیٰ کے راستہ میں چلنا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ چلنے سے پہلے اپنے نفس کو ادب سکھائے کیونکہ وہ بے ادب ہے (چنانچہ قرآن میں آیا ہے) کہ نفس نہایت درجہ بدی کا حکم کرنے والا ہے۔ وہ حق تعالیٰ کے پاس پہونچ کر کیا کام کریگا؟ (ظاہر ہے کہ گستاخی ہی کرے گا اور پٹے گا) تو خدا کی طرف اپنے سفر میں اس کو کس طرح ساتھ رکھ سکے گا؟ اس سے اتنا مجاہدہ کر کہ وہ مطمئنہ بن جائے۔ پس جب مطمئنہ بن جائے تو اس کو اپنے ساتھ لے کر خدا کے دروازہ پر جا۔ اس کی موافقت نہ کر مگر ریاضت کے بعد اور تعلیم و حسن ادب اور حق تعالیٰ کے وعدہ وعید پر مطمئن بنانے کے بعد۔ وہ تو اندھا گونگا بہرا اور مخبوط الحواس اپنے پروردگار سے ناواقف اور خدا کا دشمن ہے پس سدا مجاہدوں میں رہنے سے اس کی آنکھیں کھل جائیں گی اس کی زبان بولنے لگے گی۔ اس کے کان سننے لگیں گے اور اس کا خبط اور اپنے پروردگار سے ناواقفیت و دشمنی زائل ہو جائے گی اور اس کو (مجاہدوں کی) رسیوں اور (اللہ والے) مردوں کی ضرورت ہے اور ساعت بہ ساعت اور دن بدن اور ساہا سال اسی (اہتمام) پر قائم رہنے کی حاجت ہے۔ یہ ایک ساعت یا ایک دن یا ایک مہینہ کے مجاہدہ سے نہیں

اِضرِبْهَا بِسَوْطِ الْجُوْعِ ۚ اِمْنَعْهَا حَظَّهَا وَاَوْفِهَا حَقَّهَا ۚ اِحْمِلْ عَلَيْهَا وَلَا تَخَفْ مِنْ سَيْفِهَا وَسِكِّيْنِهَا ۚ سَيْفُهَا خَشَبٌ مَا هُوَ حَدِيْدٌ ۚ لَهَا كَلَامٌ بِلَا اَفْعَالٍ ۚ كِذْبٌ بِلَا صِدْقٍ ۚ عَهْدٌ بِلَا وَفَاءٍ ۚ لَا مَوَدَّةَ لَهَا ۚ جَوْلَةٌ بِلَا دَوْلَةٍ ۚ اِبْلِيْسُ الَّذِىْ هُوَ اَمِيْرُهَا لَا قُوَّةَ لَهٗ عِنْدَ الْمُؤْمِنِيْنَ الصَّادِقِيْنَ فِىْ عَدَاوَتِهٖ وَمُخَالَفَتِهٖ ۚ فَكَيْفَ هِىَ ۚ لَا تَظُنَّ اَنَّهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاَخْرَجَ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْهَا بِقُوَّتِهٖ ۚ وَاِنَّمَا الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ قَوَّاهُ عَلٰى ذٰلِكَ وَجَعَلَهٗ سَبَبًا لَا اَصْلًا ۚ يَا قَلِيْلَ الْعَقْلِ لَا تَهْرُبْ مِنْ بَابِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ لِاَجْلِ بَلِيَّةٍ يَبْتَلِيْكَ بِهَا ۚ فَاِنَّهٗ اَعْرَفُ مِنْكَ بِمَصْلَحَتِكَ ۚ مَا يَبْتَلِيْكَ اِلَّا لِفَائِدَةٍ وَحِكْمَةٍ ۚ اِذَا ابْتَلَاكَ فَاثْبُتْ وَارْجِعْ اِلٰى ذُنُوْبِكَ ۚ وَاَكْثِرِ الْاِسْتِغْفَارَ وَالتَّوْبَةَ وَاسْاَلْهُ الصَّبْرَ وَالثَّبَاتَ عَلَيْهِمَا ۚ وَقِفْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَعَلَّقْ بِذَيْلِ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاسْاَلْهُ كَشْفَ ذٰلِكَ عَنْكَ وَبَيَانَ وَجْهِ الْمَصْلَحَةِ فِيْهِ ۚ اِنْ اَرَدْتَ الْفَلَاحَ فَاصْحَبْ شَيْخًا عَالِمًا بِحُكْمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَعِلْمِهٖ يُعَلِّمُكَ وَيُؤَدِّبُكَ وَيُعَرِّفُكَ الطَّرِيْقَ

آیا کرتا۔ اس کو بھوک کے چابکوں سے مار۔ اس کا مزہ اس سے روک لے اور اس کا حق اس کو پورا کر دے۔ اس پر حملہ کر اور اس کی تلوار اور چھری سے ڈرے مت۔ اس کی تلوار تو لکڑی کی ہے۔ لوہے کی نہیں ہے (پس صورت ہی صورت ڈراؤنی) ہے اس کی باتیں ہیں۔ کام کچھ بھی نہیں محض جھوٹ ہے بلا صدق کے وعدہ ہے بلا وفا کے۔ اس کے پاس دوستی کا نام ونشان بھی نہیں۔ خالی شوں شاں ہے بلا حکومت کے۔ ابلیس جو اس کا سردار ہے ان مومنین کے نزدیک جو اس کی عداوت و مخالفت میں سچے ہیں اس کی کچھ طاقت نہیں پھر نفس کا تو کیا پوچھنا؟ یہ وہم نہ کیجو کہ وہ تو جنت میں گھس گیا اور اس نے اپنی طاقت سے آدم علیہ السلام کو وہاں سے نکلوا دیا تھا۔ یہ تو حق تعالےٰ نے (آدم وحوا کے امتحان کی ضرورت سے) اس کو طاقت دیدی تھی اور اس کو سبب بنا دیا تھا نہ کہ اصل اے کم عقل کسی مصیبت کی وجہ سے جس میں تجھ کو حق تعالیٰ مبتلا فرمائے اس کے دروازے سے مت بھاگ کیونکہ وہ تیری مصلحت وبہبودی کا تجھ سے زیادہ واقف ہے تجھ کو جو مبتلا فرماتا ہے تو کسی فائدہ اور حکمت ہی کے لئے فرماتا ہے جب وہ تجھ کو مبتلا فرمائے تو جارہ اور اپنے گناہوں کی طرف توجہ کر (کہ یہ ان کی پاداشں ہے) اور استغفار وتوبہ زیادہ کر اور اس پر صبر وسکون کی اس سے درخواست کر اور اس کے سامنے (دست بستہ) کھڑا ہو جا اور اس کی رحمت کے دامن سے لٹک جا اور اس کے رفع کرنے اور اس کی مصلحت بیان فرمانے کی اس سے دعا مانگ۔ اگر تو فلاح چاہتا ہے تو ایسے شیخ کی صحبت اختیار کر جو حق تعالےٰ کے حکم (یعنی شریعت) اور علم (یعنی طریقت) کا عالم ہو کہ وہ تجھ کو علم سکھائے اور مؤدب بنائے اور تجھ کو حق تعالےٰ کے

إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ ۞ اَلْمُرِيدُ لَابُدَّ لَهُ مِنْ قَائِدٍ وَّ دَلِيلٍ لِأَنَّهُ فِي بَرِّيَّةٍ فِيهَا عَقَارِبُ وَحَيَّاتٌ وَّآفَاتٌ وَّعَطَشٌ وَّسِبَاعٌ مُّهْلِكَةٌ ۞ فَيُحَذِّرُهُ مِنْ هٰذِهِ الْآفَاتِ وَيَدُلُّهُ عَلَى مَوْضِعِ الْمَاءِ وَالْأَشْجَارِ الْمُثْمِرَةِ ۞ فَإِذَا كَانَ وَحْدَهُ مِنْ غَيْرِ دَلِيلٍ وَّقَعَ فِي أَرْضٍ مُّسْبِعَةٍ وَّ غَرِرَةٍ كَثِيرَةِ السِّبَاعِ وَالْعَقَارِبِ وَالْحَيَّاتِ وَالْآفَاتِ يَا مُسَافِرًا فِي طَرِيقِ الدُّنْيَا لَا تُفَارِقِ الْقَافِلَةَ وَالدَّلِيلَ وَالرُّفَقَاءَ ۞ وَإِلَّا ذَهَبَ مِنْكَ مَالُكَ وَرُوحُكَ ۞ وَأَنْتَ يَا مُسَافِرًا فِي طَرِيقِ الْآخِرَةِ كُنْ أَبَدًا مَعَ الدَّلِيلِ إِلَى أَنْ يُوصِلَكَ إِلَى الْمَنْزِلِ ۞ اَخْدِمْهُ فِي الطَّرِيقِ وَأَحْسِنْ أَدَبَكَ مَعَهُ ۞ وَلَا تَخْرُجْ عَنْ رَأْيِهِ ۞ فَيُعَلِّمُكَ وَيُقَرِّبُكَ إِلَيْهِ ثُمَّ يَسْتَنِيبُكَ فِي الطَّرِيقِ لِرُؤْيَتِهِ نَجَابَتَكَ وَصِدْقَكَ وَحِذْقَكَ ۞ فَيُصَيِّرُكَ أَمِيرًا فِيهَا وَسُلْطَانًا عَلَى أَهْلِهَا يَسْتَخْلِفُكَ فِي مَوَاكِبِهِ ۞ فَلَا تَزَالُ عَلَى ذٰلِكَ إِلَى أَنْ يَأْتِيَ بِكَ إِلَى نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞ فَيُسَلِّمَكَ إِلَيْهِ فَيُقَرَّ بِكَ عَيْنًا ۞ ثُمَّ يَسْتَنِيبُكَ عَلَى الْقُلُوبِ وَالْأَحْوَالِ وَالْمَعَانِي فَتَصِيرُ سَفِيرًا بَيْنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ بَيْنَ خَلْقِهٖ غُلَامًا بَيْنَ يَدَيْ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى وَسَلَّمَ ۞ تَأْتِي إِلَى الْخَلْقِ وَالْخَالِقِ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ ۞ هٰذَا شَيْءٌ لَا يَجِيءُ بِالتَّحَلِّي وَالتَّمَنِّي وَلٰكِنْ بِشَيْءٍ وَّقَرَ فِي الصُّدُورِ وَصَدَّقَهُ الْعَمَلُ ۞ اَلْقَوْمُ نُزَّاعُ الْعَشَائِرِ ۞ مِنْ كُلِّ أَلْفِ أَلْفٍ إِلَى انْقِطَاعِ النَّفَسِ وَاحِدٌ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ بِقُلُوبِهِمْ وَمَعَانِيهِمْ ۞ وَيُصَدِّقُونَ ذٰلِكَ السَّمَاعَ

راستہ سے واقف کرے۔ مُرید کو دستگیر اور راہبر کے بغیر چارہ نہیں کیونکہ وہ ایسے جنگل میں ہے جس میں سانپ بچھو اور طرح طرح کی آفتیں پیاس اور مہلک درندے ہیں۔ پس راہبر اس کو ان آفتوں سے بچاتا اور اس کو پانی اور پھل دار درختوں کی جگہ بتاتا رہیگا۔ اور جب تنہا بغیر رہبر کے ہوگا تو درندوں والی پتھریلی زمین میں جا پڑے گا جہاں کثرت سے درندے اور سانپ بچھو اور آفتیں ہونگی۔ اے راہِ دُنیا کے مسافر تو قافلہ اور راہبر اور رفیقوں سے علٰحدہ نہ ہو ورنہ تیرا مال بھی برباد ہوگا جان بھی۔ اور اے راہِ آخرت کے مسافر تو ہر وقت راہبر کے ساتھ رہ یہاں تک کہ وہ تجھ کو پڑاؤ پر پہونچا دے۔ راستہ بھر اس کا خادم بنا رہ۔ اس کے ساتھ حسنِ ادب کا برتاؤ رکھ اور اس کی رائے سے باہر مت ہو کہ وہ تجھ کو واقف کار بنا دیگا اور خدا کے قرب پہنچا دے گا۔ اس کے بعد تیری شرافت وصداقت وحذاقت دیکھ لینے کی وجہ سے تجھ کو راستہ میں نیابت عطا کریگا یعنی تجھ کو قافلہ میں سردار اور اہلِ قافلہ کا سلطان بنا دیگا اور اپنے لشکر میں تجھ کو نائب قرار دیگا پس تو سرداری) پر قائم رہے گا یہانتک کہ وہ تجھ کو تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائیگا اور تجھ کو آپکے حوالہ کر دیگا۔ پس آپکی آنکھیں تجھ سے ٹھنڈی ہوں گی۔ اس کے بعد آنحضرت صلعم تجھ کو نائب بنا دینگے قلوب اور کیفیات اور معانی پر۔ پس تو حق تعالٰے اور اس کی مخلوق کے درمیان سفیر اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر باش خدمت گار بن جائیگا کہ کبھی مخلوق کی طرف آئیگا اور کبھی خالق کی طرف۔ یہ چیز بناوٹ اور ہوس سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ اس (یقین واطمینان قلب) سے حاصل ہوتی ہے جو سینوں میں جگہ پایا کرتی ہے اور عمل اسکی تصدیق کیا کرتا ہے اللہ والے بندے گروہا گروہ میں چند اور لاکھوں میں ایک ہی دو ہوتے ہیں کہ اللہ کا کلام اپنے قلوب ومعانی سے سُنتے اور اس سننے کو

بِأَعْمَالِ جَوَارِحِهِمْ ۞ يَا جُهَّالُ تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَارْجِعُوا إِلَى جَادَّةِ الصِّدِّيقِينَ ۞ وَاتَّبِعُوهُمْ فِي أَقْوَالِهِمْ وَأَفْعَالِهِمْ وَلَا تَتَّبِعُوا بُنَيَّاتِ الطُّرُقِ الْمُنَافِقِينَ الطَّالِبِينَ الدُّنْيَا ۞ الْمُعْرِضِينَ عَنِ الْآخِرَةِ ۞ التَّارِكِينَ لِجَادَّةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا مَنْ تَقَدَّمَ ۞ أَخَذُوا يَمِينًا وَشِمَالًا وَوَرَاءً ۞ طَلَبُوا طَرِيقَ الْكُسَالَى وَلَمْ يَمُرُّوا بِجَادَّتِهِمْ فِي الْجَادَّةِ الصَّحِيحَةِ الَّتِي هِيَ الطَّرِيقُ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَا غُلَامُ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ تُعَاشِرُهُمْ فِي الدُّنْيَا لِلدُّنْيَا غَدًا لَا تَرَاهُمْ ۞ تُقْطَعُ بَيْنَكُمْ ۞ كَيْفَ لَا تُقْطَعُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَقْرَانِكَ السُّوءِ الَّذِينَ عَاشَرْتَهُمْ فِي غَيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ إِنْ كَانَ وَلَابُدَّ لَكَ مِنْ مُعَاشَرَةِ الْخَلْقِ فَعَاشِرِ الْمُتَوَرِّعِينَ الْمُتَزَهِّدِينَ الْعَارِفِينَ الْعَامِلِينَ مُرِيدِي الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمُرَادِيهِ ۞ عَاشِرْ مَنْ يَأْخُذُ مِنْكَ الْخَلْقَ وَيُعْطِيكَ قُرْبَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ يَأْخُذُ مِنْكَ الضَّلَالَ وَيُقِيمُكَ عَلَى الْجَادَّةِ ۞ يَعْصِبُ عَيْنَيْكَ عَنِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَفْتَحُهَا عَلَى الْآخِرَةِ ۞ يُنَحِّي مِنْ بَيْنِ يَدَيْكَ طَبَقَ الدُّنْيَا وَيَتْرُكُ بَدَلَهُ طَبَقَ الْأُخْرٰى ۞ يُنَحِّي عَنْكَ الْحَفَايَةَ وَيَتْرُكُ بَدَلَهَا الْجَوْرَبَةَ ۞ يُقِيمُكَ مِنْ بَيْنِ الْحَيَّاتِ وَالْعَقَارِبِ وَالسِّبَاعِ وَيُقْعِدُكَ فِي الْأَمْنِ وَالرَّاحَةِ وَالطَّيِّبَةِ ۞ عَاشِرْ مَنْ هٰذِهِ صِفَتُهُ وَاصْبِرْ عَلَى كَلَامِهِ ۞ وَاقْبَلْ أَمْرَهُ وَنَهْيَهُ وَقَدْ رَأَيْتَ الْخَيْرَ عَاجِلًا ۞ غَيْرَ أَنَّ أَجَلَ الشَّجَاعَةِ صَبْرُ سَاعَةٍ ۞

اپنے اعضاء کے اعمال سے سچا کر دکھاتے ہیں۔ اے جاہلو اللہ کی جناب میں توبہ کرو اور صدیقین کے راستہ کی طرف لوٹو اور ان کے اقوال و افعال میں ان کا اتباع کرو اور منافقوں کے طریقوں کا اتباع نہ کرو کہ جو طالبِ دُنیا اور آخرت سے روگرداں اور اور حق تعالیٰ کی اُس شاہراہ کو چھوڑے ہوئے ہیں جس پر متقدمین تھے کہ دائیں بائیں اور پیچھے کا رُخ لے بیٹھے۔ کاہلوں کے راستہ چلے اور اپنی سڑک میں اس سڑک پر ہو کر بھی نہ گذرے جو حق تعالیٰ تک (پہونچنے) کا راستہ تھا۔ صاحبزادہ یہ لوگ کہ جن سے تو دُنیا میں دُنیا کے واسطے مِل جُل رہا ہے کل کو تجھے نظر بھی نہ آئیں گے۔ تمہارے درمیان (محبّت) قطع کردی جائے گی۔ اور کیوں نہ قطع کردی جائے تیرے اور تیرے ہم نشینوں کی محبّت جبکہ اُن سے تو نے اللہ واسطے کے خلاف میل جول کیا تھا۔ اور اگر مخلوق کے میل جول کے بغیر چارہ ہی نہ ہو تو بس تقویٰ والے زاہدوں سے مِل جو با عمل اور حق تعالیٰ کے طالب و مطلوب ہیں۔ اُسی سے مِل جو تجھ سے خلق کو لے لے اور قربِ حق تجھ کو دیدے۔ گمراہی تجھ سے لے لے اور تجھ کو سیدھے راستے پر کھڑا کردے۔ دُنیا کی طرف سے تیری آنکھوں پر پٹی باندھ دے۔ اس کے بعد آخرت پر ان کو کھول دے تیرے سامنے سے دُنیا کا طباق علیٰحدہ کردے اور اس کے بدلہ آخرت کا طباق رکھ دے۔ ننگے پاؤں ہونا تجھ سے دور کردے اور اس کے بدلہ جرابیں عطا کرے۔ تجھ کو سانپ بچھو اور درندوں کے درمیان سے اُٹھائے اور امن و راحت و خوش عیشی میں لا بٹھلائے۔ جس کی یہ حالت ہو اس سے مل اور اس کی نصیحت پر جا رہ اور اس کے امر و نہی کو قبول کر۔ یقیناً دُنیا ہی میں خوبی دیکھ لے گا۔ بات ہی کیا ہے۔ شجاعت کی مدّت ایک ساعت کا صبر ہی تو ہے (پس جہاں

بِكَ لَا يَجِئُ شَئٌ وَلَا بُدَّ مِنْكَ ؛ اُشْتُرِ
الرُّوْكَارِيَّةَ وَالزَّنْبِيْلَ وَاقْعُدْ عَلٰى
بَابِ الْعَمَلِ ؛ فَاِنْ قَلَّ عَمَلُكَ
فَسَوْفَ تَعْمَلُ ؛ اَعْطِ السَّبَبَ حَقَّهٗ
وَتَوَكَّلْ ؛ وَاقْعُدْ عَلٰى بَابِ الْعَمَلِ ؛
فَاِنْ اَخَذُوا الرُّوْكَارِيَّةَ وَلَمْ يَاْخُذُوْكَ
لَاتَبْرَحْ مِنْ مَّكَانِكَ ؛ حَتّٰى تَيْأَسَ
مِنْ اَحَدٍ يَدْعُوْكَ اِلٰى عَمَلِهٖ فَحِيْنَئِذٍ
اَلْقِ نَفْسَكَ فِىْ بَحْرِ التَّوَكُّلِ فَتَجْمَعُ
بَيْنَ السَّبَبِ وَالْمُسَبِّبِ ؛ اَحْسِنْ اَدَبَكَ
بَيْنَ يَدَىْ مُعَلِّمِكَ وَلْيَكُنْ صَمْتُكَ
اَكْثَرَ مِنْ نُطْقِكَ ؛ فَاِنَّ
ذٰلِكَ سَبَبٌ لِتَعَلُّمِكَ وَ
قُرْبِكَ اِلٰى قَلْبِهٖ ؛ حُسْنُ
الْاَدَبِ يُقَرِّبُكَ وَسُوْءُ
الْاَدَبِ يُبْعِدُكَ ؛ كَيْفَ
يَحْسُنُ اَدَبُكَ وَاَنْتَ
لَا تُخَالِطُ الْاُدَبَاءَ ؛
كَيْفَ تَتَعَلَّمُ
وَاَنْتَ لَا تَرْضٰى
بِمُعَلِّمِكَ وَلَا
تُحْسِنُ
ظَنَّكَ
فِيْهِ
٭

ذرا استقلال سے کام لیا اور کام بنا) تجھ سے کوئی چیز ہو بھی نہیں سکتی اور تیری ضرورت بھی ہے (کہ ہوتا تو سب خدا ہی کے فضل سے ہے مگر فضل کے لئے ضرورت ہے تیری ہمت و قصد کی پس) جھلی اور مزدوری کا سامان خرید اور (مزدور بن کر) عمل کے دروازہ پر بیٹھ جا (یعنی کوئی ذریعہ معاش اختیار کر، اور بنام خدا اس میں لگ جا) پس اگر تیری مزدوری مقدر ہوگی تو کام بھی کرنے لگے گا (کہ سبب معاش چل پڑیگا اور روزی ملے گی) سبب کو اس کا حق ادا کر (کہ کاہل مت بن) اور توکل کر (کہ بھروسہ خدا ہی پر رہے) اور عمل کے دروازہ پر بیٹھا رہ۔ پس اگر لوگ تیرا سامان تو لے لیں اور تجھ کو نہ لیں (کہ تو سبب معاش سے معطل بن کر بیٹھ جائے) تو (اس وقت بھی) اپنی جگہ سے مت ہٹ (ممکن ہے کہ دوسرے سبب معاش سے روزی ملنی مقدر ہو کہ اس کے سامان غیب سے مہیا ہو جائیں گے پس اس میں لگ جائیو) یہاں تک کہ تو مایوس ہو جائے کہ اب کوئی بھی تجھ کو مزدوری کی طرف نہ بلائے گا (اور معاش کا کوئی ذریعہ بھی نہ بن سکے گا)۔ پس اس وقت اپنے آپ کو توکل کے سمندر میں ڈال دے کہ اسباب اور مسبب الاسباب دونوں کا جامع بن جائے گا اپنے معلم کے سامنے باادب رہ اور چاہیئے کہ تیرا سکوت تیرے بولنے کی بہ نسبت زیادہ ہو کیونکہ وہی سبب ہے تیرے پڑھ جانے اور استاد کے دل میں جگہ پانے کا۔ حسنِ ادب تجھ کو مقرب بنائے گا اور بے ادبی تجھ کو دور جا پھینکے گی تو حسنِ ادب کس طرح کر سکتا ہے حالانکہ باادب لوگوں سے ملتا جلتا نہیں؟ تو پڑھ کیونکر جائے گا جبکہ تو نہ اپنے پڑھانے والے سے راضی ہے اور نہ اس کے متعلق حسنِ ظن رکھتا ہے؟

اَلْمَجْلِسُ الْحَادِیْ وَالْخَمْسُوْنَ

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِیْ عِشْرِیْنَ

مِنْ شَعْبَانَ مِنَ السَّنَۃِ

اَلدُّنْیَا کُلُّھَا حِکْمَۃٌ وَّعَمَلٌ ۔ وَالْاٰخِرَۃُ کُلُّھَا قُدْرَۃٌ ۔ فَھٰذِہٖ مَبْنِیَّۃٌ عَلَی الْحِکْمَۃِ وَتِلْکَ مَبْنِیَّۃٌ عَلَی الْقُدْرَۃِ ۔ فَلَا تَتْرُکِ الْعَمَلَ فِیْ دَارِ الْحِکْمَۃِ ۔ وَلَا تُعَجِّزْ قُدْرَتَہٗ فِیْ دَارِ الْقُدْرَۃِ ۔ اِعْمَلْ فِیْ دَارِ الْحِکْمَۃِ بِحِکْمَتِہٖ وَلَا تَتَّکِلْ عَلٰی قُدْرَتِہٖ ۔ لَا تَجْعَلِ الْقَدْرَ عُذْرًا لِنَفْسِکَ فَاِنَّھَا تَحْتَجُّ بِہٖ وَتَتْرُکُ الْعَمَلَ ۔ اَلْعُذْرُ بِالْقَدْرِ حُجَّۃُ الْکُسَالٰی ۔ اِنَّمَا یَکُوْنُ الْعُذْرُ بِالْقَدْرِ فِیْ غَیْرِ الْاَوَامِرِ وَالنَّوَاھِیْ ۔

(وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بَعْدَ کَلَامٍ)

اَلْمُؤْمِنُ لَا یَسْکُنُ اِلٰی ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَلَا اِلٰی مَا فِیْھَا ۔ یَاْخُذُ قِسْمَہٗ مِنْھَا وَیَتَنَحّٰی بِقَلْبِہٖ اِلَی الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ یَقِفُ ھُنَاکَ حَتّٰی یَنْفِیْ عَنْہُ وَھَجَ الدُّنْیَا وَیُؤْذَنُ لِقَلْبِہٖ بِالدُّخُوْلِ عَلَیْہِ سِفَارَۃُ سِرِّہٖ ۔ یُخْرِجُ السِّرَّ اِلَی الْقَلْبِ وَالْقَلْبُ اِلَی النَّفْسِ الْمُطْمَئِنَّۃِ وَالْجَوَارِحِ الطَّائِعَۃِ ۔ فَبَیْنَمَا ھُوَ کَذٰلِکَ اِذْ اُغْنِیَ عِیَالُہٗ عَنْہُ ۔

اکیاونویں مجلس

(۲۰ رشعبان ۵۴۵ھ)

دُنیا سرتاپا حکمت اور عمل ہے (کہ جب کام کرو تب ثمرہ ملے)۔ اور آخرت ساری کی ساری قدرت ہے (کہ ہر شئے کا وجود بلا سبب ہوگا) پس اس کی بنار حکمت پر ہے اور اس کی بنار قدرت پر ہے لہٰذا حکمت کے مکان میں کام کرنا مت چھوڑ۔ اور قدرت کے مقام میں اس کی قدرت کو عاجز مت سمجھ حکمت کے گھر میں اس کی حکمت کے موافق کام کر اور قدرت پر بھروسہ مت کر (کہ بلا عمل بھی جنت کا متوقع رہے) تقدیر کو اپنے نفس کا عذر مت قرار دے (کہ جو کچھ تقدیر میں ہے وہ ہوکر رہے گا پھر عمل کی کیا ضرورت ہے؟) کیونکہ نفس اس کو حجت قرار دے کر عمل چھوڑ بیٹھے گا۔ تقدیر کا عذر پیش کرنا کاہلوں کی حجت ہے بس تقدیر کا عذر تو اوامر ونواہی کے علاوہ (افلاس و تونگری اور موت وحیات وغیرہ) میں ہوا کرتا ہے (نہ کہ فرائض کی تعمیل یا محرمات سے گریز کرنے میں)

(اور کچھ تقریر کے بعد آپ نے فرمایا) مومن کو نہ اس دُنیا سے چین ملتا ہے نہ اس کے ساز وسامان سے۔ وہ اس سے اپنا مقسوم لیتا اور اپنے قلب سے حق تعالیٰ کی طرف یکسو ہو جاتا ہے وہاں پہونچکر کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ دُنیا کی سوزش اُس سے دور ہو لیتی ہے اور اس کے قلب کو باطن کی سفارت سے (دربار خاص میں) داخل ہونے کی اجازت مل جاتی ہے کہ باطن (پیام اجازت پہونچانے کو) قلب کے پاس آتا ہے اور قلب نفس مطمئنہ اور فرماں بردار اعضا کے پاس۔ پس وہ حق وامنت میں ہوتا ہے کہ دفعۃً اس کے متعلقین کو اس سے بے نیاز بنا دیا جاتا ہ

وَحِيْلَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ ۞ يَكْفِيْهِ شُرُوْرَ الْخَلْقِ وَيُطِيْعُهُمْ لَهٗ ۞ وَيُحِيْلُ بَيْنَ قَلْبِهٖ وَقُلُوْبِهِمْ وَيَبْقٰى وَحْدَهٗ مَعَ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ ۞ كَأَنَّ الْخَلْقَ لَمْ يُخْلَقُوْا بِالْإِضَافَةِ إِلَيْهِ ۞ كَأَنْ لَاخَلْقَ لِرَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ سِوَاهُ ۞ يَبْقٰى رَبُّهٗ عَزَّوَجَلَّ فَاعِلًا وَهُوَ مَفْعُوْلٌ فِيْهِ ۞ يَبْقٰى مَطْلُوْبُهٗ وَهُوَ طَالِبُهٗ يَبْقٰى أَصْلُهٗ وَهُوَ فَرْعُهٗ ۞ لَايَعْرِفُ غَيْرَهٗ وَلَايَرٰى غَيْرَهٗ ۞ يَطْوِيْهِ عَنِ الْخَلْقِ ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهٗ لَهُمْ ۞ يُوْجِدُهٗ بَيْنَهُمْ لِمَصَالِحِهِمْ وَلِهِدَايَتِهِمْ وَيَصْبِرُ عَلٰى أَذَاهُمْ لِمَرْضَاةِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۞ اَلْقَوْمُ حُرَّاسُ الْقُلُوْبِ وَالْأَسْرَارِ ۞ قَائِمُوْنَ مَعَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ لَامَعَ غَيْرِهٖ ۞ عَامِلُوْنَ لَهٗ لَالِغَيْرِهٖ ۞ يَامُنَافِقُ مَاعِنْدَكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ خَبَرٌ ۞ وَلَامِنَ الْإِيْمَانِ خَبَرٌ ۞ وَلَامِنَ الْأُنْسِ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ خَبَرٌ ۞ عَنْ قَرِيْبٍ تَمُوْتُ وَتَنْدَمُ بَعْدَ الْمَوْتِ ۞ قَدْ قَنِعْتَ بِفَصَاحَةِ اللِّسَانِ مَعَ عُجْمَةِ الْجَنَانِ وَهٰذَا لَا يَنْفَعُكَ ۞ اَلْفَصَاحَةُ لِلْقَلْبِ لَا لِلِّسَانِ أَبْكِ عَلٰى نَفْسِكَ أَلْفًا وَعَلٰى غَيْرِكَ مَرَّةً ۞ يَامَيِّتَ الْقَلْبِ يَاغَائِبًا عَنِ الْقَوْمِ يَامُدْبِرُ ۞ يَامَحْجُوْبًا بِكَ وَبِالْخَلْقِ عَنِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۞

اس کے اور ان کے درمیان روک کر دی جاتی ہے کہ خود حق تعالیٰ مخلوق کی ایذاؤں سے اس کی حفاظت فرماتا اور سب کو اس کا مطیع بنا دیتا ہے اور اس کے قلب اور ان کے قلوب میں خود حائل ہو جاتا ہے کہ (اس کے دل کو علاقہ بجز خدا کے کسی سے بھی نہیں رہتا) بس وہی وہ اپنے پروردگار کے ساتھ رہ جاتا ہے۔ گویا اس کے اعتبار سے مخلوق پیدا ہی نہیں ہوئی اور گویا بجز اس کے اور کوئی خدا کی مخلوق ہی نہیں۔ پس اس کا پروردگار فاعل مختار ہوتا ہے اور یہ اس کا محلِ فعل۔ خدا اس کا مطلوب رہ جاتا ہے اور یہ اس کا طالب۔ وہ اس کی اصل رہ جاتا ہے۔ اور یہ اس کی شاخ۔ نہ یہ اس کے سوا کسی کو پہچانتا ہے نہ دیکھتا ہے۔ حق تعالیٰ اس کو مخلوق سے لپیٹ لیتا ہے (کہ سب سے مخفی اور الگ ہو جاتا ہے) اس کے بعد جب چاہے گا اس کو لوگوں کے لئے اٹھا کھڑا کرے گا کہ ان کے درمیان ان کی ہدایت و مصلحت کیلئے اس کو موجود فرمادیگا اور یہ حق تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے ان کی ایذاؤں پر صبر کرتا رہے گا۔ اللہ والے بندے قلوب اور اسرار کے پاسبان ہیں۔ خدا ہی کے ساتھ قائم ہیں نہ کہ غیر کے ساتھ اور اسی کا کام کرتے ہیں دوسرے کا نہیں۔ اے **منافق** نہ تجھے اللہ والوں سے آگاہی ہے نہ ایمان سے واقفیت ہے اور نہ حق تعالیٰ سے مانوس بننے کی خبر ہے۔ عنقریب تو مر جائے گا اور مرنے کے بعد پشیمان ہوگا (کہ ہائے کس خوابِ غفلت میں سوتا رہا) باوجود قلب کے گونگا ہونے کے تو صرف زبان کی فصاحت پر اکتفا کر بیٹھا اور یہ تیرے لئے مفید نہیں، فصاحت قلب کی معتبر ہے نہ کہ زبان کی۔ اے مُردہ دل۔ اے اللہ والوں سے غیر حاضر، اے صاحبِ ادبار اور اے اپنے نفس اور مخلوق کی بدولت خداوند تعالیٰ سے محجوب۔ اگر تو دوسرے

اِلٰهِیْ اِنِّیْ کُنْتُ اَخْرَسَ فَاَنْطَقْتَنِیْ ؛ فَانْفَعِ الْخَلْقَ بِنُطْقِیْ ؛ وَکَمِّلْ لَهُمُ الصَّلَاحَ عَلٰی یَدَیَّ ؛ وَاِلَّا رُدَّنِیْ اِلَی الْخَرَسِ **یَا قَوْمِ** اِنِّیْ اَدْعُوْکُمْ اِلَی الْمَوْتِ الْاَحْمَرِ ؛ وَهُوَ مُخَالَفَةُ النَّفْسِ وَالْهَوٰی وَالطَّبْعِ وَالشَّیْطَانِ وَالدُّنْیَا وَالْخُرُوْجُ عَنِ الْخَلْقِ وَتَرْکُ مَا سِوَی الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِی الْجُمْلَةِ ؛ جَاهِدُوْا فِیْ هٰذِهِ الْاَحْوَالِ وَلَا تَیْأَسُوْا ؛ فَاِنَّ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ؛ اِسْاَلُوْهُ عَلٰی قَدْرِ قُدْرَتِهٖ اِسْاَلُوْهُ مِنْ حَیْثُ الْقُدْرَةِ لَا مِنْ حَیْثُ الْحِکْمَةِ ؛ اِسْاَلُوْهُ مِنْ حَیْثُ عِلْمِهٖ لَا مِنْ حَیْثُ عِلْمِکُمْ ؛ اِسْاَلُوْهُ بِقُلُوْبِکُمْ وَاَسْرَارِکُمْ لَا بِقَلْقَلَةِ اللِّسَانِ ؛ اِسْاَلُوْهُ مِنْ وَّرَاءِ عَجْزِ عِلْمِکُمْ وَقُدْرَتِکُمْ ؛ تَقُوْمُوْنَ بَیْنَ یَدَیْهِ عَلٰی قَدَمِ الْاِفْلَاسِ مِنْ جَمِیْعِ الْاَشْیَاءِ لَا تَتَعَامَلُوْا عَلَیْهِ وَلَا تَتَمَقْدَرُوْا عَلَیْهِ وَلَا تَتَعَقَّلُوْا عَلَیْهِ وَلَا تَرُدُّوْا تَدْبِیْرَهٗ بِتَدْبِیْرِکُمْ اِلَی الْجُهَّالِ

پر ایک بار ردوے تو اپنے نفس پر ہزار بار رد - بار الہا میں تو گونگا بنا ہوا تھا پس تو نے ہی مجھ کو بلوایا ہے' لہٰذا میرے بولنے سے مخلوق کو نفع بخش اور میرے ہاتھوں ان کی درستی کامل فرما دے ورنہ مجھ کو پھر اُسی گونگے پن کی طرف لوٹا دے۔ (کہ گوشۂ گمنامی میں محو و مستغرق پڑا رہوں) صاحبو میں تم کو ایک خونی موت کی طرف بلا رہا ہوں یعنی نفس' خواہش' طبیعت شیطان اور دُنیا کی مخالفت اور مخلوق سے باہر ہو جانے اور حق تعالیٰ کے سوا ہر چیز کو ترک کر دینے کی طرف (جو معمولی موت سے زیادہ سخت ہے) ان حالات (کے حاصل کرنے) میں مجاہدہ کرو اور نا اُمید نہ ہو کیونکہ حق تعالیٰ ہر روز ایک خاص شان میں ہے (روز توقع رکھو پس کیا عجب ہے کہ کل ہی کو نواز لئے جاؤ) خدا سے اس کی قدرت کی مقدار کے موافق مانگو (اور قدرت کی کوئی حد نہیں ہے سب ہی کچھ اس میں داخل ہے) خدا سے بحیثیت قدرت مانگو نہ کہ بحیثیت حکمت (کہ یا اللہ بلا سبب محض قدرت سے ہم کو نصیب فرما) خدا سے اس کے علم کی حیثیت سے مانگو نہ کہ اپنے علم کی حیثیت سے (کہ یا اللہ جو تیرے علم میں ہمارے لئے بہتر ہو وہ عطا کر) خدا سے اپنے قلوب اور اسرار کے ذریعہ سے مانگو نہ کہ زبان کی بک بک سے (کیونکہ زبان سے دعا کرنا کہ دل متوجہ نہ ہو بے ادبی ہے) خدا سے اپنے علم اور اپنی طاقت سے آگے بڑھ کر مانگو۔ تمام اشیاء سے تہیدستی کے قدموں پر اس کے سامنے کھڑے رہو (کہ کسی ایک چیز پر بھی توجہ نہ ہو) نہ اس پر اپنا بڑا صاحب عمل صاحب قدرت اور صاحب عقل و شعور ہونا جگھارو اور نہ اپنی تدبیروں سے اس کی تدبیر کو جاہلوں کی طرف رد کرو (کہ اس کی تعلیم شریعت کو چھوڑ کر دنیا داروں کی بتائی ہوئی دوراندیشیوں پر چلنے لگو) جو شخص بھی

مَنْ لَمْ یَعْمَلْ بِعِلْمِہٖ فَھُوَ جَاھِلٌ وَاِنْ کَانَ مُتْقِنًا لِحِفْظِہٖ وَالْعِلْمُ بِمَعَانِیْہِ ۞ تَعَلُّمُکَ لِلْعِلْمِ مِنْ غَیْرِ عَمَلٍ یَرُدُّکَ اِلَی الْخَلْقِ ۞ وَعَمَلُکَ بِالْعِلْمِ یَرُدُّکَ اِلَی الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۞ وَیُزَھِّدُکَ فِی الدُّنْیَا وَیُبَصِّرُکَ بِبَاطِنِکَ ۞ یُشْغِلُکَ عَنْ تَزْیِیْنِ الظَّاھِرِ وَیُلْھِمُکَ بِتَزْیِیْنِ الْبَاطِنِ فَحِیْنَئِذٍ یَتَوَلَّاکَ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ ۞ لِاَنَّکَ قَدْ صَلَحْتَ لَہٗ ۞ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ۞ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ۞ یَتَوَلّٰی ظَوَاھِرَھُمْ وَبَوَاطِنَھُمْ یُرَبِّیْ ظَوَاھِرَھُمْ بِیَدِ حِکْمَتِہٖ وَبَوَاطِنَھُمْ بِیَدِ عِلْمِہٖ ۞ فَلَا یَخَافُوْنَ مِنْ غَیْرِہٖ وَلَا یَرْجُوْنَ غَیْرَہٗ وَلَا یَاْخُذُوْنَ اِلَّا مِنْہُ وَلَا یُعْطُوْنَ اِلَّا فِیْہِ ۞ یَسْتَوْحِشُوْنَ مِنْ غَیْرِہٖ ۞ یَسْتَاْنِسُوْنَ بِہٖ وَیَسْکُنُوْنَ اِلَیْہِ ۞ ھٰذَا اٰخِرُ الزَّمَانِ ۞ قَدْ کَثُرَ فِیْہِ التَّغْیِیْرُ وَالتَّبْدِیْلُ ۞ ھُوَ زَمَانُ الْفَتْرَۃِ ۞ زَمَانُ النِّفَاقِ وَنِفَاقِہٖ ۞ یَا مُنَافِقُ اَنْتَ عَبْدُ الدُّنْیَا وَالْخَلْقِ ۞ تُرَائِیْھِمْ وَتَعْمَلُ لَھُمْ وَتَنْسٰی نَظَرَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۞ اِلَیْکَ ۞ تُظْھِرُ اَنَّکَ تَعْمَلُ لِلْاٰخِرَۃِ وَکُلُّ عَمَلِکَ وَقَصْدِکَ لِلدُّنْیَا ۞

اپنے علم پر عمل نہ کرے وہ جاہل ہے اگرچہ کیسا ہی علم کا حافظ اور اس کے ترجمہ کا واقف کیوں نہ ہو (پس بے عمل علماء کا قول بھی قابل عمل نہیں) عمل کے بغیر تیرا علم حاصل کرنا تجھ کو مخلوق کی طرف لوٹائیگا (کہ تو امراء رس بن کر دُنیادار امراء کی درباریاں کرتا پھریگا) اور علم پر عمل کرنا تجھ کو حق تعالیٰ کی طرف لے جائیگا (کہ متوکل بن کر خزانہ غیب سے روزی پائیگا) اور تجھ کو دُنیا میں زاہد بنا دے گا، اور تیرے باطن کو صاحب بصیرت کردے گا۔ ظاہر کی زیبائش سے تجھ کو غافل بنادے گا اور باطن کی آراستگی (کا اہتمام) تیرے دل میں ڈال دے گا۔ پس اس وقت تیرا کارساز حق تعالےٰ ہوگا کیونکہ تو واقعی اس کے قابل بن گیا ہے۔ حق تعالےٰ فرماتا ہے اور "خدا کارساز بنتا ہے صالحین کا" ان کے ظاہر و باطن دونوں کے کام بناتا ہے۔ ظاہر کی پرورش فرماتا ہے اپنی حکمت کے ہاتھ سے (کہ اسباب معاش مہیا فرماکر قوی البدن بناتا ہے) اور باطن کی تربیت فرماتا ہے اپنے علم کے ہاتھ سے (کہ توکل و استغنا دے کر ان کو قوی القلب بناتا ہے) پس وہ نہ کسی دوسرے سے ڈرتے ہیں اور نہ توقع رکھتے ہیں۔ بجز اس کے نہ کسی سے کچھ لیتے ہیں اور نہ اس کے سوا دوسری راہ میں کچھ دیتے ہیں۔ اور وہ دوسروں سے وحشت کھاتے ہیں۔ اسی سے مانوس ہوتے اور اسی کے پاس چین پاتے ہیں۔ یہ آخری زمانہ ہے۔ اس وقت ترمیم و تبدیل بڑھ گئی ہے۔ یہ نبوت کا زمانہ دور چلے جانے کا وقت ہے۔ نفاق اور نفاق در نفاق کا زمانہ ہے۔ اے منافق تو دنیا اور مخلوق کا بندہ ہے کہ ان کا دکھاوا کرتا اور انہیں کے لئے عمل کرتا ہے اور حق تعالےٰ کا اپنی طرف نظر کرنا بھولا ہوا ہے۔ تو ظاہر کرتا ہے کہ آخرت کے لئے عمل کر رہا ہے حالانکہ تیرا سارا عمل اور سارا قصد دُنیا کے لئے ہے۔ اور یہی نفاق در نفاق ہے کہ اپنے منافق ہونے سے اپنے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ
اِذَا تَزَيَّنَ الْعَبْدُ بِعَمَلِ لِلْاٰخِرَةِ وَهُوَ لَا يُرِيْدُهَا
وَلَا يَطْلُبُهَا لُعِنَ فِي السَّمٰوٰتِ بِاِسْمِهٖ وَنَسَبِهٖ ۞
اِنِّيْ اَعْرِفُكُمْ يَا مُنَافِقُوْنَ مِنْ طَرِيْقِ الْحُكْمِ
وَالْعِلْمِ وَلٰكِنْ اَسْتُرُكُمْ بِسَتْرِ اللّٰهِ عَزَّوَ
جَلَّ وَيْحَكَ مَا تَسْتَحِيْ ۞ جَوَارِحُكَ مَا
طَهُرَتْ مِنَ الْمَعَاصِيْ وَالنَّجَاسَاتِ الظَّاهِرَةِ
تَدَّعِيْ طَهَارَةَ الْبَاطِنِ ۞ طَهَارَةُ الْقَلْبِ مَا
صَحَّتْ فَكَيْفَ السِّرُّ ۞ مَا تَاَدَّبْتَ مَعَ الْمَخْلُوْقِ
وَتَدَّعِي الْاَدَبَ مَعَ الْخَالِقِ ۞ اَلْمُعَلِّمُ مَا
رَضِيَ عَنْكَ وَلَا تَاَدَّبْتَ مَعَهٗ وَلَا قَبِلْتَ مِنْهُ
اَوَامِرَهٗ ۞ تَقْعُدُ فِي الدَّسْتِ وَتَتَصَدَّرُ
لَا كَلَامَ حَتّٰى يَقُوْمَ تَوْحِيْدُكَ عَلٰى
رِجْلِهٖ وَيَثْبُتَ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ ۞ وَتَخْرُجَ مِنْ بَيْضَةِ وُجُوْدِكَ
وَتَقْعُدَ فِيْ حِجْرِ اللُّطْفِ ۞ وَتَمَكَّنَ
تَحْتَ جَنَاحِ الْاُنْسِ بِهٖ وَ
وَتَلْتَقِطَ حَبَّ الْاِخْلَاصِ وَ
تَشْرَبَ مَاءَ الْمُشَاهَدَةِ ۞
ثُمَّ تَبْقٰى عَلٰى ذٰلِكَ اِلٰى
اَنْ تَصِيْرَ دِيْكًا ۞ فَحِيْنَئِذٍ
تَصِيْرُ حَافِظًا لِلدَّجَاجِ ۞
مُؤْثِرًا لَهَا
بِالْحَبِّ ۞

نفس کو بھی باخبر نہ کیا۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا ہے کہ بندہ جب کسی آخرت کے عمل سے بنتا سنورتا ہے اور وہ عمل اسکا مقصود و مطلوب نہیں ہوتا (بلکہ مقصود دُنیا ہوتی ہے) تو آسمانوں میں اس کے نام اور نسب سمیت اس پر لعنت کی جاتی ہے (کہ فلاں ابن فلاں پر خدا کی پھٹکار ہے) اے منافقو! میں تم کو حکم اور علم (یعنی شریعت و طریقت) دونوں طریق سے پہچانتا ہوں۔ مگر حق تعالیٰ کی پردہ پوشی سے تمہاری پردہ پوشی کرتا ہوں۔ تجھ پر افسوس، تجھے شرم نہیں آتی۔ تیرے اعضاء تو معصیتوں اور ظاہری نجاستوں سے پاک ہوئے نہیں، اور دعوٰی کرتا ہے باطنی طہارت کا۔ طہارت قلب تو صحیح ہوئی نہیں پھر باطن کا تو کیا پوچھنا۔ مخلوق کا ادب تو ابھی تجھ کو آیا نہیں اور دعوٰی کرتا ہے خالق کے ساتھ باادب بنجانیکا۔ معلم (یعنی شیخ) تو ابھی تجھ سے خوش ہوا نہیں اور نہ اس کے ساتھ باادب بنا اور نہ اس کے احکام تو نے قبول کئے اور تو بیٹھنے لگا منبر و مسند پر اور صدر نشین ہونے لگا (کہ واعظ تقاریر اور پیر بن کر حکیم اُمت ہونے کی صورت بنائی) واعظ بننا درست نہیں ہے یہانتک کہ تیری توحید (جو شیر خوار بچہ کی طرح گھٹنیوں چلتی ہے) اپنے پاؤں پر کھڑی ہو جائے اور حق تعالیٰ کے سامنے جم جائے اور تو اپنے بیضۂ وجود سے باہر نکل آئے (کہ انانیت جاتی رہے اور تو اپنے آپکو کچھ سمجھے نہیں) اور لطف (خداوندی) کی گود میں بیٹھے اور اُنس حق کے پروں کے نیچے آجائے اور اخلاص کا دانہ چُگے اور مشاہدہ کا پانی پئے، اس کے بعد اسی پر (قائم رہ کر نشوونما پاتا) رہے یہانتک کہ تو (جوان ہو کر شاہی محل کا پرورش یافتہ) مرغ بنجائے پس اس وقت تو مُرغیوں (یعنی محتاج تربیت مریدوں) کا محافظ بن جائیگا کہ دانہ (ان پر ایثار کرنے (اور انکو شکم سیر کرنے والی غذا کھلانے) والا

مُؤَذِّنًا مُتَيَمِّمًا لِلنَّاسِ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، تُلَبِّيهِمْ إِلَى طَاعَةِ رَبِّهِمْ عَزَّوَجَلَّ ، يَا جَاهِلُ اُتْرُكِ الدَّفْتَرَ مِنْ يَدِكَ وَتَعَالَ ، اُقْعُدْ هٰهُنَا بَيْنَ يَدَيَّ عَلَى رَأْسِكَ ، اَلْعِلْمُ يُؤْخَذُ مِنْ اَفْوَاهِ الرِّجَالِ لَا مِنَ الدَّفَاتِرِ ، يُؤْخَذُ مِنَ الْحَالِ لَا مِنَ الْمَقَالِ ، يُؤْخَذُ مِنَ الْفَانِيْنَ عَنْهُمْ وَعَنِ الْخَلْقِ الْبَاقِيْنَ بِالْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ الدَّائِرَةُ عَلَى فَنَائِكَ وَعَنْهُمْ ثُمَّ وُجُوْدُكَ بِهِ ، مُتْ عَنْ غَيْرِهِ ثُمَّ احْيَ بِهِ وَلَهُ ، اِصْحَبْ خَدَمَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ الَّذِيْنَ لَا يَبْرَحُوْنَ عَلَى بَابِهِ شُغْلُهُمُ الْاِمْتِثَالُ لِاَمْرِهِ وَالْاِنْتِهَاءُ عَنْ نَهْيِهِ وَالْمُوَافَقَةُ لِقَدَرِهِ ، يَدُوْرُوْنَ مَعَ اِرَادَتِهِ فِيْهِمْ وَفِعْلِهِ بِهِمْ لَيْسَ عِنْدَهُمْ مُنَازَعَةٌ لَهُ فِيْهِمْ وَلَا فِي غَيْرِهِمْ لَا يَعْتَرِضُوْنَ عَلَيْهِ فِي الْقَلِيْلِ وَلَا فِي الْكَثِيْرِ ، لَا فِي الْعَالِي وَلَا فِي الدَّانِي ، لَا تَشْتَغِلْ عَنْ خِدْمَةِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ بِخِدْمَةِ نَفْسِكَ ، بِالْحِرْصِ عَلَى بُلُوْغِ اَغْرَاضِهَا ، اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي تَكَلُّفِ الطَّلَبِ مِنَ الْخَلْقِ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ اِلَيْهِمْ ، وَلٰكِنْ يُلْهِمُهُمْ بِذٰلِكَ رَحْمَةً لِلْخَلْقِ ، لَا يَطْلُبُ مِنْهُمْ بِنَفْسِهِ ، نَفْسُهُ قَدِ اطْمَأَنَّتْ وَلَمْ يَبْقَ لَهَا اِرَادَةٌ وَشَهْوَةٌ فِيْمَا يَلِي الدُّنْيَا ، تَحْسَبُ اَنَّ نَفْسَهُ كَنَفْسِكَ الْجَاهِلَةِ الَّتِي قَدْ اَوْقَفَتْكَ فِي خِدْمَتِهَا وَتَصَرُّفِكَ فِي اِرَادَتِهَا وَشَهَوَاتِهَا ،

اور تمام لوگوں کو رات دن اذان دے دے کر جگانے والا ہو جائے گا کہ ان کو اپنے پروردگار کی اطاعت کے لئے بیدار کرے گا۔ اے منافق اپنے ہاتھ سے کتاب پھینک اور ادِھر آ۔ میرے سامنے سر کے بل بیٹھ (اور سرنگوں ہو کر بہ توجہ سُن) علم مردانِ خدا کے دہن سے حاصل ہوا کرتا ہے (تصوف کی) کتابوں سے نہیں ہوتا۔ حال سے حاصل ہوتا ہے قال سے نہیں ہوتا۔ اُن لوگوں سے حاصل ہوتا ہے جو اپنے وجود اور ساری مخلوق سے فانی ہیں اور ذاتِ حق سے باقی۔ اپنے وجود اور ساری مخلوق سے تیرے فنا ہو جانے اور اس کے بعد خدا سے وجود پانے ہی پر (حصول ولایت کا) مدار ہے۔ غیر اللہ سے فنا ہو اور ذاتِ حق سے حیات حاصل کر۔ خادمانِ خداوندی کی صحبت اختیار کر جو اُس دروازہ سے کبھی ٹلتے نہیں۔ اس کے ارشاد کی تعمیل کرنا اور ممانعت سے باز آنا اور اس کی تقدیر کے موافق رہنا ان کا کام ہے۔ ان کے متعلق جو کچھ بھی حق تعالیٰ کا ارادہ اور فعل ہو وہ اس کے ساتھ گھومتے رہتے ہیں۔ (گویا ان کا منشا بھی یہی تھا) خدا سے نہ اپنی بابت منازعت کرتے ہیں نہ دوسروں کی بابت۔ نہ تھوڑے میں خدا پر اعتراض کرتے ہیں نہ بہت میں۔ نہ بالا میں نہ پست میں۔ اپنے نفس کی خدمت یعنی اس کے اغراض کے حصول کی حرص میں حق تعالیٰ کی خدمت سے غافل مت بن۔ اولیاء اللہ مخلوق سے جو کچھ طلب کرتے ہیں تو بہ تکلف اور ذاتی حاجت کے بغیر اس لئے کرتے ہیں کہ مخلوق پر شفقت کی غرض سے حق تعالیٰ ان کو اس کا الہام فرماتا ہے (تاکہ خاصانِ خدا کی مالی خدمت کا ان کو اجر ملے) وہ ان سے بطور خود نہیں مانگتا۔ اس کا نفس مطمئنہ بن چکا اور دُنیا کے متعلق اس کے لئے نہ ارادہ باقی رہا ہے نہ خواہش۔ تیرا گمان یہ ہوگا کہ اس کا نفس بھی تیرے جاہل نفس کی طرح ہے جس نے کہ تجھ کو اپنی خدمت گاری کے لئے کھڑا کر رکھا ہے اور اپنے ارادہ و خواہش میں تجھ سے چکر لگوا رہا ہے۔

لَوْ كَانَ لَكَ عَقْلٌ لَانْصَرَفْتَ مِنْ خِدْمَتِهَا وَاشْتَغَلْتَ
بِخِدْمَةِ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ ؛ عَدُوَّةٌ لَكَ ؛ اَلصَّوَابُ
لَكَ السُّكُوْتُ عَنْ جَوَابِهَا وَاَنْ تَضْرِبَ بِكَلَامِهَا
الْحَائِطَ ؛ اِسْمَعْ مِنْهَا كَمَا تَسْمَعُ مِنْ مَجْنُوْنٍ قَدْ
زَالَ عَقْلُهُ ؛ لَا تَلْتَفِتْ اِلٰى قَوْلِهَا وَطَلَبِهَا
لِلشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ وَالتُّرَّهَاتِ ؛ هَلَاكُكَ وَ
هَلَاكُهَا فِىْ قَبُوْلِكَ مِنْهَا ؛ وَصَلَاحُكَ وَصَلَاحُهَا
فِىْ مُخَالَفَتِهَا ؛ اَلنَّفْسُ اِذَا كَانَتْ طَائِعَةً لِلّٰهِ عَزَّ
وَجَلَّ اَتَاهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ ؛
فَاِذَا عَصَتْ وَتَجَبَّرَتْ قُطِعَ عَنْهَا الْاَسْبَابُ ؛ وَ
سُلِّطَ عَلَيْهَا الْاَذَايَا ؛ فَهَلَكَتْ وَهِىَ خَاسِرَةٌ
لِلدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؛ اَلطَّائِعَةُ الْقَانِعَةُ صَاحِبُهَا
مَخْدُوْمٌ ؛ اَيْنَمَا تَوَجَّهَ لَقَطَ قِسْمَهُ مِنَ الرِّضَا بِهٖ
يُؤَدِّى الْفَرْضَ الَّذِىْ عَلَيْهِ مَعَ طِيْبَةِ الْقَلْبِ
بِلَا كُلْفَةٍ ؛ فَارِغُ الْقَلْبِ مِمَّا سِوَى اللّٰهِ عَزَّ وَ
جَلَّ ؛ سَاكِنُ الْجَوَارِحِ عَنِ التَّعَبِ فِىْ
تَحْصِيْلِ الدُّنْيَا وَفُضُوْلِهَا ؛ يَا مُنْعَمًا عَلَيْهِ
اُشْكُرِ النِّعَمَ وَاِلَّا سُلِبَتْ مِنْ يَدِكَ ؛ قُصَّ
جَنَاحَ النِّعَمِ بِالشُّكْرِ وَاِلَّا طَارَتْ مِنْ
عِنْدِكَ ؛ اَلْمَيِّتُ مَنْ مَاتَ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّ
وَجَلَّ وَاِنْ كَانَ حَيًّا فِى الدُّنْيَا ؛
اَيْشٍ تَنْفَعُهُ حَيَاتُهُ وَهُوَ يَصْرِفُهَا
فِىْ تَحْصِيْلِ شَهَوَاتِهٖ وَلَذَّاتِهٖ
وَتُرَّهَاتِهٖ ؛

(حالانکہ یہ خیال غلط ہے) اگر تجھے عقل ہوتی تو اپنے نفس کی خدمت سے منحرف ہو کر اس کے پروردگار کی خدمت میں لگ جاتا نفس تیرا دشمن ہے اس کی بات کا جواب دینے سے سکوت کرنا ہی تیرے لئے ٹھیک ہے نیز یہ کہ اس کی بات کو تو دیوار سے دے مار۔ اسکی بات اس طرح سن جیسے کسی دیوانہ کی بات سُنا کرتے ہیں کہ جس کی عقل جاتی رہی ہو۔ نہ اس کی بات کی طرف توجہ کر۔ ورنہ اس کی شہوات ولذات اور خرافات کے مانگنے پر۔ اس کی بات ماننے میں تیری اور اس کی دونوں کی تباہی ہے اور اس کی مخالفت کرنے میں اسکی اور تیری بہبودی ہے۔ نفس جب اللہ تعالیٰ کا مطیع بنجاتا ہے تو اسکا رزق بہ وسعت ہر جگہ سے اسکو پہنچتا ہے۔ پھر جب نافرمانی کرتا ہے تو (رزق کے) اسباب منقطع اور اس پر مصیبتیں مسلط ہو جاتی ہیں پس وہ دُنیا اور آخرت دونوں کا خسارہ پاتا ہوا ہلاک ہو جاتا ہے۔ طاعت و قناعت والے نفس کا شخص مخدوم بنا کرتا ہے۔ وہ جدھر بھی جاتا ہے اپنا مقسوم خوشنودی کے ساتھ چُگ لیتا ہے۔ فرض جو اس پر لازم کیا گیا ہے بلا کلفت بہ طیب خاطر ادا کرتا ہے۔ اس کا قلب ما سوی اللہ سے فارغ رہتا ہے اور اس کے اعضاء دُنیا اور اس کی فضولیات کے حاصل کرنے کی صعوبت سے چین و آرام میں رہتے ہیں (کہ نہ معاش کے لئے ہاتھ پاؤں ہلانے کی اسکو حاجت ہے اور نہ دل بھٹکانے یا نیت دوڑانے کی) اے نعمتوں والے شخص! نعمتوں کا شکر گذار بن ورنہ وہ تیرے ہاتھ سے چھن جائیں گی۔ شکر گذاری سے نعمتوں کو پر قینچ بنا دے، ورنہ وہ تیرے پاس سے اُڑ جائیں گی۔ مُردہ (دراصل) وہ ہے جو (غافل و نافرمان بن کر) اپنے رب سے مر گیا ہو اگرچہ دُنیا میں زندہ نظر آوے۔ یہ (دنیوی ظاہری) زندگی اسکو کیا نفع دیگی، جبکہ وہ اسکو اپنی خواہشات ولذات و خرافات کے حاصل کرنے میں

فَهُوَ مَيِّتٌ مَعْنًى لَا صُورَةً ؞ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنَا بِكَ وَ اَمِتْنَا عَنْ غَيْرِكَ ؞ يَا شَيْخًا فِي السِّنِّ صَبِيًّا فِي الطَّبْعِ ؞ اِلٰى مَتٰى تَعْدُوْا لِصَبْوَةِ طَبْعِكَ خَلْفَ شِكَاسَةِ الدُّنْيَا ؞ قَدْ جَعَلْتَهَا لَكَ هَمَّكَ اَمَا تَعْلَمُ اَنَّ هَمَّكَ مَا اَهَمَّكَ ؞ وَ اَنْتَ عَبْدُ مَنْ زِمَامُكَ بِيَدِهٖ ؞ اِنْ كَانَ زِمَامُكَ بِيَدِ الدُّنْيَا فَاَنْتَ عَبْدٌ لَهَا ؞ وَاِنْ كَانَ زِمَامُكَ بِيَدِ الْاُخْرٰى فَاَنْتَ عَبْدٌ لَهَا ؞ وَاِنْ كَانَ زِمَامُكَ بِيَدِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَاَنْتَ عَبْدٌ لَهٗ ؞ وَاِنْ كَانَ زِمَامُكَ بِيَدِ نَفْسِكَ فَاَنْتَ عَبْدُ نَفْسِكَ ؞ وَاِنْ كَانَ زِمَامُكَ بِيَدِ هَوَاكَ فَاَنْتَ عَبْدُ هَوَاكَ ؞ وَاِنْ كَانَ زِمَامُكَ بِيَدِ الْخَلْقِ فَاَنْتَ عَبْدُ الْخَلْقِ ؞ فَانْظُرْ اِلٰى مَنْ تُسَلِّمُ زِمَامَكَ ؞ اَلْاَكْثَرُ وَالْاَغْلَبُ مِنْكُمْ مَنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا ؞ وَالْقَلِيْلُ مِنْكُمْ مَنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؞ وَالنَّادِرُ مِنْكُمْ مَنْ يُّرِيْدُ وَجْهَ رَبِّ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؞ اِصْحَبْهُمْ بِحُسْنِ الْاَدَبِ وَلَا تُعَارِضْهُمْ وَلَا تُنَازِعْهُمْ وَلَا تُنَاقِصْهُمْ فَتَنْتَقِصُ ؞ لَا تُسِئِ الْاَدَبَ عَلَيْهِمْ فَتَهْلِكُ ؞ كُوْنُوْا عُقَلَاءَ ؞ اَنْتُمْ تُعَادُوْنَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ بِاَعْمَالِكُمْ ؞ اَعْمَالُكُمْ لَا تُسَوّٰى عِنْدَهٗ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ اِلَّا اَنْ تُخْلِصُوْا لَهٗ فِيْ خَلَوَاتِكُمْ وَجَمِيْعِ اَحْوَالِكُمْ ؞ اَلْكَنْزُ الَّذِيْ لَا يَفْنٰى هُوَ الصِّدْقُ وَالْاِخْلَاصُ وَالْخَوْفُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالرَّجَاءُ لَهٗ

صرف کر رہا ہے۔ پس وہ صورۃً نہیں بلکہ معنیً مُردہ ہے بارالہا ہم کو اپنے ساتھ جِلا اور اپنے غیر سے موت دے اے وہ شخص جو عمر کے لحاظ سے بوڑھا ہوگیا اور طبیعت کے اعتبار سے بچہ بنا ہوا ہے تو اس بدخصلت دُنیا کے پیچھے اپنی طبیعت کے بچپن کی وجہ سے کب تک دَوڑتا رہے گا؟ تو نے اسی کو اپنا فکر و مقصود بنا لیا۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ فکر و مقصود وہی ہے جو تجھ کو چین سے نہ بیٹھنے دے اور تو اسی کا بندہ ہے جس کے ہاتھ میں تیری باگ ہو؟ اگر تیری باگ دُنیا کے ہاتھ میں ہے تب تو تُو اسی کا بندہ ہے اور اگر تیری باگ آخرت کے ہاتھ میں ہے تو تو آخرت کا بندہ ہے اور اگر تیری باگ حق تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے تب تو خدا کا بندہ ہے۔ اور اگر تیری باگ تیرے نفس کے ہاتھ میں ہے تو تُو اپنے نفس کا بندہ ہے اور اگر تیری باگ تیری خواہشِ نفس کے ہاتھ میں ہے تو تو اسی کا بندہ ہے اور اگر تیری باگ مخلوق کے ہاتھ میں ہے تو تو ان کا بندہ ہے۔ پس دیکھ لے کہ اپنی باگ کس کے حوالہ کرتا ہے؟ تم میں غالب اور کثرت سے تو وہی لوگ ہیں جو طالبِ دُنیا ہیں اور کم ہیں وہ لوگ جو آخرت کو چاہتے ہیں اور شاذونادر ہیں وہ لوگ جو دُنیا اور آخرت کے پروردگار کی ذات کے طالب ہیں۔ تو اُنہی کی صحبت اختیار کر حُسنِ ادب کے ساتھ اور اُن سے نہ معارضہ کر نہ منازعت اور نہ اُن کی ہتک کر ورنہ نقصان اُٹھائیگا۔ انکی شان میں گستاخ مت بن ورنہ ہلاک ہو جائیگا۔ سمجھدار بنو۔ تم لوگ اپنے بُرے اعمال سے حق تعالیٰ کی دشمنی ظاہر کر رہے ہو۔ اگر تم اپنی خلوتوں اور اپنی جملہ حالتوں میں اسکے مخلص نہ بنے تو اسکے نزدیک تمہارے اعمال مچھر کے پَر کی برابر بھی (باوقعت) نہیں۔ وہ خزانہ جو کبھی فنا نہ ہو صدق و اخلاص خوفِ خدا اسی سے توقع رکھنا اور

وَالرُّجُوْعُ اِلَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ عَلَيْكَ بِالْاِيْمَانِ
فَاِنَّهٗ يُلْحِقُكَ ؛ اِذَا رَأَيْتَ وَاحِدًا مِّنْهُمْ فَاخْفِضْ
لَهٗ جَنَاحَكَ وَسَلِّمْ اِلَيْهِ حَالَهٗ وَلَا تُنَازِعْهُ
فِيْهِ ؛ اُسْكُتْ عَنْهُ وَلَا تُؤْذِهٖ بِسُوْءِ اَدَبِكَ ؛
اَلسُّكُوْتُ عَمَّا لَا تَعْلَمُ عِلْمٌ ؛ وَالتَّسْلِيْمُ فِيْمَا لَا
تَعْلَمُ اِسْلَامٌ ؛ يَا ضَعِيْفَ الْيَقِيْنِ لَا دُنْيَا عِنْدَكَ
وَلَا اٰخِرَةَ ؛ وَذٰلِكَ بِسُوْءِ اَدَبِكَ الْحَقَّ عَزَّ
وَجَلَّ وَتُهْمَتِكَ لِاَوْلِيَائِهٖ وَاَبْدَالِ اَنْبِيَائِهٖ
الَّذِيْنَ اَقَامَهُمُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ مَقَامَهُمْ ؛
حَمَّلَهُمْ مَا حَمَّلَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ ؛ سَلَّمَ
اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ وَعُلُوْمَهُمْ ؛ اَفْنَاهُمْ عَنْ نُفُوْسِهِمْ
وَاَهْوِيَتِهِمْ وَاَوْجَدَهُمْ بِهٖ وَاَقَامَهُمْ بَيْنَ
يَدَيْهِ ؛ طَهَّرَ قُلُوْبَهُمْ عَمَّا سِوَاهُ وَجَعَلَ الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةَ وَالْخَلْقَ فِيْ اَيْدِيْهِمْ ؛ اَرَاهُمْ
قُدْرَتَهٗ وَعَلَّمَهُمْ حُكْمَهٗ وَعِلْمَهٗ ؛ وَاَعْطَاهُمُ
الْقُوَّةَ بِهٖ ؛ لَهُمْ صَحَّ قَوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؛ صَدَقُوْا فِيْ هٰذَا
الْقَوْلِ فَاَفْنَوْا حَوْلَهُمْ وَقُوَاهُمْ وَقُوَى الْخَلْقِ
وَاسْتَمْسَكُوْا بِقُوَّةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ كَانَ
مُعَاذٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقُوْلُ ؛ اَللّٰهُمَّ اِنْ
لَمْ تَفْعَلْ بِيْ مَا اُرِيْدُ فَصَبِّرْنِيْ عَلٰى مَا تُرِيْدُ
يَا غُلَامُ اَلرِّضَا بِالْقَضَاءِ اَطْيَبُ مِنْ تَنَاوُلِ
الدُّنْيَا مَعَ الْمُنَازَعَةِ ؛ حَلَاوَتُهٗ اَحْلٰى فِيْ
قُلُوْبِ الصِّدِّيْقِيْنَ مِنْ تَنَاوُلِ الشَّهَوَاتِ
وَاللَّذَّاتِ ؛

جملہ حالتوں میں اسی کی طرف رجوع کرنا ہے۔ ایمان اختیار کر کہ وہ تجھ کو (اللہ والوں سے) جا ملائے گا۔ جب تو ان میں سے کسی کو دیکھ پائے تو اپنا بازو اس کے سامنے جھکا دے اور اپنی حالت اس کے حوالہ کر دے اور اس کے (معالجہ میں اس کی تشخیص و تعلیم کے) متعلق اس سے نزاع مت کر۔ بالکل چپ رہ اور اسکو اپنی بے ادبی سے ایذا مت پہنچا جس شے کا تجھے علم نہ ہو اس میں سکوت کرنا ہی علم ہے اور جو معلوم نہ ہو اسکا تسلیم کر لینا ہی اسلام ہے۔

اے **ضعیف الیقین**! نہ تیرے پاس دُنیا ہے نہ آخرت اور یہ تیری حق تعالیٰ کی جناب میں بے ادبی اور اس کے ان اولیاء و ابدال پر الزام رکھنے کی وجہ سے ہے جن کو حق تعالیٰ نے انبیاء کا قائم مقام بنایا ہے کہ نبیوں اور صدیقوں پر (اصلاح اُمت کا) جو بوجھ رکھا تھا وہی ان پر رکھ دیا ہے۔ انبیاء کے (مقدس) اعمال اور اُن کے (پاکیزہ) علوم اُن کے حوالہ کئے۔ انکے نفوس خواہشات سے ان کو فنا کر دیا اور اپنے ساتھ بقا عطا فرما کر اپنے سامنے کھڑا کر لیا۔ اپنے ماسوٰی سے ان کے دلوں کو پاک کیا اور دُنیا و آخرت اور ساری مخلوق ان کے ہاتھ میں دیدی۔ ان کو اپنی قُدرت دکھلائی اور اپنا حکم و علم ان کو سکھلایا اور اپنے ساتھ ان کو تقویت بخشی۔ انھیں کے لئے یہ کہنا صحیح ہے کہ نہ زور ہے نہ طاقت مگر اللہ برتر بلند سے۔ وہ اس قول میں سچے بنے پس اُنھوں نے اپنے زور اور اپنی مخلوق کی طاقتوں کو نابید کر دیا اور حق تعالیٰ کی طاقت سے چپٹ گئے۔ حضرت معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ بارالٰہا اگر تو وہ نہ کرے جو میں چاہتا ہوں، تو مجھ کو صابر بنا اس پر جو تو چاہتا ہے۔ **صاحبزادہ** قضاء و قدر پر راضی ہونا بدرجہا انفع ہے منازعتِ حق کیساتھ دُنیا کھانے سے۔ اسکی حلاوت صدیقین کے قلوب میں خواہشات و لذات کے حاصل کرنے سے زیادہ شیریں ہے

هُوَ أَحْلٰى عِنْدَهُمْ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعِهَا وَمَا فِيهَا ٭ لِأَنَّهُ يُصِيبُ الْعَيْشَ فِي الْجُمْلَةِ فِي سَائِرِ الْأَحْوَالِ عَلٰى اخْتِلَافِ أَجْنَاسِهَا ٭ تَكَلَّمْ عَلَى النَّاسِ بِلِسَانِ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ وَالْإِخْلَاصِ وَلَا تَتَكَلَّمْ عَلَيْهِمْ بِلِسَانِ الْعِلْمِ بِلَا عَمَلٍ ٭ فَإِنَّهُ لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَنْفَعُ مَنْ عِنْدَكَ ٭ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَهْتِفُ الْعِلْمُ بِالْعَمَلِ فَإِنْ أَجَابَهُ وَإِلَّا ارْتَحَلَ عَنْهُ ٭ تَرْتَحِلُ بَرَكَتُهُ وَتَبْقٰى عَلَيْكَ حُجَّتُهُ ٭ تَصِيرُ عَالِمًا مَفْتُونًا بِالْعِلْمِ تَبْقٰى عِنْدَكَ شَجَرَتُهُ وَتَذْهَبُ عَنْكَ ثَمَرَتُهُ ٭ سَلِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرْزُقَكَ حَالًا وَمَقَامًا بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا رَزَقَكَ ذٰلِكَ سَلْهُ كِتْمَانَ ذٰلِكَ وَأَنْ لَا تُحِبَّ إِظْهَارَ شَيْءٍ مِنْهُ ٭ إِذَا أَحْبَبْتَ إِظْهَارَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ ذٰلِكَ سَبَبًا لِهَلَاكِكَ ٭ إِيَّاكَ وَالْعُجْبَ بِالْأَحْوَالِ وَالْأَعْمَالِ فَإِنَّهُ مُطْفِئٌ مُسْقِطٌ لِصَاحِبِهَا مِنْ عَيْنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ٭ إِيَّاكَ وَمَحَبَّةَ الْكَلَامِ عَلَى الْخَلْقِ وَالْقَبُولِ عِنْدَهُمْ ٭ فَإِنَّ ذٰلِكَ يَضُرُّكَ وَلَا يَنْفَعُكَ ٭ لَا تَتَكَلَّمْ بِكَلِمَةٍ حَتّٰى يَكْمُلَ أَمْرُكَ وَيَأْتِيَكَ مِنْ حَيْثُ قَلْبِكَ أَمْرٌ جَزْمٌ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ٭ كَيْفَ تَدْعُوا النَّاسَ إِلٰى بَيْتِكَ وَمَا هَيَّأْتَ لَهُمْ طَعَامًا

هٰذَا الْأَمْرُ يَحْتَاجُ إِلٰى أَسَاسٍ
ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَ ذٰلِكَ
الْبِنَاءُ ٭

وہ ان کے نزدیک ساری دُنیا اور مافیہا سے زیادہ میٹھی ہے کیونکہ وہ زندگی کو باوجود اس کی مختلف حالتوں کے خوش عیش بنائے رکھتی ہے (کہ ہرچہ از دوست میرسد نیکوست) لوگوں کو علم اور عمل اور اخلاص کی زبان سے نصیحت کر اور علم بلا عمل کی زبان سے مت سمجھا کہ وہ نہ تجھ کو مفید ہوگا نہ تیرے پاس والوں کو نفع دے گا۔ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ "علم پکارتا ہے عمل کو پس اگر وہ اس کے بُلانے سے آجاتا ہے تو علم ٹھیر جاتا ہے ورنہ چل دیتا ہے۔" اس کی برکت چل دیتی ہے اور حجت تجھ پر رہ جاتی ہے۔ تو اپنے علم کے فتنہ میں پڑا ہوا عالم ہو جاتا ہے کہ تیرے پاس اسکا محض درخت رہ جاتا ہے اور پھل جاتا رہتا ہے۔ حق تعالیٰ سے سوال کر کہ تجھ کو حال اور اپنے سامنے مقام نصیب فرمائے۔ پس جب وہ تجھ کو یہ نصیب فرمائے تو اب اس سے سوال کر اس کے مخفی رہنے کا اور اس بات کا کہ تجھ کو اسمیں سے کچھ بھی ظاہر کرنا پسند نہ آوے (کیونکہ) جب تو اپنے اور حق تعالےٰ شانہٗ کے درمیانی (احوال) کا اظہار پسند کریگا تو یہ تیری ہلاکت کا سبب بن جائیگا۔ اپنے آپ کو احوال اور اعمال پر مغرور ہونیسے بچا کیونکہ یہ (دل کا نور) بُجھانے والی اور اپنے صاحب کو حق تعالیٰ کی نظروں سے گرا دینے والی چیز ہے۔ مخلوق کو وعظ سُنانے اور اسمیں مقبولیت حاصل کرنیکی محبت سے بچ کیونکہ یہ تیرے لئے مضر ہے مفید نہیں ہے۔ جب تک تو اپنا اختیار اُٹھا نہ لے اور قلب کی حیثیت سے تیرے پاس (وعظ کرنیکا) حق تعالیٰ کی طرف سے پختہ حکم نہ آوے اُسوقت تک ایک کلمہ بھی زبان سے مت نکال۔ تو لوگوں کو اپنے گھر کیطرف کیسے بلاتا ہے حالانکہ تو نے انکے لئے کھانا مہیا نہیں کیا (بس بھوکا رہنے کے لئے دعوت کا بلاوا دینا گویا ان کیساتھ تمسخر کرنا ہے) اس کام کو بنیاد کی ضرورت ہے (کہ اول قلب صاف ہو) اس کے بعد تعمیر ہوگی

اِحْفِرْ أَرْضَ قَلْبِكَ إِلَى أَنْ يَنْبَعَ فِيْهِ مَاءُ الْحِكْمَةِ، ثُمَّ ابْنِ بِالْإِخْلَاصِ وَالْمُجَاهَدَاتِ وَالْأَعْمَالِ الصَّالِحَاتِ إِلَى أَنْ يَرْتَفِعَ قَصْرُكَ ثُمَّ ادْعُ النَّاسَ إِلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ، اَللّٰهُمَّ أَحْيِ أَجْسَادَ أَعْمَالِنَا بِرُوْحِ إِخْلَاصِكَ، أَيْشٍ تَنْفَعُكَ الْخَلْوَةُ عَنِ الْخَلْقِ وَالْخَلْقُ فِي قَلْبِكَ لَا وَلَا كَرَامَةَ لَكَ وَلَا لِخَلْوَتِكَ، إِذَا خَلَوْتَ وَالْخَلْقُ فِي قَلْبِكَ فَأَنْتَ قَاعِدٌ وَحْدَكَ بِلَا حُضُوْرِ الْأُنْسِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بَلِ النَّفْسُ وَالشَّيْطٰنُ وَالْهَوٰى قُرَنَاؤُكَ، إِذَا كَانَ قَلْبُكَ مُسْتَأْنِسًا بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَنْتَ خَالٍ عَنِ الْخَلْقِ وَإِنْ كُنْتَ بَيْنَ أَهْلِكَ وَعَشِيْرَتِكَ، إِذَا تَمَكَّنَ الْأُنْسُ فِي قَلْبِكَ هَدَمَ حِيْطَانَ وُجُوْدِكَ وَبَصَّرَ بَصَرَ بَصِيْرَتِكَ، فَتُبْصِرُ فَضْلَهُ وَفِعْلَهُ فَتَرْضٰى بِهِ دُوْنَ غَيْرِهِ، مَنْ كَانَ فِي حَالَةٍ مِنَ الْأَحْوَالِ مَعَ مُلَازَمَةِ الشَّرْعِ وَلَمْ يَتَمَنَّ مَا فَوْقَهَا وَلَا مَا تَحْتَهَا وَلَا زَوَالَهَا وَلَا بَقَاءَهَا فَقَدْ حَصَلَ لَهُ شَرْطُ الرِّضَا وَالْمُوَافَقَةِ وَالْعُبُوْدِيَّةِ، وَيْلَكَ لَا تَكْذِبْ، تَدَّعِي الرِّضَا وَتُغَيِّرُكَ بَقَّةٌ وَلُقْمَةٌ وَكَلِمَةٌ وَكَسْرُ عِرْضٍ، لَا تَكْذِبْ، مَا أَسْمَعُ كِذْبَكَ وَلَا أَعْمَلُ بِهِ

(کہ اعمال درست ہوں) اپنے قلب کی زمین کھودتا رہ یہاں تک کہ اس میں حکمت کے پانی کا چشمہ اُبلنے لگے۔ اس کے بعد اخلاص اور مجاہدوں اور اعمالِ صالحہ سے تعمیر کر یہاں تک کہ تیرا محل عالی شان تیار ہوجائے۔ پھر اس کے بعد لوگوں کو اس محل کی طرف بلا۔ یا اللہ اپنے اخلاص کی رُوح سے ہمارے اعمال کے جسموں کو زندگی بخش۔ جب مخلوق تیرے دل میں ہو تو مخلوق سے عزلت نشینی تجھ کو کیا فائدہ دے سکتی ہے؟ نہیں، نہ تیری وقعت نہ تیری عزلت نشینی کی وقعت جب تو خلوت میں ہو بیٹھا درانحالیکہ مخلوق تیرے قلب میں (گھسی ہوئی) ہے تو حق تعالیٰ کے ساتھ اُنسیت کی موجودگی بغیر تو محض تنہا بیٹھا ہوا ہے (جو بے سود ہے) بلکہ نفس اور شیطان اور خواہش تیری ہم نشین ہیں (کہ نفع چھوڑ نقصان پلّہ بندھ رہا ہے) جب تیرا قلب حق تعالیٰ سے مانوس ہوگا تو اگرچہ تو اپنے بال بچوں اور کنبہ قبیلہ میں بھی ہو پھر بھی مخلوق سے خلوت ہی میں ہوگا۔ جب اُنس تیرے قلب میں جاگزین ہوجائے گا تو تیرے وجود کی دیواروں کو منہدم اور تیری بصیرت کی آنکھ کو بینا بنادے گا پس تو حق تعالیٰ کے فضل اور فعل کو دیکھے گا اور دوسروں کو چھوڑ کر اسی سے راضی ہوگا۔ جو شخص (سلوک کے) احوال میں سے کسی حال میں ہو، کہ شریعت کا پابند بھی رہے اور نہ اس حال سے اونچے حال کا متمنی ہو نہ نیچے حال کا اور نہ اس کے زوال کا نہ بقا کا تو بے شک رضا و موافقت اور بندگی کی شرط اس کو حاصل ہوگئی۔ تجھ پر افسوس جھوٹ مت بول۔ تو دعویٰ تو حصول رضا کا کرتا ہے، اور (حالت تیری یہ ہے کہ) ایک مچھر اور ایک نوالہ اور ایک بات اور ذرا سی آبرو میں کمی تجھ کو متغیر کردیتی ہے (کہ ہائے واویلا مچانے لگتا اور لال پیلا ہوکر اِدھر اُدھر شکایتیں کرتا پھرتا ہے) جھوٹ مت بول۔ میں نہ تیری جھوٹی بات سُنوں گا اور نہ اُس پر عمل کروں گا۔

وَلَا أُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ ۔ آحَادٌ أَفْرَادٌ مِنَ الْخَلْقِ يُوحَى إِلَى قُلُوبِهِمْ ۔ يُقْذَفُ إِلَيْهَا كَلِمَاتٌ تَخُصُّهَا ۔ يَعْرِفُونَ الْخَيْرَ وَيُوقَفُونَ عَلَيْهِ ۔ كَيْفَ لَا يَكُونُ كَذٰلِكَ وَهُمْ عَلَى مُتَابَعَةِ الرَّسُولِ فِي أَقْوَالِهِ وَأَفْعَالِهِ ۔ وَهُوَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أُوحِيَ إِلَيْهِ ظَاهِرًا وَهُمْ يُوحَى إِلَى قُلُوبِهِمْ بَاطِنًا ۔ لِأَنَّهُمْ وَرَثَتُهُ وَأَتْبَاعُهُ فِي جَمِيعِ مَا أَمَرَهُمْ بِهِ ۔ إِنْ أَرَدْتَ أَنْ تَصِحَّ لَكَ هٰذِهِ الْمُتَابَعَةُ فَأَكْثِرْ مِنْ ذِكْرِ الْمَوْتِ ۔ فَإِنَّ ذِكْرَهُ يُعِينُكَ عَلَى نَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانِكَ وَاِلْعِزَالِكَ عَنْ دُنْيَاكَ ۔ مَنْ لَمْ يَتَّعِظْ بِالْمَوْتِ فَمَا إِلَى وَعْظِهِ سَبِيلٌ ۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَى بِالْمَوْتِ وَاعِظًا ۔ قِسْمُكَ يَأْتِيكَ إِنْ زَهِدْتَ أَوْ رَغِبْتَ ۔ فَإِذَا زَهِدْتَ وَصَلَ إِلَيْكَ قِسْمُكَ وَأَنْتَ عَزِيزٌ ۔ وَإِذَا رَغِبْتَ وَصَلَ إِلَيْكَ وَأَنْتَ غَيْرُ عَزِيزٍ ۔ اَلْمُنَافِقُ يَسْتَحِيْ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقْتَ حُضُورِ الْخَلْقِ عِنْدَهُ ۔ وَيَتَوَاقَحُ عَلَيْهِ وَقْتَ خَلْوَتِهِ ۔ وَيْلَكَ لَوْ صَحَّ إِيمَانُكَ بِهِ وَاعْتِقَادُكَ أَنَّهُ نَاظِرٌ إِلَيْكَ قَرِيبٌ مِنْكَ رَقِيبٌ عَلَيْكَ لَا سْتَحْيَيْتَ مِنْهُ ۔ إِنِّي أَقُولُ لَكُمُ الْحَقَّ وَلَا أَخَافُ مِنْكُمْ وَلَا أَرْجُوكُمْ ۔ أَنْتُمْ وَأَهْلُ الْأَرْضِ عِنْدِي كَالْبَقِّ وَكَالذَّرِّ لِأَنِّي أَرَى الضَّرَّ وَالنَّفْعَ

اور نہ اس میں تجھ کو سچا سمجھوں گا۔ مخلوق میں چند ہی افراد ہوتے ہیں جن کے قلوب کی طرف وحی کی جاتی ہے۔ یعنی ان میں وہ کلمات ڈال دیئے جاتے ہیں جو اُنہیں کے لئے مخصوص ہیں کہ اُن کو (ہر امر کی) بھلائی سے واقف کر دیا جاتا اور اُسی پر اُن کو ٹھہرا دیا جاتا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو جبکہ وہ رسول کے اقوال و افعال میں آپ کے قدم بقدم ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تو وحی کا نزول ظاہرًا ہوتا تھا اور ان کے قلوب پر باطنًا ہوتا ہے کیوں کہ یہ آپ کے وارث ہیں اور جو کچھ بھی آپ نے ان کو حکم فرمایا تھا اُس میں آپ کے تابع ہیں۔ اگر تو چاہتا ہے کہ یہ متابعت تیرے لئے صحیح ہو جائے تو موت کو کثرت سے یاد کیا کر۔ کیونکہ موت کو یاد کرنا تیرے نفس تیری خواہش اور تیرے شیطان کے مقابلہ پر اور تیری دنیا سے یکسو ہو جانے پر تیری مدد کریگا۔ جس شخص نے موت سے بھی نصیحت نہ پائی تو اُس کو نصیحت کرنے کی کوئی سبیل نہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "نصیحت کرنے کو موت ہی کافی ہے۔" تیرا مقسوم خواہ تو رغبت کرے یا بے رغبتی تیرے پاس ہی آجائے گا۔ ہاں (اتنا فرق ہوگا کہ) اگر بے رغبت وزاہد بنا تو مقسوم تیرے پاس پہنچے گا درانحالیکہ تو باعزت ہوگا اور جب تو با رغبت بنا تو مقسوم تیرے پاس پہنچے گا دراں حالیکہ تو بے عزت ہوگا۔ منافق اپنے پاس مخلوق کے موجود ہوتے وقت حق تعالے سے شرماتا (اور مقدس بن کر بیٹھا کرتا) ہے۔ اور اپنی تنہائی کے وقت بے حیا بن جایا کرتا ہے۔ تجھ پر افسوس۔ اگر تیرا خدا پر ایمان لانا اور یہ اعتقاد صحیح ہوتا کہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے اور تیرے پاس ہی ہے اور تیرا نگراں ہے تو ضرور اس سے شرماتا۔ میں تم سے حق بات کہہ رہا ہوں اور نہ تم سے ڈرتا ہوں اور نہ اُمید رکھتا ہوں۔ تم اور ساری زمین کے باشندے میرے نزدیک مچھر اور چیونٹی جیسے (کمزور) ہو۔ کیوں کہ میں نقصان اور نفع

مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا مِنْكُمْ ؛ اَلْمَمَالِيْكُ وَالْمُلُوْكُ عِنْدِیْ سَوَاءٌ ؛ اَنْكِرُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ وَعَلٰی غَيْرِكُمْ بِالشَّرْعِ لَا بِالْهَوٰی وَالنَّفْسِ وَالطَّبْعِ ؛ مَا سَكَتَ الشَّرْعُ عَنْهُ فَوَافِقُوْهُ فِیْ سُكُوْتِهٖ ؛ وَمَا نَطَقَ بِهٖ فَوَافِقُوْهُ فِیْ نُطْقِهٖ ؛

يَا غُلَامُ لَا تُنْكِرْ عَلٰی غَيْرِكَ بِنَفْسِكَ وَهَوَاكَ بَلْ اَنْكِرْ عَلَيْهِ بِاِيْمَانِكَ ؛ اَلْاِيْمَانُ هُوَ الْمُنْكِرُ وَالْيَقِيْنُ هُوَ الْمُزِيْلُ وَالرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ النَّاصِرُ ؛ يَنْصُرُكَ وَيُبَاهِیْ بِكَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ اِنْ تَنْصُرُوا اللهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ اِذَا اَنْكَرْتَ مُنْكَرًا غَيْرَةً لِّلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَعَانَكَ عَلٰی اِزَالَتِهٖ وَنَصَرَكَ عَلٰی اَهْلِهٖ وَذَلَّلَهُمْ لَكَ ؛ وَاِذَا اَنْكَرْتَهٗ بِنَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانِكَ وَطَبْعِكَ خَذَلَكَ وَلَمْ يَنْصُرْكَ عَلٰی اَهْلِهٖ وَلَمْ تَقْدِرْ عَلٰی اِزَالَتِهٖ ؛ اَلْاِيْمَانُ هُوَ الْمُنْكِرُ ؛ فَكُلُّ مُنْكِرٍ لَا يَكُوْنُ اِنْكَارُهٗ بِالْاِيْمَانِ فَلَيْسَ بِمُنْكِرٍ ؛ اَلْاِنْكَارُ بِلَا اَنْتَ تُرِيْدُ اَنْ يَّكُوْنَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا لِخَلْقِهٖ لِدِيْنِهٖ لَا لِنَفْسِكَ ؛ لَهٗ لَا لَكَ ؛ دَعْ عَنْكَ الْهَوَسَ وَاَخْلِصْ فِیْ اَعْمَالِكَ ؛ اَلْمَوْتُ عَلٰی رَصَدٍ مِّنْكَ لَا بُدَّ لَكَ مِنَ الْعُبُوْرِ عَلٰی قَنْطَرَتِهٖ

سب حق تعالیٰ ہی کی طرف سے سمجھتا ہوں نہ کہ تمہاری طرف سے۔ غلام اور بادشاہ دونوں میرے نزدیک برابر ہیں۔ اپنے نفسوں پر اور دوسروں پر (اگر کسی بُری حرکت پر اعتراض کرو تو) شریعت سے اعتراض کرو نہ کہ خواہش اور نفس اور طبیعت سے جس بات سے شریعت ساکت ہو تو اُس کے سکوت میں اسکی موافقت کرواُ جسمیں کچھ حکم بیان کرے تو بیان میں اسکی موافقت کرو صاحبزادہ کسی دوسرے پر اپنے نفس و خواہش سے اعتراض مت کر۔ بلکہ ایمان سے اعتراض کر؛ کہ تیرا ایمان جس حرکت کو بُرا سمجھے اس سے منع کر دے ورنہ چُپ رہ / اعتراض کرنے والا درحقیقت ایمان ہی ہے۔ اور مٹانے والا یقین ہے (کہ صاحبِ یقین جب کسی کو نصیحت کریگا تو وہ حرکت اس سے چھوٹ بھی ضرور جائے گی) اور مددگار حق تعالیٰ شانہ ہے (کہ اس کی مدد بغیر تو نہ یقین کام دے نہ ایمان) وہ تیری مدد فرمائیگا اور تجھ پر فخر کریگا۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے "اگر اللہ تمہاری مدد کریگا تو کوئی بھی تم پر غالب آنیوالا نہ ہوگا" اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کریگا اور تمہارے پاؤں جما دیگا (کہ دُنیا بھر کا لشکر بھی ٹکوڈگمگا نہ سکے گا)؛ جب تو کسی ناجائز امر پر اللہ تعالیٰ کی غیرت کے سبب نصیحت کریگا تو وہ اس کے مٹا دینے پر تیری اعانت کریگا اور اس کے مرتکب پر تجھ کو فتح بخشے گا اور اُن کو تیرے سامنے جُھکا دیگا کہ (سب مان جائیں گے اور معصیت چھوڑ بیٹھیں گے) اور جب اس پر اعتراض کریگا اپنے نفس اپنی خواہش اپنے شیطان اور اپنی طبیعت سے تو وہ تجھ کو بے یار و مددگار بنا دیگا اور نہ اسکے مرتکب پر تجھکو فتح دیگا اور نہ اس کے مٹا دینے پر تو قادر ہوگا۔ معترض کہ جس کا اعتراض ایمان کی خاطر نہ ہو وہ معترض نہیں۔ اعتراض کیلئے ضروری ہے کہ دخل نفسانیت کے بغیر خاص اللہ کے لئے ہو اسکی مخلوق کیلئے نہ ہو اس کے دین کیخاطر ہو۔ اپنے نفس کیخاطر ہو، اللہ واسطے ہو نہ کہ اپنے واسطے

دَعْ عَنْكَ هٰذَا الْحِرْصَ الَّذِي قَدْ فَضَحَكَ ؞ مَا هُوَ لَكَ لَا بُدَّ اَنْ يَاْتِيَكَ وَمَا هُوَ لِغَيْرِكَ لَا يَاْتِيكَ ؞ فَاشْتَغِلْ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاتْرُكْ طَلَبَ مَا لَكَ وَمَا لِغَيْرِكَ ؞ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؞ اَشَدُّ الْاَشْيَاءِ عَلٰى مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ النُّطْقُ مَعَ الْخَلْقِ وَالْقُعُوْدُ مَعَهُمْ ؞ وَهٰذَا يَكُوْنُ اَلْفُ عَارِفٍ وَالْمُتَكَلِّمُ فِيْهِ وَاحِدٌ ؞ اِلَّا اَنَّهٗ يَحْتَاجُ اِلٰى قُوَّةِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ؞ وَكَيْفَ لَا يَحْتَاجُ اِلٰى قُوَّتِهِمْ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّقْعُدَ بَيْنَ اَجْنَاسِ الْخَلْقِ ؞ يُخَالِطُ مَنْ يَّعْقِلُ وَمَنْ لَا يَعْقِلُ ؞ يَقْعُدُ مَعَ مُنَافِقٍ وَّمُؤْمِنٍ ؞ فَهُوَ عَلٰى مُقَاسَاةٍ عَظِيْمَةٍ صَابِرٌ عَلٰى مَا يَكْرَهُ ؞ وَمَعَ ذٰلِكَ فَهُوَ مَحْفُوْظٌ فِيْمَا هُوَ فِيْهِ ؞ مُعَانٌ عَلَيْهِ لِاَنَّهٗ مُمْتَثِلٌ لِاَمْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كَلَامِهٖ عَلَى الْخَلْقِ ؞ لَمْ يَتَكَلَّمْ بِنَفْسِهٖ وَهَوَاهُ وَاِخْتِيَارِهٖ وَاِرَادَتِهٖ ؞ اِنَّمَا اُجْبِرَ عَلَى الْكَلَامِ فَلَا جَرَمَ يُحْفَظُ فِيْهِ ؞

اس ہوس کو چھوڑ اور اپنے اعمال میں مخلص بن۔ موت تیری گھات میں ہے۔ اس کے پُل پر (ایک دن) عبور کرنا ضرور پڑیگا۔ اس طمع کو چھوڑ جس نے تجھے خوار بنا دیا۔ جو تیرا ہے وہ ضرور تیرے پاس پہنچ جائے گا اور جو دوسرے کا ہے وہ تجھ کو ملے گا نہیں۔ پس اللہ کے ساتھ مشغول ہو اور جو تیرا ہے یا جو دوسرے کا ہے دونوں کی طلب کو چھوڑ۔ حق تعالیٰ نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے اور (اے محمدؐ) نظر نہ اُٹھاؤ اس دنیوی زندگی کی بہار کی طرف جس سے ہم نے مختلف لوگوں کو (اس غرض سے) متمتع بنایا تاکہ ہم ان کو اس فتنہ میں مبتلا رکھیں"۔ اللہ کے عارف پر سب سے زیادہ گراں مخلوق کیساتھ تکلّم اور انکے پاس بیٹھنا ہے (کہ امر خداوندی سے مجبور ہو کر اس کو برداشت کرتے ہیں) اور یہی وجہ ہے کہ عارف ہزارہ ہوتے ہیں اور ان میں بولنے والا ایک ہوتا ہے (کہ مصلح اُمت بن کر پند و تقریر کرتا ہے ورنہ سب اپنے استغراق میں گم صُم رہتے ہیں) مگر وہ انبیاء علیہم السلام کی سی قوت کا محتاج ہوتا ہے اور اُن کی سی قوت کا محتاج کیوں نہ ہو جبکہ وہ چاہتا ہے کہ قسم قسم کے لوگوں کے پاس اُٹھے بیٹھے۔ سمجھداروں سے بھی ملے اور ناسمجھوں سے بھی ملے۔ منافق کے پاس بھی بیٹھے اور مومن کے پاس بھی بیٹھے (اور با این ہمہ اپنی حالت قائم رکھے) پس وہ سخت تکلیف میں ہوتا ہے کہ ناگوار باتوں پر صابر بنا رہتا ہے اور باوجود ان باتوں کے اپنی (پاکیزہ) حالت میں محفوظ رہتا ہے کہ اس پر (خدا کی طرف سے) اس کی اعانت ہوتی ہے کیونکہ مخلوق پر بحث کرنے میں وہ حق تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کر رہا ہے۔ وہ نہ اپنے نفس کی خاطر بولا ہے۔ نہ اپنی خواہش اور اپنے اختیار و ارادہ سے۔ وہ تو بولنے پر مجبور کیا گیا ہے۔ لہٰذا ضرور ہے کہ اس میں محفوظ

إِنْ أَرَدْتَ أَنْ تَعْرِفَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَأَسْقِطْ قَدْرَ الْخَلْقِ مِنْ قَلْبِكَ فِيمَا يَلِي الضَّرَّ وَالنَّفْعَ فَإِنَّكَ مَا تَعْرِفُهُ إِلَّا بِذٰلِكَ وَيْحَكَ اَلدُّنْيَا فِي الْيَدِ يَجُوْزُ؛ فِي الْجَيْبِ يَجُوْزُ؛ إِدِّخَارُهَا بِسَبَبِ نِيَّةٍ صَالِحَةٍ يَجُوْزُ؛ أَمَّا فِي الْقَلْبِ فَلَا يَجُوْزُ وُقُوْفُهَا عَلَى الْبَابِ يَجُوْزُ؛ أَمَّا دُخُوْلُهَا إِلَى وَرَاءِ الْبَابِ لَا؛ وَلَا كَرَامَةَ لَكَ؛ إِذَا فَنِيَ هٰذَا الْعَبْدُ عَنْهُ وَعَنِ الْخَلْقِ صَارَ كَأَنَّهُ مَفْقُوْدٌ مَمْحُوٌّ؛ لَا يَتَغَيَّرُ بَاطِنُهُ عِنْدَ مَجِيْءِ الْآفَاتِ؛ يُوْجَدُ عِنْدَ مَجِيْءِ أَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَمْتَثِلُهُ؛ وَعِنْدَ مَجِيْءِ نَهْيِهِ فَيَنْتَهِيْ عَنْهُ لَا يَتَمَنّٰى شَيْئًا وَلَا يَحْرِصُ عَلَى شَيْءٍ؛ يَرِدُ التَّكْوِيْنُ إِلَى قَلْبِهِ؛ يُسَلَّمُ إِلَيْهِ تَقْلِيْبُ الْأَعْيَانِ؛ أَيْنَ أَنْتُمْ وَهُمْ يَا خَوَنَةً فِي الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ يَا أَعْدَاءَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ؛ يَا قَاطِعِيْ عِبَادِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْتُمْ فِيْ ظُلْمٍ ظَاهِرٍ وَنِفَاقٍ ظَاهِرٍ؛ هٰذَا النِّفَاقُ إِلٰى مَتٰى؛ يَا عُلَمَاءُ وَيَا زُهَّادُ كَمْ تُنَافِقُوْنَ الْمُلُوْكَ وَالسَّلَاطِيْنَ حَتّٰى تَأْخُذُوْا مِنْهُمْ حُطَامَ الدُّنْيَا وَشَهَوَاتِهَا وَلَذَّاتِهَا؛ أَنْتُمْ وَأَكْثَرُ الْمُلُوْكِ فِيْ هٰذَا الزَّمَانِ ظَلَمَةٌ خَوَنَةٌ فِيْ مَالِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ عِبَادِهٖ؛ اَللّٰهُمَّ اكْسِرْ شَوْكَةَ الْمُنَافِقِيْنَ وَاخْذُلْهُمْ أَوْ تُبْ عَلَيْهِمْ؛ وَاقْمَعِ الظَّلَمَةَ وَطَهِّرِ الْأَرْضَ مِنْهُمْ أَوْ أَصْلِحْهُمْ آمِيْنَ؛ (وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) **يَا مُلُوْكُ وَيَا مَمَالِيْكُ يَا ظَالِمُوْنَ؛**

رکھا جائے۔ اگر تو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عارف بنے تو نفع اور نقصان کے متعلق مخلوق کی قدر و منزلت اپنے دل سے ساقط کرے کہ اس کی معرفت صرف اسی بات سے حاصل ہوگی تجھ پر افسوس۔ دُنیا ہاتھ میں رکھنی جائز۔ جیب میں رکھنی جائز۔ کسی اچھی نیت سے اس کو جمع کر رکھنا جائز۔ باقی قلب میں رکھنا جائز نہیں (کہ دل سے بھی محبوب سمجھنے لگے) دروازہ پر اس کا کھڑا ہونا جائز باقی۔ دروازہ سے آگے گھسنا نہ جائز ہے اور نہ تیرے لئے عزت۔ جب یہ بندہ اپنے وجود اور مخلوق سب سے فنا ہو جاتا ہے تو گویا گم شدہ اور نابود بن جاتا ہے۔ مصیبتوں کے آنے کے وقت متغیر نہیں ہوتا۔ حق تعالیٰ کا حکم آنے پر موجود ہو جاتا ہے۔ پس اس کی تعمیل کر لیتا ہے اور ممانعت آنے کے وقت موجود ہو جاتا ہے پس اس سے باز آجاتا ہے۔ نہ کسی چیز کی تمنا کرتا ہے اور نہ حرص کرتا ہے۔ تکوین اس کے قلب پر وارد ہوتی ہے اور دُنیا کی موجودہ چیزوں میں تصرف اس کے حوالہ کر دیا جاتا ہے۔ **اے علم** اور عمل میں خیانت کرنے والو۔ تم کو ان سے کیا نسبت؟ **اے اللہ** اور اس کے رسولؐ کے دشمنو! اے بندگانِ خدا کے ڈاکوؤ۔ تم کھلے ظلم اور کھلے نفاق میں (مبتلا) ہو۔ یہ نفاق کب تک رہے گا؟ **اے عالمو!** اور **اے زاہدو!** شاہان و سلاطین کے لئے کب تک منافق بنے رہو گے کہ ان سے دُنیا کا زر و مال اور اس کی شہوات و لذات لیتے رہو؟ تم اور اکثر بادشاہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے مال اور اس کے بندوں کے متعلق ظالم اور خائن بنے ہوتے ہیں۔ بارِ الٰہا منافقوں کی شوکت توڑ دے اور ان کو ذلیل فرما، یا اُن کو توبہ کی توفیق دے۔ اور ظالموں کا قلع قمع فرما، اور زمین کو ان سے پاک کر دے، یا ان کی اصلاح فرما۔ آمین۔

(نیز آپ نے فرمایا) **اے بادشاہو! اور اے غلامو! ظالمو!**

يَا عَادُونَ، يَا مُنَافِقُونَ، وَيَا مُخْلِصُونَ، الدُّنْيَا
إِلَى أَمَدٍ وَالْآخِرَةُ إِلَى أَبَدٍ؛ فَارِقْ مَنْ سِوَى الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ بِمُجَاهَدَتِكَ وَزُهْدِكَ؛ نَظِّفْ قَلْبَكَ
مِنْ غَيْرِ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ؛ اِحْذَرْ أَنْ يَصْطَادَكَ
شَيْءٌ أَوْ يَحْبِسَكَ شَيْءٌ أَوْ يُوقِفَكَ شَيْءٌ عَنْ
مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ؛ فَإِذَا جَاءَتِ الْأَقْسَامُ تَنَاوَلْهَا
بِيَدِ الْأَمْرِ؛ بِيَدِ الْمُوَافَقَةِ؛ عَلَى قَدَمِ الزُّهْدِ فِيهَا
لَا بِيَدِ الْاِخْتِيَارِ لَهَا وَالْحُبِّ لَهَا؛ اَلزُّهْدُ إِذَا دَامَ
عَمِلَ فِي الْبَدَنِ؛ فَيُورِثُ فِي الْقَلْبِ حُزْنًا وَفِي الْبِنْيَةِ
نُحُولًا؛ فَإِذَا تَحَقَّقَ هٰذَا الْحُزْنُ وَالنُّحُولُ جَاءَ الْفَرَحُ
مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِالْفَرَحِ بِهِ وَالْمَعْرِفَةِ لَهُ؛
فَيَذْهَبُ الْحُزْنُ وَالْهَمُّ؛ اَلْمُؤْمِنُ مُنْقَطِعُ الْقَلْبِ
عَنِ الْخَلْقِ وَعَنِ الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ؛ وَإِنَّمَا
يَتَشَاغَلُ بِهِمْ وَقَلْبُهُ مُنْتَظِرٌ لِمَجِيءِ رَسُولِ
الْمَلِكِ؛ وَصَلَ بَابَ الْبَلَدِ وَقَدْ وَدَّعَ أَهْلَهُ وَهُوَ
قَاعِدٌ بَيْنَهُمْ؛ اَلْمُؤْمِنُ أَبَدًا مُوَدِّعٌ؛ هُوَ بَيْنَ
الْخَلْقِ وَقَدْ وَدَّعَهُمْ؛ ذَرَّةٌ مَعَ الْخَلْقِ وَحَبْلُهُ مَعَ
الْخَالِقِ؛ إِذَا وَقَرَ التَّوْحِيدُ فِي الْقَلْبِ صَحَّ الْعَمَلُ
مِنْ حَيْثُ الظَّاهِرِ؛ لِأَنَّهُ يَسْتَوِي ظَاهِرُكَ وَبَاطِنُكَ
غِنَاكَ وَفَقْرُكَ؛ إِقْبَالُ الْخَلْقِ وَإِدْبَارُهُمْ؛ ذَمُّهُمْ
لَكَ وَمَدْحُهُمْ؛ كَيْفَ لَا تُخْرِجُهُمَا وَقَدْ ضَاقَتْ مُضْغَتُكَ
عَنْهُمَا بِمَا رَحُبَتْ؛ وَامْتَلَأَ قَلْبُكَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِذِكْرِهِ
وَالشَّوْقِ إِلَيْهِ؛ فَحِينَئِذٍ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ تَصِيرُ
مُحِبًّا حَقًّا عَالِمًا مُعَلِّمًا حَكِيمًا مُحْكَمًا قَرِيبًا
مُقَرَّبًا أَدِيبًا مُؤَدِّبًا مُغْنِيًا عَنِ الْخَلْقِ؛

اور اے منصفو اے منافقو اور اے مخلصو۔ دُنیا ایک محدود
تک ہے اور آخرت غیر متناہی مدت تک اپنے مجاہدہ اور زہد سے
حق تعالیٰ کے سوا سب کو چھوڑ۔ اپنے رب کے غیر سے اپنے قلب کو پاک
صاف بنا۔ بچ اس سے کہ کوئی چیز تجھ کو شکار نہ کرے یا تیرے مولا سے
کوئی چیز تجھ کو روک نہ لے اور ٹھیرا نہ لے پس جب مقسوم آوے تو اس کو
استعمال کر حکم (خداوندی) کے ہاتھ سے موافقت کے ہاتھ سے اور اس
میں بے رغبتی کے قدم پر نہ کہ اختیار اور ان کی محبت کے ہاتھ سے۔ زہد
جب قائم رہتا ہے تو بدن میں اثر کرتا ہے پس دل میں حزن اور جسم میں
لاغری پیدا کرتا ہے اور جب یہ حزن ولاغری متحقق ہو جاتی ہے تب
حق کی طرف سے اس کی معیت اور معرفت کی خوشی آتی ہے جو اُس کے
غم اور فکر کو دور کر دیتی ہے مومن ساری مخلوق اور اہل و مال و اولاد
تک سے دل برداشتہ ہوتا ہے (صرف اپنے بدن سے) ان میں مشغول ہوتا ہے
اور دل شاہی قاصد کے آنے کا منتظر رہتا ہے وہ دل سے سفر کے لئے تیار
ہو کر گویا، دروازہ شہر تک پہنچ لیا اور اپنے متعلقین کو رخصت کر چکا ہے
اگرچہ ان کے درمیان بیٹھا ہوا ہے مومن ہر وقت رخصت ہوا رہتا ہے
وہ مخلوق میں ہوتا ہے مگر ان سے رخصت ہو چکا ہے اس کی بود و باش
مخلوق کے ساتھ ہے اور شاخِ ثمردار خالق کے ساتھ جب توحید قلب میں
پیوست ہو جاتی ہے تو ظاہری عمل بھی درست ہو جاتا ہے کیونکہ وہ یکساں
بنا دیگی تیرے ظاہر و باطن کو تیری تونگری و افلاس کو مخلوق کی توجہ
اور بیرخی کو اور انکی مدح اور مذمت کو ان دونوں (دُنیوی عزت و ذلت)
کو تو نکال کیوں نہ دیگا جب کہ تیرا مضغہ گوشت (یعنی دل) باوجود اپنی وسعت
کے ان سے تنگ ہو گیا اور تیرا قلب حق تعالیٰ سے اور اس کے ذکر اور اس کے
شوق سے لبریز ہو گیا (کہ اب دنیوی باتوں کی اس میں گنجائش ہی نہیں رہی)
بس اس وقت اس پر یہ مضمون صادق آئیگا کہ "اس جگہ حکومت اللہ سچے ہی کی ہے"
اب تو سچا محب عالم معلم حکیم محکم قریب مقرب ادیب مؤدب ایک خاص تونگری کی بدولت

یعنی، مُكْفِيًا عَنْهُمْ بِكِفَايَةٍ ؛ يَا جَاهِلُ تَعَلَّمْ
مِنْ جَهْلِكَ ؛ إِنَّكَ قَدْ تَرَكْتَ التَّعَلُّمَ وَ
اشْتَغَلْتَ بِالتَّعْلِيمِ ؛ لَا تَتْعَبْ ؛ وَمَا يَجِيءُ
مِنْكَ شَيْءٌ ؛ وَلَا يُفْلِحُ عَلَى يَدَيْكَ أَحَدٌ ؛
لِأَنَّ مَنْ لَا يُحْسِنُ أَنْ يَكُونَ مُعَلِّمَ نَفْسِهِ
فَكَيْفَ يَكُونُ مُعَلِّمَ غَيْرِهِ؟ يَا قَوْمُ لَا تُعْجِزُوا
اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قُدْرَةً فَتَلْحَقُوا بِالْكُفَّارِ ؛ اِعْمَلُوا
بِالْحُكْمِ حَتّٰى يُلْحِقَكُمْ ذٰلِكَ الْعَمَلُ بِالْعِلْمِ ؛ فَإِذَا
تَحَقَّقَ عِنْدَكُمُ الْعَمَلُ رَأَيْتُمُ الْقُدْرَةَ فَحِينَئِذٍ
يُجْعَلُ التَّكْوِينُ فِي أَيْدِي قُلُوبِكُمْ وَأَسْرَارِكُمْ ؛
إِذَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ مِنْ حَيْثُ
قَلْبِكَ ؛ أَقْدَرَكَ عَلَى التَّكْوِينِ ؛ وَأَطْلَعَكَ
عَلَىٰ خَزَائِنِ سِرِّهِ ؛ وَأَطْعَمَكَ طَعَامَ فَضْلِهِ
وَسَقَاكَ شَرَابَ الْأُنْسِ ؛ وَأَقْعَدَكَ عَلَىٰ
مَائِدَةِ الْقُرْبِ مِنْهُ ؛ وَكُلُّ هٰذَا ثَمَرَةُ
الْعِلْمِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ ؛ اِعْمَلْ بِهِمَا
وَلَا تَخْرُجْ عَنْهُمَا حَتّٰى يَأْتِيَكَ صَاحِبُ
الْعِلْمِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَأْخُذَكَ إِلَيْهِ ؛
إِذَا شَهِدَ لَكَ مُعَلِّمُ الْحُكْمِ بِالْحَذْقِ
فِي كِتَابِهِ نَقَلَكَ إِلَىٰ كِتَابِ الْعِلْمِ ؛
فَإِذَا تَحَقَّقْتَ فِيهِ أُقِيمَ قَلْبُكَ وَ
مَعْنَاكَ ؛ وَالنَّبِيُّ فِي صُحْبَتِهِمَا
آخِذٌ بِأَيْدِيهِمَا وَيُدْخِلُهُمَا
إِلَى الْمَلِكِ ؛ وَيَقُولُ لَهُمَا
هَا أَنْتُمَا وَرَبُّكُمَا ؛

مخلوق سے بے نیاز اور خاص کفایت کے ساتھ لوگوں سے مستغنی بنا دیا جائیگا
اے جاہل اپنے جہل کے بدلے علم سیکھ۔ تو سیکھنا چھوڑ کر سکھلانے میں لگ گیا
فضول مشقت مت اٹھا کہ نہ (اس طرح پر) تجھ سے کچھ ہو سکے گا اور نہ
تیرے ہاتھوں کسی کو فلاح نصیب ہوگی۔ اس لئے کہ جو شخص اپنے نفس ہی
کا استاد نہ بن سکا وہ دوسرے کا استاد کیا بنے گا۔ صاحبو۔ حق
تعالیٰ کی قدرت کو کمزور نہ سمجھو ورنہ کافروں میں جا شامل ہوؤ گے
حکم (یعنی شریعت) پر عمل کرتے رہو تاکہ یہ عمل تم کو علم (لدنی) سے
جا ملائے۔ پس جب تمہارے پاس عمل متحقق ہو جائے گا تب تم کو قدرت
نظر آئے گی۔ پس تکوین (یعنی تصرفات عالم کے اختیارات) تمہارے قلوب
اور اسرار کے ہاتھ میں دے دیئے جائیں گے۔ جب تیرے اور اللہ کے
درمیان قلب کے اعتبار سے پردہ نہ رہے گا تو وہ تجھ کو تکوین پر
قدرت بخشے گا اور تجھ کو اپنے راز کے خزانوں پر مطلع کر دے گا۔
تجھ کو اپنے فضل کا کھانا کھلائے گا اور اُنس کی شراب پلائے گا۔
اور اپنے قرب کے دستر خوان پر بٹھائے گا اور یہ سب قرآن و
حدیث پر عمل کرنے کا ثمرہ ہے۔ ان دونوں پر عمل کر اور ان سے
باہر مت نکل۔ یہاں تک کہ علم کا مالک یعنی حق تعالیٰ تیرے پاس
آوے اور تجھ کو اپنے پاس لے جائے۔ جب شریعت کا استاد
کتاب شریعت کے متعلق تجھ کو (سند فضیلت اور) حذاقت
کی شہادت دے دے گا تب وہ تجھ کو کتاب علم (یعنی طریقت)
کی طرف منتقل فرمائے گا پس جب تو اس میں بھی محقق بن جائے گا
تو تیرے قلب اور باطن کو کھڑا کر دیا جائے گا کہ نبی اُن کے
ساتھ ہوں گے اُن کا ہاتھ تھامے ہوئے اور آپ ان کو بادشاہ
حقیقی پر داخل فرما دیں گے اور ان دونوں سے کہہ دیں گے
کہ لو اب تم جانو اور تمہارا پروردگار۔

اَلْمَجْلِسُ الثَّانِيْ وَالْخَمْسُوْنَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بُكْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَدْرَسَةِ ثَالِثَ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

يَا قَوْمُ فِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ۞ اُهْرُبُوْا اِلَيْهِ مِنَ الْخَلْقِ وَالدُّنْيَا وَمِمَّا سِوَاهُ فِي الْجُمْلَةِ ۞ سِيْرُوْا اِلَيْهِ بِقُلُوْبِكُمْ ۞ اَمَا سَمِعْتُمْ قَوْلَهٗ عَزَّوَجَلَّ اَلَا اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ **يَا غُلَامُ** لَا تَنْظُرْ اِلَى الْخَلْقِ بِعَيْنِ الْبَقَاءِ ۞ بَلِ انْظُرْ اِلَيْهِمْ بِعَيْنِ الْفَنَاءِ لَا تَنْظُرْ اِلَيْهِمْ بِعَيْنِ الضَّرِّ وَالنَّفْعِ ۞ بَلِ انْظُرْ اِلَيْهِمْ بِعَيْنِ الْعَجْزِ وَالذُّلِّ ۞ وَحِّدِ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۞ وَلَا تَهْذِيْ فِيْمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ ۞ اَلدُّنْيَا وَجَمِيْعُ مَا يَظْهَرُ فِيْهَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ ۞ وَالْخَلْقُ وَجَمِيْعُ مَا يَتَقَلَّبُوْنَ فِيْهِ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ ۞ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ فَارِغٌ مِّنْ هٰذَا كُلِّهٖ ۞ لَاسِيَّمَا اِذَا كَانَ مُتَجَرِّدًا عَنِ الْاَسْبَابِ فَهُوَ اَكْمَلُ بِحَالِهٖ وَاِنْ جَاءَتْهُ الْاَسْبَابُ وَالْعِيَالُ فَيُعَانُ عَلَيْهِمْ وَيُعْطَى الْقُوَّةَ عَلٰى مُقَاسَاتِهِمْ ۞ فَقَلْبُهٗ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ فَارِغٌ عَمَّا سِوٰى رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ ۞ لَا يَبْرَحُ فِيْ غَيْبَتِهٖ وَلَا يَزُوْلُ لَا يَطْلُبُ مِنْهُ التَّغْيِيْرَ وَالتَّبْدِيْلَ لِاَنَّهٗ يَعْلَمُ اَنَّ الَّذِيْ قَدْ قُضِيَ لَا يَتَغَيَّرُ وَالْقِسْمُ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ لَا يَزِيْدُ وَلَا يَنْقُصُ ۞ فَلَا يَطْلُبُ زِيَادَةً وَّلَا نُقْصَانًا ۞ لَا يَطْلُبُ تَاْخِيْرَ قِسْمِهٖ وَلَا الْاِسْرَاعَ فِيْ مَجِيْئِهٖ لِاَنَّهٗ قَدْ تَحَقَّقَ اَنَّ لَهٗ وَقْتًا مُّقَدَّرًا مَّخْصُوْصًا ۞

باونویں مجلس

(جمعہ۔ بوقت صبح۔ ۳ رمضان ۵۴۵ھ۔ مدرسہ معمورہ)

صاحبو۔ دوڑو اللہ تعالیٰ کی طرف اور مخلوق اور دُنیا اور جملہ ماسویٰ اللہ سے بھاگو خدا کی طرف۔ چلو اس کی جانب اور اپنے دلوں سے کیا تم نے (ارشاد خداوندی) سُنا نہیں کہ آگاہ ہو جاؤ اللہ ہی کی طرف ہر چیز رجوع کرتی ہے (پس اگر تم وہاں پہنچ گئے تو سب کچھ تم کو وہیں مل جائے گا)، **صاحبزادہ**۔ مخلوق کی طرف بقا کی آنکھ سے مت دیکھ بلکہ فنا کی آنکھ سے دیکھ۔ ان کو نفع نقصان کی نگاہ سے نہ دیکھ بلکہ عجز و ذلّت کی نگاہ سے دیکھ (کہ سب کو ناپید و عاجز سمجھے) حق تعالیٰ کو یگانہ سمجھ اور اسی پر بھروسہ رکھ اور جس شے سے فراغت ہو چکی ہے اُس میں بکواس مت کر دُنیا سے اور جو کچھ اس میں ظاہر ہو رہا ہے سب سے فراغت ہو چکی ہے اور مخلوق سے اور جو ان میں انقلابات پیش آ رہے ہیں سب سے فراغت ہو چکی ہے۔ مومن کا قلب اس سب سے فارغ رہتا ہے خصوصاً جب کہ اسباب سے معرّا اور متوکلانہ گذران کر رہا ہو تب تو (فارغ البال ہونے کی حالت بہت ہی مستحکم ہوتی ہے اور اگر اسباب اور اہل و عیال اس کو حاصل ہوتے ہیں تو ان پر اعانت کی جاتی اور ان کے تحمل کی قوّت اس کو دے دی جاتی ہے۔ پس اس کا دل بہر حال اپنے پروردگار کے سوا سب سے فارغ رہتا ہے کہ ہر وقت و ہر لحظہ اپنی فنائیت میں مستغرق ہے۔ اس میں تبدیل و تغیر کا طالب نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جو حکم صادر ہو چکا ہے وہ بدلے گا نہیں اور مقسوم جس سے فراغت ہو چکی ہے نہ کم ہوگا نہ زیادہ۔ پس نہ وہ کمی بیشی کا خواہاں ہوتا ہے اور نہ اپنے مقسوم کی تاخیر و تعجیل کا کیوں کہ اس کو محقق ہو چکا ہے کہ مقسوم کے لئے ایک وقت معیّن مقدر ہے

فَهُوَ وَاَمْثَالُهٗ هُمُ الْعُقَلُ مِنَ الْخَلْقِ ❊ وَالطَّالِبُوْنَ
لِلزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ وَالْاِسْرَاعِ وَالتَّاخِيْرِ هُمُ
الْمَجَانِيْنَ ❊ مَنْ رَضِيَ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَافَقَهٗ
فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِهٖ وَفِيْ غَيْرِهٖ ❊ اَحَبَّهٗ وَعَرَّفَهٗ اِيَّاهُ
وَاسْتَصْحَبَهٗ بِقِيَّةَ عُمُرِهٖ عَلٰى جَادَّةِ مُرَادِهٖ ❊ يُوَفِّقُهٗ
ثُمَّ يُقَرِّبُهٗ وَيَقُوْلُ لَهٗ اَنَا رَبُّكَ عِنْدَ تَحَيُّرِهٖ
وَتَقَطُّعِهٖ ❊ كَمَا قَالَ لِمُوْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
اَنَا رَبُّكَ قَالَ لِمُوْسٰى عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ اَفْضَلُ
الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامُ ظَاهِرًا ❊ وَيَقُوْلُ لِقَلْبِ هٰذَا
الْعَارِفِ بَاطِنًا ❊ يُسْمِعُهٗ ذٰلِكَ رَحْمَةً لَّهٗ وَلُطْفًا
بِهٖ وَكَرَامَةً لِّنَبِيِّهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ❊
مُعْجِزَاتُ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ظَاهِرَةٌ وَّ
كَرَامَةُ الْاَوْلِيَاءِ بَاطِنَةٌ ❊ هُمُ الْوَارِثُوْنَ لِلْاَنْبِيَاءِ ❊
يُقِيْمُوْنَ دِيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ
شَيَاطِيْنِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ ❊ اَنْتَ جَاهِلٌ بِاللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَبِرُسُلِهٖ وَبِهِمْ مَا يُدْرِيْكَ يَا مُنَافِقُ
مَا الْقَوْمُ فِيْهِ وَعَلَيْهِ ❊ اَنْتَ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَمَا
تَدْرِيْ مَا تَقْرَأُ ❊ تَعْمَلُ وَمَا تَدْرِيْ اَيْشٍ تَعْمَلُ ❊
ذٰلِكَ دُنْيَا بِلَا اٰخِرَةٍ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ تَعْتَرِضُ عَلَيْهِمْ ❊
كُنْ عَاقِلًا وَّتَاَدَّبْ وَتُبْ وَاخْرَسْ ❊ مَا عِنْدَكَ
مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَبَرٌ ❊ وَّلَا مِنْ رُّسُلِهٖ
خَبَرٌ ❊ وَّلَا مِنْ اَوْلِيَائِهٖ خَبَرٌ ❊ وَّلَا
مِنْ عِلْمِهٖ فِيْكَ وَفِيْ خَلْقِهٖ خَبَرٌ ❊ اَلْزِمِ
التَّوْبَةَ وَالسُّكُوْتَ وَتَفَكَّرْ
فِيْ مَوْتِكَ

پس مخلوق میں یہی اور اس جیسے لوگ ہی درحقیقت عقلار میں اور کمی بیشی یا تعجیل وتاخیر کے طالب درحقیقت دیوانے ہیں۔ جو شخص اللہ سے راضی ہوگا اس کو اس کی اور دوسرے کی ہر حالت میں حق تعالےٰ اپنا موافق بنائے رکھے گا اس کو اپنی محبت و معرفت بخشے گا اور ساری عمر اُس کو اپنی راہ مقصود پر ساتھ رکھے گا۔ اوّل اس کو توفیق دیگا اس کے بعد مقرب کرے گا اور اس کے حیران وپریشان ہونے کے وقت اس سے فرمائے گا کہ میں تو تیرا پروردگار موجود ہوں (پھر غم کاہے کا کرتا ہے) جیساکہ موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا تھاکہ "میں ہی تو تمہارا رب ہوں" موسیٰ علیہ وعلیٰ نبینا السلام سے تو ظاہراً فرمایا تھا اور اس عارف کے قلب سے باطناً فرمائے گا کہ اس کو بحرمتہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنی رحمت وشفقت کے سبب سنا بھی دے گا (تاکہ اُس کا دل ٹھیر جائے) انبیا علیہم السلام کے معجزے تو ظاہر ہوتے ہیں اور اولیا کی کرامتیں باطنی۔ وہ انبیار کے وارث ہیں کہ دین خداوندی کو قائم رکھتے اور اس کو انسان وجن ہر دو قسم کے شیطانوں سے بچاتے رہتے ہیں۔ تو اللہ اور اس کے رسولوں اور ان اولیار سے ناواقف ہے۔ **اے منافق** تو کیا جانے کہ اللہ والے کس مزے میں ہیں۔ تو قرآن پڑھتا ہے اور نہیں جانتا کہ کیا پڑھ رہا ہے؟ عمل کرتا ہے اور نہیں سمجھتا کہ کیا عمل کر رہا ہے؟ یہ بے خبری کے اعمال) دُنیا ہی دُنیا میں بلا آخرت کے۔ اور باوجود اس کے تو اللہ والوں پر اعتراض کرتا ہے عقل مند بن اور ادب سیکھ اور توبہ کر اور زبان بند کر۔ نہ تجھے اللہ تعالےٰ کی خبر ہے نہ اس کے رسولوں کی خبر ہے نہ اس کے اولیار کی خبر اور نہ اس کے علم کی خبر جو تیرے اور مخلوق کے متعلق اس کو حاصل ہے (اور جس کو تقدیر (سابقہ کہتے ہیں) توبہ اور سکوت لازمی پکڑ اور اپنے مرنے اور قبر کی طرف

وَ نُوْنِكَ اِلَى الْقَبْرِ مَحْمُوْلًا ۞ حَتّٰى تَعَلَّمَ الْعِلْمَ ۞
اِعْمَلْ مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يُعْطِيْكَ نُوْرًا
تَسْتَضِيْئُ بِهٖ دُنْيَا وَاٰخِرَةً ۞ اقْبَلُوْا مَا اَقُوْلُ لَكُمْ
وَاجْتَهِدُوْا فِيْهِ ۞ وَدَعُوا التَّعَلُّقَ بِالسَّابِقَةِ ۞ فَاِنَّهٗ
هَوَسٌ مِّنْكُمْ وَحَطٌّ وَّحُجَّةُ الْكُسَالٰى ۞ مَا عَلَيْنَا
مِنَ السَّابِقَةِ ۞ بَلْ نَشُدُّ الْاَوْسَاطَ وَ نَجْتَهِدُ
وَنَعْمَلُ ۞ وَلَا نَقُوْلُ قَالَ وَقُلْنَا وَلِمَ وَكَيْفَ ۞
لَا نَدْخُلُ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ نَحْنُ نَجْتَهِدُ
وَهُوَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۞ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُسْاَلُ
عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْاَلُوْنَ ط اِذَا انْتَهٰى اَمْرُكَ
وَقَرَّبَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ قَلْبَكَ اِلَيْهِ ۞ وَصَحَّ لَكَ
هٰذَا ۞ زَهَّدَكَ فِي الدُّنْيَا وَرَغَّبَكَ فِي الْاٰخِرَةِ ۞
لَقِيْتَ اِسْمَكَ مَكْتُوْبًا عَلٰى بَابِ قُرْبِكَ
مِنْ رَّبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ۞ فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ مِنْ
عُتَقَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ فَذٰلِكَ الَّذِيْ لَا يَتَغَيَّرُ
وَلَا يَتَبَدَّلُ ۞ وَلَا يَنْقُصُ وَلَا يَزِيْدُ ۞ فَحِيْنَئِذٍ
تَزْدَادُ شُكْرُكَ لِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ۞
وَفِعْلُكَ لِلْخَيْرَاتِ وَالطَّاعَاتِ
بَيْنَ يَدَيْهِ وَمَعَ ذٰلِكَ لَا
تَتْرُكِ الْخَوْفَ مِنْ يَدِ قَلْبِكَ وَلَا
تُعْجِزْ قُدْرَتَهٗ ۞ وَاقْرَأْ قَوْلَهٗ
عَزَّ وَجَلَّ يَمْحُوا اللّٰهُ
مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ
وَعِنْدَهٗ

کاندھوں پر سوار ہو کر جانے کو سوچ تاکہ تجھ کو علم حاصل ہو۔ اللہ کے ساتھ معاملہ رکھ تاکہ وہ تجھ کو ایک نور عطا فرمائے جس کی روشنی تجھ کو دُنیا و آخرت میں حاصل رہے۔ جو کچھ میں تم سے کہہ رہا ہوں اُس کو مانو اور اس پر عمل کرنے میں سعی کرو اور تقدیر کے ساتھ لٹکا رہنا (کہ جیسا بھی انجام ہونا مقدّر ہے بلا عمل کئے) چھوڑ دو۔ کہ یہ محض ہوس اور کمزوری اور کاہلوں کی حجّت ہے ہم کو تقدیر سے کیا بحث (وہ تو خدا کی لکھت ہے اور اس کا واسطہ اسی سے ہے)، ہم کو تو یہ چاہئے کہ کمر باندھیں اور کوشش کریں اور کام میں لگیں۔ نہ قال وقیل اور چون وچرا کریں اور نہ علم خداوندی میں بحث کریں۔ ہمارا کام کوشش کرنا ہے باقی۔ وہ (مختار ہے) جو چاہے کرے۔ حق تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ جو کچھ وہ کرے۔ اس کی باز پُرس اُس سے نہ ہو گی اور بندوں سے باز پُرس ہوتی ہے" جب تیرا کام ختم ہو جائے گا اور حق تعالےٰ تیرے قلب کو اپنا مقرّب بنالے گا اور یہ (قرب) تیرے لئے صحیح ہو جائیگا تب وہ تجھ کو دُنیا میں بے رغبت اور آخرت میں بارغبت بنادیگا اور تو اپنا نام قرب پروردگار کے دروازے پر لکھّا ہوا پائے گا کہ " فلاں ابن فلاں اللہ تعالےٰ کے آزاد کردہ بندوں میں سے ہے" پس یہ وہ (لکھت) ہے جس میں نہ تغیر و تبدل ہوتا ہے اور نہ کمی بیشی۔ بس اس وقت اپنے پروردگار کے لئے تیرا شکر اور اس کے سامنے طاعات اور نیک کاموں کا کرنا تیرا بڑھ جائے گا اور باوجود اس کے اپنے قلب کے ہاتھ سے خوف کو مت چھوڑ۔ اور اس کی قدرت کو کمزور مت سمجھ۔ (کیونکہ اگر الٹے پاؤں لوٹا کر ملعون بنادے تو کون ہے کہ اس کا ہاتھ روک لے) اور اس کا ارشاد پڑھ کہ اللہ مٹا دیتا ہے جو کچھ چاہتا ہے اور قائم رکھتا ہے (جو کچھ چاہتا ہے)، اور اسی کے پاس اس کی اصل

أُمُّ الْكِتَابِ ۚ وَقَوْلُهٗ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُوْنَ ۝ لَا تَقِفْ مَعَ ذٰلِكَ الْمَكْتُوْبِ فَاِنَّ الَّذِيْ كَتَبَهٗ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى مَحْوِهٖ ۚ اَلَّذِيْ بَنَاهُ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى نَقْضِهٖ ۚ كُنْ اَبَدًا عَلٰى قَدَمِ الطَّاعَةِ وَالْخَوْفِ وَالْوَجَلِ وَالْحَذَرِ اِلٰى اَنْ يَّاْتِيَكَ الْمَوْتُ وَتَعْبُرَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَى الْاٰخِرَةِ عَلٰى قَدَمِ السَّلَامَةِ ۚ فَحِيْنَئِذٍ تَاْمَنُ مِنَ التَّغْيِيْرِ وَالتَّبْدِيْلِ ۚ يَا مَنْ تُزَاحِمُ بِجَهْلِهٖ وَنِفَاقِهٖ وَطَلَبِهٖ لِلدُّنْيَا وَمُزَاحَمَتِهٖ عَلَيْهَا يَا اٰكِلَ الْحَرَامِ ۚ كَيْفَ تَطْمَعُ فِيْ نُوْرِ الْقَلْبِ وَصَفَاءِ السِّرِّ وَالنُّطْقِ بِالْحِكْمَةِ ۚ اَلْقَوْمُ كَلَامُهُمْ ضَرُوْرَةٌ وَنَوْمُهُمْ نَوْمُ الْغَرْقٰى ۚ اَكْلُهُمْ اَكْلُ الْمَرْضٰى ۚ فَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ يَّبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ ۚ قَدْ شَبِهُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ حَقِّهِمْ لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝ شَبِهُوْا بِهِمْ وَزَادُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَالْمَلَائِكَةُ غِلْمَانُهُمْ يَحْمِلُوْنَ الْغَوَاشِيَ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ دُنْيَا وَاٰخِرَةً يَا قَوْمُ اِنْ لَّمْ يَبْلُغْ كَلَامِيْ حَالَكُمْ فَاسْمَعُوْهُ بِالْاِيْمَانِ وَالتَّصْدِيْقِ ۚ كَلَامِيْ وِجْهَةٌ لِّلْقُلُوْبِ فَاسْمَعُوْهُ بِقُلُوْبِكُمْ وَاَسْرَارِكُمْ ۚ وَقَدْ تَرَوَّحَتْ ظَوَاهِرُكُمْ وَبَوَاطِنُكُمْ ۚ وَتَنْكَسِرُ شَوْكَةُ نُفُوْسِكُمْ وَاَهْوِيَتِكُمْ ۚ وَتَنْطَفِئُ نِيْرَانُ شَهَوَاتِكُمْ اَشَرُّ عَلَيْكُمُ الشَّهَوَاتُ

لکھت ہے۔" نیز اس کا یہ ارشاد کہ جو کچھ وہ کرے اس کی اس سے پُوچھ نہ ہوگی اور بندوں سے پُوچھ ضرور ہوگی ۔ تو اس لکھت پر مطمئن مت ہو، کیونکہ جس نے اس کو لکھا ہے وہ اس کے مٹانے پر بھی قادر ہے اور جس نے اس کو بنایا ہے وہ اس کے ڈھانے پر بھی قادر ہے ۔ ہر وقت طاعت و خوف اور خشیہ و احتیاط کے قدم پر رہ یہانتک کہ موت آجائے اور سلامتی کے پانوؤں پر دُنیا سے آخرت کی طرف عبور کر جائے ۔ پس اس وقت تو تغیر و تبدیل سے بیخوف ہو جائیگا ۔ اسے وہ شخص جو دُنیا اور دُنیا کی کشمکش میں اپنے جہل و نفاق اور طلب سے گھسا جا رہا ہے ۔ اور اسے حرام خور تو قلبی نور اور باطنی صفائی اور دانشمندانہ تکلم کی طمع کس طرح کرتا ہے ؟ اللہ والوں کا کلام تو بہ ضرورت اور ان کی نیند تو استغراقی اور ان کا کھانا بیماروں کا سا (با دلِ ناخواستہ) ہوا کرتا ہے پس وہ اسی حالت پر رہتے ہیں یہانتک کہ لکھت اپنی انتہا کو پہنچے (اور موت کا وقت آجائے) وہ فرشتوں کے مشابہ ہوتے ہیں جن کے حق میں حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہی کام کرتے ہیں جن کا اُن کو حکم کیا جاتا ہے ۔ وہ ان کے مشابہ بن جاتے ہیں بلکہ اُن سے بھی بڑھ جاتے ہیں ۔ پس فرشتے ان کے خادم ہوتے ہیں کہ دُنیا و آخرت میں ان کے غاشیہ بردار بنتے ہیں ۔

صاحبو ۔ اگر میری تقریر تمہاری حالت کے موافق نہ بھی ہو اور اس وجہ سے تم اس کو سمجھ نہ سکو ، تب بھی اسکو ایمان و تصدیق سے سنو (اور جھٹلاؤ مت کیونکہ) میرا کلام قلوب کیلئے توجہ (کا کام دیتا) ہے ۔ پس اس کو اپنے دل اور باطن سے سنو کہ تمہارے ظاہر و باطن کو چین نصیب ہوگا اور تمہارے نفوس و خواہشات کی شوکت ٹوٹ جائے گی اور تمہاری شہوتوں کی آگ بجھ جائیگی تمہارے حق میں سب سے بدتر چیز تمہاری شہوتیں

الَّتِیْ تُحَبِّبُ اِلَیْکُمُ الدُّنْیَا وَ تُبَغِّضُ اِلَیْکُمُ الْفَقْرَ وَ تُوْقِعُکُمْ فِی الْمَھَالِکِ ؛ عَنْ بَعْضِھِمْ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اَنَّہٗ قَالَ حَقِیْقَۃُ التَّقْوٰی اَنَّکَ لَوْ جَمَعْتَ مَا فِیْ قَلْبِکَ وَ تَرَکْتَہٗ فِیْ طَبَقٍ مَکْشُوْفٍ وَّ طُفْتَ بِہٖ فِی السُّوْقِ لَمْ یَکُنْ فِیْہِ شَیْءٌ یُسْتَحْیٰ مِنْہُ ؛ یَا جَاھِلُ مَا یَکْفِیْکَ اَنَّکَ غَیْرُ مُتَّقٍ ؛ حَتّٰی اِذَا قِیْلَ لَکَ اِتَّقِ اللّٰہَ تَغْضَبُ ؛ اِذَا قِیْلَ لَکَ الْحَقُّ تَسْمَعُ وَ تَتَھَاوَنُ ؛ ثُمَّ اِذَا اَنْکَرَ عَلَیْکَ مُنْکِرٌ تَغْتَاظُ عَلَیْہِ وَ تَشْفِیْ غَیْظَکَ مِنْہُ ؛ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ لَا یَشْفِیْ غَیْظَہٗ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ بَعْضِ کَلَامِہٖ کُنْتُ اُحِبُّکُمْ لَمَّا اَطَعْتُمُوْنِیْ فَلَمَّا عَصَیْتُمُوْنِیْ بَغَضْتُکُمْ ؛ اَلْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ یُحِبُّکُمْ لَا لِحَاجَۃٍ اِلَیْکُمْ ؛ بَلْ رَحْمَۃً لَّکُمْ ؛ فَھُوَ یُحِبُّکَ لَکَ لَا لَہٗ ؛ یُحِبُّ طَاعَتَکَ لَہٗ لِاَنَّ نَفْعَھَا عَائِدٌ اِلَیْکَ ؛ عَلَیْکَ بِالْاِشْتِغَالِ وَالْاِقْبَالِ عَلٰی مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْاِعْرَاضِ عَمَّنْ یُّحِبُّکَ لَہٗ ؛ اَلْمُؤْمِنُ نَسِیَ کُلَّ الْاَشْیَاءِ وَ ذَکَرَ مَوْلَاہُ عَزَّ وَجَلَّ ؛ فَحَصَلَ لَہٗ قُرْبُہٗ وَ الْحَیَاۃُ بِہٖ

ہیں جو دنیا کو تمہارا محبوب اور فقر کو تمہارا مبغوض بناتی اور تم کو تباہیوں میں گراتی ہیں۔ ایک بزرگ سے روایت ہے کہ حقیقی تقویٰ یہ ہے کہ جو کچھ تیرے دل کے اندر ہے اگر تو اسکو جمع کر کے ایک کھلے ہوئے طباق میں رکھ دے اور اس کو لیکر بازار کا گشت لگائے تو اس میں ایک چیز بھی ایسی نہ ہو جس کو (اس طرح عالم آشکارا کرنے پر شرم آئے اے جاہل تجھے اپنا متقی نہ ہونا کافی نہ ہوا یہاں تک کہ (اس سے آگے بڑھ کر جہالت اس درجہ پہنچ گئی کہ) جب تجھے کہا بھی جاتا ہے کہ اللہ سے تقویٰ اختیار کر" تو تجھ کو غصہ آجاتا ہے۔ جب تجھ سے حق بات کہی جاتی ہے تو تو سُنتا اور سُستی کرتا ہے اس کے بعد جب کوئی معترض تجھ پر اعتراض کرتا ہے تو اس پر خفا ہوتا اور اپنا بخار اس سے نکال لیتا ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ سے ڈرا کرتا ہے وہ اپنے غصہ کا بخار نہیں نکالا کرتا۔ حق تعالٰے نے اپنے ایک فرمان میں ارشاد فرمایا ہے کہ جب تک تم میری اطاعت کرتے رہے تو میں تم کو محبوب سمجھتا رہا اور جب تم میری نافرمانی کرنے لگے تو میں بھی تم سے بغض رکھنے لگا۔ حق تعالیٰ جو تم سے محبت کرتا ہے تو تمہارا حاجت مند ہونے کی وجہ سے نہیں کرتا بلکہ صرف تم پر شفقت کے سبب کرتا ہے۔ پس وہ تجھ کو محبوب بناتا ہے تیرے ہی نفع کے لئے نہ کہ اپنے نفع کے لئے۔ تیرا اس کی اطاعت میں رہنا جو اس کو پسند ہے تو اسی لئے پسند ہے کہ اسکا نفع تجھ کو پہنچے گا۔ تجھ پر لازم ہے کہ جو ذات تجھ کو تیرے ہی لئے چاہتی ہے اس پر متوجہ اور مشغول رہے اور جو تجھ کو اپنے لئے چاہتا ہے اس سے رُخ پھیرے۔ مومن نے تمام چیزوں کو بھلا دیا اور اپنے مولا جل جلالہٗ کو یاد رکھا۔ پس اس کا قرب اور اس کی

وَمَعَهٗ ؛ صَحَّ تَوَكُّلُهٗ فَلَاجَرَمَ كَفَاهُ الْمُهَامَّ دُنْيَا وَاٰخِرَةً ؛ اِذَا صَحَّ تَوَكُّلُ الْمُؤْمِنِ وَتَوْحِيْدُهٗ عَامَلَهُ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ بِمَا عَامَلَ بِهٖ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ؛ يُعْطِيْهِ مَعْنَاهُ وَحَالَهٗ لَا اللَّقَبَ ؛ يُطْعِمُهٗ مِنْ طَعَامِهٖ وَيَسْقِيْهِ مِنْ شَرَابِهٖ وَيَسْكُنُهٗ فِيْ دِهْلِيْزِ دَارِهٖ ؛ لَا اَنَّهٗ يُعْطِيْهِ عَيْنَ مَقَامِهٖ ؛ فَحِيْنَئِذٍ تَصِحُّ نِسْبَتُهٗ مِنْهُ مِنْ حَيْثُ الْمَعْنٰى لَا مِنْ حَيْثُ الصُّوْرَةِ ؛ اَمَا تَسْتَحِيْ قَدْ حَمَلَكَ حِرْصُكَ عَلٰى اَنَّكَ تَخْدِمُ الظَّلَمَةَ وَتَاْكُلُ الْحَرَامَ ؛ اِلٰى مَتٰى تَاْكُلُ وَتَخْدِمُ الْمُلُوْكَ الَّذِيْنَ تَخْدِمُهُمْ ؛ يَزُوْلُ مُلْكُهُمْ عَنْ قَرِيْبٍ وَتَتَوَلّٰى خِدْمَةَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ الَّذِيْ لَا يَزُوْلُ ؛ كُنْ عَاقِلًا وَاقْنَعْ بِالْيَسِيْرِ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْكَثِيْرُ مِنَ الْاٰخِرَةِ ؛ تَنَاوَلِ الْاَقْسَامَ بِيَدِ زُهْدِكَ ؛ وَيَكُوْنُ تَنَاوُلُكَ عَلٰى بَابِ مَوْلَاكَ عَزَّوَجَلَّ بِيَدِ قُدْرَتِهٖ وَفِعْلِهٖ وَمَعَهٗ ؛ لَا مَعَ الدُّنْيَا وَبِيَدِهَا ؛ وَلَا عَلٰى اَبْوَابِ السَّلَاطِيْنِ فِيْ صُحْبَةِ الطَّبْعِ وَالْهَوٰى وَالشَّيْطَانِ وَالْعَوَامِّ ؛ اِذَا تَنَاوَلْتَ الدُّنْيَا وَقَلْبُكَ عَلٰى بَابِ رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ تَكُوْنُ الْمَلٰئِكَةُ وَاَرْوَاحُ الْاَنْبِيَاءِ حَوْلَكَ ؛ فَشَتَّانَ

معیّت میں زندگی اس کو حاصل ہوئی۔ اس کا توکل صحیح ہوگیا۔ لہٰذا حق تعالیٰ دُنیا و آخرت کے متعلق اس کی تمام مہمات کا کفیل ہوگیا۔ جب مومن کا توکل اور توحید صحیح ہو جاتی ہے تو حق تعالےٰ اس سے وہ برتاؤ فرماتا ہے جو ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ فرمایا تھا۔ اس کو ابراہیم علیہ السلام کا لقب نہیں بلکہ آپ کے معنے اور آپ کا حال عطا فرماتا ہے آپ کے کھانے میں سے اس کو کھلاتا اور آپ کے پینے میں سے اس کو پلاتا اور آپ کے دروازے کی دہلیز پر اس کو سکونت بخشتا ہے نہ یہ کہ آپ کا مرتبہ ہی اس کو عطا کر دیتا ہے (کیونکہ کوئی ولی کسی نبی کے برابر نہیں ہوسکتا) پس اس وقت اس کا نسب آپ سے صحیح ہو جاتا ہے بلحاظ معنے نہ کہ بلحاظ صورت۔ تجھے شرم نہیں آتی کہ تیری حرص نے تجھ کو ظالموں کی خدمت گاری اور حرام خوری پر آمادہ کر دیا۔ تو کب تک (حرام) کھاتا اور (دُنیا کے اُن ظالم) بادشاہوں کا خدمت گار بنا رہے گا جن کی خدمت میں لگا ہوا ہے۔ ان کی بادشاہت عنقریب مٹ جائیگی اور تجھے حق تعالےٰ کی خدمت میں آنا پڑیگا جس کی ذات کو کبھی زوال نہیں۔ عاقل بن اور قلیل دُنیا پر قناعت کر تاکہ تجھ کو آخرت کثیر حاصل ہو مقسوم کو اپنے زہد کے ہاتھ سے کھا اور تیرا خورد نوش تیرے مولیٰ جل جلالہ کے دروازے پر اس کی قدرت اور اس کے فعل کے ہاتھ سے اور اس کی معیت میں ہو نہ کہ دُنیا کی معیت میں اور دُنیا کے ہاتھ سے۔ اور نہ بادشاہوں کے دروازوں پر طبیعت و خواہش اور شیطان و عوام الناس کی صحبت میں۔ جب تو دُنیا کو اس طرح کھائیگا کہ تیرا قلب تیرے پروردگار کے آستانہ پر ہوگا تو فرشتے اور انبیاء علیہم السلام کی روحیں تیرے اِرد گرد ہوں گی۔ پس بڑا فرق ہے ان

مَا بَيْنَ الْمَوْضِعَيْنِ وَالْحَالَيْنِ ۞ اَلْقَوْمُ عُقَلَاءُ ۞ قَالُوْا لَا نَاكُلُ اَقْسَامَنَا مِنَ الدُّنْيَا فِي الطَّرِيْقِ وَلَا فِي بُيُوْتِنَا وَلَا نَاكُلُ اِلَّا عِنْدَهٗ ۞ اَلزَّاهِدُوْنَ يَاكُلُوْنَ فِي الْجَنَّةِ ۞ وَالْعَارِفُوْنَ يَاكُلُوْنَ عِنْدَهٗ وَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۞ وَالْمُحِبُّوْنَ لَا يَاكُلُوْنَ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ ۞ طَعَامُهُمْ وَشَرَابُهُمْ اُنْسُهُمْ وَقُرْبُهُمْ مِنْ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ وَنَظْرُهُمْ اِلَيْهِ بَاعُوا الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۞ ثُمَّ بَاعُوا الْاٰخِرَةَ بِوَجْهِهٖ ۞ وَاَرَادُوْهُ دُوْنَ غَيْرِهٖ ۞ فَلَمَّا تَمَّ الْبَيْعُ وَالشِّرَاءُ غَلَبَ الْكَرَمُ ۞ فَرَدَّ عَلَيْهِمُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ مَوْهِبَةً وَاَمَرَهُمْ بِتَنَاوُلِهِمَا فَاَخَذُوْهُمَا بِمُجَرَّدِ الْاَمْرِ مَعَ الشِّبَعِ بَلْ مَعَ التُّخَمَةِ وَالْغِنٰى عَنْهُمَا ۞ فَعَلُوْا ذٰلِكَ مُوَافَقَةً لِلْقَدَرِ وَحُسْنَ اَدَبٍ مَعَ الْقَدَرِ ۞ قَبِلُوْا وَاَخَذُوْا وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ تَعْلَمُ اَنْ قَدْ رَضِيْنَا بِكَ دُوْنَ غَيْرِكَ وَ

رَضِيْنَا بِالْجُوْعِ وَالْعَطْشِ وَالْعُرْيِ
وَالذُّلِّ وَالْمُهَانَةِ ۞ وَاَنْ نَكُوْنَ
عَلٰى بَابِكَ مَطْرُوْحِيْنَ ۞ لَمَّا رَضُوْا
بِذٰلِكَ وَقَرَّرُوْا مَعَ نُفُوْسِهِمُ
الطُّمَانِيْنَةَ عَلَيْهِ ۞ نَظَرَ
اِلَيْهِمْ نَظْرَ الرَّحْمَةِ
فَاَعَزَّهُمْ بَعْدَ
ذُلِّهِمْ
۞

دونوں جگہوں اور دونوں حالتوں میں۔ اللہ والے ہی عقلمند ہیں جنہوں نے کہہ دیا کہ ہم اپنے دنیوی مقسوم نہ راستہ میں کھائیں گے اور نہ اپنے گھروں میں۔ ہم تو بس اسی کے پاس کھائیں گے۔ اہلِ زہد جنت میں کھائیں گے اور اہلِ معرفت خدا کے پاس کھاتے ہیں۔ حالانکہ ہیں دُنیا میں۔ اہلِ محبت نہ دُنیا میں کھاتے ہیں اور نہ آخرت میں۔ ان کا کھانا پینا تو اُنس اور اپنے پروردگار کا قرب اور اس کا نظارہ ہے۔ اُنہوں نے دُنیا کو آخرت کے بدلہ بیچ دیا اور اس کے بعد آخرت کو اپنے پروردگار مالک دُنیا و آخرت کے قرب کے عوض بیچ ڈالا۔ خدا کی سچی محبت والوں نے دُنیا و آخرت کو ذاتِ حق کے بدلہ فروخت کردیا اور سب کو چھوڑ کر اسی کے طالب بنے۔ پس جب خرید و فروخت تمام ہوگئی تو دریائے کرم میں جوش آیا۔ پس بطور بخشش دُنیا اور آخرت کو ان پر واپس کر دیا اور ان کو حکم فرمایا دونوں کے کھانے کا۔ پس اُنہوں نے باوجود شکم سیر ہونے بلکہ بدہضمی اور دونوں سے مستغنی ہونے کے محض حکم کی وجہ سے ان کو لے لیا۔ یہ اُنھوں نے تقدیر کی موافقت اور تقدیر کے ساتھ حُسنِ ادب کی خاطر کیا (کہ مقدر سے انکار کرنا گویا علمِ الٰہی کے خلاف کرنے پر آمادہ ہونا ہے) وہ قبول کرتے اور لیتے جاتے اور یوں کہتے جاتے ہیں کہ آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہم نے آپ ہی کو پسند کیا ہے دوسرے کو نہیں۔ ہم راضی ہوئے بھوک پر پیاس پر عُریانی پر اور ذلت و اہانت پر اور اس پر کہ آپ کے دروازے پر پڑے رہیں۔ جب وہ اس پر راضی ہوئے اور انہوں نے اپنے نفسوں سے اس پر اطمینان رکھنے کا عہد لے لیا تو حق تعالیٰ نے بہ نگاہِ رحمت ان کی طرف نظر فرمائی پس ذلت کے بعد ان کو عزت بخشی

وَاَغْنَاهُمْ بَعْدَ فَقْرِهِمْ وَمَنَحَهُمْ تَقَرُّبَهُمْ مِّنْهُ دُنْيَا وَاٰخِرَةً ۞ اَلْمُؤْمِنُ يَزْهَدُ فِي الدُّنْيَا فَيُزِيْلُ الزُّهْدُ وَسَخَ بَاطِنِهٖ وَدَرَنِهٖ وَكَدَرِهٖ ۞ فَيَاْتِي الْاٰخِرَةُ فَيَسْكُنُ قَلْبُهٗ ۞ ثُمَّ تَاْتِيْ يَدُ الْغَيْرَةِ فَتُزِيْلُهَا عَنْ قَلْبِهٖ ۞ وَتُعْلِمُهٗ اَنَّهٗ حِجَابٌ عَنْ قُرْبِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۞ فَحِيْنَئِذٍ يَتْرُكُ الْاِشْتِغَالَ بِالْخَلْقِ فِي الْجُمْلَةِ ۞ وَيَمْتَثِلُ اَوَامِرَ الشَّرْعِ وَيَحْفَظُ حُدُوْدَهُ الْمُشْتَرَكَةَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْعَوَامِّ ۞ تَنْفَتِحُ عَيْنَا بَصِيْرَتِهٖ فَيُبْصِرُ عُيُوْبَ نَفْسِهٖ وَعُيُوْبَ الْمَخْلُوْقَاتِ ۞ فَلَا يَسْكُنُ اِلٰى غَيْرِ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يَسْمَعُ مِنْ غَيْرِهٖ وَلَا يَعْقِلُ عَنْ غَيْرِهٖ وَلَا يَسْكُنُ اِلٰى غَيْرِ وَعْدِهٖ وَلَا يَخَافُ مِنْ غَيْرِهٖ وَعِيْدَهٗ ۞ يَتْرُكُ الشُّغْلَ بِغَيْرِهٖ وَيَشْتَغِلُ بِهٖ ۞ فَاِذَا تَمَّ هٰذَا فَهُوَ فِيْمَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ يَا غُلَامُ اشْتَغِلْ بِنَفْسِكَ ۞ اِنْفَعْ نَفْسَكَ ثُمَّ غَيْرَكَ ۞ لَا تَكُنْ كَالشَّمْعَةِ تُحْرِقُ هِيَ نَفْسَهَا وَتُضِيْءُ لِغَيْرِهَا لَا تَدْخُلْ فِيْ شَيْءٍ بِكَ وَبِهَوَاكَ وَنَفْسِكَ ۞ اَلْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ اِذَا اَرَادَكَ لِاَمْرٍ ۞

اور افلاس کے بعد ان کو تونگری عطا کی اور دُنیا و آخرت میں اپنا تقرب ان کو نصیب فرمایا۔ مومن دُنیا میں زہد اختیار کرتا ہے پس زہد اس کے باطن کا میل کچیل اور غبار زائل کر دیتا ہے۔ تب آخرت آتی ہے پس اس کا دل ٹھیر جاتا ہے۔ اس کے بعد دستِ غیرت آتا ہے پس آخرت (کے خیال) کو اس کے قلب سے زائل کر دیتا ہے اور اس کو جتا دیتا ہے کہ یہ بھی حق تعالیٰ سے حجاب ہے (کیونکہ حق تعالیٰ کی غیرت گوارا نہیں کرتی کہ اس قلب میں آوے جس میں اسکے سوا کوئی دوسرا بھی موجود ہو) پس اس وقت وہ تمامی مخلوقات سے دل بستگی چھوڑ بیٹھتا ہے اور شریعت کے احکامات کی تعمیل کرتا اور اس کی ان حدود کو جو اس کے اور عام آدمیوں کے درمیان مشترک ہیں محفوظ رکھتا ہے۔ اس کی چشمِ بصیرت کھل جاتی ہے۔ پس وہ اپنے نفس کے عیوب اور مخلوقات کے عیوب سے آگاہ ہو جاتا ہے اس لئے وہ اپنے پروردگار کے سوا نہ کسی سے دل لگاتا ہے اور نہ کسی کی بات پر کان دھرتا ہے اور نہ کسی کی سمجھتا ہے اور نہ اسکے سوا دوسرے کے وعدوں پر مطمئن ہوتا ہے اور نہ دوسروں کی دھمکیوں سے ڈرتا ہے دوسرے کے ساتھ مشغولیت بالکل ترک کر دیتا اور اسی کا شغل رہنے دیتا ہے۔ پس جب یہ حال کامل ہو جائے تو وہ اس (بے مثل لذت) میں ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے سُنی اور نہ کسی بشر کے دل پر اسکا خیال گذرا۔ صاحبزادہ اپنے نفس (کی اصلاح) میں مشغول ہو اسکے بعد دوسروں کی (فکر کیجو) اپنے نفس کو (پہلے) فائدہ پہنچا پھر دوسرے کی شمع کی طرح مت بن کہ دوسروں کو روشنی بخشتی ہے اور اپنے نفس کو جلاتی ہے کسی شے میں بھی بطور خود اور اپنی خواہش اور نفس کیخاطر مت داخل ہو (چہ جائیکہ دوسروں کی اصلاح کے لئے تیار ہونا) حق تعالیٰ جب تجھ سے کوئی کام لینا چاہیگا تو تجھ کو خود ہی اسکے

هَيَّاكَ لَهُ ؛ إِنْ أَرَادَكَ لِنَفْعِ الْخَلْقِ رَدَّكَ إِلَيْهِمْ وَأَعْطَاكَ ثَبَاتًا وَمُدَارَاةً لَهُمْ وَقُوَّةً عَلَى مُقَاسَاتِهِمْ ؛ يُوَسِّعُ قَلْبَكَ لِلْخَلْقِ وَيَشْرَحُ صَدْرَكَ وَيَقْذِفُ فِيهِ الْحِكَمَ ؛ يُلَاحِظُ بَاطِنَكَ وَيُسِرُّ إِلَى سِرِّكَ ؛ فَحِينَئِذٍ يَكُونُ هُوَ لَا أَنْتَ ؛ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ ؛ يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ اعْتَبِرْ قَوْلَهُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً ؛ مَا قَالَ أَنْتَ جَعَلْتَ نَفْسَكَ ؛ فَالْقَوْمُ لَا إِرَادَةَ لَهُمْ وَلَا اخْتِيَارَ ؛ بَلْ هُمْ فِي مُجَرَّدِ أَمْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَفِعْلِهِ وَتَدْبِيرِهِ وَإِرَادَتِهِ ؛ يَا مُنْعَزِلًا عَنِ الطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمَةِ ؛ لَا تَحْتَجَّ بِشَيْءٍ فَمَا لَكَ حُجَّةٌ ؛ الْجَادَّةُ بَيْنَ يَدَيْكَ ؛ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ ؛ مَا أَوْقَحَكَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ مَا أَقَلَّ خَوْفَكَ مِنْهُ ؛ مَا أَكْثَرَ تَهَاوُنَكَ بِرُؤْيَتِهِ ؛ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ خَفْ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ ؛ أَهْلُ الْيَقَظَةِ رَأَوُا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِقُلُوبِهِمْ فَاجْتَمَعَ شَتَاتُهَا ؛

لئے تیار کردیگا۔ اگر تجھ سے مخلوق کو نفع پہنچانا چاہیگا تو تجھ کو انکی طرف واپس فرمائیگا اور تجھ کو استقلال اور ان کی دل دہی اور ان کی ایذاؤں کے برداشت کی قوت بخشے گا۔ مخلوق کے لئے تیرے قلب میں وسعت عطا کرے گا اور تیرا سینہ کھول دیگا اور اسمیں حکمت و دانش القا فرمائیگا۔ تیرے باطن کو ملاحظہ اور تیرے اندرون سے رازداری فرماتا رہیگا پس اسوقت وُہی ہوگا نہ کہ تو (کہ سب سامان بھی اسی کے لئے ہوئے ہیں اور نتیجہ و ثمرہ بھی وہی ظاہر فرمائیگا) کیا تو نے حق تعالیٰ کا ارشاد نہیں سُنا کہ اے داؤدؑ ہمنے تمکو خلیفہ بنادیا زمین میں ذرا "ہمنے تمکو خلیفہ بنادیا" کے ارشاد کو غور کی نگاہ سے دیکھ۔ یوں نہیں فرمایا کہ تمنے اپنے آپکو خلیفہ بنالیا۔ پس اللہ والوں کا نہ کوئی ذاتی ارادہ ہوتا ہے نہ اختیار بلکہ وہ محض حق تعالےٰ کے حکم اور فعل اور تدبیر اور ارادہ کے تحت میں ہوتے ہیں۔ اے سیدھے راستہ سے ہٹے ہوئے شخص تو حجتیں مت کر کہ تیرے پاس کوئی بھی دلیل نہیں ہے شاہراہ تیرے سامنے ہے۔ حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے (پھر اپنی کٹ حجتی سے حرام کو حلال کس طرح بنا سکتا ہے) تو حق تعالےٰ پر کس درجہ بے حیا بنا ہوا ہے۔ تیرا اس سے خوف کس درجہ کم ہوگیا اور تو اس کے ملاحظہ کو کسقدر زیادہ ہلکا سمجھے ہوئے ہے (کہ خطا پر اُڑ کرنے میں مطلق بھی نہیں جھجکتا) جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا ڈر اللہ سے گویا کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے۔ پس اگر یہ (مرتبہ حاصل نہ ہو کہ) تو اس کو دیکھ رہا ہے (تو یوں ہی سمجھ کہ) وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے (اتنا سمجھنے سے بھی اس کی معصیت کرتے شرم آئیگی) بیداری والوں (اہل اللہ) نے حق تعالیٰ کو اپنے قلوب سے دیکھ لیا پس انکا انتشار دلجمی بن گیا۔

اِنْسَبَكَتْ فَصَارَتْ شَيْئًا وَّاحِدًا ، تَتَسَاقَطُ الْحُجُبُ
بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ ، مُحِيَتِ الْمَبَانِي وَبَقِيَتِ الْمَعَانِي ،
وَتَقَطَّعَتِ الْاَوْصَالُ وَانْخَلَعَتِ الْاَرْبَابُ فَلَمْ
يَبْقَ لَهُمْ سِوَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ، لَا كَلَامَ لَهُمْ
وَلَا حَرَكَةَ وَلَا فَرَحَ بِشَيْءٍ حَتّٰى يَصِحَّ لَهُمْ هٰذَا ،
فَاِذَا صَحَّ فَقَدْ تَمَّ الْاَمْرُ فِي حَقِّهِمْ ، اَوَّلُ مَا
خَرَجُوْا مِنْ رِقِّ الدُّنْيَا وَالْعُبُوْدِيَّةِ لَهَا ، ثُمَّ
مِمَّا سِوَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فِي الْجُمْلَةِ ، لَا يَزَالُوْنَ
فِي مُعَامَلَتِهٖ وَفِي بَيْتِهٖ فِي ابْتِلَاءٍ لِيَنْظُرَ كَيْفَ
يَعْمَلُوْنَ ، فَالسِّرُّ هُوَ الْمَلِكُ وَالْقَلْبُ وَزِيْرُهٗ وَ
النَّفْسُ وَاللِّسَانُ وَالْجَوَارِحُ خَدَمٌ بَيْنَ اَيْدِيْهِمَا ،
اَلسِّرُّ يَسْتَقِي مِنْ بَحْرِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ، وَالْقَلْبُ
يَسْتَقِي مِنَ السِّرِّ ، وَالنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ تَسْتَقِي
مِنَ الْقَلْبِ ، وَاللِّسَانُ يَسْتَقِي مِنَ النَّفْسِ ، وَ
الْجَوَارِحُ تَسْتَقِي مِنَ اللِّسَانِ ، اِذَا كَانَ
اللِّسَانُ صَالِحًا صَلَحَ الْقَلْبُ وَاِذَا كَانَ
فَاسِدًا فَسَدَ ، يَحْتَاجُ لِسَانُكَ اِلٰى
لِجَامِ التَّقْوٰى وَتَوْبَةٍ عَنِ الْكَلَامِ
بِالْهَذَيَانِ وَالنِّفَاقِ ، فَاِذَا
دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ انْقَلَبَتْ فَصَاحَتُهٗ فَصَاحَةَ
الْقَلْبِ ، فَاِذَا تَمَّ لَهٗ هٰذَا
تَنَوَّرَ وَظَهَرَ النُّوْرُ مِنْهُ
اِلَى اللِّسَانِ وَالْجَوَارِحِ ،
فَحِيْنَئِذٍ
يَكُوْنُ

ان کے پراگندہ اجزاء ڈھل ڈھلا کر سب ایک چیز بن گئے اور انکے اور حق تعالٰے کے درمیان کے پردے یکے بعد دیگرے گرتے چلے گئے۔ الفاظ ملیا میٹ اور معنے باقی رہ گئے۔ سارے تعلقات منقطع ہوگئے اور وسائط برخاست۔ پس ان کے لئے بجز حق تعالٰے کے کوئی نہ رہا۔ جبتک ان کے لئے یہ حال صحیح نہ ہو جائے، نہ ان کے لئے کلام ہے نہ حرکت ہے اور نہ کسی شے کی مسرت، اور جب یہ صحیح ہوگیا تو اُن کے حق میں کام پُورا ہولیا۔ اول وہ دُنیا کی غلامی اور اس کی پرستش سے باہر نکلے۔ اس کے بعد حق تعالٰی کے سوا سب سے ہی باہر ہو گئے۔ خدا کے ساتھ معاملہ کرنے میں اور اس کے گھر کے اندر وہ ہمیشہ امتحان میں رہتے ہیں تاکہ وہ دیکھے کہ کیسے کام کرتے ہیں۔ پس باطن تو (گویا) بادشاہ ہے اور قلب اس کا وزیر ہے اور نفس اور زبان اور دوسرے اعضاء یہ سب ان دونوں کے حاضر باش خدمتگار ہیں۔ باطن تو بحرِ خداوندی سے سیراب ہوتا ہے اور قلب باطن سے سیراب ہوتا ہے اور نفس مطمئنہ قلب سے سیراب ہوتا ہے اور زبان نفس سے سیراب ہوتی ہے اور باقی اعضاء زبان سے سیراب ہوتے ہیں (اور اس طرح پر باطن کی نورانیت بدن کے سارے اعضاء پر ظاہر ہو جاتی ہے) جب زبان صلاحیت پذیر ہوتی ہے تو قلب بھی صالح ہوتا ہے۔ اور جب زبان بگڑتی ہے تو قلب بھی بگڑ جاتا ہے۔ تیری زبان کو باگ تقوے کی، اور بکواس اور نفاق کی بک بک سے توبہ کے لگام کی ضرورت ہے پس جب تو ہمیشہ اس پر قائم رہیگا تو زبان کی فصاحت قلب کی فصاحت سے بدل جائیگی۔ پھر جب قلب کے لئے پوری طرح یہ مضمون حاصل ہو جائیگا تو اس میں نُور آجائیگا اور وہ نور اس سے نکلکر زبان اور دوسرے اعضاء پر ظاہر ہوگا۔ پس

النُّطْقُ بِاللِّسَانِ الْقُرْبِ وَفِي حَالَةِ قُرْبِهِ لَا لِسَانَ لَهُ لَا دُعَاءَ لَهُ وَلَا ذِكْرَ لَهُ الدُّعَاءُ وَالذِّكْرُ وَالْكَلَامُ فِي الْبُعْدِ أَمَّا فِي الْقُرْبِ السُّكُوتُ وَالْخُمُودُ وَالْقَنَاعَةُ بِالنَّظَرِ وَالتَّمَتُّعِ بِهِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يَرَاكَ فِي الدُّنْيَا بِعَيْنَيْ قَلْبِهِ وَفِي الْآخِرَةِ بِعَيْنَيْ رَأْسِهِ وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اَلْمَجْلِسُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُوْنَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَشِيَّةَ الثُّلَاثَاءِ فِي الْمَدْرَسَةِ سَابِعَ عَشَرَ رَمَضَانَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّأَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ لَا بُدَّ مِنَ الْاِخْتِبَارِ وَالْاِبْتِلَاءِ وَلَا سِيَّمَا لِلْمُدَّعِيْنَ لَوْلَا الْاِبْتِلَاءُ وَالْاِخْتِبَارُ لَادَّعَى الْوِلَايَةَ خَلْقٌ كَثِيْرٌ وَلِهٰذَا قَالَ بَعْضُهُمْ وُكِّلَ الْبَلَاءُ بِالْوِلَايَةِ كَيْ لَا تُدَّعٰى وَمِنْ جُمْلَةِ عَلَامَةِ الْوَلِيِّ صَبْرُهُ عَلٰى أَذِيَّةِ الْخَلْقِ وَالتَّجَاوُزُ عَنْهُمْ الْأَوْلِيَاءُ يَتَعَامَوْنَ عَمَّا يَرَوْنَ مِنَ الْخَلْقِ وَيَتَطَارَشُوْنَ عَمَّا يَسْمَعُوْنَ مِنْهُمْ قَدْ وَهَبُوْا لَهُمْ أَعْرَاضَهُمْ حُبُّكَ لِلشَّيْءِ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ أَحَبُّوا الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا عَنْ غَيْرِهٖ يَلْقَوْنَ الْخَلْقَ بِالْكَلَامِ الطَّيِّبِ وَالرِّفْقِ وَالْمُدَارَاةِ

اُس وقت بولنا قربِ حق کیحالت میں اور قرب والے ہی کی زبان سے ہوگا کہ اس شخص کیلئے تو نہ زبان ہوگی نہ دُعا مانگنا اور نہ اسکا ذکر کرنا۔ ذکر اور کلام تو بُعد کی حالت میں ہوا کرتا ہے اور قرب کی حالت میں تو سکوت اور افسردگی اور نظارہ پر اکتفا اور اسی کا مزہ لئے جاتا ہے۔ بار الٰہا ہمکو بھی ان میں سے بنا دے جو تجھ کو دُنیا میں اپنے قلب کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور آخرت میں چہرہ کی آنکھوں سے دیکھیں گے اور عطا فرما ہمکو دُنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے۔

ترپنویں مجلس

(سہ شنبہ۔ بوقت شام۔ ۱۷رمضان ۵۴۵ھ مدرسہ معمورہ)

آزمایش و امتحان ہونا ضروری ہے خصوصاً دعویٰ کرنیوالوں کا اگر امتحان و آزمایش نہ ہوتی تو بہتیری مخلوق ولی ہونیکا دعوٰے کرنے لگتی اور اسی لئے ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ مصیبت تعینات کی گئی ہے ولایت پر تاکہ ہر شخص اس کا دعویٰ نہ کر سکے" اور منجملہ ولی کی علامتوں کے ایک یہ بھی ہے کہ مخلوق کی اذیت پر صبر اور اُن سے درگزر کرے۔ اولیاء جو کچھ (ترچھی نظریں اور بُرے برتاؤ) مخلوق کی طرف سے دیکھتے ہیں اس سے اندھے اور جو کچھ (ناگوار و تلخ کلمات) ان سے سنتے ہیں اس سے بہرے بن جاتے ہیں۔ انھوں نے اپنی آبروں کو اُن کے لئے ہبہ کر دیا ہے دکہ جو چاہو کرو ہم مطالبہ نہ کرینگے) تیرا ہر کسی شے کو محبوب سمجھنا اندھا اور بہرا بنا دیا کرتا ہے (چونکہ) انھوں نے حق تعالےٰ کو محبوب بنالیا ہے اس لئے دوسروں سے اندھے بہرے بن گئے وہ مخلوق سے خوش کلامی و نرمی و مدارات کے ساتھ ملتے ہیں اور کبھی (ان کو معصیت کا مرتکب دیکھ کر) حق تعالےٰ کی غیرت کے سبب

وَتَارَةً يَغْضَبُوْنَ عَلَيْهِمْ غَيْرَةً لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمُوَافَقَةً فِيْ غَضَبِهٖ هُمْ أَطِبَّاءُ قَدْ عَلِمُوْا أَنَّ لِكُلِّ مَرَضٍ دَوَاءً ۔ اَلطَّبِيْبُ لَا يُدَاوِيْ كُلَّ الْمَرْضٰى بِدَوَاءٍ وَّاحِدٍ ۔ هُمْ مِنْ حَيْثُ قُلُوْبِهِمْ وَمَعَانِيْهِمْ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ كَأَصْحَابِ الْكَهْفِ أُولٰئِكَ كَانَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُقَلِّبُهُمْ ۔ وَهٰؤُلَاءِ يَدُ الْقُدْرَةِ وَالرَّحْمَةِ وَاللُّطْفِ تُقَلِّبُهُمْ ۔ يَدُ الْمَحَبَّةِ تُقَلِّبُ قُلُوْبَهُمْ وَتَنْقُلُهَا مِنْ حَالٍ إِلٰى حَالٍ ۔ دُنْيَاهُمْ لِطَالِبِي الدُّنْيَا وَأُخْرَاهُمْ لِطَالِبِي الْأُخْرٰى وَرَبُّهُمْ عَزَّوَجَلَّ لَهُمْ ۔ لَا يَبْخَلُوْنَ بِشَيْءٍ إِذَا طَلَبَتِ الدُّنْيَا مِنْهُمْ وَهِيَ عِنْدَهُمْ بَذَلُوْهَا وَإِذَا طُلِبَ مِنْهُمْ ثَوَابُ الْآخِرَةِ بَذَلُوْهُ ۔ يُعْطُوْنَ الدُّنْيَا لِلْفُقَرَاءِ مِنْهُمْ وَيُعْطُوْنَ ثَوَابَ الْآخِرَةِ لِلْمُقَصِّرِيْنَ فِيْ طَلَبِهَا ۔ يَتْرُكُوْنَ الْمُحْدَثَ لِلْمُحْدَثِ وَيَتْرُكُوْنَ الْمُحْدِثَ لَهُمْ ۔ يَهَبُوْنَ الْقِشْرَ إِنَّ مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ قِشْرٌ ۔ وَالطَّلَبُ لَهُ وَالْقُرْبُ مِنْهُ هُوَ اللُّبُّ ۔ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

أَنَّهُ قَالَ لَا يَضْحَكُ فِيْ وَجْهِ الْفَاسِقِ إِلَّا الْعَارِفُ ۔ نَعَمْ يَأْمُرُهُ وَيَنْهَاهُ وَيَحْتَمِلُ أَذَاهُ ۔ وَلَا يَقْدِرُ عَلٰى هٰذَا إِلَّا الْعَارِفُوْنَ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ۔ أَمَّا الزُّهَّادُ وَالْعُبَّادُ وَالْمُرِيْدُوْنَ لَا ۔ كَيْفَ لَا يَرْحَمُوْنَ الْعُصَاةَ وَهُمْ

اور غضب خداوندی کی موافقت میں اُن پر غصہ بھی ہوتے ہیں۔ وہ (چونکہ رُوحانی) طبیب ہیں اس لئے خوب جانتے ہیں کہ ہر مرض کی دوا جُدا ہے (پس کہیں خاطر داری نافع ہے اور کہیں غصہ) طبیب ساری بیماریوں کا ایک ہی دوا سے علاج نہیں کیا کرتا۔ وہ اپنے قلوب اور معانی کے لحاظ سے حق تعالےٰ کے سامنے ایسے ہیں جیسے اصحاب کہف۔ ان کو تو جبریل علیہ السلام اِدھر اُدھر پلٹتے ہیں اور ان کو دستِ قدرت ورحمت وشفقت پلٹتا ہے۔ دستِ محبت اُن کے قلوب کو پلٹے دیتا اور ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل کرتا رہتا ہے (کہ کبھی قبض ہے اور کبھی بسط) اُن کی دُنیا طالبانِ دُنیا کے لئے ہے کہ جس نے جو مانگا وہ اس کو دے دیا۔ اور اُن کی آخرت طلبگارانِ آخرت کے لئے ہے اور اُن کا پروردگار جل جلالہ خاص اُن کے لئے ہے۔ وہ کسی شے میں بخل نہیں کرتے۔ جب دُنیا اُن کے پاس ہو اور کوئی ان سے مانگے تو اس کو دے دیتے ہیں اور جب ان سے آخرت کا ثواب طلب کیا جائے تو وہ اس کو بخش دیتے ہیں۔ دُنیا کے محتاجوں کو دُنیا دیتے ہیں اور آخرت کے متعلق کوتاہی کرنے والوں کو آخرت کا ثواب دیتے ہیں۔ مخلوق کو تو مخلوق کے لئے چھوڑتے ہیں اور خالق کو اپنے لئے۔ چھلکا سب دوسروں کو ہبہ کر دیتے ہیں۔ کیونکہ حق تعالےٰ کے ماسوا سب چھلکا ہے۔ اور حق تعالیٰ کی طلب اسکا قرب خالص مغز ہے۔ ایک بزرگ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ فاسق کے مُنہ پر عارف ہی ہنسا کرتا ہے۔ ہاں وہ اس کو حکم کرتا منع کرتا اور اس کی ایذا کو برداشت کرتا ہے۔ اور اس پر عارفانِ حق ہی قادر ہو سکتے ہیں (کہ ایذائیں اُٹھائیں اور خیرخواہی سے باز نہ آئیں) اور زاہدین وعابدین اور مریدین قادر نہیں ہوتے۔ وہ معصیت والوں پر ترس کیوں نہ کھائیں۔ ۔ او

وَهُمْ مَوْضِعُ الرَّحْمَةِ مَقَامُ التَّوْبَةِ وَالْاِعْتِذَارِ الْعَارِفُ خُلُقُهُ مِنْ اَخْلَاقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ يَجْتَهِدُ فِيْ تَخْلِيْصِ الْعَاصِيْ مِنْ يَدِ الشَّيْطَانِ وَالنَّفْسِ وَالْهَوٰى ۞ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ وَلَدَهٗ اَسِيْرًا فِيْ يَدِ كَافِرٍ اَلَيْسَ يَجْتَهِدُ فِيْ تَخْلِيْصِهٖ فَهٰكَذَا الْعَارِفُ ۞ اَلْخَلْقُ جَمِيْعُهُمْ كَالْاَوْلَادِ ۞ يُخَاطِبُ الْخَلْقَ بِلِسَانِ الْحُكْمِ ثُمَّ يَرْحَمُهُمْ لِاطِّلَاعِهٖ عَلَى الْعِلْمِ ۞ فَيَرٰى اَفْعَالَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِمْ ۞ يَنْظُرُ اِلٰى خُرُوْجِ الْاَقْضِيَةِ وَالْاَقْدَارِ مِنْ بَابِ الْحُكْمِ وَالْعِلْمِ وَلٰكِنَّهٗ يَكْتُمُ ذٰلِكَ وَيُخَاطِبُ الْخَلْقَ بِالْحُكْمِ الَّذِيْ هُوَ الْاَمْرُ وَالنَّهْيُ ۞ وَلَا يُخَاطِبُهُمْ بِالْعِلْمِ الَّذِيْ هُوَ السِّرُّ ۞ اَلْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ اَرْسَلَ الرُّسُلَ وَاَنْزَلَ الْكُتُبَ وَحَذَّرَ وَاَنْذَرَ لِتَرْكِيْبِ الْحُجَّةِ عَلَى الْخَلْقِ ۞ وَعِلْمُهٗ فِيْهِمْ لَا تَدْخُلْ فِيْهِ وَلَا تَعْتَرِضْ عَلَيْهِ فِيْهِ ۞ اَلْحُكْمُ فِيْهِ كَرٌّ وَّفَرٌّ ۞ وَالْعِلْمُ فِيْهِ ثَبَاتٌ ۞

ہیں ہی وہ بیچارے ترس کھانے کے قابل اور توبہ و معذرت کے مقام میں۔ عارف کے اخلاق (چونکہ) اخلاقِ خداوندی ہوتے ہیں لہٰذا وہ اہلِ معصیت کو شیطان اور نفس اور خواہش کے ہاتھ سے چھڑانے میں کوشاں رہتا ہے۔ تم میں کوئی شخص اگر اپنے بچّہ کو کسی کافر کے ہاتھ میں مقید دیکھے تو کیا اس کے چھڑانے کی کوشش نہیں کرتا؟ پس اسی طرح عارف کا حال ہے کہ ساری مخلوق گویا اس کی اولاد ہے وہ مخلوق سے بزبانِ حکمِ شریعت خطاب کرتا (اور نماز روزہ کی نصیحت ضرور کرتا) ہے۔ اس کے بعد آگاہی کے سبب اس پر ترس کھاتا ہے (کہ چونکہ علمِ خداوندی میں فرمان قرار پا چکا ہے اس لئے نصیحت سے یہ بے نصیب متاثر نہیں ہو سکتا) پس عارف کی نظر حق تعالےٰ کے افعال پر جاتی ہے جو مخلوق میں (جاری ہو رہے) ہیں۔ وہ حکم اور علم کے دروازہ سے قضاء و قدر کا صدور دیکھتا ہے مگر اس کو مخفی رکھتا ہے اور صرف حکم یعنی امر و نہی سے مخلوق کو خطاب کرتا (یعنی عاقل بالغ کو جو شریعت کا مکلف ہے نصیحت کرتا ہے) اور علم کے ساتھ جو ایک پوشیدہ راز ہے ان سے خطاب نہیں کرتا۔ حق تعالیٰ نے مخلوق پر حجت قائم کرنے کے لئے (تاکہ کوئی یوں نہ کہہ سکے کہ ہمیں راہِ ہدایت دکھائی جاتی تو ہمیں اس پر چلنے میں تامل ہی کیا تھا) پیغمبر بھیج دیئے کتابیں نازل فرمائیں اور دھمکا دیا ڈرا دیا (کہ اس پر بھی کوئی سیدھا نہ ہو تو جائے جہنم میں) اب رہا اُن کے متعلق خدا کا علم (کہ فلاں شخص سیدھے راستہ چلیگا اور فلاں نہ چلے گا) تو اس میں تو دخل نہ دے اور اس کے متعلق حق تعالیٰ پر اعتراض مت کر (کیونکہ وہ خطاوار کے مجرم بن جانے کو مانع نہیں ہے) حکم کے اندر تو کرّ و فر ہے (کہ ایک ہی شخص کبھی معتوب ہے اور کبھی محبوب) اور علم کے اندر (استقلال و) ثبات ہے۔

تَحْتَاجُ اِلَى الْحُكْمِ الْمُشْتَرَكِ لَكَ وَلِغَيْرِكَ وَ
تَحْتَاجُ اِلَى الْعِلْمِ الْخَاصِّ لَكَ فَحَسْبُ ؛ اِذَا عَمِلَ
اَحَدُكُمْ بِالْعِلْمِ الظَّاهِرِ رَزَقَهُ الرَّسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعِلْمِ الْبَاطِنِ ؛ يَزُقُّهُ
الْحُكْمَ الْبَاطِنَ كَمَا يَزُقُّ الطَّيْرُ لِوَلَدِهٖ ؛ يَفْعَلُ
ذٰلِكَ مَعَهٗ لِاَجْلِ تَصْدِيْقِهٖ وَعَمَلِهٖ بِقَوْلِهِ
الظَّاهِرِ وَهُوَ شَرِيْعَتُهٗ ابْنُ اٰدَمَ اِذَا صَحَّ فَلَا
صَحِيْحَ مِثْلُهٗ ؛ اِذَا صَفَا فَلَا صَفَاءَ مِثْلُهٗ ؛ اِذَا
قَرُبَ فَلَا قَرِيْبَ مِثْلُهٗ ؛ اَلْجَاهِلُ يَنْظُرُ بِعَيْنِ
رَأْسِهٖ ؛ وَالْعَاقِلُ يَنْظُرُ بِعَيْنِ عَقْلِهٖ وَالْعَارِفُ
يَنْظُرُ بِعَيْنِ قَلْبِهٖ ؛ يَجُوْهُوَا عَالِمًا فَيَلْقِمُهُ الْخَلْقَ
بِاَسْرِهِمْ فَيَغِيْبُوْنَ فِيْهِ ؛ لَا يَبْقٰى عِنْدَهٗ شَيْءٌ
سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ فَحِيْنَئِذٍ يَقُوْلُ هُوَ الْاَوَّلُ
وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ يَصِيْرُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
ظَاهِرَهٗ وَبَاطِنَهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَصُوْرَتَهٗ
وَمَعْنَاهُ ؛ لَا شَيْءَ غَيْرُهٗ عِنْدَهٗ ؛ فَحِيْنَئِذٍ
يُدِيْمُ مَحَبَّتَهٗ مَعَهٗ دُنْيَا وَاٰخِرَةً
مُوَافِقًا لَهٗ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ
يَخْتَارُ رِضَاهُ وَسَخَطَ غَيْرِهٖ
لَا تَأْخُذُهٗ فِيْهِ لَوْمَةُ
لَائِمٍ ؛ كَمَا قَالَ
بَعْضُهُمْ رَحْمَةُ
اللهِ عَلَيْهِ

(کہ جو شخص جنتی قرار پایا وہ دوزخی نہیں ہو سکتا) تجھ کو حکم کی بھی ضرورت ہے جو تیرے اور دوسروں کے درمیان مشترک ہے (کہ پڑھے اور عالم بنے تاکہ عمل کر سکے) اور علم (یعنی تقدیر) کی بھی حاجت ہے جو فقط تیرے ہی لئے خاص ہے ۔ جب تم میں کوئی شخص علم ظاہر پر عمل کریگا تو جس طرح پرندا اپنے بچّے کو منہ میں چُگا دیتا (اور اس کے منہ میں دانہ بھراتا ہے) اسی طرح جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علم باطنی اس کو بھرائیں گے ۔ اور یہ (شفقت کا برتاؤ) اس کے ساتھ اس لئے کریں گے کہ اُس نے آپکی تصدیق کی اور آپکے علم ظاہر یعنی آپ کی شریعت پر عمل کیا تھا ۔ ابن آدم اگر (روحانی) صحت پائے تو اس جیسا کوئی صحت یاب نہیں اور وہ جب صفائی حاصل کرلے تو اس جیسی کوئی چیز صاف نہیں اور جب وہ مقرب بن جائے تو اس جیسا کوئی مقرب نہیں ۔ جاہل اپنے چہرے کی آنکھ سے دیکھا کرتا ہے اور صاحب عقل شخص اپنی عقل کی آنکھ سے دیکھتا ہے ۔ اور صاحب معرفت اپنے قلب کی آنکھ سے دیکھا کرتا ہے جو (عقل اور چشم ظاہر کی طرح جسم و دماغ کی محتاج نہیں ہے بلکہ) مستقل اور (گویا ایک جسم) عالم ہے جو ساری مخلوق کو اس کا لقمہ بنالیتا ہے ۔ پس سب اس میں غائب ہوجاتے ہیں کہ اسکے نزدیک حق تعالے کے سوا کوئی چیز بھی باقی نہیں رہتی پس اس وقت وہ کہتا ہے کہ وہی اول ہے وہی آخر اور وہی ظاہر ہے وہی باطن ۔ اسکا ظاہر و باطن اور اول و آخر اور صورت و معنی حق تعالیٰ شانہ ہی بن جاتا ہے کہ اس[1] کے نزدیک کوئی چیز بھی اس کی غیر نہیں (کیونکہ کوئی چیز رہتی ہی نہیں کہ غیر سمجھی جائے) پس اس وقت دنیا و آخرت میں ہر وقت حق تعالیٰ کے ساتھ محبت قائم رکھتا اور ہر حالت میں اس کا موافق بنا رہتا ہے کہ اس کی رضا پسند کرتا ہے اور دوسروں کی ناراضی کسی ملامت گر کی ملامت بھی اس پر اثر نہیں کرتی ۔ چنانچہ ایک بزرگ نے

[1] یہ مسئلہ وحدۃ الوجود کی طرف اشارہ ہے ۔ ۱۲ منہ

وافِقِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْخَلْقِ وَلَا تُوَافِقِ الْخَلْقَ فِي اللهِ تَعَالَى. اِنْكَسَرَ مَنِ انْكَسَرَ وَانْجَبَرَ مَنِ انْجَبَرَ. شَيْطَانُكَ وَهَوَاكَ وَطَبْعُكَ وَاَقْرَانُكَ السُّوْءُ اَعْدَاؤُكَ فَاحْذَرْهُمْ حَتّٰى لَا يُوْقِعُوْنَ فِي الْهَلَاكِ. تَعَلَّمِ الْعِلْمَ حَتّٰى تَعْلَمَ كَيْفَ تُعَادِيْهِمْ وَتَحْذَرُهُمْ. ثُمَّ تَدْرِيْ كَيْفَ تَعْبُدُ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ. اَلْجَاهِلُ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عِبَادَةٌ. عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ عَبَدَ اللهَ بِجَهْلٍ كَانَ مَا يُفْسِدُ اَكْثَرَ مِمَّا يُصْلِحُ. اَلْجَاهِلُ لَا تُسَوِّيْ عِبَادَتُهٗ شَيْئًا. بَلْ هُوَ فِي فَسَادٍ كُلِّيٍّ وَظُلْمَةٍ كُلِّيَّةٍ. وَالْعِلْمُ لَا يَنْفَعُ اِلَّا بِالْاِخْلَاصِ فِيْهِ. كُلُّ عَمَلٍ بِلَا اِخْلَاصٍ لَا يَنْفَعُ وَلَا يُقْبَلُ مِنْ عَامِلِهٖ. اِذَا عَلِمْتَ وَلَمْ تَعْمَلْ كَانَ الْعِلْمُ حُجَّةً عَلَيْكَ. عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَلْجَاهِلُ يُعَذَّبُ مَرَّةً وَالْعَالِمُ سَبْعَ مَرَّاتٍ. اَلْجَاهِلُ لَمْ يَتَعَلَّمْ. وَالْعَالِمُ لَمْ يَعْمَلْ بِعِلْمِهٖ. تَعَلَّمْ وَاعْمَلْ وَعَلِّمْ فَاِنَّ ذٰلِكَ يَجْمَعُ لَكَ الْخَيْرَ بِاَسْرِهٖ. اِذَا سَمِعْتَ كَلِمَةً مِّنَ الْعِلْمِ وَعَمِلْتَ بِهَا وَعَلَّمْتَهَا غَيْرَكَ كَانَ لَكَ ثَوَابَانِ ثَوَابُ الْعِلْمِ وَثَوَابُ التَّعْلِيْمِ. اَلدُّنْيَا ظُلْمَةٌ وَالْعِلْمُ نُوْرُهَا. فَمَنْ لَا عِلْمَ لَهٗ فَهُوَ يَتَخَبَّطُ فِي هٰذِهِ الظُّلْمَةِ وَيُفْسِدُ اَكْثَرَ مِمَّا يُصْلِحُ. يَا مَنْ يَدَّعِي الْعِلْمَ

فرمایا ہے کہ مخلوق کے متعلق حق تعالیٰ کی موافقت کر اور حق تعالیٰ کے متعلق مخلوق کی موافقت نہ کر۔ ٹوٹ جائے جسے بھی ٹوٹنا ہو اور جُڑ جائے جسے جُڑا رہنا ہو۔ تیرا شیطان تیری خواہش تیری طبیعت اور تیرے بُرے ہمنشین سب تیرے دشمن ہیں۔ پس ان سے بچ۔ کہیں تجھ کو ہلاکت میں نہ ڈالدیں۔ علم سیکھ تاکہ تجھ کو معلوم ہو کہ ان سے دشمنی اور احتیاط کرنے کا کیا طریقہ ہے۔ اس کے بعد معلوم ہو کہ اپنے رب کی عبادت کیونکر کرنی چاہیے۔ کیونکہ جاہل کی کوئی عبادت بھی قبول نہیں ہوتی۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جس نے جہالت کے ساتھ عبادت کی تو وہ جتنی اصلاح کرے گا اس سے زیادہ بگاڑ کرے گا۔ جاہل کی عبادت کچھ بھی نہیں بلکہ وہ سرتاپا بگاڑ اور پوری ظلمت میں (ڈوبی ہوئی) ہے۔ اور علم بھی عمل کے بغیر مفید نہیں ہوتا۔ اور عمل اخلاص کے بدون فائدہ نہیں دیتا۔ جو بھی عمل اخلاص کے بغیر ہوگا وہ نہ مفید ہوگا اور نہ مقبول۔ جب تو صاحب علم ہوگا مگر عمل نہ کرے گا تو یہ علم تجھ پر حجت بنے گا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جاہل کو ایک بار عذاب ہوگا اور عالم کو دس مرتبہ، جاہل کو تو (صرف اسی پر کہ) علم کیوں نہ حاصل کیا؟ اور عالم کو اس پر کہ اپنے علم پر عمل کیوں نہ کیا؟ علم سیکھ اور عمل کر اور دوسروں کو سکھا کہ یہ (تینوں) تیرے لئے ساری خوبیاں اکٹھی کر دیں گی۔ جب تو علم کی کوئی بات سُنے گا اور اس پر عمل کرے گا اور اسے دوسروں کو سکھائے گا تو تجھے دو ثواب ملیں گے۔ ایک ثواب سیکھنے کا اور دوسرا ثواب سکھانے کا۔ دُنیا اندھیری ہے اور علم اس کا نور ہے۔ پس جسے کچھ علم نہ ہوگا وہ اس اندھیری میں ٹکریں مارتا پھرے گا اور جتنا سنوارے گا اس سے زیادہ بگاڑے گا۔ اے علم کے مدعی تو (جو کچھ بھی دُنیا کمائے)

لَا تَأْخُذْ مِنْ يَدِ نَفْسِكَ وَطَبْعِكَ وَشَيْطَانِكَ ، لَا
تَأْخُذْ مِنْ يَدِ وُجُودِكَ ، لَا تَأْخُذْ مِنْ يَدِ
رِيَائِكَ وَنِفَاقِكَ ، زُهْدُكَ ظَاهِرٌ وَرَغْبَتُكَ
بَاطِنٌ ، هٰذَا زُهْدٌ بَاطِلٌ ، أَنْتَ مُعَاقَبٌ عَلَيْهِ ،
تُدَلِّسُ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ يَعْلَمُ مَا فِي
خَلْوَتِكَ وَمَا فِي جَلْوَتِكَ وَمَا فِي قَلْبِكَ ، لَيْسَ
عِنْدَهُ خَلْوَةٌ وَلَا جَلْوَةٌ وَلَا سِتْرٌ ، قُلْ وَاحَيَا
ءَاهُ وَاوَيْلَاهُ وَافْضِيحَتَاهُ ، فَكَيْفَ يَطَّلِعُ
الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى جَمِيعِ أَفْعَالِي فِي لَيْلِي وَ
نَهَارِي وَهُوَ نَاظِرٌ وَأَنَا لَا أَسْتَحِي مِنْ نَظَرِهِ ،
تُبْ مِنْ وَقَاحَتِكَ عَلَيْهِ وَتَقَرَّبْ إِلَيْهِ بِأَدَاءِ
الْفَرَائِضِ وَالْانْتِهَاءِ عَنِ النَّوَاهِي ، أُتْرُكِ
الذُّنُوبَ الظَّاهِرَةَ وَالْبَاطِنَةَ وَافْعَلِ الْخَيْرَاتِ
الظَّاهِرَةَ ، فَبِذٰلِكَ تَصِلُ إِلَى بَابِهِ وَتَقْرُبُ
مِنْهُ ، وَيُحِبُّكَ وَيُحَبِّبُكَ إِلَى خَلْقِهِ وَيُحِبُّكَ
دُونَ خَلْقِهِ ، ثُمَّ يَنْقُلُ ذٰلِكَ إِلَى خَلْقِهِ
إِذَا أَحَبَّكَ اللّٰهُ وَمَلَائِكَتُهُ أَحَبَّكَ
جَمِيعُ الْخَلْقِ سِوَى الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ
فَإِنَّهُمْ لَا يُوَافِقُونَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
فِي حُبِّكَ ، كُلُّ مَنْ فِي قَلْبِهِ
نِفَاقٌ يُبْغِضُهُ ، فَلَا تَكْرَهْ
بُغْضَ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ
وَالشَّيَاطِينَ
وَالْأَبَالِسَةِ ،
اَلْمُنَافِقُوْنَ

اپنے نفس اپنی طبیعت اور اپنے شیطان کے ہاتھ سے مت لے اپنے وجود کے ہاتھ سے مت لے اور اپنی ریاء ونفاق کے ہاتھ سے مت لے (بلکہ متوکل بن اور جب غیبی فتوحات سے آوے تب لے) تیرا زہد صرف ظاہری ہے اور باطن میں رغبت ہے۔ یہ زہد باطل ہے جس پر تجھ کو سزادی جائیگی تو حق تعالیٰ کے مقابلہ میں جعل کرتا ہے (کہ صورت زاہدوں کی سی بناتا ہے) حالانکہ وہ جانتا ہے جو کچھ تیری خلوت اور تیری جلوت اور تیرے قلب کے اندر ہے۔ اس کے نزدیک خلوت وجلوت اور پردہ سب برابر ہیں کہہ ہائے شرم ہائے افسوس ہائے رُسوائی۔ حق تعالےٰ جو کچھ بھی میرے افعال ہیں، رات میں ہوں یا دن میں کس طرح ان سب پر آگاہ ہو رہا ہے اور ان کو ملاحظہ فرما رہا ہے، اور میں اس کے ملاحظہ سے نہیں شرماتا۔ اپنی بے حیائی سے توبہ کر اور فرائض کو ادا کر اور محرمات سے باز آکر اس کا قُرب چاہ۔ چھپے اور کھُلے سب گناہ چھوڑ اور کھُلی ہوئی نیکیاں کر کہ اس سے تو اس کے دروازہ تک پہنچ جائیگا اور اس کے قریب ہو جائے گا اور وہ تجھ کو اپنا بھی محبوب بنالیگا اور اپنی مخلوق کا بھی محبوب بنادے گا۔ اول وہ خود تجھ سے محبت فرمائے گا، اور اس کے بعد اس محبت کو اپنی مخلوق کیطرف منتقل فرمادے گا۔ جب اللہ اور اس کے فرشتے محبت کرنے لگیں گے تو ساری ہی مخلوق تجھ سے محبت کرنے لگے گی بجز کافروں اور منافقوں کے کہ وہ تجھ سے محبت کرنے میں حق تعالیٰ کی موافقت نہیں کر سکتے۔ جس شخص کے دل میں کچھ بھی ایمان ہوتا ہے وہ مومن سے محبت کیا کرتا ہے اور جس کے قلب میں نفاق ہوتا ہے وہ اس سے بُغض رکھا کرتا ہے۔ پس کافروں منافقوں اور شیطانوں کو اور ابلیسوں کے بغض رکھنے کو ناگوار مت سمجھ۔ (کہ ان کے بُغض سے نہ دُنیا کا نقصان ہے نہ دین کا) منافق اور

وَالْكَافِرُونَ هُمْ شَيَاطِينُ الْإِنْسِ. اَلْمُؤْمِنُ
الْمُوقِنُ الْعَارِفُ فِي مَعْزِلٍ عَنِ الْخَلْقِ بِقَلْبِهٖ وَ
سِرِّهٖ وَمَعْنَاهُ يَصِلُ إِلَىٰ حَالَةٍ لَا يَقْدِرُ أَنْ يَدْفَعَ
عَنْ نَفْسِهٖ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَجْلِبُ عَلَيْهَا، يَصِيرُ
مُسْتَطْرَحًا بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ، لَا يَبْقَىٰ
لَهٗ حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ. فَإِذَا صَحَّ لَهٗ هٰذَا جَاءَهُ
الْخَيْرُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ. لَا تُزَاحِمِ الْقَوْمَ بِمُجَرَّدِ
الدَّعْوَىٰ وَالتَّخَلِّي وَالتَّمَنِّي. مَا يَجِيءُ مِنْ هٰذَا
شَيْءٌ. لَا كَلَامَ حَتّٰى تَعْمٰى عَنِ الْأَسْبَابِ. لَا كَلَامَ
حَتّٰى تَزْمَنَ وَتَنْقَطِعَ رِجْلَاكَ عَنِ السَّعْيِ إِلَىٰ
أَبْوَابِ النَّاسِ. لَا كَلَامَ حَتّٰى يَنْقَلِبَ قَلْبُكَ وَ
عَقْلُكَ وَوَجْهُكَ عَنِ الْخَلْقِ إِلَى الْخَالِقِ. فَيَصِيرُ
ظَهْرُكَ إِلَى الْخَلْقِ وَوَجْهُكَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ. يَصِيرُ ظَاهِرُكَ وَصُورَتُكَ إِلَى الْخَلْقِ
وَبَاطِنُكَ وَلُبُّكَ وَمَعْنَاكَ إِلَى الْخَالِقِ.
فَحِينَئِذٍ يَصِيرُ قَلْبُكَ كَقُلُوبِ الْمَلَائِكَةِ
وَالنَّبِيِّينَ. يُطْعَمُ قَلْبُكَ وَيُسْقٰى
مِنْ طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ. هٰذَا الْأَمْرُ
يَتَعَلَّقُ بِالْقُلُوبِ وَالْأَسْرَارِ وَالْمَعَانِي
لَا بِالصُّوَرِ. اَللّٰهُمَّ طَيِّبْ
قُلُوبَنَا وَاخْلَعْ عَلٰى أَسْرَارِنَا
وَصَفِّ عُقُولَنَا فِيمَا
بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مِنْ
وَرَاءِ عُقُولِ
الْخَلْقِ

کافر نوعِ انسان کے شیاطین ہیں (جنھیں اہلِ ایمان سے بُغض ہونا ہی چاہیئے) صاحبِ ایمان و ایقان و معرفت اپنے قلب اور باطن اور معنی کے اعتبار سے ساری مخلوق سے یکسو ہوتا اور ایسی حالت پر پہنچ جاتا ہے کہ نہ کسی مضرت کو اپنے نفس سے دفع کر سکتا ہے اور نہ کسی منفعت کو اپنی طرف کھینچ سکتا ہے۔ وہ حق تعالےٰ کے سامنے پڑا ہوا ہوتا ہے کہ نہ اس میں زور باقی رہتا ہے۔ نہ طاقت۔ پس جب یہ (شانِ تسلیم) اس کے لئے درست ہو جاتی ہے تو اب ہر طرف سے خیر ہی خیر اس کے پاس آنے لگتی ہے۔ محض دعویٰ اور گوشہ نشینی اور ہوس سے اللہ والوں کی صفیں میں داخل مت ہو کہ اس سے کچھ بھی نہ ہوگا۔ جب تک کہ تو اسباب سے اندھا نہ ہو جائے (کہ مؤثر ہونے کے درجہ میں کسی سبب پر نظر ہی نہ جائے) اس وقت تک واعظ بننا مناسب نہیں۔ جب تک کہ لوگوں کے دروازوں کی طرف لپکنے سے تیرے پاؤں ٹوٹ نہ جائیں اور تو اپاہج نہ بن جائے (کہ قصد بھی کرے تو مخلوق کی طرف نہ چل سکے) اس وقت تک وعظ کہنا زیبا نہیں۔ اور وعظ جائز نہیں یہاں تک کہ تیرا قلب اور عقل اور منہ سب ہی مخلوق کی طرف سے خالق کی طرف پھر جائیں کہ مخلوق کی طرف تیری پیٹھ ہو جائے، اور حق تعالےٰ کی طرف منہ تیرا ظاہر اور تیری صورت مخلوق کی طرف ہو اور تیرا باطن تیرا اندرون اور معنی خالق کی طرف پس اس وقت تیرا قلب فرشتوں اور نبیوں کے قلوب جیسا بن جائے گا کہ تیرے قلب کو انھیں کے کھانے اور پینے میں سے کھلایا اور پلایا جائے گا۔ یہ مضمون قلوب اور اسرار معانی سے تعلق رکھتا ہے نہ کہ صورتوں سے۔ یا الٰہا! ہمارے قلوب کو پاک کر اور ہمارے اسرار کو خلعت بخش اور ہماری عقلوں کو اپنے اور ہمارے تعلق میں وہ صفائی عطا کر جو مخلوق کی اور خود

وَعُقُولِنَا ۔ یَا حَاضِرُونَ وَ یَا غَائِبُونَ ۔ یَوْمَ الْقِیَامَةِ تَرَوْنَ مِنِّیْ عَجَبًا ۔ اِنِّیْ اُنَاظِرُ فِیْ حَقِّ الْمُنَافِقِیْنَ فَکَیْفَ فِیْ حَقِّ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ عَنِ الْکُلِّ ۔ اَغْنِنِیْ بِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ ۔ اَغْنِ الْمُعَلِّمَ عَنِ الصِّبْیَانِ وَعَمَّا فِیْ بُیُوْتِھِمْ ۔ وَاجْعَلْ دَارَہٗ دَارَ السِّمَاطِ مَعَ التَّعْلِیْمِ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْکَلَامَ قَدْ غَلَبَ عَلَیَّ فَاعْذِرْنِیْ فِیْہِ ۔ جَامِکِیَّتِیْ قَدْ تَمَّتْ وَحَصَلَتْ لِیْ مِنْکَ بَقِیَّةُ جَامِکِیَّةِ الْاَطْفَالِ وَالْاَبْنَاءِ وَالطَّوَارِقِ ۔ وَاَسْاَلُکَ تَسْھِیْلَ ذٰلِکَ مَعَ طِیْبَةِ قَلْبِیْ وَصَفَاءِ سِرِّیْ یَا قَوْمُ تَظُنُّوْنَ اَنِّیْ اٰخُذُ مِنْکُمْ وَاَنَا اَرَاکُمْ ۔ لَا وَلَا کَرَامَةَ ۔ اِنَّمَا اٰخُذُ مِنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ لَا مِنْکُمْ ۔ بَلْ ھُوَ مُنْفِذٌ عَلٰی اَیْدِیْکُمْ ۔ لَمَّا کُنْتُ مَعَکُمْ مَا کُنْتُ اَعْرِفُکُمْ ۔ فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْکُمْ عَرَفْتُکُمْ اِنِّیْ دَاحِضُ الْمُنَافِقِیْنَ وَخُبْرَةُ الْعَارِفِیْنَ لَا اَضْرِبُ الْمُنَافِقِیْنَ اِلَّا بِغَطَاطِیْسَ لَا بِقَضِیْبٍ ۔ سِمَاطِیْ لَکُمْ وَاَکْلِیْ بَعْدَ فَرَاغِکُمْ ۔ لِیْ نَوَالَةٌ مِنْ غَیْرِکُمْ ۔

ہماری عقلوں سے بھی باہر ہو۔ اے حاضرو اور اے غائبو۔ قیامت کے دن تم میرا قصہ قابلِ حیرت دیکھو گے کہ میں منافقوں کے بارے میں بھی حق تعالےٰ سے جھگڑوں گا۔ پھر بھلا مومنین کے متعلق جھگڑنے کا تو پوچھنا ہی کیا۔ یا اللہ مجھ کو بے نیاز بنا دے سب سے مجھ کو اپنے ساتھ جملہ ماسوا سے مستغنی فرما۔ معلم (یعنی مجھ) کو (پڑھنے والے) بچوں اور جو کچھ بھی (مالِ دُنیا) ان کے گھروں میں ہے سب سے بے نیاز کر دے اور اس کے گھر کو تعلیم کے ساتھ دسترخوان کا مکان بھی بنا دے (کہ علم بھی سیکھیں اور روٹیاں بھی یہیں کھائیں۔ بارالٰہا تو جانتا ہے کہ یہ کلام مجھ سے غلبۂ حال میں نکل گیا ہے پس مجھ کو معذور سمجھیو کہ میرا پیالہ[1] پورا ہو چکا اور بچوں اور ساتھیوں اور نو واردوں کے بچے ہوئے پیالے مجھے حاصل ہوئے۔ اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اپنے قلب کی رضا اور باطن کی صفائی کے ساتھ اس (بے شمار کیفیات کے بوجھ کا تحمل) آسان بنا دینے کا (تاکہ غلبۂ حال ہی نہ ہو) صاجبو۔ تمہارا یہ گمان ہے کہ میں تم سے لیتا ہوں اور میری نظر تم پر پڑتی ہے۔ نہیں نہیں اور نہ یہ کوئی خوبی ہے بس میں تو اللہ تعالےٰ ہی سے لیتا ہوں نہ کہ تم سے بلکہ وہی تمہارے ہاتھوں جاری کرا دینے والا ہے۔ جب تک میں تمہارے ساتھ رہا (کہ دینے والا تم کو سمجھا) تو میں تم سے ناواقف تھا اور جب تم سے باہر نکل گیا تو تم سے واقف ہو گیا (کہ تم تو آلات و اوزار کی طرح محض واسطہ ہو) میں منافقوں کا سر کچلنے والا اور اہلِ معرفت کا جانچ کنندہ ہوں کہ منافقوں کو لاٹھی سے نہیں بلکہ گرزوں سے مارتا ہوں۔ میرا دسترخوان تمہارے لئے (بچھا ہوا) ہے اور میرا کھانا تمہارے فارغ ہو لینے کے بعد ہے۔ میرے لئے نوالہ کسی دوسرے ہی کی طرف سے ہے۔ میرے لئے

[1] یعنی مراتب قرب و کیفیات کی اتنی بارش ہوئی کہ جب اپنے ظرف میں بھی گنجائش نہ رہی تو پاس پڑوس والوں کے خالی ظرف بھی بھر کر دے دیئے گئے اور وہ بھی لبریز ہو گئے مگر واردات کے برسنے میں کمی نہ آئی۔ پس ایسی حالت میں کسی راز کا قلب سے زبان پر آ جانا ضرور معافی کے قابل ہے کہ مغلوب الحال معذور ہے۔ مترجم ۱۲ منہ

بِ طَبَقٍ بَعْدَ خُرُوجِكُمْ ۞ مِنْ صَاحِبِي الَّذِي أَنَا قُدَّامَهُ أَخْدِمُهُ ۞ أَمَا تَرَوْنَ يَا أَهْلَ الْبَصَائِرِ كُمِّي مُشَمَّرًا وَوَسْطِي مَشْدُودًا ۞ سَأَلَ سَائِلٌ فَقَالَ رَسُولُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى أَنْبِيَائِهِ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمَنْ رَسُولُهُ إِلَى أَوْلِيَائِهِ ۞ فَقَالَ هُوَ رَسُولُهُ إِلَيْهِمْ بِلَا وَاسِطَةٍ ۞ رَحْمَتُهُ وَلُطْفُهُ وَمِنَّتُهُ وَإِلْهَامُهُ وَنَظَرَاتُهُ إِلَى قُلُوبِهِمْ وَأَسْرَارِهِمْ وَتَحَنُّنُهُ عَلَيْهِمْ ۞ يَرَوْنَهُ يَقَظَةً وَمَنَامًا بِأَعْيُنِ قُلُوبِهِمْ وَصَفَاءِ أَسْرَارِهِمْ وَدَوَامِ يَقَظَتِهِمْ **يَا قَوْمُ** إِنَّمَا يَقْطَعُكُمْ عَنْ مَعْرِفَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَمَعْرِفَةِ أَوْلِيَائِهِ حُبُّكُمْ لِلدُّنْيَا وَحِرْصُكُمْ عَلَيْهَا وَحُبُّ التَّكَثُّرِ بِهَا وَمِنْهَا ۞ أُذْكُرُوا الْآخِرَةَ وَدَعُوا الدُّنْيَا ۞ اللّٰهُمَّ إِنَّ حُسْنَ الْكَرَمِ وَحُسْنَ الْجُوْدِ مِنْ صِفَاتِكَ وَنَحْنُ عَبِيدُكَ فَأَعْطِنَا ذَرَّةً مِنْهُمَا آمِين ۞

الْمَجْلِسُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بُكْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَدْرَسَةِ عَاشِرَ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ بَعْدَ كَلَامٍ **يَا غُلَامُ** خُطْوَتَانِ وَقَدْ وَصَلْتَ ۞ خُطْوَةٌ عَنِ الدُّنْيَا وَخُطْوَةٌ عَنِ الْأُخْرَى ۞ خُطْوَةٌ عَنْ نَفْسِكَ وَخُطْوَةٌ عَنِ الْخَلْقِ ۞

طباق تمہارے (کھاپی کر) باہر چلے جانے کے بعد ہے۔ میرے اس رفیق کی طرف جس کا میں حاضر باش خادم ہوں **اے صاحبانِ بصیرت** کیا تم دیکھتے نہیں کہ میری آستین چڑھی اور کمر بندھی رہتی ہے۔ (جو خدمت کیلئے ہر وقت مستعد رہنے کی علامت ہے)۔ (ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ انبیاء کی طرف حق تعالیٰ کے پیام رساں حضرت جبریل علیہ السلام تھے۔ پس اولیاء کی طرف اس کے پیام پہونچانے والا کون ہے؟)[1] آپ نے جواب دیا کہ اولیاء کی طرف اس کا پیام بردہ خود ہی ہے بلاواسطہ اپنی رحمت اپنے لطف اپنے فضل اپنے الہام اور ان کے قلوب و اسرار کی طرف بار بار نگاہ فرمانے اور ان پر توجہ و شفقت رکھنے کی وجہ سے (خود ہی اپنا سفیر بنتا ہے) وہ اس کو اپنے قلوب کی آنکھوں اور باطن کی صفائی اور ہر وقت کی بیداری سے سوتے اور جاگتے ہمیشہ دیکھتے رہتے ہیں (اس لئے فرشتے کے واسطہ کی ضرورت نہیں) **صاحبو** حق تعالیٰ کی معرفت اور اس کے اولیاء کی شناخت سے جو چیز تم کو علیحدہ کئے ہوئے ہے وہ تمہاری دنیا کے ساتھ محبت اس کی حرص اور اس کی بڑھوتری اور اس کے جمع کرنے کی خواہش ہے۔ آخرت کو یاد کرو اور دنیا کو چھوڑ دو۔ بار الہا حسن سخا اور حسن عطا تیری صفتیں ہیں اور ہم تیرے غلام ہیں۔ پس اس میں سے کچھ ہم کو بھی عطا فرما دے (کہ سخی بن کر دنیا کو لٹائیں)

چوّنویں مجلس

(جمعہ۔ بوقت صبح۔ ۲۰ ر رمضان ۵۴۵ھ۔ مدرسہ معمورہ)

(کچھ تقریر کے بعد فرمایا) **صاحبزادہ**۔ بس دو قدم (اٹھائے) اور پہونچا۔ ایک قدم دنیا سے اور دوسرا قدم آخرت سے۔ ایک اپنے نفس سے اور دوسرا قدم مخلوق سے۔ اس ظاہر کو

[1] سائل کا مقصود یہ تھا کہ جب وحی منقطع ہو چکی اور جبریلؑ کا پیام خداوندی نابند ہو گیا تو اولیاء اللہ کے ارشادات و تحقیقات کے منجانب اللہ ہونے کی کیا دلیل ہے؟ سو اس کا جواب ہو گیا کہ الہام بلاواسطہ سے امورِ مخفیہ ان پر منکشف ہو جاتے ہیں پس اس سے کوئی یہ شبہ نہ کرے کہ اولیاء کا رتبہ انبیاء سے بڑھ گیا ہے کہ وہ واسطہ کے محتاج رہے کیونکہ واسطہ ہوتے ہوئے تو پیام اللہ ہونے پر شبہ ہی نہ تھا اور اولیاء کے مکشوفات چونکہ پیغمبر کی وحی کے تابع اور اس کے دقائق مخفیہ ہیں جن کو عام لوگ نہیں سمجھ سکتے جدید احکام یا شریعت سے جدا نہیں ہیں۔ لہٰذا سفارت جبریل کی ضرورت نہیں ۔۔ ورنہ مستقل شریعت اور احکام جدیدہ تو وحی کے بغیر معتبر نہیں ہیں اور وحی میں جبریلؑ کیلئے سفارت مخصوص ہے ۱۲ مترجم

اُتْرُكْ هٰذَا الظَّاهِرَ وَقَدْ وَصَلْتَ اِلَى الْبَاطِنِ ۔ بِدَايَةٌ ثُمَّ نِهَايَةٌ ۔ اِسْتَبْدِئْ اَنْتَ وَالتَّمَامُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔ مِنْكَ الْبِدَايَةُ وَمِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ النِّهَايَةُ ۔ خُذِ الْمَرَّ وَالزَّنْبِيْلَ وَاقْعُدْ عَلٰى بَابِ الْعَمَلِ ۔ حَتّٰى اِذَا طُلِبْتَ تَكُوْنَ قَرِيْبًا مِّنَ الْمُسْتَعْمِلِ ۔ وَلَا تَقْعُدْ عَلٰى فِرَاشِكَ وَتَحْتَ لِحَافِكَ وَمِنْ وَّرَاءِ اَغْلَاقٍ ۔ ثُمَّ تَطْلُبُ الْعَمَلَ وَالْاِسْتِعْمَالَ ۔ اُدْنُ قَلْبَكَ مِنَ الذِّكْرِ وَذِكْرِهٖ يَوْمَ النُّشُوْرِ ۔ تَفَكَّرْ فِي الْقُبُوْرِ الدَّوَارِسِ ۔ تَفَكَّرْ كَيْفَ يَحْشُرُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ جَمِيْعَ الْخَلْقِ وَيُقِيْمُهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ ۔ اِذَا دُمْتَ عَلٰى هٰذَا التَّفَكُّرِ زَالَتْ قَسَاوَةُ قَلْبِكَ وَصَفَا مِنْ كَدَرِهٖ ۔ اِذَا كَانَ الْبِنَاءُ عَلٰى اَسَاسٍ ثَبَتَ وَرَسَخَ ۔ وَاِذَا لَمْ يَكُنْ عَلٰى اَسَاسٍ تَعَجَّلَ وُقُوْعُهٗ ۔ اِذَا بَنَيْتَ حَالَكَ عَلٰى اَحْكَامِ الْحُكْمِ الظَّاهِرِ لَا يَقْدِرُ اَحَدٌ مِّنَ الْخَلْقِ عَلٰى نَقْضِهٖ ۔ وَاِذَا لَمْ تَبْنِ عَلٰى ذٰلِكَ لَا يَثْبُتُ لَكَ حَالٌ وَّلَا تَصِلُ اِلٰى مَقَامٍ ۔ وَلَا تَزَالُ قُلُوْبُ الصِّدِّيْقِيْنَ تَمْقُتُكَ وَتَتَمَنّٰى اَنْ لَّا تَرَاكَ وَيْحَكَ يَا جَاهِلُ ۔ اَلدِّيْنُ لَعِبٌ هُوَ ۔ تَمْلِيْسٌ هُوَ ۔ لَا وَلَا كَرَامَةَ لِقَفَاكَ ۔

چھوڑ کہ باطن تک پہونچے۔ اوّل ابتدا ہو تب انتہا ہوگی۔ تو استقلال کے ساتھ شروع کر اور پورا کرنا حق تعالیٰ کے ذمّہ ہے۔ ابتدا تیری طرف سے ہوگی اور انتہا حق تعالیٰ کی طرف سے۔ رسّی اور جھلّی لے اور مزدوری کے دروازے پر بیٹھ جا تاکہ جب تیری مانگ ہو تو کام لینے والے کے قریب ہو جائے۔ اور (کاہل بن کر) اپنے بچھونے پر اپنے لحاف میں اور تالوں کے اندر مت بیٹھ کر (ہاتھ پاؤں ہلائے بغیر) مزدوری اور کام پر لگ جانے کا خواہش مند ہو (کیونکہ بے کیئے کام نہیں بنتا) اپنے قلب کو ذکر اللہ کے قریب لا اور مرنے کے بعد جی اُٹھنے کا دن اس کو یاد دلا۔ شکستہ قبروں میں غور کر (کہ کیسے کیسے مال دار اور حسینوں کی مٹی خراب ہو رہی ہے) غور کر کہ حق تعالیٰ ساری مخلوق کو کس طرح جمع فرمائے گا اور اپنے سامنے (بازپرس کے لئے) کھڑا کرے گا۔ جب تو ہر وقت اس تفکر کو قائم رکھے گا تو تیرے قلب کی سختی جاتی رہے گی اور اس کی کدورت مبدّل بہ صفائی ہو جائے گی۔ جب تعمیر (گہری و مضبوط) بنیاد پر ہوا کرتی ہے تو پائدار و مستحکم ہوتی ہے اور جب بنیاد ہی نہ ہو تو (اوپری چنائی) جلد گر جاتی ہے۔ جب تو حکم ظاہر (یعنی شریعت کو جو گویا بنیاد ہے) مضبوط کرکے اپنے حال (اور سلوک) کی تعمیر کرے گا، تو مخلوق میں کوئی بھی اس کے منہدم کرنے پر قادر نہ ہوگا۔ اور جب اس پر تعمیر نہ کرے گا (اور خلافِ شرع رہ کر صاحبِ حال بننا چاہے گا) تو نہ تیرے لئے کوئی حال ثابت ہوگا اور نہ کسی مقام تک پہونچ سکیگا اور صدیقین کے قلوب تجھ سے ہمیشہ ناراض اور اس بات کے آرزومند رہیں گے کہ تجھ کو دیکھیں بھی نہیں۔ تجھ پر افسوس۔ **اے بیوقوف**۔ (دین کیا کوئی کھیل ہے؟ یا مکاری کا نام ہے؟ نہیں نہیں اور نہ اے مکار تیری (اس گُدّی ہوئی)

يَا مُتَمَيِّسُ قَدْ اَهَّلْتَ نَفْسَكَ لِلْكَلَامِ عَلَى الْخَلْقِ مِنْ غَيْرِ اَهْلِيَّةٍ فِيْكَ ؛ اِنَّمَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ لِاٰحَادٍ مِّنَ النَّاسِ اَفْرَادٍ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ؛ وَاِلَّا فَالْخَرَسُ دَأْبُهُمْ وَالْاِشَارَةُ لَهُمْ دُوْنَ الْكَلَامِ ؛ اَلنَّادِرُ مِنْهُمْ مَنْ يُّؤْمَرُ بِالنُّطْقِ فَيَتَكَلَّمُ عَلَى الْخَلْقِ عَلَى الْكُرْهِ مِنْهُ ؛ بَعْدَ كَلَامٍ يَصِيْرُ الْخَبَرُ مُعَايَنَةً ؛ يَنْقَلِبُ الْاَمْرُ بِالْاِضَافَةِ اِلٰى قَلْبِكَ وَصَفَاءِ سِرِّكَ ؛ وَلِهٰذَا قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهٗ وَرَضِيَ عَنْهُ ؛ لَوْ كُشِفَ الْغِطَاءُ مَا ازْدَدْتُّ يَقِيْنًا ؛ وَقَالَ لَا اَعْبُدُ رَبًّا لَّمْ اَرَهٗ ؛ وَقَالَ اَرَانِيْ قَلْبِيْ رَبِّيْ ؛ يَا جُهَّالُ خَالِطُوا الْعُلَمَاءَ وَاخْدِمُوْهُمْ وَتَعَلَّمُوْا مِنْهُمْ ؛ اَلْعِلْمُ يُؤْخَذُ مِنْ اَفْوَاهِ الرِّجَالِ ؛ جَالِسُوا الْعُلَمَاءَ بِحُسْنِ الْاَدَبِ وَتَرْكِ الْاِعْتِرَاضِ عَلَيْهِمْ وَطَلَبِ الْفَائِدَةِ مِنْهُمْ ؛ لِيَدُلَّنَا لَكُمْ مِّنْ عُلُوْمِهِمْ وَتَعُوْدُ عَلَيْكُمْ بَرَكَاتُهُمْ وَتَشْمَلُكُمْ فَوَائِدُهُمْ ؛ وَجَالِسُوا الْعَارِفِيْنَ بِالصَّمْتِ ؛ وَجَالِسُوا الزَّاهِدِيْنَ بِالرَّغْبَةِ فِيْهِمْ ؛ اَلْعَارِفُ هُوَ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ اَقْرَبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِمَّا كَانَ فِي السَّاعَةِ الَّتِيْ قَبْلَهَا ؛ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ يَتَجَدَّدُ خُشُوْعُهٗ لِرَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَذُلُّهٗ لَهٗ ؛ يَخْشَعُ مِنْ حَاضِرٍ لَّا مِنْ غَائِبٍ ؛

گردن کو عزت نصیب ہوگی۔ تو نے اپنے اندر قابلیت آئے بغیر اپنے آپ کو مخلوق پر وعظ کرنے کا اہل سمجھ لیا حالانکہ یہ (قابلیت تو صلحاء میں بھی بعض ہی بعض لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔ ورنہ جملہ صلحاء کی شان گونگا بنا رہنا اور اشارہ (ہی سے کام چلانا) ہے نہ کہ بولنا۔ ان میں شاذ و نادر ہی کو بولنے (اور واعظ بننے) کا حکم کیا جاتا ہے۔ پس وہ گرانی خاطر کے ساتھ خلق کو وعظ کرنے لگتے ہیں۔ (کچھ تقریر کے بعد یوں فرمایا کہ اُس وقت) خبر[1] مشاہدہ بن جائے گی اور تیرے قلب اور صفائیٔ باطن کے اعتبار سے معاملہ پلٹ جائے گا اور یہی وجہ ہے کہ حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ (جتنا مجھ کو غیب پر آپ سے آپ یقین حاصل ہے) اگر پردہ اُٹھ جائے تو میرے یقین میں کچھ زیادتی نہ ہوگی۔ نیز فرمایا کہ جس معبود کو میں دیکھوں نہیں اس کی عبادت نہ کروں" نیز فرمایا کہ میرے قلب نے مجھے میرے پروردگار کو دکھا دیا ہے۔ اے جاہلو علماء کے پاس اُٹھو بیٹھو ان کی خدمتیں کرو اور اُن سے کچھ سیکھ لو کیونکہ علم مردانِ خدا کے دہن ہی سے حاصل ہوا کرتا ہے۔ علماء کے پاس بیٹھو تو حُسنِ ادب کے ساتھ اور ان پر اعتراض یا کسی (دنیوی) فائدہ کی طلب کو چھوڑ کر بیٹھا کرو تاکہ ان کے علوم کا فیضان تم کو بھی حاصل ہو۔ ان کی برکات تمہارے اوپر برسیں اور ان کے منافع تمہارے شاملِ حال ہوں۔ اور اہلِ معرفت کے پاس بیٹھا کرو تو خاموشی لیکر بیٹھا کرو (کہ ان کے روحانی فیوضات سے متمتع ہونے کا طریقہ یہی ہے) اور زاہدوں کے پاس بیٹھو تو ان کے اندر رغبت لیکر بیٹھو (کہ کاش ہم بھی ایسے ہی ہو جاویں) عارف (کی حالت ہر آن ترقی پذیر ہوتی ہے کہ) ہر ساعت میں پچھلی ساعت سے زیادہ حق تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے۔ اپنے پروردگار کیلئے اس کا خشوع و خضوع ہر لحظہ اور جدید ہوتا رہتا ہے۔ وہ حاضر کے سامنے جُھکتا ہے غائب کے سامنے نہیں۔

[1] لکھنے والا کیسا ہی زود قلم کیوں نہ ہو مگر تقریر کرنیوالے کی روانی کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ پس حضرت عفیف الدین کو مجلس میں وعظ کے لکھتے وقت جب ایسا موقع پیش آتا کہ حضرت محبوب سبحانی کی تقریر آگے بڑھ گئی اور کچھ عبارت نقل کرنے سے چھوٹ گئی تو اس کو چھوڑ کر آپ اسی جگہ سے ضبط کرنا شروع کر دیتے اور ایسے موقع پر (بعد کلام) کا لفظ ڈال دیتے ہیں جس سے معلوم ہو جائے کہ پہلے مضمون میں اور اس مضمون میں ربط نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کچھ عبارت وعظ لکھنے سے رہ گئی ہے۔ پس ایسا ہی یہاں ہوا ہے کہ شیخ کے سلسلۂ تقریر میں کچھ مضمون ادا ہوا جس کا خلاصہ غالباً یہ ہوگا کہ پس اگر تو واعظ بننا چاہتا ہے تو اول اپنے علم پر عمل کر اور مخلص بن اسکے بعد اللہ والوں کی صحبت اختیار کر جب تو ایسا کریگا تو الخ ۱۲ منہ

زِيَادَةُ خُشُوْعِهٖ عَلٰى قَدْرِ زِيَادَةِ قُرْبِهٖ مِنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ ؛ زِيَادَةُ خَرَسِهٖ عَلٰى قَدْرِ زِيَادَةِ مُشَاهَدَتِهٖ ؛ مَنْ عَرَفَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ خَرِسَ لِسَانُ نَفْسِهٖ وَطَبْعِهٖ وَهَوَاهُ وَعَادَتِهٖ وَوُجُوْدِهٖ ؛ أَمَّا لِسَانُ قَلْبِهٖ وَسِرِّهٖ وَحَالِهٖ وَمَقَامِهٖ وَعَطَائِهٖ فَيَنْطِقُ بِإِظْهَارِ النِّعَمِ الَّتِيْ عِنْدَهٗ ؛ فَلِهٰذَا يُجَالِسُوْنَ بِالصَّمْتِ لِيَنْتَفِعَ بِهِمْ ؛ وَيُشْرَبَ مِنَ الشَّرَابِ الَّذِيْ يَنْضَحُ مِنْ قُلُوْبِهِمْ ؛ مَنْ أَكْثَرَ مُخَالَطَةَ الْعَارِفِيْنَ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَرَفَ نَفْسَهٗ ذَلَّ لِرَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ ؛ وَلِهٰذَا قِيْلَ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ عَرَفَ رَبَّهٗ ؛ هِيَ الْحِجَابُ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ ؛ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلِخَلْقِهٖ ؛ إِذَا عَرَفَهَا حَذِرَهَا وَاشْتَغَلَ بِشُكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى مَعْرِفَتِهَا ؛ وَعَلِمَ أَنَّهٗ مَا عَرَّفَهٗ إِيَّاهَا إِلَّا وَهُوَ يُرِيْدُ لَهُ الْخَيْرَ دُنْيَا وَاٰخِرَةً ؛ فَظَاهِرُهٗ ؛ مَشْغُوْلٌ بِشُكْرِهٖ وَبَاطِنُهٗ مَشْغُوْلٌ بِحَمْدِهٖ ظَاهِرُهٗ مُتَفَرِّقٌ وَّبَاطِنُهٗ مُجْتَمِعٌ فَرَحُهٗ فِيْ بَاطِنِهٖ وَحُزْنُهٗ فِيْ ظَاهِرِهٖ سَتْرًا لِلْحَالِ ؛ وَالْعَارِفُ عَلَى الْعَكْسِ مِنَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّ حُزْنَهٗ فِيْ قَلْبِهٖ وَبِشْرَهٗ فِيْ وَجْهِهٖ هُوَ عَلِيْمٌ وَّاقِفٌ عَلَى الْبَابِ ؛

جتنا اس کا قرب اپنے رب سے بڑھتا ہے اُسی قدر اسکا خشوع بڑھتا ہے اور جتنا اس کا مشاہدہ بڑھتا ہے اتنا ہی اس کا گونگا پن بڑھتا ہے۔ جس نے اللہ تعالٰے کو پہچان لیا اس کے نفس اس کی طبیعت اس کی خواہش اس کی عادت اور اس کے وجود کی زبان گونگی ہوگئی البتہ اس کے قلب و باطن اس کے حال و مقام اور اس کی عطاء و بخشش کی زبان ان نعمتوں کے اظہار میں جو (خدا کی دی ہوئی) اس کے پاس موجود ہیں بولتی رہتی (اور وہ بار بار شکر ادا کرتا رہتا) ہے پس اسی لئے اُن کی صحبت میں خاموش بیٹھنے کی ضرورت ہے تاکہ ان سے نفع حاصل ہو اور جو آبِ زُلال ان کے قلوب سے چھلک رہا ہے وہ پیا جا سکے۔ جو شخص اللہ کے پہچاننے والوں سے اکثر ملتا جُلتا رہتا ہے وہ اپنے نفس سے واقف اور اپنے پروردگار کے سامنے جُھک جایا کرتا ہے اور اسی لئے کہا جاتا ہے کہ "جو اپنے نفس سے واقف ہوگیا وہ اپنے پروردگار سے واقف ہوگیا، بندے اور پروردگار کے درمیان نفس ہی آڑ ہے جو شخص اپنے نفس سے واقف ہو جاتا ہے وہ حق تعالٰے اور اس کی مخلوق کے سامنے متواضع بن جاتا ہے (کیونکہ) جب اس سے واقف بن جاتا ہے تو احتیاط رکھتا اور اس سے واقف ہو جانے (کی نعمت) پر اللہ تعالیٰ کی شکر گذاری میں لگ جاتا اور سمجھ لیتا ہے کہ اس نے جو مجھ کو نفس سے واقف بنایا ہے تو ضرور وہ میرے لئے دُنیا و آخرت کی بہتری چاہتا ہے پس اسکا ظاہر تو اس کے شکر میں مشغول ہوتا ہے اور اس کا باطن اس کی حمد و ثنا میں۔ اس کا ظاہر پراگندہ ہوتا ہے اور باطن مجتمع اس کی مسرت اسکے باطن میں ہوتی ہے اور اس کا حزن (اندرونی) حال چھپائے رکھنے کی وجہ سے اس کے ظاہر میں۔ اور عارف کا حال مومن کے برعکس ہوتا ہے کہ اس کا حزن اسکے دل میں ہوتا ہے اور بشاشت اس کے چہرے پر۔ وہ دروازہ پر کھڑا رہنے والا ادنیٰ خدمتگار ہے

لَا يَدْرِي مَا يُرَادُ بِهٖ هَلْ يُقْبَلُ اَوْ يُرَدُّ ۞ هَلْ يُفْتَحُ الْبَابُ فِيْ وَجْهِهٖ اَوْ يَدُوْمُ غَلْقُهٗ ۞ فَمَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ كَانَ عَلَى الْعَكْسِ مِنَ الْمُؤْمِنِ فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِهٖ ۞ اَلْمُؤْمِنُ صَاحِبُ حَالٍ وَّالْحَالُ يَحُوْلُ ۞ وَالْعَارِفُ صَاحِبُ مَقَامٍ وَّالْمَقَامُ ثَابِتٌ ۞ اَلْمُؤْمِنُ خَائِفٌ مِّنْ اِنْتِقَالِ حَالِهٖ وَ زَوَالِ اِيْمَانِهٖ ۞ فَحُزْنُهٗ دَائِمٌ فِيْ قَلْبِهٖ وَبِشْرُهٗ دَائِمٌ فِيْ وَجْهِهٖ سَاتِرٌ لِّحُزْنِهٖ ۞ تُكَلِّمُهٗ يَتَبَسَّمُ فِيْ وَجْهِكَ وَقَلْبُهٗ يَتَقَطَّعُ بِحُزْنِهٖ ۞ وَالْعَارِفُ حُزْنُهٗ فِيْ وَجْهِهٖ لِاَنَّهٗ يَلْقَى الْخَلْقَ بِوَجْهِ النِّذَارَةِ يُحَذِّرُهُمْ وَيَاْمُرُهُمْ وَيَنْهَاهُمْ نِيَابَةً عَنِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞ اَلْقَوْمُ عَمِلُوْا بِمَا سَمِعُوْا فَقَرَّبَهُمُ الْعَمَلُ اِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَهٗ فَسَمِعُوْا مَوَاعِظَهٗ مِنْ غَيْرِ وَاسِطَةٍ بِاَسْمَاعِ قُلُوْبِهِمْ ۞ ذٰلِكَ عِنْدَ الْغَيْبَةِ وَالنَّوْمَةِ عَنِ الْخَلْقِ وَالْحُضُوْرِ وَ الْيَقْظَةِ بِالْخَالِقِ ۞ اِذَا صَحَّ قَلْبُكَ كُنْتَ اَبَدًا فِيْ غَيْبَةٍ عَنِ الْخَلْقِ وَنَوْمَةٍ عَنْهُمْ وَيَقْظَةٍ بِالْخَالِقِ ۞ فَلَا يَزَالُ بِكَ الْجَلْوَةُ فِي الْخَلْوَةِ وَاَنْتَ فِي الْجَلْوَةِ ۞ فَلَا تَزَالُ مَوَارِدُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَحِكَمُهٗ تَرِدُ عَلَيْكَ عَلَى السِّرِّ ۞ وَالسِّرُّ يُمْلِيْ عَلَى الْقَلْبِ ۞ وَالْقَلْبُ يُمْلِيْ

اسے پتہ ہی نہیں کہ اس سے کیا مقصود ہے۔ آیا وہ مقبول ہوتا ہے یا مردود؟ اور اس کے سامنے کے رُخ کا دروازہ کبھی کھولا بھی جائیگا یا سدا بند ہی رکھا جائے گا؟ تو جو شخص اپنے نفس سے واقف ہوجاتا ہے وہ ہر حالت میں مومن کے برعکس ہوتا ہے۔ مومن صاحبِ حال ہے اور حال بدلتا رہتا ہے اور عارف صاحبِ مقام ہے اور مقام رہنے والی شے ہے۔ مومن اپنے حال کے ردوبدل اور زوالِ ایمان سے خائف رہا کرتا ہے۔ پس اس کے قلب میں ہمیشہ حزن اور اُس کے چہرے پر ہر وقت اس کے حزن کو چھپا لینے والی بشاشت رہتی ہے۔ اس کی باتیں تیرے منہ پر مسکراہٹ ظاہر کریں گی اور اس کا دل اپنے غم میں ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا ہوگا اور عارف (کی یہ حالت ہے کہ) اس کا حزن اس کے چہرے پر ہوگا کیونکہ وہ ڈرانے والے چہرے سے لوگوں سے ملتا ہے کہ ان کو جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نائب بنکر (عذاب خدا سے) ڈراتا (اطاعتِ حق کا) ان کو حکم سُناتا اور (ارتکاب معصیت سے) ان کو روکتا ہے۔ اللہ والوں نے (بواسطہ شریعت) جو کچھ سُنا اس پر عمل کیا۔ پس عمل نے انکو اس معبود کے قریب پہنچا دیا جسکے لئے انھوں نے عمل کیا تھا تب وہ اپنے قلوب کے کانوں سے حق تعالےٰ کی نصائح بلا واسطہ سُننے لگے۔ یہ مرتبہ مخلوق سے غائب بے خبر اور خالق سے حاضر و بیدار ہو جانے پر نصیب ہوتا ہے جب تیرا قلب درست ہوجائے گا تو مخلوق سے ہر وقت غائب وخفتہ اور خالق کے ساتھ بیدار رہنے لگے گا پس تو مجمع میں رہ کر بھی سدا خلوت و جلوت میں رہے گا کہ حق تعالےٰ کے واردات اور حکمت و دانش کے مضامین کا ہر وقت تیرے باطن پر ورود رہیگا اور باطن (ان واردات کو) قلب پر ڈالیگا اور قلب

عَلَى النَّفْسِ لِمُطْمَئِنَّةِ ۔ وَالنَّفْسُ تُمْلِي عَلَى اللِّسَانِ ۔
وَاللِّسَانُ يُمْلِي عَلَى الْخَلْقِ ۔ مَنْ تَكَلَّمَ عَلَى الْخَلْقِ
بِهٰذِهِ الصِّفَةِ وَإِلَّا فَلَا يَتَكَلَّمْ ۔ جُنُوْنُ الْقَوْمِ
تَرْكُ الْعَادَاتِ الطَّبِيْعِيَّةِ وَالْأَفْعَالِ النَّفْسِيَّةِ
الْهَوَائِيَّةِ ۔ وَالتَّعَامِي عَنِ الشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ ۔
لَا أَنَّهُمْ جُنُّوا الْجُنُوْنَ الْمَجَانِيْنِ الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ
عُقُوْلُهُمْ ۔ قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
لَوْ رَأَيْتُمُوْهُمْ لَقُلْتُمْ مَجَانِيْنُ وَلَوْ رَأَوْكُمْ لَقَالُوْا
مَا آمَنُوْا هٰؤُلَاءِ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ طَرْفَةَ عَيْنٍ ۔
خَلْوَتُكَ مَا صَحَّتْ لِأَنَّ الْخَلْوَةَ عِبَارَةٌ عَنِ
التَّعَرِّيْ مِنْ حَيْثُ الْقَلْبِ عَنْ جَمِيْعِ الْأَشْيَاءِ ۔
يَتَعَرّٰى بَاطِنُكَ فَيَكُوْنُ مُتَجَرِّدًا بِلَا دُنْيَا وَ
لَا آخِرَةٍ وَلَا مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فِي الْجُمْلَةِ
وَهٰذِهِ الْمُجَادَّةُ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَ
الْمُرْسَلِيْنَ وَالْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ ۔ اَلْأَمْرُ
بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ أَحَبُّ إِلَيَّ
مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ فِي الصَّوَامِعِ ۔ نَظَرُ النَّفْسِ
أَغْمِضْهُ وَقَصِّرْهُ وَرُدَّهُ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ نَظَرُهَا
سَبَبًا لِهَلَاكِهَا ۔ إِلَّا أَنْ تَصِيْرَ تَابِعَةً لِلْقَلْبِ
وَالسِّرِّ مِنْ جُمْلَةِ أَتْبَاعِهَا ۔ لَا تَخْرُجُ لَهُمَا
عَنْ رَأْيٍ وَتَتَّحِدُ مَعَهُمَا ۔ فَلَا يَكُوْنُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُمَا
فَرْقٌ ۔ تَأْمُرُ بِمَا يَأْمُرَانِ بِهٖ وَتَنْهٰى عَمَّا يَنْهَيَانِ عَنْهُ
وَتَخْتَارُ مَا يَخْتَارَانِهٖ ۔ فَحِيْنَئِذٍ تَصِيْرُ نَفْسًا
مُطْمَئِنَّةً لِيَتَوَافَقُوْنَ عَلٰى طَلَبٍ وَاحِدٍ وَ مَقْصُوْدٍ
وَاحِدٍ ۔ إِذَا بَلَغَتِ النَّفْسُ إِلٰى هٰذِهِ الْحَالِ

نفس مطمئنہ پر اور نفس زبان پر اور زبان (ان کو) مخلوق پر نقل کرے گی ۔ جو شخص اس کیفیت سے مخلوق کو وعظ و نصیحت کرے (وہ تو کرے کہ یہ اسی کا منصب ہے) ورنہ زبان ہی نہ ہلائے اللہ والوں (کو جو مجنون کہا جاتا ہے تو) ان کا جنون طبعی عادتوں اور نفسانی خواہشات کے افعال کا چھوڑ دینا اور شہوات ولذات سے آنکھیں بند کر لینا ہے نہ یہ کہ وہ ان دیوانوں کی طرح پاگل بنجاتے ہیں کہ جن کی عقلیں جاتی رہتی ہیں ۔ حضرت حسن بصری رح نے فرمایا ہے کہ اگر تم ان کو دیکھو تو (اپنی خواہش پرستی کے سبب) ان کو مجنون کہو اور وہ تم کو دیکھیں تو یوں کہیں کہ یہ لوگ حق تعالےٰ پر پلک جھپکنے کی مقدار بھی ایمان نہیں لائے ۔ تیری گوشہ نشینی ٹھیک نہیں کیونکہ گوشہ نشینی کا مطلب قلب کے اعتبار سے تمام چیزوں سے معریٰ ہوجانا ہے کہ تیرا باطن بالکل خالی ہوجائے ۔ پس مجرد بن جائے کہ نہ دنیا ہو نہ آخرت اور نہ حق تعالےٰ کے سوا کوئی چیز ۔ اور یہی گذشتہ انبیاء و مرسلین اور اولیاء و صالحین کی شاہراہ ہے ۔ نیک کام کی ترغیب دینا اور خلاف شرع امر سے روکنا میرے نزدیک خلوت خانوں کے ہزار عابدوں سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے ۔ نفس کی نظر کو جھکا لے اور روک لے اور لوٹا لے تاکہ اس کی نظر اس کی تباہی کا سبب نہ بن جائے البتہ اگر وہ قلب و باطن کی تابع بن جائے کہ انکے ساتھ اتحاد رکھے اور انکی رائے سے باہر نہ ہو یعنی نفس اور قلب باطن میں کوئی فرق ہی نہ رہے کہ جس بات کا قلب و باطن حکم کریں اسی کا نفس حکم دے اور جس سے وہ منع کریں اسی سے یہ منع کرے اور جس کو وہ انتخاب کریں اسی کو یہ بھی انتخاب کرے تو اسوقت وہ نفس مطمئنہ بن جائیگا کہ تینوں ایک ہی طلب اور ایک ہی مقصود پر باہم متفق ہوجائیں گے جب نفس اس حالت پر پہنچ جائے تو وہ اپنی

اِسْتَحَقَّتِ التَّقْصِيْرَ مِنْ مُجَانَفَةٍ تِهَا ۞ لَا تُنَاظِرِ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فِيْمَا يَفْعَلُ فِيْكَ وَفِي الْخَلْقِ ۞ اَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُوْنَ ۞ اَيْنَ مُتَابَعَةُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْكَ ۞ اِنْ لَمْ تُحْسِنِ الْاَدَبَ فَدَاكَ اُخْرِجْتَ مِنَ الدَّارِ مُهَانًا ۞ وَاِنْ اَحْسَنْتَ الْاَدَبَ وَوَافَقْتَ اُقْعِدْتَ وَاُكْرِمْتَ ۞ اَلْمُحِبُّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ضَيْفٌ عِنْدَهُ ۞ وَالضَّيْفُ لَا يَتَخَيَّرُ عَلٰى اَصْحَابِ الدَّارِ فِيْ مَاْكُوْلِهٖ وَمَشْرُوْبِهٖ وَمَلْبُوْسِهٖ وَجَمِيْعِ اَحْوَالِهٖ ۞ بَلْ لَا يَزَالُ مُوَافِقًا صَابِرًا رَاضِيًا ۞ فَلَا جَرَمَ يُقَالُ لَهُ اَبْشِرْ بِمَا تَرٰى وَتَلْقٰى ۞ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَابَتِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ وَمَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ قَلْبِهٖ يَجِبُ عَلَيْكَ اَنْ يَّكُوْنَ كَلَامُكَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِلَّا فَالْخَرَسُ اَحَبُّ اِلَيْكَ ۞ لِتَكُنْ حَيَاتُكَ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِلَّا فَالْمَوْتُ اَحَبُّ اِلَيْكَ ۞ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنَا فِيْ طَاعَتِكَ وَاحْشُرْنَا مَعَ اَهْلِ طَاعَتِكَ اٰمِيْنَ (وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ) اَلْمُؤْمِنُ هَاجِرٌ لِنَفْسِهٖ ۞ يَصْحَبُ شَيْخًا يُؤَدِّبُهٗ وَيُعَلِّمُهٗ ۞ لَا يَزَالُ فِي التَّعْلِيْمِ مِنْ حَالِ صِغَرِهٖ اِلٰى اَنْ يَّمُوْتَ ۞ فِيْ اَوَّلِ حَالِهِ الْمُقْرِئُ يُحَفِّظُهٗ كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞

مشقت میں تخفیف کا مستحق ہے۔ حق تعالیٰ تیرے اور مخلوق کے اندر جو تصرفات فرمارہا ہے اس میں حق تعالیٰ سے مباحثہ مت کر کیا تو نے حق تعالیٰ کا ارشاد نہیں سُنا کہ "جو کچھ بھی وہ کرے اس سے اس کی پُوچھ نہیں ہوسکتی اور مخلوق سے باز پُرس ہوگی تیرا حق تعالےٰ کا تابع فرمان بننا کہاں جاتا رہا؟ اگر تو نے ادب ملحوظ رکھا تو بہتر ہے ورنہ ذلیل کرکے (خدائی) گھر سے باہر نکال دیا جائے گا اور اگر حسن ادب رکھے گا اور موافقت کرے گا (کہ ہر امر میں جی ہاں کا غلام بنا رہے گا) تو بٹھایا جائیگا اور عزت کیا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ کا محب اللہ کا مہمان ہے اور مہمان کھانے پینے پہننے یا کسی حالت کی بھی صاحبِ مکان سے فرمائش نہیں کیا کرتا بلکہ (جو کچھ بھی میزبان سامنے رکھ دے اس پر) ہمیشہ موافقت رکھنے والا صابر اور راضی رہتا ہے پس ضرور ہے کہ (جب ایسا برتاؤ کرے تو) اس سے کہا جائے کہ مژدہ یاد کیا کچھ دیکھو گے اور کیا کچھ پاؤ گے۔ جو شخص حق تعالیٰ سے واقف ہوجاتا ہے اسکے قلب سے دُنیا اور آخرت اور حق تعالےٰ کے سوا ہر چیز غائب ہوجاتی ہے تجھ پر لازم ہے کہ تیرا وعظ خالص اللہ واسطے ہو ورنہ گونگا بنا رہنا ہی تیرے لئے بہتر ہے ضروری ہے کہ تیری زندگی حق تعالےٰ کی طاعت میں خرچ ہو ورنہ تیرے لئے موت بہتر ہے۔ بارالٰہا ہماری زندگی اپنی طاعت میں صرف کرا اور ہمکو اپنی طاعت والوں کے ساتھ محشور فرما۔ آمین

(آپ نے فرمایا) مومن اپنے نفس سے جُدائی اور ایسے شیخ کی صحبت اختیار کرتا ہے جو اس کو ادب سکھائے اور (ظاہری و باطنی) تعلیم دے۔ وہ اپنے بچپن سے لیکر مرتے دم تک ہمیشہ تعلیم ہی میں رہتا ہے کہ (اول جہاں زبان سے حروف نکلنے لگے تو) حافظ جی اس کو اللہ پاک کی کتاب (یعنی قرآن مجید) حفظ کراتے ہیں۔

فِیْ ثَانِیْ حَالِهِ الْعَالِمُ یُعَلِّمُهٗ سُنَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ وَمَعَ ذٰلِكَ التَّوْفِیْقُ مُلَازِمٌ لَهٗ یَعْمَلُ بِمَا یَعْلَمُ فَیُقَرِّبُهُ الْعَمَلُ اِلَی الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۔ کُلَّمَا عَمِلَ بِمَا یَعْلَمُ اَوْرَثَهُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ عِلْمَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۔ یُقِیْمُ الْقَلْبَ عَلٰی قَدَمَیْهِ وَالْاِخْلَاصُ یُقَرِّبُ مِنْهُ خُطَاهُ اِلَی الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۔ اِذَا عَمِلْتَ وَرَاَیْتَ اَنَّ قَلْبَكَ لَا یَدْنُوْا مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجِدُ حَلَاوَۃَ الْعِبَادَۃِ وَالْاُنْسِ فَاعْلَمْ اَنَّكَ لَسْتَ بِعَامِلٍ وَاَنَّكَ مَحْجُوْبٌ ۔ لِاَجْلِ الْخَلَلِ الَّذِیْ فِیْ عَمَلِكَ ۔ مَا ذَا الْخَلَلُ ۔ اَلرِّیَاءُ وَالنِّفَاقُ وَالْعُجْبُ ۔ یَا عَامِلُ عَلَیْكَ بِالْاِخْلَاصِ وَاِلَّا فَلَا تَتْعَبْ ۔ عَلَیْكَ بِالْمُرَاقَبَةِ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِی الْخَلْوَۃِ وَالْجَلْوَۃِ ۔ اَلْمُرَاقَبَةُ فِی الْجَلْوَۃِ لِلْمُنَافِقِیْنَ وَفِی الْجَلْوَۃِ وَالْخَلْوَۃِ لِلْمُخْلِصِیْنَ وَیْحَكَ اِذَا رَاَیْتَ مُسْتَحْسَنًا اَوْ مُسْتَحْسَنَۃً فَغُضَّ عَیْنَیْكَ ۔ عَیْنَیْ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَطَبْعِكَ ۔ وَاذْکُرْ نَظَرَ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ اِلَیْكَ ۔ وَاقْرَأْ وَمَا تَکُوْنُ فِیْ شَاْنٍ الْاٰیَۃَ ۔ اِحْذَرْ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ غُضَّ عَیْنَیْكَ عَنِ النَّظَرِ اِلَی الْمُحَرَّمِ ۔ وَاذْکُرْ نَظَرَ مَنْ لَا تَبْرَحُ مِنْ نَظَرِهٖ وَعِلْمِهٖ اِذَا لَمْ تُنَاظِرِ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ تُنَازِعْهُ

(اس سے فارغ ہوکر دینی مدرسہ کے داخلہ کا وقت آیا تو) مولوی صاحب اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سکھلاتے (اور احادیث وتفاسیر کے علوم شرعیہ پڑھاتے) ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی توفیق اس کے شاملِ حال رہتی ہے کہ اپنے علم پر عمل کرتا رہتا ہے پس عمل اس کو حق تعالیٰ کے قریب پہونچا دیتا ہے (اور یہ تعلیم کا مشغلہ ایسا ہے جس سے مرتے دَم تک چھٹی نہیں ملتی کیونکہ) جوں جوں وہ اپنے علم پر عمل کرتا ہے حق تعالیٰ اس کو ایک نیا علم عطا فرماتا ہے جو اس کو پہلے سے حاصل نہ تھا۔ اور وہ علم اس کے قلب کو (قوت دے کر) اس کے پاؤں کے بل کھڑا کر دیتا ہے اور اخلاص اس کے قدم حق تعالیٰ کی طرف (چلاکر) اس کے قریب پہونچاتا رہتا ہے جب تو عمل کرے اور دیکھے کہ تیرا قلب حق تعالیٰ کا قرب نہیں پاتا نہ تجھ کو عبادت اور اُنس کی حلاوت آتی ہے تو سمجھ لے کہ تونے درحقیقت عمل ہی نہیں کیا اور تو اپنے عمل میں خلل کی وجہ سے محجوب ہے۔ وہ خلل کیا؟ دکھاوا[۱] نفاق اور خود پسندی۔ اے عمل کرنے والے اخلاص حاصل کر ورنہ فضول مشقت مت اُٹھا۔ خلوت وجلوت میں حق تعالیٰ کا دھیان گیان اختیار کر۔ صرف جلوت میں مراقبہ رکھنا منافقوں کا کام ہے اور خلوت وجلوت دونوں حالتوں میں مخلصین کا۔ تجھ پر افسوس جب تو کسی حسین (لڑکے) یا حسین عورت کو دیکھے تو اپنی آنکھیں اپنے نفس اپنی خواہش اور اپنی طبیعت کی آنکھیں بند کرلے اور یاد کر کہ تیرا رب تجھ کو دیکھ رہا ہے اور پڑھ "کہ تم کسی حال میں بھی ہو تمہارا رب تم پر نگراں ہے" حق تعالیٰ سے ڈر۔ حرام جگہ نگاہ ڈالنے سے اپنی نظر جھکا اور (اس دانا بینا خدا) کی نظر کو یاد کر جس کی نگاہ اور جسکے علم سے تو ہٹ ہی نہیں سکتا۔ جب تو حق تعالیٰ سے (اس کے افعال قضا وقدر میں) نہ مباحثہ کرے گا اور نہ منازعت تو

۱؎ جو کہ عبادت کرتا ہے مخلوق میں عابد وزاہد کہلانے کو تیار ہے جو ریا ہے اور یہ دعویٰ یوں کرتا ہے کہ میں عبادت اللہ واسطے کرتا ہوں اور یہ نفاق ہے اور بایں ریا ونفاق اپنے آپ کو کارگذار وعابد سمجھتا ہے اور یہ عجب وخود ستائی ہے ۱۲ منہ

تَمَّتْ عُبُوْدِيَّتُكَ لَهٗ وَصِرْتَ عَبْدًا حَقًّا ؁ وَتَدْخُلُ فِیْ زُمْرَةِ مَنْ قَالَ فِیْ حَقِّهِمْ ؁ اِنَّ عِبَادِیْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ ؁ اِذَا تَحَقَّقَ شُكْرُكَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اُلْهِمَ قُلُوْبُ الْخَلْقِ وَاَلْسِنَتُهُمْ بِالشُّكْرِ لَكَ وَالتَّوَدُّدِ اِلَيْكَ فَحِيْنَئِذٍ لَا[1] طَرِيْقَ لِلشَّيْطَانِ وَاَعْوَانِهٖ عَلَيْكَ ؁ تَرْكُ الدُّعَاءِ عَزِيْمَةٌ وَالْاِشْتِغَالُ بِهٖ رُخْصَةٌ ؁ اَلدُّعَاءُ نَفَسٌ لِلْغَرِيْقِ وَرَوْزَنَةٌ لِلْمَحْبُوْسِ اِلٰی اَنْ يَاْتِیَ الْفَرَجُ مِنَ الْحَبْسِ وَالدُّخُوْلُ عَلَی الْمَلِكِ ؁ كُوْنُوْا عُقَلَاءَ ؁ اَنْتُمْ مَا تُحْسِنُوْنَ تَتْرُكُوْنَ الدُّعَاءَ ؁ وَلَا تُحْسِنُوْنَ تَدْعُوْنَ ؁ مَا مِنْ شَیْءٍ اِلَّا وَيَحْتَاجُ اِلٰی نِيَّةٍ وَعَقْلٍ وَعِلْمٍ وَاِتِّبَاعٍ لِمَنْ يَعْرِفُ ؁ اَنْتُمْ مَا تَعْقِلُوْنَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمَا عِنْدَ عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ وَلِهٰذَا اَسَاْتُمْ ظُنُوْنَكُمْ فِيْهِمْ ؁ لَا تُخَاطِرُوْا بِرُؤُوْسِ اَدْيَانِكُمْ وَاَحْوَالِكُمْ مَعَهُمْ ؁ لَا تَعْتَرِضُوْا عَلَيْهِمْ فِیْ جَمِيْعِ تَصَادِيْقِهِمْ ؁ اِذَا لَمْ يَعْتَرِضِ الشَّرْعُ عَلَيْهِمْ لَا تَعْتَرِضُوْا عَلَيْهِمْ ؁ هُمْ بَيْنَ يَدَیِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ مِنْ حَيْثُ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ ؁ مَا يَسْكُنُ قَلْبُهٗ مِنَ الْخَوْفِ حَتّٰی يَسْكُنَ

اس کی پرستش تیرے لئے کامل ہوجائے گی اور تو سچا بندہ بن جائے گا اور ان بندوں میں داخل ہوجائیگا جن کے حق میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ (اے ابلیس) میرے بندوں پر تیرا کچھ بھی زور نہیں ہے" جب حق تعالےٰ کے لئے تیری شکرگزاری متحقق ہوجائے گی تو مخلوق کے قلوب اور ان کی زبانوں پر تیری شکرگزاری اور تیری محبت ڈال دی جائے گی (کہ سب تیرے احسانمند وپروانہ بن جائیں گے) پس اس وقت شیطان اور اس کے چیلے چانٹوں کے لئے تیرے مقابلہ کی کوئی صورت نہ ہوگی۔ دُعا کا چھوڑ[1] دینا میرے نزدیک عزیمت ہے اور دُعا میں مشغول ہونا اجازت ہے۔ دُعا تو ڈوبتے ہوئے کا سنبھالا اور کوٹھری میں بند شخص کا روشن دان ہے (کہ اس سے فی الجملہ نجات ورہائی کی توقع قائم رہتی ہے) مگر اسی وقت تک کہ قید سے (رہائی پاکر) کھلے میدان میں نہ آجائے اور بادشاہ پر داخلہ نصیب نہ ہو (ورنہ پھر روشندان کی ضرورت ہی نہیں) عقلمند بنو نہ تم ترک دُعا اچھی طرح جانتے ہو اور نہ دعا مانگنا ہی اچھی طرح جانتے ہو۔ کوئی چیز بھی ایسی نہیں جسکو نیت اور عقل اور علم اور واقف کے اتباع کی ضرورت نہ ہو (پس دُعا اور ترک دعا دونوں کا خاص موقع ہے مگر) تم سمجھتے ہی نہیں کہ حق تعالیٰ کے پاس کیا ہے اور اس کے نیکوکار بندوں کے پاس کیا ہے؟ اسی لئے تم ان کے متعلق بدگمان بنے ہوئے ہو۔ ان کے ساتھ اپنے دین اور اپنے حالات کے سروں کا خطرناک معاملہ نہ کرو (ورنہ وہ قطع ہوجائیں گے) ان کے حرکات وسکنات میں کسی بات پر بھی اعتراض نہ کرو۔ جب تک شریعت ان پر اعتراض نہ کرے (یعنی کوئی کام خلاف شرع ان سے صادر نہ ہو) تم بھی اعتراض مت کرو۔ وہ ظاہر وباطن دونوں اعتبار سے حق تعالیٰ کے سامنے ایستادہ ہیں۔ جب تک حق تعالےٰ ہی ان کو سکون نہ بخشے اور سلامتی کا ضامن نہ بن جائے

[1] اللہ والوں کے مختلف مذاق ہوتے ہیں۔ حضرت محبوب سبحانیؒ کا مذاق یہی ہے کہ دعا نہ کرنے میں شان تسلیم وتفویض زیادہ ہے۔ اور دیگر صلحاء کا مذاق یہ ہے کہ دعا میں اپنی حاجتمندی کا اظہار ہے البتہ دعا قبول نہ ہو تو زبان یا قلب پر شکوہ اور گرانی مطلق نہ آوے کہ شان تسلیم بھی قائم رہے اور ادعونی کے حکم کی تعمیل بھی ہوجائے کیونکہ آقا کو غلام کی درخواستیں بھایا کرتی ہیں۔ ۱۲ منہ

يَكُن لَّهُ السَّلَامَةُ ÷ تَعَالَوْا يَا عِبَادَ اللّٰهِ عَزَّ وَ
جَلَّ فِي الْأَرْضِ وَ يَا زُهَّادَهَا تَعَلَّمُوْا شَيْئًا مَّا
عِنْدَكُمْ مِنْهُ خَبَرٌ ÷ اُدْخُلُوْا كُتَّابِيْ حَتّٰى
اُعَلِّمَكُمْ شَيْئًا لَّا تَجِدُوْنَهُ عِنْدَكُمْ ÷
لِلْقُلُوْبِ كِتَابٌ وَّلِلْاَسْرَارِ كِتَابٌ وَّ لِلنُّفُوْسِ
كِتَابٌ وَّ لِلْجَوَارِحِ كِتَابٌ ÷ هِيَ دَرَجَاتٌ وَّ
مَقَامَاتٌ وَّ اَقْدَامٌ مَعْدُوْدَةٌ ÷ اَلْقَدَمُ الْاَوَّلُ
مَا صَحَّ لَكَ كَيْفَ تَصِلُ اِلَى الثَّانِيْ ÷ اَلْاِسْلَامُ
مَا صَحَّ لَكَ فَكَيْفَ تَصِلُ اِلَى الْاِيْمَانِ اَلْاِيْمَانُ
مَا صَحَّ لَكَ فَكَيْفَ تَصِلُ اِلَى الْاِيْقَانِ اَلْاِيْقَانُ
مَا صَحَّ لَكَ فَكَيْفَ تَصِلُ اِلَى الْمَعْرِفَةِ وَ
الْوِلَايَةِ ÷ كُنْ عَاقِلًا ÷ مَا اَنْتَ عَلٰى شَيْءٍ ÷ كُلُّ
مِنْكُمْ يَطْلُبُ الرِّيَاسَةَ عَلَى الْخَلْقِ بِلَا اٰلَةٍ
فِيْهِ ÷ اِنَّمَا تَصِحُّ الرِّيَاسَةُ عَلَى الْخَلْقِ بَعْدَ
التَّزَهُّدِ فِيْهِمْ وَفِي الدُّنْيَا وَالنَّفْسِ وَالْهَوٰى
وَالطَّبْعِ وَالْاِرَادَةِ ÷ اَلرِّيَاسَةُ مِنَ السَّمَاءِ
تَنْزِلُ لَا مِنَ الْاَرْضِ ÷ اَلْوِلَايَةُ مِنَ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا مِنَ الْخَلْقِ ÷ كُنْ اَبَدًا
تَابِعًا لَا مَتْبُوْعًا ÷ صَاحِبًا لَا مَصْحُوْبًا ÷ اِرْضَ
بِالذُّلِّ وَالْخُمُوْلِ ÷ فَاِنْ كَانَ لَكَ عِنْدَ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ضِدُّ ذٰلِكَ فَهُوَ يَجِيْئُكَ
فِيْ وَقْتِهِ ÷ عَلَيْكَ بِالتَّسْلِيْمِ وَالتَّفْوِيْضِ
وَتَرْكِ حَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَاعْتِرَاضِكَ
وَشِرْكِكَ بِالْخَلْقِ
وَبِنَفْسِكَ

اس وقت تک خوف کے سبب ان کے دل کو قرار ہی نہیں آتا۔ **اے دُنیا بھر کے** بندگانِ خدا اور زاہدو! آؤ وہ چیز سیکھو جس کی تم کو خبر نہیں ہے۔ میرے مکتب میں داخل ہو جاؤ تاکہ میں تم کو وہ علم پڑھا دوں جو تمہارے پاس موجود نہیں ہے۔ قلوب کا مکتب جُدا ہے اور اسرار کا مکتب جُدا اور نفوس کا مکتب جُدا اور اعضاءِ بدن کا مکتب جُدا۔ یہ سب الگ الگ درجے اور مقامات اور گنتی کے چند قدم ہیں (جن میں آگے پیچھے کی ترتیب ملحوظ ہے) پہلا قدم تو تیرا درست ہوا نہیں پھر دوسرے تک کس طرح پہنچیگا! تیرا اسلام تو ابھی درست ہی نہیں ہوا پھر ایمان تک کیوں کر پہنچ سکتا ہے؟ ایمان تیرا صحیح نہیں ہوا پس ایقان تک کیسے پہنچیگا! اور ابھی ایقان تو صحیح ہوا نہیں۔ پس معرفت اور ولایت تک کیوں کر رسائی ہوگی؟ صاحبِ عقل بن تو کچھ بھی نہیں۔ تم میں ہر شخص آلہ سرداری کے بغیر مخلوق کا سردار بننا چاہتا ہے حالانکہ مخلوق کی سرداری اُن میں اور دُنیا و نفس و خواہش و طبیعت و ارادہ سب میں زہد اختیار کرنے کے بعد صحیح ہوتی ہے۔ سرداری آسمان سے اُترا کرتی ہے زمین سے نہیں (کہ جس کا جی چاہے خود ہی حاکم بن بیٹھے) ولایت حق تعالےٰ کی طرف سے عطا ہوتی ہے نہ کہ مخلوق کیطرف سے ہمیشہ (دُوسرے اللہ والوں کا) مقتدی بنا رہ مقتدا مت بن۔ صاحب بنا رہ (کہ دوسروں کیساتھ رہے) مصحوب مت بن (کہ دوسروں کو اپنے ساتھ لے کیونکہ دوسروں کا بوجھ اُٹھانا آسان نہیں ہے) ذلت و گمنامی کو پسند کر۔ (کہ اسمیں بڑا امن ہے) پھر اگر حق تعالےٰ کے نزدیک تیرے لیے اس کی ضد (یعنی امامت و شہرت مقدر) ہوگی تو اپنے وقت پر وہ خود آ جائے گی۔ تو شانِ تسلیم و تفویض اختیار کر اور اپنے زور اپنی طاقت اپنے اعتراض اور مخلوق اور نفس کو شریک خدا سمجھنا

عَلَيْكَ بِصُحْبَةِ الْعُبُوْدِيَّةِ: وَهِيَ امْتِثَالُ الْاَمْرِ
وَالْاِنْتِهَاءُ عَنِ النَّهْيِ وَالصَّبْرُ عَلَى الْاٰفَاتِ: اَسَاسُ
هٰذَا الْاَمْرِ التَّوْحِيْدُ: وَالْبِنَاءُ عَلَيْهِ الْاَعْمَالُ الصَّالِحَةُ
اَلْاَسَاسُ مَا اَحْكَمْتَهٗ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ تَبْنِيْ: اَلنِّيَّةُ
مَا صَحَّتْ لَكَ كَيْفَ تَتَكَلَّمُ: سُكُوْتُكَ
مَا تَمَّ لَكَ كَيْفَ تَنْطِقُ: هٰذَا الْكَلَامُ عَلَى
الْخَلْقِ نِيَابَةٌ عَنِ الرُّسُلِ: لِاَنَّهُمْ هُمُ الَّذِيْنَ
كَانُوْا خُطَبَاءَ الْخَلْقِ: فَلَمَّا ذَهَبُوْا اَقَامَ الْحَقُّ
عَزَّ وَجَلَّ الْعُلَمَاءَ الْعُمَّالَ بِعِلْمِهِمْ مَقَامَهُمْ
وَجَعَلَهُمْ وُرَّاثَهُمْ: مَنْ يُّرِيْدُ اَنْ يَّكُوْنَ
فِيْ مَقَامِ الرُّسُلِ يَكُوْنُ اَطْهَرَ مِنَ الْخَلْقِ
فِيْ زَمَانِهٖ وَاَعْلَمَهُمْ بِحُكْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
عِلْمِهٖ: تَحْسَبُوْنَ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ هَيِّنٌ يَا جُهَّالًا
بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ وَاَوْلِيَائِهِ الصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِهٖ
يَا جُهَّالًا بِنُفُوْسِهِمْ وَطِبَاعِهِمْ وَدُنْيَاهُمْ وَ
اُخْرَاهُمْ: وَيْحَكُمْ اِخْرَسُوْا وَاسْكُتُوْا حَتّٰى
تُنْطَقُوْا وَتُنْعَشُوْا وَتُقَامُوْا وَتُجَاءُوْا: مَنْ
غَلَبَ عِلْمُهٗ هَوَاهُ فَذَالِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ: كَيْفَ
لَا يَكُوْنُ نَافِعًا وَقَدْ اَغْلَقَ اَبْوَابَ الْخَلْقِ
وَفَتَحَ بَابَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِيْ هُوَ الْبَابُ
الْاَكْبَرُ: اِذَا صَحَّ هٰذَا الْغَلْقُ وَالْفَتْحُ
لِعَبْدٍ ذَهَبَتْ عَنْهُ الرَّحْمَةُ وَجَاءَتْهُ الْخَلْوَةُ
جَاءَتِ الْخِلَعُ اِلٰى قَلْبِهٖ وَالنِّثَارُ عَلَيْهِ
جَاءَتْهُ الْمَفَاتِيْحُ تَنَاثَرَتْ عَنْهُ الْقُشُوْرُ
وَبَقِيَ اللُّبُّ اَلسَّدُّ طَرِيْقٌ

ترک کر۔ بندگی کا ساتھی رہنا یعنی حکم کی تعمیل کرنا اور ممنوعات سے باز رہنا اور مصیبتوں پر صبر کرنا ضروری سمجھ۔ اس امر (یعنی ولایت سرداری خلق) کی بنیاد توحید ہے (کہ ہر نفع و ضرر کا مالک صرف خدا کو سمجھے) اور اعمال صالحہ اس کی تعمیر ہے ابھی تک تو نے بنیاد کو تو مضبوط کیا نہیں پھر تعمیر کی چنائی کس شے پر کریگا؟ تیری نیت تو درست ہوئی نہیں وعظ کس طرح کہے گا؟ تیرا سکوت ابھی پورا ہوا نہیں بولے گا کس طرح؟ مخلوق کو وعظ کہنا پیغمبروں کی نیابت ہے اس لئے کہ وہی مخلوق کے واعظ تھے۔ پس جب وہ تشریف لے گئے تو حق تعالٰی نے ان کے علوم پر عمل کرنے والوں کو ان کی جگہ کھڑا کر دیا اور ان کو انکا وارث بنا دیا۔ جو شخص پیغمبروں کی جگہ کھڑا ہونا چاہے اس کو (پیغمبروں کی طرح) اپنے زمانہ میں ساری مخلوق سے زیادہ پاک صاف اور حق تعالٰی کے حکم اور علم کا سب سے زیادہ واقف کار ہونا چاہئے اے اللہ اور اس کے رسولوں اور اس کے نیکوکار بندوں اور اولیاء سے ناواقفو اور اے اپنے نفوس اور اپنی طبیعتوں اور اپنی دُنیا وآخرت سے جاہلو۔ تمہارا گمان یہ ہے کہ یہ امر (یعنی وعظ گوئی) ایک آسان بات ہے۔ تم پر افسوس۔ گونگے اور خاموش بنے رہو۔ یہاں تک کہ تم کو (خدا کی طرف سے) بلوایا جائے اور اٹھایا جائے اور کھڑا کیا جائے اور (مخلوق کے سامنے ممبر پر) لایا جائے جس کی خواہش نفس پر اس کا علم غالب آجائے تو وہی علم سود مند ہے۔ اور سود مند کیوں نہ ہو جبکہ اس نے مخلوق کے دروازے کر دیئے بند۔ اور حق تعالٰی کا دروازہ کھول لیا جو سب میں بڑا دروازہ ہے۔ جب یہ بند و کشاد بندہ کیلئے صحیح ہو جاتا ہے تو اس کے پاس سے بھیڑ چھٹ جاتی اور خلوت آجاتی ہے۔ اس کے قلب کیطرف خلعت آتے اور اس پر نچھاور ہونے لگتی ہے وہ ہوائیں آتی ہیں جو چھلکوں کو اس سے جھاڑ دیتی ہیں اور مغز باقی رہ جاتا ہے

الْهَوَى وَانْغَلَبَ وَانْقَهَرَ، وَانْفَتَحَتِ الطَّرِيقُ إِلَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ، وَظَهَرَتِ الْجَادَّةُ عَلَيْهِ جَادَّةُ مُرَادِهِ الَّتِي هِيَ جَادَّةُ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَالْأَوْلِيَاءِ، مَاتِلْكَ الْجَادَّةُ؟ جَادَّةُ الصَّفَاءِ بِلَا كَدَرٍ، جَادَّةُ التَّوْحِيدِ بِلَا شِرْكٍ، جَادَّةُ الْاِسْتِسْلَامِ بِلَا مُنَازَعَةٍ، جَادَّةُ الصِّدْقِ بِلَا كَذِبٍ، جَادَّةُ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ بِلَا خَلْقٍ، جَادَّةُ الْمُسَبِّبِ بِلَا أَسْبَابٍ، هٰذِهِ الْجَادَّةُ الَّتِي عَلَيْهَا أُمَرَاءُ الدِّينِ وَسَلَاطِينُ الْمَعْرِفَةِ وَمُلُوكُهَا الَّذِينَ هُمْ رِجَالُ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَأَصْفِيَاؤُهُ وَأَنْجِبَاؤُهُ، النَّاصِرُونَ لِدِينِهِ الْمُعَادُونَ فِيهِ وَالْمُحِبُّونَ فِيهِ، وَيْحَكَ كَيْفَ تَدَّعِي طَرِيقَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ وَأَنْتَ مُشْرِكٌ بِكَ وَبِغَيْرِكَ مِنَ الْخَلْقِ، لَا إِيْمَانَ لَكَ وَعَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مَنْ تَخَافُهُ وَتَرْجُوهُ، لَا زُهْدَ لَكَ وَفِي الدُّنْيَا شَيْءٌ تُرِيدُهُ، لَا تَوْحِيدَ لَكَ وَأَنْتَ تَرَى غَيْرَهُ فِي طَرِيقِكَ إِلَيْهِ، الْعَارِفُ غَرِيبٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَزَاهِدٌ فِيهِمَا وَفِيمَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فِي الْجُمْلَةِ، لَا رَغْبَةَ لَهُ فِي غَيْرِهِ، يَا قَوْمُ اسْمَعُوا مِنِّي وَأَزِيلُوا التُّهْمَةَ لِي مِنْ قُلُوبِكُمْ، كَيْفَ تَتَّهِمُونِي وَتَغْتَابُونِي وَأَنَا شَفِيقٌ عَلَيْكُمْ، أَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ وَأَخِيطُ فُتُوقَ أَعْمَالِكُمْ وَأَشْفَعُ إِلَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فِي قُبُولِ حَسَنَاتِكُمْ وَالتَّجَاوُزِ عَنْ سَيِّئَاتِكُمْ،

خواہشِ نفس کا راستہ بند اور مقہور و مغلوب ہو جاتا ہے اور حق تعالیٰ کی طرف کا راستہ کھل جاتا ہے اور اس پر اس کی مراد کی وہ شاہراہ ظاہر ہو جاتی ہے جو گذشتہ انبیاء و مرسلین اور اولیا کی شاہراہ ہے وہ شاہراہ کون سی؟ صفائی بلا کدورت کی شاہراہ توحید بلا شرک کی شاہراہ - شانِ تسلیم بلا منازعت کی شاہراہ - راستی بلا دروغ کی شاہراہ - حق جل جلالہ بلا خلق کی شاہراہ اور مسبب الاسباب بلا اسباب کی شاہراہ - یہی وہ شاہراہ ہے جس پر دین کے امراء اور معرفت کے وہ شاہان و سلاطین (چلتے) رہے ہیں جو مردانِ خدا اور حق کے منتخب و برگزیدہ ہیں کہ اس کے دین کے مددگار اسی کے واسطے عداوت اور اس کے واسطے محبت کرنے والے - تجھ پر افسوس - ان حضرات کے راستہ کا تو کیونکر مدعی بنتا ہے حالانکہ تو اپنے نفس اور دوسری مخلوق کو شریکِ خدا بنائے ہوئے ہے؟ جبتک سطحِ زمین پر ایک شخص بھی ایسا رہے جس کا تیرے دل میں خوف یا اس سے کسی قسم کی توقع ہو تو تیرے لئے ایمان (کامل) نہیں - اور جب تک دُنیا میں ایک چیز بھی ایسی ہو جس کو تو اپنی مراد بنائے تو تیرے لئے زہد (تام) نہیں اور جب تک خدا کے راستہ میں کسی پر بھی تیری نظر جائے تو تیرے لئے توحید (صحیح) نہیں - عارف دُنیا و آخرت میں مسافرانہ روش پر اور دونوں میں بے رغبت اور جملہ ماسوی اللہ میں زاہد ہوتا ہے کہ اس کے غیر کی اس کو مطلق بھی رغبت نہیں ہوتی -

صاحبو! میری سُنو اور اپنے دلوں سے مجھ پر الزام دُور کرو - تم مجھ پر کس طرح الزام دھرتے اور میری غیبت کیا کرتے ہو حالانکہ میں تمہارا شفیق ہوں کہ تمہارے بوجھ اُٹھاتا اور تمہارے اعمال کی پھٹن کو سیتا ہوں اور حق تعالےٰ سے تمہاری نیکیوں کے قبول اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمانے کی سفارش کیا کرتا ہوں

مَنْ عَرَفَنِیْ مَا یَبْرَحُ مِنْ عِنْدِیْ اِلٰی اَنْ یَّمُوْتَ ؂ یَجْعَلُنِیْ شَهَوَاتِهٖ وَلَذَّاتِهٖ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَلِبَاسَهٗ ؂ یَسْتَغْنِیْ بِیْ عَنْ غَیْرِیْ **یَا غُلَامُ** کَیْفَ لَا تُحِبُّنِیْ وَاَنَا اُرِیْدُكَ لَكَ لَا لِیْ ؂ اُرِیْدُ مَنْفَعَتَكَ وَتَخْلِیْصَكَ مِنْ یَّدِ الدُّنْیَا الْقَتَّالَةِ الْغَرَّارَةِ ؂ اِلٰی مَتٰی تَعْدُوْنَ خَلْفَهَا ؂ عَنْ قَرِیْبٍ تَلْتَفِتُ اِلَیْكُمْ وَتَقْتُلُكُمْ ؂ اَلْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ لَا یَتْرُكُ مُحِبِّیْهِ مَعَ الدُّنْیَا وَلَا لَحْظَةً ؂ لَا یَأْمَنُهَا عَلَیْهِمْ وَلَا یَتْرُكُهُمْ مَعَهَا وَلَا مَعَ غَیْرِهٖ فِی الْجُمْلَةِ ؂ بَلْ هُوَ مَعَهُمْ وَهُمْ مَعَهٗ ؂ قُلُوْبُهُمْ اَبَدًا لَّهٗ ذَاکِرَةٌ ؂ بَیْنَ یَدَیْهِ حَاضِرَةٌ ؂ وَعَنْ غَیْرِهٖ مُعْرِضَةٌ وَّعَلَیْهِ مُقْبِلَةٌ ؂ فَهُوَ مَعَهُمْ حَافِظٌ لَّهُمْ وَلَهُمْ مُّؤْنِسٌ ؂ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاحْفَظْنَا کَمَا حَفِظْتَهُمْ وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؂ وَقَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَا مُنَافِقُ ؂ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هُوَ الْمُظْهِرُ لِمَنْ یَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؂ هُوَ الْمُنَادِیْ عَلَیْهِمْ ؂ هُوَ الْجَامِعُ لِقُلُوْبِ الْخَلْقِ عَلٰی مَنْ یُّرِیْدُ مِنْ عِبَادِهٖ ؂ هُوَ الْمُسَخِّرُ ؂

تُرِیْدُ اَنْتَ بِنِفَاقِكَ قَدْ تَجْمَعُ
قُلُوْبَ الْخَلْقِ عَلَیْكَ ؂ لَا یَجِیْءُ
مِنْ هٰذَا شَیْءٌ **یَا غُلَامُ**
اُتْرُكْ شَهَوَاتِكَ
تَحْتَ اَقْدَامِكَ

جو مجھ کو پہچان لے گا وہ مرتے دم تک میرے پاس سے نہ ہٹیگا اپنی شہوات ولذات اور اپنا کھانا پینا پہننا سب مجھ ہی کو بنالے گا۔ اور میرے سبب دوسروں سے مستغنی بن جائیگا۔ **صاحبزادہ!** کیا سبب ہے کہ تو مجھ سے محبت نہیں رکھتا حالانکہ میں تجھ کو چاہتا ہوں تیرے ہی لئے نہ کہ اپنے لئے۔ میں تیرا فائدہ اور تجھ کو قاتل اور مکار دُنیا سے چھڑانا چاہتا ہوں۔ تو اس کے پیچھے کب تک دوڑتا رہے گا؟ عنقریب وہ تیری طرف رُخ کرے گی اور تجھ کو قتل کر ڈالیگی۔ حق تعالیٰ اپنے محبین کو دُنیا کے ساتھ ایک لحظہ بھی نہیں چھوڑتا۔ وہ اسکی طرف سے ان پر مطمئن نہیں ہے۔ نہ ان کو ان کے ساتھ چھوڑتا ہے اور نہ کسی اپنے غیر کے ساتھ۔ بلکہ وہ ان کے ساتھ ہے اور یہ اسکے ساتھ ہیں۔ اُن کے دل ہمیشہ اسی کی یاد میں مصروف اسی کے سامنے حاضر دوسروں سے رُوگرداں اور اسی پر متوجہ رہتے ہیں پس وہی ان کا ساتھی ہے وہی انکا نگہبان اور وہی انکا انیس غم خوار بارالہا! ہمکو بھی ان میں سے بنادے اور ہماری نگہبانی فرما جیسی ان کی نگہبانی فرمائی اور ہمکو عطا فرما دُنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے۔

(نیز آپ نے فرمایا) **اَے منافق** اللہ تعالےٰ ہی ہے جو اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے (شہرت عطا فرماکر) ظاہر فرمادیتا ہے وہی ان کے متعلق ندا دینے والا ہے (کہ اے لوگو! فلاں شخص کو ہم نے فضیلت دیگئی ہے اس کا حکم سنو اور مانو) وہی اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے مخلوق کے قلوب جمع کردیتا ہے اور وہی تسخیر کرتا ہے (کہ سب کو اس کا مطیع بنادیتا ہے) تو چاہتا ہے کہ اپنے نفاق سے لوگوں کے قلوب کو اپنے اوپر مجتمع کرے سو (یہ خیال خام ہے) اس سے کچھ بھی نہ ہوگا۔ اپنی شہوتوں کو اپنے قدموں کے نیچے پامال

وَأَعْرِضْ عَنْهَا بِكُلِّ قَلْبِكَ ؛ فَإِنْ كَانَ لَكَ شَيْءٌ
فِي سَابِقَةِ عِلْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ يَجِيئُكَ
فِي وَقْتِهِ ؛ لِأَنَّ السَّابِقَةَ لَا يَصِحُّ الزُّهْدُ فِيهَا
وَعِلْمُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَتَغَيَّرُ وَلَا يَتَبَدَّلُ ؛
يَجِيئُكَ الْقِسَمُ فِي وَقْتِهِ مَهْنَاءً مُلْفًى مُطَيَّبًا ؛
تَأْخُذُهُ بِيَدِ الْعِزَّةِ لَا بِيَدِ الذُّلِّ ؛ وَمَعَ ذٰلِكَ قَدْ
حَصَلَ لَكَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثَوَابُ الزُّهْدِ فِيهِ
وَيَنْظُرُ إِلَيْكَ بِعَيْنِ الْكَرَامَةِ ؛ لِأَنَّكَ لَمْ تَشْرَهْ
وَلَمْ تُلِحَّ فِي طَلَبِهِ كَمَا هَرَبْتَ مِنَ الْأَقْسَامِ تَعَلَّقَتْ
بِكَ وَعَدَتْ خَلْفَكَ ؛ فَالزُّهْدُ فِيهَا لَا يَصِحُّ وَلٰكِنْ
لَا بُدَّ مِنَ الْإِعْرَاضِ عَنْهَا قَبْلَ مَجِيئِهَا ؛ تَعَلَّمْ
مِنِّي الزُّهْدَ وَالتَّنَاوُلَ ؛ لَا تَقْعُدْ فِي زَاوِيَتِكَ
مَعَ جَهْلِكَ ؛ تَفَقَّهْ ثُمَّ اعْتَزِلْ ؛ تَفَقَّهْ فِي حُكْمِ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْمَلْ بِهِ ؛ ثُمَّ اعْتَزِلْ عَنِ الْكُلِّ
إِلَّا آحَادَ أَفْرَادٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛
مُخَالَطَتُكَ لَهُمْ وَسَمَاعُكَ مِنْهُمْ أَفْضَلُ مِنِ
اعْتِزَالِكَ ؛ إِذَا رَأَيْتَ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَالْزَمْهُ
وَتَعَلَّمْ مِنْهُ الْفِقْهَ فِي عِلْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَعْرِفَةَ
؛ تَفَقَّهْ فِيهِ بِسَمَاعِكَ لَهُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ
الْعِلْمُ يُؤْخَذُ مِنْ أَفْوَاهِ الرِّجَالِ ؛ مَنْ
هٰؤُلَاءِ الرِّجَالُ ؛ الْعُلَمَاءُ بِحُكْمِ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِلْمِهِ فَإِذَا صَحَّ لَكَ
ذٰلِكَ فَاعْتَزِلْ وَحْدَكَ قِبَالَةَ نَفْسٍ وَّ
شَيْطَانٍ وَّهَوًى وَّطَبْعٍ وَّعَادَةٍ
وَّرُؤْيَةٍ لِّلْخَلْقِ ؛

اور اپنے پورے قلب سے ان سے اعراض کر۔ پس اگر ان میں سے
کوئی چیز حق تعالےٰ کے علم ازلی میں تیرے لئے مقدر ہوگی تو وہ
اپنے وقت پر خود ہی آجائے گی کیونکہ مقدرات میں بے رغبتی درست
نہیں ہے۔ اور علمِ خداوندی میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ مقسوم
اپنے وقت پر خوش گوار و کافی مقدار اور مزہ دار بن کر آئے گا
پس تو اس کو عزت کے ہاتھ سے لے گا نہ کہ ذلت کے ہاتھ سے
اور اس کے ساتھ تجھ کو حق تعالےٰ کے نزدیک اس میں زاھد
بننے کا ثواب بھی حاصل ہو جائے گا۔ وہ تیری طرف عزت
کی نگاہ سے دیکھے گا۔ کیونکہ تو نے نہ حرص کی تھی اور نہ اس کی
طلب میں اصرار کیا تھا۔ جتنا بھی تو مقسوم سے بھاگے گا وہ تجھے
چپٹیں گے اور تیرے پیچھے لپکیں گے۔ پس ان میں بے رغبت
بننا صحیح نہیں (کیونکہ علم الٰہی کے خلاف کرنے کے درپے ہونا ہے)
البتہ ان کے آنے سے پہلے ان سے اعراض کرنا ضروری ہے۔
زہد اور تناول دونوں چیزیں مجھ سے سیکھ۔ اپنی جہالت لے کر
اپنے کونہ میں مت بیٹھ۔ فہم دین حاصل کر اسکے بعد عزلت نشین بن۔
فہم حاصل کر حکم خداوندی (یعنی شریعت میں) اور اس پر عمل کر
اس کے بعد سب سے علیحدہ ہو بیٹھ بجز ان چند افراد کے جو حق تعالیٰ
کے جاننے والے ہیں کہ ان سے ملنا جلنا اور ان کی باتوں کا
سننا تیرے لئے تیری گوشہ نشینی سے افضل ہے۔ جب
تو ان میں سے کسی کو دیکھ پائے تو اس کا ساتھ نہ چھوڑ اور اس
سے علم حق کا فقہ اور معرفت خداوندی سیکھ۔ ان کے منہ سے
خود سن کر اس میں فہم حاصل کر (کیونکہ) علم مردوں کے منہ ہی
سے حاصل ہوا کرتا ہے۔ کون سے مرد؟ حق تعالیٰ کے حکم اور اسکے علم
کے جاننے والے۔ پس جب تیرے لئے یہ صحیح ہو جائے تب نفس و
شیطان و خواہش و طبیعت و عادت اور مخلوق پر نظر جانے کے بغیر

إِذَا صَحَّ لَكَ هٰذَا الْاِنْعِزَالُ كَانَتِ الْمَلَائِكَةُ وَأَرْوَاحُ الصَّالِحِيْنَ وَهِمَمُهُمْ حَوْلَكَ ۞ إِنِ انْعَزَلْتَ عَنِ الْخَلْقِ عَلٰى هٰذِهِ الْقَاعِدَةِ وَإِلَّا فَانْعِزَالُكَ نِفَاقٌ وَّتَضْيِيْعُ زَمَانِكَ فِىْ لَاشَىْءَ ۞ وَتَكُوْنُ فِى النَّارِ دُنْيَا وَّاٰخِرَةً ۞ فِى الدُّنْيَا فِىْ نَارِ الْاٰفَاتِ ۞ وَفِى الْاٰخِرَةِ فِى النَّارِ الْمُعَدَّةِ لِلْمُنَافِقِيْنَ وَالْكَافِرِيْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ عَفْوًا وَّغُفْرَانًا وَّسِتْرًا وَّتَجَاوُزًا وَّتَوْبَةً ۞ لَا تَهْتِكْ اَسْتَارَنَا ۞ لَا تُؤَاخِذْنَا بِذُنُوْبِنَا ۞ يَا اَللّٰهُ يَا كَرِيْمُ ۞ اَنْتَ قُلْتَ وَهُوَ الَّذِىْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ ۞ تُبْ عَلَيْنَا وَاعْفُ عَنَّا اٰمِيْنَ ۞

وَيْحَكَ تَدَّعِى الْعِلْمَ وَتَفْرَحُ فَرَحَ الْجُهَّالِ ۞ وَتَغْضَبُ كَغَضَبِهِمْ ۞ فَرَحُكَ بِالدُّنْيَا وَاِقْبَالِ الْخَلْقِ عَلَيْكَ يُنْسِيْكَ الْحِكْمَةَ وَيُقَسِّىْ قَلْبَكَ ۞ اَلْمُؤْمِنُ لَا يَفْرَحُ اِلَّا بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا بِغَيْرِهٖ اِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ مِنَ الْفَرَحِ فَافْرَحْ اِذَا كَانَ دُنْيَا وَبَذَلْتَهَا فِىْ طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ تَنْفَعُ بِهَا خُدَّامَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتُعِيْنُهُمْ عَلٰى طَاعَاتِهِمْ اَلْزِمِ الْخَوْفَ فِىْ لَيْلِكَ وَنَهَارِكَ حَتّٰى يُقَالَ بِقَلْبِكَ وَسِرِّكَ لَا تَخَافَا اِنَّنِىْ مَعَكُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰى ۞ كَمَا قَالَ ذٰلِكَ لِمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ۞ مَا اَنْتَ مِنْهُمْ ۞ لِاَنَّ مَعَكَ حِفْظَ الْعِلْمِ بِلَا عَمَلٍ ۞

تنہا گوشہ میں بیٹھ جا۔ جب یہ گوشہ نشینی تیرے لئے صحیح ہوجائیگی تو فرشتے اور ارواح صالحین اور ان کی توجہات تیرے ارد گرد ہونگی (اور سبب حفاظت و ترقی بنے گی) اگر تو اس طریقہ پر مخلوق سے گوشہ نشینی اختیار کرے (تو بے شک مفید ہے) ورنہ تیری گوشہ نشینی نفاق اور فضول تضیع اوقات ہے کہ دُنیا اور آخرت دونوں جگہ تو آگ میں ہوگا۔ دُنیا میں تکالیف کی آگ کے اندر، اور آخرت میں اس آگ کے اندر جو منافقوں اور کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ بارِ الٰہا معافی و مغفرت اور پردہ پوشی و درگذر اور توجہ (فرما)، ہماری پردہ دری مت کیجو اور ہمارے گناہوں پر ہماری گرفت نہ فرمائیو۔ اے اللہ! اے کریم تو نے فرمایا ہے کہ "اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور بہتیری خطائیں معاف کر دیتا ہے۔" ہماری توبہ قبول فرمالے اور ہم کو معاف فرما۔ آمین

تجھ پر افسوس کہ علم کا دعوٰی کرتا ہے اور جاہلوں کا سا اترانا اتراتا اور اُن کے غصہ کی طرح غصہ کرتا ہے تیرا دُنیا پر اور مخلوق کے اپنی طرف متوجہ ہونے پر اِترانا علم و فہم بُھلا دے گا اور تیرے قلب کو سخت بنا دیگا۔ اگر شادمانی کے بغیر چارہ ہی نہ ہو تو خیر اُسوقت شادمان ہو جبکہ دنیا ہو اور اس کو خرچ کرے حق تعالٰی کی طاعت میں کہ تو خادمانِ حق کو اس سے نفع پہنچائے اور انکو کھلا پلاکر ان کی طاعتوں پر ان کی اعانت کرے۔ دن رات خوف پر قائم رہ یہاں تک کہ تیرے قلب اور باطن سے کہدیا جائے جس طرح کہ موسٰی و ہارون علیہما السلام سے کہا گیا تھا کہ "خوف نہ کرو میں تم دونوں کے ساتھ ہوں کہ (سب) سُن رہا اور دیکھ رہا ہوں تو ان (بیخوف بنا دئے جانے والوں میں داخل) نہیں ہے۔ کیونکہ عمل کے بغیر صرف علم کا حفظ یا ذکر لینا ہی تیرے پاس ہے۔

فَلَا جَرَمَ لَا تَكُوْنُ وَارِثًا: اَلْوِرَاثَةُ اِنَّمَا
هِيَ بِالْعِلْمِ وَالْعَمَلِ وَالْاِخْلَاصِ: اِعْرِفْ
قَدْرَكَ وَلَا تَتَطَاوَلْ اِلٰى شَيْءٍ لَمْ يُقْسَمْ لَكَ:
وَافِقِ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ مَقْدُوْرِهٖ: فَلَا
جَرَمَ يُوَفِّقُكَ وَيَلْطُفُ بِكَ وَيَحْمِلُ عَنْكَ
الْاَثْقَالَ وَيَرْفُقُ بِكَ دُنْيَا وَاُخْرَةً اَلْمُؤْمِنُ
اِذَا قَوِيَ اِيْمَانُهٗ سُمِّيَ مُوْقِنًا: ثُمَّ اِذَا
قَوِيَ اِيْقَانُهٗ سُمِّيَ عَارِفًا: ثُمَّ اِذَا قَوِيَتْ
مَعْرِفَتُهٗ سُمِّيَ عَالِمًا: وَاِذَا قَوِيَ عِلْمُهٗ سُمِّيَ
مُحِبًّا: وَاِذَا قَوِيَتْ مَحَبَّتُهٗ سُمِّيَ مَحْبُوْبًا: وَاِذَا
صَحَّ لَكَ ذٰلِكَ سُمِّيَ غَنِيًّا مُقَرَّبًا مُسْتَاْنِسًا
يَسْتَاْنِسُ بِقُرْبِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يُطْلِعُهٗ
عَلٰى اَسْرَارِ حِكَمِهٖ وَعِلْمِهٖ سَابِقَتِهٖ وَلَا
حِقَتِهٖ وَاَمْرِهٖ وَقَدَرِهٖ: وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ
عَلٰى قَدْرِ حَوْصَلَاتِهٖ وَمَا يُعْطِيْهِ
مِنْ قُوَّةِ قَلْبِهٖ وَسَعَتِهٖ: قَائِمٌ
مَعَ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ: خَارِجٌ بِقَلْبِهٖ
عَنِ الْخَلْقِ: اِذَا جَاءَ عِلْمُ رَبِّهٖ
عَزَّ وَجَلَّ السَّابِقُ وَمَعَهٗ قِسْمٌ
مِّنَ الْمَاْكُوْلِ وَالْمَشْرُوْبِ
وَالْمَلْبُوْسِ وَالْمَنْكُوْحِ اَلْجَاَهٗ
مَنْ يَتَنَاوَلُهٗ مِنْهُ: لِغَيْبَتِهٖ
الْمُنْقِلِ بِهٖ: فَيُوْجِدُهُ الْحَقُّ
عَزَّ وَجَلَّ لِلتَّنَاوُلِ لِئَلَّا
يَبْطُلَ عِلْمُهٗ

ضرور ہے کہ تو (انبیاء کا) وارث نہ ہو سکے۔ وراثت تو صرف علم عمل اور اخلاص سے صحیح ہوا کرتی ہے۔ اپنے مرتبہ سے واقف ہو اور جو چیز تیرے مقسوم میں نہیں اس کی طرف مت بڑھ۔ حق تعالیٰ کی مقدر فرمائی ہوئی چیزوں میں اس کی موافقت پر قائم رہ۔ پس لابد وہ تجھ کو توفیق بخشے گا اور تجھ پر عنایت فرمائیگا۔ اور تیرے سر سے بوجھ اُٹھائے گا اور دنیا اور آخرت میں تیرے ساتھ نرمی کا برتاؤ فرمائے گا۔ مومن کا جب ایمان قوی ہو جاتا ہے تو اس کا نام صاحبِ ایقان رکھ دیا جاتا ہے۔ پھر جب اسکا ایقان قوی ہو جاتا ہے تو اس کا نام عارف ہو جاتا ہے پھر جب اسکی معرفت قوی ہو جاتی ہے تو اس کا نام عالم رکھ دیا جاتا ہے اور جب اس کا علم قوی ہو جاتا ہے تو اس کا نام محب قرار دیا جاتا ہے اور جب اس کی محبت قوی ہو جاتی ہے تو اس کا نام محبوب رکھا جاتا ہے اور جب یہ (شانِ محبوبیت) صحیح ہو جاتی ہے تو اس کا نام غنی مقرب ومستانس قرار دیا جاتا ہے کہ حق تعالیٰ کے قرب سے اُنس پاتا ہے۔ حق تعالیٰ اسکو اپنے حکم اپنے علم اپنی اگلی پچھلی (لکھت) اور اپنی قضاء وقدر پر اطلاع بخشتا ہے اور یہ اس کے حوصلہ اور اسکے قلب کی اس طاقت اور گنجائش کے مطابق ہوتا ہے جو اسکو حق تعالیٰ عطا فرماتا ہے وہ اپنے رب کی معیت میں قائم اور باعتبار قلب مخلوق سے باہر ہوتا ہے کہ جب حق تعالیٰ کا علم سابق (یعنی تقدیر الٰہی کے ظہور کا وقت) آتا ہے اور اس کے ساتھ (اسکے) مقسوم کی کوئی چیز کھانے پینے پہننے اور نکاح کرنے کی ہوتی ہے تو چونکہ (محبوبِ حق) جس کی طرف وہ مقسوم نافذ کیا گیا ہے اس مقسوم کی چیز سے غائب ہوتا ہے اس لئے مقسوم اس شخص کو پاتا جو اُسے لے لے۔ لہٰذا حق تعالیٰ اس (محبوب صاحبِ مقسوم کو) تناول کی غرض سے موجود فرما دیتا ہے۔

وَيَمْحِيَ ؛ فَيَخْلُقُهُ خَلْقًا اٰخَرَ وَيُنْشِئُهُ لِئَلَّا يَنْتَقِضَ مَا بَنَاهُ فِيْ سَابِقِ عِلْمِهٖ ؛ فَيَتَلَقَّمُ الْاَقْسَامَ كَمَا يَلْقَمُ الصَّبِيُّ الصَّغِيْرُ ؛ وَكَمَا تَضَعُ الْاُمُّ الدِّبْسَ فِيْ فَمِ وَلَدِهَا الرَّضِيْعِ ؛ تَنْزِلُ الْاَقْسَامُ فِيْ فَمِهٖ وَيُلْزَمُ بِاَكْلِهَا كَمَا يُلْزَمُ الْمَرِيْضُ بِتَنَاوُلِ الْاَشْرِبَةِ ؛ وَيُحْفَظُ قُوَّتُهُ بِهَا بِلَا اخْتِيَارٍ مِّنْهُ فِيْ ذٰلِكَ ؛ بَلِ السَّابِقَةُ تُرَبِّيْ هٰذَا الْمُؤْمِنَ الْمُوْقِنَ الْعَارِفَ الْفَانِيَ عَنْ جَلْبِ الْمَصَالِحِ اِلٰى نَفْسِهٖ وَدَفْعِ الْمَضَارِّ عَنْهَا ؛ يَدُ الرَّحْمَةِ تُقَلِّبُهُ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ؛ بَلِ اللُّطْفُ يُشِيْلُهُ وَيَحُطُّهُ ؛ يَا خَيْبَةَ مَنْ لَّمْ يَعْرِفِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يَتَعَلَّقْ بِذَيْلِ رَحْمَتِهٖ ؛ يَا خَيْبَةَ مَنْ لَّمْ يُعَامِلْهُ وَيَنْقَطِعْ اِلَيْهِ بِقَلْبِهٖ وَيَتَعَلَّقْ بِهٖ بِسِرِّهٖ وَيَتَمَسَّكْ بِلُطْفِهٖ وَمِنَّتِهٖ يَا قَوْمُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ يَتَوَلّٰى تَرْبِيَةَ قُلُوْبِ الصِّدِّيْقِيْنَ مِنْ حَالِ صِغَرِهِمْ اِلٰى كِبَرِهِمْ ؛ كُلَّمَا اخْتَبَرَهُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْبَلَايَا وَرَاٰى صَبْرَهُمْ اِزْدَادَ قُرْبُهُمْ مِّنْهُ ؛ اَلْبَلَايَا لَا تَقْهَرُهُمْ وَلَا تُلْحِقُهُمْ ؛

تاکہ اس کا علم غلط نہ ہونے پائے وہ محبوب تو (فنائیت میں) محو ہولیتا ہے پس حق تعالےٰ اس کو دوسرے جنم میں مخلوق فرماتا اور اس کو وجود بخشتا ہے تاکہ اپنے علم ازلی میں (مقسومات کی) جو تعمیر فرمائی تھی وہ منہدم نہ ہو جائے۔ پس مقسوم کے نوالے اس کو (بادلِ ناخواستہ) اس طرح کھلائے جاتے ہیں جیسے چھوٹے بچے کو کھلائے جاتے ہیں اور جیسے ماں اپنے دودھ پیتے بچے کے منہ میں شہد چٹایا کرتی ہے کہ مقسوم خود اسکے منہ میں اُترتے ہیں اور اُن کا کھا لینا اس پر ایسا لازمی کر دیا جاتا ہے جیسے مریض پر شربت وغیرہ کا پینا لازمی کیا جاتا ہے اور اس طرح پر اسکے اختیار کے بغیر اس کی قوت محفوظ رکھی جاتی ہے تاکہ ضعف کے سبب عبادت سے عاجز نہ ہو جائے بلکہ تقدیر ہی اسکی پرورش کیا کرتی ہے جو کہ مومن و صاحب ایقان و معرفت اور اپنی ذات کو فائدہ پہنچانے اور مضرت دفع کرنے سے فانی (اور عاجز) ہوتا ہے دستِ رحمت اسکو دائیں اور بائیں کروٹیں دلاتا رہتا ہے بلکہ لطفِ حق اسکو (بچوں کی طرح کندھے) چڑھاتا اور اُتارتا ہے۔ ہائے خسارہ اس شخص کا جس نے اللہ کو نہ پہچانا اور اسکی رحمت کے دامن سے لگ نہ گیا۔ ہائے خسارہ اس شخص کا جس نے اللہ سے معاملہ نہ کیا اور اپنے دل سے اسکی طرف یکسو ہو کر اپنے باطن سے اس کے ساتھ وابستہ نہ ہو گیا اور اس کے لطف و احسان کو مضبوط تھام نہ لیا۔ **صاحبو!** صدیقین کے قلوب کی پرورش کا ان کے بچپن سے لے کر بوڑھے ہونے تک حق تعالےٰ ہی کفیل رہتا ہے۔ جُوں جُوں کسی قسم کی مصیبت سے ان کو آزماتا اور ان کا صبر ملاحظہ فرماتا ہے وُوں وُوں اس سے انکا قرب بڑھتا رہتا ہے مصیبت حقیقۃً نہ ان پر غالب آتی ہے اور نہ ان سے لاحق ہوتی ہیں (صرف بدن پر مصیبت کی صورت ہی نظر آتی ہے دل پر صدمہ مطلق نہیں ہوتا)

كَيْفَ تَلْحَقُهُمْ وَهِيَ مَاشِيَةٌ ؛ وَقُلُوبُهُمْ عَلَى أَجْنِحَةِ الطُّيُورِ الطَّائِرَةِ ؛ يَا خَيْبَةَ مَنْ يُؤْذِي قُلُوبَهُمْ ؛ يَا مَقْتَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ؛ يَا حِرْمَانَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ؛ يَا غَضَبَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ؛ يَا غُلَامُ كُنْ غُلَامَ الْقَوْمِ وَأَرْضًا لَهُمْ وَخَادِمًا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ؛ فَإِذَا دُمْتَ عَلَى ذٰلِكَ صِرْتَ سَيِّدًا ؛ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ رَفَعَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؛ إِذَا احْتَمَلْتَ الْقَوْمَ وَخَدَمْتَهُمْ رَفَعَكَ اللهُ الْيَوْمَ وَجَعَلَكَ رَئِيسَهُمْ ؛ فَكَيْفَ إِذَا خَدَمْتَ خَوَاصَّهُ مِنْ خَلْقِهِ ؛ اَللّٰهُمَّ أَجْرِ الْخَيْرَاتِ عَلَى أَيْدِينَا وَأَلْسِنَتِنَا وَاجْعَلْنَا مِنْ أَهْلِ لُطْفِكَ وَعِنَايَتِكَ ؛

اَلْمَجْلِسُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بُكْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَدْرَسَةِ سَابِعَ عَشَرَ شَهْرِ رَمَضَانَ ؛ سَنَةَ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ بَعْدَ كَلَامٍ

مَنْ أَرَادَ أَنْ يَحْصُلَ لَهُ الرِّضَا بِقَضَاءِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيُدِمْ ذِكْرَ الْمَوْتِ ؛ فَإِنَّ ذِكْرَهُ يُهَوِّنُ الْمَصَائِبَ وَالْآفَاتِ ؛ لَا تَتَّهِمْهُ عَلَى نَفْسِكَ وَعَلَى مَالِكَ وَعَلَى وَلَدِكَ ؛ بَلْ قُلْ رَبِّي أَعْلَمُ بِي مِنِّي ؛ فَإِذَا دُمْتَ عَلَى ذٰلِكَ جَاءَتْكَ لَذَّةُ الرِّضَا وَالْمُوَافَقَةِ ؛ فَتَذْهَبُ الْآفَاتُ بِأُصُولِهَا وَفُرُوعِهَا وَتَجِيئُكَ

اور وہ لاحق ہی کس طرح ہو سکتی ہیں جبکہ وہ مصیبتیں تو پا پیادہ ہیں اور صدیقین کے قلوب اُڑنے والے پرندوں کے بازوؤں پر ہوتے ہیں (پھر پیدل اور اُڑنے والے کا ساتھ کیسا؟) ہائے خسارہ اس شخص کا جو اُن کے دلوں کو ایذا پہنچائے۔ ہائے غضب خدا کا اس کے لئے ہائے حق تعالیٰ کی طرف سے محرومیت اس کے لئے ہائے غصہ خدا کا اس کے لئے **صاحبزادہ**۔ اللہ والوں کا غلام اور ان کے (پاؤں کے نیچے کی) زمین اور ان کا حاضر باش خدمتگار بن جا۔ پس جب ہر وقت تو اس حالت پر رہیگا تو سردار بن جائیگا جو شخص حق تعالیٰ اور اس کے نیک بندوں کے سامنے جھکتا ہے۔ حق تعالیٰ اس کو دُنیا و آخرت میں رفعت بخشتا ہے جب تو عوام کی (ایذائیں) برداشت اور ان کی خدمت کریگا تو حق تعالیٰ تجھ کو ان پر رفعت بخشے گا اور تجھ کو ان کا سردار بنا دیگا۔ پھر کیا پُوچھنا جبکہ تو اس کی مخلوق کے خواص کی خدمت کرے۔ یا اللہ ہمارے ہاتھوں اور ہماری زبانوں پر نیکیاں جاری فرما اور ہم کو اپنے لطف و عنایت کا اہل بنالے۔

پچپنویں مجلس

(جمعہ۔ بوقت صبح۔ ۱۷ر رمضان ۵۲۵ھ)

جو شخص حق تعالیٰ کی قضاء و قدر پر رضاء کا خواہاں ہو اسکو چاہیئے کہ ہر وقت موت کو یاد رکھے کیونکہ اسکا یاد رکھنا مصائب و آفات کو ہلکا کر دیتا ہے۔ تو اپنے نفس مال و اولاد کی بابت اس پر الزام مت رکھ بلکہ (جس کے متعلق جو بھی نقصان پہنچے) کہدے کہ میرا رب میرے حال کا مجھ سے زیادہ واقف ہے پس جب ہمیشہ اس حالت پر رہیگا تب تجھ کو رضاء و موافقت کا مزہ آئیگا اور ساری تکلیفیں اپنی جڑ بنیاد سے جاتی رہینگی او

بَدَلَهَا النِّعَمُ وَالطَّيِّبَاتُ ؛ لَمَّا وَافَقْتَ وَتَلَذَّذْتَ
بِالرِّضَا فِي حَالِ الْبَلَاءِ جَاءَتْكَ النِّعَمُ مِنْ كُلِّ
جَانِبٍ وَمَكَانٍ ؛ وَيْحَكَ يَا غَافِلًا عَنْهُ لَا
تَشْتَغِلْ عَنْهُ بِطَلَبِ غَيْرِهِ ؛ كَمْ تَطْلُبُ
مِنْهُ سَعَةَ الرِّزْقِ وَلَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَكَ وَأَنْتَ لَا
تَعْلَمُ ؛ مَا تَدْرِي الْخِيَرَةَ فِي أَيِّ شَيْءٍ فَاسْكُتْ
وَوَافِقْ وَاطْلُبْ مِنْهُ الرِّضَا بِأَفْعَالِهِ وَالشُّكْرَ
فِي سَائِرِ الْأَحْوَالِ ؛ سَعَةُ الرِّزْقِ فِتْنَةٌ مَعَ
عَدَمِ الشُّكْرِ وَضِيقُ الرِّزْقِ فِتْنَةٌ مَعَ عَدَمِ
الصَّبْرِ ؛ اَلشُّكْرُ يَزِيدُكَ مِنَ النِّعَمِ وَيُقَرِّبُكَ
إِلَى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ؛ وَالصَّبْرُ يُثَبِّتُ أَقْدَامَ قَلْبِكَ
وَيَنْصُرُهُ وَيُؤَيِّدُهُ وَيُظْفِرُهُ وَعَاقِبَتُهُ مَحْمُودَةٌ
دُنْيَا وَآخِرَةً ؛ اَلْاِعْتِرَاضُ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
حَرَامٌ يُظْلِمُ بِهِ الْقَلْبُ وَالْوَجْهُ ؛ وَيْحَكَ
يَا جَاهِلُ بَدِّلْ مَا تَشْغَلُ نَفْسَكَ بِالْاِعْتِرَاضِ
أُشْغُلْهَا بِالسُّؤَالِ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ شَاغِلْهَا
حَتَّى تَذْهَبَ أَوْقَاتُ الْبَلَايَا وَتَنْطَفِئَ نِيرَانُ
الْآفَاتِ ؛ وَأَمَّا أَنْتَ يَا مُدَّعِي إِرَادَةِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ الْمُطَّلِعُ عَلَى خَزَائِنِ رَحْمَتِهِ وَ
مَحَبَّتِهِ فَسَلْهُ إِذَا كُنْتَ فِي الطَّرِيقِ قَبْلَ
الْوُصُولِ إِلَيْهِ إِذَا تَحَيَّرْتَ قُلْ يَا
دَلِيلَ الْمُتَحَيِّرِينَ دُلَّنِي ؛ إِذَا
ابْتُلِيتُ وَعَجَزْتَ عَنِ
الصَّبْرِ قُلْ
إِلٰهِي

اس کے بدلہ نعمتیں اور خوش عیشیاں حاصل ہوں گی ۔ جب تو موافقت کریگا اور تکلیف کے وقت راضی رہنے کی لذت پائے گا تب تیرے پاس ہر طرف اور ہر جگہ سے نعمتیں آئیں گی ۔ اے خدا سے غافل ۔ تو غیر کی طلب میں مشغول ہو کر اس کی (ذات و رضا بر قضا) سے غافل مت ہو ۔ بسا اوقات تو اس سے فراخی معاش کا طالب ہوتا ہے اور کیا عجب ہے کہ وہ تیرے لئے فتنہ ہو اور تجھے علم نہ ہو ۔ تو نہیں جانتا کہ بہتری کس چیز میں ہے پس خاموش رہ (اور جس حال میں بھی وہ رکھے اس میں اسکا) موافق بنا رہ اور اس سے ہر حالت میں اس کے افعال پر رضا، اور شکر کا طالب ہو ۔ وہ رزق کی وسعت جس پر شکر نہ ہو فتنہ ہے اور وہ معاش کی تنگی بھی جس پر صبر نہ ہو فتنہ ہے ۔ شکر تیرے پاس نعمتیں زیادہ کریگا اور تجھ کو تیرے رب کے قریب پہنچا دیگا اور صبر تیرے قلب کے پاؤں جما دیگا قلب کی مدد کریگا اس کو قوی بنائے گا اور اس کو فتوحات بخشے گا اور دنیا و آخرت میں اسکا محمود ہوگا ۔ حق تعالیٰ پر (زبان یا قلب سے) اعتراض کرنا حرام ہے کہ اس سے قلب اور چہرہ دونوں سیاہ ہو جاتے ہیں اے نادان ! جس اعتراض میں تو اپنے نفس کو مشغول کر رہا ہے اس کو بدلکر حق تعالیٰ سے دعا میں اسکو مشغول کرلے ۔ اسی میں اسکو لگائے رکھ یہاں تک کہ تکلیفوں کے اوقات ختم ہو جاویں اور مصیبتوں کی آگ کے شعلے بجھ جاویں ۔ اور اے طلب حق کے مدعی جو اس کی رحمت و محبت کے خزانوں سے آگاہ ہے ۔ خدا تک پہنچنے سے پہلے جبتک تو اس کے راستہ میں ہو تو اس سے دعا مانگتا رہ کہ جس وقت تجھ کو حیرت پیش آئے تو عرض کر کہ " اے حیران مخلوق کے راہبر میری راہبری فرما" اور جب تو کسی تکلیف میں مبتلا اور صبر سے عاجز ہو تو دعا مانگ کہ " اے میرے معبود

أَعِنِّيْ وَصَبِّرْنِيْ وَاكْشِفْ عَنِّيْ ؞ وَأَمَّا إِذَا وَصَلْتَ
وَأُدْخِلَ قَلْبُكَ وَقُرِّبَ مِنْهُ فَلَا سُؤَالًا وَّلَا
لِسَانًا ؞ بَلْ سُكُوْتًا وَّمُشَاهَدَةً تَصِيْرُ
ضَيْفًا وَّالضَّيْفُ لَا يَتَشَهّٰى ؞ بَلْ يُحْسِنُ الْأَدَبَ
وَيَأْكُلُ مَا يُقَدَّمُ لَهٗ وَيَأْخُذُ مَا يُعْطٰى إِلَّا
أَنْ يُّقَالَ لَهٗ تَشَهَّ فَيَتَشَهّٰى اِمْتِثَالَ أَمْرٍ
لَا اِخْتِيَارًا مِّنْهُ ؞ اَلسُّؤَالُ عِنْدَ الْبُعْدِ وَ
السُّكُوْتُ عِنْدَ الْقُرْبِ ؞ اَلْقَوْمُ لَا يَعْرِفُوْنَ
غَيْرَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؞ تَقَطَّعَتِ الْأَرْبَابُ
عَنْهُمْ وَانْخَلَعَتِ الْأَسْبَابُ مِنْ قُلُوْبِهِمْ لَوِ انْقَطَعَ
عَنْهُمُ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ أَيَّامًا وَّأَشْهُرًا لَا
يُبَالُوْنَ وَلَا يَتَغَيَّرُوْنَ ؞ لِأَنَّ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ
مُتَغَلِّبٌ بِهِمْ يُغَذِّيْهِمْ بِمَا يُرِيْدُ ؞ مَنِ ادَّعٰى
مَحَبَّةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَطَلَبَ مِنْهُ غَيْرَهٗ فَقَدْ
كَذَبَ فِيْ مَحَبَّتِهٖ ؞ أَمَّا إِذَا صَارَ مَحْبُوْبًا وَّأُمِلَ
ضَيْفًا مُّقَرَّبًا يُّقَالُ لَهُ اطْلُبْ وَتَشَهَّ وَقُلْ
مَا تُرِيْدُ فَإِنَّكَ مُمَكَّنٌ ؞ اَلْمُحِبُّ مَقْبُوْضٌ
وَالْمَحْبُوْبُ مَبْسُوْطٌ ؞ اَلْحِرْمَانُ لِلْمُحِبِّ
وَالْعَطَاءُ لِلْمَحْبُوْبِ ؞ مَا دَامَ الْعَبْدُ مُحِبًّا
فَهُوَ فِي الْهَيَمَانِ وَالتَّقَطُّعِ وَالتَّمَزُّقِ وَالْكَسْبِ
لِأَجْلِ الْقُوْتِ ؞ فَإِذَا انْقَلَبَتِ النَّوْبَةُ
فَصَارَ مَحْبُوْبًا انْقَلَبَ الْأَمْرُ فِيْ حَقِّهٖ ؞
فَجَاءَ الدَّلَالُ وَالرَّفَاهِيَةُ
وَالسُّكُوْنُ وَسَعَةُ
الرِّزْقِ

میری مدد فرما اور مجھ کو صبر دے اور میری تکلیف دور کر" ولیکن جس وقت تجھ کو وصول نصیب ہو جائے اور تیرے قلب کو (حضوری میں) لے لیا جائے اور مقرب بنالیا جائے تو اس وقت نہ سوال ہو نہ زبان، بلکہ سکوت اور مشاہدہ ہو (کہ جو کچھ وہ ظاہر فرمائے چُپ کھڑا ہوا اس کو تکتا رہے کیونکہ) اس وقت تو مہمان بن جائے گا اور مہمان کسی شئے کی فرمایش نہیں کیا کرتا بلکہ ادب و تہذیب سے رہتا اور جو کچھ اس کے سامنے رکھ دیا جاتا ہے اس کو کھا لیتا اور جو کچھ بھی اس کو دیا جاتا ہے، اس کو لے لیا کرتا ہے۔ مگر یہ کہ اس کو حکم ہی کیا جائے کہ فرمائش کرو" تو بیشک وہ تعمیل حکم کے لئے فرمایش کرتا ہے نہ کہ اپنی خواہش سے، دُعا تو بعد کے وقت ہوتی ہے اور قرب کے وقت سکوت ہوتا ہے۔ اللہ والے حق تعالےٰ کے سوا کسی کو پہچانتے ہی نہیں ان سے اصحاب جُدا اور ان کے قلوب سے اسباب منقطع ہو جاتے ہیں۔ اگر مہینوں بھی ان کو آب ودانہ نصیب نہ ہو تو نہ ان کو پروا ہو گی اور نہ ان کی حالت میں تغیر آئے گا کیونکہ ان کو غذا پہونچانے والا خدا ہے جو ان کو غذا بخشتا ہے جس شئے کی بھی چاہتا ہے۔ جو شخص اللہ کی محبت کا دعویٰ کرے اور اس سے طلب کرے اس کے غیر (یعنی مال و جاہ یا جنت و غلمان) کو تو وہ اسکی محبت میں جھوٹا ہے۔ ہاں جب محبوب واصل اور مہمانِ مقرب بن جاتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے کہ مانگو اور فرمایش کرو اور کہو جو کچھ بھی مطلوب ہو کہ تم مختار ہو۔ (تو اس وقت تعمیل حکم کے لئے کسی شئے کی طلب میں مضائقہ نہیں) محب کی حالت قبض کی ہوتی ہے اور محبوب کی حالت بسط کی۔ ناکامی محب کا حصہ ہے اور عطا محبوب کا حِصہ۔ بندہ جب تک مِحب (اور طالب) رہتا ہے تو سرگشتگی و پراگندگی و شکستگی اور کسب معاش کے اندر رہتا ہے اور جب نمبر پلٹتا ہے کہ محبوب (اور مطلوب) بن جاتا ہے تو اس کے حق میں معاملہ بھی پلٹ جاتا ہے۔ پس ناز اور خوش حالی و قرار اور فراخی رزق اور

وَتَسْخِيرُ الْخَلْقِ ۞ كُلُّ هٰذَا بِبَرَكَةِ صَبْرِهٖ وَثَبَاتِهٖ فِي حَالِ مَحَبَّتِهٖ ۞ مَحَبَّةُ الْعَبْدِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَحَبَّةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلْعَبْدِ لَيْسَتْ كَمَحَبَّةِ الْمَخْلُوْقِ لِلْمَخْلُوْقِ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۞ اِضْرِبِ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۞ اُطْلُبُوْا مِنْهُ الْفَهْمَ عَنْهُ ۞ اُطْلُبُوْا مِنْهُ طِيْبَةَ الْقُلُوْبِ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ ۞ يُكْثِرُ اَرْزَاقَ الْقُلُوْبِ لِمَنْ يَّشَاءُ ۞ اَلْوَاحِدُ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ يَسَعُ قَلْبُهٗ اَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۞ يَصِيْرُ قَلْبُهٗ كَعَصَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ۞ كَانَتْ عَصَا مُوْسٰى فِيْ اِبْتِدَاءِ اَمْرِهَا حِكْمَةً ثُمَّ صَارَتْ قُدْرَةً ۞ كَانَتْ تَحْمِلُ زَادَهٗ اِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلٰى حَمْلِهٖ ۞ وَيَرْكَبُهَا اِذَا عَجَزَ عَنِ الْمَشْيِ ۞ وَتَدْفَعُ عَنْهُ الْاَذٰى ۞

مخلوق کا مسخر ہونا اس کو نصیب ہوتا ہے اور یہ سب محب ہونے کی حالت پر صبر و استقامت کی برکت ہے (کہ نہ عاشقانہ مشقتوں پر صبر کرتا اور نہ معشوقانہ ناز کرنا نصیب ہوتا) بندہ کا حق تعالیٰ کی صحبت حاصل کرنا اور حق تعالیٰ کا بندہ سے محبت فرمانا ایسا نہیں ہے جیسے مخلوق کی مخلوق کے ساتھ محبت ہوا کرتی ہے۔ (کہ ایکدوسرے کے بغیر بے چین ہو جاتا اور محبوب بیجا کرشمے کرے تب بھی محب جی ہاں کا غلام رہتا ہے) ہمارے پروردگار کے مثل کوئی چیز بھی نہیں (اور نہ اس کی محبت کو دوسرے کی محبت پر قیاس کرنا صحیح ہے) اور وہ بذاتہ صاحب سماعت و بصارت ہے (پھر اس کا کوئی فعل اس مخلوق کے فعل جیسا کیوں کر ہو سکتا ہے جن کے گوش و ہوش اسی کے عطا کردہ ہیں) تشبیہات تو لوگوں کے لئے بیان کرنی مناسب ہیں (نہ کہ اس کے لئے) اس کے سمجھنے کی اسی سے درخواست کرو۔ اس کے ساتھ خوش دل رہنے کو اسی سے طلب کرو کہ وہی جس پر چاہتا ہے خوش دلی وسیع کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے، قلوب کا رزق زیادہ فرما دیتا ہے۔ ان اللہ والوں میں ایک ایک کے اندر جملہ باشندگان آسمان و زمین کی گنجائش ہوتی ہے اس کا قلب موسیٰ علیہ السلام کے عصا کی طرح ہوتا ہے (کہ سب کچھ نکل گیا اور پیٹ پر کچھ بھی اثر نہ ہوا) موسیٰؑ کا عصا اوّل حکمت تھا (کہ صرف وہی کام دے سکتا تھا جو دُنیا کی لاٹھیاں دیا کرتی ہیں) اس کے بعد سرتاپا قدرت بن گیا (کہ اس سے وہ کرشمے ظاہر ہونے لگے جو انسان سے بھی نہیں ہو سکتے۔ جب موسیٰ علیہ السلام اسباب سفر کا بوجھ نہ اُٹھا سکتے تو وہ عصا آپ کا اسباب اُٹھا لیتا اور جب آپ پیادہ پائی سے تھک جاتے تو اس پر سوار ہو جاتے (اور آپ کے لئے وہ گھوڑے کا کام دیتا) آپ کے بیٹھنے اور سونے کی حالت میں

وَهُوَ قَاعِدٌ وَنَائِمٌ ، وَتُثْمِرُ لَهُ ثِمَارًا مِنْ كُلِّ جِنْسٍ ، وَتُظِلُّ عَلَيْهِ إِذَا قَعَدَ ، أَرَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قُدْرَتَهُ فِيهَا فَاسْتَأْنَسَ بِالْقُدْرَةِ بِوَاسِطَةِ الْعَصَا ، فَلَمَّا جَعَلَهُ نَبِيًّا وَقَرَّبَهُ وَكَلَّمَهُ وَكَلَّفَهُ قَالَ لَهُ مَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ ، فَقَالَ لَهُ أَلْقِهَا يَا مُوسَىٰ ، فَأَلْقَاهَا ، فَصَارَتْ حَيَّةً عَظِيمَةً فَهَرَبَ مِنْهَا ، فَقَالَ لَهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا فَكَانَ الْمَقْصُودُ

مِنْ ذٰلِكَ أَنْ يُطْلِعَهُ عَلَى الْقُدْرَةِ
حَتَّىٰ يَهُونَ فِي عَيْنَيْهِ مُلْكُ فِرْعَوْنَ
وَيُعَلِّمَهُ الْحَرْبَ لِفِرْعَوْنَ
وَقَوْمِهِ ، هَيَّأَهُ لِقِتَالِهِمْ
وَأَطْلَعَهُ عَلَىٰ خَرْقِ الْعَادَاتِ ،
كَانَ فِي ابْتِدَاءِ الْأَمْرِ
ضِيقُ الْقَلْبِ وَالصَّدْرِ
ثُمَّ وَسَّعَ قَلْبَهُ
وَأَعْطَاهُ الْحُكْمَ
وَالنُّبُوَّةَ وَالْعِلْمَ
يَا جَاهِلُ
مَنْ هٰذِهِ
قُدْرَتُهُ
يُنْسَىٰ وَ
يُعْصَىٰ

(چوکیدار بن کر) آپ سے موذی کو دفع کرتا (بھوک کے وقت جس میوہ کی آپ کو رغبت ہوتی اس کا درخت بن کر) ہر قسم کے پھلوں سے بارآور ہو جاتا اور جب آپ بیٹھا کرتے تو (چھتری بن کر) آپ پر سایہ کیا کرتا تھا۔ حق تعالیٰ نے اسکے اندر اپنی قدرت دکھائی (کہ ہم جس چیز سے جو چاہیں کام لے لیں) پس عصا کے واسطے سے موسیٰ علیہ السلام قدرت سے مانوس ہو گئے۔ پس جب انکو نبی بنایا اور پاس بُلایا اور باتیں کیں اور (منصب رسالت کا) مکلف ٹھیرایا تو ان سے دریافت فرمایا کہ اے موسیٰ یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ انھوں نے عرض کیا کہ یہ میری لاٹھی ہے جس پر سہارا لیتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑ لیتا ہوں اور اس میں میرے لئے (سواری و پھل و سایہ وغیرہ کی) دوسری ضروریات بھی ہیں۔ تب حق تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ اے موسیٰ اس کو ذرا ڈال دو۔ چنانچہ انھوں نے اس کو (زمین پر) ڈالدیا۔ پس وہ ایک بڑا سانپ بن گیا۔ اس وقت موسیٰ اس سے (ڈر کر) بھاگے۔ حق تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ اسکو پکڑلو اور ڈرو مت ہم اس کو پھر وہی لاٹھی بنادیں گے۔ الغرض اس سے مقصود یہ تھا کہ موسیٰ کو قدرت پر آگاہ فرمادے تاکہ ان کی آنکھوں میں فرعونی شان و شوکت حقیر بن جائے اور ان کو فرعون اور اس کی قوم سے جنگ کرنا سکھا دے۔ ان سے لڑنے کے لئے موسیٰ کو تیار کردیا اور خرق عادات پر ان کو مطلع فرمادیا (کہ ہمارے سامنے اسباب کوئی چیز ہی نہیں۔ پس کیسا ہی معاملہ کیوں نہ ہو اس سے اندیشہ مت کرنا) شروع شروع حالت میں نبوت سے قبل انکے قلب اور سینہ میں تنگی تھی اس کے بعد قلب وسیع فرمادیا اور انکو شریعت اور نبوت اور علم لدنی عطا فرمایا۔ اے نادان! جس کی ایسی قدرت ہو کیا وہ بھلا دینے اور نافرمانی کئے جانے کے قابل ہے؟

لَا تَنْسَ مَنْ لَا يَنْسَاكَ وَلَا تَغْفَلْ عَمَّنْ لَا يَغْفُلُ
عَنْكَ اُذْكُرِ الْمَوْتَ فَإِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ مُوَكَّلٌ
بِأَرْوَاحِهِمْ ؛ لَا يَغُرُّكَ شَبَابُكَ وَمَالُكَ وَ
جَمِيْعُ مَا أَنْتَ فِيْهِ ؛ عَنْ قَرِيْبٍ يُؤْخَذُ مِنْكَ
جَمِيْعُ مَا أَنْتَ فِيْهِ ؛ وَتَذْكُرُ تَفْرِيْطَكَ وَتَضْيِيْعَكَ
لِهٰذِهِ الْأَيَّامِ فِي الْبَطَالَاتِ ؛ فَتَنْدَمُ وَلَا
يَنْفَعُكَ النَّدَمُ عَنْ قَرِيْبٍ تَمُوْتُ وَتَذْكُرُ
كَلَامِيْ وَنُصْحِيْ لَكَ وَتَتَمَنّٰى فِيْ قَبْرِكَ أَنْ
تَكُوْنَ عِنْدِيْ وَتَسْمَعَ مِنِّيْ ؛ اِجْتَهِدْ أَنْ
تَقْبَلَ قَوْلِيْ وَتَعْمَلَ بِهٖ حَتّٰى تَكُوْنَ مَعِيْ دُنْيَا
وَاٰخِرَةً ؛ اَحْسِنْ ظَنَّكَ بِيْ حَتّٰى تَنْتَفِعَ بِقَوْلِيْ
اَحْسِنْ ظَنَّكَ بِغَيْرِكَ وَاَسِئْ ظَنَّكَ بِنَفْسِكَ ؛
اِنْ فَعَلْتَ هٰذَا انْتَفَعْتَ وَاَشْفَعَ غَيْرَكَ
بِكَ ؛ مَا دُمْتَ مَعَ غَيْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاَنْتَ
فِيْ هَمٍّ وَغَمٍّ وَشِرْكٍ وَثِقْلٍ ؛ اُخْرُجْ مِنَ
الْخَلْقِ بِقَلْبِكَ وَاتَّصِلْ بِالْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَقَدْ
رَاَيْتَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا
خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ؛ هٰذَا الَّذِيْ اَنْتَ فِيْهِ لَا يَصِحُّ
وَلَا يَتِمُّ ؛ لِاَنَّ اَسَاسَهٗ وَاهٍ مَا هُوَ مُحْكَمٌ هُوَ
مَزْبَلَةٌ وَقَدْ بُنِيَتْ عَلٰى رَبْوَةٍ ؛ تُبْ
اِلَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَاسْاَلْهُ تَغْيِيْرَ
مَا اَنْتَ عَلَيْهِ وَفِيْهِ مِنْ طَلَبِ الدُّنْيَا
وَالْاِعْرَاضِ عَنِ الْاٰخِرَةِ وَيْحَكَ
قَدْ اِخْتَارَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ
لَكَ الْفَقْرَ

اس ذات کو مت بھول جو تجھ کو نہیں بھولتا اور اس سے غافل نہ ہو جو تجھ سے غافل نہیں ہوتا۔ موت کو یاد کر کہ موت کا فرشتہ سب کی روحوں (کے قبض کرنے) پر تعینات ہے۔ تیری جوانی تیرا مال اور جس (عیش و آرام) میں بھی تو ہے کوئی چیز بھی تجھ کو دھوکہ میں نہ ڈالے۔ یہ سب کچھ عنقریب تجھ سے لے لیا جائیگا اور اس وقت تجھ کو اپنی کوتاہی اور ان واہیات مشغلوں میں وقت کا برباد کرنا یاد آئیگا۔ پس نادم ہوگا اور نادم ہونا سود مند نہوگا عنقریب تجھ کو موت آجائے گی اور تو میرے وعظ اور میری نصیحت کو یاد کریگا اور اپنی قبر میں (پہنچ کر) تمنائیں کریگا کہ کاش میرے پاس رہا کرتا اور میری باتیں سُنا کرتا۔ کوشش کر کہ میری بات قبول اور اس پر عمل کرے تاکہ دُنیا اور آخرت میں میرے ساتھ رہے۔ میرے متعلق نیک گمان رکھ تاکہ میرے قول سے منتفع ہو سکے۔ دوسروں کے ساتھ تو نیک گمان رہا کر اور اپنے نفس کے ساتھ بدگمان۔ اگر تو ایسا کریگا تو خود بھی نفع اُٹھائیگا اور دوسرے بھی تجھ سے نفع اُٹھائیں گے۔ جب تک تو غیر اللہ کے ساتھ رہے گا تو حزن و غم اور شرک و گرانی میں رہیگا۔ اپنے قلب سے مخلوق سے نکل اور حق تعالٰے سے واصل ہو کہ وہ (مزے) دیکھے گا جن کو نہ کسی آنکھ نے کبھی دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی بشر کے قلب پر ان کا خیال آیا۔ (یہ بناوٹ کی عبادت جس میں تو مشغول ہے درست اور تام نہیں ہے کیونکہ اس کی بنیاد کمزور ہے کچھ بھی مضبوط نہیں۔ یہ ایک چو بچہ ہے جو اُونچے ٹیلے پر تعمیر کر دیا گیا ہے کہ دیکھنے والوں کو مکان نظر آتا ہے اور ہے نجاستوں کا خزانہ) حق تعالٰے کی جناب میں توبہ کر اور جس دُنیا طلبی اور آخرت سے روگردانی میں تو مبتلا ہے اس کے بدل دینے کی اس سے دُعا مانگ۔ تجھ پر افسوس کہ حق تعالٰے تو تیرے لئے افلاس کو انتخاب فرماتا ہے

وَاَنْتَ تُرِيْدُ الْغِنٰى ۞ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهٗ يَخْتَارُ لَكَ وَاَنْتَ كَارِهٌ ۞ اِنَّمَا تَكْرَهُ اِخْتِيَارَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ۞ نَفْسُكَ وَهَوَاكَ وَطَبْعُكَ وَشَيْطَانُكَ وَقُرَنَائُكَ السُّوْءُ جَمِيْعُ هٰؤُلَاءِ يَكْرَهُوْنَ اخْتِيَارَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ۞ فَلَا تُوَافِقْهُمْ وَلَا تَلْتَفِتْ اِلَيْهِمْ وَاِلٰى اِعْتِرَاضِهِمْ وَتَسَخُّطِهِمْ عَلٰى رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ اِسْمَعْ مَا يَاْمُرُ بِهِ الْقَلْبُ وَالسِّرُّ فَاِنَّهُمَا يَاْمُرَانِ بِالْخَيْرِ وَيَنْهَيَانِ عَنِ الشَّرِّ ۞ اِرْضَ بِفَقْرٍ لَكَ فَاِنَّ رِضَاكَ بِهٖ هُوَ الْغِنٰى بِعَيْنِهٖ ۞ مِنَ الْعِصْمَةِ اَنْ لَّا تَقْدِرَ لَا نَّهٗ اِذَا اَقْدَرَكَ اَلْغَالِبُ وَالْاَظْهَرُ اَنَّكَ تَهْلِكُ بِمَعَاصِيْهٖ وَاِذَا اَفْقَرَكَ وَاَعْجَزَكَ اَلْغَالِبُ وَالْاَظْهَرُ اَنَّهٗ يَعْصِمُكَ مِنَ الْمَعَاصِىْ ۞ فَاِذَا صَبَرْتَ عَلٰى اِخْتِيَارِهٖ كَانَ لَكَ عِنْدَهٗ ثَوَابٌ لَّا تَقْدِرُ اَنْ تُحْصِيَهٗ اَنْتَ وَاَهْلُ الْاَرْضِ ۞ اَنْتَ مُسْتَعْجِلٌ وَالْمُسْتَعْجِلُ لَا يَقَعُ بِيَدِهٖ شَيْءٌ مِّنَ الَّذِىْ يُرِيْدُ ۞ اَلْعُجْلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالتُّؤْدَةُ مِنَ الرَّحْمٰنِ ۞ اِذَا اسْتَعْجَلْتَ كُنْتَ مِنْ جُنْدِ الشَّيْطَانِ وَمَعَهٗ ۞ وَاِذَا تَوَقَّفْتَ وَتَثَبَّتَّ وَتَاَدَّبْتَ وَصَبَرْتَ كُنْتَ مِنْ جُنْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَعَهٗ ۞ حَقِيْقَةُ التَّقْوٰى فِعْلُ مَا اَمَرَكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِفِعْلِهٖ

اور تُو تونگر بننا چاہتا ہے۔ کیا تو نے سمجھا نہیں (کہ تیری اس دُعا سے لازم آ رہا ہے) کہ وہ تیرے لئے انتخاب فرماتا ہے اور تو اُس کو مکروہ سمجھتا ہے۔ پس تجھ کو حق تعالےٰ کا انتخاب ناگوار گذرتا ہے (جس کے حرام اور گُستاخی ہونے میں شک ہی نہیں) تیرا نفس تیری خواہش تیری طبیعت تیرا شیطان اور تیرا بدہم نشین ان سب ہی کو انتخابِ خداوندی ناگوار گذرا کرتا ہے پس تو نہ اُنکی موافقت کر اور نہ ان کی اور ان کے اعتراض کی جانب توجہ کر اور اُن کو (ان کی مخالفت کرکے) اپنے رب پر ناراض رکھ۔ قلب اور باطن جو حکم دیں اس کو بے شک سُن کہ وہ دونوں نیکی کا حکم اور بدی کی ممانعت کیا کرتے ہیں۔ اپنے افلاس پر راضی رہ کہ تیرا اس پر راضی رہنا ہی اصل تونگری ہے۔ یہ بھی ایک قسم کی (تیری) حفاظت ہے کہ تجھ کو (معصیت پر) قدرت نہ ہو۔ اس لئے کہ (تونگر بنا کر) جب وہ تجھ کو قدرت دیدیگا تو غالب اور ظاہر یہی ہے کہ تو (عیش و تنعم کی بدولت) اس کی معصیتوں سے تباہ ہو جائے گا اور جب وہ تجھ کو مفلس و تنگدست رکھے گا تو غالب اور ظاہر یہ ہے کہ معصیتوں سے تجھ کو محفوظ رکھتا ہے پس جب تو اس کے انتخاب پر صبر کریگا تو تیرے لئے اس کے پاس ثواب (کا اتنا ذخیرہ) ہوگا جس کی شمار تو اور سارے باشندگانِ زمین بھی نہ کرسکیں گے (تونگری کی قبل از وقت دُعا مانگ کر) تو جلدی مچا رہا ہے اور جلد باز کے ہاتھ اسکی مراد میں سے کچھ بھی نہیں آتا۔ جلد بازی شیطان کا کام ہے اور توقف کرنا رحمان کا۔ جب تو جلد باز بنے گا تو شیطان کے لشکر اور اس کے ساتھیوں میں بن جائے گا اور جب توقف اور استقلال اور ادب اور صبر کرے گا تو رحمان کے لشکر اور اس کے ساتھیوں میں بن جائیگا۔ سچا تقوٰی یہ ہے کہ جس کام کے کرنیکا حق تعالیٰ حکم دے

وَتَرْكُ مَا أَمَرَكَ اللّٰهُ بِتَرْكِهٖ ؛ وَالصَّبْرُ عَلٰى أَفْعَالِهٖ وَمَقْدُوْرَاتِهٖ وَسَائِرِ بَلَايَاهُ وَآفَاتِهٖ ؛ أَنْتُمْ خَلْقٌ كُلِّيٌّ ؛ نَفْسٌ كُلِّيٌّ ؛ هَوًى كُلِّيٌّ ؛ غَيْبَةٌ كُلِّيَّةٌ طَبْعٌ كُلِّيٌّ ؛ مَا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا مِنَ الْعَارِفِيْنَ بِهٖ خَبَرٌ ؛ أَنْتُمْ مَجَانِيْنُ بِالْإِضَافَةِ إِلَيْهِمْ ؛ هُمُ الْعُقَلَاءُ ؛ إِذَا تَمَّ جُنُوْنُ مَجْنُوْنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ حَانَ خُرُوْجُهٗ مِنَ الْجُنُوْنِ ؛ اَلْحَرَكَةُ بِدَايَةٌ وَالسُّكُوْنُ نِهَايَةٌ ؛ نُزُوْلُ الْمَرَضِ وَيَتْبَعُهٗ حِكْمَةٌ ؛ يَا غُلَامُ أَنْتَ فَارِغٌ مِنَ الْآخِرَةِ مَلْآنُ بِالدُّنْيَا ؛ وَيَغُمُّنِيْ حَالُكَ وَيَغُمُّنِيْ فِرَاقُكَ لِلصَّالِحِيْنَ وَالْأَوْلِيَاءِ ؛ وَتَرْكُ مُجَالَسَتِهِمْ وَاسْتِغْنَاؤُكَ بِرَأْيِكَ ؛ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ مَنِ اسْتَغْنٰى بِرَأْيِهٖ ضَلَّ ؛ مَا مِنْ عَالِمٍ إِلَّا وَيَحْتَاجُ إِلٰى زِيَادَةِ عِلْمٍ ؛ مَا مِنْ عَالِمٍ إِلَّا وَغَيْرُهٗ أَعْلَمُ مِنْهُ ؛ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيْلًا ۞ عَلَيْكَ بِالْجُمْهُوْرِ عَلَيْكَ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ عَلَيْكَ بِالْجَادَّةِ ؛ عَلَيْكَ بِالْمُتَابَعَةِ وَتَرْكِ الْمُفَارَقَةِ ؛ لِأَدَاءِ الطَّرِيْقِ ؛ اِتَّبِعُوْا وَلَا تَبْتَدِعُوْا فَقَدْ كُفِيْتُمْ ؛ هٰذِهِ الطَّرِيْقُ لَا تُسْلَكُ مَعَ النَّفْسِ وَالْهَوٰى بَلْ مَعَ الْحُكْمِ وَالْعَمَلِ بِهٖ وَتَرْكِ الْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ وَالْجَلَادَةِ ؛ وَأَخْذِ الْاِسْتِسْلَامِ وَالْاِسْتِطْرَاحِ ؛

اس کو کرے اور جس کے چھوڑنے کو فرمائے اس کو چھوڑ دے اور (اس) کے افعال اور مقدرات اور اس کی (ڈالی ہوئی) جملہ آفات و مصائب پر صبر کرے۔ تم سرتاپا خلق سرتاپا خواہش نفس سرتاپا غیر حاضری اور سرتاپا طبیعت بنے ہوئے ہو نہ تمہیں اللہ کی خبر اور نہ اسکے عارف بندوں کی۔ تم انکے اعتبار سے بالکل دیوانے ہو۔ صاحبانِ عقل وہی ہیں جب حق تعالیٰ کے دیوانہ کی دیوانگی کامل ہو جاتی ہے تو اسکی دیوانگی سے نکلنے کا وقت قریب آلگتا ہے۔ ابتدا میں حرکت ہے (کہ ریاضت وطلب محبوب میں کوشش کرے) اور آخر میں سکون (کہ شاہدہ محبوب میں مستغرق رہے) کہ مرض جاتا رہتا ہے اور طبابت اس کی خادم بن جاتی ہے (لہٰذا نہ تدبیر کی ضرورت ہے نہ معالجہ کی) **صاحبزادہ**! تو آخرت سے بالکل خالی ہے اور دنیا سے بالکل لبریز۔ اور تیری یہ حالت اور صالحین و اولیاء سے تیرا الگ تھلگ رہنا اور ان سے میل جول ترک کرنا اور اپنی رائے کو کافی سمجھنا مجھ کو غمگین بنائے رکھتا ہے کیا تجھے معلوم نہیں ہوا کہ جس نے اپنی رائے کو کافی سمجھا ہے وہ ضرور بھٹکا ہے۔ کوئی بھی عالم نہیں جو زیادتی علم کا محتاج نہ ہو اور کوئی صاحب علم نہیں جس سے زیادہ صاحب علم کوئی دوسرا نہ ہو۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمکو (بس تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔ عام علماء کی متفقہ رائے کا پابند ہو۔ بڑی جماعت کا دامن پکڑ۔ شاہراہ اختیار کر اور (خدا کا) راستہ طے کرنے کے لئے (اہل السنۃ والجماعۃ کا) اتباع اور ان سے جدائی کا ترک ضروری سمجھ (سلف صالحین کا) اتباع کرو اور نئے نئے طریقے مت نکالو۔ بس اتنا تمہارے ناجی ہونے کیلئے کافی ہے۔ یہ راہ طریقت نفس اور خواہش نفس کے ساتھ طے نہیں ہوا کرتی۔ بلکہ شریعت اور اس کی پابندی کرنے اور طاقت گھمنڈ اور ہمی چھوڑنے اور شانِ تسلیم و تفویض لینے

وَتَرْكِ الْعُجْلَةِ وَاَخْذِ التُّؤَدَةِ ؛ هٰذَا اَشْيَءٌ لَا يَجِيْءُ بِعُجْلَتِكَ ؛ مُحْتَاجٌ اِلٰى حِبَالٍ وَّرِجَالٍ وَّصَبْرٍ وَّمُعَانَاةٍ وَّمُجَاهَدَةٍ وَّاَنْ تَصْحَبَ بَعْضَ مُلُوْكِ الْمَعْرِفَةِ ؛ حَتّٰى يَدُلُّكَ وَيُعَرِّفَكَ وَيَحْمِلَ عَنْكَ ثِقْلَكَ ؛ تَمْشِيْ فِيْ رِكَابِهٖ ؛ فَاِذَا تَعِبْتَ اَمَرَ بِحَمْلِكَ اَوْ اَرْدَفَكَ خَلْفَهٗ ؛ اِنْ كُنْتَ مُحِبًّا اَرْدَفَكَ خَلْفَهٗ وَاِنْ كُنْتَ مَحْبُوْبًا اَرْكَبَكَ فِيْ سَرْجِهٖ وَرَكِبَ هُوَ خَلْفَكَ مَنْ ذَاقَ هٰذَا فَقَدْ عَرَفَهٗ ؛ اَلْقُعُوْدُ مَعَ اَهْلِ الْاَهْلِيَّةِ نِعْمَةٌ ؛ وَمَعَ الْاَغْيَارِ الْمُكَذِّبِيْنَ الْمُنَافِقِيْنَ نِقْمَةٌ ؛ عَلَيْكَ بِالْمُرَاقَبَةِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ وَالْمُطَالَبَةِ لِنَفْسِكَ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهَا مِنْ حُقُوْقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَحُقُوْقِ خَلْقِهٖ ؛ اِنْ اَرَدْتَ الْخَيْرَ دُنْيَا وَاٰخِرَةً فَرَاقِبِ اَمْرَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْكَ ؛ وَطَالِبْ نَفْسَكَ بِالْعَمَلِ ؛ تُطَالِبُهَا بِاَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ وَتَنْهَاهَا عَنْ اِرْتِكَابِ مَعَاصِيْهِ ؛ تُلْزِمُهَا بِالصَّبْرِ عِنْدَ مَجِيْءِ الْاٰفَاتِ وَالرِّضَا عِنْدَ مَجِيْءِ الْاَقْضِيَةِ وَالْاَقْدَارِ وَبِالشُّكْرِ عِنْدَ مَجِيْءِ النِّعَمِ فَاِذَا فَعَلْتَ هٰذَا زَالَتْ عَنْكَ الْمَوَانِعُ وَاسْتَقَامَتْ لَكَ الصُّحْبَةُ مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ وَوَقَعْتَ

اور جلد بازی کو چھوڑ کر توقف اختیار کرنے سے طے ہوتی ہے۔ یہ ایسی چیز نہیں ہے جو تیری جلد بازی سے آجائے اسکو ریاضت کی بڑی بڑی رسیوں اور (مشائخ قوی القلب) مردوں اور بہت کچھ صبر و مشقت اور مجاہدہ اور اس بات کی ضرورت ہے کہ تو شاہانِ معرفت میں کسی (عارف) کی صحبت میں رہے تاکہ وہ تجھ کو راستہ سے آگاہ و باخبر بنائے اور تیرا بوجھ تجھ سے (اُتار کر اپنے اوپر) رکھ لے (کہ جو کام تیری ریاضت سے چلتا وہ اپنی ہمت و توجہ سے چلائے) تو اس کی ہم رکابی میں (یوں ہی) یا پیادہ چلتا رہے گا۔ پس جب تو تھک جائیگا تو وہ تیرے اٹھا لینے کا (کسی ہمراہی کو) حکم فرمادیگا یا اپنے پیچھے (اپنی ہی سواری پر) سوار کرلیگا (پھر) اگر تو محب ہوگا تو تجھ کو اپنے پیچھے بٹھائے گا اور اگر تو محبوب ہوا تو تجھ کو اپنی زین پر بٹھائے گا اور خود تیرے پیچھے بیٹھے گا جس نے اسکا مزہ چکھا ہے وہی اسکو خوب سمجھتا ہے (اور نہ پیچھے اور آگے بٹھانا ایک قصہ بے معنی ہوتا ہے) اہلیت والوں کے پاس بیٹھنا نعمت ہے اور اغیار کے پاس بیٹھنا جو جھٹلانے اور نفاق برتنے والے ہیں ایک عذاب ہے۔ حق تعالیٰ کا مراقبہ رکھنا اور نفس پر جو حق تعالیٰ کے حقوق ہیں اور جو اسکی مخلوق کے حقوق ہیں دونوں کا اس سے مطالبہ کرنا ضروری سمجھ۔ اگر تو دُنیا و آخرت کی بہتری چاہتا ہے تو اسکا دھیان رکھ کہ حق تعالیٰ کو تیرے متعلق سب علم ہے اور اپنے نفس سے عمل کا مطالبہ کرتا رہ کہ حکم خداوندی کی تعمیل کا اس پر تقاضہ رکھے اور اس کی معصیتوں کے ارتکاب سے اس کو روکے اور تکلیفوں کے آنے کے وقت صبر کرنا اور قضا و قدر واقع ہونیکے وقت راضی رہنا اور نعمتوں کے آنیکے وقت شکر کرنا اس پر لازم کرے۔ پس جب تو ایسا کریگا تو موانع تجھ سے دُور ہو جائینگے اور حق تعالیٰ کی صحبت تیرے لئے پائدار بن جائیگی اور تجھ کو

بِالرَّفِيْقِ فِي الطَّرِيْقِ ﴿ وَوَقَعْتَ بِالْمُعِيْنِ ﴿
وَلَحِقْتَ بِالْكَنْزِ الَّذِيْ يَتْبَعُكَ ﴿ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتَ
لَا تُبَالِيْ اَيْنَ كُنْتَ وَاَيْنَ حَلَلْتَ ﴿ لِاَنَّكَ
اَيْنَمَا سَقَطْتَ لُقِطْتَ ﴿ يَخْدِمُكَ الْحُكْمُ
وَالْعِلْمُ وَالْقَدَرُ وَالْاِنْسُ وَالْجِنُّ وَالْمَلَكُ ﴿
يَخَافُ مِنْكَ كُلُّ شَيْءٍ لِخَوْفِكَ مِنَ اللّٰهِ
عَزَّوَجَلَّ ﴿ وَيُطِيْعُكَ كُلُّ شَيْءٍ لِطَاعَتِكَ
لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿ مَنْ خَافَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ
خَافَ مِنْهُ كُلُّ شَيْءٍ ﴿ وَمَنْ لَّمْ يَخَفْ مِنْهُ
اَخَافَهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ﴿ مَنْ خَدَمَ اللّٰهَ عَزَّ
وَجَلَّ اَخْدَمَ لَهُ كُلَّ شَيْءٍ لِاَنَّهُ لَا يُضِيْعُ مِنْ
عَمَلِ اَحَدٍ مِّنْ عِبَادِهٖ ذَرَّةً ﴿ كَمَا تَدِيْنُ
تُدَانُ ﴿ كَمَا تَكُوْنُوْا يُوَلّٰى عَلَيْكُمْ ﴿ اَللّٰهُمَّ
عَامِلْنَا بِكَرَمِكَ وَاِحْسَانِكَ وَتَجَاوُزِكَ
وَلُطْفِكَ بِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ﴿ وَاٰتِنَا فِي
الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا
عَذَابَ النَّارِ ﴿

اَلْمَجْلِسُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُوْنَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بُكْرَةَ الْاَحَدِ فِي الرِّبَاطِ تَاسِعَ عَشَرَ
شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ
يَا غُلَامُ اِنِّيْ اَرٰى تَحَارِيْكَكَ غَيْرَ تَحَارِيْكِ الْمُرَاقِبِيْنَ
لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ الْخَائِفِيْنَ مِنْهُ تُوَاصِلُ اَهْلَ الشَّرِّ وَالْفَسَادِ
وَتُفَارِقُ الْاَوْلِيَاءَ وَالْاَصْفِيَاءَ ﴿ قَدْ فَرَّغْتَ قَلْبَكَ
مِنَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ﴿ وَمَلَأْتَهُ مِنَ الْفَرَحِ بِالدُّنْيَا

راستہ کا رفیق ہاتھ آجائے گا اور مددگار مل جائیگا اور اس (توکل کے غیبی) خزانہ سے جا ملیگا جو تیرے پیچھے پیچھے رہیگا۔ جدھر بھی تو رُخ کریگا تجھ کو پروا نہ ہوگی کہ کہاں ہے اور کہاں اُتر پڑا؟ کیونکہ جہاں کہیں (پھسل کر) گریگا فوراً اُٹھا لیا جائیگا۔ حکم اور علم اور مقسوم اور انسان اور جنّات اور فرشتے سب تیری خدمت میں لگ جائیں گے۔ اپنے خدا سے تیرے ڈرنے کی وجہ سے ہر چیز تجھ سے ڈریگی اور اپنے رب کے تیرے مطیع بن جانے کی وجہ سے ہر چیز تیری مطیع بن جائیگی جو اللہ سے ڈرا ہے ہر چیز اس سے ڈرنے لگتی ہے اور جو اللہ سے نہیں ڈرا اللہ اس کو ہر چیز سے ڈرانے والا بنا دیتا ہے۔ جس نے اللہ کی خدمت کی ہے اللہ نے ہر چیز کو اس کا خادم بنا دیا ہے کیونکہ وہ اپنے بندوں میں سے کسی کا ذرہ برابر عمل بھی ضائع نہیں فرماتا جیسا تو معاملہ کریگا ویسا تیرے ساتھ معاملہ کرایا جائیگا۔ جیسے (بھلے یا بُرے) تم ہوگے ویسے ہی (ظالم یا رحمدل) تم پر حاکم تجویز کئے جائیں گے۔ بارالہا! ہمارے ساتھ اپنے کرم و احسان اور درگذر اور شفقت کا برتاؤ فرما دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور عطا فرما ہمکو دُنیا میں خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

چھپنویں مجلس

یکشنبہ بوقت صبح ۱۹ رمضان ۵۴۵ھ خانقاہ شریف

صاحبزادہ! میں تیری حرکات وسکنات کو اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھنے اور اس سے ڈرنے والوں کے حرکات وسکنات کے برخلاف دیکھ رہا ہوں کہ تو اہل شر وفساد سے ملتا جُلتا ہے اور اولیاء واصفیاء سے الگ تھلگ رہتا ہے۔ تونے اپنے قلب کو حق تعالیٰ سے خالی کر لیا اور دُنیا اور دُنیا داروں اور مالِ دُنیا پر

واهلها وحطامها ؛ اما علمت ان الخوف شحنة في القلب ومنور له ومبين ومفسر ؛ ان دمت على هذا فقد ودعت السلامة دنيا واخرة ؛ لو ذكرت الموت قل فرحك بالدنيا وكثر زهدك فيها ؛ من اخره الموت كيف يفرح بشيء ؛ قال النبي صلى الله عليه وسلم لكل ساع غاية و غاية كل حي الموت ؛ اخر جميع الاحزان و الافراح والغنى والفقر والشدة والرخاء و الامراض والاوجاع الموت ؛ من مات قامت قيامته وقرب البعيد في حقه ؛ جميع ما انت فيه هوس ؛ تفرد عما انت فيه جميعه بقلبك و سرك وباطنك ؛ الدنيا الى امد معلوم ؛ و الاخرة الى ابد غير معلوم ؛ حياتك في الدنيا الى امد معلوم ؛ وحياتك في الاخرة الى ابد غير معلوم ؛ اجهد ان يكون كلك طاعة فاذا فعلت ذلك صرت بجملتك لربك عز وجل

المعصية وجود النفس والطاعة
فقدانها تناول الشهوات وجود
النفس والامتناع عنها فقدانها
امتنع عن الشهوات ولا
تتناولها الا موافقة
لقدر الله عز وجل
باختيارك وشهواتك ؛

تناول
الشهوات

اترانے سے اس کو بھر لیا کیا تجھے معلوم نہیں کہ خوف قلب کا کوتوال ہے (جو اس کو قانونی خلاف ورزی سے ڈانٹتا رہتا ہے) اور دل کو نور بخشنے والا اور (مشتبہ اُمور کی) وضاحت و شرح کرنے والا ہے۔ اگر تو اسی (نڈر ہونے کی) حالت پر رہا تو بس دُنیا و آخرت کی سلامتی کو سلام کر بیٹھا۔ اگر تو موت کو یاد رکھتا تو دُنیا پر تیرا خوش ہونا کم اور اس میں بے رغبت بننا زیادہ ہو جاتا۔ بھلا جس کا انجام موت ہو وہ کسی چیز پر کس طرح خوش ہو سکتا ہے؟ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر لپکنے والے کی ایک انتہا ہوتی ہے اور ہر زندہ شخص کی انتہا موت ہے (کہ سب دوڑ دھوپ ختم ہو جاتی ہے) سارے غموں کا ساری خوشیوں کا تونگری کا اور افلاس کا، سختی کا سماں کا بیماریوں کا اور دردِ تکالیف کا سب کا اخیر موت ہے۔ جو مر گیا اس کی قیامت تو (گویا اسی وقت) آگئی اور اس کے حق میں تو (عذاب ثواب کتنی ہی) دور (کیوں نہ ہو) پاس آلگا۔ جس (دُنیا طلبی) میں تو گرفتار ہے سب ہوس ہے۔ تو جس (بُرے) حال میں ہے اس سب سے اپنے قلب اپنے اندرون اور اپنے باطن کے اعتبار سے یک سو ہو جا دُنیا ایک محدود وقت تک ہے اور آخرت ہمیشہ اور غیر محدود وقت تک دُنیا میں تیری زندگی ایک معین مدت تک کے لئے ہے۔ اور آخرت میں تیری زندگی نامعلوم ہمیشگی کے لئے۔ کوشش کر کہ تو سرتاپا طاعت بن جائے پس جب تو ایسا کرے گا تو (بدن اور روح) سب ہی سے تو اپنے رب کا ہو جائے گا۔ نفس کا وجود اصل معصیت ہے اور اس کا گم ہو جانا اصل طاعت ہے۔ خواہشات کا حاصل کرنا نفس کا وجود ہے اور ان سے باز رہنا اس کا گم ہو جانا ہے۔ خواہشات سے باز رہ اور بجز تقدیرِ خداوندی کی موافقت کے ان کو حاصل ہی مت کر۔ نہ اپنے اختیار سے اور نہ اپنی خواہش سے خواہشات میں

بِيَدِ الزُّهْدِ فِيهِمَا قَهْرًا وَّجَبْرًا ۞ تَجُرُّكَ يَدُ الزُّهْدِ فَتَتَنَاوَلُ الشَّهْوَةَ فَتُبَلِّغُهَا إِلَى النَّفْسِ ۞ اَلزُّهْدُ لَابُدَّ مِنْهُ ۞ يُحْتَاجُ إِلَيْهِ قَبْلَ الْعِلْمِ بِحَالَتِكَ ۞ اَلزُّهْدُ فِي الظُّلْمَةِ وَالتَّنَاوُلُ وَ الرَّغْبَةُ فِي الضِّيَاءِ ۞ ذٰلِكَ ظُلْمَةٌ ۞ فَاِذَا خَرَجَ عَنْكَ فَقَدْ رَاَيْتَ الضِّيَاءَ ۞ اَلْقُدْرَةُ ظُلْمَةٌ وَّ وُقُوْفُكَ مَعَ الْمُقَدِّرِ ضِيَاءٌ ۞ اَوَّلُ اَمْرِكَ ظُلْمَةٌ ۞ فَاِذَا جَاءَ الْكَشْفُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَثَبَتَ بَيْنَ يَدَيْهِ صَارَ اَمْرُكَ ضِيَاءً ۞ اِذَا جَاءَ نُوْرُ قَمَرِ الْمَعْرِفَةِ كَشَفَ ظُلْمَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۞ فَاِذَا اطَّلَعَتْ شَمْسُ الْعِلْمِ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ زَالَتِ الْاَكْدَارُ وَالظُّلْمَةُ فِي الْجُمْلَةِ ۞ يَتَبَيَّنُ لَكَ مَا حَوْلَكَ وَمَا هُوَ بَعِيْدٌ عَنْكَ ۞ يُبَيِّنُ لَكَ وَيَتَّضِحُ مَا كَانَ مُشْكِلًا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۞ يُمَيِّزُ لَكَ بَيْنَ الْخَبِيْثِ وَالطَّيِّبِ ۞ مَا لِغَيْرِكَ وَمَا لَكَ ۞ تُفَرِّقُ بَيْنَ مُرَادِ الْخَلْقِ وَ مُرَادِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ تَرٰى بَابَ الْخَلْقِ وَبَابَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فَتَرٰى هُنَالِكَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ۞ فَيَاْكُلُ قَلْبُكَ مِنْ طَعَامِ الْمُشَاهَدَةِ ۞ وَيَشْرَبُ مِنْ شَرَابِ الْاُنْسِ ۞ وَيُخْلَعُ

بے رغبتی کے ہاتھ سے (محض موافقت تقدیر کی خاطر) خواہشات کا جبراً وقہراً استعمال کر کہ زہد ہی کا ہاتھ تجھ کو (مقسوم کی طرف پکڑ کر) کھینچے، پس تو اس خواہش کو حاصل کرے اور نفس تک پہونچا دے۔ زہد ایک ضروری شئے ہے کہ اپنی حالت کی واقفیت سے پہلے اس کا ہونا ضروری ہے (ہاں واقفیت کے بعد جو کہ درجۂ محبوبیت پر پہونچ کر حاصل ہوگی زہد کی حاجت نہ رہے گی) زہد تو تاریکی (وناواقفیت نفس) میں ہوتا ہے اور رغبت (نورحق کی روشنی میں (آجانے کے بعد) یہ تیری ابتدائی حالت تو تاریکی کی حالت ہے۔ پس جب یہ تجھ سے جاتی رہے گی تو روشنی تجھ کو دکھائی دے گی۔ قدرت (اپنی طاقت پر اعتماد کا زمانہ) تاریکی ہے اور تیرا قدرت والے کے پاس ٹھہرنا روشنی ہے۔ تیری ابتدائی حالت تاریکی ہے۔ پس جب حق تعالیٰ کی طرف سے (پردۂ ظلمت کا) اُٹھنا ظاہر اور تو اس کے حضور قائم ہوجائے گا تب تیرا معاملہ روشنی بن جائے گا۔ جب معرفت کے چاند کی روشنی آتی ہے تو شب قدر کی تاریکی کو رفع کر دیتی ہے۔ پس جب حق تعالیٰ سے واقفیت کا آفتاب طلوع ہوگا تو ساری کدورتیں اور اندھیریاں مٹ جائیں گی۔ جو کچھ تیرے آس پاس ہے اور جو تجھ سے دور ہے سب تجھ پر ظاہر ہوجائیگا اور اس سے پہلے جو تجھ کو اشکال درپیش تھے وہ سب صاف اور واضح ہوجائیں گے گندے اور پاک کے درمیان اور اپنی اور غیر کی چیزوں میں تجھ کو تمیز حاصل ہوجائے گی تو مخلوق کی مُراد اور حق تعالیٰ کی مُراد میں فرق کرنے لگے گا۔ اور مخلوق کا دروازہ اور خالق کا دروازہ ان (دونوں کو) دیکھ لے گا۔ پس اس وقت تجھ کو وہ چیز نظر آئے گی جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی بشر کے قلب پر اس کا خیال گذرا۔ پس تیرا قلب مشاہدہ کا کھانا کھائے گا اور اُنس کی شراب پیئے گا اور اس ؛

عَلَيْهِ خِلَعُ الْقَبُوْلِ ؛ ثُمَّ يُرَدُّ اِلَى الْخَلْقِ لِمَصَالِحِهِمْ وَرَدِّهِمْ مِنْ ضَلَالِهِمْ وَهَجْرِهِمْ لِرَبِّهِمْ عَزَّوَجَلَّ وَعِصْيَانِهِمْ لَهُ ؛ يُرَدُّ مَعَ الْحِصْنِ الْحَصِيْنِ وَالْحِفْظِ الدَّائِمِ وَالسَّلَامَةِ الدَّائِمَةِ ؛ يَا مَنْ لَا يَعْقِلُ هٰذَا وَلَا يُؤْمِنُ بِهٰذَا ؛ اَنْتَ قِشْرٌ بِلَا لُبٍّ ؛ خَشَبَةٌ نَخِرَةٌ ؛ تَصْلَحُ لِلنَّارِ ؛ اِلَّا اَنْ تَتُوْبَ وَتُؤْمِنَ وَتَصَدَّقَ وَيْحَكَ اِنْ تُبْتَ وَاٰمَنْتَ وَصَدَّقْتَ فَفِيْ فَتِيْتِكَ تَجِدُ الْخَيْرَ وَالسَّلَامَةَ وَالْحَلَاوَةَ وَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ تَجِدُ فِيْهِ الزُّجَاجَ يَقْطَعُ لِسَانَكَ وَلَهَوَاتِكَ وَكَبِدَكَ ؛ اِقْبَلْ قَوْلِيْ فَاِنِّيْ فِيْ حِبَالِكَ ؛ لَا تُعَادِيْنِيْ فَاَيْشٍ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ مِنْ عَدَاوَةٍ ؛ اَنَا مَسْجِدٌ لِصَلَاتِكَ وَلِاِزَالَةِ نَجَاسَتِكَ وَاَوْسَاخِكَ ؛ اَطْرُقُ لَكَ الطَّرِيْقَ وَاُهَيِّئُ لَكَ فِيْهَا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ ؛ اَفْعَلُ ذٰلِكَ مَعَكَ وَلَا اُرِيْدُ مِنْكَ جَزَاءً عَلٰى ذٰلِكَ ؛ جَامِكِيَّتِيْ عَلٰى غَيْرِكَ ؛ شُغْلِيْ خِدْمَةُ الطَّالِبِيْنَ لِلْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ؛ اِذَا صَحَّ طَلَبُكَ لِلْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ سُخِّرْتُ لِخِنْ مِنْكَ ؛ اِذَا تَمَّ قَصْدُ الْعَبْدِ وَطَلَبُهُ لِلْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ كَانَتِ الْاَشْيَاءُ كُلُّهَا مُسَخَّرَةً لَهُ ؛ يَا غُلَامُ كُنْ اَنْتَ وَاعِظَ نَفْسِكَ وَلَا تَحْتَجْ اِلَيَّ وَلَا اِلٰى غَيْرِيْ ؛ وَعْظِيْ

قبولیت کے خلعت اُتارے جائیں گے۔ اس کے بعد اس کو مخلوق کی مصلحتوں کے اور لوگوں کی گمراہی اور اپنے رب کو چھوڑ بیٹھنے اور اس کی معصیت میں مرتکب رہنے سے واپس کرنے کے لئے مخلوق کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔ وہ مضبوط قلعہ اور دائمی حفاظت اور ہر وقت کی سلامتی کے ساتھ لوٹایا جاتا ہے (کہ مخلوق کے اختلاط پر ان کی بدحالی سے متاثر نہیں ہونے پاتا) اے **وہ شخص** جو نہ اس کو سمجھتا ہے اور نہ اس کا یقین کرتا ہے۔ تو محض پوست ہے بلا مغز کے۔ دیوار سے لگا ہوا ٹھنٹھ ہے اور گھن کھائی لکڑی ہے کہ آگ ہی کے لائق ہے مگر یہ کہ توبہ کرلے اور مان لے اور سچا سمجھنے لگے (تو تعمیر کے قابل بن جائے گا) تجھ پر افسوس۔ اگر تو نے توبہ کرلی اور مان لیا اور سچا سمجھ لیا تو اپنے ہریسہ (کی غذا) میں خیر و سلامتی اور حلاوت پائے گا اور اگر ایسا نہ کیا تو اس میں کانچ (ملا ہوا) پائے گا۔ جو تیری زبان اور تالو اور کلیجہ کے ٹکڑے کر دے گا۔ میرا کہنا مان کہ میں تیری رسیوں میں بل دیتا ہوں۔ آ مجھ سے عداوت مت رکھ کہ میرے اور تیرے درمیان کوئی عداوت نہیں ہے۔ میں تیری نماز کے اور تیری گندگی و میل کچیل دُور کرنے کے لئے (گویا) مسجد ہوں کہ تیرے لئے راستہ صاف کرتا اور اس میں تیرے لئے کھانا اور پانی فراہم کرتا ہوں۔ میں یہ تیرے نفع کے لئے کر رہا ہوں اور اس پر تجھ سے معاوضہ بھی نہیں چاہتا۔ میرا پیالہ (بھرنا) تو دوسرے ہی کے ذمہ ہے حق تعالیٰ کے چاہنے والوں کی خدمت میں لگا رہنا میرا کام ہے۔ جب تیرے لئے حق تعالیٰ کی چاہ صحیح ہو جائے گی تو میں تیری خدمت میں لگا دیا جاؤں گا۔ جب بندہ کا حق تعالیٰ کو مقصود و مطلوب بنانا کامل ہو جاتا ہے تو ساری چیزیں اس کے کام میں لگا دی جاتی ہیں۔ **صاحبزادہ** تو اپنے نفس کا واعظ خود ہی بن اور نہ میری حاجت رکھ نہ کسی دوسرے کی۔ میرا وعظ تو

عَلٰی ظَاهِرِكَ وَوَعْظُكَ عَلٰی بَاطِنِكَ ؞ عِظْ نَفْسَكَ بِذِكْرِ الْمَوْتِ وَقَطْعِ الْعَلَائِقِ وَالْأَسْبَابِ ؞ تَعَلَّقْ بِرَبِّ الْأَرْبَابِ الْخَلَّاقِ الْعَظِيْمِ الْعَلِيْمِ ؞ تَعَلَّقْ بِذَيْلِ رَحْمَتِهٖ وَتَعَلَّقْ بِرَأْفَتِهٖ ؞ لَا تَشْتَغِلْ بِغَيْرِهٖ عَنْهُ فَإِنَّهٗ يَحْجُبُكَ عَنْهُ ؞ إِذَا أَفْلَحَ وَاحِدٌ مِّنْكُمْ عَلٰی يَدَيَّ فَرِحْتُ لَهٗ ؞ وَإِذَا قُلْتُ لَهٗ وَلَمْ يَقْبَلْ حَزِنْتُ عَلَيْهِ ؞ اَلْمُؤْمِنُ يَدْنُوْ مِنِّيْ وَالْمُنَافِقُ يَهْرُبُ مِنِّيْ ؞ يَا مُنَافِقُوْنَ أَنَا مُوَافِقُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ غَضَبِهٖ عَلَيْكُمْ ؞ قَدْ جَعَلَنِيْ نَارًا مُّوْقَدَةً عَلَيْكُمْ ؞ فَإِنْ تُبْتُمْ وَقَبِلْتُمْ مَا أَقُوْلُ لَكُمْ وَصَبَرْتُمْ عَلٰی خُشُوْنَةِ كَلَامِيْ كُنْتُ عَلَيْكُمْ بَرْدًا وَّسَلَامًا ؞ وَيْلَكُمْ مَا تَسْتَحْيُوْنَ ؞ طَاعَتُكُمْ ظَاهِرَةٌ وَّمَعَاصِيْكُمْ بَاطِنَةٌ ؞ أَنْتُمْ عَنْ قَرِيْبٍ مَأْخُوْذُوْنَ بِيَدِ الْمَوْتِ وَالسَّقَمِ ؞ ثُمَّ تُسْجَنُوْنَ فِيْ سِجْنِ نَارِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ؞ وَأَنْتُمْ يَا مُقَصِّرُوْنَ فِي الْأَعْمَالِ مَا تَسْتَحْيُوْنَ ؞ قَدْ رَضِيْتُمْ بِالْبَطَالَةِ فِيْ نَهَارِكُمْ وَلَيْلِكُمْ ؞ تُرِيْدُوْنَ مَا عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ التَّقْصِيْرِ ؞ اِهْجُمُوْا عَلَى الْأَعْمَالِ وَقَدْ تَعَوَّدَتْهَا نُفُوْسُكُمْ ؞ لِكُلِّ دَاخِلٍ دَهْشَةٌ ؞ وَفِي الْآخِرِ تَصْفُوْنَ ؞ وَتَزُوْلُ الْأَكْدَارُ ؞ إِذَا تُبْتُمْ لَا بُدَّ بِدَايَةٌ

تیری ظاہری حالت کی بنا پر ہوگا اور تیرا اپنا وعظ تیری باطنی حالت کی بنا پر ہوگا۔ موت کو ہر وقت یاد رکھنے اور تعلقات و اسباب کو منقطع کرنے سے اپنے نفس کو وعظ سنا۔ رب الارباب سے علاقہ رکھ جو پیدا کرنے والا باعظمت اور واقف کار ہے۔ اسی کی رحمت کے دامن سے لگ جا؛ اور اسی کی شفقت سے وابستہ ہو۔ اسی کو چھوڑ کر دوسرے میں مشغول نہ ہو کہ یہ تجھ کو اس سے محجوب بنا دے گا۔ جب تم میں سے کوئی شخص میرے ہاتھ پر (بیعت ہو کر) کامیاب ہو جاتا ہے تو میں مسرور ہوتا ہوں اور جب میں کسی سے (کوئی بات) کہوں اور وہ نہیں مانتا تو مجھے اس پر رنج ہوتا ہے۔ مومن میرے پاس آتا ہے اور منافق مجھ سے بھاگتا ہے۔ اے منافقو میں تم پر غصہ کرنے میں حق تعالیٰ کی موافقت کر رہا ہوں۔ واقعی اس نے مجھ کو تم پر بھڑکتی ہوئی آگ بنا دیا ہے۔ پس اگر تم نے توبہ کر لی اور جو کچھ میں تم سے کہوں اس کو مان لیا اور میری سخت کلامی پر جمے رہے تو میں (نار ابراہیمی کی طرح) تم پر ٹھنڈا اور سلامتی والا بن جاؤں گا۔ تم پر افسوس۔ تمہیں شرم نہیں آتی۔ تمہاری طاعت صرف ظاہری ہے اور باطن میں معصیتیں ہیں۔ تم عنقریب موت اور بیماری کے ہاتھ میں گرفتار ہوگے۔ اس کے بعد آتش خداوندی کے جیل خانہ میں قید کر دیئے جاؤ گے۔ اور اے اعمال میں کوتاہی کرنے والو تم بھی نہیں شرماتے۔ دن رات بیکار پڑا رہنا تم نے پسند کر لیا، باوجود کوتاہی کے حق تعالیٰ کی نعمتیں چاہتے ہو۔ اعمال پر ٹوٹ پڑو کہ (آخر کار) تمہارے نفوس ان کے عادی ہو ہی جائیں گے (ابتداءً) ہر (نئے کام میں) لگنے والے کو گھبراہٹ ہوتی ہے (کہ کر سکوں گا یا نہیں) اور آخر کار (چند روز بعد) صاف ہو جاؤ گے اور کدورتیں دور ہو جائیں گی۔ جب تم نے توبہ کی (اور بیعت ہو گئے) تو ابتداء کی بھی حاجت ہے (کہ محنت کرو) اور انتہاء کی بھی

فَنِهَايَةٌ ؛ يَا اُبَّاقًا عَنْ خِدْمَةِ سَيِّدِهِمْ ؛ يَا مُسْتَغْنِيْنَ بِاٰرَاءِهِمْ عَنْ رَاْيِ الْاَصْفِيَاءِ وَالْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ ؛ يَا وَاثِقِيْنَ بِالْخَلْقِ دُوْنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ اَمَا سَمِعْتُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُوْنٌ مَلْعُوْنٌ مَنْ كَانَتْ ثِقَتُهٗ بِمَخْلُوْقٍ مِثْلِهٖ لَا تَطْلُبِ الدُّنْيَا وَلَا تَغْضَبْ لِشَيْءٍ مِنْهَا ؛ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُفْسِدُ قَلْبَكَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ وَيْحَكَ قَدْ جَمَعْتَ بَيْنَ حُبِّ الدُّنْيَا وَبَيْنَ التَّكَبُّرِ ؛ وَهَاتَانِ خَصْلَتَانِ لَا يُفْلِحُ صَاحِبُهُمَا اِنْ لَمْ يَتُبْ مِنْهُمَا ؛ كُنْ عَاقِلًا ؛ مَنْ اَنْتَ ؛ وَمَا اَنْتَ ؛ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خُلِقْتَ ؛ وَلِاَيِّ شَيْءٍ خُلِقْتَ ؛ لَا تَتَكَبَّرْ فَمَا يَتَكَبَّرُ اِلَّا الْجَاهِلُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِرَسُوْلِهٖ وَالصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِهٖ ؛ يَا قَلِيْلَ الْعَقْلِ تَطْلُبُ الرِّفْعَةَ بِالتَّكَبُّرِ ؛ اِعْكِسْ تُصِبْ ؛ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ

مَنْ رَضِيَ بِالْاٰخِرَةِ صَارَ فِي الْاُوْلٰى ؛ مَنْ رَضِيَ بِالْقَلِيْلِ جَاءَهُ الْكَثِيْرُ ؛ مَنْ رَضِيَ بِالذُّلِّ جَاءَهُ الْعِزُّ ؛ اِرْضَ بِالدُّوْنِ حَتّٰى يَنْقَلِبَ الْاَمْرُ فِيْ حَقِّكَ ؛ مَنْ ذَلَّ لِلْقَدْرِ وَرَضِيَ بِهٖ رَفَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

(کہ مقرب بن کر مخلوق کی خدمت کرو) اے اپنے آقا کی خدمت سے بھاگے ہوئے غلامو اور اے برگزیدہ انبیاء و مرسلین اور نیک بندوں کی رائے سے مستغنی بن کر اپنی رائے کو کافی سمجھنے والو، اور اے حق تعالیٰ کو چھوڑ کر مخلوق پر بھروسہ رکھنے والو۔ کیا تم نے سُنا نہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ "ملعون ہے ملعون ہے جس کا بھروسہ اپنی جیسی مخلوق پر ہو" تو نہ دُنیا کا طالب بن اور نہ اس کی کسی چیز (کے نہ ملنے) پر غصّہ ہو کیونکہ یہ تیرے قلب کو ایسا خراب کر دے گی جیسے سرکہ شہد کو خراب کر دیا کرتا ہے۔ تجھ پر افسوس۔ کہ تو نے دُنیا کی محبّت اور تکبر (دونوں کو اپنے لئے) جمع کر لیا۔ حالانکہ ان دونوں خصلتوں والا اگر ان سے توبہ نہ کرے تو کبھی فلاح نہیں پاتا ذرا ہوش میں آ۔ تو ہے کون اور چیز کیا ہے؟ اور کس چیز سے پیدا ہوا ہے؟ اور کس کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے؟ تکبر مت کر کہ اللہ کے بندوں میں بجز اللہ و رسول اور صالحین سے ناواقفوں کے اور کوئی تکبر نہیں کیا کرتا اے کم عقل تو تکبر کے ذریعہ سے رفعت کا طالب ہے (کہ اس طرح لوگ تجھکو بُرا سمجھنے لگیں گے) اس کے برعکس کر (اور تواضع اختیار کر) کہ کام ٹھیک ہو جائے گا کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "جس نے اللہ واسطے تواضع کی اس کو حق تعالیٰ نے رفعت بخشی اور جس نے تکبر کیا اس کو اللہ نے نیچا دکھایا"۔ جس نے آخرت کو پسند کیا وہ پہلے گروہ میں شامل ہوا۔ جو تھوڑے پر راضی ہوا ہے اسی کے پاس زیادہ آیا ہے۔ اور جو ذلّت پر راضی رہا ہے اسی کو عزّت نصیب ہوئی ہے۔ حقیر حالت پر راضی رہ تاکہ تیرے حق میں معاملہ پلٹ جائے (اور معزز بن جائے)، جو کوئی تقدیر کے سامنے جھکا اور اس پر راضی رہا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے

الْقَادِرُ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَشْیَاءِ ۞ اَلتَّوَاضُعُ وَحُسْنُ الْاَدَبِ یُقَرِّبُكَ ۞ وَالتَّكَبُّرُ وَسُوْءُ الْاَدَبِ یُبْعِدُكَ ۞ اَلطَّاعَةُ تُصْلِحُكَ وَتُقَرِّبُكَ ۞ وَالْمَعْصِیَةُ تُفْسِدُكَ وَتُبْعِدُكَ یَا غُلَامُ لَا تَبِعِ الدِّیْنَ بِالتِّیْنِ ۞ لَا تَبِعْ دِیْنَكَ بِتِیْنِ السَّلَاطِیْنِ وَالْمُلُوْكِ وَالْاَغْنِیَاءِ وَاَكْلَةِ الْحَرَامِ ۞ اِذَا اَكَلْتَ بِدِیْنِكَ اَسْوَدَّ قَلْبُكَ وَكَیْفَ لَا یَسْوَدُّ وَاَنْتَ تَعْبُدُ الْخَلْقَ ۞ یَا مَخْذُوْلُ لَوْ كَانَ فِیْ قَلْبِكَ نُوْرٌ تَفَرَّقْتَ بَیْنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ وَالْمُبَاحِ ۞ وَبَیْنَ مَا یُسَوِّدُ قَلْبَكَ وَیُنَوِّرُهٗ وَبَیْنَ مَا یُقَرِّبُ قَلْبَكَ وَیُبْعِدُهٗ ۞ یَا جَاهِلُ مَا اَعْرِفُ اِلَّا الْكَسْبَ اَوِ التَّوَكُّلَ عَلَی الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ اَلْاَخْذُ بِالْكَسْبِ فِیْ بِدَایَةِ الْاِیْمَانِ ۞ ثُمَّ عِنْدَ قُوَّةِ الْاِیْمَانِ اَلْاَخْذُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ ارْتِفَاعِ الْوَسَائِطِ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ ۞ اِذَا قَوِیَ الْقَلْبُ اَخَذَ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰی اَیْدِی الْخَلْقِ بِاَمْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَمَعْنٰی قَوْلِیْ ارْتِفَاعُ الْوَسَائِطِ یَعْنِی ارْتِفَاعَ وُقُوْفِ الْقَلْبِ مَعَ الْوَسَائِطِ وَالشِّرْكِ بِمَا یَمْتَثِلُ اَمْرَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَیَاْخُذُ مِنْهُمْ

جو ہر چیز پر قادر ہے رفعت بخشی ہے۔ خاکساری اور حسنِ ادب تجھ کو مقرب بنائیں گے اور تکبر و بے ادبی تجھ کو دور پھینک دے گی طاعت تجھ کو سنوارے اور قریب پہونچائے گی اور معصیت تجھ کو بگاڑے اور دور کرے گی۔ صاحبزادہ۔ دین کو انجیر کے بدلہ مت بیچ اپنے دین کو شاہان و سلاطین اور مالداروں کے انجیر (جیسے حقیر مال و زر) اور حرام نوالہ کے عوض مت فروخت کر۔ جب تو اپنے دین کو بیچ کر کھائے گا تو تیرا دل سیاہ ہو جائے گا۔ اور سیاہ کیوں نہ ہو (کہ روپیہ کی طمع میں دین کو برباد کر کے) تو مخلوق کی پرستش کر رہا ہے۔ اے بے نصیب اگر تیرے قلب میں نور ہوتا تو ضرور تو فرق کرتا حرام اور مشتبہ اور حلال کے درمیان اور قلب کو سیاہ اور قلب کو منور بنانے والی غذا کے درمیان اور قلب کو قریب اور قلب کو بعید کرنے والی چیزوں کے درمیان اے جاہل میں کسب اور حق تعالےٰ پر توکل کے علاوہ (تحصیل معاش کا تیسرا طریقہ) جانتا ہی نہیں۔ (پھر دین فروشی کس قاعدہ میں داخل ہے) کسب کے ذریعہ سے (معاش) حاصل کرنا ابتداءِ ایمان کی حالت میں ہوتا ہے۔ پھر ایمان کے قوی ہو جانے کے وقت تیرے اور حق تعالیٰ کے درمیان واسطوں کے اُٹھ جانے کے بعد اللہ تعالیٰ سے لینا رہ جاتا ہے (جو توکل کہلاتا ہے) جب قلب قوی ہو جاتا ہے تو وہ مخلوق کے ہاتھوں بحکم خداوندی حق تعالےٰ ہی سے لیتا ہے۔ اور واسطوں کے اُٹھ جانے کے معنی یہ ہیں کہ جو مخلوق (کسی کو کچھ دینے دلانے میں) محض خدا کے حکم کی تعمیل کر رہی ہے اس کو (روزی رسانی میں) شریکِ خدا سمجھنا اور واسطوں کے ساتھ دل بستگی اُٹھ جاتی ہے۔ پس وہ لیتا تو انہیں سے ہے (مگر دینے والا خدا کو سمجھتا) اور ان کی

ويتطارش عن حمدهم وذمهم وقبولهم وردهم ۞ إن أعطوا رأى فعل الله عز وجل فيهم ۞ وإن منعوا كذلك ۞ القوم صم بكم عمي عن غير الله عز وجل ۞ ما عند هم إلا هو ناصرهم وخاذلهم معطيهم ۞ ومانعهم ضارهم ونافعهم عند هم لب بلا قشر ۞ صفاء على صفاء ۞ طيب على طيب ۞ فذلك الذي يخرج جميع الخلائق من قلوبهم ۞ لا يبقى فيها سوى الله عز وجل ۞ يبقى فيها الذكر الخفي له لا لغيره ۞ اللهم ارزقنا العلم بك ويحك إنك تظن أنك تقدر تبهرج نفسك ۞ لولا الحكم لنزلت إليك يا منافق وفضحتك ۞ لا تخاطر برأسك معي فإني لا أستحي إلا من الله عز وجل ومن عباده الصالحين العبد إذا عرف الله عز وجل سقط الخلق من قلبه وتناثروا عنه كما يتناثر الورق اليابس من الشجر فيبقى بلا خلق في الجملة ۞ يعمى عن رؤيتهم ۞ ويصم عن سماع كلامهم ۞ من حيث قلبه وسره ۞ إذا صارت النفس مطمئنة سلم إليها حفظ الجوارح ثم يسافر القلب إلى الحق عز وجل يطلب ما عنده ۞ ثم تأتي الدنيا تصير سائسة للنفس قائمة بمصالحها ۞ هذا دأب الله عز وجل وصنعه في حق الطالبين له ۞

مدح اور مذمت اور قبول اور رَد سب سے بہرا بن جاتا ہے۔ اگر وہ کچھ دیتے ہیں تب بھی ان میں حق تعالیٰ کا فعل سمجھتا ہے اور نہیں دیتے تب بھی ایسا ہی سمجھتا ہے۔ وہ غیر اللہ سے بہرے گونگے اور اندھے ہوتے ہیں۔ بس انکے نزدیک وہی وہ ہے۔ مدد فرمانے والا بھی وہی اور بے یارومددگار رکھنے والا بھی وہی۔ دینے والا بھی وہی نہ دینے والا بھی وہی۔ نقصان پہونچانے والا بھی وہی اور نفع دینے والا بھی وہی۔ ان کے پاس خالص مغز ہے بلا پوست کے صفائی پر صفائی اور لذت پر لذت۔ بس یہی بات ہے جو ساری مخلوقات کو ان کے قلوب سے نکال باہر کرتی ہے کہ ان کے قلوب میں بجز اللہ جل جلالہ کے کوئی بھی باقی نہیں رہتا۔ انکے قلوب میں اسی کا ذکر خفی رہ جاتا ہے نہ کہ غیر کا۔ یا اللہ ہم کو بھی اپنی واقفیت نصیب فرما۔ تجھ پر افسوس تو سمجھتا ہے کہ اپنے نفس کی کھوٹ چلا سکتا ہے (کہ کسی کو بھی اس کا پتہ نہ چلے گا) اگر شریعت (کا لحاظ نہ ہوتا جس نے دلوں کی ٹٹول سے منع کر دیا ہے) تو اے منافق میں تیری طرف آتا اور تیرا (بھانڈا پھوڑ کر تجھ کو رسوا کر دیتا میرے ساتھ اپنے سر کی قمار بازی نہ کر (اور منافقانہ برتاؤ کر کے اس کو خطرۂ ہلاکت میں نہ ڈال) کہ میں بجز اللہ تعالیٰ اور اس کے نیک بندوں کے کسی کا بھی لحاظ نہیں کرتا۔ بندہ جب حق تعالیٰ سے واقف ہو جاتا ہے تو مخلوق اس کے قلب سے گر جاتی ہے اور سب اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت سے سوکھے پتے جھڑ جایا کرتے ہیں۔ پس وہ ساری مخلوق کے بغیر رہ جاتا ہے کہ اپنے قلب اور باطن کے اعتبار سے ان پر نظر کرنے سے اندھا اور ان کی بات سننے سے بہرا بن جاتا ہے۔ نفس جب مطمئنہ بن جاتا ہے تو اعضاء کی حفاظت اس کے حوالہ کی جاتی ہے اس کے بعد قلب حق تعالیٰ کی طرف سفر کرتا ہے تاکہ وہاں کی چیزیں طلب کرے۔ اسکے بعد دنیا آتی اور نفس کا کارندہ بن جاتی ہے کہ اس کی ضرورتوں کو انجام دیتی ہے۔ یہی ہے حق تعالیٰ کی عادت اور برتاؤ اپنے چاہنے والوں کے

تَأْتِيهِمُ الدُّنْيَا وَقْتَ اِسْتِيفَاءِ الْأَقْسَامِ فِي صُورَةِ عَجُوزٍ شَمْطَاءَ شَوْهَاءَ فَتُوَفِّيهِمْ أَقْسَامَهُمْ ؛ تَكُونُ خَادِمَةً لَا سَرِيَّةً ؛ يَأْخُذُونَ مِنْهَا مَالَهُمْ عِنْدَهَا وَلَا يَلْتَفِتُونَ إِلَيْهَا يَا غُلَامُ فَرِّغْ قَلْبَكَ لِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَاشْغَلْ جَوَارِحَكَ وَنَفْسَكَ بِالْكَدِّ عَلَى الْعِيَالِ ؛ فَتَعْمَلَ بِأَمْرِهِ وَتَكْتَسِبَ عَلَيْهِمْ بِفِعْلِهِ ؛ اَلسُّكُوتُ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَرْكُ السُّؤَالِ لَهُ مَعَ الصَّبْرِ وَالرِّضَا أَوْلَى مِنَ الدُّعَاءِ وَالسُّؤَالِ وَالْإِلْحَاحِ ؛ اُمْحُ عِلْمَكَ لِعِلْمِهِ ؛ وَنَحِّ تَدْبِيرَكَ لِتَدْبِيرِهِ ؛ وَاقْطَعْ إِرَادَتَكَ لِإِرَادَتِهِ وَاعْزِلْ عَقْلَكَ عِنْدَ مَجِيءِ أَقْضِيَتِهِ وَأَقْدَارِهِ ؛ اِفْعَلْ ذٰلِكَ مَعَهُ إِنْ أَرَدْتَهُ رَبًّا وَمُعِينًا وَمُسَلِّمًا ؛ عَلَيْكَ بِالسُّكُونِ بَيْنَ يَدَيْهِ إِنْ أَرَدْتَ الْوُصُولَ إِلَيْهِ ؛ اَلْمُؤْمِنُ اتَّحَدَتْ خَوَاطِرُهُ وَهِمَمُهُ ؛ لَمْ يَبْقَ لَهُ سِوَى خَاطِرٍ يَخْطُرُ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى قَلْبِهِ ؛ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَابِ قُرْبِهِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ فَإِذَا تَمَكَّنَتْ مَعْرِفَتُهُ لَهُ فُتِحَ الْبَابُ فِي وَجْهِهِ فَحَصَلَ مِنْ وَرَائِهِ فَرَأَى مَا لَا يَقْدِرُ عَلَى وَصْفِهِ ؛ اَلْخَاطِرُ لِلْقَلْبِ وَالْإِشَارَةُ كَلَامٌ خَفِيٌّ لِلسِّرِّ ؛ اَلْفَانِي عَنْ نَفْسِهِ وَهَوَاهُ وَأَخْلَاقِهِ الْمَذْمُومَةِ وَعَنْ سَائِرِ الْخَلْقِ فِي عَافِيَةٍ وَطَيِّبَةٍ وَنِعْمَةٍ ؛ هُوَ مُتَقَلِّبٌ

متعلق کہ مقسوم حاصل کرنے کے وقت دُنیا بدشکل پھوس بدشکل صورت میں ان کے پاس آتی اور ان کو پورے مقسوم دے جاتی ہے۔ وہ ان کی نوکرانی ہوتی ہے نہ کہ بی بی۔ اس کے پاس جو کچھ ان کا (حق امانت رکھا ہوا) ہے وہ اس کو اس سے وصول کر لیتے ہیں اور اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتے۔ صاحبزادہ۔ اپنے دل کو تو اپنے رب کے لئے خالی کر لے اور اپنے اعضاء اور نفس کو بال بچوں کے لئے مشقت میں مشغول رکھ کر (ان کے لئے کسب کرنے میں) خدا کے حکم کی تعمیل کرے اور اس کے فعل سے ان کے لئے کمائے۔ حق تعالےٰ کے سامنے خاموش رہنا اور صبر و رضا کے ساتھ سوال کو ترک کر دینا دُعا و سوال اور الحاح کرنے سے بہتر ہے۔ اُس کے علم کی خاطر اپنے علم کو ملیامیٹ کر اور اس کی تدبیر کے سامنے اپنی تدبیر کو علیحدہ رکھ اور اُس کے ارادہ کے مقابلہ پر اپنے ارادہ کو کاٹ ڈال اور اُس کی قضا و قدر کے آنے کے وقت اپنی عقل کو برخاست کر دے۔ اگر تو اس کے مربی اور مددگار اور سلامتی دہندہ ہونے کا خواہاں ہے تو اس کے ساتھ یہی برتاؤ کر۔ اگر تو اس تک پہونچنا چاہتا ہے تو اس کے سامنے سکوت اختیار کر۔ مومن کے خیالات اور افکار سب ایک بن جاتے ہیں کہ سوائے اس خیال کے جو حق تعالےٰ کی طرف سے اس کے قلب پر پیدا ہوتا ہے کوئی خیال ہی باقی نہیں رہتا اور وہ اپنے پروردگار کے قرب کے دروازے پر کھڑا ہوا ہوتا ہے پس جب معرفتِ حق اس کے قلب میں جاگزیں ہو جاتی ہے تو اس کے سامنے کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اس کے پرے کا (نظارہ) اس کو حاصل ہوتا ہے تب جو کچھ اس کو نظر آتا ہے اس کے اظہار پر وہ بھی قادر نہیں۔ خیال تو قلب کے لئے ہے اور اشارہ ایک خفی کلام ہے باطن کے لئے۔ جو شخص فنا ہو جاتا ہے آپنے نفس سے اپنی خواہش سے اپنی بداخلاقیوں سے اور جملہ مخلوق سے وہ بڑی عافیت اور خوش حالی اور نعمت میں ہے، اس کو (نعمتوں میں) کروٹیں دلائی جاتیں

يُتَصَرَّفُ فِيهِ كَأَصْحَابِ الْكَهْفِ ۔ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي حَقِّهِمْ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۔ يَا غُلَامُ اِسْمَعْ هٰذَا وَآمِنْ بِهٰذَا وَلَا تُكَذِّبْ بِهٖ لَا تَحْرِمْ نَفْسَكَ الْخَيْرَ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ ۔

اَلْمَجْلِسُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بُكْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَدْرَسَةِ الرَّابِعِ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ خَمْسٍ وَاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

بَعْدَ كَلَامٍ

يَا غِلْمَانُ تَصَدَّقُوْا عَلَيَّ بِذَرَّةٍ مِنَ الصِّدْقِ وَاَنْتُمْ فِي حِلٍّ مِنْ اَمْوَالِكُمْ وَمِمَّا فِي بُيُوْتِكُمْ ۔ مَا اُرِيْدُ مِنْكُمْ اِلَّا الصِّدْقَ وَالْاِخْلَاصَ ۔ وَنَفْعُ ذٰلِكَ لَكُمْ اُرِيْدُكُمْ لَكُمْ لَا لِيْ ۔ قَيِّدُوْا اَلْفَاظَ اَلْسِنَتِكُمُ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ ۔ فَاِنَّ عَلَيْكُمْ رُقَبَاءَ ۔ اَلْمَلَائِكَةُ يُرَاقِبُوْنَ ظَوَاهِرَكُمْ وَالْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ يُرَاقِبُ بَوَاطِنَكُمْ ۔ يَا مَنْ يَبْنِي الْقُصُوْرَ وَالدُّوْرَ وَيُذْهِبُ عُمُرَهٗ فِي عِمَارَةِ الدُّنْيَا لَا تَبْنِ شَيْئًا بِغَيْرِ نِيَّةٍ صَالِحَةٍ ۔ فَاَسَاسُ الْبِنَاءِ فِي الدُّنْيَا النِّيَّةُ الصَّالِحَةُ لَا يَكُوْنُ بِنَاؤُكَ بِنَفْسِكَ وَهَوَاكَ ۔ اَلْجَاهِلُ يَبْنِي فِي الدُّنْيَا بِنَفْسِهٖ وَهَوَاهُ وَطَبْعِهٖ وَعَادَتِهٖ مِنْ غَيْرِ اَمْرِ الْحُكْمِ وَمُوَافَقَةِ قَضَاءِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَفِعْلِهٖ ۔ فَلَاجَرَمَ لَا تَصِحُّ لَهٗ نِيَّةٌ صَالِحَةٌ وَلَا يَتَهَنَّأُ بِمَا بَنَاهُ ۔ وَيَسْكُنُهٗ غَيْرُهٗ ۔ وَيُقَالُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِمَ بَنَيْتَ وَمِنْ اَيْنَ اَنْفَقْتَ وَلِمَ اَنْفَقْتَ ۔ يُحَاسَبُ عَلَى الْجَمِيْعِ ۔

اور اس میں اصحاب کہف کی طرح تصرف کیا جاتا ہے جن کے حق میں حق تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ "ہم ان کو کروٹیں دیتے ہیں داہنی طرف اور بائیں طرف" صاحبزادہ۔ اس کو سُن اور اس پر ایمان لا اور اس کو جُھٹلائے مت۔ ہر طرح سے اپنے نفس کو بہبودی سے محروم مت رکھ۔

ستاونویں مجلس

(جمعہ بوقت صبح۔ ۲۴ رمضان ۵۲۵ھ مدرسہ معمورہ)

(کچھ تقریر کے بعد فرمایا) صاحبزادو۔ ذرہ برابر صدق مجھ کو صدقہ (یہی سمجھ کر) دیدو۔ تمہارے مال اور جو کچھ بھی تمہارے گھروں میں ہے سب میری طرف سے تم کو معاف۔ میں تم سے بجز صدق اور اخلاص کے نہیں چاہتا اور اس کا نفع بھی تمہارے ہی لئے ہے۔ میں تم کو چاہتا ہوں تمہارے لئے نہ کہ اپنے لئے۔ اپنی ظاہری و باطنی زبانوں کے الفاظ کو پابند بناؤ (کہ جو مُنہ میں یا دل میں آئے سوچے سمجھے بغیر نہ بول دیا کرو) کیونکہ تم پر نگراں مقرر ہیں۔ فرشتے تمہارے ظاہر کی نگرانی کرتے ہیں اور حق تعالےٰ تمہارے باطن کی نگرانی فرماتا ہے۔ اے وہ شخص جو محل اور مکانات تعمیر کراتا اور جس کی عمر دنیا کی عمارت میں ختم ہو رہی ہے نیک نیت کے بغیر کوئی چیز بھی مت بنا کہ دنیا میں تعمیر کی بُنیاد تو نیت صالحہ ہی ہے۔ تیری تعمیر تیرے نفس اور تیری خواہش کی خاطر نہ ہونی چاہیئے۔ جاہل دُنیا میں چونکہ اپنے نفس اپنی خواہش اپنی طبیعت اور اپنی عادت کی بنا پر شریعت کے حکم اور حق تعالےٰ کی قضاء و قدر کی موافقت کے بغیر تعمیر کرتا ہے۔ پس ضرور ہے کہ نہ اس کے لئے نیت صالحہ درست ہوگی نہ وہ مکان جو اس نے بنایا ہے اس کے لئے مبارک ہوگا۔ اس میں دوسرے لوگ بسیں گے اور قیامت کے دن باز پُرس اس سے ہوگی کہ کیوں بنایا تھا اور کہاں سے خرچ کیا تھا اور کیوں خرچ کیا تھا؟ سب کا اسی سے

اُطْلُبِ الرِّضَا وَالْمُوَافَقَةَ وَاقْنَعْ بِقِسْمِكَ وَلَا تَطْلُبْ مَا لَمْ يُقْسَمْ لَكَ ❁ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَشَدُّ عُقُوْبَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْدِهٖ فِي الدُّنْيَا طَلَبُهٗ مَا لَمْ يُقْسَمْ لَهٗ (وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ) تَجِيْءُ اِلَيَّ وَمَا عِنْدَكَ حُسْنُ ظَنٍّ فِيَّ فَمَا تُفْلِحُ بِكَلَامِيْ وَيْحَكَ تَدَّعِيْ اَنَّكَ مُسْلِمٌ وَاَنْتَ مُعْتَرِضٌ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِهٖ ❁ كَذَبْتَ فِيْ دَعْوَاكَ ❁ اَلْاِسْلَامُ مُشْتَقٌّ مِّنَ الْاِسْتِسْلَامِ لِقَضَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْرِهٖ وَالرِّضَا بِاَفْعَالِهٖ ❁ مَعَ حِفْظِ حُدُوْدِ كِتَابِهٖ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ❁ فَحِيْنَئِذٍ يَصِحُّ لَكَ الْاِسْلَامُ ❁ شُؤْمُ طُوْلِ الْاَمَلِ هُوَ الَّذِيْ يُوْقِعُكَ فِيْ مَعَاصِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمُخَالَفَتِهٖ ❁ مَتٰى مَا قَصَّرْتَ اَمَلَكَ جَاءَكَ الْخَيْرُ فَتَمَسَّكْ بِهٖ اِنْ اَرَدْتَّ الْفَلَاحَ ❁ اَلْمُسْلِمُ اَيُّ شَيْءٍ جَاءَ بِهِ الْقَدَرُ اَخَذَهٗ مِنْ يَّدِهٖ وَرَضِيَ بِهٖ مَعَ مُوَافَقَةِ الشَّرْعِ وَرِضَاهُ عَنْهُ لَا نَفْسَ لَهٗ وَلَا هَوٰى وَلَا طَبْعَ لَهٗ وَلَا شَيْطَانَ ❁ اَعْنِيْ اَنَّهٗ قَدْ اُعِيْنَ عَلَيْهِمْ لَا اَنَّهُمْ قَدِ انْعَدَمُوْا مِنْ كُلِّ وَجْهٍ لَيْسَ لَنَا مَعْصُوْمٌ بَعْدَ ذِهَابِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ❁ نَفْسُهٗ مُطْمَئِنَّةٌ ❁ وَهَوَاهُ مَغْلُوْبٌ

حساب لیا جائے گا رضا اور موافقت کا خواہاں بن اور اپنے مقسوم پر قناعت کر اور جو تیرے مقسوم میں نہیں ہے اس کا طالب نہ ہو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ کا سخت ترین عذاب بندہ کے لئے یہ ہے کہ وہ اس شئے کی طلب میں لگے جو اس کے مقسوم میں نہیں"۔

(نیز آپ نے فرمایا کہ) تو میرے پاس آتا ہے اور میرے متعلق تجھ کو حُسنِ ظن حاصل نہیں۔ لہٰذا میرے وعظ سے تجھ کو کامیابی ہرگز نہ ہوگی تجھ پر افسوس۔ دعویٰ تو تیرا یہ ہے کہ تو مسلمان ہے حالانکہ تو اعتراض کرتا ہے اللہ جل جلالہٗ اور اس کے نیک بندوں پر۔ تو اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔ اسلام تو لفظ استسلام سے مشتق ہے کہ کتاب اللہ سنت رسول اللہ کے حکم کی حفاظت کے ساتھ حق تعالیٰ کی قضاؤ قدر کے سامنے سر جھکانا اور اس کے افعال پر رضا حاصل ہو پس اس وقت تیرے لئے اسلام (کا دعویٰ) صحیح ہوگا۔ لمبی لمبی آرزوؤں کی نحوست ہی ہے جو تجھ کو حق تعالیٰ کی معصیت اور مخالفت میں ڈالتی ہے۔ جس وقت بھی تو آرزو کو کوتاہ کرلے گا تو خیر و خوبی تیرے پاس آجائیگی اگر تو فلاح چاہتا ہے تو اس (نصیحت) کو پلہ باندھ مسلمان کی تو یہ شان ہوتی ہے کہ تقدیر جب اس کے پاس کوئی چیز لاتی ہے تو یہ اس کو شریعت کی موافقت و رضامندی کے ساتھ اس کے ہاتھ سے لیتا اور اس پر راضی ہوتا ہے۔ نہ اس کے لئے نفس باقی رہتا ہے نہ خواہش اور نہ اس کی طبیعت رہتی ہے نہ شیطان اور اس سے میری مراد یہ ہے کہ ان کے مقابلہ پر اس کی اعانت کی جاتی ہے (کہ سب مغلوب بنے رہتے ہیں) یہ مطلب نہیں کہ وہ بالکل ناپید ہی ہو جاتے ہیں کیونکہ انبیاء علیہم السلام کے تشریف لے جانے کے بعد معصوم (بے گناہ) ہم میں کوئی بھی نہیں ہے (البتہ اتنا ہے کہ) مسلمان کا نفس صاحبِ اطمینان اس کی خواہش مغلوب اس کی

وَنَائِرَةُ طَبْعِهٖ مَخْمُوْدَةٌ ۞ وَشَيْطَانُهٗ حَزِيْنٌ ۞ مَا يَقَعُ بِيَدِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ ۞ يَطُوْفُ عَلَيْهِ لَا يَجِدُهٗ ۞ اَلتَّوَكُّلُ لَيْسَ فِيْهِ وُقُوْفٌ مَعَ سَبَبٍ ۞ وَالتَّوْحِيْدُ لَيْسَ فِيْهِ رُؤْيَةُ الضَّرِّ وَالنَّفْعِ مِنْ اَحَدٍ ۞ اَنْتَ نَفْسٌ كُلِّيَّةٌ ۞ هَوًى كُلِّيٌّ ۞ عَادَةٌ كُلِّيَّةٌ ۞ مَا عِنْدَكَ مِنَ التَّوَكُّلِ وَالتَّوْحِيْدِ خَبَرٌ ۞ مَرَارَةٌ ثُمَّ حَلَاوَةٌ ۞ كَسْرٌ ثُمَّ جَبْرٌ ۞ ثُمَّ مَوْتٌ ثُمَّ حَيَاةٌ دَائِمَةٌ ۞ ذُلٌّ ثُمَّ عِزٌّ ۞ فَقْرٌ ثُمَّ غِنًى ۞ اِنْعِدَامٌ ثُمَّ اِيْجَادٌ بِهٖ لَا بِكَ ۞ اِنْ صَبَرْتَ عَلٰى هٰذَا صَحَّ لَكَ مَا تُرِيْدُ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَاِلَّا فَمَا يَصِحُّ لَكَ شَيْءٌ ۞ كُلُّ مَا اَشْغَلَكَ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ عَلَيْكَ مَشْؤُوْمٌ وَاِنْ كَانَ الصَّوْمُ وَالصَّلَاةُ بَعْدَ اَدَاءِ الْفَرَائِضِ وَالسُّنَّةِ ۞ اِذَا اَدَّيْتَ الْفَرْضَ مِنَ الصَّوْمِ ثُمَّ اَشْغَلَكَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ فِيْ صَوْمِ النَّافِلَةِ عَنْ حُضُوْرِ قَلْبِكَ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمُرَاقَبَةِ لَهٗ وَطِيْبَةِ الْعَيْشِ بِهٖ وَمَعَهُ الدَّائِرَةُ عَلٰى صُحْبَتِهٖ وَالْقُرْبِ مِنْهُ اَنْتَ عَبْدُ الْحِجَابِ ۞ عَبْدُ الْخَلْقِ ۞ وَنَفْسِكَ وَهَوَاكَ ۞ اَلْعَارِفُ قَائِمٌ مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تَحْتَ لِوَاءِ قُرْبِهٖ مَعَ عِلْمِهٖ وَسِرِّهٖ ۞ يَدُوْرُ مَعَ قَضَائِهٖ وَقَدَرِهٖ ۞ وَاِذَا عَجَزَ دُوِّرَ بِلَا تَدْوِيْرٍ مِّنْهُ ۞ حُرِّكَ بِلَا تَحْرِيْكٍ مِّنْهُ ۞

طبیعت کا جوش بجھا ہوا اور اس کا شیطان مقید رہتا ہے کہ اس کے ہاتھ اس سے کچھ بھی نہیں آتا وہ (اس کی تلاش میں) گشت لگاتا ہے۔ (مگر) اس کو پاتا ہی نہیں (لہٰذا وہ گناہوں سے بالکل محفوظ رہتا ہے)، توکل میں سبب کے ساتھ ٹھہراؤ نہیں ہوا کرتا اور توحید میں نفع اور نقصان کے متعلق کسی پر بھی نظر رکھنا نہیں ہوتا۔ تو بالکل نفس بالکل خواہش اور بالکل عادت بنا ہوا ہے۔ تجھے توکل اور توحید کی مطلق خبر نہیں۔ اوّل تلخی ہے اس کے بعد مٹھاس۔ اوّل شکستگی ہے اس کے بعد بندش اوّل مرنا ہے اور اس کے بعد زندگی۔ اوّل ذلّت ہے اس کے بعد عزت اوّل تنگ دستی ہے اس کے بعد تونگری اوّل ناپید ہونا ہے اس کے بعد وجود پانا (مگر کون سا وجود؟ وہی) جو ذاتِ حق سے ہو نہ کہ تجھ سے اگر تو اس (ابتدائی سختی) پر صابر رہا تو جو کچھ حق تعالیٰ سے چاہتا ہے وہ تیرے لئے درست ہے۔ ورنہ تیرے لئے کچھ بھی درست نہ ہوگا۔ جو چیز بھی تجھ کو حق تعالےٰ سے غافل بنائے وہ تیرے لئے منحوس ہے، اگرچہ فرائض و سنّت ادا کرنے کے بعد (نفل) نماز اور روزہ ہی کیوں نہ ہو۔ جب تو نے فرض روزہ ادا کر لیا اور اس کے بعد نفل روزہ (رکھا اور) اس میں بھوک پیاس نے تجھ کو (اپنے شغل میں لگا کر) حق تعالیٰ کے سامنے تیرے قلب کو حاضر رہنے اور اس کا دھیان رکھنے اور اس کے ساتھ بالطف گزران سے کہ جس پر اس کی صحبت اور قرب کا مدار ہے تجھ کو باز رکھا (گویا شیطان ٹٹی کی اوٹ شکار کھیل گیا کہ) تو بندۂ حجاب بندۂ خلق اور اپنے نفس و ہوا کا بندہ بن گیا۔ عارف اپنے علم اور باطن کے ساتھ حق تعالیٰ کی معیت میں اس کے قرب کے نیچے کھڑا ہوتا ہے کہ اس کی قضاء و قدر کے ساتھ گھومتا رہتا ہے اور جب تھک جاتا ہے تو بغیر اس کے کہ خود گھومے (بواسطہ دستِ قدرت) اس کو گھمایا جاتا ہے بغیر اس کے کہ خود حرکت کرے اس کو حرکت دی جاتی ہے اور بغیر اس کے کہ

سُكِّنَ بِلَا تَسْكِيْنٍ مِّنْهُ ، يَصِيْرُ مِنْ جُمْلَةِ الَّذِيْنَ قَالَ
اللهُ فِيْ حَقِّهِمْ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ،
لَمَّا جَاءَ الْعَجْزُ مِنْهُمْ حُرِّكُوْا ، اَلْحَرَكَةُ مَعَ الْقُدْرَةِ
وَالسُّكُوْنُ وَالتَّسْلِيْمُ عِنْدَ الْعَجْزِ ، اَلْحَرَكَةُ عِنْدَ
وُجُوْدِكَ ، وَالسُّكُوْنُ عِنْدَ فَقْدِكَ ، اَلْحَرَكَةُ
فِي الْحُكْمِ ، وَالسُّكُوْنُ فِي الْعِلْمِ ، إِنَّمَا
تَصِحُّ نَفْسُكَ بَعْدَ خُرُوْجِكَ مِنَ النَّفْسِ وَ
الْهَوٰى وَالطَّبْعِ وَالْخَلْقِ فِي الْجُمْلَةِ لَا تَتَقَيَّدْ
بِالْخَلْقِ فَمَا يَمْلِكُ ضَرَّكَ وَلَا نَفْعَكَ وَلَا
رِزْقَكَ غَيْرُ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ كُنْ اَبَدًا
فِيْ طَاعَتِهٖ وَاَمْرِهٖ وَنَهْيِهٖ لَا يَبْقٰى بِيَدِكَ
شَيْءٌ سِوَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ تَصِيْرُ اَغْنَى
الْخَلْقِ وَاَعَزَّهُمْ ، فَتَصِيْرُ كَآدَمَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ اُمِرَ الْاَشْيَاءُ بِالسُّجُوْدِ
لَهٗ ، وَهٰذَا مِنْ وَّرَاءِ عُقُوْلِ
الْخَلْقِ الْعَوَامِّ مِنْهُمْ وَكَثِيْرٍ مِّنَ
الْخَوَاصِّ فَهُوَ ذَرَّةُ اٰدَمَ مِنْ جُمْلَةِ
لُبِّهٖ ، يَا قَلِيْلَ الْعِلْمِ تَفَقَّهْ ثُمَّ
اعْتَزِلْ ، اَلْقَوْمُ تَفَقَّهُوْا ثُمَّ
اعْتَزَلُوْا عَنِ الْخَلْقِ بِقُلُوْبِهِمْ ،
ظَوَاهِرُهُمْ مَعَ الْخَلْقِ لِاِصْلَاحِهِمْ
وَبَوَاطِنُهُمْ مَعَ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ فِيْ
خِدْمَتِهٖ وَ
صُحْبَتِهٖ ،

خود ساکن ہو اسکو ساکن بنا دیا جاتا ہے۔ وہ منجملہ اُن (اصحاب کہف) کے ہو جاتا ہے جن کے حق میں حق تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ ہم انکو کروٹیں دیتے ہیں (دائیں طرف کی اور بائیں طرف کی) جب اُن سے بیچارگی ظاہر ہوتی ہے (کہ خود ہلنے کی طاقت ہی نہیں رہتی) تب ان کو ہلایا جاتا ہے (کسب معاش اور ریاضت میں) حرکت کرنے کی ضرورت ہے قدرت کے وقت اور سکون و شانِ تسلیم کی ضرورت ہے بیچارگی کے وقت حرکت کی حاجت ہے تیرے وجود کے وقت اور سکون کی حاجت ہے تیرے گُم ہو جانے کے وقت حرکت کی ضرورت ہے شریعت میں (کہ اس پر عمل میں جد و جہد کرے) اور سکون کی ضرورت ہے علم میں (کہ جو قضا و قدر علم الٰہی سے صادر ہو رہی ہے اس کو خاموش بیٹھا تکتا رہے) تیرا نفس اُسی وقت درست ہوگا جبکہ تو نفس و خواہش اور طبیعت اور ساری مخلوق سے نکل جائے۔ مخلوق کا پابند مت ہو کیونکہ تیرے رب کے سوا نہ کسی کے ہاتھ میں تیرا نقصان ہے نہ تیرا نفع، اور نہ تیری روزی۔ سدا اسی کی طاعت اور امر و نہی میں لگا رہ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی شئے بھی تیرے ہاتھ میں باقی نہ رہے۔ پس تو ساری مخلوق سے زیادہ تونگر و معزز بن جائیگا اور آدم علیہ السلام کے مثل ہو جائیگا کہ ساری چیزوں کو اُن کے سامنے جھک جانے کا حکم ہوا۔ اور یہ عام مخلوق بلکہ بہتیرے خواص کی عقلوں سے بھی باہر بات ہے۔ پس (چونکہ طاعتِ حق کی وجہ سے) وہ شخص آدم علیہ السلام کا ذرہ اور منجملہ اُن کے خلاصہ کے ہے (لہذا اس کے ساتھ تعظیم کا وہ معنوی برتاؤ کیوں نہ کیا جائے جو اُن کے ساتھ صورۃً کیا گیا تھا)

اے کم علم - اوّل علم دین حاصل کر اس کے بعد گوشہ نشین ہو جیسا اللہ والوں نے علم سیکھا، اس کے بعد بحیثیت قلوب مخلوق سے یکسو ہوئے کہ ان کے بدن تو مخلوق کے ساتھ رہے مخلوق کی اصلاح کے لئے اور اُن کے باطن حق تعالےٰ کے ساتھ رہے اسکی خدمت اور اسکی صحبت میں

هُمْ كَائِنُوْنَ بَائِنُوْنَ ، كَائِنُوْنَ مَعَ الْخَلْقِ فِي الشَّرْعِ وَبَائِنُوْنَ عَنْهُمْ بِقُلُوْبِهِمْ ، نَائِيَةٌ مُّعْتَزِلَةٌ عَنِ الْأَشْيَاءِ جَمِيْعًا ، شُغْلُهُمْ فِي الظَّاهِرِ أَحْكَامُ الشَّرْعِ ، كُلَّمَا تَدَنَّسَ ثَوْبُهُمْ غَسَلُوْهُ وَطَيَّبُوْهُ وَبَخَّرُوْهُ ، كُلَّمَا تَخَرَّقَ مِنْهُ شَيْءٌ رَقَعُوْهُ وَخَيَّطُوْهُ ، هُمْ رُؤُوْسُ الْخَلْقِ ، ذَرَّةٌ مِّنْهُمْ كَالْجِبَالِ الرَّوَاسِيْ ، قُلُوْبُهُمْ مَعَ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ ، مُسْتَطْرِحُوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، مُرَاقِبُوْنَ لَهٗ ، غَائِصُوْنَ فِيْ عِلْمِهٖ ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ غِذَاءَنَا ذِكْرَكَ وَغِنَانَا قُرْبَكَ اٰمِيْنَ ، أَنْتَ مَيِّتُ الْقَلْبِ وَصُحْبَتُكَ أَيْضًا لِمَوْتَى الْقُلُوْبِ ، عَلَيْكَ بِالْأَحْيَاءِ النُّجَبَاءِ الْبُدَلَاءِ ، أَنْتَ قَبْرٌ تَأْتِيْ قَبْرًا مِّثْلَكَ ، مَيِّتٌ تَأْتِيْ مَيِّتًا مِّثْلَكَ ، أَنْتَ زَمِنٌ يَقُوْدُكَ زَمِنٌ مِّثْلُكَ ، أَعْمٰى يَقُوْدُكَ أَعْمٰى مِثْلُكَ ، اِصْحَبِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُوْقِنِيْنَ الصَّالِحِيْنَ ، اِصْبِرْ عَلٰى كَلَامِهِمْ وَاقْبَلْهُ وَاعْمَلْ بِهٖ وَقَدْ أَفْلَحْتَ ، اِسْمَعْ قَوْلَ الشُّيُوْخِ وَاعْمَلْ بِهٖ وَاحْتَرِمْهُمْ إِنْ أَرَدْتَ الْفَلَاحَ ، كَانَ لِيْ شَيْخٌ كُلَّمَا أَشْكَلَ عَلَيَّ شَيْءٌ وَخَطَرَ بِقَلْبِيْ يُحَدِّثُنِيْ بِهٖ وَلَا يُحْوِجُنِيْ إِلَى الْكَلَامِ ، فَكَانَ ذٰلِكَ لِاحْتِرَامِيْ وَحُسْنِ أَدَبِيْ مَعَهٗ ، مَا صَحِبْتُ قَطُّ الشُّيُوْخَ إِلَّا بِالْاِحْتِرَامِ وَحُسْنِ الْأَدَبِ ، اَلصُّوْفِيُّ لَا يَكُوْنُ بَخِيْلًا لِأَنَّهٗ مَا بَقِيَ لَهٗ شَيْءٌ يَبْخَلُ بِهٖ ، وَقَدِ ادَّعٰى تَرْكَ الْكُلِّ ،

پس وہ ہیں بھی اور نہیں بھی ہیں کہ تعمیلِ شریعت میں تو مخلوق کے ساتھ ہیں اور اپنے قلوب سے ان سے دُور اور سب چیزوں سے الگ ہیں۔ شریعت کو مضبوط تھامنا ان کا ظاہری شغل ہے کہ جب کبھی (ان کے دین کا) کپڑا میلا ہوا تو اُنھوں نے اس کو دھویا اور پاک کیا اور معطر بنایا۔ جب کبھی وہ کسی جگہ سے پھٹا تو اس میں پیوند لگایا اور اسکو سیا۔ وہ مخلوق کے سردار ہیں جو ان میں (سب سے ادنیٰ درجہ کا اور گویا) ذرہ ہے وہ بھی اٹل پہاڑوں کی طرح ہے۔ ان کے قلوب اپنے رب کے ساتھ ہیں وہ اس کے سامنے پڑے ہوئے اس کے دھیان میں لگے ہوئے اور اس کے علم (کے سمندر) میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ یا الٰہا اپنا ذکر ہماری غذا بنا دے اور اپنا قرب ہماری تونگری آمین۔ تو مُردہ دل ہے اور تیری صحبت بھی مُردہ دِلوں ہی کے پاس ہے۔ زندہ صاحبانِ شرافت ابدال کو اختیار کر۔ تو گویا قبر ہے کہ اپنی جیسی قبر کے پاس جاتا ہے۔ مُردہ ہے کہ اپنے جیسے مُردے کے پاس آتا ہے تو لولا اپاہج ہے کہ تجھ ہی جیسا اپاہج تجھ کو لے کر چلتا ہے۔ تو اندھا ہے کہ تجھ جیسا اندھا ہی تیرا راہبر ہے۔ صحبت اختیار کر صاحبانِ ایمان و ایقان اور صالحین کی اور ان کی نصیحت پر صبر کر، اور اس کو مان اور اس پر عمل کر کہ یقیناً فلاح پائے گا۔ مشائخ کی بات سُن اور اس پر عمل کر اور ان کا احترام ملحوظ رکھ بشرطیکہ فلاح چاہے میرے ایک شیخ تھے کہ جب کبھی مجھ کو کوئی شبہ پیش آیا اور میرے قلب پر اس کا گذر ہوا تو وہ مجھ سے اس کا ذکر اور اس کی اصلاح فرما دیا کرتے اور مجھ کو بولنے کا ضرورتمند نہ بناتے تھے اور اس (شفقت کا) سبب یہی تھا کہ میں ان کا احترام کرتا اور اُن کے ساتھ حُسنِ ادب سے پیش آتا تھا۔ میں مشائخ کی صحبت میں حُسنِ ادب اور احترام کے بغیر کبھی نہیں رہا۔ صوفی بخیل نہیں ہوا کرتا۔ کیونکہ اس کے پاس کچھ رہا ہی نہیں جس پر وہ بُخل کرے۔ وہ تو سب کے چھوڑنے کا مدّعی ہے۔

إِنْ أُعْطِيَ شَيْئًا أَخَذَهُ لِغَيْرِهِ لَا لَهُ ۞ قَدْ صَفَا قَلْبُهُ عَنِ الْمَوْجُودَاتِ وَالْمُصَوَّرَاتِ ۞ إِنَّمَا يَبْخَلُ مَنْ لَهُ مَالٌ ۞ وَالصُّوفِيُّ قَدْ صَارَتِ الْأَشْيَاءُ لِغَيْرِهِ فَكَيْفَ يَبْخَلُ بِمَالِ غَيْرِهِ ۞ لَا عَدُوَّ لَهُ وَلَا صَدِيقَ وَلَا الْتِفَاتَ لَهُ إِلَى سَمَاعِ الْحَمْدِ وَالذَّمِّ ۞ لَا يَرَى الْعَطَاءَ وَالْمَنْعَ وَالضَّرَّ وَالنَّفْعَ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ لَا يَفْرَحُ بِالْحَيَاةِ وَلَا يَغْتَمُّ بِالْمَوْتِ ۞ مَوْتُهُ سَخَطُ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ وَحَيَاتُهُ رِضَاهُ عَنْهُ وَحْشَتُهُ فِي الْجَلْوَةِ وَأُنْسُهُ فِي الْخَلْوَةِ ۞ طَعَامُهُ ذِكْرُ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَشَرَابُهُ مِنْ شَرَابِ الْأُنْسِ بِهِ ۞ لَا جَرَمَ لَا يَكُونُ بَخِيلًا بِحُطَامِ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ۞ لِأَنَّهُ عِنْدَهُ غِنًى عَنِ الْجَمِيعِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۞

اَلْمَجْلِسُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُوْنَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بُكْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَدْرَسَةِ مُسْتَهَلَّ شَوَّالٍ سَنَةَ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ بَعْدَ كَلَامٍ كَمْ تَتَعَلَّمُ وَلَا تَعْمَلُ ۞ اِطْوِ دِيوَانَ الْعِلْمِ ثُمَّ اشْتَغِلْ بِنَشْرِ دِيوَانِ الْعَمَلِ مَعَ الْإِخْلَاصِ وَإِلَّا فَلَا فَلَاحَ لَكَ ۞ تَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ فَحَسْبُ أَنْتَ مُجْتَرِئٌ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِأَفْعَالِكَ ۞ قَدْ أَلْقَيْتَ جِلْبَابَ الْحَيَاءِ مِنْ عَيْنَيْكَ ۞ وَقَدْ جَعَلْتَهُ أَهْوَنَ النَّاظِرِينَ إِلَيْكَ ۞ أَنْتَ أَخِذٌ بِهَوَاكَ وَمَانِعٌ بِهَوَاكَ

اگر اس کو کوئی چیز دی جاتی ہے تو اُس کو دُوسرے کے لئے لیتا ہے نہ کہ اپنے لئے اس کا قلب موجودات اور جُملہ صُورت والی چیزوں سے صَاف ہو چکا ہے بُخل تو وہ کرے جس کے پاس مال ہو اور صوفی کی تو ساری چیزیں دُوسرے ہی کی بن گئی ہیں پھر وجہ کیا کہ دُوسرے کے مَال میں بُخل کرے۔ نہ اس کا کوئی دشمن ہے نہ کوئی دوست۔ نہ اس کو تعریف و مذمت سُننے کی طرف توجہ ہے نہ وہ عطا و منع اور نفع و نقصان کو غیر اللہ کی طرف سے سمجھتا ہے۔ نہ زندگی سے خوش ہوتا ہے اور نہ موت سے غمگین۔ اس کی موت (جس کا اس کو غم ہے) حق تعالیٰ کا ناراض ہوجانا ہے۔ اور اس کی زندگی (جس کی اس کو مسرت ہے) حق تعالےٰ کی خوشنودی ہے۔ اس کی وحشت جلوت میں ہے اور اُنس و راحت خلوت میں۔ اپنے رب کی یاد اس کا کھانا ہے اور اُنس کی شراب اس کا پانی۔ ضروری بات ہے کہ وہ دنیا کی کنکریوں اور دُنیا کے مال اسباب پر بخیل نہ ہو۔ کیونکہ اس کو سب سے استغناء حاصل ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو عطا فرما دنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

اَٹھاونویں مجلس

(جمعہ۔ بوقت صبح۔ یکم شوال ۵۴۵ھ۔ مدرسہ معمورہ)

(کچھ تقریر کے بعد فرمایا) کب تک تیری یہ حالت رہے گی کہ علم پڑھے گا اور عمل نہ کریگا؟ علم کی کتاب کو تہ کر اور اخلاص کے ساتھ عمل کرنے کی کتاب کھولنے میں مشغول ہو ورنہ تیرے لئے فلاح نہیں تُو تو فقط علم حاصل کر رہا ہے۔ تو اپنے افعال میں حق تعالیٰ پر بڑا دلیر بن گیا ہے۔ تونے اپنی آنکھوں سے حیا کی چادر ڈال دی اور حق تعالےٰ کو اپنی طرف دیکھنے والوں میں سب سے کمتر سمجھ لیا۔ (کہ سب کے سامنے گناہ کرتا شرماتا ہے مگر اس کے سامنے نہیں شرماتا) تیرا لینا اللہ

وَمُتَحَرِّكٌ بِهَوَاكَ ۞ فَلَاجَرَمَ يُهْلِكُ هَوَاكَ ۞ إِسْتَحِ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِكَ وَ اعْمَلْ بِحُكْمِهٖ ۞ إِذَا عَمِلْتَ بِظَاهِرِ الْحُكْمِ أَدْنَاكَ الْعَمَلُ إِلَى الْعِلْمِ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ اَللّٰهُمَّ نَبِّهْنَا مِنْ رَّقْدَةِ الْغَافِلِينَ اٰمِينَ ۞ إِذَا ارْتَكَبْتَ الذُّنُوبَ جَاءَتِ الْاٰفَاتُ وَوَقَعَتْ عَلَيْكَ ۞ فَإِنْ تُبْتَ وَاسْتَغْفَرْتَ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَعَنْتَ بِهٖ وَقَعَتْ حَوَالَيْكَ ۞ لَابُدَّ لَكَ مِنْ بَلِيَّةٍ فَاسْأَلِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَأْتِيَكَ مَعَهَا بِالصَّبْرِ وَالْمُوَافَقَةِ ۞ حَتّٰى يَسْلَمَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ ۞ فَيَكُونُ الْخَدْشُ فِي الْقَالَبِ لَا فِي الْقَلْبِ فِي الظَّاهِرِ لَا فِي الْبَاطِنِ ۞ فِي الْمَالِ لَا فِي الدِّينِ ۞ فَحِينَئِذٍ تَكُونُ الْبَلِيَّةُ نِعْمَةً لَا نِقْمَةً ۞ يَا مُنَافِقُ قَدْ قَنَعْتَ مِنْ اِتِّبَاعِكَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهٖ بِالْاِسْمِ لَا بِالْمَعْنٰى ۞ ذٰلِكَ كِذْبُ ظَاهِرِكَ وَبَاطِنِكَ ۞ فَلَاجَرَمَ أَنْتَ ذَلِيلٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۞ اَلْعَاصِي ذَلِيلٌ فِي نَفْسِهٖ ۞ وَالْكَذَّابُ ذَلِيلٌ فِي نَفْسِهٖ ۞

يَا عَالِمًا لَا تُدَنِّسْ عِلْمَكَ عِنْدَ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا ۞ لَا تَبِعْ عَزِيزًا بِذَلِيلٍ ۞ اَلْعَزِيزُ الْعِلْمُ ۞ وَالذَّلِيلُ هُوَ الَّذِي فِي أَيْدِيهِمْ مِنَ الدُّنْيَا ۞ اَلْخَلْقُ لَا يَقْدِرُونَ أَنْ يُعْطُوكَ مَا لَيْسَ لَكَ مَقْسُومٌ ۞ إِنَّمَا قِسْمُكَ يَجْرِي عَلٰى أَيْدِيهِمْ ۞ فَإِذَا صَبَرْتَ

نہ لینا اور ساری حرکات اپنی خواہشِ نفس سے ہیں۔ پس لابد تیری خواہشِ نفس تجھے برباد کریگی۔ اپنی ہر حالت میں اللہ جلّ جلالہٗ سے شرما اور اس کی شریعت پر عمل کر۔ جب تو ظاہر شریعت پر عمل کریگا تو عمل تجھ کو حق تعالےٰ کی معرفت کے قریب کردے گا بارِ الٰہا ہم کو غافلوں کی خوابِ غفلت سے بیدار فرما۔ آمین جب تو گناہوں کا مرتکب ہوگا تو مصیبتیں آئیں گی اور تیرے اُوپر آکر پڑیں گی۔ پس اگر تونے توبہ کرلی اور اپنے پروردگار سے معافی مانگی اور اس سے مدد چاہی تو (مصیبتیں اگر آئیں بھی تو) تیرے آس پاس آکر گریں گی۔ مصیبت کا آنا تیرے لئے ضروری ہے۔ (کہ بھٹی میں تپائے بغیر سونا کھرا نہیں بنتا) پس اللہ سے سوال کر کہ اس کے ساتھ تجھ کو صبر و موافقت عطا فرمادے تاکہ تیرا اور حق تعالےٰ کا تعلق محفوظ رہے۔ اُس وقت (مصیبت کی) گھرونٹ صرف بدن میں رہے گی اور دل کے اندر نہ آئے گی۔ ظاہر میں رہیگی باطن میں نہیں۔ مال میں رہے گی دین میں نہیں۔ پس اُس وقت مصیبت نعمت بن جائے گی نہ کہ عذاب اے مُنافق تو اللہ و رسولؐ کے اتباع میں صرف نام پر قناعت کر بیٹھا کہ معنی سے کچھ واسطہ نہیں۔ یہ تیرے ظاہر و باطن (دونوں) کا جھوٹ ہے۔ پس ضرور ہے کہ تو دُنیا اور آخرت (دونوں) میں ذلیل رہے۔ اصل ذلیل نافرمان شخص ہے۔ حقیقت میں اصل ذلیل وہی ہے جو جھوٹ بولے۔ اے عالِم تو اپنے عِلم کو دُنیاداروں کے پاس (بیٹھ اُٹھ کر) میلا مت کر۔ باعزت شئے کو ذلیل شئے کے عوض مت بیچ۔ عِلم تو باعزت ہے اور ذلیل وہ دُنیا ہے جو اُن کے ہاتھوں میں ہے۔ مخلوق قادر نہیں ہے کہ جو چیز تیرے مقسُوم میں نہ ہو وہ تجھ کو دیدے۔ تیرا مقسُوم تو صرف ان کے ہاتھوں جاری ہوجاتا ہے (کہ دینے والا تو خدا ہے اور واسطہ بن گئی مخلوق) پس جب تو صابر

جَاءَ قِسْمُكَ عَلٰى اَيْدِيْهِمْ وَاَنْتَ عَزِيْزٌ ۞ وَيْحَكَ مَنْ يُّرْزَقُ لَا يَرْزُقُ ۞ مَنْ يُّعْطٰى لَا يُعْطِيْ ۞ اِشْتَغِلْ بِطَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاتْرُكِ الطَّلَبَ مِنْهُ فَمَا يَحْتَاجُ تُعَلِّمُهٗ وَتُعَرِّفُهٗ بِمَصْلِحَتِكَ ۞ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ بَعْضِ كَلَامِهٖ مَنْ شَغَلَهٗ ذِكْرِيْ عَنْ مَسْئَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّآئِلِيْنَ ۞ ذِكْرُ اللِّسَانِ بِلَا قَلْبٍ لَا كَرَامَةَ وَلَا عَزَازَةَ لَكَ بِهٖ ۞ اَلذِّكْرُ هُوَ ذِكْرُ الْقَلْبِ وَالسِّرِّ ثُمَّ ذِكْرُ اللِّسَانِ ۞ اِذَا صَحَّ ذِكْرُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لِلْعَبْدِ ذَكَرَهُ الْحَقُّ كَمَا قَالَ فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝ اُذْكُرْهُ حَتّٰى يَذْكُرَكَ اُذْكُرْهُ حَتّٰى يَحُطَّ الذِّكْرُ عَنْكَ اَوْزَارَكَ ۞ تَبْقٰى خَالِيًا عَنْ وِزْرٍ تَصِيْرُ طَاعَةً بِلَا مَعْصِيَةٍ فَحِيْنَئِذٍ يَذْكُرُكَ فِيْمَنْ يَذْكُرُ ۞ فَتَشْتَغِلُ بِهٖ عَنْ خَلْقِهٖ ۞ وَيَشْغَلُكَ ذِكْرُهٗ عَنْ مَسْئَلَتِهٖ ۞ يَصِيْرُ كُلَّ مَقْصُوْدِكَ هُوَ ۞ فَتَشْتَغِلُ عَنْ جَمِيْعِ مَقَاصِدِكَ ۞ اِذَا صَارَ هُوَ كُلَّ مَقْصُوْدِكَ جَعَلَ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْمُلْكِ فِيْ يَدِ قَلْبِكَ مَنْ اَحَبَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُحِبُّ غَيْرَهٗ ۞ يُزِيْلُ مِنْ قَلْبِكَ حُبَّ مَا سِوَاهُ ۞ اِذَا تَمَكَّنَ حُبُّ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَلْبِ عَبْدٍ خَرَجَ مِنْ قَلْبِهٖ حُبُّ غَيْرِهٖ ۞ يَتَشَرَّبُهٗ اَعْضَاۤءُهٗ وَ
يَشْتَغِلُ بِهٖ ظَاهِرُهٗ وَبَاطِنُهٗ ۞
صُوْرَتُهٗ وَمَعْنَاهُ ۞
فِيْهِمْ

بنا رہیگا تو ان کے ہاتھوں تیرا مقسوم آئے گا تیرے معزز ہونے کی حالت میں تجھ پر افسوس۔ جس کو خود دوسرے کی طرف سے رزق ملتا ہے وہ دوسرے کو رزق نہیں دے سکتا۔ جو خود عطا کا محتاج ہو وہ دوسرے کو عطا نہیں کر سکتا۔ اللہ کی طاعت میں لگ اور اس سے طلب کرنا ترک کر کیونکہ اس کی ضرورت نہیں ہے کہ تو اس کو جتلائے اور اپنی مصلحت سے اس کو واقف بنائے۔ حق تعالیٰ نے اپنے ایک کلام میں ارشاد فرمایا ہے کہ "جس شخص کو میری یاد نے سوال کرنے سے مشغول بنائے رکھا تو جتنا میں سوال کرنے والوں کو دوں گا اس سے بدرجہا بہتر اُس کو دُوں گا"۔ قلب کے بغیر صرف زبان کے ذکر میں نہ تیری عزت ہے نہ وقعت۔ اصل ذکر تو قلب اور باطن کا ذکر ہے۔ اس کے بعد درجہ ہے زبانی ذکر کا۔ جب بندہ کے لئے حق تعالیٰ کی یاد صحیح ہو جاتی ہے تو حق تعالےٰ اس کو یاد فرماتا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا ہے کہ "تم یاد کرو مجھ کو میں یاد کروں گا تم کو اور میرے شکر گزار رہو اور ناشکری مت کرو"۔ تو اس کو یاد رکھ تاکہ وہ تجھ کو یاد رکھے تو اس کو یاد کرتا رہ کہ وہ تیرے بوجھ تجھ سے اُتار دے پس تو ہر گناہ سے خالی ہو جائے۔ سراپا طاعتِ بلا معصیت بن جائے۔ پس اس وقت منجملہ ان کے جن کا ذکر فرمایا کرتا ہے تیرا بھی ذکر فرمائیگا اس وقت تو اس کے ساتھ مشغول ہو کر اس کی مخلوق سے بے خبر بن جائیگا اور اس کا ذکر تجھ کو سوال سے غافل بنا دے گا تیرا سارا مقصود وہی بن جائیگا پس تو اپنے جملہ مقاصد سے غافل ہو جائیگا اور جب وہی تیرا کل مقصود بن جائے گا تو مُلکی خزانوں کی کُنجیاں تیرے قلب کے ہاتھ میں دیدیگا۔ جو شخص اللہ سے محبت کرتا ہے وہ دُوسروں سے محبت نہیں کرتا اس کی محبت تیرے قلب سے جملہ ماسوا کی محبت زائل کر دیگی جب حق تعالےٰ کی محبت بندہ کے قلب میں جم جاتی ہے تو غیر کی محبت اس کے قلب سے نکل جاتی ہے کہ اسی کی محبت اس کے عضو عضو میں سرایت کر جاتی اور اس کا

وَيُخْرِجُهُ عَنِ الْعَادَةِ ❁ وَيُخْرِجُهُ عَنِ الْعُمْرَانِ ❁ فَإِذَا تَمَّ لَهُ هٰذَا اَحَبَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ❁ اَمَا لَكَ عَقْلٌ تَنْظُرُ بِهٖ وَتَعْقِلُ بِهٖ ❁ اَمَا حَضَرْتَ مَنْزُولًا بِهٖ قَطُّ ❁ سَتَاْتِيْكَ نَوْبَتُكَ وَيَقْرَعُ مِنْكَ مَلَكُ الْمَوْتِ بَابَ حَيَاتِكَ فَيَقْلَعُهَا مِنْ مَكَانِهَا ❁ وَيُفَرِّقُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اَهْلِكَ وَاَحْبَابِكَ ❁ اِجْتَهِدْ اَنْ لَا تُقْبَضَ وَاَنْتَ كَارِهٌ لِلِقَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ❁ قَدِّمْ مَالَكَ اِلَى الْاٰخِرَةِ وَانْتَظِرِ الْمَوْتَ فَاِنَّكَ تَرٰى عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرًا مِمَّا تَرَاهُ فِى الدُّنْيَا ❁ رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

ظاہر و باطن عادت سے خارج کر کے آبادی سے باہر نکال لاتی ہے۔ پھر جب یہ (مخلوق سے توحش کا اثر) تام ہوجاتا ہے تو حق تعالیٰ اُس کو محبوب بنا لیتا ہے۔ کیا تجھے عقل نہیں کہ اس کے ذریعہ سے دیکھے اور سمجھے۔ کیا تو کسی مرنے والے (مُبتلائے سکرات) کے پاس کبھی نہیں بیٹھا عنقریب تیرا نمبر بھی آیا چاہتا ہے کہ موت کا فرشتہ تیری زندگی کا دروازہ کھڑکھڑائے گا پس اس کو جگہ سے اکھاڑ پھینکے گا اور تیرے درمیان اور تیرے متعلقین و احباب کے درمیان جُدائی ڈال دیگا۔ کوشش کر کہ تیری رُوح ایسی حالت میں قبض نہ ہو کہ تو حق تعالیٰ سے ملنے کو ناگوار سمجھ رہا ہو۔ اپنا مال آخرت کی طرف چلتا کر اور مَوت کا منتظر رہ۔ پس جو کچھ دنیا میں دیکھ رہا تھا اللہ تعالیٰ کے پاس اس سے بہتر دیکھے گا۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو عطا فرما دنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

اَلْمَجْلِسُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُوْنَ

وَقَالَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَاسِعَ رَجَبَ مِنْ سَنَةِ سِتٍّ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ (بَعْدَ كَلَامٍ) كَلَامُ الطَّامِعِ لَا يَخْلُوْا مِنْ رَجَّةٍ وَّمُدَاهَنَةٍ ❁ لَا يُمْكِنُهُ الْمُحَاقَّةُ ❁ يَكُوْنُ كَلَامُهٗ قِشْرًا فَارِغًا لَا لُبَّ فِيْهِ ❁ صُوْرَةٌ بِلَا مَعْنًى ❁ اَلطَّامِعُ فَارِغٌ كَالطَّمَعِ ❁ لِاَنَّ حُرُوْفَ الطَّمَعِ كُلَّهَا فَارِغَةٌ ❁ اَلطَّاءُ وَالْمِيْمُ وَالْعَيْنُ ❁ يَا عِبَادَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اُصْدُقُوْا وَقَدْ اَفْلَحْتُمْ ❁ اَلصَّادِقُ هِمَّتُهٗ عَالِيَةٌ فِى السَّمَآءِ ❁ لَا يَضُرُّهٗ قَوْلُ قَائِلٍ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ

انسٹھویں مجلس

(جمعہ - ۹ رجب ۵۴۶ھ)

(کچھ تقریر کے بعد فرمایا) طمع والے واعظ کا وعظ لرزہ اور رو رعایت سے خالی نہیں ہوا کرتا۔ اس کو حق گوئی نصیب ہی نہیں ہوتی۔ اس کا وعظ خالی پوست ہوتا ہے جس میں نام کو بھی مغز نہیں۔ محض صورتِ بلا معنی۔ طمع والا شخص لفظِ طمع کی طرح (نفع سے) خالی ہے۔ کیونکہ طمع کے تینوں حروف ط۔ م۔ ع (نقطوں سے) خالی ہیں اے بندگانِ خدا سچائی اختیار کرو کہ فلاح پاؤ گے۔ سچے کی ہمت آسمان میں بلند رہتی ہے (اور وہ اُمراء کی بدحالی ظاہر کرنے میں نہ ڈرتا ہے اور نہ اصلاح سے نااُمید ہوتا ہے) اس کو کسی کا یہ کہنا کہ اللہ پاک اپنی منشا پُوری کرنے پر قادر ہے (پھر ہمارے وعظ و نصیحت سے کیا ہوتا ہے؟) اور یہ کہنا کہ جب وہ تجھ سے کوئی کام لینا چاہے گا

إِذَا أَرَادَكَ لِأَمْرٍ هَيَّأَكَ لَهُ ؞ كَلَامٌ جَرَى مِنْ سُوْءِ الْأَدَبِ وَهٰذَا جَوَابُهُ صِدْقٌ ؞ أَحْوَالُكُمْ تُنْطِقُنِيْ وَكِذْبُكُمْ يُسْكِتُنِيْ ؞ عَلٰى قَدْرِ مَا تَشْتَرُوْنَ أَبِيْعُكُمْ يَا غُلَامُ لَوْ كَانَ عِنْدَكَ ثَمَرَةُ الْعِلْمِ وَبَرَكَتُهُ لَمَا سَعَيْتَ إِلٰى أَبْوَابِ السَّلَاطِيْنِ فِيْ حُظُوْظِ نَفْسِكَ وَشَهَوَاتِهَا ؞ اَلْعَالِمُ لَا رِجْلَيْنِ لَهُ يَسْعٰى بِهِمَا إِلٰى أَبْوَابِ الْخَلْقِ ؞ وَالزَّاهِدُ لَا يَدَيْنِ لَهُ يَأْخُذُ بِهِمَا أَمْوَالَ النَّاسِ ؞ وَالْمُحِبُّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا عَيْنَيْنِ لَهُ يَنْظُرُ بِهِمَا إِلٰى غَيْرِهِ ؞ اَلْمُحِبُّ الصَّادِقُ فِيْ مَحَبَّتِهِ لَوْ لَقِيَ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ مَا حَلَا لَهُ النَّظَرُ إِلَيْهِمْ ؞ لَا يَنْظُرُ إِلٰى غَيْرِ مَحْبُوْبِهِ ؞ لَا تَكْبُرُ فِيْ عَيْنِ رَأْسِهِ الدُّنْيَا ؞ وَلَا تَكْبُرُ فِيْ عَيْنِ قَلْبِهِ الْأُخْرٰى ؞ وَلَا يَكْبُرُ فِيْ عَيْنِ سِرِّهِ غَيْرُ الْمَوْلٰى ؞ كُوْنُوْا عُقَلَاءَ مَا أَنْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؞ اَلْأَكْثَرُ مِنْكُمْ يَتَّبِعُوْنَ كُلَّ زَاعِقٍ وَّنَاعِقٍ

تو خود ہی اس کے لئے تجھ کو تیار کر دے گا (پھر عیب جینی سے ایڑیں کی کھٹی چھاچھ سے بھی ہاتھ دھو لینا کون شرط عقل ہے) اس کیلئے مُضر نہیں ہوتا (کیونکہ اس مضمون کا مصداق احکامِ قضا وقدر ہیں نہ کہ تبلیغِ احکامِ شریعت) یہ کلام نکلا تو بے ادب کی طرف سے (کہ اس نے مصداق بدل کر مداہنت کو جائز رکھا) مگر یہی اس کا سچا جواب ہے (کہ چوں کہ تیری تقدیر میں ٹکر گدا ہونا لکھا ہے اِس لئے تُو مداہنت کا خوگر بنا دیا گیا) صَاحبو۔ تمہاری بَدحالیاں مجھ کو بلواتی ہیں (کہ نصیحت کئے بغیر رہ نہیں سکتا) اور تمہارا کذب مجھ کو چُپ کر دیتا ہے (کہ جھوٹے کے لئے جواب ہی کیا) تمہاری خریداری کی مقدار پر مَیں بیچتا ہوں (کہ جتنا لینا چاہوگے اُتنا ہی دوں گا) صَاحبزادہ۔ اگر تیرے پاس علم کا ثمرہ اور برکت ہوتی تو اپنے نفس کی لذّت اور خواہشات میں تو دولت مندوں کے دروازوں کی طرف نہ لپکتا۔ سچّے عَالِم کے وہ پاؤں ہی نہیں ہوتے جن سے مخلوق کے دروازوں کی طرف لپکے۔ اور زاھد شخص کے وہ ہاتھ ہی نہیں ہوتے جن سے لوگوں کے مال لیوے۔ اور اللہ پاک کے مُحِبّ کی وہ آنکھیں ہی نہیں ہوتیں جن سے غیر اللہ کو دیکھے۔ سچّی محبت والا مُحِبّ اگر سَاری مخلوق سے بھی مُلاقات کرے تو اُن کی طرف نگاہ کرنا اس کو خوش گوار نہ ہوگا۔ وہ اپنے محبوب کے سوا دوسری طرف نظر ہی نہیں ڈالتا۔ نہ اس کے چہرے کی آنکھوں میں دُنیا باوقعت معلوم ہوتی ہے نہ اس کے دل کی آنکھوں میں آخرت بڑی دکھائی دیتی ہے اور نہ اُس کے باطن کی آنکھوں میں مولیٰ کے سوا کوئی چیز وقیع نظر آتی ہے۔ عقل مند بنو۔ تمہاری حَالت کچھ بھی نہیں۔ اکثر تم میں ٹھنڈے سانس بھرنے اور ڈھکنے والے (واعظوں ہی) کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں (کہ ان کی بلند آوازی و مرثیہ خوانی پر ریجھتے ہیں)

اَلْاَكْثَرُ مِنَ الْمُتَكَلِّمِيْنَ كَلَامُهُمْ مِنْ اَلْسِنَتِهِمْ لَا مِنْ قُلُوْبِهِمْ ۔ زَعَقَاتُ الْمُنَافِقِ مِنْ لِسَانِهٖ وَرَاْسِهٖ ۔ وَزَعَقَاتُ الصَّادِقِ مِنْ قَلْبِهٖ وَسِرِّهٖ ۔ قَلْبُهٗ عَلٰى بَابِ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَسِرُّهٗ دَاخِلٌ عَلَيْهِ ۔ لَا يَزَالُ يَصْرُخُ عَلَى الْبَابِ حَتّٰى يَدْخُلَ الدَّارَ ۔ اَنْتَ كَذَّابٌ وَاللّٰهِ فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِكَ ۔ مَا تَعْرِفُ الطَّرِيْقَ اِلٰى بَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَيْفَ تَدُلُّ عَلَيْهِ ۔ اَنْتَ اَعْمٰى كَيْفَ تَقُوْدُ غَيْرَكَ ۔ قَدْ اَعْمَاكَ هَوَاكَ وَطَبْعُكَ وَمُتَابَعَتُكَ لِنَفْسِكَ وَمَحَبَّتُكَ لِدُنْيَاكَ وَرِيَاسَتِكَ وَشَهَوَاتِكَ ۔ تَقَدَّمْ اِلَيَّ ۔ مَا دَامَ الْمَعَاصِيْ عَلٰى ظَاهِرِكَ قَبْلَ اَنْ تَصِلَ اِلٰى قَلْبِكَ فَتَصِيْرُ مُصِرًّا ۔ ثُمَّ يَنْتَقِلُ الْاِصْرَارُ فَيَصِيْرُ كُفْرًا ۔ مَنْ تَحَقَّقَتْ طَاعَتُهٗ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعُبُوْدِيَّتُهٗ لَهٗ قَدَرَ عَلٰى سَمَاعِ كَلَامِهٖ ۔ وَذَكَرَ السَّبْعِيْنَ الْمُخْتَارِيْنَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى لِسَمَاعِ الْكَلَامِ وَقَالَ ۔ فَخَاطَبَهُمُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ فَصَعِقُوْا كُلُّهُمْ وَبَقِيَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحْدَهٗ ۔ وَلَمَّا اَحْيَاهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا عَلٰى سَمَاعِ كَلَامِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔ فَكُنْ اَنْتَ الْوَاسِطَةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ فَكَلَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُوْسٰى ۔

بہتیرے واعظوں کا وعظ محض زبانوں سے ہوتا ہے قلوب سے نہیں ہوتا منافق کی سرد سرد آہیں صرف زبان اور سر سے ہیں (کہ دل میں اثر خاک نہیں) اور سچے واعظ کے ٹھنڈے سانس اس کے دل اور باطن سے ہیں (کہ خود متاثر ہے) اس کا قلب حق تعالےٰ کے دروازے پر ہے۔ اور اس کا باطن اس کی حضوری میں۔ وہ ہمیشہ دروازہ پر چیختا رہتا ہے (کہ دروازہ کھول کر اندر بُلا لیجئے) یہاں تک کہ گھر میں داخل ہوجاتا ہے۔ واللہ تو اپنے جُملہ حالات میں جھوٹا ہے۔ تو خود ہی دروازۂ خداوندی کے راستہ سے واقف نہیں ہے۔ دُوسرے کی رہبری تو کِس طرح کریگا۔ تو خود اندھا ہے پھر دوسرے کا ہاتھ کس طرح تھامے گا۔ تیری خواہش تیری طبیعت تیرے نفس کی متابعت دُنیا اور ریاست اور شہوات کی محبّت نے تجھ کو اندھا بنا دیا ہے۔ میری طرف آگے بڑھ (کہ میں علاج کروں) معصیتیں جب تک قلب تک پہنچنے سے قبل تیرے بدن ہی بدن پر رہیں گی تو (گناہوں پر) تو اصرار کرنے والا رہے گا۔ اس کے بعد وہ اصرار (قلب کی طرف) منتقل ہوگا تو (اس کی حرمت بھی دل سے نکل جائے گی) اور وہ کُفر بن جائے گا۔ جس بندہ کی طاعت وبندگی حق تعالےٰ کے لئے متحقق ہوجاتی ہے وہ اس کی باتیں سُن سکتا ہے (اس کے بعد آپ نے موسائیوں کے ان ستّر آدمیوں کا ذکر فرمایا جن کو موسٰی علیہ السلام حق تعالیٰ کا کلام سُنوانے کے لئے اپنی قوم میں سے منتخب فرما کر طُور پر لیگئے تھے اور فرمایا کہ) جب ان سے حق تعالےٰ نے خطاب فرمایا تو وہ سب کے سب بے ہوش ہوکر گر پڑے اور صرف موسٰی علیہ السلام ہی باقی رہ گئے۔ اور جب (دعائے موسٰیؑ کی برکت سے) حق تعالےٰ نے ان کو زندہ فرما دیا تو انھوں نے عرض کیا کہ حق تعالیٰ کا کلام سُننے کی ہم میں طاقت نہیں ہے۔ پس ہمارے اور خُدا کے درمیان واسطہ بن جائیے۔ چنانچہ (ایسا ہی ہوا کہ) حق تعالےٰ تو موسےٰ علیہ السلام سے کلام فرماتا تھا اور وہ اُن کو

وَهُوَ يُسْمِعُهُمْ وَيُعِيدُ عَلَيْهِمْ قَوْلَهُ ۞ إِنَّمَا قَدَرَ
عَلَى سَمَاعِ كَلَامِهِ لِقُوَّةِ إِيْمَانِهِ وَتَحْقِيقِ
طَاعَتِهِ وَعُبُودِيَّتِهِ ۞ وَلَمْ يَقْدِرُوا أَنْ يَسْمَعُوا
مِنْهُ لِضَعْفِ إِيْمَانِهِمْ ۞ فَلَوْ تَقَبَّلُوا مِنْهُ
مَا جَاءَهُمْ بِهِ فِي التَّوْرَاةِ وَأَطَاعُوهُ فِي
الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ وَتَأَدَّبُوا وَلَمْ يَتَجَرَّؤُا عَلَى مَا
قَالُوا لَقَدَرُوا عَلَى سَمَاعِ كَلَامِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞
(وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) إِنِّي مُسَلَّطٌ عَلَى كُلِّ
كَذَّابٍ مُنَافِقٍ دَجَّالٍ ۞ مُسَلَّطٌ عَلَى كُلِّ عَاصٍ
لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ أَكْبَرُهُمْ إِبْلِيسُ وَأَصْغَرُهُمْ
الْفَاسِقُ ۞ إِنِّي مُحَارِبٌ لِكُلِّ ضَالٍّ مُضِلٍّ
دَاعٍ إِلَى الْبَاطِلِ ۞ مُسْتَعِينٌ عَلَى ذٰلِكَ بِلَا
حَوْلٍ ۞ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۞
اَلنِّفَاقُ قَدْ نَبَتَ ۞ عَلَى قَلْبِكَ ۞ تَحْتَاجُ إِلَى
الْإِسْلَامِ وَالتَّوْبَةِ وَقَطْعِ الرِّيَاءِ ۞ وَإِنْ
كَانَ هٰذَا الَّذِي أَنَا فِيهِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
فَسَيَكْبُرُ وَيَكْثُرُ وَيَعْظُمُ ۞ وَعَلَى رِجْلَيْهِ
يَقُومُ ۞ وَبِأَجْنِحَتِهِ يَطِيرُ عَلَى سُطُوحِ
الْخَلْقِ وَيَدْخُلُ دُوْرَهُمْ وَيَرَوْنَهُ
بِعُيُونِهِمْ وَقُلُوبِهِمْ ۞ وَإِنْ كَانَ
مِنْ نَفْسِي وَهَوَايَ وَطَبْعِي
وَشَيْطَانِي وَبَاطِلِي
فَسُحْقًا وَبُعْدًا ۞ عَنْ
قَرِيبٍ
يَصْغُرُ

سُناتے اور اس کا ارشاد ان پر دوہراتے جاتے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام کو جو حق تعالیٰ کا کلام سُننے کی قدرت ہوئی تو صرف ان کے ایمان کی قوت اور طاعت وبندگی کے محقق ہوجانے کی وجہ سے ہوئی۔ اور وہ (ستّر ہمراہی) اپنے ضعفِ ایمان کی وجہ سے اس کے سُننے پر قادر نہ ہوئے۔ پس موسیٰ علیہ السلام جو (مذہبی احکام) توریت میں لائے تھے اگر وہ لوگ ان کو قبول کر لیتے اور امر ونہی میں اُن کی اطاعت کر لیتے اور ادب کا برتاؤ کر کے (اس) کہنے کی جرأت نہ کرتے (کہ جب تک ہم سے خدا خود نہ کہے کہ یہ میرے احکام ہیں تب تک ہمیں تمہارا یقین نہ آئے گا) تو وہ بھی حق تعالیٰ کا کلام ضرور سُن سکتے (نیز آپ نے فرمایا) میں ہر جھوٹے منافق دجال پر مسلط کیا گیا ہوں۔ حق تعالےٰ کے ہر نافرمان پر تعینات کیا گیا ہوں۔ جس میں سب کا بڑا ابلیس ہے اور سب میں چھوٹا فاسق ہے ہر گمراہ اور گمراہ کنندہ اور باطل کی ترغیب دینے والے سے برسرِ جنگ ہوں اور اس پر لاحول ولاقوۃ الا باللہ سے مدد چاہ رہا ہوں (کہ برتر و باعظمت اللہ کے سوا نہ کسی میں طاقت ہے نہ زور) تیرے قلب میں نفاق جم گیا ہے۔ تجھ کو اسلام وتوبہ اور قطع ریا کی حاجت ہے۔ میں جس (حق) پر ہوں اگر واقعی وہ اللہ کی طرف سے ہے تو بہت جلد اس کو کثیر اور کبیر وعظیم ہونا نصیب ہوگا اور وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہوجائے گا۔ اور اپنے بازوؤں سے مخلوق کی چھتوں پر پرواز کرے اور اُن کے گھروں میں داخل ہوجائے گا (کہ ہر قریب وبعید اس سے متاثر ہوکر میرے قدم چومے گا) اور لوگ اس کو اپنی آنکھوں اور قلوب سے دیکھ لیں گے۔ اور اگر یہ میرے نفس اور خواہش اور طبیعت اور شیطان اور باطل کی طرف سے ہوگا (کہ واعظ بن کر لوگوں سے عزت ومال حاصل کرنا مقصود ہوگا) تو (اس پر) پھٹکار اور لعنت (رہے گی) اور عنقریب اُس کو ذلت

وَيَذُوبُ وَيَنْقَلِبُ وَيَتَفَرَّقُ وَيَنْقَطِعُ ÷ لِاَنَّ الْحَقَّ
عَزَّوَجَلَّ لَا يُؤَيِّدُ كَذَّابًا ÷ وَلَا يَنْصُرُ مُنَافِقًا ÷
وَلَا يُعْطِي جَاحِدًا ÷ وَلَا يَزِيْدُ تَارِكًا لِلشُّكْرِ ÷
كُلُّ مَنْ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ مِّنَ النِّفَاقِ لَا يَجِيءُ
مِنْهُ شَيْءٌ ÷ بَلْ يَكُوْنُ نِفَاقُهُ سَبَبَ اِحْتِرَاقِ
دِيْنِهِ ÷ يَا مُرِيْدُوْنَ قَدْ نَطَقْتُ وَلٰكِنْ اَنْتُمْ
تَهْرُبُوْنَ وَلَا تَعْمَلُوْنَ ÷ اِسْمِيْ فِيْ سَائِرِ الْبِلَادِ
اَخْرَسُ ÷ كُنْتُ اَتَجَانَنُ وَاَتَخَارَسُ وَاَتَعَاجَزُ
وَلٰكِنْ مَا صَحَّ لِيْ ÷ اَخْرَجَنِيْ وَاَقْعَدَنِيْ عَلَى
الْكُرْسِيِّ ÷ لَا تَكْذِبْ ÷ فَمَا لَكَ قَلْبَانِ ÷
بَلْ هُوَ قَلْبٌ وَّاحِدٌ ÷ بِاَيِّ شَيْءٍ امْتَلَاَ فَمَا يَسَعُ
شَيْئًا اٰخَرَ ÷ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَا جَعَلَ اللّٰهُ
لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ÷ قَلْبٌ يُحِبُّ
الْخَالِقَ وَالْخَلْقَ لَا يَصِحُّ ÷ قَلْبٌ يَكُوْنُ فِيْهِ
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ لَا يَصِحُّ ÷ اِذَا كَانَ الْقَلْبُ
لِلْخَالِقِ وَالْوَجْهُ اِلَى الْخَلْقِ يَجُوْزُ ÷ لِنَفْتُرَ اِلَى
الْخَلْقِ نَظَرًا اِلٰى مَصَالِحِهِمْ وَرَحْمَةً لَّهُمْ يَجُوْزُ ÷
اَلْجَاهِلُ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يُرَائِيْ وَيُنَافِقُ ÷ وَالْعَالِمُ
۹۴ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ ÷ اَلْاَحْمَقُ يَعْصِي اللّٰهَ عَزَّوَ
جَلَّ وَالْعَاقِلُ يُطِيْعُهُ ÷ اَلْحَرِيْصُ عَلٰى جَمْعِ الدُّنْيَا
يُرَائِيْ وَيُنَافِقُ ÷ وَالْقَصِيْرُ الْاَمَلِ
لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ ÷ اَلْمُؤْمِنُ يَتَقَرَّبُ
اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِاَدَاءِ
الْفَرَائِضِ وَيَتَحَبَّبُ اِلَيْهِ
بِالنَّوَافِلِ ÷

نصیب ہوگی اور وہ پگھل جائے گا بدل جائیگا پارہ اور تمام ہو جائے گا، اس لئے کہ حق تعالیٰ نہ جھوٹے کو قوت پہونچاتا ہے اور نہ منافق کی مدد کرتا ہے اور نہ منکر کو عطا یا بخشتا ہے اور نہ ناشکرے کو ترقی دیتا ہے جو شخص بھی اپنے نفس سے کسی قسم کے نفاق کی بات کرے گا اس سے (کسی کا نفع) کچھ بھی نہ ہو سکے گا۔ بلکہ اس کا نفاق اس کے دین کے جل جانے کا سبب ہو جائیگا۔ **اے مریدو** میں تو وعظ کہہ رہا ہوں مگر تم تو بھاگ رہے ہو اور عمل نہیں کرتے۔ میرا نام سارے ملک میں گونگا (رکھا ہوا) ہے۔ کیونکہ میں دیوانہ اور گونگا اور بے زبان بنا ہوا تھا۔ مگر مجھ کو راس نہ آیا (اور آخر کار) تقدیر نے مجھ کو تمہاری طرف نکال کر چھوڑا۔ میں تو (گمنامی و خلوت کے) تہ خانوں میں تھا (مگر مقدر نے) مجھ کو باہر نکالا اور مسند پر لا بٹھایا۔ جھوٹ مت بول تیرے دل دو نہیں ہیں۔ دل تو ایک ہی ہے۔ جس چیز سے بھی لبریز ہو گیا۔ پس دوسری شے کی اس میں گنجائش رہے گی۔ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "اللہ نے کسی شخص کے لئے بھی اس کے پیٹ میں دو دل نہیں رکھے"۔ ایک دل خالق اور مخلوق دونوں سے محبت کرے یہ نہیں ہو سکتا ایک قلب میں دنیا بھی ہو اور آخرت بھی یہ ہو نہیں سکتا۔ مخلوق کا قلب تو خالق کے لئے ہو اور چہرہ مخلوق کی طرف تو یہ ہو سکتا ہے کہ مخلوق کی مصلحتوں اور ان پر شفقت کی خاطر ان کی طرف توجہ ہو تو بیشک جائز (مگر دل کا مخلوق سے لگانا کسی طرح جائز نہیں) جو خدا سے ناواقف ہوتا ہے وہ ریا اور نفاق برتا کرتا ہے اور جو اس سے واقف ہوتا ہے وہ ایسا نہیں کیا کرتا احمق تو حق تعالیٰ کی نافرمانی کیا کرتا ہے اور غافل اس کی اطاعت کیا کرتا ہے۔ دنیا جمع کرنے کا حریص ریا و نفاق برتتا ہے اور جس کی آرزو کوتاہ ہو جاتی ہے وہ ایسا نہیں کرتا۔ بندۂ مومن فرائض ادا کر کے حق تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا اور نوافل کے ذریعہ سے اس کا محبوب بنتا رہتا ہے

وَلِلّٰهِ عِبَادٌ لَا نَوَافِلَ لَهُمْ ؞ بَلْ يَأْتُوْنَ بِالْفَرَائِضِ
ثُمَّ يَفْعَلُوْنَ النَّوَافِلَ وَيَقُوْلُوْنَ هٰذِهٖ فَرَائِضُ
عَلَيْنَا لِاَجْلِ اِقْدَارِنَا عَلَيْهَا ؞ اِشْتِغَالُنَا بِالْعِبَادَةِ
اَبَدَ الدَّهْرِ فَرْضٌ عَلَيْنَا ؞ لَا يَعُدُّوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ
نَافِلَةً فِي الْجُمْلَةِ ؞ اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ
لَهُمْ مُّنَبِّهٌ يُنَبِّهُهُمْ ؞ مُعَلِّمٌ يُعَلِّمُهُمْ ؞
يُهَيِّئُ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ لَهُمْ اَسْبَابَ
التَّعَلُّمِ ؞ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ الْمُؤْمِنَ عَلٰى
قُلَّةِ جَبَلٍ لَقَيَّضَ اللّٰهُ لَهٗ عَالِمًا
يُعَلِّمُهٗ ؞ لَا تَسْتَعِرْ كَلِمَاتِ
الصَّالِحِيْنَ وَتَتَكَلَّمْ بِهَا وَتَدَّعِهَا
لِنَفْسِكَ ؞ اَلْعَارِيَةُ لَا تَخْفٰى ؞
اَلْبَسْ مِنْ مَّالِكَ لَا مِنَ الْعَارِيَةِ
اِزْرَعِ الْقُطْنَ بِيَدِكَ وَاسْقِهٖ
بِيَدِكَ وَرَبِّهٖ بِجُهْدِكَ ثُمَّ
انْسُجْهُ وَخَيِّطْهُ وَالْبَسْهُ ؞
لَا تَفْرَحْ بِمَالِ غَيْرِكَ وَ
ثِيَابِ غَيْرِكَ ؞ اِذَا اَخَذْتَ
كَلَامَ غَيْرِكَ وَتَكَلَّمْتَ
بِهٖ وَادَّعَيْتَهٗ
مَقَتَتْكَ قُلُوْبُ
الصَّالِحِيْنَ ؞
اِذَا لَمْ يَكُنْ
لَكَ

اور اللہ کے ایسے بندے بھی ہیں جن کے لئے نوافل کا وجود ہی نہیں بلکہ فرائض کے اُدا کرنے کے بعد وہ نوافل پورے کرتے اور کہتے ہیں کہ چونکہ ہم کو ان کے اُدا کرنے کی قدرت حاصل ہے لہٰذا وہ بھی ہم پر فرض ہی ہیں۔ عمر بھر عبادت میں مشغول رہنا ہم پر فرض ہے۔ غرض وہ کسی نفل کو بھی اپنے لئے (عملاً) نفل نہیں سمجھتے۔ اولیاء اللہ کے لئے (ایک غیبی) تنبیہ کنندہ ہے جو ان کو متنبہ کرتا رہتا ہے اور معلم ہے جو ان کو علم سکھاتا ہے اور حق تعالیٰ ان کے لئے علم حاصل کرنے کے اسباب مہیا فرما دیتا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن اگر پہاڑ کی چوٹی پر بھی ہوگا تو حق تعالیٰ اس کے لئے کوئی عالم معین فرمائے گا جو اس کو علم سکھائے گا۔" صالحین کی باتیں مستعار لیکر اور ان کے متعلق اپنے ذاتی ہونے کا مدعی بن کر ان سے تکلم مت کر کیونکہ عاریت چھپی نہیں رہتی۔ اپنے مال کا (خریدا ہوا) لباس پہن نہ کہ دوسروں سے مانگا ہوا مستعار (یعنی وہ حالت پیدا کر کہ صالحین کا سا وعظ دل سے برآمد ہونے لگے) اپنے ہاتھ سے روئی کی کاشت کر اور اپنے ہاتھ سے آب پاشی کر اور اپنی کوشش سے اسکو دھن اس کے بعد اس کو بُن اور خود ہی سی اور پہن (یعنی اصلاح عقائد و اعمال و مجاہدہ و خدمت اہل اللہ کے ذریعہ سے صاحبِ حال بن کہ صلحاء کے کلمات کا چشمہ دل میں بہنے اور زبان سے ٹپکنے لگے اور اس کی حاجت ہی نہ رہے کہ سامعین کو گرویدہ بنانے کے لئے حکماء اُمت اور عارفین کی باتیں سُن سُنا کر اپنی زبان سے نکالے کہ لوگ سمجھیں بڑے صاحبِ حال و مقام ہیں) دوسرے کے مال اور کپڑوں پر مت اترا۔ تو دوسروں کے کلمات لے گا اور (محض نقال بن کر) اُن کا تکلم کرے گا۔ اور (بصورتِ حال ان کے متعلق) اپنے ذاتی ہونے کا مدعی ہوگا تو صالحین کے قلوب تجھ سے بغض رکھیں گے جب تیرے لئے

فِعْلٌ فَلَا قَوْلٌ ۞ كُلُّ الْأَمْرِ مُعَلَّقٌ عَلَى الْعَمَلِ ۞
قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ۞ اِجْتَهِدُوْا فِيْ تَحْصِيْلِ مَعْرِفَةِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ ۞ فَاِنَّهَا غَيْبَةٌ مَّعَهٗ وَقِيَامٌ مَّعَ قَدَرِهٖ
وَقُدْرَتِهٖ وَعِلْمِهٖ ۞ هِيَ فَنَاءٌ كُلِّيٌّ فِيْ اَفْعَالِهٖ
وَقَضَايَاهُ ۞ كَلَامُكَ يَدُلُّ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِكَ ۞
اَللِّسَانُ تَرْجُمَانُ الْقَلْبِ ۞ فَاِذَا كَانَ الْقَلْبُ
مُخْتَلِطًا فَتَارَةً يَصِحُّ الْكَلَامُ وَتَارَةً يَبْطُلُ ۞
تَارَةً لَا تَقْدِرُ تَعْبُرُ الشَّيْءَ عَمَّا هُوَ وَاُخْرٰى
تَعْبُرُ ۞ وَاِذَا زَالَ تَخْلِيْطُهٗ صَحَّ اللِّسَانُ ۞ وَاِذَا
اَشْرَكَ بِقَيْدٍ بِالْخَلْقِ تَغَيَّرَ وَتَبَدَّلَ وَتَعَثَّرَ
وَكَذَبَ ۞ مِنَ الْمُتَكَلِّمِيْنَ مَنْ يَّتَكَلَّمُ عَنْ
قَلْبِهٖ ۞ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّتَكَلَّمُ عَنْ سِرِّهٖ ۞ وَمِنْهُمْ
مَنْ يَّتَكَلَّمُ عَنْ نَّفْسِهٖ وَهَوَاهُ وَشَيْطَانِهٖ
وَعَادَتِهٖ ۞ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مُؤْمِنِيْنَ وَلَا
تَجْعَلْنَا مُنَافِقِيْنَ ۞ اِذَا وَقَعَ حُبُّ رَجُلٍ
وَّبُغْضُ اٰخَرَ فَلَا تُحِبُّ هٰذَا وَتُبْغِضُ هٰذَا
بِنَفْسِكَ وَبِطَبْعِكَ ۞ بَلْ حَكِّمْهُمَا كِلَيْهِمَا
عَلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ ۞ فَاِنْ وَافَقَا
الَّذِيْ اَحْبَبْتَهٗ فَدُمْ عَلٰى مَحَبَّتِهٖ ۞
وَاِنْ خَالَفَا فَارْجِعْ عَنْ مَحَبَّتِهٖ ۞
وَاِنْ وَافَقَا الَّذِيْ اَبْغَضْتَهٗ
فَارْجِعْ عَنْ
بُغْضِهٖ
۞

فعل ہی نہ ہو تو قول بھی نہ ہونا چاہیئے اور نہ نفاق ہوگا) ہر کام کا تعلق عمل سے ہے۔ حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ "داخل ہو جنّت میں بعوض ان اعمال کے جو تم کیا کرتے تھے۔" حق تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے میں کوشش کرو کہ وہ اس کی میعّت میں (مخلوق سے فنا اور) غائب رہنا اور اس کی (مجوزہ) تقدیر و قدرت و علم کے ساتھ قائم رہنا ہے اور اس کے افعال و احکامات میں پُوری فنائیت کا نام ہے تیرا کلام تبلائے گا کہ تیرے دل میں کیا چیز ہے؟ زبان قلب کی ترجان ہے پس جب قلب (حق و باطل سے) مخلوط ہوگا تو کبھی کلامِ ولایت صحیح ہوگا اور کبھی باطل۔ ایک مرتبہ اس کو اصل حالت پر نقل نہ کر سکے گا، اور دوسری بار نقل اُتار سکے گا۔ اور جب اس کا خلط ملط جاتا رہیگا تو زبان بھی درست ہو جائے گی۔ جب اس سے شرک زائل ہو جائیگا تو زبان ٹھیک ہو جائے گی (کہ جو بات نکلے گی حق نکلے گی) اور جب اس میں پابندیٔ مخلوق کا شرک موجود ہوگا تو ادل بدل بھی کرے گا اور ٹھوکر بھی کھائے گا اور جھوٹ بھی بکے گا۔ بعض واعظ وہ ہیں جو اپنے دل سے (نکلی ہوئی) باتیں بیان کرتے ہیں اور بعض وہ ہیں جو اپنے باطن سے (نکلی ہوئی) بیان کرتے ہیں۔ اور بعض وہ ہیں جو اپنے نفس اپنی خواہش اپنے شیطان اور اپنی عادت سے (نکلی ہوئی باتیں) بیان کرتے ہیں۔ یا اللہ ہم کو صاحبِ ایمان بنا صاحبِ نفاق نہ بنا۔ جب ایک شخص کی محبّت اور دوسرے کا بغض (دل میں) واقع ہو تو اپنے نفس اور اپنی طبیعت سے نہ اس کو محبوب بنا اور نہ ان سے بغض رکھ۔ بلکہ ان دونوں کو فیصلہ کے لئے کتاب اللہ و سنّتِ رسول اللہ پر پیش کر دے۔ پس جس کو تو نے محبوب بنایا ہے اگر وہ دونوں اس کی موافقت کریں تو ہمیشہ اس کی محبّت سے قائم رہ اور اگر مخالف ہوں تو اس کی محبّت سے باز آجا (اسی طرح) جس سے تو نے بغض رکھا ہے اگر وہ دونوں اس کے موافق نہیں تو اس کے بغض سے

وَإِنْ خَالَفُوا فَدُمْ عَلَى بُغْضِهِ ۞ وَإِنْ لَمْ يَقْنَعْكَ ذٰلِكَ وَلَمْ يَبِنْ لَكَ فَارْجِعْ إِلَى قُلُوبِ الصِّدِّيقِينَ وَسَلْهُمْ عَنْهُمَا ۞ ارْجِعْ إِلَى قُلُوبِهِمْ فَهِيَ الصَّحِيحَةُ لِأَنَّ الْقَلْبَ إِذَا صَحَّ كَانَ أَقْرَبَ الْأَشْيَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ الْقَلْبُ إِذَا عَمِلَ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ قَرُبَ ۞ وَإِذَا قَرُبَ عَلِمَ وَأَبْصَرَ مَا لَهُ وَعَلَيْهِ ۞ وَمَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا لِغَيْرِهِ ۞ وَمَا لِلْحَقِّ وَمَا لِلْبَاطِلِ ۞ إِذَا كَانَ الْمُؤْمِنُ لَهُ نُورٌ يَنْظُرُ بِهِ فَكَيْفَ لَا يَكُونُ لِلصِّدِّيقِ وَالْمُقَرَّبِ ۞ الْمُؤْمِنُ لَهُ نُورٌ يَنْظُرُ بِهِ ۞ وَلِهٰذَا حَذَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَظَرِهِ فَقَالَ اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَالْعَارِفُ الْمُقَرَّبُ يُعْطٰى أَيْضًا نُورًا يَرَى بِهِ قُرْبَهُ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَيَرَى أَرْوَاحَ الْمَلَائِكَةِ وَالنَّبِيِّينَ ۞ وَقُلُوبَ الصِّدِّيقِينَ وَأَرْوَاحَهُمْ يَرَى أَحْوَالَهُمْ وَمَقَامَاتِهِمْ كُلُّ هٰذَا فِي سُوَيْدَاءِ قَلْبِهِ وَصَفَاءِ سِرِّهِ ۞ هُوَ أَبَدًا فِي فَرَحِهِ مَعَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ هُوَ وَاسِطَةٌ يَأْخُذُ

رجوع کر اور اگر وہ بھی مخالف ہی رہیں تو اس کے بغض پر قائم رہ۔ اور اگر (تیرے غلبۂ حب و بغض یا ضعفِ علم کی وجہ سے) اس سے تجھ کو تسلی و وضاحت حاصل نہ ہو صدیقین کے قلوب کی طرف رجوع کر اور ان سے (بالمواجہہ) ان کے متعلق پوچھ لے۔ ان کے قلوب کی طرف رجوع کر کیونکہ وہ درست ہو چکے ہیں (پس لامحالہ شریعت کے موافق ہی کسی کو محبوب یا مبغوض سمجھیں گے) اس لئے کہ جب قلب درست ہو جاتا ہے تو سب چیزوں سے زیادہ حق تعالےٰ کے قرب ہو جاتا ہے (اور مرادِ خداوندی سے بآسانی مطلع ہوتا ہے) قلب جب قرآن وحدیث پر عمل کرتا ہے تو قرب پاتا ہے اور جب قرب پاتا ہے تو اس سے واقف و آگاہ بن جاتا ہے کہ کیا چیز اسکے لئے مفید ہے اور کیا چیز مضر ہے؟ کون بات اللہ واسطہ ہے اور کون بات غیر اللہ کے واسطے؟ اور کون سی چیز حق کی ہے اور کونسی چیز باطل کی۔ جبکہ مومن کو نور حاصل ہے جس سے وہ (حق و باطل) دیکھتا ہے تو صدیق اور مقرب کے لئے تو کیوں نہ ہوگا۔ مومن کے لئے ایک (باطنی) نور ہے جس سے وہ دیکھتا ہے اور اسی لئے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی نگاہ سے ڈرایا اور فرمایا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ حق تعالےٰ کے (عطا کردہ) نور سے دیکھتا (اور مخلص و خود غرض کو تاڑ لیتا ہے) ہے" اور عارف مقرب کو ایک نور اور بھی عطا کیا جاتا ہے جس سے وہ اپنے رب کے ساتھ اپنا قرب اور اپنے قلب کے ساتھ اپنے رب کا قرب دیکھا کرتا ہے۔ اس کو فرشتے اور انبیاء کی روحیں اور صدیقین کے قلوب اور ان کی روحیں نظر آتی ہیں اور وہ ان کے احوال و مقامات دیکھ لیتا ہے۔ یہ سب اس کے وسط قلب اور صفائی باطن میں ہوتا ہے وہ ہر وقت اپنے رب کی معیت میں بشاش رہتا ہے، وہ (حکمت و دانش کی باتیں کرنے میں) واسطہ ہوتا ہے کہ

...ہٗ وَیُفَرِّقُ عَلَی الْخَلْقِ ؛ مِنْهُمْ مَنْ یَّکُوْنُ
عَلِیْمَ اللِّسَانِ وَالْقَلْبِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ یَّکُوْنُ
عَلِیْمَ الْقَلْبِ اَلْکَنَ اللِّسَانِ ؛ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ
فَهُوَ عَلِیْمُ اللِّسَانِ اَلْکَنُ الْقَلْبِ ، کُلُّ عِلْمِهٖ
فِیْ لِسَانِهٖ ؛ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ : اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ مُنَافِقٌ
عَلِیْمُ اللِّسَانِ ؛ لَا تَغْتَرَّ بِشَیْءٍ ؛ فَاِنَّ اللّٰهَ
فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ؛ وَلِهٰذَا یُحْکٰی عَنْ بَعْضِ
الصَّالِحِیْنَ اَنَّهٗ زَارَ اَخَاهُ فِی اللّٰهِ تَعَالٰی
فَقَالَ لَهٗ : یَا اَخِیْ تَعَالَ حَتّٰی نَبْکِیَ عَلٰی عِلْمِ
اللّٰهِ فِیْنَا ، مَا اَحْسَنَ مَا قَالَ هٰذَا الصَّالِحُ ؛
لَقَدْ کَانَ عَارِفًا بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ وَقَدْ سَمِعَ
قَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْمَلُ
اَحَدُکُمْ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰی
لَا یَبْقٰی بَیْنَهٗ وَبَیْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ
اَوْ بَاعٌ فَتُدْرِکُهُ الشَّقَاوَةُ
فَیَصِیْرُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ ؛ وَ
یَعْمَلُ اَحَدُکُمْ بِعَمَلِ
اَهْلِ النَّارِ حَتّٰی لَا یَبْقٰی
بَیْنَهٗ وَبَیْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ
اَوْ بَاعٌ فَتُدْرِکُهُ السَّعَادَةُ
فَیَصِیْرُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ؛
قِیْلَ لِبَعْضِ الصَّالِحِیْنَ ؛
هَلْ رَاَیْتَ رَبَّکَ ؛
فَقَالَ لَوْ لَمْ اَرَهٗ

حق تعالےٰ سے لیتا اور مخلوق کو بانٹ دیتا ہے۔ بعض ان میں وہ ہیں جن کی زبان اور قلب دونوں خوب بولنے والے ہوتے ہیں اور بعض وہ ہیں جن کا قلب خوب بولنے والا ہوتا ہے مگر زبان لکنت زدہ (کہ وعظ نہیں کہہ سکتے) اور جو منافق ہوتا ہے وہ زبان کا طرّار اور قلب کا گونگا ہوتا ہے اور اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ خوفناک شخص جس کا مجھ کو اپنی اُمت پر اندیشہ ہے وہ منافق ہے جس کی زبان خوب طرّار ہو" (کہ اس کی مضرت سے میری اُمت کو بہت تکلیف ہوگی) کسی حالت پر غرّہ نہ کر کیوں کہ اللہ جو چاہتا ہے کر گذرتا ہے۔ اور اسی لئے ایک دین دار کی حکایت ہے کہ وہ اپنے ایک دینی بھائی کی ملاقات کو گئے اور ان سے کہا کہ بھائی صاحب آیئے۔ اپنے متعلق علمِ خداوندی پر رو دیں، (کہ خدا جانے انجام کس حالت پر مقدر ہے پس موجودہ دین داری کا کیا اعتبار") ان بزرگ نے کتنی اچھی بات کہی۔ واقع میں وہ عارف خدا تھے اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سُن چکے تھے کہ ایک شخص تم میں جنتیوں کے کام کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان ہاتھ دو ہاتھ سے زیادہ فصل باقی نہیں رہتا کہ (دفعۃً اس کی تقدیر میں لکھی ہوئی) بد نصیبی اس کو پکڑ لیتی (اور علمِ خداوندی صحیح کرنے کے لئے انجام کے وقت اس کو بد دین بنا دیتی ہے) پس وہ جہنمی بن جاتا ہے اور (اسی طرح) تم میں ایک شخص تو اہلِ دوزخ کے کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ (موت قریب آجاتی اور ہر دیکھنے والا سمجھتا ہے کہ) اس کے اور دوزخ کے درمیان ہاتھ دو ہاتھ سے زیادہ فرق نہیں رہا کہ (دفعۃً اس کا مقدر) خوش نصیبی اس کی دستگیر بنتی (اور نزع سے قبل سچی توبہ کرا دیتی) ہے پس وہ جنتی بن جاتا ہے۔" ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے کیا اپنے رب کو دیکھا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا اگر اس کو دیکھتا نہیں تو

لَتَقَطَّعَتْ مَكَانِيْ ۞ اِنْ قَالَ قَائِلٌ كَيْفَ تَرَاهُ
فَاَقُوْلُ ۞ اِذَا خَرَجَ الْخَلْقُ مِنْ قَلْبِ الْعَبْدِ ۞
وَلَمْ يَبْقَ فِيْهِ سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ يُرِيْهِ
وَيُقَرِّبُهٗ كَمَا يَشَاءُ ۞ يُرِيْهِ بَاطِنًا
كَمَا اَرٰى غَيْرَهٗ ظَاهِرًا ۞ يُرِيْهِ كَمَا
اَرٰى نَبِيَّنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَفْسَهٗ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ ۞ كَمَا
يَرٰى هٰذَا الْعَبْدُ نَفْسَهٗ وَيُقَرِّبُهٗ
وَيُحَدِّثُهٗ مَنَامًا ۞ قَدْ يُحَدِّثُ قَلْبَهٗ
اِلَيْهِ يَقْظَةً ۞ يُغْمِضُ عَيْنَيْ وُجُوْدِهٖ
فَيَرَاهُ بِعَيْنَيْهِ كَمَا هُوَ عَلَيْهِ مِنْ
حَيْثُ الظَّاهِرِ ۞ وَيُعْطِيْهِ مَعْنًى
اٰخَرَ فَيَرَاهُ بِهٖ ۞ يَرٰى قُرْبَهٗ ۞
يَرٰى صِفَاتِهٖ ۞ يَرٰى كَرَامَاتِهٖ وَ
فَضْلَهٗ وَاِحْسَانَهٗ وَاللُّطْفَ بِهٖ ۞
يَرٰى بِرَّهٗ وَكَنَفَهٗ ۞ مَنْ تَحَقَّقَتْ
عُبُوْدِيَّتُهٗ وَمَعْرِفَتُهٗ لَا يَقُوْلُ
اَرِنِيْ وَلَا لَا تُرِنِيْ ۞ لَا
اَعْطِنِيْ وَلَا لَا تُعْطِنِيْ ۞
يَصِيْرُ فَانِيًا مُسْتَغْرِقًا ۞
وَلِهٰذَا كَانَ يَقُوْلُ بَعْضُ
مَنْ وَصَلَ اِلٰى هٰذَا
الْمَقَامِ اَيْشٍ عَلَيَّ مِنِّيْ
مَا اَحْسَنَ مَا
قَالَ ۞

(صدمۂ ہجر میں) اپنی جگہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔" اگر کوئی یوں کہے کہ خدا کو کس طرح دیکھتے ہو؟ تو میں جواب دوں گا کہ جب بندہ کے قلب سے مخلوق نکل جاتی ہے اور اس میں سوائے حق تعالیٰ کے کوئی نہیں رہتا تو حق تعالےٰ جس طرح بھی چاہتا ہے اُسے اپنے آپ کو دکھا دیتا ہے اور اس کے قریب آ جاتا ہے۔ جس طرح اس کو چیزیں دکھاتا ہے اسی طرح اپنی ذات اس کو باطناً دکھاتا ہے۔ اس کو اپنی زیارت کراتا ہے جس طرح شبِ معراج میں ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی زیارت کرائی تھی۔ یہ بندہ جس طرح خواب میں اس کی ذات کو دیکھتا اور اس کے قریب ہوتا اور اس سے باتیں کرتا ہے اسی طرح کبھی بحالت بیداری بھی اس کا قلب اس سے باتیں کیا کرتا ہے۔ وہ اپنے وجود کی دونوں آنکھیں بند کر لیتا (اور اپنے آپے سے غائب و بے خبر بن جاتا ہے) پس باعتبار ظاہر اس کو جیسا بھی وہ حقیقت میں ہے اسی کی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور اس کو ایک دوسرا مضمون بھی عطا ہوتا ہے جس سے وہ اس کو دیکھتا ہے (مگر پہلا مضمون ہو یا دوسرا وہی خوب سمجھے گا جس پر گذرے گا ورنہ سمجھائے سے سمجھنا ایسا ہی مشکل ہے جیسا طفل نابالغ کو کیفیت جماع کا سمجھنا) وہ دیکھتا ہے اس کے قرب کو وہ دیکھتا ہے اس کی صفات کو وہ دیکھتا ہے اس کی بزرگیوں اور فضل واحسان اور اپنے اوپر شفقت کو وہ دیکھتا ہے اس کے حُسنِ سُلوک اور حمایت کو۔ جس کی شانِ بندگی و معرفت متحقق ہو جاتی ہے وہ نہ یوں کہتا ہے کہ مجھے اپنی زیارت کرا دیجئے اور نہ یوں کہتا ہے کہ مجھے زیارت نہ کرائیے۔ نہ یوں کہتا ہے کہ مجھے کچھ دیجئے اور نہ یوں کہتا ہے کہ مجھ کو کچھ نہ دیجئے۔ وہ تو فانی اور مستغرق ہو جاتا ہے (کہ کسی درخواست کا ہوش ہی نہیں رہتا) اور اسی لئے ایک بزرگ جو اس مرتبہ (فنائیت) پر پہونچے ہوئے تھے۔ کہا کرتے تھے کہ مجھ پر میری طرف سے ہے ہی کیا"؟ کیسی عمدہ بات کہی

أَنَا عَبْدُهُ وَلَيْسَ لِلْعَبْدِ مَعَ سَيِّدِهِ اِخْتِيَارٌ وَّلَا
إِرَادَةٌ ۞ اِشْتَرٰى رَجُلٌ مَّمْلُوْكًا وَّكَانَ ذٰلِكَ
الْمَمْلُوْكُ مِنْ أَهْلِ الدِّيْنِ وَالصَّلَاحِ ۞ فَقَالَ لَهٗ
يَا مَمْلُوْكُ أَيْشٍ تُرِيْدُ تَأْكُلُ ۞ فَقَالَ مَا تُطْعِمُنِيْ ۞
فَقَالَ لَهٗ مَا الَّذِيْ تُرِيْدُ تَلْبَسُ ۞ فَقَالَ مَا
تُلْبِسُنِيْ ۞ فَقَالَ لَهٗ أَيْنَ تُرِيْدُ تَقْعُدُ مِنْ دَارِيْ ۞
فَقَالَ مَوْضِعَ مَا تُقْعِدُنِيْ ۞ فَقَالَ لَهٗ مَا الَّذِيْ
تُحِبُّ أَنْ تَعْمَلَ مِنَ الْأَشْغَالِ ۞ فَقَالَ مَا تَأْمُرُنِيْ
فَبَكَى الرَّجُلُ فَقَالَ ۞ طُوْبٰى لِيْ لَوْ كُنْتُ مَعَ رَبِّيْ عَزَّ
وَجَلَّ كَمَا أَنْتَ مَعِيْ ۞ فَقَالَ الْمَمْلُوْكُ يَا
سَيِّدِيْ وَهَلْ لِلْعَبْدِ مَعَ سَيِّدِهِ إِرَادَةٌ أَوْ اِخْتِيَارٌ ۞
فَقَالَ لَهٗ أَنْتَ حُرٌّ لِّوَجْهِ اللّٰهِ وَأُرِيْدُ أَنْ تَقْعُدَ
عِنْدِيْ حَتّٰى أَخْدِمَكَ بِنَفْسِيْ وَمَالِيْ ۞ كُلُّ مَنْ
عَرَفَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَبْقٰى لَهٗ إِرَادَةٌ وَّلَا
اِخْتِيَارٌ ۞ وَيَقُوْلُ أَيْشٍ عَلَيَّ مِنِّيْ ۞ لَا تُزَاحِمِ
الْقَدَرَ فِيْ أُمُوْرِهٖ ۞ وَلَا فِيْ أُمُوْرِ غَيْرِهٖ ۞ آحَادٌ
أَفْرَادٌ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَزْهَدُوْنَ ۞ فِي
الْخَلْقِ وَيَسْتَأْنِسُوْنَ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَبِقِرَاءَةِ
كَلَامِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞ فَلَا
جَرَمَ تَصِيْرُ لَهُمْ قُلُوْبٌ مُّسْتَأْنِسَةٌ بِالْخَلْقِ
قَرِيْبٌ مِّنْهُ ۔ يَرَوْنَ بِهَا نُفُوْسَهُمْ
وَنُفُوْسَ غَيْرِهِمْ ۞ تَصِحُّ قُلُوْبُهُمْ
فَلَا يَخْفٰى عَلَيْهِمْ شَيْءٌ
مِّمَّا أَنْتُمْ
عَلَيْهِ

کہ میں تو اس کا غلام ہوں اور غلام کو اپنے آقا کی معیت میں کسی ام کا اختیار حاصل ہوتا ہے نہ ارادہ۔ ایک شخص نے غلام خریدا اور تھا وہ غلام دین دار و نیکوکار۔ پس آقا نے اس سے پوچھا کہ اے غلام کیا چیز کھانی چاہتا ہے؟ اُس نے عرض کیا کہ جو کچھ آپ کھلائیں" پھر اس نے پوچھا کہ کیا پہننا چاہتا ہے اس نے جواب دیا کہ جو کچھ حضور پہنائیں۔" پھر اس نے پوچھا کہ میرے مکان میں کہاں قیام کرنا چاہتا ہے؟ اس نے کہا کہ جہاں جناب بٹھا دیں۔" پھر اس نے پوچھا کہ کس کام میں لگنا چاہتا ہے اس نے جواب دیا کہ جس کام کا بھی آپ حکم دیں۔" پس آقا رو دیا اور کہنے لگا کہ جو حالت تیری میرے ساتھ ہے اگر یہی حالت میری اپنے رب کے ساتھ ہوتی تو میرے لئے کس قدر مبارک تھا۔ تب غلام نے کہا کہ اے میرے آقا بھلا آقا کے ساتھ غلام کے لئے کوئی اختیار یا ارادہ رہتا بھی ہے؟ پس آقا نے اس سے کہا کہ تو اللہ واسطے آزاد ہے (تجھے اختیار ہے جہاں چاہے جائے مگر) میں چاہتا ہوں کہ تو (میرا مخدوم بن کر) میرے ہی پاس رہے کہ میں اپنے جان و مال سے تیری خدمت کروں۔ جو شخص حق تعالےٰ سے واقف ہو گیا اس کے لئے نہ ارادہ باقی رہتا ہے نہ اختیار۔ اور وہ کہتا ہے کہ مجھ پر میری طرف سے ہے ہی کیا؟ (جو کچھ بھی ہے خدا ہی کے ارادہ و اختیار اور اسی کی طرف سے ہے) تقدیری وغیرہ اُمور میں تقدیر کی مزاحمت نہ کر اللہ کے بندوں میں اِکّا دُکّا ہی ایسے ہوتے ہیں جو لوگوں سے بے رغبت اور خلوتوں سے مانوس ہوتے ہیں کہ کلام اللہ اور کلام رسول کے پڑھنے پڑھانے میں اُنس رکھتے ہیں کہ ان کے قلوب (بہ ضرورت) مخلوق سے مانوس اور حقیقتہً ان کے قریب ہوتے ہیں کہ ان سے اپنے آپ کو بھی دیکھیں اور دوسروں کو بھی دیکھیں۔ ان کے قلوب درست ہو جاتے ہیں لہٰذا تم جس حالت پر ہو اس میں سے کوئی چیز بھی ان سے

يَتَكَلَّمُوْنَ عَلٰى خَوَاطِرِكُمْ وَيُخْبِرُوْنَكُمْ بِمَا فِيْ بُيُوْتِكُمْ
وَيْحَكَ كُنْ عَاقِلًا لَا تُزَاحِمِ الْقَوْمَ بِجَهْلِكَ ؞
بَعْدَ مَا خَرَجْتَ مِنَ الْكِتَابِ صَعِدْتَّ تَتَكَلَّمُ عَلَى
النَّاسِ ؞ هٰذَا اَمْرٌ يَحْتَاجُ اِلٰى اَحْكَامِ الظَّاهِرِ
وَاَحْكَامِ الْبَاطِنِ ثُمَّ الْغِنٰى عَنِ الْكُلِّ ثُمَّ يَحْتَاجُ
اَنْ تَقَعَ فِيْ ضَرُوْرَتَيْنِ ؞ الْاُوْلٰى اَنْ لَّا يَبْقٰى فِيْ
بَلَدِكَ غَيْرُكَ فَتَتَكَلَّمُ عَلَى النَّاسِ ضَرُوْرَةً ؞
وَالْاُخْرٰى اَنَّكَ تُؤْمَرُ بِالْكَلَامِ مِنْ حَيْثُ قَلْبِكَ
فَحِيْنَئِذٍ تَرَقّٰى اِلٰى هٰذَا الْمَقَامِ لِتَرُدَّ الْخَلْقَ اِلَى
الْخَالِقِ وَيْلَكَ تَدَّعِيْ اَنَّكَ صُوْفِيٌّ وَّاَنْتَ
كَدِرٌ ؞ الصُّوْفِيُّ مَنْ صَفَا بَاطِنُهٗ وَظَاهِرُهٗ
بِمُتَابَعَةِ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ ﷺ ؞
فَكُلَّمَا ازْدَادَ صَفَاؤُهٗ خَرَجَ مِنْ بَحْرِ وُجُوْدِهٖ وَ
يَتْرُكُ اِرَادَتَهٗ وَاخْتِيَارَهٗ وَمَشِيَّتَهٗ مِنْ
صَفَاءِ قَلْبِهٖ ؞ اَسَاسُ الْخَيْرِ مُتَابَعَةُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَفِعْلِهٖ ؞ كُلَّمَا
صَفَا قَلْبُ الْعَبْدِ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ مَنَامِهٖ يَاْمُرُهٗ بِشَيْءٍ وَّيَنْهَاهُ عَنْ شَيْءٍ يَصِيْرُ
كُلُّهٗ قَلْبًا وَّتَنْعَزِلُ بُنْيَتُهٗ ؞ يَصِيْرُ سِرًّا بِلَا جَهْرٍ ؞
صَفَاءً بِلَا كَدَرٍ ؞ يَتَمَحّٰى عَنْهُ قِشْرُ ظَاهِرِهٖ
اِلٰى نَاحِيَةٍ وَّيَبْقٰى لُبًّا بِلَا قِشْرٍ يَصِيْرُ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ حَيْثُ مَعْنَاهُ
يَتَرَبّٰى
قَلْبُهٗ

مخفی نہیں رہتی (اور وہ اس کی اصلاح ملحوظ رکھ کر وعظ میں) تمہارے خطرات پر بحث کرتے اور جو کچھ تمہارے گھروں (یعنی دلوں) کے اندر (مخفی خرابیاں ہیں) ان سے تم کو باخبر بناتے ہیں۔ تجھ پر افسوس سمجھ دار بن۔ اپنی جہالت لے کر حکماء امت واعظین کی صف میں مت گھس تو مدرسہ سے نکلتے ہی (ممبر پر) چڑھ بیٹھا کہ لگا لوگوں پر وعظ کہنے! اس (وعظ گوئی) کو اوّل ضرورت ہے ظاہری و باطنی مضبوطی کی۔ (کہ اعمال وعقائد دونوں موافق شرع ہوں) اس کے بعد سب سے مستغنی ہونے کی اور اس کے بعد دو ضرورتیں پیش آنے کی حاجت ہے۔ اوّل یہ کہ تیرے شہر میں کوئی دوسرا واعظ نہ ہو۔ تو بہ ضرورت لوگوں کو وعظ سنائے۔ اور دوسری ضرورت یہ کہ قلب کے اعتبار سے وعظ کا تجھ کو حکم کیا جائے۔ پس اس وقت تو اس ممبر پر چڑھے تاکہ مخلوق کو خالق کی طرف لائے۔ تجھ پر افسوس۔ دعویٰ تو یہ کرتا ہے کہ تو صوفی ہے حالانکہ تو سرتاپا کدورت ہے۔ صوفی تو وہ ہے جس کا باطن اور ظاہر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی متابعت کی وجہ سے صاف ہوجائے۔ پس جوں جوں اس کی صفائی بڑھے گی وہ اپنی ہستی کے سمندر سے نکلتا اور صفائی قلب کے سبب اپنے ارادہ اپنے اختیار اور اپنی مشیت کو چھوڑتا جائیگا۔ ساری خوبیوں کی جڑ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اتباع ہے۔ آپ کے قول میں بھی اور فعل میں بھی جتنا بھی بندہ کا قلب صاف ہوگا۔ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کرے گا کہ کسی چیز کا آپ اس کو حکم فرمائیں گے اور کسی چیز کی ممانعت۔ وہ سرتاپا قلب بن جائے گا اور اس کا جسم ایک کنارہ ہوجائے گا۔ وہ بن جائے گا خفا بلا ظہور اور صفائی بلا کدورت۔ اس کا ظاہری پوست ایک کنارہ ہوجائیگا اور وہ مغز بلا پوست رہ جائے گا۔ اس کو معنوی حیثیت سے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت نصیب ہوگی کہ اس کا

مَعَهٗ وَبَيْنَ يَدَيْهِ ؁ يَصِيْرُ يَدُهٗ فِيْ يَدِهٖ ؁ يَكُوْنُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَاطِبَ عَنْهُ الْحَاجِبَ بَيْنَ يَدَيْهِ ؁ اِخْرَاجُ الْكُلِّ مِنَ الْقَلْبِ قَلْعُ الْجِبَالِ الرَّوَاسِيْ ؁ يَحْتَاجُ اِلٰى مَعَاوِلِ الْمُجَاهَدَاتِ وَالصَّبْرِ عَلَى الْمُكَابَدَاتِ وَنُزُوْلِ الْاٰفَاتِ ؁ لَا تَطْلُبُوْا مَا لَا يَقَعُ بِاَيْدِيْكُمْ ؁ طُوْبٰى لَكُمْ اِنْ عَمِلْتُمْ بِهٰذَا السَّوَادِ عَلَى الْبَيَاضِ وَكُنْتُمْ مُسْلِمِيْنَ ؁ طُوْبٰى لَكُمْ تَكُوْنُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ زُمْرَةِ الْمُسْلِمِيْنَ ؁ وَلَا تَكُوْنُوْنَ فِيْ زُمْرَةِ الْكَافِرِيْنَ ؁ طُوْبٰى بِالْقُعُوْدِ فِيْ اَرْضِ الْجَنَّةِ اَوْ عَلٰى بَابِهَا وَلَا تَكُوْنُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ الدَّرَكَاتِ تَوَاضَعُوْا وَلَا تَتَكَبَّرُوْا ؁ اَلتَّوَاضُعُ يَرْفَعُ وَالتَّكَبُّرُ يَضَعُ ؁ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ ؁ اِذَا دَامَ الْقَلْبُ عَلٰى ذِكْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ جَاءَتْ اِلَيْهِ الْمَعْرِفَةُ وَالْعِلْمُ وَالتَّوْحِيْدُ وَالتَّوَكُّلُ وَالْاِعْرَاضُ عَمَّا سِوَاهُ فِي الْجُمْلَةِ ؁ دَوَامُ الذِّكْرِ سَبَبٌ لِدَوَامِ الْخَيْرِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؁ اِذَا صَحَّ الْقَلْبُ صَارَ الذِّكْرُ دَائِمًا فِيْهِ ؁ يُكْتَبُ فِيْ جَوَانِبِهٖ وَعَلٰى جُمْلَتِهٖ ؁ فَتَنَامُ عَيْنَاهُ وَقَلْبُهٗ ذَاكِرٌ لِرَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ ؁ يَرِثُ ذٰلِكَ عَنْ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؁ كَانَ بَعْضُ الصَّالِحِيْنَ يَتَكَلَّفُ النَّوْمَ فِيْ بَعْضِ اللَّيْلِ وَيَتَهَيَّاُ لَهٗ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ اِلَيْهِ ؁ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ ؁

قلب آپ ہی کی معیت میں اور آپ ہی کے سامنے پرورش پائے گا۔ اس کا ہاتھ آپ کے دستِ مبارک میں ہوگا۔ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس کی طرف سے عرض معروض کرنے والے واسطہ ہونگے قلب سے سب کا نکالنا (اتنا مشکل کام ہے جیسے) اٹل پہاڑوں کا اکھاڑنا۔ اس کو مجاہدوں کی (کوہ شکن) کُدالوں اور سخت مشقتوں کی برداشت اور آفتیں نازل ہونے پر بڑے صبر کرنے کی ضرورت ہے۔ تم اس شئے کے طالب نہ ہو جو تمہارے ہاتھ نہ آوے۔ یہی تمہارے لئے غنیمت ہے کہ قرآن پر عمل کرو اور مسلمان بن جاؤ۔ مبارک ہے تمہارے لئے کہ قیامت کے دن مسلمانوں کے گروہ میں رہو۔ اور کافروں کے گروہ میں شامل نہ ہو۔ بڑی نعمت ہے اگر جنّت کی زمین یا اس کے دروازہ پر بیٹھنا (مِل جائے) اور دوزخ کے طبقات والوں میں نہ ہو۔ (ورنہ وعظ گوئی کی ہوس میں پڑ کر نفاق و ریا، و شرکِ خفی کی بدولت کِسی نہ کِسی طبقۂ جہنّم میں جا پڑوگے) اِنکسار اختیار کرو۔ نخوت والے نہ بنو۔ انکسار بلند کیا کرتا ہے اور نخوت نیچا دکھاتی ہے۔ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "جس نے اللہ واسطے انکسار برتا حق تعالٰی اس کو بلند فرمائے گا" قلب جب ہر وقت حق تعالٰی کی یاد میں رہتا ہے تو اس کو معرفت علم توحید توکّل اور جملہ ماسوائے اللہ سے اعراض نصیب ہوتا ہے۔ ہر وقت ذکر میں رہنا دُنیا و آخرت میں ہمیشہ کی بھلائی کا سبب ہے۔ جب قلب درست ہو جاتا ہے تو ذکر اُس میں ہر وقت رہنے لگتا ہے کہ اس کی ہر جانب اور سارے بدن پر لکھ دیا جاتا ہے۔ پس اس کی آنکھیں سو جاتی ہیں مگر اس کا قلب اپنے پروردگار کے فکر میں لگا رہتا ہے۔ وہ اس (ذکرِ قلبی) کا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وارث بنتا ہے۔ ایک بزرگ تھے جو بعض راتوں میں بلاضرورت بھی سو جانے کا اہتمام کرتے اور بہ تکلّف نیند لایا کرتے تھے۔ پس کسی نے ان سے وجہ پوچھی تو انھوں نے فرمایا کہ

يَرٰى قَلْبِيْ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ ❊ صَدَقَ فِيْ قَوْلِهٖ لِاَنَّ اَلْمَنَامَ الصَّادِقَ وَحْيٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كَانَتْ قُرَّةُ عَيْنِهٖ فِيْ نَوْمِهٖ ❊

اَلْمَجْلِسُ السِّتُّوْنَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ عَشِيَّةِ الثُّلَاثَاءِ ثَالِثَ عَشَرَ شَهْرِ رَجَبٍ مِّنْ سَنَةِ سِتٍّ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ فِي الْمَدْرَسَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ ❊ كُلُّ مَنْ حَسُنَ اِسْلَامُهٗ وَتَحَقَّقَ اَقْبَلَ عَلٰى مَا يَعْنِيْهِ وَاَعْرَضَ عَمَّا لَا يَعْنِيْهِ ❊ اَلْاِشْتِغَالُ بِمَا لَا يَعْنِيْ شُغْلُ الْبَطَّالِيْنَ الْمُهَوَّسِيْنَ ❊ اَلْمَحْرُوْمُ رِضَا مَوْلَاهُ مَنْ لَّمْ يَعْمَلْ بِمَا اُمِرَ وَاشْتَغَلَ بِمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهٖ ❊ هٰذَا هُوَ الْحِرْمَانُ بِعَيْنِهٖ وَالْمَوْتُ بِعَيْنِهٖ وَالطَّرْدُ بِعَيْنِهٖ ❊ اِشْتِغَالُكَ بِالدُّنْيَا يَحْتَاجُ اِلٰى نِيَّةٍ صَالِحَةٍ وَّاِلَّا فَاَنْتَ مَمْقُوْتٌ ❊ اِشْتَغِلْ بِطُهْرِ قَلْبِكَ اَوَّلًا فَاِنَّهٗ فَرِيْضَةٌ ❊ ثُمَّ تَعَرَّضْ لِلْمَعْرِفَةِ اِذَا ضَيَّعْتَ الْاَصْلَ لَا يُقْبَلُ مِنْكَ الْاِشْتِغَالُ بِالْفَرْعِ ❊ لَا تَنْفَعُ طَهَارَةُ الْجَوَارِحِ مَعَ نَجَاسَةِ الْقَلْبِ ❊ طَهِّرْ جَوَارِحَكَ بِالسُّنَّةِ وَقَلْبَكَ بِالْعَمَلِ بِالْقُرْاٰنِ اِحْفَظْ قَلْبَكَ حَتّٰى تَنْحَفِظَ جَوَارِحُكَ كُلُّ اِنَاءٍ يَّنْضَحُ بِمَا فِيْهِ ❊

میرا قلب بواسطہ خواب) اپنے پروردگار کی زیارت کیا کرتا ہے۔ ان کا قول سچا تھا کیونکہ سچی خواب (بھی ایک قسم کی) وحی خداوندی ہے۔ لہٰذا ان کی آنکھ کی ٹھنڈک نیند ہی میں تھی۔

ساٹھویں مجلس

(سہ شنبہ۔ بوقت شام۔ ۱۳ر رجب ۵۴۶ھ۔ مدرسہ معمورہ)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ آدمی کے اسلام کی خوبیوں میں یہ بھی ہے کہ اس کام کو ترک کرے جو اس کو مفید نہ ہو۔ جس شخص کا اسلام حسین اور مستحکم ہوتا ہے وہ مفید کاموں پر متوجہ اور غیر مفید سے روگرداں ہوا کرتا ہے کیونکہ غیر مفید کاموں میں لگنا اہلِ باطل اور بوالہوس لوگوں کا کام ہے اپنے آقا کی خوشنودی سے محروم ہے وہ شخص جو اس کی تو تعمیل نہ کرے جس کا وہ حکم فرمائے اور جس کا اس نے حکم نہیں دیا اس میں مشغول رہے۔ یہی اصل محرومیت اور اصل موت اور اصل مردودیت ہے۔ دنیا (کمانے) میں تیرا مشغول ہونا اچھی نیت کا محتاج ہے۔ (کہ دین کی اعانت کے قصد سے ہو) ورنہ تو مردود ہے (اس لئے کہ غیر مفید کام میں لگنا ہے) اوّل اپنا دل پاک کرنے میں مشغول ہو۔ اس لئے کہ وہ فرض ہے اس کے بعد معرفت (حاصل کرنے کے) درپے ہو۔ جب تو اصل (اصلاح قلب) برباد کر دیگا تو فرع (یعنی حصول معرفت کی ہوس) میں لگنا تجھ سے قبول نہ کیا جائے گا۔ قلب کے ناپاک ہوتے ہوئے اعضاء بدن کی پاکی مفید نہیں ہے۔ شریعت کے ذریعہ سے اپنے اعضاء بدن کو پاک بنا اور قرآن پر عمل کر کے قلب کو پاک کر۔ اپنے قلب کو (غیر اللہ کی طرف متوجہ ہونے سے) محفوظ رکھ تاکہ تیرے اعضاء بھی (خلاف شرع معصیتوں سے) محفوظ رہیں۔ جس برتن میں جو چیز ہوتی ہے وہی اس سے چھلکا کرتی ہے (لہٰذا

أَیُّ شَیْءٍ کَانَ فِیْ قَلْبِكَ یَنْضَحُ مِنْكَ عَلٰی جَوَارِحِكَ
کُنْ عَاقِلًا ؛ مَا هٰذَا عَمَلُ مَنْ یُّؤْمِنُ بِالْمَوْتِ
وَیُوْقِنُ بِهٖ ؛ مَا هٰذَا عَمَلُ مَنْ یَّرْتَقِبُ لِقَاءَ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَیَخَافُ مِنْ مُحَاسَبَتِهٖ وَمُنَاقَشَتِهٖ ؛
اَلْقَلْبُ الصَّحِیْحُ مُمْتَلِئٌ تَوْحِیْدًا وَّتَوَکُّلًا وَّ
یَقِیْنًا وَّتَوْفِیْقًا وَّعِلْمًا وَّاِیْمَانًا وَّمِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَ
جَلَّ قُرْبًا ؛ یَرَی الْخَلْقَ کُلَّهُمْ بِعَیْنِ الْعَجْزِ
وَالذُّلِّ وَالْفَقْرِ ؛ وَمَعَ ذٰلِكَ لَا یَتَکَبَّرُ عَلٰی
طِفْلٍ صَغِیْرٍ مِّنْهُمْ ؛ یَصِیْرُ کَالسَّبُعِ وَقْتَ لِقَاءِ
الْکُفَّارِ وَالْمُنَافِقِیْنَ وَالْعُصَاةِ غَیْرَةً لِلّٰهِ عَزَّ وَ
جَلَّ ؛ یَصِیْرُ بَیْنَ یَدَیْهِ قِطْعَةَ لَحْمٍ مُّلْقَاةٍ ؛
وَیَتَوَاضَعُ وَیَذِلُّ لِلصَّالِحِیْنَ الْمُتَّقِیْنَ
الْوَرِعِیْنَ ؛ وَقَدْ وَصَفَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقَوْمَ
الَّذِیْنَ هٰذِهٖ صِفَاتُهُمْ فَقَالَ ؛ اَشِدَّآءُ عَلَی
الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَهُمْ ۵ وَیْلَكَ یَا مُبْتَدِعُ
مَا یَقْدِرُ اَنْ یَّقُوْلَ اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ اِلَّا اللّٰهُ
رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ ؛ مُتَکَلِّمٌ لَیْسَ
بِاَخْرَسَ ؛ وَلِهٰذَا اَکَّدَ اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ الْاَمْرَ فِیْ کَلَامِهٖ لِمُوْسٰی
فَقَالَ وَکَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰی
تَکْلِیْمًا ؛ لَهٗ کَلَامٌ یُسْمَعُ وَ
یُفْهَمُ ؛ قَالَ لِمُوْسٰی یَا
مُوْسٰی اِنِّیْ
اَنَا اللّٰهُ

جو کچھ تیرے قلب میں ہوگا وہی تیرے اعضاء پر چھلکے گا۔ سمجھدار بن (تیرے اعضاء کے اعمال سے معلوم ہوتا ہے کہ تیرے قلب میں ایمان ہی نہیں اس لئے کہ) موت پر ایمان ویقین رکھنے والے کے کام یہ نہیں ہیں۔ یہ اس کے عمل نہیں ہیں جو حق تعالےٰ کی ملاقات (اور پیشی) کا دھیان رکھتا اور اس کی باز پرس اور جرح قدح سے خائف ہو۔ تندرست قلوب تو توحید و توکل اور یقین و توفیق اور علم وایمان اور حق تعالےٰ کے قرب سے لبریز ہوا کرتا ہے۔ وہ ساری مخلوق کو عجز و ذلت و فقر کی نظر سے دیکھتا (اور سب کو درماندہ وعاجز ومحتاج سمجھتا) ہے۔ اور باوجود اس کے چھوٹے سے بچہ پر بھی تکبر نہیں کرتا۔ (اس لئے اپنے آپ کو تو سب ہی سے زیادہ درماندہ سمجھتا ہے) وہ کفار ومنافقین اور اللہ کے نافرمانوں سے ملنے کے وقت غیرتِ خداوندی کے سبب درندہ جیسا ہوتا ہے (کہ بات بات میں پھاڑ کھانے کو دوڑتا ہے اور) حق تعالےٰ کے سامنے (زمین پر) پڑا ہوا مضغۂ گوشت ہوتا ہے (کہ نہ ہاتھ پاؤں ہیں نہ زبان) اور نیکوکار و پرہیزگار ومحتاط بندوں کے سامنے جھکتا اور تواضع کرتا ہے۔ چنانچہ حق تعالےٰ نے انہیں لوگوں کی جن کے یہ حالات ہیں تعریف کی ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ "سخت دل ہیں کافروں پر اور رحم دل ہیں آپس میں"۔ تجھ پر افسوس اے بدعتی (جو ایجاد کردہ بدعتوں کو جزوِ مذہب اور کارِ ثواب بنا کر گویا اپنے خدا ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے) بجز اللہ تعالےٰ کے کسی کی قدرت نہیں کہ وہ یوں کہے کہ واقعی میں ہی اللہ ہوں (یہ کلام حق تعالےٰ کا ہے جو) متکلم ہے (اور نعوذ باللہ) گونگا نہیں ہے اور اسی لئے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اپنے کلام فرمانے کو تاکیدی الفاظ سے ذکر فرمایا ہے (جس میں مجاز کا احتمال نہیں) چنانچہ فرمایا ہے کہ اللہ نے کلام فرمایا موسیٰ سے متکلم بن کر) اس کے لئے کلام ثابت ہے جو سنا اور سمجھا جاتا ہے۔ اس نے موسیٰ سے فرمایا کہ اے موسیٰ واقعی میں ہی اللہ ہوں

رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ۔ يَعْنِيْ بِقَوْلِهٖ اَنَا اللّٰهُ لِيْ لَسْتُ بِمَلَكٍ وَّلَا جِنِّيٍّ وَّلَا اِنْسِيٍّ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ اَيْ كَذَبَ فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْلِهٖ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى وَفِيْ اِدِّعَائِهِ الْاِلٰهِيَّةَ دُوْنِيْ ۔ اَنَا اللّٰهُ مَا فِرْعَوْنُ وَغَيْرُهٗ مِنَ الْخَلْقِ ۔ لَمَّا وَقَعَ مُوْسٰى فِيْ ذٰلِكَ الْكَرْبِ وَالضِّيْقِ بَرَزَ اِيْمَانُهٗ وَاِيْقَانُهٗ ۔ لَمَّا وَقَعَ فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ وَظُلْمَةِ الْغَمِّ عَلَى الزَّوْجَةِ لِاَجْلِ الْكَرْبِ الَّذِيْ هِيَ فِيْهِ اَظْهَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ نُوْرًا ۔ فَقَالَ لِعَادَتِهٖ وَعِيَالِهٖ وَقُوَّتِهٖ وَاَسْبَابِهٖ امْكُثُوْا اِنِّيْ اٰنَسْتُ نَارًا ۔ اِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ نُوْرًا ۔ قَدْ رَاٰى سِرِّيْ وَقَلْبِيْ وَمَعْنَايَ وَلُبِّيْ نُوْرًا ۔ قَدْ جَاءَتْنِيْ سَابِقَتِيْ وَهِدَايَتِيْ وَجَاءَنِيْ الْغِنٰى عَنِ الْخَلْقِ جَاءَتْنِيْ الْوِلَايَةُ وَالْخِلَافَةُ ۔ جَاءَنِيْ الْاَصْلُ وَذَهَبَ عَنِّيْ الْفَرْعُ ۔ جَاءَنِيْ الْمُلْكُ وَذَهَبَ عَنِّيْ الْخَوْفُ مِنْ فِرْعَوْنَ وَانْتَقَلَ الْخَوْفُ اِلَيْهِ ۔

دُنیا جہان کا پالنے والا یعنی مَیں (جس کی آواز تمہارے کان میں آ رہی ہے۔ اللہ ہوں) کوئی فرشتہ یا انسان یا جن نہیں ہوں۔ (اور مَیں ہی) سارے جہان کا حاکم ہوں۔" مطلب یہ ہے کہ فرعون اپنے اِس قول میں (جس کو اس نے بادشاہت کے غرّہ میں رعایا سے کہا ہے) کہ میں ہی تمہارا بڑا حاکم ہوں۔ اور مجھے چھوڑ کر خود اپنے خدا ہونے کا دعوےٰ کرنے لگا ہے جھوٹا ہے۔ خدا مَیں ہی ہوں۔ نہ فرعون ہے اور نہ مخلوق میں کوئی دُوسرا۔ موسےٰؑ جب واپسی مصر کے وقت موسمی سردی و تاریکیِ شب اور حاملہ بی بی کے دردِ زہ کی اس (گونا گوں) پریشانی و تنگی میں پڑے تو ان کا ایمان و ایقان ظاہر ہُوا (اور عطاءِ نبوّت کا سبب بن گیا) جب وہ تاریکیِ شب اور بی بی کی اس تکلیف کے سبب جس میں وہ بے چاری مُبتلا تھی غم کی اندھیری میں پڑے تب حق تعالےٰ نے اُن کے لئے (پاس ہی کوہ طُور پر) نور ظاہر فرمایا (پس اُنھوں نے اپنی عادت اپنے کنبہ اپنی قوت اور اپنے اسباب سے فرمایا کہ تم سب یہیں ٹھہرو مجھے آگ نظر آ رہی ہے (پتہ چلانے اور تاپنے کے لئے انگارہ لانے کو وہاں جاتا ہوں سو ظاہری مطلب تو یہ تھا مگر باطنی مُراد یہ تھی کہ) مجھے نُور نظر آ رہا ہے۔ میرے باطن، میرے قلب میرے معنے اور میرے اصل مغز کو نور دکھائی دے رہا ہے۔ میری تقدیر (جس میں شاہی سفارت کا پروانہ ملنا درج تھا) اور میری (شاہی دربار میں راہ یابی (کا وقت) آگیا اور ساری مخلوق سے بے نیازی مجھ کو نصیب ہو گئی۔ ولایت و خلافت (کی گھڑی) آ گئی۔ جڑ میرے ہاتھ آئی اور شاخ مجھ سے رخصت ہوئی۔ حقیقی بادشاہ میرے ہاتھ لگا اور (جھوٹی و ناپائیدار) بادشاہت رفوچکر ہوئی۔ فرعون کی طرف سے میرا خوف دُور ہوا اور اب وہ خوف اسی (شہنشاہِ ازلی) کی طرف منتقل ہو گیا۔ (الغرض) اپنے متعلقین

رَدَّ أَهْلَهُ وَسَلَّمَهُمْ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسَادَ
فَلَاجَرَمَ خَلْفَهُ فِيهِمْ ؛ هٰكَذَا الْمُؤْمِنُ إِذَا
قَرَّبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَدَعَاهُ إِلَى قُرْبِهِ ؛
يَنْظُرُ قَلْبُهُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا وَّوَرَاءً وَّاَمَامًا
فَيَرَى الْجِهَاتِ كُلَّهَا مَسْدُوْدَةً غَيْرَ جِهَةِ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ فَيُخَاطِبُ نَفْسَهُ وَ
هَوَاهُ وَجَوَارِحَهُ وَعَادَتَهُ وَاَهْلَهُ وَ
جَمِيْعَ مَا كَانَ عَلَيْهِ ؛ إِنِّيْ اٰنَسْتُ نُوْرَ
الْقُرْبِ مِنْ رَّبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فَاَنَا سَائِرٌ
إِلَيْهِ ؛ وَإِنْ كَانَ لِيْ عَوْدَةٌ رَجَعْتُ
إِلَيْكُمْ ؛ يُوَدِّعُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا
وَالْاَسْبَابَ وَالشَّهَوَاتِ ؛ يُوَدِّعُ
الْخَلْقَ كُلَّهُمْ ؛ يُوَدِّعُ كُلَّ
مُحْدَثٍ وَّكُلَّ مَصْنُوْعٍ وَّيَسِيْرُ
إِلَى الصَّانِعِ ؛ فَلَاجَرَمَ يَتَوَلَّى
الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ اَهْلَهُ وَوَلَدَهُ
وَجَمِيْعَ اَسْبَابِهِ ؛ مِنَ الْحَالِ
مَا يُكْتَمُ عَنِ الْبُعَدَاءِ لَا عَنِ
الْقُرَبَاءِ ؛ عَنِ الْمُبْغِضِيْنَ
لَا عَنِ الْمُحِبِّيْنَ ؛ يُكْتَمُ عَنِ
الْاَغْلَبِ لَا عَنِ النَّادِرِ ؛
هٰذَا الْقَلْبُ إِذَا صَحَّ وَ
صَفَا سَمِعَ مُنَادَاةَ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جِهَاتِهِ
السِّتِّ ؛

سے رخصت ہوئے اور انہیں اپنے رب کو سونپ کر (اس نور کی طرف) چل کھڑے ہوئے۔ پس ضرور ہوا کہ ان کے متعلقین کی حفاظت ان کے بعد خود فرمائے (چنانچہ سب نے دیکھ لیا کہ کسی کا بال بھی بیکا نہ ہوا اور موسٰیؑ پیغمبر بن کر سب سے آملے) یہی حالت مؤمن کی ہے کہ جب حق تعالٰے اس کو مقرب بناتا اور اپنے دروازۂ قرب کی طرف بُلا لیتا ہے تو اس کا قلب (حیران ہو کر) دائیں بائیں اور آگے پیچھے چار طرف نگاہ ڈالتا ہے (کہ یہ روشنی کدھر سے نظر آئی) پس حق تعالٰے کی جہت کے سوائے ساری جہتیں مسدود پاتا ہے تب (شاہی بلاوے کا یقین کرتا اور) اپنے نفس اور اپنی خواہش، اپنے اعضاء اپنی عادت اپنے متعلقین اور جس علاقہ سے بھی واسطہ تھا سب سے خطاب کرتا ہے کہ **(صاحبو رخصت ہو)** میں نے اپنے پروردگار کی جانب سے قُرب کا نور دیکھ پایا ہے۔ سو میں تو اس کی طرف جاتا ہوں اور اگر مجھ کو لوٹنا نصیب ہوا تو تمہاری طرف لوٹ آؤں گا (کہ تم کو بھی اُس نور کی رہبری کروں گا ورنہ نہ ہے نصیب کہ وہیں ختم ہو جاؤں) غرض وہ دُنیا اور مافیہا اور اسباب اور جملہ خواہشات کو رخصت کر دیتا ہے۔ ہر نو پیدا اور ہر مصنوع کو الوداع کہتا اور صانع کی طرف سفر اختیار کرتا ہے پس ضروری بات ہے کہ حق تعالٰے اس کے بی بی بچوں اور جملہ اسبا کا کفیل وکارساز بنے۔ بعض احوال (راز کے درجہ میں ہوتے ہیں جو) دُور والوں سے مخفی رکھے جاتے ہیں نہ کہ پاس والوں سے۔ اُن سے چھپائے جاتے ہیں جن کے ساتھ بغض ہے نہ کہ اُن سے جن کے ساتھ محبت ہے۔ اکثروں سے تو مخفی ہی رکھے جاتے ہیں) اور شاذ و نادر افراد سے نہیں (اس لئے کہ محبوب کم ہی افراد ہوتے ہیں) قلب جس وقت درست اور صاف ہو جاتا ہے تو چھیوں جانبوں سے ندا حق سنتا ہے (اس لئے کہ نہ حق تعالٰے مکان میں متمکن ہے اور نہ اس کے کلام کی

يَسْمَعُ نِدَاءَهُ كُلُّ نَبِيٍّ وَّرَسُوْلٍ وَّصِدِّيْقٍ وَّوَلِيٍّ ۞ فَحِيْنَئِذٍ يَقْرُبُ مِنْهُ فَيَصِيْرُ حَيَاتُهُ الْقُرْبَ مِنْهُ وَمَوْتُهُ الْبُعْدَ عَنْهُ ۞ يَصِيْرُ رِضَاهُ فِيْ مُنَاجَاتِهٖ لَهٗ ۞ يَقْنَعُ بِذٰلِكَ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ ۞ لَا يُبَالِيْ بِذَهَابِ الدُّنْيَا عَنْهُ ۞ لَا يُبَالِيْ بِالْجُوْعِ وَالْعَطَشِ وَالْعُرْيِ وَكَسْرِ الْاَعْرَاضِ ۞ رِضَا الْمُرِيْدِ فِي الطَّاعَاتِ ۞ وَرِضَا الْعَارِفِ الْمُرَادِ فِي الْقُرْبِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ يَا مُتَصَنِّعُ مَا هٰذَا مَا اَنْتَ عَلَيْهِ ۞ مَا يَتِمُّ هٰذَا الْاَمْرُ بِصِيَامِ النَّهَارِ وَقِيَامِ اللَّيْلِ وَالتَّخَشُّنِ فِي الْمَطْعَمِ وَالْمَلْبَسِ مَعَ وُجُوْدِ النَّفْسِ وَالْهَوٰى وَالطَّبْعِ وَالْجَهْلِ وَرُؤْيَةِ الْخَلْقِ ۞ لَا يَجِيْءُ بِهٰذَا شَيْءٌ ۞ وَيْلَكَ اَخْلِصْ وَتَخَلَّصْ اُصْدُقْ وَقَدْ وَصَلْتَ وَقَرُبْتَ ۞ عَلِّ هِمَّتَكَ وَقَدْ عَلَوْتَ ۞ سَلِّمْ وَقَدْ سَلِمْتَ وَافِقْ وَقَدْ وُفِّقْتَ ۞ اِرْضَ وَقَدْ رَضِيَ عَنْكَ ۞ اِشْرَعْ اَنْتَ وَقَدْ تَمَّمَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ ۞ اَللّٰهُمَّ تَوَلَّ اُمُوْرَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۞ لَا تَكِلْنَا اِلٰى نُفُوْسِنَا وَلَا اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ ۞ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِجِبْرِيْلَ ۞ يَا جِبْرِيْلُ اَنِمْ فُلَانًا وَّاَقِمْ فُلَانًا ۞ هٰذَا عَلٰى وَجْهَيْنِ

آواز کسی خاص جانب میں محدود ہو سکتی ہے) وہ ہر نبی و رسول اور صدیق و ولی کی نداؤں کو سنتا ہے پس اس وقت اس کے قریب پہنچتا (اور پروانہ وار اس پر گرتا) ہے کہ اس کی زندگی اس کا قرب بن جاتا ہے اور اُس کی موت اس سے دُوری۔ اس کی شادمانی اس کے ساتھ سرگوشی رکھنے میں ہے کہ اس پر قانع بن کر ہر شئے سے بے نیاز بن جاتا ہے۔ نہ اس کو اپنی دُنیا برباد ہونے کی پروا ہوتی ہے اور نہ وہ بھوک پیاس برہنگی اور آبروریزی کی پروا کرتا ہے۔ (مُرید یعنی طالبِ مُحِبّ) کی خوشنودی طاعتوں میں ہے اور عارف مطلوب (یعنی محبوب) کی خوشنودی قربِ خداوندی میں۔ اے صاحبِ تصنع یہ چیز کیا ہے جس پر تو (ریجھا ہوا) ہے یہ (ولایت وقُربِ حق کا) کام نفس وخواہش وطبیعت وجہالت اور مخلوق پر نظر ہوتے ہوئے دنوں روزہ رکھنے، راتوں تہجد پڑھنے، اور کھانے، پہننے میں تنگی و رکھاوٹ برتنے سے پُورا نہیں ہوا کرتا اس سے تو کچھ بھی نہ آئے گا۔ تجھ پر افسوس۔ مخلص بن اور (پابندی اسباب سے) رہائی حاصل کر۔ (طالب) صادق بن کہ وصول وقُرب نصیب ہوگا۔ اپنی ہمت بلند رکھ کہ بلندی حاصل ہوگی۔ شانِ تسلیم اختیار کر کہ (سب کچھ) تیرے حوالہ کر دیا جائیگا (قضا وقدر کی) موافقت کر کہ (قضا وقدر خادم بن کر) تیری موافقت کرنے لگیں (خدا کو) خوش کر کہ (ہر چیز) تجھ سے راضی رہنے لگے گی۔ شروع تو کر تکمیل حق تعالےٰ فرمائیگا۔ بارِ الہا دُنیا و آخرت میں ہمارے کاموں کا کفیل بن جا اور ہمکو ہمارے نفسوں اور مخلوق میں کسی ایک کے بھی حوالہ نہ کر۔ جناب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ "حق تعالےٰ جبریلؑ کو حکم دیا کرتا ہے کہ اے جبریل فلاں شخص کو سلاؤ اور فلاں شخص کو اُٹھاؤ" اس کی دو تفسیریں ہیں،

أَقِمْ فُلَانًا الْمُحِبَّ وَأَنِمْ فُلَانًا الْمَحْبُوْبَ ❊ هٰذَا
يَدَّعِي مَحَبَّتِي لَا بُدَّ أَنْ أُنَاقِشَهُ وَأُقِيْمَهُ مَقَامَهُ ❊
حَتّٰى يَتَسَاقَطَ عَنْهُ أَوْرَاقُ وُجُوْدِهِ مَعَ غَيْرِيْ ❊ أُقِيْمُهُ
حَتّٰى يَتَبَيَّنَ بُرْهَانُ دَعْوَاهُ ❊ حَتّٰى تَتَحَقَّقَ مَحَبَّتُهُ ❊
وَأَنِمْ فُلَانًا لِأَنَّهُ مَحْبُوْبٌ ❊ طَالَ مَا تَعِبَ ❊ مَا بَقِيَتْ
عِنْدَهُ بَقِيَّةٌ مِّنْ غَيْرِيْ ❊ اِتَّحَدَتْ مَحَبَّتُهُ لِيْ
وَتَحَقَّقَتْ دَعْوَاهُ وَبُرْهَانُهُ وَوَفَاؤُهُ بِعَهْدِيْ ❊
جَاءَتِ النَّوْبَةُ إِلَيَّ وَوَفَائِيْ بِعَهْدِهِ ❊ هُوَ ضَيْفٌ
وَالضَّيْفُ لَا يُسْتَخْدَمُ وَ يُتْعَبُ ❊ أُنَوِّمُهُ فِيْ
حِجْرِ لُطْفِيْ وَأُقْعِدُهُ عَلٰى مَائِدَةِ فَضْلِيْ ❊ أُوْنِسُهُ
بِقُرْبِيْ وَأُغَيِّبُهُ عَنْ غَيْرِيْ ❊ قَدْ صَحَّتْ
مَوَدَّتُهُ ❊ فَإِذَا صَحَّتِ الْمَوَدَّةُ زَالَ
التَّكْلِيْفُ ❊ أَلْوَجْهُ الْاٰخَرُ أَنِمْ فُلَانًا
فَإِنِّيْ أَكْرَهُ صَوْتَهُ ❊ وَأَقِمْ فُلَانًا
فَإِنِّيْ أُحِبُّ سَمَاعَ صَوْتِهِ ❊ إِنَّمَا
يَصِيْرُ الْمُحِبُّ مَحْبُوْبًا إِذَا طَهُرَ
قَلْبُهُ عَمَّا سِوٰى مَوْلَاهُ عَزَّ وَ
جَلَّ ❊ إِذَا تَمَّ تَوْحِيْدُهُ وَ
تَوَكُّلُهُ وَإِيْمَانُهُ وَ
إِيْقَانُهُ وَمَعْرِفَتُهُ صَارَ
حِيْنَئِذٍ مَحْبُوْبًا ❊ يَذْهَبُ
الشَّقَاءُ وَ
يَجِيْئُهُ
الرَّاحَةُ ❊

ایک یہ کہ فلاں مُحب کو اُٹھادو (کہ کمربستہ ہو کر ریاضت میں لگے) اور فلاں شخص یعنی محبوب کو سُلادو (کہ آرام کرے) یہ مُحب تو چوں کہ میری محبت کا مدعی بنا ہے اس لئے ضرور ہے کہ میں اس سے جرح کروں اور اس کو (ثبوت پر ثبوت پیش کرنے کے لئے) اس کی جگہ پر کھڑا رکھوں یہاں تک کہ میرے اغیار کے ساتھ اس کے وجود کے پتے اس (کے درختِ وجود) سے جھڑ جاویں۔ اس کو کھڑا رکھو یہاں تک کہ اس کے دعوے کا ثبوت واضح ہو جائے۔ یہاں تک کہ اس کی محبت ثابت ہو جائے۔ اور فلاں شخص کو سُلادو اس لئے کہ وہ محبوب ہے۔ مدتوں اس نے مشقت اٹھائی ہے۔ اس کے پاس میرے اغیار میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا ہے۔ اس کی محبت میرے لئے متحد بن گئی اور اس کا دعوےٰ اور دلیل اور وفا عہد پایۂ ثبوت کو پہنچ لیا ہے۔ اب میرا نمبر اور میری وعدہ وفائی کا وقت آلیا ہے وہ مہمان ہے اور مہمان سے نہ خدمت لی جایا کرتی ہے نہ مشقت میں اس کو اپنے لُطف کی گود میں سُلاؤں گا اور اپنے فضل کے دسترخوان پر بٹھاؤں گا۔ اپنے قُرب سے اس کو مانوس بناؤں گا اور اغیار (کی نظروں) سے اس کو غائب رکھوں گا۔ اس کی محبت صحیح ہو چکی ہے اور جب محبت صحیح ہو جاتی ہے تو تکلیف زائل ہو جاتی ہے۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ فلاں (بدوین ریاکار) کو سُلادو کیونکہ مجھے اس کی آواز ناگوار گذرتی ہے۔ اور فلاں (مخلص تہجد گذار) کو اُٹھادو کیونکہ مجھ کو اس کی آواز کا سُننا پیارا معلوم ہوتا ہے۔ مُحب جو محبوب بنتا ہے تو اُس وقت بنتا ہے جب کہ اُس کا قلب اپنے مَولیٰ کے ماسوا سے پاک ہو جائے۔ جس وقت اس کی توحید اس کا توکل اس کا ایمان اس کا ایقان اور اس کی معرفت کامل ہو جاتی ہے تو اس وقت وہ محبوب بن جاتا ہے کہ مشقت اس سے جاتی رہتی ہے اور راحت آجاتی ہے

مَنْ اَحَبَّ بَعْضَ الْمُلُوْكِ وَبَيْنَهٗ مُسَافَةٌ بَعِيْدَةٌ ؛ غَلَبَ عَلَيْهِ الْحُبُّ خَرَجَ هَائِمًا عَلٰى وَجْهِهٖ قَاصِدًا اِلٰى بَلَدِهٖ ؛ يُوَاصِلُ الضِّيَاءَ بِالظَّلَامِ فِي السَّيْرِ ؛ يَتَحَمَّلُ الْمَشَاقَّ وَالْمَخَاوِفَ ؛ لَا يَهْنَأُ بِاَكْلٍ وَّلَا شُرْبٍ حَتّٰى يَصِلَ اِلٰى بَابِ دَارِهٖ ؛ وَعِنْدَ الْمَلِكِ خَبَرٌ بِحَالِهٖ ؛ فَيَخْرُجُ لَهٗ غِلْمَانُهٗ ؛ فَيُرَحِّبُوْنَ بِهٖ وَيَحْمِلُوْنَهٗ اِلَى الْحَمَّامِ ؛ فَيُزِيْلُوْنَ وَسَخَهٗ وَيُلْبِسُوْنَهٗ اَحْسَنَ الثِّيَابِ وَيُطَيِّبُوْنَهٗ وَيُحْضِرُوْنَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ ؛ فَيُؤَانِسُهٗ وَيُكَلِّمُهٗ وَيَسْاَلُهٗ عَنْ حَالِهٖ ؛ وَيُزَوِّجُهٗ بِاَحْسَنِ جَوَارِيْهِ ؛ وَيُنْعِمُ عَلَيْهِ مِنْ مُلْكِهٖ وَيَصِيْرُ مَحْبُوْبَهٗ ؛ فَهَلْ يَبْقٰى بَعْدَ ذٰلِكَ خَوْفٌ اَوْ تَعَبٌ ؛ اَوْ يَتَمَنَّى الْعَوْدَ اِلٰى بَلَدِهٖ ؛ كَيْفَ يَتَمَنّٰى فِرَاقَهٗ وَقَدْ صَارَ عِنْدَهٗ مَكِيْنًا اَمِيْنًا ؛ هٰذَا الْقَلْبُ اِذَا وَصَلَ اِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ صَارَ مُمَكَّنًا مِّنْ قُرْبِهٖ وَمُنَاجَاتِهٖ ؛ اٰمِنًا عِنْدَهٗ فَلَا يَتَمَنَّى الرُّجُوْعَ عَنْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ ؛

کوئی شخص جو کسی بادشاہ سے محبّت کرے اور دونوں کے درمیان بہت دُور کا فصل ہو (تو آخر کار جب) اس پر محبّت کا غلبہ ہوتا ہے تو سراسیمہ و پریشان اس کے شہر کا رُخ کر کے نکل پڑتا ہے کہ چلنے میں دنوں کو راتوں سے مِلاتا (اور لگاتار سفر میں لحظہ بھر بھی کہیں ٹھیرنا پسند نہیں کرتا) طرح طرح کی مشقتیں اور خطرات برداشت کرتا ہے اور (اس شوق میں کہ) کسی طرح اس کے گھر کے دروازہ تک پہنچ جائے اس کو نہ کھانا اچھا لگتا ہے نہ پینا اور (ادھر) بادشاہ کو بھی اس کے حال کی خبر ہوتی ہے (کہ ہمارا فلاں عاشق بھوکا پیاسا بیابان قطع کرتا ہوا آرہا ہے) تو اُس کے خدمت گار اس کے (استقبال کے) لئے نِکلتے ہیں پس اس کو خوش آمدید کہتے اور حمّام کی طرف ہاتھوں ہاتھ لے جاتے ہیں. اس کا مَیل کچیل دُور کرتے اور اُس کو عُمدہ سے عمدہ لباس پہناتے (خوشبو لگا کر) اس کو معطّر کرتے اور بادشاہ کے سامنے اس کو حاضر کر دیتے ہیں۔ پس وہ اس کو آرام سے بٹھاتا۔ اُس سے (میٹھی میٹھی) باتیں کرتا۔ اُس سے اس کا حال پُوچھتا ہے (کہ کہو ہجر کے زمانہ میں کیا گذری) اس کے بعد اپنی حسین سے حسین کنیز اس کی زوجیت میں دیتا۔ اپنے ملک کا کوئی حصّہ (جاگیر بنا کر) اس کو انعام میں بخشتا ہے (کہ جاؤ اس کا انتظام کرو) اور وہ اسکا محبُوب بن جاتا ہے۔ اب (تم ہی بتاؤ) کیا اس کے بعد کسی قسم کا خوف یا تکان باقی رہے گا؟ یا وہ اپنے وطن کی طرف واپس آنیکی آرزو کرے گا؟ بھلا ایسے (منعم و محبوب بادشاہ) کے فراق کی کس طرح تمنّا کرنے لگا ہے۔ حالانکہ اس کے نزدیک بارسوخ و معتمد بن چکا ہے۔ یہ قلب جب حق تعالےٰ تک پہنچ جاتا ہے تو اس کے قرب و مناجات میں راسخ اور اس کے نزدیک صاحب امن بن جاتا ہے۔ پس اس کو چھوڑ کر غیروں کی طرف واپس آنیکا متمنّی نہیں

وَوُصُولُ الْقَلْبِ إِلَىٰ هٰذَا الْمَقَامِ بِأَدَاءِ الْفَرَائِضِ وَالصَّبْرِ عَنِ الْحَرَامِ وَالشُّبُهَاتِ ÷ وَتَنَاوُلِ الْمُبَاحِ وَالْحَلَالِ لَا بِالْهَوَىٰ وَالشَّهْوَةِ وَالْوُجُودِ ÷ وَاسْتِعْمَالِ الْوَرَعِ الشَّافِي وَالزُّهْدِ الْكَامِلِ ÷ وَهُوَ تَرْكُ مَا سِوَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمُخَالَفَةُ النَّفْسِ وَالْهَوَىٰ وَالشَّيْطَانِ وَطَهَارَةُ الْقَلْبِ مِنَ الْخَلْقِ فِي الْجُمْلَةِ ÷ وَاسْتِوَاءُ الْحَمْدِ وَالذَّمِّ وَالْعَطَاءِ وَالْمَنْعِ وَالْحَجَرِ وَالْمَدَرِ ÷ أَوَّلُ هٰذَا الْأَمْرِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ÷ وَانْتِهَاؤُهُ اسْتِوَاءُ الْحَجَرِ وَالْمَدَرِ ÷ مَنْ صَحَّ قَلْبُهُ وَاتَّصَلَ بِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ اسْتَوَىٰ عِنْدَهُ الْحَجَرُ وَالْمَدَرُ ÷ وَالْحَمْدُ وَالذَّمُّ ÷ اَلسَّقَمُ وَالْعَافِيَةُ ÷ اَلْغِنَىٰ وَالْفَقْرُ ÷ إِقْبَالُ الدُّنْيَا وَإِدْبَارُهَا ÷ مَنْ صَحَّ لَهُ هٰذَا أَمَاتَتْ نَفْسُهُ وَهَوَاهُ وَانْخَمَدَتْ نَائِرَةُ طَبْعِهِ وَذَلَّ شَيْطَانُهُ لَهُ ÷ تَحْقِرُ الدُّنْيَا وَأَرْبَابُهَا عِنْدَ قَلْبِهِ وَتَعْظُمُ الْآخِرَةُ وَأَرْبَابُهَا عِنْدَهُ ÷ ثُمَّ يُعْرِضُ عَنْهُمَا وَيُقْبِلُ عَلَىٰ مَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ ÷ يَصِيرُ لِقَلْبِهِ دَرْبٌ فِي وَسْطِ الْخَلْقِ يَجُوزُ فِيهِ إِلَى الْحَقِّ ÷ يَنْفَرِجُونَ لَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا ÷ يَتَنَحَّوْنَ وَيُخَلُّونَ الطَّرِيقَ لَهُ ÷ يَهَابُونَ مِنْ نَارِ صِدْقِهِ وَهَيْبَةِ سِرِّهِ ÷ مَنْ صَحَّ لَهُ هٰذَا لَا يَرُدُّهُ رَادٌّ وَلَا يَصُدُّهُ صَادٌّ عَنْ بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ÷ لَا تُرَدُّ رَايَتُهُ ÷ وَلَا يُهْزَمُ جَيْشُهُ ÷ وَلَا يُسْكَتُ طَيْرُهُ ÷ وَلَا يَكِلُّ سَيْفُهُ

ہوتا۔ اور قلب کا اس مرتبہ تک پہنچنا فرائض کے ادا کرنے، حرام اور مشتبہ چیزوں سے رُکا رہنے مباح وحلال کا خواہش وشہوت و وجود کے بغیر استعمال کرنے اور پورا تقویٰ اور کامل زُھد اختیار کرنے سے ہوگا کہ ماسوائے اللہ کو ترک اور نفس وخواہش شیطان کی مخالفت کرے اور قلب کو تمامی مخلوق سے پاک بنالے اور یہ کہ مدح وذم اور عطاء ومنع اور پتھر وڈھیلے (اس کے نزدیک) برابر ہو جاویں۔ اس (طریقت) کی ابتدا تو اس مضمون کی شہادت ہے کہ "کوئی معبود نہیں بجز اللہ کے" اور انتہا پتھر (یعنی چاندی سونے) اور کچے ڈھیلوں کا مساوی بن جانا ہے جس شخص کا قلب درست اور اپنے پروردگار سے متصل ہو جاتا ہے اُس کے نزدیک (چاندی سونے کے) پتھر اور مٹی کے ڈھیلے برابر ہو جاتے ہیں۔ نیز مدح اور ذم۔ بیماری وتندرستی۔ تونگری ومفلسی اور دنیا کا سامنے آنا اور پیٹھ دینا سب مساوی بن جاتا ہے۔ جس کے لئے یہ حالت صحیح ہوگئی۔ اس کا نفس اور خواہش مرجاتی اور اس کی طبیعت کی حرارت بجھ جاتی اور اس کا شیطان اس کا مطیع ہو جاتا ہے۔ دنیا اور اہلِ دنیا اس کے قلب کے نزدیک حقیر اور آخرت واہلِ آخرت اس کے نزدیک باعظمت بنجاتے ہیں۔ اس کے بعد وہ ان دونوں سے بھی رُخ پھیرتا اور اپنے مولیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ اس کے قلب کے لئے مخلوق کے درمیان ایک کوچہ ہو جاتا ہے کہ وہ اس میں گذرتا ہوا حق تعالیٰ تک (پہنچ جاتا ہے) اور سب (اس کا راستہ چھوڑ) دائیں بائیں ہٹ جاتے اور ایک کنارہ ہو کر اس کے لئے راستہ خالی کر دیتے اور اس کے صدق کی آگ اور باطن کی ہیبت سے بھاگتے ہیں جس کیلئے یہ درست ہو جاتا ہے تو نہ اس کو کوئی لوٹانے والا لوٹا سکتا ہے اور نہ اس کو کوئی روکنے والا روک سکتا ہے۔ نہ اس کا (سرداری) جھنڈا (کسی مخالف کی مخالفت سے) واپس کیا جا سکتا ہے۔ نہ اسکے لشکر کو شکست دی جا سکتی ہے نہ اس کے (چہچہانے والے) پرند کو چُپ کیا جا سکتا ہے۔ نہ اس کی شمشیر توحید کُند ہو سکتی ہے۔ نہ اس کے

تَوْحِيْدِهٖ ۞ وَلَا تَعْيَا خُطُوَاتُ إِخْلَاصِهٖ ۞ وَلَا
يَعْسُرُ عَلَيْهِ أَمْرُهٗ ۞ وَلَا يَثْبُتُ بَيْنَ يَدَيْهِ بَابٌ
وَّلَا غَلْقٌ ۞ تَطِيْرُ الْأَبْوَابُ وَالْأَغْلَاقُ ۞ وَتَنْفَتِحُ
الْجِهَاتُ ۞ لَا يَقِفُ بَيْنَ يَدَيْهِ شَيْءٌ حَتّٰى يَقِفَ
بَيْنَ يَدَيِ الرَّبِّ ۞ فَهُنَاكَ يَلْطُفُ إِلَيْهِ وَيَضُمُّهٗ
فِيْ حِجْرِهٖ ۞ فَيُطْعِمُهُ الْفَضْلَ وَيَسْقِيْهِ الْأُنْسَ
فَحِيْنَئِذٍ يَرٰى مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ
وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ۞ رُجُوْعُ هٰذَا الْعَبْدِ إِلَى
الْخَلْقِ سَبَبُ هِدَايَتِهِمْ وَمُلْكِهِمْ ۞ وَيَعُمُّهُمْ
مُلْكُ هٰذَا الْعَبْدِ الَّذِيْ وَصَلَ إِلَيْهِ وَالَّذِيْ
رَآهُ وَمَا سِوَاهُ شُغْلُ الْخَلْقِ ۞ يَصِيْرُ مُطْرِقًا
لِلْخَلْقِ جَهْبَذًا سَفِيْرًا دَالًّا إِلٰى بَابِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ ۞ فَحِيْنَئِذٍ يُدْعٰى فِي الْمَلَكُوْتِ
عَظِيْمًا ۞ يَكُوْنُ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ تَحْتَ
أَقْدَامِ قَلْبِهٖ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِظِلِّهٖ ۞
لَا تَهْذِ أَنْتَ تَدَّعِيْ مَا لَيْسَ لَكَ
وَمَا لَيْسَ عِنْدَكَ ۞ أَنْتَ نَفْسُكَ
مُسْتَوْلِيَةٌ عَلَيْكَ وَالْخَلْقُ
وَالدُّنْيَا كُلُّهَا فِيْ قَلْبِكَ ۞ هُمَا فِيْ
قَلْبِكَ أَكْبَرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَ
جَلَّ ۞ أَنْتَ خَارِجٌ عَنْ
حَدِّ الْقَوْمِ وَعَدِّهِمْ ۞ إِنْ أَرَدْتَ
الْوُصُوْلَ إِلٰى مَا أَشَرْتُ
إِلَيْهِ فَاشْتَغِلْ
بِطَهَارَةِ قَلْبِكَ

قدم ہائے اخلاص تھک سکتے ہیں نہ اس کا کام اس پر دشوار ہوتا ہے نہ اس کے سامنے کوئی دروازہ یا قفل قائم رہتا ہے۔ سارے دروازے اور قفل اُڑ جاتے اور ساری اطراف کھُل جاتی ہیں۔ کوئی چیز بھی اس کے سامنے نہیں ٹھیرتی۔ یہاں تک کہ پروردگار کے سامنے آٹھیرتا ہے۔ پس وہ اس پر شفقت فرماتا اور اس کو اپنی گود میں سُلا لیتا ہے کہ اپنا فضل اُس کا کھانا بناتا ہے اور اپنا اُنس اُس کا پانی۔ پس اُس وقت اس کو وہ (لذّت) میسّر آتی ہے جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کانوں نے سُنا اور نہ کسی بشر کے دل پر اس کا خیال گذرا ہے۔ (اب اس بندہ کا مخلوق کی طرف آنا) ان کی اور ان کے ملک کی بہبودی کا سبب ہوتا ہے اور اس بندہ کی بادشاہت جو خدا تک پہنچ لیا اور خدا کو اور اس کے ماسوا مخلوق کے شغل کو دیکھ چکا ہے۔ ساری مخلوق پر عام ہوتی ہے۔ وہ مخلوق کو حق تعالےٰ کے دروازہ تک پہنچانے کے لئے راستہ طے کرنے والا (نشیب و فراز سے) باخبر درمیانی واسطہ اور راہبر بن جاتا ہے۔ پس اُس وقت وہ عالمِ ملکوت میں معظم (کے خطاب) سے پکارا جاتا ہے کہ ساری مخلوق اُس کے قلب کے تلووں کے نیچے ہوتی اور سب اس کے ظل (حمایت) سے منتفع ہوتے ہیں (اے نا اہل واعظ) بکواس مت کر، تو ایسی چیز کا دعویٰ کر رہا ہے جو تجھ کو حاصل نہیں اور تیرے پاس بھی نہیں پھٹکی۔ تیری حالت یہ ہے کہ تیرا نفس تجھ پر قبضہ جمائے ہوئے اور مخلوق اور دُنیا سب تیرے قلب میں بھری ہوئی ہے یہی دونوں تیرے قلب میں حق تعالےٰ سے برتر (بنی ہوئی) ہیں۔ تو اللہ والوں کی گنتی اور شمار سے بھی خارج ہے۔ جس کی طرف میں اشارہ کر رہا ہوں۔ اگر تو وہاں تک پہنچنا چاہتا ہے تو اپنے قلب کو جملہ اشیاء سے پاک کرنے میں مشغول ہو۔ آخلاً

عَنِ الْاَشْیَاءِ کُلِّهَا اِمْتَثِلِ الْاَوَامِرَ وَانْتَهِ عَنِ النَّوَاهِیْ ؛ وَاصْبِرْ مَعَ الْقَدَرِ وَاَخْرِجِ الدُّنْیَا مِنْ قَلْبِكَ ؛ وَبَعْدَ هٰذَا تَعَالَ اِلَیَّ حَتّٰی اَتَکَلَّمَ مَعَكَ وَاُخْبِرُكَ بِمَا وَرَاءَ ذٰلِكَ ؛ اِنْ فَعَلْتَ هٰذَا حَصَلَ لَكَ الَّذِیْ تُرِیْدُ ؛ وَقَبْلَ هٰذَا فَالْکَلَامُ هَذَیَانٌ وَیْحَكَ اَنْتَ تُعْوِزُكَ لُقْمَةٌ ؛ تَضِیْعُ مِنْكَ حَبَّةٌ اَوْ یَنْکَسِرُ لَكَ عِرْضٌ تَقُوْمُ قِیَامَتُكَ ؛ وَتَعْتَرِضُ عَلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ تُخْرِجُ غَیْظَكَ فِیْ ضَرْبِ زَوْجَتِكَ وَوَلَدِكَ ؛ وَتَسُبُّ دِیْنَكَ وَنَبِیَّكَ ؛ لَوْ کُنْتَ عَاقِلًا مِنْ اَهْلِ الْیَقْظَةِ وَالْمُرَاقَبَةِ لَخَرِسْتَ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ وَلَرَاَیْتَ جَمِیْعَ اَفْعَالِهِ نِعْمَةً فِیْ حَقِّكَ وَنَظَرًا لَكَ ؛ اِذَا وَافَقْتَ وَلَمْ تُنَازِعْ ؛ وَشَکَرْتَ وَلَمْ تَکْفُرْ ؛ وَرَضِیْتَ وَلَمْ تَسْخَطْ ؛ وَسَکَتَّ وَلَمْ تَشْكُ ؛ یُقَالُ لَكَ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ ؛ یَا مُسْتَعْجِلُ اصْبِرْ وَقَدْ اَکَلْتَ طَیِّبًا هَنِیْئًا ؛ اَنْتَ مَا تَعْرِفُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ؛ لَوْ عَرَفْتَهٗ مَا شَکَوْتَ مِنْهُ اِلٰی غَیْرِهٖ ؛ لَوْ عَرَفْتَهٗ لَخَرِسْتَ بَیْنَ یَدَیْهِ ؛ وَلَمْ تَطْلُبْ مِنْهُ وَلَمْ تُلِحَّ عَلَیْهِ بِدُعَائِكَ ؛ بَلْ کُنْتَ تُوَافِقُهٗ وَتَصْبِرُ مَعَهٗ کُنْ عَاقِلًا مَا تَحْتَاجُ اِلٰی تَزْکِیَةٍ ؛ کُلُّ فِعْلِهٖ مَصْلَحَةٌ ؛ یَبْتَلِیْكَ لِیَنْظُرَ کَیْفَ تَعْمَلُ ؛ یَخْتَبِرُكَ هَلْ اَنْتَ وَاثِقٌ بِوَعْدِهٖ هَلْ اَنْتَ عَالِمٌ بِاَنَّهٗ نَاظِرٌ اِلَیْكَ وَعَلِیْمٌ بِكَ ؛ اَمَا تَعْلَمُ اَنَّ الرُّوْزْکَارِیَّ اِذَا کَانَ فِیْ دَارِ الْمَلِكِ

کی تعمیل کر اور ممنوعات سے باز آ اور تقدیر پر صابر بن اور دُنیا کو اپنے دل سے نکال اور اس کے بعد میرے پاس آ تاکہ میں تجھ سے باتیں کروں اور اس سے پرے کی بات بتاؤں اگر تو نے ایسا کیا تو جو بات تو چاہتا ہے وہ تجھ کو حاصل ہوجائیگی اور اس سے پہلے تو وعظ کہنا بکواس ہی بکواس ہے۔ افسوس تیری یہ حالت ہے کہ ایک لُقمہ کا اگر تو حاجت مند ہو یا ایک دانہ جاتا ہے یا ذرا سا آبرو میں فرق آجائے تو قیامت آجاتی ہے اور تو حق تعالیٰ پر اعتراض کرتا اور اپنے بی بی بچّوں کی مار پیٹ میں اپنا غصّہ نکالتا اور اپنے مذہب اور پیغمبر کو سخت سُست کہنے لگتا ہے۔ اگر تو صاحبِ عقل اور بیداری و مراقبہ والے گروہ میں سے ہوتا تو حق تعالیٰ کے سامنے بے زبان بنا رہتا اور اس کے جُملہ افعال کو اپنے حق میں نعمت اور مصلحت سمجھتا۔ موافقت کرتا۔ منازعت نہ کرتا۔ اور شکر گذار بنتا ناشکر گذار نہ بنتا اور راضی رہتا۔ ناراض نہ ہوتا۔ اور سکوت اختیار کرتا شکوہ نہ کرتا اس وقت (تیری جُملہ ضروریات پُوری کی جاتیں اور) تجھ سے کہا جاتا کہ ”کیا اللہ اپنے بندہ کو کافی نہیں ہے۔ اے **جلد باز** ذرا صبر کر کہ رچتا پچتا کھانا نصیب ہوگا۔ تو حق تعالےٰ سے واقف نہیں ہے اگر اس سے واقف ہوتا تو اس کی شکایت دُوسروں سے کبھی نہ کرتا۔ اگر تو اس سے واقف ہوتا تو اس کے سامنے گُونگا بنا رہتا اور نہ اس سے کچھ مانگتا اور نہ اپنی دُعا میں اصرار کرتا بلکہ اس کی موافقت کرتا (کہ جب چاہے اور جتنا چاہے دے) اور اس کے ساتھ صابر بنا رہتا۔ جب تک تو تزکیۂ نفس کا محتاج رہے تو عقل سے کام لے (کہ امتحان کے بغیر تزکیہ نہیں ہوسکتا) اس کا ہر فعل مصلحت سے ہے۔ وہ تجھ کو آزماتا ہے تاکہ دیکھے کہ تو کیسے کام کرتا ہے۔ تیری جانچ فرماتا ہے کہ تجھ کو اس کے وعدہ پر اعتماد بھی ہے (یا نہیں اور) تو جانتا بھی ہے یا نہیں کہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے اور تیرے حال سے واقف ہے؟ کیا تجھے معلوم نہیں کہ مزدور جب شاہی مکان میں

وَطَلَبَ الْبَذْلَ كَانَ سَفَاهَةً مِّنْهُ وَشَرَهًا يُخْرَجُ فِي الْحَالِ مِنَ الدَّارِ وَيُقَالُ لَهٗ هٰذَا يَحْتَاجُ إِلَى الطَّلَبِ لَا يَكْمُلُ إِيْمَانُ الْمُؤْمِنِ وَفِيْ قَلْبِهٖ حِرْصٌ وَّلَا شَرَهٌ وَّلَا طَلَبٌ وَّلَا مَنْ يَّخَافُهٗ وَيَرْجُوْهُ مِنَ الْخَلْقِ هٰذَا يَصِحُّ لَهٗ بِالْفِكْرِ الدَّائِمِ وَالنَّظَرِ إِلَى الْأُصُوْلِ وَالْفُرُوْعِ بِالتَّفَكُّرِ فِيْ أَحْوَالِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ وَكَيْفَ اسْتَنْقَذَهُمُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَيْدِي الْأَعْدَاءِ وَنَصَرَهُمْ عَلَيْهِمْ وَجَعَلَ لَهُمْ مِّنْ أُمُوْرِهِمْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا بِالْفِكْرِ الصَّحِيْحِ يَصِحُّ التَّوَكُّلُ وَتَغِيْبُ الدُّنْيَا عَنِ الْقَلْبِ وَيَنْسَى الْجِنَّ وَالْإِنْسَ وَالْمَلَكَ وَجَمِيْعَ الْخَلْقِ وَيَذْكُرُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ يَصِيْرُ صَاحِبُ هٰذَا الْقَلْبِ كَأَنَّهٗ لَمْ يَخْلُقْ غَيْرَهٗ يَصِيْرُ كَأَنَّهُ الْمَأْمُوْرُ دُوْنَ الْخَلْقِ كَأَنَّهُ الْمَنْهِيُّ دُوْنَهُمْ هُوَ الْمُنْعَمُ عَلَيْهِ دُوْنَهُمْ كَأَنَّ التَّكَالِيْفَ كُلَّهَا عَلٰى عُنُقِ سِرِّهٖ وَقَلْبِهٖ يَرَى جِبَالَ التَّكَالِيْفِ عَلَى اخْتِلَافِ أَجْنَاسِهَا أَنَّهَا رِسَالَةٌ مِّنَ الْمُكَلِّفِ فَيَحْمِلُهَا تَحْقِيْقًا لِّلْعُبُوْدِيَّةِ وَالطَّوَاعِيَةِ يَصِيْرُ حَامِلًا لِّلْخَلْقِ وَالْخَالِقُ يَحْمِلُهٗ يَصِيْرُ طَبِيْبًا لَّهُمْ وَرَبُّهٗ عَزَّ وَجَلَّ طَبِيْبُهٗ يَصِيْرُ بَابَ الْخَلْقِ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَسَفِيْرًا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهٗ يَصِيْرُ شَمْسًا يَسْتَضِيْئُوْنَ بِهٖ فِيْ طَرِيْقِهِمْ إِلَيْهِ

(مزدوری کا کام کر رہا) ہو اور مزدوری مانگنے لگے تو یہ اس کی حماقت اور حرص سمجھی جاتی ہے۔ فوراً وہ مکان سے باہر نکال دیا جاتا اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہاں اور تقاضہ کی ضرورت؟ جب تک مومن کے قلب میں حرص یا طمع یا تقاضہ یا مخلوق میں سے کسی کا خوف یا کسی سے توقع ہوگی اُس کا ایمان کامل نہ ہوگا۔ یہ مضمون اس کیلئے ہر وقت کے فکر اور اصول و فروع میں غور کرنے اور انبیاء و مرسلین وصالحین کے حالات سوچنے سے صحیح ہوگا کہ حق تعالیٰ نے کیوں کر ان کو دشمنوں کے ہاتھوں سے نکالا اور ان کے مقابلہ میں اُن کی مدد فرمائی اور ان کے لئے ان کے جملہ معاملات میں کشائش و راہِ نجات عطا کی۔ صحیح سوچ بچار سے توکل درست ہوجاتا اور دُنیا قلب سے غائب ہوجاتی ہے۔ جن اور انسان اور فرشتہ اور ساری ہی مخلوق فراموش ہوجاتی اور صرف حق تعالیٰ یاد رہ جاتا ہے۔ ایسے قلب والا شخص (مخلوق سے اتنا بے خبر) بن جاتا ہے گویا کہ اس کے سوا کوئی مخلوق ہی نہیں اور ساری مخلوق میں صرف اسی کو (اطاعت و عبادت کا) حکم ہوا ہے اور گویا اسی کو (محرمات سے) روکا گیا ہے۔ بس اسی پر اس کے انعامات ہوئے ہیں اور گویا ساری تکالیف کا بوجھ بار اُسی کے قلب اور باطن کی گردن پر ہے۔ یہ مختلف الاقسام تکلیفوں کے پہاڑوں کو یوں سمجھتا ہے کہ تکلیف دہندہ (خداوند تعالیٰ) کے پیغامات ہیں پس اپنی غلامی و خدمت گاری کا ثبوت دینے کیلئے یہ ان کو اٹھا لیتا ہے۔ یہ حامل بن جاتا ہے مخلوق کا اور خالق جل شانہٗ حامل بنجاتا ہے اس کا یہ طبیب بن جاتا ہے مخلوق کا اور حق تعالیٰ شانہٗ طبیب بنجاتا ہے اس کا یہ مخلوق کے حق تعالیٰ تک پہنچنے کا دروازہ اور ان کے اور خدا کے درمیان سفیر بن جاتا ہے۔ یہ آفتاب بن جاتا ہے کہ لوگ خدا تک پہنچنے کے راستہ میں اس کی روشنی سے چلتے ہیں۔ یہ مخلوق کا

يَصِيرُ طَعَامَ الْخَلْقِ وَشَرَابَهُمْ فَلَا يَغِيبُ عَنْهُمْ ؛
يَصِيرُ كُلَّ هَمِّهِ مَصَالِحَهُمْ ؛ وَيَنْسَى نَفْسَهُ ؛
يَصِيرُ كَأَنْ لَا نَفْسَ لَهُ وَلَا طَبْعَ وَلَا هَوًى ؛
يَنْسَى طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَلِبَاسَهُ ؛ يَصِيرُ نَاسِيًا
لِنَفْسِهِ ذَاكِرًا لِخَلْقِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ يَخْرُجُ بِقَلْبِهِ
عَنْ نَفْسِهِ وَالْخَلْقِ ؛ وَيَبْقَى بِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ
طَلَبِهِ نَفْعُ الْخَلْقِ ؛ قَدْ سَلَّمَ نَفْسَهُ إِلَى يَدِ
قَضَاءِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ هُوَ نَاحِيَةٌ عَنْهُ بِكُلِّيَّتِهِ ؛
هٰذِهٖ صِفَةُ مَنْ يُرِيدُ الْوُقُوفَ فِي اجْتِلَابِ
الْخَلْقِ إِلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ أَنْتَ مَهْوُوسٌ
جَاهِلٌ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِرُسُلِهِ وَأَوْلِيَائِهِ وَ
خَوَاصِّهِ مِنْ خَلْقِهِ ؛ تَدَّعِي الزُّهْدَ وَأَنْتَ رَاغِبٌ
زُهْدُكَ زَمِنٌ لَا قَدَمَ لَهُ ؛ كُلُّ رَغْبَتِكَ فِي
الدُّنْيَا وَالْخَلْقِ ؛ لَا رَغْبَةَ لَكَ فِي رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ
دُوْنَكَ وَالْقِيَامَ بَيْنَ يَدَيَّ ؛ قَدِّمْ حُسْنَ
الظَّنِّ وَالْأَدَبِ حَتّٰى أَدُلَّكَ عَلٰى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ
وَأُعَرِّفَكَ الطَّرِيقَ إِلَيْهِ ؛ اِنْزَعْ عَنْكَ لِبَاسَ
الْكِبْرِ ؛ وَالْبَسْ لِبَاسَ التَّوَاضُعِ ؛ ذُلَّ حَتّٰى
تُعَزَّ ؛ وَتَوَاضَعْ حَتّٰى تُرْتَفَعَ ؛ جَمِيْعُ مَا أَنْتَ
فِيْهِ وَعَلَيْهِ كُلُّهُ هَوَسٌ ؛ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ إِلَيْهِ ؛ هٰذَا الْأَمْرُ لَا يَجِيءُ بِأَعْمَالِ
الْجَسَدِ ؛ نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُوْلُ اَلزُّهْدُ هٰهُنَا ؛ اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا
اَلْإِخْلَاصُ هٰهُنَا ؛ وَيُشِيْرُ إِلٰى صَدْرِهٖ ؛
مَنْ أَرَادَ الْفَلَاحَ فَلْيَصِرْ أَرْضًا تَحْتَ

آب و دانہ بن جاتا ہے بس اُن سے غیر حاضر نہیں ہوتا۔ اس کا سارا فکر مخلوق کی بہبودی ہے۔ وہ اپنے نفس کو بھول جاتا ہے۔ ایسا ہو جاتا ہے گویا کہ نہ اس کے نفس ہے نہ طبیعت نہ کوئی خواہش۔ کھانا، پینا، پہننا سب بُھلا دیتا ہے۔ اپنے آپ کو بھولنے والا اور اپنے رب کی مخلوق کو یاد رکھنے والا بن جاتا ہے اور اپنے قلب کے اعتبار سے اپنے نفس اور مخلوق سب سے باہر نکل جاتا اور اپنے پروردگار کے ساتھ باقی رہتا ہے۔ اُس کا سارا فکر بس مخلوق کو نفع پہنچانا ہے۔ اس نے اپنا نفس اپنے پروردگار کی قضا و قدر کے ہاتھ کو سونپ دیا۔ اور اپنے آپ سے بالکل ایک سُو ہو لیا۔ یہ ہے کیفیت اس (واعظ) کی جو مخلوق کے دروازہ تک کھینچ لانے کی خدمت پر قائم ہونا چاہیے۔ تو بوالہوس حق تعالیٰ اور اس کے رسُولوں اور اس کے اولیاء اور اُس کی مخلوق میں اس کے خاص بندوں سے ناواقف ہے۔ تو دعوے کرتا ہے زُہد کا حالانکہ رغبت سے بھرا ہوا ہے۔ تیرا زُہد اپاہج ہے کہ اسکے قدم ہی نہیں۔ تیری ساری رغبت دُنیا اور مخلوق کے متعلق ہے اور اپنے پروردگار کی رغبت تجھ کو ذرا بھی نہیں۔ میرے سامنے کھڑا ہونا اختیار کر اور اوّل نیک گمانی اور ادب حاصل کرتا کہ میں تجھ کو تیرے رب سے آگاہ کروں اور اُس تک (پہنچنے) کا راستہ تجھ کو بتاؤں۔ تکبر کا لباس اپنے بدن سے اُتار اور تواضع کا لباس پہن۔ عاجزی اختیار کرتا کہ عزّت پائے اور تواضع کرتا کہ رفعت نصیب ہو۔ جس حالت پر اور جس کیفیت میں تو ہے سب ہوس ہی ہوس ہے کہ حق تعالیٰ اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں۔ یہ بات بدن کے اعمال سے نہیں آیا کرتی بلکہ اوّل قلب کے اعمال اور اس کے بعد بدن کے اعمال (دونوں ہوں تب) آیا کرتی ہے۔ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کرتے تھے کہ ”زہد یہاں ہوتا ہے۔ تقویٰ یہاں ہوتا ہے۔ اخلاص یہاں ہوتا ہے“ جو شخص فلاح کا طالب ہو اُس کو چاہیئے کہ مشائخ کے

اَقَلُّ مِنَ الشُّيُوْخِ ؛ مَا صِفَةُ هٰؤُلَاءِ الشُّيُوْخِ ؛ هُمُ
التَّارِكُوْنَ لِلدُّنْيَا وَالْخَلْقِ ؛ اَلْمُوَدِّعُوْنَ
لَهُمَا ؛ اَلْمُوَدِّعُوْنَ لِمَا تَحْتَ الْعَرْشِ اِلَى
الثَّرٰى اَلَّذِيْنَ تَرَكُوا الْاَشْيَاءَ وَوَدَّعُوْهَا وَ
دَاعَ مَنْ لَا يَعُوْدُ اِلَيْهَا قَطُّ ؛ وَدَّعُوا الْخَلْقَ
كُلَّهُمْ وَنُفُوْسَهُمْ مِنْ جُمْلَتِهِمْ ؛ وُجُوْدُهُمْ مَعَ رَبِّهِمْ
عَزَّ وَجَلَّ فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِهِمْ ؛ كُلُّ مَنْ يَطْلُبُ
مَحَبَّةَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ وُجُوْدِ نَفْسِهٖ فَهُوَ فِيْ
هَوَسٍ وَهَذَيَانٍ ؛ اَلْاَكْثَرُ مِنَ الْمُتَزَهِّدِيْنَ
الْمُتَعَبِّدِيْنَ عَبِيْدُ الْخَلْقِ مُشْرِكُوْنَ بِهِمْ ؛ لَا تَتَّكِلُوْا
عَلَى الْاَسْبَابِ وَتُشْرِكُوْا بِهَا وَتَعْتَمِدُوْا عَلَيْهَا ؛
فَيَغْضَبُ عَلَيْكُمُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِيْ هُوَ مُسَبِّبُ
الْاَسْبَابِ الْخَالِقُ لَهَا الْمُتَصَرِّفُ فِيْهَا ؛ اِعْتِقَادُ
الْمُتَّبِعِيْنَ لِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ السَّيْفَ لَا يَقْطَعُ بِطَبْعِهٖ
بَلِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقْطَعُ بِهٖ ؛ وَاَنَّ النَّارَ لَا تُحْرِقُ
بِطَبْعِهَا ؛ بَلِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُحْرِقُ بِهَا ؛ وَاَنَّ
الطَّعَامَ لَا يُشْبِعُ بِطَبْعِهٖ بَلِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُشْبِعُ بِهٖ
وَاَنَّ الْمَاءَ لَا يُرْوِيْ بِطَبْعِهٖ بَلِ اللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ الْمُرْوِيْ بِهٖ ؛ وَهٰكَذَا جَمِيْعُ الْاَسْبَابِ عَلٰى
اِخْتِلَافِ اَجْنَاسِهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُتَصَرِّفُ
فِيْهَا وَبِهَا ؛ وَهِيَ لَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ يَفْعَلُ بِهَا
مَا يَشَاءُ ؛ اِذَا كَانَ هُوَ الْفَاعِلُ عَلَى الْحَقِيْقَةِ
فَلِمَ لَا تَرْجِعُوْنَ اِلَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِكُمْ وَتَتْرُكُوْنَ
حَوَائِجَكُمْ ؛ وَتُسْلِمُوْنَ

قدموں کے نیچے کی زمین بن جائے۔ وہ مشائخ کون ہیں؟ وہ کہ جنھوں نے دُنیا اور مخلوق کو چھوڑ دیا۔ دونوں کو رخصت کر چکے اور عرش سے لیکر فرش تک سب کو الوداع کہہ چکے۔ جنھوں نے ساری چیزوں کو چھوڑا اور ایسا رخصت کیا کہ اس کی طرف کبھی واپسی ہی نہ ہوگی۔ انہوں نے ساری مخلوق کو رخصت کر دیا اور ان کے نفوس بھی اسی (رخصت کردہ) مخلوق میں داخل ہیں۔ ان کی ہستی ہر حالت میں اپنے پروردگار کے ساتھ ہے۔ جو شخص اپنے نفس کے موجود ہوتے ہوئے حق تعالےٰ کی محبّت کا مدّعی ہو وہ ہوس اور ہذیان میں مُبتلا ہے۔ اکثر بنے ہوئے عابد و زاہد مخلوق کے بندے اور مخلوق کو شریکِ خدا سمجھنے والے ہیں۔ اسباب پر بھروسہ نہ کرو اور نہ اُن کو شریک سمجھو اور نہ اُن پر اعتماد رکھو ورنہ تم پر حق تعالےٰ ناراض ہوگا جو مسبّب الاسباب اور اسباب کا پیدا کرنے والا اور ان میں تصرّف فرمانے والا ہے۔ اللہ کی کتاب اور اُس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کے اتباع کرنے والوں کا عقیدہ یہ ہے کہ تلوار بالطبع قطع نہیں کرسکتی (بلکہ حق تعالےٰ کرتا ہے بواسطہ تلوار کے۔ اور آگ بالطبع نہیں جلاتی بلکہ حق تعالےٰ جلاتا ہے اس کے ذریعہ سے۔ اور کھانا اپنی ذات سے (کسی کا) پیٹ نہیں بھرتا بلکہ حق تعالےٰ پیٹ بھرتا ہے اس کے واسطے سے۔ اور پانی اپنی طبیعت سے (کسی کو) سیراب نہیں کرتا بلکہ سیراب کرنیوالا حق تعالیٰ ہے اور پانی واسطہ ہے۔ یہی حال ہے جملہ اسباب کا کوئی جنس کیوں نہ ہو کہ اللہ تعالےٰ ان کے اندر اور ان کے واسطے سے تصرّف فرماتا ہے اور اسباب اس کے ہاتھ میں آلہ ہیں کہ ان کے ذریعہ سے جو چاہے کرے (خواہ عادت کے موافق وہی کام لے جن کے لئے اُن کو تجویز کیا ہے یا اس کے خلاف لے لے پس) جب کرنیوالا حقیقت میں وہی ہے تو اپنے جملہ اُمور میں تم اس کی طرف رجوع کیوں نہیں کرتے اور اپنی ضروریات اسی پر کیوں نہیں چھوڑتے اور اپنی ہر حالت

تَوْحِيْدُ لَهٗ فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِكُمْ ؛ اَمْرُهٗ ظَاهِرٌ لَّا يَخْفٰى عَلٰى كُلِّ عَاقِلٍ ؛ اَلْعَبْدُ يُضْرَبُ بِالْعَصَا ؛ وَالْحُرُّ تَكْفِيْهِ الْاِشَارَةُ ؛ اَطِيْعُوْهُ فَاِنَّهٗ يُعِزُّ مَنْ اَطَاعَهٗ ؛ لَا تَعْصُوْهُ فَاِنَّهٗ يَخْذُلُ مَنْ عَصَاهُ ؛ اَلنَّصْرُ وَالْخِذْلَانُ بِيَدِهٖ ؛ يُعِزُّ بِالنَّصْرِ مَنْ يَّشَاءُ ؛ وَيُذِلُّ بِالْخِذْلَانِ مَنْ يَّشَاءُ ؛ يُعِزُّ بِالْعِلْمِ مَنْ يَّشَاءُ ؛ وَيُذِلُّ بِالْجَهْلِ مَنْ يَّشَاءُ يُعِزُّ بِالْقُرْبِ مَنْ يَّشَاءُ ؛ وَيُذِلُّ بِالْبُعْدِ مَنْ يَّشَاءُ

اَلْمَجْلِسُ الْحَادِيْ وَالسِّتُّوْنَ

قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْمَدْرَسَةِ فِيْ عِشْرِيْنَ مِنْ رَجَبٍ سَنَةَ سِتٍّ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ (بَعْدَ كَلَامٍ) سَاَلَهٗ سَائِلٌ عَنِ الْخَوَاطِرِ فَقَالَ : مَا يُدْرِيْكَ مَا الْخَوَاطِرُ ؛ خَوَاطِرُكَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالطَّبْعِ وَالْهَوٰى وَالدُّنْيَا ؛ هَمُّكَ مَا اَهَمَّكَ ؛ خَوَاطِرُكَ مِنْ جِنْسِ هَمِّكَ مَا يَعْمَلُ ؛ خَاطِرُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَجِيْءُ اِلَّا اِلٰى قَلْبٍ خَالٍ عَمَّا سِوَاهُ ؛ كَمَا قَالَ لَا نَاْخُذُ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗ ؛ اِذَا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَذِكْرُهٗ عِنْدَكَ ؛ فَلَا جَرَمَ يَمْتَلِئُ قَلْبُكَ مِنْ قُرْبِهٖ ؛ وَتَهْرُبُ خَوَاطِرُ الشَّيْطَانِ وَالْهَوٰى وَالدُّنْيَا مِنْ عِنْدِكَ ؛ لِلدُّنْيَا خَاطِرٌ ؛ وَلِلْاٰخِرَةِ خَاطِرٌ ؛ وَلِلْمَلَكِ خَاطِرٌ وَلِلنَّفْسِ خَاطِرٌ ؛ وَلِلْقَلْبِ خَاطِرٌ ؛ وَلِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ خَاطِرٌ ؛ فَتَحْتَاجُ اَيُّهَا الصَّادِقُ اِلٰى دَفْعِ جَمِيْعِ الْخَوَاطِرِ ؛ وَالسُّكُوْنِ

ہیں اسی کو یگانہ و یکتا کیوں نہیں سمجھتے؟ بات بالکل کھلی ہوئی ہے کسی صاحبِ عقل پر بھی مخفی نہیں ہے۔ "شریف کو تو اشارہ ہی کافی ہے البتہ غلام کو لاٹھی سے پیٹنے کی حاجت ہوتی ہے۔" اللہ کی اطاعت کرو کیونکہ جو اس کی اطاعت کرتا ہے وہ اس کو عزت بخشتا ہے اسکی نافرمانی نہ کرو کہ جو اس کی نافرمانی کرتا ہے وہ اس کو رسوا کرتا ہے۔ مدد کرنا اور محروم رکھنا اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ جس کو چاہتا ہے مدد فرما کر عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے مدد سے محروم رکھکر ذلیل کردیتا ہے جس کو چاہتا ہے علم سے عزت بخشتا ہے اور جس کو چاہتا ہے جہل سے ذلیل کرتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے قُرب دیکر معزز بناتا ہے اور جس کو چاہتا ہے دُور فرما کر خوار کرتا ہے۔

اکسٹھویں مجلس

(۲۰ رجب ۵۴۶ھ۔ مدرسہ معمورہ)

(کچھ تقریر کے بعد جب کہ کسی سائل نے خواطر کے متعلق سوال کیا تو فرمایا) تو کیا جانے کہ خواطر کیا ہیں؟ تیرے خواطر تو شیطان و طبیعت و خواہشِ نفس اور دُنیا کی طرف سے ہیں۔ تیرا فکر وہی ہے جو تجھ کو بےچین بنادے۔ تیرے خواطر بھی تیرے فکر ہی کی جنس میں سے ہیں کہ جو کچھ بھی وہ عمل کریگا (ویسے ہی خطرات پیدا ہوں گے) خاطرِ حق صرف اسی قلب میں آیا کرتی ہے جو ماسوا سے خالی ہو۔ چنانچہ فرمایا ہے "ہم نہ لیں گے مگر اُسی کو جس کے پاس اپنا مال پائیں گے"۔ جب حق تعالےٰ اور اس کا ذکر تیرے پاس ہوگا تو لامحالہ تیرا قلب اس کے قُرب سے لبریز ہوجائیگا اور شیطان و خواہشِ نفس اور دُنیا کے خطرات تیرے پاس سے بھاگ جائینگے دنیا کا خاطر جدا ہے اور آخرت کا خاطر جدا اور فرشتہ کا خاطر جدا اور نفس کا خاطر جدا اور قلب کا خاطر جدا اور حق تعالےٰ کا خاطر جدا۔ پس اے سچے طالب تجھ کو جملہ خواطر کے دفع کرنے اور خاطرِ حق سے

اِلَى خَاطِرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ إِذَا أَعْرَضْتَ عَنْ خَاطِرِ النَّفْسِ وَخَاطِرِ الْهَوٰى وَخَاطِرِ الشَّيْطَانِ وَخَاطِرِ الدُّنْيَا ۞ جَاءَكَ خَاطِرُ الْآخِرَةِ ۞ ثُمَّ جَاءَكَ خَاطِرُ الْمَلَكِ ۞ ثُمَّ خَاطِرُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ آخِيْرًا ۞ وَهُوَ الْغَايَةُ ۞ إِذَا صَحَّ قَلْبُكَ وَقَفَ عِنْدَ الْخَاطِرِ وَقَالَ لَهُ أَيُّ خَاطِرٍ أَنْتَ ۞ وَمِمَّ أَنْتَ ۞ فَيَقُوْلُ لَهُ أَنَا خَاطِرُ كَذَا وَكَذَا ۞ أَنَا خَاطِرُ حَقٍّ مِّنَ الْحَقِّ ۞ أَنَا نَاصِحٌ مُحِبٌّ اَلْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّكَ فَأَنَا أُحِبُّكَ ۞ أَنَا السَّفِيْرُ ۞ أَنَا حَظُّكَ مِنْ حَالِ النُّبُوَّةِ **يَا غُلَامُ** تَعَرَّضْ لِمَعْرِفَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهَا أَصْلُ كُلِّ خَيْرٍ ۞ إِذَا أَكْثَرْتَ مِنْ طَاعَتِهِ أَعْطَاكَ مَعْرِفَتَهُ ۞ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَاعَ الْعَبْدُ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعْطَاهُ مَعْرِفَتَهُ ۞ فَإِذَا تَرَكَ طَاعَتَهُ لَمْ يَسْلُبْهَا مِنْهُ بَلْ يُبْقِيْهَا فِي قَلْبِهِ لِيَحْتَجَّ بِهَا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۞ يَقُوْلُ لَهُ مَيَّزْتُكَ بِمَعْرِفَتِيْ ۞ وَتَفَضَّلْتُ عَلَيْكَ بِهَا ۞ لِمَ لَمْ تَعْمَلْ بِمَا عَلِمْتَ **يَا غُلَامُ** مَا يَنْفَعُ بِيَدِكَ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئٌ بِنِفَاقِكَ وَفَصَاحَتِكَ وَبَلَاغَتِكَ وَتَصْفِيْرِ وَجْهِكَ وَتَرْقِيْعِ مُرَقَّعَتِكَ وَجَمْعِ أَكْتَافِكَ وَتَبَاكِيْكَ ۞ كُلُّ ذٰلِكَ مِنْ نَفْسِكَ وَشَيْطَانِكَ وَشِرْكِكَ بِالْخَلْقِ وَطَلَبِ الدُّنْيَا مِنْهُمْ ۔ (وَبَعْدَ كَلَامٍ) اِحْقِرْ نَفْسَكَ وَاكْتُمْ أَمْرَكَ

قرار پانے کی حاجت ہے۔ جب تو خاطرِ نفس اور خاطرِ خواہشِ نفس اور خاطرِ شیطان و خاطرِ دُنیا سے رُخ پھیر لیگا تو آخرت کا خاطر تیرے پاس آئے گا اور اس کے بعد فرشتہ کا خاطر اور سب کے آخر میں خاطرِ حق سُبحانہٗ آئیگا اور وہی اصل مقصود ہے۔ جب قلب درست ہوتا ہے تو وہ خاطر کے پاس توقف کرتا اور اس سے پوچھتا ہے کہ تو کون سا خاطر ہے اور کس کی طرف سے ہے؟ پس وہ جواب دیتا ہے کہ میں فلاں خاطر ہوں۔ میں خاطرِ حق ہوں کہ حق تعالےٰ کی طرف سے آیا ہوں۔ میں خیر خواہ دوست ہوں۔ حق تعالےٰ تجھ سے محبّت فرماتا ہے لہٰذا مجھے بھی تجھ سے محبت ہے۔ میں (شاہی) سفیر ہوں اور احوالِ نبوّت میں سے تیرا حصّہ ہوں۔ **صاحبزادہ**۔ حق تعالےٰ کی معرفت کے درپے ہو کیونکہ وہ ہر خوبی کی جڑ ہے۔ جب تو اس کی طاعت زیادہ کریگا تو وہ تجھ کو اپنی معرفت بخشے گا۔ اور اسی لئے جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ "بندہ جب اپنے پروردگار کی اطاعت کرتا ہے تو حق تعالےٰ اُس کو اپنی معرفت بخشتا ہے۔" پس جب وہ اس کی اطاعت چھوڑ بیٹھتا ہے تو معرفت کو اس کے قلب سے چھینتا نہیں بلکہ اس کو اس کے قلب میں قائم رہنے دیتا ہے تاکہ بروزِ قیامت اس کے ذریعہ سے اس پر الزام قائم فرمائے اور کہے کہ میں نے تجھ کو اپنی معرفت سے ممتاز کیا اور وہ تجھ کو عطا کر کے تجھ پر فضل فرمایا۔ پھر تو نے اپنی آگاہی پر عمل کیوں نہ کیا۔ **صاحبزادہ** تیرے نفاق اور طرّاری ولسّانی اور (ریاکاری کے مجاہدہ سے) چہرہ زرد کرنے کپڑوں میں پیوند لگانے مونڈھے سُکیڑنے اور رونی صورت بنانے سے تجھ کو حق تعالےٰ ذرا بھی ہاتھ نہ آئے گا۔ یہ ساری باتیں تیرے نفس تیرے شیطان اور مخلوق کو شریکِ خدا سمجھنے اور اُن سے دُنیا کمانے کی ہوس کے سبب ہیں۔

(کچھ تقریر کے بعد فرمایا) اپنے آپ کو حقیر سمجھ اور اپنے حال کو مخفی کر

وَكُنْ عَلٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ يُّقَالَ لَكَ تَحَدَّثْ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ ؁ كَانَ ابْنُ شَمْعُوْنَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِذَا جَاءَتْهُ الْكَرَامَةُ يَقُوْلُ هٰذِهٖ خَدْعَةٌ ؁ هٰذِهٖ مِنَ الشَّيْطَانِ ؁ وَدَامَ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى قِيْلَ لَهٗ ؁ مَنْ اَنْتَ وَمَنْ اَبُوْكَ ؁ تَحَدَّثْ بِنِعْمَتِنَا عَلَيْكَ قَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِىْ مُنَاجَاتِهٖ لِرَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ يَا رَبِّ اَوْصِنِىْ ؁ فَقَالَ لَهٗ اُوْصِيْكَ بِىْ وَبِطَلَبِىْ ؁ وَكَرَّرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ ؁ فِىْ كُلِّ مَرَّةٍ يَقُوْلُ لَهٗ ذٰلِكَ ؁ وَيُجِيْبُهٗ مِثْلَ الْاَوَّلِ ؁ مَا قَالَ لَهٗ اُطْلُبِ الدُّنْيَا وَلَا اُطْلُبِ الْاٰخِرَةِ ؁ كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ لَهٗ اُوْصِيْكَ بِطَاعَتِىْ وَتَرْكِ مَعْصِيَتِىْ ؁ اُوْصِيْكَ بِطَلَبِ قُرْبِىْ ؁ اُوْصِيْكَ بِتَوْحِيْدِىْ وَالْعَمَلِ لِىْ ؁ اُوْصِيْكَ بِالْاِعْرَاضِ عَمَّا سِوَاىَ ؁ اِذَا صَحَّ الْقَلْبُ وَعَرَفَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ اَنْكَرَ غَيْرَهٗ ؁ وَاسْتَاْنَسَ بِهٖ وَاسْتَوْحَشَ مِنْ غَيْرِهٖ ؁ وَاسْتَرَاحَ مَعَهٗ وَتَعِبَ مَعَ غَيْرِهٖ ؁ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ لِىْ اَنِّىْ مُبَالِغٌ فِىْ مَوَاعِظِ عِبَادِكَ ، مُجْتَهِدٌ فِىْ صَلَاحِهِمْ ؁ اَنَا نَاحِيَةٌ عَنْ جَمِيْعِ مَا اَنَا فِيْهِ ؁ اَنَا خَارِجٌ عَنْهُ كَخُرُوْجِكُمْ عَنْهُ مِنْ حَيْثُ الْمَعْنٰى وَالسِّرِّ ؁ لَا كَرَامَةَ لِىْ اِنْ اَكُوْنَ مَعَهٗ فِىْ شَىْءٍ مِّنْ تَدْبِيْرِهٖ وَتَصَارِيْفِهٖ ؁

يَا اَصْحَابَ الصَّوَامِعِ

وَالزَّوَايَا تَعَالَوْا

ذُوْقُوْا

اور اسی پر قائم رہ یہاں تک کہ تجھ کو (خدا ہی کی طرف سے) حکم ہو کہ اپنے رب کی نعمت کو ظاہر کر۔ ابنِ شمعون رحمۃ اللہ علیہ سے جب کوئی کرامت ظاہر ہوتی تو فرمایا کرتے کہ یہ دھوکہ ہے اور یہ شیطانی مکر ہے (تاکہ میرے نفس میں میری بزرگی کا خیال ڈال کر مجھ کو تباہ کرے) وہ ہر کرامت کے متعلق یہی فرماتے رہے یہاں تک اُن سے کہا گیا کہ "کون تم اور کون تمہارا ابا، ہماری نعمت جو تم پر ہوا کرے اس کو بیان کیا کرو۔" حضرت موسٰے علیہ السلام نے اپنے پروردگا سے مناجات میں عرض کیا کہ بارخدایا کچھ مجھ کو نصیحت فرمائیے۔ حق تعالےٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمکو اپنے اور اپنی طلب کے متعلق نصیحت کرتا ہوں۔ چار مرتبہ حضرت موسٰےؑ نے یہی سوال کیا اور ہر مرتبہ اُن کو یہی ارشاد ہوا اور وہی پہلا جواب ملتا رہا۔ نہ یوں فرمایا کہ دُنیا طلب کرو اور نہ یہ کہ آخرت طلب کرو۔ گویا اُن کو یوں ارشاد ہوتا تھا کہ "میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ میری طاعت کرو اور معصیت چھوڑ دو۔ مَیں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ میرا قُرب چاہو۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ مجھ کو واحد ویکتا سمجھو اور میرے ہی لئے عمل کرو۔ مَیں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ میرے سوا سب سے رُخ پھیر لو۔" جب قلب درست اور حق تعالےٰ سے واقف ہو جاتا ہے تو دوسروں کو اُوپرا سمجھنے لگتا ہے۔ اسی سے مانوس ہوتا اور دوسروں سے متوحش ہوتا ہے۔ اسی کے ساتھ آرام پاتا ہے اور دوسروں کے ساتھ تکلیف۔ اے میرے اللہ تو گواہ رہیو کہ میں تیرے بندوں کو ضرورت سے زیادہ نصیحت کر چکا اور ان کی بہبودی میں پُوری جدوجہد کر رہا ہوں۔ جُملہ اشیاء (وعظ ونصیحت وغیرہ) جن میں مصروف ہوں معنی اور باطن کے اعتبار سے مَیں ان سب سے یکسُو اور جس طرح تم ان سے الگ ہو۔ اسی طرح ان سے علیحدہ ہوں۔ (کہ اپنی طرف سے کوئی لفظ بھی زبان سے نہیں نکالتا) اگر مَیں اس کی تدبیر اور اس کے تصرّفات میں کسی چیز کے ساتھ بھی دخیل ہوں تو میرے لئے کوئی عزت نہیں۔ اے معابد و خلوت خانے والو آؤ میرے وعظ کا

مِنْ كَلَامِيْ وَلَوْ حَرْفًا وَّاحِدًا ۔ اِصْحَبُوْنِيْ يَوْمًا
اَوْ اُسْبُوْعًا لَعَلَّكُمْ تَتَعَلَّمُوْنَ شَيْئًا يَنْفَعُكُمْ ۔
وَيْحَكُمُ الْاَكْثَرُ مِنْكُمْ هَوَسٌ فِيْ هَوَسٍ تَعْبُدُوْنَ
الْخَلْقَ فِيْ صَوَامِعِكُمْ ۔ هٰذَا الْاَمْرُ لَا يَجِيْءُ بِمُجَرَّدِ
الْقُعُوْدِ فِي الْخَلَوَاتِ مَعَ الْجَهْلِ ۔ وَيْلَكَ اِمْشِ
فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاءِ الْعُمَّالِ حَتّٰى لَا يَبْقٰى
مَشْيٌ ۔ اِمْشِ حَتّٰى لَا تُطَاوِعَكَ سَاقَاكَ ۔ فَاِذَا
عَجَزْتَ فَاقْعُدْ ۔ سِرْ بِظَاهِرِكَ ثُمَّ بِقَلْبِكَ وَ
مَعْنَاكَ ۔ اِذَا عَيِيْتَ ظَاهِرًا اَوْ بَاطِنًا وَّوَقَفْتَ
جَاءَكَ الْقُرْبُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْوُصُوْلُ
اِلَيْهِ ۔ اِذَا انْقَطَعَتْ خُطُوَاتُ قَلْبِكَ وَذَهَبَ
قُوَاكَ فِي السَّيْرِ اِلَيْهِ كَانَ ذٰلِكَ عَلَامَةَ قُرْبِكَ
مِنْهُ ۔ فَحِيْنَئِذٍ سَلِّمْ وَاسْتَطْرِحْ ۔ اَمَّا يَبْنِيْ لَكَ
صَوْمَعَةً فِي الْبَرِّيَّةِ ۔ اَوْ يُقْعِدُكَ فِي الْخَرَابِ
اَوْ يَرُدُّكَ اِلَى الْعُمْرَانِ ۔ ثُمَّ يُوْقِفُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ
وَالْجِنَّ وَالْاِنْسَ وَالْمَلَكَ وَالْاَرْوَاحَ فِيْ خِدْمَتِكَ
اِذَا صَحَّ الْقُرْبُ لِعَبْدٍ اَتَتْهُ الْوِلَايَةُ وَالنِّيَابَةُ ۔
وَعُرِضَ عَلَيْهِ جَمِيْعُ مَا فِي الْخَزَائِنِ ۔ وَتَشَفَّعَ لَهُ
الْاَرْضُ وَالسَّمَاءُ وَمَنْ فِيْهِمَا ۔ لِمَكَانِهِ مِنَ
الْمَلِكِ وَلِصَفَاءِ بَاطِنِهِ وَسِرِّهِ وَنُوْرِ
قَلْبِهِ ۔ لَا يَكُوْنُ الْاِسْلَامُ وَ
الْاِيْمَانُ عِنْدَكَ عَارِيَةً ۔
هٰذَا يُكْثِرُ خَوْفَكَ وَصَوْمَكَ
وَصَلَوَاتِكَ وَ
سَهَرَكَ ۔

کچھ تو ذائقہ چکھو اگرچہ ایک ہی لفظ کیوں نہ ہو۔ ایک دن یا ہفتہ بھر تو میری صحبت میں رہو کیا عجب ہے کہ وہ بات سیکھ جاؤ جو تم کو سود مند ہوگی۔ تم پر افسوس کہ اکثر تم میں ہوس در ہوس ہیں۔ تم اپنے خلوت خانوں میں بیٹھے ہوئے مخلوق کی پرستش کر رہے ہو۔ یہ (وصول الی اللہ کا مضمون) جہالت لے کر محض خلوتوں میں بیٹھ جانے سے نہیں آیا کرتا۔ تجھ پر افسوس۔ علم اور علماء باعمل کی تلاش میں اتنا چل کہ طاقت رفتار باقی نہ رہے۔ اتنا چل کہ دونوں پنڈلیاں چلنے سے جواب دیدیں جب تھک جائے تو بیٹھ جا۔ اوّل اپنے ظاہر سے چل اس کے بعد اپنے قلب اور باطن سے۔ جب تو ظاہرًا و باطنًا ہر طرح تھک کر بیٹھ جائے گا۔ (اور کوشش کرنا جو تیرا کام تھا پورا ہو جائے گا تب) حق تعالےٰ کی طرف سے قُرب اور وصول آئے گا۔ جب تیرے قلب کے قدم بیکار اور خدا کی طرف چلنے میں قوتیں ختم ہو جائیں تو یہ تیرے خدا سے قریب ہو جانے کی نشانی ہے۔ پس اس وقت (اپنے آپ کو اس کے) حوالہ کر اور (آستانہ پر) پڑا رہ۔ خواہ وہ (تجھ کو عابد بنا کر) جنگل میں تیرے لئے خلوت خانہ تعمیر فرمائے یا (زاہد مجرد بنا کر) تجھ کو ویرانہ میں بٹھائے یا تجھ کو (نائب رسول بنا کر) آبادی کی طرف واپس لائے اور دُنیا و آخرت و جنّات و انسان اور ملائکہ و ارواح کو تیری خدمت میں کھڑا کر دے۔ جب کسی بندہ کا قلب درست ہو جاتا ہے تو ولایت اور نیابت اس کے پاس آتی ہے اور جو کچھ (دینی و دنیوی) خزانوں میں (مال و متاع) ہے سب اس پر پیش کیا جاتا اور (اس کے باطن و اندرون کی صفائی اور قلب کی نورانیت اور شاہی تقرب کی وجہ سے زمین و آسمان اور ان کے باشندے اس کے (ترقی عمر و صلاح کی خدا سے) سفارش کیا کرتے ہیں (اس کا فکر رکھ کہ) اسلام اور ایمان کہیں تیرے پاس عاریت نہ ہوں (کہ چھین لئے جائیں) اس (تفکّر) کی وجہ سے تیرے خوف اور روزہ و نماز اور شب بیداری میں زیادتی ہوگی۔

بعد ما هام القوم على وجوههم ۞ والتحقوا بالوحش وزاحموهم في حشائش الأرض وماء الغدران ۞ وصار ظلالهم الشمس ۞ ومصباحهم القمر والكواكب ۞ دعوا أكثر الهذيان والقال والقيل وإضاعة المال ۞ لا تكثروا من القعود مع الجيران والأصدقاء والمعارف لغير سبب فإن ذلك هوس ۞ أكثر ما يجري الكذب والغيبة بين اثنين والمعصية إنما تتم بين اثنين ۞ لا يخرج أحد منكم من بيته إلا إلى ما لا بد منه من مصالحه ومصالح أهله ۞ اجتهد أن لا تبدأ بالكلام بل يكون كلامك جوابا ۞ إذا سألك سائل عن شيء فإن كان جوابه مصلحة لك وله ۞ وإلا فلا تجبه ۞ القوم يخافون ربهم عز وجل في جميع الأحوال يؤتون ما آتوا وقلوبهم وجلة ۞ يخافون أن يؤخذوا على غرة ۞ يخافون أن يكون الإيمان عندهم عارية ۞ آحاد أفراد منهم يأتيهم من الله منة ونعمة ۞ فتدخل قلوبهم في باب قربه ۞ يؤذن لهم بالدخول عليه ۞ يربيهم ويتولاهم يصيرهم من أوليائه وأبدال أنبيائه وأعيان خلقه ۞ يصيرهم من شيوخ عباده وسلاطينهم ۞ يستنيبهم في الأرض ۞ ويستخلفهم فيها ۞
ويجعلهم من
مفرديه

یہی ہے جس سے اللہ والے سراسیمہ رہے اور جنگلی جانوروں میں جا شامل ہوئے اور زمین کی گھاس پات (کھانے) اور تالابوں کے پانی (پینے) میں ان کے شریک ہوئے کہ دھوپ ان کا سایہ بنی اور چاند ستارے ان کا چراغ رہا۔ زیادہ بک بک اور قیل و قال اور مال کو برباد کرنا چھوڑ دو۔ پڑوسیوں، دوستوں اور واقفیت والوں کے پاس بلاوجہ زیادہ مت بیٹھو کہ یہ بوالہوسی ہے اکثر جہاں دو آدمی ہوتے ہیں اُن میں جھوٹ اور غیبت چلتی ہے معصیت بھی دو ہی کے درمیان پُوری ہوتی ہے (ورنہ تنہا آدمی ہر طرح محفوظ رہتا ہے) بجز اپنی اور اپنے بال بچوں کی ضروری مصلحتوں کے جن کے بغیر چارہ ہی نہ ہو کسی کو اپنے گھر سے باہر نہ نکلنا چاہیئے۔ کوشش کر کہ گفتگو کی ابتدا تیری طرف سے نہ ہوا کرے بلکہ تیرا کلام جواب بنے (اور وہ بھی اِس طرح کہ جب کوئی شخص کوئی بات پوچھے تو اگر اس کا جواب دینا تیرے اور اسکے دونوں کے لئے مصلحت ہو تو جواب دے ورنہ جواب بھی نہ دے۔ اللہ والے ہر حالت میں اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں۔ (چنانچہ حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ) "وہ (فقراء) کو دیتے ہیں جو کچھ بھی اُن سے دیا جاتا ہے اور ان کے دل خائف رہتے ہیں" ان کو خوف لگا رہتا ہے کہ کہیں اچانک مواخذہ نہ ہو جائے۔ وہ خائف رہتے ہیں کہ کہیں ان کا ایمان ان کے پاس عاریت نہ ہو (کہ لے لیا جائے اور خالی ہاتھ رہ جاویں) اُن میں بعض ہی بعض ہوتے ہیں جن پر حق تعالےٰ کی طرف سے (اطمینان دلانے کے) احسانات و انعامات ہوتے ہیں کہ ان کو اس کے حضوری میں داخلے کی اجازت دی جاتی اور وہ ان کو سردار بناتا اور خود ان کی کارسازی فرماتا ہے۔ ان کو اپنے خاص اپنے اولیاء اور نائبین انبیاء اور سربرآوردہ مخلوقات میں قرار دیتا اور ان کو اپنے بندوں کا شیخ و سُلطان بنا دیتا ہے۔ زمین میں اُن کو نائب و خلیفہ تجویز فرماتا اور اپنی چیدہ جماعت میں گردانتا ہے۔

يُعَلِّمُهُمْ مِنْ عِلْمِهٖ ۞ وَيُنْطِقُهُمْ بِحِكْمَتِهٖ ۞ وَيُكْرِمُهُمْ بِكَرَامَتِهٖ وَيَمُدُّهُمْ بِاَمْدَادِهٖ ۞ يُعَرِّفُهُمْ مَا لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ ۞ يُرَسِّخُ قَدَمَ الْاِيْمَانِ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۞ وَيَجْعَلُ تَاجَ الْمَعْرِفَةِ عَلٰى رَاْسِ اِيْمَانِهِمْ ۞ اَلْقَدْرُ يَخْدِمُهُمْ وَالْاِنْسُ وَالْجِنُّ وَالْمَلٰئِكَةُ قِيَامٌ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ ۞ اَلتَّوَاقِيْعُ تَاْتِيْ اِلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاَسْرَارِهِمْ ۞ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مَلِكٌ فِيْ نَفْسِهٖ ۞ قَاعِدٌ عَلٰى سَرِيْرِ سَلْطَنَةِ مَمْلَكَتِهٖ ۞ وَيَبُثُّ جُنُوْدَهٗ فِي الْاَرْضِ لِاِصْلَاحِ الْخَلْقِ ۞ مُنَاقَضَةً لِفِعْلِ اِبْلِيْسَ

يَا قَوْمِ اِتَّبِعُوْا اٰثَارَ الْقَوْمِ ۞ لَا يَكُنْ هَمُّكُمُ الْاَكْلَ وَالشُّرْبَ وَاللُّبْسَ وَالنِّكَاحَ وَجَمْعَ الدُّنْيَا ۞ فَاِنَّ هَمَّهُمُ الْعِبَادَةُ وَتَرْكُ الْعَادَةِ اُطْلُبُوْا بَابَهٗ وَخَيِّمُوْا هُنَاكَ ۞ لَا تَهْرُبُوْا مِنْ بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لِاَجْلِ الْاٰفَاتِ فَاِنَّهٗ يُنَبِّهُكُمْ بِالْبَلَاءِ وَالْاٰفَاتِ وَالْاَمْرَاضِ وَالْاَوْجَاعِ ۞ لِتَطْلُبُوْهُ وَلَا تَبْرَحُوْا مِنْ بَابِهٖ ۞ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الَّذِيْنَ يَتَخَبَّطُوْنَ وَلَا يَدْرُوْنَ مَا يُرِيْدُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُمْ ۞ اُعْبُدُوْهُ ثُمَّ اَخْلِصُوْا فِيْ عِبَادَتِهٖ اَمَا سَمِعْتُمُوْهُ كَيْفَ قَالَ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۞ قَدْ تَحَقَّقْتُمْ هٰذَا وَعَلِمْتُمُوْهُ ۞ فَلِمَ تَتْرُكُوْنَ عِبَادَتَهٗ وَتَتَخَبَّطُوْنَ فِي الطَّرِيْقِ اِلَيْهِ ۞

كُلُّ مَنْ لَا يَعْبُدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ مِنَ الَّذِيْنَ

آپنے علم کا اُن کو عالم بناتا اپنے حکم کی گویائی بخشتا، اپنی عزت افزائی سے ان کو نوازتا اور اپنی مدد سے ان کی اعانت فرماتا ہے۔ انکی مفید اور مضر چیزوں سے ان کو آگاہ کرتا۔ ان کے قلوب میں ایمان کا قدم مضبوط جماتا اور اُن کے ایمان کے سر پر معرفت کا تاج رکھتا ہے۔ تقدیر ان کی خادم بنتی ہے اور انسان و جنات و ملائکہ ان کی حضوری میں سرو قد رہتے ہیں۔ فرمان ہائے شاہی ان کے قلوب اور باطن کے نام صادر ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہر شخص بجائے خود بادشاہ ہے کہ خود اپنی دار السلطنت کے تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور اپنے لشکر کو ابلیس کی کارروائی کے شکست اور مخلوق کی اصلاح کرنے کے لئے زمین میں (چار طرف) پھیلائے ہوئے ہے۔ **صاحبو**، اللہ والوں کے قدموں پر چلو کہ تمہارا فکر کھانے پینے، پہننے، نکاح کرنے اور دُنیا جمع کرنے کے متعلق نہ ہو۔ کیوں کہ اہلُ اللہ کا فکر بس عبادت کرنا اور عادت کا چھوڑنا ہے۔ اللہ کا دروازہ ڈھونڈو اور وہیں خیمہ گاڑ دو۔ حق تعالےٰ کے دروازہ سے تکالیف کے سبب بھاگو مت کہ بلا و آفات اور امراض و تکالیف سے تو وہ تم کو جگاتا ہے تاکہ (دُکھ میں وہ یاد آوے اور) تم اس کے طالب بنو اور اس کے دروازہ سے ہٹنے نہ پاؤ۔ ان لوگوں میں سے نہ بنو جو خبط کرتے ہیں اور جانتے ہی نہیں کہ حق تعالےٰ کو ان سے کیا مقصود ہے۔ اس کی عبادت کرو۔ اس کے بعد عبادت میں اخلاص حاصل کرو۔ کیا تم نے سُنا نہیں وہ کیا فرماتا ہے کہ "میں نے جنّات اور انسان کو صرف اسی لئے پیدا کیا ہے تاکہ وہ میری عبادت کریں"۔ تم اس مضمون کو حق کہتے ہو اور جان چکے ہو۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اس کی عبادت چھوڑے بیٹھے ہو اور اس تک پہنچنے والے راستہ میں مخبوط الحواس بنے ہوئے ہو؟ جو شخص بھی اللہ کی عبادت نہیں کرتا وہ انہیں لوگوں میں داخل ہے

لَا يَدْرُوْنَ لِمَ خُلِقُوْا ؛ اَلَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى قَدَمِ التَّحْقِيْقِ وَالْحَقِيْقَةِ قَدْ عَلِمُوْا اَنَّهُمْ خُلِقُوْا لِلْعِبَادَةِ ؛ وَاَنَّهُمْ يَمُوْتُوْنَ ثُمَّ يُحْيَوْنَ ؛ فَهُمْ يُحَقِّقُوْنَ الْعُبُوْدِيَّةَ ؛ يَا غُلَامُ ثَمَّ اُمُوْرٌ بَاطِنَةٌ لَا تَنْكَشِفُ اِلَّا بَعْدَ الْوُصُوْلِ اِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ وَالْقِيَامِ عَلٰى بَابِهٖ وَلِقَاءِ الْمُفْرَدِيْنَ وَالنُّوَّابِ الْوُقُوْفِ هُنَاكَ ؛ اِذَا وَصَلْتَ اِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَاَدَمْتَ الْوُقُوْفَ مَعَ حُسْنِ الْاَدَبِ وَالْاِطْرَاقِ ؛ فُتِحَ الْبَابُ فِيْ وَجْهِ قَلْبِكَ ؛ وَجَذَبَهٗ مَنْ جَذَبَ ؛ وَقَرَّبَهٗ مَنْ قَرَّبَ ؛ وَنَوَّمَهٗ مَنْ نَوَّمَ ؛ وَزَفَّهٗ مَنْ زَفَّ ؛ وَكَحَّلَهٗ مَنْ كَحَّلَ ؛ وَحَلَّاهُ مَنْ حَلّٰى وَفَرَّحَهٗ مَنْ فَرَّحَ وَاٰمَنَهٗ مَنْ اٰمَنَ وَحَدَّثَهٗ مَنْ حَدَّثَ ؛ وَكَلَّمَهٗ مَنْ كَلَّمَ ؛ يَا غَافِلِيْنَ عَنِ التَّنْعِيْمِ اَيْنَ اَنْتُمْ مَا اَبْعَدَ قُلُوْبَكُمْ عَنِ الْاَمْرِ الَّذِيْ اُشِيْرُ اِلَيْهِ ؛ تَظُنُّوْنَ اَنَّ الْاَمْرَ سَهْلٌ حَتّٰى يَحْصُلَ لَكُمْ بِالتَّصَنُّعِ وَالتَّكَلُّفِ وَالنِّفَاقِ ؛ يَحْتَاجُ هٰذَا الْاَمْرُ اِلَى الصِّدْقِ وَالصَّبْرِ عَلٰى مَطَارِقِ الْقَدَرِ ؛ اِذَا كُنْتَ غَنِيًّا مُعَافًا مَشْغُوْلًا بِمَعْصِيَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَتُبْتَ عَنْ جَمِيْعِ الْمَعَاصِيْ وَالزَّلَّاتِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ؛ وَصِرْتَ فِي الصَّحَارِيْ وَالْبَرَارِيْ ؛ وَطَلَبْتَ وَجْهَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛

جن کو اس کا پتہ نہیں کہ وہ کیوں پیدا کئے گئے ہیں۔ جو لوگ تحقیق اور واقعیت کے برسرِ قدم ہیں انھوں نے جان لیا ہے کہ وہ عبادت ہی کے لئے پیدا ہوئے ہیں اور ان کو ضرور مرنا اور مرنے کے بعد زندہ ہونا ہے لہٰذا وہ بندہ ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔ **صاحبزادہ** اس کے بعد باطنی اُمور کا درجہ ہے جن کا انکشاف حق تعالےٰ تک پہنچنے اور اس کے دروازہ پر کھڑا ہو جانے اور آن چیدہ اور نائبان رسالت سے ملاقات کرنے کے بعد ہی ہو سکتا ہے جو وہاں کھڑے ہوئے ہیں۔ جس وقت تو حق تعالےٰ کے دروازہ تک پہنچ جائے گا اور گردن جھکائے ہوئے ادب کے ساتھ ہر وقت وہاں کھڑا رہے گا تو تیرے چہرۂ قلب کے سامنے دروازہ کھولدیا جائے گا اور کھینچ لیگا اس کو جو بھی کھینچے گا اور قریب کرلے گا اُس کو جو بھی قریب کریگا (لطف کی گود میں) سُلائیگا اس کو جو بھی سُلائے گا۔ (دلہن بنانے کو) اس کا سنگھار کریگا جو بھی سنگھار کریگا۔ سُرمہ لگائیگا، جو بھی سُرمہ لگائیگا۔ زیور پہنائیگا جو بھی زیور پہنائیگا۔ مسرور کریگا جو بھی مسرور کریگا۔ امن نصیب فرمائیگا جو بھی امن نصیب فرمائے گا۔ باتیں کرے گا، جو بھی باتیں کرے گا۔ اور کلام کرے گا جو بھی کلام کرے گا (یعنی حق تعالےٰ شانہٗ محبوب بنا کر ہر قسم کی نعمتوں سے تجھ کو مالامال کر دے گا) **اے اصل** مزہ سے غافلو تم کہاں ہو؟ جس مضمون کی طرف میں اشارہ کر رہا ہوں تمہارے قلوب اس سے کس قدر دُور پڑے ہوئے ہیں؟ تم یوں سمجھتے ہو کہ بہت آسان کام ہے حتیٰ کہ بناوٹ اور تصنّع اور نفاق سے بھی تم کو حاصل ہو جائیگا (سو یہ خیالِ خام ہے) اس مضمون کو ضرورت ہے صدق کی، اور گرز ہائے تقدیر کے نیچے صبر کرنے کی۔ جب کہ تو تونگری و عافیت کی حالت میں معصیتِ خداوندی میں مشغول ہو۔ اس کے بعد جملہ معصیتوں اور چھپی اور کھلی ہر قسم کی لغزشوں سے توبہ کرلے گا اور ذاتِ حق کی تلاش میں بنوں اور جنگلوں کا رُخ کرلے گا تب تیری جانچ کا

جَ...ءَكَ الْاِخْتِيَارُ ؛ جَاءَتْكَ الْبَلَايَا ؛ فَتَطْلُبُ
نَفْسُكَ مَا كَانَتْ فِيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَالْعَافِيَةِ ؛
فَلَا تَقْبَلْ مِنْهَا وَتُعْطِهَا ذٰلِكَ ؛ فَاِنْ صَبَرْتَ
حَصَلَ لَكَ مُلْكُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؛ وَاِنْ لَمْ
تَصْبِرْ فَاتَهَا ذٰلِكَ ؛ يَا تَائِبُ اثْبُتْ وَاَخْلِصْ
وَقَرِّرْ مَعَ نَفْسِكَ اِنْقِلَابَ الْاَمْرِ وَمَجِيءَ الْبَلَايَا ؛
قَرِّرْ مَعَهَا اَنَّ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ يُسْهِرُ لَيْلَهَا وَ
يُظْمِئُ نَهَارَهَا ؛ وَيُوْقِعُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْاَهْلِ
وَالْجِيْرَانِ وَالْاَصْدِقَاءِ وَالْمَعَارِفِ ؛ وَاَنَّهٗ
يُوْقِعُ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْمَقْتَ لَهَا ؛ وَاَنَّهٗ لَا يَقْرَبُهَا
اَحَدٌ مِّنْهُمْ وَلَا يَدْنُوْا مِنْهَا ؛ اَمَا سَمِعْتَ
قِصَّةَ اَيُّوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ مَحَبَّتَهٗ وَاصْطِفَائَهٗ ؛ وَاَنْ لَا يَبْقٰى لِغَيْرِهٖ فِيْهِ
حَظٌّ ؛ كَيْفَ اَفْرَدَهٗ عَنْ مَالِهٖ وَاَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ
وَاَتْبَاعِهٖ ؛ وَاَقْعَدَهٗ فِيْ كُوْخٍ عَلٰى مَزْبَلَةٍ ؛
خَارِجًا عَنِ الْعُمْرَانِ ؛ وَلَمْ يَبْقَ عِنْدَهٗ مِنْ
اَهْلِهٖ سِوٰى زَوْجَتِهٖ ؛ تَخْدِمُ النَّاسَ وَ
تَاْتِيْهِ بِقُوْتِهٖ ؛ ثُمَّ اَذْهَبَ
لَحْمَهٗ وَجِلْدَهٗ وَقُوَّتَهٗ ؛ وَاَبْقٰى
عَلَيْهِ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ وَقَلْبَهٗ
اَرٰى عَجَائِبَ قُدْرَتِهٖ فِيْهِ ؛
فَكَانَ يَذْكُرُهٗ
بِلِسَانِهٖ ؛ وَيُنَاجِيْهِ
بِقَلْبِهٖ
؛

وقت آئے گا اور (طرح طرح کی) مصیبتیں تجھ پر نازل ہوں گی پھر تیرا نفس (تکلیفوں سے گھبرا کر) اُس دُنیا اور عافیت کا طالب ہوگا جس میں پہلے مشغول تھا۔ پس تو اس کی اس خواہش کو نہ قبول کیجو اور نہ اس کو وہ (آرام) دیجو۔ کیونکہ اگر تو (ان امتحانی مصیبتوں پر) صابر رہا تو دُنیا و آخرت کا مُلک تجھ کو نصیب ہوگا۔ اور اگر صبر نہ کیا تو یہ ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ اے توبہ کرنے والے (توبہ پر) جما رہ اور مخلص بن۔ اور گردشِ حال و نزولِ آفات پر اپنے نفس کو جما دے اور اس کو خوب جتا دے کہ حق تعالیٰ اس کو رات بھر جگائے گا بھی اور دن بھر پیاسا بھی رکھیگا اور اس میں اور اس کے کنبہ اور پڑوسیوں اور یار احباب اور واقف کاروں میں جُدائی بھی ڈالے گا۔ اور ان کے دلوں میں اسکی طرف سے ناراضی بھی واقع کرے گا کہ ان میں سے نہ کوئی اس کے پاس پھٹکے گا اور نہ قریب آئے گا۔ کیا تو نے ایُّوب علیہ السلام کا قصّہ نہیں سُنا کہ جب حق تعالےٰ نے اُن کی محبّت و برگزیدگی کو ثابت کرنا چاہا اور یہ چاہا کہ اُن میں کسی دوسرے کا کچھ بھی حصّہ نہ رہے تو (دیکھ) ان کو ان کے مال اور اہل و عیال اور خدّام سے کیسا تنہا بنا دیا (کہ سب کو ان سے علیحدہ کر لیا) اور ان کو آبادی سے باہر ایک کوڑی پر جھونپڑی میں لا بٹھایا اور ان کے متعلّقین میں سے کوئی بھی ان کے پاس نہ رہا بجز ان کی بی بی کے وہ لوگوں کی خدمت کر کے (کچھ ٹکے کماتی) اور خوراک (خرید کر) ان کے پاس لے آتی تھی۔ اس کے بعد (مرضِ جذام میں مبتلا فرما کر) ان کا گوشت ان کی کھال اور ان کی قوّت بھی لے لی اور صرف کان آنکھ اور دل رہنے دیا۔ ان کے متعلّق اپنی عجیب عجیب قدرتیں دکھائیں (کہ بکثرت مال اور اولاد و حشم و خدم والا حسین و رئیس پیغمبر چند ہی روز میں استخوان محض اور بے مونس و غمگسار بن گیا) بایں ہمہ وہ حق تعالےٰ کو اپنی زبان سے یاد کرتے اور اپنے قلب سے اس کے ساتھ مناجات فرماتے اور اپنی

يَرَى عَجَائِبَ قُدْرَتِهٖ بِبَصَرِهٖ ؛ وَرُوْحُهٗ تَتَرَدَّدُ فِيْ جَسَدِهٖ ؛ وَكَانَتِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ وَ تَزُوْرُهٗ ؛ وَانْقَطَعَ عَنِ الْاِنْسِ ؛ وَاتَّصَلَ بِهِ الْاُنْسُ ؛ اِنْقَطَعَتْ عَنْهُ الْاَسْبَابُ وَالْحَوْلُ وَالْقُوٰى ؛ وَبَقِيَ اَسِيْرَ مَحَبَّتِهٖ وَقَدَرِهٖ وَقُدْرَتِهٖ وَاِرَادَتِهٖ وَسَابِقَتِهٖ ؛ كَانَ اَمْرُهٗ سِرًّا ؛ ثُمَّ صَارَ فِي الْاِنْتِهَاءِ عِيَانًا ؛ كَانَ الْاَوَّلُ مُرًّا ؛ وَ صَارَ الثَّانِيْ حُلْوًا ؛ طَابَ لَهُ الْعَيْشُ فِيْ بَلَائِهٖ كَمَا طَابَ عَيْشُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ نَارِهٖ اَلْقَوْمُ يَتَعَوَّدُوْنَ الصَّبْرَ عَلَى الْبَلَاءِ ؛ وَلَا يَنْزَعِجُوْنَ مِثْلَ انْزِعَاجِكُمْ ؛ اَلْبَلَايَا تَخْتَلِفُ مِنْهَا فِي الْبُنْيَةِ ؛ وَمِنْهَا فِي الْقَلْبِ ؛ وَمِنْهَا مَعَ الْخَلْقِ ؛ وَمِنْهَا مَعَ الْخَالِقِ ؛ لَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَمْ يُؤْذَ ؛ اَلْبَلَايَا خَطَاطِيْفُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ هِمَّةُ الْعَابِدِ الزَّاهِدِ فِي الدُّنْيَا الْكَرَامَاتُ ؛ وَفِي الْاٰخِرَةِ الْجَنَّاتُ ؛ وَهِمَّةُ الْعَارِفِ بَقَاءُ الْاِيْمَانِ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا ؛ وَالْخَلَاصُ مِنْ نَارِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي الْاٰخِرَةِ ؛ لَا يَزَالُ هِمَّتُهٗ وَشَهْوَتُهٗ فِيْ هٰذَا ؛ حَتّٰى يُقَالَ لِقَلْبِهٖ مَا هٰذَا ؛ اُسْكُنْ وَ اثْبُتْ ؛ اَلْاِيْمَانُ ثَابِتٌ عِنْدَكَ وَمِنْكَ يَقْتَبِسُ الْمُؤْمِنُوْنَ نُوْرًا لِاِيْمَانِهِمْ ؛ وَاَنْتَ غَدًا مُشَفَّعٌ مَقْبُوْلُ الْقَوْلِ ؛ تَكُوْنُ سَبَبًا لِخَلَاصِ خَلْقٍ كَثِيْرٍ مِّنَ النَّارِ ؛ تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيْ نَبِيِّكَ

الَّذِيْ هُوَ سَيِّدُ
الشَّافِعِيْنَ ؛

آنکھ سے اس کی قدرت کے کرشموں کا نظارہ کرتے تھے حالانکہ آپ کی رُوح آپ کے بدن کے اندر تڑپا کرتی اور فرشتے آپ پر (ترس کھاتے اور) دُعائیں مانگا کرتے اور آپ کی زیارت کو آتے تھے آدمیؑ سے آپ جُدا اور حق تعالیٰ کے ساتھ اُنسیت سے متصل تھے۔ اسباب اور طاقت و زور آپ سے منقطع ہو گیا اور آپ حق تعالیٰ کی محبت کے، اس کی تقدیر کے، اُس کی قدرت کے، اُس کے ارادہ اور علمِ سابق کے قیدی بنے ہوئے رہ گئے تھے۔ اوّل آپ کا معاملہ پوشیدہ تھا (کہ کمالِ صبر سے کوئی واقف نہ تھا) اس کے بعد آخر میں علانیہ بن گیا۔ اوّل تلخ تھا اور بعد میں مٹھاس ہو گیا کہ تکلیف کی زندگی آپ کیلئے ایسی لذیذ بن گئی جس طرح ابراہیم علیہ السلام کی زندگی آگ کے اندر لذیذ بن گئی تھی۔ اہل اللہ مصیبت پر صبر کرنے کے خوگر ہوتے ہیں۔ اور تمہاری طرح مضطرب نہیں ہوا کرتے۔ تکالیف مختلف قسم کی ہوتی ہیں۔ بعض تو بدن میں ہوتی ہیں اور بعض دل میں اور بعض مخلوق کیساتھ اور بعض خالق کے ساتھ جس شخص کو کوئی ایذا نہ پہنچے اُس میں کوئی بھی خوبی نہیں۔ مصائب حق تعالیٰ کے آنکڑے ہیں (کہ ان سے پکڑ کر جس کو اپنی طرف کھینچنا چاہتا ہے کھینچ لیتا ہے) عابد و زاہد کی مُراد دُنیا میں تو کرامتیں ہیں اور آخرت میں جنتیں۔ اور عارف کا مقصود دُنیا میں ایمان کا قائم رہنا ہے اور آخرت میں حق تعالیٰ کی آگ سے نجات پانا۔ سدا اس کی مُراد و خواہش یہی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے قلب سے (منجانب اللہ) کہا جاتا ہے کہ یہ کیا (فضول) خیال ہے؟ اطمینان و دل جمعی رکھو۔ ایمان تمہارے پاس قائم ہے۔ اور مسلمان تمہارے وسیلہ سے اپنے ایمان کے لئے نور حاصل کر رہے ہیں اور فردا قیامت کو تمہاری شفاعت مقبول اور درخواستیں منظور کی جائیں گی۔ تم بہتیری مخلوق کے دوزخ سے رہائی کا سبب بنو گے۔ اور اپنے نبیؐ کے سامنے ہو گے جو تمام شفاعت کرنے والوں کے سردار ہیں۔

اِشْتَغِلْ بِغَيْرِ هٰذَا ۞ هٰذَا تَوْقِيْعٌ بِبَقَاءِ الْاِيْمَانِ وَالْمَعْرِفَةِ وَالسَّلَامَةِ فِي الْعَاقِبَةِ ۞ وَالْمَشْيِ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ الَّذِيْنَ هُمُ الْخَوَاصُّ مِنَ الْخَلْقِ ۞ فَكُلَّمَا كَرَّرَ عَلَيْهِ الْاَمْنَ اِزْدَادَ خَوْفًا وَّحُسْنَ اَدَبٍ وَّزِيَادَةً مِّنَ الشُّكْرِ ۞ اَلْقَوْمُ عَقَلُوْا مَعْنٰى قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۞ وَقَوْلُهٗ لَا يُسْاَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْاَلُوْنَ ۞ وَقَوْلُهٗ وَمَا تَشَاءُوْنَ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ۞ عَقَلُوْا اَنَّهٗ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ لَا لِمَا يُرِيْدُ الْخَلْقُ وَاَنَّهٗ كُلَّ يَوْمٍ فِيْ شَاْنٍ ۞ يُقَدِّمُ وَيُؤَخِّرُ ۞ وَيَرْفَعُ وَيَضَعُ ۞ وَيُعِزُّ وَيُذِلُّ ۞ وَيَعْزِلُ وَيُوَلِّيْ ۞ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِيْ ۞ وَيُغْنِيْ وَيُفْقِرُ ۞ وَيُعْطِيْ وَيَمْنَعُ ۞ لَا قَرَارَ لِقُلُوْبِ الْقَوْمِ مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ يُغَيِّرُهُمْ وَيُبَدِّلُهُمْ يُقَرِّبُهُمْ وَيُبْعِدُهُمْ ۞ يُقِيْمُهُمْ وَيُقْعِدُهُمْ ۞ يُعِزُّهُمْ وَيُذِلُّهُمْ ۞ يُعْطِيْهِمْ وَيَمْنَعُهُمْ ۞ اَلْاَحْوَالُ تَتَغَيَّرُ عَلَى الْقَوْمِ وَهُمْ عَلٰى قَدَمِ تَحْقِيْقِ الْعُبُوْدِيَّةِ وَحُسْنِ الْاَدَبِ وَالْاِطْرَاقِ ۞ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حُسْنَ الْاَدَبِ مَعَكَ وَمَعَ خَوَاصِّكَ مِنْ خَلْقِكَ ۞ لَا تَبْتَلِنَا بِالتَّعَلُّقِ بِالْاَسْبَابِ وَالْاِعْتِمَادِ عَلَيْهَا ۞ ثَبِّتْ عَلَيْنَا تَوْحِيْدَنَا لَكَ وَتَوَكُّلَنَا عَلَيْكَ ۞ وَتَغَنِّيَنَا بِكَ ۞ وَرَدَّ الْحَوَائِجِ ۞ اِلَيْكَ ۞

(پس اس فکر کو چھوڑ دو اور) دُوسرے کام میں لگو۔ یہ دستاویز ہے عاقبت کی سلامتی اور ایمان معرفت کے قائم رہنے اور مخلوق کے خواص یعنی انبیاو مرسلین وصدیقین کے ساتھ چلنے کی۔ پس جُوں جُوں ان پر بار بار امن کا اظہار کیا جاتا ہے وُوں وُوں اُن کا خوف اور حُسنِ ادب بڑھتا اور شکر گزاری میں ترقی ہوتی ہے۔ اللہ والے حق تعالےٰ کے اس ارشاد کا مطلب سمجھ چکے ہیں کہ "وہ جو چاہتا ہے کر دیتا ہے" اور اس کے اس ارشاد کا کہ جو کچھ بھی وہ کرے اس سے اس کی باز پُرس نہیں ہوسکتی اور لوگوں سے باز پُرس ہوگی" اور اسکے اس ارشاد کا کہ "تم چاہ بھی نہیں سکتے۔ مگر یہ کہ اللہ ہی چاہے جو پروردگار ہے سارے جہان کا" انہوں نے سمجھ لیا کہ وہ جو کچھ بھی خود چاہتا ہے کرتا ہے۔ نہ یہ کہ جو مخلوق چاہے (وہ کرے) نیز یہ کہ ہر دن وہ ایک جُدا شان میں ہے" (کسی کو) آگے بڑھاتا ہے (کسی کو) پیچھے ہٹاتا ہے۔ کسی کو رفعت دیتا ہے۔ کسی کو پستی۔ کسی کو عزت بخشتا ہے کسی کو ذلت۔ کسی کو معزول کرتا ہے کسی کو بحال۔ کسی کو مارتا ہے کسی کو جِلاتا ہے۔ کسی کو تونگر بناتا ہے کسی کو مفلس۔ کسی کو دیتا ہے اور کسی سے ہاتھ روکتا ہے" اللہ والوں کے دلوں کو حق تعالےٰ شانہٗ کے ساتھ قرار ہی نہیں وہ ان کو متغیر ومتبدل کرتا رہتا ہے کہ (کبھی) قریب کرتا ہے کبھی بعید کبھی کھڑا کرتا ہے اور کبھی بٹھاتا ہے۔ کبھی عزت دیتا ہے کبھی ذلت۔ کبھی عطا فرماتا ہے اور کبھی ہاتھ روکتا ہے۔ ان پر حالات اَدلتے بَدلتے ہیں مگر وہ گردن جھکائے سچی بندگی اور حُسنِ ادب کے قدم پر جمے کھڑے رہتے) ہیں۔ یا اللہ ہم کو آپنے ساتھ اور اپنی مخلوق میں اپنے خاص بندوں کے ساتھ حُسنِ ادب نصیب فرما۔ ہم کو اسباب کی وابستگی اور اُن پر اعتماد کرنے میں مُبتلا مت کر۔ اپنے لئے ہماری توحید اور اپنے اوپر ہمارا توکل اور اپنے ساتھ ہماری تونگری اور

لَا تَبْتَلِنَا بِاَقْوَالِنَا وَاَعْمَالِنَا ﴿ وَلَا تُؤَاخِذْنَا بِهَا عَامِلْنَا بِكَرَمِكَ وَتَجَاوُزِكَ وَمُسَامَحَتِكَ ﴿ اٰمِيْنَ

طَرِيْقُ الْحَقِّ لَيْسَ فِيْهَا خَلْقٌ ﴿ لَيْسَ فِيْهَا سَبَبٌ لَيْسَ فِيْهَا مَعْلُوْمٌ ﴿ لَيْسَ فِيْهَا جِهَةٌ وَّبَابٌ ﴿ لَيْسَ فِيْهَا وُجُوْدُ الْخَلْقِ ﴿ اَلْبِنْيَةُ مَعَ الدُّنْيَا وَالْقَلْبُ مَعَ الْاُخْرٰى ﴿ وَالسِّرُّ مَعَ الْمَوْلٰى ﴿ اَلسِّرُّ حَاكِمٌ عَلَى الْقَلْبِ وَالْقَلْبُ حَاكِمٌ عَلَى النَّفْسِ الْمُطْمَئِنَّةِ وَالنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ حَاكِمَةٌ عَلَى الْبِنْيَةِ ﴿ وَالْجَوَارِحُ حَاكِمَةٌ عَلَى الْخَلْقِ ﴿ اِذَا صَحَّ هٰذَا وَتَمَّ لِلْعَبْدِ صَارَ الْجِنُّ وَالْاِنْسُ وَالْمَلَكُ تَحْتَ اَقْدَامِهٖ فَيَصِيْرُ الْكُلُّ قِيَامًا وَّهُوَ قَاعِدٌ فِيْ دَسْتِ الْقُرْبِ ﴿ يَا مُنَافِقُ مَا يَقَعُ هٰذَا بِيَدِكَ بِنِفَاقِكَ وَتَصَنُّعِكَ ﴿ اَنْتَ تُرَبِّيْ مُوْسَكَ تُرَبِّيْ قَبُوْلَكَ فِيْ قُلُوْبِ الْخَلْقِ تُرَبِّيْ قُبْلَةَ يَدِكَ ﴿ اَنْتَ مَشْؤُوْمٌ عَلٰى نَفْسِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ﴿ وَعَلٰى مَنْ تُرَبِّيْهِ وَتَاْمُرُهٗ بِاتِّبَاعِكَ اَنْتَ مُرَاءٍ دَجَّالٌ وَنَصَّابٌ عَلٰى اَمْوَالِ النَّاسِ ﴿ لَاجَرَمَ لَا تَكُوْنُ لَكَ دَعْوَةٌ مُّجَابَةٌ ﴿ وَلَا مَوْضِعٌ فِيْ قُلُوْبِ الصِّدِّيْقِيْنَ قَدْ اَضَلَّكَ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ ﴿ سَوْفَ تَرٰى اِذَا انْجَلَى الْغُبَارُ تَرٰى رِجَالَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ عَلَى الْخُيُوْلِ وَالْبُخْتِ ﴿ وَاَنْتَ عَلٰى حِمَارٍ مُّكَسَّرٍ مِّنْ وَّرَائِهِمْ ﴿ يَاْخُذُ لَكَ دِعَارُ الشَّيَاطِيْنِ وَالْاَبَالِسَةِ ﴿ اِجْتَهِدُوْا اَنْ لَّا يُغْلَقَ عَنْ قُلُوْبِكُمْ بَابُ قُرْبِهٖ ﴿ كُوْنُوْا عُقَلَاءَ مَا اَنْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ ﴿

تیری طرف حاجتوں کو لوٹانا ہمارے لئے متحقق فرمائے۔ ہم کو ہمارے اقوال اور اعمال کے امتحان میں مت ڈال اور ان پر ہم سے مواخذہ نہ کر۔ ہمارے ساتھ اپنے کرم اور درگذر اور چشم پوشی کا معاملہ فرما۔ آمین

حق تعالےٰ کا راستہ وہ راستہ ہے جس میں نہ مخلوق ہے نہ اسباب نہ اپنی واقفیت ہے اور نہ کوئی سمت یا دروازہ۔ نہ اس میں کسی مخلوق کی ہستی۔ بس بدن دُنیا کے ساتھ اور دل آخرت کے ساتھ اور باطن مولیٰ کے ساتھ۔ باطن حاکم ہوتا ہے قلب پر اور قلب حاکم ہوتا ہے نفس مطمئنہ پر۔ اور نفس مطمئنہ حاکم ہوتا ہے بدن پر۔ اور اعضاء بدن حاکم ہوتے ہیں مخلوق پر۔ جب بندہ کے لئے یہ صحیح اور کامل ہو جاتا ہے تو جنات و انسان اور فرشتے اس کے زیرِ قدم ہو جاتے ہیں۔ کہ سب (دست بستہ) کھڑے ہوتے ہیں اور وہ مسندِ قرب میں بیٹھا ہوا۔ **اے مُنافق** یہ بات تیرے نفاق اور تصنع سے ہاتھ نہیں آسکتی تو اپنے ننگ و ناموس اور مخلوق کے دلوں میں اپنی مقبولیت اور اپنی دست بوسی کی ترقی و پرورش میں لگا ہوا ہے۔ تو دُنیا و آخرت دونوں میں اپنے نفس کے لئے بھی منحوس ہے اور ان کے لئے بھی جن کی پرورش کر رہا اور جن کو اپنے اتباع کا حکم دے رہا ہے۔ تو ریاکار دجّال اور لوگوں کے اموال کا ڈاکو ہے۔ پس ضرور ہے کہ نہ تیری کوئی دعا مقبول ہو اور نہ صدیقین کے قلوب میں تیری جگہ ہو۔ تجھ کو اللہ نے عِلم دیکر گمراہ بنایا۔ جب غبار ہٹیگا تو تجھ کو نظر آئے گا کہ تو گھوڑے پر سوار ہے یا گدھے پر۔ جب (غفلت کا) غبار کھلیگا تو مُردان خدا کو گھوڑوں اور سانڈنیوں پر سوار دیکھے گا اور خود ان کے پیچھے ایک شکستہ حال گدھے پر ہوگا کہ شیطان اور ابلیسوں کی خواری تجھکو تھام رہی ہوگی۔ کوشش کرو کہ اس کے قُرب کا دروازہ تمہارے قلوب سے بند نہ کر لیا جائے۔ سمجھدار بنو تمہاری حالت کچھ بھی نہیں۔

اِصْحَبُوْا شَيْخًا عَالِمًا بِحُكْمِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَعِلْمِهٖ ۔ يَدُلُّكُمْ عَلَيْهِ ۔ مَنْ لَّا يَرَى الْمُفْلِحَ لَا يُفْلِحُ ۔ مَنْ لَّا يَصْحَبِ الْعُلَمَاءَ الْعُمَّالَ فَهُوَ مِنْ بَيْضِ التُّرَابِ ۔ لَا دِيْكَ لَهٗ وَلَا اُمَّ لَهٗ ۔ اِصْحَبُوْا مَنْ لَّهٗ صُحْبَةٌ مَّعَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۔ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ اِذَا جَنَّ اللَّيْلُ وَنَامَ الْخَلْقُ وَسَكَنَتْ اَصْوَاتُهُمْ ۔ فَلْيَقُمْ وَلْيَتَوَضَّاْ وَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيَقُوْلُ يَا رَبِّ دُلَّنِيْ عَلٰى عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۔ حَتّٰى يَدُلَّنِيْ عَلَيْكَ وَيُعَرِّفَنِيْ طَرِيْقَكَ ۔ اَلسَّبَبُ لَا بُدَّ مِنْهُ ۔ كَانَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ قَادِرًا عَلٰى اَنْ تَهْدِيَ اِلَيْهِ بِلَا اَنْبِيَاءَ ۔ كُوْنُوْا عُقَلَاءَ ۔ مَا اَنْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ تَنَبَّهُوْا مِنْ غَفَلَاتِكُمْ ۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ مَنِ اسْتَغْنٰى بِرَاْيِهٖ ضَلَّ ۔ فَتِّشْ عَلٰى مَنْ يَكُوْنُ مِرْاٰةً لِوَجْهِ دِيْنِكَ ۔ كَمَا تَنْظُرُ فِي الْمِرْاٰةِ وَتُسَوِّيْ وَجْهَ ظَاهِرِكَ وَعِمَامَتَكَ وَشَعْرَكَ ۔ كُنْ عَاقِلًا ۔ اَيْشٍ هٰذَا الْهَوَسُ ۔ تَقُوْلُ مَا اَحْتَاجُ اِلٰى مَنْ يُعَلِّمُنِيْ

صحبت اختیار کرو ایسے شیخ کی جو حکمِ خداوندی اور علمِ لدنی کا واقف ہو کہ وہ تم کو اس کا راستہ بتائے ۔ جو فلاح دہندہ کو دیکھے گا نہیں وہ فلاح بھی نہ پائے گا ۔ جو علماء باعمل کی صحبت اختیار نہ کرے وہ خاکی انڈا ہے کہ نہ اس کے لئے مُرغ ہے (جس کی طرف وہ منسوب کیا جائے) اور نہ ماں ہے (جو اس کو چھاتی سے لگا کر پرورش کرے) اس کی صحبت اختیار کرو جس کو حق تعالےٰ کی صحبت نصیب ہے ۔ جب رات کا اندھیرا چھا جائے اور ساری مخلوق سو جائے اور (بول چال کی) آوازیں بند ہو جائیں تو تم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ اُٹھے اور وضو کرکے دو رکعت پڑھے اور دعا مانگے کہ " اے میرے پروردگار اپنے نیک اور مقرب بندوں میں سے کسی بندہ پر مجھ کو مطلع کر تاکہ وہ مجھ کو تجھ پر اطلاع بخشے اور مجھے تیرے راستہ سے واقف بنائے "۔ سبب کے بغیر چارہ نہیں ۔ (لہٰذا وصولِ حق کے لئے شیخ کا دامن پکڑنا لازمی ہے) حق تعالےٰ قادر تھا کہ انبیاءؑ کے بغیر بھی ہدایت دے دیتا (مگر دُنیا چونکہ عالمِ اسباب ہے اِس لئے اُن کو سببِ ہدایت بنا کر بھیجا) سمجھدار بنو ۔ تم کسی حالت پر بھی نہیں ۔ اپنی غفلتوں سے ہوشیار ہو ۔ (اور بیعت و صحبتِ مشائخ کو بے ضرورت مت سمجھو) جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ " جس نے اپنی رائے کو کافی سمجھا وہ گمراہ ہوا "۔ ایسے شخص کی تلاش کر جو تیرے دین کے چہرہ کے لئے آئینہ بنے ۔ جس طرح کہ اس آئینہ میں تو نظر کرتا اور اپنے ظاہری مُنھ اور دستار اور بالوں کو برابر کیا کرتا ہے ۔ (اسی طرح مرشد کی صحبت میں تجھ کو اپنے دین کا مُنھ نظر آئے گا ۔ اور اس کو بنا سنوار سکیگا) صاحبِ عقل بن ۔ یہ ہوس کیا واہیا ہے (کہ بیعت کو فضول سمجھتا ہے) تو کہتا ہے کہ مجھے ایسے شخص کی حاجت نہیں ہے جو مجھ کو تعلیم دے ۔ حالانکہ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ ؛ إِذَا صَحَّ إِيْمَانُ الْمُؤْمِنِ صَارَ مِرْاٰةً لِلْخَلْقِ جَمِيْعِهِمْ يُبْصِرُوْنَ وُجُوْهَ أَدْيَانِهِمْ فِيْ مِرْاٰةِ كَلَامِهِ ؛ وَقْتَ رُؤْيَتِهِ وَالْقُرْبِ مِنْهُ ؛ اَيْشٍ هٰذَا الْهَوَسُ ؛ كُلَّ سَاعَةٍ تَسْأَلُوْنَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَزِيْدَكُمْ فِيْ مَأْكُوْلِكُمْ وَمَشْرُوْبِكُمْ وَمَلْبُوْسِكُمْ وَمَنْكُوْحِكُمْ وَأَرْزَاقِكُمْ ؛ هٰذَا شَيْءٌ لَا يَزِيْدُ وَلَا يَنْقُصُ ؛ وَلَوْ دَعَا مَعَكُمْ كُلُّ دَاعٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ مَا يَزِيْدُ الرِّزْقَ ذَرَّةً وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُ ذَرَّةً ؛ هٰذَا شَيْءٌ مَفْرُوْغٌ مِنْهُ ؛ اِشْتَغِلُوْا بِمَا أُمِرْتُمْ بِهٖ وَانْتَهُوْا عَمَّا نُهِيْتُمْ عَنْهُ ؛ لَا تَشْتَغِلُوْا بِمَا لَا بُدَّ مِنْ مَجِيْئِهٖ لِأَنَّهٗ يَضْمَنُ لَكُمْ مَجِيْئَهٗ ؛ اَلْأَقْسَامُ تَجِيْءُ فِيْ أَوْقَاتِهَا الْمُؤَرَّخَةِ ؛ اَلْحُلْوُ مِنْهَا وَالْمُرُّ ؛ مَا تُحِبُّوْنَ وَمَا تَكْرَهُوْنَ ؛ اَلْقَوْمُ يَصِلُوْنَ إِلٰى حَالَةٍ لَا يَبْقٰى لَهُمْ فِيْهَا دُعَاءٌ وَلَا سُؤَالٌ ؛ لَا يَسْأَلُوْنَ فِيْ جَلْبِ الْمَصَالِحِ وَلَا دَفْعِ الْمَضَارِّ ؛ يَصِيْرُ دُعَاؤُهُمْ بِأَمْرٍ مِنْ حَيْثُ قُلُوْبِهِمْ ؛ تَارَةً لِأَجْلِهِمْ وَتَارَةً لِأَجْلِ الْخَلْقِ ؛ فَيَنْطِقُوْنَ بِالدُّعَاءِ وَهُمْ فِيْ غَيْبَةٍ عَنْهُ ؛ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حُسْنَ الْأَدَبِ مَعَكَ فِيْ جَمِيْعِ الْأَحْوَالِ ؛ يَصِيْرُ الصَّوْمُ وَالصَّلَاةُ وَالذِّكْرُ وَجَمِيْعُ الطَّاعَاتِ جِبِلَّتَهٗ ؛ مُخْتَلِطَةً بِلَحْمِهٖ وَدَمِهٖ ثُمَّ يَجِيْئُهُ الْحِفْظُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ جَمِيْعِ أَحْوَالِهٖ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے۔ جب مومن کا ایمان صحیح ہو جاتا ہے تو وہ ساری مخلوق کے لئے آئینہ بن جاتا ہے کہ وہ اس کی زیارت کے اور اس کے پاس آنے کے وقت اس کی (صاف اور سچی) گفتگو کے آئینہ میں اپنے دین کے منہ دیکھتے ہیں۔ یہ (فضول) ہوس کیسی؟ تم ہر وقت حق تعالےٰ سے اسی کا سوال کرتے رہتے ہو کہ تمہارے کھانے تمہارے پانی تمہارے کپڑے تمہاری بی بی اور تمہارے رزق میں ترقی دے۔ حالانکہ یہ ایسی چیز ہے کہ تمہارے ساتھ سارے مستجاب الدعوات بندے مل کر بھی دعائیں کریں تو نہ اس میں زیادتی ہوگی نہ کمی۔ رزق تو نہ ذرہ بڑھے گا اور نہ ذرہ برابر گھٹے گا اس سے فراغت ہو چکی ہے۔ اس کام میں لگو جس کے کرنے کا تم کو حکم ہوا ہے۔ اور اس سے باز رہو جس کی ممانعت ہوئی ہے۔ اور جس کا خود ہی آنا ضروری ہے۔ اس میں مشغول مت ہو کیونکہ اس کے لانے کا تو وہ تمہارے لئے ضامن ہو چکا ہے۔ سارے مقسوم اپنے اوقاتِ معینہ پر خود آجائیں گے خواہ شیریں ہوں یا تلخ اور تمہارے پسندیدہ ہوں یا ناگوار۔ اللہ والے ایسی حالت پر پہنچ جاتے ہیں کہ وہاں نہ ان کے لئے دعا باقی رہتی ہے نہ درخواست نہ وہ تحصیلِ منفعت کا سوال کرتے ہیں نہ دفع مضرت کا۔ ان کی دعا باعتبارِ قلب صرف حکم کی تعمیل میں رہ جاتی ہے۔ کبھی اپنی ذات کے لئے اور کبھی مخلوق کے لئے۔ پس وہ دعائیہ کلمات زبان سے نکالتے ہیں۔ حالانکہ اس سے غائب ہوتے ہیں (کہ اس کو مقصود بالذات نہیں سمجھتے) یا اللہ ہم کو اپنے ساتھ تمام حالتوں میں حسنِ ادب نصیب فرما۔ اس کا روزہ نماز اور ذکر اور جملہ عبادتیں اس کی طبیعت بن جاتی ہیں کہ اس کے گوشت اور خون سے گھل جاتی ہیں اس کے بعد اس کے جملہ احوال میں حق تعالیٰ کی حفاظت اس کے پاس

لَا يُفَارِقُهُ قَيْدُ الْحُكْمِ وَلَا لَحْظَةً ۞ وَهُوَ مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِكَ ۞ يَصِيْرُ الْحُكْمُ كَالْمَرْكَبِ وَهُوَ قَاعِدٌ فِيْهِ يَسِيْرُ فِيْ بَحْرِ قُدْرَةِ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ ۞ وَلَا يَزَالُ يَسِيْرُ فِيْهِ حَتّٰى يَصِلَ اِلٰى سَاحِلِ الْاٰخِرَةِ ۞ اِلٰى سَاحِلِ بَحْرِ اللُّطْفِ وَيَدِ الْقُرْبِ ۞ فَهُوَ تَارَةً مَّعَ الْخَلْقِ وَتَارَةً مَّعَ الْخَالِقِ ۞ شُغْلُهٗ وَتَعَبُهٗ مَعَ الْخَلْقِ وَرَاحَتُهٗ مَعَ الْخَالِقِ ۞ **وَيْلَكَ** يَا مُنَافِقُ مَا عِنْدَكَ مِنْ هٰذَا خَبَرٌ **وَيْلَكَ** لَيْسَ فِيْ اُمُوْرِكَ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ ۞ يَا قُعُوْدًا فِي الصَّوَامِعِ وَالْخَلْقُ مِلْءُ قُلُوْبِهِمْ ۞ مَا تَسْمَعُوْنَ صُرَاخِيْ عَلَيْكُمْ وَاِلَيْكُمْ ۞ اَنْتُمْ صُمٌّ قُوْمُوْا تَعَالَوْا لَا بَاْسَ ۞ مَا اُعَامِلُكُمْ وَاُخَاطِبُكُمْ بِسُوْءِ اَدَبِكُمْ وَاَفْعَالِكُمْ بَلْ اَرْفُقُ بِكُمْ بِرِفْقِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِاِذْنِهٖ ۞ وَلَا تَهْرُبُوْا مِنْ خُشُوْنَةِ كَلَامِيْ ۞ فَمَا ذٰلِكَ مِنِّيْ ۞ اِنِّيْ اَنْطِقُ بِمَا اُنْطَقُ بِهٖ ۞ **يَا غُلَامُ** اَلْقَوْمُ يُوَاصِلُوْنَ الضِّيَاءَ بِالظَّلَامِ فِيْ عِبَادَةِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۞ وَهُمْ عَلٰى قَدَمِ الْخَوْفِ وَالْحَذَرِ ۞ يَخَافُوْنَ مِنْ سُوْءِ الْعَاقِبَةِ ۞ جَهِلُوْا عِلْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِيْهِمْ وَعَاقِبَةَ اَمْرِهِمْ ۞ فَوَاصَلُوا الضِّيَاءَ بِالظَّلَامِ حُزْنًا وَّكَآبَةً وَّبُكَاءً ۞ مَعَ دَوَامِ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ وَجَمِيْعِ الطَّاعَاتِ ۞ ذَكَرُوْا رَبَّهُمْ عَزَّوَجَلَّ بِقُلُوْبِهِمْ وَاَلْسِنَتِهِمْ ۞ فَلَمَّا وَصَلُوْا اِلَى الْاٰخِرَةِ دَخَلُوا الْجَنَّةَ ۞

آتی ہے کہ ایک لحظہ کے لئے بھی شریعت کی پابندی اس سے جُدا نہیں ہوتی۔ حالانکہ وہ اس سے پَرے ہوجاتا ہے (کہ حفاظتِ حق ہی اس سے کام لیتی رہتی ہے) حکمِ شرعی گویا اس کی کشتی بن جاتا ہے اور وہ اُس کے اندر بیٹھا ہوتا ہے کہ قدرتِ پروردگار کے سمندر میں چلتا ہے اور ہر وقت چلتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ ساحلِ آخرت تک آلگتا ہے اور لُطف و دستِ قُرب کے سمندر کے کنارہ آپہنچتا ہے۔ پس وہ مخلوق کے ساتھ ایک بار ہوتا ہے تو خالق کے ساتھ ہزار بار اُس کا شغل اور اس کی محنت مشقت مخلوق کے ساتھ ہے اور اس کی راحت خالق کی معیّت میں۔ تجھ پر افسوس اے مُنافق مجھے اس کی مطلق واقفیت نہیں۔ تجھ پر افسوس کہ ان باتوں میں سے تیرے معاملات میں کوئی چیز بھی نہیں۔ اے مخلوق کو دلوں میں بھرے ہوئے خلوت خانوں میں بیٹھنے والو کیا میری چیخ و پُکار اور ہٹو بچو تم کو سُنائی نہیں دیتی۔ تم بہرے ہو! اُٹھو اور اب بھی کچھ نہیں بگڑا ہے۔ میں تمہارے ساتھ برتاؤ اور خطاب تمہارے سُوءِ ادب اور افعالِ بد کے موافق نہیں کروں گا۔ بلکہ بہ شفقّتِ خداوندی اس کے حکم سے تمہارے ساتھ نرمی برتوں گا۔ میری سخت کلامی سے بھاگو مت (اور بدگمان نہ بنو) کیونکہ وہ میری طرف سے نہیں ہے۔ میں تو جس طرح بُلوایا جاتا ہوں اسی طرح بولتا ہوں۔ **صاحبزادہ** اہل اللہ حق تعالےٰ کی عبادت میں رات کو دن سے ملاتے اور باوجود اس کے وہ خوف اور اندیشہ کی حالت میں رہتے ہیں کہ ان کو ڈر لگا رہتا ہے سُوءِ خاتمہ کا۔ وہ اپنے متعلق اور اپنے خاتمہ اور انجام کے متعلق علمِ خداوندی سے ناواقف ہیں۔ لہٰذا باوجود صَوم و صلوٰۃ اور حج اور جُملہ عبادتوں کے حُزن و غم اور گریہ میں رات دن لگے رہتے ہیں وہ اپنے ربّ کا اپنی زبانوں اور قلوب سے ذکر کرتے رہتے ہیں۔ لہٰذا جب وہ آخرت میں پہنچیں گے تو جنّت میں داخل ہوں گے۔ اور

وَرَأَوْا وَجْهَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَكَرَامَتَهٗ لَهُمْ
حَمِدُوْهُ عَلٰى ذٰلِكَ ؛ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ
عَنَّا الْحَزَنَ ؕ وَلِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادٌ ؛ وَهُمْ اَسَاتِذَةُ
هٰؤُلَاءِ وَشُيُوْخُهُمْ وَرُؤَسَاؤُهُمْ وَاُمَرَاؤُهُمْ وَ
مُلُوْكُهُمْ ؛ يَقُوْلُوْنَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنَّا
الْحَزَنَ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْاٰخِرَةِ ؛ اِذَا وَصَلَتْ قُلُوْبُهُمْ
اِلٰى بَابِ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ فَصَادَفُوْهُ مَفْتُوْحًا ؛ وَ
الْمَرَاكِبُ مُزْدَحِمَةٌ لَهُمْ ؛ قِيَامٌ مُصْطَفُّوْنَ مُنْتَظِرُوْنَ
لِمَجِيْئِهِمْ ؛ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِمْ وَيَطْرُقُوْنَ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
فَيَدْخُلُوْنَ اِلٰى دَارِ الْقُرْبِ ؛ فَيَرَوْنَ مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ
وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ؛ يَقُوْلُوْنَ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنَّا حَزَنَ الْبُعْدِ حَزَنَ الْحِجَابِ ؛
الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَيْفَمَا اَشْغَلَنَا بِالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْخَلْقِ ؛
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اصْطَفَانَا لِنَفْسِهٖ ؛ وَاخْتَارَنَا لِقُرْبِهٖ ؛
وَاَذْهَبَ عَنَّا حَزَنَ الْاِنْقِطَاعِ عَنْهُ حَزَنَ الْاِشْتِغَالِ
بِغَيْرِهٖ ؛ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَزَقَنَا الْاِنْقِطَاعَ اِلَيْهِ ؛
اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ؛ يَا غُلَامُ اِذَا اَحْكَمْتَ الْاِيْمَانَ
وَصَلْتَ اِلٰى دَارِ الْمَعْرِفَةِ ثُمَّ اِلٰى وَادِي الْعِلْمِ ثُمَّ اِلٰى
وَادِ الْفَنَاءِ عَنْكَ وَعَنِ الْخَلْقِ ؛ ثُمَّ اِلَى الْوُجُوْدِ بِهٖ ﷻ
لَا بِكَ وَلَا بِهِمْ ؛ فَحِيْنَئِذٍ يَزُوْلُ حَزَنُكَ ؛ فَالْحِفْظُ
يَخْدِمُكَ ؛ وَالْحِمْيَةُ تَحُوْطُكَ ؛ وَالتَّوْفِيْقُ يَطْرُقُ بَيْنَ
يَدَيْكَ ؛ وَالْمَلٰئِكَةُ تَمْشِيْ حَوْلَكَ ؛ وَالْاَرْوَاحُ تَاْتِيْكَ
تُسَلِّمُ عَلَيْكَ ؛ وَالْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِيْ بِكَ الْخَلْقَ ؛
وَنَظَرَاتُهٗ تَرْعَاكَ وَتَجْذِبُكَ اِلٰى دَارِ قُرْبِهٖ ﷻ ؛ وَ
الْاُنْسُ بِهٖ وَالْمُنَاجَاةُ لَهٗ ؛

ذاتِ حق کا دیدار نصیب ہوگا اور اپنی عزت افزائی دیکھیں گے : اس پر اس کی حمد کریں گے ۔ اور کہیں گے کہ شکر ہے اللہ کا جس نے ہم (خاتمہ و انجام کا فکر و) غم رفع کر دیا ۔“ اور حق تعالےٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو ان مسلمانوں کے سربرآوردہ اور مشائخ و اکابر اور ان کے افسر اور بادشاہ ہوں گے ۔ وہ یوں عرض کریں گے کہ شکر ہے اللہ کا جس نے آخرت سے قبل دُنیا ہی میں ہم سے غم دُور فرما دیا ۔“ جب ان کے قلوب اپنے رب کے دروازہ پر پہنچیں گے تو اس کو کھلا ہوا پائیں گے ۔ اور سواروں کے گروہ در گروہ کو ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے صف بستہ کھڑے ہوئے اپنی آمد کے منتظر پائیں گے ۔ جو اُن کو سلام کریں گے اور ہٹو بچو کہتے ہوئے آگے آگے چلیں گے ۔ پس وہ قُرب کے مکان میں داخل ہوں گے اور وہ بہار دیکھیں گے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کان نے سُنی اور نہ کسی بشر کے دل پر اس کا خیال گذرا (اس وقت وہ) عرض کریں گے کہ شکر ہے اللہ کا جس نے ہم سے دُور فرمایا دُوری کا غم اور محرومیت کا غم ۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہم کو دُنیا اور آخرت اور مخلوق میں مشغول نہ بنایا ۔ شکر ہے اللہ کا جس نے ہم کو اپنی ذات کیلئے منتخب فرمایا اور اپنے قُرب کیلئے اختیار کیا اور ہم سے دُور فرمایا اپنی جُدائی کا غم اور اغیار میں مشغولیت کا غم ۔ شکر ہے اللہ کا جس نے اپنے ساتھ یکسوئی ہم کو نصیب فرمائی ۔ واقعی ہمارا پروردگار بڑا ہی بخشنہار قدردان ہے ۔“ صاحبزادہ جب تو ایمان مضبوط کر لیگا تو خانۂ معرفت تک پہنچ جائیگا اس کے بعد علم لدُنّی کی وادی پھر اپنی اور مخلوق کی ہستی سے فنائیت کی وادی پر پہنچے گا اور اسکے بعد خدا کے ساتھ ہستی ہوگی نہ کہ اپنے ساتھ اور نہ مخلوق کے ساتھ ۔ بس اس وقت تیرا غم دور ہو جائے گا ۔ حفاظتِ حق تیری خادم بنے گی ۔ حمایت تجھ کو محیط ہوگی ۔ توفیق ہٹو بچو کہتی ہوئی تیرے آگے ہوگی ۔ فرشتے تیرے چار طرف چلیں گے ۔ ارواحِ طیبات آئیں گی اور السلام علیکم کہیں گی ۔ حق تعالےٰ مخلوق پر تجھ سے فخر فرمائیگا اس کی نگاہیں تیری پاسبانی کریں گی اور تجھ کو کھینچیں گی ۔ اسکے قُرب کے گھر کی جانب اور اس کے ساتھ اُنس و مناجات کی جانب ۔ جو

خَابَ مَنْ قَعَدَ عَنِّیْ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ ٭ وَیْلَکَ تُزَاحِمُنِیْ فِیْ مَقَامِیَ الَّذِیْ قَدْ اُقِمْتُ فِیْهِ ٭ مَا تَقْدِرُ ٭ مَا یَقَعُ بِیَدِکَ شَیْءٌ بِمُزَاحَمَتِکَ ٭ هٰذَا شَیْءٌ یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ ٭ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ اَلْغَیْثُ یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ ثُمَّ یَظْهَرُ مِنْهَا النَّبَاتُ هٰذَا الْاَمْرُ یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلٰی اَرْضِ الْقُلُوْبِ فَتَهْتَزُّ وَتَنْبُتُ مِنْ کُلِّ خَیْرٍ ٭ تُنْبِتُ الْاَسْرَارَ وَالْحِکَمَ وَالتَّوْحِیْدَ وَالتَّوَکُّلَ وَالْمُنَاجَاةَ وَالْقُرْبَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ٭ یَصِیْرُ هٰذَا الْقَلْبُ فِیْهِ اَشْجَارٌ وَاَثْمَارٌ ٭ یَصِیْرُ فِیْهِ فَیَافِیْ وَقِفَارٌ ٭ وَبِحَارٌ وَاَنْهَارٌ وَجِبَالٌ ٭ یَصِیْرُ مَجْمَعَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَالْمَلَائِکَةِ وَالْاَرْوَاحِ ٭ هٰذَا شَیْءٌ مِنْ وَرَاءِ الْعُقُوْلِ ٭ قُدْرَةٌ مَحْضَةٌ ٭ وَاِرَادَةٌ وَعِلْمٌ یَسْتَاْثِرُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ٭ وَهُوَ لِاٰحَادٍ اَفْرَادٍ مِنْ خَلْقِهٖ ٭ اِجْتَهِدُوْا اَنْ تَقَعُوْا فِیْ شَبَکَةِ کَلَامِیْ ٭ قُعُوْدِیْ وَکَلَامِیْ شَبَکَةٌ ٭ اِنْتَظِرُ وُقُوْعَ وَاحِدٍ مِنْکُمْ فِیْهَا اِنَّمَا السِّمَاطُ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا سِمَاطِیْ ٭ اَجِیْبُوْنِیْ رَحِمَکُمُ اللّٰهُ اِتَّبِعُوْنِیْ حَتّٰی اَحْمِلَکُمْ اِلٰی بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اَلصِّدْقُ دَاعِی الْحَقِّ ٭ عَزَّ وَجَلَّ ٭ وَالْکِذْبُ دَاعِی الشَّیْطَانِ ٭ اَلْحَقُّ شَیْءٌ وَالْبَاطِلُ شَیْءٌ وَکِلَاهُمَا ظَاهِرَانِ عِنْدَ کُلِّ مُؤْمِنٍ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اِیْمَانِهٖ ٭ تَدَّعُوْنَ الذَّکَاءَ یَا اَهْلَ الْعِرَاقِ ٭ وَاَنْتُمْ یَخْفٰی عَلَیْکُمُ الصَّادِقُ مِنَ الْکَاذِبِ اَلْمُحِقُّ مِنَ الْمُبْطِلِ ٭

عذر کے بغیر مجھ سے الگ ہوا وہ برباد ہوا۔ تجھ پر افسوس کہ جس مقام پر میں کھڑا ہوں اس میں میرا مقابلہ کرتا ہے تیری اتنی طاقت نہیں ہے اور نہ تیرے اس مقابلہ سے تیرے ہاتھ کچھ آسکے۔ یہ چیز زمین کی طرف آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے ''اور کوئی چیز بھی ایسی نہیں جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں اور ہم اس کو معیّن مقدار پر اتارتے ہیں'' بارش زمین کی طرف آسمان ہی سے اترا کرتی ہے۔ اس کے بعد اس کی روئیدگی ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ مضمون بھی قلوب کی زمین کی طرف آسمان ہی سے اترتا ہے۔ پس وہ ہر قسم کی خوبی سے اُگنے اور لہلہانے لگتے ہیں کہ اسرار و حکمتیں اور توحید و توکّل اور مناجات و قربِ حق کے نبات پیدا ہوتے ہیں۔ یہ قلب (ایسا باغ) بن جاتا ہے جس میں قسم قسم کے درخت اور پھل ہوتے ہیں اس میں بڑے بڑے جنگل اور بن اور سمندر اور نہریں اور پہاڑ ہوتے ہیں۔ وہ انسان و جنات اور ملائکہ و ارواح کے جمع ہونیکا مقام بن جاتا ہے۔ یہ ایک چیز ہے جو عام عقول سے بالا ہے۔ محض قدرت ہے اور ارادہ و علم ہے جو حق تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔ اور یہ اس کی مخلوق میں خاص ہی خاص افراد کو نصیب ہوتا ہے۔ کوشش کرو کہ میرے وعظ کے جال میں آپھنسو۔ میرا بیٹھنا اور وعظ کہنا ایک جال ہے۔ میں منتظر رہتا ہوں کہ کوئی تم میں سے اس میں آپھنسے۔ یہ دسترخوان تو خدا کا ہے نہ کہ میرا۔ اللہ تم پر رحم کرے میرا کہنا مان لو۔ میرا اتباع کرو کہ میں تم کو اٹھا کر دروازۂ حق تک لے جاؤں۔ صدق حق تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے اور شیطان کذب کی طرف بلاتا ہے۔ حق بھی ایک چیز ہے اور باطل بھی ایک چیز ہے۔ مومن کے نزدیک دونوں ظاہر ہیں جن کو اپنے ایمان کے نور سے دیکھ لیتا ہے

اے باشندگانِ عراق تم کو ذکاوت کا دعویٰ ہے اور پھر بھی تم سچے اور جھوٹے اور برسرِ حق اور برسرِ باطل میں تمیز نہیں کرتے۔

وَتَكْذِيبُكُمْ عَائِدٌ عَلَيْكُمْ وَأَنَا لَا أُبَالِي بِذٰلِكَ
الْمُرِيدُ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُرِيدُ جَنَّتَهُ وَلَا
يَخَافُ مِنْ نَارِهِ ۔ بَلْ يُرِيدُ وَجْهَهُ يَحْسَبُ
قُرْبَهُ مِنْهُ ۔ وَيَخَافُ مِنْ بُعْدِهِ عَنْهُ
أَنْتَ أَسِيرُ الشَّيْطَانِ وَالْهَوٰى وَالنَّفْسِ وَ
الدُّنْيَا وَالشَّهَوَاتِ ۔ وَمَا عِنْدَكَ خَبَرٌ قَلْبُكَ
فِي قَيْدٍ وَمَا عِنْدَكَ خَبَرٌ ۔ اَللّٰهُمَّ خَلِّصْهُ مِنَ
الْأَسْرِ ۔ وَخَلِّصْنَا آمِيْنَ عَلَيْكُمْ بِالْعَزِيمَةِ وَالْإِعْرَاضِ
عَنِ الرُّخْصَةِ ۔ مَنْ لَزِمَ الرُّخْصَةَ وَتَرَكَ الْعَزِيمَةَ
خِيفَ عَلَيْهِ مِنْ هَلَاكِ دِينِهِ ۔ اَلْعَزِيمَةُ لِلرِّجَالِ
لِأَنَّهَا رُكُوبُ الْخَطَرِ وَالْأَشَقِّ وَالْأَمَرِّ ۔ وَ
الرُّخْصَةُ لِلصِّبْيَانِ وَالنِّسْوَانِ ۔ لِأَنَّهَا الْأَسْهَلُ
يَا غُلَامُ عَلَيْكَ بِالصَّفِّ الْأَوَّلِ ۔ لِأَنَّهُ صَفُّ
الرِّجَالِ الشُّجْعَانِ ۔ وَفَارِقِ الصَّفَّ الْأَخِيرَ
لِأَنَّهُ صَفُّ الْأَجْبَانِ

۔ اِسْتَخْدِمْ هٰذِهِ النَّفْسَ
وَعَوِّدْهَا الْعَزِيمَةَ ۔ فَإِنَّهَا مَا حَمَّلْتَهَا تَتَحَمَّلُ
لَا تَرْفَعِ الْعَصَا فَإِنَّهَا تَنَامُ وَتُلْقِي الْأَحْمَالَ عَنْهَا ۔
لَا تَغُرَّهَا بِبَيَاضِ أَسْنَانِكَ وَبَيَاضِ عَيْنَيْكَ ۔ هِيَ عَبْدُ
سُوْءٍ لَا يَعْمَلُ الْأَشْغَالَ إِلَّا بِالْعَصَا ۔ لَا تُشْبِعْهَا إِلَّا
إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ الشِّبَعَ لَا يُطْغِيهَا ۔ وَإِنَّهَا تَعْمَلُ فِي
مُقَابَلَةِ شِبَعِهَا ۔ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
كَثِيرَ الطَّاعَةِ كَثِيرَ الْأَكْلِ ۔ وَكَانَ يَمْثُلُ إِذَا شَبِعَ

تمہارے جھٹلانے کا نقصان تُم ہی پر پڑے گا۔ اور مجھے اس کی پَروا بھی نہیں۔ جو حق تعالیٰ کا طالب ہوتا ہے وہ نہ اس کی جنّت کا خواہاں ہوتا ہے اور نہ اس کی دوزخ سے ڈرتا ہے بلکہ صرف اسی کی ذات چاہتا اور اس کی دُوری سے خائف رہتا ہے۔ تو شیطان و ہوٰی اور نفس و دُنیا اور خواہشات کا قیدی بنا ہوا ہے اور تجھے خبر نہیں۔ تیرا قلب قید میں پڑا ہوا ہے اور تجھے اطلاع نہیں۔ یا اللہ اس کو اس کی قید سے رہائی دے اور ہم کو بھی خلاصی نصیب فرما۔ آمین۔ عزیمت[1] کو اختیار کرو اور رخصت سے اعراض کرو۔ جو شخص رخصت کا پابند ہوتا اور عزیمت کو چھوڑتا ہے اُس کا دین برباد ہو جانے کا اس پر اندیشہ ہے عزیمت مَردوں کے لئے ہے کیونکہ وہ خطرناک دشوار اور تلخ شئے کا اختیار کرنا ہے (جس کی ہمت مَرد ہی کر سکتے ہیں) اور رخصت بچوں اور عورتوں کے لئے ہے، اس لئے کہ اس میں سہولت زیادہ ہے (اور ضعیفوں کے لئے سہولت ہی شایان ہے) صاحبزادہ پہلی صف کو اختیار کر کیونکہ وہ ہمت والے مَردوں کی صَف ہے۔ اور پچھلی صف سے علیحدہ رہ کہ وہ کم ہمتوں کی صَف ہے۔ اس نفس کو خدمت گار سمجھ اور عزیمت کا خوگر بنا، کیونکہ جس قدر تو اس پر عزیمت کا بوجھ لادے گا وہ اس کا متحمل ہو جائے گا۔ اس کے اُوپر سے لاٹھی مَت اُٹھا ورنہ وہ سو جائے گا۔ اور بوجھ اپنے اُوپر سے پھینکدیگا اس کو اپنے دانتوں کی سپیدی اور سفید آنکھیں مَت دکھا (کہ مسکرانے اور پیار کی نگاہوں سے اس کو دیکھنے لگے) اس لئے کہ وہ نہایت بدغلام ہے کہ لاٹھی کے بغیر کام ہی کر کے نہ دیگا۔ اس کو پیٹ بھر کر کھانا مت دے مگر اس وقت جبکہ تجھ کو یقین ہو جائے کہ شکم سیری اس کو سرکش نہ بنائیگی اور اب وہ پیٹ بھرنے کے مقابلہ پر کام بھی پُورا ہی کریگا۔ سُفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ عبادت بھی بہت کرتے تھے اور کھاتے بھی بہت تھے اور جب

[1] شریعت میں احکام کے دو درجے ہیں ایک وہ کہ جن سے عبادت کا اجر زیادہ اور حُسن دوبالا ہو جاتا ہے، اس کو عزیمت کہتے ہیں۔ اور دوم وہ جن سے اَجر تو کم ہوتا ہے مگر عمل صحیح ہو جاتا ہے۔ مثلاً نوافل کی پابندی اور کھڑے ہو کر پڑھنا عزیمت ہے۔ اور کبھی پڑھنا یا بلا عذر بیٹھ کر پڑھ لینا رخصت ہے کہ شرعاً اجازت ہے۔ پس دین کے متعلق مَرد بن کر ہمت کی صورت اختیار کرلی چاہیئے کہ دینی مشقت اُٹھانا مَردوں کا کام ہے۔ عورتوں کی طرح کاہل و کمزور بن کر رخصت پر اکتفا نہ کرنا چاہیئے۔ ۱۲ منہ

أَشْبِعِ الزَّنْجِيَّ وَكُدَّهُ ؛ إِنَّمَا الزَّنْجِيُّ حِمَارٌ ؛ ثُمَّ يَقُوْمُ إِلَى الْعِبَادَةِ فَيَأْخُذُ مِنْهَا حَظًّا وَافِرًا ؛ عَنْ بَعْضِهِمْ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ أَكَلَ حَتّٰى مَقَتُّهُ ؛ ثُمَّ صَلّٰى وَبَكٰى حَتّٰى رَحِمْتُهُ ؛ لَا تَقْتَدِ بِسُفْيَانَ فِي كَثْرَةِ الْأَكْلِ ؛ وَاقْتَدِ بِهِ فِي كَثْرَةِ عِبَادَتِهِ ؛ فَلَسْتَ سُفْيَانَ ؛ لَا تُشْبِعْ نَفْسَكَ كَمَا كَانَ يُشْبِعُهَا ؛ فَلَسْتَ تَمْلِكُهَا كَمَا كَانَ هُوَ يَمْلِكُ نَفْسَهُ ؛ اِجْتَهِدْ فِي هَجْرِ الْحَرَامِ وَالتَّقَلُّلِ مِنَ الْحَلَالِ ؛ اِزْهَدْ فِي الْكُلِّ عِنْدَ قُوَّةِ إِيْمَانِكَ وَإِيْقَانِكَ فَتَصِيْرُ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَحَقَّقَ زُهْدُكَ أَعْطَاكَ وَأَنْعَمَ عَلَيْكَ ؛ إِمَّا بِوَاسِطَةٍ أَوْ بِجَعْلِ التَّكْوِيْنِ فِي يَدِ قَلْبِكَ ؛ لَا كَلَامَ حَتّٰى تَصِيْرَ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ لَا مِنْ عِبَادِ الْخَلْقِ وَالْأَسْبَابِ إِلَّا مِنْ عَبِيْدِ الدُّنْيَا وَالْحُظُوْظِ وَالشَّهَوَاتِ وَالشَّيَاطِيْنِ ؛ لَا مِنْ عَبِيْدِ حُبِّ الْجَاهِ عِنْدَ الْخَلْقِ وَالتَّقْيِيْدِ بِإِقْبَالِهِمْ وَإِدْبَارِهِمْ وَحَمْدِهِمْ وَذَمِّهِمْ ؛ هٰذَا شَيْءٌ لَا يَصْلُحُ ؛ مَا يَمْشِيْ قَلْبُكَ إِلٰى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ خُطْوَةً وَاحِدَةً ؛ وَأَنْتَ مَعَ نَفْسِكَ فِي بَيْتِ طَبْعِكَ وَهَوَاكَ ؛ إِنِّيْ أَرَاكَ أَبَدَ الدَّهْرِ مُقَيَّدًا بِالْخَلْقِ وَالْأَسْبَابِ ؛ هٰذَا إِلٰى مَتٰى تَتَعَلَّمُ مِنِّي الْخَلَاصَ مِنْ قُيُوْدِهِمْ يَا جَاهِلًا ؛ كَيْفَ يَرٰى قَلْبُكَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ مَلْآنُ بِالْخَلْقِ ؛ كَيْفَ تَرٰى بَابَ الْجَامِعِ

شکم سیر ہو جاتے تو کہاوت بیان کیا کرتے تھے کہ حبشی کا پیٹ خوب بھر دو اور اس کو خوب رگید دو۔ کیونکہ حبشی تو گدھا ہے (کہ جتنا زیادہ کھلاؤ گے اُسی قدر زیادہ بوجھ لادیگا) اس کے بعد آپ عبادت کے لئے کھڑے ہوتے پس اُس کا پورا حصّہ لیتے تھے۔ ایک بزرگ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ "میں نے سفیان ثوریؒ کو دیکھا انھوں نے اتنا کھایا کہ مجھے اُن سے نفرت ہوگئی۔ اس کے بعد نماز اور گریہ میں مشغول ہوئے تو ایسا ہوئے کہ مجھے اُن پر ترس آگیا" زیادہ کھانے میں حضرت سفیانؒ کا اقتدا مت کر اور ان کی کثرتِ عبادت میں ان کا اقتدار کر۔ کیونکہ تو سفیانؒ نہیں ہے (کہ زیادہ کھا کر کام کر سکے) تو اپنے نفس کو پیٹ بھر مت کِھلا جیسا کہ سفیانؒ کھلایا کرتے تھے (اس لئے کہ تو نفس پر اِتنی قدرت نہیں رکھتا جتنی وہ اپنے نفس پر قُدرت رکھتے تھے۔ ترکِ حرام اور تقلیل حلال کی کوشش کر۔ اپنے ایمان و یقین کے قوی ہو جانے کے وقت سب ہی میں زہد اختیار کر کہ اللہ کے بندگانِ خاص میں سے بَن جائے گا۔ جب تیرا زہد متحقق ہو جائے گا تو وہ تجھ پر عطا و انعام فرمائے گا۔ خواہ بواسطہ اور خواہ تیرے قلب کے ہاتھ میں تکوین سونپ کر۔ جبتک کہ تو بندۂ خدا نہ بَن جائے کہ نہ مخلوق و اسباب کا بندہ رہے نہ دُنیا و لذّات و خواہشات و شیاطین کا۔ نہ مخلوق کے نزدیک جاہ کی طلب کا اور نہ ان کی توجّہ اور بے توجّہی اور مدح و مذمّت کا بندہ رہے۔ اس وقت تک واعظ بننا جائز نہیں کہ اس سے کچھ بھی کام نہ چلے گا۔ جب تو اپنے نفس کیساتھ اپنی طبیعت و خواہش نفس کے گھر میں پڑا رہیگا تو تیرا قلب ایک قدم بھی حق تعالےٰ کے دروازہ کی طرف نہ چل سکیگا۔ میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ ہر وقت مخلوق اور اسباب کا پابند ہے۔ آخر یہ کبتک؟ اے نادان ان کی قید سے رہائی مجھ سے سیکھ۔ تیرا قلب حق تعالیٰ کو کس طرح دیکھ سکتا ہے حالانکہ وہ مخلوق سے لبریز ہے۔ جامع مسجد کا دروازہ تجھ کو کیسے نظر آسکتا ہے حالانکہ تو اپنے گھر میں بیٹھا ہوا ہے جبکہ تو

وانت قاعد في بيتك ۞ اذا خرجت من دارك
واهلك وولدك رايت باب الجامع ۞ لما
خلفت الكل وراء ظهرك رايت ۞ هكذا
مادمت مع الخلق لا ترى الخالق ۞ ما دمت مع
الدنيا لا ترى الآخرة ۞ ما دمت مع الآخرة لا ترى
رب الدنيا والآخرة ۞ اذا خرجت عن الكل يلقى
سرك ربك عز وجل ۞ لا من حيث الصورة
بل من حيث المعنى ۞ العمل للقلوب والمعاني
للاسرار ۞ القوم اعرضوا عن اعمالهم ۞ نسوا
حسناتهم ۞ ولم يطلبوا العوض عليها ۞ فلا
جرم احلهم دار المقامة من فضله ۞ لا يمسهم
فيها نصب ولا يمسهم فيها لغوب ۞ ولا انقطاع
ولا ضعف ۞ ليس فيها كسب ولا مؤنة ۞ قال
بعض المفسرين في قوله تعالى لا يمسنا فيها
نصب يعني هم الخبز وتحصيله ومؤنة العيال ۞
الجنة فضل كلي ۞ راحة كلية ۞ عطاء بلا حساب ۞
كل الدائرة على حضور قلبك لله ۞ لا لعلة في
الدنيا ولا في الآخرة ولا لخلقه ۞ حضور قلبك
عز وجل لا يصح الا بعد الموت والتحقيق
لذكره ۞ ان نظرت نظرت الى الموت ۞ وان سمعت
سمعت الموت ۞ ذكر الموت على الحقيقة
اليقظة التامة تبغض كل شهوة و
تقف في وجه كل فرحة اذكروا
الموت فليس لكم منه فوت ۞ اذا صح القلب
نسي ما سوى الحق عز وجل ۞ القديم

اپنے گھر اپنے اہل اور اپنے عیال سے باہر نکلیگا تب جامع مسجد کا دروازہ دیکھ سکیگا۔ جب تو سب کو اپنی پُشت کے پیچھے چھوڑے گا تب ہی تو دیکھ سکیگا۔ اسی طرح جب تک تو مخلوق کے ساتھ ہے تو خالق کو نہ دیکھ سکیگا اور جب تک دُنیا کے ساتھ رہے گا تو آخرت کو نہ دیکھ سکیگا۔ اور جب تک آخرت کے ساتھ رہیگا تو دُنیا و آخرت کے پروردگار کو نہ دیکھ سکیگا۔ جب سب (کے خیال و محبّت) سے باہر ہو جائے گا تب تیرا باطن تیرے ربّ کی مُلاقات حاصل کرے گا مگر صوری نہیں بلکہ معنوی۔ عمل قلوب کے لئے ہے اور معانی باطن کیلئے اللہ والوں نے اپنے اعمال سے مُنھ پھیر لیا اپنی نیکیوں کو بُھلا دیا اور اُن پر معاوضہ کے طالب نہ ہوئے لہٰذا ضرور ہے کہ حق تعالےٰ ان کو اپنے فضل سے جائے قیام پر پہنچائے کہ وہاں نہ ان کو کوئی تکلیف ہو نہ کسی قسم کا تکان نہ انقطاع ہو۔ اور نہ کمزوری نہ کسبِ معاش ہو اور نہ (محنت مزدوری) کی مشقّت۔ ارشادِ خداوندی لا یمسنا فیہا نصب کا مطلب مفسرین نے یہ بیان کیا ہے کہ جنّت میں روٹی اور اس کے حاصل کرنے کا فکر و اہتمام اور اہل و عیال کا بارِ معاش کچھ بھی نہ ہوگا" جنّت سرتاسر فضل ہے سرتاپا خوبی اور بالکل راحت اور عطائے بے شمار ہے۔ سارا مدار خالص اللہ کے لئے تیرے حضورِ قلب پر ہے کہ نہ کسی دُنیوی وجہ سے ہو نہ آخرت کے باعث اور نہ کسی مخلوق کے سبب۔ اور اللہ کے لئے تیرا حضورِ قلب مَوت اور مَوت کی سچّی یاد داشت کے بغیر صحیح نہیں ہو سکتا کہ اگر تو دیکھے تو مَوت دیکھے اور سُنے تو مَوت کو سُنے۔ (غرض کسی حال بھی وہ نظر اور خیال سے نہ ہٹے) درحقیقت پُوری بیداری کے ساتھ مَوت کی یاد داشت ہر قسم کی خواہش کو ناگوار بنا دیتی اور ہر خوشی کے سامنے آکھڑی ہوتی ہے (پس غفلت اور اِترانا پیدا نہیں ہوتا) مَوت کو یاد رکھو کہ اس سے کہیں بچاؤ نہیں۔ جب قلب درست ہو جاتا ہے تو خدائے قدیم

الْأَزَلِيُّ الدَّائِمُ الْأَبَدِيُّ ۔ وَكُلُّ مَا سِوَاهُ مُحْدَثٌ ۔ إِذَا صَحَّ الْقَلْبُ صَارَ الْكَلَامُ الَّذِي يَخْرُجُ مِنْهُ صَوَابًا حَقًّا ۔ حَقًّا لَا يَرُدُّهُ رَادٌّ ۔ يُخَاطِبُ الْقَلْبُ الْقَلْبَ ۔ السِّرُّ السِّرَّ ۔ الْخَلْوَةُ الْخَلْوَةَ ۔ الْمَعْنَى الْمَعْنَى ۔ اللُّبُّ اللُّبَّ ۔ الصَّوَابُ الصَّوَابَ ۔ فَحِينَئِذٍ تَكُونُ الْكَلَامُ مِنْهُ إِلَى الْقُلُوبِ كَالْبَذْرِ فِي أَرْضٍ لَيِّنَةٍ غَيْرِ سَبِخَةٍ يَنْبُتُ ۔ إِذَا صَحَّ الْقَلْبُ صَارَ شَجَرَةً لَهَا أَغْصَانٌ وَأَوْرَاقٌ وَثِمَارٌ ۔ يَصِيرُ فِيهِ مَنَافِعُ لِلْخَلْقِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ وَالْمَلَكِ ۔ إِذَا لَمْ يَكُنْ لِلْقَلْبِ صِحَّةٌ فَهُوَ كَقُلُوبِ الْحَيَوَانَاتِ صُورَةٌ بِلَا مَعْنًى آنِيَةٌ بِلَا مِلْءٍ ۔ شَجَرَةٌ بِلَا ثَمَرٍ ۔ قَفَصٌ بِلَا طَائِرٍ ۔ دَارٌ بِلَا سَاكِنٍ ۔ كَنْزٌ مَجْمُوعٌ فِيهِ دَرَاهِمُ وَدَنَانِيرُ وَجَوَاهِرُ بِلَا مُنْفِقٍ ۔ جَسَدٌ بِلَا رُوحٍ ۔ كَالْأَجْسَادِ الَّتِي مُسِخَتْ أَحْجَارًا ۔ فَهِيَ صُورَةٌ بِلَا مَعْنًى ۔ الْقَلْبُ الْمُعْرِضُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْكَافِرُ بِهِ مَمْسُوخٌ وَلِهٰذَا شَبَّهَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْحَجَرِ فَقَالَ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ۔ لَمَّا لَمْ يَعْمَلْ بَنُو إِسْرَائِيلَ بِالتَّوْرَاةِ مَسَخَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلُوبَهُمْ حِجَارَةً ۔ وَطَرَدَهُمْ مِنْ بَابِهِ ۔ هٰكَذَا أَنْتُمْ يَا مُحَمَّدِيِّينَ ۔ إِذَا لَمْ تَعْمَلُوا بِالْقُرْآنِ وَتُحْكِمُوا أَحْكَامَهُ يَنْسَخُ قُلُوبَكُمْ ۔ وَيَطْرُدُهَا مِنْ بَابِهِ ۔ لَا تَكُونُوا مِمَّنْ أَضَلَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عِلْمٍ ۔ إِذَا تَعَلَّمْتَ لِلْخَلْقِ عَمِلْتَ لِلْخَلْقِ ۔ وَإِذَا تَعَلَّمْتَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَمِلْتَ

وازلی دائم وابدی کے سوا سب کو بھول جاتا ہے۔ اس کے سوا ہر چیز فانی

جب قلب درست ہو جاتا ہے تو جو بات بھی اس سے نکلتی ہے وہ ٹھیک اور حق ہوتی ہے کہ کوئی رد کرنے والا اس کو رد نہیں کر سکتا۔ قلب کو قلب خطاب کرتا ہے اور باطن کو باطن۔ خلوت کو خلوت معنی کو معنی۔ مغز کو مغز اور حق کو حق۔ پس اس وقت اس کا کلام دلوں میں (ایسا اثر کرتا ہے) جیسے بیج نرم اور پاکیزہ اور بے شورہ کی زمین میں اُگتا ہے۔ جب قلب درست ہوتا ہے تو ٹہنیوں، پتوں اور پھلوں والا درخت بن جاتا ہے کہ اس میں انسان وجنات وفرشتے ساری ہی مخلوق کے ہر قسم کے مُنافع ہوتے ہیں۔ اور جب قلب میں درستی نہیں تو وہ حیوان کا سا قلب ہے کہ محض صُورت ہے بلامعنی کے اور خالی برتن ہے جس میں کوئی چیز بھی نہیں۔ گویا درخت بلاثمر۔ قفس بلاطائر۔ مکان بلامکین اور ایسا خزانہ ہے جس میں دینار، درہم اور جواہرات سب کچھ ہیں مگر کوئی خرچ کرنیوالا نہیں۔ وہ جسم بلا رُوح ہے جیسے وہ اجسام جو مسخ ہو کر پتھر بن گئے کہ صُورت ہی صُورت ہے اور اندرون کچھ بھی نہیں۔ حق تعالیٰ سے رُخ پھیرنے اور اس کا کفر کرنے والا قلب مسخ ہی کیا ہوا ہے اور اسی لئے حق تعالیٰ نے ایسے دل کو پتھر کے ساتھ تشبیہ دیکر فرمایا ہے کہ ”پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے پس وہ پتھر کی مثل یا اس سے بھی زیادہ سخت ہیں“۔ جب بنی اسرائیل نے توریت پر عمل نہ کیا تو حق تعالیٰ نے ان کے دلوں کو مسخ فرما کر پتھر بنا دیا اور اپنے دروازہ سے دھکے دیدیئے۔ اسی طرح اے محمدیو! اگر تم قرآن پر عمل نہ کرو گے اور اس کے احکام کو مضبوط نہ تھامو گے تو تمہارے قلوب بھی مسخ اور ان کو اپنے دروازے سے دُور کر دے گا ان میں سے مت بنو جن کو حق تعالیٰ نے علم دیکر گمراہ بنا دیا۔ جب تو مخلوق کے لئے علم سیکھے گا، تو مخلوق کیلئے عمل بھی کریگا اور جب اللہ کے لئے علم سیکھے گا تو اسی کیلئے

إذا تعلمت للدنيا عملت للدنيا، وإذا تعلمت للآخرة عملت للآخرة، الفروع تبنى على الأصول، كما تدين تدان، كل إناء ينضح بما فيه، تجمع في إنائك نفطا وتريد أن ينضح منه ماء الورد، لا كرامة لك، تعمل في الدنيا للدنيا وتريد أن تكون لك الآخرة غدا، لا كرامة لك، عملت للخلق وتريد أن يكون لك الخالق غدا، والقرب منه والنظر إليه، لا كرامة لك، هذا هو الظاهر والأغلب، وإن أعطاك تفضلا بغير عمل فذاك إليه، الطاعة عمل الجنة، والمعصية عمل النار، وبعد ذلك الأمر إليه، إن شاء أثاب واحدا منا بغير عمل أو عاقب واحدا منا بغير عمل فذلك إليه، فعال لما يريد، لا يسأل عما يفعل وهم يسألون، لو أدخل واحدا من الأنبياء والصالحين النار كان عادلا، وكان ذلك الحجة البالغة، يجب علينا أن نقول صدق الأمير، ولا نقول لم وكيف، هذا يجوز أن يكون، ولو كان عن عدل وحق، وهو شيء لا يكون ولا يفعل شيئا من ذلك.

عمل بھی کریگا۔ جب تو دُنیا کی خاطر علم حاصل کریگا تو دُنیا ہی کے لئے عمل کریگا اور جب آخرت کیلئے علم حاصل کریگا تو آخرت کیلئے عمل کریگا۔ شاخوں کا مدار جڑوں پر ہوتا ہے، جیسا تو کرے گا ویسا ثمرہ پائے گا۔ ہر برتن سے وہی چھلکتا ہے جو اس میں ہوتا ہے۔ تو اپنے برتن میں رال (کا بدبودار روغن) رکھے پھرتا ہے۔ اور چاہتا یوں ہے کہ اس میں سے گلاب چھلکے۔ تیری کوئی عزت نہیں۔ تو عمل تو مخلوق کیلئے کرے اور چاہے یہ کہ کل کو خالق اور اس کا قرب اور اس کی طرف توجہ تجھ کو نصیب ہو جائے۔ تیری کوئی عزت نہیں۔ ظاہر اور غالب تو یہی ہے (کہ ایسا نہ ہو باقی) اگر حق تعالےٰ تجھ کو عمل کے بغیر محض فضل سے عطا فرمادے تو یہ اس کے اختیار میں ہے۔ جنت (حاصل ہونے کا) عمل تو طاعت ہی ہے۔ اور دوزخ کا عمل معصیت۔ اس کے بعد اختیار خدا کو ہے کہ اگر چاہے تو عمل کے بغیر ہی کسی کو ثواب دیدے اور چاہے تو عمل کے بغیر کسی کو عذاب دے۔ وہ مالک و مختار ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کر گذرتا ہے۔ اس کے کئے کی اس سے بازپرس نہیں ہوسکتی اور دُوسروں سے بازپُرس ہوگی۔ اگر وہ انبیاءؑ اور صالحین میں سے کسی کو دوزخ میں ڈالدے تب بھی وہ عادل ہی رہے گا اور یہ حجتِ بالغہ ہوگی۔ (کہ وہ مالک اپنی مِلک میں جو چاہے تصرّف کرے) ہمارے اُوپر واجب ہے کہ یوں کہیں کہ حاکم بہر حال سچا ہے اور ہم چون و چرا نہیں کرسکتے۔ ایسا ہونا (کہ حق تعالےٰ مستحقِ جنت کو دوزخ میں ڈالدے) امکان اور جواز کے درجہ میں ضرور داخل ہے۔ اور اگر ایسا ہو تو عین انصاف اور حق ہوگا۔ (ظلم یا کذب نہ ہوگا) البتہ یہ ایسی بات ہے کہ وقوع میں نہ آئے گی۔ اور وہ ایسی کوئی بات[1] کرے گا نہیں (اس لئے کہ وہ وعدہ خلاف نہیں ہے)

[1] اہلِ سُنّت کا عقیدہ یہ ہے کہ نیکیوں کیلئے وعدے اور بدکاروں کیلئے وعید جو کچھ بھی حق تعالےٰ نے بیان فرمائے ہیں اس کے خلاف کرنے پر اس کو قُدرت حاصل ہے کہ چاہے تو صلحاء کو دوزخ میں ڈالدے اور چاہے کفار کو جنت میں بھیجدے۔ اپنے فرمانے کی وجہ سے فرمائے ہوئے مضمون کا خلاف اس کی قُدرت سے باہر نہیں ہوا۔ اور نہ اس کے خلاف کرنیکو ظلم یا ناحق کہہ سکتے ہیں اس لئے کہ وہ شہنشاہ و مختار ہے۔ اور ساری مخلوق اسکی مِلک ہے کہ جسمیں جو چاہے تصرّف کرے مگر اپنے وعدے کے خلاف کرنیکا نہیں پس وعدہ وعید کا خلاف بالذات ممکن ہے، اور بالغیر ممتنع کہ کرسکتا ہے مگر کریگا نہیں بس صورت میں قدرت اور صدق دونوں صفتیں قائم رہتی ہیں اسی مسئلہ کو حضرت محبوب سبحانی نے اس تقریر میں بیان کیا ہے۔ ۱۲ منہ

إِسْمَعُوْا مِنِّيْ وَاعْقِلُوْا مَا أَقُوْلُ ۔ فَإِنِّيْ غُلَامُ مَنْ
تَقَدَّمَ ۔ أَقِفُ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَأَنْشُرُ أَمْتِعَتَهُمْ
وَأُنَادِيْ عَلَيْهَا ۔ وَلَا أَخُوْنُهُمْ فِيْهَا وَلَا أَدَّعِيْهَا
مِلْكًا ۔ أَبْدَأُ بِكَلَامِهِمْ وَأُثَنِّيْ مِنْ عِنْدِيْ ۔
وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔ أَهَّلَنِيَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ بِبَرَكَاتِ مُتَابَعَتِيْ لِلرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ
تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ وَبِرِّيْ بِوَالِدِيْ وَوَالِدَتِيْ
رَحِمَهُمَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ۔ وَالِدِيْ زَهِدَ فِي الدُّنْيَا
مَعَ قُدْرَتِهِ عَلَيْهَا وَوَالِدَتِيْ وَافَقَتْهُ عَلٰى ذٰلِكَ وَ
رَضِيَتْ بِفِعْلِهِ ۔ كَانَا مِنْ أَهْلِ الصَّلَاحِ وَ
الدِّيَانَةِ وَالشَّفَقَةِ عَلَى الْخَلْقِ ۔ وَمَا عَلَيَّ مِنْهُمَا وَ
لَا مِنَ الْخَلْقِ ۔ أَتَيْتُ إِلَى الرَّسُوْلِ وَالْمُرْسِلِ
بِهِمَا أَنْجَحُ ۔ كُلُّ خَيْرِيْ وَنِعْمَتِيْ مَعَهُمَا وَ
عِنْدَهُمَا ۔ مَا أُرِيْدُ مِنَ الْخَلْقِ سِوٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ وَمِنَ الْأَرْبَابِ غَيْرَ
رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ ۔ يَا عَالِمُ كَلَامُكَ مِنْ لِسَانِكَ
لَا مِنْ قَلْبِكَ ۔ مِنْ صُوْرَتِكَ لَا مِنْ مَعْنَاكَ
اَلْقَلْبُ الصَّحِيْحُ يَهْرُبُ مِنَ الْكَلَامِ الَّذِيْ
يَخْرُجُ مِنَ اللِّسَانِ دُوْنَ الْقَلْبِ فَيَصِيْرُ وَقْتَ
سَمَاعِهِ كَالطَّيْرِ فِي الْقَفَصِ ۔ وَكَالْمُنَافِقِ فِي
الْمَسْجِدِ ۔ إِذَا اتَّفَقَ وَاحِدٌ مِّنَ الصِّدِّيْقِيْنَ
فِيْ مَجْلِسِ وَاحِدٍ مِّنَ الْعُلَمَاءِ الْمُنَافِقِيْنَ ۔ كَانَتْ
كُلُّ أُمْنِيَّتِهِ الْخُرُوْجَ مِنْهُ ۔ لِلْقَوْمِ عَلَامَاتٌ
فِيْ وَجْهِ الْمُرَائِيْنَ الْمُنَافِقِيْنَ الدَّجَّالِيْنَ
الْمُبْتَدِعِيْنَ أَعْدَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَعْدَاءِ رَسُوْلِهِ

میری سُنو، اور جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اُس کو سمجھو کیونکہ میں متقدّمین کا غلام ہوں۔ ان کے سامنے کھڑا ہوا ہوں۔ ان کا (تجارتِ اُخروی کا) سامان پھیلاتا اور اس پر آواز لگاتا ہوں (کہ جس کو خریدنا ہو آؤ اور خریدو) اس میں نہ میں ان کی خیانت کرتا ہوں اور نہ اس کو اپنی مِلک بتاتا ہوں۔ میں ابتدار ان کے کلام سے کرتا ہوں۔ اور دُہراتا ہوں اپنی طرف سے (گویا اس کا مفسّر اور شارح بنتا ہوں) اور برکت خدا کی طرف سے ہے (کہ جس کو چاہے اُس سے نفع بخشے) جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی متابعت اور اللہ بخشے اپنے والد و والدہ کے ساتھ حُسن سلوک کی برکتوں سے حق تعالےٰ نے مجھے (وعظ ونصیحت کا) اہل بنا دیا۔ میرے والد دُنیا سے بے رغبت تھے باوجودیکہ اس کے (حاصل کرنے) پر اُن کو قدرت تھی۔ اور میری والدہ اس زہد میں ان کی موافق اور ان کے فعل پر راضی تھیں۔ دونوں (میاں بی بی) نیکوکار دیندار اور مخلوق پر شفیق تھے۔ باقی ان سے یا مخلوق میں کسی اور سے مجھے کیا لینا۔ میں تو پیغمبر اور ان کے بھیجنے والے (خدا) تک آپہنچا ہوں کہ انہیں دو سے فائز ہوتا ہوں۔ میری ساری بہتری اور نعمت انہیں دونوں کی معیّت میں اور انہیں دونوں کے پاس ہے۔ میں مخلوق میں بجز سیدنا محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے۔ اور ارباب میں بجز اپنے رب برتر و بزرگ کے اور کسی کا خواہاں نہیں ہوں۔ **اے مولوی** تیرا وعظ محض زبان سے ہے قلب سے نہیں ہے۔ اور صُورت سے ہے معنی سے نہیں ہے۔ صحت والا قلب اُس وعظ سے (نفرت کرکے) دُور بھاگتا ہے جو زبان سے ہو اور قلب سے نہ ہو۔ پس ایسا وعظ سُننے کے وقت اس کی (وحشت کی) ایسی حالت ہوتی جیسے پنجرہ کے اندر پرند کی اور مسجد کے اندر منافق کی۔ صدّیقین میں سے کسی کو جب صاحبِ نفاق مولویوں میں کسی کی مجلس (وعظ) میں شریک ہونے کا اتفاق پڑجاتا ہے تو اس کی ساری آرزو وہاں سے نکل آنا ہوتی ہے۔ اللہ والوں کے لئے ریاکاروں، منافقوں، دجّالوں، بدعتیوں اور دشمنانِ خدا دشمنانِ رسُول کے چہروں میں (ظلمت وتاریکی کی) علامتیں ہوتی

عَلَامَتُهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَفِيْ كَلَامِهِمْ ؛ يَفِرُّوْنَ
مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ كَفِرَارِهِمْ مِنَ الْاَسَدِ هُمْ يَخَافُوْنَ
اَنْ يَحْتَرِقُوْا بِنَارِ قُلُوْبِهِمْ ؛ اَلْمَلَائِكَةُ تَرْفَعُهُمْ
مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ ؛ اَحَدُهُمْ عِنْدَ
الْعَوَامِّ كَبِيْرٌ ؛ وَعِنْدَ الصِّدِّيْقِيْنَ حَقِيْرٌ عِنْدَ
الْعَوَامِّ اٰدَمِيٌّ ؛ وَعِنْدَ الصِّدِّيْقِيْنَ سِنَّوْرٌ ؛ لَا
وَزْنَ لَهٗ عِنْدَهُمْ ؛ اَلصِّدِّيْقُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ ؛ لَا بِنُوْرِ عَيْنَيْهِ ؛ وَلَا بِنُوْرِ الشَّمْسِ
وَالْقَمَرِ هٰذَا نُوْرُ اللّٰهِ الْعَامُّ ؛ وَلَهٗ نُوْرٌ خَاصٌّ ؛
اَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا النُّوْرَ بَعْدَ اَحْكَامِ
الْحُكْمِ وَاِتْقَانِهٖ ؛ وَهُوَ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ ؛ عَمِلَ
بِهِمَا فَاُعْطِيَ نُوْرَ الْعِلْمِ ؛ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حُكْمَكَ
وَعِلْمَكَ وَقُرْبَكَ اٰمِيْنَ ؛ لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ
يَا مُنَافِقُوْنَ ؛ فَمَا اَكْثَرَكُمْ كُلُّ شُغْلِكُمْ فِيْ
عِمَارَةِ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْخَلْقِ ؛ وَتَخْرِيْبِ مَا
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ اَللّٰهُمَّ سَلِّطْنِيْ
عَلٰى رُءُوْسِهِمْ حَتّٰى اُطَهِّرَ الْاَرْضَ مِنْهُمْ ؛ عَلَامَةُ
نِفَاقِ الْمُنَافِقِ فِيْ هٰذَا الزَّمَانِ اَنْ لَا يَدْخُلَ
عِنْدِيْ ؛ وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِذَا لَقِيَنِيْ ؛ فَاِنْ فَعَلَ
ذٰلِكَ كَانَ تَكَلُّفًا مِنْهُ ؛ هٰذَا الدِّيْنُ اَوْدٰى
تَتَوَاقَعُ حِيْطَانُهٗ ؛ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ
اَعْوَانًا عَلٰى بِنَايَةِ
مَا يَبْنِيْ

ہیں (جن سے وہ مکّار واعظوں کو فوراً شناخت کر لیتے ہیں) انکی علامت ان کے چہروں اور ان کی گفتگو (غرض ہر پہلو) میں موجود ہوتی ہے۔ کہ وہ صدیقین سے (خائف و متوحّش ہو کر) اس طرح بھاگتے ہیں جس طرح شیر سے بھاگتے ہیں۔ وہ ڈرتے ہیں کہ ان کے قلوب کی آگ سے (جو ذکر اللہ کی بدولت پیدا ہو جاتی ہے) جل نہ جائیں۔ فرشتے ان کو صدیقین اور صالحین کے پاس سے (دھکّے دیکر) اٹھا دیتے ہیں۔ ایسا مکّار عوام کے نزدیک معزز ہوتا ہے مگر صدیقین کے نزدیک ذلیل ہے۔ عوام کے نزدیک وہ آدمی ہے، مگر صدّیقین کے نزدیک بلاؤ ہے کہ ان کے نزدیک اس کی کچھ بھی قدر نہیں۔ صدّیق بنورِ خداوندی دیکھا کرتا ہے (لہٰذا اندرونی حالت معلوم کر لیتا ہے) نہ کہ اپنی آنکھوں کے نور سے اور نہ چاند سورج کے نور سے یہ (چاند سورج یا آنکھوں کا) نور تو اللہ تعالیٰ کا عام نور ہے۔ اور ایک نور اس کا خاص ہے کہ وہ حق تعالیٰ صدّیق کو عطا فرماتا ہے۔ شریعت یعنی کتاب و سُنّت میں مستحکم اور راسخ ہونے کے بعد کہ وہ ان دونوں پر عمل کرتا ہے پس اسے علم کا نور عطا کر دیا جاتا ہے۔ بارِ الٰہا ہمیں اپنی شریعت و علم اور قُرب نصیب فرما۔ **اے مُنافقو** خدا تمہیں برکت نہ دے۔ تم میں کس درجہ بکثرت ہیں وہ لوگ جن کا سارا مشغلہ اپنے اور مخلوق کے درمیانی تعلّق کو آباد کرنا اور اپنے اور حق تعالیٰ کے درمیانی تعلّق کو ویران بنانا ہوتا ہے۔ بارِ الٰہا مجھ کو ان کے سَروں پر مسلّط فرما دے کہ میں (ان کو قتل کر کے) زمین کو ان سے پاک کر دوں۔ اس زمانہ میں منافق کے نفاق کی شناخت یہ ہے کہ وہ میرے پاس نہیں آتا اور جب مجھ سے ملتا ہے تو سلام نہیں کرتا۔ اور اگر کرتا بھی ہے تو بہ تکلّف کرتا ہے (نہ کہ محبّت و اخلاص سے) دینِ محمّدی کی دیواریں گرنے کے قریب پہنچ گئی ہیں۔ یا اللہ اس کی تعمیر پر مجھے مددگار نصیب فرما۔ **اے منافقو** اور دُنیا طلب واعظو اس کی بنا

مِنْ اَيْدِيْكُمْ يَا مُنَافِقُوْنَ ؛ لَا كَرَامَةَ لَكُمْ حَتّٰى يُبْنٰى عَلٰى اَيْدِيْكُمْ ؛ كَيْفَ تَبْنُوْنَ وَلَيْسَتْ لَكُمْ صَنْعَةُ الْبِنَاءِ وَلَا اٰلَتُهٗ ؛ يَا جُهَّالُ اُبْنُوْا حِيْطَانَ اَدْيَانِكُمْ ثُمَّ تَفَرَّغُوْا لِبِنَاءِ غَيْرِكُمْ ؛ اِذَا عَادَيْتُمُوْنِيْ فَقَدْ عَادَيْتُكُمْ فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلِهٖ ؛ لِاَنِّيْ قَائِمٌ بِنُصْرَتِهِمَا ؛ لَا تَبْغُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ ؛ اِجْتَهَدَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى قَتْلِهٖ فَلَمْ يَقْدِرُوْا ؛ كَيْفَ كَانُوْا يَقْدِرُوْنَ وَهُوَ مَلِكٌ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ؛ وَنَبِيٌّ مِنْ اَنْبِيَائِهٖ ؛ وَصِدِّيْقٌ مِنْ صِدِّيْقِيْهِ ؛ وَقَدْ سَبَقَ عَلَيْهِ اَنْ تَجْرِيَ مَصَالِحُ الْخَلْقِ عَلٰى يَدَيْهِ ؛ هٰكَذَا اَنْتُمْ يَا مُنَافِقِيْ هٰذَا الزَّمَانِ ؛ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تُهْلِكُوْنِيْ ؛ لَا كَرَامَةَ لَكُمْ ؛ اَيْدِيْكُمْ تَقْصُرُ عَنْ ذٰلِكَ ؛ لَوْلَا الْحُكْمُ لَعَيَّنْتُ عَلَيْكُمْ وَاحِدًا وَّاحِدًا ؛ اَلْحُكْمُ هُوَ اَسَاسُ الْاَمْرِ فِيْ حَالَةِ الْقِيَامِ مَعَ الْحُكْمِ ؛ وَفِيْ حَالَةِ الْقِيَامِ مَعَ الْعِلْمِ ؛ اَلْقَوْمُ لَا يَخَافُوْنَ مِنَ الْخَلْقِ ؛ لِاَنَّهُمْ فِيْ جَنْبِ اَمْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَتَوْلِيَتِهٖ وَحِفْظِهٖ ؛ لَا يُبَالُوْنَ بِاَعْدَائِهِمْ ؛ لِاَنَّهُمْ عَنْ قَرِيْبٍ يَرَوْنَهُمْ مُقَطَّعِيْنَ الْاَيْدِيْ وَالْاَرْجُلِ وَالْاَلْسُنِ ؛ عَلِمُوْا وَتَحَقَّقُوْا اَنَّ الْخَلْقَ عَجْزٌ عَدَمٌ ؛ لَا هُلْكَ بِاَيْدِيْهِمْ وَلَا مُلْكَ ؛ لَا غِنٰى بِاَيْدِيْهِمْ وَلَا فَقْرَ ؛ لَا ضَرَّ بِاَيْدِيْهِمْ وَلَا نَفْعَ ؛

وَلَا مِلْكَ عِنْدَهُمْ

اِلَّا اللّٰهُ

عَزَّوَجَلَّ ؛

تمہارے ہاتھوں نہیں ہوسکتی۔ تمہاری کوئی عزت نہیں کہ تمہارے ہاتھوں اس کی تعمیر ہو۔ تم بنا کیسے سکتے ہو حالانکہ نہ تم کو بنانے کا طریقہ آتا ہے اور نہ اس کے اوزار تمہارے پاس موجود ہیں۔ **اے نادانو** اوّل اپنے دین کی دیواریں تو بنالو دوسروں کی تعمیر میں اس کے بعد مشغول ہوجیو۔ جب تم مجھ سے عداوت رکھو گے تو میں اللہ اور رسولؐ کی راہ میں تم سے دشمنی رکھوں گا اِس لئے کہ میں انہیں کی مدد سے قائم ہوں۔ بغاوت نہ کرو (اور میری ایذارسانی سے باز آؤ) کیونکہ اللہ اپنے حکم پر غالب ہے (کہ تمہارے روکے رَد نہیں ہوسکتا) یوسفؑ کے بھائیوں نے ان کے قتل کرڈالنے کی کوشش کی مگر قادر نہ ہوسکے اور قادر کس طرح ہوتے جبکہ یوسفؑ حق تعالےٰ کے نزدیک بادشاہ اس کے نبیوںؑ میں کے ایک نبی اور صدیقوں میں کے ایک صدیق تھے اور ان کی تقدیر میں تجویز ہوچکا تھا کہ بہتیری مخلوق کی بہبودیاں انکے ہاتھوں پوری ہوں گی۔ **لے اِس زمانہ کے مُنافقو!** یہی حال تمہارا ہے کہ مجھ کو ہلاک کرنا چاہتے ہو۔ تمہاری کوئی عزت نہیں۔ میرے قتل تک تمہاری دسترس نہ ہوسکے گی۔ اگر شرع (کا لحاظ) نہ ہوتا تو تم میں سے ایک ایک کو بالتعیین بیان کردیتا! (کہ فلاں فلاں شخص منافق اور میرا دشمن ہے) حکم کے ساتھ قائم ہونے کی حالت ہو یا علم کے ساتھ قائم ہونے کی حالت ہو بہر حال اس (قربِ حق کے) معاملہ کی بنیاد شریعت ہی ہے۔ اللہ والے مخلوق سے ڈرتے نہیں کیونکہ وہ حق تعالےٰ کی امان وسرپرستی وحفاظت میں ہیں۔ ان کو اپنے دشمنوں کی پروا بھی نہیں ہوتی اس لئے کہ عنقریب وہ ان کو ہاتھ اور پاؤں اور زبانیں کٹا ہوا دیکھیں گے۔ ان کو معلوم اور محقق ہوچکا ہے کہ مخلوق عاجز ومعدوم ہے۔ نہ ان کے ہاتھ میں ہلاکت ہے نہ سلطنت۔ نہ ان کے قبضہ میں تونگری ہے نہ افلاس اور نہ نقصان ہے نہ نفع ان کے نزدیک بجز خدائے برتر وبزرگ کے

وَلَا قَادِرَ غَيْرُهُ ؛ وَلَا مُعْطِيَ وَلَا مَانِعَ وَلَا ضَارَّ وَلَا نَافِعَ غَيْرُهُ ؛ وَلَا مُحْيِيَ وَمُمِيتَ غَيْرُهُ ؛ هُمْ فِي رَاحَةٍ مِنْ ثِقْلِ الشِّرْكِ ؛ هُمْ فِي اِصْطِفَائِهِ وَاجْتِبَائِهِ ؛ فِي أُنْسٍ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي رَاحَةٍ مِنْهُ ؛ مُتَلَذِّذُونَ بِرَوْحِهِ وَلُطْفِهِ وَمُنَاجَاتِهِ ؛ لَا يُبَالُونَ كَانَتِ الدُّنْيَا أَوْ لَمْ تَكُنْ ؛ كَانَتِ الْآخِرَةُ أَوْ لَمْ تَكُنْ ؛ كَانَ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ أَوْ لَمْ يَكُنْ ؛ فِي بِدَايَةِ أَمْرِهِمْ تَكَلَّفُوا الزُّهْدَ فِي الدُّنْيَا وَالْخَلْقِ وَالشَّهَوَاتِ ؛ فَلَمَّا دَامُوا عَلٰى ذٰلِكَ جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَكَلُّفَهُمْ طَبْعًا وَمَوْهِبَةً ؛ صَارَ الزُّهْدُ زُهْدًا ؛ وَالطَّبْعُ طَبْعًا ؛ تَعَلَّمُوا مِنْهُمْ ؛ تَكَلَّفُوا الطَّاعَاتِ وَاتْرُكُوا الْمَعَاصِيَ وَالْمُنْكَرَاتِ ؛ وَقَدْ صَارَ التَّكَلُّفُ طَبْعًا ؛ اِفْهَمُوا كَلَامَ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ ؛ وَاعْمَلُوا وَأَخْلِصُوا فِي أَعْمَالِكُمْ ؛

يَا غُلَامُ أَنْتَ نَفْسٌ وَطَبْعٌ وَهَوًى ؛ تَقْعُدُ مَعَ النِّسْوَانِ الْأَجَانِبِ وَالصِّبْيَانِ ؛ ثُمَّ تَقُولُ أَنَا لَا أُبَالِي بِهِمْ ؛ كَذَبْتَ ؛ لَا يُوَافِقُكَ الشَّرْعُ وَلَا الْعَقْلُ ؛ تُضِيفُ نَارًا إِلٰى نَارٍ ؛ حَطَبًا إِلٰى حَطَبٍ ؛ فَلَا جَرَمَ يَشْتَعِلُ دَارُ دِينِكَ وَإِيمَانِكَ ؛ إِنْكَارُ الشَّرْعِ لِهٰذَا عَامٌّ لَمْ يَسْتَثْنِ فِيهِ أَحَدًا ؛ حَصِّلِ الْإِيمَانَ وَالْمَعْرِفَةَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقُوَّةَ الْقُرْبِ ؛ ثُمَّ أَصْبِحْ طَبِيبًا لِلْخَلْقِ نِيَابَةً عَنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

نہ کوئی بادشاہ ہے نہ قدرت والا۔ اس کے سوا نہ کوئی دینے والا ہے نہ کوئی روکنے والا۔ نہ فائدہ یا نقصان پہنچانے والا اور نہ جِلانے اور مارنے والا۔ وہ (خدائے واحد کو متصرف سمجھنے کی وجہ) شرک کے بوجھ سے آرام میں ہیں۔ وہ برگزیدگی و انتخاب میں ہیں۔ وہ حق تعالیٰ کے ساتھ اُنسیت اور اس کی معیت کی راحت میں ہیں کہ اس کی مہربانی اور لطف و مناجات کے مزے اُڑاتے رہتے ہیں۔ دُنیا رہے یا نہ رہے اور آخرت ہو یا نہ ہو اور خیر و شر موجود ہو یا معدوم ان کو (کسی چیز کی بھی) پروا نہیں رہتی۔ ابتدا ء حال میں دُنیا اور مخلوق اور شہوات سے بے رغبت ہونے میں تکلّف کیا۔ (اور طبیعت کو مجبور بنا بنا کر زہد اختیار کیا) پھر جب اس پر جمے رہے تو حق تعالیٰ نے ان کے تکلّف کو طبیعت اور میراث بنا دیا کہ زہد واقعی زُہد بن گیا اور طبیعت حقیقی طبیعت بن گئی (صاحبو زاہد بننا) ان سے سیکھو۔ بہ تکلّف طاعتوں کو بہ تکلّف بجا لاؤ اور معاصی و خلاف شرع اُمور کو چھوڑ دو کہ (ہوتے ہوتے آخر کار) یہ تکلّف طبیعت بن جائے گا (اور اب اطاعت میں گرانی مطلقًا محسوس نہ ہوگی) اپنے پروردگار کا کلام سمجھنے کی کوشش کرو اور اس پر عمل کرو اور اپنے عمل میں مخلص بنو۔ **صاحبزادہ**۔ تو سرتاپا نفس و طبیعت بنا ہوا ہے۔ نامحرم عورتوں اور لڑکوں کے پاس بیٹھتا اور پھر یوں کہتا ہے کہ مجھے ان کی طرف مطلق توجہ نہیں ہوتی۔ تو جھوٹا ہے۔ نہ شریعت تیری موافقت کرتی ہے اور نہ عقل۔ تو آگ پر آگ اور لکڑی پر لکڑی بڑھائے جاتا ہے۔ پس ضرور ہے کہ تیرے دین و ایمان کا مکان جل اُٹھے۔ اس (اختلاط بے ریش لڑکوں اور عورتوں) کے متعلق شریعت کا انکار عام ہے۔ کہ کسی کو بھی اس نے مستثنیٰ نہیں کیا ایمان و معرفت حق اور قرب کی طاقت حاصل کر اس کے بعد نائبِ حق بن کر مخلوق کا طبیب بن جا

وَيْلَكَ كَيْفَ تَمَسُّ الْحَيَّاتِ وَتُقَلِّبُهَا؛ وَأَنْتَ مَا تَعْرِفُ صَنْعَةَ الْحُوَاءِ؛ وَلَا أَكَلْتَ التِّرْيَاقَ؛ أَعْمٰى كَيْفَ تُدَاوِيْ أَعْيُنَ النَّاسِ؛ أَخْرَسَ كَيْفَ تُعَلِّمُ النَّاسَ؛ جَاهِلٌ كَيْفَ تُقِيْمُ الدِّيْنَ مَنْ لَيْسَ بِحَاجِبٍ كَيْفَ يُقَدِّمُ النَّاسَ إِلٰى بَابِ الْمَلِكِ؛ أَنْتَ جَاهِلٌ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِقُدْرَتِهٖ وَقُرْبِهٖ وَسِيَاسَتِهٖ لِخَلْقِهٖ؛ مَا لَا يُعْقَلُ لِيْ وَمَا يُعْقَلُ لَكُمْ؛ مَا لَا يُضْبَطُ لِيْ وَمَا يُضْبَطُ لَكُمْ؛ مَا يَعْلَمُ تَأْوِيْلَهٗ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اِسْمَعُوْا وَاقْبَلُوْا؛ فَإِنِّيْ دَاعِي الْمَلِكِ؛ نَائِبُ رَسُوْلِهٖ فِيْكُمْ؛ أَدْقَعُ الْخَلْقِ فِي الدِّيْنِ؛ لَا أَسْتَحْيِيْ مِنْكُمْ فِيْ جَانِبِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجَانِبِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا عَامِلُهُمَا زُوْكَارِيٌّ بَيْنَ أَيْدِيْهِمَا؛ مُنْتَسِبٌ إِلَيْهِمَا؛ هٰذِهِ الدُّنْيَا فَانِيَةٌ ذَاهِبَةٌ؛ هِيَ دَارُ الْآفَاتِ وَالْبَلَايَا؛ مَا يَصْفُوْ لِأَحَدٍ فِيْهَا عَيْشٌ؛ لَا سِيَّمَا إِذَا كَانَ حَكِيْمًا؛ كَمَا قِيْلَ الدُّنْيَا لَا تَقَرُّ فِيْهَا عَيْنُ حَكِيْمٍ؛ عَيْنُ ذَاكِرِ الْمَوْتِ؛ مَنْ كَانَ السَّبُعُ بِحِذَائِهٖ فَاتِحًا فَمَهٗ قَرِيْبًا إِلَيْهِ كَيْفَ يَسْتَقِرُّ قَرَارُهٗ وَتَنَامُ عَيْنُهٗ؛ **يَا غَافِلُوْنَ** اَلْقَبْرُ فَاتِحٌ فَمَهٗ؛ سَبُعُ الْمَوْتِ وَثُعْبَانُهٗ فَاتِحَانِ فَمَهُمَا؛ سَيَّافُ سُلْطَانِ الْقَدْرِ بِيَدِهِ السَّيْفُ؛ وَهُوَ مُنْتَظِرُ الْأَمْرِ؛

افسوس تو سانپوں کو کس طرح چھو رہا اور اُلٹ پلٹ رہا ہے حالانکہ نہ تجھ کو سانپ پکڑنے والے کا ہُنر معلوم ہے اور نہ تو نے تریاق کھا رکھا ہے (کہ زہر اثر نہ کرے) تو خود اندھا ہے۔ پھر لوگوں کی آنکھوں کا علاج کیوں کر کریگا؟ تو گونگا ہے پھر لوگوں کو تعلیم کس طرح دیگا؟ اور جاہل ہے پھر دین کو درست کیوں کر کرسکے گا؟ جو شخص دربان نہ ہو وہ لوگوں کو شاہی دروازہ تک کیوں کر پیش کرسکتا ہے؟ تو ذاتِ حق اس کی قدرت اس کے قُرب اور مخلوق کے متعلق اس کی سیاست سے ناواقف ہے۔ یہ نہ میری عقل و ضبط کے احاطہ میں آسکتا ہے نہ تمہاری عقل و ضبط میں آسکتا ہے۔ اس کی حقیقت تو بجز خدا کے کسی کو معلوم ہی نہیں (لہٰذا یہاں عقل کو دخل نہیں۔ صرف اطاعت کی حاجت ہے کہ) سُنو اور مان لو۔ میں شاہی منادی اور اس کے رسُول کا تُم میں نائب بن کر آیا ہوں۔ دین کے متعلق ساری مخلوق سے زیادہ بے لحاظ ہوں کہ خدا و رسُولؐ کی طرفداری میں تمہارے کسی چھوٹے بڑے کا بھی لحاظ نہیں کرتا۔ میں خدا اور رسُولؐ کا کارندہ ہوں، ان کا پیش دست مزدور ہوں اور انہیں کا کہلاتا ہوں۔ یہ دُنیا فانی اور چلن ہار ہے۔ یہ مصائب و تکالیف کا گھر ہے کہ یہاں بے کدورت زندگی کسی کو بھی حاصِل نہیں۔ خصوصاً جبکہ عاقِل ہو (تو آفات بھی اس کے سر زیادہ پڑتی ہیں) چنانچہ کسی کا قول ہے کہ دُنیا میں دانا شخص کی آنکھ ٹھنڈی نہیں ہوتی (کیونکہ اُس کو اپنے انجام یعنی موت پر نظر رہتی ہے اور) موت کو یاد رکھنے والے کی آنکھ ٹھنڈی نہیں ہوتی۔ جس شخص کی یہ حالت ہو کہ درندہ اس کے سامنے کھڑا ہوا اپنا مُنہ کھولے قریب آپہنچا ہو اس کو قرار کس طرح آسکتا اور اس کی آنکھ میں نیند کیوں کر آسکتی ہے؟ **اے غافلو!** قبر اپنا مُنہ کھولے ہوئے اور موت کا درندہ اور اژدہا اپنے مُنہ کھولے ہوئے ہیں۔ شاہِ قضاء و قدر کا جلاد اپنے ہاتھ میں تلوار لئے ہوئے ہے اور صرف

مِنْ كُلِّ اَلْفِ اَلْفٍ وَاحِدٌ يَكُوْنُ عَلٰى هٰذِهِ الْحِكْمَةِ ۞ يَسْتَيْقِظُ بِلَا غَفْلَةٍ ۞ لَا بُدَّ فِي بِدَايَةِ اَمْرِكَ مِنْ صَنْعَةٍ تَكْتَسِبُ بِهَا وَتَاْكُلُ مِنْهَا ۞ حَتّٰى يَقْوٰى اِيْمَانُكَ ۞ فَاِذَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ وَثَبَتَّ ۞ اَخْرَجَكَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ اِلَى التَّوَكُّلِ فَيُطْعِمُكَ مِنْ غَيْرِ سَبَبٍ ۞ يَا مُشْرِكًا بِسَبَبِهٖ ۞ لَوْ ذُقْتَ الْاَكْلَ بِالتَّوَكُّلِ ۞ لَمَا اَشْرَكْتَ وَلَقَعَدْتَّ عَلٰى بَابِهٖ ۞ مُتَوَكِّلًا عَلَيْهِ وَاثِقًا بِهٖ ۞ مَا اَعْرِفُ الْاَكْلَ وَالشُّرْبَ اِلَّا مِنْ شَيْئَيْنِ ۞ اِمَّا بِالْكَسْبِ مَعَ مُلَازَمَةِ الشَّرْعِ ۞ اَوْ بِالتَّوَكُّلِ ۞ وَيْلَكَ مَا تَسْتَحِيْ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ تَتْرُكُ كَسْبَكَ وَتَسْتَجْدِيْ مِنَ النَّاسِ ۞ اَلْكَسْبُ بِدَايَةٌ وَالتَّوَكُّلُ نِهَايَةٌ ۞ فَمَا اَرٰى لَكَ بِدَايَةً وَّلَا نِهَايَةً ۞ اِنِّيْ اَقُوْلُ لَكَ الْحَقَّ وَلَا اَسْتَحِيْ مِنْكَ ۞ اِسْمَعْ وَاقْبَلْ وَلَا تُنَازِعْ مُنَازَعَةَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ اِنِّيْ اَزْهَدُ الْخَلْقِ فِيْكُمْ وَفِيْمَا فِيْ اَيْدِيْكُمْ ۞ وَفِيْ حَمْدِكُمْ وَذَمِّكُمْ ۞ اِنْ اَخَذْتُ مِنْكُمْ اَخَذْتُ لِغَيْرِيْ لَا لِيْ ۞ كَلَامِيْ عَلَيْكُمْ ضَرْبَةُ لَازِبٍ ۞ اُمِرْتُ بِهٖ بِطَرِيْقٍ اَعْرِفُهَا ۞ اَقْطَعُ بِهَا ۞ لَيْسَ لِحُكْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ نَاسِخٌ يَنْسَخُهٗ وَلَا مَانِعٌ يَمْنَعُهٗ ۞ وَيْحَكَ لَا يَغُرُّكَ مَقَالَاتُ النَّاسِ ۞ اَنْتَ تَعْرِفُ مَا اَنْتَ فِيْهِ وَعَلَيْهِ ۞ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ۞ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۞

حکم کا منتظر ہے۔ لاکھوں میں ایک ہوتا ہے جو اس دانش پر قائم اور بلا غفلت کے بیدار ہوتا ہے۔ ابتدا ر حال میں تجھ کو کسی ہُنر کی ضرورت ہے کہ اس کے ذریعہ سے کماتا اور کھاتا ہے یہاں تک کہ تیرا ایمان قوی ہوجائے۔ پس جب تو اس پر قائم اور جما رہے گا تو حق تعالےٰ تجھ کو توکّل کی طرف لے آئے گا۔ پس تجھ کو سبب کے بغیر کِھلائے گا۔ اے سبب کو شریکِ خدا سمجھنے ولے اگر توکّل سے کھانے کا مزہ تو چکھ لیتا تو مشرک نہ بنتا اور ضرور متوکّل وصاحبِ اعتماد بن کر اس کے دروازہ پر بیٹھ رہتا۔ میں خورد ونوش کے صرف دو طریق جانتا ہوں۔ یا[۱] پابندِ شرع بن کر محنت مزدوری سے کمانا اور یا[۲] توکّل کے ذریعہ سے کھانا۔ تجھ پر افسوس کہ تو حق تعالےٰ سے شرماتا نہیں اور محنت مزدوری چھوڑ کر لوگوں سے بھیک مانگتا پھرتا ہے۔ محنت مزدوری ابتداء ہے اور توکّل انتہا۔ پس میں نہ تیرے لئے ابتداء ٹھیک پاتا ہوں نہ انتہار۔ میں تجھ سے حق بات کہتا ہوں اور تجھ سے ذرا نہیں شرماتا۔ سُن اور مان اور حق تعالےٰ کے ساتھ منازعت مت کر۔ میں تمہاری ذات اور تمہارے مال ومنال اور تمہاری تعریف ومذمّت میں ساری مخلوق سے زیادہ زاہد وبے رغبت ہوں۔ اگر میں نے تُم سے کچھ لیا بھی ہے تو دوسرے ہی کے لئے لیا ہے نہ کہ اپنے لئے۔ میرا وعظ تمہارے لئے گویا کارگر مار ہے جس کا مجھ کو ایسے طریق پر حکم دیا گیا ہے جس کو میں پہچانتا اور قطعی درست سمجھتا ہوں۔ اور خدا کے حُکم کا نہ کوئی منسوخ کرنے والا ہے کہ اس کو فسخ کردے اور نہ کوئی روکنے والا ہے کہ اس کو رد کردے (پس ضرور ہے کہ یہ کڑی مار اپنا اثر کریگی اور ہزاروں لاکھوں بدحالوں کو سیدھا بنادے گی۔ **تجھ پر افسوس** دیکھ لوگوں کی باتیں تجھ کو دھوکہ میں نہ ڈالدیں۔ تو جس حالت پر اور جس شغل میں ہے اُس سے تو خوب واقف ہے۔ حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ " انسان اپنے نفس سے خوب واقف ہے"۔ تو

مَا أَحْسَنَكَ عِنْدَ الْعَوَامِّ ۔ وَمَا أَقْبَحَكَ عِنْدَ الْخَوَاصِّ ۔ يَا رَاغِبِيْنَ فِي الدُّنْيَا فَرِحِيْنَ بِهَا وَهُمْ يَدَّعُوْنَ الْعَقْلَ وَالضَّبْطَ ۔ أَمَا سَمِعْتُمْ قَوْلَ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ اِعْلَمُوْا أَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ ۔ اَللَّعِبُ وَاللَّهْوُ وَالزِّيْنَةُ لِلصِّبْيَانِ الْجُهَّالِ لَا لِلرِّجَالِ الْعُقَلَاءِ ۔ قَدْ أَعْلَمَكُمْ أَنَّهَا لِلْجُهَّالِ النَّاقِصِي الْعُقُوْلِ ۔ قَدْ أَعْلَمَكُمْ أَنَّهُ لَمْ يَخْلُقْكُمْ لِلَّعِبِ ۔ اَلْمُشْتَغِلُ بِالدُّنْيَا لَاعِبٌ ۔ اَلْمُقْتَنِعُ بِهَا دُوْنَ الْآخِرَةِ قَدْ قَنِعَ بِغَيْرِ شَيْءٍ ۔ جَمِيْعُ مَا تُعْطِيْكُمُ الدُّنْيَا حَيَّاتٌ وَّعَقَارِبُ وَسُمُوْمٌ ۔ إِذَا أَخَذْتُمُوْهُ بِأَيْدِي النُّفُوْسِ وَالْأَهْوِيَةِ وَالشَّهْوَةِ ۔ اِشْتَغِلُوْا بِالْآخِرَةِ وَارْجِعُوْا بِقُلُوْبِكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَاشْتَغِلُوْا بِهِ ۔ ثُمَّ خُذُوْا مَا يَأْتِيْكُمْ بِهِ مِنْ يَدِ فَضْلِهِ ۔ تَفَكَّرُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْأُخْرٰى وَرَجِّحُوْا بَيْنَهُمَا ۔ لَوْ تَعَلَّمْتَ أَيَّ شَيْءٍ تَعَلَّمْتَ ۔ كَانَ عِنْدِيْ أَكْثَرُ مِنْهُ ۔ زَرْعِيْ قَدْ بَلَغَ وَتَحَمَّلَ ۔ وَزَرْعُكَ كُلَّمَا نَبَتَ أُحْرِقَ ۔ كُنْ عَاقِلًا ۔ دَعْ رِيَاسَتَكَ وَتَعَالَ اُقْعُدْ هٰهُنَا كَوَاحِدٍ مِّنَ الْجَمَاعَةِ ۔ حَتّٰى يَزْدَرِعَ كَلَامِيْ فِيْ أَرْضِ قَلْبِكَ ۔ لَوْ كَانَ لَكَ عَقْلٌ لَقَعَدْتَ فِيْ صُحْبَتِيْ ۔ وَقَنِعْتَ مِنِّيْ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ بِلُقْمَةٍ وَصَبَرْتَ عَلٰى خُشُوْنَةِ كَلَامِيْ ۔ كُلُّ مَنْ كَانَ لَهُ إِيْمَانٌ يَثْبُتُ وَيَنْبُتُ ۔
وَمَنْ لَيْسَ لَهُ إِيْمَانٌ
يَهْرُبُ
مِنِّيْ ۔

عوام کے نزدیک کیا خوش نما اور خواص کے نزدیک کس قدر بدنما بنا ہوا ہے۔ اے عقل وفہم کا دعویٰ کر کے دُنیا کی رغبت رکھنے اور اس پر اترانے والو۔ کیا تم نے اپنے پروردگار کا یہ ارشاد نہیں سُنا کہ "معلوم کر لو دُنیا کی زندگی تو بس کھیل تماشا اور ایک آرائش ہے، (اور ظاہر ہے کہ) کھیل تماشا اور آرائش نادان بچوں کے لئے زیبا ہے نہ کہ سمجھدار مردوں کے لئے۔ پس حق تعالیٰ نے تم کو (اس آیت میں) اطلاع دی ہے کہ دُنیا نادانوں اور کم سمجھ والوں کیلئے ہے (کہ وہ اس پر شیدا ہو کر مریں کھپیں) وہ تم کو جتلا چکا کہ اس نے تم کو کھیل کیلئے پیدا نہیں فرمایا۔ دُنیا میں مشغول ہونیوالا شخص کھیل میں لگنے والا ہے (اور کھیل میں لگنا عاقل کا کام نہیں) جس نے آخرت کو چھوڑ کر دُنیا پر قناعت کی اُس نے ناچیز محض پر قناعت کی۔ دُنیا جو کچھ بھی تم کو دیگی وہ سب سانپ بچھو اور زہر ہیں، بشرطیکہ تم نے ان کو نفس وخواہش اور شہوت کے ہاتھوں سے لیا۔ آخرت میں مشغول ہو۔ اور اپنے دلوں سے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اسی کو شغل بناؤ اس کے بعد جو کچھ بھی وہ تم کو اپنے دستِ فضل سے عطا فرمائے وہ لیلو۔ دُنیا اور آخرت کے متعلق غور سے کام لو اور پھر دونوں میں ایک کو ترجیح دو۔ اگر تو جو کچھ سیکھنا چاہے گا وہ سیکھ بھی لے گا۔ تب بھی میرے پاس اس سے زیادہ پائیگا۔ میری کھیتی کمال وجمال حاصل کر چکی ہے اور تیری کھیتی جب کبھی اُگتی ہے اُسی وقت جل جاتی ہے۔ سمجھدار بن۔ ریاست کو چھوڑ، ادھر آ اور عام لوگوں کی طرح یہاں بیٹھ تاکہ میرا کلام تیری زمینِ قلب میں جمے۔ اگر تجھے سمجھ ہوتی تو ضرور میری صحبت میں بیٹھتا۔ دن بھر میں ایک لقمہ مل جانے پر قناعت کرتا اور میری سخت کلامی پر جما رہتا۔ جس کے پاس ایمان ہوگا وہ جمے گا اور پھولے پھلے گا۔ اور جس کے
پاس ایمان ہی نہ ہوگا
وہ مجھ سے بھاگے گا۔

المجلس الثاني والستون

وقال رضي الله عنه بكرة الجمعة في المدرسة سلخ شهر رجب سنة ست وأربعين وخمسمائة

يقول الحق عز وجل حتى لا يبقى في قلبك من جميع الخلق ذرة، لا ترى دارا ولا ديارا، التوحيد يقطع الكل، كل الدواء في التوحيد للحق عز وجل وفي الإعراض عن حية الدنيا اهرب عن هذه الحية إلى أن يجيئك الحواء فيقلع أسنانها ويزيل سمها، ويقربك إليه ويعرفك صنعته ويسلمها إليك، وما بقي فيها أذية، فتصرف فيها وهي لا تقدر تلسعك، إذا أحببت الحق عز وجل وأحبك، كفاك شر الدنيا والشهوات واللذات والنفس والهوى والشياطين، فتأخذ أقسامك من غير ضرر ولا كدر، يا مدعيا بغير بينة، كم تدعي التوحيد وأنت مشرك، تقدر أن تخرج معي بالليل تمشي في المواضع الفزعة، أنا بلا سلاح وأنت بسلاحك ثم تنظر من يفزع، أنا أو أنت، من يدخل تحت ثياب الآخر أنا أو أنت، أنت تربيت في النفاق وأنا تربيت في الإيمان يا قوم أنتم تعدون خلف الدنيا حتى تعطيكم وهي تعدو خلف أولياء الله حتى تعطيهم، تقف بين أيديهم ورأسها مطأطئ، اضرب نفسك بصمصامة التوحيد، والبس لها خوذة التوفيق وخذ لها رمح المجاهدة،

باسٹھویں مجلس

(جمعہ۔ صبح۔ آخر رجب ۵۴۶ھ۔ مدرسہ معمورہ)

حق تعالیٰ کی توحید کا اتنا معتقد ہو کہ ساری مخلوق میں سے ایک ذرہ بھی تیرے قلب کے اندر باقی نہ رہے کہ نہ کسی مکان پر نظر ہو نہ کسی شہر پر۔ توحید سب کو نابود کر دیا کرتی ہے۔ ساری دوا حق تعالیٰ کو یگانہ سمجھنے اور مارِ دُنیا سے اعراض کرنے ہی میں ہے اس سانپ سے بھاگ یہاں تک کہ کوئی سپیرا آوے اور اس کے دانت توڑ کر اس کا زہر نکال دے اور پھر اس کو تیرے قریب لا کر تجھ کو اس کا ہنر سکھلادے اور اس کو تیرے حوالہ کر دے کہ اس میں کسی قسم کی بھی اذیت باقی نہ رہے۔ پس اس وقت تو اس کو اُلٹے پلٹے گا۔ اور اس کو تیرے ڈسنے کی قدرت نہ ہوگی جب تو حق تعالیٰ کو محبوب سمجھے گا اور وہ تجھ کو محبوب بنالیگا تو دُنیا اور شہوات اور لذات اور نفس اور خواہش اور شیاطین سب سے کفایت فرمائیگا۔ پس تو اپنا مقسوم بلاضرر بلاکدورت لیگا اے مدعی بلادلیل۔ تو مشرک بن کر توحید کا دعویٰ کب تک کئے جائیگا۔ کیا تجھ میں طاقت ہے کہ رات کے وقت میرے ساتھ خوفناک مقامات میں چلے کہ میرے پاس تو کوئی ہتھیار نہ ہو اور تو مسلح ہو۔ پھر دیکھ کہ کون گھبراتا ہے؟ میں یا تو؟ کون دوسرے کے کپڑوں میں چھپتا ہے؟ میں یا تو؟ تو نے پرورش پائی ہے نفاق میں اور میں نے پرورش پائی ہے توحید میں (لہٰذا میں بجز خدا کے نہ کسی سے ڈرتا ہوں نہ کسی کی پناہ چاہتا ہوں) صاحبو! تم دُنیا کے پیچھے دوڑ رہے ہو تاکہ وہ تم کو کچھ دیدے۔ اور دُنیا اہل اللہ کے پیچھے خود ہی دوڑ رہی ہے تاکہ ان کو کچھ دیدے۔ وہ ان کے سامنے سر جھکائے کھڑی رہتی ہے۔ اپنے نفس کو توحید کی شمشیر سے مار اس کے (مقابلہ کے) لئے توفیق کا خود پہن۔ مجاہدہ کا نیزہ اور تقوے کی ڈھال اور یقین

وَتُرْسَ التَّقْوٰى ؛ وَسَيْفَ الْيَقِيْنِ ؛ فَتَارَةً مُطَاعَنَةً وَأُخْرٰى مُضَارَبَةً ؛ لَا تَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى تَذِلَّ لَكَ وَتَصِيْرَ رَاكِبًا لَهَا ؛ لِجَامُهَا بِيَدِكَ ؛ تُسَافِرُ بِهَا بَرًّا وَبَحْرًا ؛ فَحِيْنَئِذٍ يُبَاهِيْ بِكَ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ تَقَدَّمَ الَّذِيْنَ بَقُوْا مَعَ نُفُوْسِهِمْ وَلَمْ يَتَخَلَّصُوْا مِنْهَا ؛ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ وَغَلَبَهَا صَارَتْ رَاحِلَةً لَهُ تَحْمِلُ أَثْقَالَهُ وَلَا تُخَالِفُهُ فِيْ أَمْرٍ ؛ لَا خَيْرَ فِيْكَ حَتّٰى تَعْرِفَ نَفْسَكَ وَتَمْنَعَهَا حَظَّهَا وَتُعْطِيَهَا حَقَّهَا ؛ فَحِيْنَئِذٍ تَطْمَئِنُّ إِلَى الْقَلْبِ وَيَطْمَئِنُّ الْقَلْبُ إِلَى السِّرِّ ؛ وَيَطْمَئِنُّ السِّرُّ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَرْفَعُوْا عَصَا الْمُجَاهَدَةِ عَنْ نُفُوْسِكُمْ ؛ لَا تَغْتَرُّوْا بِتَنَاوُمِ السَّبُعِ فَإِنَّهُ يُرِيْكُمْ أَنَّهُ نَائِمٌ وَهُوَ مُنْتَظِرٌ لِلْفَرِيْسَةِ يَفْتَرِسُهَا ؛ هٰذِهِ النَّفْسُ تُظْهِرُ الطُّمَأْنِيْنَةَ وَالذُّلَّ وَالتَّوَاضُعَ وَالْمُوَافَقَةَ فِي الْخَيْرِ وَهِيَ تُبْطِنُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ ؛ كُنْ عَلٰى حَذَرٍ مِمَّا يَتِمُّ مِنْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ ؛ اَلْقَوْمُ عِنْدَهُمْ شُغْلٌ عَنِ الْخَلْقِ لٰكِنْ يُكَلِّفُوْنَ النَّظَرَ إِلَيْهِمْ وَالْقُعُوْدَ مَعَهُمْ لِأَمْرِهِمْ وَنَهْيِهِمْ ؛ مَثَلُ الْقَوْمِ مَعَ الْخَلْقِ مَثَلُ قَوْمٍ أَرَادُوْا أَنْ يَعْبُرُوْا بَحْرًا وَيَمْضُوْا إِلٰى مَلِكٍ ؛

کی تلوار ہاتھ میں لے کہ کبھی نیزہ بازی ہو اور کبھی مار کے وار۔ برابر ایسا ہی کرتا رہے یہاں تک کہ وہ تیرے سامنے سر جھکا لے اور تو اس پر سوار ہو جائے۔ اس کا لگام تیرے ہاتھ میں ہو اور تو اس پر بری و بحری سفر کرے۔ پس اس وقت تیرا پروردگار تیرے سبب فخر فرمائے گا۔ اس کے بعد تو ان لوگوں کا افسر بن جائے گا جو اپنے نفسوں کے ساتھ قائم ہیں اور اس سے رہائی نہیں پا سکے۔ جس نے اپنے نفس کو پہچانا اور مغلوب بنا لیا تو نفس اس کی سواری بن جاتا ہے کہ اس کے بوجھ اٹھاتا ہے اور اس کے حکم کی مخالفت نہیں کرتا۔ تیرے اندر کوئی خوبی نہیں۔ یہاں تک کہ تو اپنے نفس سے واقف ہو جائے اور اس کو لذت سے روکے اور اس کا حق ادا کرے۔ ہاں اس وقت تجھ کو قلب سے اقرار حاصل ہوگا۔ اور قلب کو باطن کے ساتھ قرار ملیگا اور باطن کو حق تعالیٰ شانہٗ کے ساتھ۔ اپنے نفسوں سے مجاہدہ کی لاٹھی مت اٹھاؤ۔ نفوس کی چالبازیوں سے دھوکہ مت کھاؤ اور ان کی بناوٹ کی نیند سے دھوکا مت کھاؤ۔ درندہ کی بناوٹی نیند سے دھوکہ نہ کھاؤ کہ وہ (اس چال بازی سے) تم پر تو یہ ظاہر کرتا ہے کہ سو رہا ہے۔ اور درحقیقت کسی شکار کی تاک میں ہے کہ (کوئی زد پر آئے اور فوراً) اس کو دبوچ لے۔ (اسی طرح) یہ نفس اطمینان و عاجزی و انکسار اور نیک کاموں میں موافقت ظاہر کیا کرتا ہے (تاکہ انسان اس کی اصلاح سے بے فکر ہو جائے) اور باطن میں ان مضامین کے خلاف ہوتا ہے پس اس کے بعد جو صورت اس سے انجام پانے والی ہے اس سے ڈرتا رہ۔ اہل اللہ کے لئے ایسا شغل ہے جس نے ان کو مخلوق سے بے توجہ بنا رکھا ہے۔ مگر وہ امر و نہی کی غرض سے ان کی طرف توجہ کرنے اور انکے پاس بیٹھنے اٹھنے میں اپنی طبیعت کو مجبور کیا کرتے ہیں۔ اہل اللہ کی مثال مخلوق کے ساتھ ایسی ہے جیسے کچھ لوگوں نے چاہا کہ دریا کو عبور کریں اور بادشاہ تک پہنچ جائیں۔ پس بعض لوگ راستہ سے واقف

يَعرِفُ بَعضُهُم طَرِيقًا فَعَبَرُوا ۚ فَلَمَّا حَصَلُوا عِندَ المَلِكِ رَأَى المَلِكُ بَقِيَّةَ القَومِ يَتَخَبَّطُونَ ۚ وَكَادُوا يَغرَقُونَ وَلَم يَعرِفُوا الطَّرِيقَ الَّتِي سَلَكَهَا الأَوَائِلُ فَأَمَرَ مَن وَصَلَ إِلَيهِ أَن يَعُودُوا إِلَيهِم لِيُعَرِّفُوهُمُ الطَّرِيقَ الَّتِي جَاؤُا مِنهَا ۚ جَاؤُا فَوَقَفُوا عَلَى المَشرَعَةِ ۚ وَنَادَوهُم الطَّرِيقُ هٰهُنَا ۚ فَجَعَلُوا يَدُلُّونَهُم ۚ فَلَمَّا قَرُبُوا مِنهُم أَخَذُوا بِأَيدِيهِم ۚ أَصلُ هٰذَا قَولُهُ تَعَالَى وَقَالَ الَّذِي اٰمَنَ يَا قَومِ اتَّبِعُونِ أَهدِكُم سَبِيلَ الرَّشَادِ ۚ فَالعَاقِلُ مِنكُم لَا يَفرَحُ بِالدُّنيَا وَلَا بِالأَولَادِ وَالأَهلِ وَالأَموَالِ وَالمَأكُولَاتِ وَالمَلَابِسِ وَالمَرَاكِبِ وَالمَنَاكِحِ ۚ كُلُّ هٰذَا هَوَسٌ ۚ فَرَحُ المُؤمِنِ بِقُوَّةِ إِيمَانِهِ وَيَقِينِهِ وَوُصُولِ قَلبِهِ إِلَى بَابِ قُربِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ أَلَا إِنَّ مُلُوكَ الدُّنيَا وَالاٰخِرَةِ هُمُ العَارِفُونَ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ العَامِلُونَ لَهُ ۚ يَا غُلَامُ مَتَى يَصفُو قَلبُكَ وَيَصفُو سِرُّكَ وَأَنتَ مُشرِكٌ بِالخَلقِ ۚ وَكَيفَ تُفلِحُ وَأَنتَ فِي كُلِّ لَيلَةٍ تُعِينُ عَلَى مَن تَمضِي إِلَيهِ وَتَشكُو إِلَيهِ وَتُكدِي مِنهُ ۚ كَيفَ يَصفُو قَلبُكَ ۚ

ہوئے اور عبور کر گئے۔ اور جب وہ بادشاہ تک پہنچ لئے تو بادشاہ کو خیال ہوا کہ باقی لوگ خبط الحواس بنے ہوئے ہیں اور قریب ہے کہ ڈوب جائیں کیونکہ وہ اس راستہ سے واقف نہیں ہوئے جس پر پہلے لوگ چلے (اور ہم تک پہنچ گئے) لہٰذا جو لوگ بادشاہ تک پہنچ لئے تھے ان کو اس نے حکم فرمایا کہ ان کی طرف واپس ہوں تاکہ جس راستہ سے خود آئے ہیں اس سے ان کو بھی واقف کر دیں۔ پس وہ آئے اور کنارہ پر کھڑے ہو گئے اور ان کو آواز دی کہ راستہ ادھر ہے۔ غرض ان کو راہ سے باخبر کرتے رہے اور جب وہ ان کے قریب پہنچ گئے تو ان کے ہاتھ پکڑ لئے (اور ان کو سمندر سے خشکی پر کھینچ لیا) اس کی اصل حق تعالےٰ کا یہ قول ہے " اور کہا اُس شخص نے جو ایمان لا چکا تھا کہ اے میری قوم جس راستہ میں آیا ہوں اسی پر تم آؤ کہ میں تم کو ہدایت کے راستہ لگا دوں گا۔ جو شخص تم میں عقل مند ہو گا وہ نہ دُنیا پر خوش ہو گا نہ اولاد اور متعلقین اور اموال اور کھانے پہننے کی چیزوں اور سواریوں اور بیبیوں پر۔ یہ سب ہوس ہے۔ مومن کی خوشی ایمان و یقین کی قوت اور قلب کے دروازۂ قُربِ حق تک پہنچ جانے پر ہوا کرتی ہے اچھی طرح سُن لو کہ دُنیا اور آخرت کے بادشاہ وہی ہیں جو اللہ تعالےٰ کے عارف اور اس کے لئے عمل کرنے والے ہوں۔ **صاحبزادہ**۔ تیرا قلب کب صاف ہو گا اور تیرے باطن میں صفائی کس وقت آئے گی؟ حالانکہ تو مخلوق کو شریکِ خدا قرار دیے ہوئے ہے؟ اور فلاح کیوں کر پائے گا جبکہ تو ہر وقت مخلوق ہی سے مدد چاہتا۔ مخلوق ہی کی طرف جاتا مخلوق ہی سے شکوہ کرتا اور مخلوق ہی سے بھیک مانگتا رہتا ہے جبکہ تیرا قلب توحید سے بالکل خالی ہے کہ اس میں ذرّہ برابر بھی توحید نہیں تو وہ صاف کس طرح ہو سکتا ہے؟ توحید نور ہے اور مخلوق کو شریک قرار دینا ظلمت ہے۔ تو فلاح کس طرح پا سکتا ہے حالانکہ

وَهُوَ فَارِغٌ مِّنَ التَّوْحِيْدِ مَا فِيْهِ ذَرَّةٌ مِّنْهُ ۞ التَّوْحِيْدُ
نُوْرٌ وَّالشِّرْكُ بِالْخَلْقِ ظُلْمَةٌ كَيْفَ تُفْلِحُ وَقَلْبُكَ
فَارِغٌ مِّنَ التَّقْوٰى مَا فِيْهِ ذَرَّةٌ ۞ اَنْتَ مَحْجُوْبٌ عَنِ
الْخَالِقِ بِالْخَلْقِ مَحْجُوْبٌ بِالْاَسْبَابِ عَنِ الْمُسَبِّبِ ۞
مَحْجُوْبٌ بِالتَّوَكُّلِ عَلَى الْخَلْقِ وَالثِّقَةِ بِهِمْ اَنْتَ دَعْوٰى
مُجَرَّدَةٌ ۞ بَاقَةُ بَقْلٍ مَا تُعْطٰى بِالدَّعْوٰى بِلَا بَيِّنَةٍ ۞
هٰذَا الْاَمْرُ اِنَّمَا يَصِحُّ بِوَجْهَيْنِ اثْنَيْنِ الْاَوَّلُ هُوَ
الْمُجَاهَدَةُ وَالْمُكَابَدَةُ وَحَمْلُ الْاَشَقِّ وَالْاَتْعَبِ
وَهُوَ الْغَالِبُ الْمَعْرُوْفُ بَيْنَ الصَّالِحِيْنَ ۞ وَالثَّانِيْ
مَوْهِبَةٌ مِّنْ غَيْرِ تَعَبٍ وَّهُوَ نَادِرٌ لِّاٰحَادِ الْخَلْقِ ۞
يَهَبُ لِوَاحِدٍ مَّعْرِفَةً وَّالْمَحَبَّةَ لَهٗ ۞ يَاْخُذُهٗ مِنْ
بَيْنِ اَهْلِهٖ وَصَنِيْعَتِهٖ وَيُظْهِرُ فِيْهِ قُدْرَتَهٗ ۞ يَاْخُذُهٗ
مِنْ قَطْعِ الطَّرِيْقِ وَيَرْقِيْهِ اِلَى الصَّوْمَعَةِ ۞ وَيُخْرِجُ
الْخَلْقَ مِنْ قَلْبِهٖ وَيَفْتَحُ اِلَيْهِ بَابَ قُرْبِهٖ ۞ وَ
يَاْخُذُهٗ مِنَ الْهَذْيَانِ حَتّٰى يَكْفِيَهٗ اَدْنٰى شَيْءٍ ۞
يَرْزُقُهٗ فَهْمًا وَّحِكَمًا وَّعِزًّا ۞ يَصِيْرُ كُلُّ مَا يَرَاهُ يَتَّعِظُ بِهٖ
كُلُّ مَا يَسْمَعُهٗ يَتَّعِظُ بِهٖ وَلَا يَعْمَلُ اِلَّا مَا يُقَرِّبُهٗ اِلَيْهِ ۞
يَاْمُرُ الْهِدَايَةَ وَالْعِنَايَةَ وَالْكِفَايَةَ لَا يَنْقَطِعُوْنَ عَنْهُ
يَصِيْرُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ حَقِّ يُوْسُفَ عَلٰى نَبِيِّنَا وَ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ
اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ۞ يُزِيْحُ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَ
الْفَحْشَآءَ ۞ وَيَجْعَلُ التَّوْفِيْقَ فِيْ خِدْمَتِهٖ ۞ الْمُحِبُّ
لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْعَارِفُ بِهٖ يَعِظُ الْخَلْقَ بِكُلِّ لِسَانٍ يَعِظُهُمْ تَارَةً
بِقَوْلِهٖ وَتَارَةً بِفِعْلِهٖ وَتَارَةً بِهِمَّتِهٖ يَعِظُهُمْ مِنْ
حَيْثُ لَا يُدْرِكُوْنَ وَمِنْ حَيْثُ يُدْرِكُوْنَ ۞

تیرا قلب تقوے سے ایسا خالی ہے کہ اس میں اس کا ذرہ بھر بھی نہیں تو مخلوق کے سبب خالق سے محجوب ہے۔ اسباب کے سبب مسبّب الاسباب سے محجوب ہے۔ اور مخلوق پر بھروسہ و اعتماد رکھنے کے سبب توکّل سے محجوب ہے، تو محض دعوٰی ہے۔ اور گواہ کے بغیر محض دعوے سے ایک مٹھی گھاس بھی تجھ کو نہیں مل سکتی۔ یہ مضمون (معرفتِ حق) تو صرف دو صورتوں سے صحیح ہو سکتا ہے۔ اوّل تو مجاہدہ و ریاضت اور تعب و مشقت کی برداشت سے۔ اور صُلحاء میں یہی صورت غالب معروف رہی ہے۔ دوم بلا مشقت کے عطاءِ حق سے۔ اور یہ شاذ و نادر کسی کسی مخلوق کے لئے ہوتا ہے کہ اس کو اپنی معرفت و محبّت بخشتا اور اس کو اہل و عیال اور کام کاج سے جدا کر کے اس میں اپنی قدرت ظاہر فرماتا ہے۔ ڈاکہ زنی سے اس کو نکال کر بلند عبادت خانہ میں پہنچاتا اور اس کے قلب سے مخلوق کو نکال کر اس میں اپنے قُرب کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ بکواس (اور دُعا و سوال) سے اُس کو نکال لیتا ہے۔ یہاں تک ذرا سی چیز بھی اس کو کافی ہو جاتی ہے (اور سوال کی نوبت ہی نہیں آتی) اس کو فہم و دانش و غلبہ نصیب فرماتا ہے کہ جو کچھ وہ دیکھتا ہے اس سے نصیحت لیتا اور جو کچھ سُنتا ہے اس سے نصیحت حاصل کرتا ہے اور وہی کام کرتا ہے جو اس کو حق تعالےٰ کا مُقرّب بناتا ہے۔ ہدایت و عنایت و کفایت کو حکم ہوتا ہے کہ اس سے جُدا نہیں ہونیں۔ اس کی وہ حالت ہوتی ہے جس کا حق تعالیٰ نے یوسفؑ کے متعلق فرمایا ہے کہ ہم نے ایسا ہی کیا تاکہ یوسفؑ سے بدی و بے حیائی کو دُور رکھیں بے شک وہ ہمارے مخلص بندوں میں تھے۔ اسی طرح اس بندۂ مؤمن سے بدی و بے حیائی کو دُور رکھتا اور توفیق کو اس کا خادم بنا دیتا ہے۔ جو شخص اللہ تعالےٰ کا مُحب اور عارف ہوتا ہے وہ ہر طریقہ سے مخلوق کو نصیحت کرتا ہے کبھی اپنے قول سے اور کبھی اپنے فعل سے اور کبھی صرف ہمّت سے۔ الغرض جس طریق کو وہ سمجھتے ہیں۔ اور جس کو وہ سمجھ نہیں سکتے دونوں طرح اس کا ناصح بنتا ہے۔

يَا غُلَامُ عَلَيْكَ بِخُوَيْصَّةِ نَفْسِكَ عِنْدَ ضُعْفِ إِيْمَانِكَ مَا عَلَيْكَ مِنْ أَهْلِكَ وَجَارِكَ وَجَارَتِكَ وَأَهْلِ بَلَدِكَ وَإِقْلِيْمِكَ ۞ فَإِذَا قَوِيَ إِيْمَانُكَ فَابْرُزْ إِلَى أَهْلِكَ وَوَلَدِكَ ۞ ثُمَّ إِلَى الْخَلْقِ بِلَا تَبْرُزْ إِلَيْهِمْ إِلَّا بَعْدَ أَنْ تَتَدَرَّعَ بِدِرْعِ التَّقْوَى ۞ وَتَتْرُكَ عَلَى رَأْسِ قَلْبِكَ خُوْذَةَ الْإِيْمَانِ ۞ وَبِيَدِكَ سَيْفُ التَّوْحِيْدِ ۞ وَفِي جَعْبَتِكَ سِهَامُ إِجَابَةِ الدُّعَاءِ ۞ وَتَرْكَبُ حِصَانَ التَّوْفِيْقِ ۞ وَتَتَعَلَّمُ الْكَرَّ وَالْفَرَّ وَالضَّرْبَ وَالطِّعَانَ ثُمَّ تَحْمِلُ عَلَى أَعْدَاءِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ فَحِيْنَئِذٍ تَجِيْئُكَ النُّصْرَةُ وَالْمَعُوْنَةُ مِنْ جِهَاتِكَ السِّتِّ ۞ وَتَأْخُذُ الْخَلْقَ مِنْ أَيْدِي الشَّيَاطِيْنِ وَتَحْمِلُهُمْ إِلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ تَأْمُرُهُمْ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَتُحَذِّرُهُمْ مِنْ عَمَلِ أَهْلِ النَّارِ ۞ كَيْفَ لَا يَكُوْنُ كَذٰلِكَ وَقَدْ عَرَفْتَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَعَرَفْتَ أَعْمَالَهُمَا ۞ مَنْ وَصَلَ إِلَى هٰذَا الْمَقَامِ كُشِفَتِ الْحُجُبُ عَنْ عَيْنِ قَلْبِهِ كَيْفَ الْتَفَتَ مِنْ جِهَاتِهِ السِّتِّ أَخْرَقَ نَظَرُهُ وَلَمْ يُحْجَبْ عَنْهُ ۞ يَرْفَعُ رَأْسَ قَلْبِهِ فَيَرَى الْعَرْشَ وَالسَّمٰوَاتِ وَإِذَا أَطْرَقَ يَرَى أَطْبَاقَ الْأَرْضِ وَمَسَاكِنَهَا مِنَ الْجِنِّ ۞ كُلُّ هٰذَا سَبَبُهُ الْإِيْمَانُ وَالْمَعْرِفَةُ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ الْعِلْمِ بِالْحُكْمِ ۞ إِذَا وَصَلْتَ إِلَى هٰذَا الْمَقَامِ فَادْعُ الْخَلْقَ إِلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَقَبْلَ هٰذَا لَا يَجِيْءُ مِنْكَ شَيْءٌ ۞ إِذَا دَعَوْتَ الْخَلْقَ وَلَسْتَ عَلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ دُعَاؤُكَ لَهُمْ وَبَالًا عَلَيْكَ ۞ كُلَّمَا تَحَرَّكْتَ

صَاحبزادہ ! اپنے ایمان کی کمزوری کے وقت صرف اپنے نفس کی اصلاح میں مشغول رہ (دُوسروں کی فکر نہ کر) تیرے ذمّہ تیرے متعلّقین وپڑوسی وپڑوسن اور اہلِ شہر اور اہلِ مُلک کسی کا بھی بار نہیں ہاں جب تیرا ایمان قوی ہوجائے تب اپنے اہل وعیال کی طرف (اصلاحِ حال کیلئے) توجّہ کر اور اس کے بعد عام مخلوق کی طرف. مخلوق کی طرف اس وقت توجّہ ہو جبکہ تقوے کی زرہ پہن لے اور اپنے قلب کے سر پر ایمان کا خود رکھ لے اور ہاتھ میں توحید کی تلوار لے لے اور ترکش میں قبولیت دُعا کے تیر بھر لے اور توفیق کے گھوڑے پر سوار ہوجائے اور بھاگ دوڑ اور شمشیر زنی اور تیر اندازی سیکھ لے. اس کے بعد دشمنانِ خدا پر حملہ کرے. پس اس وقت تیری چھیوں جانبوں سے نُصرت و اعانت آئے گی. اور تو مخلوق کو شیطان کے ہاتھوں سے چھین چھین کر دروازہ خُداوندی پر لاڈالیگا کہ ان کو جنّت کے اعمال کی ترغیب دیگا اور اہلِ دوزخ کے اعمال سے ڈرائے گا. اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ تو جنّت و دوزخ سے واقف اور ان دونوں کے اعمال سے آگاہ ہوچکا ہے. جو شخص اس مقام پر پہنچ جاتا ہے اس کے قلب کی آنکھ سے پردے ہٹ جاتے ہیں کہ چھیوں جانبوں میں جدھر توجّہ کرتا ہے اپنی نظر پردوں کے پرے پہنچا دیتا ہے اور کوئی چیز اس کو روکتی نہیں. وہ اپنے قلب کا سر اٹھاتا ہے تو عرش اور آسمانوں کو دیکھ لیتا ہے. اور جب نیچے جُھکاتا ہے تو زمین کے طبقے اور اُن کے باشندوں یعنی جنّات کو دیکھ لیتا ہے. اس سارے (کمال) کا سبب صرف ایمان اور شریعت کے علم کے ساتھ حق تعالیٰ کی معرفت ہے جب تو اس مقام پر پہنچ جائے تب مخلوق کو دروازۂ خداوندی کی طرف بلائیو (اور واعظ بن کر ممبر پر آئیو) ورنہ اس سے پہلے تو تجھ سے کچھ بھی نہ ہوگا. جبکہ تو نے مخلوق کو (خدا کی طرف) بُلایا اور خود دروازۂ خداوندی پر نہ ہوا تو یہ تیرا اُن کو بُلانا اُلٹا تجھ پر وبال ہوگا. جب کبھی تو حرکت کریگا

بَرَكْتَ ۞ كُلَّمَا طَلَبْتَ الرِّفْعَةَ اِتَّضَعْتَ ۞ مَا عِنْدَكَ مِنَ الصَّالِحِيْنَ خَبَرٌ ۞ اَنْتَ لَقْلَقَةٌ ۞ اَنْتَ لِسَانٌ بِلَا جَنَانٍ ۞ اَنْتَ ظَاهِرٌ بِلَا بَاطِنٍ ۞ جَلْوَةٌ بِلَا خَلْوَةٍ ۞ جَوْلَةٌ بِلَا صَوْلَةٍ ۞ سَيْفُكَ مِنْ خَشَبٍ وَّسِهَامُكَ مِنْ كِبْرِيْتٍ ۞ اَنْتَ جَبَانٌ لَا شَجَاعَةَ لَكَ ۞ اَدْنٰى سَهْمٍ يَقْتُلُكَ ۞ بَقَّةٌ تُقِيْمُ عَلَيْكَ قِيَامَتَكَ ۞ اَللّٰهُمَّ قَوِّ اَدْيَانَنَا وَاِيْمَانَنَا وَاَبْدَانَنَا بِقُرْبِكَ ۞ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۞

(وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ) مَا كُنْتُ اَقْعُدُ مَعَ اَحَدٍ ۞ ثُمَّ اِنْ قَعَدْتُ كُنْتُ اَقْعُدُ مَعَ اثْنَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ مِّنَ الْمُوَافِقِيْنَ لِيْ ۞ اَصْحٰبُ الْقَوْمِ فَاِنَّ مِنْ صِفَاتِهِمْ اَنَّهُمْ اِذَا نَظَرُوْا اِلٰى شَخْصٍ وَّجَعَلُوْا هِمَّتَهُمْ اِلَيْهِ اَحْيَوْهُ ۞ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْمَنْظُوْرُ اِلَيْهِ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا اَوْ مَجُوْسِيًّا ۞ وَاِنْ كَانَ مُسْلِمًا اِزْدَادَ اِيْمَانًا وَّيَقِيْنًا وَّتَثَبُّتًا ۞ اِذَا صَحَّ الْقَلْبُ صَحَّ النَّظَرُ ۞ اِذَا صَحَّ الْقَلْبُ فَقَدْ قَرُبَ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَاِذَا نَظَرَ بِعَيْنِ الْقُرْبِ وَالْمَعْرِفَةِ ۞ يَصِيْرُ الْقُرْبُ سَحَابًا فِيْ قَلْبِهٖ وَالنَّظَرُ بَرْقَهٗ وَالْوَعْظُ مَطَرَهٗ يُعَبِّرُ لِسَانُهٗ عَمَّا فِيْ قَلْبِهٖ ۞ يَصِيْرُ لِسَانُهٗ قَلَمًا يَسْتَمِدُّ مِنْ دَوَاةِ الْمَعْرِفَةِ وَبَحْرِ الْعِلْمِ ۞ يَصِيْرُ كَلَامُهٗ وَنَظَرُهٗ بَرْقٌ

تو گھٹنے ٹیک کر بیٹھ جائے گا۔ اور جب کبھی بلند ہوتا جائے گا تو پستی میں آرہے گا۔ تجھے صالحین کے حالات کی کچھ بھی اطلاع نہیں۔ تو محض بک بک ہے۔ تو خالی زبان ہے بلا قلب کے۔ تو ظاہر محض ہے بلا باطن کے۔ جلوت ہے بلا خلوت کے۔ اور جولانی ہے بلا حملہ کے۔ تیری تلوار لکڑی کی ہے اور تیرے تیر دیا سلائی کے ہیں۔ تو بزدل ہے، شجاعت نام کو بھی نہیں۔ ہلکا سا تیر تجھ کو قتل کر ڈالتا۔ اور ایک مچھر تیرے اُوپر قیامت قائم کر دیتا ہے (کہ ذرا سی تکلیف میں ہائے واویلا مچا کر گویا مر جاتا ہے) یا اللہ ہمارے دین و ایمان اور اجسام کو اپنے قُرب کی قوت دے اور ہم کو عطا فرما دُنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

(شیخ نے فرمایا) میں اوّل تو کسی کے پاس بھی بیٹھتا اُٹھتا نہ تھا۔ پھر اگر بیٹھتا اُٹھتا بھی تھا تو اپنے موافقین میں سے دو تین ہی کے پاس بیٹھتا اُٹھتا تھا (اے **مخاطب**) اللہ والوں کی صحبت اختیار کر کیونکہ ان کی یہ شان ہوتی ہے کہ جب کسی پر نظر اور توجّہ وہمت ڈالتے ہیں تو اس کو (رُوحانی) حیات بخشتے ہیں کہ جس کی طرف نظر ڈالی اگرچہ وہ یہودی یا عیسائی یا مجوسی بھی ہوا۔ اور اگر مسلمان ہوتا ہے تو (انکی نظر و توجہ سے) اس کے ایمان و یقین و استقامت میں زیادتی ہوجاتی ہے۔ جب قلب درست ہوتا ہے تو نظر بھی دُرست ہوتی ہے۔ جب قلب درست ہوجاتا ہے تو حق تعالےٰ کے قریب ہوجاتا اور جب (کسی پر) نظر ڈالتا ہے تو چشمِ معرفت اور قُرب سے ڈالتا ہے۔ اسکی نگاہ حق تعالےٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔ اس کے قلب میں قُرب گویا گھٹا ہوتی ہے کہ نگاہ اس کی بجلی ہے اور وعظ اس کی بارش۔ اس کی زبان وہی مضمون ظاہر کرتی ہے جو اس کے قلب میں ہوتا ہے۔ اس کی زبان گویا قلم بن جاتی ہے کہ معرفت کی دوات اور دریائے علم سے ڈوبا لیتی ہے۔ اس کا کلام اور اس کی نگاہ اس (گھٹا) کی بجلی ہوتی

مَا فِي قَلْبِهٖ ❊ كِلَاهُمَا يَظْهَرَانِ عَنْ اَصْلٍ
وَثِيْقٍ مِنْ جَانِبِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ❊ مَنْ تَحَقَّقَ فِي اِمْتِثَالِ
الْاَوَامِرِ وَالْاِنْتِهَاءِ عَنِ النَّهْيِ وَالْاِرْضَاءِ لِلرَّسُوْلِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ❊ صَحَّ لَهٗ ذٰلِكَ ❊ بَقِيَتْ فِيْهِ بَقَايَا
تَهِيْمُ عَلٰى وَجْهِهٖ فِي طَلَبِ الْاَمْرِ الْمُرْسِلِ الْاَصْلِ حَتّٰى
تَذْهَبَ بَقَايَاهُ وَيَزِيْدُ عِلْمُهٗ وَقُرْبُهٗ ❊ اَلصِّدْقُ
فِي طَلَبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ثَمَرَةُ الْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ ❊
اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ مَا صَلَحَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يَكُنْ
لَهٗ شَرِيْكٌ ❊ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ يُوْقِعُكَ عَلٰى جَادَّةِ
مُرَادِهٖ مِنْكَ ❊ فَتَسِيْرُ فِيْهَا لَا يَمِيْنًا وَّلَا شِمَالًا
بِخُطْوَاتِ قَلْبِكَ وَسِرِّكَ وَمَعْنَاكَ ❊ تَنْفَرِدُ عَنِ الْكُلِّ
لَا مَعَ الْخَلْقِ وَلَا مَعَ الدُّنْيَا وَلَا مَعَ الْاُخْرٰى ❊
تَصِيْرُ مِنَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَتَقُوْلُ كَمَا
قَالَ مُوْسٰى ❊ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ❊ مَنْ
طَلَبَ رِضَا اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَوَجْهَهٗ صَارَ
كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَقِّ مُوْسٰى
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ
مِنْ قَبْلُ ❊ يُحَرَّمُ عَلٰى قَلْبِ هٰذَا
الْمُحِبِّ الصَّادِقِ مُرْضِعُ كُلِّ
مُحْدَثٍ مَخْلُوْقٍ ❊ يَكُوْنُ بَعْدَ
اَنْ لَمْ يَكُنْ ❊ يُتَضَبَّلْنَ
جَمِيْعُ الْمَرَاضِعِ فِي حَلْقِهٖ
لِلْغَيْرَةِ الْاِلٰهِيَّةِ

❊

ہے جو اس کے قلب میں (چھائی ہوئی) ہے کہ دونوں من جانب اللہ ایک مضبوط اصل سے ظاہر ہوتے (اور دلوں کے مَیل کچیل کو خاکستر کرتے چلے جاتے ہیں) جو شخص اوامر کے بجالانے اور منہیات سے باز آنے اور (ہر امر میں اتباعِ شریعت ملحوظ رکھکر) جنابِ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو راضی کر لینے میں پُختہ ہو جاتا ہے۔ اس کیلئے (کلام اور نگاہ کے بجلی کی طرح بن جانے کا) یہ مضمون صحیح ہو جاتا ہے ہاں اب بھی کچھ کسر اس میں رہ جاتی ہے لہٰذا وہ اصل بھیجنے والے (خدائے تعالیٰ) کے حکم کی طلب میں برگشتہ پھرتا رہتا ہے (کہ کسی طرح بلاواسطہ رسُول حکم الٰہی سے آگاہ ہو جاؤں) یہاں تک کہ وہ کسر بھی نکل جاتی اور اس کا علم اور قُرب بڑھ جاتا ہے۔ حق تعالیٰ کی سچّی طلب نیک اعمالی کا ثمرہ ہے۔ اور نیک عمل وہی ہے جو خالص حق تعالےٰ کیلئے ہو کہ اس میں کوئی بھی ساجھی نہ ہو۔ نیک عمل تجھ کو اس راستہ پر ڈال دیگا جو حق تعالےٰ کو تجھ سے مقصود ہے۔ پس تُو اِدھر اُدھر ہوئے بغیر اپنے قلب و معنی اور اندرون کے پاؤں سے چلیگا اور سب سے یکسُو رہے گا کہ نہ مخلوق کے ساتھ ہوگا نہ دُنیا کے اور نہ آخرت کے۔ تو من جملہ ان کے بن جائے گا، جو خاص ذاتِ حق چاہتے ہیں۔ اور عرض کرے گا جس طرح موسےٰؑ نے عرض کیا تھا کہ ”اے پروردگار میں تیری طرف جلد اس لئے آیا تاکہ تو راضی ہو جائے۔“ جو شخص حق تعالےٰ کی خوشنودی اور ذات کا طالب ہوا وہ ایسا بن گیا جیسا کہ حق تعالےٰ نے موسےٰ علیہ السّلام کے حق میں فرمایا ہے کہ ہم نے (بجز ماں کی پستان کے) دوسری پستانیں پہلے ہی اُن پر ممنُوع کر دیں (اسی طرح) اس عاشقِ صادق کے قلب پر ہر فانی مخلوق سے تربیت پانا ممنوع کر دیا جاتا ہے کہ فنا کے بعد اس کو بقا نصیب ہوتی ہے۔ اور غیرتِ خداوندی کی وجہ سے اس کے حلق میں تمام دُودھ پلائیوں کا دودھ سُوکھ جاتا ہے (کہ اس کی تربیت بجز اپنے کسی دُوسرے کے ہاتھوں

أُنْصِبَ الْجَمِيعُ ۞ أُزِيلَ الْكُلُّ مِنْ قَلْبِهِ حَتَّى
لَا يَتَقَيَّدَ بِشَيْءٍ عَنْ مَحْبُوبِهِ ۞ مَا يَزَالُ هٰذَا الْمُؤْمِنُ
الْعَارِفُ يُرْضِي الرَّسُولَ بِالْعَمَلِ مَعَهُ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ
لِقَلْبِهِ عَلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَكُونُ كَالْغُلَامِ بَيْنَ
يَدَيْهِ ۞ فَإِذَا طَالَتْ خِدْمَتُهُ قَالَ يَا أُسْتَاذُ
أَرِنِي بَابَ الْمَلِكِ ۞ أَشْغِلْنِي مَعَهُ ۞ أَوْ
قِفْنِي مَوْضِعًا أَرَاهُ ۞ أُتْرُكْ يَدَيَّ فِي
حَلْقَةِ بَابِ قُرْبِهِ ۞ فَأَخَذَهُ مَعَهُ وَ
قَرَّبَهُ مِنَ الْبَابِ قِيلَ لَهُ مَا مَعَكَ
يَا مُحَمَّدُ ۞ مَا مَعَكَ يَا سَفِيرًا
يَا دَلِيلًا يَا مُعَلِّمًا ۞ فَيَقُولُ إِنَّكَ
تَعْلَمُ فَرْخٌ قَدْ رَبَّيْتُهُ وَرَضِيتُهُ
لِخِدْمَةِ هٰذَا الْبَابِ ۞ ثُمَّ
يَقُولُ لِقَلْبِهِ هَا أَنْتَ وَ
رَبُّكَ ۞ كَمَا قَالَ جِبْرِيلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهُ لَمَّا رَقِيَ
بِهِ إِلَى السَّمَاءِ وَأَدْنَاهُ مِنْ
رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ هَا أَنْتَ وَ
رَبُّكَ يَا غُلَامُ هَاتِ
الْعَمَلَ الصَّالِحَ وَخُذِ
الْقُرْبَ مِنْ رَبِّ الْعٰلَمِينَ
يَا غُلَامُ قَصِّرْ أَمَلَكَ
وَقَلِّلْ حِرْصَكَ
صَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ
لَا يَنْبَغِي لِمُؤْمِنٍ

گوارا نہیں فرماتا) سارے (پرورش دہندہ دودھ) خشک کر دیئے جاتے اور اُس کے قلب سے سب کچھ مٹا دیا جاتا ہے حتیٰ کہ اس کو اُس کے محبوب سے کوئی چیز بھی نہیں روکتی۔ یہ صاحب ایمان و معرفت شخص پیغمبرؐ کی معیت میں (سُنّت کے موافق) عمل کر کے ہر وقت حضرتؐ کو خوش کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک آپؐ اس کے قلب کیلئے اپنے ربّ کی حضوری میں داخل کی اجازت حاصل فرما لیتے ہیں۔ یہ آپؐ کے حضور میں غلام کی طرح (حاضر باش خدمتگار) بنا رہتا ہے۔ پس جب آپؐ کی خدمت میں مدّت گزر لیتی ہے تب عرض کرتا ہے کہ حضور مجھ کو بادشاہ کا دروازہ دکھلا دیجئے۔ اسی کے کام میں لگا دیجئے۔ ایسی جگہ کھڑا کر دیجئے کہ میں بادشاہ کو دیکھتا رہوں اور میرا ہاتھ اس کے دروازہ قُرب کے کڑے میں ڈال دیجئے (کہ اس کو چھوڑ نہ سکوں) پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اپنے ساتھ اور اس کو دروازہ کے قریب لاتے ہیں۔ وہاں سے ارشاد ہوتا ہے کہ یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ اے محمدؐ! (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہاری معیّت میں ہے کیا۔ اے سفیرا! اے راہبر و راہنما (بتاؤ تو سہی) پس آپؐ عرض کرتے ہیں کہ (بار الٰہا) آپ تو واقف ہی ہیں (کبوتران حرم کا) چھوٹا سا کبوتر ہے جس کو میں نے پرورش کیا اور اس (شاہی) دروازہ کی خدمت کیلئے پسند کیا ہے۔ اس کے بعد آپؐ اس بندۂ مؤمن کے قلب سے فرماتے ہیں کہ لو (میں تو اپنا کام پورا کر چکا) اب تم جانو اور تمہارا پروردگار۔ جیسا کہ (شب معراج میں) جبرئیل علیہ السلام نے جب آنحضرتؐ کو آسمانوں پر چڑھایا اور آپ کو پروردگار کے قریب پہنچا دیا تو کہا تھا کہ (دیکھئے میں تو اپنی خدمت انجام دے چکا اب آپ جانیں اور آپکا پروردگار۔ صاحبزادہ! نیک اعمال اختیار کر اور پروردگار عالم کا قُرب حاصل کر لے۔

صاحبزادہ! اپنی آرزو کوتاہ اور حرص میں کمی کر۔ ایسی نماز پڑھ جیسی (دُنیا سے) رخصت ہونے والا پڑھا کرتا ہے۔ مؤمن کو

أن ينام إلا

ووصيته مكتوبة تحت رأسه، فإن أيقظه الحق عز وجل في عافية كان مباركا، وإلا فيجد أهله وبنيه ينتفعون بها بعد موته ويترحمون عليه. يكون أكلك أكل مودع، ووجودك بين أهلك وجود مودع، ولقاؤك لإخوانك لقاء مودع. أوجد في قلبك أنا مودع. كيف لا يكون كذلك من أمره في يد غيره. إنما آحاد أفراد من الخلق يطلعون على ما يكون لهم ومنهم، وأي وقت يموتون، وهو مخزون في قلوبهم. يرون ذلك عيانا كما ترون أنتم هذه الشمس بلا تعبير عنه ألسنتهم. أول ما يطلع على ذلك السر، ويطلع السر القلب، ويطلع القلب النفس المطمئنة، ويستكتم ذلك. تطلع على هذا الأمر بعد تأدبها وخدمتها للقلب وقيامها معه. يحصل لذلك بعد المجاهدات والمكابدات. من وصل إلى هذا المقام فهو نائب الحق عز وجل في الأرض وخليفته فيها، هو باب الأسرار، عنده مفاتيح خزائن القلوب التي هي خزائن الحق عز وجل.

سونا زیبا نہیں جبتک کہ اس کا وصیّت نامہ لکھا ہوا سر کے نیچے نہ رکھا ہو کہ اگر حق تعالے بعافیت بیدار کر دے تو بہتر ہے ورنہ اس کے متعلقین اس کی وصیت کو پا تو لیں گے کہ اس کے مرنے کے بعد اس سے نفع اٹھا کر اُس کو دُعائیں دیتے رہیں گے۔ تیرا کھانا پینا بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے جیسا (قریب المرگ دُنیا سے) رخصت ہونیوالے شخص کا ہوا کرتا ہے۔ اور اپنے گھر والوں میں رہنا بسنا بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے جیسا رخصت ہونے والے کا ہوتا ہے۔ اور بھائی بندوں سے مِلنا جُلنا بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے جیسا رخصت ہونے والے کا ہوا کرتا ہے۔ اپنے قلب میں یہ بات پیدا کر کہ میں رخصت ہو رہا ہوں اور جس کی ہر بات غیر ہی کے قبضہ میں ہو اُس کی یہ حالت کیوں نہ ہو مخلوق میں بعض ہی افراد ایسے ہوتے ہیں جو آگاہ ہو جاتے ہیں کہ ان کیلئے کیا تجویز ہُوا ہے اور ان سے کیا صادر ہوگا اور وہ کب وفات پائیں گے یہ ان کے دلوں میں مخفی رہتا ہے۔ وہ اس کو کھلا ہوا اس طرح دیکھتے ہیں جس طرح تم اس آفتاب کو دیکھتے ہو۔ ان کی زبانیں اس کو بیان نہیں کر سکتیں۔ اوّل اس کی اطّلاع باطن کو ہوتی ہے اور باطن قلب کو اطّلاع دیتا ہے اور قلب نفسِ مطمئنہ کو اطّلاع دیکر اخفار کی تاکید کر دیتا ہے۔ نفس اس مضمون پر صاحبِ ادب بن جانے اور قلب کی خدمت گذاری اور اس کی معیّت میں قائم رہنے کے بعد مطلع ہوا کرتا ہے۔ اسکی اہلیت بہتیرے مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ جو اس مقام پر پہنچ گیا وہ زمین میں حق تعالے کا نائب عـه اور خلیفہ بنجاتا ہے (کہ باذن خداوندی اس میں تصرّف فرماتا ہے) وہ اسرار کا دروازہ ہوتا ہے کہ قلوب کے خزانوں کی جو کہ حق تعالے کے خزانے ہیں کُنجیاں

عـه یہ حضرات صاحب خدمت کہلاتے ہیں اور ان کا افسر اعلیٰ قطب التکوین ہوتا ہے درصورت کہ اُمورِ تکوینیہ میں تصرّفات ظاہر ہوں اور قطب الارشاد ہوتا ہے۔ درصورت کہ اصلاحِ قلوب واحوال وارشاد ہدایت کے تصرّفاتِ قلبیہ صادر ہوں۔ ۰۰۰

هٰذَا شَيْءٌ مِّنْ وَّرَاءِ مَعْقُوْلِ الْخَلْقِ ۚ جَمِيْعُ مَا يَظْهَرُ فِيْهِ فَهُوَ ذَرَّةٌ مِّنْ جَبَلِهٖ وَقَطْرَةٌ مِّنْ بَحْرِهٖ ۚ وَمِصْبَاحٌ مِّنْ شَمْسِهٖ ۚ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِنَ الْكَلَامِ فِيْ هٰذِهِ الْاَسْرَارِ وَاَنْتَ تَعْلَمُ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ ۚ وَقَدْ قَالَ بَعْضُهُمْ اِيَّاكَ وَمَا يُعْتَذَرُ مِنْهُ ۚ وَلٰكِنِّيْ اِذَا صَعِدْتُ اِلٰى هٰذَا الْكُرْسِيِّ اَغِيْبُ عَنْكُمْ وَلَا يَبْقٰى بِحِذَاءِ قَلْبِيْ مَنْ اَعْتَذِرُ اِلَيْهِ وَاَتَحَفَّظُ مِنْهُ مِنَ الْكَلَامِ عَلَيْكُمْ ۚ هَرَبْتُ مِنْكُمْ مَرَّةً وَّفِيْكُمْ وَقَعْتُ ۚ عَزَمْتُ اَنِّيْ اَبِيْتُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِيْ مَوْضِعٍ وَّاَسِيْرُ مِنْ بَلَدٍ اِلٰى بَلَدٍ وَّمِنْ قَرْيَةٍ اِلٰى قَرْيَةٍ وَّاَكُوْنُ مُتَغَرِّبًا مُتَخَفِّيًا اِلٰى اَنْ اَمُوْتَ ۚ هٰذَا مَا اَرَدْتُّ وَاَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِخِلَافِهٖ فَوَقَعْتُ فِيْ وَسَطِ مَا هَرَبْتُ مِنْهُ ۚ هٰذَا الْقَلْبُ اِذَا صَحَّ وَثَبَتَ اَقْدَامُهٗ عَلٰى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَقَعَ فِيْ تِيْهِ التَّكْوِيْنِ وَفِيْ اَوْدِيَتِهٖ وَفِيْ بَحْرِهٖ ۚ يَكُوْنُ تَارَةً بِكَلَامِهٖ وَتَارَةً بِهِمَّتِهٖ وَتَارَةً بِنَظْرِهٖ ۚ يَصِيْرُ فِعْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَنْعَزِلُ هُوَ ۚ يَفْنٰى وَهُوَ يَبْقٰى ۚ

اس کے پاس ہوتی ہیں۔ یہ مضمون مخلوق کی سمجھ سے بالا ہے۔ کیونکہ مخلوق میں جو کچھ بھی ظاہر ہو رہا ہے وہ اس کے پہاڑ کا ایک ذرّہ اور اس کے سمندر کا ایک قطرہ اور اس کے آفتاب کا ایک چراغ ہے (لہٰذا ان کی عقول کو وہاں تک رسائی نہیں ہو سکتی) بار الٰہا میں ان اَسرار میں گفتگو کرنے کے متعلق معذرت کرتا ہوں۔ تو جانتا ہے کہ میں مغلوب ہوں۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ "جس بات کی معذرت کرنی پڑے اُس سے اپنے آپ کو بچایا کر" مگر جب میں اس ممبر پر چڑھتا ہوں تو تم سے گویا غائب[ع] ہو جاتا ہوں اور میرے قلب کے سامنے وہ موجود ہی نہیں رہتا جس سے معذرت کرنے کی ضرورت ہو اور تم کو وعظ کہنے کی حالت میں اس کا خیال رکھوں میں تم ہی سے بھاگا تھا اور تم ہی میں آکر پڑا۔ میں نے پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ ہر رات نئی جگہ گذاروں گا اور شہر بہ شہر گاؤں بہ گاؤں چلتا پھرتا ہوں گا اور مسافر و پوشیدہ حال رہوں گا، یہاں تک وفات پا جاؤں گا۔ یہ تو میرا ارادہ تھا۔ مگر حق تعالےٰ کا ارادہ اس کے خلاف تھا سو (ہو کر رہا اور) جس بات سے بھاگا اُسی کے بیچوں بیچ آکر پڑا۔ یہ قلب جب درست ہو جاتا ہے اور اس کے پاؤں دروازۂ خداوندی پر جم جاتے ہیں تو وہ تکوین کے ریگستان اور جنگلوں اور اس کے سمندر میں آکر پڑتا ہے (کہ انتظامِ عالم قائم رکھے ہیں) یہ کبھی اس کے کلام سے انجام پاتا ہے (کہ اس کا وعظ سُنکر مخلوق صالح بنتی اور نظامِ عالم درست ہوتا ہے) اور کبھی ہمت سے انجام پاتا ہے (کہ قلب کی توجہ و صرف ہمت سے دُور بیٹھے ہوئے لوگوں کو نیکوکار بناتا ہے) اور کبھی اس کی نگاہ سے انجام پاتا ہے (کہ جس پر نگاہ ڈالی اس کی حالت سنوار دی) وہ خود یکسُو ہوتا ہے اور فعلِ حق رہ جاتا ہے (کہ تصرّفات خداوندی اپنے ظہور کا اس کو آلہ بنا لیتے ہیں) وہ خود فنا ہو جاتا ہے اور فعلِ حق باقی

ع مطلب یہ ہے کہ یہ قول تو بالکل صحیح کہ ایسی بات ہی کیوں کہے کہ جس کی معذرت کرنی پڑے مگر اس کا کیا علاج کروں کہ وعظ کہتے وقت جوشِ نصیحت و آمدِ مضامین اور اس قلبی کیفیت کے سبب جو وعظ میں پیدا ہوتی ہے مغلوب الحال اور حاضری سے بے خبر ہو جاتا ہوں کہ اس کا امتیاز ہی نہیں رہتا کہ کون بیٹھا ہے یا نہیں اور اسرار کا اہل ہے یا نہیں اور کون کلام اس کے سامنے ظاہر کرنا چاہیئے اور کون کلام چھپانا چاہیئے۔ یعنی

ح غلبہ حال میں یہ کیفیت ہو تو قابلِ معذرت مضمون سے اپنے آپ کو بچانے کی قدرت کہاں رہ سکتی ہے۔ ۱۲ منہ۔

القليل منكم من يؤمن بهذا و الأكثر منكم من يكذب به ؛ الإيمان بهذا و العمل به عناية ؛ ما يجحد أحوال الصالحين إلا منافق دجال راكب لهواه ؛ هذا الأمر مبني على الاعتقاد الصحيح ثم العمل ؛ من عمل بظاهر الحكم أورثه العمل المعرفة بالله عز وجل و العمل به ؛ يصير الحكم بينه وبين الخلق ؛ والعلم بينه وبين ربه عز وجل ؛ تصير أعماله الظاهرة ذرة بالإضافة إلى أعماله الباطنة ؛ تسكن جوارحه وقلبه لا يسكن ؛ عينا رأسه تنام وعينا قلبه لا تنام ؛ يعمل قلبه و يذكر وهو نائم ؛ حكي عن بعضهم أنه كان في يده سبحة يسبح بها فنام ثم انتبه فرأى السبحة تدور بيده ولسانه يذكر ربه عز وجل ؛ يؤمر هذا القلب فيعمل و يؤمر هذا السر فيعمل أعمالا باطنة ؛ ولهم أعمال من دون ذلك هم لها عاملون ۰ الأعمال الظاهرة للعباد من حيث الجوارح ؛ والأعمال الباطنة للخواص من حيث القلوب والأسرار ؛ سر السر بينهم وبينه ؛ على قدم الخوف مع قربهم ؛ يخافون تقليب الأغيار في تغير الأحوال والزوال عن المقام

+

رہ جاتا ہے۔ تم میں بہت ہی کم ہیں جو اس کو سچا سمجھیں گے۔ ورنہ اکثر تو تکذیب ہی کریں گے۔ اس کو سچا سمجھنا اور اس پر عمل کرنا انتہائی مرتبہ ہے، صالحین کے احوال کا انکار وہی شخص کرتا ہے جو منافق دجال اپنی خواہشِ نفس پر سوار ہو۔ یہ مضمون اعتقاد صحیح اور اس کے بعد عمل کرنے پر موقوف ہے۔ جو شخص ظاہر شریعت پر عمل کرتا رہے گا تو یہ عمل کرنا اس کو حق تعالےٰ کی معرفت اور اس پر عمل کرنا نصیب کرے گا۔ شریعت تو اس کے اور مخلوق کے درمیانی معاملات کے لئے ہو گی۔ اور معرفت اُس کے اور پروردگار کے مابین۔ اب اس کے اعمالِ باطنی کے مقابلہ میں اعمالِ ظاہری (گویا پہاڑ کے سامنے) ذرّہ بن جائیں گے۔ اس کے اعضاء خاموش ہوں گے مگر اس کا قلب خاموش نہ ہو گا۔ اس کے چہرے کی آنکھیں سو جائیں گی مگر اس کے قلب کی آنکھیں نہ سوئیں گی۔ یہ سو رہا ہو گا اور اس کا قلب اپنے کام اور ذکر میں لگ رہا ہو گا۔ ایک بزرگ کا قصّہ ہے کہ ان کے ہاتھ میں تسبیح تھی جس پر پڑھ رہے تھے کہ ان کی آنکھ لگ گئی تھوڑی دیر کے بعد جاگے تو انھوں نے تسبیح کو دیکھا کہ تسبیح ہاتھ میں بدستور چل رہی اور زبان اپنے رب کا ذکر کر رہی ہے۔" اس قلب کو بھی (کام کرنیکا) حکم ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ اپنا کام کرتا ہے اور اس باطن کو اس کے قابل کام کرنے کا حکم ہوتا ہے چنانچہ وہ باطنی اعمال کرتا رہتا ہے۔ (الغرض ہر ایک کے اعمال جُدا ہیں۔ چنانچہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ) اللہ والوں کے لئے ان (ظاہری اعمال) کے علاوہ اور بھی اعمال ہیں جن کو وہ کرتے رہتے ہیں"۔ ظاہری اعمال تو عام بندوں کے لئے ہیں، اعضاء کے اعتبار سے اور باطنی اعمال خاص بندوں کے لئے ہیں قلوب اور بواطن کے اعتبار سے۔ اور اندرون در اندرون ان کے اور رب کے درمیان (ایک ناگفتہ بہ مضمون) ہے (جس کی اطلاع دوسروں کو نہیں) کہ باوجود قُرب کے وہ خوف کے پاؤں پر کھڑے رہتے ہیں کہ حالات کے تغیّر اور زوال مرتبہ کی بابت اغیار کے سے انقلاب کا اندیشہ رکھتے

يخافون مسخ القلوب، يخافون ان تمسخ قلوبهم
وان تنكسف شموسهم واقمارهم وان تزل اقدامهم
يتحلقون ابدًا بحلقة باب قربه ويتمسكون بذيل
رحمته، يناشدونه ربنا لا نريد منك الدنيا
والآخرة بل نريد العفو والعافية في الدين،
نريد بقاء الايمان والمعرفة تصدق علينا
بذلك، قد تمسكنا بذيل رحمتك فلا تخيب
ظننا فيك، كون لنا ذلك فانك اذا اردت امرًا
قلت له كن فيكون، **يا قوم** اتبعوا القوم في
اقوالهم وافعالهم، اخدموهم، تقربوا اليهم
باموالكم وانفسكم، جميع ما تعطونهم هو لكم
محفوظًا عندهم، غدًا يسلمون ذلك اليكم،
تتمنى سعة الرزق وقد سبق القلم بضيقه، فانت
معاقب ممقوت، فانك تطلب ما لم يقسم
لك، كم تسعى في طلب الدنيا وتحرص وليس لك
منها الا ما قسم لك، القوم على قدم الطاعة
وقلوبهم وجلة، وانتم على قدم المعصية
وقلوبكم امنة، هذا هو عين الاغترار،
احذروا ان ياخذكم على غرة، عن النبي
صلى الله عليه وسلم انه قال استعينوا
على كل صنعة بصالح اهلها، هذه
العبادة صنعة وصالحوا اهلها
المخلصون في الاعمال،
العالمون بالحكم
العاملون به،

قلوب کے مسخ ہو جانے سے ڈرتے رہتے اور خائف رہتے ہیں کہ کہیں ان کے قلوب مسخ نہ کر دیئے جائیں اور ان کے چاند اور سورج گہن میں نہ آجائیں اور ان کے پاؤں پھسل نہ جائیں۔ ہر وقت اسی کے دروازۂ قرب کے حلقہ سے لٹکے رہتے اور اس کی رحمت کا دامن تھامے رہتے اور واسطے دیکر التجا کیا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم تجھ سے دُنیا چاہتے ہیں اور نہ آخرت، بلکہ دین کے متعلق عفو اور عافیت چاہتے ہیں۔ ایمان اور معرفت کی بقا چاہتے ہیں۔ ہم پر اس مضمون کی خیرات فرما۔ ہم نے تیری رحمت کا دامن تھاما ہے، ہمارے گمان کو اپنے متعلق نامراد مت بنا۔ ہمارے لئے (کُن کے اشارہ سے) اس کو موجود فرمادے۔ کیونکہ جب تو کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو اس کو کُن فرمادیتا ہے۔ بس وہ فوراً ہو جاتا ہے۔ **صاحبو!** اقوال اور افعال سب میں اللہ والوں کا اتباع کرو۔ ان کے خادم بنو اور اپنے جان و مال سے ان کا قرب حاصل کرو کہ جو کچھ بھی تم ان کو دوگے وہ ان کے پاس تمہارے لئے جمع رہیگا کل (قیامت کے دن) وہ اس کو تمہارے حوالہ کریں گے۔

(**اے مخاطب**) تو فراخیٔ معاش کا آرزو مند ہے حالانکہ قلم اسکی تنگی کے متعلق چل چکا ہے۔ لہٰذا تو (اس آرزو کی وجہ سے) مبغوض بن گیا کہ ایسی شئے کا طالب ہے جو تیرے مقسوم میں نہیں ہے۔ تو کیا کچھ دُنیا طلب کرتا اور حریص بنتا ہے۔ حالانکہ مقسوم سے زائد تجھے کچھ بھی نہ ملیگا۔ اللہ والے تو طاعتیں کرتے اور اس پر بھی ان کے دل خوف زدہ رہتے ہیں اور تم معصیتیں کرتے ہو اور پھر تمہارے دل بے خوف ہیں۔ یہی تو صریح دھوکا ہے۔ بچو بچو، کہیں بے خبری ہی کی حالت میں تمہاری گرفت نہ فرمالے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ ”ہر فن کے متعلق اُنہیں سے مدد چاہا کرو جو اس کے ماہر ہوں“۔ یہ عبادت بھی ایک فن ہے اور اس کے اچھے ماہر وہ لوگ ہیں جن کے اعمال میں اخلاص ہے جو شریعت کے عالم اور اُس پر عمل

المودعون للخلق بعد معرفتهم بهم، الهاربون
من انفسهم ومن اموالهم واولادهم وجميعها
سوى ربهم عز وجل باقدام قلوبهم واسرارهم
مبانيهم في العمران بين الخلق وقلوبهم في البراري
والقفار، لا يزالون على ذلك حتى تتربى قلوبهم
وتقوى اجنحتهم وتطير الى السماء، علت هممهم
وطارت قلوبهم وصارت عند الحق عز وجل،
صاروا من الذين قال الله في حقهم وانهم
عندنا لمن المصطفين الاخيار، اذا صار
الايمان يقينا واليقين معرفة والمعرفة علما
حينئذ تصير جهبذ الله عز وجل، تاخذ من
يد الاغنياء وتعيل الى الفقراء، تصير صاحب
المطبخ تجري الارزاق على يد قلبك وسرك،
لا كرامة لك يا منافق حتى تكون كذلك
ويلك ما تهذبت على يد شيخ متورع زاهد
عالم بحكم الله عز وجل ويلك تريد شيئا بلا
شيء ما يقع بيدك، اذا كانت الدنيا لا تحصل
الا بتعب فكيف ما عند الله عز وجل، اين انت
من الذين وصفهم الله عز وجل في محكم
كتابه بكثرة عبادته فقال: كانوا قليلا
من الليل ما يهجعون وبالاسحار هم يستغفرون
لما علم منهم الصدق في عبادته اقام
لهم من ينبههم ويقيمهم من
فرشهم، قال النبي صلى الله
عليه وسلم:

کرنے والے مخلوق سے واقفیت حاصل کرنے کے بعد ان کو رخصت کر دینے والے اپنے نفسوں، اپنے اموال اپنی اولاد اور رب کے سوا تمامی چیزوں سے اپنے قلوب اور اسرار کے قدموں پر بھاگنے والے ہیں کہ ان کے اجسام تو آبادی کے اندر مخلوق کے درمیان ہیں، اور دل جنگلوں اور بیابانوں میں۔ وہ ہر وقت اسی حالت میں رہتے ہیں یہاں تک کہ ان کے دل پرورش پا جاتے اور ان کے بازو مضبوط ہو جاتے اور آسمان کی طرف اڑنے لگتے ہیں۔ ان کی ہمتیں بلند ہوتی ہیں اور ان کے قلوب پرواز کرتے اور حق تعالےٰ کے قریب جا پہنچتے ہیں۔ پس اس گروہ میں سے بن جاتے ہیں جن کے حق میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ "بے شک وہ ہمارے نزدیک البتہ چیدہ و بہترین لوگوں میں ہیں"۔ جس وقت ایمان یقین بن جائے گا اور یقین معرفت اور معرفت علم بن جائے گا۔ اس وقت تو خدائی کارندہ بن جائے گا کہ (دینی) دولتمندوں کے ہاتھ سے لیکر تہی دستوں پر تقسیم کیا کرے گا۔ (دین کے) باورچی خانہ کا داروغہ بن جائے گا کہ تیرے قلب اور باطن کے ہاتھوں خوراکیں بانٹی جائیں گی۔ اے منافق جب تک تو ایسا نہ ہو جائے تیری کوئی عزت نہیں ہے۔ تجھ پر افسوس کہ تو نے کسی پرہیزگار صاحبِ زہد اور شریعتِ خداوندی سے واقف شیخ کے ہاتھ پر (بیعت ہو کر) تہذیب نہیں پائی۔ تجھ پر افسوس کہ تو ناچیز سی چیز کا طلبگار رہے وہ تیرے ہاتھ نہ آئے گی۔ جب دنیا ہی مشقت کے بغیر حاصل نہیں ہوتی تو قربِ حق تو کس طرح حاصل ہو سکتا ہے؟ کہاں تو اور کہاں وہ جن کی کثرت عبادت کا وصف حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس طرح کا ذکر فرمایا ہے کہ وہ رات کو بہت ہی کم سوتے اور (اس شب بیداری پر بھی) علی الصباح استغفار کیا کرتے تھے"۔ جب حق تعالیٰ نے ان کی سچی بندگی جانچ لی تو (باطنی چوکیدار) ان کے لئے مقرر فرما دیا جو ان کو (وقت پر) جگا دے اور بستر سے اٹھا کھڑا کرے۔ جناب رسول اللہ صلی

يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا جِبْرِيلُ أَقِمْ فُلَانًا وَأَنِمْ فُلَانًا، هٰذَا لَهُ وَجْهَانِ: أَقِمْ فُلَانًا فَإِنَّهُ صَادِقٌ فِي عِبَادَتِهِ، هَارِبٌ مِنْ ذُنُوبِهِ، اِدْفَعْ عَنْهُ الْعَنَاءَ وَالنَّوْمَ، وَأَنِمْ فُلَانًا فَإِنَّهُ كَذَّابٌ مُنَافِقٌ، بَاطِلٌ فِي بَاطِلٍ، لَعْنَةٌ فِي لَعْنَةٍ، أَلْقِ عَلَيْهِ الْكَرَىٰ حَتّٰى لَا أَرَىٰ وَجْهَهُ فِي الْقَائِمِينَ. الْوَجْهُ الْآخَرُ: أَقِمْ فُلَانًا فَإِنَّهُ مُحِبٌّ طَالِبٌ، وَمِنْ شَرْطِ الْمُحِبِّ التَّعَبُ، وَأَنِمْ فُلَانًا لِأَنَّهُ مَحْبُوبٌ، وَمِنْ شَرْطِ الْمَحْبُوبِ الرَّاحَةُ، يَنَامُ وَيُرَاحُ لِأَنَّهُ وَاصَلَ الصِّيَامَ بِالظَّلَامِ حَتّٰى وَفّٰى بِالْعَهْدِ وَتَحَقَّقَ فِي مَحَبَّتِهِ، فَلَمَّا صَحَّ لَهُ ذٰلِكَ جَاءَ وَقْتُ وَفَاءِ عَهْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، لِأَنَّهُ ضَمِنَ لِكُلِّ مَعْتُوبٍ فِيهِ الرَّاحَةَ مَعَهُ. اَلْقَوْمُ إِذَا انْتَهَتْ خُطَى قُلُوبِهِمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ رَأَوْا فِي الْمَنَامِ مَا لَمْ يَرَوْهُ فِي الْيَقْظَةِ، يَرَىٰ قُلُوبُهُمْ وَأَسْرَارُهُمْ شَيْئًا لَا يَرَوْنَهُ فِي الْيَقْظَةِ، صَامُوا وَصَلَّوْا وَجَاهَدُوا أَنْفُسَهُمْ بِالْجُوعِ وَكَسْرِ الْأَغْرَاضِ وَوَاصَلُوا الصِّيَامَ بِالظَّلَامِ فِي أَنْوَاعِ الْعِبَادَاتِ حَتّٰى حَصَلَتْ لَهُمُ الْجَنَّةُ، فَلَمَّا حَصَلَتْ لَهُمْ قِيلَ لَهُمُ الطَّرِيقُ غَيْرُ هٰذَا، أَوْ هُوَ طَلَبُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ، فَتَصِيرُ أَعْمَالُهُمْ مِنْ حَيْثُ الْقُلُوبِ، فَإِذَا وَصَلَتْ إِلَيْهِ تَثَبَّتَتْ وَتَبَيَّنَتْ عِنْدَهُ، مَنْ عَلِمَ مَا يَطْلُبُ هَانَ عَلَيْهِ مَا يَبْذُلُ مِنْ قُوَاهُ وَجُهْدِهِ فِي طَاعَةِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

علیہ وسلم نے فرمایا ہے، حق تعالےٰ فرمایا کرتا ہے کہ اے جبریل فلاں شخص کو اُٹھا دو اور فلاں شخص کو سُلا دو۔ اس کی توجیہ دو طرح ہے۔ ایک یہ کہ فلاں شخص کو اُٹھا دو کیونکہ وہ بندگی میں سچّا اور اپنے گناہوں سے بھاگنے والا ہے۔ لہٰذا اس کی گرانی اور نیند کو دُور کر دو اور فُلاں شخص کو سُلا دو کیوں کہ وہ مُنافق کذّاب ہے۔ باطل در باطل اور لعنت در لعنت لہٰذا اس پر اُونگھ مسلّط کر دو تاکہ مَیں شب بیداروں میں اس کا مُنھ نہ دیکھوں اور دُوسری توجیہ یہ ہے کہ فُلاں شخص کو (جگا) اُٹھاؤ کیونکہ وہ مُحبِّ طالب ہے اور مشقّت اُٹھانا شرطِ محبّت ہے۔ اور فلاں شخص کو سُلا دو اس لئے کہ وہ محبُوب ہے اور شرطِ محبوبیت راحت ہے۔ محبُوب کو اس لئے سُلایا اور آرام دیا جاتا ہے کہ وہ مدّتوں (ریاضت میں) رات دن ایک کر چکا ہے۔ یہاں تک کہ عہد پورا کر چکا اور محبت کا ثبوت دے چکا۔ پس جب یہ صحیح ہو چکا تو اب حق تعالےٰ کے ایفاءِ وعدہ کا وقت آیا۔ کیونکہ وہ ضامن ہو چکا ہے کہ جو اس کے متعلق مشقّت اُٹھائے وہ اس کی معیّت میں راحت پائے۔ اللہ والوں کے قلوب جب اپنے پروردگار کی طرف چلنے میں انتہا پر پہنچ جاتے ہیں تو ان کے قلوب و بواطن کو خواب میں وہ اُمور نظر آتے ہیں، جو بیداری میں نظر نہیں آتے۔ اُنھوں نے (مدّتوں) نمازیں پڑھیں روزے رکھّے اور فاقہ و بے آبروئی کے مجاہدوں میں اپنے آپ کو ڈالا۔ اور طرح طرح کی مختلف عبادتوں میں رات اور دن ایک کر دیئے تھے۔ یہاں تک کہ ان کو جنّت حاصل ہو گئی۔ پھر جب جنّت حاصل ہو گئی تو اُن کو ارشاد ہوا کہ راستہ تو دُوسرا ہی ہے جس کو طلب مولیٰ کہتے ہیں۔ لہٰذا ان کے اعمال اب قلبی بن گئے۔ پس قلوب جب حق تعالےٰ تک پہنچ گئے تو اسی کے پاس مقیم و راسخ ہو گئے جس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ کیا (روحانی سلطنت) طلب کر رہا ہے تو اس کو اپنے پروردگار کی طاعت میں اپنی قوت و سعی کا خرچ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

لا يزال المؤمن في تعب حتى يلقى ربه عز وجل ويلك تدعي إرادتي وتخبأ مالك عني كذبت في دعواك المريد ليس له قميص ولا عمامة ولا ذهب ولا مال بالإضافة إلى شيخه ❊ إنما يأكل على طبقه ما يأمره بأكله هو فإن فني عنه ❊ ينتظر أمره ونهيه ❊ يعلمه أن ذلك من الله عز وجل ❊ مصالحه على يد شيخه وكل في حياله ❊ إن اتهمت شيخك فلا تصحبه فإنه لا يصح لك صحبته ولا إرادته ❊ المريض إذا اتهم الطبيب لا يبرأ بمداواته (وقال رضي الله عنه بعد كلام) من صح زهده في الخلق صحت رغبتهم فيه ❊ وانتفعوا بكلامه والنظر إليه ❊ إذا علمت الخلق بعلم الله عز وجل وعرفتهم بمعرفته غاب عنك صفاتهم ❊ تنعدم عنك الجن والإنس والملك ❊ يوصف قلبك بصفة أخرى ❊ وكذلك سرك يبقى عدم قشر وجودك ❊ قشر عادة بني آدم عليه السلام ❊ تأتي الحكم فيصير قميصا عليك ❊

بندۂ مؤمن ہر وقت ریاضت میں رہا کرتا ہے یہاں تک کہ (وفات پاتا اور) اپنے پروردگار سے جا مُلاقات کرتا ہے۔ تجھ پر افسوس کہ میرے مُرید ہونے کا مُدّعی ہے اور پھر اپنا مال مجھ سے چھپاتا ہے تو اپنے دعوے میں جھُوٹا ہے۔ مُرید کے لئے شیخ کے مقابلہ پر نہ کُرتہ ہوتا ہے نہ پائجامہ اور نہ سیم و زر ہوتا ہے نہ مال و اسباب۔ بس وہ تو اسی کے طباق پر وہی چیز کھاتا ہے جس کے کھانے کا وہ اس کو حکم دیا کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ سے فنا اور شیخ کے حکم و ممانعت کا منتظر رہا کرتا ہے۔ اس لئے کہ اس کو معلوم ہوچکا ہے کہ یہ (شیخ کا حکم و منع) اللہ پاک کی طرف سے ہے۔ اس کی ساری بہبودیاں شیخ ہی کے ہاتھوں پُوری ہوتیں۔ اور اس کی ہستی کو وہی بانٹتا ہے۔ اگر تو شیخ پر الزام رکھے تو اس کی صحبت اختیار نہ کر۔ نہ اس کی صحبت اختیار کرنا تیرے لئے درست ہے اور نہ اس کا مُرید بننا (کیونکہ مریض جب طبیب پر الزام قائم کرتا (اور اس سے بدگمان ہوتا ہے) تو اس کے معالجہ سے شفایاب نہیں ہوا کرتا۔ (نیز آپؓ نے فرمایا) مخلوق کے متعلق جس شخص کی بے رغبتی درست ہوجاتی ہے تو مخلوق کا اس کی طرف رغبت کرنا بھی درست ہوجاتا اور اس کی گفتگو (سُننے) اور اس کی طرف دیکھنے سے اس کو نفع پہنچا کرتا ہے۔ جب تجھ کو بعلمِ خداوندی مخلوق کا علم اور بہ معرفتِ خداوندی مخلوق کی واقفیت حاصل ہوجائے گی تو مخلوق کی ساری صفتیں تیری نظر سے غائب ہوجائیں گی۔ جنّات و انسان و ملائکہ تیرے اعتبار سے معدوم ہوجائیں گے۔ تیرا قلب ایک دُوسری ہی صفت کے ساتھ متّصف ہوگا۔ اور اسی طرح تیرا باطن کہ اس سے علیحدہ کردیا جائے گا۔ تیری ہستی کا پوست اور عادات بنی آدم کا پوست (یعنی اب اس کو مکروہات سے واسطہ نہ رہیگا جن کو ہستی اور عادات کے ساتھ علاقہ ہے) شریعت آئے گی اور تیرا پیراہن بن جائے گی

فَتَكُوْنُ فِي الْاَرْضِ مَلْبِسًا تَأْمُرُ نَفْسَكَ وَخَلْقَ رَبِّكَ
عَزَّ وَجَلَّ بِأَمْرِهٖ ۞ وَيَأْتِي الْعِلْمُ الرَّبَّانِيُّ الْاِلٰهِيُّ
فَيَصِيْرُ قَمِيْصًا عَلٰى قَلْبِكَ ۞ وَسِرِّكَ ۞ اِلْزَمْ مَا جَاءَ
بِهِ الرَّسُوْلُ وَهُوَ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ ۞ فَاِنَّ مَنْ
تَرَكَهُمَا تَزَنْدَقَ وَمِنْ رِبْقَةِ الْاِسْلَامِ مَرَقَ ۞
فَيَكُوْنُ النَّارُ وَالْعِقَابُ مُؤَمَّلَةً اٰجِلًا وَالْمَقْتُ
لَهٗ عَاجِلًا ۞ يَكُوْنُ لِقَلْبِ الْعَارِفِ شَيْءٌ اٰخَرُ
فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ بَعْدَ
اِحْكَامِ الْحُكْمِ وَتَحْقِيْقِ الْوُقُوْفِ عَلٰى بَابِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ ۞ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَسْتَحِقُّ بِهٖ اَنْ يُتَّبَعَ
وَيُسْمَعَ قَوْلُهٗ ۞ وَلِهٰذَا اُمْنَعُ مِنِ اتِّبَاعِ الَّذِيْنَ
لَا يُحْكِمُوْنَ الْحُكْمَ اِنَّهٗ شَيْءٌ لَا بُدَّ مِنْهُ ۞ وَهُوَ
اَسَاسُ هٰذَا الْاَمْرِ ۞ هُوَ اَنَّ الْاَمْرَ مَنْ اَحْكَمَهٗ
بِالْعَمَلِ وَالْاِخْلَاصِ وَعَلَّمَهُ الْخَلْقَ فَهُوَ عَظِيْمٌ
عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ وَعَمِلَ وَعَلَّمَ دُعِيَ فِي
الْمَلَكُوْتِ عَظِيْمًا ۞ لَا تَعْتَزِلْ فِيْ صَوْمَعَتِكَ مَعَ
الْجَهْلِ فَاِنَّ الْاِعْتِزَالَ مِنَ الْخَلْقِ مَعَ الْجَهْلِ فَسَادٌ
كَبِيْرٌ كُلِّيٌّ ۞ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَقَّهْ ثُمَّ اعْتَزِلْ ۞ لَا يَنْبَغِيْ
لَكَ اَنْ تَقْعُدَ فِي الصَّوْمَعَةِ وَعَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ
اَحَدٌ تَخَافُهٗ وَتَرْجُوْهُ ۞ لَا يَبْقٰى لَكَ سِوٰى مَخُوْفٍ
وَاحِدٍ وَمَرْجُوٍّ وَاحِدٍ وَهُوَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ۞

مَا اَعْرِفُ اِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
وَالْقِيَامَ بِدِيْنِهٖ

(کہ تیرے سارے جسم کو گھیرے گی) پس تو شریعت کا لباس پہنے ہوئے مُلک میں پھرے گا اور اپنے نفس اور اپنے ربّ کی مخلوق کو احکامِ الٰہی کی تاکید کرے گا اور ربّانی و خداوندی علم آئے گا۔ پس تیرے قلب اور تیرے باطن کا پیراہن بن جائے گا۔ قرآن و حدیث کہ جس کو رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم لے کر آئے ہیں مضبوط تھام کیونکہ جس نے قرآن و حدیث کو چھوڑا وہ مُرتد اور حدِ اسلام سے خارج ہوا کہ آخرت میں اس کا انجام دوزخ اور عذاب ہوگا اور دُنیا میں غضبِ الٰہی۔ شریعت کی پابندی اور دروازۂ خُداوندی پر جماؤ متحقق ہو جانے کے بعد عارف کے قلب کے لئے اس کے اور حق تعالےٰ کے درمیان (تعلق کا) ایک خاص مضمون ہوتا ہے کہ اسی کی وجہ سے وہ اس کا مستحق ہوتا ہے کہ لوگ اس کا اتّباع کریں اور اس کی باتیں سُنیں۔ اور اسی لئے اُن لوگوں کے اتّباع کی ممانعت ہے جو شریعت کے پابند نہ ہوں۔ کیونکہ پابندئ شریعت ایسی چیز ہے کہ اس کے بغیر چارہ ہی نہیں اور وہی بنیاد ہے اس طریقت و سلوک کی کہ جس نے عمل اور اخلاص سے اس کو مضبوط کیا اور مخلوق کو اس کی تعلیم دی وہی حق تعالےٰ کے نزدیک باعظمت ہوا۔ اور اسی لئے جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ جس نے علم حاصل کیا اور عمل کیا اور دُوسروں کو سکھایا، وہ عالمِ ملکوت میں باعظمت کے نام سے پُکارا جاتا ہے" جہالت لیکر خلوت خانہ میں عزلت نشین مت بن کیونکہ جہالت لیکر مخلوق سے عزلت اختیار کرنا پُوری خرابی ہے اور اسی لئے جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ اوّل فقہ حاصل کر اس کے بعد عزلت اختیار کیجیو۔ جب تک سطحِ زمین پر ایک شخص بھی ایسا ہے کہ تجھ کو اس کا خوف یا اس سے کسی قسم کی طمع ہو اس وقت تک خلوت خانہ میں بیٹھنا تجھ کو شایان نہیں ہے تیرے لئے خوف اور طمع کے قابل بجز ایک ذات یعنی حق تعالےٰ کے

تَقَرُّبًا اِلَيْهِ ÷ اُقِيْمُ دِيْنَهُ وَاَنْصُرُهُ لِوَجْهِهٖ لَا لِوَجْهِ
غَيْرِهٖ ÷ اَلصِّدِّيْقُ يَسْمَعُ صُرَاخَ الدِّيْنِ ÷ نَادٰى قَلْبَهُ
وَسِرَّهُ ÷ اِذَا خَرَقَ الْعَوَامُّ حُدُوْدَهُ اِذَا تَرَكُوْا
مَنَاهِيَهُ وَتَرَكُوْا اَوَامِرَهُ وَرَفَضُوْهُ وَرَاءَ ظُهُوْرِهِمْ
يَسْمَعُهُ كَيْفَ يَصْرُخُ وَيَسْتَغِيْثُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ
جَلَّ ÷ فَيَتَشَمَّرُ وَيَقِفُ فِيْ وَجْهِهٖ يُعِيْنُهُ بِالْاَمْرِ
بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ ÷ يَنْصَحُهُ وَ
يَذُبُّ عَنْهُ ÷ يَفْعَلُ ذٰلِكَ بِقُوَّةِ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ
لَا بِقُوَّةِ نَفْسِهٖ وَهَوَاهُ وَطَبْعِهٖ وَرُعُوْنَتِهٖ
وَجَهَالَتِهٖ وَنِفَاقِهٖ ÷ اَلْعِبَادَةُ تَرْكُ الْعَادَةِ
لَا كَانَتِ الْعَادَةُ حَتّٰى تَصِيْرَ مَوْضِعَ الْعِبَادَةِ
بَطِّلُوا التَّعَلُّقَ بِالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْخَلْقِ ÷ وَتَعَلَّقُوْا
بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ÷ لَا تُبَهْرِجُوْا فَاِنَّ النَّاقِدَ
بَصِيْرٌ ÷ مَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ اِلَّا بِمِحَكِّهٖ ÷ اَلْبَهْرَجُ
الَّذِيْ مَعَكُمْ اِرْمُوْا بِهٖ ÷ لَا تَعُدُّوْهُ شَيْئًا ÷ مَا
يُؤْخَذُ مِنْكُمْ اِلَّا مَا يَدْخُلُ الْكِيْرَ وَيَصْفُوْ
مِنَ الدَّغَلِ ÷ فَلَا تَحْسَبُوْا اَنَّ الْاَمْرَ سَهْلٌ ÷ اَلْاَكْثَرُ
مِنْكُمْ يَدَّعُوْنَ الْاِخْلَاصَ وَهُمْ مُنَافِقُوْنَ ÷
لَوْلَا الْاِمْتِحَانُ لَكَثُرَتِ الدَّعَاوِيْ
مَنِ ادَّعَى الْحِلْمَ نَمْتَحِنُهُ
بِالْاِغْضَابِ وَمَنِ ادَّعَى
الْكَرَمَ نَمْتَحِنُهُ بِالطَّلَبِ مِنْهُ ÷
وَكُلُّ مَنِ ادَّعٰى شَيْئًا
نَمْتَحِنُهُ
بِضِدِّهٖ

اور کوئی بھی باقی نہ رہے۔ میں اللہ کا تقرب حاصل کرنے کیلئے اس کے دین پر قائم رہنے کے سوا اور کچھ جانتا نہیں۔ میں اس کے دین کا معاون و مددگار محض لوجہ اللہ ہوں نہ کہ دوسری وجہ سے عوام النّاس جب حدودِ شریعت سے بڑھ جاتے۔ ممنوعات کے مرتکب ہوتے۔ احکامات کو ترک کرتے اور دین کو پیٹھ پیچھے ڈال دیتے ہیں تو دین دہائی دیتا ہے اور صدیق اس کی دہائی کو سنتا ہے۔ اس کے قلب اور باطن کو آواز سنائی دیتی ہے کہ کس طرح چیخ رہا اور حق تعالیٰ سے فریاد کر رہا ہے۔ لہٰذا وہ مستعد ہو کر اس کے سامنے آکھڑا ہوتا اور (مخلوق کو) طاعت کی ترغیب دیکر اور معصیت سے روک کر دین کی مدد کیا کرتا ہے۔ (الغرض ہر ممکن سے ممکن طریقہ پر) دین کی خیرخواہی اور اس کی طرف سے مدافعت کرتا رہتا ہے اور یہ سب کچھ اپنے رب کی قوت سے کرتا ہے، نہ کہ اپنے نفس، اپنی خواہش، اپنی طبیعت، اپنی رعونت، اپنی جہالت اور اپنے نفاق کی قوّت سے۔ عبادت اس کا نام ہے کہ عادت کو ترک کیا جائے نہ یہ کہ عبادت کو بھی عادت بنا لیا جائے کہ عادت ہی عبادت کی قائم مقام بن جائے۔ دُنیا اور آخرت اور مخلوق کے ساتھ وابستگی مہمل سمجھو۔ اور حق تعالیٰ کے ساتھ وابستگی حاصل کرو۔ ملمّع سازی نہ کرو۔ کیونکہ پرکھنے والا بڑا ہوشیار ہے کہ کسوٹی پر پرکھے بغیر تم سے نہ لیگا۔ جو کھوٹ تمہارے پاس ہے اُس کو پھینک دو اور اس کو کوئی چیز بھی نہ سمجھو۔ تم سے وہی لیا جائے گا جو بھٹی میں داخل اور میل کچیل سے صاف ہو چکا ہوگا۔ پس کام کو سہل نہ سمجھو۔ بہتیرے تم میں دعوے تو اخلاص کا کرتے ہیں مگر ہیں منافق۔ اگر جانچ نہ ہوتی تو دعوے بکثرت ہوتے۔ جو شخص بُردباری کا مدعی ہوگا ہم غصّہ دلا دلا کر اس کا امتحان لیں گے۔ اور جو شخص سخاوت کا مدعی ہوگا ہم مانگ مانگ کر اُس کا امتحان لیں گے۔ غرض جو شخص جس شئے کا مدعی ہوگا ہم اُس کی ضد

دَعُوا عَنْكُمُ الْهَوَسَ وَالْزَمُوا التَّقْوٰى فِي جَمِيْعِ اَحْوَالِكُمْ اَلْمُتَّقُوْنَ لَهُمُ الرَّبُّ ٭ اِتَّقُوا الشِّرْكَ فِي الْاَصْلِ وَالْمَعَاصِيَ فِي الْفَرْعِ ٭ ثُمَّ تَعَلَّقُوْا بِحَبْلَيِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ ٭ وَلَا تُخَلُّوْهُمَا مِنْ اَيْدِيْكُمْ ٭ اَلْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ كَرِيْمٌ لَا يَجْمَعُ عَلٰى عَبْدٍ خَوْفَيْنِ ٭ قَدْ تَقَدَّمَ خَوْفُ الْقَوْمِ فِي الدُّنْيَا عَنْ اَكْلِهِمْ وَشُرْبِهِمْ وَلُبْسِهِمْ وَنِكَاحِهِمْ وَجَمِيْعِ تَصَرُّفِهِمْ ٭ وَتَرَكُوا الْحَرَامَ وَالشُّبْهَةَ وَكَثِيْرًا مِّنَ الْحَلَالِ خَوْفًا مِّنْ حِسَابِ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ وَسُوْءِ عَذَابِهِمْ ٭ تَوَرَّعُوْا فِي مَاكُوْلِهِمْ وَمَشْرُوْبِهِمْ وَجَمِيْعِ اَحْوَالِهِمْ ٭ تَرَكُوا الْاَشْيَاءَ زُهْدًا فِيْهَا ٭ فَلَمَّا تَمَكَّنَ الزُّهْدُ صَارَ مَعْرِفَةً فَلَمَّا تَمَكَّنَتِ الْمَعْرِفَةُ جَاءَ الْعِلْمُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَصَارَ تَاجًا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ فَلَا جَرَمَ اِنْزَوٰى عَنْهُمُ الْحَرَامُ وَالشُّبَهُ وَالْمُبَاحُ وَبَقِيَ عِنْدَهُمُ الْحَلَالُ الطَّلْقُ الَّذِيْ هُوَ حَلَالُ الصِّدِّيْقِيْنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَمُّوْنَ وَلَا يَخْطُرُ بِبَالِهِمْ ٭ اِذَا تَرَكَ الْعَبْدُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ وَخَرَجَ مِمَّا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَحَصَلَ قَلْبُهٗ فِي دَارِ قُرْبِهٖ وَمِنَنِهٖ وَلُطْفِهٖ ٭ لَا يُكَلِّفُهٗ تَحْصِيْلَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَاللِّبَاسِ اَوْ شَيْءٍ مِّنْ مَّصَالِحِهٖ ٭ يُنَزِّهُ قَلْبَهٗ عَنِ الْاِشْتِغَالِ بِذٰلِكَ ٭ قُلُوْبُ الْمُقَرَّبِيْنَ مَا تَزَالُ فِي كُتَّابِ الْقُرْبِ وَالْعِلْمِ الْخَاصِّ ٭ يُعَلِّمُ قُلُوْبَهُمْ وَاَسْرَارَهُمُ الْفَنَاءَ عَنِ الْاِرَادَاتِ ٭ وَالْاِسْتِطْرَاحَ

بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

فَيَتَوَلَّاهُمْ وَلَا يَكِلُهُمْ

اِلٰى غَيْرِهٖ ٭

اُس کا امتحان لیں گے۔ بوالہوسی چھوڑ دو اور اپنے جملہ معاملات میں تقوٰے لازم پکڑو۔ رب انہیں کے لئے ہے جو تقوٰی شعار ہیں۔ اصل (یعنی ایمان) میں شرک سے بچو۔ اور فرع (یعنی اعمال) میں معصیتوں سے بچو۔ اس کے بعد قرآن و حدیث کی رسّی کو مضبوط پکڑو، اور اس کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ حق تعالٰے بڑا کریم ہے۔ وہ کسی بندہ پر دو خوف جمع نہیں کرتا۔ اللہ والوں کا خوف دُنیا میں خورونوش اور لباس و مجامعت غرض جملہ تصرفات میں مقدّم ہو چکا ہے (لہٰذا ضرور ہے کہ آخرت میں بے خوف رہیں) انہوں نے اپنے رب کے حساب اور سخت عذاب کے خوف سے حرام و مشتبہات اور بہتیری حلال چیزوں کو بھی چھوڑے رکھا۔ اپنی کھانے پینے کی چیزوں اور تمام حالتوں میں احتیاط ملحوظ رکھی۔ زُہد کی وجہ سے سب اشیاء کو ترک کیا۔ پس جب زُہد راسخ ہو گیا تو معرفت بن گیا۔ اور جب معرفت راسخ ہو گئی تو حق تعالٰے سے آگاہی آئی اور ان کے سروں کا تاج بن گئی۔ پس لامحالہ حرام و مشتبہ اور مباح ان سے برطرف ہوا۔ اور وہ خالص حلال ان کے پاس رہ گیا جو صدیقین کا حلال ہے کہ جس کا نہ وہ خود اہتمام کرتے ہیں اور نہ اس کا خیال بھی ان کے دل میں گذرا کرتا ہے (بلکہ من جانب اللہ بحکم تقدیر ان کی طرف آیا کرتا ہے) بندہ جب دُنیا و آخرت کو ترک کر دیتا اور ماسوا اللہ سے باہر نکل آتا اور اُس کا قلب حق تعالٰے کے مکانِ قربِ احسان و لُطف میں آ پہنچتا ہے تو حق تعالٰے اس کو آب و دانہ یا لباس و ضروریات کی کسی شئے کے حاصل کرنے کی بھی تکلیف نہیں دیا کرتا۔ اس کے قلب کو اس میں مشغولیت سے بے لوث رکھتا ہے۔ مقربین کے قلوب ہر وقت قُرب اور علمِ خاص کے مکتب میں رہتے ہیں۔ جہاں ان کے قلوب و باطن کو ارادوں سے فنا ہونے اور حق تعالٰے کے آستانہ پر پڑا رہنے کی تعلیم ملتی ہے۔ پس وہ خود ان کا سرپرست بنتا ہے اور انہیں کسی دوسرے کے حوالہ

مِنْ وَرَاءِ مَعْقُوْلِ الْخَلْقِ مِنْ وَّرَاءِ هٰذَا الظَّاهِرِ
يُفْنِيْهِمْ ؛ ثُمَّ اِذَا شَاءَ اَنْشَرَهُمْ وَرَدَّهُمْ ؛ يَتَاَيَّدُ
الْعِلْمُ الْاَوَّلُ بِالْعِلْمِ الثَّانِيْ ؛ جَهْلٌ ثُمَّ عِلْمٌ ؛
ثُمَّ عَمَلٌ ثُمَّ اِخْلَاصٌ ؛ ثُمَّ عِلْمٌ ثَانٍ وَّعَمَلٌ
ثَانٍ ؛ سُكُوْتٌ ثُمَّ نُطْقٌ ؛ فَنَاءٌ عَنْكَ ثُمَّ
وُجُوْدٌ بِهٖ ؛ يَا مَوْتَى الْقُلُوْبِ مَا قُعُوْدُكُمْ عِنْدِيْ ؛
يَا عَبَادَ الدُّنْيَا وَالسَّلَاطِيْنِ ؛ يَا عِبَادَ الْاَغْنِيَاءِ
وَيَا عِبَادَ الْغَلَاءِ وَالرُّخْصِ وَيْحَكُمْ لَوْ بَلَغَ ثَمَنُ
حَبَّةٍ مِّنَ الْحِنْطَةِ دِيْنَارًا مَّا بَالَى الْمُؤْمِنُ وَلَا
هَمَّهٗ رِزْقُهٗ لِقُوَّةِ يَقِيْنِهٖ وَاتِّكَالِهٖ عَلٰى رَبِّهٖ
عَزَّ وَجَلَّ ؛ لَا تَعُدَّ نَفْسَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛
اِنْعَزِلْ ؛ كُلُّ الْاَشْيَاءِ جُنْدُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
سِيَاطُهٗ ؛ اَلْاِعْرَاضُ عَنِ الْخَلْقِ حَقٌّ وَّالْاِشْتِغَالُ
بِالْقِدَمِ اَحَقُّ ؛ مَا اَرَاكُمْ تَفْقَهُوْنَ مَا اَقُوْلُ ؛
عَلَيْكُمْ بِدَلَالَاتِ التَّوْحِيْدِ وَالْاِصْغَاءِ اِلٰى
كَلِمَاتِ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالْاَوْلِيَاءِ ؛
كَلَامُهُمْ كَالْوَحْيِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛
يَنْطِقُوْنَ عَنْهُ بِاَمْرِهٖ ؛ مِنْ
وَّرَاءِ مَاْمُوْرِ الْعَوَامِّ الطَّغَامِ ؛
اَنْتَ هَوَسٌ تُؤَلِّفُ كَلَامَكَ مِنَ
الْكُتُبِ وَتَتَكَلَّمُ بِهٖ ؛ اِنْ ضَاعَ
كِتَابُكَ مَا تَصْنَعُ ؛ اِنْ وَقَعَ الْحَرِيْقُ
فِيْ كُتُبِكَ اَوِ انْطَفَا مِصْبَاحُكَ
الَّذِيْ تَبْصُرُ بِهٖ ؛
اِذَا

نہیں کرتا۔ یہ مخلوق کی عقلوں اور اس ظاہر سے بالا بات ہے کہ ان کو فنا کر دیتا ہے۔ اور پھر جب چاہتا ہے ان کو زندہ فرماتا ہے۔ اور (مخلوق کی طرف) واپس کر دیتا ہے۔ پہلے علم کی دوسرے علم سے تائید ہوا کرتی ہے۔ اوّل جہل ہوتا ہے اس کے بعد علم اس کے بعد عمل اور اخلاص پھر اس کے بعد دوسرا علم (یعنی علمِ لدنی) اور اس کے بعد دوسرا عمل (یعنی عملِ قلبی) اوّل خاموشی ہے اور اس کے بعد گویائی۔ اوّل اپنی ہستی سے فنا ہونا ہے اور اس کے بعد بقا باللہ۔

اے مُردہ دلو! میرے پاس تمہارا بیٹھنا کس کام کا ہے **اے دنیا** وسلاطین کے بندو! اور اے گرانی و ارزانی کے بندو! تم پر افسوس۔ اگر گیہوں کے ایک دانہ کی قیمت ڈھائی روپیہ بھی ہو جائے تو صاحبِ ایمان شخص کو پروا نہیں ہوتی۔ اور نہ اس کے قوتِ یقین اور اپنے رب پر بھروسہ رکھنے کی وجہ سے اس کو اپنی معاش کا فکر لاحق ہوتا ہے (کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ رزق خدا کے ذمہ ہے وہ ضرور پہنچائے گا) تو اپنے آپ کو مومنین میں شمار مت کر۔ پرے ہٹ۔ جملہ اشیاء حق تعالےٰ کی (محکوم و ماتحت) لشکر اور اس کے زیرِ اثر ہیں۔ مخلوق سے رُوگردانی مناسب اور خالق کے ساتھ مشغولیت بہت ہی زیادہ مناسب ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں تمہاری سمجھ میں نہیں آتا۔ دلائلِ توحید اور صدیقین و اولیا کی باتوں پر کان دھرنا ضروری سمجھو۔ ان کی باتیں وحیِ خداوندی کی طرح (بلاشبہ حق) ہوتی ہیں۔ وہ خدا ہی کی طرف سے اور اسی کے حکم سے بولتے ہیں نہ کہ عوام سوام کے حکم سے۔ تو بوالہوس ہے کہ کتابوں سے وعظ اکھٹے کر لیتا اور بیان کرنے لگتا ہے۔ اگر تیری کتاب ضائع ہو جائے تب کیا کرے گا؟ اگر تیری کتابوں میں آگ لگ جائے یا تیرا چراغ جس سے تو دیکھا کرتا ہے بجھ جائے۔ یا تیری گھڑیا پھوٹ جائے اور اس کا پانی بہہ جائے (یعنی ظاہری سامان

انْكَسَرَتْ جَرَّتُكَ وَتَبَدَّدَ الْمَاءُ الَّذِي فِيهَا أَيْنَ
مِقْدَحَتُكَ وَحِرَاقُكَ وَكِبْرِيتُكَ وَمَعِينُكَ
مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَمِلَ وَأَخْلَصَ صَارَتِ الْمِقْدَحَةُ
وَالْمَعِينُ فِي قَلْبِهِ نُورًا مِنْ نُورِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ ۞ فَيُضِيءُ
هُوَ وَغَيْرُهُ ۞ تَنَحَّوْا يَا أَبْنَاءَ الْقَلْقَلَةِ يَا أَبْنَاءَ
۱۰ الصُّحُفِ الْمُؤَلَّفَةِ بِأَيْدِي النُّفُوسِ وَالْأَهْوِيَةِ ۞
وَيْلَكُمْ تُنَازِعُونَ الْمَحْظُوظَ يَنْقَصِمُونَ وَتَهْلِكُونَ
وَلَا تَبْلُغُونَ حَظَّكُمْ ۞ كَيْفَ تَتَغَيَّرُ السَّابِقَةُ وَ
الْعِلْمُ بِجَهْلِكُمْ ۞ كُونُوا مُؤْمِنِينَ مُسْلِمِينَ ۞
أَمَا سَمِعْتُمْ قَوْلَهُ عَزَّوَجَلَّ "اَلَّذِينَ أٰمَنُوا بِاٰيَاتِنَا
وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ۞ حَقِيقَةُ الْإِسْلَامِ الْإِسْتِسْلَامُ
اَلْقَوْمُ اِسْتَطْرَحُوا بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ
وَنَسُوا لِمَ وَكَيْفَ وَافْعَلْ وَلَا تَفْعَلْ يَعْمَلُونَ
أَنْوَاعَ الطَّاعَاتِ وَهُمْ وُقُوفٌ عَلَى قَدَمِ الْخَوْفِ ۞
وَلِهٰذَا وَصَفَهُمُ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ يُؤْتُونَ
مَا أٰتَوْا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ ط يَمْتَثِلُونَ أَوَامِرَ اللهِ
عَزَّوَجَلَّ وَيَنْتَهُونَ عَنْ مَنَاهِيهِ وَيَصْبِرُونَ
عَلَى بَلَائِي وَيَشْكُرُونَ عَلَى عَطَائِي ۞ وَيُسَلِّمُونَ
أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَعْرَاضَهُمْ
إِلَى يَدِ سَابِقَتِي ۞ وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ
خَائِفَةٌ مِنِّي ۞ اَلْعَارِفُ إِذَا زَهِدَ
فِي الْآخِرَةِ يَقُولُ لَهَا تَنَحَّيْ عَنِّي
فَإِنِّي طَالِبُ بَابِ الْحَقِّ
عَزَّوَجَلَّ ۞ أَنْتِ
وَالدُّنْيَا

ریاکاری جاتے رہیں) تو بتلا کیا کرے گا؟ چقماق اور پھوس اور دیاسلائی اور چشمہ کہاں ہے (جس سے دوبارہ کام چلا سکے) جو شخص علم سیکھتا اور عمل کرتا اور مخلص بنتا ہے تو اس کے قلب میں چقماق اور چشمۂ نورِ خداوندی کا ایک نور بن کر آجاتا ہے۔ پس وہ بھی منور ہو جاتا ہے اور دُوسرے بھی۔ اسے بکواس کے غلامو! اور اسے نفس و خواہش کے ہاتھوں جمع کی ہوئی کتابوں کے تابعدارو! تم پر افسوس کہ خوشحال شخص (پر حسد کر کے) کشاکشی کر رہے ہو اور برباد ہو رہے ہو اور اپنی مُراد کو نہیں پہنچ سکتے بھلا اپنی کوشش سے تقدیر و علمِ الٰہی کو کس طرح بدل سکتے ہو؟ صاحبِ ایمان و اسلام بنو۔ کیا تم نے ارشادِ خداوندی نہیں سُنا کہ (جنتی وہ لوگ ہیں) "جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور مسلمان بنے" اسلام کی حقیقت گردن کا جھکا دینا ہے۔ اللہ والے حق تعالےٰ کے حضور میں آپڑے اور چون و چرا کو اور اس کو کر یُوں کر اور یُوں نہ کر بھلا بیٹھے۔ خوف کے پاؤں پر کھڑے ہوئے طرح طرح کی عبادتیں کرتے رہتے ہیں۔ اور اسی بنا پر حق تعالےٰ نے ان کی تعریف فرمائی ہے کہ "وہ دیتے ہیں جو کچھ بھی اُن سے بن پڑتا ہے اور ان کے دل ڈرتے رہتے ہیں" کہ ارشاداتِ خداوندی کی تعمیل کرتے اس کے منہیات سے بچتے۔ میری (نازل کی ہوئی) مصیبت پر صبر کرتے، میرے احسان پر شُکر گزار بنتے اور اپنی جان کو اپنے مال کو، اپنے بچوں کو اور اپنی آبرو سب کو میرے علمِ سابق (یعنی تقدیر) کے حوالہ کرتے ہیں اور (بایں ہمہ) ان کے دل مجھ سے خائف و ترساں رہتے ہیں۔ صاحبِ معرفت کو جب آخرت کے متعلق زُہد نصیب ہوتا ہے تو وہ آخرت سے کہتا ہے کہ مجھ سے الگ ہو کہ مَیں تو دروازۂ خُداوندی کا خواہاں ہوں (نہ کہ تیرا) میرے نزدیک تو ا

عندی واحدٌ ؞ الدنیا کانت تحجبنی عنک ؞ وانت تحجبنی عن ربی عزوجل ؞ لا کرامۃ لکل من یحجبنی عنہ ؞ اسمعوا ھذا الکلام فانہ لب علم اللہ عزوجل ؞ لب ارادتہ من خلقہ وفی خلقہ ؞ وھو حال الانبیاء والمرسلین والاولیاء والصالحین یا عباد الدنیا ویا عباد الآخرۃ ؞ انتم جھال باللہ عزوجل و بالدنیا والآخرۃ ؞ انتم حیطان ؞ انت صنمک الدنیا ؞ وانت صنمک الآخرۃ ؞ وانت صنمک الخلق ؞ وانت صنمک الشھوات واللذات ؞ وانت صنمک الحمد والثناء و قبول الخلق لک ؞ کل ما سوی اللہ عزوجل صنم ؞ القوم یریدون وجھہ ؞ الدنیا والآخرۃ یوکلان علی باب الحق عزوجل یوکلان فی دار الطبیب ؞ یاخذ منھما ما یرید ویطعم المریض ؞ یا منافقون ما عندکم من ھذا خبر ؞ المنافق لا یقدر یسمع حرفا من ھذا ؞ تقوم القیامۃ علیہ لانہ لا یقدر علی سماع الحق ؞ کلامی حق وانا علی الحق ؞ کلامی من اللہ عزوجل لا منی ؞ من الشرع لا من الھوس ولکن افۃ فھمک السقیم

ویحک

دُنیا (غیر اللہ ہونے کے سبب) یکساں ہے۔ دُنیا مجھ کو تجھ سے روکتی تھی اور تو مجھ کو میرے پروردگار جل جلالہٗ سے روکتی ہے۔ اور جو چیز مجھ کو اس سے روکے اس کی کوئی قدر ومنزلت نہیں (**صاحبو** طالب مولیٰ کے) اس کلام کو سُنو کہ یہ علمِ خداوندی کا مغز ہے اور حق تعالیٰ کو اپنی مخلوق سے اور اپنی مخلوق کے متعلق جو کچھ مقصود ہے اس کا خلاصہ ہے اور یہ حالت ہے انبیاء و مُرسلین اور اولیاء وصالحین کی (کہ ان میں سے کسی نے بھی آخرت کو مقصود سمجھ کر طلب نہیں کیا) **اے** دُنیا کے بندو! اور **اے** آخرت کے بندو! تم اللہ تعالیٰ اور اس کی دُنیا وآخرت سے ناواقف ہو۔ تم (انسان نہیں بلکہ) دیوار ہو (کہ جس کو دیکھو ماسوائے اللہ کا طالب ہو رہا ہے) تیرا بُت دُنیا بنی ہوئی ہے۔ اور تیرا بُت آخرت بنی ہوئی ہے اور تیرا بُت مخلوق بنی ہوئی ہے۔ اور تیرا بُت خواہشات و لذّات بنی ہوئی ہیں اور تیرا بُت مدح وثنا اور مخلوق میں مقبولیت بنی ہوئی ہے اللہ کے سوا جو چیز بھی ہے وہ سب بُت ہے۔ اللہ والے صرف ذاتِ حق کے طالب ہوا کرتے ہیں۔ دُنیا اور آخرت (کی نعمتیں) دروازۂ خداوندی پر ان کو کھلائی جاتی ہیں۔ طبیب کے گھر میں کھلائی جاتی ہیں کہ طبیب ان میں سے جو چیز بھی چاہے لے اور مریض کو کھلاوے۔ **اے منافقو!** تم اس (حال) سے بے خبر ہو۔ منافق تو اس مضمون کا ایک حرف سُننے کی بھی طاقت نہیں رکھتا (اگر سُنے تو) اس پر قیامت ٹوٹ پڑے کیوں کہ وہ حق بات کو سُن ہی نہیں سکتا۔ میرا کلام حق ہے اور میں برسرِ حق ہوں۔ میرا کلام حق تعالیٰ کی طرف سے ہے نہ کہ میری طرف سے شریعت کی طرف سے ہے نہ کہ ہوس کی طرف سے مگر (کیا کیجئے) کہ تیری بیمار سمجھ پر آفت ہے (کہ سمجھتا نہیں) **تجھ پر افسوس** کہ

تَعَلَّمْتَ وَمَا عَمِلْتَ بِعِلْمِكَ فَكَيْفَ يَنْفَعُكَ عِلْمُكَ ❊
مَا خَدَمْتَ الشُّيُوْخَ فِيْ حَالِ شَبَابِكَ كَيْفَ تَخْدُمُ
فِيْ حَالِ كِبَرِكَ ❊ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا عِنْدَ الْمَوْتِ
يُكْشَفُ عَنْ بَصَرِهٖ ❊ فَيَرٰى مَا لَهٗ فِي الْجَنَّةِ ❊ يُشِيْرُ
إِلَيْهِ الْحُوْرُ الْعِيْنُ وَالْوِلْدَانُ ❊ وَيَصِلُ إِلَيْهِ مِنْ
طِيْبِ الْجَنَّةِ ❊ فَيَطِيْبُ لَهُ الْمَوْتُ وَالسَّكَرَاتُ ❊
يَفْعَلُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ بِهِمْ كَمَا فَعَلَ بِآسِيَةَ
عَلَيْهَا السَّلَامُ ❊ وَمِنْهُمْ مَنْ يَعْلَمُ بِذٰلِكَ قَبْلَ
الْمَوْتِ ❊ وَهُمُ الْمُقَرَّبُوْنَ الْمُفْرَدُوْنَ الْمُرَادُوْنَ ❊
وَيْلَكَ يَا مُعْتَرِضًا عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَهْذِيْ
هِذْيَانًا فَارِغًا ❊ اَلْقَضَاءُ لَا يَرُدُّهٗ رَادٌّ وَلَا
يَصُدُّهٗ صَادٌّ ❊ سَلِّمْ وَقَدِ اسْتَرَحْتَ ❊ هٰذَا
اللَّيْلُ وَهٰذَا النَّهَارُ يُمْكِنُكَ رَدُّهُمَا ❊ إِذَا
جَاءَ اللَّيْلُ يُقْبِلُ وَأَنْتَ كَارِهٌ أَوْ رَاضٍ وَالنَّهَارُ
كَذٰلِكَ ❊ كِلَاهُمَا يَجِيْئَانِ عَلٰى رَغْمِكَ ❊ هٰكَذَا
قَضَاءُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدَرُهٗ لَكَ أَوْ
عَلَيْكَ ❊ إِذَا جَاءَ لَيْلُ الْفَقْرِ
فَسَلِّمْ وَوَدِّعْ نَهَارَ الْغِنٰى ❊ إِذَا
جَاءَ لَيْلُ الْمَرَضِ فَسَلِّمْ
وَوَدِّعْ نَهَارَ الْعَافِيَةِ ❊ وَ
إِذَا جَاءَ لَيْلُ مَا تَكْرَهُهٗ
فَسَلِّمْ وَوَدِّعْ نَهَارَ مَا
تُحِبُّ ❊ اِسْتَقْبِلْ لَيْلَ
الْأَمْرَاضِ وَالْأَسْقَامِ
وَالْفَقْرِ

تو نے علم تو حاصل کیا مگر اپنے علم پر عمل نہ کیا۔ پھر تیرا علم تجھ کو مفید کس طرح ہو؟ تو نے جوانی کے زمانہ میں تو مشائخ کی خدمت کی ہی نہیں اب اپنے بڑھاپے (اور ضعیفی) کے عالم میں کیا خدمت کرے گا۔ مرتے وقت ہر مومن کی آنکھ سے پردہ اُٹھ جاتا اور اس کے لئے جو کچھ بھی (نعمتیں) جنت میں (مُہیّا) ہیں اس کو نظر آجاتی ہیں کہ خوبصورت حُوریں اور غلمان اور جنت کی خوشبوئیں جہاں اس کو پہنچتا ہے اس کی طرف اشارہ کرتی ہیں (کہ آؤ ہم تمہاری منتظر ہیں) پس موت اور سکرات اُس کے لئے لذیذ بنجاتی ہے۔ حق تعالےٰ ان کے ساتھ بھی وہی برتاؤ فرماتا ہے جو آسیہ علیہا السلام کے ساتھ کیا تھا۔ اور بعض ایمان والے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ مرنے سے پہلے ہی اس سے آگاہ ہوجاتے ہیں مگر وہ مقرب و منتخب اور محبوب بندے ہیں۔ **اے خدا** پر اعتراض کرنے والے (اور مصیبت کے وقت بلبلا جانے والے) بے فائدہ بکواس مت کر۔ تقدیر کو نہ کوئی رد کرنے والا رد کر سکتا ہے نہ کوئی روکنے والا روک سکتا ہے۔ شانِ تسلیم اختیار کر کہ پُوری راحت حاصل ہو۔ یہ رات اور دن (جو یکے بعد دیگرے آتے رہتے ہیں) کیا ان کا لوٹا دینا تیرے امکان میں ہے؟ جب رات آتی ہے تو آہی جاتی ہے خواہ تو راضی ہو یا ناراض۔ اور یہی حال دن کا ہے کہ دونوں تیری خواہش کے خلاف بھی آتے ہی رہتے ہیں۔ یہی حال قضاء وقدر کا ہے خواہ تیرے نفع کے متعلق ہو یا نقصان کے (کہ تو راضی ہو یا ناراض وہ آئے بغیر نہ رہے گی) جب شب افلاس آوے تو اس کو منظور کر اور روزِ تونگری کو رخصت کردے۔ اور جب شب مرض آوے تو اس کو تسلیم کر اور روزِ عافیت کو الوداع کہہ دے۔ اور جب مکروہات کی شب آوے تو اس کو قبول کر اور مرغوبات کے روز کو رخصت کر۔ امراض واسقام اور افلاس

وَكَسْرِ الْأَعْرَاضِ بِقَلْبٍ مُسْتَرِيحٍ ؞ لَا تَرُدَّ شَيْئًا مِنْ قَضَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدَرِهٖ فَتَهْلِكَ وَيَذْهَبَ إِيْمَانُكَ وَيَتَكَدَّرَ قَلْبُكَ وَيَمُوْتَ سِرُّكَ ؞ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ بَعْضِ كُتُبِهٖ ؞ أَنَا اللّٰهُ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا ؞ مَنِ اسْتَسْلَمَ لِقَضَائِيْ وَصَبَرَ عَلٰى بَلَائِيْ وَشَكَرَ نَعْمَائِيْ ؞ كَتَبْتُهٗ عِنْدِيْ صِدِّيْقًا ؞ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَسْلِمْ لِقَضَائِيْ وَلَمْ يَصْبِرْ عَلٰى بَلَائِيْ وَلَمْ يَشْكُرْ نَعْمَائِيْ فَلْيَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِيْ ؞ إِذَا لَمْ تَرْضَ بِالْقَضَاءِ وَلَمْ تَصْبِرْ عَلَى الْبَلَاءِ وَلَمْ تَشْكُرِ النَّعْمَاءَ فَلَا رَبَّ لَكَ ؞ اِلْتَمِسْ رَبًّا غَيْرَهٗ وَلَا رَبَّ غَيْرُهٗ ؞ إِنْ أَرَدْتَّ فَارْضَ بِالْقَضَاءِ وَآمِنْ بِالْقَدَرِ ؞ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ حُلْوِهٖ وَمُرِّهٖ ؞ وَإِنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِّيُخْطِئَكَ بِالتَّحَذُّرِ ؞ وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِّيُصِيْبَكَ بِالْجِدِّ وَالطَّلَبِ ؞ إِذَا تَحَقَّقَ لَكَ الْإِيْمَانُ قَدِمْتَ إِلٰى بَابِ الْوِلَايَةِ ؞ فَحِيْنَئِذٍ تَصِيْرُ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ الْمُتَحَقِّقِيْنَ لِعُبُوْدِيَّتِهٖ ؞ عَلَامَةُ الْوَلِيِّ أَنْ يَّكُوْنَ مُوَافِقًا لِرَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ جَمِيْعِ أَحْوَالِهٖ ؞ يَصِيْرُ كُلُّهٗ مُوَافَقَةً مِّنْ غَيْرِ لِمَ وَكَيْفَ مَعَ أَدَاءِ الْأَوَامِرِ وَالْاِنْتِهَاءِ عَنِ الْمَنَاهِيْ ؞ لَا جَرَمَ تَدُوْمُ صُحْبَتُهٗ لَهٗ ؞ يَصِيْرُ فِيْ صُحْبَةِ

وآبرو ریزی کی شب کا راحت دلی کے ساتھ استقبال کرنا اور حق تعالےٰ کے قضاء وقدر میں کسی شئے کو بھی (ناگواری یا اضطراب یا شکوہ کرکے) رَد نہ کر ورنہ ہلاک ہوجائے گا اور تیرا ایمان جاتا رہیگا اور تیرا قلب مکدر بن جائے گا۔ اور تیرا باطن مُردہ ہوجائے گا۔ حق تعالےٰ نے اپنی ایک کتاب میں ارشاد فرمایا ہے کہ ”میں ہوں اللہ کہ بجز میرے کوئی معبود نہیں۔ جو شخص میری قضاء وقدر کے سامنے سر جھکائے اور میری (ڈالی ہوئی) تکلیف پر صبر اور میرے احسانات پر شُکر کرے میں اُس کو اپنے نزدیک صدیق درج کروں گا۔ اور جو میرے قضاء وقدر کے سامنے سر نہ جھکائے اور میری تکلیف پر صبر اور میرے احسانات پر شُکر ادا نہ کرے اس کو چاہیئے کہ میرے علاوہ دوسرا پروردگار تلاش کرے (کہ اب) اس کا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں رہا“ جب تو تقدیر پر راضی نہ ہوا اور تکلیف پر صبر نہ کیا اور احسان پر شُکر گذار نہ بنا تو (وہ) تیرا رب نہیں پس اس کے سوا دوسرا رب تلاش کر، اور دوسرا رب کوئی ہے نہیں۔ اگر تو مُرید بنتا ہے تو قضاء وقدر پر راضی ہو اور تقدیر پر ایمان لا۔ خواہ خیر ہو یا شر، اور شیریں ہو یا تلخ۔ اور اس بات کو یقینی سمجھ کہ جو کچھ بھی تکلیف تجھ کو پہنچی ہے وہ احتیاط کرنے سے ہرگز ٹل نہ سکتی تھی اور جو کچھ تیرے ہاتھ سے جاتا رہا وہ تیرے دوڑ دھوپ کرنے سے ہرگز ہاتھ نہ آسکتا تھا۔ جب تیرے لئے ایمان متحقق ہوجائے گا تب تو دروازۂ ولایت کی طرف بڑھے گا۔ پس اللہ کے ان بندوں میں سے ہوجائے گا جو بندگی میں راسخ ہیں۔ ولی کی شناخت یہی ہے کہ وہ اپنے جملہ احوال میں اپنے پروردگار کے موافق رہا کرتا ہے وہ ادائے فرائض اور ترک محرمات کیساتھ چون وچرا کے بغیر سرتاپا موافقت بن جاتا ہے پس لامحالہ اس کی صحبت حق تعالیٰ کے ساتھ دائمی ہوتی ہے کہ (ہر وقت) اس کے قرب

قُرْبٌ بِلَا يَمِيْنًا وَّلَا شِمَالًا وَّلَا وَرَاءً ؛ بَلْ أَمَامًا تَحْسَبُ
يَصِيْرُ صَدْرًا بِلَا ظَهْرٍ ؛ قُرْبًا بِلَا بُعْدٍ ؛ صَفَاءً بِلَا
كَدَرٍ ؛ خَيْرًا بِلَا شَرٍّ ؛ أَنْتَ رَجَاؤُكَ الْخَلْقُ وَ
خَوْفُكَ مِنْهُمْ ؛ وَهٰذَا شِرْكٌ بِرَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ ؛
حَمْدُكَ لِلْخَلْقِ عِنْدَ الْعَطَاءِ ، وَذَمُّكَ لَهُمْ عِنْدَ
الْمَنْعِ ؛ وَهٰذَا شِرْكٌ بِرَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ ؛
وَيْحَكَ مَا إِلَيْهِمْ شَيْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ ؛ مَا عِنْدَكَ
خَيْرٌ ؛ مَا عِنْدَكَ تَوْحِيْدٌ ؛ جَمِيْعُ الْأَشْيَاءِ تُوْجَدُ
تُؤْخَذُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا مِنْ خَلْقِهٖ ؛ تُؤْخَذُ
مِنَ الرُّجُوْعِ إِلٰى بَابِهٖ بَعْدَ قَطْعِ الطَّرِيْقِ إِلَيْهِ ؛
اَلسَّبَبُ فِي الْبِدَايَةِ وَالْمُسَبِّبُ فِي النِّهَايَةِ
اَلْمُبْتَدِي يَطْلُبُ مِنَ السَّبَبِ كَالْفَرْخِ يَطْلُبُ
أَبَاهُ وَأُمَّهٗ حَتّٰى يَزُقَّا ؛ فَإِذَا كَبُرَ وَتَعَلَّمَ الطَّيَرَانَ
اِسْتَغْنٰى عَنْهُمَا ؛ عِنْدَ قُوَّةِ جَنَاحِهٖ طَلَبَ الرِّزْقَ
مُنْفَرِدًا بِنَفْسِهٖ ؛ هَلْ أَكَلَ أَحَدٌ لَّكُمْ قَطُّ لُقْمَةً
مِّنْ يَدِ تَوَكُّلِهٖ عَلٰى رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ ؛ مِنْ غَيْرِ حَوْلِهٖ
وَقُوَّتِهٖ وَالْخَلْقِ وَالْاِتِّكَالِ عَلَيْهِمْ ؛ وَيْحَكُمْ
تَدَّعُوْنَ مَا لَيْسَ فِيْكُمْ ؛ كَيْفَ تَدَّعِي الْإِسْلَامَ
وَالْإِيْمَانَ وَالْإِيْقَانَ وَالتَّوْحِيْدَ وَأَنْتَ مُعْتَمِدٌ
عَلٰى حَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَأَسْبَابِكَ ؛ كُنْ عَاقِلًا ؛
هٰذَا الْأَمْرُ لَا يَجِيءُ بِالدَّعْوٰى
وَيْحَكَ تَقْعُدُ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ تَعِظُ النَّاسَ ؛
ثُمَّ تَضْحَكُ بَيْنَهُمْ
وَتَحْكِيْ حِكَايَاتٍ
مُضْحِكَةً ؛

کی معیت میں رہتا ہے نہ دایاں رُخ نہ بایاں اور نہ پیچھے بلکہ صرف آگے کا رُخ وہ بن جاتا ہے سینہ بلاپشت ۔ قرب بلا بعد ۔ صفائی بلاکدورت خیر بلا شر ۔ تجھ کو تو توقع بھی مخلوق ہی سے ہے اور خوف بھی انہیں سے اور یہ پروردگار کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے (کہ جو حق تعالےٰ کے لئے زیبا تھا وہ مخلوق کے لئے تجویز کیا) تو عطا کے وقت مخلوق ہی کی تعریف کرتا ہے اور منع کے وقت انہیں کی مذمت کرتا ہے اور یہ پروردگار کے ساتھ شرک کرنا ہے (کہ دینے اور نہ دینے والا مخلوق کو سمجھا) تجھ پر افسوس ۔ ان باتوں میں سے مخلوق کی طرف تو کوئی شئے بھی منسوب نہیں نہ تیرے پاس خیر رہی اور نہ تیرے پاس توحید رہی ۔ یہ ساری چیزیں اللہ تعالیٰ ہی کے پاس موجود ہیں اور اسی سے لی جاتی ہیں نہ کہ اس کی مخلوق سے ۔ اس کا راستہ طے کرنے کے بعد اس کے دروازہ کی طرف رجوع کرکے لی جایا کرتی ہیں ۔ سبب (کی ضرورت) ابتدا میں ہے ۔ اور مسبب (پر نظر کرنا) انتہا میں مُبتدی بذریعہ اسباب کے طلب کرتا ہے ۔ جیسے کہ پرند کا بچہ کہ اپنی ماں اور باپ کو ڈھونڈتا ہے کہ وہ اسکو دانہ بھرائیں ۔ پھر جب بڑا ہو جاتا ہے اور اُڑنا سیکھ جاتا ہے تو والدین کی اس کو حاجت نہیں رہتی ۔ اپنے بازو قوی ہو جانے کے وقت وہ اپنا رزق خود مستقل طلب کیا کرتا ہے ۔ کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے اپنے زور اپنی طاقت اور مخلوق پر بھروسہ کئے بغیر محض اپنے رب پر بھروسہ رکھنے کے ہاتھ سے کوئی نوالہ کھایا ہو ۔ افسوس کہ تم ایسی حالت کے مُدعی ہو جو تمہارے اندر پائی نہیں جاتی ۔ (اے مخاطب) تو اسلام و ایمان اور ایقان و توحید کا مُدعی کس طرح بنتا ہے حالانکہ تو اپنے زور اپنی طاقت اور اپنے اسباب پر بھروسہ کئے ہوئے ہے ۔ سمجھ دار بن ۔ یہ بات دعوے سے حاصل نہیں ہوا کرتی تجھ پر افسوس کہ اس ممبر پر بیٹھ کر وعظ کہتا اور اس میں خود بھی ہنستا اور ہنسانے والے افسانے بیان کرکے (کے لوگوں کو بھی ہنسا) تاہے

لَا جَرَمَ لَا تُفْلِحُ وَلَا يُفْلِحُوْنَ ؞ اَلْوَاعِظُ مُعَلِّمٌ
وَمُؤَدِّبٌ ؞ وَالسَّامِعُوْنَ كَالصِّبْيَانِ ؞ وَالصَّبِيُّ لَا
يَتَعَلَّمُ اِلَّا بِالْخُشُوْنَةِ وَلُزُوْمِ الْحَزْمِ وَالْعَبُوْسِ ؞ وَ
آحَادٌ اَفْرَادٌ مِّنْهُمْ يَتَعَلَّمُوْنَ بِغَيْرِ ذٰلِكَ مَوْهِبَةً
مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؞ كَثِيْرًا مِّمَّنْ يَّدَّعِي الْاِسْلَامَ
بِظَاهِرِهٖ يَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْكُفَّارُ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا
الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيٰى وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ ؞
قَالُوْا هٰذَا وَكَثِيْرٌ مِّنْكُمْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ؞ وَيَسْتُرُوْنَهٗ
بِاَفْعَالِهِمُ الَّتِيْ قُصِدَتْ مِنْهُمْ ؞ فَمَا لَهُمْ عِنْدِيْ
قَدْرٌ وَلَا وَزْنُ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ ؞ تَكَشَّفَ عِنْدَ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ ؞ لَا عَقْلَ لَهُمْ وَلَا تَمْيِيْزَ عِنْدَهُمْ
يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الضَّارِّ وَالنَّافِعِ ؞ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ
فِيْ قِصَّةِ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ
اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗ مَنْ
يُّوْجَدُ عِنْدَهٗ مَتَاعُ الْوِلَايَةِ وَالتَّوْحِيْدِ وَالْاِيْمَانِ
اِذَا صَلَحَ الْقَلْبُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَدَعُهٗ مَعَ
الْخَلْقِ وَالْاَسْبَابِ ؞ لَا يَدَعُهٗ
مَعَ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَالْاَخْذِ
وَالْعَطَاءِ بِالْاَسْبَابِ ؞ يُمَيِّزُهٗ
وَيُخَلِّصُهٗ ؞ يُقِيْمُهٗ مِنْ
سَقْطَتِهٖ ؞ عَلٰى بَابِهٖ يُقْعِدُهٗ
وَفِيْ حِجْرِ لُطْفِهٖ يُنَوِّمُهٗ
وَيْحَكَ قَمِيْصُ
اِسْلَامِكَ
مُخَرَّقٌ ؞

یقینی بات ہے کہ نہ تجھے فلاح نصیب ہوگی اور نہ سُننے والوں کو۔ واعظ تو اُستاد اور معلّم ہوا کرتا ہے اور سامعین گویا مکتب کے لڑکے ہیں۔ بچہ سختی کے اور احتیاط و رکھاوٹ اختیار کئے بغیر کچھ نہیں سیکھ سکتا۔ اور شاذ و نادر ہی ایسے بچے ہوتے ہیں جو اس کے بغیر محض عطاء الٰہی سے سیکھ جایا کرتے ہیں۔ بہتیرے لوگ بظاہر اسلام کے مُدعی ہیں اور کافروں کی طرح (زبان سے نہیں تو بزبانِ حال) یُوں کہہ رہے ہیں کہ "بس ہماری زندگی تو یہی دُنیا کی زندگی ہے کہ مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور زمانہ ہی ہم کو ہلاک کیا کرتا ہے"۔ کافروں نے یہ (زبانوں سے کہا) اور اکثر تم میں اس کو چھپاتے اور بذریعہ ایسے افعال کے اس کے قائل ہو رہے ہیں جو کہ اس قول کے مقصود ہیں۔ پس میرے نزدیک ان کی مچھر کے پَر کی برابر بھی قدر نہیں۔ حق تعالیٰ کے ہاں سب حقیقت کھُل جائے گی۔ اُن کو تو عقل اور تمیز ہی نہیں کہ اس کے ذریعہ سے مفید اور مُضر میں فرق کر سکیں۔ یوسفؑ کے قصہ میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ (شاہی گم شُدہ پیالہ جب بن یامین کی خورجی میں سے نکلا اور برادرانِ یوسفؑ نے یہ درخواست کی کہ سزا میں ان کی جگہ ہم میں سے جس کو چاہے رکھ لیجیے تو ان کو یہ جواب ملا کہ) "اللہ پناہ میں رکھے کہ جس کے پاس ہم نے اپنا سامان پایا ہے اس کے سوا کسی دوسرے کو لیں"۔ (اس سے یہ مطلب بھی مفہوم ہوتا ہے کہ ہم اسی کو لیا کرتے ہیں) جس کے پاس ولایت و توحید و ایمان کی پونجی پائی جاتی ہے۔ (کیوں کہ) جب قلب حق تعالیٰ کے قابل بن جاتا ہے تو حق تعالیٰ اس کو نہ مخلوق اور اسباب کے ساتھ چھوڑتا ہے (کہ ان پر بھروسہ کرے) اور نہ بواسطہ اسباب خرید و فروخت اور لین دین کے ساتھ چھوڑتا ہے (بلکہ) اس کو صاحبِ تمیز اور مخلص بنا کر ردّی حالت سے اُٹھاتا اپنے دروازہ پر بٹھاتا اور کنارِ شفقت میں سُلا لیتا ہے۔ تجھ پر افسوس کہ تیرے اسلام کا قمیص پھٹا ہوا اور

ثَوْبُ اِیْمَانِکَ نَجِسٌ ؛ اَنْتَ عُرْیَانٌ قَلْبُکَ جَاهِلٌ سِرُّکَ مُکَدَّرٌ ؛ صَدْرُکَ بِالْاِسْلَامِ غَیْرُ مَشْرُوْحٍ بَاطِنُکَ خَرَابٌ وَّظَاهِرُکَ عَامِرٌ صَحَائِفُکَ مُسَوَّدَةٌ دُنْیَاکَ الَّتِیْ تُحِبُّهَا عَنْکَ رَاحِلَةٌ وَالْقَبْرُ وَالْاٰخِرَةُ مُقْبِلَانِ اِلَیْکَ ؛ تَنَبَّهْ لِاَمْرِکَ وَمَا تَصِیْرُ اِلَیْهِ عَنْ قَرِیْبٍ ؛ رُبَّمَا کَانَ مَوْتُکَ الْیَوْمَ اَوْ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ ؛ یُحَالُ بَیْنَکَ وَبَیْنَ اٰمَالِکَ ؛ مَا تُؤَمِّلُهُ مِنَ الدُّنْیَا لَا تَجِدُهٗ وَلَا تَلْحَقُهٗ ؛ وَمَا قَدْ اَنْسَیْتَهٗ مِنَ الْاٰخِرَةِ فَهُوَ یَلْحَقُکَ الْاِشْتِغَالُ بِغَیْرِ اللّٰهِ هَوَسٌ وَالْخَوْفُ مِنْ غَیْرِهٖ وَالرَّجَاءُ لَهٗ هَوَسٌ ؛ اَحَدٌ لَا یَضُرُّنَا وَلَا یَنْفَعُنَا غَیْرُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ؛ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لِکُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا ؛ اَلْحُکْمُ وَارِدٌ عَلَی السَّبَبِ ؛ اِذَا عَمِلْتَ بِالْحُکْمِ بِهٖ حَقَّقْتَ الْعَمَلَ بِهٖ ؛ وَقَعَتِ الْاَسْبَابُ عَنْکَ کَمَا تَقَعُ الْاَوْرَاقُ مِنَ الشَّجَرِ ؛ یَظْهَرُ الْمُسَبِّبُ وَتَذْهَبُ الْاَسْبَابُ یَظْهَرُ اللُّبُّ وَیَذْهَبُ الْقِشْرُ ؛ اَللُّبُّ هُوَ التَّعَلُّقُ بِالْمُسَبِّبِ ؛ هُوَ الْاَصْلُ ؛ هُوَ کَالثَّمَرَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَلْمُوَحِّدُ یَنْتَقِلُ فِی الْاَحْوَالِ ؛ یَنْتَقِلُ مِنَ الْقِرْبَةِ اِلَی السَّاقِیَةِ ؛ وَمِنَ السَّاقِیَةِ اِلَی النَّهْرِ ؛ وَمِنَ النَّهْرِ اِلَی الْبَحْرِ ؛ یَنْتَقِلُ مِنَ الْفَرْعِ اِلَی الْاَصْلِ مِنَ الْوَلَدِ اِلَی الْوَالِدِ ؛ مِنَ الْعَبْدِ اِلَی الْمَعْبُوْدِ مِنَ الصَّنْعَةِ اِلَی الصَّانِعِ ؛ مِنَ الْعَاجِزِ اِلَی الْقَادِرِ ؛ مِنَ الْفَقْرِ اِلَی الْغِنٰی ؛ مِنَ الضُّعْفِ اِلَی الْقُوَّةِ ؛ مِنَ الْقَلِیْلِ اِلَی الْکَثِیْرِ ؛ لَا تَطَوَّلُوْا عَلَیَّ

تیرے ایمان کا کپڑا ناپاک بنا ہوا ہے تو (لباس قرب ولادت) برہنہ ہے تیرا قلب جاہل ہے۔ تیرا باطن مکدر ہے۔ اسلام سے تیرا شرح صدر نہیں ہوا۔ تیرا باطن ویران ہے اور ظاہر آباد۔ تیرے نامۂ اعمال سیاہ پڑے ہوئے ہیں۔ تیری دُنیا جس کو تو محبوب بنائے ہوئے ہے تجھ سے رخصت ہو رہی اور قبر و آخرت سامنے آ رہی ہیں (مگر تجھے پروا نہیں) اپنے معاملہ اور انجام کیلئے کہ جس کی طرف جانا ہے بیدار ہو۔ ممکن ہے کہ تیری موت آج بلکہ اسی ساعت میں آجائے کہ تیرے اور تیری اُمیدوں کے درمیان حائل ہو جائے۔ دُنیا کی جو آرزوئیں لئے بیٹھا ہے نہ تو ان کو پاسکیگا نہ وہ تجھ کو مل سکیں گی۔ اور جس آخرت کو بھلا رکھا ہے وہ آملے گی۔ غیر اللہ میں مشغول ہونا بے سُود ہے۔ اور غیر اللہ سے ڈرنا اور اُمید رکھنی بھی بے سُود ہے۔ بجز اللہ تعالےٰ کے نہ کوئی ہم کو نقصان پہنچا سکتا ہے نہ فائدہ۔ وہی ہے جسع نے ہر چیز کے لئے سبب مقرر فرما دیا ہے۔ حکم سبب ہی پر وارد ہوتا ہے۔ جب تو حکم پر عمل کرتا رہے گا تو اس عمل کی حقیقت تک رسائی پائیگا۔ کہ اسباب تجھ سے اس طرح ساقط ہو جائیں گے جس طرح درخت سے پتے ساقط ہو جایا کرتے ہیں۔ اسباب جاتے رہیں گے اور مسبب کا ظہور ہوگا۔ چھلکا جاتا رہے گا اور مغز ظاہر ہوگا۔ مسبب الاسباب سے تعلق رکھنا ہی مغز ہے۔ وہی اصل ہے اور وہی درخت کا پھل ہے۔ صاحب توحید شخص حالات میں منتقل ہوتا رہتا ہے۔ مشکیزہ سے چرس کی جانب چرس سے نہر کی جانب۔ نہر سے دریا کی جانب۔ شاخ سے جڑ کی جانب ولد سے والد۔ عبد سے معبود کی جانب۔ صنعت سے صانع کی جانب عاجز سے قادر کی جانب۔ افلاس سے تونگری کی جانب۔ ضعف سے قوت کی جانب اور قلیل سے کثیر کی جانب۔ میرے سامنے زیادہ باتیں نہ بناؤ

ع مثلاً پیٹ بھرنا خدا کا کام ہے مگر اس نے روٹی کھانے کو پیٹ بھرنیکا سبب بنا دیا ہے۔ لہٰذا یوں کہنے لگے کہ فلاں شخص نے چونکہ روٹی کھائی اس لئے اس کا پیٹ بھر گیا بس اوّل ضرورت ہے اسباب اختیار کرنے کی۔ اس کے بعد جب حقیقت تک رسائی ہوگی تو اسباب سے نظر اٹھ کر سبب حقیقی پر پڑے گی ۱۲ منہ۔

أَكْثَرُكُمْ قُلُوبُهُمْ فَارِغَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ، مَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَهُ حَاجَةٌ فِي نَفْسِهِ فَلْيُلْجِمْهَا بِلِجَامِ السُّكُوتِ وَحُسْنِ الْأَدَبِ، وَيُدَرِّعْهَا بِدِرْعِ التَّقْوَىٰ ذٰلِكَ سَبَبُ طُمَأْنِينَتِهَا وَوُصُولِهَا إِلَىٰ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ، اَلْوُصُولُ وُصُولَانِ: عَامٌّ وَخَاصٌّ، الْعَامُّ الْوُصُولُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْخَاصُّ وُصُولُ قُلُوبِ آحَادِ أَفْرَادٍ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ الْمَوْتِ، وَهُمُ الَّذِينَ يُجَاهِدُونَ أَنْفُسَهُمْ بِالْمُخَالَفَاتِ وَيَخْرُجُونَ عَنِ الْخَلْقِ فِيمَا يَرْجِعُ إِلَى الضَّرِّ وَالنَّفْعِ، فَإِذَا أَتَوْا عَلَىٰ هٰذَا وَصَلُوا إِلَيْهِ كَمَا يَصِلُ الْعَوَامُّ بَعْدَ الْمَوْتِ، مَنْ صَحَّ لَهُ هٰذَا جَاءَهُ التَّمَكُّنُ وَالْبَسْطُ وَالْمُحَادَثَةُ وَالْمُؤَانَسَةُ، حِينَئِذٍ يَقُولُ هٰذَا الْوَاصِلُ: ائْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ، يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا خَرَجَ مِنَ الْجُبِّ وَالسِّجْنِ وَصَبَرَ عَلَىٰ تِلْكَ الشَّدَائِدِ، فَلَمَّا تَمَكَّنَ وَصَارَ الْكُلُّ تَحْتَ يَدِهِ، قَالَ لِإِخْوَتِهِ: ائْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ، لَمَّا جَاءَ الْغِنَىٰ وَالْمُلْكُ وَذَهَبَ الْقَبْضُ وَجَاءَ الْبَسْطُ، قَبْلَ ذٰلِكَ كَانَ أَخْرَسَ فِي الْجُبِّ وَالسِّجْنِ، فَلَمَّا خَرَجَ جَاءَتِ الْفَصَاحَةُ، يَا قَوْمُ اطْلُبُوا الْكُلَّ مِنْ خَالِقِ الْكُلِّ أَبَدًا، كُلُّكُمْ فِي ظُلْمَةٍ، الْقَوْمُ بَذَلُوا الْآخِرَ لَهُمْ

تم میں اکثر ایسے ہیں کہ ان کے قلوب ایمان سے کورے ہیں۔ جس شخص کو اپنے نفس کے (درست کرنے کی) ضرورت (محسوس) ہو اس کو چاہیئے کہ نفس کو سکوت اور حسنِ ادب کی لگام دے اور تقویٰ کی زرہ پہنائے کہ یہی اس کے مطمئنہ بننے اور حق تعالےٰ تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ وصول الی اللہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وصولِ عام اور ایک وصولِ خاص۔ وصولِ عام تو وہ ہے جو موت کے بعد ہوتا ہے (اور وہ ہر شخص کے لئے ہوگا) اور خاص وصول یگانہ ویکتائے زمانہ قلوب کا موت سے پہلے حق تعالےٰ سے ملنا ہے۔ اور وہ ان لوگوں کیلئے ہے جو اپنے نفسوں کی پُوری مخالفت کرتے اور نفع ونقصان کے متعلق مخلوق (پر نظر کرنے) سے باہر ہو جاتے ہیں۔ پس اس پر مداومت کرنے سے خدا تک پہنچ جاتے ہیں۔ جس طرح عوام النّاس مرنے کے بعد پہنچتے ہیں۔ جس کے لئے یہ مضمون صحیح ہو جاتا ہے اس کو استقامت وبسط اور ہم کلامی وانس نصیب ہوتا ہے۔ اس وقت یہ واصل (اپنے حال کے تغیر سے مامون ہو کر عام اہلِ اسلام سے) کہتا ہے کہ اپنے سارے متعلقین کو میرے پاس لے آؤ (کہ ان کی اصلاح کروں) یوسف علیہ السلام جب کنوئیں اور قید خانہ سے باہر نکل آئے اور ان سختیوں پر صابر رہے اور جبکہ (عزیز مصر کی جگہ تعینات ہو کر ہر طرح کا) اطمینان حاصل ہو گیا اور ہر چیز ان کے تحت تصرف میں داخل ہو گئی تب انہوں نے اپنے بھائیوں سے فرمایا کہ "اپنے سارے متعلقین کو میرے پاس لے آؤ" یعنی جبکہ ان کو تونگری وسلطنت نصیب ہوئی اور قبض مرتفع ہو کر بسط حاصل ہوا (ورنہ) اس سے پہلے تو کنوئیں اور قید خانہ میں بے زبان بنے ہوئے تھے (کہ دوسرے کو بُلا ہی نہ سکتے تھے) جب اس سے باہر نکل آئے تو گویائی حاصل ہوئی۔ **صاحبو!** سب چیزیں اسی سے مانگو جو سب چیزوں کا خالق ہے۔ اپنا سب کچھ اسی کی طلب میں خرچ کردو۔ اللہ والوں نے اپنے رب کے قرب

فِيْ طَلَبِ قُرْبِ رَبِّهِمْ عَزَّوَجَلَّ ؛ عَلِمُوْا بِالَّذِيْ يَطْلُبُوْنَ فَهَانَ عَلَيْهِمْ بَذْلُ أَرْوَاحِهِمْ ؛ مَنْ عَلِمَ مَا يَطْلُبُ هَانَ عَلَيْهِ مَا يَبْذُلُ

حُكِيَ أَنَّ رَجُلًا اجْتَازَ عَلٰى حُجْرَةِ نَخَّاسٍ فَرَأٰى فِيْهَا جَارِيَةً مُسْتَحْسَنَةً فَتَعَلَّقَتْ بِقَلْبِهٖ فَلَمْ يُمْكِنْهُ أَنْ يَتَجَاوَزَ الْمَوْضِعَ ؛ وَكَانَ تَحْتَهٗ فَرَسٌ تُسَاوِيْ مِائَةَ دِيْنَارٍ ؛ وَعَلَيْهِ أَثْوَابٌ جَمِيْلَةٌ وَهُوَ مُقَلَّدٌ بِسَيْفٍ مُحَلًّى بِالذَّهَبِ ؛ وَبَيْنَ يَدَيْهِ مَمْلُوْكٌ أَسْوَدُ يَحْمِلُ الْغَاشِيَةَ ؛ فَتَقَدَّمَ إِلٰى صَاحِبِهَا وَطَلَبَ مِنْهُ بَيْعَهَا ؛ فَقَالَ لَهٗ لَا شَكَّ إِنَّكَ قَدْ أَحْبَبْتَ جَارِيَتِيْ وَالْمُحِبُّ يَبْذُلُ كُلَّ مَا يَمْلِكُ فِيْ طَلَبِ مَحْبُوْبِهٖ ؛ وَلَا أَبِيْعُهَا إِلَّا بِجَمِيْعِ مَا تَمْلِكُ يَدُكَ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ فَنَزَلَ عَنْ فَرَسِهٖ وَخَلَعَ جَمِيْعَ مَا عَلَيْهِ مِنَ الثِّيَابِ وَاسْتَعَارَ قَمِيْصًا مِنَ النَّخَّاسِ وَسَلَّمَ الْجَمِيْعَ إِلَيْهِ مَعَ الْمَمْلُوْكِ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَخَذَ الْجَارِيَةَ وَمَضٰى إِلٰى بَيْتِهٖ حَافِيًا مَكْشُوْفَ الرَّأْسِ ؛ لَمَّا بَذَلَ الثَّمَنَ أَخَذَ الْمُثَمَّنَ عَرَفَ مَا طَلَبَ فَهَانَ عَلَيْهِ مَا يَبْذُلُ الصَّادِقُ فِي الْمَحَبَّةِ لَا يَقِفُ مَعَ غَيْرِ مَحْبُوْبِهٖ إِذَا قَالَ الْوَاحِدُ مِنَ الْخَلْقِ قَدْ سَمِعْتُ بِخَبَرِ الْجَنَّةِ وَمَا فِيْهَا مِنَ النَّعِيْمِ بِقَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ ۞ فَمَا

کی طلب میں اپنی جانوں کو بھی خرچ کر دیا ہے۔ انھوں نے جان لیا کہ کیا چیز طلب کر رہے ہیں۔ لہٰذا اپنی جانوں کا خرچ کرنا ان پر سہل ہو گیا۔ جو سمجھ لیتا ہے کہ کیا چیز طلب کر رہا ہے۔ جو کچھ بھی خرچ کرنا پڑے۔ وہ اس پر سہل ہو جاتا ہے۔

نقل ہے کہ ایک شخص کا بردہ فروش کی دکان پر گذر ہوا اور ایک خوبصورت کنیز پر نظر پڑی جو اس کے دل میں بیٹھ گئی کہ یہ شخص اپنی جگہ سے سرک نہ سکا۔ اُس شخص کی سواری میں ایک گھوڑا تھا جس کی قیمت سَو دینار تھی اور بدن پر نفیس کپڑے تھے۔ سونے کی جڑاؤ تلوار حمائل کئے ہوئے تھا۔ اور آگے آگے غلام تھا جو غاشیہ برداری کرتا تھا۔ پس کنیز کے مالک کی طرف بڑھا اور کنیز کو خریدنا چاہا۔ مالک نے کہا "اس میں شک نہیں رہا کہ تم میری کنیز پر عاشق ہو گئے ہو۔ اور عاشق اپنے معشوق کی طلب میں جو کچھ بھی اس کے قبضہ میں ہوا کرتا ہے سب خرچ کر دیا کرتا ہے۔ لہٰذا جو کچھ بھی اس وقت تمہاری ملک میں ہے سب کے معاوضہ میں اس کو فروخت کرتا ہوں اگر خریدنا ہو تو خرید لو۔" پس وہ شخص اپنے گھوڑے سے اُتر پڑا اور جو کچھ بھی کپڑے بدن پر تھے سب اُتار دیئے۔ بردہ فروش سے ایک کرتہ مستعار لے کر پہنا اور مع اس غلام کے جو اس کے سامنے تھا سب کچھ اس کے حوالہ کر دیا۔ اور کنیز کو لے کر ننگے پاؤں اور ننگے سر اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا۔" جب اس نے قیمت خرچ کی تب سودا حاصل کیا۔ جب مطلوب کی قدر کو پہچانا تب خرچ کرنا سہل ہوا۔ جو شخص محبت میں سچا ہوتا ہے وہ بجز محبوب کے کسی دوسرے کے پاس کھڑا بھی نہیں ہوتا۔ اگر کوئی شخص کہے کہ حق تعالیٰ کے اس فرمان میں کہ "جنت کے اندر وہ تمام چیزیں ملیں گی جن کو نفس خواہش کریں اور جن سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔" ہیں۔

ثمنها؟ قلنا له قال الله عزّ وجلّ اِنَّ اللهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ سَلِّمِ النَّفْسَ وَالْمَالَ وَقَدْ صَارَتْ لَكَ ۔ وَقَالَ اٰخَرُ اُرِيْدُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؛ قَدْ لَمَحَ قَلْبِيْ بَابَ الْقُرْبِ ۔ اَرَى الْمُحِبِّيْنَ دَاخِلِيْنَ فِيْهِ وَخَارِجِيْنَ مِنْهُ ۔ وَعَلَيْهِمْ خِلَعُ الْمَلِكِ ؛ فَمَا ثَمَنُ الدُّخُوْلِ اِلَيْهِ ؟ قُلْنَا لَهٗ اُبْذُلْ كُلَّكَ وَاتْرُكْ شَهَوَاتِكَ وَلَذَّاتِكَ وَافْنَ فِيْهِ عَنْكَ ؛ وَدِّعِ الْجَنَّةَ وَمَا فِيْهَا وَاتْرُكْهَا ؛ وَدِّعِ النَّفْسَ وَالْهَوٰى وَالطَّبْعَ ۔ وَدِّعِ الشَّهَوَاتِ الدُّنْيَوِيَّةَ وَالْاُخْرَوِيَّةَ وَدِّعِ الْكُلَّ ؛ وَاتْرُكْهُمْ وَرَاءَ ظَهْرِ قَلْبِكَ ثُمَّ ادْخُلْ ؛ فَاِنَّكَ تَرٰى مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ؛ مَنْ تَمَّ لَهٗ هٰذَا وَثَبَتَتْ اَقْدَامُ قَلْبِهٖ فِيْهِ ؛ كَانَتْ لَهُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ ؛ يَكُوْنَانِ لَهٗ نِعْمَةً مُجَرَّدَةً بِلَا نِقْمَةٍ يَصِيْرَانِ نُزُلًا لَهٗ ؛

جنّت اور اس کی نعمتوں کی اطلاع حاصل کرلی ہے۔ پس بتاؤ کہ اس کی قیمت کیا ہے (جس کو دے کر مَیں جنّت حاصل کرسکوں) تو ہم اس کو جواب دیں گے کہ حق تعالٰے ہی نے (اس کی قیمت بھی بیان فرمائی ہے کہ" اللہ نے خرید لیا ایمان والوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو اس معاوضہ میں کہ ان کے لئے جنّت ہے"۔ لہٰذا نفس اور مال اس کے حوالہ کر جنّت تیری ہوگئی۔ اور اگر کوئی شخص یُوں کہے کہ مَیں تو یہ چاہتا ہوں کہ اس گروہ میں سے بَن جاؤں جو طالب ذات حق ہیں۔ میرے قلب نے دروازۂ قُرب کی جھلک دیکھ پائی اور عشاق شاہی خلعتوں کو زیب تن کئے ہوئے اس دروازہ میں داخل ہوتے اور نکلتے مجھ کو نظر آرہے ہیں۔ پس بتاؤ کہ اس داخلہ کی قیمت کیا ہے؟ (جس کو دے کر مَیں قُرب حاصل کرسکوں) تو ہم اس کو جواب دیں گے کہ سَر تا پا اپنے آپ کو خرچ کر۔ اپنی شہوات ولذّات کو ترک کر اور اس میں (مشغول ہوکر) اپنے آپ سے فنا ہوجا۔ جنّت اور مافیہا کو رخصت کر اور چھوڑ دے۔ نفس وخواہش اور طبیعت کو الوداع کہدے اور دُنیوی واُخروی دونوں خواہشات کو رخصت کر۔ سب کو الوداع کہہ اور سبؔ کو اپنے قلب کے پسِ پشت ڈال۔ اس کے بعد (اس دروازہ میں) داخل ہوجا کہ اب تجھ کو وہ جلوہ نظر آئے گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی بشر کے قلب پر اس کا وسوسہ گذرا۔ جس کے لئے یہ مضمون کامل ہوجاتا، اور جس کے قلب کے پاؤں اس میں مستحکم ہوجاتے ہیں۔ دُنیا وآخرت دونوں اس کی ہوجاتی ہیں کہ دونوں نقمت کے بغیر اس کے لئے خالص نعمت بَن جاتی ہیں۔ دونوں اس کی مہمانی کا کھانا بنتی ہیں اور اس کا

وَاُجْرَتُہُ الْقُرْبُ وَالنَّظَرُ ؛ اَلْقُرْبُ فِی الدُّنْیَا بِقَلْبِہٖ ؛ وَالنَّظَرُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِعَیْنِہٖ ۔ یَا غُلَامُ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ ؛ قُلِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَھُوَ یَھْدِیْنِ ؕ یَا زَاھِدُ فِی الدُّنْیَا اِذَا خَرَجَ قَلْبُکَ مِنْھَا طَالِبًا لِلْاٰخِرَۃِ فَقُلِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَھُوَ یَھْدِیْنِ ؕ وَ اَنْتَ یَا مُرِیْدَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الرَّاغِبُ فِیْہِ الزَّاھِدُ فِیْمَا سِوَاہُ ؛ اِذَا خَرَجَ قَلْبُکَ مِنْ بَابِ الْجَنَّۃِ طَالِبًا لِمَوْلَاہُ فَقُلِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَھُوَ یَھْدِیْنِ اِسْتَدِلَّ بِھِدَایَتِہٖ مِنْ وَعْرِ الطَّرِیْقِ ؛ یَا مَنْ اَرَادَ السُّلُوْکَ فِیْ ھٰذَیْنِ الطَّرِیْقَیْنِ اِسْتَدِلَّ بِمَنْ قَدْ سَلَکَھُمَا وَعَرَفَ الْمَوَاضِعَ الْمَخُوْفَۃَ مِنْھُمَا ؛ وَھُمُ الْمَشَایِخُ الْعُمَّالُ بِالْعِلْمِ الْمُخْلِصُوْنَ فِیْ اَعْمَالِھِمْ

یَا غُلَامُ کُنْ غُلَامَ الدَّلِیْلِ ؛ اِتَّبِعْہُ ؛ اُتْرُکْ رِجْلَکَ بَیْنَ یَدَیْہِ وَسِرْ مَعَہٗ تَارَۃً عَنْ یَمِیْنِہٖ وَتَارَۃً عَنْ شِمَالِہٖ وَتَارَۃً وَرَاءَہٗ وَتَارَۃً اَمَامَہٗ لَا تَخْرُجْ عَنْ رَاْیِہٖ وَلَا تُخَالِفْ قَوْلَہٗ ؛ فَاِنَّکَ تَصِلُ اِلٰی مَقْصُوْدِکَ وَلَا تَضِلُّ عَنْ جَادَّتِکَ وَحِّدْ رَبَّکَ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ کُفِیْتَ الْمُھَامَّ وَزَالَتْ عَنْکَ الْکُرُوْبُ ؛ اِبْرَاھِیْمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَمَّا تُرِکَ فِی الْمَنْجَنِیْقِ حَتّٰی یُرْمٰی فِی النَّارِ قَطَعَ الْاَوْسَائِطَ عَنْھُمْ ؛ وَلَمْ یَلْتَفِتْ اِلٰی غَیْرِ رَبِّہٖ عَزَّ وَجَلَّ

صلہ قُرب اور دیدار قرار پاتا ہے کہ دُنیا میں قلب کے اعتبار سے قُرب اور قیامت کے دن آنکھوں سے دیدار۔ **صاحبزادے**[۵۵] کہہ اللہ اس کے بعد سب کو چھوڑ دے۔ کہہ وہی ہے جس نے پیدا کیا ہے مجھ کو مقصود تک پہنچائے گا بھی۔ **اے دُنیا سے** بے رغبت بن جانے والے زاہد۔ جب تیرا قلب آخرت کا خواہاں بن کر دُنیا سے باہر نکلے تو کہہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہی مجھ کو راہِ مقصود بھی دکھائے گا۔ اور اے طالبِ مولیٰ کہ جس کو مولیٰ ہی کی رغبت ہے اور جملہ ماسوا سے بے رغبتی۔ جب اپنے مولیٰ کا طالب بن کر تیرا قلب جنّت کے دروازہ سے باہر نکلے تو کہہ کہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہی مجھ کو راہِ مقصود بھی دکھائیگا اسی کی رہبری کو راستہ کی دشواری کا رہنما بنا۔ اے وہ شخص جو ان (شریعت و طریقت کے) دونوں راستوں میں چلنا چاہتا ہے ایسے لوگوں کو رہبر بنا جو ان راستوں میں چل چکے اور ان راستوں کے خوفناک موقعوں سے آگاہ ہو چکے ہیں۔ اور وہ مشائخ ہیں جو علم کے عامل اور اپنے اعمال میں اخلاص والے ہیں۔

صاحبزادہ! راہبر کا غلام بن جا۔ اس کا اتباع کر۔ اپنی سواری کو اس کے سامنے چھوڑ دے اور اس کی معیت میں چل۔ کبھی اس کے دائیں اور کبھی اس کے بائیں اور کبھی اس کے پیچھے اور کبھی اس کے آگے۔ اس کی رائے سے باہر مت نکل اور نہ اس کے قول کی مخالفت کر کہ ضرور تو اپنے مقصود کو پہنچ جائے گا۔ اور اپنے سیدھے راستہ سے بھٹکے گا نہیں۔ حق تعالیٰ کو یگانہ سمجھ کہ تیرے سارے کام بن جائیں گے اور تمام سختیاں دُور ہو جائیں گی۔ ابراہیم علیہ السلام کو جب گوپھیہ میں رکھا گیا تاکہ آگ میں پھینکا جائے تو آپ نے سارے واسطوں کو قطع کر دیا اور بجز اپنے پروردگار کے کسی طرف بھی توجہ نہ کی

لا جرم قال للنار يا نار كوني بردا وسلاما على إبراهيم ۝ يا نار انعزلي وتغيري وتبدلي ۝ كفي حرك وشرك ۝ كفي سنانك وسيفك وحرك وغضبك ۝ انبرمي اجعدي كوني بردا وقرا بلا اذية ۝ كل هذا ببركة التوحيد والإخلاص فيه ۝ العبد إذا وحد ربه عز وجل وأخلص له تارة يكون له يدخل في تكوينه ۝ وتارة يسلم إليه التكوين ويكون هو لنفسه ۝ هذا الخواص من خلقه ۝ كل من دخل إلى الجنة يقول للشيء كن فيكون ۝ الشأن في تكوين اليوم لا غدا ۝ ما زال إبراهيم عليه الصلاة والسلام على قدم التوكل في حال صغره وكبره ۝ إذا نأى الخلق من الجيران وغيرهم ۝ وكثرت العيال مع الفقر وضيق المعيشة وغلا السعر ورد الإخوان أبوابهم في وجهه ۝ ستذكرون ما أقول لكم ۝ ستذكرون وتندمون ۝ اسمعوا مني فإني نائب عن الرسول وعمن أرسله ۝ إلهي أسألك العفو والعافية في هذه النيابة ۝ أعني على هذا الأمر الذي أنا فيه ۝ قد أخذت الأنبياء

لہٰذا ضرور ہوا کہ آگ کو حکم ہو کہ "اے آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جا ابراہیم پر"۔ **اے آگ** (اپنی خدمت سے) معزول ہو (عادت میں) تبدیلی پیدا کر اور کیفیت کو) بدل ڈال۔ اپنی حرارت و تکلیف کو روک لے۔ اپنی بھال کو، اپنی تلوار کو، اپنی سوزش کو اور اپنے غصّہ کو تھام لے۔ سِمٹ جا، سُکڑ جا۔ ٹھنڈی اور برف بن جا۔ (مگر ٹھِرکی) ایذا کے بغیر۔ یہ سبّ حق تعالےٰ کو یگانہ سمجھنے اور توحید میں مخلص بننے کی برکت تھی۔ بندہ جبؔ اپنے ربؔ کو یگانہ سمجھتا اور مخلص بنتا ہے تو کبھی وہ اس میں خود تصرّف فرماتا ہے کہ اس کے تصرّفات کے تحت میں داخل ہوتا ہے اور کبھی تصرّف اس کے حوالہ کر دیا جاتا ہے کہ بندہ اپنے لئے خود تصرّف کرنے لگتا ہے۔ یہ مرتبہ خاص خاص مخلوق کو حاصل ہوتا ہے۔ (چنانچہ) جو شخص بھی جنّت میں داخل ہوگا (تصرّف اس کے حوالہ ہوگا کہ) جس شئے سے بھی کہیگا کہ ہو جا وہ ہو جائے گی مگر کمال اس میں ہے کہ یہ تصرّف کا اختیار آج حاصل ہو نہ کہ کل (جنّت میں کہ وہاں تو ہر مسلمان کو نصیب ہو جائے گا) ابراہیمؑ بچپن سے لے کر بڑھاپے تک ہر زمانہ میں توکّل کے قدموں پر قائم رہے۔ اس وقت بھی جبکہ مخلوق میں پڑوسیوں اور غیر پڑوسیوں سب نے علیحدگی اختیار کی اور اس وقت بھی جبکہ افلاس و تنگی معاش کے ساتھ اہل و عیال کی کثرت ہوئی اور غلّہ کا نرخ بھی گراں ہوگیا اور بھائی بندوں نے آپ کی تشریف آوری پر اپنے دروازوں کو بند کر لیا (**صاحبو**) جو کچھ میں تم سے کہہ رہا ہوں عنقریب تم اس کو یاد کروگے اور پشیمان ہوگے۔ میری بات سنو کہ میں پیغمبر اور خداوند تعالےٰ کا نائب ہوں۔ بارِ الٰہا میں اس نیابت کے متعلق عفو اور عافیت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں میں جس امر میں مشغول ہوں اس پر میری مدد فرما۔ انبیاءؑ و

وَالرُّسُلَ إِلَيْكَ وَقَدْ أَوْقَفْتَنِي فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ
أُقَاسِي خَلْقَكَ ٭ فَأَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ ٭
اِكْفِنِي شَرَّ شَيَاطِينِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ وَشَرَّ جَمِيعِ
الْمَخْلُوقَاتِ ٭ آمِينَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا زُهَّادُ وَيَا عُبَّادُ أَخْلِصُوا
وَإِلَّا فَلَا تَتْعَبُوا ٭ قَدْ طَابَ لَكُمُ الصَّوْمُ وَ
الصَّلٰوةُ وَالتَّخَشُّنُ فِي الْمَطْعَمِ وَالْمَلْبَسِ مِنْ
غَيْرِ نِيَّةٍ وَإِخْلَاصٍ ٭ بَلْ مَعَ حُضُورِ النَّفْسِ
وَدُخُولِ الْهَوٰى ٭ وَيْحَكُمْ لِلْقَوْمِ أَعْمَالٌ مِنْ
وَرَاءِ ذٰلِكَ مِنْ حَيْثُ قُلُوبِهِمْ ٭ يَدُورُونَ مَعَ
الْقَدَرِ فِي صُحْبَةِ الْحُكْمِ وَحِفْظِ حُدُودِهِ فِي الظَّاهِرِ
وَالْبَاطِنِ ٭ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ ٭ مَعَ الْخَالِقِ
وَالْخَلْقِ ٭ يُعْطُونَ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ وَكُلَّ
ذِي حَقٍّ حَقَّهُ ٭ يُعْطُونَ كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
حَقَّهُ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ حَقَّهَا وَعِلْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
الَّذِي فِي قُلُوبِهِمْ حَقَّهُ ٭ يُعْطُونَ الْأَهْلَ حُقُوقَهُمْ
وَالنَّفْسَ حَقَّهَا وَالْقَلْبَ حَقَّهُ وَالْخَلْقَ حُقُوقَهُمْ ٭
فِي تَفْوِيضٍ وَتَمْكِينٍ وَحَبْسٍ وَإِطْلَاقٍ وَأَخْذٍ
وَعَطَاءٍ ٭ يُقِيمُونَ الْحُدُودَ عَلَى الْقُلُوبِ وَ
الْأَسْرَارِ وَالنُّفُوسِ ٭ يَحْتَسِبُونَ عَلَى الْخَلْقِ ٭
هٰذَا شَيْءٌ مِنْ وَرَاءِ أُمُورِكُمْ وَعُلُومِكُمْ ٭
الْمُؤْمِنُ إِذَا وَعَظَ أَخَاهُ وَلَمْ يَقْبَلْ
مِنْهُ يَقُولُ لَهُ سَتَذْكُرُ
مَا أَقُولُ لَكَ
وَأُفَوِّضُ

مرسلین کو تو تو نے اپنے پاس بلا لیا اور مجھ کو (ان کا جانشین بناکر) صف اوّل میں کھڑا کر دیا کہ تیری مخلوق کی ایذائیں برداشت کرتا رہوں پس میں عفو اور عافیت کا تجھ سے خواستگار ہوں۔ مجھے انسان وجنّات ہر قسم کے شیطانوں اور جملہ مخلوقات کے شر سے محفوظ رکھ۔ آمین۔

(نیز آپ نے فرمایا) اے زاہدو! اور اے عابدو! اخلاص پیدا کرو ورنہ (عمل کی فضول) مشقت مت اٹھاؤ۔ روزہ نماز اور موٹا جھوٹا کھانا اور پہننا نیت واخلاص کے بغیر بلکہ نفسانیت اور خواہش نفس کی شمولیت میں تم کو پیارا معلوم ہونے لگا۔ تم پر افسوس اللہ والوں کے عمل قلبی حیثیت سے کچھ اور ہی ہوتے ہیں۔ وہ شریعت کی مصاحبت اور اس کی حدود کو محفوظ رکھکر تقدیر کے ساتھ گھومتے رہتے ہیں۔ ظاہر میں بھی اور باطن میں بھی۔ چھپے بھی اور کھلے بھی۔ خالق کے ساتھ بھی اور مخلوق کے ساتھ بھی۔ ہر بزرگ کی بزرگی اور حقدار کا حق ملحوظ رکھتے ہیں۔ کتاب اللہ کا حق کتاب اللہ کو دیتے ہیں۔ اور سنّتِ نبویہ کا حق سنّتِ نبویہ کو اور ان کے قلوب میں جو حق تعالیٰ کا علم ہے اس کا حق اس کو دیتے ہیں۔ اہل وعیال کے حقوق اہل وعیال کو دیتے ہیں۔ نفس کا حق نفس کو۔ قلب کا حق قلب کو۔ اور مخلوق کے حقوق مخلوق کو۔ وہ شان تسلیم تصرف اور قید ورہائی اور داد وستد میں مشغول ہیں کہ قلوب اور باطن اور نفوس پر شرعی سزائیں قائم کرتے۔ اور مخلوق کے محتسب بنتے ہیں۔ یہ مضمون تمہارے معاملات اور معلومات سے بالا ہے۔ بندۂ مومن جب اپنے بھائی کو نصیحت کرتا ہے اور وہ اس کو قبول نہیں کرتا۔ یہ کہا کرتا ہے کہ جو کچھ میں تجھ سے کہہ رہا ہوں عنقریب تو اس کو یاد کرے گا۔ اور میں تو اپنا

أَمْرِيْ إِلَى اللهِ ۞ اَلْعَارِفُ يُجَاهِدُ نُفُوْسَ الْخَلْقِ بِسَيْفِ تَوْحِيْدِهٖ وَمَعْرِفَتِهٖ ۞ وَمَنْ حَصَلَ فِيْ أَسْرِهٖ حَمَلَهٗ إِلٰى بَابِ مُلْكِهٖ ۞ هُوَ بَصِيْرٌ بِعِبَادِهٖ ۞ أَحَبُّ الْأَشْيَاءِ إِلَى الْمُؤْمِنِ الْعِبَادَةُ ۞ أَحَبُّ الْأَشْيَاءِ إِلَيْهِ الْقِيَامُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَهُوَ قَاعِدٌ فِيْ بَيْتِهٖ ۞ فَقَلْبُهٗ يَنْتَظِرُ الْمُؤَذِّنَ ۞ هُوَ دَاعِي الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ سَمِعَ الْأَذَانَ دَخَلَ إِلٰى قَلْبِهٖ سُرُوْرٌ وَيَطِيْرُ إِلَى الْجَوَامِعِ وَالْمَسَاجِدِ يَفْرَحُ بِمَجِيءِ السَّائِلِ إِلَيْهِ ۞ إِذَا كَانَ عِنْدَهٗ شَيْءٌ يُعْطِيْهِ ۞ لِأَنَّهٗ سَمِعَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّائِلُ هَدِيَّةُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلٰى عَبْدِهٖ كَيْفَ لَا يَفْرَحُ وَقَدْ نَفَذَ رَبُّهٗ عَزَّ وَجَلَّ يَسْتَقْرِضُ مِنْهُ عَلٰى يَدِ الْفَقِيْرِ ۞ هٰذِهٖ آدَابُ الْمُؤْمِنِ الْعَامِلِ ۞ وَأَمَّا الْعَارِفُ فَإِنَّهٗ يَحْفَظُ حُدُوْدَ الشَّرْعِ ۞ وَيَحْفَظُ قَلْبَهٗ مِنْ دُخُوْلِ غَيْرِ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ ۞ يَحْذَرُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى قَلْبِهٖ فَيَنْظُرُ فِيْهِ خَوْفَ غَيْرِهٖ وَرَجَاءَ غَيْرِهٖ وَالْاِتِّكَالَ عَلٰى غَيْرِهٖ ۞ يَحْفَظُ قَلْبَهٗ مِنَ التَّدَنُّسِ بِالْخَلْقِ وَالْأَسْبَابِ ۞ يَكْرَهُ لِقَاءَ الْخَلْقِ وَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُمْ ۞ لِأَنَّهُمْ مَرْضٰى وَهُوَ طَبِيْبُهُمْ ۞ يَكْرَهُ الْحَيَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْحَيَاةَ فِي الْأُخْرٰى عِزَّةَ قُرْبِ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِيْ هُوَ كُلُّ أُمْنِيَّتِهٖ وَاخْتِيَارِهٖ ۞ عَنِ النَّبِيِّ

معاملہ خدا کے حوالہ کرتا ہوں۔ عارف اپنی توحید و معرفت کی تلوار سے مخلوق کے نفسوں پر جہاد کرتا ہے اور جو کوئی ان میں سے اس کی قید میں آجاتا ہے اس کو اُٹھا کر شاہی دروازہ پر لے آتا ہے کہ وہی اپنے بندوں کا دانا بینا ہے۔ مؤمن کے نزدیک سب سے پیاری چیز عبادت ہے۔ اس کو سب سے زیادہ محبوب نماز کی طرف اُٹھ کر جانا ہے، کہ بیٹھا ہوا ہے اپنے گھر میں اور اس کا دل منتظر ہے مؤذن کا کہ مؤذن حق تعالیٰ کی طرف بُلانے والا ہے۔ اُس نے اذان سُنی اور اس کے قلب میں ایک سُرور آیا۔ اور وہ مساجد کی طرف لپک جاتا ہے۔ وہ سائل کے آنے سے خوش ہوا کرتا ہے اور جب اس کے پاس کچھ ہوتا ہے تو اُس کو دے ڈالتا ہے۔ اس لئے کہ اس نے جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سُنا ہے کہ سائل حق تعالیٰ کا ہدیہ ہے جو بندہ کی طرف بھیجا جاتا ہے۔" اور خوش کیوں نہ ہو اس کے رب نے تو پیام بھیجا ہے کہ فقیر کی معرفت اس سے قرض طلب فرماتا ہے۔ یہ ہیں مؤمنِ عارف کے خصائل اور جو عارف ہوتا ہے وہ حدود شرعیہ کو محفوظ رکھتا ہے۔ اپنے قلب کو خدا کے سوا دوسرے کے داخلہ سے محفوظ رکھتا ہے۔ وہ خائف رہتا ہے کہ کہیں حق تعالیٰ اس کے قلب کو دیکھے تو اس میں کسی دوسرے کا خوف یا دوسرے سے توقع یا دوسرے پر بھروسہ نہ دیکھ پائے۔ وہ اپنے قلب کو مخلوق اور اسباب کے میلاپن سے محفوظ رکھتا ہے۔ مخلوق سے میل جول اس کو گراں گذرتا ہے۔ حالانکہ اس کے بغیر اس کو چارہ نہیں۔ کیوں کہ مخلوق بمنزلہ مریضوں کے ہے اور وہ ان کا طبیب ہے۔ اس کو اپنے رب کے قُرب کی عزت کے مقابلہ پر جو کہ اس کی آرزو اور مقصود کا خلاصہ ہے دُنیا اور آخرت کی زندگی مکروہ معلوم ہوتی ہے۔ جناب رسُول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ آثَرْتُمْ آخِرَتَكُمْ عَلَى دُنْيَاكُمْ ؛ وَآثَرْتُمْ عِبَادَتِي عَلَى شَهَوَاتِكُمْ ؛ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ إِلَّا لَكُمْ ؛ هٰذَا أَقُولُهُ لِهٰؤُلَاءِ ؛ وَأَمَّا قَوْلُهُ لِلْمُحِبِّينَ لَهُ أَنْتُمْ آثَرْتُمُونِي عَلَى جَمِيعِ خَلْقِي ؛ دُنْيَايَ وَآخِرَتِي عَزَلْتُمُ الْخَلْقَ عَنْ قُلُوبِكُمْ وَنَحَّيْتُمُوهُمْ عَنْ أَسْرَارِكُمْ ؛ فَهٰذَا وَجْهِي لَكُمْ وَقُرْبِي لَكُمْ وَأَنْتُمْ عِبَادِي حَقًّا ؛ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ مَنْ يَأْكُلُ فِي يَوْمِهِ مِنْ طَعَامِ الْجَنَّةِ ؛ وَيَشْرَبُ مِنْ شَرَابِهَا وَيَرَى جَمِيعَ مَا فِيهَا ؛ وَمِنْهُمْ مَنْ يَفْنَى عَنِ الْمَأْكُولِ وَالْمَشْرُوبِ وَيَعْزِلُ مِنَ الْخَلْقِ ؛ وَيُحْجَبُ عَنْهُمْ ؛ وَيَعْمُرُ فِي الْأَرْضِ بِلَا مَوْتٍ ؛ كَإِلْيَاسَ وَالْخَضِرِ ؛ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَدَدٌ كَثِيرٌ مِنْهُمْ مَحْجُوبُونَ فِي الْأَرْضِ ؛ يَرَوْنَ النَّاسَ وَلَا يَرَوْنَهُمْ ؛ اَلْأَوْلِيَاءُ فِيهِمْ كَثْرَةٌ وَالْأَعْيَانُ مِنْهُمْ فِيهِمْ قِلَّةٌ ؛ آحَادٌ أَفْرَادٌ مُفْرَدِينَ ؛ وَالْكُلُّ يَأْتُونَهُمْ يَتَقَرَّبُونَ إِلَيْهِمْ ؛ هُمُ الَّذِينَ تُنْبِتُ بِهِمُ الْأَرْضُ وَتُمْطِرُ بِهِمُ السَّمَاءُ ؛ وَيُدْفَعُ بِهِمُ الْبَلَاءُ عَنِ الْخَلْقِ ؛ اَلْمَلَائِكَةُ طَعَامُهَا وَشَرَابُهَا ذِكْرُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّهْلِيلُ ؛ وَآحَادٌ أَفْرَادٌ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ يَصِيرُ طَعَامُهُمْ ذٰلِكَ ؛ مَا لَكُمْ وَاسْتِمَاعُ هٰذَا ؛ اَلْأَكْثَرُ مِنْكُمْ قُرَّةُ عَيْنِ إِبْلِيسَ وَعَبِيدُهُ ؛ لَا كَرَامَةَ لَكُمْ وَلَا لَهُ ؛ يَا دَيْرِيُّ اتْرُكُوا خِدْمَتَهُ ؛ فَارِقُوهُ ؛

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن حق تعالٰے اپنے ایمان والے بندوں سے فرمائے گا کہ تم نے اپنی آخرت کو دُنیا پر مُقدّم رکھا اور میری عبادت کو اپنی خواہشات پر ترجیح دی ہے۔ قسم ہے اپنے عزّت وجلال کی کہ میں نے جنت تمہارے ہی لئے پیدا کی ہے۔ یہ ارشاد تو مُومنین کے لئے ہوگا اور جو مُحبّین ہیں اُن کیلئے یُوں ارشاد ہوگا کہ تُم نے مجھ کو مقدّم سمجھا میری ساری مخلوق پر، یعنی دُنیا پر بھی اور آخرت پر بھی۔ تم نے اپنے قلوب سے مخلوق کو علیحدہ اور اپنے اندرون سے ان کو جُدا رکھا ہے لہٰذا یہ میرا دیدار تمہارے لئے ہے۔ اور میرا قُرب تمہارے لئے ہے۔ اور تُم ہی میرے حقیقی بندے ہو۔ بعض اولیاء اللہ ایسے ہیں کہ آج ہی جنّت کا کھانا کھاتے ہے اور اس کا پانی پی رہے ہے۔ اور جو کچھ جنّت میں ہے اُس کا نظارہ کر رہے ہیں۔ اور بعض وہ ہیں جو کھانے پینے سے فنا اور مخلوق سے یک سُو ومحجُوب ہوجاتے اور زمین میں الیاس وخضر علیہما السلام کی طرح بلا مَوت کے زندگی گذارتے ہیں۔ اللہ کی مخلوق بہتیری ایسی ہے جو زمین میں مخفی ہیں کہ وہ لوگوں کو دیکھتے ہیں اور لوگ ان کو نہیں دیکھتے۔ اولیاء کی تو کثرت ہے مگر ان میں خواص کم ہیں کہ چندہی افراد اکّا دُکّا ہیں۔ (جن کی یہ حالت ہے کہ سبؔ ان کی خدمت میں حاضر ہوتے اور ان کا تقرب ڈھونڈتے ہیں۔ یہی ہیں جن کی برکت سے زمین سبزہ اُگاتی اور آسمان پانی برساتا ہے۔ اور مخلوق سے بَلائیں دُور ہوتی رہتی ہیں۔ فرشتوں کا کھانا پینا حق تعالےٰ کا ذکر اور تسبیح وتہلیل ہے اور اولیاء میں سے بہت افراد ایسے ہیں جن کا کھانا پینا یہی (ذکر وتسبیح وتہلیل) ہوتا ہے۔ تُم کو اس کلام کے سُننے سے کیا واسطہ؟ تُم میں اکثر تو ابلیس کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور اس کے غلام بنے ہوئے ہیں۔ نہ تمہاری عزّت ہوگی نہ ان کی۔

اے دَیر کے خادمو۔ دَیر کی خدمت چھوڑو۔ اُس سے الگ ہو۔

ادْخُلُوا الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ بِأَقْدَامِ قُلُوبِكُمْ ۔ وَسَلُوْهُ أَنْ يَدُلَّكُمْ عَلَى مَا يُرْضِيهِ عَنْكُمْ ۔ سَلُوْهُ أَنْ يَسْتَخْدِمَكُمْ سَلُوْهُ أَنْ يَدُلَّكُمْ عَلَى كَنْزٍ لَا يَنْفَدُ أَبَدًا ۔ عَلَى مَعِيْنٍ لَا يَنْضُبُ أَبَدًا ۔ سَلُوْهُ أَنْ يُبَغِّضَ إِلَيْكُمُ الدُّنْيَا وَيُحَبِّبَ إِلَيْكُمُ الْأُخْرَى فَإِذَا رَزَقَكُمْ ذٰلِكَ سَلُوْهُ أَنْ يُبَغِّضَ إِلَيْكُمُ الْأُخْرَى وَيَرْزُقَكُمُ الْعَمَلَ لَهُ وَهَجْرَ مَا سِوَاهُ ۔ أَنْتَ عَبْدُ الْخَلْقِ ۔ عَبْدُ السَّبَبِ ۔ لَوْ كُنْتَ عَبْدَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَانَتْ أُمُوْرُكَ كُلُّهَا مُفَوَّضَةً إِلَيْهِ ۔ وَحَوَائِجُكَ مُنْزَلَةً بِهٖ ۔ لِمَ تَقُولُونَ شَيْئًا وَفِعْلُكُمْ يُكَذِّبُ قَوْلَكُمْ ۔ أَمَا سَمِعْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۔ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۔ الْمَلَائِكَةُ تَتَعَجَّبُ مِنْ وَقَاحَتِكُمْ ۔ تَتَعَجَّبُ مِنْ كَثْرَةِ كَذِبِكُمْ فِي أَحْوَالِكُمْ تَتَعَجَّبُ مِنْ كَذِبِكُمْ فِي تَوْحِيْدِكُمْ كُلُّ حَدِيْثِكُمْ فِي الْغَلَاءِ وَالرُّخْصِ ۔ وَأَحْوَالِ السَّلَاطِيْنِ وَالْأَغْنِيَاءِ أَكَلَ فُلَانٌ لَبِسَ فُلَانٌ ۔ تَزَوَّجَ فُلَانٌ ۔ اِسْتَغْنٰى فُلَانٌ ۔ اِفْتَقَرَ فُلَانٌ ۔ كُلُّ هٰذَا هَوَسٌ وَمَقْتٌ وَعُقُوْبَةٌ ۔ تُوْبُوْا وَاتْرُكُوْا ذُنُوْبَكُمْ ۔ وَارْجِعُوْا إِلٰى رَبِّكُمْ دُوْنَ غَيْرِهٖ ۔ اُذْكُرُوْهُ وَانْسَوْا غَيْرَهٗ ۔ اَلثَّبَاتُ عَلٰى كَلَامِيْ عَلَامَةُ الْإِيْمَانِ وَالْهَرَبُ مِنْهُ عَلَامَةُ النِّفَاقِ ۔ يَا مَنْ يَطْعَنُ فِيَّ

اپنے قلوب کے قدموں پر چل کر حق تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو اور اس سے سوال کرو کہ تم کو وہ بات بتائے جو اس کو تم سے راضی بنا دے اس سے درخواست کرو کہ وہ تم کو اپنا خادم بنالے۔ اس سے دعا مانگو کہ ایسا خزانہ دکھلائے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ ایسا چشمہ بتائے جو کبھی خشک نہ ہوگا۔ اس سے سوال کرو کہ دنیا کی تم کو نفرت دے اور آخرت کی تم کو محبت دے۔ پس جب یہ عطا فرمادے تو اب یہ درخواست کرو کہ آخرت سے بھی متنفر بنادے۔ ہاں اس کے عمل کی توفیق دے اور اپنی محبت بخشے اور جملہ ماسوا سے چھڑائے تو مخلوق کا بندہ بنا ہوا ہے۔ سبب کا بندہ بنا ہوا ہے۔ اگر تو حق تعالیٰ کا بندہ ہوتا تو تیرے سب کام اسی کے حوالہ اور ساری حاجتیں اسی پر پیش کی جاتیں۔ تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جس میں تمہارا فعل خود تمہارے قول کو جھٹلا رہا ہے۔ کیا تم نے اپنے پروردگار کا یہ ارشاد نہیں سنا کہ "اے ایمان والو جو کام کرتے نہیں وہ زبان سے کہتے کیوں ہو؟ اللہ کے نزدیک بڑی غصہ دلانے والی بات یہ ہے کہ زبان سے ایسی بات کہو جس کو کرو نہیں"۔ تمہاری بے حیائی پر فرشتوں کو تعجب ہوتا ہے۔ ہر حالت میں تمہارے گناہوں کی کثرت سے ان کو تعجب ہوتا ہے۔ توحید کے متعلق تمہاری دروغ گوئی سے وہ متعجب ہوتے ہیں۔ تمہاری ساری باتیں گرانی و ارزانی اور سلاطین و امراء کی قصہ کہانی کے متعلق ہوتی ہیں کہ فلاں شخص نے یہ کھایا۔ فلاں نے یہ پیا۔ فلاں نے نکاح کیا۔ فلاں شخص مالدار ہو گیا۔ فلاں مفلس بن گیا۔ یہ سب بوالہوسی اور عذاب و پھٹکار ہے۔ توبہ کرو اور گناہوں کو چھوڑو۔ اور دوسروں کو چھوڑ کر اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو۔ اس کو یاد کرو۔ اور دوسروں کو بھلا دو۔ میری نصیحت پر جما رہنا علامت ہے ایمان کی۔ اور اس سے بھاگنا علامت ہے نفاق کی۔ اے وہ شخص جو میرے متعلق

تَعَالٰى حَتّٰى تُحَاذِيَ حَالَتِيْ وَحَالَتَكَ عَلَى الشَّرْعِ ۞ فَمَنْ
خَرَجَتْ حَالَتُهُ شَبَهًا وَفِضَّةً اِسْتَحَقَّ اَنْ يُّطْعَنَ فِيْهِ وَاَنْ
يُّهْجَرَ وَيَمُوْتَ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى اُبْرُزْ وَلَا تَخْتَبِئْ وَتَهْرُبْ
كَالْمُخَانِيْثِ ۞ ذَاكَ لَا شَيْءَ وَهَوَسٌ وَتَوَانٍ
وَيْلَكَ عَنْ قَرِيْبٍ يَتَبَيَّنُ خَبَرُكَ ۞ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْنَا
وَلَا تَفْضَحْنَا فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ يَا غُلَامُ
اَمْرُكَ مَبْنِيٌّ عَلٰى غَيْرِ اَسَاسٍ فَلَا جَرَمَ تَقَعُ حِيْطَانُكَ
اَسَاسُكَ الْبِدَعُ وَالضَّلَالَاتُ ۞ وَبِنَاؤُكَ الرِّيَاءُ
وَالنِّفَاقُ ۞ فَكَيْفَ يَثْبُتُ لَكَ بِنَاءٌ ۞ ذٰلِكَ هَوًى وَطَبْعٌ
تَاْكُلُ وَتَشْرَبُ وَتَنْكِحُ وَتَجْمَعُ بِالْهَوٰى وَالطَّبْعِ ۞
لَيْسَ لَكَ نِيَّةٌ صَالِحَةٌ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ ۞ اَلْمُؤْمِنُ
فِيْ كُلِّ اَحْوَالِهِ لَهُ نِيَّةٌ حَسَنَةٌ فِيْ كُلِّ اَعْمَالِهِ لَا يَاْكُلُ
وَلَا يَشْرَبُ وَلَا يَلْبَسُ وَلَا يَنْكِحُ اِلَّا بِاَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ
وَجَلَّ ۞ وَهٰكَذَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۞ فِي الدُّنْيَا
يَاْمُرُهُ بِوَاسِطَةِ شَرْعِهِ وَفِي الْاٰخِرَةِ بِغَيْرِ
وَاسِطَةٍ ۞ يَرٰى هٰذِهِ الدُّنْيَا وَسُرْعَةَ
فَنَائِهَا فَيَزْهَدُ فِيْهَا ۞ وَيَذْكُرُ مَجِيْءَ
اَقْسَامِهِ وَاَنَّهُ يَتَنَاوَلُ بِشَهَادَةِ
الشَّرْعِ وَقَلْبِهِ ۞ فَيَقُوْلُ مَا لِيْ
حَاجَةٌ فِيْ هٰذَا ۞ مَا اُرِيْدُهُ
وَيَهْرُبُ قَلْبُهُ يَمِيْنًا وَ
شِمَالًا ۞ فَيُلْزَمُ وَيُجْبَرُ
عَلٰى تَنَاوُلِهَا هٰذَا حَالُهُ
فِي الدُّنْيَا ۞ وَاَمَّا فِي
الْاٰخِرَةِ

طعن کرتا ہے اِدھر آ کہ اپنی اور تیری حالت کو شریعت پر پرکھیں پس جس کی حالت پیتل اور چاندی نکلے وہ بے شک اس کا مستحق ہے کہ اس پر طعن کیا جائے اور اس کو چھوڑ دیا جائے اور وہ مرجائے۔ بسم اللہ۔ آجا باہر نکل۔ مخنثوں کی طرح منہ چھپا کر بھاگ مت۔ یہ محض لاشئے اور ہوس اور کاہلی ہے۔ تجھ پر افسوس۔ عنقریب تیری حقیقت کھل جائے گی۔ یا اللہ ہم پر توجہ فرما اور دُنیا و آخرت میں ہم کو رُسوا مت کر۔

صاحبزادہ! تیرا کام بغیر بنیاد کے تعمیر ہوا ہے۔ لہٰذا ہے کہ دیواریں گر پڑیں۔ تیری بنیاد چونکہ بدعتیں اور گمراہیاں بنی ہیں اور تعمیر ریاء و نفاق ہے۔ پس تعمیر قائم کس طرح رہ سکتی ہے؟ یہ محض خواہش نفس وطبیعت ہے۔ تو خواہشِ نفس وطبیعت سے کھاتا پیتا اور جماع کرتا اور (مال) جمع کرتا ہے۔ کسی بات میں بھی تیری نیت نیک نہیں ہے۔ مؤمن کیلئے تو بہرحال ہر کام میں نیت نیک ہوا کرتی ہے حکمِ خداوندی کے بغیر نہ وہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ پہنتا ہے نہ جماع کرتا ہے اور دُنیا ہو یا آخرت اسی حال پر قائم رہتا ہے۔ دُنیا میں اس کو حق تعالٰے کا حکم شریعت کے واسطے سے ہوتا ہے اور آخرت میں بلا واسطہ۔ وہ اس دُنیا اور اس کے جلد فنا ہو جانے پر نظر کرتا ہے۔ پس اس سے متنفر ہو جاتا اور اپنے مقسوم کے آنے کو یاد رکھا کرتا اور اس کو شریعت اور اپنے قلب کی شہادت سے استعمال کرتا ہے۔ لہٰذا (جب مقسوم کی کوئی شئے اس کو ملتی ہے) تو وہ کہتا ہے کہ نہ مجھے اس کی حاجت ہے اور نہ میری یہ مُراد ہے۔ اس کا قلب (ہر شئے سے) متنفر ہو کر اِدھر اُدھر بھاگتا ہے۔ پس وہ اس کے استعمال پر مجبور بنایا جاتا ہے۔ یہ ہوتی ہے اس کی حالت دُنیا میں۔ اب رہی آخرت

لَا يَفْتَحُ عَيْنَهُ فِي وَجْهِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَلْقَى رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ؛ فَإِذَا تَنَاوَلَ شَيْئًا مِنْهَا لَا يَتَنَاوَلُهُ إِلَّا بِأَمْرٍ جَزْمٍ وَتَقَدُّمٍ وَإِشَارَةٍ ؛ فَيَقْبَلُ الْأَمْرَ قَضَاءً لِحَقِّ الْجَنَّةِ ؛ يَقْضِي حَقَّ الْحُورِ وَالْوِلْدَانِ وَتِلْكَ الشَّهَوَاتِ ؛ يُوَافِقُ فِي ذٰلِكَ الْأَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِينَ وَالشُّهَدَاءَ وَالصَّالِحِينَ ؛ وَقْتًا دُونَ وَقْتٍ ؛ وَإِلَّا فَمُعْظَمُ أَوْقَاتِهِ عِنْدَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ إِذَا اتَّقَيْتَ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ جَاءَكَ مِنْهُ الْفَرَجُ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِكَ ؛ أَمَا سَمِعْتَهُ كَيْفَ قَالَ ؛ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۞ هٰذِهِ الْآيَةُ غَلَّقَتْ بَابَ الِاتِّكَالِ عَلَى الْأَسْبَابِ غَلَّقَتْ بَابَ الْأَغْنِيَاءِ وَالْمُلُوكِ وَفَتَحَتْ بَابَ التَّوَكُّلِ ؛ مَنْ يَتَّقِيهِ يُجَازِيهِ بِأَنْ يَجْعَلَ لَهُ فَرَجًا وَمَخْرَجًا مِمَّا ضَاقَ عَلَى النَّاسِ أَيُّ شَيْءٍ أُعَلِّمُكُمْ كَمْ أَقُولُ لَكُمْ ؎

لَقَدْ أَسْمَعْتَ لَوْ نَادَيْتَ حَيًّا
وَلٰكِنْ لَا حَيَاةَ لِمَنْ تُنَادِي

قَلْبُكَ فَارِغٌ مِنَ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ وَالْإِيقَانِ لَا مَعْرِفَةَ لَكَ وَلَا عِلْمَ فَأَنْتَ هَوَسٌ وَالْكَلَامُ مَعَكَ ضَائِعٌ يَا مُنَافِقُونَ قَدْ تَنَعَّمْتُمْ بِالْكَلَامِ فِي التَّوَكُّلِ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَقُلُوبُكُمْ مُشْرِكَةٌ بِالْخَلْقِ ؛

وہاں تو جب تک وہ اپنے پروردگار سے مُلاقات نہ کرلیگا اُس وقت تک جنت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھے گا۔ جب جنت کی کوئی چیز کھائے گا تو امر یقینی اور تقدم و اشارہ کے بغیر کھائے گا ہی نہیں صرف جنّت کا حق ادا کرنے کے لئے اس کو قبول کرلے گا تاکہ حور و غلمان اور ان خواہشات کا حق ادا کرے۔ اس ادائے حقوق میں کبھی وقت انبیاء و مرسلین اور شہداء و صالحین کی موافقت کرے گا۔ ورنہ بسا اوقات تو اپنے پروردگار ہی کے پاس رہے گا۔ جب تو اپنے پروردگار سے ڈرے گا تو تیرے جُملہ احوال میں اس کی طرف سے کشائش نصیب ہوگی۔ کیا تُو نے سُنا نہیں حق تعالےٰ کیا ارشاد فرماتا ہے کہ "جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے سبیل نکال دیتا ہے۔ اور اس کو ایسی جگہ سے روزی پہنچاتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں جاتا"۔ اس آیت نے اسباب پر بھروسہ کرنے کا دروازہ ہی بند کردیا۔ امراء و سلاطین کا دروازہ بند کردیا اور توکّل کا دروازہ کھول دیا کہ جو خدا سے ڈرے گا حق تعالےٰ اس کو یہ صلہ دیگا کہ (اُس کو وسعت بخشے گا۔ اور جن اُمور میں مخلوق کو تنگی پیش آتی ہے اس کے لئے ان میں سبیل نکال دے گا۔ مَیں تمہیں لے کر کروں کیا؟ کیا کچھ تُم سے کہتا ہوں (مگر تمہارے کانوں پر جُوں بھی نہیں رینگتی) کسی کا شعر ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "اگر تو زندہ شخص کو پُکارتا تو وہ سُن بھی لیتا مگر (مصیبت تو یہ ہے کہ) جس کو تُو پکار رہا ہے اُس میں مطلق حیات ہی نہیں"۔ تیرا قلب اسلام و ایمان اور ایقان سے خالی ہے۔ نہ تجھے معرفت نصیب ہے نہ علم۔ بس تو سرتاپا ہوس ہے۔ اور تیرے ساتھ گفتگو کرنا بھی بیکار ہے۔ اے منافقو! تُم توکّل کے متعلق محض اپنی زبانوں سے تکلّم کرنے پر اکتفا کر بیٹھے۔ حالانکہ تمہارے قلوب مخلوق کو شریک خدا

قَلْبِیْ مُلِئَ غَیْظًا عَلَیْکُمْ غَیْرَةً لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ؛ اِنْ سَکَتُّمْ وَتَرَکْتُمُ الْمُزَاحَمَةَ وَاِلَّا اَحْرَقْتُ دُوْرَکُمْ عَلَیْکُمْ ؛ یَا حَائِلُ بَیْنَ الْمَاءِ الْمَالِحِ وَالْعَذْبِ حُلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ السُّخْطِ عَلَیْكَ ؛ وَالْمُنَازَعَةِ لَكَ فِیْ اَقْدَارِكَ حُلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعَاصِیْكَ بِبَرْزَخٍ مِّنْ رَّحْمَتِكَ اٰمِیْنَ

یَا غُلَامُ اِذَا کُنْتَ مُتَّقِیًا لِرَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ ذَاکِرًا لَّهٗ مُوَحِّدًا لَّهٗ مُشِیْرًا اِلَیْهِ قَبْلَ بَلَائِكَ فَاِذَا وَقَعْتَ فِیْ بَابِ الْبَلَاءِ قَالَ لَهَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا ؛ اَللّٰهُمَّ افْعَلْ بِنَا کَذَا وَاِنْ کُنَّا لَا نَسْتَحِقُّ ؛ عَامِلْنَا بِکَرَمِكَ وَلَا تُحَاقِقْنَا وَلَا تُوَارِنَا وَلَا تُوَاقِفْنَا اٰمِیْنَ ؛ اَلْاَدَبُ فِیْ حَقِّ الْعَارِفِ فَرِیْضَةٌ کَالتَّوْبَةِ فِیْ حَقِّ الْعَاصِیْ کَیْفَ لَا یَکُوْنُ مُتَاَدِّبًا وَّهُوَ اَقْرَبُ الْخَلْقِ اِلَی الْخَالِقِ ؛ مَنْ عَاشَرَ الْمُلُوْكَ بِالْجَهْلِ کَانَ جَهْلُهٗ مُقَرِّبًا لَّهٗ اِلٰی قَتْلِهٖ ؛ وَکُلُّ مَنْ لَّیْسَ لَهٗ اَدَبٌ فَهُوَ مَمْقُوْتُ الْخَالِقِ وَالْخَلْقِ ؛ کُلُّ وَقْتٍ لَیْسَ فِیْهِ اَدَبٌ فَهُوَ مَقْتٌ ؛ لَا بُدَّ مِنْ حُسْنِ الْاَدَبِ مَعَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ؛ اَحْسِنُوا الْاَدَبَ اَقْبِلُوْا عَلٰی اٰخِرَتِکُمْ وَاَعْرِضُوْا عَنْ دُنْیَاکُمْ ؛ وَلَا تُقْبِلُوْا عَلَیْهَا کَاِقْبَالِ الْکُفَّارِ ؛ لِاَنَّهُمْ یُقْبِلُوْنَ عَلَیْهَا وَیُحِبُّوْنَهَا لِقِلَّةِ خُبْرِهِمْ بِهَا

؎

سمجھے ہوتے ہیں۔ غیرتِ خداوندی کی وجہ سے میرا قلب تمہاری طرف سے غصہ کے ساتھ لبریز ہو رہا ہے۔ یا تو چپ ہو رہو اور مزاحمت چھوڑ دو ورنہ میں تمہارے گھروں کو جلا دوں گا۔ اے وہ ذات جو شیریں اور کھاری پانی کے درمیان حائل ہے (کہ ایک دوسرے سے ملنے نہیں دیتی) ہمارے اور اپنے غصہ اور قضاء و قدر کے متعلق منازعت کرنے کے درمیان حائل ہو جا۔ اپنی رحمت کے ترشح سے ہمارے اور اپنی معصیت کے درمیان آڑ بن جا۔ آمین۔

صاحبزادہ! جب تو اپنے پروردگار سے ڈرنے۔ اس کو یاد رکھنے والا۔ اس کو یگانہ و یکتا سمجھنے والا اور مصیبت سے پہلے اس کی طرف جھکنے والا بن جائے گا۔ تو جس وقت کسی مصیبت میں واقع ہوگا تو حق تعالیٰ مصیبت سے فرمائے گا کہ اے آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جا۔ یا اللہ ہمارے ساتھ بھی یہی معاملہ فرما اگرچہ ہم اس کے مستحق نہیں۔ ہمارے ساتھ اپنے کرم کا برتاؤ فرما۔ ہماری جانچ مت کر۔ نہ ہم کو (اپنی نظروں سے) اوجھل کر اور نہ (مقامِ امتحان میں) کھڑا فرما، آمین۔ جس طرح مجرم کے حق میں توبہ کرنی فرض ہے، اِسی طرح عارف کے حق میں ادب کرنا فرض ہے۔ اور وہ باادب کیوں نہ ہو جب کہ ساری مخلوق سے زیادہ وہ خالق کے قریب ہے۔ جو شخص جہالت لے کر بادشاہوں سے میل جول رکھے گا اس کی جہالت اس کو قتل کے قریب پہنچائے گی۔ اور جس شخص کو ادب نصیب نہ ہوگا وہ خالق کا اور مخلوق کا دونوں کا معتوب رہے گا۔ حق تعالیٰ کے ساتھ حُسنِ ادب کے بغیر چارہ نہیں حُسنِ ادب اختیار کرو۔ آخرت کی طرف متوجہ ہو۔ دُنیا سے رُخ پھیرو۔ کافروں کی طرح اس پر مت گرو۔ کیونکہ وہ تو اس سے لاعلمی کی وجہ سے اس پر متوجہ ہوتے اور اس کو محبوب سمجھتے ہیں۔ بندہ

الْعَبْدُ يَتُوبُ مِنْ مَعَاصِيهِ وَزَلَّاتِهِ وَخَطَايَاهُ وَيَشْتَغِلُ بِصَوْمِ النَّهَارِ وَصَلَاةِ اللَّيْلِ ۔ وَيَأْكُلُ مِنْ كَسْبِهِ حَلَالَ الشَّرْعِ ۔ ثُمَّ يَتَرَقّٰى فَيَصِيْرُ مُتَوَرِّعًا يَقِلُّ كَسْبُهُ خَوْفًا مِّنَ الْوُقُوْعِ فِي الْحَرَامِ ۔ ثُمَّ يَتَرَقّٰى فَيَصِيْرُ مُتَنَزِّهًا ۔ ثُمَّ يَتَرَقّٰى فَيَصِيْرُ زَاهِدًا ۔ ثُمَّ يَتَرَقّٰى فَيَصِيْرُ عَارِفًا مُفْتَقِرَ الْقَلْبِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يُجَالِسُهُ وَيُحَادِثُهُ ۔ يَفْرُغُ قَلْبُهُ مِنَ الْخَلْقِ يَسْتَغْنِي عَنْهُمْ وَيَفْتَقِرُ إِلَيْهِ ۔ يُجَالِسُهُ مَعَ أَرْوَاحِ أَنْبِيَائِهِ وَأَصْفِيَائِهِ ۔ يَسِيْرُ مُسْتَأْنِسًا بِهِ قَرِيْبًا مِّنْهُ ۔ وَهٰذَا بَعْدَ كَدٍّ وَكَدٍّ وَيْحَكَ مَا تَعْرِفُ الْأَحْوَالَ فَلِمَ تَتَكَلَّمُ فِيْهَا ۔ مَا تَعْرِفُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فَلِمَ تَدْعُو إِلَيْهِ ۔ أَنْتَ مَا تَعْرِفُ إِلَّا هٰذَا الْغِنٰى ۔ هٰذَا السُّلْطَانَ مَا لَكَ رَسُوْلٌ وَلَا مُرْسِلٌ ۔ مَا تَأْكُلُ بِالْوَرَعِ وَإِنَّمَا تَأْكُلُ بِالْحَرَامِ ۔ أَكْلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ حَرَامٌ ۔ أَنْتَ مُنَافِقٌ دَجَّالٌ وَأَنَا بَغَّاضٌ دَكَّاكُ الْمُنَافِقِيْنَ ۔ مُخَرِّقٌ لِعُقُوْلِهِمْ ۔ مَعَاوِلِيْ تُخَرِّبُ بَيْتَ هٰذَا الْمُنَافِقِ ۔ وَتُذْهِبُ إِيْمَانَهُ الَّذِيْ يَدَّعِيْهِ ۔ اَلْمُنَافِقُ مَا مَعَهُ سِلَاحٌ يُقَاتِلُ بِهِ ۔ لَيْسَ لَهُ حِصَانٌ يَرْكَبُ وَيَكِرُّ عَلَيْهِ وَيَفِرُّ بَيْنَ الْخَلْقِ وَالْخَالِقِ ۔ بَيْنَ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ بَيْنَ السَّبَبِ وَالْمُسَبَّبِ بَيْنَ الْحُكْمِ وَالْعِلْمِ عِنْدَ هٰذِهِ الْآفَاتِ يَتَبَيَّنُ أَثَرُ الْإِيْمَانِ وَعَمَلُ الْإِيْقَانِ وَقُوَّةُ التَّوْحِيْدِ وَالتَّوَكُّلِ

اپنی معصیتوں لغزشوں اور خطاؤں سے توبہ کرتا دن اور رات کی نمازوں میں مشغول ہوتا اور اپنے کسب سے شرعاً حلال کھانا کھایا کرتا ہے اس کے بعد ترقی کرتا ہے تو محتاط بن جاتا ہے۔ پس حرام میں جا پڑنے کے اندیشہ سے اس کے کسب میں کمی آجاتی ہے۔ اس کے بعد ترقی کرتا ہے تو منزّہ بنتا ہے اور پھر اُوپر چڑھتا ہے تو زاہد بن جاتا ہے۔ اس کے بعد ترقی کرکے عارف بنجاتا ہے کہ اس کا قلب خدا کا محتاج فقیر ہوتا ہے۔ پس اس کی ہم نشینی وہم کلامی اس کو نصیب ہوتی ہے کہ مخلوق سے اُس کا قلب خالی اور مستغنی ہوتا ہے اور خالق کا محتاج۔ اس کو انبیاء و خاصانِ خدا کی معیت میں ہم نشینی نصیب ہوتی ہے وہ ذاتِ حق سے مانوس ہونے والا اور اس کے قریب ہوتا ہے مگر یہ بہت کچھ مدّت کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ تجھ پر افسوس۔ تو ان کیفیات سے واقف نہیں ہے۔ پھر ان میں کلام کیوں کرتا ہے؟ تو حق تعالیٰ سے واقف نہیں ہے پھر (واعظ بن کر) اس کی طرف بلاتا کیوں ہے؟ تُو تو اسی تونگری اور اسی (دنیوی) بادشاہ سے واقف ہے۔ نہ تیرے لئے رسول ہے نہ خدا۔ تو پرہیزگاری سے نہیں کھاتا بلکہ حرام سے کھا رہا ہے۔ کیونکہ دین فروشی کرکے دُنیا کمانی حرام ہے۔ تُو مُنافق دجّال ہے اور میں مُنافقوں کا دشمن اور ان کی سرکوبی کرنیوالا اور ان کی عقلوں کو چاک کردینے والا ہوں۔ میری (سخت گیری کی) کُدالیں اس مُنافق کے گھر کو منہدم اور جس ایمان کا وہ دعوے کر رہا ہے اس کو زائل کردیں گی۔ منافق کے پاس نہ ہتھیار ہوتا ہے کہ اس سے لڑے اور نہ گھوڑا ہوتا ہے جس پر سوار ہو اور کرّ و فرّ دکھلائے مخلوق اور خالق کے درمیان ظاہر اور باطن کے درمیان سبب اور مسبّب کے درمیان۔ اور حکم اور علم کے درمیان۔ ایمان کا اثر اور ایقان کا عمل اور توحید کی قوت اور توکّل اور اللہ

وَالثِّقَةُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ اَلْاِيْمَانُ هُوَ الْبَيِّنَةُ عَلَى الدَّعْوٰى ؛ اَلْمُؤْمِنُوْنَ يَخَافُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِقُلُوْبِهِمْ وَيَرْجُوْنَهٗ دُوْنَ غَيْرِهٖ ؛ يُنْزِلُوْنَ حَوَائِجَهُمْ بِهٖ دُوْنَ غَيْرِهٖ يَرْجِعُوْنَ اِلٰى بَابِهٖ دُوْنَ بَابِ غَيْرِهٖ ؛ وَاٰثَارُهٗ كَيْفَ مَا تَعْرِفُوْنَ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ ؛ مَنْ عَرَفَ الدُّنْيَا تَرَكَهَا وَمَنْ عَرَفَ الْاٰخِرَةَ رَاٰهَا مَخْلُوْقَةً مُكَوَّنَةً بَعْدَ اَنْ لَّمْ تَكُنْ ؛ فَتَرَكَهَا وَلَحِقَ بِخَالِقِهِمَا ؛ فَتَصْغُرُ الدُّنْيَا وَالْاُخْرٰى فِيْ عَيْنِ قَلْبِهٖ وَيَعْظُمُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ عَيْنِ سِرِّهٖ ؛ فَيَطْلُبُهٗ دُوْنَ غَيْرِهٖ ؛ يَصِيْرُ الْخَلْقُ كَالذَّرِّ بَيْنَ يَدَيْهِ يَرَاهُمْ كَالصِّبْيَانِ يَلْعَبُوْنَ اِذَا لَعِبُوْا بِالتُّرَابِ يَرَى الْمُلُوْكَ الْمُتَوَلِّيْنَ مَعْزُوْلِيْنَ ؛ وَالْاَغْنِيَاءَ مَغْرُوْرِيْنَ يَرَى الْمُشْتَغِلِيْنَ بِغَيْرِ رَبِّهِمْ مَحْجُوْبِيْنَ ؛ اِنِّيْ اَرَاكُمْ تَلْعَبُوْنَ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَامِ الصَّالِحِيْنَ ؛ تَلْعَبُوْنَ بِذٰلِكَ بِجَهْلِكُمْ ؛ لَوِ اتَّبَعْتُمُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ لَرَاَيْتُمْ عَجَبًا ؛ مَا زَالُوْا يَصْبِرُوْنَ مَعَهٗ عَلٰى مَا يُرِيْدُ ؛ حَتّٰى اَعْطَاهُمْ مَا يُرِيْدُوْنَ ؛ اَلْفَقْرُ وَالْبَلَاءُ مَعَ عَدَمِ الصَّبْرِ عُقُوْبَةٌ ؛ وَمَعَ وُجُوْدِهٖ كَرَامَةٌ ؛

تعالٰے پر بھروسہ مصیبتوں کے آنے کے وقت کھلتا ہے۔ ایمان ہی تو اس دعوے کی دلیل ہے۔ جو ایمان والے ہوتے ہیں وہ اپنے دلوں سے صرف خدا ہی سے ڈرتے ہیں اور اسی سے اُمید رکھتے ہیں نہ کہ دوسرے سے۔ اسی پر اپنی حاجتیں پیش کیا کرتے ہیں نہ کہ دوسرے پر۔ اور اسی کے دروازہ کی طرف لوٹا کرتے ہیں نہ کہ دوسرے کے دروازہ کی طرف۔ اس کی شناخت یہی ہے کہ تم کو اپنے رب کی معرفت کیسی حاصل ہے؟ جو دُنیا سے واقف ہو جاتا ہے وہ دُنیا کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور جو آخرت سے واقف ہو جاتا ہے وہ سمجھ لیتا ہے کہ آخرت بھی مخلوق ہے اور عدم کے بعد وجود میں آئی ہے۔ لہٰذا وہ آخرت کو بھی چھوڑ دیتا اور اس کے پیدا کرنے والے کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے۔ پس اس کے قلب کی آنکھ میں دُنیا اور آخرت دونوں حقیر ہو جاتی ہیں اور اس کی چشمِ باطن میں خالق ہی معظم باقی رہتا ہے۔ لہٰذا وہ اسی کا طالب ہوتا ہے نہ کہ غیر کا۔ ساری مخلوق اس کے آگے ایسی ہوتی ہے جیسے چیونٹیاں وہ ان کو ایسا پاتا ہے گویا ناسمجھ بچے مٹی سے کھیل رہے ہیں۔ اس کو صاحبِ حکومت سلاطین معزول نظر آتے ہیں۔ اور دولتمند مبتلائے دھوکہ۔ وہ غیر اللہ میں مشغول ہونے والوں کو محجوب پاتا ہے۔ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ کتاب اللہ اور سُنّتِ رسول اللہ اور کلام صلحاء کے ساتھ کھیل کر رہے ہو اور یہ کھیل کرنا اپنی جہالت کی وجہ سے ہے۔ اگر تم کتاب و سُنّت کا اتباع کرتے تو عجیب برکات دیکھتے۔ اللہ والے مشیتِ خداوندی پر ہمیشہ صابر بنے رہتے ہیں یہاں تک کہ حق تعالٰے ان کو ان کی منشا کے موافق عطا فرما دیتا ہے۔ اگر صبر نہ ہو تو تنگ دستی و مصیبت ایک عذاب ہے۔ اور اگر صبر ہو تو کرامت و عزت۔

يَتَنَعَّمُ الْمُؤْمِنُ فِي بَلَائِهِ بِقُرْبِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
مُنَاجَاتِهِ لَهُ ، وَلَا يُحِبُّ الْبَرَاحَ مِنْ مَكَانِهِ ،
مَا أَكْسَدَ سُوقَ كَلَامِي لِأَنَّهُ لَا يُنْفَقُ عَلَى النُّفُوسِ
وَالْأَهْوِيَةِ ، هٰذَا آخِرُ الزَّمَانِ ، قَدْ قَامَ سُوقُ
النِّفَاقِ وَأَنَا مُجْتَهِدٌ فِي إِقَامَةِ الدِّينِ الَّذِي كَانَ
عَلَيْهِ نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحَابَةُ
وَالتَّابِعُونَ لَهُ ، هٰذَا آخِرُ الزَّمَانِ قَدْ صَارَ مَعْبُودُ
أَكْثَرِهِمُ الدِّينَارَ وَالدِّرْهَمَ ، قَدْ صَارُوا كَقَوْمِ
مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ أُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ ،
عِجْلُ هٰذَا الزَّمَانِ الدِّينَارُ وَالدِّرْهَمُ وَيْحَكَ
كَيْفَ تَطْلُبُ الْجَاهَ وَالْمَالَ مِنْ هٰذَا الْمَلِكِ ، وَتَعْتَمِدُ
عَلَيْهِ فِي مُهِمَّاتِكَ وَهُوَ عَنْ قَرِيبٍ إِمَّا مَعْزُولٌ أَوْ
مَيِّتٌ ، يَذْهَبُ مَالُهُ وَمُلْكُهُ وَجَاهُهُ وَيَنْتَقِلُ
إِلَى قَبْرِهِ الَّذِي هُوَ بَيْتُ الظُّلْمَةِ وَالْوَحْشَةِ وَالْوَحْدَةِ
وَالْغَمِّ وَالْهَمِّ وَالدُّودِ ، وَيَنْتَقِلُ مِنْ مُلْكٍ إِلَى
هُلْكٍ ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ وَنِيَّةٌ صَالِحَةٌ
لِلْخَلْقِ ، فَيَتَغَمَّدُهُ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهِ وَيُخَفِّفُ حِسَابَهُ ،
لَا تَتَّكِلْ عَلٰى مَنْ يُعْزَلُ أَوْ يَمُوتُ فَيَخِيبَ رَجَاؤُكَ
وَيَنْقَطِعَ مَدَدُكَ ، الْمُؤْمِنُ ارْتَفَعَتْ هِمَّتُهُ عَنِ
الْأَرْضِ وَعَنِ الدُّنْيَا وَأَبْنَائِهَا وَعَنِ الْآخِرَةِ وَأَبْنَائِهَا
عَلِمَ أَنَّ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْعَالِينَ مِنَ الْهِمَمِ ،
فَعَلَتْ هِمَّتُهُ حَتَّى انْتَهَتْ إِلَيْهِ وَخَرَّتْ بَيْنَ يَدَيْهِ
سَاجِدَةً فَلَمْ يَأْذَنْ لَهَا بِالرَّفْعِ مِنَ السُّجُودِ
حَتّٰى اسْتَوْلٰى بِالْقَلْبِ وَالسِّرِّ ،
فَأَعْطَاهَا النِّيَابَةَ ،

بندۂ مؤمن مصیبت کے اندر قربِ حق اور مناجات کے مزے لیا کرتا ہے اور جگہ سے ہٹنا پسند نہیں کرتا۔ میرے وعظ کا بازار کس درجہ مندا پڑ گیا کیونکہ نفوس و خواہشات کے سامنے رواج نہیں پکڑتا۔ یہ آخری زمانہ ہے کہ نفاق کا بازار جمتا ہوا ہے۔ اور میں اس طریقہ کے قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہوں جس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ اور آپ کے تابعین رہے ہیں۔ یہ آخری زمانہ ہے کہ اکثر لوگوں کے معبود دراہم و دنانیر بن گئے ہیں۔ لوگ موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرح بن گئے کہ ان کے دلوں میں گوسالہ کی محبت رچ گئی تھی۔ اور اس زمانہ کا گوسالہ دینار و درہم بن گیا۔ تجھ پر افسوس۔ تو اس دنیا کے بادشاہ سے جاہ و مال کا طالب کس طرح بنا ہوا اور اپنی مہمات میں اس پر کیسے بھروسہ کرتا ہے۔ حالانکہ وہ عنقریب یا معزول ہونے والا ہے یا مرجانے والا۔ اس کا مال و ملک و جاہ سب جاتا رہے گا۔ اور وہ ایسی قبر میں جا بسے گا جو تاریکی و وحشت اور تنہائی و اندوہ و رنج و غم اور کیڑوں مکوڑوں کا گھر ہے۔ وہ حکومت سے ہلاکت کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ ہاں اگر اس کے پاس نیک عمل اور مخلوق کے متعلق نیک نیتی ہوگی تو حق تعالیٰ اس کو اپنی رحمت سے ڈھانپ لیگا اور حساب کتاب میں تخفیف فرمائے گا۔ جو معزول ہونیوالا یا مرجانے والا ہے۔ اس پر بھروسہ مت کرو ورنہ تیری توقع نامراد رہے گی اور مدد منقطع ہو جائے گی۔ مؤمن کی ہمت دنیا اور اہلِ دنیا اور آخرت اور اہلِ آخرت سب سے اونچی اٹھ جاتی ہے۔ اس لئے جان لیا ہے کہ حق تعالیٰ بلند ہمتوں کو محبوب سمجھتا ہے۔ لہٰذا اس کی ہمت اتنی بلند ہوئی کہ حق تعالیٰ تک جا پہنچی اور اس کے سامنے سجدہ میں گر پڑی۔ پس سجدہ سے سر اٹھانے کا اس کو حکم نہ ملا یہاں تک کہ قلب و باطن کو پکارا اور ان کو مخلوق میں تصرف

وَالرِّيَاسَةَ وَالْإِمَارَةَ وَالتَّمَكُّنَ فِي الْخَلْقِ ۞ فَعَاشَ فِي الدُّنْيَا رَئِيسًا وَّفِي الْآخِرَةِ رَئِيسًا ۞ فِي الدُّنْيَا مَلِكًا وَّفِي الْآخِرَةِ مَلِكًا **يَا قَوْمُ** اُشْكُرُوا رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى نِعَمِهٖ وَلَا تُضِيفُوهَا إِلٰى غَيْرِهٖ ۞ أَمَا سَمِعْتُمُوهُ يَقُولُ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۞ فَتِّشْ عَلَى الْفُقَرَاءِ فَأَعْطِهِمْ ۞ وَاجْتَهِدْ أَنْ لَا تَمُرَّ عَلَيْكَ حِيلَةُ مُنَافِقٍ مُتَنَمِّسٍ كَذَّابٍ يَتَفَاقَرُ وَهُوَ غَنِيٌّ ۞ يُرَاحِمُ الْفُقَرَاءَ بِحُجَّةِ تَبَاكِيهِ وَذُلِّهٖ ۞ إِذَا طَلَبَ مِنْكَ وَاحِدٌ مِّنْ هٰذَا الْجِنْسِ فَتَوَقَّفْ سَاعَةً وَّاسْتَفْتِ قَلْبَكَ ۞ فَلَعَلَّهٗ غَنِيٌّ وَّهُوَ يَتَفَاقَرُ ۞ اُنْظُرْ مَا يَخْطُرُ لَكَ ۞ اِسْتَفْتِ نَفْسَكَ وَإِنْ أَفْتَاكَ الْمُفْتُونَ ۞ اَلْمُؤْمِنُ يَعْرِفُ الْخَلْقَ ۞ لَهٗ فِيهِمْ عَلَامَاتٌ ۞ قَلْبُهٗ حَسَّاسٌ يَنْظُرُ بِنُورِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي أَسْكَنَهٗ فِي قَلْبِهٖ **وَيْحَكَ** أَنْتَ كَسْلَانُ فَلَا جَرَمَ لَا يَقَعُ بِيَدِكَ شَيْءٌ ۞ جِيرَانُكَ وَإِخْوَانُكَ وَأَقَارِبُكَ قَدْ سَافَرُوا وَفَتَّشُوا وَحَفَرُوا فَوَقَعُوا فِي الْكُنُوزِ ۞ رِبْحُ الدِّرْهَمِ عَشَرَةٌ وَّعِشْرِينَ ۞ وَرَجَعُوا غَانِمِينَ وَأَنْتَ قَاعِدٌ مَّكَانَكَ عَنْ قَرِيبٍ يَذْهَبُ هٰذَا الْقَدْرُ الْيَسِيرُ الَّذِي

وحکومت اور ریاست و نیابت عطا فرمائی۔ پس اس نے دُنیا میں بھی رئیس بن کر زندگی گذاری اور آخرت میں بھی رئیس بن کر زندگی گذاری کہ دنیا میں بھی بادشاہ بنا رہا اور آخرت میں بھی بادشاہ بنا۔ **صاحبو!** خدا کی نعمتوں پر خدا کے شکر گذار بنو اور ان کو دوسروں کی طرف منسوب نہ کرو۔ کیا تم نے سُنا نہیں، وہ فرماتا ہے کہ "جو نعمت بھی تمہارے پاس ہے وہ اللہ ہی کی دی ہوئی ہے"۔ فقراء کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر دیا کر اور کوشش کر کہ تجھ پر اس جھوٹے مکار منافق کا داؤ نہ چل جائے، جو مالدار ہو کر فقیروں کی سی صورت بنائے پھرتا اور ظاہر داری کے برتاؤ اور رونی صورت بنانے اور خستہ حال پھرنے سے مفلسوں کی صف میں گھستا ہے۔ جب کوئی ایسا شخص تجھ سے کچھ مانگا کرے تو ذرا توقف کیا کر اور اپنے دل سے فتوٰی پُوچھ لیا کر۔ کیونکہ ممکن ہے کہ مالدار ہو اور اپنے آپ کو فقیر ظاہر کرتا ہو پس دیکھ لیا کر کہ تیرا دل کیا کہتا ہے۔ (بزرگوں کا قول ہے کہ) اپنے نفس سے فتوٰی لیا کر اگرچہ مفتی فتوٰی دے چکیں۔ مؤمن مخلوق کو پہچان لیا کرتا ہے اس کو ان کی بہت کچھ شناخت ہوتی ہے۔ اس کے قلب میں بڑی حس ہوتی ہے۔ وہ اللہ کے اس نور سے دیکھا کرتا ہے جو حق تعالٰے نے اس کے قلب میں رکھا ہے۔ تجھ پر افسوس کہ تو نہایت درجہ کاہل ہے لہٰذا ضرور ہے کہ تیرے ہاتھ کچھ بھی نہ لگے۔ تیرے پڑوسی تیرے بھائی بند اور تیرے عزیز واقارب (کا قافلہ) کوچ کر گیا اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر اُنھوں نے (غیبی خزانوں کو) کھودا۔ پس خزانے ان کے ہاتھ لگے کہ ایک ایک درہم پر دس دس اور بیس بیس کا نفع ہوا اور بامراد لوٹ بھی آئے مگر تو اپنی جگہ بیٹھا ہی رہا۔ قریب ہے کہ یہ قلیل پُونجی جو تیرے ہاتھ میں ہے یہ بھی غارت

بیدك وتطلب بعد ذلك من الناس ويحك جاهد في طريق الحق عزّ وجلّ ولا تتكل على قدره؛ اما سمعته كيف قال والذين جاهدوا فينا لنهدينهم سبلنا؛ اشرع وقد جاء لك غيرك وتمم شغلك؛ كل شيء بيد الله عزّ وجلّ فلا تطلب شيئا من غيره؛ اما سمعته يقول وان من شيء الا عندنا خزائنه وما ننزله الا بقدر معلوم؛ ما بقي بعد هذه الآية كلام؛ يا طالب الدينار والدرهم هما شيء وهما بيد الله عزّ وجلّ؛ فلا تطلبهما من الخلق ولا تطلبهما بلسان شركك بهم واعتمادك على الاسباب؛ اللهم يا خالق الخلق ويا مسبب الاسباب خلصنا من قيد الشرك بخلقك واسبابك وآتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار؛

(وقال رضي الله عنه) يا عباد الله انتم في دار الحكمة لا بدّ من الواسطة؛ اطلبوا من معبودكم طبيبا يطب امراض قلوبكم مداويا يداويكم؛ دليلا يدلكم ويأخذ بايديكم؛ تقربوا الى مقربيه ومؤدبيه وحجاب قربه وبوابي بابه؛ قد رضيتم بخدمة نفوسكم ومتابعة اهوائكم

ہو جائے گی، اور تو لوگوں سے بھیک مانگتا پھرے گا۔ تجھ پر افسوس۔ راہِ خدا میں مجاہدہ کر اور تقدیر پر بھروسہ کر کے مت بیٹھ۔ کیا تو نے سُنا نہیں وہ کیا فرماتا ہے ؟" اور جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کیا کرتے ہیں ہم اُن کو اپنے راستوں کی ضرور ہدایت کیا کرتے ہیں۔" تو کام شروع کر دے اس کے بعد دُوسرا آئیگا اور تیرے کام کی تکمیل کر دے گا۔ ہر چیز اللہ کے ہاتھ میں ہے لہٰذا دوسروں سے کچھ بھی مت مانگ۔ کیا تو نے سُنا نہیں وہ فرماتا ہے "کوئی چیز بھی ہو ہمارے ہی پاس اس کے خزانے ہیں، اور ہم اس کو مقدارِ مقررہ پر اُتارتے رہا کرتے ہیں۔" اس آیت کے بعد بحث کی گنجائش ہی باقی نہیں رہی۔ اے دینار و درہم کے طالب، دینار و درہم بھی چیز ہی میں داخل ہیں اور وہ دونوں بھی اللہ ہی کے ہاتھ میں، لہٰذا ان کو مخلوق سے مت مانگ، اور نہ ان کے دینے میں مخلوق کو شریکِ خدا سمجھ اور نہ ان کو اسباب پر اعتماد کرنے کی زبان سے مانگ۔ اے اللہ اے مخلوق کے پیدا کرنے والے اور اسباب کے تجویز فرمانے والے ہمیں اپنی مخلوق اور اپنے اسباب کو شریک سمجھنے کی قید سے رہائی بخش اور ہم کو عطا فرما دُنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

(آپ نے فرمایا) **اے بندگانِ خدا!** تم حکمت کے گھر میں ہو، لہٰذا واسطہ کی ضرورت ہے۔ اپنے معبود سے طبیب طلب کرو۔ جو تمہارے قلوب کی بیماریوں کا علاج کرے۔ معالج طلب کرو۔ جو تم کو دوائیں دے، اور راہبر طلب کرو جو تم کو راستہ بتائے اور تمہاری دستگیری کرے۔ خدا کے مقرب و مؤدب بندوں اور اس کے قرب کے دربانوں اور دروازہ کے آستانہ بوسوں کا قرب حاصل کرو۔ تم اپنے نفوس کی خدمت اور خواہشات و

وَطِبَاعِكُمْ ، أَنَا أَحْسَنُ أَخْلَاقِكُمْ وَأَوْقَحُكُمْ فِي دِينِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، لَا تَسْمَعُوا مِنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يُفَرِّحُونَ نُفُوسَكُمْ يَذِلُّونَ لِلْمُلُوكِ وَيَصِيرُونَ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ كَالذَّرِّ ، لَا يَأْمُرُونَهُمْ بِأَمْرِهٖ وَلَا يَنْهَوْنَهُمْ عَنْ نَهْيِهٖ ، وَإِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ فَعَلُوهُ نِفَاقًا تَكَلُّفًا ، طَهَّرَ اللّٰهُ الْأَرْضَ مِنْهُمْ وَمِنْ كُلِّ مُنَافِقٍ ، أَوْ يَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ بَابِهٖ ، إِنِّي أَغَارُ إِذَا سَمِعْتُ وَاحِدًا يَقُولُ اللّٰهُ اللّٰهُ وَهُوَ يَرَى غَيْرَهٗ ، يَا ذَاكِرًا

اُذْكُرِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْتَ عِنْدَهٗ ،
وَلَا تَذْكُرْهُ بِلِسَانِكَ وَقَلْبُكَ عِنْدَ
غَيْرِهٖ ، اَلْمُعَادِي لِي وَالْمُحِبُّ لِي
عِنْدِي سَوَاءٌ ، مَا بَقِيَ عَلَىٰ وَجْهِ الْأَرْضِ
لِي صَدِيقٌ وَلَا عَدُوٌّ ، وَهٰذَا فِيمَا لِي
صِحَّةُ التَّوْحِيدِ وَرُؤْيَةُ الْخَلْقِ
بِعَيْنِ الْعَجْزِ ، وَأَمَّا مَنْ أَطَاعَ اللّٰهَ
عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ صَدِيقِي ، وَمَنْ
عَصَاهُ فَهُوَ عَدُوِّي ، ذٰلِكَ
صَدِيقُ إِيمَانِي وَهٰذَا عَدُوٌّ
لَهٗ ، اَللّٰهُمَّ حَقِّقْ لِي هٰذَا
وَثَبِّتْهُ وَثَبِّتْنِي عَلَيْهِ ،
اِجْعَلْهُ مَوْهِبَةً لَا عَارِيَةً
هٰذَا شَيْءٌ لَا يَجِيءُ بِالدَّعْوَى
وَالتَّحَلِّي وَالتَّمَنِّي وَ
الْأَسَامِي وَالْأَلْقَابِ وَ
لَقْلَقَةِ اللِّسَانِ ،

طبائع کی اطاعت پر راضی ہو بیٹھے۔ میں اخلاق کے اعتبار سے تم سب میں بہتر ہوں اور دین خداوندی کے متعلق تم سب سے زیادہ بے باک ہوں (کہ حق گوئی میں کسی کا بھی لحاظ نہیں کرتا) ان (دنیادار واعظوں) کی مت سنو (جو اِدھر اُدھر کے قصے سنا کر) تم کو خوش کر دیتے اور اُمراء کے سامنے ذلیل اور ان کے آگے چیونٹیوں کی طرح (حقیر) بن جاتے ہیں کہ نہ ان کو امر خداوندی کا حکم سناتے ہیں اور نہ ممنوعات خداوندی سے ان کو روکتے ہیں اور اگر کبھی ایسا کرتے بھی ہیں تو بناوٹ اور نفاق کی راہ سے کرتے ہیں (تاکہ حق گوئی کا سکہ جم کر عزت بڑھے) اللہ پاک یا تو زمین کو پاک کر دے ان سے اور ہر منافق سے یا ان کو توبہ کی توفیق بخشے اور اپنے دروازہ کی ہدایت فرمائے۔ مجھے بڑی غیرت آتی ہے جب میں کسی کو سنتا ہوں کہ زبان سے تو اللہ اللہ کہتا ہے اور اس کی نظر جاتی ہے دوسروں پر۔ اے اللہ کا ذکر کرنے والے اللہ کے پاس ہو کر اللہ کا ذکر کیا کر، اور اپنی زبان سے اس کا ایسا ذکر مت کیا کر کہ قلب دوسرے کے پاس ہو۔ میرے نزدیک میرا دشمن اور دوست دونوں برابر ہیں سطح زمین پر نہ میرا کوئی دوست باقی رہا اور نہ کوئی دشمن، اور یہ مضمون توحید کے درست ہو جانے اور مخلوق کو عاجز دیکھنے کے اعتبار سے ہے، ورنہ یوں تو جو کوئی بھی خدائے تعالیٰ کا مطیع ہے وہ میرا دوست ہے۔ اور جو اس کی نافرمانی کرتا ہے وہ میرا دشمن ہے۔ کہ وہ میرا دینی دوست ہے اور یہ میرا دینی دشمن ہے۔ بارِ الٰہا اس مضمون کو میرے لئے متحقق و ظاہر فرمائیو اور مجھ کو اس پر قائم رکھیو۔ اس کو ہبہ قرار دیجو (کہ واپس نہ لیا جائے) نہ کہ عاریت۔ یہ ایسی چیز ہے کہ دعوے اور بناوٹ اور ہوس اور نام و لقب اور زبان کی بکواس

إِنَّمَا يَجِيءُ بِالصِّدْقِ وَالْإِخْلَاصِ وَتَرْكِ الرِّيَاءِ وَمُعَادَاةِ النَّفْسِ وَالْهَوٰى وَالشَّيْطَانِ ۞ كُوْنُوْا عُقَلَاءَ ۞ مَا أَرٰى لَكُمْ قُلُوْبًا وَّلَا مَعْرِفَتَهَا لِمُقَلِّبٍ ۞ نُفُوْسُكُمْ غَيْرُ مُرَوَّضَةٍ غَيْرُ مُعَلَّمَةٍ ۞ هِيَ مَلْأٰى مِنَ الْكِبْرِ وَالْعَظَمَةِ ۞ طَرِيْقُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ فِيْهَا أَنَا وَلِيْ وَمَعِيْ ۞ كُلُّ هٰذِهِ الطَّرِيْقِ مَحْوٌ وَّفَنَاءٌ ۞ فِي الْبِدَايَةِ عِنْدَ ضُعْفِ الْإِيْمَانِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ۞ وَفِي النِّهَايَةِ عِنْدَ قُوَّةِ الْإِيْمَانِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ۞ لِأَنَّهُ مُخَاطَبٌ حَاضِرٌ مُّشَاهِدٌ ۞ كُلُّ مَنْ طَلَبَ مِنَ الْخَلْقِ فَقَدْ عَمِيَ عَنْ بَابِ الْخَالِقِ ۞ مَا خَدَمَهُ وَلَا صَحِبَهُ ۞ لَوْ خَدَمَهُ فِيْ حَالِ شَبَابِهِ لَأَغْنَاهُ فِيْ كِبَرِهِ ۞ هُوَ يُعْطِيْ مَنْ لَّا يَخْدِمُهُ ۞ فَكَيْفَ لَا يُعْطِيْ مَنْ يَّخْدِمُهُ الْمُؤْمِنُ كُلَّمَا شَاخَ قَوِيَ إِيْمَانُهُ وَاسْتَغْنٰى عَنِ الْخَلْقِ لِقُرْبِهِ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ يَسْتَغْنِيْ عَنْهُمْ وَإِنْ كَانَ لَا يَمْلِكُ ذَرَّةً وَّلَا لُقْمَةً وَّلَا خِرْقَةً ۞ تَنَبَّهُوْا لِمَا أَقُوْلُ وَلَا تَرْفُضُوْهُ وَرَاءَ ظُهُوْرِكُمْ ۞ إِنِّيْ أَحَقُّ حَقًّا فِيْ حَقٍّ ۞ أَقُوْلُ عَنْ تَجْرِبَةٍ ۞ إِنِّيْ أَرَى الْأَكْثَرَ مِنْكُمْ مَحْجُوْبِيْنَ ۞ يَدَّعُوْنَ الْإِسْلَامَ وَمَا عِنْدَهُمْ مِّنْ حَقِيْقَتِهِ شَيْءٌ ۞ وَيْحَكُمْ اِسْمُ الْإِسْلَامِ عَلَيْكُمْ فَحَسْبُ لَا يَنْفَعُكُمْ تَعْمَلُوْنَ بِشَرَائِطِهِ

سے نہیں آیا کرتی بلکہ صدق واخلاص حاصل کرنے اور ریاکاری چھوڑنے اور نفس و خواہش وشیطان کو دشمن سمجھنے سے آیا کرتی ہے۔ سمجھدار بنو۔ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ نہ صاحبِ دل ہو اور نہ قلب دینے والے کی تم کو معرفت حاصل ہے۔ تمہارے نفوس نہ ریاضت پائے ہوئے ہیں نہ تعلیم یافتہ، بلکہ تکبّر و بڑائی سے لبریز ہیں۔ خدا کے راستہ میں میرا اور میں اور میرے ساتھ کوئی چیز نہیں۔ یہ سارا راستہ تو فنائیت و محویت ہے کہ ابتدا میں ایمان کے ضعیف ہونے کے وقت لا الٰہ الا اللہ ہے (کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ) اور انتہا میں جبکہ ایمان قوی ہوجائے تو لا الٰہ الا انت[ف۱] ہے (کہ کوئی معبود نہیں مگر تو) کیونکہ وہ مخاطب اور حاضر وشاھد ہوا کرتا ہے۔ جس نے مخلوق سے کچھ مانگا وہ خالق کے دروازہ سے اندھا ہوا کہ نہ خدا کی خدمت کی اور نہ اس کی صحبت اس کو نصیب ہوئی۔ اگر جوانی میں اس کی خدمت کرتا تو بڑھاپے میں وہ اس کو تونگری بخشتا۔ وہ تو ان کو بھی دیتا ہے جو اس کی خدمت نہیں کرتے، پھر اُن کا تو کیا پوچھنا جو اس کی خدمت کرتے ہیں۔ مؤمن جُوں جُوں بوڑھا ہوتا ہے ووں ووں اس کا ایمان قوی اور قُربِ حق کی وجہ سے مخلوق سے بے نیاز ہوتا جاتا ہے۔ اگرچہ ایک ذرّہ اور ایک لقمہ اور ایک گدڑی کا بھی مالک نہ ہو۔ جو کچھ مَیں کہہ رہا ہوں اُس میں غور کرو اور اس کو پسِ پُشت نہ ڈالو۔ میں سرتاپا حق درحق ہوں اور تجربہ کی بات کہہ رہا ہوں مَیں تم میں اکثر لوگوں کو محجوب دیکھتا ہوں کہ اسلام کا دعوٰی کرتے ہیں، اور اس کی حقیقت میں سے کچھ بھی ان کے پاس نہیں۔ تم پر افسوس۔ تم پر کے اسلام کا صرف نام آجانا تمہارے لئے کچھ مفید نہیں۔ تم شرائطِ اسلام پر

ف۱ یعنی ضعفِ ایمان کے وقت غیبت ہوتی ہے اور قوتِ ایمان کے وقت مشاہدہ کہ اظہارِ توحید بصیغۂ خطاب ہوتا ہے نہ کہ بصیغۂ غائب۔ ۱۲ منہ

ظَاهِرًا اِلَّا بَاطِنًا ؛ لَا يُسَوِّي عَمَلُكُمْ شَيْئًا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَهَا عَلَامَةٌ عِنْدَ الصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ مَنْ يُكْشَفُ عَنْ اَبْصَارِهِمْ فَيَرَوْنَ نُورَ الْاَلْوِيَةِ الَّتِي بِاَيْدِي الْمَلَائِكَةِ وَنُورَ وُجُوهِهِمْ وَنُورَ اَبْوَابِ السَّمٰوٰتِ وَنُورَ وَجْهِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ لِاَنَّهُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ يَتَجَلّٰى لِاَهْلِ الْاَرْضِ ؛ اَلْعَبْدُ اِذَا عَرَفَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ قَرَّبَ قَلْبَهُ كُلَّ الْقُرْبِ وَاَعْطَاهُ كُلَّ الْعَطَاءِ وَاٰنَسَهُ كُلَّ الْاُنْسِ وَاَعَزَّهُ كُلَّ الْعِزِّ ؛ فَاِذَا سَكَنَ اِلٰى ذٰلِكَ اَزَالَهُ عَنْهُ ؛ يُفْقِرُ يَدَهُ وَيَرُدُّهُ اِلٰى نَفْسِهِ وَيَجْعَلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابًا ؛ يَخْتَبِرُهُ لِيَنْظُرَ كَيْفَ يَعْمَلُ ؛ يَهْرُبُ اَوْ يَثْبُتُ ؛ فَاِذَا ثَبَتَ رَفَعَ الْحُجُبَ عَنْهُ وَرَدَّهُ اِلٰى مَا كَانَ عَلَيْهِ ؛ كَانَ الْجُنَيْدُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقُولُ فِي مُعْظَمِ اَوْقَاتِهِ اَيُّ شَيْءٍ عَلَيَّ مِنِّي ؛ اَلْعَبْدُ وَمَا يَمْلِكُ لِمَوْلَاهُ ؛ كَانَ سَلَّمَ نَفْسَهُ اِلٰى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَزَالَ اِخْتِيَارَهُ وَمُزَاحَمَتَهُ ؛ وَرَضِيَ بِتَوَلِّي قَدَرِهِ لَهُ ؛ صَلَحَ قَلْبُهُ وَاطْمَاَنَّتْ نَفْسُهُ فَعَمِلَ بِقَوْلِهِ اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِينَ ؛ كَانَ الْفُضَيْلُ ابْنُ عِيَاضٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَ

ظاہراً عمل کرتے ہو باطناً نہیں۔ تمہارا عمل کسی ادنیٰ چیز کے برابر بھی نہیں۔ اللہ کے نیک بندوں کے پاس شبِ قدر کی علامت ہوا کرتی ہے کہ ان کی آنکھوں سے حجاب اُٹھ جایا کرتے ہیں۔ پس ان کو ان علَم اور جھنڈوں کی روشنی نظر آتی ہے جو فرشتوں کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں۔ ان کو فرشتوں کے چہروں اور دروازہائے افلاک کی روشنی اور ذاتِ حق کا نُور نظر آتا ہے۔ کیونکہ حق تعالےٰ اس شب میں اہلِ زمین کو جلوہ دکھاتا ہے۔ بندہ جب حق تعالےٰ کی معرفت حاصل کرلیتا ہے تو حق تعالےٰ اُس کے قلب کو قُربِ تام نصیب فرماتا اور پُوری عطا سے نوازتا اور اُنس کامل بخشتا اور ہر قسم کی عزّت سے نوازتا ہے۔ پس جب وہ اس سے قرار پالیتا ہے تو (اب ان دُنیوی نعمتوں کو) اس سے زائل فرمادیتا ہے کہ (عزّ و جاہ و مالِ دُنیا سے) تہی دست بناتا اور اس کے پہلے حال کی طرف اس کو لوٹا دیتا اور اپنے اور اس کے درمیان پردہ ڈال لیتا ہے (اس طرح پر) اس کو آزماتا ہے کہ دیکھیں کیا کام کرتا ہے؟ یعنی بھاگتا ہے یا جما رہتا ہے۔ پس اگر وہ جما رہتا ہے تو اس سے پردے اُٹھا دیتا اور سابق (خوشحالی) کی طرف لوٹا لیتا ہے۔ جُنید رحمۃُ اللہ علیہ بسا اوقات یُوں فرمایا کرتے تھے کہ میری طرف سے مجھ پر ہے ہی کیا؟ غلام اور جو کچھ بھی غلام کے قبضہ میں ہے سب آقا ہی کا ہے۔" اُنہوں نے اپنے آپ کو حق تعالےٰ کے حوالہ کردیا اور اپنے اختیار و مزاحمت کو سلب کرلیا۔ اور تقدیرِ خداوندی کے کارساز ہونے پر راضی ہوگئے تھے۔ چوں کہ ان کا قلب صالح اور نفس مُطمئنّہ بن گیا تھا لہٰذا انھوں نے اس قول پر عمل کیا کہ میرا کارساز وہی اللہ ہے جس نے قرآن نازل فرمایا اور وہی صالحین کی ضروریات کا متکفّل ہوا کرتا ہے۔" فضیل بن عیاض رحمۃُ اللہ علیہ جب حضرت

سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ يَقُولُ لَهُ تَعَالَ حَتَّى نَبْكِيَ فِي عِلْمِ اللهِ
عَزَّ وَجَلَّ فِينَا؛ مَا أَحْسَنَ هٰذَا الْكَلَامَ، هٰذَا
كَلَامُ عَارِفٍ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَالِمٍ بِهِ وَبِتَصَارِيفِهِ،
عِلْمُ اللهِ الَّذِي أَشَارَ إِلَيْهِ هُوَ قَوْلُهُ هٰؤُلَاءِ إِلَى
الْجَنَّةِ وَلَا أُبَالِي وَهٰؤُلَاءِ إِلَى النَّارِ وَلَا أُبَالِي، وَ
خَلَطَ الْكُلَّ مَوْضِعًا وَاحِدًا فَلَا يَدْرِي مِنْ أَيِّ
الْقَبِيلَتَيْنِ هُوَ؛ الْقَوْمُ لَمْ يَغْتَرُّوا بِمَا ظَهَرَ مِنْ
أَعْمَالِهِمْ، لِأَنَّ الْأَعْمَالَ بِخَوَاتِيمِهَا؛ قَدْ صَارَتِ
الْمُلُوكُ لِكَثِيرٍ مِنَ الْخَلْقِ آلِهَةً، قَدْ صَارَتِ الدُّنْيَا
وَالْغِنَى وَالْعَافِيَةُ وَالْحَوْلُ وَالْقُوَى آلِهَةً وَيْحَكُمْ
جَعَلْتُمُ الْفَرْعَ أَصْلًا؛ الْمَرْزُوقَ رَازِقًا، الْمَمْلُوكَ
مَالِكًا، الْفَقِيرَ غَنِيًّا، الْعَاجِزَ قَوِيًّا، الْمَيِّتَ حَيًّا،
لَا كَرَامَةَ لَكُمْ، لَا نَتَّبِعُكُمْ وَلَا نَتَّخِذُ مَذْهَبَكُمْ
بَلْ نَكُونُ نَاحِيَةً مِّنْكُمْ عَلَى تَلِّ السَّلَامَةِ،
عَلَى تَلِّ السُّنَّةِ وَتَرْكِ الْبِدْعَةِ، عَلَى تَلِّ
التَّوْحِيدِ وَالْإِخْلَاصِ، وَتَرْكِ الرِّيَاءِ وَ
النِّفَاقِ وَرُؤْيَةِ الْخَلْقِ بِعَيْنِ الْعَجْزِ
وَالضُّعْفِ وَالْقَهْرِ، إِذَا عَظَّمْتَ جَبَابِرَةَ
الدُّنْيَا وَفَرَاعِنَتَهَا وَمُلُوكَهَا وَأَغْنِيَاءَهَا
وَنَسِيتَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ تُعَظِّمْهُ
فَحُكْمُكَ حُكْمُ مَنْ عَبَدَ الْأَصْنَامَ
تَصِيرُ مَنْ عَظَّمْتَ صَنَمَكَ وَيْلَكَ
اُعْبُدْ خَالِقَ الْأَصْنَامِ وَقَدْ ذَلَّتْ
لَكَ الْأَصْنَامُ، تَقَرَّبْ إِلَى اللهِ عَزَّ
وَجَلَّ وَقَدْ تَقَرَّبَ الْخَلْقُ إِلَيْكَ

سفیان ثوری سے ملتے تو یوں کہا کرتے تھے کہ آئیے اس فکر میں روویں کہ خدا جانے حق تعالیٰ کا علم ہمارے متعلق کیا ہے"۔ کیسا اچھا کلام ہے۔ یہ اُس شخص کا کلام ہے جو خدا کا عارف اور خدا سے اور خدا کے تصرفات سے آگاہ تھا۔ وہ حق تعالیٰ کا علم جس کی طرف فضیل نے اشارہ کیا تھا کونسا ہے؟ وہ یہ ہے کہ یہ لوگ جنّتی ہیں اور یہ دوزخی۔ اور مجھے نہ اِن کی پرواہ ہے نہ اُن کی" سب کو ایک جگہ مِلاجُلا دیا ہے۔ لہٰذا پتہ نہیں کہ اپنا نفس (حکم تقدیر) کس گروہ میں شامل ہے۔ اللہ والے اپنے ظاہری اعمال پر کبھی مغرور نہیں ہوا کرتے اِس لئے کہ اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے بہتیری مخلوق کے معبود تو سلاطین بنے ہوئے ہیں (کہ اُنہیں سے مُرادیں مانگ رہے ہیں) دُنیا اور تونگری اور عافیت اور طاقت وزور ان کے معبود بنے ہوئے ہیں۔ تم پر افسوس کہ تم نے شاخ کو جڑ اور مرزوق کو رازق بنالیا۔ غلام کو آقا اور محتاج کو تونگر سمجھ لیا۔ عاجز کو قوی، اور مُردہ کو زندہ قرار دے لیا تمہاری کوئی عزت نہیں۔ ہم نہ تمہارا اتباع کریں اور نہ تمہارے مذہب پر چلیں۔ ہم تو تم سے علیحدہ ہو کر سلامتی کے ٹیلہ پر طریق سُنّت اور ترکِ بدعت کے ٹیلہ پر۔ توحید و اخلاص کے ٹیلہ پر ترکِ ریا و نفاق اور مخلوق کو بہ نگاہِ عجز و ضعف ومغلوبیت دیکھنے پر جائیں گے جب تو نے دنیا کے ظالم حاکموں فرعونوں اور سلاطین و امراءِ دنیا کو باعظمت سمجھا اور حق تعالیٰ کو بھولا اور اس کو معظم نہ سمجھا تو تیرا حکم وہی ہے جو بُت پرستوں کا حکم ہے کہ جس کو تو نے باعظمت سمجھا وہی تیرا بُت (اور معبود) ہے تجھ پر افسوس۔ ان مورتوں کے بنانے والے (خدا) کی پرستش کر کہ ساری مورتیں تیرے سامنے جُھک جائیں گی۔ حق تعالیٰ کا تقرب چاہ کہ ساری مخلوق تیرا تقرب چاہے گی

عَلٰى قَدْرِ تَعْظِيمِكَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يُعَظِّمُكَ خَلْقُهٗ عَلٰى قَدْرِ
حُبِّكَ لَهٗ يُحِبُّكَ خَلْقُهٗ ؞ عَلٰى قَدْرِ خَوْفِكَ مِنْهُ
يَخَافُكَ خَلْقُهٗ ؞ عَلٰى قَدْرِ احْتِرَامِكَ لِاَوَامِرِهٖ
وَنَوَاهِيْهِ يَحْتَرِمُكَ خَلْقُهٗ عَلٰى قَدْرِ تَقَرُّبِكَ مِنْهُ
يَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ خَلْقُهٗ عَلٰى قَدْرِ خِدْمَتِكَ لَهٗ
يَخْدِمُكَ خَلْقُهٗ ؞ ذِكْرُ الْمَوْتِ دَوَاءٌ لِاَمْرَاضِ
النُّفُوْسِ وَمُقْمِعَةٌ عَلٰى رَأْسِهَا ؞ بَقِيْتُ سِنِيْنَ
اَكْثُرُ مِنْ ذِكْرِ الْمَوْتِ لَيْلًا وَّنَهَارًا وَاَفْرَحُ
بِالذِّكْرِىْ لَهٗ ؞ وَقَهَرْتُ نَفْسِىْ بِذِكْرِىْ لَهٗ ؞
فَفِىْ بَعْضِ اللَّيَالِىْ ذَكَرْتُ الْمَوْتَ وَبَكَيْتُ
مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ اِلَى السَّحَرِ ؞ فَكُنْتُ فِى
السَّحَرِ قُلْتُ فِىْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ اَبْكِىْ وَاَقُوْلُ
اِلٰهِىْ اَسْاَلُكَ اَنْ لَّا يَقْبِضَ مَلَكُ
الْمَوْتِ رُوْحِىْ وَتَتَوَلّٰى قَبْضَهَا اَنْتَ ؞
فَغَفِيَتْ عَيْنِىْ فَرَاَيْتُ رَجُلًا شَيْخًا جَمِيْلًا لَهٗ
سِمَةٌ حَسَنٌ ؞ فَدَخَلَ مِنَ الْبَابِ ؞
فَقُلْتُ لَهٗ مَنْ تَكُوْنُ ؞ فَقَالَ اَنَا مَلَكُ
الْمَوْتِ ؞ فَقُلْتُ لَهٗ اِنِّىْ قَدْ سَاَلْتُ
اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَنَّهٗ يَتَوَلّٰى قَبْضَ رُوْحِىْ
وَلَا تَقْبِضُهَا اَنْتَ ؞ فَقَالَ وَلِمَ سَاَلْتَهٗ
ذٰلِكَ ؞ اَىُّ ذَنْبٍ لِّىْ اَنَا ؞ اِنْ اَنَا
اِلَّا عَبْدٌ مَّاْمُوْرٌ ؞ اُوْمَرُ بِالرِّفْقِ
بِقَوْمٍ وَبِالْفَظَاظَةِ عَلٰى قَوْمٍ ؞ وَ
عَانَقَنِىْ وَبَكٰى وَبَكَيْتُ مَعَهٗ
ثُمَّ انْتَبَهْتُ

جتنی تو خدا کی عظمت کرے گا اُسی قدر مخلوق تیری عظمت کرے گی۔ جس قدر تو خدا سے محبت رکھے گا اُتنا ہی مخلوق تجھ سے محبت کرے گی۔ جتنا تو خدا سے ڈرے گا اُسی قدر مخلوق تجھ سے ڈریگی۔ جس قدر تو خدا کے اوامر و نواہی کا احترام کرے گا اُتنا ہی مخلوق تیرا احترام کرے گی۔ جتنا تو خدا کا قُرب چاہے گا، اُسی قدر مخلوق تیرا قُرب چاہے گی۔ اور جس قدر تو خدا کی خدمت کرے گا، اُسی قدر مخلوق تیری خدمت کرے گی۔ موت کو یاد رکھنا نفس کی بیماریوں کی دوا اور اس کے سر(کچلنے) کے لئے گُرز ہے۔ برسوں میرے اُوپر ایسے گذرے ہیں کہ میں رات اور دن موت کو یاد کرتا رہا اور اس یاد کی بدولت مجھ کو فلاح نصیب ہوئی۔ اور اسی یاد کی بدولت میں نے اپنے نفس کو زیر کیا ہے۔ بعض بعض رات تو موت کو یاد کرتا اور شروع رات سے آخر شب تک روتا رہا ہوں۔ ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ مَیں رو رہا اور یوں عرض کر رہا تھا کہ بارِ الہٰا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری رُوح مَلک الموت قبض نہ کریں اور تُوہی میری رُوح قبض فرمائے ناگہاں میری آنکھ جھپک گئی اور میں نے ایک اچھی صورت والے بوڑھے شخص کو دیکھا کہ دروازہ سے اندر آیا۔ بس میں نے اُس سے پوچھا کہ تُم کون ہو؟ اُس نے جواب دیا کہ مَیں ملکُ الموت ہوں۔ میں نے کہا کہ میں نے تو حق تعالےٰ سے دُعا مانگی تھی کہ میری قبضِ رُوح کا کام وہی انجام دے اور تم قبض نہ کرو۔ اُنہوں نے کہا اور یہ دُعا تُم نے مانگی کیوں؟ آخر میرا قصور کیا ہے؟ مَیں تو بندۂ محکوم ہوں کہ کسی کے ساتھ نرمی کرنے کا مجھ کو حکم دیا جاتا ہے اور کسی کے ساتھ سختی کرنے کا۔ اس کے بعد مجھے گلے لگا لیا اور رونے لگے۔ اور مَیں بھی اُن کے ساتھ رونے لگا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی

وَأَبَا أُمِّيْ. كَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ يَقُوْلُ عَزِيْزٌ عَلَيَّ قُلُوْبٌ أَحْرَقَهَا حُبُّ الدُّنْيَا وَقَدْ وَعَتْ صُدُوْرُهَا الْقُرْاٰنَ. أَكْثَرُ مِنَ الْإِخْوَانِ الصَّالِحِيْنَ الْقَائِمِيْنَ الرَّاكِعِيْنَ السَّاجِدِيْنَ الْآمِرِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ النَّاهِيْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ الَّذِيْنَ قَيَّدَ الْوَرَعُ أَيْدِيَهُمْ عَنِ الْاِكْتِسَابِ. وَهِمَّتُهُمْ طَلَبُ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ. أَنْفِقُوْا أَمْوَالَكُمْ عَلَيْهِمْ فَإِنَّ لَهُمْ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ غَدًا دَوْلَةً. سَأَلَهُ سَائِلٌ أَيُّمَا أَشَدُّ. نَارُ الْخَوْفِ أَوْ نَارُ الشَّوْقِ. فَقَالَ نَارُ الْخَوْفِ لِلْمُرِيْدِ نَارُ الشَّوْقِ لِلْمُرَادِ. هٰذَا شَيْءٌ وَهٰذَا شَيْءٌ. أَيُّ النَّارَيْنِ عِنْدَكَ يَا سَائِلُ. يَا مُعْتَمِدِيْنَ عَلَى الْأَسْبَابِ. نَافِعُكُمْ وَاحِدٌ وَّضَارُّكُمْ وَاحِدٌ. مَلِكُكُمْ وَاحِدٌ سُلْطَانُكُمْ وَاحِدٌ وَّإِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ أَمَا سَمِعْتُمُوْهُ يَقُوْلُ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ أَحَدًا. بَيْنَكَ وَبَيْنَ رَبِّكَ أَنْتَ. فَارِقْ إِيَّاكَ وَقَدْ رَأَيْتَهُ. قَالَ كَيْفَ أُفَارِقُ إِيَّايَ. قُلْتُ لَهٗ. فَارِقْ نَفْسَكَ بِالْمُخَالَفَةِ وَالْمُجَاهَدَةِ وَالتَّطَارُشِ عَنْ إِجَابَتِهَا. لَا تُجِبْهَا إِلٰى شَهَوَاتِهَا وَلَذَّاتِهَا وَرَعُوْنَاتِهَا.

درآنحالیکہ میں رو ہی رہا تھا۔

احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میرے نزدیک سب سے زیادہ ناگوار وہ قلوب ہیں جن کو حبِّ دنیا نے جلادیا ہو حالانکہ ان کے سینوں نے قرآن جمع کر رکھا ہے۔ وہ بھائی زیادہ ترجو دین دار ہوں، بکثرت قیام و رکوع و سجود کرنیوالے ہوں، نیکی کی ترغیب دینے والے اور معصیت سے روکنے والے ہوں کہ احتیاط و تقوٰے نے کسب سے اُن کے ہاتھوں کو روک رکھا ہو۔ اور ان کی ساری ہمت طلبِ مولیٰ میں مصروف ہو۔ انہیں پر اپنا مال خرچ کیا کرو کہ کل کو خدا کے پاس انھیں کو دولت نصیب ہوگی (جس سے تم بھی منتفع ہوسکوگے)

ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ کونسی آگ زیادہ سخت ہے، یعنی آتشِ خوف یا آتشِ شوق؟ آپ نے فرمایا کہ مُرید طالب کیلئے آتشِ خوف اور مطلوب کے لئے آتشِ شوق۔ یہ اور چیز ہے اور وہ اور چیز ہے۔ اے سائل تو بتا کہ تیرے پاس کونسی آتش ہے؟ اے اسباب پر بھروسہ کرنے والو تم کو نفع پہنچانے والا بھی ایک ہی ہے اور نقصان پہنچانے والا بھی ایک۔ تمہارا بادشاہ بھی ایک اور سلطان بھی ایک اور معبود بھی ایک۔ کیا تم نے سُنا نہیں وہ فرماتا ہے "پس جس کو اُمید ہو اپنے رب سے ملنے کی تو اُس کو چاہیئے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے"۔ تیرے اور تیرے رب کے درمیان تو (خود ہی پردہ) ہے۔ پس اپنے آپ کو جُدا کر کہ اس کو دیکھ پائیگا۔ اگر کوئی کہے کہ اپنے آپ کو کس طرح جُدا کردوں؟ تو میں جواب دوں گا کہ نفس کی مخالفت کر کے اس کو مجاہدہ میں ڈال کر اور اس کا کہا ماننے سے اپنے کانوں کو بہرا بنا کر اپنے آپ کو جُدا کر کہ اس کی خواہشات و لذات اور اس کی رعونتوں میں اُس کا کہنا

فَحِيْنَئِذٍ تَذِلُّ وَتَتَنَحّٰى عَنْ وَجْهِ قَلْبِكَ ؞ تَصِيْرُ قِطْعَةَ لَحْمٍ مُلْقَاةٍ بِلَا حَرَكَةٍ فَتَدِبُّ فِيْهَا رُوْحُ الطُّمَأْنِيْنَةِ إِذَا أُخْرِجَتْ رُوْحُ وُجُوْدِهَا دَبَّتْ فِيْهَا رُوْحُ طُمَأْنِيْنَتِهَا ؞ فَحِيْنَئِذٍ تَرٰى هِيَ وَالْقَلْبُ رَبَّهَا عَزَّ وَجَلَّ ؞ إِذَا صَارَتْ مُطْمَئِنَّةً مُسَاعِدَةً تُنْفَخُ فِيْهَا رُوْحٌ غَيْرُ الرُّوْحِ الْأُوْلٰى ؞ رُوْحُ الرُّبُوْبِيَّةِ رُوْحُ الْعَقْلِ ؞ رُوْحُ الزُّهْدِ فِي الْخَلْقِ ؞ رُوْحُ الْوُجُوْدِ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؞ رُوْحُ الطُّمَأْنِيْنَةِ إِلَيْهِ وَالنُّفُوْرِ عَنْ غَيْرِهٖ ؞ اَلصَّادِقُ فِيْ عَمَلِهٖ يُوَدِّعُ الشُّيُوْخَ وَيَجُوْزُهُمْ ؞ يُشِيْرُ إِلَيْهِمْ اُقْعُدُوْا مَكَانَكُمْ حَتّٰى أَمْضِيَ إِلَى الْمَوَاضِعِ الَّذِيْ دَلَلْتُمُوْنِيْ عَلَيْهِ ؞ اَلشُّيُوْخُ بَابٌ فَهَلْ يَحْسُنُ أَنْ تَلْزَمَ الْبَابَ وَلَا تَدْخُلَ الدَّارَ ؞ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؞ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؞ صَدِّقُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فِيْمَا أَخْبَرَ ؞ أَسَاسُ الْوُصُوْلِ إِلٰى إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْإِيْمَانُ ؞ أَسَاسُ الْخَيْرِ كُلِّهِ الْإِيْمَانُ ؞ وَالْإِخْلَاصُ أَسَاسُ النُّبُوَّةِ ؞ وَالنُّبُوَّةُ أَسَاسُ الرِّسَالَةِ ؞ وَهُوَ أَسَاسُ الْوِلَايَةِ وَالْبَدَلِيَّةِ وَالْغَوْثِيَّةِ وَالْقُطْبِيَّةِ

مت مان۔ پس اس وقت وہ جھک جائے گا اور تیرے قلب کے مُنھ کے سامنے سے ہٹ جائے گا (اور قلب کا مقابلہ ومخالفت نہ کرے گا) وہ بے حس وحرکت پڑا ہوا مُضغۂ گوشت بن جائے گا۔ پس اُس میں رُوحِ طمانیت سرایت کریگی۔ کیونکہ جب ہستی نفس کی رُوح نکل جاتی ہے تب اس میں رُوحِ طمانیت سرایت کرتی ہے۔ پس اس وقت وہ نفسِ مطمئنہ اور (قلب کا) موافق بن جاتا ہے تو اس میں پہلی رُوح کے علاوہ ایک اور رُوح پھونکی جاتی ہے، یعنی ربوبیت کی رُوح۔ عقل کی رُوح، بے رغبتی کی رُوح۔ وجود مع اللہ کی رُوح۔ اور حق تعالیٰ کے ساتھ قرار پانے اور دوسروں سے نفرت کرنے کی رُوح۔ جو شخص عمل میں سچا بن جاتا ہے وہ (بعض مرتبہ میں اپنے) مشائخ کو الوداع کہہ کر ان سے آگے بڑھ جاتا اور ان کو اشارہ کرتا ہے کہ آپ حضرات یہیں ٹھہریں۔ تاکہ جس مقام کی آپ حضرات نے میری رہنمائی فرمائی ہے میں وہاں ہو آؤں۔ مشائخ تو (شاہی دربار کے) دروازہ ہیں۔ پس اس میں خوبی ہی کیا ہے کہ تو دروازہ کو چپٹا رہے اور مکان کے اندر داخل نہ ہو۔ حق تعالیٰ لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے مثالیں بیان فرمایا کرتا ہے۔ اللہ اور اس کے پیغمبر پر ایمان لاؤ اور جو کچھ پیغمبر نے اطلاع دی ہے اُس میں اللہ اور اس کے رسُول کو سچا سمجھو۔ حق تعالیٰ تک پہنچنے کی اصل بنیاد ایمان ہی ہے۔ ہر قسم کی بھلائی کی اصل بنیاد ایمان ہے، اور اخلاص بنیاد ہے نبوّت کی

اور نبوّت بنیاد ہے رسالت کی، اور وہی
اخلاص بنیاد ہے ولایت و
بدلیت و غوثیت و
قطبیت کی۔

اَلْفُتُوحَاتُ

لَمَّا مَاتَ عَلِیُّ ابْنُ الْفُضَیْلِ بْنِ عِیَاضٍ رَآهُ أَبُوْهُ فِی الْمَنَامِ فَقَالَ لَهٗ مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ

قَالَ یَا اَبَتِ مَا رَاَیْتُ لِلْعَبْدِ خَیْرًا لَّهٗ مِنْ رَّبِّهٖ ۔ یَا بُنَیَّ عَلَیْكَ بِاللّٰهِ لَا تَشْتَغِلْ بِغَیْرِهٖ ۔ اَلدَّارُ دَارُهٗ وَالْاَرْزَاقُ خَلْقُهٗ ۔ وَقَدْ رَفِیْهَا اَقْوَاتَهَا الْمَلَائِكَةُ یُوَكَّلُوْنَ بِاَرْزَاقِكَ ۔ اَلْخَیْرُ مِنْهُ وَالشَّرُّ مِنْهُ ۔ یُرْمَی الْعَبْدُ بِسِهَامِ الْاٰفَاتِ ۔ حَتّٰی اِذَا غَمَضَ الْعَبْدُ عَیْنَیْهِ عَنِ الرَّمْیِ جَاءَ طَبِیْبُ الْقُرْبِ دَاوٰی جُرْحَهٗ وَطَبِیْبُ الْحُبِّ رَفَعَهٗ ۔ وَطَبِیْبُ الشَّوْقِ ضَمَّهٗ ۔ اَلْبِدَایَةُ بِالْمَكَارِهِ اِذَا كَانَتِ الْجَنَّةُ مَحْفُوْفَةً بِالْمَكَارِهِ فَكَیْفَ یَكُوْنُ قُرْبُ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۔ اَلْمُؤْمِنُ عَامِلُ الْمَلِكِ فِیْ قَرْیَةِ الدُّنْیَا ۔ اِذَا صَارَ السِّرُّ سَمَاءً وَّالْقَلْبُ اَرْضًا ۔ یُطْعِمُ الْقَلْبَ مِنْ نُّوْرِ سَمَاءِ السِّرِّ ۔ اِذَا شَاءَ جَمَعَ بَیْنَهُمَا ۔ ثُمَّ رَاٰی رَحْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْهِ قَرِیْبًا وَّمَدَّ یَدَهٗ كَاَنَّهٗ

ملفوظات

جب علی بن فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہوگئی تو ان کے والد (فضیل بن عیاض) نے ان کو خواب میں دیکھا اور ان سے دریافت کیا کہ اللہ تعالےٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ؟ اُنہوں نے جواب دیا کہ ابّا جان میں نے بندہ کے لئے پروردگار سے بہتر (شفیق و محسن) کوئی بھی نہیں دیکھا۔" **صاحبزادہ** بس خُدا کو تھام اور بجز اس کے کسی چیز میں بھی مشغول نہ ہو دُنیا اس کا گھر ہے اور ہر قسم کا رزق اُسی کا پیدا کیا ہوا ہے کہ ہر ایک کی روزی اس نے مقدر فرما دی ہے۔ فرشتے تیرے رزق پر تعینات ہیں۔ خیر بھی اسی کی طرف سے ہے اور شر بھی اسی کی طرف سے ہے۔ بندے پر مصیبتوں کے تیر برستے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ تیر باری کی طرف سے اپنی آنکھوں کو بند کر لیتا (اور اپنے آپ کو نشانہ بنانے سے گھبرانا چھوڑ بیٹھتا) ہے تو طبیب قرب آتا اور اس کے زخموں پر دوا لگاتا ہے اور طبیبِ محبت اس کو اُٹھا لیتا اور طبیبِ شوق اس کو سینہ سے لگا لیتا ہے۔ ابتدا تکلیفوں ہی کے ساتھ ہوا کرتی ہے۔ جب جنت ہی کا تکلیفوں سے احاطہ کیا گیا ہے (کہ تکلیفیں جھیلے بغیر کوئی جنت میں نہیں جا سکتا) تو قرب حق کا تو پوچھنا ہی کیا؟ بندہ مومن دُنیا کی بستی میں شاہی کارندہ ہے (کہ آقا کے حکم کی بموجب عمل اور تحصیل تشخیص کرتا رہتا ہے) جب باطن آسمان بن جائے اور قلب زمین بن جائے تب آسمانِ باطن کا بچا کچا طعام قلب کو کھانا نصیب ہوتا ہے اور جب وہ چاہتا ہے تو دونوں کو یک جا جمع بھی کر دیتا ہے۔ اس کے بعد حضرت محبوب سبحانی نے پاس ہی نگاہ ڈالی اور اس طرح ہاتھ بڑھائے گویا

بِمَعَانِقِ شَیْئًا ۔ ثُمَّ قَالَ یَا اَھْلَ الْمَجْلِسِ اعْذِرُوْنَا ۔ اَنَا فِیْ قَیْدِ الْحَالِ ۔ فِیْ قَیْدٍ مِّنَ الْحَیٰوۃِ ۔ اَلْیَوْمَ اَنَا اَخْرَسُ اَنَا اَصَمُّ ۔ رَاَیْتُ اَبِیْ اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ یَا بُنَیَّ صَحَّحْتَ نَسَبِیْ ۔ اَلْوَحْشَۃُ لَا بُدَّ مِنْھَا ۔ اِذَا نَزَلَ بِکَ الْمَوْتُ قَطَعَکَ کُلَّ مُوَاصِلٍ وَّ ھَجَرَکَ کُلُّ قَرِیْبٍ فَاھْجُرْھُمْ قَبْلَ ھَجْرِھِمْ وَاقْطَعْھُمْ ۔ فَیَکُوْنُ الْقَبْرُ طَرِیْقًا اِلَی الْحَقِّ دِھْلِیْزًا ۔ مُتْ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتَ مُتْ عَنْکَ وَعَنْھُمْ وَقَدْ حُیِّیْتَ بِہٖ ۔ تَصِیْرُ کَالْمَیِّتِ وَیَدُ السَّابِقَۃِ تُلْقِمُہٗ وَتُقَلِّبُہٗ ۔ یَاْخُذُ قِسْمَہٗ مِنْ غَیْرِ ھِمَّتِہٖ ۔ اِذَا تَمَّ ھٰذَا جَاءَتِ الْحَیَاۃُ بِقُرْبِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَالْعِلْمِ بِہٖ ۔ یَتَنَحّٰی ھٰذَا الطَّائِرُ ۔ لَا یُبَالِیْ قَامَتِ الْقِیَامَۃُ اَوْ لَمْ تَقُمْ ۔ خُلِقَ الْمَوْتُ اَوْ لَمْ یُخْلَقْ ۔ عِنْدَہٗ شُغْلٌ وَصْلٌ اِلَی الْحَقِّ ۔ وَاَمَّا الْاَحْکَامُ فَھِیَ مَحْفُوْظَۃٌ مَّحْرُوْسَۃٌ ۔ سُبْحَانَ مَنْ سَتَرَکُمْ بِالْحُکْمِ وَفَضَحَکُمْ بِالْعِلْمِ ۔ یَتَلَبَّسُ اَحَدُکُمْ بِزِیِّ الصّٰلِحِیْنَ زُرْقَۃٌ وَّصُوْفٌ وَّھُوَ عِنْدَنَا کَافِرٌ ۔ قَدْ یَاْکُلُ الْعَبْدُ مِنْ کَسْبِہٖ وَیَقْوٰی اِیْمَانُہٗ ۔ فَیَحْرُمُ عَلَیْہِ اَنْ یَّاْکُلَ مِنْ کَسْبِہٖ ۔

کسی چیز کو اپنی چھاتی سے لگایا چاہتے ہیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ اے اہلِ مجلس ہمیں (ان حرکتوں میں) معذور سمجھو۔ ہم آج حال اور حیات کی قید میں گونگے اور بہرے بنے ہوئے ہیں (کہ کچھ بیان نہیں کر سکتے) اس وقت میں نے اپنے باپ آدم علیہ السلام کی زیارت کی وہ فرما رہے تھے کہ اے صاحبزادہ تو نے میری طرف انتساب کو صحیح کر دکھایا (اور میرا خلف سعید ثابت ہوا۔)

(سلوک میں) وحشت کا ہونا لازمی ہے۔ جب تم کو موت آئے گی تو ہر جُڑے ہوئے کو توڑ دیگی اور ہر یگانہ کو تجھ سے بیگانہ بنادیگی۔ لہٰذا اس جُدائی سے قبل ہی تو ان کو چھوڑ دے اور تعلقات قطع کرلے کہ قبر خدا کی طرف کا ۔ ۔ ۔ ۔ راستہ اور دہلیز بن جائے۔ مرنے سے پہلے مرجا اپنے آپ سے اور ساری مخلوق سے مرجا کہ خدا کے ساتھ زندگی نصیب ہوجائے گی۔ تجھ کو چاہیئے کہ مُردہ کی مثل ہوجائے اور دستِ تقدیر تجھ کو نوالے کھلائے اور کروٹیں دے کہ اپنا مقسوم بلا قصد ارادہ پایا کرے۔ جب یہ حالت کامل ہوجائے گی تب قربِ حق اور علم باللہ کی زندگی نصیب ہوگی۔ یہ طائرِ روح (ہر قسم کے فکر سے یکسو اور) الگ ہوجائیگا۔ اس کو پروا بھی نہ ہوگی کہ قیامت آئے نہ آئے اور موت پیدا کی جائے یا نہ کی جائے۔ پس اس کو وصال الٰہی کا مشغلہ ہوگا۔ ہاں البتہ احکامِ شریعت بدستور محفوظ رہیں گے (کہ اس میں سرِ مو کوتاہی نہ ہوگی) پاک ذات ہے[1] جس نے حکم شرعی سے تم کو ڈھانپا اور علم سے تم کو کھول دیا تم میں بعض لوگ نیلے رنگ اور صوف کے کپڑوں سے نیکوکاروں کی صورت بنائے ہوئے ہیں، حالانکہ وہ ہمارے نزدیک کافر ہیں بندہ اپنی محنت سے کما کر کھاتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا ایمان قوی ہوجاتا ہے۔ پس اب کما کر کھانا اس پر حرام

[1] یعنی احکام شریعت سب کے لئے عام کئے کہ اولیاء وانبیاء بھی ان کے پابند ہیں اور منافقین وریاکار بھی اس پر چل رہے ہیں مگر علم الٰہی میں سب کے پردے کھل گئے کہ جو مخلص ہیں وہ مخلص لکھے ہوئے ہیں اور جو بظاہر مسلمان ہیں مگر ان کا خاتمہ کفر پر ہوتا ہے وہ کافر لکھے ہوئے ہیں ۔ ۱۲ منہ

يُقَالُ لَهُ افْتَحْ خِزَانَةَ التَّكْوِيْنِ، خُذْ مِنْ خَزَائِنِ
الْعِلْمِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَرَّغُوْا مِنْ
هُمُوْمِ الدُّنْيَا مَا اسْتَطَعْتُمْ، أَكْثِرُوْا مِنْ تَذَكُّرِ الْمَوْتِ
وَمَا وَرَاءَهُ وَالصِّرَاطِ وَمَا وَرَاءَهُ، اُذْكُرُوا الْآخِرَةَ
وَنَعِيْمَهَا أَوْ عَذَابَهَا تَفَرَّغُوْا مِنَ الدُّنْيَا بِالشُّغْلِ
مَعَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بِطَهَارَةِ الْقُلُوْبِ وَالْأَسْرَارِ وَ
مُجَاهَدَةِ النُّفُوْسِ وَمُحَارَبَةِ الشَّيَاطِيْنِ، تَجَرَّدُوْا
لِلّٰهِ تَعَالٰى وَانْقَطِعُوْا إِلَيْهِ، اَلتَّوْحِيْدُ إِعْدَامُ الْخَلَائِقِ
الْخُرُوْجُ مِنَ الْكُلِّ وَانْقِلَابُ طَبْعِكَ إِلٰى طَبْعِ
الْمَلَائِكَةِ، ثُمَّ فَنَاؤُكَ عَنْ طَبْعِ الْمَلَائِكَةِ
اَللُّحُوْقُ بِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ، يَسْقِيْكَ مَا يَسْقِيْكَ وَ
يَخُصُّكَ بِأَعْمَالٍ عِنْدَهُ زِيَادَةً عَلٰى أَعْمَالِ الظَّاهِرِ،
اَلْإِسْلَامُ ظَاهِرٌ وَالْإِيْمَانُ قُوَّتُهُ، ثُمَّ الْمَعْرِفَةُ
بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ ذٰلِكَ، ثُمَّ الْوُجُوْدُ بِاللهِ
تَعَالٰى، فَإِذَا كَانَ وُجُوْدُكَ بِهِ كَانَ كُلُّكَ لَهُ،
اَلْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَسَبَبِهِ وَيَعْلَمُ
أَنَّهُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِذَا قَوِيَ أَكَلَ
مِنْ تَوَكُّلِهِ وَيَرَاهُ مِنَ اللهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَتَغَيَّرُ عَلَيْهِ مِنَ
الْخَاطِرِ الْأَوَّلِ، لَوْ قَعَدَ فِيْ
دِجْلَةَ أَلْفَ عَامٍ كَانَ
قَلْبُهُ مُتَعَلِّقًا بِاللهِ عَزَّ
وَجَلَّ، اِتَّعِظْ
رَحِمَكَ
اللهُ

کردیا جاتا ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ تکوین کا خزانہ کھول اور علم کے خزانے لے۔ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "جہاں تک ہوسکے دُنیا کے افکار سے فارغ رہو۔ مرنا اور مرنے کے بعد کے واقعات کا۔ پُل صراط کا اور پُل صراط کے بعد والے حالات کا دھیان زیادہ رکھو۔ آخرت اور اُس کی لذّت و تکلیف کو یاد کرو اور دُنیا سے فارغ رہو۔" اللہ کے ساتھ مشغول ہوکر قلوب و باطن کی پاکی میں اور نفوس کے مجاہدہ میں اور شیاطین کے ساتھ جنگ و جدال میں لگ کر خالص خدا کے بن جاؤ اور اُسی کے ہو رہو۔ اصل توحید یہ ہے کہ مخلوقات کو معدوم سمجھے۔ سب سے باہر نکل جائے اور طبیعت بدل کر فرشتوں کی سی بن جائے (کہ معصیت صادر ہی نہ ہوسکے) اس کے بعد فرشتوں کی طبیعت سے بھی فنائیت حاصل ہو اور اپنے ربّ کے ساتھ لاحق ہونا نصیب ہوجائے۔ اس وقت وہ تجھ کو پلائے جو کچھ بھی پلاسے، اور ظاہری اعمال سے زائد (قلبی اعمال کے ساتھ) تجھ کو مخصوص کیا جائے۔ اسلام ظاہری (اقرار کلمۂ توحید) کا نام ہے۔ اور ایمان اس کے قوی ہونے کا نام ہے۔ پھر اس کے بعد معرفتِ الٰہی کا درجہ ہے اور پھر اللہ کے ساتھ ہستی کا۔ پس جب تیری ہستی اللہ کے ساتھ ہوگی تب تو سرتاپا اسی کا بن جائے گا۔ مؤمن اپنی کمائی اور سببِ معاش کے ذریعہ سے کھاتا ہے، اور جانتا ہے کہ یہ (سبب اور روزی سبب) اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ پھر جب قوی الایمان بن جاتا ہے تو توکّل کے ذریعہ سے کھاتا ہے، اور اس کو بھی اللہ ہی کی طرف سے سمجھتا ہے اور پہلے خیال سے سرِ مو تبدیلی واقع نہیں ہوتی، اگر وہ ہزار برس دجلہ میں بیٹھا رہے (کہ روزی پہنچنے کی بظاہر کوئی صورت ہی نہ ہو) تب بھی اس کا قلب حق تعالےٰ ہی کے ساتھ وابستہ رہے گا۔ نصیحت مان لے خدا تجھ پر رحم کرے

بِأَيِّ وَجْهٍ تَلْقَاهُ ؛ وَأَنْتَ تُعَارِضُهُ فِي قَضَائِهِ وَقَدَرِهِ ؛ لَا تُعَارِضْ وَلَا تُجَادِلْ عُزَيْرٌ عَارَضَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْخَلْقِ ؛ يَخْلُقُ خَلْقًا ثُمَّ يُعْدِمُهُ ؛ مَحَاهُ مِنْ دِيوَانِ النُّبُوَّةِ ؛ أَمَاتَهُ مِائَةَ عَامٍ مَعْزُولًا ؛ ثُمَّ أَحْيَاهُ وَرَدَّ عَلَيْهِ أَحْوَالَهُ ؛ اِجْعَلِ الْاِسْتِغْفَارَ دَأْبَ لِسَانِكَ وَالْاِعْتِرَافَ دَأْبَ قَلْبِكَ وَالسُّكُونَ دَأْبَ سِرِّكَ ؛ اَلذِّكْرُ بَدْؤُهُ بِاللِّسَانِ ثُمَّ يَتَعَدَّى إِلَى الْقَلْبِ جَاءَ الْحُبُّ وَالشَّوْقُ تَعَدَّى إِلَى اللِّسَانِ ؛ صَحِبْتُ مَشَايِخَ مَا رَأَيْتُ بَيَاضَ سِنِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ ؛ يَأْكُلُونَ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَلَا يُطْعِمُونِي لُقْمَةً تَأَدَّبُوا ؛ دَعْ غَيْرَكَ يَشْبَعُ وَتَجُوعُ أَنْتَ ؛ يَعِزُّ غَيْرُكَ وَتَذِلُّ أَنْتَ ؛ يَسْتَغْنِي غَيْرُكَ وَتَفْتَقِرُ أَنْتَ ؛ إِنَّمَا أُرَبِّيكُمْ وَأُهَذِّبُكُمْ وَأُعَلِّمُكُمْ لِذٰلِكَ ؛ اَلْيَوْمَ قَطَعْتُ بِأَنَّكُمْ لَا تَنْفَعُونِي وَلَا تَضُرُّونِي وَلَا تَزِيدُونَ فِي رِزْقِي ؛

تو خُدا سے کیا مُنہ لے کر ملیگا حالانکہ اس کی قضاء وقدر کے متعلق تو اس سے معارضہ کر رہا ہے (کہ ایسا کیوں کیا اور ایسا کیوں نہ کیا) نہ جھگڑا کر اور نہ مقابلہ۔ عُزیر علیہ السلام نے (مُردہ بستی کے ازسرِ نو) پیدا کرنے کے متعلق (صورۃً) معارضہ کیا تھا (کہ ایک مخلوق پیدا فرماتا ہے اور پھر اس کو ناپید کر دیتا ہے خدا جانے اس میں کیا مصلحت ہے) تو حق تعالےٰ نے رجسٹرِ نبوّت سے ان کا نام کاٹ دیا اور معزول بنا کر سَو برس تک مُردہ بنائے رکھا (کہ اس زمانہ میں کوئی کارِ نبوّت انجام نہ دے سکے) اس کے بعد (خطا معاف فرما کر) ان کو زندہ کیا، اور احوالِ سابقہ اُن کو واپس دیئے۔ استغفار کو اپنی زبان کی عادت قرار دے، اور (گناہوں کے) اقرار کو اپنے قلب کی عادت بنا اور سکون کو اپنے باطن کی عادت۔ ذکر اوّل زبان سے ہوا کرتا ہے اس کے بعد قلب کی طرف پہنچتا ہے، پھر محبّت اور شوق آتا اور زبان پر ظاہر ہونے لگتا ہے۔ میں ایسے مشائخ کی صحبتوں میں رہا ہوں کہ ان میں سے کسی ایک کے دانت کی بھی سپیدی نہیں دیکھی (کیونکہ کسی نے مسکرا کر مجھسے بات ہی نہیں کی) وہ خود نفیس غذائیں کھایا کرتے اور مجھ کو ایک نوالہ بھی نہ دیتے تھے (باایں ہمہ میری طبیعت میں ان کی طرف سے بدگمانی یا ملال کا مطلق اثر نہیں آتا تھا) **صاحبو!** ادب حاصل کرو۔ دوسرے کو چھوڑ کہ پیٹ بھرے مگر تو بھوکا ہی رہا کر ورنہ دوسرے عزّت پائیں گے اور تو ذلّت پائے گا۔ دوسرے تونگر بن جائیں گے اور تو مفلس ہی رہے گا۔ اسی دن کے لئے میں تمہاری تربیت کرتا، تم کو تہذیب سکھاتا اور تُم کو پڑھاتا لکھاتا ہوں، مجھے اس کا یقین حاصل ہوچکا ہے کہ نہ تُم مجھ کو نفع پہنچا سکتے ہو نہ نقصان، اور نہ میرے رزق میں

وَلَا تَنْقُصُوْنَ مِنْهُ ذَرَّةً ۞ بَعْدَ ذٰلِكَ تَكَلَّمْتُ عَلَيْكُمْ
أَحْكَمْتُ هٰذَا وَأَنَا فِي الصَّحَارِيْ وَالْقِفَارِ ۞ أَكْلُ
الشَّهَوَاتِ يُقَسِّيْ الْقَلْبَ وَيُثَقِّلُ السِّرَّ وَيُزِيْلُ
الْفِطْنَةَ وَيُكْثِرُ النَّوْمَ وَالْغَفْلَةَ وَيُقَوِّيْ الْحِرْصَ
وَيُطَوِّلُ الْأَمَلَ ۞ يَا مَسْجُوْنًا فِيْ سِجْنِ هَوَاهُ
يَا عَبْدَ الْخَلْقِ ۞ يَا جَاهِلًا بِعَاقِبَةِ أَمْرِهِ ۞ يَا
جَاهِلًا بِالْخَلْقِ وَالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا عَلَيْهِ
وَلَهُ ۞ إِنْ لَمْ تَعْقِلْ فَاعْقِلْ ۞ ذِكْرُ الْمَوْتِ
فَإِنَّ ذِكْرَهُ مِفْتَاحُ كُلِّ خَيْرٍ وَسَلَامَةٍ ۞
إِذَا ذَكَرْتَ الْمَوْتَ انْقَطَعَ عَنْكَ الْفُضُوْلُ
إِذَا ضَعُفَ حِرْصُكَ وَقَلَّ أَمَلُكَ اسْتَرْجَعْتَ
فَوَّضْتَ أُمُوْرَكَ كُلَّهَا إِلَى اللهِ عَزَّ وَ
جَلَّ ۞ يَا غُلَامُ لَا فَلَاحَ لَكَ حَتّٰى
تَعْتَرِفَ بِنِعَمِهِ ۞ وَالنِّعَمُ تُغْرِقُكَ فِيْ
تَوْحِيْدِهِ ۞ ثُمَّ تُفْنِيْ فِيْ تَوْحِيْدِهِ عَنْ
رُؤْيَةِ غَيْرِهِ ۞ كَيْفَ يُحِبُّ مَنْ يَشْكُوْا مِنْهُ
وَيُنَاظِرُهُ وَيُجَادِلُهُ ۞ اَلْحُبُّ وَالشَّوْقُ
وَالْقُرْبُ مِنْهُ لَا يَثْبُتُ مَعَ هٰذَا ۞ إِذَا
صَحَّتِ الْمَحَبَّةُ فَلَا أَلَمَ عِنْدَ مَجِيْءِ
الْأَقْدَارِ ۞ إِذَا تَمَكَّنَتِ الْمَحَبَّةُ
ارْتَفَعَتِ الْمُعَارَضَةُ وَالتُّهْمَةُ ۞
كُلُّ خُطْوَةٍ تَخْطُوْهَا إِلَى الْقَبْرِ ۞
أَنْتَ فِيْ سَفَرٍ إِلَى الْقَبْرِ ۞ قَالَ
بَعْضُهُمُ الْعَارِفُ يَشْغَلُهُ
مَعْرُوْفُهُ

ذرہ برابر زیادتی کرسکتے ہو نہ کمی۔ اس کے بعد میں نے وعظ کہنا شروع کیا ہے۔ یہ مضمون مجھ کو اُس وقت نصیب ہوچکا تھا جبکہ میں بنوں اور جنگلوں میں تھا (اور آبادی میں آکر ممبر پر بیٹھنے کا وقت بھی نہ آیا تھا) خواہشات کے موافق کھانا دل کو سخت بنادیتا ہے اور باطن کو قید کرلیتا اور ذکاوت زائل کردیتا اور نیند اور غفلت کو بڑھا دیتا اور حرص کو قوی اور آرزوؤں کو دراز کردیا کرتا ہے۔ اَے اپنی خواہشِ نفس کے جیل خانہ کے قیدی، اَے بندۂ مخلوق اَے اپنے انجام سے بے خبر اور اے خالق ومخلوق اور اپنے نفع نقصان سے ناواقف۔ اگر تو سمجھا نہیں ہے تو اب سمجھ لے۔ موت کو یاد رکھ، کہ موت کا یاد رکھنا ہر خوبی اور سلامتی کی کنجی ہے۔ جب تو موت کو یاد رکھے گا تو فضولیات تجھ سے دُور ہوجائیں گی۔ جب تیری حرص کمزور اور آرزو کم ہوجائے گی تب تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر اپنے سارے کام حق تعالےٰ کے حوالہ کردے گا (کہ اللہ بس باقی ہوس) صاحبزادہ تجھ کو ہرگز فلاح نصیب نہ ہوگی، یہاں تک کہ تو اس کی نعمتوں کا اقرار کرے اور نعمتیں تجھ کو توحید میں غرق کردیں پھر اس کے بعد دوسروں کی طرف نظر جانے سے تو اس کی توحید میں فنا ہوجائے کس طرح محب بن سکتا ہے وہ شخص جو اس کا شکوہ کرے اور اس سے (قضاوقدر کے متعلق) مناظرہ ومباحثہ کرتا ہے۔ محبت وشوق اور اس کا قرب ان باتوں کے ساتھ قائم نہیں رہ سکتا۔ جب محبت صحیح ہوجاتی ہے تو قضاء وقدر کے نزول کے وقت مطلق تکلیف باقی نہیں رہا کرتی۔ جب محبت جاگزیں ہوجاتی ہے تو معارضہ اور تہمت مرتفع ہوجاتا ہے۔ جو قدم تیرا بڑھ رہا ہے سو قبر کی طرف بڑھ رہا ہے، کیونکہ تو قبر کی طرف سفر کرنے میں مصروف ہے۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ عارف کو وہ ذات جس کی معرفت اس کو

عَنِ الْقَبُوْلِ وَالرَّدِّ وَالْحَمْدِ وَالذَّمِّ۔ إِذَا زَالَتِ النَّفْسُ صَارَ مَكَانَهَا أَمْرُ اللّٰهِ ۔ وَإِذَا زَالَتِ الدُّنْيَا صَارَ مَكَانَهَا الْآخِرَةُ ۔ وَإِذَا زَالَتِ الْآخِرَةُ صَارَ مَكَانَهَا قُرْبُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔ يَسْتَأْنِسُ بِقُرْبِهٖ وَيَرْتَاحُ إِلَيْهِ ۔ اَلصَّلٰوةُ تَقْطَعُ بِكَ نِصْفَ الطَّرِيْقِ ۔ وَالصَّوْمُ يُقِيْمُكَ عَلَى الْبَابِ ۔ وَالصَّدَقَةُ تُدْخِلُكَ إِلَى الدَّارِ ۔ هٰكَذَا قَالَ بَعْضُ الْمَشَائِخِ وَاسْتَعِيْنُوْا عَلٰى قَطْعِ الطَّرِيْقِ إِلَى اللّٰهِ بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۔ سَالِكٌ لَيْسَ وَاوُحْدَتَاهُ وَاغُرْبَتَاهُ لَوْلَا حِفْظُ الْحُكْمِ لَنَطَقَ سَاعُ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَسْرَارِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ ۔ وَلٰكِنَّ الْحُكْمَ بِذَيْلِ الْعِلْمِ ۔ مُتَحَجِّرٌ بِهٖ لِئَلَّا يُبْدٰى ۔ وَقَدْ يَزْهَدُ بِالنِّعْمَةِ شُغْلًا بِالْمُنْعِمِ ۔ وَيُقْطَعُ النِّعْمَةُ عَنْهُ لِئَلَّا يَفْتَتِنَ بِهَا ۔ فَإِذَا دَامَ شُغْلُهٗ بِهٖ قَرَّبَهٗ إِلَيْهِ وَوَضَعَ فِيْ يَدِهِ التَّكْوِيْنَ ۔ كَلَامِيْ بَيْنَ أَدْرَاكِكُمْ بَعْدَ عَدَمِ رُؤْيَتِيْ إِيَّاكُمْ ۔

حاصل ہوئی ہے۔ مخلوق میں مقبولیت و مردودیت اور مدح وذم کے (فکر وخیال) سے بے خبر بنا دیا کرتی ہے۔ جب نفس دُور ہو جاتا ہے تو امرِ حق اس کی جگہ آجاتا ہے (کہ پہلے نفس کی تعمیل تھی تو اب خدا کے حکم کا امتثال ہے) اور جب دنیا (کی محبت) مٹ جاتی ہے تو اس کی جگہ آخرت آجاتی ہے، اور جب آخرت (کی محبت بھی) جاتی رہتی ہے تو اس کی جگہ قُربِ حق آجاتا ہے کہ اسی کے قُرب سے اُنس حاصل ہوتا ہے اور اسی سے راحت ملتی ہے۔ نماز تجھ کو (سلوک کا) آدھا راستہ طے کرائیگی اور روزہ (نصف باقی طے کرا کے شاہی) دروازہ پر لا کھڑا کریگا۔ اور صدقہ تجھ کو مکان کے اندر داخل کر دے گا۔ بعض مشائخ نے اسی طرح کہا ہے۔ اللہ کا راستہ طے کرنے میں صبر اور نماز سے اعانت حاصل کرو۔ سالک کی تنہائی و مسافرت بھی کیا قابلِ حسرت ہے کہ کوئی اس کا ہمدم نہیں۔ اگر شریعت کا پاس لحاظ نہ ہوتا تو یوسف علیہ السلام کا پیالہ (جس کو بن یامین کی خورجی میں حیلہ کر کے چھپایا گیا تھا) بولتا اور تمہارے راز اور کرتوت سب ظاہر کر دیتا۔ مگر شریعت علمِ الٰہی کے ماتحت ہے اور اس کی پناہ پکڑے ہوئے ہے تاکہ وہ ظاہر نہ ہو جائے (لہٰذا بحکمِ تقدیر برادرانِ یوسفؑ کے افعال اُس وقت مخفی رہے) کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ منعم کے ساتھ مشغولیت کے سبب نعمت کی طرف سے بے رغبتی ظاہر ہوتی ہے، اور نعمت کو اس سے لے لیا جاتا ہے، کہ مبادا نعمت کے ساتھ مشغول نہ ہو جائے پس جب منعم کے ساتھ مشغولیت ہر وقت کی ہو جاتی ہے تو اب اس کو اپنے قریب فرماتا اور تکوین اس کے ہاتھ میں عطا فرما دیتا ہے (کہ عالم میں تصرف کرے) میرا وعظ تم سے پشت پھیر لینے اور تمہاری طرف سے نظر ہٹا لینے کے بعد ہے او

وَلِذٰلِكَ جَاوَزْتُ دُنْيَاكُمْ وَجَاوَزْتُ الْآخِرَةَ، نَظَرْتُ إِلَيْكُمْ فَرَأَيْتُ لَا ضَرَّ بِأَيْدِيكُمْ وَلَا نَفْعَ وَلَا عَطَاءَ وَلَا مَنْعَ، اللّٰهُ الْمُتَصَرِّفُ فِيكُمْ، لَا تَضُرُّونَ إِلَّا بَعْدَ إِضْرَارِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَرَجَعْتُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَمَّا الدُّنْيَا فَرَأَيْتُهَا فَانِيَةً زَائِلَةً ذَاهِبَةً قَاتِلَةً خَادِعَةً، فَأَنِفْتُ مِنَ السُّكُونِ إِلَيْهَا وَالْوُقُوفِ مَعَهَا لِسُرْعَةِ ذَهَابِهَا، وَأَمَّا الْآخِرَةُ فَوَقَفْتُ عِنْدَهَا سَاعَةً نَظَرْتُ فِي أَمْرِهَا، فَظَهَرَ عِنْدِي عَيْبُهَا وَهُوَ كَوْنُهَا مُحْدَثَةً مُشْتَرَكَةً، وَرَأَيْتُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعَدَّ فِيهَا شَهْوَةَ النَّفْسِ وَمَا تَلَذُّ بِهِ الْأَعْيُنُ، وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ ۚ قُلْتُ فَأَيْنَ شَهْوَةُ الْقَلْبِ، فَأَعْرَضْتُ عَنْهَا إِلَى مَوْلَاهَا وَبَارِئِهَا وَخَالِقِهَا وَالْمُحْدِثِ لَهَا، إِذَا اتَّقَى الْعَبْدُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، جَعَلَ لَهُ مِنَ الْجَهْلِ عِلْمًا وَمِنَ الْبُعْدِ قُرْبًا وَمِنَ الصَّمْتِ ذِكْرًا وَمِنَ الْوَحْشَةِ أُنْسًا وَمِنَ الظَّلَامِ نُورًا، إِنْ قَنِعْتُمْ مِنِّي يَا نَفْسُ وَيَا هَوٰى وَيَا طَبْعُ وَيَا إِرَادَةُ، بِالتَّوْحِيدِ وَقَطْعِ الْخَلَائِقِ وَالسُّكُونِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَرْكِ رُؤْيَةِ الْخَلْقِ

اسی لئے میں تمہاری دنیا سے اور نیز آخرت سے آگے بڑھ گیا (اور طالبِ مولیٰ بن گیا) ہوں۔ میں نے تمہاری حالت میں غور کیا۔ پس سمجھ لیا کہ تمہارے ہاتھوں میں نقصان یا نفع اور دینا یا نہ دینا کچھ بھی نہیں ہے۔ پس اللہ ہی تمہارے اندر تصرف فرمانے والا ہے کہ حق تعالےٰ کے نقصان پہنچائے بغیر تم کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ لہٰذا میں نے اللہ پاک کی طرف رجوع کیا اب رہی دُنیا سو اس کو میں نے پایا کہ وہ فنا ہونے والی، اور مٹ جانے والی، ہلاک کرنے والی اور مکار ہے۔ لہٰذا اس کے جلد فنا ہو جانے کی وجہ سے اس پر دل ٹھہرانا اور اس کے ساتھ قرار پکڑنا مجھ کو مکروہ معلوم ہوا۔ اب رہی آخرت سو اس کے پاس تھوڑی دیر میں نے توقف کیا اور اس کی حالت میں غور کیا تو اس کا عیب بھی مجھ پر ظاہر ہو گیا، اور وہ یہ کہ وہ بھی عدم کے بعد وجود میں آئی۔ اور (حادث ہونے میں دُنیا کی) شریک ہے۔ نیز میں نے دیکھا کہ حق تعالےٰ نے اس کے اندر نفس کی خواہشات اور وہ چیزیں مہیا فرمائی ہیں جن سے آنکھوں کو لذّت حاصل ہو، چنانچہ حق تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ "جنّت میں وہ چیزیں ہوں گی جن کی نفس خواہش کیا کرتے اور جن سے آنکھیں لذّت پایا کرتی ہیں۔ پس میں نے کہا کہ جس چیز کو قلب چاہتا ہے وہ کہاں ہے؟ لہٰذا میں اس سے مُنھ پھیر کر اس کے خالق و موجد اور اس کے پیدا کرنے والے کی طرف متوجہ ہوا۔ جب بندہ خدا سے ڈرتا ہے تو حق تعالےٰ اس کو جہل کی جگہ علم اور بُعد کی جگہ قُرب، اور سکوت کی جگہ ذکر، اور وحشت کی جگہ اُنس اور تاریکی کی جگہ روشنی عطا فرما دیتا ہے۔ اے نفس اور اے خواہشِ نفس اور اے طبیعت اور اے ارادہ (اچھی طرح سُن لو) اگر تم خُدا کو یکتا سمجھنے اور مخلوقات سے تعلق قطع کرنے اور حق تعالےٰ کے ساتھ قرار پکڑنے اور مخلوق سے نظر اُٹھا لینے پر قناعت کرو کہ حق تعالیٰ پر

لَا اٰخُذُ مِنْهُمْ لُقْمَةً اِلَّا بَعْدَ رُؤْيَةِ الْحَقِّ ۞ وَاِلَّا حَلَفْتُ اَنْ لَّا اٰكُلَ وَلَا اَشْرَبَ ۞ فَاِذَا مُتُّمْ طِرْتُ بِسِرِّيْ اِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ حِيْطَانُ دِيْنِ نَبِيِّنَا قَدْ تَوَاقَعَتْ تَسْتَغِيْثُ بِمَنْ يَبْنِيْهِ ۞ نَهْرُهٗ قَدْ نَضَبَ مَاؤُهٗ ۞ وَالرَّبُّ لَا يُعْبَدُ ۞ وَاِذَا عُبِدَ عُبِدَ رِيَاءً وَّنِفَاقًا ۞ مَنْ يُّعَاوِنُ فِيْ اِقَامَةِ الْحِيْطَانِ ۞ وَتَجْمِيْلِ النَّهْرِ ۞ وَكَسْرِ اَهْلِ النِّفَاقِ ۞ اَتَكَلَّمُ عَنْ عِلْمٍ لَّا يُمْكِنُنَا اَنْ نُّفْصِحَ بِهٖ وَلَا نُعَلِّمُ بِهٖ مَلَكًا لَا يُفْشِيْ بِهٖ لِاَحَدٍ ۞ اَلطُّوْرُ قَلْبُكَ لَا يَرَاهُ شَيْطَانٌ فَيُفْسِدُهٗ وَلَا سُلْطَانٌ فَيَقْهَرُهٗ اَقْسَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالطُّوْرِ لِمُنَاجَاةِ حَبِيْبِهٖ وَكَلِيْمِهٖ عَلَيْهِ ۞ وَتَجَلِّيْهِ لَهٗ ۞ اِذَا عَرَفَ الْقَلْبُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَسِعَهٗ حَتّٰى يَسَعَ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ وَالْمَلَكَ ۞ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ شَيْءٌ يَّعُوْقُهٗ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ قَرَّبَ وَاَدْنٰى ۞ اَمَا سَمِعْتَ بِعَصَا مُوْسٰى كَيْفَ ابْتَلَعَتْ كَذَا وَكَذَا اَحْمَالَ عِصِيٍّ وَّحِبَالٍ وَّلَمْ تَتَغَيَّرْ

نظر ڈالے بغیر میں کسی سے ایک نوالہ بھی نہ لوں (تب تو میں تمہارے حقوق ادا کرنے کو تیار ہوں) ورنہ (یاد رکھو کہ) میں قسم کھالوں گا کہ نہ کچھ کھاؤں گا اور نہ پیوں گا۔ اور (جب تم بھوکے پیاسے) مرجاؤگے تو (تم سب کو چھوڑ کر) اپنے باطن سے حق تعالٰے کی طرف اُڑ جاؤں گا (افسوس کہ) ہمارے پیغمبر علیہ السلام کے دین کی دیواریں گر رہی ہیں اور دہائی دے رہی ہیں کہ کوئی ہے جو ان کی تعمیر کرے؟ دینِ محمدی کی نہر خشک ہوا چاہتی ہے اور خدا کی پرستش اوّل تو ہوتی ہی نہیں اور کبھی ہوتی بھی ہے تو دکھاوے اور نفاق کے ساتھ ہوتی ہے. ہے کوئی جو ان دیواروں کے سیدھا کرنے اور نہر کے وسیع کرنے اور اہلِ نفاق کو شکست دینے میں مدد کرے؟ میں ایسے علم کی گفتگو کر رہا ہوں جس کو واضح کرنا ہمارے امکان میں نہیں ہے اور اس کو ہم کسی فرشتے کو بھی نہیں بتاتے کہ مبادا وہ کسی پر افشا کردے۔ طور (جو تجلّی گاہ حق ہے درحقیقت) تیرا قلب ہی ہے کہ نہ اس پر شیطان کی نگاہ جاتی ہے جو اس کو بگاڑے اور نہ حاکم وقت بادشاہ کی جو اس کو ماتحت بنائے۔ حق تعالٰے نے (قرآن مجید میں) طور کی قسم اسی لئے کھائی ہے کہ اس پر اپنے محبوب سے راز و نیاز اور کلیم سے باتیں ہوئیں اور اس پر تجلّی فرمائی تھی (پس قلب ان اوصاف کی وجہ سے اس شرافت کا بدرجۂ اولٰے مستحق ہوا) جب قلب حق تعالٰی کی معرفت حاصل کرلیتا ہے تو حق تعالٰے اس کو اتنا وسیع فرماتا ہے کہ جنّات وانسان اور فرشتے سب اس میں سما جاتے ہیں حتّٰی کہ جب کوئی چیز بھی ایسی نہیں رہتی جو اس کو (وصول الی اللہ سے) باز رکھے اور نہ وہ کسی جانب نظر اُٹھا کر دیکھتا ہے تب حق تعالٰے اس کو قریب فرماتا اور اپنے پاس لے لیتا ہے۔ کیا تو نے عصائے موسٰے کا قصہ نہیں سُنا کہ کیا کچھ لاٹھیوں اور رسّیوں کے انبار نگل گیا اور اس میں مطلق تغیر نہ آیا۔

سُؤَالٌ قَالَ لَهُ كَامِلُ الْمَلَّاحُ: قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ: إِذَا لَمْ يَكُنِ الْعَالِمُ زَاهِدًا كَانَ عُقُوبَةً عَلَى أَهْلِ زَمَانِهِ: لِمَ كَانَ عُقُوبَةً عَلَيْهِمْ: قَالَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لِأَنَّهُ يَتَكَلَّمُ بِغَيْرِ إِخْلَاصٍ وَلَا عَمَلٍ لَا يَقَعُ فِي قُلُوبِهِمْ وَلَا يَثْبُتُ: فَيَسْتَمِعُونَ وَلَا يَعْمَلُونَ الْقَلْبُ إِذَا صَحَّ وَنُوِّرَ بِالْعِلْمِ أَطْفَأَ بِنُورِهِ نَارَ مَعَاصِي الْخَلْقِ: كَمَا يُطْفِئُ النَّارَ نُورُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَ جَوَازِهِ عَلَيْهَا: قِيلَ الزَّاوِيَةُ مُخَالَفَةُ النَّفْسِ وَالشَّهَوَاتِ وَالْخَلْقِ وَالظَّفَرُ بِالرَّفِيقِ ثُمَّ الْقُعُودُ: اَلْخَلْوَةُ طَرِيقُ الْآخِرَةِ: وَالنَّفْسُ لَا تَصْلُحُ أَنْ تَكُونَ رَفِيقَةً فِي الطَّرِيقِ وَكَذَا الْهَوَى: فَيُضِلُّ وَالشَّيْطَانُ عَدُوٌّ لَا يَصْلُحُ لِلصُّحْبَةِ: وَالشَّهَوَاتُ آفَاتٌ تُعْمِي عَيْنَ فِطْنَتِكَ فِي طَرِيقِكَ: وَالْخَلْقُ قُطَّاعُ الطَّرِيقِ: اُتْرُكْ هَوَاكَ عَلَى بَابِ خَلْوَتِكَ ثُمَّ ادْخُلْ وَحْدَكَ: تَرَى مُؤْنِسَكَ فِي خَلْوَتِكَ: قَالَ الْحَوَارِيُّونَ لِعِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلِّمْنَا الْعِلْمَ الْأَكْبَرَ فَقَالَ الْخَوْفُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالرِّضَا بِقَضَاءِ اللهِ وَالْحُبُّ لِلهِ أَنْتَ زِنْدِيقٌ تَخْلُو بِمَعَاصِيهِ ثُمَّ تُظْهِرُ الْعِبَادَةَ وَالزَّهَادَةَ: أَمِنْتَ الْعَاقِبَةَ وَيْلَكَ الْأَقْسَامُ

(سوال) کامل الملاح نے عرض کیا کہ حسن بصریؒ کا یہ قول ہے کہ "جب عالم صاحب زہد نہیں ہوتا تو وہ اپنے ہمعصروں کے لئے موجب عذاب ہوتا ہے۔" اس کی وجہ کیا کہ وہ دوسروں کے لئے سبب عذاب ہو؟ آپؓ نے فرمایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اخلاص اور عمل کے بغیر وعظ کہا کرتا ہے۔ لہٰذا نہ لوگوں کے قلوب میں اثر کرتا ہے اور نہ قائم رہتا ہے۔ بس لوگ سُنتے ہیں اور عمل نہیں کرتے (اور سُن کر عمل نہ کرنے پر عذاب نازل ہوتا ہے) جب قلب صحیح اور علم سے منور ہو جایا کرتا ہے تو اپنی روشنی سے مخلوق کی معصیتوں کو اس طرح بجھا دیا کرتا ہے جس طرح (براہِ پُل صراط) آگ پر گذرنے کے وقت مؤمن کا نور آگ کو بجھا دے گا۔ بزرگوں کا قول ہے کہ اصل عزلت نشینی یہ ہے کہ نفس و خواہشات اور مخلوق کی مخالفت کی جائے اور راستہ کا رفیق ہاتھ لگے اور اس کے بعد (سب سے الگ ہو کر خلوت خانہ میں) بیٹھنا ہو۔ کیونکہ خلوت نشینی آخرت کا راستہ ہے (اور راستہ کے لئے رفیق کا ہونا لازمی ہے) اور نفس میں تو اس کی قابلیت ہی نہیں کہ اس راستہ کا رفیق بن سکے۔ علیٰ ہذا خواہش نفس بھی اس قابل نہیں۔ بس اگر اس کو رفیق بنایا تو (بجائے ہدایت کے) راستہ بھٹکائے گا اور شیطان تو دشمن ہی ہے ساتھ رکھنے کے لائق ہی نہیں۔ اور خواہشات ایسی بلائیں ہیں کہ (اگر ان کو ساتھ رکھا تو) راستہ میں تیری ذکاوت فہم کی بینائی کو بھی اندھا بنا دیگی۔ اور مخلوق تو راستہ کی ڈاکو ہے (بس اس سے بھی رفاقت کی توقع رکھنا حماقت ہے۔ لہٰذا راہِ آخرت طے کرنے کے وقت ان سب کو چھوڑنا چاہئیے) خواہش نفس کو اپنے خلوت خانہ کے دروازہ پر چھوڑ، اس کے بعد تنہا داخل ہو کہ اب خلوت میں انیس و غمخوار تجھ کو نظر آئے گا۔ حواریوں نے عیسٰے علیہ السلام سے عرض کیا تھا کہ ہم کو بڑا علم تعلیم فرمائیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ "اللہ سے ڈرنا اور قضاء و قدر پر راضی رہنا اور اللہ واسطے محبت کرنا۔" تُو تو زندیق ہے کہ خلوت میں بیٹھ کر کرتا ہے معصیتیں اور ظاہر کرتا ہے عبادت و زُہد، کیا انجام کا تجھے ڈر نہیں رہا؟ تجھ پر افسوس (کہ۔

مَعَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ کَرَجُلٍ بِخُرَاسَانَ لَہٗ مَاتَ لَہٗ
نَسِیْبٌ بِالْعِرَاقِ ؛ لَہٗ اَمْوَالٌ لَاوَارِثَ لَہٗ سِوَاہُ ؛
اَلَیْسَ یَتَّصِلُ لَہُ الَّذِیْ فِیْ مُلْکِہٖ وَھُوَ لَا یَعْلَمُ ؛
اَنْتُمْ قَوْمٌ عَوَامٌّ یَصْلَحُ لَکُمُ الْکَلَامُ فِی الْاَکْلِ
وَالشُّرْبِ وَاللُّبْسِ ؛ یَغْلِبُ عَلَیْنَا الْاَمْرُ فَنُکَلِّمُکُمْ
بِغَیْرِ ذٰلِکَ ؛ اَلْقَلْبُ یَنْفِیْ مَادِّیَّۃَ النَّفْسِ
لِتَرْجِعَ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ بِطَرِیْقِھَا ؛ اِذَا
وَقَعَ بِقَلْبِکَ حُبُّ رَجُلٍ وَّبُغْضُ اٰخَرَ
اَیَّ شَیْءٍ تَعْمَلُ ؛ تُحِبُّ بِطَبْعِکَ وَ
تُبْغِضُ بِطَبْعِکَ ؛ لَا کَرَامَۃَ ؛ حُکَّ
الْجَمِیْعَ عَلَی الْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ ؛ اِنْ
وَافَقَھُمَا وَاِلَّا ارْجِعْ عَنْہُ ؛ فَاِنْ
اَفْتَاکَ بِالصِّحَّۃِ ارْجِعْ اِلٰی قَلْبِکَ
اِذَا عَمِلَ الْقَلْبُ بِالْکِتَابِ
وَالسُّنَّۃِ قَرُبَ ؛ وَاِذَا قَرُبَ عَلِمَ
وَاِذَا عَلِمَ اَبْصَرَ مَا لَہٗ وَعَلَیْہِ ؛
مَا لِلْحَقِّ ؛ وَمَا لِلْبَاطِلِ وَمَا
لِلشَّیْطَانِ وَمَا لِلرَّحْمٰنِ یَرٰی
قُرْبَہٗ مِنْ رَّبِّہٖ عَزَّ وَجَلَّ وَ
قُرْبَ الرَّبِّ مِنْہُ ؛ اَبَدًا
یَکُوْنُ فِیْ فَرْحَۃٍ مَّعَ الرَّحْمٰنِ
عَزَّ وَجَلَّ ؛ یَکُوْنُ بَیَّاعَ
الْمَلِکِ یَشْتَرِیْ فَیُفَرِّقُہٗ
عَلَی الْخَلْقِ ؛ اِذَا دَخَلْتَ
ھٰھُنَا

کی تلاش میں مارا مارا پھرتا ہے۔ حالانکہ) جُملہ مقسُوم کی خدا کے ہاں ایسی حالت ہے جیسے کوئی شخص خراسان میں ہو، اور عراق میں اُس کا کوئی رشتہ دار مَر جائے جس کے پاس بہت کچھ مَال ہو، اور بجُز اُس خراسانی شخص کے اور کوئی اس کا وارث نہ ہو تو جو کچھ بھی اس کا ترکہ ہے کیا وہ اُس خراسانی کو پہنچ نہ جائے گا، حالانکہ اُس کو اطّلاع بھی نہ ہوگی. (اسی طرح مقسُوم ہر شخص کو بلا اطّلاع و علم ضرور پہنچ کر رہے گا) تُم لوگ تو عامی ہو کہ کھانے پینے اور پہننے کے قصّے ہی تمہارے لئے مناسب ہیں. (تُم کیا جانو کہ قُربِ حق کیا ہے مگر مجبوری ہے کہ) مضمون کا ہم پر غلبہ ہوتا ہے اور ہم دوسری (یعنی وصولِ الی اللہ کے بلند مقام کی) گفتگو کرنے لگتے ہیں (جس کو تُم سمجھتے نہیں) قلب نفس کی نفسانیت کو مٹا دیا کرتا ہے تاکہ اس کے راستہ سے اللہ کی طرف رجوع کرے. جب تیرے دل میں ایک کی محبّت اور دوسرے کی عداوت آتی ہے تو بتا کہ کیا کیا کرتا ہے ؟ (بس یہی ناکہ) اپنی طبیعت ہی سے محبت کرتا ہے اور طبیعت ہی سے عداوت (حالانکہ اس میں) کوئی خوبی نہیں ہے. دونوں باتوں کو کتاب و سُنّت پر پرکھ لیا کر۔ اگر ان کے موافق ہوا کیے تو بہتر ورنہ اس سے رجوع کیا کر۔ پھر اگر قرآن و حدیث اس کے درست ہونے کا فتوٰے دے دیا کریں تو اب ان کے قلب کی طرف رجوع کیا کر (اور اس سے فتوٰے لینے کے بعد عمل کر) قلب جب قرآن و حدیث پر عمل کیا کرتا ہے تو مُقرب بن جاتا ہے۔ اور جب مقرب بن جاتا ہے تو اس کو عِلم نصیب ہوتا ہے۔ اور جب علم نصیب ہوتا ہے تو اس کو اپنا نفع نقصان معلوم ہو جاتا ہے کہ کیا چیز حق کی ہے اور کیا چیز باطل کی ؟ کون کام شیطانی ہے اور کون کام رحمانی ؟ اس کو اپنا ربّ کے قریب ہونا اور رب کا اپنے قریب ہونا نظر آیا کرتا ہے۔ وہ ہر وقت رحمٰن کی معیت میں شاداں رہتا ہے۔ وہ شاہی خریدار بن جاتا ہے کہ (دنیا سے) خرید خرید کر مخلوق پر تقسیم کیا کرتا ہے۔ جب تو یہاں (ہماری مجلس

فاخلع علمك وادخل عريانًا ۞ وكذلك اخلع زهدك وورعك واحوالك ۞ فانك اذا دخلت على متلبسًا ربما يحجبك عني ما هنا ۞ اخلع عنك ذلك وادخل ۞ خذ ما هنا وذلك لا يفوتك ۞ دخلت على بعض الشيوخ وكان يتكلم على الخواطر ۞ فقال تحب هذا الذي انا عليه ۞ قلت نعم ۞ قال انا اصوم الدهر وافطر وقت كل سحر ۞ وطعام هذه البلدة ليس بطيب فتورع عنه ۞ كان سري السقطي يشير على الجنيد بالكلام على الناس فرأى النبي صلى الله عليه وسلم امره بذلك فلما لقيه قال له ما قبلت منا حتى امرت ويلك انت تتكلم على الناس وبعد عملك سخام ۞ ليس على وجه الارض احد اخاف منه ولا ارجوه ولا في السماء ولا في الدنيا ولا في الاخرة سوى الحق عز وجل ۞ قيل لبعض الصالحين هل ترى ربك فقال لو لم اراه لتقطعت مكاني ۞ قال كيف تراه ۞

میں) آیا کرے تو اپنا پڑھا لکھا چھوڑ کر اور (اپنے علمِ ظاہری سے معرّٰی ہو کر آیا کر۔ علیٰ ہٰذا اپنا زُہد اپنا تقوٰے اور اپنے کُل حالات (وہیں) چھوڑ آیا کر، اس لئے کہ اگر اُن کو لئے ہوئے آوےگا تو بسا اوقات وہ چیزیں تجھ کو مجھ سے اُوجھل رکھیں گی (اور چُونکہ اپنے آپ کو میرا حاجت مند نہ سمجھے گا لہٰذا برکاتِ مجلس سے محروم رہے گا) سب کچھ اپنے سے جُدا کر کے داخِل ہو اور یہاں جو کچھ ہے اس کو لے کہ وہ (تیرا پہلا علم و تقوٰی) بھی تیرے ہاتھ سے نہ جائے گا۔ میں ایک بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا جن کی حالت یہ تھی کہ جو کچھ کسی کے دل میں خطرہ گذرتا وہ اس کو بیان فرما دیا کرتے تھے۔ مجھ سے فرمانے لگے کہ جو حالت میری ہے کیا تُم کو مرغوب ہے؟ میں نے کہا کہ جی ہاں مرغوب ہے۔ فرمانے لگے کہ میں صائم الدّہر ہوں اور ہمیشہ آخر شب میں افطار کیا کرتا ہوں (تُم بھی ایسا کرو) اور اس شہر کا کھانا پاکیزہ نہیں ہے، لہٰذا اس سے احتیاط کرو (کہ یہی بات تم کو بھی نصیب ہو جائے گی) حضرت سرّی سقطیؒ حضرت جُنیدؒ کو وعظ فرمانے کا مشورہ دیا کرتے تھے (اور وہ انکسار کی وجہ سے ملتے نہ تھے) آخر جُنیدؒ نے جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو خواب میں دیکھا کہ وعظ فرمانے کا حُکم دیتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت جُنیدؒ سرّی سقطیؒ سے ملے تو (اُن کے ذکر سے پہلے ہی) اُنھوں نے فرمایا کہ (کیوں جناب) ہماری نہ مانی یہاں تک کہ (سرکار کی طرف سے) حکم ہوا" تجھ پر افسوس کہ لوگوں کا واعظ بن گیا، حالانکہ تیرے اعمال ابھی تک ناکارہ ہیں (کہ اپنا ہی واعظ بننے کی ضرورت باقی ہے) سوائے حق تعالیٰ شانہٗ کے نہ سطحِ زمین پر کوئی ہے جس سے مجھ کو خوف یا طمع ہو نہ آسمان میں ہے نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں۔ ایک بزرگ سے کسی نے کہا کہ کیا آپ کو پروردگار نظر آتا ہے؟ اُنھوں نے جواب دیا نظر نہ آئے تو (میں زندہ بھی نہ رہ سکوں) یہیں پارہ پارہ ہو جاؤں۔ سائل نے کہا کہ کس طرح نظر

قَالَ بَعْضُهُمْ غَيْبِي وُجُودَهُ فَيَرَى رَبَّهُ كَمَا أَرَاهُمْ نَفْسَهُ فِي الْجَنَّةِ كَمَا يَشَاءُ ؛ يَرَى قَلْبَهُ ؛ يَرَى صِفَاتَهُ ؛ يَرَى إِحْسَانَهُ ؛ يَرَى لُطْفَهُ ؛ يَرَى بِرَّهُ يَرَى كَنَفَهُ كَانَ أَبُو الْقَاسِمِ الْجُنَيْدُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ أَيْشَ عَلَيَّ مِنِّي ؛ الصُّوفِيُّ مَنْ صَفَا عَنْ وُجُودِهِ يَكُونُ قَلْبُهُ سَفِيرًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ لَا يَكُونُ صُوفِيًّا حَتَّى يَرَى نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ يُؤَدِّبُهُ ؛ يَأْمُرُهُ وَيَنْهَاهُ ؛ يَتَرَقَّى قَلْبُهُ وَيَصْفُو سِرُّهُ عَلَى بَابِ الْمَلِكِ ؛ وَيَدُهُ فِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَوَّلُ مَا تَكَلَّمَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالسُّرْيَانِيَّةِ ؛ وَيُحَاسَبُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِالسُّرْيَانِيَّةِ ؛ فَإِذَا دَخَلُوا الْجَنَّةَ تَكَلَّمُوا بِالْعَرَبِيَّةِ بِلُغَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَطَاعَ الْعَبْدُ لِلّٰهِ تَعَالَى أَعْطَاهُ الْمَعْرِفَةَ ؛ فَإِذَا عَصَى لَمْ يَسْلُبْهَا مِنْهُ لِيَحْتَجَّ بِهَا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؛ يَأْتِي خَاطِرُ الْمَلَكِ فَيَخْطُرُ فِي قَلْبِ الْمُؤْمِنِ فَيَقِفُ عِنْدَهُ ؛ يَقُولُ لَهُ مَنْ أَنْتَ وَمِنْ أَيْنَ أَنْتَ ؛ فَيَقُولُ أَنَا حَظُّكَ مِنَ النُّبُوَّةِ مِنَ الْحَقِّ ؛ أَنَا الْحَقُّ ؛ أَنَا مِنَ الْحَبِيبِ أَنَا مِنَ الرَّقِيبِ يَمْلَأُ ذٰلِكَ الْخَاطِرُ بَاطِنَهُ

آتا ہے ؟ اُنھوں نے جواب دیا کہ اس کا وجود میری آنکھوں کو تو بند کر لیتا ہے اس کے بعد اس کا رب اس کو اپنا دیدار دکھاتا ہے جس طرح کہ جنت میں اپنا دیدار دکھلائے گا جس طرح بھی چاہے گا۔ اپنی ذات بھی دکھاتا ہے صفات بھی دکھاتا ہے اور احسان بھی دکھاتا ہے لُطف بھی دکھاتا ہے کرَم بھی دکھاتا ہے اور کنارِ عاطفت بھی دکھاتا ہے۔ ابوالقاسم جُنید رضی اللہ عنہٗ فرمایا کرتے تھے کہ مجھ پر میری طرف سے ہے ہی کیا؟ صُوفی وہ ہے جو اپنی ہستی سے صاف ہو لیا ہو کہ اس کا قلب اس کے اور رب کے درمیان سفیر بن جائے۔ جب تک یہ حالت نہ ہو جائے کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم خواب میں تشریف لا کر ادب سکھائیں اور امر و نہی فرما دیں اُس وقت تک صُوفی نہیں بنتا۔ اس کے بعد اس کا قلب ترقی پاتا اور اس کا باطن صاف ہو کر شاہی آستانہ پر بایں حالت پہنچتا ہے کہ اُس کا ہاتھ جناب رسُولُ اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اوّل جو آدم علیہ السّلام نے بات کی تو سُریانی زبان میں بات کی۔ اور قیامت کے دن لوگوں سے حساب کتاب بھی سُریانی زبان میں کیا جائے گا۔ ہاں جس وقت جنّت میں داخل ہو جائیں گے تو سیّدنا محمّد صلی اللہ علیہ وسلّم کی زبان یعنی عربی میں باتیں کریں گے۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ جب بندہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے تو حق تعالےٰ اُس کو معرفت عطا فرماتا ہے۔ اس کے بعد جب نافرمان بن جاتا ہے تو اس معرفت کو اس سے چھینتا نہیں (بلکہ قائم رکھتا ہے) تاکہ اس کی وجہ سے قیامت کے دن اُس پر حُجّت قائم ہو (اور ناواقفیت کا عذر نہ کر سکے) خاطرِ فرشتہ جب مؤمن کے قلب میں واقع ہوتا ہے تو وہ اس کے پاس توقف کرتا اور اس سے پُوچھتا ہے کہ تو کون ہے اور کہاں سے آیا ہے! وہ جواب دیتا ہے کہ میں نبوّت میں کا تیرا حصّہ ہوں۔ حق کی طرف سے آیا ہوں۔ میں برحق ہوں۔ مَیں محبُوب کی طرف سے آیا ہوں۔ میں اس کی طرف سے آیا ہوں جو (ظاہر و باطن کا) نگراں ہے۔ پس یہ خاطر اس کے باطن

وَسَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ ۞ تَرَاهُ يُحِبُّ الْخَلْوَةَ ۞ يُهَاجِرُ مِنْ وَّطَنِهٖ ۞ ثُمَّ يَأْتِيْهِ اَمْرٌ اٰخَرُ فَيُزْعِجُهٗ بَعْضَ الْاِنْزِعَاجِ ۞ ثُمَّ يَأْتِيْهِ اَمْرٌ فَيُزْعِجُهٗ اَيْضًا حَتّٰى يَأْتِي السُّكُوْنُ فَاِذَا جَاءَ السُّكُوْنُ كَانَ الْحَدِيْثُ دَائِمًا ۞ تَرَاهُ كَاَنَّهٗ يُصْغِيْ بِاُذُنِهٖ اِلٰى اَحَدٍ بِجَانِبِهٖ يُحَدِّثُهٗ يُحَدِّثُهٗ ۞ قَامَ رَجُلٌ يَطْلُبُ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا فَاَقْعَدَهٗ ۞ وَقَالَ اَنَا اٰمُرُكَ بِالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ فِي الْاُخْرٰى ۞ ثُمَّ تَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى ۞ اِزْهَدْ حَتّٰى يُعْطِيَكَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تَأْخُذْ ۞ اَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى عِيْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَا عِيْسٰى اِحْذَرْ اَنْ اَفُوْتَكَ ۞ وَقَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِرَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ يَا رَبِّ اَوْصِنِيْ قَالَ اُوْصِيْكَ بِيْ ۞ ثُمَّ قَالَ اَوْصِنِيْ قَالَ اُوْصِيْكَ بِيْ ۞ هٰكَذَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ يَقُوْلُ اُوْصِيْكَ بِيْ لَا كَلَامَ حَتّٰى تَنْفَقِسَ عَنْكَ بَيْضَةُ وُجُوْدِكَ وَيَضُمَّكَ جَنَاحُ الشَّرْعِ وَيَفْعَلُ فِيْكَ الصَّبَاحَ حِيْنَئِذٍ ۞

اس کے کان اور اس کی آنکھ سب میں لبریز ہو جاتا ہے (جس کا اثر یہ ہوگا کہ) تو اس کو دیکھے گا کہ تنہائی کو محبوب سمجھے گا اور اپنے باطن سے ہجرت کریگا۔ اس کے بعد ایک دوسرا مضمون پیش آتا ہے جو اس کو کچھ مذبذب بنا دیتا ہے۔ پھر اس کے بعد ایک بات اور پیش آتی ہے جو اس کو مذبذب بنا دیتی ہے۔ یہاں تک کہ سکون آجاتا ہے (اور اب خلوت یا مخلوق و وطن سے نفرت کا اثر باقی نہیں رہتا)، پس جب سکون آجاتا ہے تو اب ہر وقت کا راز و نیاز ہو جاتا ہے۔ تو اُس کو دیکھے گا کہ گویا کسی کی طرف کان لگائے ہوئے ہے اور اس کے پہلو میں کوئی باتیں کرنے والا ہے جو اس سے باتیں کر رہا ہے۔ ایک شخص کھڑا ہو کر دُنیا کی کوئی چیز آپ سے مانگنے لگا۔ آپ نے اُس کو بٹھایا اور فرمایا کہ میں تو تم سے یُوں کہتا ہوں کہ دُنیا کی رغبت دُور کرو اور اس کے بعد آخرت کی رغبت بھی دُور کرو۔ اس کے بعد اللہ سے مانگو (کہ جو بہتر سمجھے وہ عطا فرما دے) زُہد اختیار کر یہاں تک کہ حق تعالیٰ[1] دے تب بھی نہ لے۔ حق تعالیٰ نے عیسےٰ علیہ السلام کی جانب وحی بھیجی کہ "اے عیسےٰ ڈرتے رہیو کہیں میں تمہارے ہاتھ سے جاتا رہوں"۔ موسےٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار کسی خاص بات کی نصیحت فرمائیے۔ ارشاد ہوا خاص نصیحت یہ ہے کہ "مجھ کو حاصل کرو"۔ پھر اُنھوں نے عرض کیا کہ خاص نصیحت فرمائیے۔ حکم ہوا کہ خاص نصیحت یہی ہے کہ "مجھ کو حاصل کرو"۔ چار مرتبہ ایسا ہی ہوا کہ یہی جواب مِلا خاص نصیحت یہ ہے کہ مجھ کو حاصل کرو" وعظ کہنا جائز نہیں یہاں تک کہ تیرا بیضۂ ہستی شکست ہو اور شریعت کا بازو تجھ کو سیہے اور (تیری تربیت کرکے) مانگ کی قابلیت بخشے۔

[1] یا تو یہ مطلب ہے کہ حق تعالیٰ کے دینے پر بھی اُس شئے کی رغبت کے سبب اُس کو نہ لے بلکہ اگر لے تو سرکار کا عطیہ سمجھ کر ادب کے خیال سے لے، اور یا یہ مطلب ہے کہ خود سوال کرنا تو درکنار، ایسا زُہد ہونا چاہیئے کہ ملنے پر بھی اِنکار کرے۔ اور کہے کہ مجھ کو تو صرف تو ہی درکار ہے۔ اور یہی چاہتا ہوں کہ تو مِل جائے۔ نہ میں دُنیا لونگا نہ آخرت ۱۲ منہ

وَتَلْقُطَ حَبَّاتِ الْفَضْلِ وَتُؤْثِرَ بِهِ ۞ يُرِيْدُ بِهٰذَا تَرْكَ الْكَلَامِ عَلَى النَّاسِ وَدُعَاءَهُمْ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يَكُوْنَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ جَاذِبٌ وَفِيْهِ اَهْلِيَّةُ الْكَلَامِ عَلَى النَّاسِ وَالدُّعَاءِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ۞ اَحْكِمُوْا هٰذَا الْحُكْمَ الظَّاهِرَ بِالْعَمَلِ بِهٖ ۞ ثُمَّ انْظُرُوْا مَاذَا تَرَوْنَ مِنْ طِيْبِ قُرْبِهٖ وَمُنَاجَاتِهٖ ۞ اَلْعَوَامُّ لِلطَّعَامِ عُشَّاقٌ ۞ اَتَكَلَّمُ وَاَنْتَ عِنْدِيْ عَدَمٌ ۞ وَالسَّمَاءُ وَالْاَرْضُ عِنْدِيْ عَدَمٌ ۞ وَلَيْسَ يَنْفَعُنِيْ وَلَا يَضُرُّنِيْ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ (سُؤَالٌ) مَا مَعْنٰى قَوْلِ بَعْضِ الْمَشَائِخِ خُذِ الْمُرِيْدَ قَبْلَ اَنْ يَّفْطِنَ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْ خُذْهُ فِي الْعِبَادَةِ وَالْاِجْتِهَادِ فِي الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ قَبْلَ اَنْ يَّفْطِنَ لِقُرْبِهٖ وَلُطْفِهٖ ۞ فَاِذَا قَرَّبَهٗ وَاَلْطَفَهٗ فَتَرَ عَنْ عَمَلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّفْطِنَ بِشَرَابِكَ وَمَوَائِدِكَ ۞ يَطْلُبُ ذٰلِكَ الطَّرِيْقَ وَيَدَعُكَ ۞ كُلٌّ مِّنْهُمْ قَدِ اشْتَغَلَ ۞ هٰذَا عَبْدُ جَاهِهٖ وَدِرْهَمِهٖ ۞ وَهٰذَا عَبْدُ سُلْطَانِهٖ ۞ وَهٰذَا عَبْدُ نَفْسِهٖ وَثَوْبِهٖ ۞ كُلٌّ مِّنْهُمْ قَدِ اشْتَغَلَ ۞ هٰذَا بِصِيَامِهٖ وَهٰذَا بِصَلَاتِهٖ ۞ وَهٰذَا بِزَاوِيَتِهٖ وَهٰذَا بِخَوْفِهٖ مِنَ النَّارِ وَهٰذَا بِحُبِّهٖ لِلْجَنَّةِ ۞ قَامَ شَخْصٌ قَلْبُهٗ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمَعَ اللّٰهِ مُتَعَلِّقٌ بِاللّٰهِ زَاهِدٌ

اس وقت تو فضل کا دانہ چگے گا اور اپنے نفس پر ترجیح دے کر دُوسروں کے مُنہ میں ڈالے گا (کہ مخلوق تجھ سے متمتع اور شکم سیر ہوگی) حضرت محبُوب سُبحانی کا اس سے مطلب یہ تھا کہ جب تک حق تعالیٰ کی طرف سے کشش نہ ہو اور لوگوں کو وعظ سنانے اور خُدا کی طرف بُلانے کی قابلیت نہ آجائے اُس وقت تک وعظ گوئی اور مخلوق کو اللہ کی طرف بُلانا ترک کرنا چاہیئے۔ حکم یعنی ظاہر شریعت کو اس پر عمل کر کے مضبوط بناؤ۔ اس کے بعد دیکھنا کہ کیا کچھ اس کا مزہ دار قُرب اور راز و نیاز نظر آتا ہے۔ عوام الناس تو بس کھانے کے عاشق ہیں (ان کو قُرب و راز و نیاز سے کیا حظ) میں وعظ کہتا ہوں درآنحالیکہ **(اے مخاطب)** تو بھی میرے نزدیک معدوم ہے اور آسمان و زمین بھی میرے نزدیک معدوم اور بجز حق تعالیٰ کے نہ مجھ کو کوئی نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان **(سوال)** ایک بزرگ کا قول ہے کہ "مُرید کو اس سے پہلے تھامو کہ وہ سمجھنے لگے"۔ اس کا مطلب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سے پہلے کہ وہ قُربِ حق اور لُطفِ حق سے واقف ہو اس کو عبادت اور نماز روزہ کے مجاہدہ میں لگاؤ کیونکہ قُرب و لُطف سے کامیاب ہو چکنے کے بعد وہ اعمال میں سُستی کرنے لگے گا۔ پس اس سے پہلے کہ وہ تمہارے (رُوحانی) خورد و نوش سے واقف ہو (اس سے مجاہدہ کراؤ ورنہ اس کا مزہ چکھنے کے بعد وہ (اسی کا دیوانہ ہو کر تمہارے قابو کا نہ رہے گا اور) تم کو چھوڑ کر اسی کا طالب بن جائے گا (افسوس کہ) ہر شخص دھندے میں لگا ہوا ہے کہ یہ بندۂ جاہ بنا ہوا ہے تو یہ بندۂ درہم۔ اور یہ بندۂ سلطان بنا ہوا ہے۔ تو یہ بندۂ نفس و بندۂ لباس۔ سب ہی دھندے میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ اپنے روزہ میں مشغول ہے۔ تو یہ اپنی نماز میں اور یہ خلوت کدہ میں۔ اور یہ دوزخ کے خوف میں مشغول ہے۔ تو یہ جنّت کی محبّت میں (مگر) ایک شخص خدا کا بندہ ایسا کھڑا ہوا کہ اس کا دل اللہ کے واسطے اور اللہ ہی کے ساتھ ہے کہ اللہ سے لگاؤ والا اور مخلوق سے

فِی الْخَلْقِ ۔ قَامَ لِنُصْرَةِ دِیْنِہٖ ۔ فَتِّشُوِ الْاَرْضَ ۔ فَاِنْ وَجَدْتُّمْ ھٰذَا فَتَعَلَّقُوْا بِہٖ ۔ بِشْرُ الْمُؤْمِنِ فِیْ وَجْھِہٖ وَحُزْنُہٗ فِیْ قَلْبِہٖ ۔ ثُمَّ یَنْعَکِسُ ذٰلِکَ ۔ یَصِیْرُ حُزْنُہٗ فِیْ وَجْھِہٖ وَبِشْرُہٗ فِیْ قَلْبِہٖ ۔ اَلْحُزْنُ فِیْ وَجْھِہٖ لِتَادِیْبِ الْخَلْقِ ۔ وَالْبِشْرُ فِیْ قَلْبِہٖ فِیْ وَجْہِ الْقَضَاءِ وَالْقَدْرِ ۔ یَضْحَکُ اِلَیْھِمَا ۔ یَسْتَبْشِرُ بِھِمَا ۔ اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ ۔ سِجْنُہٗ مَادَامَ مُؤْمِنًا ۔ فَاِذَا دَامَ تَقْوَاہُ اُخْرِجَ مِنْھَا ۔ اُبْرِزَ مِنْ سِجْنِہٖ ۔ مِنْ ضِیْقَتِہٖ ۔ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ۔ تَنْفَقِسُ عَنْہُ بَیْضَۃُ وُجُوْدِہٖ ۔ یَلْقُطُ حَبَّ الْحِکَمِ ۔ یَحْضُنُہٗ جَنَاحُ الْقُرْبِ ۔ یَضُمُّہٗ اِلَیْہِ ۔ ھُوَ صَاحِبُ الْاَطْبَاقِ ۔ وَھُوَ صَاحِبُ السِّمَاطِ ۔ یَا اَحْمَقُ مَعَکَ بَرْقٌ لَا ثُبَاتَ لَہٗ ۔ مَعَکَ عَرَضٌ کَمَا یَاْتِیْ یَذْھَبُ تَحْتَاجُ تَفْنٰی وَتَمُوْتُ اَلْفَ مَرَّۃٍ ۔ ثُمَّ اٰخِرًا تَثْبُتُ ۔ کَمَا جَاءَ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ تَسْتَمِرُّ وَلَا تَحُوْلُ تَنْمِیْ وَتَسْمَحُ بِظِلِّکَ بَعْدَ اَنْ تَصِیْرَ وَتَدَّ الْاَرَاضِی السَّبْعَۃِ لَا تَھْذِیْ لَا تَدَّعِیْ اَنْتَ تَقْرِصُکَ بَقَّۃٌ

بے رغبت بنا ہوا ہے۔ وہ دینِ خداوندی کی مدد کے لئے کھڑا ہو گیا (اور واعظ و حکیمِ امت بن کر مخلوق کی اصلاح کرنے لگا) پس دُنیا چھان ڈالو۔ پھر اگر یہ شخص تُم کو کہیں مل جائے تو ضرور اس کا دامن پکڑ لو۔ مؤمن کی مسرّت چہرے پر ہوا کرتی ہے اور غم دل میں۔ اس کے بعد (جب ترقی کر کے عارف بنتا ہے تو) معاملہ برعکس ہو جاتا ہے کہ غم چہرے پر ہوتا ہے اور مسرّت دل میں۔ چہرے پر غم ہوتا ہے مخلوق کو مہذّب بنانے کے لئے اور دل میں مسرّت ہوتی ہے قضاء و قدر کی وجہ سے کہ وہ ان پر ہنستا اور مسرور رہتا ہے۔ دُنیا مؤمن کا قید خانہ ہے جبتک درجۂ ایمان میں رہتا ہے تو دنیا اُس کے لئے قید خانہ ہے (کہ ہر وقت کی تنگی اور مشقّت میں ہے) اور جب (ترقی پا کر متّقی بنتا اور) تقوائے الٰہی ہو جاتا ہے تو دنیا سے باہر نکل آتا اور قید خانہ چھوڑ کر اُس کی تنگی سے کھُلے میدان میں آجاتا ہے (کیونکہ تقوٰے کے صلہ میں اس کو مخرج نصیب ہوتا اور راحت عطا ہوتی ہے چنانچہ حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ) "جو اللہ سے ڈرا کرتا ہے اللہ اُس کے لئے سبیل نکالتا اور اُس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں جاتا"، کہ اس کا بیضۂ ہستی شکست ہو جاتا ہے۔ وہ حکمتوں کا دانہ چُگتا ہے۔ قُرب کا بازو اُس کو اپنی آغوش میں لیتا اور چھاتی سے لگا لیتا ہے۔ وہ طباقوں اور دسترخوان والا بن جاتا ہے (کہ جس کو جتنا چاہے بانٹے) اے بے وقوف (ایمان کا نور) تیرے پاس بجلی کی طرح (ناپائدار اور عارضی) ہے کہ اِدھر آیا اور اُدھر گیا۔ تجھے حاجت ہے کہ ہزار بار فنا ہو اور مرے۔ اس کے بعد آخر میں جا کر تجھ کو جماؤ نصیب ہو گا کہ جس طرح رات اور دن آتے رہتے ہیں اور ان میں فرق نہیں آتا (اسی طرح گردش و انقلاباتِ زمانہ تیری استقامت میں تزلزل نہ ڈالے گا اور) تو نشو و نما پا کر (گنجان سایہ دار درخت بن جائے گا کہ اس کی جڑ مضبوط ہو جائے گی اور) ساتوں زمین کی میخ بن کر اپنے سایہ سے مخلوق کو نفع

تَقُوْمُ فِيْمَا مَتَّكَ ۞ يُخْرِجُكَ مِنْ عَشَائِكَ لُقْمَةٌ
تَقُوْمُ فِيْمَا مَتَّكَ ۞ دَعِ الْحَالَةَ تَدْخُلُ فِيْكَ وَ
تَتَزَوَّجُ بِقَلْبِكَ ۞ وَيَكُوْنُ لَكَ فَرَاخٌ تَطِيْرُ ۞
تَقِفُ عَلٰى مِرْقَاةِ سِرِّكَ ۞ تَأْتِيْ شَرْقًا وَّغَرْبًا
بَرًّا وَّبَحْرًا ۞ اَنْتَ نَائِمٌ ۞ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّاسُ نِيَامٌ فَاِذَا مَاتُوْا انْتَبَهُوْا
بِئْسَ الرَّجُلُ يُنَبِّهُهُ بَعْدَ الْمَوْتِ ۞ يَنْبَغِيْ
لِلْفَقِيْرِ اَنْ يَتَّزِرَ بِالْقَنَاعَةِ وَيَتَرَدّٰى
بِالْعِفَّةِ ۞ حَتّٰى يَصِلَ اِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ ۞ وَيَسْعٰى بِقَدَمِ الصِّدْقِ ۞ طَالِبًا
لِبَابِ الْقُرْبِ ۞ مُهَرْوِلًا عَنِ الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ مُهَرْوِلًا عَنِ الْخَلْقِ وَالْوُجُوْدِ
تَسْتَقْبِلُهُ عِنَايَةُ الْحَقِّ وَرَاْفَتُهُ وَرَحْمَتُهُ
وَشَوْقُهُ اِلَيْهِ وَجَذَبَاتُهُ وَنَظَرَاتُهُ وَ
مُبَاهَاتُهُ وَمَوَاكِبُ اَرْوَاحِ اَنْبِيَائِهِ وَ
مَلٰئِكَتِهِ تَصْحَبُهُ الْمَلٰئِكَةُ وَاَرْوَاحُ
النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ تَزِفُّهُ اِلَى الْحَقِّ زَفًّا
يَا مَوْتَى الْقُلُوْبِ طَلَبُكُمْ لِلْجَنَّةِ قَيَّدَكُمْ
عَنِ الْحَقِّ ۞ اِنْزَعُوْا اِنْزَعُوْا ۞ اِرْجِعُوْا ارْجِعُوْا
عَلَيْكَ بِقِصَرِ الْاَمَلِ حَتّٰى يَقْرُبَ قَلْبُكَ وَ
يَصْفُوْ عَنِ الْخَلْقِ سِرُّكَ ۞ وَيَدْنُوْ اِلَى الْحَقِّ
وَتَقْرَاُ سَابِقَتَكَ ۞ فَتَقِفُ سَطْرًا سَطْرًا وَّ
كَلِمَةً كَلِمَةً وَّحَرْفًا حَرْفًا ۞ عَلٰى اَوْقَاتِكَ
وَاَزْمَانِكَ وَسَاعَاتِكَ وَلَحَظَاتِكَ ۞
وَيَتَبَيَّنَ

پہنچ جائے گا (باقی اس سے پہلے) بکواس اور (اللہ والا ہونے کا) دعوے کرنا چھوڑ دے (کیونکہ تیری حالت یہ ہے کہ) پشہ تجھ کو کاٹے تو تجھ پر قیامت آجاتی ہے اور کھانے کا ایک نوالہ ضائع ہو جائے تو قیامت ہو جاتی ہے۔ حالت (اور واردات) کو اجازت دے کہ تیرے اندر داخل ہو کر تیرے قلب سے اختلاط کرے اور (دونوں کی آمیزش سے رُوحانی بچہ پیدا ہو جو پرواز کرے اور تیرے باطن کی سیڑھی پر جا ٹھہرے۔ اور مشرق و مغرب اور بحر و بر کی سیر کرے۔ تو (خواب غفلت میں) سویا ہوا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "لوگ سوئے ہوئے ہیں۔ جب موت آئے گی تب آنکھیں کھلیں گی۔" بُرا شخص ہے جس کی آنکھ مرنے کے بعد کھلے۔ فقیر کی شان یہ ہے کہ قناعت کا تہ بند باندھے اور پارسائی کی چادر اوڑھے یہاں تک کہ حق تعالیٰ تک پہنچے اور دروازۂ قُرب کا طالب بن کر صدق کے پاؤں پر دوڑتا ہے کہ دُنیا و آخرت اور خلق و ہستی سب سے بھاگتا ہے (آخر کار) حق تعالیٰ کی عنایت اس کی شفقت اس کی رحمت اس کی طرف اشتیاق اس کے جذبات اس کی توجہات، اس کا (گروہِ ملائکہ پر) فخر فرمانا اس کے انبیاء کی روحوں اور اس کے فرشتوں کے گروہا گروہ اس کا استقبال کریں گے۔ کہ ملائکہ اور ارواح انبیاء و مرسلین (براتی بنے ہوئے) اس کے ساتھ ہو کر اس کو (دلہن بنا کر) حق تعالیٰ تک پہنچائیں گے۔ اے مُردہ دلو! جنت کی طلب نے تم کو حق تعالیٰ سے محجوب بنا دیا (کہ طالب مولیٰ نہ بن سکے) بچو بچو اور ٹوٹو ٹوٹو۔ اُمیدوں کو کم کرتا کہ تیرے قلب کو قُرب اور باطن کو مخلوق سے صفائی نصیب ہو۔ اور وہ حق کے قریب جا پہنچے کہ تو اپنی تقدیر کو پڑھ سکے اور وقت و زمانہ و ساعت و لحظہ (کی تعیین کے ساتھ) اس کی سطر سطر اور کلمہ کلمہ اور حرف حرف سے واقف ہو جائے اور تجھ کو معلوم ہو جائے کہ تیرا انجام کار کیا ہوتا ہے۔ جُوں جُوں خوف

لَکَ مَا تَؤُوْلُ اِلَیْہِ ۞ کُلَّمَا جَذَبَکَ الْخَوْفُ اِلَیْہِ جَذَبَہُ الْقُرْبُ عِنْدَکَ حِیْنَئِذٍ اِلثَّبَاتُ بِلَا تُبَالِ طَالَ عُمُرُکَ اَمْ قَصُرَ ۞ قَامَتِ الْقِیَامَۃُ اَوْلَمْ تَقُمْ اَحَبَّکَ الْخَلْقُ اَمْ یَبْغَضُوْکَ ۞ اَعْطَوْکَ اَمْ حَرَمُوْکَ ۞ ثُمَّ قَامَ صَارِخًا وَ غَطّٰی وَجْھَہٗ ثُمَّ کَشَفَہٗ ۞ ثُمَّ قَالَ یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا اَللّٰھُمَّ لَا تُبْدِ اَخْبَارَنَا ۞ ثُمَّ قَعَدَ وَقَالَ ۞ قَالَ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ لِلْفُضَیْلِ بْنِ عَیَاضٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا تَعَالٰی حَتّٰی نَبْکِیَ عَلٰی عِلْمِ اللّٰہِ، فِیْنَا فَکَانُوْا خَائِفِیْنَ حَذِرِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُھُمْ وَجِلَۃٌ ۞ خَافُوْا اَنْ لَا تُقْبَلَ اَعْمَالُھُمْ ۞ خَافُوْا سُوْءَ الْخَاتِمَۃِ ۞ کَانَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ اِنَّمَا ھُوَ لِبَاسٌ دُوْنَ لِبَاسٍ وَّ طَعَامٌ دُوْنَ طَعَامٍ ۞ وَ اَیَّامٌ قَلَائِلُ یَا غُلَامُ اَغْلِقْ بَابَ مِنَّۃِ الْخَلْقِ وَقَدْ فُتِحَ لَکَ بَابُ مِنَّۃِ الْحَقِّ ۞ ثُمَّ قَامَ وَجَعَلَ یَمِیْلُ تَارَۃً یَمِیْنًا وَّ تَارَۃً شِمَالًا وَّ وَاضِعًا یَدَہٗ عَلٰی صَدْرِہٖ قَابِضًا عَلٰی ثَدْیَیْہِ ۞ ثُمَّ قَعَدَ وَ قَالَ ۞ یَا اَعْمٰی اُدْخُلْ ھٰذَا الْبَابَ الْمَفْتُوْحَ ۞ اِنَّمَا ھُوَ بَابَانِ مُغْلَقٌ وَّمَفْتُوْحٌ اُدْخُلْ ھٰذَا الْمَفْتُوْحَ ۞ اِصْحَبِ السَّبَبَ بِالسُّنَّۃِ اِحْیَاءً لِّلشَّرْعِ نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۞ ثُمَّ تَقَدَّمْ اِلَی الْمُسَبِّبِ بِاتِّبَاعِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَالِہٖ ۞ اَلْکَسْبُ سُنَّتُہٗ ۞

تجھ کو خدا کی طرف کھینچے گا ووں ووں قُرب اس کو تیری طرف کھینچے گا۔ وہ وقت ہے اطمینان کا کہ تیری عُمر کم ہو یا زیادہ، اور قیامت آوے یا نہ آوے، اور مخلوق تجھ سے محبّت رکھے یا عداوت اور کچھ دے یا نہ دے تجھے مطلق بھی پروانہ ہوگی۔ اس کے بعد آپ چیخ مار کر کھڑے ہوگئے اور اپنا مُنھ ڈھانپ لیا۔ اس کے بعد مُنھ کھولا اور فرمایا کہ اے آتشِ (شوق) ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جا (اور مجھ کو زیادہ بے تاب مت کر) یا اللہ ہمارے حالات کا افشا مت کیجو۔ اس کے بعد آپؒ بیٹھ گئے اور فرمایا کہ سفیان ثوری نے فضیل بن عیاض سے کہا کہ آیئے ہمارے متعلق حق تعالےٰ کا جو کچھ علم واقع ہوا ہے اس پر رودیں (کہ خدا جانے جنتی قرار پائے ہیں یا دوزخی؟)' یہ لوگ تھے درحقیقت ڈرنے والے اور لرزنے والے کہ دیتے تھے جو کچھ بھی بن پڑتا تھا اور پھر بھی ان کے قلوب لرزاں رہتے تھے۔ ڈرتے تھے کہ مبادا ان کے اعمال مقبول نہ ہوں اور اندیشہ رکھتے تھے انجام کے بگڑ جانے کا۔ امام احمدؒ بن حنبل فرمایا کرتے تھے کہ (زندگی کے) دن تو چند ہیں اور (کام بہت کہ) یکے بعد دیگرے لباس اور یکے بعد دیگرے کھانا" **صاحبزادہ**۔ مخلوق کے احسان کا دروازہ بند کر (یعنی کسی کا احسان مت اُٹھا) کہ حق تعالےٰ کے احسان کا دروازہ کھُل جائیگا (اور خزانۂ غیب سے ملیگا) اس کے بعد آپ کھڑے ہوگئے۔ اور سینہ پر ہاتھ رکھ کر چھاتی پکڑ کر۔ (وجد کی حالت میں) دائیں بائیں جھُومنے لگے۔ اس کے بعد بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اے اندھے اس کھُلے ہوئے دروازہ میں داخل ہوجا۔ بس دو ہی تو دروازے ہیں جن میں ایک بند ہے اور ایک کھُلا ہوا۔ پس اس کھلے ہوئے (دروازۂ حق) میں داخل ہوجا۔ شریعتِ نبویہؐ کو زندہ کرنے کے لئے سُنّت کے موافق سبب کو ساتھ لے۔ اس کے بعد جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی حالت کا متبع بن کر مسبب الاسباب کی طرف بڑھ۔ کیونکہ کسب آپ کی سُنّت ہے (جس کی آپ نے قولاً تعلیم

وَالتَّوَكُّلُ حَالَتُهٗ ؀ ثُمَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُفْنِیَ عَنْكَ فَافْعَلْ ؀ لَا مَعَ السَّبَبِ وَلَا مَعَ الْحَالِ ؀ مُفَوِّضًا لِلْحَقِّ ؀ يَكْفِيْكَ يَرْفَعُكَ وَيُقَرِّبُكَ بَلْ يُعْطِيْكَ مَالَا تَعْرِفُ ؀ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ مُسَلِّمًا لِاَمْوَاجِ قَدَرِهٖ ؀ اَيْنَمَا سَقَطْتَ لَقَطْتَ فَضْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؀ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتَ فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؀ رَأَيْتَ قُرْبَهٗ وَاُنْسَهٗ وَرَأْفَتَهٗ وَرَحْمَتَهٗ ؀ مَثَلُ الْغِنٰى مَثَلُ رَجُلٍ اَعْمٰى يَأْتِيْهِ طَعَامُهٗ عَلٰى اَطْبَاقٍ ؀ تَأْتِيْهِ وَلَا يَعْلَمُ جِهَتَهَا ؀ حَتّٰى اِذَا عَلِمَ اَصْلَهَا طَلَبَ تِلْكَ الْجِهَةَ وَسَدَّ جَمِيْعَ جِهَاتِهٖ ؀ هٰكَذَا هٰذَا الْعَبْدُ اِذَا عَرَفَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَهِّلُ هُوَ الْمُعْطِیْ هُوَ الْمُوَجِّهُ اِلَيْهِ ذٰلِكَ يُعَلِّقُ قَلْبَهٗ بِاللّٰهِ تَعَالٰى نَفْسُكَ مَعْشُوْقَتُكَ لَوْ عَلِمْتَ اَنَّهَا عَدُوَّتُكَ وَقَاتِلَتُكَ لَخَالَفْتَهَا وَمَا نَعْتَهَا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ اِلَّا مَا لَا بُدَّ لَهَا مِنْهُ فَذٰلِكَ حَقُّهَا ؀ اَنْتَ لَا تَصْلَحُ لَكَ الزَّاوِيَةُ بَلْ تَصْلَحُ لَكَ الْاَسْوَاقُ ؀ لَا يَصْلَحُ لَكَ اَنْ تَطَّلِعَ عَلٰى اَسْرَارِ اللّٰهِ تَعَالٰى ؀ اَلْمُطَّلِعُ عَلٰى اَسْرَارِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَكُوْنُ اَخْرَسَ ؀ مَنْ لَا يَمْلِكُ سِرَّهٗ فَلْيَخْلُ عَنِ الْخَلْقِ ؀ لِيَكُنْ مَاْوَاهُ الْكُهُوْفُ وَالسَّوَاحِلُ وَالْبَرَارِیْ وَالْقِفَارُ ؀ مَنْ لَا يَتَمَكَّنُ اَنْ يَجْمَعَ

دی ہے) اور توکل آپ کی حالت ہے۔ (جس پر عمر بھر فعلاً آپ قائم رہے) اس کے بعد اگر اپنے آپ سے فنا ہو جانے پر تجھ کو قدرت ہو تو اس کو حاصل کر کہ نہ سبب کی معیت رہے نہ حال کی۔ بس حق تعالیٰ کے حوالہ ہو کہ وہی کافی ہے۔ وہی تجھ کو اٹھائے گا اور قریب لے آئے گا بلکہ ایسا کچھ دیگا جس سے تو آگاہ بھی نہیں (چنانچہ وہ خود فرماتا ہے) اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے"۔ تو اس کی تقدیر کی موجوں کے حوالہ ہو جا کہ جہاں بھی گرے گا فضلِ خدا کا دانہ چگ لے گا۔ جدھر بھی منہ کرے گا اُدھر ہی اللہ کی ذات پائے گا۔ اور تجھ کو اس کا قُرب و اُنس اور اس کی شفقت و رحمت نظر آئے گی۔ جس کو غنا نصیب ہو جاتا ہے اُس کی مثال ایسی ہو جاتی ہے جیسے نابینا شخص کہ طباقوں پر رکھے ہوئے کھانے اس کے پاس چلے آتے ہیں اور اس کو معلوم نہیں کدھر سے آتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب اصلیت سے آگاہ ہو جاتا ہے تو ساری جانبین بند کر کے اسی اصل جانب کا طالب ہو رہتا ہے۔ یہی حال اس بندہ کا ہوتا ہے کہ جب وہ واقف ہو گیا کہ اللہ ہی (ہر مشکل کو آسان کرنے والا ہے وہی دینے، اور وہی (اسباب مہیا فرما کر روزی کے طباق) اس کی طرف روانہ کرنے والا ہے تو وہ اپنے قلب کو اللہ ہی کے ساتھ وابستہ کر لیتا ہے۔ تیرا نفس تیرا معشوق بنا ہوا ہے۔ اگر تو جانتا کہ وہ درحقیقت تیرا دشمن اور تجھ کو برباد کرنیوالا ہے تو ضرور اس کی مخالفت کرتا اور اس کو کچھ بھی نہ دیتا بجز اتنے آب و دانہ کے جس کے بغیر چارہ نہ ہوتا کہ یہ اس کا حق ہے (جس کا پہنچانا شرعاً ضروری ہے) تیری (حالت ایسی گندی ہے کہ) خلوت خانہ تجھ کو شایان نہیں بلکہ بازار شایان ہے۔ تو اس قابل نہیں کہ رازہائے خداوندی پر مطلع ہو (کیونکہ تیری زبان تیرے قابو میں نہیں اور) رازہائے خداوندی پر مطلع ہونے والا بے زبان ہوا کرتا ہے۔ جو اپنے راز کے چھپانے پر قُدرت نہ رکھے اُس کو چاہیئے کہ مخلوق سے باہر چلا جائے۔ جس میں اتنی طاقت نہ ہو کہ حُکم اور علم (یعنی شریعت و طریقت کو) جمع نہ کر سکے تو

بَيْنَ الْحُكْمِ وَالْعِلْمِ ؛ اَلْغَلَاءُ سِيَاطُ الْمَلِكِ يُؤَدِّبُ
بِهٖ ؛ قَالَ ذٰلِكَ فِيْ زَمَانِ شِدَّةٍ وَّفَاقَةٍ وَيْحَكَ ۲۴
تَطْلُبُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ وَاَنْتَ تَدَّعِي الْمَحَبَّةَ
يَا اَحْمَقُ ادَّعَيْتَ مَحَبَّتَهٗ وَتَطْلُبُ مِنْهُ دَفْعَ
الضَّرَرِ وَجَلْبَ النَّفْعِ ؛ تَنَحَّ مَا اَنْتَ مِنَ الْقَوْمِ ؛
اَنْتَ عَبْدُ الْخَلْقِ ؛ عَبْدُ النَّفْسِ وَالْهَوٰى وَالشَّهَوَاتِ
عِنْدَنَا مَحَاكُّكُمْ ؛ عِنْدَنَا صَيَارِفَةٌ ؛ عِنْدَنَا
نُقَّادٌ ؛ يَا مُدَّعِيًا مَا هٰذَا ؛ تَقُوْلُ الشَّيْءَ فِيْ
غَيْرِ مَوْضِعِهٖ ؛ اَلدُّعَاءُ لَهٗ مَوْضِعٌ وَّوَقْتٌ اَلْكَلَامُ
لَهٗ حَالٌ وَّالسُّكُوْتُ لَهٗ اُخْرٰى ؛ وَالنَّظَرُ لَهٗ حَالٌ
وَّالْغَضُّ لَهٗ اُخْرٰى ؛ اَيْنَ الْعَامِلُ حَتّٰى نَصْحَبَهٗ
اَلصِّدِّيْقُوْنَ تَزِيْدُ جَمِيْعَ الزَّمَانِ عَلَيْهِمُ الْعِبَادَةُ
فِيْهِ وَاجِبَةٌ شُكْرًا لِّلْمُنْعِمِ ؛ يُقَابِلُوْنَ النِّعَمَ
بِالطَّاعَةِ وَالشُّكْرِ ؛ يَاْمُرُكَ بِالْقَلِيْلِ مِنَ
الْحَلَالِ ؛ اَقْصِرْ مِنْ هٰذَا الْحَلَالِ ؛ اِنْ اَكْثَرْتَ
اَدَّاكَ اَخْذُهٗ اِلٰى اَخْذِ الْمُبَاحِ الْمُشْتَرَكِ
بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ ؛ وَاِنْ اَخَذْتَ ذٰلِكَ اَدَّاكَ
اَخْذُهٗ اِلٰى اَخْذِ الشُّبْهَةِ ؛ وَالشُّبْهَةُ اِلَى
الْحَرَامِ وَالْحَرَامُ اِلَى النَّارِ ؛ اَلزَّاهِدُ مَنْ
زَهِدَ فِي الْحَلَالِ ؛ وَاَمَّا الزُّهْدُ
فِي الْحَرَامِ فَذٰلِكَ وَاجِبٌ ؛
قَدْ يَرِدُ وَارِدٌ اِلَى الْقَلْبِ
فَيَعْجِزُ عَنْ حَمْلِهٖ ؛
كَالْاُمِّ اِذَا
جَاءَ

مناسب ہے کہ اس کی قیام گاہ غار اور ساحل اور جنگل اور بیابان ہوں۔ گرانی ایک شاہی چابک ہے، جس سے ادب سکھایا جاتا ہے۔ یہ کلمہ آپ نے قحط وفاقہ کے زمانہ میں فرمایا۔ تجھ پر افسوس کہ دعویٰ تو (خدا کی) محبّت کا کرتا ہے اور طلب کرتا ہے دنیا اور آخرت کو۔ اسے بے وقوف دعویٰ تو اس کی محبّت کا اور طالب ہے مشقّت کے رفع اور راحت کے حصول کا۔ پرے ہٹ تو اللہ والوں میں داخل نہیں تو بندۂ مخلوقات اور بندۂ نفس وہویٰ وخواہشات ہے۔ ہمارے پاس تمہارے پرکھنے کی کسوٹیاں ہیں۔ ہمارے پاس صرّاف ہیں۔ ہمارے پاس پرکھئے موجود ہیں۔ اے مدعی یہ (دعویٰ) چیز کیا ہے؟ تو بے محل بات کہہ رہا ہے۔ دعا کے مانگنے کا بھی ایک محل اور وقت ہوا کرتا ہے کلام کرنے کا وقت اور ہوتا ہے اور خاموش رہنے کا وقت دوسرا۔ دیکھنے کا موقع اور ہوتا ہے اور آنکھ بند کرنے کا موقع اور۔ کہاں ہے کام کرنے والا کہ ہم اس کو اپنی صحبت میں لیں؟ جو صدّیق ہوتے ہیں، محسن کا شکر ادا کرنے کے لئے ان کی عبادت ضروری بن کر ہر وقت اُن پر زیادہ ہوتی رہتی ہے کہ نعمتوں کے مقابلہ میں وہ شکر اور اطاعت پیش کیا کرتے ہیں۔ تجھ کو تھوڑا سا حلال استعمال کرنے کا حکم ہے۔ اس حلال میں بھی کم ہی پر اکتفا کر کہ زیادتی کرے گا تو اس کا استعمال تجھ کو اس مباح تک جا پہنچائے گا؛ جو عام مؤمنین کے لئے مباح ہے۔ اور اور جب تو اس کو لینے لگے گا تو وہ تجھ کو مالِ مشتبہ تک لے جائے گا۔ اور مشتبہ حرام تک جا پہنچائے گا۔ اور حرام آگ تک پہنچا دے گا۔ زاہد وہی ہے جو حلال میں زُہد اختیار کرے ورنہ حرام کے متعلق زُہد اختیار کرنا تو (سب ہی پر) واجب ہے (لہٰذا اس سے بچنا کمال ہی کیا ہوا) واردات میں کوئی وارد قلب پر ایسا بھی آتا ہے کہ قلب اس کی بَرداشت سے عاجز ہو جاتا ہے۔ (لہٰذا انسان وجد میں آکر تڑپنے لگتا ہے) جیسے ماں کی حالت ہے کہ جب

نَعِیُّ وَلَدِهَا تَصْرُخُ وَتُخَرِّقُ ثِيَابَهَا ؛ يَعْجِزُ الْعَقْلُ عَنْ حَمْلِهِ ؛ يَعْنِي بِهِ السَّمَاعَ وَالْوَجْدَ ؛ نُخَالِطُ النَّاسَ بِالدُّعَاءِ وَنُوَافِقُهُمْ وَنُعَاشِرُهُمْ بِالدُّعَاءِ ؛ وَقُلُوْبُنَا بَارِدَةٌ نَاظِرَةٌ إِلَى وَعْدِ اللّٰهِ ؛ إِلَى طَعَامِ الْفَضْلِ إِلَى أَنْ يَثْبُتَ ؛ ازْهَدْ فِي مَشِيْئَتِكَ لِتَظْفَرَ بِمَشِيْئَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ؛ مِنْ شَرْطِ الْمَحَبَّةِ تَرْكُ الْمَشِيْئَةِ وَالْإِرَادَةِ بَيْنَمَا أَنْتَ كَذٰلِكَ إِذْ نَطَقَ لِسَانُكَ وَاسْتَمَعَتْ أُذُنَاكَ وَفُتِحَتْ عَيْنَاكَ ؛ جَاءَتِ الْأَلْطَافُ وَالْإِكْرَامُ ؛ وَجَاءَ صَفَاءُ الْأَسْرَارِ ثِمَارًا وَجَوَاهِرَ ؛ جَاءَتْكَ الْخُدَّامُ وَالْخَدَمُ ؛ خَدَمَكَ الْكُلُّ وَحَمِدَكَ الْكُلُّ ؛ وَبَاهَى بِكَ الْحَقُّ الْكُلَّ ؛ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ؀ اِمْتَثِلُوْا أَمْرَ اللّٰهِ وَأَمْرَ رَسُوْلِهِ ؛ اِعْمَلُوْا بِهِمَا ؛ مَا فِي هٰذِهِ الطَّرِيْقِ أَنَا وَلَا نَحْنُ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ ؛ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ؛ وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ؛ أَقْسَمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالسَّمَاءِ وَمَنْ طَرَقَهَا ؛ طَرَقَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ طَرَقَهَا هِمَّتُهُ ثُمَّ بِنْيَتُهُ ؛ نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ ؛ وَرَآهُ بِعَيْنِيْ رَأْسِهِ وَبِعَيْنِيْ قَلْبِهِ ؛ لَمَّا كَانَ مِنْهُ مَسِيْرُ رُقِيِّ السَّمَاءِ رَآهُ فِي الْأَرْضِ بِعَيْنِيْ

اس کے بچے کے مرنے کی خبر اس کو پہنچتی ہے تو وہ چیخ اُٹھتی اور کپڑے پھاڑ لیتی ہے۔ اس سے مُراد آپ کی سماع اور وجد تھا۔ دعا مانگنے میں ہم عام لوگوں کے ساتھ شامل ہو جاتے اور معاشرت کے درجہ میں اُن کی موافقت کرنے لگتے ہیں، باقی ہمارے دل تو سرد اور (شانِ تسلیم کے سبب) وعدۂ خداوندی اور غذائے فضل کے منتظر رہا کرتے ہیں (کہ دُعا مانگے بغیر بھی جو وعدہ فرما چکا ہے وہ ضرور پہنچائے گا) یہاں تک کہ اس کا ثبوت بھی ہو جاتا ہے اپنے قصد وارادہ کی رغبت اُٹھا تاکہ ارادۂ خداوندی سے کامیاب ہو۔ محبت کی شرط یہی ہے کہ قصدُ ارادہ ترک کر دیا جائے۔ جب تیری یہ حالت ہو گی تو تیری زبان گویا اور کان شنوا اور آنکھیں بینا بن جائیں گی۔ طرح طرح کے لُطف و کرم آئینگے اور باطن کی صفائی پھل میوے اور جواہرات بن کر آئیں گے اور خدم و حشم تجھ کو نصیب ہوں گے کہ سب تیری خدمت کریں گے۔ اور سب تیری مدح اور حق تعالےٰ شانہٗ تیرے ذریعہ سے سب ہی پر فخر فرمائیگا۔ حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ "جو کچھ بھی تم کو رسُول دیں وہ لو اور جس شئے سے بھی روکیں اس سے رک جاؤ"۔ تعمیل کرو حکمِ خدا و رسولؐ کی، اور ان کے فرمان پر عمل کرو۔ اس راستہ میں "ہم" اور "میں" مطلق نہیں بس "تو ہی تو" ہے۔ کہ وہی اوّل ہے وہی آخر اور وہی ظاہر ہے وہی باطن۔ ارشادِ خداوندی والسماء والطارق کی تفسیر کے متعلق آپ نے فرمایا کہ حق تعالےٰ نے قسم کھائی ہے آسمان کی اور اس شخص کی جس نے آسمان کو کھٹکھٹایا۔ اس کو کھٹکھٹایا تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اس کو دستک دی تھی آپؐ کی ہمت نے۔ اور اس کے بعد (شبِ معراج میں) آپ کے جسم اطہر نے کہ جسم کو چڑھنا نصیب ہوا ساتویں آسمان تک، اور آپ سے باتیں کیں آپ کے پروردگار نے۔ اور آسمان کی سیر کے وقت آپ نے زیارت کی حق تعالےٰ کی چہرے کی آنکھوں سے بھی اور قلب کی آنکھوں سے بھی؟ زمین پر نیکی کی حالت میں زیارت کی

قَلْبِهٖ وَفِی السَّمَاءِ بِعَیْنَیْ رَأْسِهٖ ؛ وَهٰكَذَا كُلُّ مَنْ
صَحَّ قَلْبُهٗ یَرٰی قَلْبُهٗ رَبَّهٗ وَیُقْطَعُ الْحُجُبُ بَیْنَهٗ
وَبَیْنَ السَّمَاءِ ؛ وَالْاَسْرَارُ وَالْهِمَمُ تَطْرُقُ ؛ وَ
الْاَسْرَارُ تَسِیْرُ صُدُوْرُ الصِّدِّیْقِیْنَ بِاَنْوَارِ اَسْرَارِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؛ صُدُوْرٌ مُضِیْئَةٌ ؛ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ
الْمُؤْمِنِ اَلْقَلْبُ اِذَا قَرُبَ صَیْرَ سَمَاءً فِیْهَا نُجُوْمُ
الْعِلْمِ وَشَمْسُ الْمَعْرِفَةِ ؛ تَسْتَضِیْئُ الْمَلٰٓئِكَةُ
بِهٰذِهِ الْاَنْوَارِ ؛ مَا مِنْ نَفْسٍ اِلَّا وَعَلَیْهَا حَافِظٌ
مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰی ؛ یَحْفَظُهَا مِنْ اَنْ یَّخْتَطِفَهَا
الشَّیَاطِیْنُ ؛ وَاٰحَادُ اَفْرَادٍ حَفَظَتُهُمْ یَقُوْمُوْنَ
صُفُوْفًا تَحْفَظُهُمْ ؛ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِیْطٌ ؛
اَنْتَ الْفَصَاحَةُ وَالْبَلَاغَةُ خَرَّبَتْ بَیْتَكَ ؛
تَدُوْرُ بِدَوْرٍ مِّنْ مَّكَانِكَ لَا تَبْرَحُ ؛ كَاَنَّكَ
جَمَلُ الطَّاحُوْنِ ؛ لَعَلَّكَ دَعَا عَلَیْكَ بَعْضُ
اَوْلِیَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی قَدْ عَمِیَتْ عَیْنَا بَصِیْرَتِكَ ؛
ضَیَّعْتَ اللّٰهَ فَضَیَّعَكَ اللّٰهُ فِی الطَّرِیْقِ ؛ تَشَتَّتَتْ
اَعْیُنُ قَصْدِكَ السُّبُلُ ؛ كَثُرَتْ هُمُوْمُكَ
وَانْقَطَعَتْ اَجْنِحَةُ قَصْدِكَ ؛ بَقِیَتْ قِطْعَةُ لَحْمٍ
بَیْنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ؛ تَحْتَاجُ اِلٰی صِدِّیْقٍ
یَّدْعُوْلَكَ بَعْدَ الْاِقْرَارِ بِالْاِفْلَاسِ ؛ اِسْتَاْنِسِ
الْقَوْمَ بِالْحَقِّ ثُمَّ بِالْمَلٰٓئِكَةِ ؛ فَاِذَا اَنِسْتَ
بِهٰؤُلَاءِ فُتِحَ لَكَ بَابٌ اٰخَرُ ؛ اِذَا اَنِسْتَ
بِالْخَلْقِ مِنَ الْاِنْسِ ثُمَّ سَدَدْتَ
ذٰلِكَ فُتِحَ لَكَ
بَابٌ

قلب کی آنکھوں سے اور آسمان پر پہنچکر چہرے کی آنکھوں سے۔
اور یہی حال ہوتا ہے ہر اُس شخص کا جس کا قلب صحیح ہو جاتا ہے۔
کہ اس کا قلب زیارت کرتا ہے اپنے رب کی، اور اُس کے اور
آسمان کے درمیان کے پردے تہ کر دیئے جایا کرتے ہیں۔ اور باطن
اور ہمتیں اُوپر چڑھنے کیلئے آسمان کے دروازوں پر دستک دیا کرتی
ہیں اور باطن سیر کیا کرتے ہیں۔ صدیقین کے سینے پروردگار عالم کے
اسرار کی روشنی سے روشن ہوتے ہیں۔ مؤمن کی فراست سے ڈرا کر قلب
جب مقرب بن جاتا ہے تو ایک آسمان بن جاتا ہے جس میں علم کے ستارے
اور معرفت کا آفتاب چمکتا ہے۔ کہ اس نور سے فرشتے روشنی حاصل
کرتے ہیں۔ ہر نفس پر حق تعالیٰ کی طرف سے ایک نگہبان مقرر ہے
جو شیطان کی دست بُرد سے محفوظ رکھتا ہے اور خاص خاص افراد ایسے
بھی ہیں جن کے محافظ (ایک نہیں بلکہ سیکڑوں فرشتے ہوتے ہیں جو)
صف بستہ ان کی محافظت کیا کرتے ہیں اور سب سے بالا محافظ تو اللہ
ہے۔ تیری تو فصاحت و بلاغت نے تیرا گھر ویران کر دیا۔ تو (اپنی لسانی
کا شیدا بنا ہوا) اپنی جگہ بڑا ہوا چکر لگا رہا ہے گویا کہ تو کولہو کا بیل
ہے۔ شاید اللہ کے کسی ولی نے تجھ کو بد دُعا دی ہے کہ تیرے قلب
کی آنکھیں اندھی ہو گئیں۔ تو نے خدا کو ہاتھ سے دیا۔ پس خدا نے
تجھ کو برباد کر دیا۔ تیری چشم مقصود میں بہتیرے راستے جم گئے اور تیرے
افکار بکثرت اور مقصود کے باز و قطع ہو گئے۔ تو دنیا و آخرت کے مابین
ایک مضغہ گوشت رہ گیا۔ تجھ کو اپنی تہی دستی کا اقرار کرنے کے بعد
کسی صدیق کی ضرورت ہے جو تیرے لئے دُعا کرے۔ اللہ والوں کے
ساتھ سچی اُنسیت حاصل کر۔ اس کے بعد فرشتوں کے ساتھ جب
تو ان کے ساتھ مانوس ہوگا تو تیرے لئے دُوسرا دروازہ کھُل جائیگا۔
جب انسانی مخلوق کے ساتھ اُنسیت حاصل کرکے تو اس دروازہ
کو بند کر دے گا تو تیرے لئے جنات کے ساتھ اُنسیت کا دروازہ

الْاُنْسِ بِالْحَقِّ ۞ فَاِذَا اَسَدْتَهٗ فُتِحَ لَكَ بَابُ
الْاُنْسِ بِالْمَلَكِ ۞ اَلْاَشْيَاءُ لَا تَفْعَلُ بِاَنْفُسِهَا ۞
اَلنَّارُ لَا تُحْرِقُ بِطَبْعِهَا وَلَا الْمَاءُ يُرْوِيْ بِطَبْعِهٖ ۞
نَارُ نَمْرُوْدَ مَا اَحْرَقَتْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ ۞ اَبُوْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ
عَلَيْهِ لَمَّا اُلْقِيَ فِي النَّارِ لَمْ يَحْتَرِقْ ۞ اَلسَّمَنْدَلُ
لَا تُحْرِقُهُ النَّارُ ۞ اِذَا اَخْلَصْتَ فِيْ اَعْمَالِكَ
اُخْلِصْتَ مِنَ الْخَلْقِ ۞ اُخْرِجْتَ مِنْ بَيْنِهِمْ ۞ اِنَّمَا
تَصِلُ اِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِالْخُرُوْجِ مِنْ
بَيْنِهِمْ ۞ وَتَطْلُبُهٗ عَزَّ وَجَلَّ كَرَجُلٍ غَرِيْبٍ
دَخَلَ دَرْبًا يَطُوْفُ عَلٰى صَدْرِهٖ ۞ يَنْتَهِيْ اِلٰى
اَقْصَاهُ وَيَعُوْدُ اِلٰى اَوَّلِهٖ ۞ وَهُوَ لَا يَعْرِفُ
بَابَهٗ ۞ وَالصَّدِيْقُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ ۞ حَتّٰى اِذَا رَاٰى
حَيْرَتَهٗ اسْتَحَبَّهُ الْحُبُّ فَخَرَجَ اِلَيْهِ وَعَانَقَهٗ
وَضَمَّهٗ اِلَيْهِ ۞ كَمَا فَعَلَ يُوْسُفُ بِبِنْيَامِيْنَ ۞
فَقَالَ لَهٗ اَنَا اَخُوْكَ ۞ جَعَلَ اللّٰهُ اَرْضَ الْقَلْبِ
قَرَارَ الْمَعْرِفَةِ وَالْعِلْمِ ۞ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثَلٰثُمِائَةٍ
وَّسِتُّوْنَ نَظْرَةً اِلَيْهِ بَيْنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۞ لَوْلَا
اَنْ جَعَلَهٗ قَرَارًا لَتَقَطَّعَ وَتَمَزَّقَ ۞ اَلْقَلْبُ
اِذَا صَحَّ وَاسْتَقْرَبَ لِقُرْبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اَجْرٰى
خِلَالَهٗ اَنْهَارًا مِّنَ الْحِكَمِ لِانْتِفَاعِ الْخَلْقِ بِهَا ۞
جَعَلَهُمْ لِلدِّيْنِ رَوَاسِيَ ۞ اَلْكَبِيْرُ مِنْهُمْ مَوْضِعُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّغِيْرُ مَوْضِعُ الصَّحَابَةِ ۞
وَدُوْنَ ذٰلِكَ مَوْضِعُ التَّابِعِيْنَ ۞ عَمِلُوْا بِمَا قَالُوْا
اِمْتِثَالًا قَوْلًا وَّفِعْلًا

کھل جائے گا۔ اور جب اس کو بھی بند کر دے گا تو فرشتوں کے ساتھ اُنسیت کا دروازہ کھل جائے گا۔ کوئی چیز بطور خود کچھ اثر نہیں کرسکتی۔ نہ آگ اپنی ذات سے کسی کو جلاسکتی ہے اور نہ پانی بالطبع کسی کو سیراب کرسکے (چنانچہ سب نے دیکھ لیا کہ) نمرود کی آگ ابراہیم علیہ السلام کو جلا نہ سکی اور ابومسلم خولانیؒ کو جب آگ میں ڈالا گیا تو جلے نہیں سمندر کا جانور کو بھی آگ نہیں جلاسکتی۔ جب تو اپنے اعمال میں مخلص بنے گا تو تجھ کو مخلوق سے خلاصی نصیب ہوگی کہ ان کے درمیان سے باہر نکال لیا جائے گا۔ اور خدا تک پہنچنے کی صورت یہی ہے کہ مخلوق سے باہر نکلے اور حق تعالےٰ کا طالب بننا ایسا ہے جیسے کوئی شخص مسافر ہو اور (محبوب کے) کوچہ میں داخل ہو کر دوست کی تلاش میں چکر لگائے کہ آخر کوچہ تک پہنچ جائے اور پھر لوٹے (اسی طرح بار بار چکر لگائے مگر) محبوب کا دروازہ نہ پہچانے۔ اور محبوب (اس کی) اس حالت کو دیکھ رہا ہو۔ حتیٰ کہ جب اس کی حیرانی دیکھ چکے اور محبّت کا غلبہ ہو تو دفعتہً اس کی طرف نکلے اور اس کو چھاتی سے لگا کر چپٹا لیوے۔ جیسا کہ یوسف علیہ السلام نے بن یامین کے ساتھ کیا تھا کہ ان سے (چپکے سے) فرمادیا کہ میں تو تمہارا بھائی (یوسف) ہوں۔ حق تعالےٰ نے زمینِ قلب کو محلِ معرفت و علم قرار دیا ہے۔ شب و روز میں اس کی جانب حق تعالیٰ کی تین سو ساٹھ نگاہیں ہوتی ہیں۔ اگر وہ قلب کو قرار عطا نہ فرماتا تو قلب ٹکڑے ٹکڑے اور پارہ پارہ ہو جاتا۔ جب قلب صحیح اور قُربِ حق کا طالب بن جاتا ہے تو مخلوق کو نفع پہنچانے کے لئے اس کے درمیان حکمت و دانش کی نہریں بہادی جاتی ہیں۔ حق تعالےٰ نے یہ حضرات صلحاء دین کے پہاڑ بنادیئے ہیں کہ ان میں بڑا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ ہوتا ہے اور چھوٹا صحابہؓ کی جگہ۔ اور جو اس سے کم رتبہ ہیں وہ تابعین کی جگہ۔ اس لئے کہ انھوں نے ان حضرات کے ارشادات کی تعمیل قولاً بھی اور فعلاً بھی

سِرًّا وَّعَلَانِيَةً قَرَّتْ بِهِمْ اَعْيُنُ النَّبِيِّيْنَ ؛ وَبَاهَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ ؛ يَا طُوْبٰى لِمَنِ اتَّبَعَهُمْ وَخَفَّفَ عَنْهُمْ اَثْقَالَ الدُّنْيَا وَالْعِيَالِ ؛ قَوْمٌ عِنْدَهُمْ شُغْلٌ شَاغِلٌ عَنِ الْاِكْتِسَابِ ؛ قِيَامُهُمْ لِمَصَالِحِ الْخَلْقِ ؛ اَلْخَلْقُ عِنْدَهُمْ كَالْاَوْلَادِ ؛ لَا يَتَعَلَّقُوْنَ بِالدُّنْيَا ؛ وَالدُّنْيَا تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَيْهِمْ وَيُعْرِضُوْنَ عَنْهَا هٰذَا الَّذِيْ فِيْ يَدِكَ لَيْسَ لَكَ بَلْ هُوَ مُشْتَرَكٌ وَالْجِيْرَانُ شُرَكَاؤُكَ ؛ كَسْبُكَ جُعِلَ فِيْ يَدِكَ لِتُؤَدِّيَ الْاَمَانَةَ وَالْاَخْذَ ؛ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۚ لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ؛ وَاسِ جِيْرَانَكَ اَطْعِمِ الْفُقَرَاءَ فَاِنَّ دَارَ الصِّدِّيْقِ ضَيِّقٌ وَدَاخِلُهَا وَاسِعٌ ؛ اَيْنَ مَنْ غَلَّقَ بَابَ الْخَلْقِ وَوَقَفَ عَلٰى بَابِ الْحَقِّ وَاَنْزَلَ حَوَائِجَهُ بِرَبِّهٖ ؛ اِقْطَعِ الْاَسْبَابَ وَاخْلَعِ الْاَرْبَابَ ثُمَّ انْظُرْ مَا تَرٰى ؛ قِفْ عَلٰى بَابِهٖ وَتَوَسَّدِ الصَّبْرَ عَلَى الْآلَامِ ؛ قَدَرُهٗ وَقَضَاؤُهٗ يَقْطَعُ فَلَا تَتَاَلَّمُ حِيْنَئِذٍ تَرٰى عَجَبًا ؛ تَرَى التَّكْوِيْنَ كَيْفَ يَجْعَلُ حَالَكَ ؛ وَالرَّحْمَةَ كَيْفَ تُرَبِّيْكَ وَالْمَحَبَّةَ كَيْفَ تُرَقِّيْكَ ؛ اَلدَّائِرَةُ كُلُّ الدَّائِرَةِ عَلَى السُّكُوْتِ بَعْدَ الْحَاجَةِ ؛ وَهِيَ حَالَةُ مُبَاهَاةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِالْعَبْدِ يُحَرِّمُ عَلَيْهِ مَرَاضِعَ الْخَلْقِ وَالْاَسْبَابُ ؛

ظاہر میں بھی اور باطن میں بھی کہ انبیاءؑ کی آنکھیں ان سے ٹھنڈی ہوئیں۔ اور حق تعالےٰ نے ان سے فرشتوں پر فخر فرمایا۔ مبارک ہو اُس کو جو ان کا اتباع کرے اور (ان کی مالی خدمت کر کے) دنیوی مشاغل کے بوجھ اُن کے اُوپر سے ہلکے کرے۔ اللہ والوں کے لئے ایسا شغل ہے جو کمائی سے روک دینے والا ہے۔ مخلوق کی اصلاح و بہبودی کے لئے وہ مستعد و مشغول ہیں۔ مخلوق ان کے نزدیک بمنزلہ اولاد کے ہے (لہٰذا سب پر حق ہے کہ ان کی خدمت کرے) دُنیا سے ان کو وابستگی نہیں ہوتی۔ دُنیا اپنے آپ کو اُن پر پیش کرتی ہے اور وہ اس سے مُنہ پھیر لیتے ہیں۔ یہ (روپیہ پیسہ) جو تیرے ہاتھ میں ہے محض تیرے لئے نہیں، بلکہ مشترک ہے کہ پڑوسی بھی (اس میں) تیرے ساجھی ہیں۔ تیری کمائی جو تیرے ہاتھ میں دی گئی ہے تو داد و ستد کے لئے دی گئی ہے (کہ کما کر جن جن کے حقوق ہیں سب کو پہنچا دے۔ چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے کہ) خرچ کرو اس مال میں سے جس میں حق تعالیٰ نے تم کو جانشین بنایا ہے تاکہ دیکھے کہ کیسے عمل کرتے ہو۔ اپنے ہمسایوں کی خبر گیری کیا کر اور فقراء کو کھلایا کر کہ صدیق کا گھر (ظاہر میں) تنگ ہوتا ہے اور اندر سے وسیع کہاں ہے جس نے مخلوق کا دروازہ بند کیا اور حق تعالےٰ کے دروازہ پر آپڑا اور اپنی ساری ضروریات کو اپنے پروردگار ہی پر پیش کیا۔ اسباب کو قطع کر اور ارباب کو چھوڑ۔ پھر دیکھ کہ کیا کچھ نظر آتا ہے۔ اس کے آستانہ پر آپڑ، اور مصیبتوں کے وقت صبر کا تکیہ لگا کر قضا و قدر (تیرا گوشت) کاٹیں مگر تجھ کو تکلیف نہ ہو۔ اس وقت تجھ کو عجائبات نظر آئیں گے۔ تو دیکھے گا کہ تکوین تیری کیا حالت بناتی ہے۔ اور رحمت تیری کیسی تربیت کرتی ہے۔ اور محبت تجھ کو کس قدر ترقی بخشتی ہے۔ سارا مدار باوجود حاجت کے خاموش رہنے پر ہے۔ اور یہی حالت حق تعالےٰ کے بندہ پر فخر فرمانے کی ہے۔ جس طرح موسےٰ علیہ السّلام کو دُنیا بھر کی دُودھ پلائیوں کی پستانیں روک کر ماں کی طرف لوٹایا (اسی طرح) مخلوق و اسبا۔

يَرُدُّهُ إِلىٰ قُرْبِهِ الْحَقّ إِذَا حَصَلَ فِي حِجْرِ لُطْفِهِ الرَّائِحَةُ تَكْفِيهِ ❊ تَكْفِيهِ رَائِحَةُ الْآلَامِ ❊ تَكْفِيهِ الرَّحْمَةُ ❊ أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ يَضْطَرُّكَ حَتّٰى تَدْعُوهُ ❊ يُحِبُّ الْإِلْحَاحَ فِي الدُّعَاءِ يَسُدُّ الْأَبْوَابَ فِي وَجْهِكَ حَتّٰى تَقِفَ عَلىٰ بَابِهِ ❊ وَالْأَحْبَابُ رَأَوْا بَابَ الْقُرْبِ مَفْتُوحًا ❊ كَالْأُمِّ تُغْلِقُ بَابَهَا دُونَ وَلَدِهَا وَتُوصِي الْجِيرَانَ أَنْ لَا يَفْتَحُوا بَابًا لِغَرَضٍ تُرِيدُهُ ❊ خَرَجَ تَعَدَ بَاكِيًا نَادِمًا ❊ كُلَّ بَابٍ يَتَوَجَّهُ إِلَيْهِ يَرَاهُ مُغْلَقًا يَعُودُ إِلىٰ بَابِ أُمِّهِ ❊ اَلْحَقُّ يُضَيِّقُ عَلىٰ عَبْدِهِ لِيَرُدَّهُ إِلَيْهِ وَلَا يُعَلِّقُ قَلْبَهُ بِالْخَلْقِ ❊ يَنْبَغِي لِلْفَقِيرِ الصَّادِقِ أَنْ لَا يَطْلُبَ رِزْقَ نَفْسِهِ ❊ فَإِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ طَالِبًا فَلْيَطْلُبْ قَدْرَ كِفَايَتِهِ ❊ إِذَا قَرَّبَكَ وَابْتَلَاكَ تَنَعَّمْ بِبَلَائِهِ وَإِلَّا شَغَلَكَ بِبَلَائِكَ ❊ اَلرَّغْبَةُ فِي الْأَشْيَاءِ تُشَوِّشُ عَلَيْكَ قُرْبَكَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّبْرُ عَلَى الْبَلَاءِ ❊ مَنْ لَا يَخَافُ اللّٰهَ تَعَالىٰ لَا عَقْلَ لَهُ ❊ بَلَدٌ بِلَا شِحْنَةٍ خَرَابٌ ❊ غَنَمٌ بِلَا رَاعٍ

کی پستانیں اس پر حرام کر دی جاتی ہیں، اور حق تعالٰے اس کو اپنے قریب کو ٹا لیتا ہے۔ جب لُطفِ حق کی آغوش میں پہنچ جاتا ہے تو اس کی بُو کے سامنے نہ بوئے تکالیف کی پروا رہتی ہے نہ بوئے راحت کی۔ (چنانچہ اس کا ارشاد ہے کہ) "کون ہے جو بے قرار شخص کی دُعا قبول کرتا ہے جبکہ وہ دُعا مانگتا ہے۔" (چونکہ) دعا میں گڑگڑانا اس کو پسند ہے۔ لہٰذا تیرے سامنے کے سارے دروازے بند کر دیتا ہے تاکہ تو (چار طرف سے ناکام و مایوس ہو کر) اس کے دروازے پر آپڑے۔ حالانکہ احباب دروازۂ قُرب کو کُھلا پاتے ہیں۔ جیسے ماں اپنے بچے کو باہر نکال کر دروازہ بند کر لے اور ایک خاص غرض کے لئے جو اس کو مقصود ہو پڑوسیوں کو تاکید کر دے کہ (میرے بچہ کی بیتابی پر ترس کھا کر) کوئی اپنا دروازہ نہ کھولے۔ اب بچہ کی یہ حالت ہو کہ باہر نکل کر روتا ہوا نادم اور پشیمان بیٹھ جائے کہ جس دروازہ کی طرف بھی جائے اُس کو بند پائے۔ آخر کار ماں کے دروازے کی طرف آئے (اُس وقت ماں اُس کی بے قراری اور ناکامی نہیں دیکھ سکتی، اور فوراً دروازہ کھول کر چھاتی سے لگا لیتی ہے اسی طرح) حق تعالٰے اپنے بندہ پر تنگی ڈالا کرتا ہے تاکہ (چار طرف سے مایوس بنا کر) اس کو اپنی طرف کو ٹائے اور مخلوق کے ساتھ اس کی دل بستگی نہ ہونے دے۔ فقیرِ صادق کی شان یہ ہے کہ اپنے رزق کا متلاشی نہ ہو۔ اور اگر اس کے بغیر چارہ ہی نہ ہو تو بس ضرورت کے قابل طلب کرے (نہ کہ زیادہ) جب حق تعالیٰ تجھ کو مقرب بنا کر (تنگی و افلاس سے) آزمائے تو اس کے امتحان میں ہشاش بشاش رہ، ورنہ وہ تجھ کو تیری مصیبت میں مشغول کر دے گا (کہ وہ رفع نہ ہو سکے گی) ان دنیوی چیزوں کی رغبت تیرے قُربِ خداوندی اور مصیبت پر صبر کرنے کو مشوّش بنا دے گی (لہٰذا کسی شے کی رغبت ہی نہ کر) جو اللہ سے نہ ڈرے اُس میں مطلق عقل نہیں۔ جس شہر میں کوتوال نہ ہو آخر وہ برباد ہو کر رہے گا۔ اور جس ریوڑ میں چرواہا نہ ہو وہ

مَاکُولَةٌ ۔ اَلدِّیْنُ الْخَوْفُ ۔ مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَلَیَسْتَقِرُّ مَکَانًا وَّاحِدًا بَلْ یَسِیْرُ ۔ غَایَةُ اَسْفَارِ الْقَوْمِ قُرْبُ الْحَقِّ ۔ اَلسَّیْرُ سَیْرُ الْقُلُوْبِ سَیْرُ الْاَسْرَارِ ۔ اِذَا وَصَلُوْا اِلَی الْبَابِ اِسْتَاْذَنَ السِّرُّ فَیُؤْذَنُ لَهٗ ۔ ثُمَّ یَسْتَاْذِنُ بَعْدَ الْاُنْسِ لِلْقَلْبِ ۔ صَارَ نَجْمُ قَلْبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَمَرًا وَالْقَمَرُ شَمْسًا وَالْخَلْوَةُ جَلْوَةً وَّالْبَاطِنُ ظَاهِرًا ۔ اَلْعَبْدُ فِیْ حَالَتَیِ الْمَدِّ وَالْجَزْرِ ۔ اِذَا اَخَذَ رَاْسَهٗ فِیْ زِیْقِهٖ وَخَیْمَةِ سِرِّهٖ عَلٰی جُمْلَتِهٖ یَرٰی مَا تَحْتَ الْبَحْرِ مِنَ الْجَوَاهِرِ وَمَا یَمُدُّ یَدَهٗ عَلَیْهَا ۔ یُشِیْرُ اِلٰی حَاضِرِ بَلَدِهٖ اَنْتَ یَا فُلَانُ خُذْ کَذَا وَاَنْتَ خُذْ کَذَا ۔ هُمُ الْمُلُوْكُ مُلُوْكُ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ بَیْنَ یَدَیِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی وَجْهِ النِّیَابَةِ وَالْخِلَافَةِ ۔ اَنَا عَلٰی بَابِ الْمَلِكِ اَنْتَظِرُهُمْ ۔ نَاظِرٌ اِلَیْکُمْ یَقْظَةً وَّمَنَامًا ۔ لَکُمْ اُقَاسِیْ اَذٰی هٰذِهِ الْبَلْدَةِ ۔ اَصْبِرُ تَحْتَ اَقْدَارِهِمْ ۔ اُوَاصِلُ الضِّیَاءَ بِالظَّلَامِ غَمًّا وَّهَمًّا وَّفِکْرًا وَّتَرَدُّدًا ۔ کُلَّمَا تَقَدَّمْتُ قَدَمًا تَرَدَّدْتُ ۔ اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ اَدْهَمَ تَحَیَّرَ فِیْ دُعَائِهٖ فَغُمِّضَتْ عَیْنَاهُ ۔ سَمِعَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ ۔ یَا اِبْرٰهِیْمُ قُلِ اللّٰهُمَّ اَرْضِنِیْ بِقَضَائِكَ ۔ وَصَبِّرْنِیْ عَلٰی بَلَائِكَ ۔ وَاَوْزِعْنِیْ شُکْرَ نَعْمَائِكَ وَاَسْاَلُكَ تَمَامَ نِعْمَتِكَ وَدَوَامَ عَافِیَتِكَ وَالثَّبَاتَ عَلٰی مَحَبَّتِكَ ۔ نَبِیُّنَا

(بھیڑیوں کی) خوراک بنے گا۔ اصل دین خوف ہی ہے۔ جس کو خوف ہوتا ہے وہ اندھیرے سے اُٹھا کرلاتا ہے اور ایک جگہ پر قرار نہیں پکڑا کرتا۔ بلکہ چلتا رہتا ہے۔ اللہ والوں کی رفتار کا منتہٰی قُربِ خداوندی ہے۔ رفتار تو قلوب اور باطن ہی کی رفتار ہے۔ جب دروازے تک پہنچ جاتے ہیں تو باطن (داخلہ کی) اجازت چاہا کرتا ہے۔ پس اس کو اجازت مل جاتی ہے۔ اس کے بعد اُنس قلب کے لئے اجازت مانگتا ہے جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب کا تارا چاند بن گیا تھا۔ اور چاند آفتاب بن گیا تھا۔ اور خلوت جلوت بن گئی تھی۔ اور باطن ظاہر بن گیا تھا۔ بندہ عروج و ہبوط کی دو حالتوں کے درمیان ہے۔ جب گریبان میں اپنا سر ڈالتا اور باطنی خیمہ میں بالکلیہ داخل ہوتا ہے تو سمندر کی تہ کے جواہرات تک اس کو نظر آتے ہیں۔ مگر یہ اُن کی طرف ہاتھ نہیں بڑھاتا بلکہ حاضرین سے کہتا ہے کہ اے فلاں تو اتنا لے لے اور اے فلاں تو اتنا لے لے۔ یہی اللہ والے حق تعالےٰ کے حضور میں بطریقِ نیابت و جانشینی زمین و آسمان کے بادشاہ ہیں۔ میں شاہی دروازہ پر ان کا منتظر ہوں اور خواب ہو یا بیداری بہرحال تمہارا خیر خواہ ہوں کہ تمہاری ہی خاطر اس شہر کی تکالیف برداشت اور مخلوق کی ایذاؤں پر صبر کر رہا ہوں۔ رنج و غم اور فکر و تردد میں صبح سے شام اور شام سے صبح کر دیتا ہوں۔ جس وقت بھی ایک قدم آگے بڑھاتا ہوں (کہ تمہیں چھوڑ کر کہیں چلا جاؤں) تو (بحکم تقدیم تم ہی میں) واپس کر دیا جاتا ہوں۔ ابراہیم بن ادھم رح کو دُعا کے متعلق حیرت لاحق ہوئی (کہ کیا دُعا مانگوں جو شانِ تسلیم کے خلاف بھی نہ ہو) پس اُنھوں نے آنکھیں بند کر لیں اور ندا حق سنائی دی کہ اے ابراہیم یُوں دعا مانگو کہ بار الٰہا رضا بر قضا نصیب اور اپنی ڈالی ہوئی تکلیف پر صبر عنایت کر اور اپنے احسانات کی شکر گزاری کی توفیق بخش۔ اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری پُوری نعمت کا اور دوام عافیت کا اور تیری محبت پر ثابت قدم رہنے کا۔" ہمارے

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُلْقِیَ عَلٰی قَلْبِہٖ طَنِیْنًا نَبَا قَلْبُہٗ عَنْ اَھْلِہٖ خَرَجَ اِلٰی حِرَا وَھِیَ قِطْعَۃٌ مِّنْ طُوْرِ سِیْنَاءَ جَاءَ نَسِیْمُ رَائِحَۃِ الْوَحْیِ کَانَ فِیْہِ کَھْفٌ کَانَ فِیْہِ عَابِدٌ یُقَالُ لَہٗ اَبُوْ کَبْشَۃَ جَاءَ مَکَانَہٗ یَعْبُدُ رَبَّہٗ بَیْنَمَا ھُوَ کَذٰلِکَ یَرَی الرُّؤْیَا تَکُوْنُ کَفَلَقِ الصُّبْحِ اِذْ نُوْدِیَ یَا مُحَمَّدُ یَا مُحَمَّدُ ھَرَبَ مِنَ الصَّوْتِ جَاءَ اِلٰی بَیْتِہٖ فَقَالَ زَمِّلُوْنِیْ دَثِّرُوْنِیْ اِنِّیْ اَسْمَعُ صَوْتًا مَا قِیْلَ یَا مُحَمَّدُ ھٰذَا لَا یَتَدَبَّرُ بِالتَّزْمِیْلِ وَالتَّدْثِیْرِ وَاللہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ ھٰذَا ھُوَ الْقَلْبُ مَثَلُہٗ مَثَلُ نَوَاۃٍ فِیْ صَحْنِ دَارٍ لَا سَقْفَ لَھَا لَھَا اَرْبَعُ حِیْطَانٍ وَّاقِفَۃٌ غَیْثُ الشِّتَاءِ وَشَمْسُ الصَّیْفِ یَتَدَارَکَانِ عَلَیْھَا تَنْبُتُ وَاحِدٌ لَا یَرَاھَا اِذَا ظَھَرَ سَعَفُھَا وَشَمَخَتْ وَاَثْمَرَتْ وَیَنَعَتْ اِلْتَقَطُوْا مِنْھَا وَلَا سَبِیْلَ لَھُمْ عَلَیْھَا ھٰکَذَا الْقَلْبُ اِذَا شَاءَ اَنْشَرَہٗ اَلْوِلَایَۃُ بَاطِنَۃٌ مَّکْنُوْنَۃٌ اَلْوِلَایَۃُ مِثْلُھَا مَا مَرَّ اَلْمَلَکُ فَرَّاشٌ مُّبَاطِنٌ لَا یَزَالُ مَعَہٗ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پر (نبوت سے کچھ قبل) بھنبھناہٹ کی سی آواز ڈالی گئی کہ آپؐ کا قلب اہل و عیال سے اڑان ہو گیا۔ اور آپؐ شہر سے باہر نکل کر غارِ حرا میں پہنچے جو طورِ سینا کا ایک ٹکڑا ہے (وہاں پہنچنے کے بعد) وحی کی بادِ نسیم چلی۔ وہاں ایک غار تھا جس میں ایک عابد رہا کرتا تھا جس کو ابو کبشہ کہا کرتے تھے۔ آپؐ اس کی جگہ تشریف لائے اور اپنے رب کی عبادت میں مشغول ہو گئے۔ آپ اسی حالت میں تھے کہ (سچی) خوابیں نظر آنے لگیں کہ (اِدھر کچھ دیکھا اور اُدھر) صبح کی پو پھٹنے کی طرح (بجنسہٖ اس کا ظہور ہوا) دفعتاً آواز آئی "اے محمدؐ اے محمدؐ" آپ (ڈر کر) آواز سے بھاگے۔ اپنے گھر پہنچے اور فرمایا کہ مجھے کمبل اُڑھاؤ، مجھے چادر میں چھپاؤ کہ مجھے آواز سُنائی دیتی ہے (اور پکارنے والا نظر نہیں آتا) کہا گیا کہ اے محمدؐ اس کا انتظام کمبل اوڑھنے اور چادر میں لپٹنے سے نہیں ہو سکتا (یہ تو خدائی کارنامہ ہے) اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے (کہ جو کرنا چاہتا ہے وہ رک نہیں سکتا) یہ قلب ہے جس کی مثال ایسی ہے جیسے چھوارہ کی گٹھلی کسی ایسے گھر کے صحن میں (آ جمے) جس کی چھت نہ ہو۔ چار طرف دیواریں کھڑی ہوں (تاکہ کوئی اندر آ نہ سکے) جاڑہ کی بارش اور گرمی کی دھوپ دونوں اس پر پڑیں اور وہ (اندر ہی اندر) اُگتی رہے کہ کسی کو نظر بھی نہ آوے (یہاں تک کہ) جب اس کی شاخیں ظاہر ہو جائیں اور وہ اُونچا ہو کر پھل لے آوے اور پھل پختہ ہو جاویں تو لوگ ان کو چُننے لگیں مگر درخت تک پہنچنے کی کوئی سبیل نہ ہو۔ یہی حالت قلب کی ہے کہ حق تعالےٰ جب چاہتا ہے (اندر ہی اندر) اس کو حیات بخشتا ہے (اور وہ مخلوق کی اصلاح کے قابل بن کر شہرت پا لیتا ہے) ولایت باطنی اور مخفی مضمون ہے۔ اس کی مثال چھوارہ کی گٹھلی کی سی ہے کہ فرشتہ اس کے اندرون کا فراش ہوتا اور ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے یہاں تک کہ وہ (رفرفِ قُرب پر) سوار ہوتا (اور وہاں جا پہنچتا ہے)۔

اِلٰہَا ذَا رَکِبَ لَا تَسْاَلْ مِنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ غَیْرَ اَمْنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَاللِّبَاسِ ۔ لَا تَھْرُبْ مِنْہُ ۔ لَا تَعْبُدْہُ لِطَلَبِ ھٰذِہِ الْاَشْیَاءِ اَیُّ شَیْءٍ تَعْمَلُ بِالرَّحْمَۃِ ۔ ثُمَّ اَغْنِنَا عَنْ غَیْرِکَ لَا تَشْغَلْنَا بِغَیْرِکَ ۔ اَیْشُ ھٰذَا ۔ یَقُوْلُ ذٰلِکَ بِوَجْہٍ مُغْضِبٍ مُقْطِبٍ ثُمَّ غَطّٰی وَجْھَہٗ وَقَامَ صَارِخًا ثُمَّ قَعَدَ وَقَامَ وَقَالَ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَہٗ بَعْدَ حِیْنٍ ۔ قَوْمٌ یَکْرَھُوْنَ الطَّلَبَ مِنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ لِئَلَّا یُضَافَ اِلَیْھِمُ الشَّرَہُ وَتَرْکُ التَّفْوِیْضِ وَالتَّسْلِیْمِ ۔ اَلشَّوْقُ یُسْرِعُ خُطُوَاتِھِمْ ۔ اِذَا زَھِدْتَ فِی الدُّنْیَا سَھُلَ عَلَیْکَ بَذْلُھَا ۔ لِاَوْلِیَاءِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اَحْوَالٌ تَخُصُّھُمْ لَا یَصِیْرُ الْبَدَلُ بَدَلًا حَتّٰی تَصِیْرَ اَثْقَالُ الْخَلْقِ عَلٰی ظَھْرِہٖ ۔ وَالرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ یَحْمِلُ عَنْہُ لِاَنَّہٗ بَیْنَ یَدَیْہِ لَا یَبْرَحُ ۔ ظَاھِرُ الْحَمْلِ عَلَیْہِ وَبَاطِنُہٗ عَلٰی یَدَیْ رَحْمَتِہٖ ۔ عَلَیْکُمْ بِالتَّصْدِیْقِ وَاِزَالَۃِ التُّھَمِ مِنَ الْقُلُوْبِ ۔ وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِنَّ نَاشِئَۃَ اللَّیْلِ ھِیَ اَشَدُّ ۔ ھِیَ بَعْدَ النَّوْمِ وَنَوْمِ الْخَلْقِ وَالنَّفْسِ وَالطَّبْعِ وَالْھَوٰی وَالْاِرَادَۃِ ۔ یَبْقَی الْقَلْبُ طَعَامُہٗ وَشَرَابُہُ الْمُنَاجَاۃُ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْقِیَامُ وَالرُّکُوْعُ وَالسُّجُوْدُ بَیْنَ یَدَیْہِ ۔ اَلَا تَرٰی مَنْ زَھِدَ فِی الدُّنْیَا لِئَلَّا یَشْتَغِلَ بِھَا

فرشتے کی بھی رسائی محال ہے) کھانے پینے اور پہننے میں حفاظت کے علاوہ حق تعالےٰ سے اور کسی شئے کا سوال مت کر، اس سے بھاگے مت اور ان چیزوں کی غرض سے اس کی عبادت نہ کر کر رحمت کو لے کر کیا کرے گا (رحیم کو لے تاکہ کام بنے) اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ (یا اللہ) ہم کو اپنے غیر سے بے نیاز بنا دے۔ ہم کو اپنے غیر میں مشغول نہ کر۔ یہ (غیر اللہ) چیز ہی کیا ہے (جس کی طلب ہو) یہ کلمہ غضب ناک و ترش لہجہ میں فرمایا۔ اس کے بعد منہ ڈھانپ لیا اور چیخ مار کر کھڑے ہو گئے، پھر بیٹھے اور کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ یقیناً کچھ عرصہ بعد تم کو اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ اللہ والوں کو حق تعالےٰ سے بھی مانگنا گراں گزرتا ہے کہ مبادا حرص اور ترک تسلیم و تفویض ان کی جانب منسوب نہ ہو۔ شوق ان کے قدم آگے بڑھائے چلا جاتا ہے۔ جب دُنیا کی رغبت تجھ سے جاتی رہے گی تو اس کا خرچ کرنا تجھ کو سہل ہو جائے گا۔ اولیاء اللہ کے ایسے حالات ہیں جو ان کے لئے مخصوص ہیں۔ ابدال ابدال نہیں بنتے جب تک کہ مخلوق کے بوجھ ان کی پشت پر نہ ہوں کہ پروردگار ان کو اس کی طرف سے اُٹھائے ہوتا ہے اس لئے کہ وہ خدا کے سامنے سے کسی وقت ہٹتا نہیں۔ بظاہر بوجھ اس پر ہوتا ہے اور درحقیقت رحمتِ خداوندی کے ہاتھوں پر۔ سچ ماننے کی عادت ڈالو اور دلوں سے تہمت کو زائل کرو۔

(نیز آپ نے قولِ خداوندی "اِنّ ناشئۃ اللّیل ھی اشدّ" کی تفسیر کے متعلق فرمایا) کہ ظاہری مُراد تہجد ہے) جس میں سونے کے بعد اُٹھنا ہوتا ہے (اور اہلِ طریقت نے یہ معنی لئے ہیں کہ) مخلوق اور نفس و طبیعت اور خواہش و ارادہ کے سو جانے کے بعد (اُٹھ کر عبادت کرنا بہت سخت ہے کہ) سب کو فنا کرے اور قلب ہی قلب رہ جائے کہ اس کا کھانا پینا حق تعالیٰ سے راز و نیاز کرنا ہو اور اس کے حضور میں قیام و رکوع و سجدہ کیا تو دیکھتا نہیں کہ جو شخص دُنیا سے بایں وجہ بے رغبت ہو جاتا ہے

مَنْ طَلَبَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ هٰكَذَا يَزْهَدُ فِي الْاٰخِرَةِ لِئَلَّا تَشْغَلَهٗ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ يَتَمَنّٰى اَنْ لَا تُوْجَدُ الْاٰخِرَةَ لِاَنَّهَا حُلْوَةٌ ظَاهِرَةٌ رَحْمَةٌ ۞ يُصَيِّرُ الْقَلْبَ وَالسِّرَّ وَجْهًا يَبْدُوْ عَلٰى ظَاهِرِهٖ مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۞ يُحِبُّ دَوَامَ الدُّنْيَا لِاَنَّهٗ يَعْبُدُ اللّٰهَ سِرًّا يُعَامِلُهٗ سِرًّا اَنْتَ فِيْ وَحْشَةٍ مِّنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ مَتٰى يَسْتَوْحِشُ قَلْبُكَ مِنَ الْخَلْقِ وَيَسْتَانِسُ بِالْحَقِّ ۞ مِنْ بَابٍ اِلٰى بَابٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى بَابٌ ۞ مِنْ بَلْدَةٍ اِلٰى بَلْدَةٍ ۞ مِنْ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ۞ حَتّٰى لَا يَبْقٰى سَمَاءٌ ۞ يُقِيْمُ الْقِيَامَةَ عَلٰى نَفْسِهٖ يَقُوْمُ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَقْرَأُ صَحَائِفَهٗ ۞ اَلْحَسَنَاتُ وَالسَّيِّئَاتُ تُوْقِعُ بِالنَّارِ ۞ بَيْنَمَا هُوَ بَيْنَ خَوْفٍ وَّرَجَاءٍ ۞ بَيْنَ سُقُوْطٍ فِي النَّارِ وَعُبُوْرٍ ۞ تَدَارَكَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِلُطْفِهٖ ۞ اَطْفَا النَّارَ بِمَاءِ رَحْمَتِهٖ ۞ وَنَادَتِ النَّارُ جُزْ يَا مُؤْمِنُ فَقَدْ اَطْفَا نُوْرُكَ لَهَبِيْ ۞ يَقْرُبُ عَلَيْهِ الْعُبُوْرُ مَسِيْرَةَ الْاٰلَافِ سَنَةٍ فِيْ لَحْظَةٍ ۞ حَتّٰى اِذَا قَرُبَ مِنْ دَارِ الْمَلِكِ رَجَعَ اِلٰى عَقْلِهٖ وَ
اِرَادَتِهٖ وَمَحَبَّتِهٖ لِمَوْلَاهُ وَشَوْقِهٖ ۞
قَالَ لَا اَدْخُلُ اِلَّا مَعَ الْمَحْبُوْبِ
اَمَا تَرَى السِّقْطَ يَقِفُ عَلٰى بَابِ
الْجَنَّةِ يَقُوْلُ لَا اَدْخُلُ حَتّٰى يَدْخُلَ
اَبَوَايَ ۞ اَيْنَ الْجَارُ ۞ اَيْنَ
الشَّاهِدُ

کہ دُنیا اس کو خُدا سے غافِل نہ بنادے۔ اسی طرح وہ آخرت سے بے رغبت ہوجاتا ہے تاکہ اس میں مشغول ہوکر رب سے غافِل نہ ہوجائے اور تمنّا کیا کرتا ہے کہ کاش آخرت پیدا ہی نہ ہوئی ہوتی۔ کیونکہ وہ شیریں اور ظاہر میں رحمت ہی رحمت ہے۔ (پس اس پر نہ رِیجھنا بہت دُشوار ہے) اس کا قلب و باطن چہرہ بن جاتا ہے کہ جو کچھ بھی اس کے دل کے اندر ہے وہ ظاہر جسم پر نمایاں ہونے لگتا ہے۔ وہ (اس حالت میں) دُنیا کے دوام کو پسند کرتا ہے تاکہ چُھپا ہوا اپنے اللہ کی عبادت کئے جائے اور مخفی کارگزاری قائم رہے (ورنہ آخرت میں تو سب کے سامنے اعمال آشکارا ہوجائیں گے اور اخفاء کا لُطف جاتا رہے گا (اے مخاطب) تو حق تعالےٰ سے متوحش ہے۔ وہ وقت کب آئے گا کہ تیرا قلب مخلوق سے متوحش ہو اور حق تعالےٰ سے مانوس۔ دروازہ دروازہ پھرے، یہاں تک کہ کوئی دروازہ باقی نہ رہے (جس پر قرار ملے اُس وقت) اپنے نفس پر قیامت قائم کرے اور حق تعالےٰ کے حضور میں کھڑا ہوکر اپنے نامہ ہائے اعمال پڑھے۔ نیکیاں اور بدیاں اس کو دوزخ کا متوقع بنائیں (کہ اب بظاہر نجات کی کوئی سبیل نہیں) اسی اُمید وبیم کی حالت میں ہو کہ (پُل صراط پر کھڑے ہو کر) کبھی دوزخ میں گرنیکا اندیشہ ہو اور کبھی عبور کرجانے کی اُمّید۔ دفعتہً حق تعالےٰ اپنے لُطف سے دستگیری فرمائے کہ آبِ رحمت سے آگ کو بُجھادے اور آگ یوں کہے کہ جلد عبور کرائے بندۂ مؤمن کہ تیرے نُور نے میرے شعلوں کو بُجھادیا پس اس عبور کی مُدّت بہت ہی قلیل بن جائے کہ تین ہزار برس کی مسافت ایک لحظہ میں طے ہو۔ یہاں تک کہ جب شاہی دروازہ (یعنی جنّت) کے قریب پہنچے تو اُس وقت عقل ٹھکانے آوے اور ارادہ و محبّتِ مولیٰ اور شوق عود کرے۔ پس کہنے لگے کہ "میں تو محبُوب کو ساتھ لئے بغیر اندر جاؤنگا نہیں"۔ دیکھو ناتمام بچہّ (باین بے عقلی وناسمجھی) جنّت کے دروازہ پر کھڑا ہوجائے گا اور کہے گا کہ جب تک میرے ماں اور باپ بھائی داخل نہ ہوں، میں تو داخل ہوں گا نہیں۔ کہاں ہے ہمسایہ اور کہاں ہے جو وقت

لَا يَدْخُلُ حَتّٰى تَسْتَلِمَهٗ يَدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَيَدْخُلَ إِلَى الْمَحْبُوْبِ حَتّٰى إِذَا تَمَّ
لَهٗ رُدَّ إِلَى الدُّنْيَا لِاسْتِيْفَاءِ الْأَقْسَامِ لِئَلَّا يَتَبَدَّلَ
الْعِلْمُ وَيَنْسَخَ وَيُمْحٰى ۞ فَرَغَ رَبُّكَ مِنَ الْخَلْقِ ۞
لَا تَخْرُجُ نَفْسٌ مِّنَ الدُّنْيَا حَتّٰى تَسْتَوْفِيَ قِسْمَهَا
فَاتَّقُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ مِنَ
الْحَقِّ لَا مِنَ الْخَلْقِ ۞ اَلْاَسْبَابُ حِجَابٌ ۞ اَبْوَابُ
الْمَلِكِ مُغْلَقَةٌ ۞ إِذَا اَعْرَضْتَ عَنْهَا فُتِحَ لَكَ
بَابُ مَعْرِفَتِهٖ ۞ بَابُ السِّرِّ سَارَ إِلٰى سِرٍّ فَيَنْفَتِحُ
مِنْ غَيْرِ حَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ ۞ اَلْمُؤْمِنُ يَخْرُجُ
مِنْ طَبْعِهٖ قَاصِدٌ إِلٰى رَبِّهٖ ۞ بَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ
إِذْ هُوَ بِسَيْلِ الْآفَاتِ فِي الطَّرِيْقِ فِي نَفْسِهٖ وَ
مَالِهٖ ۞ يَرْجِعُ إِلٰى ذُنُوْبِهٖ وَإِلٰى سُوْءِ أَدَبِهٖ وَإِلٰى
خَرْقِ حُدُوْدِ شَرْعِ رَبِّهٖ ۞ لَا يَسْتَعِيْنُ بِالدُّعَاءِ
وَلَا يَسْتَعِيْنُ بِغَيْرِ رَبِّهٖ ۞ بَلْ يَذْكُرُ
ذُنُوْبَهٗ وَيَعُوْدُ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمَلَامَةِ ۞
حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مِنْ ذٰلِكَ رَجَعَ إِلَى
الْقَدَرِ وَالتَّسْلِيْمِ وَالتَّفْوِيْضِ
مِنْ حَيْثُ الْقَلْبِ ۞ بَيْنَمَا هُوَ
كَذٰلِكَ إِذْ رَأٰى بَابًا
مَفْتُوْحًا ۞ وَمَنْ يَّتَّقِ
اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا

پر موجود تھا۔ (چلو میرے ساتھ جنت میں) (الغرض بندۂ مومن) جنت میں نہ نہ جاوے گا یہاں تک کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستِ مبارک اُس کا ہاتھ تھامے اور محبوب کے پاس اس کو پہنچا دیں۔ جب بندہ کی یہ حالت کامل ہوجاتی ہے تب وہ مقسوم پورا کرنے کے لئے دُنیا کی طرف لوٹایا جاتا ہے تاکہ علمِ الٰہی میں تغیر اور نسخ و محو لاحق نہ ہو۔ حق تعالےٰ مخلوق (کے متعلق جملہ اُمور) سے فارغ ہوچکا۔ کوئی نفس بھی دُنیا سے باہر نہ نکلے گا جب تک کہ اپنا مقسوم پورا کرے گا۔ پس اللہ سے ڈرو اور مخلوق کو چھوڑ کر حق تعالےٰ سے (رزق) طلب کرنے میں بھی خوبی کا لحاظ رکھو۔ اسباب درحقیقت حجاب ہیں کہ (ان کی وجہ سے) شاہی دروازے بند نظر آتے ہیں۔ پس جب تو اسباب سے رُخ پھیرے گا تو تیرے لئے وہ دروازہ کھول دیا جائے گا۔ جس کی تجھ کو شناخت حاصل ہوجائے گی یعنی باطنی دروازہ جو بند ہوگیا ہے پس وہ تیرے زور و طاقت کے بغیر کھلے گا مومن اپنی طبیعت سے بیرون ہو کر اپنے پروردگار کا قصد کرکے چلتا رہتا ہے کہ دفعتہً اسی اثناء میں راستہ کے اندر اپنے جان و مال کے متعلق آفتوں کے ہاتھ میں گھر جاتا ہے تب اپنے گناہوں، اپنی گستاخی اور حدودِ شرعیہ کی خلاف ورزی کی طرف رجوع کرتا ہے (کہ اسی کی سزا میں آفت آئی) وہ دعا سے بھی مدد نہیں چاہتا اور بجز اپنے رب کے کسی کی اعانت نہیں لیتا۔ بلکہ اپنے گناہوں کو یاد کرتا اور لوٹ لوٹ کر اپنے نفس کو ملامت کرتا ہے (کہ نہ گناہ کرتا نہ سزا بھگتتا) یہاں تک کہ جب اس سے فارغ ہولیتا ہے تو قلب کے اعتبار سے تقدیر اور تسلیم و تفویض کی طرف رجوع کرتا ہے (کہ جو کچھ تقدیر میں لکھا تھا وہ پورا ہوکر رہا اب آقا کو اختیار ہے کہ چاہے مارے یا جلائے) وہ اسی حال میں ہوتا ہے کہ دفعتہً کھلا ہوا دروازہ اس کو نظر آجاتا ہے (اور اس کا بیڑا پار ہوجاتا ہے کیوں کہ) "جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے مخلصی نکال دیتا ہے۔" (اتنا بھی) آزمائش کے لئے کیا تھا تاکہ دیکھے کہ کیا کام کرتا ہے،

إِلَيْهِ لِيَنْظُرَ كَيْفَ يَعْمَلُ ، وَبَلَوْنَاهُمْ بِالْحَسَنَاتِ
وَالسَّيِّئَاتِ ، إِنَّمَا يَسْتَقِيمُ قَلْبُ ابْنِ آدَمَ بِالْخَيْرِ
وَالشَّرِّ ، بِالْعِزِّ وَالذُّلِّ وَالْغِنَى وَالْفَقْرِ ، حَتَّى إِذَا
اعْتَرَفَ بِالنِّعَمِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الشُّكْرُ ، وَ
الشُّكْرُ الطَّاعَةُ لَا يَتَحَرَّكُ اللِّسَانُ وَالْجَوَارِحُ
وَعِنْدَ الْبَلَاءِ الصَّبْرُ اعْتَرَفَ بِالذُّنُوبِ وَالْجَرَائِمِ
حَتَّى انْتَهَتْ خُطْوَةُ الْحَسَنَةِ وَخُطْوَةُ السَّيِّئَةِ
إِذْ هُوَ بِبَابِ الْمَلِكِ ، خَطَا خُطْوَةَ الشُّكْرِ
وَخُطْوَةَ الصَّبْرِ ، وَالْقَائِدُ التَّوْفِيقُ ، رَأَى
بَابَ الْمَلِكِ ، رَأَى هُنَالِكَ مَا لَا عَيْنٌ
رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ
بَشَرٍ ، تَنْقَطِعُ نَوْبَةُ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ،
تَأْتِي الْمُحَادَثَةُ وَالْمُكَالَمَةُ وَالْمُجَالَسَةُ ،
أَتَعْقِلُ هٰذَا يَا عِرَاقِيُّ ، يَا جَمَلَ
الطَّاحُونِ ، يَا أَحْمَقُ ، أَنْتَ فِي قِيَامٍ
وَقُعُودٍ بِلَا إِخْلَاصٍ تُصَلِّي لِلنَّاسِ
وَتَصُومُ وَعَيْنَاكَ إِلَى أَطْبَاقِ النَّاسِ
وَإِلَى مَا فِي بُيُوتِهِمْ ، يَا خَارِجًا
عَنِ الْأَنَامِ ، يَا مُنْفَرِدًا عَنْ
صَفِّ الصِّدِّيقِينَ وَ
الرَّبَّانِيِّينَ ، أَمَا تَعْلَمُ
أَنِّي كِيرُكُمْ مِسْتَارُكُمْ
مِحَكُّكُمْ ، اِجْهَلْ
جَهْلَكَ
،

(چنانچہ فرماتا ہے کہ "ہم نے ان کو آزمایا بھلائیوں سے بھی اور بُرائیوں سے بھی۔" ابن آدم کا قلب خیر و شر اور عزّت و ذلّت اور تونگری و افلاس سے ہی سیدھا ہوا کرتا ہے یہاں تک کہ جب نعمتوں کا حق تعالیٰ کے لئے مقربن جاتا ہے جو شکر کہلاتا ہے اور شکر نام ہے طاعت کا کہ زبان اور اعضاء دوسرے کے دروازہ کی طرف) حرکت نہ کریں اور تکلیف کے وقت صبر کرے کہ گناہوں اور خطاؤں کا معترف ہو۔ بس جب بھلائی کا قدم اور بُرائی کا قدم (اس طرح) ختم ہو چکتا ہے تب دفعتہً وہ شاہی دروازہ پر کھڑا ہوا نظر آتا ہے کہ قدم شکر بھی اُٹھا چکا، اور قدم صبر بھی اُٹھا چکا، اور چلانے والی توفیق تھی (کہ اس نے دونوں مرحلے طے کرا دیئے) اب وہ شاہی دروازہ دیکھتا اور وہاں ایسا نظارہ کرتا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی بشر کے قلب پر ان کا خطرہ گذرا جب بھلائی و بُرائی (یعنی راحت و تکلیف اور شکر و صبر) کی نوبت ختم ہو جاتی ہے تب باہمی بات چیت اور گفتگو اور ہم نشینی کی نوبت آتی ہے۔ اے عراقی اے کولہو کے بیل۔ یہ مضمون تیری سمجھ میں آتا ہے (یا نہیں) **اے احمق** تو بلا اخلاص کے قعود و قیام میں مشغول ہے کہ لوگوں ہی کیلئے نمازیں پڑھتا ہے۔ روزہ رکھتا ہے اور تیری آنکھیں لوگوں کے طباقوں اور ان کے گھر کی چیزوں کی طرف لگی ہوئی ہیں (کہ ذرہ دار سمجھ کر کچھ کھلا پلا دیں گے) **اے گروہِ مشائخ** سے خارج اور صفِ صدیقین و ربانیین سے علیحدہ پڑے ہوئے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ میں (تمہارے تپانے اور کھوٹا کھرا پہچاننے کے لئے گویا) تمہاری بھٹی اور تمہارا (سیدھا کرنے والا) مسطر اور تمہاری کسوٹی ہوں (میری ایذا کے متعلق) اپنی ساری

اِقْطَعْ طَبَقَكَ عَنِّيْ ❁ جَرِّدْ سَيْفَكَ عَلَيَّ ❁ مَا اَنْتَ عَلٰى شَيْءٍ يَا جُوَيْهِلُ فِيْ حِبَالِكَ اَفْتِلُ ❁ لَكَ اَنْصَحُ وَاَرْحَمُ ❁ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ تَمُوْتَ زِنْدِيْقًا مُرَائِيًا دَجَّالًا تُعَاقَبُ فِيْ قَبْرِكَ عُقُوْبَةَ الْمُنَافِقِيْنَ ❁ فَقَصِّرْ مِمَّا اَنْتَ عَلَيْهِ ❁ تَعَرَّ اَلْبَسْ لِبَاسَ التَّقْوٰى ❁ اَنْتَ عَنْ قَرِيْبٍ مَيِّتٌ ❁ لَا عَدَاوَةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ❁ سَتَذْكُرُ مَا اَقُوْلُ لَكَ الصَّالِحُ تُنْبِئُ رُؤْيَتُهُ عَنْ حَالِهٖ ❁ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ كَلَّ لِسَانُهُ ❁ نَطَقَ بِهٖ اسْتَغْنٰى بِهٖ وَافْتَقَرَ اِلَيْهِ ❁ كُنْتُ اَسْمَعُ فِيْ صِغَرِيْ وَاَنَا فِيْ بَلَدِيْ قَائِلًا يَقُوْلُ لِيْ يَا مُبَارَكُ ❁ فَاَهْرُبُ مِنْ ذٰلِكَ الصَّوْتِ ❁ وَاِنِّيْ لَاَسْمَعُ فِي الْخَلْوَةِ قَائِلًا يَقُوْلُ لِيْ اِنِّيْ اَرَاكَ فِيْ خَيْرٍ ❁ اِنْ اَرَدْتَ الْفَلَاحَ فَعَلَيْكَ بِمُلَازَمَتِيْ ❁ اِذَا رَاَيْتَ اِنْسَانًا يَهْرُبُ مِنِّيْ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ مُنَافِقٌ ❁ اَلْمُؤْمِنُ اِذَا غَمَضَ عَيْنَيْ رَاْسِهٖ انْفَتَحَتْ عَيْنَا قَلْبِهٖ ❁ رَاٰى مَا هُنَالِكَ ❁ وَاِذَا غَمَضَ عَيْنَيْ قَلْبِهٖ انْفَتَحَتْ عَيْنَا رَاْسِهٖ ❁ رَاٰى مَوْضِعَ اللّٰهِ وَتَصَارِيْفَهٗ فِيْ خَلْقِهٖ ❁ فِيْمَا خَاطَبَ اللّٰهُ بِهٖ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِيْ وَبِكَلَامِيْ وَقُرْبِيْ اِلَيَّ ❁ كُنْتَ يَوْمًا تَرْعٰى غَنَمًا

کوشش خرچ کرلے۔ اپنا طباق مجھ سے چھین لے۔ اپنی تلوار مجھ پر سونت لے۔ (جو چاہے کرلے میرا بال بھی بیکا نہیں ہوگا) تُو کچھ بھی تو نہیں۔ اے نادان میں تیری رسّیوں میں بَل دیتا ہوں تیری خیر خواہی و شفقت کرتا ہوں، مجھے اندیشہ ہے کہ تو زندیق و ریاکار و دجّال نہ مَر جائے کہ منافقوں کا سا تجھ کو قبر میں عذاب ہو۔ پس اپنے کرتوت کو کم کر (لباسِ فسق و فجور سے) برہنہ ہو اور تقوے کا لباس پہن کہ عنقریب تو مَرنے والا ہے۔ میرے تیرے درمیان کچھ دشمنی نہیں ہے۔ عنقریب تو یاد کرے گا کہ میں تجھ سے کیا کہتا تھا۔ صالح کی تو زیارت ہی اُس کی حالت کی اطلاع دیدیا کرتی ہے۔ جو عارفِ حق بن جاتا ہے اُس کی زبان (دُنیا کی باتوں سے) گونگی ہو جایا کرتی ہے کہ حق تعالےٰ ہی سے بولتا اور اُسی کی ذات سے غنی بنتا اور اسی کا محتاج ہوتا ہے۔ میں اپنے بچپن میں اپنے وطن کے اندر ایک آواز سُنا کرتا تھا کہ "**اے مبارک**" پس میں (ڈر کر) اس آواز سے بھاگا کرتا تھا (کہ کون بولتا ہے جو دکھائی نہیں دیتا) نیز خلوت میں مجھے سُنائی دیا کرتا تھا کہ کوئی کہنے والا مجھ سے کہتا ہے کہ "میں تم کو اچھے حال پر پا رہا ہوں" اگر تجھ کو فلاح درکار ہے تو میری صحبت اختیار کر جب تو کسی آدمی کو دیکھے کہ مجھ سے بھاگتا ہے تو سمجھ لے کہ وہ منافق ہے۔ مؤمن جب اپنے چہرے کی آنکھیں بند کر لیتا ہے تو اس کے قلب کی آنکھیں کھُل جاتی ہیں اور وہاں جو کچھ ہے وہ اس کو نظر آتا ہے اور جب قلب کی آنکھیں بند کرتا ہے تو چہرے کی آنکھیں کھُل جاتی ہیں اور مرتبۂ خداوندی اور مخلوق میں اس کے تصرّفات کو دیکھتا ہے۔ حق تعالےٰ نے موسےٰ علیہ السّلام سے جو باتیں کی تھیں اُن میں یہ بھی تھا کہ میں نے تم کو اپنے پیغامات اور بات چیت اور اپنا مقرب بنانے کے ذریعہ سے لوگوں پر بزرگی عنایت فرمائی ہے۔ ایک دن وہ تھا کہ تم بکریاں چراتے ہے

فَشَرَدَتْ مِنْهُمْ وَاحِدَةٌ ۞ فَتَبِعْتَهَا اِلٰى اَنْ
اَدْرَكْتَهَا وَقَدْ عَيِيْتَ وَاَعْيَتْ فَضَمَمْتَهَا
اِلَيْكَ وَقُلْتَ ۞ لَقَدْ اَتْعَبْتِ نَفْسَكِ
وَاَتْعَبْتِنِيْ ۞ دَوَاءُ الْمَحْجُوْبِ النَّظَرُ
فِيْ سَبَبِ حِجَابِهٖ وَالتَّوْبَةُ عَنْهُ وَالْاِذْعَانُ
لَدَيْهِ ۞ اَلْمَعْصُوْمُوْنَ الْمَحْفُوْظُوْنَ
مِنْ كُلِّ وَجْهٍ ۞ لَيْسَ لَهُمْ تَكْوِيْنٌ ۞
اَلتَّكْوِيْنُ فِى الطَّرِيْقِ ۞ لَا كَلَامَ حَتّٰى
تَقْطَعَ الْفَيَافِيْ وَالْقِفَارَ ۞ اَلْبَرَّيْنِ
وَالْبَحْرَيْنِ ۞ بَرَّ الْخَلْقِ وَبَرَّ
النَّفْسِ ۞ بَحْرَ الْحُكْمِ وَبَحْرَ
الْعِلْمِ ۞ وَالسَّاحِلَ ۞ اَلْقَوْمُ لَا
لَيْلَ لَهُمْ وَلَا نَهَارَ ۞ اَكْلُهُمْ
اَكْلُ الْمَرْضٰى ۞ وَنَوْمُهُمْ نَوْمُ
الْغَرْقٰى ۞ كَلَامُهُمْ عَنْ
ضَرُوْرَةٍ ۞ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ
كَلَّ لِسَانُهٗ لٰكِنْ اِذَا شَاءَ
اَنْشَرَهٗ ۞ يَنْطِقُ بِلَا اَدَوَاتٍ
بِلَا اٰلَاتٍ ۞ بِلَا تَرْتِيْبٍ
بِلَا مُهْلَةٍ ۞ بِلَا عِلَّةٍ ۞
لَا فَرْقَ بَيْنَ لِسَانِهٖ
وَاِصْبَعِهٖ ۞ اِذَنْ لَا
حِجَابَ وَلَا قُيُوْدَ
وَلَا

تھے پس ان میں سے ایک بکری بھاگ نکلی اور تم اس کے پیچھے پڑے یہاں تک کہ تم نے اُس کو پکڑ لیا۔ حالانکہ تم بھی تھک گئے تھے۔ اور بکری بھی تھک گئی تھی۔ پس تُم نے اس کو اپنی گود میں لیا اور کہا کہ (پیاری) تونے اپنے آپ کو بھی تھکایا اور مجھے بھی تھکایا (اسی حلم و شفقت کا یہ صلہ ملا کہ سرکش بندوں کو خداوندی آستانہ پر لانے کے لئے شاہی سفیر قرار پائے) جو شخص محجوب ہو اس کا علاج یہ ہے کہ اپنے حجاب کی وجہ تلاش کرے اور اس سے توبہ کرے اور اس کے سامنے اقرار کرے (کہ آئندہ کبھی ایسا نہ کروں گا) جو حضرات (بے راہی سے) معصوم اور ہر طرح پر محفوظ ہوتے ہیں ان کے لئے تکوین (یعنی عالم میں تصرّف کرنے کے اختیارات) نہیں ہوتے تکوین تو راستہ میں ہے (اور منزل پر پہنچ کر تو مشاہدہ ہے یا تعمیلِ حکم) جب تک کہ تو (مجاہداتِ نفس کے) بنوں یا بیابانوں کو قطع اور دونوں برادر دونوں بحر یعنی برِ خلق و برِ نفس اور بحرِ شریعت اور بحرِ طریقت اور ساحل کو طے نہ کر لے اُس وقت تک وعظ کہنے کا وقت نہیں، اللہ والوں کے لئے نہ رات ہے اور نہ دن۔ ان کا کھانا بیماروں کا سا کھانا ہے (کہ قلیل مقدار اور طبیب کی رائے کے موافق پرہیز کا کھاتے ہیں) اور ان کا سونا مستغرق نیند والوں کا سا ہے (کہ جب پورا غلبہ ہوتا ہے تب آنکھ لگتی ہے) اور ان کا کلام بضرورت ہوتا ہے اور نہ ہر وقت چُپ رہتے ہیں) جو شخص عارف حق بن جاتا ہے اُس کی زبان کُند ہو جاتی ہے مگر جب خدا چاہتا ہے تو اُس کو نئی قسم کی زندگی بخش کر بلا اسباب و آلات گویائی بخشتا ہے کہ بلا مرض ترتیب حروف و مہلت کے بغیر بولتے ہیں (اس لئے کہ ان کی گویائی کو زبان کی حاجت نہیں کہ اس کے لوازمات کے پابند ہوں) ان کی زبان اور اُن کی اُنگلی میں کوئی فرق نہیں ہوتا (کیوں کہ جو کام زبان دیتی ہے وہی کام اُنگلی دیتی ہے) بس اس وقت نہ کوئی پردہ ہوتا ہے نہ قیود نہ کوئی

بَابٌ وَلَا بَوَّابٌ وَلَا إِذْنٌ وَلَا اسْتِئْذَانٌ وَلَا تَوْلِيَةٌ وَلَا عَزْلٌ وَلَا شَيْطَانٌ وَلَا سُلْطَانٌ وَلَا جَنَانٌ وَلَا بَنَانٌ ۞ ثُمَّ قَالَ خَابَ مَنْ غَابَ الْيَوْمَ ۞ لَا تَجِيُّ فِي أَوَّلِ خُطْوَةٍ وَالثَّانِيَةُ لَا تَجِيُّ ۞ الْأُولٰى الْخُرُوجُ مِنْ بَيْتِ وُجُودِكَ وَالثَّانِيَةُ هِيَ نِعْمَةٌ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ عِنْدَ الْوُقُوفِ عَلَى الْبَابِ وَإِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ عِنْدَ رُؤْيَتِهِ ۞ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ بَعْدَ رُؤْيَتِهِ ۞ لَا تُضِفِ النِّعَمَ إِلَى غَيْرِهِ ۞ أَنْتَ مُشْرِكٌ أَنْتَ مُغَيِّرٌ نِعَمَ اللّٰهِ ۞ غَيَّرَ اللّٰهُ مَا بِنَفْسِكَ مِنْ نِعْمَةٍ ۞ اِقْطَعْ زُنَّارَكَ وَارْجِعْ ۞ لَا عِبْرَةَ بِظَاهِرِكَ حَتّٰى يَتُوْبَ بَاطِنُكَ وَتَخْلُصَ سَرِيْرَتُكَ بِرَبِّكَ يَا غُلَامُ يَا غُلَيِّمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ النُّبُوَّةُ كَتَمَهَا سِنِيْنَ ۞ أَكَلَ بَعْضُهَا بَعْضًا ۞ حَتّٰى قِيْلَ لَهٗ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَأَنْتَ تَرَى شَيْئًا تُظْهِرُهٗ وَلَا تَكْتُمُهٗ ۞ وَقَعَتْ عَلَيْكَ رِزْمَةُ ثِيَابٍ مِنْ دَارِكَ فَتَحْتَ بَابَكَ

دروازہ نہ کوئی دربان اور نہ اجازت وطلبِ اجازت نہ تقرری وبرخاستگی نہ شیطان وسُلطان اور نہ قلب و انگشت اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ جو آج غیر حاضر رہا وہ بڑے خسارہ میں رہا (کہ فیضان کے مینھ برسے اور اس کو قطرہ بھی نہ مِلا) یہ مرتبہ پہلی سیڑھی پر حاصل نہیں ہوتا اور نہ دوسری سیڑھی پر (بلکہ بہت اُوپر پہنچ کر ملتا ہے) پہلی سیڑھی تو خانۂ ہستی سے خارج ہونا ہے اور دوسری سیڑھی نعمتِ حق۔ الحمد للہ رب العالمین (کہ سب تعریف اللہ کو ہے جو رب ہے تمام جہان کا) دروازہ پر کھڑے ہونے کے وقت ہوتا ہے (جب کہ بادشاہ سے غیبوبت ہوتی ہے) اور ایاک نعبد و ایاک نستعین (کہ تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں) زیارت کے وقت اور واسجد واقترب (کہ سجدہ کر اور مقرب بن) زیارت کے بعد ہوتا ہے۔ نعمتوں کو غیر کی طرف منسوب نہ کر تو (دوسروں کو محسن سمجھ کر خدا کا) مشرک بنا ہوا ہے۔ تو نعمت ہائے خداوندی کو (ناشکری کرکے) بدل رہا ہے لہٰذا اللہ نے جو نعمت تیرے نفس کو دی تھی اس کو بدل دیا۔ اپنا زُنّار توڑ اور رجوع لا۔ جب تک تیرا باطن توبہ نہ کرے اور تیرا اندرون مخلص نہ بنے اُس وقت تک تیرے ظاہر کا کچھ اعتبار نہیں۔ **اے صاحبزادہ** اور اے پیارے بچے! جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت حاصل ہوئی آپ نے اس کو برسوں چھپائے رکھا کہ بدن گھلنے لگا یہاں تک کہ آپ کو حکم ہوا کہ جو کچھ تم پر خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے اس کی تبلیغ کرو (اور اب نعمتِ خداوندی کا اخفانہ کرو) اور تیرے لئے یہ حالت ہے کہ ذراسی نعمت دیکھ پائے تو اس کو تمام عالم میں آشکارا کرتا پھرتا ہے اور چھپاتا نہیں۔ تیرے گھر میں اُوپر سے کپڑوں کی گٹھڑی آگری اور تونے دروازہ کھول کر آواز لگائی

وَقُلْتَ اشْتَرِ مِنِّي ۞ لَعَلَّهَا لِلْجِيرَانِ عَارِيَةٌ وَّ وَدِيعَةٌ ۞ أَرْبَعَةُ أَشْيَاءَ مِنْهَا صَلَاحُ الْقَلْبِ ۞ اَلْأَوَّلُ النَّظَرُ فِي اللُّقْمَةِ ۞ اَلثَّانِي الْفَرَاغُ لِلطَّاعَةِ ۞ اَلثَّالِثُ صِيَانَةُ الْكَرَامَةِ ۞ اَلرَّابِعُ تَرْكُ مَا يَشْغَلُكَ عَنِ اللّٰهِ أَمَّا النَّظَرُ فِي اللُّقْمَةِ فَمَا عِنْدَكَ مِنْهُ خَبَرٌ ۞ إِنَّمَا يَصِحُّ هٰذَا الْأَمْرُ بِالْوَرَعِ الشَّافِي وَالْوُقُوفِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْمُنَاشَدَةِ لَهُ لِحِفْظِ الدِّيْنِ ۞ اَلْمُؤْمِنُ يَقِفُ فِي أَكْلِهٖ وَشُرْبِهٖ ۞ يَطْلُبُ الْإِذْنَ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ حَتّٰى إِذَا قَرُبَ مِنْ مَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَمَرَ بِأَمْرِهٖ وَنَهٰى بِنَهْيِهٖ ۞ يَعْلَمُ بِعِلْمِهٖ يَنْصُرُ بِنَصْرِهٖ ۞ جَدِّدُوا الْعَهْدَ بِهٖ قَبْلَ الْمَوْتِ ۞ سَوْفَ تَرٰى إِذَا انْجَلَى الْغُبَارُ ۞ يَا بَطَّالِيْنَ يَا جَاهِلِيْنَ يَا غَافِلِيْنَ لَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ۞

سُؤَالٌ اَلنَّفْسُ الْخَائِنَةُ كَيْفَ أَقْنَعُ بِفَتْوَاهَا فَأَجَابَ ۞ جَاهِدْهَا حَتّٰى تَمُوْتَ ۞ ثُمَّ تُحْيِيْهَا نَشْأَةً أُخْرٰى فَقِيْهَةً عَالِمَةً مُطْمَئِنَّةً ۞ تُغْلِقُ بَابَ شَهَوَاتِهَا ۞ حَتّٰى إِذَا ذَبُلَتْ رَجَعَتْ شَهَوَاتُهَا إِلٰى سِرِّكَ ۞ تَصِيْرُ قَلْبًا

شروع کر دی کہ ہے کوئی جو اس کو مجھ سے خرید لے؟ حالانکہ ممکن ہے کہ وہ (خدا نے تجھ کو نہ دی ہو بلکہ) پڑوسیوں کی ہو جو عاریت ہے یا امانت۔ چار چیزیں ہیں جن سے قلب کی اصلاح ہوتی ہے۔ اوّل غذا کی نگرانی (کہ حلال ہے یا حرام) دوم طاعت کے لئے فارغ ہونا۔ سوم کرامت کی حفاظت (کہ دوسروں پر اظہار نہ کرے) چہارم تمام ان چیزوں کا چھوڑ دینا جو خدا سے غافل بنا دیں۔ سو (پہلے درجہ یعنی) غذا کی نگرانی کا یہ حال ہے کہ اس کی تجھ کو خبر ہی نہیں۔ یہ مضمون (قربِ الٰہی) تو کامل تقویٰ اور آستانۂ حق پر حاضر رہنے اور حفاظتِ دین کی اُس سے بار بار درخواست کرنے سے درست ہو سکتا ہے۔ مؤمن اپنے کھانے پینے کے متعلق توقف کرتا اور قرآن اور حدیث سے اجازت مانگا کرتا ہے۔ یہاں تک کہ جب (اس پر کاربند رہنے کی بدولت) اپنے مولیٰ کا مقرب بن جاتا ہے تب (یہ درجہ حاصل ہوتا ہے کہ) اس کے حکم سے حکم کرتا اس کی ممانعت سے منع کرتا اس کے علم سے عالم بنتا اور اس کی نصرت سے مدد کیا کرتا ہے۔ مرنے سے قبل اس کے ساتھ از سرِ نو عہد و پیمان کرو۔ جب غبار پھٹے گا تو عنقریب (حقیقت) نظر آ جائے گی۔ اے ناکارو! اے نادانو اور اے غافلو! کچھ ہی دنوں بعد اس کی حقیقت معلوم ہوئی جاتی ہے (سوال) نفس تو خائن ہے پھر اس کے فتوے پر میں کس طرح اکتفا کروں؟ آپ نے جواب دیا کہ اس کو مجاہدہ میں ڈال یہاں تک کہ وہ مر جائے۔ اس کے بعد اس کو دوسری زندگی عطا ہوگی کہ وہ فقیہ عالم اور مطمئنہ بن کر زندہ ہوگا۔ اس کی خواہشات و لذّات کا دروازہ بند کر اور شہوتوں سے اس کو روک لے۔ یہاں تک کہ جب وہ دُبلا ہو جائے گا تو اس کی خواہشات تیرے باطن کی طرف راجع ہو جائیں گی اور وہ مجاہدہ کی وجہ سے سرتاپا

بِالْمُجَاهَدَةِ ۞ اَلْقَوْمُ يَتَمَنَّوْنَ مَجِیْءَ اللَّيْلِ ۞
وَنَوْمَ الْعِيَالِ لِاَنَّهُمْ مُكَلَّفُوْنَ يَحْمِلُوْنَ
اَثْقَالَ الْعِيَالِ وَالْاَسْبَابِ مَعَ سُكُوْنِ
قُلُوْبِهِمْ اِلٰى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ ۞ جَوَارِحُهُمْ
تَتَحَرَّكُ فِي الْاَسْبَابِ ۞ اِذَا كُنْتَ مُتَّقِيًا
قَبْلَ الْبَلَاءِ لَمْ تَرْجِعْ حِيْنَ الْبَلَاءِ اِلَّا
اِلَيْهِ ۞ لَمْ تَرَ لَهٗ كَاشِفًا اِلَّا هُوَ ۞ تَرَى
الْخَيْرَ وَالشَّرَّ يَخْرُجَانِ مِنْ عِنْدِهٖ ۞
وَالضَّرَّ وَالنَّفْعَ وَالْعِزَّ وَالذُّلَّ وَ
الْغِنٰى وَالْفَقْرَ ۞

سُؤَالٌ مَا مَعْنٰى قَوْلِ بَعْضِهِمْ اِنْ
لَمْ يَنْفَعْكَ لَحْظُهٗ لَمْ يَنْفَعْكَ وَعْظُهٗ
قَالَ ۞ قَوْمٌ غَابَتِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ
عَنْ عُيُوْنِهِمْ وَعَنْ قُلُوْبِهِمْ وَرَاَوْا رَبَّهُمْ
فَاِنْ لَحَظُوْكَ نَفَعُوْكَ ۞ اِذَا نَظَرَ
الْوَلِيُّ اِلٰى اَرْضٍ يَابِسَةٍ اَحْيَاهَا
اللّٰهُ وَاَنْبَتَهَا ۞ اَوْ يَهُوْدِيٍّ اَوْ نَصْرَانِيٍّ
هَدَاهُمَا اللّٰهُ ۞ قَالَ لَهٗ قَائِلٌ لِمَ
نَرَاكَ تُعَانِقُ هٰذِهِ الْخَشَبَةَ يَعْنِيْ
رُمَّانَةَ الْكُرْسِيِّ ۞ فَقَالَ لِاَنَّهَا
قَرِيْبَةٌ مِنِّيْ وَتَرٰى اَشْيَاءَ وَلَا
تُخْبِرُ وَلَا تَنِمُّ فَلِذٰلِكَ اُعَانِقُهَا ۞
قَالَ لَهٗ فَنَحْنُ اَقْرَبُ
اِلٰى قَلْبِكَ ۞ قَالَ
يَا ابْنَ

قلب بن جائے گا ۔ اللہ والے تمنا کیا کرتے ہیں کہ رات آجائے اور اہل و عیال سو جاویں اس لئے کہ وہ مکلف بنائے گئے ہیں کہ اہل و عیال اور اسباب کا بوجھ اُٹھاویں اور دل ان کے پروردگار ہی کے ساتھ لگے رہیں ۔ ان کے صرف اعضاء اسبابِ معاش میں حرکت کیا کرتے ہیں (اور رات کے وقت اس سے بھی نجات ملتی ہے لہٰذا رات کی تمنا ہوتی ہے) جب مصیبت سے قبل تو متقی ہوگا تو مصیبت کے وقت بھی خدا کے سوا کسی کی طرف رجوع نہ کرے گا کہ مصیبت کا دُور کرنے والا بجز اس کے کسی کو نہ سمجھے گا ۔ دیکھے گا کہ بھلائی بُرائی اُسی کے پاس سے آتی ہے، اور ضرر و نفع اور عزت و تونگری و افلاس (سب کو وہی بھیجتا ہے)

سوال ۔ بزرگوں کے اس قول کا کیا مطلب ہے کہ جس کی نظر تجھ کو مفید نہ ہوگی اُس کا وعظ بھی تجھ کو نافع نہ ہوگا ؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ والوں کی یہ شان ہے کہ دُنیا اور آخرت ان کی آنکھوں اور دلوں سے غائب ہو چکی اور انھوں نے اپنے رب کو دیکھ لیا ہو لہٰذا اگر وہ تجھ پر نگاہ ڈالیں گے تو تجھ کو نفع پہنچائیں گے ۔ ولی جس وقت سوکھی زمین کی طرف نگاہ ڈالتا ہے تو (اس کی برکت سے) حق تعالیٰ اس کو بھی زندہ کر دیتا اور روئیدگی بخشتا ہے ۔ اور یہودی یا عیسائی پر نگاہ ڈالتا ہے تو حق تعالیٰ ان کو ہدایت عطا فرما دیتا ہے ۔ کسی شخص نے آپ سے عرض کیا کہ اس ممبر کے پایہ کو بار بار گلے سے لگاتے ہوئے ہم آپ کو کیوں دیکھتے ہیں ؟ آپ نے فرمایا اس لئے کہ وہ میرے قریب ہے اور بہت کچھ فیوضات و حالات دیکھتا ہے ۔ مگر نہ کسی کو اطلاع دیتا ہے نہ چغلی کھاتا ہے لہٰذا میں اس کو گلے لگاتا ہوں ۔ سائل نے عرض کیا کہ ہم تو آپ کے قلب کے اس سے زیادہ قریب ہیں (لہٰذا ہم گلے لگنے کے زیادہ مستحق ہیں) آپ نے فرمایا کہ اے میرے بھائی تم

دَايِنِيْ اِنَّمَا تَكُوْنُ كَذٰلِكَ اِذَا اتَّقَيْتُمُ اللّٰهَ تَعَالٰى
وَرَاقَبْتُمُوْهُ وَخِفْتُمُوْهُ وَطَلَبْتُمُوْهُ ؞ كُنْتُ
اَكُوْنُ لَكُمْ خَادِمًا مُّحِبًّا ؞ اِذَا زَهِدَ الْعَبْدُ
وَتَرَاجَعَ وَتَجَاعَلَ فَتَحَ اللّٰهُ لَهٗ وَقَرَّبَهٗ وَ
اَدْنَاهُ ؞ اَغْمَضَ عَنِ الْاِطِّلَاعِ عَلَى الْعِلْمِ ؞
اَرَاهُ الْعِلْمَ وَاَطْلَعَهٗ ؞ اَلْاِخْمَالُ وَالذُّبُوْلُ
وَالتَّجَاعُلُ مِنْ حُسْنِ الْاَدَبِ ؞ اَلْقَوْمُ يَنْطِقُوْنَ
بِجَوَارِحِهِمْ وَقُلُوْبِهِمْ وَسَرَائِرِهِمْ وَخَلَوَاتِهِمْ
مِّنْ مَّكَارِمِ رَبِّهِمْ ؞ صَارُوْا اَتْقِيَاءَ ؞ صَارُوْا
كُرَمَاءَ عِنْدَهٗ ؞ مَعْبُوْدُ اَحَدِكُمْ دِرْهَمُهٗ وَ
دِيْنَارُهٗ ؞ اِذَا ذَهَبَ عَنْهُ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ ؞ وَيَفُوْتُهٗ
صَلَاةُ جُمُعَةٍ اَوْ جَمَاعَةٍ لَا يُبَالِيْ ؞ اَوْ يَمُوْتُ
لَهٗ وَلَدٌ فَاسِقٌ فَاجِرٌ يَكْثُرُ جَزَعُهٗ ؞ وَيَطْلُبُ الْاِسْتِئْنَاسَ
بِاَحَدِ الْخَلْقِ وَالْمَلَائِكَةُ مَعَهٗ لَا يَسْتَاْنِسُ بِهِمْ اَلْعَبْدُ
اِذَا صَفَا قَلْبُهٗ اسْتَاْنَسَ بِالْمَلَائِكَةِ وَقَدْ تُحَدِّثُهٗ
فِيْ خَلْوَتِهٖ ؞ يَا غَائِبًا عَنِ الْحَقِّ ؞ يَا غَائِبًا عَنِ الشَّرْعِ
وَالدِّيْنِ ؞ يَا قَائِمًا مَّعَ الدُّنْيَا وَالنَّفْسِ وَالطَّبْعِ ؞ يَا
عَابِدَ الْخَلْقِ ؞ يَا نَاسِيَ الْحَقِّ ؞ لَا بُدَّ مِنْ لِّقَاءِ اللّٰهِ
تَعَالٰى ؞ اَلْقِهِ الْاٰنَ ؞ اُتْرُكِ الْخَلْقَ وَالنَّفْسَ وَقَدْ لَقِيْتَ
الْحَقَّ ؞ سِوٰى ذِكْرِهٖ بَاطِلٌ ؞ سِوَى الْعِلْمِ بِهٖ بَاطِلٌ ؞ كُلُّ
مُعَامَلَةٍ لِّغَيْرِهٖ خَسَارَةٌ ؞ طَالِبُ الدُّنْيَا كَثِيْرٌ ؞
وَطَالِبُ الْاٰخِرَةِ قَلِيْلٌ ؞ اَنْتَ مَعَ دُنْيَاكَ لَيْلًا
وَّنَهَارًا تَسْتَخْدِمُكَ وَتُقَطِّعُكَ ؞
نَحْنُ نَسْتَخْدِمُهَا
؞

اس قابل اُس وقت ہو سکتے ہو جب کہ اللہ تعالےٰ سے ڈرو اس کو دھیان رکھو۔ اس کا خوف کرو اور اس کے طالب بنو۔ تب میں خود تمہارا خادم و محب بن جاؤں گا۔ بندہ جب زاہد بنتا اور رجوع لاتا اور (شہوات سے) منقبض ہوتا ہے تو حق تعالےٰ اس کو فتوحات بخشتا، مقرب بناتا اور اپنے پاس لے آتا ہے۔ وہ علم پر آگاہ ہونے سے آنکھیں بند کرتا ہے اور حق تعالےٰ اس کو علم کا نظارہ کراتا اور اس پر اطلاع بخشتا ہے۔ گمنامی و کس مپرسی اور بھیچنا حسنِ ادب میں داخل ہے۔ اللہ والے اپنے رب کے احسانات کو اپنے اعضا اور قلوب اور اسرار اور خلوتوں سے ظاہر کیا کرتے ہیں۔ وہ پرہیزگار بن جاتے ہیں، اور خدا کے نزدیک محترم ہو جاتے ہیں۔ تمہارا معبود تو درہم و دینار بنا ہوا ہے کہ اگر وہ جاتا رہے تو قیامت آجاتی ہے اور نمازِ جمعہ یا جماعت کے جاتے رہنے کی پروا بھی نہیں ہوتی۔ یا اگر بچہ مرجائے جو فاسق و فاجر ہو تو آہ وزاری کی حد نہیں رہتی اور کسی مخلوق کے ساتھ دل بہلانے کا متلاشی رہتا ہے۔ حالانکہ اس کے ساتھ فرشتے ہیں مگر بندہ اُن سے اُنس حاصل نہیں کرتا۔ جب قلب صاف ہوتا ہے تب فرشتوں سے اُنس حاصل کیا کرتا اور وہ خلوت میں اس سے باتیں کیا کرتے ہیں۔ اے حق سے غیر حاضر اور اے شریعت و مذہب سے غائب اے دُنیا اور نفس و طبیعت کے ساتھ قائم اے مخلوق کو پُوجنے والے اور خدا کو بھولنے والے اللہ سے ملاقات ہوئے بغیر چارہ نہیں۔ پس ابھی اس سے ملاقات کر۔ یعنی مخلوق اور نفس کو چھوڑ کہ اللہ تعالےٰ سے ملاقات نصیب ہو جائے گی۔ اس کی یاد کے سوا سب چیز باطل ہے اور اس کی واقفیت کے علاوہ ہر شئے ناکارہ ہے۔ دُنیا کے خواہاں بکثرت ہیں اور آخرت کے خواہاں تھوڑے اور حق تعالےٰ کے خواہاں بہت ہی کم ہیں۔ تو رات دن اپنی دُنیا کے ساتھ لگا ہوا ہے کہ وہ تجھ سے خدمتیں کراتی اور تجھ کو پارہ پارہ کر رہی ہے۔ اور ہم دُنیا سے اور جو کچھ بھی دُنیا میں گھوم رہا ہے سب سے خدمت لے رہے ہیں تیری تو

وَمَا يَتَقَلَّبُ فِيهَا فَكَيْفَ أَنْتَ يَا مُدْبِرُ ۞ لَابُدَّ
فِيهَا مِنْ يَدِ الشَّرْعِ وَالْعِلْمِ ۞ مَا يُفْتِيَانِكَ
بِهِ خُذْ وَمَا لَمْ يُفْتِيَاكَ بِهَا فَامْتَنِعْ ۞ مَا تُحْسِنُ
تُنَاجِي رَبَّكَ ۞ تَوَقَّفْ عِنْدَ بَيْعِكَ وَشِرَائِكَ
وَلُقْمَتِكَ وَأَخْذِكَ وَعَطَائِكَ وَكَلِمَتِكَ ۞
مَا كَانَ لِلّٰهِ فَانْتَهُوهُ وَمَا كَانَ لِغَيْرِهِ فَانْتَهِ
عَنْهُ ۞ إِذَا غَلَبَتِ الْمَحَبَّةُ سَقَطَ التَّمْيِيزُ بَيْنَ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۞ بَيْنَ الْعَطَاءِ وَالْمَنْعِ ۞ بَيْنَ
الْقَبُولِ وَالرَّدِّ ۞ اِمْتَلَأَ قَلْبُهُ بِحُبِّهِ ۞ اِتَّحَدَ
خَيْرُ مَحْبُوبِهِ وَشَرُّهُ ۞ اِتَّحَدَتْ أَبْوَابُهُ وَ
جِهَاتُهُ ۞ اَلْحُبُّ جَمَعَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۞ اِتَّحَدَ خَيْرُ
مَحْبُوبِهِ وَشَرُّهُ ۞ اِتَّحَدَتْ أَبْوَابُهُ وَجِهَاتُهُ ۞
اَلْحُبُّ جَمَعَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۞ اِتَّحَدَ الْخَبَرُ وَالْعِيَانُ
الضُّرُّ وَالنَّفْعُ ۞ أَبَدًا قَلْبُهُ فِي وَجْدٍ ۞ تَارَةً
يَجِدُ بِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالَى جَلَالًا ۞ وَأُخْرَى بِذِكْرِهِ
جَمَالًا ۞ نَهَارُهُ دَاهِشٌ ۞ كُلَّمَا قَرُبَتْ
بَعُدَتْ ۞ حَتّٰى انْتَهَى إِلَى إِنِّي أَنَا اللّٰهُ ۞
كَذٰلِكَ الْقَلْبُ يَرَى أَنْوَارَ الْقُرْبِ ۞ كُلَّمَا تَقَدَّمَ
بَعُدَتْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۞ اِنْقِطَاعُ
الْخُطُوَاتِ أَجَلُهُ ۞ يَنْقَلِبُ الْأَمْرُ ۞ يَصِيرُ
الطَّالِبُ مَطْلُوبًا وَالْقَاصِدُ مَقْصُودًا وَالْمُرِيدُ
مُرَادًا ۞ جَذْبَةٌ مِنْ جَذَبَاتِ الْحَقِّ
خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ الثَّقَلَيْنِ ۞ يَرَى
عَبْدَهُ خَارِجًا مِنْ بَيْتِ طَبْعِهِ
وَشَهْوَتِهِ وَهَوَاهُ ۞

کیا حقیقت ہے۔ اے مبتلائے ادبارِ دُنیا کے متعلق ضرورت ہے دستِ شریعت کی اور علم کی کہ جو کچھ یہ دونوں تجھ کو فتویٰ دے کر جائز بتادیں اُس کو لے اور جس کے جواز کا فتویٰ نہ دیں اُس سے باز آجا۔ تجھ کو اپنے رب سے راز و نیاز آتا ہی نہیں۔ اپنی خرید و فروخت خورد و نوش داد و ستد اور بات چیت کے وقت توقف کیا کرکہ ان میں جو کام اللہ کے واسطے ہوا کرے اُس کو غنیمت سمجھا اور جو غیر اللہ کے لئے ہو اُس سے رُک جایا کر۔ جب محبت کا غلبہ ہوتا ہے تو دُنیا اور آخرت اور دینے نہ دینے اور ماننے نہ ماننے کا امتیاز جاتا رہا کرتا ہے۔ اس کا قلب محبوب کی محبت سے لبریز ہوتا ہے۔ محبوب کی بھلائی اور بُرائی یکساں اور اُس کے دروازے اور جوانب سب ایک ہوجاتے ہیں کہ محبت ان سب کو ایک بنادیتی ہے۔ سُنی ہوئی خبر اور دیکھا ہوا مشاہدہ اور نفع نقصان یکساں بن جاتا ہے۔ ہر وقت اس کا قلب وجد میں ہوتا ہے کہ کبھی حق تعالےٰ کے ذکرِ جلالی میں وجد ہوتا ہے اور کبھی حق تعالےٰ کے ذکرِ جمالی میں تمام دن مدہوش رہتا ہے۔ یہ جوں جوں قریب ہوتا ہے وہ بعید ہوتا جاتا ہے۔ جیسے موسیٰ علیہ السّلام کی آگ (جو کوہِ طور پر دکھائی دی تھی) کہ جوں جوں موسیٰؑ اس کے پاس جاتے تھے وہ دور ہوتی جاتی تھی۔ یہاں تک کہ اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ کی نوبت آئی۔ (کہ میں ہی تو اللہ ہوں) اسی طرح قلب کی حالت ہوتی ہے کہ جو انوارِ قُرب اس کو نظر آتے ہیں جوں جوں یہ (ان کی طرف) بڑھتا ہے وہ دُور ہوتے جاتے ہیں، یہاں تک کہ لکھت اپنی میعاد کو پہنچ جاتی ہے کہ مسافت کا ختم ہوجانا اس کی میعاد ہے (اس وقت) معاملہ برعکس ہوجاتا ہے کہ طالب مطلوب بن جاتا ہے اور قاصد مقصود بن جاتا ہے اور مُرید مُراد بن جاتا ہے۔ حق تعالیٰ کی ذرا سی کشش بھی دین و دُنیا کے جُملہ اعمال سے بہتر ہے (کہ سب کچھ اسی کی خاطر کیا جاتا ہے) وہ اپنے بندہ کو دیکھتا ہے کہ میری طلب میں اپنی طبیعت و شہوت و خواہش کے

مُوَدِّعًا لِلْخَلْقِ وَتَارِكًا لِلشَّهَوَاتِ ÷ طَالِبًا لَهٗ ÷ مُتَغَيِّرًا
يَقُوْمُ وَيَقْعُدُ لَا زَادَ وَلَا رَاحِلَةَ وَلَا رَفِيْقَ ÷
يُوَاصِلُ الضِّيَاءَ بِالظَّلَامِ صِيَامًا وَّصَلَاةً وَّ
مُجَاهَدَةً ÷ بَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ فَاِذَا هُوَ عَلٰى بَابِ
قُرْبِهٖ ÷ فِيْ حِجْرِ لُطْفِهٖ ÷ عَلٰى مَائِدَةِ فَضْلِهٖ ÷ نَاظِرٌ
اِلٰى سَابِقَتِهٖ ÷ تُحِبُّ الْعَالِيَ وَاَنْتَ فِي التُّخُوْمِ ÷
تُحِبُّ الْجَنَّةَ وَلَا تَعْمَلُ عَمَلَهَا ÷ وَقَالَ
بَعْضُهُمْ اَحْبِسْ نَفْسَكَ عَنِ الْمَأْلُوْفَاتِ ÷
لَا تَأْكُلْ بِطَبِيْعَةٍ وَّلَا تَتَنَاوَلْ لُقْمَةً
اِلَّا بِتَوْفِيْقٍ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تَتَنَاوَلْ
دَوَاءً اِلَّا بِاَمْرِهٖ ÷ يَنْقَلِبُ مِزَاجُهٗ بِمَا
يَخْرُجُ مِنْ كُتُبِ الطِّبِّ وَفَتْوَاهُمْ وَهُوَ
يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ÷ طَبِيْبُهُ الْمَحْبُوْبُ
فِيْ بَيْتِهٖ ÷ هُوَ يَتَوَلّٰى اَغْذِيَتَهٗ وَمَشْرُوْبَاتِهٖ
ثُمَّ صَرَخَ صَرْخَةً عَظِيْمَةً وَّقَامَ
يَمِيْلُ تَارَةً عَنْ يَمِيْنِهٖ وَتَارَةً
عَنْ شِمَالِهٖ ÷ وَرَفَعَ يَدَيْهِ اِلَى
السَّمَاءِ مُشِيْرًا بِالتَّسْلِيْمِ ÷ وَ
كَذٰلِكَ اِلٰى اٰخِرِ مَجْلِسِهٖ ÷ ثُمَّ
قَالَ وَاحَرِيْقَاهُ وَمُصِيْبَتَاهُ
عَلَيْكُمْ ÷ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ
لِلدُّعَاءِ ÷ وَقَعَدَ لِلدُّعَاءِ
وَلَمْ يَتَكَلَّمْ ÷ ثُمَّ عَادَ
وَقَامَ يَتَلَوَّنُ وَجْهُهٗ ÷
تَارَةً صُفْرَةً

گھر سے باہر نکلا مخلوق کو اَلوداع کہہ چکا اور خواہشات کو چھوڑا ۔ حالت اس کی متغیر ہوئی کہ کبھی بیٹھتا ہے کبھی اُٹھتا ہے ۔ نہ اس کے پاس زادِ راہ ہے نہ سواری اور نہ رفیقِ سفر (اور باایں عجز و ماندگی) نماز و روزہ اور مجاہدہ میں رات دن ایک کئے ہوئے ہے ۔ اِس وقت (یہ مضمون ختم ہوتا ہے کہ جوں جوں بڑھا وہ دوں بُعد نظر آیا) پس دفعۃً وہ اپنے آپ کو دروازۂ قرب پر اور اس کی آغوشِ لُطف میں اور اس کے دسترخوانِ فضل پر پاتا ہے کہ اپنی تقدیر کو دیکھ رہا (اور انجام و حالات سے آگاہ ہو رہا ہے (اے مخاطب) تو پڑا ہوا ہے تحت الثریٰ میں اور خواہش مند ہے بلندی کا ۔ تو خواہش مند ہے جنت کا حالانکہ اس کے کام کرتا نہیں ۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ اپنے نفس کو مرغوب چیزوں سے روک ۔ باقتضاء طبیعت کچھ مت کھا اور حق تعالےٰ کا فرمان آئے بغیر ایک نوالہ بھی تناوُل نہ کر ۔ دوا بھی اُسی کے حکم سے استعمال کر طبّی کتابوں اور اِطبّا کی رائے سے ۔ جو مزاج قائم ہوا ہے اس کے برعکس ہو جائے گا کہ صالحین کی کارسازی کا خدا خود ذمّہ دار ہوتا ہے ۔ اس کا طبیب اس کا محبوب ہے ۔ اس کے گھر کے اندر وہی اس کے کھانے پینے کی چیزوں کا متکفل بنتا ہے ۔ اس کے بعد آپ نے ایک چیخ ماری اور کھڑے ہوکر (وجد کی حالت میں (دائیں بائیں جھومنے لگے ۔ اور تسلیم و تفویض کا اِشارہ کرنے کو آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھائے (کہ ہم آپ کے ہو چکے ہیں جو چاہیئے وہ کیجئے) آخر مجلس تک یہی حال رہا ۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ ہائے تمہاری آتش ہائے تمہاری مُصیبت اس کے بعد دُعا کے لئے بیٹھ گئے ۔ اور کوئی کلام نہیں فرمایا ۔ اِس کے بعد پھر وہی حالت ہوئی اور کھڑے ہو گئے کہ چہرۂ مُبارک کا رنگ بدلتا تھا ۔ کبھی زرد ہو جاتا تھا

وَتَارَةً حُمْرَةً ۞ اَلْقَلْبُ إِذَا ارْتَفَعَ عَنِ الدُّنْيَا
وَصَارَ ضَيْفَ قُرْبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَأْبَى الْعِصْمَةَ
مِنَ الْخَلْقِ فِي الْجُمْلَةِ ۞ مِنَ الْعَرْشِ إِلَى الثَّرٰى
كَأَنَّ الْخَلْقَ لَمْ يُخْلَقُوْا ۞ كَأَنَّ اللّٰهَ مَا أَحْدَثَ
شَيْئًا ۞ كَأَنَّ لَا خَلْقَ غَيْرُهٗ ۞ يَعْنِيْ صَاحِبَ
هٰذَا الْقَلْبِ الْمَوْصُوْفِ ۞ وَاحِدٌ لِّوَاحِدٍ ۞
مُحِبٌّ وَمَحْبُوْبٌ وَطَالِبٌ وَمَطْلُوْبٌ ۞ ذَاكِرٌ
وَمَذْكُوْرٌ ۞ لَا يَرٰى غَيْرَهٗ وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ جَاءَنِيْ خَبَرُ مَا يَكُوْنُ مِنْ بَلَاءٍ
يَأْتِيْ هٰذِهِ الْبَلْدَةَ ۞ ثُمَّ دَعَا لِأَهْلِ الْبَلْدَةِ
بِالدَّفْعِ عَنْهُمْ ۞ ثُمَّ قَالَ كَالْمُدِلِّ لَعَمْرِيْ إِنَّ
فِيْ هٰذِهٖ مَنْ يَّسْتَحِقُّ الْقَتْلَ وَالصَّلْبَ ۞ وَلٰكِنْ
لِأَجْلِ عَيْنٍ تُكْرَمُ أَلْفُ عَيْنٍ ۞ تُهْلِكُنَا بِهِمْ ۞
أَتَأْخُذُنَا بِذُنُوْبِهِمْ ۞ أَيْشٍ عَمِلْنَا نَحْنُ
يَقُوْلُ ذٰلِكَ بِكَلَامٍ مُّغْضَبٍ ۞ جَعَلْتَ الصَّدِيْقَ
وَالْعَدُوَّ فِيْ كِيْرِ الْقَدَرِ ذَابَا ۞ صَارَا سَبِيْكَةً
وَاحِدَةً ۞ لَا تَطْلُبْ شَيْئًا مِّنَ الْكَرَامَاتِ
وَالْمُعْجِزَاتِ ۞ أَنْتَ لَا تُزَاحِمُ الْأَنْبِيَاءَ فِي
الْمُعْجِزَاتِ وَالْأَوْلِيَاءَ فِي الْكَرَامَاتِ إِنْ
أَرَدْتَ قُرْبَ الْحَقِّ وَصُحْبَتَهٗ ۞ إِذَا دَامَتِ الصُّحْبَةُ

لَقَّمَكَ شَيْئًا أَكَلْتَ ۞ كَسَاكَ شَيْئًا
لَبِسْتَ ۞ تَمَنِّيْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ
حِجَابٌ ۞ وَرَدُّهَا بَعْدَ
مَجِيْئِهَا حِجَابٌ ۞ اَلْأَوْلِيَاءُ
إِذَا.

اور کبھی سُرخ (اِس کے بعد فرمایا) قلب جب دُنیا سے اُٹھ جاتا اور قُرب خداوندی کا مہمان بن جاتا ہے تو عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک مخلوق میں سے کسی بھی محافظت کو گوارا نہیں کرتا۔ گویا کہ مخلوق پیدا ہی نہیں ہوئی۔ گویا کہ اللہ نے کسی شے کو بنایا ہی نہیں۔ گویا کہ اس کے یعنی ایسے قلب والے شخص کے سوا اور کوئی مخلوق ہی نہیں۔ بس ایک شخص ہے ایک ذات کے لئے محب ہے اور محبوب۔ طالب ہے اور مطلوب۔ ذاکر ہے اور مذکور۔ کہ کوئی دوسرا اس کو نظر ہی نہیں آتا۔

(نیز آپ نے فرمایا) مجھے اِطلاع مِل گئی ہے کہ اس شہر میں کیا بَلا آنے والی ہے۔ اس کے بعد شہر والوں سے اِس بَلا کے دُور ہونیکی دُعا فرمائی اور پھر انکسار کے طور پر فرمایا کہ قسم ہے اپنی زندگانی کی کہ اس شہر میں ایسے بھی لوگ ہیں جو قتل اور سولی کے مُستحق ہیں مگر ایک آنکھ کے لحاظ سے ہزار آنکھوں کی عزّت ہوا کرتی ہے (سو بارِ الٰہا) کیا اِن کی وجہ سے ہم کو ہلاک کر دو گے؟ کیا اِن کے گُناہوں میں ہم کو پکڑ دو گے؟ ہم نے کیا کیا ہے؟ یہ لفظ غصہ کی آواز میں کہتے تھے۔ کیا دوست اور دُشمن کو ایک تقدیر کی بھٹّی میں ڈالو گے کہ دونوں پگھل کر ڈھل ڈھلا کر ایک ہو جائیں (اے مخاطب) کرامت و مُعجزہ (یعنی خرق عادت امور صادر ہونے) کا طالب مت بن۔ اگر تو قربِ حق اور خدا کی مصاحبت چاہتا ہے تو معجزات میں انبیاء کا اور کرامات میں اولیاء کا مقابلہ نہ کر۔ جب مصاحبت دائمی بن جائے گی تو جو کچھ وہ کھلائے گا وہ تو کھائے گا اور جو چیز وہ پہنائیے گا وہ تو پہنے گا۔ اِن (کرامتوں وغیرہ) کی آرزو کرنا حجاب ہے اور ان کے آگے پیچھے ان کا رَد کرنا بھی حجاب ہے (بندہ کو طالبِ رضا بنا رہنا چاہیئے کہ جس حال میں رکھے وہ سر آنکھوں پر لے) اولیاء جب حق تعالیٰ کی طرف

سُلِكَ بِهِمْ اِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ تَخْدِمُهُمُ الْجِنُّ
وَالْاِنْسُ وَالْمَلَكُ ۞ اَيْنَمَا سَقَطُوْا الْتَقَطُوْا ۞ حَتّٰى
يَبْلُغُوْنَهٗ ۞ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُمْ وَهْجُ الدُّنْيَا ۞
وَالْوُجُوْدُ يَخْدِمُهُمْ ۞ اَللُّطْفُ هُنَالِكَ وَالدَّلَالُ ۞
حَتّٰى اِذَا اُذِنَ لَهُمْ بِالدُّخُوْلِ اِلٰى بَابِ الْقُرْبِ
صَدَمَتْهُمُ الْاٰفَاتُ ۞ اٰفَاتُ الْجَلَالِ لِتَذُوْبَ
نُفُوْسُهُمْ وَبَقَايَا مِنْ وُجُوْدِهِمْ ۞ يُحْبَسُ عَنْهُ
فُتُوْحُ الظَّاهِرِ ۞ طَعَامُ الظَّاهِرِ وَلِبَاسُهٗ وَ
عَافِيَتُهٗ ۞ يَبْقَى الْقَلْبُ مُجَرَّدًا مَّعَ السِّرِّ الصَّافِيْ
يُقَدَّمُ لَهُمْ طَعَامُ الْفَضْلِ وَشَرَابُ الْاُنْسِ ۞
تَاجُ الْكَرَامَةِ ۞ لِبَاسُ الْمِنَّةِ ۞ يُلْقَمُ
الْعِلْمُ اللَّدُنِّيُّ وَالْحِكْمَةُ ۞ ثُمَّ يُعَرِّفُهُمُ
الْمَلِكُ اَسْمَاءَهُمْ ۞ يُعَرِّفُهُمْ
نِعْمَةَ السَّالِفَةِ وَالْاٰنِفَةِ ۞ وَيُسْكِنُهُمْ
جَمِيْعَ ذٰلِكَ ۞ وَيَرُدُّهُمْ اِلَى
الْوُجُوْدِ لِاِصْلَاحِهِمْ وَهِدَايَتِهِمْ
وَدَلَالَتِهِمْ وَسِفَارَتِهِمْ ۞ ثُمَّ
يُمَكِّنُ قُلُوْبَهُمْ مِنَ التَّكْوِيْنِ
وَاَلْسِنَتَهُمْ مِّنَ السُّؤَالِ وَ
الدُّعَاءِ مَعَ الْاِجَابَةِ ۞
هٰذَا اٰخِرُ الزَّمَانِ زَمَانُ
النِّفَاقِ ۞ عُجُبٌ دَائِمٌ
وَكُفْرٌ دَائِمٌ وَّحِجَابٌ ۞
اَلْعُجُبُ
يُسْقِطُكَ

چلائے جاتے ہیں تو جن و انسان اور ملائکہ اِن کی خدمت کیا کرتے ہیں کہ جہاں بھی وہ اُترتے ہیں (تقدیر کا آب و دانہ فرشتے یا انسان لاتے ہیں اور) وہ کھالیتے ہیں یہاں تک کہ وہ (سیر و سُلوک کی مسافت ختم کرکے) حق تعالےٰ تک پہونچ جاتے ہیں) یہاں تک کہ دُنیا کی سُوزش اِن سے دُور ہوجاتی ہے (کہ اس آب و دانہ کی اِحتیاج نہیں رہتی) اور وجود اِس کا خادِم بنتا ہے (کہ خود ہستی ہی بحکمِ رب اِن کی پرورش کرتی ہے) پس وہ وقت ہے لُطف اور ناز کا۔ یہاں تک کہ جب دروازۂ قُرب میں داخلہ کی ان کو اجازت مِلتی ہے تو تکالیف اِن کو صدمے پہونچاتی ہیں یعنی آفاتِ جلال۔ تاکہ ان کے نفوس اور جو کچھ بھی ہستی و وجود کا اثر باقی رہ گیا ہے گھل جاوے (اور بے نفس و فنا رمحض بنکر حاضری ہو) ظاہری فتوحات (اور نذرانے) ان سے روک دئے جاتے ہیں اور یہ ظاہری کھانا اور پہننا اور صحت و تندرستی (ان سے لے لی جاتی ہے) بس فقط صاف شفاف باطن کے ساتھ قلب باقی رَہ جاتا ہے (تب) فضل کا کھانا اور اُنس کا پانی اور عزّت کا تاج اور منّت و اِحسان کا لباس اِن کے آگے سرکایا جاتا ہے (کہ اس سے متمتع ہوں) عِلم لَدنی اور دانش کے نوالے اِن کے مُنہ میں دئے جاتے ہیں اور اس کے بعد بادشاہ حقیقی ان کو ان کے ناموں سے آشنا اور اپنی موجودہ و سابقہ نعمتیں جتلاتا اور ان سب نعمتوں میں ان کو رَسا بَسا کر مخلوق کی اِصلاح و ہدایت اور رہبری و سفارت کے لئے ہستی کی طرف لوٹاتا ہے۔ اس کے بعد اُن کے قلوب میں تکوین (و تصرّفات) کو اور زبانوں میں قبول ہونے والے سوال و دُعا کو جگہ بخشتا ہے یہ آخری زمانہ ہے۔ یہ زمانۂ نِفاق ہے کہ ہر وقت خودستائی ہے اور ہر وقت کُفر و مجوبیت۔ خودستائی تجھ کو نگاہِ خداوندی سے

مِنْ عِنْدِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ كِلَاهُمَا ضِدَّانِ ۔ عَنِ
الطَّرِيْقِ حَاجِبَانِ ۔ اِنْ قَالَ قَائِلٌ مَا النِّفَاقُ
لِنَجْتَنِبَهُ ۔ قُلْ لَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُنَافِقُ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا
حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ ۔ اَلْمُؤْمِنُ
لَا لِبَاسَ لَهُ وَلَا طَعَامَ لَهُ وَلَا نِكَاحَ لَهُ
وَلَا سُرُوْرَ لَهُ وَلَا اَمْنَ لَهُ وَلَا قَرَارَ لَهُ
حَتّٰى يَرٰى مَوْضِعَهُ وَيَسْمَعَ لَقَبَهُ ۔ حَتّٰى يَرٰى
سَابِقَتَهُ وَاسْمَهُ فِيْ خَلْوَتِهِ ۔ يَتَنَاوَمُ فِي
الصَّحَارِيْ وَالْبَرَارِيْ عَلَى الْقَدْرِ وَ
الْمَلَائِكَةُ تَرٰى حَالَتَهُ وَتَسْمَعُ لَقَبَهُ
وَالْمَلَائِكَةُ تَقُوْلُ مَنْ هٰذَا
فَيَقُوْلُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ هٰذَا فُلَانُ
الْمَحْبُوْبُ الصِّدِّيْقُ ۔ وَاحِدٌ مِنْ
اَرْبَعِيْنَ اَوْ مِنْ سَبْعَةٍ اَوْ مِنْ ثَلَاثَةٍ
لَهُ كَذَا لَهُ كَذَا ۔ وَالْقَدَرُ يُقَلِّبُهُ ذَاتَ
الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۔ اَلْقَدَرُ
يُقَلِّبُهُ وَيُلْقِمُهُ ۔ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَائِهِمْ
مُحِيْطٌ ۔ يَاْتِيْهِ الْحَدِيْثُ مِنْ قِبَلِ
قَلْبِهِ ۔ يُقَالُ لَهُ ارْجِعْ اِلٰى بَيْتِكَ ۔
اِحْفَظْ كَنْزَكَ ۔ اُكْتُمْ
نَفْسَكَ ۔ اِجْعَلْهُ كَاَنَّهُ
كَانَ مَنَامًا لِيَسْمُوَ لَهُ
قَلْبُكَ وَسِرُّكَ
اِلَيْهِ ۔

گرا دے گی۔ یہ دونوں (یعنی خود ستائی و کُفرانِ نعمت قربِ حق کی) ضد ہیں اور راستہ سے روکنے والی چیزیں ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ نفاق کیا چیز ہے جس سے ہم کو بچنا چاہیئے تو اس سے کہدو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ منافق (کی علامت یہ ہے کہ) جب وعدہ کرتا ہے تو اس کے خلاف کرتا ہے اور جب بات کہتا ہے تو جھوٹی کہتا ہے اور جب اس کے پاس کوئی شے امانت رکھی جاتی ہے تو خیانت کرتا ہے"۔ مومن جب تک اپنا مقام دیکھ نہیں لیتا اور اپنا لقب (جس نام سے عالمِ ملکوت میں پکارا جاتا ہے) سُن نہیں لیتا نہ اس کے لئے لباس ہے نہ طعام نہ نکاح نہ خوشی نہ امن اور نہ قرار۔ یہاں تک کہ وہ اپنی تقدیر کی لکھت کو دیکھ نہ لے اور خلوت میں اپنا نام سُن نہ لے وہ تقدیر سے آگاہ ہو کر جنگلوں اور بنوں میں سونے کی سی صورت بنا کر پڑجاتا ہے اور فرشتے اس کی حالت دیکھ کر اس کو اس کا لقب سُناتے ہیں کہ ایک فرشتہ دوسرے فرشتے سے کہتا ہے کہ یہ کون شخص ہے؟ دوسرے جواب دیتے ہیں کہ یہ فلاں محبوب صدیق ہے۔ چالیس (ابدال) میں کا ایک۔ یا سات (غوثوں) میں کا ایک۔ یا تین (قطبوں) میں کا ایک۔ اس کا یہ مرتبہ ہے اور یہ مرتبہ ہے۔ اور تقدیر اس کو داہنی و بائیں کروٹیں دیتی رہتی اور تقدیر ہی اس کو (حفاظتِ بدن کے لئے) پہلو بدلواتی اور (بقاءِ حیات کے لئے) لُقمے کھلاتی رہتی ہے اور اللہ سب سے بالا نگہبان ہے۔ (کہ اس کی حفاظت اسی کی ہے باقی سب اس کے آلات ہیں) اس کے قلب کی جانب سے بات چیت (کی آواز) اس کو آتی رہتی ہے۔ کہ اپنے مکان کی طرف جاؤ۔ اپنے خزانہ کی حفاظت کرو اور اپنے نفس کو مخفی رکھو اور اس کو ایسا سمجھو گویا کہ خواب تھا تاکہ تمہارا قلب اور تمہارا باطن اس کی جانب ترقی کرے۔

تَخُلُ فِيْ كِتَابِ الْحُكْمِ ثُمَّ فِيْ كِتَابِ الْعِلْمِ
حَتّٰى تَبْلُغَ وَيَزُوْلَ صِبَاكَ ۞ حِيْنَئِذٍ يَكْسُوْكَ
وَيُطْعِمُكَ ۞ تُرِيْدُ هٰذَا وَاَنْتَ مُمْتَلِئٌ طَبْعًا
وَّهَوًى وَّشَهْوَةً ۞ اَنْتَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ
بِعْتَ وَاشْتَرَيْتَ وَاَكَلْتَ وَشَرِبْتَ وَنَكَحْتَ
بِقَلْبِكَ بِوَسْوَسَتِكَ ۞ قِيْلَ لَهٗ مَا دَوَاءُ ذٰلِكَ ۞
قَالَ تَصْفِيَةُ لُقْمَتِكَ مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ ۞
وَالدَّوَاءُ الثَّانِيْ مُخَالَفَةُ النَّفْسِ فِيْمَا تَاْمُرُكَ
بِهٖ مِنْ اِرْتِكَابِ الْمَنَاهِيْ ۞ اِذَا انْزَعَجَ الْعَبْدُ
مِنْ كَلِمَةٍ تُلْقٰى فِيْ قَلْبِهٖ وَقَلِقَ اُضِيْفَ اِلَيْهَا
اُخْرٰى ۞ يَقِلُّ قَلَقُهٗ وَيَفْتُرُ انْزِعَاجُهٗ وَ
يُضَافُ اِلَيْهَا اُخْرٰى ۞ يَاْتِي السُّكُوْنُ
وَالْهُدُوُّ وَيَذْهَبُ قَلَقُهٗ ۞
يُخَاطِبُهُ الْحَجَرُ وَالْمَدَرُ فِيْ طَرِيْقِهٖ
تَثْبِيْتًا لَّهٗ وَتَسْكِيْنًا ۞ يَقُوْلُ
لَهٗ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ ۞ يَا مُرَادَ اللّٰهِ
يَا حَبِيْبَهٗ ۞ يَا مُقَرَّبَهٗ ۞
وَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اُدْعُ لِيْ ۞
فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ عَنِ
الْخَلْقِ بِكَ وَاَغْنِهٖ بِذِكْرِكَ
عَنِ السُّؤَالِ فَاِذَا
اسْتَغْنٰى عَنِ الْخَلْقِ
لَزِمَ بَابَ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ
فَيُغْنِيْهِ

(اے مخاطب) مکتبِ شریعت میں بیٹھ اور مکتبِ علم میں سو جا کہ شریعت پر عمل کرے اور علمِ الٰہی یعنی احکام قضاء و قدر کے آگے سرِ تسلیم خم کر کے بےحس ہو جائے) یہاں تک کہ حدِّ بلوغ کو پہونچ جائے اور تیرا بچپن جاتا رہے۔ اس وقت خدا ہی تجھ کو پہنائے گا اور وہی تجھ کو کھلائے گا۔ تو اس حال کا خواہش مند ہے حالانکہ طبیعت و خواہش و شہوت سے لبریز ہے۔ تیری حالت تو یہ ہے کہ جب نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو اپنے قلب اور وسوسوں سے خرید و فروخت اور خورد و نوش و نکاح میں لگا رہتا ہے۔

ایک شخص نے پوچھا کہ پھر اس کا علاج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اپنے لقمہ کو حرام اور شبہ سے بچانا اور دوسرا علاج نفس کا خلاف کرنا ان منہیات کے مرتکب ہونے کے متعلق جن کا وہ تجھ کو حکم کرتا رہتا ہے۔ بندہ جب اس کلمہ سے جو اس کے قلب میں پڑتا ہے گھبراتا اور پریشان ہوتا ہے تو دوسرا کلمہ اور ڈال دیا جاتا ہے (تاکہ عادت ہو جائے پس) اُس کا اضطراب کم اور گھبراہٹ کمزور پڑ جاتی ہے تب ایک کلمہ اور ڈال دیا جاتا ہے (کہ اتنا اضطراب بھی باقی نہ رہے۔ پس سکون و قرار آ جاتا ہے اور قلق جاتا رہتا ہے (اس وقت) اس کی تسکین و قرار کی غرض سے راستہ میں پتھر اور ڈھیلے اس سے خطاب کرتے اور یوں کہتے ہیں کہ اے ولی اللہ اے مطلوبِ خدا اے محبوبِ حق اے مقربِ ایزدی۔

ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ میرے لئے دعا کر دیجئے۔ تو آپ نے یوں دعا کی کہ بارِ الٰہا مجھ کو اپنے ساتھ مشغول کر کے مخلوق سے بے نیاز بنا دے اور اس شخص کو اپنی یاد میں لگا کر سوال سے بے نیاز بنا دے۔ کیونکہ بندہ جب مخلوق سے بے نیاز بن جاتا ہے تو دروازۂ خداوندی کو چپٹ جاتا ہے۔ پس حق تعالیٰ

بِقُرْبِهٖ فَاِذَا اَغْنَاهُ بِقُرْبِهٖ اشْتَغَلَ بِذِكْرِهٖ
وَشُكْرِهٖ عَنِ السُّؤَالِ لَهٗ ۞ اِذَا امْتَنَعْتَ مِنَ
الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فِي الْبَرَارِيْ نَبَعَتْ لَكَ
عَيْنٌ فِيْ دَارِكَ ۞ اَقْوٰى سِلَاحِ الشَّيْطَانِ
عَلَيْكَ الْخَلْقُ ۞ حَسِّنْ قَلْبَكَ ثُمَّ ظَاهِرَكَ ۞
اَلشُّغْلُ كُلُّ الشُّغْلِ فِيْ دَارِ الْخَلْقِ وَتُبَاعِهِمْ ۞
مُحِبٌّ مُسْتَحْسِنٌ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ مَحْبُوْبِهٖ ۞ يُوْسُفُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ يَعْقُوْبَ ۞ كَانَ
مَنْ رَاٰهُ اَحَبَّهٗ وَعَشِقَهٗ تَبَرْقَعَ وَسُجِنَ
مَقْصُوْدُهٗ يَعْقُوْبُ لَا الْاَغْيَارُ ؎
وَلَيْتَ الَّذِيْ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ عَامِرٌ
وَبَيْنِيْ وَبَيْنَ الْعَالَمِيْنَ خَرَابٌ
جَاءَ مُنَادِي الْحَقِّ ۞ اِقْطَعُوْا اَبْنَاءَ الْخَلْقِ
عَنْكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ ۞ لَا
كَلَامَ حَتّٰى يَنْضُبَ الْمَاءُ عَنْ
ضِفْدَعِكَ ۞ حَتّٰى يَخْلُوَ الْبَرُّ لِعِبَادَتِهٖ
سِرُّكَ عِنْدَهٗ فِيْ سَفِيْنَةِ قُدْرَتِهٖ ۞
لَقَّنَهٗ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَ
مُرْسٰهَا فِيْ بَحْرِ الْعِلْمِ ۞ صُحْبَةُ
عِبَادِ اللّٰهِ كَصُحْبَةِ
الْاَسَدِ مَعَ الْخَوْفِ
وَالْوَجَلِ ۞ اَلَّذِيْ
شَبِعَ بِغَيْرِكَ
لَا يَشْتَغِلُ
۞

اس کو اپنے قُرب سے مالا مال بنا دیتا ہے اور جب وہ اپنے قرب سے مالا مال بنا دیتا ہے تو بندہ سوال چھوڑ کر اس کے ذکر اور اس کے شکر میں مشغول ہو جاتا ہے۔ جب تو بیابانوں میں رہ کر کھانے پینے سے رُکا رہے گا تو تیرے گھر کے اندر چشمہ پیدا ہو جائے گا شیطان کا تیرے مقابلہ کے لئے سب سے زیادہ زبردست ہتھیار مخلوق ہے (کہ مخلوق کے ساتھ مشغول کر کے وہ خدا سے غافل بنایا کرتا ہے) اوّل اپنے قلب کو خوبصورت بنا اس کے بعد اپنے ظاہر کو۔ بڑا کام یہ ہے کہ مخلوق کے گھر میں رہ کر ثابت قدم رہے۔ ایک حسین عاشق اپنے معشوق کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ یوسف علیہ السلام یعقوبؑ کی تلاش میں نکلے کہ جو کوئی ان کو دیکھتا وہ ان سے محبت کرتا اور ان پر عاشق ہو جاتا تھا (مجبور) نقاب ڈالا اور قید خانہ میں گئے کیونکہ ان کا مقصود یعقوب تھے نہ کہ دوسرے لوگ۔ کسی شاعر نے کہا ہے "اے کاش میرا اور تمہارا تعلق آباد ہو اور میرا اور دُنیا بھر کا تعلق ویران ہو جائے"۔ حق کا منادی آیا (جو ڈونڈی پیٹ رہا ہے کہ) مخلوق کا تعلق قطع کر دو (منادی اپنے کام میں لگا رہے گا) یہاں تک کہ لکھت اپنی میعاد کو پہونچ جائے (کہ یا مخلوق کی اصلاح ہو یا منادی دُنیا سے اُٹھ جائے) وعظ کہنا زیبا نہیں جب تک کہ تیرے مینڈک سے پانی خشک نہ ہو جائے (یعنی بحر غفلت وخودی کی غرقابی سے نجات نہ پائے) اور عبادت کے لئے میدان صاف نہ ہو جائے کہ تیرا باطن خدا کے پاس اس کی قدرت کی کشتی میں (بیٹھا) ہو (اور اس وقت) اس کو علم کے سمندر میں بسم اللہ مجریٰہا ومرسٰہا تلقین کرا کہ جس طرح چاہے چلائے اور جہاں چاہے ٹھیرائے) اہل اللہ کی مصاحبت خوف اور احتیاط میں ایسی ہے جیسے شیر کی مصاحبت کہ جو دوسرے سے پیٹ بھر چکا ہے وہ دوسرے کے ساتھ مشغول

لِاشْتِغَالِهٖ بِغَيْرِكَ ؛ فَاِنِ الْتَفَتَّ اِلَيْهِ بَعْدَ رُجُوْعِكَ اِفْتَرَسَكَ ؛ صُحْبَةُ الصِّدِّيْقِيْنَ كَذٰلِكَ لِاَنَّهُمْ فِيْ صُحْبَةِ الْمَلِكِ كَذٰلِكَ ؛ كَانَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ الْجُنَيْدِ يَتَّهِمُ عَلَى الْخَاطِرِ ؛ فَاُعْلِمَ بِذٰلِكَ الْجُنَيْدُ ؛ فَقَالَ لَهٗ مَاذَا يَقُوْلُوْنَ عَنْكَ اَحَقٌّ هُوَ ؛ قَالَ نَعَمْ تَكَلَّمْ بِقَلْبِكَ ؛ فَقَالَ نَعَمْ تَكَلَّمْتُ بِكَذَا اَوْ كَذَا ؛ قَالَ لَا ثُمَّ تَكَلَّمَ مَرَّةً اُخْرٰى وَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ لَا ؛ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَرَّةً اُخْرٰى بِقَلْبِهٖ وَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ لَا ؛ فَقَالَ يَا شَيْخُ مَا مَعِيَ حَقٌّ فَانْظُرْ مَا مَعَكَ ؛ قَالَ صَدَقْتَ فِي الْجَمِيْعِ اِنَّمَا اَرَدْتُّ اَنْ اَخْتَبِرَ صَفَاءَ قَلْبِكَ وَثَبَاتَهٗ ؛ قُلُوْبُهُمْ مَجَارِيْ اِرَادَتِهٖ خَزَائِنُ عِلْمِهٖ ؛ صُدُوْرُ سِرِّهٖ ؛ خَزَائِنُ الْقَدَرِ فِيْ وَادِي الْقَدَرِ ؛ كُلَّمَا دَارَتْ اَسْرَارُهُمْ فِيْ مَنَاكِبِ دَارِ الْقَدَرِ اَلِفَتِ الْعُلُوْمَ وَالْاَسْرَارَ مَا يَصْنَعُ بِخُشُبٍ مُسَنَّدَةٍ مَا يَصْنَعُ بِالصُّوَرِ بِلَا مَعْنًى ؛ صُمٌّ بُكْمٌ

ہونے کے سبب تیری طرف متوجہ نہ ہوگا۔ اور اگر تونے لوٹ کر اس کی طرف توجہ کی تو تجھ کو پھاڑ کھائے گا۔ صدیقین کی مصاحبت کا بھی یہی حال ہے کیونکہ ان کی شاہی مصاحبت میں خود یہی حالت ہے (کہ اگر دوسری طرف توجہ کریں تو ہلاک ہوجاویں) حضرت جنیدؒ کے رفقاء میں ایک شخص تھا جس کے متعلق مشہور تھا کہ قلبی خطرات پر مُطلع ہوجاتا ہے۔ جنیدؒ کو اس کی اِطلاع ملی تو آپ نے اُس سے فرمایا کہ لوگ جو بات تمہاری طرف منسوب کررہے ہیں کیا یہ سچ ہے؟ اس نے عرض کیا کہ جی ہاں سچ ہے۔ آپ اپنے دل میں کوئی بات لائیے (میں بتادوں گا کہ کیا بات لائے ہو) آپ نے فرمایا کہ اچھا میں نے دل میں ایک بات کا خیال کیا ہے بتاؤ وہ کیا ہے؟ اس نے بتادیا کہ یہ بات آئی ہے آپ نے فرمایا کہ نہیں (تم نے غلط بتایا) پھر دوبارہ دل میں ایک بات لائے اور اس کو بھی اس شخص نے بتایا کہ یہ بات آئی ہے آپ نے فرمایا کہ نہیں (غلط ہے) تب اس شخص نے کہا کہ یا حضرت جو (قابلیت) میرے پاس ہے وہ تو سچی ہے اب آپ اپنے مضمون میں غور فرماویں (کہ واقعی وہی تھا جو میں نے بتایا یا دوسرا تھا) آپ نے فرمایا کہ واقعی ہر مرتبہ تُم نے سچ بتایا مگر میرا مقصود (انکار کرنے سے) صرف یہ تھا کہ تُمہاری صفائیٔ قلب اور اِستقامت کا اِمتحان کروں (کہ تغلیط کرنے سے بدلتے تو نہیں ہو) اللہ والوں کے قلوب ارادۂ خداوندی کے راستے ہوتے ہیں (کہ ان میں وہی آتا ہے جو حق تعالےٰ کو منظور ہوتا ہے) وہ عِلم خداوندی کے مخزن ہوتے اور ایسے سینے ہوتے ہیں جن کے اندرونی راز تقدیر کے خزانے ہوتے ہیں جو تقدیر کے جنگل میں (مدفون) ہیں کہ جس وقت بھی خانۂ تقدیر کے گوشوں میں ان کے باطن گشت لگاتے ہیں تو علوم واِسرار پالیتے ہیں۔ کھوکھری لکڑیوں اور صورت بلامعنی کو لے کر کیا کرے کہ بہرے گونگے

عُمْیٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۞ وَبَعْضُ النَّاسِ كَتَبَ ثَلٰثَمِائَةٍ وَّسِتِّيْنَ قِصَّةً ۞ يُوْصِلُ كُلَّ يَوْمٍ قِصَّةً اِلٰى اَمِيْرِ الْبَلَدِ وَلَمْ يَسْاَمْ حَتّٰى خَرَجَ اَخِيْرًا تَوْقِيْعُ مُرَادِهٖ ۞ وَاَنْتَ تَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى يُوَيْمَاتٍ اَوْ لُوَيْلَاتٍ تَسْاَمُ وَتَرْجِعُ اِلَى الْخَلْقِ ۞ هَلَّا ذَكَرْتَ صَاحِبَ الْقِصَصِ ۞ مَا دُمْتَ مَعَ الْخَلْقِ لَا تُفْلِحُ ۞ تُبْ عَنِ الْخَلْقِ اِلَى الْحَقِّ ۞ وَلْيَكُنْ وُقُوْفُكَ عَلٰى عَتَبَةِ بَابِ قُرْبِهٖ ۞ تَجْذِبُكَ يَدُ الْمَحَبَّةِ وَالْقُرْبِ ۞ تَصِيْرُ حِلْسَ ذٰلِكَ الْبَيْتِ ۞ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ تِلْكَ الْمَرَافِقَ وَالْاَمْكِنَةَ جَاءَكَ الْبَسْطُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ قَوّٰى جَنَاحَكَ ۞ طِرْتَ اِلٰى شُرُفَاتِ ذٰلِكَ الْبَيْتِ ۞ طَارَتْ تِلْكَ الشُّرُفَاتُ بِرُجُوْدِكَ اِنْ سَقَطْتَ سَقَطْتَّ فِيْ صَحْنِ الدَّارِ ۞ تَتَقَلَّبُ بَيْنَ يَدَيْ صَاحِبِ الدَّارِ ۞ تَكُوْنُ دَاعِيًا مُّجَابًا ۞ اِنْ اَرَدْتَّ نَفْعَ الْخَلْقِ هٰكَذَا فَافْعَلْ ۞ وَلَا تَمُنَّ هَذَيَانًا فَارِغًا ۞ كَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُرِيْدُ الْكَلَامَ الَّذِيْ يُتْلٰى عَلَى النَّاسِ مِنَ الْوُعَّاظِ ۞ اَلصَّلَاةُ صِلَةٌ بِاللّٰهِ تَعَالٰى بَعْدَ الْاِنْفِصَالِ عَنْ غَيْرِهٖ ۞ اَلْجِسْمُ لَا يَتَجَزَّاُ فِيْ مَكَانَيْنِ ۞ اِنْفِصَالٌ مِّنَ الْخَلْقِ وَاتِّصَالٌ بِالْحَقِّ ۞ هٰذِهٖ صَلَاةُ الْقَوْمِ ۞

اور اندھے ہیں جو کچھ سمجھتے ہی نہیں۔ ایک شخص نے (بادشاہ کو راضی کرنے کے لئے ایام سال کی مقدار کے موافق) تین سو ساٹھ قصّے تصنیف کئے کہ حاکم شہر کو روزانہ ایک نیا (گھڑا ہوا) قصّہ پہونچاتا رہا اور تنگ دل نہ ہوا یہاں تک کہ انجام کار اس کی مُراد کا پروانہ صادر ہوگیا (دُنیا دار کا تو یہ استقلال دیکھو) اور تیری (جلد بازی کی) یہ حالت ہے کہ چند ہی روز اور چند ہی رات دُعا کرکے گھبرا جاتا اور مخلوق کی طرف لوٹ آتا ہے۔ (کہ اللہ نے تو سُنی نہیں مخلوق ہی سے بھیک مانگ کر کچھ مل جائے گا) اِس کہانیاں گھڑنے والے کی حالت کو کیوں نہیں یاد کرتا (کہ کم سے کم سال بھر تو انتظار دیکھے) جب تک تو مخلوق کے ساتھ رہے گا ہرگز فلاح نہ پائے گا۔ مخلوق کو چھوڑ کر حق تعالیٰ کی طرف رجوع کر اور چاہیئے کہ اسی کے دروازۂ قُرب کی چوکھٹ پر پڑا رہے (تاکہ) محبت و قُرب کا ہاتھ تجھ کو کھینچ لے۔ تجھے اُسی گھر کا ٹاٹ بن جانا چاہیئے (کہ وہاں سے ٹلے ہی نہیں) یہاں تک کہ جب تجھ کو وہ آسایش اور مقامات نظر آجایئں گے تو ہر طرف سے انبساط تجھ کو نصیب ہوگا جو تیرے بازوؤں کو قوی بنادے گا اور تو اس گھر کے کنگروں کی طرف پرواز کرے گا اور وہی کنگرے تیرا آشیانہ بن جایئں گے کہ اگر گرے گا تو گھر کے صحن ہی میں گرے گا اور صاحب خانہ ہی کے ہاتھوں میں پلٹے کھائے گا اور مستجاب الدّعا بن جائے گا اگر تو (واعظ بن کر) مخلوق کو نفع پہونچانا چاہتا ہے تو ایسا بن جا اور خالی بکواس مت کر (اس سے آپ کا مقصود واعظوں کا وعظ تھا جو وہ لوگوں کو سُنایا کرتے تھے) صلوٰۃ اس کا نام ہے کہ غیر اللہ سے انقطاع ہوکر حق تعالےٰ سے اِتّصال ہو۔ ایک بدن ٹکڑے ہوکر دو مکانوں میں نہیں آسکتا۔ پس خلق سے جُدائی ہو اور حق تعالےٰ سے وصال ہو۔ یہ تو اللہ والوں کی نماز ہے

فَاَمَّا صَلٰوةُ الْعُبَّادِ اَنْ يَّجْعَلُوا الْجَنَّةَ عَنْ يَّمِيْنِ
الْقَلْبِ وَالنَّارَ عَنْ شِمَالِهٖ وَالصِّرَاطَ بَيْنَ يَدَيْهِ
وَالرَّبَّ مُطَّلِعًا عَلَيْهِ ؞ وَاَمَّا صَلَاةُ الْمُحِبِّيْنَ
فَهِيَ الْاِنْفِصَالُ عَنِ الْخَلْقِ وَالْاِتِّصَالُ بِهٖ ؞
عَلَامَةُ صِدْقِ طَلَبِ نَفْسِكَ الطَّعَامَ اَنْ
تَسْمَعَ صَارِخًا مِّنْ بَاطِنِكَ كَصِيَاحِ الْفَرُّوْجِ ؞
عِنْدَ ذٰلِكَ اَوْصِلْ اِلَيْهَا مَا يَقُوْمُ بِهٖ اَوَدَهَا ؞
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوَاهَا ؞
هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ؞ لَا تَعْمَلْ بِهَاتَيْنِ
الْاٰيَتَيْنِ اِلَّا بَعْدَ دُخُوْلِ الْقَلْبِ عَلٰى مَلِكِهٖ ؞
عِنْدَ ذٰلِكَ يَاْتِي الْفِعْلُ وَالْاِلْهَامُ ؞ وَقَبْلَ
الدُّخُوْلِ تُفَرِّقُ بَيْنَ وَارِدٍ يَّرِدُ فِيْ بَاطِنِكَ وَ
اِلْهَامِ شَيْطَانٍ وَّاِلْهَامِ طَبْعٍ وَّاِلْهَامِ نَفْسٍ
وَّاِلْهَامِ مَلَكٍ ؞ اِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَصْحَبَ
اَحَدًا فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَسْبِغْ وُضُوْءَكَ
عِنْدَ سُكُوْنِ الْهِمَمِ وَنَوْمِ الْعُيُوْنِ ؞ ثُمَّ
اَقْبِلْ عَلٰى صَلَاتِكَ ؞ تَفْتَحُ بَابَ الصَّلٰوةِ
بِطُهُوْرِكَ وَبَابَ رَبِّكَ بِصَلَاتِكَ ؞ ثُمَّ
اسْاَلْهُ بَعْدَ فَرَاغِكَ مَنْ اَصْحَبُ مَنِ
الدَّلِيْلُ ؞ مَنِ الْمُخْبِرُ عَنْكَ ؞ مَنِ الْمُفْرَدُ
مَنِ الْخَلِيْفَةُ ؞ مَنِ النَّائِبُ ؞ هُوَ كَرِيْمٌ
لَا يُخَيِّبُ ظَنَّكَ ؞ لَا شَكَّ يُلْهِمُ
قَلْبَكَ ؞ يُوْحِيْ اِلٰى سِرِّكَ يُبَيِّنُ
لَكَ ؞ يَفْتَحُ الْاَبْوَابَ ؞ يُوَضِّحُ لَكَ
الطَّرِيْقَ ؞ مَنْ طَلَبَ وَجَدَ ؞

اب رہی عابدوں کی نماز سو اس کی حقیقت یہ ہے کہ وہ جنّت کو اپنے قلب کے داہنی طرف رکھتے ہیں اور دوزخ کو بائیں طرف اور پُل صراط کو نگاہ کے سامنے اور پروردگار کو اپنے حال سے باخبر دھیان کرتے ہیں۔ اب رہے عشاق سو ان کی نماز خلق سے اِنفصال ہے اور حق تعالےٰ کے ساتھ اِتصال۔ اس کی شناخت کہ تیرے نفس کو غذا کی طلب ہے یہ ہے کہ تجھ کو اپنے باطن سے جوزۂ مُرغ کے چیخنے کی سی آواز سُنائی دینے لگے۔ اس وقت اس کو اِتنا کھانا دے جس سے وہ اپنی کمر مضبوط کر سکے۔ حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ اللہ نے ہر نفس کو اس کا فسق و فجور اور تقویٰ الہام کر دیا ہے (کہ اپنے بھلے بُرے کو خوب سمجھتا ہے) وہی ہنساتا ہے اور وہی رُلاتا ہے۔ اِن دونوں آیتوں پر (جس میں تقدیر کا مضمون تعلیم ہوا ہے) اس وقت عمل کر جبکہ قلب بادشاہ کے پاس داخل ہو جائے کہ اس وقت فعل اور اِلہام آئے گا اور داخلہ سے قبل اپنے قلب کے واردات میں فرق کرنا ہوگا کہ اِلہام شیطان ہے یا اِلہام طبیعت اور اِلہام نفس ہے یا اِلہام فرشتہ؟ اگر تو چاہے کہ اللہ کے راستہ میں کسی کی صُحبت نصیب ہو تو آوازوں کے چُپ اور آنکھوں کے بند ہو جانے کے وقت (یعنی آخر شب میں) پُوری طرح وضو کر کے نماز کی طرف متوجہ ہو کہ نماز کا دروازہ وضو سے کھولے اور خدا کا دروازہ نماز سے۔ اس کے بعد نماز سے فارغ ہو کر حق تعالےٰ سے سوال کر کہ میں کس کی صُحبت اختیار کروں؟ کون ہے راہبر؟ کون ہے جو تجھ سے باخبر بنائے؟ مخلوق کو یکتا کون ہے اور نائب کون ہے؟ اس کی ذات کریم ہے وہ تیرے خیال کو نامُراد رکھے گا۔ بے شک تیرے قلب کو اِلہام فرمائے گا تیرے باطن میں اَلقا کریگا۔ تیرا مقصود بیان کر دے گا۔ دروازے کھول دے گا اور راستہ روشن فرما دے گا۔ جس نے کوشش کے ساتھ کسی شے کو طلب کیا ہے ضرور

وَجَلَ ؛ وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ
سُبُلَنَا ؕ اَلْعِلَّةُ فِیْكَ لَا فِیْ كَلَامِهٖ ؛ فَاِذَا اتَّحَدَتِ
الْجِهَاتُ عِنْدَ قَلْبِكَ وَغَلَبَ الْاَمْرُ عَلٰی تَعْیِیْنِ
وَاحِدٍ دُوْنَكَ وَقَصْدِهٖ ؛ صُحْبَتُكَ لَهٗ كَصُحْبَةِ
السِّبَاعِ وَالْحَیَّاتِ ؛ لَا تَنْظُرْ اِلٰی فَقْرِهٖ وَ
نُقْصَانِ نَسَبِهٖ وَاِخْتِلَالِ حَالِهٖ ؛ رَثَاثَتِهٖ
وَقُصُوْرِ عِبَادَتِهٖ ؛ فَاِنَّ الْمَعْنٰی فِیْ بَاطِنِهٖ لَا فِیْ
ظَاهِرِهٖ لَا بِنْیَتِهٖ ؛ لَا عَلٰی وَجْهِهٖ وَلَا تَبْدَأْهُ
بِكَلَامٍ ؛ وَلَا تُبْدِ لَهٗ حَالًا ؛ اِنْتَظِرْ فَائِدَتَهٗ
مِنْ رَّبِّهٖ ؛ هُوَ الْكَاتِبُ وَالْاَمْرُ لِغَیْرِهٖ ؛ هُوَ
سَفِیْرٌ هُوَ الْمُشَارُ وَالطَّبَقُ لِغَیْرِهٖ ؛ هُوَ الْمُعَبِّرُ
وَالْعِبَارَةُ لِغَیْرِهٖ ؛ فَتَقَبَّلْ مَا یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰی
لِسَانِهٖ ؛ لَا تُجَاوِزْ لَحْظَهٗ ؛ لَا تَخْرِقْ حَدَّهٗ ؛
اَبَدًا مُطْرِقًا خَائِفًا وَّجِلًا ؛ لَا تَتَّهِمْهُ
فِیْ حَالِهٖ وَلَا مَقَالِهٖ وَلَا اَفْعَالِهٖ ؛
فَضِّلْهُ عَلٰی كُلِّ مَنْ یَّعْقِلُ ؛
وَلْیَكُنْ بِقَلْبِكَ مِنْ عِنْدِهٖ
اِلٰی رَبِّهٖ لَا اِلٰی غَیْرِهٖ ؛ مُتَفَكِّهٌ
لَا تُطْعِمُهٗ ؛ مُتَكَلِّمٌ لَا
تُجِمُّهٗ ؛ طُبِعْنَا عَلٰی مَا طُبِعَتْ
عَلَیْهِ الْبَهَائِمُ ؛ لٰكِنَّ
الْعَقْلَ یُمَیِّزُ وَالشَّرْعَ
یُمَیِّزُ وَالْعِلْمَ
یُمَیِّزُ وَ
الْقُرْبُ

پالیا ہے (وہ خود فرماتا ہے کہ) جنہوں نے ہمارے راستہ میں جدّ وجہد کی ہم ان کو اپنے راستوں کی رہبری کرتے رہتے ہیں" نقصان تیرے اندر ہے اس کے ارشاد میں نہیں ہے۔ پس جب مختلف جانبوں میں ایک جانب تیرے قلب کے نزدیک معیّن ہو جائے اور مضمون غالب آوے تو اس کو تھام اور اپنا مقصود بنالے۔ تیرا اس کی صُحبت میں رہنا ایسے خوف و دہشت کے ساتھ ہونا چاہیئے (جیسے درندوں اور سانپوں کی صُحبت میں رہنا۔ کہ نہ ان کے افلاس پر نظر کر نہ اس کے نسب میں نقصان کا۔ نہ اس کے اختلالِ حال (بے سامانی) پر توجہ کر نہ اس کی قلب عبادت پر کیونکہ مضمون (جو اصل مقصود ہے) اس کے باطن میں ہے نہ ظاہر پر ہے نہ بدن پر اور نہ چہرہ پر۔ اس سے گُفتگو میں اِبتدا نہ کر اور اپنا حال مت ظاہر کر بلکہ رَب کی جانب سے اس کے نفع کا مُنتظر رہ کہ وہ میرمُنشی ہے اور حُکم دوسرے ہی کا ہے۔ وہ محض سفیر اور فرستادہ ہے اور طباق دوسرے ہی کا ہے۔ وہ ترجمان ہے اور عبادت دوسرے کی ہے۔ پس اس کی زبان پر حق تعالےٰ جو کچھ بھی جاری فرمائے اس کو قبول کرلے اور اس کی نگاہ سے تجاوز نہ کر۔ نہ اس کی مقرر کردہ حد سے آگے بڑھ۔ ہر وقت سرنگوں اور خائف و لرزاں رہ۔ اس کے حال اور اس کے قول و فعل میں اس پر الزام مت رکھ۔ جملہ ذوی العقول سے اس کو افضل سمجھ کہ وہ تجھ کو اپنے پاس سے پروردگار ہی کی طرف پہونچائے گا نہ کہ دُوسرے کی طرف وہ پھل کھا رہا ہے تجھ کو اس کے کھلانے کی ضرورت نہیں۔ وہ خود صاحب تکلُّم ہے تجھ کو اس کے کھلانے کی حاجت نہیں ہماری طبیعت چوپاؤں کی سی پیدا کی گئی ہے (کہ خواہشات سے لبریز ہیں) مگر عقل (بُرے بھلے کی) تمیز سکھاتی ہے اور شریعت فرق کرتی ہے۔ علم (خطا و صواب کو) جُدا کرتا اور قُرب (حق و باطل کی

يُمَيِّزُ وَالْمَعْرِفَةُ وَالطَّاعَةُ تُمَيِّزُ وَالْأَصْلُ وَاحِدٌ ❊
إِذَا عَمِلُوا بِالْعِلْمِ وَمَرُّوا عَلَى مَيِّتٍ أَحْيَوْهُ ❊
أَوْ عَاصٍ ذَكَّرُوهُ ❊ تَأْتِيهِ الْأَطْبَاقُ فِي بَيْتِهِ
لِغَيْرِهِ ❊ يَسْعَى فِي تَحْصِيلِ الْخَرَاجِ ❊ فَإِذَا حَصَلَهُ
سَلَّمَهُ إِلَى الْمَلِكِ ❊ وَلَهُ جَامَكِيَّةٌ يَأْخُذُ
مِنَ الْخَلْقِ لَا لَهُ ❊ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِكَ خَيْرًا
نَبَّهَكَ ❊ وَبِعُيُوبِ نَفْسِكَ عَرَّفَكَ ❊ عَالِمُكُمْ
جَاهِلٌ ❊ جَاهِلُكُمْ مُفْتَرٍ ❊ زَاهِدُكُمْ
رَاغِبٌ ❊ لَا تَأْكُلْ بِدِينِكَ ❊ إِنَّمَا يُؤْكَلُ
بِالدِّينِ الْآخِرَةُ ❊ وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى اُدْعُوا رَبَّكُمْ
تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ
حَمَلَهَا عَلَى ظَاهِرِهَا أَنَّ الْمُعْتَدِيَ
الطَّالِبُ مِنْ غَيْرِهِ ❊ السَّائِلُ لِسِوَاهُ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ
لِأَصْحَابِهِ أَنْتُمْ جِلَاءُ قَلْبِي ❊ مَنْ
كَانَ يَسْمَعُ لِلّٰهِ وَالْاِنْتِفَاعِ بِكَلَامِي
فَيَكُوْنُ جِلَاءً ❊ وَإِلَّا فَلَا
يَحْضُرُ عِنْدِي فَيَكُوْنُ مُكَدِّرًا ❊
لَمَّا خَرَجَ إِبْرَاهِيْمُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ
مِنَ ال
وَكَثُرَتْ
مَوَاشِيْهِ
وَغِلْمَانُهُ

متمیز کرتا اور معرفت وطاعت امتیاز کیا کرتی ہیں اور جڑ ایک ہے جب علم پر عمل کرتے ہیں اور کسی مُردہ (یعنی گمراہ) پر گذر ہوتا ہے تو اس کو (حیات رُوحانی دے کر) زندہ کر دیتے ہیں یا مُبتلائے معصیت پر گذرتے ہیں تو اس کو ذاکر شاغل بنا دیتے ہیں۔ اس کے گھر میں (نفیس کھانوں کے) طباق پر طباق آتے ہیں دُوسروں کے لئے (کہ خود نہیں کھاتا) وہ (لوگوں سے جو کچھ بدلے لیتا ہے اپنے لئے نہیں لیتا بلکہ (شاہی) خراج کی وصول یابی میں سعی کرتا ہے اور جب وصول کر لیتا ہے تو بادشاہ کے حوالہ کر دیتا ہے اس کے پاس کاسہ ہے کہ مخلوق سے لیتا ہے اور اس میں بھرتا جاتا ہے (مگر شاہی خزانہ میں داخل کرنے کو) نہ کہ اپنے لئے جب اللہ تیری بہتری چاہے گا تو تجھ کو شعور دیدے گا اور تیرے نفس کے عیوب سے تجھ کو آگاہ بنا دے گا۔ تمہارا عالم بھی (درحقیقت) جاہل ہے اور جاہل مُفتری ہے۔ جو تم میں زاہد ہے وہ بھی حقیقت میں راغب ہے (پھر راغب دُنیا دار کا تو کیا پوچھنا) اپنے دین کو ذریعہ معاش نہ بنا دین کے ذریعہ سے تو آخرت ہی کمائی جاتی ہے۔

آیہ ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ انہ لایحب المعتدین (یعنی اپنے رب کو عاجزی وخوف کے ساتھ پکارا کرو کیونکہ اس کو زیادتی کرنے والے نہیں بھاتے) کی تفسیر کے متعلق آپ نے آیت کو ظاہری معنی پر حمل کیا اور فرمایا کہ زیادتی کرنے والے سے مُراد وہ شخص ہے جو خدا کے سوا دوسرے سے مانگے اور غیر سے سوال کرے۔

عبداللہ بن مسعود اپنے ساتھیوں سے فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگ میرے دِل کی روشنی ہو کہ جو شخص اللہ واسطے سنتا اور میرے وعظ سے نفع اُٹھاتا ہے وہ روشنی بنتا ہے ورنہ سبب کدورت ہوتا ہے کہ اس کو میرے پاس آنا بھی نہ چاہیئے۔ ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں سے نکلے اور آپ کے مویشی نوکر چاکر زیادہ

عمل دارًا فی الشام کثیرۃ الابواب انزوی هنالک بعد فراغه من الثمن ودعاء قومه انزوی لتربیة خلفه ؛ ما الخلة الصحبة والمحبة الوصلة ؛

سؤال القال یقتدی به ام الحال ؛ قال رضی الله عنه القال یقتدی به العوام والحال یقتدی به الخواص ؛ من اهل من انت ؛ ارنی نبضک ؛ اقعد لک علی حالک واریک شدة مرضک وابرئه ؛ کان من دابه صلی الله علیه وسلم عیادة المرضی ونحن قد منعنا من ذلک ولکن نعود الاصحاء بهمتنا ؛ منعت ارجلنا عن المشی الی بیوتکم وایدینا عن تناول اموالکم امرنا من حیث الحال والقدر ؛ وقال رضی الله عنه یجوز ان یموت رجل ویخلف عشرة من الاولاد کلهم یاتون به فی درجة واحدة ؛ تقاسموا ترکته علی السواء ؛ وفیهم واحد کان قلب والده الیه ؛ وکان یتمنی ان یرث جمیع ترکته فجاء القدر ؛ الی واحد واحد بالموت ؛ فبقی ذلک الواحد حاز جمیع ترکته ؛ فجاء القضاء والقدر ؛ فی هذا عیب ؛ الی ههنا والسلام ؛ اللهم کف الخلق عنا ؛ اللهم کف النفس عنا

ہو گئے تو آپ نے شام میں بہت سے دروازوں کا ایک گھر بنایا' اور اس کی قیمت اور قوم کی تبلیغ سے فارغ ہو کر اس میں خلوت نشین ہوئے۔ اور اپنے جانشیلوں کی تربیت کے لئے خلوت اختیار کی۔ خلّت نام ہے صُحبت کا (جو ابراہیم خلیل اللہ کو حاصل ہوئی) اور محبّت نام ہے وصل کا (جو سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیب ہوئی)۔

سوال۔ قال کا اقتدا کرنا چاہیئے یا حال کا؟ آپ نے فرمایا کہ قال کا اقتدا کرنا چاہیئے عوام کو۔ اور حال کا اقتدا کرنا چاہیئے خواص کو۔ اب تو بتا کہ کس گروہ کے قابل ہے؟ مُجھے اپنی نبض دکھا کہ تُجھ کو تیرے حال پر بٹھاؤں اور تیری سخت بیماری تُجھ کو دکھا کر اس کو دُور کروں۔ بیماروں کی عیادت کرنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت ہے اور ہم کو اس کی ممانعت ہوئی ہے مگر ہم اپنی ہمّت (اور توجّہ سے) تندرستوں کی عیادت کرتے ہیں۔ ہمارے پانوؤں کو ممانعت ہے کہ تمہارے گھروں کی طرف نہ چلیں۔ اور ہاتھوں کو ممانعت ہے کہ تمہارے اموال نہ لیں۔ ہم حالت اور تقدیر کی حیثیت سے مامور ہیں (کہ جو حالت تقدیر میں ہے گھر بیٹھے آجائے گی) نیز آپ نے فرمایا۔ ہوسکتا ہے کہ ایک شخص مرے اور دس لڑکے چھوڑے کہ سب یکساں باپ کے فرماں بردار ہوں۔ غرض باپ کا ترکہ بحصّہ مساوی تقسیم کر لیں۔ مگر ان میں سے ایک بچّہ باپ کا (لاڈلا زیادہ ہو کہ اس کا) دل اس پر مائل ہو اور وہ آرزو رکھتا ہو کہ کاش میرے سارے ترکہ کا یہی وارث ہووے۔ پس تقدیر سے وہ ایک ایک کر کے مر جائیں اور وہی ایک باقی رہ جائے کہ باپ کا سارا ترکہ سمیٹ لے۔ پس قضا و قدر آوے (اور کہے کیوں جی) کیا اس میں بھی کوئی عیب ہے؟ بس۔ یہی سمجھ لو والسّلام۔ بارِ الٰہا مخلوق کی ایذا رسائی کو ہم سے روک بارِ الٰہا نفس اور

وَ الْأَهْوِيَةَ وَالطِّبَاعَ ۞ قُلْتَ أَخَافُ هٰذَا الْبَحْرَ
وَأَنْتَ تَسْبَحُ فِيْهِ وَالْخَوْفُ يَصْلُحُ ذٰلِكَ إِنَّمَا
يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ لَمَّا عَلِمُوْا
خَافُوْا ۞ عَلِمْتَ بِمَضَرَّةِ الشَّيْءِ فَاحْذَرْهُ
وَاجْتَنِبْهُ ۞ اَلْمَوْتُ لَا بُدَّ لَكَ مِنْهُ فَاعْمَلْ
لَهٗ ۞ يَا مَنْ لَيْسَ لِدَارِهٖ سَقْفٌ وَّلَا
لِعِيَالِهٖ دَقِيْقٌ وَّلَا شِعَارٌ وَّلَا دِثَارٌ ۞
جَاءَ الشِّتَاءُ فَتَأَهَّبْ ۞ جَاءَ الْأَمِيْرُ
فَتَرَجَّلْ ۞ جَاءَ السَّبُعُ فَاحْذَرْهُ سَبُعُ
الْمَوْتِ ۞ مَا مَعْنٰى قَوْلِكَ فِيْ صَلَاتِكَ
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۞
إِيَّاكَ نُطِيْعُ وَإِيَّاكَ نُوَحِّدُ ۞ مَتٰى
وَحَّدْتَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ مَتٰى
أَخْلَصْتَ الْعَمَلَ ۞ مَتٰى زَهِدْتَ
فِي الْخَلْقِ وَالرِّيَاءِ وَالنِّفَاقِ وَالطَّمَعِ ۞
مَتٰى تَذَلَّلْتَ لِلْحَقِّ ۞ اَلذِّلَّةُ مِنْ
حَيْثُ الْقَلْبِ مِنْ حَيْثُ الْخَلْوَةِ ۞
إِذَا ازْدَحَمَتْ شَهْوَةُ النَّفْسِ مَعَ
رُؤْيَةِ الْحَقِّ اسْتَحْيَا مِنْ رُّؤْيَتِهٖ
فَتَرَكَ شَهْوَةَ نَفْسِهٖ ۞ مَتٰى تَرٰى يَعْقُوْبَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ عَاضًّا عَلٰى أَنَامِلِهٖ فِيْ
خَلْوَتِكَ عِنْدَ شِدَّةِ شَبَقِكَ ۞ مَتٰى
تَرٰى عِصْمَتَكَ ۞ تِلْكَ عِصْمَةُ غَيْرَةِ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ لَمَّا اجْتَمَعَ يُوْسُفُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ جَاءَتِ الْغَيْرَةُ وَوَلّٰى هَارِبًا ۞

خواہشات وطبائع کی دست درازی کو ہم سے روک (اے مخاطب) تو کہتا تو یوں ہے کہ مجھے اس (دُنیا کے) سمندر سے ڈر لگتا ہے۔ حالانکہ اس میں تیرتا پھرتا ہے۔ ڈر لگنا تو اس کی ضد ہے"بس اللہ سے اس کے بندوں میں علما ء ہی ڈرا کرتے ہیں۔ چونکہ ان کو علم ہوا لہٰذا خوف پیدا ہوا۔ جب تجھ کو کسی شے کی معرفت کا علم ہو جائے تو اس سے ڈر اور بچ۔ موت آئے بغیر چارہ نہیں لہٰذا اس کے لئے عمل کر۔ اے وہ شخص جس کے جھونپڑے پر نہ چھت ہے اور نہ بال بچّوں کے لئے آٹا ہے نہ (کپڑے کا) استر یا اَبرہ ہے (دیکھ) جاڑے آگئے اس کا سامان کر۔ بادشاہ آرہا ہے پا پیادہ ہو جا۔ درندہ آگیا پس بچ۔ یعنی درندۂ موت۔ نماز میں تیرے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن کہنے کے معنی کیا ہیں ؟ (یہی نا کہ) تیری ہی اطاعت کرتے ہیں اور تجھ ہی کو (اعانت وعطا میں) یگانہ سمجھتے ہیں (پھر اب تو ہی بتا کہ) تو نے خدا کو واحد کب سمجھا ؟ عمل میں مخلص کب بنا ؟ مخلوق اور دِکھاوے اور نِفاق اور رفقا سے بے رغبت کب ہوا ؟ حق تعالےٰ کے سامنے عاجزی کب کی ؟ عاجزی تو قلب کے اِعتبار سے ہوا کرتی ہے۔ خلوت کے اعتبار سے ہوا کرتی ہے جب شہوتِ نفس اور نگاہِ حق دونوں مقابل ہوتی ہیں تو بندہ کو نگاہِ حق سے شرم آجاتی ہے (کہ بادشاہ دیکھ رہا ہے) لہٰذا وہ شہوت کو ترک کر دیتا ہے۔ تو یوسف علیہ السّلام کی طرح) اپنی خلوت میں غلبۂ شہوت کے وقت یعقوب علیہ السّلام کو دانتوں میں اُنگلی دبائے ہوئے کب دیکھے گا ؟ تیری اپنی پارسائی پر نظر کب جائے گی ؟ وہ پارسائی حق تعالےٰ کی غیرت ہی تو ہے (کہ غیرتِ حق کے لحاظ سے زنا صادر نہیں ہو سکتا) جب یوسف علیہ السّلام اور وہ عورت (زلیخا) ایک جگہ اکٹھے ہوئے تو غیرتِ الٰہی آئی اور یوسف پیٹھ پھیر کر بھاگے (چنانچہ ارشاد ہوا کہ

كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْءَ وَالْفَحْشَاءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ۵ مَتٰى تَنْقَلِبُ حَالَتُكَ حَالَةَ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ❁ لَمَّا تَكَلَّفَ يُوْسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْعِصْمَةَ فِىْ بَيْتِ اللّٰهِ وَحِجْرِهٖ وَافَقَ رَبُّهٗ فِىْ حَبْسِهٖ ❁ وَرَزَقَهٗ عِصْمَةً عِنْدَ خَلْوَتِهٖ ❁ كُوْنُوْا كَذٰلِكَ عِبَادَ اللّٰهِ يَا مُرِيْدِيْنَ اِسْتَعِيْرُوْا حَالَةَ الصِّدِّيْقِ اُطْلُبُوْهَا مِنَ اللّٰهِ ❁ اَلتَّوَكُّلُ قَطْعُ الْاَسْبَابِ تَرْكُ الْكُلِّ ❁ اَلْقَلْبُ اِذَا انْقَلَبَ صَارَ مَلَكًا ❁ يَسْمَعُ مَا يَسْمَعُ الْمَلَكُ ❁ يَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ الْمَلَكُ ❁ ثُمَّ يَزِيْدُ فَيَصِيْرُ مَلِكًا عَلَيْهِ ❁ وَقَالَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فِىْ قِصَّةِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلسِّرُّ سِرٌّ ❁ اَلسِّرُّ تَرَكَ اَهْلَهٗ حِيْنَ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ❁ اَيْشٍ رَاٰى ❁ رَاَتْ عَيْنُ الرَّاْسِ نَارًا وَّعَيْنُ الْقَلْبِ نُوْرًا ❁ رَاَتْ عَيْنُ الرَّاْسِ خَلْقًا وَّعَيْنُ الْقَلْبِ حَقًّا ❁ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْا اِنِّىْ اٰنَسْتُ نَارًا ❁ بِقَلْبِهٖ جَذَبَتْ ❁ وَلِلزُّهْدِ مِنْ يَدِهٖ فِىْ زَوْجَتِهٖ وَوَلَدِهٖ زَهَّدَتْ ❁ قَالَ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْا ❁ جَاءَتْ نِدَاءٰتٌ عَالِيَةٌ جَاءَتْ خَطَاطِيْفُ الْقَدَرِ ❁ سَلَبَتِ الْقَوْمَ مِنْ اَهَالِيْهِمْ وَاَوْلَادِهِمْ ❁ يَا حُكْمُ اثْبُتْ ❁ يَا عِلْمُ بِسْمِ اللّٰهِ تَقَدَّمْ ❁ يَا نَفْسُ اثْبُتِىْ ❁ يَا قَلْبُ وَيَا سِرُّ اَجِيْبَا ❁

ایسا ہی ہوا تاکہ ہم یوسف سے بدی و بے حیائی کو دفع کریں بیشک وہ ہمارے منتخب بندوں میں تھے"۔ تیری حالت یوسف کی سی کب بنے گی؟ یوسف علیہ السّلام نے جب اللہ کے گھر اور اللہ کی آغوش میں عصمت کو سنبھال کر رکھا تو قید میں جانے کے متعلق حق تعالےٰ نے ان کی موافقت فرمائی (کہ دُعا قبول فرما کر امتحان گاہ سے یک سو کر دیا) اور خلوت میں بھی عصمت بخشی۔ اے اللہ کے بندو ایسے ہی تم بھی بن جاؤ۔ اے مُرید و صدیق کی حالت مستعار ہی لے لو اور خدا سے اس کے طالب بنو۔ توکّل نام ہے اسباب قطع کرنے کا اور سب کے چھوڑ دینے کا۔ قلب جب (گندی حالت سے) پلٹتا ہے تو فرشتہ بن جاتا ہے کہ جو کچھ فرشتے سُنتے ہیں وہی اس کو بھی سُنائی دیتا ہے اور جس سے فرشتے واقف ہیں اس سے یہ بھی آگاہ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد ترقی کرتا ہے تو فرشتہ پر حاکم بن جاتا ہے۔ موسیٰ علیہ السّلام کے قصہ میں آپ نے فرمایا کہ باطن باطن ہی ہے۔ باطن ہی نے اہل و عیال کو چھوڑا تھا۔ جبکہ بجانب طور آگ نظر آئی تھی۔ کیا چیز دیکھی تھی؟ ظاہری آنکھ نے آگ دیکھی تھی اور قلب کی آنکھ نے نور ظاہری آنکھ نے مخلوق دیکھی تھی اور قلب کی آنکھ نے حق تعالےٰ کو دیکھا تھا اس وقت اپنے اہل سے فرمایا کہ تم یہیں ٹھہرو مجھے آگ نظر آئی ہے" کہ اس آگ نے ان کے قلب کو کھینچا اور زُہد کی وجہ سے بی بی بچّہ سے بے رغبت بنا دیا لہٰذا اپنی اہل سے فرمایا کہ تم ٹھیر جاؤ (اسی طرح) اُونچی آوازیں آئیں اور تقدیر کے آنکڑے آئے جنھوں نے اللہ والوں کو ان کے بی بی بچّوں سے چھین لیا۔ اے حکم قائم رہ اور اے علم (راز) حق آگے بڑھ۔ اے نفس ٹھیر (اور چُپ ہو جا) اور اے قلب اور اے باطن۔ تم دونوں جواب دو۔

يَا خَيْبَةَ مَنْ لَا يُدْرِكُ هٰذَا وَلَا يُحِبُّ هٰذَا وَلَا يُؤْمِنُ بِهٰذَا ۞ يَا خَيْبَتَهُ، يَا خَيْبَتَهُ، يَا حِجَابَهُ، يَا مَقْتَهُ ۞ لَعَلِّيْ آتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ ۞ اُثْبُتُوْا مَكَانَكُمْ حَتّٰى آتِيَكُمْ بِخَبَرِ الطَّرِيْقِ ۞ لِاَنَّهٗ كَانَ قَدْ ضَلَّ عَنِ الطَّرِيْقِ ۞ غَابَتْ عَنْهُ دَلَائِلُهٗ ۞ حَضَرَ عِنْدَهٗ نَقِيْبُ النُّقَبَاءِ ۞ وَلَمْ يَكُنْ حَضَرَ قَبْلَ ذٰلِكَ ۞ فَقَالَ مُشِيْرًا اِلَيْهِ ۞ لَيْتَكَ لَمْ تُخْلَقْ وَاِذَا خُلِقْتَ عَلِمْتَ لِمَ خُلِقْتَ لَهٗ ۞ يَا نَائِمًا اِنْتَبِهْ فَاِنَّ السَّيْلَ قَدْ اَحَاطَ بِكَ مِنْ اِمَامِكَ ۞ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُدْعٰى مَا كِتَابُكَ، مَنْ مُعَلِّمُكَ، مَنْ دَاعِيْكَ، مَنْ نَبِيُّكَ ۞ لَا نَسَبَ لَكَ ۞ صَحِيْحُ النَّسَبِ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ التَّقْوٰى ۞ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اٰلُكَ قَالَ كُلُّ تَقِيٍّ اٰلُ مُحَمَّدٍ ۞ اُسْكُتْ اَنْتَ لَا عَقْلَ لَكَ ۞ بَيْتُكَ عَلَى الدِّجْلَةِ وَتَمُوْتُ عَطْشَانًا ۞ خُطْوَتَانِ وَقَدْ وَصَلْتَ اِلَى الرَّحْمٰنِ النَّفْسُ وَالْخَلْقُ ۞ وَاَنْتَ يَا مُرِيْدُ خُطْوَتَانِ وَقَدْ وَصَلْتَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنْ اَرَدْتَ الْفَلَاحَ فَاصْبِرْ عَلٰى مَطَارِقِ كَلَامِيْ ۞ اِنِّيْ اِذَا اَخَذَنِيْ جُنُوْنِيْ لَا اَرَاكَ ۞ اِذَا ثَارَ طَبْعُ سِرِّيْ طَبْعُ اِخْلَاصِيْ

ہائے بدنصیبی اس کی جو اس کو سمجھے نہیں اور نہ اس کو پسند کرے اور نہ اس کا یقین لائے۔ ہائے افسوس۔ وائے خسارہ۔ وائے محجوبیت وائے غضب۔ شاید میں تمہارے پاس کوئی اطلاع لے کر آؤں۔ تم اپنی جگہ ٹھیرے رہو تاکہ راستہ کی خبر لے کر آؤں اس لئے کہ وہ (شب میں) راستہ بھٹک گئے تھے اور اس کی علامتیں ان کی نظر سے غائب ہو گئی تھیں۔ ایک بار نقیب النقبا (شاہی باڈی گارڈ کا افسر اعلیٰ) آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اس سے پہلے وہ کبھی نہ آیا تھا پس آپ نے اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا "اے کاش تو پیدا ہی نہ ہوا ہوتا اور پیدا ہوا تھا تو کاش جانتا کہ کیوں پیدا ہوا ہے۔ اے سوئے ہوئے جاگ اُٹھ (عذاب کے) سیلاب نے آگے کی طرف سے تجھ کو آگھیرا ہے قیامت کے دن تجھ کو بُلایا جائے گا (اور پوچھا جائے گا کہ) تیری (کتاب آسمانی) کونسی ہے؟ تیرا معلم کون ہے؟ تیرا داعی کون تھا تیرا نبی کون تھا؟ تیرا کچھ نسب ہی نہیں۔ اللہ اور اللہ کے رسول کے نزدیک صحیح النسب وہی ہے جو تقویٰ رکھتا ہو۔ کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ کی آل میں کون داخل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ "ہر متقی شخص محمد کی آل ہے"، پس چُپ رہ تجھے عقل نہیں۔ تیرا گھر دجلہ پر ہے اور پھر پیاسا مر رہا ہے (کہ میرے ہوتے ہوئے گمراہ بنا ہوا ہے) بس دو قدم ہیں (کہ جہاں ان کو طے کیا اور) رحمٰن تک پہونچا۔ یعنی نفس اور مخلوق۔ اور اے مرید تیرے لئے بھی دو قدم ہیں (کہ اُٹھائے) اور رحمٰن تک پہونچا۔ یعنی دُنیا اور آخرت اگر تجھ کو فلاح درکار ہے تو میرے وعظ کے گرزوں پر صابر بنا رہ۔ مجھ پر جب (بغض فی اللہ کا) جنون سوار ہوتا ہے تو تو مجھ کو نظر نہیں آتا (اور بلا لحاظ و ہیبت سب کچھ کہہ گزرتا ہوں) جب میرے باطن کی طبیعت اور طبع اخلاص جوش مارتی ہے تو

لَا أَرٰى وَجْهَكَ ؛ وَأُرِيْدُ الصَّلَاحَ وَإِزَالَةَ الْخُبْثِ عَنْ قَلْبِكَ وَأُطْفِئُ الْحَرِيْقَ عَنْ بَيْتِكَ ؛ وَأَصُوْنُ حَرِيْمَكَ ؛ اِفْتَحْ عَيْنَيْكَ وَانْظُرْ مَا أَمَامَكَ ؛ أَتَتْكَ جُنُوْدُ الْعَذَابِ وَالْمُؤَاخَذَاتُ ؛ وَيْلَكَ يَا أَحْمَقُ أَنْتَ بَعْدَ قَلِيْلٍ مَيِّتٌ ؛ كُلُّ مَا أَنْتَ فِيْهِ زَائِلٌ مُتَفَرِّقٌ ؛ هٰذَا يُفَارِقُ وَلَدَهٗ وَدَارَهٗ وَزَوْجَتَهٗ وَيُرَافِقُ التُّرَابَ وَالْقَبْرَ وَالزَّبَانِيَةَ أَوْ مَلَائِكَةَ الرَّحْمَةِ ؛ يَا رَاحِلُ، يَا زَائِلُ، يَا مُنْتَقِلُ، يَا عَارِيَةُ ؛ سُبْحَانَ مَنْ مَنَّ عَلَيْكُمْ مُتَلَهِّيْنَ وَلَا تَرَوْنَ ؛ يَا مُدْبِرًا أَلَا تَأْتِيْنِيْ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً أَوْ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً أَوْ فِيْ كُلِّ أُسْبُوْعٍ مَرَّةً بِلَا ذَرَّةٍ وَلَا حَبَّةٍ ؛ خُذْ شَيْئًا بِلَا شَيْءٍ وَغَدًا أَلْفَ أَلْفِ شَيْءٍ ؛ أَنَا حَامِلُ أَثْقَالِكَ ؛ تَخَافُ أَنْ أُكَلِّفَكَ حَمْلَ أَثْقَالِيْ ؛ إِنَّمَا يَكْفِيْنِيْهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ؛ سَافِرْ أَلْفَ عَامٍ لِتَسْمَعَ مِنِّيْ كَلِمَةً فَكَيْفَ وَبَيْنِيْ وَبَيْنَكَ خُطُوَاتٌ

أَنْتَ كَسْلَانُ ؛ أَنْتَ جَهُوْلٌ ؛ أُلَيْكَمُ ؛ عِنْدَكَ أَنَّكَ أُعْطِيْتَ شَيْئًا ؛ كَمْ سَمَّنَتِ الدُّنْيَا مِثْلَكَ وَأَكَلَتْهُ ؛ سَمَّنَتْهُ بِالْجَاهِ وَالْكَثْرَةِ ثُمَّ أَكَلَتْهُ ؛ لَوْ رَأَيْنَا فِيْهَا خَيْرًا مَا سَبَقْتَنَا

تیرا مُنہ مجھ کو دکھائی نہیں دیتا۔ اور میرا مقصود بہبودی اور تیرے قلب سے خباثت کا دُور کرنا ہوتا ہے کہ تیرے گھر میں لگی ہوئی آگ کو بجھاوں اور تیرے ناموس کی حفاظت کروں۔ اپنی آنکھیں کھول اور دیکھ کہ تیرے سامنے کیا ہے؟ عذاب کے لشکر اور مواخذہ تجھ تک آپہونچے ہیں۔ تجھ پر افسوس۔ اے بیوقوف تو چند ہی روز بعد مرنے والا ہے اور جس (عیش و تنعم) میں تو ہے سب زائل و متفرق ہونے والا ہے کہ اولاد کو۔ گھر کو اور بی بی کو چھوڑ جائے گا۔ اور مٹی کا اور قبر کا اور فرشتگانِ عذاب یا فرشتگانِ رحمت کا رفیق بنے گا۔ اے کوچ کرنے والے اے ہٹ جانے والے۔ اے اِنتقال پانے والے اور اے سرتاپا مُستعار پاک ذات ہے جس نے (حیات و مال و جاہ کے) تم پر اِحسان فرمائے اے غافلو اور تم کو نظر نہیں آتے۔ اے مُبتلائے ادبار سال بھر میں ایک بار یا ایک مہینہ میں ایک مرتبہ یا ہفتہ میں ایک بار میرے پاس کیوں نہیں آجاتا کہ نہ ذرّہ دینے کی حاجت ہے نہ ایک حبّہ کی۔ ناچیز کے بدلے چیز لے اور کل کو (اس ایک کے علاوہ) لاکھوں چیزیں اور ملیں گی۔ میں تیرے سارے بوجھ اُٹھالوں گا۔ تُجھ کو اندیشہ ہے کہ میں اپنے بوجھ اُٹھانے کی تجھ کو تکلیف دوں گا (سو خاطر جمع رکھ) ساری ضروریات کے لئے مجھے اللہ کافی ہے (ایک نوالہ کا بھی میں کسی سے روادار نہیں) تجھے ایک بات سُننے کے لئے ہزار برس کا سفر کرنا چاہیئے تھا چہ جائیکہ میرے اور تیرے درمیان چند ہی قدم کا فاصلہ ہے۔ تو نہایت درجہ کاہل ہے تو سخت نادان ہے تو بدقماش ہے تو اس غرّہ میں ہے کہ تجھ کو کچھ مل گیا ہے۔ تُجھ جیسے بہیتروں کو دُنیا نے موٹا تازہ کیا اور پھر اس کو کھا لیا ہے۔ جاہ و کثرتِ مال سے فربہ بنایا اور اس کے بعد اس کو کھا گئی۔ اگر ہم کو مال دُنیا میں کوئی خیر نظر آتی تو ہم سے پہلے تو

إِلَيْهَا ۔ أَلَا إِلَى اللّٰهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ ۔ مَا نَحْنُ فِيهِ كُلُّهُ مِنَ اللّٰهِ ۔ لَمَّا نَزَلَ عَنِ الْكُرْسِيِّ قَالَ لَهُ بَعْضُ تَلَامِذَتِهِ لَقَدْ بَالَغْتَ فِي الْعِظَةِ وَخَشَّنْتَ الْقَوْلَ لَهُ ۔ فَقَالَ إِنْ عَمِلَ مَعَهُ كَلَامِي فَسَيَعُودُ ۔ فَلَمْ يَزَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ يَحْضُرُ مَجْلِسَهُ وَيَأْتِيهِ فِي غَيْرِ وَقْتِ الْمَجْلِسِ ۔ فَيَقْعُدُ بَيْنَ يَدَيْهِ مُتَوَاضِعًا مُتَصَاغِرًا رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى ۔ اَللّٰهُمَّ صَبْرًا وَعَفْوًا ۔ اَللّٰهُمَّ أَعِنَّا ۔ إِذَا وَقَفْتَ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ لِتَطْلُبَ مَا عِنْدَهُ مَقَتَكَ اللّٰهُ ۔ مَنْ تَضَعْضَعَ لِغَنِيٍّ لِأَجْلِ مَا فِي يَدَيْهِ ذَهَبَ ثُلُثَا دِينِهِ ۔ أَنْتَ تَعَوَّدْتَ الطَّلَبَ مِنَ الْخَلْقِ تَلْقَى اللّٰهَ تَعَالَى وَأَنْتَ عَلَى ذٰلِكَ ۔ رَأَيْتُ فِي الرَّحْبَةِ رَجُلًا كَانَ يَطْلُبُ مِنَ النَّاسِ ۔ وَقَدْ بَاعَ جُبَّةَ دِيبَاجٍ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ دِينَارًا ۔ فَتَبِعْتُهُ فَوَقَفَ عَلَى رَجُلٍ يَأْكُلُ هَرِيسَةً ۔ فَلَمْ يَبْرَحْ حَتَّى أَعْطَاهُ لُقْمَةً ۔ قُلْتُ لَهُ أَلَمْ تَبِعْ جُبَّةً بِكَذَا وَكَذَا ۔ قَالَ أَتْرُكُ صَنْعَتِي لِأَجْلِكَ

مَنْ بَلَغَ غَايَةَ الْوِلَايَةِ يَصِيرُ قُطْبًا ۔

اس تک نہ پہونچ سکتا۔ خبردار ہو جاؤ کہ اللہ ہی کی طرف جُملہ اُمور کا مُنتہیٰ ہے کہ جس حال میں بھی ہم ہیں وہ سب خدا ہی کی طرف سے ہے۔" (وعظ فرما کر) جب آپ ممبر سے اُترے تو کسی شاگرد نے عرض کیا کہ (آج تو) حضرت نے نصیحت میں بہت زیادتی فرمائی اور نقیب النقباء کو سخت پکڑا (اس کو ناگوار گذرا ہوگا) آپ نے فرمایا اگر میرے کلام نے اس کے حق میں کام کیا ہے تو عنقریب دوبارہ آئے گا (چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ) اس کے بعد وہ خدا اس پر رحم فرمائے ہمیشہ مجلس وعظ میں حاضر ہوتا اور کبھی جلسۂ وعظ کے غیر وقت میں بھی آتا اور چھوٹا بن کر نہایت عاجزی کے ساتھ آپ کے حُضور بیٹھا کرتا تھا۔ بارِ الہا صبر و عفو عطا کر۔ بارِ الہا ہماری مدد فرما۔ اگر تو مخلوق میں کسی شخص کے پاس اس غرض سے کھڑا ہوگا کہ کچھ اس سے مانگے تو حق تعالےٰ تُجھ سے ناراض ہو جائے گا (چنانچہ حدیث ہے کہ) جو شخص کسی دولت مند کے سامنے اس کے مال کی وجہ سے جُھکا اس کا دو تہائی دین جاتا رہا۔" (افسوس کہ) تو مخلوق سے مانگنے کا خوگر ہو رہا ہے اور اسی حالت پر خدا سے ملے گا (کہ وہاں بھی بھیک مانگے گا اور نہ ملے گی) میں نے موضع رحبہ میں ایک شخص کو دیکھا کہ لوگوں سے مانگ رہا تھا حالانکہ ایک ریشمی چوغہ پچیس دینار میں فروخت کر چکا تھا (جس کی رقم اس کے پاس موجود تھی) چنانچہ میں اس کے پیچھے ہو لیا۔ پس وہ ایک شخص کے پاس آ کھڑا ہوا جو ہریسہ کھا رہا تھا اور نہ ٹلا جب تک کہ اس نے ایک لقمہ اس کو نہ دے دیا۔ میں نے اس سے کہا کہ (بھیک مانگتے شرم نہیں آتی) کیا تم نے ابھی اتنی قیمت کو چوغہ فروخت نہیں کیا؟ اس نے جواب دیا کہ (میاں جاؤ بھی) کیا تمہاری (اس نصیحت کے) سبب میں اپنا پیشہ چھوڑ دوں گا؟ جو شخص انتہائے ولایت کو پہونچتا ہے وہ قطب وقت بن جاتا ہے۔

يَحْمِلُ أَثْقَالَ الْخَلْقِ جَمِيعًا، وَلٰكِنْ يُعْطٰى كَإِيمَانِ الْخَلْقِ جَمِيعًا لِيَسْتَقْوِيَ بِهٖ عَلٰى حَمْلِ مَا حُمِّلَ، لَا تَنْظُرْ قَمِيصِي وَطِرِّيحَتِي، هٰذَا اللِّبَاسُ بَعْدَ الْمَوْتِ هٰذَا كَفَنٌ وَكَفَنُ الْمَيِّتِ يُجَمَّلُ هٰذَا بَعْدَ لُبْسِي الصُّوفَ وَأَكْلِي الْخَشِنَ وَالْجُوعِ، عِنْدِي شُغْلٌ شَاغِلٌ مَعَ غَيْرِكُمْ، يَا أَهْلَ بَغْدَادَ كُونُوا عُقَلَاءَ يَا أَهْلَ الْأَرْضِ وَيَا أَهْلَ السَّمَاءِ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ، لَيْسَ بِالتَّحَلِّي هٰذَا ظَاهِرٌ يُصَدِّقُهُ بَاطِنٌ، وَبَاطِنٌ يُصَدِّقُهُ ظَاهِرٌ، لَا كَلَامَ حَتّٰى تَصِيرَ أَرْبَابُكَ رَبًّا وَاحِدًا وَجِهَاتُكَ وَاحِدَةً وَمَحْبُوبُكَ وَاحِدًا، يَتَّحِدُ قَلْبُكَ مَتٰى يُخَيِّمُ قُرْبُ الْحَقِّ فِي قَلْبِكَ مَتٰى يَصِيرُ قَلْبُكَ مَجْذُوبًا وَسِرُّكَ مُقَرَّبًا، وَتَلْقٰى رَبَّكَ بَعْدَ الْخُرُوجِ مِنَ الْخَلْقِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ انْقَطَعَ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَفَاهُ مَؤُنَتَهٗ وَمَنِ انْقَطَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَيْهَا، تُخْرَقُ الْعَادَاتُ

فیہ

* * *

کہ ساری مخلوق (کی اصلاح) کے بوجھ کا متحمل بنتا ہے۔ مگر اس کو ایمان بھی ساری مخلوق کے (ایمانوں کی) برابر عطا ہوا کرتا ہے تاکہ جو بار اس پر رکھا گیا ہے۔ اس کے تحمل کی طاقت پا سکے۔ (اے نادان) میرے اس (قیمتی) کورتہ اور فرش کی طرف نظر مت کر (کہ فقیر ہو کر ایسا بیش قیمت سامان رکھ چھوڑا ہے) یہ لباس تو مرجانے کے بعد کا ہے۔ یہ تو کفن ہے اور مُردہ کا کفن نفیس ہی ہوا کرتا ہے۔ یہ لباس (مدّتوں) میرے صوف پہننے اور موٹا جھوٹا کھانے اور بھُوکا رہنے کے بعد (عطا ہوا) ہے میری مشغولیت کسی دُوسرے ہی کے ساتھ ہے۔ **اے باشندگانِ بغداد** سمجھ دار بنو۔ اے اہلِ آسمان و زمین اور اے (آیندہ پیدا ہونے والی مخلوق جس کے متعلق ارشاد خُداوندی ہے کہ) پیدا فرمائے گا جن کا تم کو عِلم نہیں ہے۔ یہ بات بناؤ سنگھار سے نہیں آیا کرتی۔ یہ وہ ظاہر ہے جس کی تصدیق باطن کیا کرتا ہے اور وہ باطن ہے جس کی تصدیق ظاہر کیا کرتا ہے۔ واعظ بننا زیبا نہیں یہاں تک کہ سارے خُدا چھُوٹ کر تیرا ایک خُدا بن جائے اور ساری جہات (متروک ہوکر) ایک جہت رَہ جائے کہ تیرا محبوب ایک ہو اور تیرا قلب وحدت قبول کرے۔ قُربِ حق تیرے قلب میں کب خیمہ زن ہوگا اور تیرا قلب مجذوب اور باطن مقرب کب بنے گا؟ کہ تو مخلوق سے نکل کر اپنے رَب سے ملے۔ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو سب سے ٹوٹ کر اللہ کا ہو رہا اللہ اس کی ساری ضروریات کا متکفل ..... ہو جائے گا اور جو دُنیا کا ہو رہا حق تعالےٰ اس کو دُنیا کے حوالہ کر دے گا (کہ اس میں مرے کھپے)" تو خلافِ عادت کا ظہور چاہتا ہے (کہ خدا کو چھوڑ کر راحت کا خواہاں ہے سو ایسا نہیں ہو سکتا) اللہ کی

لَا يُنَالُ مَا عِنْدَ اللهِ اِلَّا بَعْدَ الْاِنْقِطَاعِ اِلَيْهِ
بِقَلْبِهٖ وَكُلِّيَّتِهٖ + اَللهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ
مَنْ عَمِلَ عَمَلًا يُرِيْدُ بِهٖ غَيْرِيْ فَاَنَا
اَغْنَى الشُّرَكَآءِ + هُوَ لِشَرِيْكِيْ دُوْنِيْ
اَلْاِخْلَاصُ اَرْضُ الْمُؤْمِنِ وَالْاَعْمَالُ
حِيْطَانُهَا + وَالْحِيْطَانُ تَتَبَدَّلُ وَتَتَغَيَّرُ
وَاَمَّا الْاَرْضُ فَلَا + اِنَّمَا تَاسِيْسُ الْبُنْيَانِ
عَلَى التَّقْوٰى فَاِنْ قِيْلَ قَدِ انْقَطَعْتُ اِلَى اللهِ
عَزَّوَجَلَّ فَلَمْ يَكْفِنِيْ مَؤُنَتِيْ + فَالْجَوَابُ
اَنَّ الْخَلَلَ فِيْكَ لَا فِي الرَّسُوْلِ + وَمَا
يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى هَلْ عِنْدَكُمْ خَبَرٌ مِّنَ
اللهِ تَعَالٰى - لَا وَاللهِ بَلْ اَنْتُمْ مُشْتَاقُ الدُّنْيَا
وَزِيْنَتِهَا + لَوْ كُنْتَ صَادِقًا فِيْمَا تَدَّعِيْهِ لَمْ
تَحْتَلْ فِيْ طَلَبِ ذَرَّةٍ + اِرْمِ نَفْسَكَ فِيْ وَادِيْ
الْقَدَرِ حَتّٰى اِذَا نِيْلَ اَمْرُهَا اتَّصَلَ رَاْسُ
دَرَجَتِكَ بِبَابِ الْقُرْبِ اِسْتَقْبَلَكَ وَجْهٌ
اَحْسَنُ مِنْ زِيْنَةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ + تَمَّتِ
الْمَوَدَّةُ بَيْنَكُمَا وَارْتَفَعَتِ الْحُجُبُ وَالْوَسَائِطُ
سَمِعْتَ اِسْتَغَاثَتَهَا مِنْ وَّادِيْ قَدَرِهٖ + تَسَلَّمْ
وَدَائِعَكَ وَاسْتَوْفِ خِدْمَتِيْ لَكَ + اَنَا
مَحْبُوْسَةٌ هٰهُنَا عَلَيْكَ وَلَكَ + يَشْفَعُ
فِيْ اِجَابَتِهَا قُرْبُكَ + حِيْنَئِذٍ امْتَدَّتْ
يَدُ الْعِلْمِ اِلَيْهَا وَسَاعَدَتْهَا
يَدُ الْحُكْمِ + اَنَا غَوْثُكَ
فِيْهَا فِيْ بَدْءِ اَمْرِكَ

نعمتیں اسی وقت مل سکتی ہیں جبکہ دل سے اور سرتاپا اسی کا ہو ہو رہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس شخص نے کوئی عمل کیا کہ اس کا مقصود (میری ذات نہ ہو بلکہ) کوئی اور ہو تو میں چونکہ محتاج ساجھی نہیں ہوں لہٰذا وہ عمل دُوسرے کا ہوگا میرا نہیں۔" اخلاص مومن کے لئے بمنزلہ زمین کے ہے اور اعمال اس کی دیواریں ہیں۔ اور تغیّر و تبدّل دیواروں میں ہوا کرتا ہے نہ کہ زمین میں۔ تعمیر کی بنیاد تقوے پر ہونی چاہیئے۔ پس اگر کوئی کہے کہ میں تو سب کو چھوڑ کر خدا کا ہو رہا تھا مگر میری ضروریات کا وہ متکفل نہ ہوا (اور مجھے تنگ دستی اور پریشانی لاحق رہی) تو اس کا جواب یہ ہے کہ نقصان تیرے اندر ہے نہ کہ پیغمبر میں (جس کی شان یہ ہے کہ) وہ خواہشِ نفس سے کوئی لفظ بولتا ہی نہیں"۔ تمہیں اللہ سے کچھ واسطہ بھی ہے ؟ نہیں واللہ (کچھ بھی نہیں) تم تو دُنیا اور اس کی زینت کے دلدادہ ہو۔ اگر تو اپنے دعوے میں سچّا ہوتا (کہ خدا کا ہو رہا) تو ذرہ کے طلب کرنے میں بھی تدبیر کو دخل نہ دیتا۔ اپنے آپ کو تقدیر کے جنگل میں ڈال دے (کہ جو کچھ مقدر ہو گا مل رہے گا) یہاں تک کہ جب تیری سیڑھی کا سرا دروازۂ قُرب سے جا ملے گا تو اُس وقت ایسا چہرہ سامنے آئے گا جو دُنیا و آخرت دونوں کی زینت سے زیادہ حسین ہو گا کہ تم دونوں میں محبّت تام ہو کر پردے اور واسطے اُٹھ جائیں گے اور تقدیر کے جنگل سے دُنیا کی فریاد تجھ کو سُنائی دیگی (کہ تیری بہت کچھ امانتیں میرے پاس ہیں) اپنی امانتوں پر قبضہ کر اور مجھ سے اپنی خدمت پوری لے لے کہ میں تیری خدمت کے لئے قیدی بنی ہوئی تیرے پاس رُکی ہوئی ہوں اور تیرا قُرب اس کی درخواست منظور کر لینے کی سفارش کرے گا (کہ اپنا مقسوم لے کر اس کو آزاد کرو) اُس وقت علم الٰہی (یعنی تقدیر) کا ہاتھ اس کی جانب بڑھے گا اور دستِ شریعت اس کی مدد کریگا (کہ شریعت کے موافق اپنا مقسوم اس سے لے لیگا) باقی رہا اپنی ابتدائی حالت میں

قبل مخالفة طبعك وهواك وإرادتك مع
زعمك أنك من المقربين المحبوبين فذلك
تحسر بلا زمك وحرمان يخدعك. لو
علمت أن الدنيا تقطعك لما سألتها. إذا
تهذب باطنك لله عز وجل تهذبت
الدنيا لك. شرابها سم. هي تبدو بحلاوة
وتثني بمرارة، حتى إذا صارت في قلبك
وجعلت تحت جناحها انقلبت سمًّا و
ذبحتك. كان من تقدم يميزون بين
الخواطر قبل الانقطاع إلى الزوايا. يا من
لم يميز بين خاطر النفس والشيطان
والقلب كيف ينقطع خاطر الشيطان
بالمعاصي والزلات. وبالكفر في
الأصل وبالمعاصي في الفروع. وخاطر
الملك بالطاعات والأعمال الصالحة
قيل للذي صلب يعني الحلاج أوصني
قال هي نفسك. إن ركبتها وإلا ركبتك
إذا أردت أن تشرب مع الملوك
فعليك بالخرابات والفيافي والقفار
إلى أن يأتي الصحو من سكرك
لكيلا تفشي أسرارهم
فيهلكوك
ولهذا طعنهم
خير
من

طبیعت وخواہشِ نفس وارادہ کی مخالفت کرنے سے پہلے دُنیا میں منہمک ہوجانا اور یوں سمجھنا کہ تو مقربین و محبوبین میں سے ہے سو یہ تو خالی حسرت ہے جو تجھ کو چپٹ رہی ہے اور بدنصیبی ہے جو تجھ کو دھوکہ دے رہی ہے۔ اگر تجھ کو علم ہوتا کہ دُنیا تیرے ٹکڑے کر رہی ہے تو کبھی اس کو نہ مانگتا۔ جس وقت تیرا باطن اللہ کے لئے مہذب بن جائے گا تو دُنیا تیرے لئے مہذب بن جائے گی۔ دُنیا کا شربت (درحقیقت) زہر ہے کہ اوّل مٹھاس دیتی ہے اور دُوسرے نمبر پر تلخی۔ حتّٰی کہ جب وہ تیرے دل میں گھس جائے گی اور تو اس کے بازو کے نیچے آجائے گا تو اس وقت زہر بن کر تجھ کو مار ڈالے گی۔ متقدمین خلوت خانوں میں عزلت نشینی سے پہلے خواطر میں امتیاز حاصل کر لیا کرتے تھے۔ اے وہ شخص جس کو خاطرِ نفس وشیطان اور خاطرِ قلب میں تمیز حاصل نہیں ہوئی۔ بھلا خاطرِ شیطان جو معاصی اور لغزشوں اور اصل (ایمان) میں کفر اور فروعات (یعنی اعمال) میں نافرمانیوں کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ خاطرِ فرشتہ سے جو طاعات اور اعمالِ صالحہ سے مخلوط ہوتے ہیں کیوں کر جُدا ہوسکتا ہے؟ منصور حلاج سے جن کو سُولی پر چڑھایا گیا تھا کسی نے سوال کیا کہ مجھ کو وصیّت فرمائیے، آپ نے جواب دیا کہ وصیّت ہے نفس کے متعلق (کہ اس کو زیر رکھو کیونکہ) اگر تو اس پر سوار ہوگیا (تو سب کام بن جائے گا) ورنہ یہ تجھ پر سوار ہوجائے گا (اور ذلیل بنا کر دربدر پھرائے گا) جب تیری خواہش یہ ہو کہ بادشاہوں کے ساتھ شراب نوشی کرے تو تجھ کو چاہیئے کہ اوّل ویرانوں بیابانوں اور جنگلوں کو اختیار کرے یہاں تک کہ اپنے نشہ (غفلت سے) تجھ کو ہوش آجائے (اس وقت شاہی مصاحبت کی قابلیت آئے گی) کہ ان کے راز فاش کرتا نہ پھرے گا کہ وہ ہلاک کردیں۔ اسی لئے (ضرب المثل ہوگئی ہے کہ) بادشاہوں کا کوچ ان کے قیام سے

اِقَامَتِهِمْ ❊ هٰذِهِ الدُّنْيَا جُعِلَتْ رَاحِلَةً
اِنْ شِئْتَ اَنْ تَلْقٰى رَبَّكَ ❊ اَلْخَلْوَةُ بَعْدَ
اَحْكَامِ الشَّرْعِ ❊ بَابُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا
بُدَّ مِنْ اِسْتِعَانَةٍ وَّعَزْمٍ عَلٰى شَيْءٍ سَبَبُهٗ
يَاْتِيْ ❊ بَابُ الْعِلْمِ بِطَرِيْقِ الْحُكْمِ ❊
اَلْحُكْمُ هُوَ الْاَوَامِرُ وَالنَّوَاهِيْ ❊
نَتَقَبَّلُ مَا يَاْمُرُنَا الْحُكْمُ وَنَسْمَعُ
وَنُطِيْعُ ❊ حِيْنَئِذٍ تَاْتِيْنَا الْاٰفَاتُ ❊
فَهٰهُنَا يَحْتَاجُ اَنْ يَّكُوْنَ الْعَبْدُ عَالِمًا
يَقُوْلُ اَحَدُنَا مَا بَالِيْ ابْتُلِيْتُ
مَعَ قِيَامِيْ فِي الطَّاعَةِ ❊ يُقَالُ
لَهٗ نَحْتَاجُ اِلٰى قَلِيْلٍ مِّنَ الْعِلْمِ
صَاحِبُ الْحُكْمِ يَدَّخِرُ وَصَاحِبُ
الْعِلْمِ يُخْرِجُ الْحُكْمُ مَعَ الزُّهَّادِ
وَالْعِلْمُ مَعَ الصِّدِّيْقِيْنَ
الْمَحْبُوْبِيْنَ الْمُؤَانِسِيْنَ ❊
اَلزُّهْدُ مَعَ الْحُكْمِ وَالْحُبُّ
مَعَ الْعِلْمِ ❊ هٰذَا شَرِيْكُهٗ
وَهٰذَا وَزِيْرُهٗ ❊ اَلْمُتَزَهِّدُ
مَحْمُوْمٌ وَّالزَّاهِدُ مَسْلُوْلٌ
وَّالْعَارِفُ حَيٌّ بَعْدَ
الْمَوْتِ ❊ هٰذَا الْمُتَزَهِّدُ
تَرَكَ
الشَّهَوَاتِ
وَصَامَ

بہتر ہے (کہ ان کے قرب میں ہر وقت جان کا اندیشہ ہے) یہ دُنیا سفر کی سواری بنائی گئی کہ اگر تو اپنے ربّ سے ملنا چاہے (تو اس پر سوار ہو کر پہنچ سکتا ہے)، خلوت نشینی احکام شرع (میں راسخ ہونے کے) بعد ہوا کرتی ہے۔ دروازۂ خداوندی (پر پہنچنے) کے لئے ضرورت ہے مدد چاہنے کی (کہ شیخ کو مددگار بنائے) اور ایک شئے کا پختہ عزم کرنے کی جس کا سبب (غیب سے) پیدا ہوگا۔ علم کے دروازہ پر حکم کے راستہ سے جانا ہوگا اور حکم نام ہے (شریعت کے) احکامات ومنہیات کا کہ جو کچھ شریعت حکم دے ہم اس کو قبول کریں اور سُنیں اور تعمیل کریں۔ اس وقت (امتحان کی غرض سے ہم پر تکالیف نازل ہوں گی پس وہاں اس کی ضرورت ہے کہ بندہ صاحبِ علم ہو (ورنہ) بعض لوگ کہنے لگتے ہیں کہ کیا قصہ ہے "باوجودیکہ میں طاعت پر قائم ہوں پھر بھی بلاؤں میں مبتلا ہوں" اس سے کہنا چاہیئے کہ تجھ کو تھوڑے سے علم کی ضرورت ہے (تاکہ معلوم کرے کہ امتحان اسی کا ہوتا ہے جو کبھی قابل ہو) صاحبِ شریعت اپنے لئے بھلائیوں کا ذخیرہ کیا کرتا ہے اور صاحبِ علم (یعنی اہلِ طریقت) خرچ کیا کرتا ہے (کہ دُوسرے مالامال ہوں) شریعت زاہدوں کے ساتھ ہو کر ملیگی اور علم لدنی صدیقوں محبُوبوں اور اُنس والوں کے ساتھ۔ زہد شریعت کی معیت میں ہے اور حُبّ علم کی معیت میں۔ یہ اس کا شریک ہے اور وہ اس کا وزیر ہے۔ بناوٹی زاہد کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کو بخار چڑھا ہوا ہو (کہ حرارت کا تحمّل دشوار ہے) اور سچّا زاہد ایسا ہے جیسے کوئی مرضِ سِل میں مبتلا ہو (کہ حرارت اس کی طبیعت بن گئی جو فنائیت تک عنقریب پہنچا دے گی) اور جو عارف ہے وہ گویا مرنے کے بعد زندگی پانے والا ہے (کہ فنا کے بعد بقا حاصل کر چکا ہے) پس بناوٹی زاہد نے تو (نفس پر جبر کر کے گویا) شہوت کو چھوڑا اور روزہ رکھ لیا ہے۔

خَنَقَتْ نَفْسَهٗ ۞ وَالزُّهْدُ دَامَ تَرْكُهٗ فَدَامَ
مَرَضُهٗ اَوْرَثَهُ السِّلَّ ۞ مَاتَتِ الدُّنْيَا
بِالْاِضَافَةِ اِلَيْهِ ۞ بَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ عَلٰى فِرَاشِ
لُطْفِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ اِذْ قَامَ عَلٰى بَابِ
زُهْدِهٖ طَعَامٌ قَدْ فَنَى ۞ لِبَاسٌ [illegible]
الْاَوْتَادِ قَدْ تَغَيَّرَتْ ۞ لَا يَخْرُجُ مِنَ
الدُّنْيَا حَتّٰى يَسْتَوْفِيَ مَالَهٗ ۞ اَلْكُفَّارُ
وَالْعُصَاةُ مَا اَجْمَلُوْا فِي الطَّلَبِ اَخَذُوا
الْحَرَامَ ۞ اَحْيَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ الْعَبْدَ
ثُمَّ اَنْشَاَهٗ خَلْقًا اٰخَرَ ۞ لَحْمٌ قَدْ
تَلَاشٰى ۞ عَظْمٌ قَدْ ضَعُفَ ۞ جِلْدٌ
قَدْ رَقَّ ۞ نَفْسٌ قَدْ ذَابَتْ عَنْهَا ۞
وَالْهَوٰى قَدْ عُزِلَ وَالطَّبْعُ قَدْ غُلِبَ
وَالْقَلْبُ فِيْهِ الرُّوْحُ وَالْمَعْنٰى وَالْمَعْرِفَةُ
وَالتَّوْحِيْدُ ۞ مَا تَمَّ مُلْكٌ اِلَّا لِلْقَلْبِ ۞
وَالْحَقُّ يَتَوَلَّاهُ ۞ يُحْيِيْهِ بَعْدَ
مَوْتِهٖ ۞ شَهَوَاتُهٗ وَلَذَّاتُهٗ مَاتَتْ
مَوْتًا مَعْنَوِيًّا ۞ مَوْتٌ عِلْمِيٌّ لَدٰى
مَوْتٍ صِدِّيْقِيٍّ ۞ اَحْيَاهُ اللّٰهُ بَعْدَ
مَا اَرَاهُ مَا هُنَالِكَ ۞ مَنْ تَرَكَهٗ
عَلٰى بَابِهٖ مَيِّتًا يُرِيْهِ وُفُوْرَ الْحِكَمِ
وَالْاَسْرَارِ ۞ وُفُوْرَ الْجُنْدِ وَالرَّعَايَا
فَلَمَّا اَرَاهُ مُلْكَهٗ وَاطَّلَعَهٗ
عَلٰى سِرِّهٖ جَمَعَ بَيْنَ
رُوْحِهٖ وَجَسَدِهٖ ۞

پس اس کے نفس کو بخار چڑھ آیا (کہ دیکھئے مجھے مار کر نہ چھوڑے، اور واقعی زاہد کا ترکِ لذّات دائمی ہوگیا لہٰذا دائم المرض بن گیا۔ جس نے سِل پیدا کردی کہ اس کے اعتبار سے گویا دُنیا مرگئی (اور اس میں کوئی لذّت ہی باقی نہ رہی) پس وہ اسی حال میں لطفِ خداوندی کے بستر پر بیٹھا رہتا ہے کہ دفعتہً اپنے زہد کے دروازہ پر قسم قسم کھانے اور کھونٹیوں پر رنگ برنگ کے لباس لٹکے ہوئے پاتا ہے (جن کو بحکمِ تقدیر بادلِ ناخواستہ استعمال کرتا ہے کیوں کہ) جب تک اپنا نصیب پُورا نہ لے اُس وقت تک دُنیا سے نکل نہیں سکتا۔ کافروں اور نافرمانوں نے دُنیا طلب کرنے میں بھی خوبی نہیں برتی (کہ حریص بن کر اندھوں کی طرح جُھک پڑے اور) حرام کھانے لگے۔ (ورنہ ان کا مقسوم تو خود آئے بغیر نہ رہتا) اس بندہ کی (یعنی میری)، تو یہ شان ہے (فنا ہونے کے بعد) اس کو اللہ نے زندہ کیا اور (گویا) دُوسری ہی پیدائش بخشی کہ گوشت پارہ پارہ ہوچکا ہڈیاں کمزور ہوگئیں۔ کھال رقیق بن گئی۔ نفس کی حلاوت پگھل گئی۔ خواہشِ نفس معزول ہوگئی۔ طبیعت مغلوب بن گئی اور قلب رہ گیا جس میں رُوح اور معنی اور معرفت اور توحید (جلوہ افروز) ہیں۔ اصل سلطنت قلب ہی کے لئے ہے کہ حق تعالےٰ اس کا حامی بنتا ہے اور موت کے بعد اس کو حیات بخشتا ہے کہ اس کی خواہشات ولذّات کو معنوی موت حاصل ہوتی ہے جو صدیقی موت سے قبل علمی موت کہلاتی ہے۔ اپنے یہاں کی نعمتیں دکھانے کے بعد حق تعالےٰ اس کو زندہ فرماتا ہے۔ وہ جس کو اپنے دروازہ پر مُردہ بنا چھوڑتا ہے اس کو بہتیری حکمتیں اور اسرار اور لشکر و رعایا کے انبوہ کا نظارہ کراتا ہے۔ پس جب اپنی سلطنت اس کو دکھا لیتا اور اسرار پر اس کو آگاہ کرچکتا ہے تب اس کی رُوح کو بدن

وَظَاهِرَهٗ وَبَاطِنَهٗ لِاسْتِيْفَاءِ اَقْسَامِهٖ قَبْلَ ذٰلِكَ لَوْعُرِضَتْ عَلَيْهِ اَقْسَامُ الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ لَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا ذَرَّةً وَّاحِدَةً قَدْرَةً خَفِيَّةً ؛ اِرَادَةٌ بَاطِنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْبِيَاؤُهٗ وَ اَوْلِيَاؤُهٗ وَالْخَوَاصُّ مِنْ خَلْقِهٖ يَحُوْلُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ شَهَوَاتِهِمْ ؛ لَا يَبْقٰى فِيْهِمْ شَهْوَةٌ وَّلَا اِرَادَةٌ ذَرَّةٌ حَتّٰى تَصْفُوْ بَوَاطِنُهُمْ لَهٗ ؛ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوَفِّيَهُمْ اَقْسَامَهُمْ اَوْجَدَ فِيْهِمْ حَيَاةَ الْوُجُوْدِ لِاسْتِيْفَاءِ الْاَقْسَامِ ؛ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا نَكَحَ ؛ مَا مَلَكَ ؛ اٰخِرَ الزَّمَانِ يُنْزِلُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَى الْاَرْضِ فَيُزَوِّجُهٗ بِجَارِيَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ وَّيُوْلَدُ لَهٗ مِنْهَا وَلَدٌ ؛ اَلْعَارِفُ يَتَنَاوَلُ بَعْدَ اَحْكَامِ الْعِلْمِ وَالزُّهْدِ فَيَتَنَاوَلُ اَقْسَامَهٗ مَعَكُمْ يَتَنَاوَلُ الشَّهَوَاتِ بَعْدَ اَنْ زَهِدَ فِيْهَا عِنْدَ الشَّكِّ ؛ فَاِذَا عَلِمَ طَابَتْ لَهٗ ؛ اَلْمَاءُ الْبَارِدُ وَالطَّعَامُ السَّنِيُّ عِنْدَ الزُّهَّادِ كَشُرْبِ الْخَمْرِ وَاَكْلِ لَحْمِ الْخِنْزِيْرِ ؛ كَمْ مِّنْ زَاهِدٍ مَّحْجُوْبٌ بِزُهْدِهٖ عَنِ الْحَقِّ ؛ وَكَمْ مِّنْ عَارِفٍ مَّحْجُوْبٌ بِنَظْرِهٖ اِلٰى مَعْرِفَتِهٖ وَهٰذَا نَادِرٌ ؛ وَالْغَالِبُ اَنْ يَّكُوْنَ سَالِمًا ؛ وَفِي الْجُمْلَةِ فَقُرْبُكَ اِلٰى

اور ظاہر کو باطن کے ساتھ جمع فرماتا ہے تاکہ اپنا مقسوم پورا کرے باقی اس سے پہلے تو اگر شرق و غرب کے انواع و اقسام بھی اس پر پیش کئے جائیں تو اس میں سے ذرہ برابر قلیل مقدار بھی نہیں لیتا. حق تعالےٰ کی مشیت جو باطنی امر ہے انبیاء و اولیاء. اور مخلوق میں خواص کے متعلق ان کے اور ان کی شہوتوں کے درمیان حائل ہو جایا کرتی ہے کہ ان میں نہ ذرہ برابر شہوت باقی رہتی ہے نہ ذاتی ارادہ۔ یہاں تک کہ ان کے باطن خدا کے لئے صاف بن جاتے ہیں۔ اس کے بعد جب چاہتا ہے کہ ان کے مقسوم ان کو پہنچائے تو ان کے اندر حیاتِ وجود ڈال دیتا ہے تاکہ مقسوم پورے کرلیں (دیکھو) عیسےٰ علیہ السلام نے نہ نکاح کیا اور نہ کوئی شئے اپنے قبضہ میں رکھی (مگر مقسوم میں اولاد و سلطنت لکھی تھی اس لئے) آخری زمانہ میں حق تعالےٰ ان کو زمین پر اُتارے گا اور خاندانِ قریش کی ایک لڑکی سے ان کا نکاح کرائے گا کہ اس سے آپ کے ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ عارف علم اور زہد کو مضبوط کرنے کے بعد کھایا پیا کرتا ہے۔ پس تمہارے ساتھ (مل کر) اپنا مقسوم استعمال کرتا ہے۔ وہ خواہش کی چیزیں اُس وقت کھاتا ہے جب کہ شک کے وقت اُن میں زہد اختیار کر چکا ہے۔ اس کے بعد جب صاحبِ علم بن جاتا ہے تو خواہشات اس کے لئے خوشگوار بن جاتی ہیں۔ زاہدوں کے نزدیک ٹھنڈا پانی اور نفیس کھانا (پرہیز کے درجہ میں) ایسا ہے جیسے شراب پینا یا سُور کا گوشت کھانا۔ بہتیرے زاہد ہیں جو اپنے زہد کی وجہ سے حق تعالےٰ سے محجوب ہیں (کہ زہد ہی کو مقصود بالذات کمال سمجھ کر شریعت پر حملہ کرنے لگے) اور بہتیرے عارف ہیں کہ اپنی معرفت پر نظر کر کے (متکبر بن گئے) اور محجوب ہو گئے ہیں۔ اور یہ صورت شاذ و نادر ہوتی ہے ورنہ اکثر (عارف بحمایتِ حق) محفوظ ہی رہتے ہیں۔ الغرض دُنیا دالوں کا

اَبْنَاءِ الدُّنْیَا یُبْعِدُ کَ عَنِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ وَالصَّوَابُ لَکَ اَنْ تُقْبِلَ عَلَی الْاٰخِرَۃِ وَعَلَی الطَّاعَۃِ لَعَلَّکَ تَنْجُوْا ؛ وَاَقْسَامُکَ تَاْتِیْکَ وَھِیَ کَارِھَۃٌ ؛ یَاْمُرُکَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ طَبْعِکَ وَتَجْعَلَ مَکَانَہٗ رُخَصَ الشَّرْعِ ؛ ثُمَّ یَاْمُرُکَ اَنْ تَتْرُکَ مِنَ الرُّخَصِ شَیْئًا فَشَیْئًا اِلٰی اَنْ تَصِیْرَ کُلُّ اَفْعَالِکَ عَزِیْمَۃً فَاِذَا صَبَرْتَ عَلَی الْعَزِیْمَۃِ جَاءَ الْحُبُّ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ قَلْبِکَ ؛ فَاِذَا ثَبَتَ جَاءَ الْحُبُّ ؛ جَاءَتِ الْوِلَایَۃُ مِنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ لَکَ ؛ اِنْ کُنْتَ عَاقِلًا عُدَّ نَفْسَکَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ لِیَحْمِلَکَ ذٰلِکَ عَلٰی اِحْسَانِ الْعَمَلِ فَاِنْ کُنْتَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَقَدْ اَدَّیْتَ شُکْرَہٗ اِذَا خَرَجْتَ مِنْ بَیْتِکَ کَاَنَّکَ خَارِجٌ اِلَی الْحَرْبِ کَاَنَّکَ لَا تَرْجِعُ اِلٰی مَنْزِلِکَ ؛ وَاعْلَمْ اَنَّکَ مُبْتَلًی بِکَسْبِکَ وَیَتَقَّنْ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَادِرٌ اَنْ یَّرْزُقَکَ مِنْ غَیْرِ سَعْیٍ وَّبَطْشٍ ؛ اَلْمُؤْمِنُ کَالْجَبَلِ مَرَّۃً وَّ کَالرِّیْشَۃِ اُخْرٰی ؛ تُقَلِّبُہٗ رِیَاحُ قَدْرِہٖ ؛ عِنْدَ مَجِیْءِ الْبَلَایَا کَالْجَبَلِ وَعِنْدَ صُحْبَۃِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ کَالرِّیْشَۃِ تُقَلِّبُہٗ رِیَاحُ اَقْدَارِہٖ یَا قَوْمَنَا فَاتَتْکُمُ الرِّسَالَۃُ وَالنُّبُوَّۃُ لَا تَفُوْتُکُمُ الْوِلَایَۃُ ؛ لَا صُحْبَۃَ لِلْمَلِکِ مَعَ الْوُجُوْدِ ؛ کَاَنَّکَ اَعْمٰی لَا تُبْصِرُ ؛ کَاَنَّکَ رَیَّانٌ لَا تَشْرَبُ ؛

قرب اختیار کرنا تجھ کو حق تعالےٰ سے دُور لے جائے گا۔ اچھا تیرے لئے یہی ہے کہ آخرت اور طاعت کی طرف متوجّہ رہے تاکہ نجات پائے اور دُنیا کی نعمتیں جو تیرے مقسُوم میں ہیں وہ تو جبرًا قہرًا تیرے پاس آہی جائیں گی۔ وہ تجھ کو حکم فرماتا ہے کہ اپنی طبیعت سے باہر نکل اور (کسل کی عادت چھوڑ کر) شرعی رخصتوں کو جگہ دے۔ اس کے بعد وہ حکم دیتا ہے کہ رخصتوں کو بھی ایک ایک کرکے چھوڑتا رہ یہاں تک کہ تیرے سارے اعمال عزیمت بن جاویں۔ پس جب تو عزیمت پر جمارہے گا تو حُبِّ خداوندی تیرے قلب میں آئے گی اور جب اس پر ثابت قدم رہے گا تو محبوبیت نصیب ہوگی اور حق تعالےٰ کی طرف سے تیرے لئے ولایت آئے گی۔ اگر تو عقلمند ہے تو اپنے آپ کو اہلِ جہنّم میں شمار کرتا کہ یہ مضمون تجھ کو نیک اعمالی پر برانگیختہ کرتا رہے. پس اگر تو جنّتی بھی ہوا تو (اس اپنے آپ کو دوزخی سمجھنے سے نیک اعمالیاں ہوئیں اُن سے گویا اس نعمت کا) شُکر ادا کرتا رہا۔ جب (کسب معاش کیلئے) تو اپنے گھر سے نکلا کرے تو (یوں سمجھا کر کہ) گویا لڑائی پر جارہا ہے اور گویا کہ اپنے گھر کی طرف لوٹنا نصیب نہ ہوگا اور جان لے کہ کسب کے ذریعہ سے تیرا امتحان لیا جارہا ہے اور یقین کرلے کہ حق تعالےٰ اِس پر بھی قادر ہے کہ سعی و کسب کے بغیر بھی تجھ کو رزق پہنچادے۔ مؤمن کی یہ شان ہے کہ کبھی گویا پہاڑ ہے اور کبھی جانور کا پَر کہ تقدیر کی ہوائیں اس کو پلٹے دیتی ہیں مصیبتوں کے آنے کے وقت تو ایسا ہے جیسے پہاڑ اور حق تعالیٰ کی مصاحبت میں ایسا ہے جیسے پَر کہ اس کے احکامِ قضاؤ قدر اس کو اُلٹتے پلٹتے ہیں (اور یہ ہر طرح بخوشی تعمیل کرتا رہتا ہے) صَاحبو! رسالت و نبوت کے مرتبے تو تم سے جاتے رہے ایسا تو نہ ہو کہ ولایت کا درجہ بھی ہاتھ سے جاتا رہے۔ ہستی کے ہوتے ہوئے شاہی صحبت نصیب نہیں ہوتی (خدا کے سامنے ایسا بن جا گویا کہ تو اندھا ہے کہ نظر ہی نہیں آتا۔ گویا کہ سیراب ہے پینے کی

كَاَنَّكَ مَيِّتٌ لَاحَرَكَةَ بِكَ ۞ وَيْلٌ لِّلْمَحْجُوْبِيْنَ الَّذِيْنَ لَايَعْلَمُوْنَ اَنَّهُمْ مَحْجُوْبُوْنَ ۞ لَاتَعْمَلُ خَيْرًا وَّلَا تُعِيْنُ اَهْلَ الْخَيْرِ عَلَى الْخَيْرِ ۞ اَنْتَ شَرٌّ تُحِبُّ دُنْيَا بِلَا اٰخِرَةٍ ۞ ظَاهِرًا بِلَا بَاطِنٍ ۞ مَا يَنْفَعُكَ وِلَايَتُكَ وَغِنَاؤُكَ وَصَاحِبُكَ ۞ عَنْ قَرِيْبٍ تَمُوْتُ وَتَذِلُّ بَعْدَهٗ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْاَوْلِيَاءِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ ۞ اَلْبَحْرُ الدُّنْيَا وَالْمَرْكَبُ الشَّرْعُ وَالْمَلَّاحُ لُطْفُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ فَمَنْ شَذَّ عَنْ مُتَابَعَةِ الشَّرْعِ غَرِقَ فِيْ بَحْرِ الدُّنْيَا ۞ وَمَنْ اٰوٰى اِلٰى مَرْكَبِ الشَّرْعِ وَاَقَامَ هُنَالِكَ اِسْتَنَابَهُ الْمَلَّاحُ وَسَلَّمَ الْمَرْكَبَ بِمَا فِيْهِ اِلَيْهِ وَصَاهَرَهٗ ۞ وَهٰكَذَا مَنْ تَرَكَ الدُّنْيَا وَاشْتَغَلَ بِالْعِلْمِ وَصَبَرَ عَلَى الْاَذٰى صَارَ مَحْبُوْبَ الشَّرْعِ ۞ بَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِلُطْفِهٖ جَاءَهٗ بِمَعْرِفَتِهٖ وَخِلَعٍ تَخُصُّهٗ ۞ وِلَايَةٌ فَوْقَ وِلَايَةٍ ۞ لَكَ فِي اللّٰهِ مَنْدُوْحَةٌ عَنْ فَوَاتِ غَيْرِهٖ ۞ اِذَا فَاتَكَ شَيْءٌ فَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِ ۞ فَاِنَّ الْمَلِكَ يَتَصَرَّفُ فِيْ مَالِهٖ ۞ اَلْعَبْدُ وَمَا يَمْلِكُ لِمَوْلَاهُ ۞ مَا يَاْخُذُهٗ مِنْكَ تَجِدُهٗ غَدًا ۞ تَقُوْلُ لَهُ النَّارُ جُزْ يَا مُؤْمِنُ فَقَدْ اَطْفَاَ نُوْرُكَ لَهَبِيْ ۞ هٰكَذَا فِي الدُّنْيَا اِذَا قَوِيَ الْاِيْمَانُ وَاتَّصَلَ الْبَاطِنُ بِقُرْبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ جَاءَ نَارُ الْاٰفَاتِ

ضرورت ہی نہیں اور گویا کہ مُردہ ہے جس میں حرکت ہی نہیں۔ افسوس ان محجوبین پر جن کو یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ محجُوب ہیں۔ تو نہ خود نیک کام کرتا ہے اور نہ نیکوکاروں کی (مالی خدمت کر کے ان کی) نیکی پر اعانت کرتا ہے۔ تو سَرتاپا شر ہے کہ محبوب سمجھتا ہے دُنیا کو بلا آخرت کے اور ظاہر کو بلا باطن کے۔ تیری حکومت اور تیری تونگری اور تیرا صاحبُ (یعنی بادشاہِ وقت) تجھ کو مفید نہ ہوگا۔ عنقریب تجھ کو مَوت آجائیگی اور مَرے پیچھے ذلیل دخوار ہوگا۔ جو شخص عزّت کا خواہاں ہو تو (اسے اللہ اور رسُولؐ کی اطاعت کرنی چاہیے کیوں کہ) عزّت اللہ ہی کی ہے اور اس کے رسُول کی اور اولیاء وصدیقین کی۔ دُنیا ایک سمندر ہے اور شریعت اس کی کشتی ہے اور لُطفِ خدا اس کا ناخدا ہے تو جو شخص شریعت کی تابعداری سے ہٹا وہ دنیا کے سمندر میں ڈوبا اور جس نے شریعت کی کشتی پر جگہ لے لی اور وہاں کھڑا ہوگیا تو ناخدا نے اس کو اپنا نائب بنالیا اور کشتی مع سامان کے حوالہ کر دی اور اس سے رشتہ جوڑ لیا۔ یہی حال ہے اس شخص کا جس نے دُنیا کو چھوڑا اور علم حاصل کرنے میں مشغول ہوا۔ اور ایذاؤں پر صبر کرتا رہا کہ وہ شریعت کا محبوب بن گیا۔ اسی حالت میں تھا کہ دفعتہً حق تعالیٰ اپنا لُطف لے کر آپہنچا۔ اپنی معرفت اور وہ خلعت لے کر آپہنچا جو اس کیلئے مخصوص تھے کہ ولایت بر ولایت۔ تیرے لئے دوسروں کے ہاتھ سے جاتے رہنے کی پُوری تلافی خدا کے اندر موجود ہے (کہ وہ مل گیا تو سب کچھ مل گیا) اگر کوئی چیز تیرے ہاتھ سے جاتی رہے تو اس پر غم نہ کر۔ کیوں کہ بادشاہ کو اختیار ہے کہ اپنی مِلک میں تصرّف فرمائے۔ غلام اور جو کچھ بھی غلام کے پاس ہے سب آقا کا ہے۔ جو کچھ بھی وہ تجھ سے لے گا کل کو تو اُسے پالے گا۔ آگ اس سے کہیگی کہ اے مؤمن جلد آگے بڑھ کہ تیرے نُور نے میرے شُعلے بجھا دیئے۔ اسی طرح دُنیا میں جب ایمان قوی اور باطن قُربِ حق سے متّصل ہو جاتا ہے تو آتشِ آفات قلب

وَّقَعَتْ عَلٰی طَرِیْقِ الْقُلُوْبِ ۔ تَاْتِیْ نَارُ الْمُجَاھَدَاتِ
تَقِفُ فِیْ طَرِیْقِ الْمُرِیْدِیْنَ ۔ فَالْمُرِیْدُ تَاْخُذُہٗ
لِمَا بَقِیَ عَلَیْہِ مِنْ بَقِیَّۃِ الدُّنْیَا وَرُؤْیَۃِ الْخَلْقِ ۔
وَکَامِلُ الْاِیْمَانِ تَقُوْلُ لَہٗ جُزْ یَا مُؤْمِنُ فَقَدْ
اَطْفَأَ نُوْرُکَ لَہَبِیْ فَلَا یَضُرُّھُمْ فِی الدُّنْیَا
سِھَامٌ تَقَعُ فِیْ جُدُرِ الْقَلْعَۃِ ۔ اِعْمَلُوْا عَمَلًا
لَا یَضُرُّکُمْ نَارُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ
عِبَادٌ یُسَمِّیْھِمْ اَطِبَّاءَ ۔ یُحْیِیْھِمْ فِیْ عَافِیَۃٍ وَیُمِیْتُھُمْ
فِیْ عَافِیَۃٍ ۔ وَیُدْخِلُھُمُ الْجَنَّۃَ فِیْ عَافِیَۃٍ ۔
مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اِنْقَطَعَ عَنِ الشَّھَوَاتِ
وَاللَّذَّاتِ ۔ وَاِنَّمَا یُجْبَرُ عَلَی اسْتِیْفَاءِ الْاَقْسَامِ
قَبْلَ الدَّارِ حَصَلَ لَہُ الْجَارُ ۔ ظَفِرَ ھٰذَا
الْمُبَارَکُ بِالدَّارِ ۔ یُمَکَّنُ مِنَ الْمَلِکِ ۔ قَالَ
الْمَلِکُ اِنَّکَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَکِیْنٌ اَمِیْنٌ ۝ مَنْ
عَرَفَ اللّٰہَ وَاُدْخِلَ عَلَیْہِ لَا یَمُدُّ عَیْنَیْہِ اِلٰی
شَیْءٍ مِّنْ مُلْکِہٖ وَلَا یَدَیْہِ کَعُرُوْسٍ زُفَّتْ اِلَی
الْمَلِکِ ۔ طَعَامُھَا وَشَرَابُھَا قُرْبُ الْمَلِکِ ۔ جَمِیْعُ
شَھَوَاتِھَا تَجِدُہٗ فِیْ قُرْبِہٖ ۔ اِذَا اَطَاعَتِ النَّفْسُ
وَاَخْرَجَ الْقَلْبَ مِنَ السِّجْنِ قَالَ الْمَلِکُ
اِئْتُوْنِیْ بِہٖ ۔ بَعْدَ ظُھُوْرِ نَجَابَتِہٖ وَحُسْنِ
اَخْلَاقِہٖ وَاٰدَابِہٖ جِیْءَ بِہٖ اِسْتَقْبَلَہٗ بِالْکَرَامَۃِ
وَقَرَّبَہٗ وَاَدْنَاہُ وَاَحْسَنَ اِلَیْہِ وَخَلَعَ
عَلَیْہِ ۔ وَخَاطَبَہٗ مِنْ غَیْرِ
وَاسِطَۃٍ ۔

کے راستہ پر آکر پڑتی ہے اور مجاہدوں کی آگ مُریدوں کی راہ میں آکر ٹھہرتی ہے تو جو مُرید ہوتا ہے (کہ ابھی راہِ طریقت کو طے نہیں کرچکا) اس پر دُنیا اور نگاہ بر خلق کا جو کچھ اثر باقی ہوتا ہے وہ آگ اُس کو جلا دیتی ہے اور جو کامل الایمان ہوتا ہے اُس سے کہتی ہے کہ اے مؤمن جلد آگے بڑھ کہ تیرے نُور نے میرے شعلے بجھادیئے۔ لہٰذا ان کو دُنیا میں وہ تیر بھی نقصان نہیں پہنچاتے جو قلعہ کی دیواروں پر پڑیں (اور ان کو پھوڑ دیں) وہ کام کرو جس سے نہ تم کو دُنیا کی آگ ضرر پہنچا سکے نہ آخرت کی۔ اللہ کے وہ بندے بھی ہیں جن کا نام اُس نے (رُوحانی) اطباء تجویز فرمایا ہے کہ ان کو عافیت ہی میں جلاتا ہے اور عافیت ہی میں مارتا ہے۔ جو حق تعالےٰ سے واقف ہوگیا اُس نے شہوات و لذات کو چھوڑ دیا اور اس کو اپنے مقسوم کے پورا کرنے کے لئے مجبور ہی کیا جاتا ہے۔ اُس نے گھر سے پہلے پڑوسی تلاش کیا۔ اس کو پڑوسی اچھا مل گیا۔ لہٰذا اس خوش نصیب کو گھر بھی ہاتھ آیا کہ شاہی رسُوخ نصیب ہوا اور بادشاہ نے اس کو اطلاع بھی دیدی کہ تم آج سے ہمارے نزدیک صاحبِ رسُوخ اور اور معتمد ہو"۔ جس نے اللہ کو پہچان لیا وہ اس کی مملکت میں سے کسی شئے کی طرف نہ نگاہ اُٹھائے گا نہ ہاتھ۔ وہ گویا ایک دُلہن ہے جو بادشاہ کی نذر کی گئی ہے کہ اس کا کھانا اور اس کا پانی بس بادشاہ کا قرب ہے۔ اس کی ساری خواہشیں بادشاہ کے قریب ہی میں ملتی ہیں۔ نفس جب اطاعت کرتا ہے تو پگھل کر قلب کا ساتھی (اور یوسف علیہ السلام وساقی کی طرح گویا) قلب کا شریک جیل بن جاتا ہے کہ قلب جیل خانہ سے نکالا گیا (اور جب اُس نے اپنے رفیقِ جیل یعنی نفس کی بادشاہ کو اطلاع دی تو اس کی شرافت وحسنِ اخلاق وآداب واضح ہوجانے کے بعد بادشاہ نے کہا کہ اس کو میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ وہ لایا گیا تو بادشاہ نے عزت کے ساتھ اُس کا استقبال فرمایا۔ اس کو مقرب بنایا اپنے پاس بٹھایا۔ اس کو خلعت بخشے اور بلاواسطہ اُس سے

إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ ۞ لَا يُشْغِلُهُ بِغَيْرِهِ
ثُمَّ صَرَخَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞ وَقَالَ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ
يَا اللّٰهُ ۞ حَبِيْبٌ غَائِبٌ ۞ قَدَمٌ يَشْغُلُ حَتّٰى لَا
يَشْغُلَ ۞ إِذَا طَالَتْ صُحْبَتُهُ وَذَهَبَ عَنْهُ عَنَاءُ
سَفَرِهِ ۞ نَبَتَ لَحْمُهُ وَشَدَّ عَظْمُهُ وَطَابَ عَيْشُهُ
وَسَكَنَتْ رَوْعَتُهُ ۞ صَارَ بِطَانَةَ الْمَلِكِ ۞ حِيْنَئِذٍ
وَلَّاهُ وَأَمَّرَهُ عَلٰى رَعِيَّتِهِ وَأَصْحَابِهِ وَإِقْلِيْمِهِ ۞
وَأَرْسَلَهُ إِلَى الْبَحْرِ لِيُنْقِذَ الْغَرْقٰى ۞ وَإِلَى
الْبَرِّ لِيَأْخُذَ الرِّجَالَ وَالْأَطْفَالَ مِنْ أَفْوَاهِ
السِّبَاعِ ۞ لَمَّا خَرَجَ مِنْ بَيْتِ طَبْعِهِ أَهَّلَهُ لِلنِّيَابَةِ
وَالْأَمَانَةِ ۞ يَخْلَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ كَمَا خَلَعَ عَلٰى قُلُوْبِ
النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ ۞ وَأَلْقَابُهُمْ أَلْقَابُ
الْأَوْلِيَاءِ وَالْأَبْدَالِ ۞ يَا سُوْقَةُ هٰهُنَا بَطَائِنُ
الْمُلُوْكِ ۞ أَصْحَابُ الْأَخْبَارِ ۞ يُشِيْرُ بِذٰلِكَ إِلٰى
مَنْ يَحْضُرُ مَجْلِسَهُ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ وَالْمَلَائِكَةِ وَهُمْ
أَخْفِيَاءُ لَا يَعْلَمُهُمْ مَنْ حَضَرَ

سُؤَالٌ مَتٰى يَصِيْرُ الْبَسْطُ قَبْضًا وَالْهَزْلُ جِدًّا ۞
إِذَا بَاسَطَكَ انْبَسَطْتَ ۞ انْقَلَبَتْ رُخْصَتُكَ
عَزِيْمَةً ۞ وَعَزِيْمَتُكَ دَلَالًا ۞ حَتّٰى إِذَا صِرْتَ
كُلُّكَ عَزِيْمَةً أَدْخَلَكَ دَارَ الْفَضْلِ
وَالْأُنْسِ ۞ تَبْقٰى بِلَا رُخْصَةٍ وَلَا عَزِيْمَةٍ
فِعْلًا مُجَرَّدًا ۞ يَكُوْنُ مَثَلُكَ
مَثَلُ مَنْ بَيْنَ يَدَيْهِ طَبَقٌ
أَكَلَ فِيْهِ بَعْضَ الْأَكْلِ ۞
قِيْلَ لَهُ

خطاب فرمایا کہ بیشک آج سے تم ہمارے نزدیک بارسوخ معتمد ہو۔" اس کو دوسرے کے ساتھ مشغول نہ فرمائے گا۔ اس کے بعد آپ نے ایک چیخ ماری اور کہا یا اللہ یا اللہ یا اللہ محبوب نظر سے اوجھل ہے۔ مشغولیت کے لئے تشریف لائیے کہ دوسرے مشغلہ میں مشغولیت نہ ہو۔ جب بندہ کی صحبت طویل ہو جاتی اور سفر کا تکان دُور ہو جاتا ہے تو گوشت پیدا ہو جاتا ہڈیاں مضبوط ہو جاتیں۔ زندگی لذیذ بن جاتی اور اضطراب (رفع ہو کر) قرار حاصل ہو جاتا ہے۔ اس وقت وہ شاہی محرمِ راز بن جائے گا کہ اس کو اپنی رعایا اور اصحاب اور اقلیم پر حکومت و امارت بخشے گا اور سمندر کی طرف روانہ فرمائے گا تاکہ ڈوبے ہوؤں کو نکال کر خشکی پر لائے اور بچوں اور بڑوں کو درندوں کے مُنہ سے چُھڑائے جبکہ وہ اپنی طبیعت کے گھر سے باہر نکل گیا تو نیابت و امانت کا اس کو اہل بنایا کہ اس کے قلب کو خلعت پہنائے جاتے ہیں جس طرح کہ انبیاء و مرسلین کے قلوب کو خلعت پہنائے تھے اور ان کے القاب اولیاء و ابدال کے سے القاب ہوتے ہیں۔ **اے بازاریو!** (مجلس کا ادب کرو کہ) یہاں وہ حضرات موجود ہیں جو شاہی رازدار اور واقفانِ اخبار ہیں۔ اس لفظ سے ان اولیاء و ملائکہ کی طرف اشارہ فرماتے تھے جو آپ کی مجلس میں حاضر ہوتے تھے اور نظروں سے پوشیدہ تھے کہ حاضرین کو ان کی اطلاع نہ ہوتی تھی (**سوال**) بسط کس وقت میں قبض اور مخول کس وقت میں امرِ واقعی بنتا ہے؟ (آپ نے فرمایا) کہ جب وہ تجھ سے انبساط کا برتاؤ فرمائے گا تو تجھ کو بسط حاصل ہو گا کہ تیرے حق میں رخصت عزیمت بن جائے گی اور عزیمت ناز بن جائے گی یہاں تک کہ جب تو سراپا عزیمت بن جائے گا تب وہ تجھ کو خانۂ فضل و اُنس میں لے آئے گا کہ تو فعلِ محض بنا ہوا رہ جائے گا کہ نہ رخصت ہو گی نہ عزیمت۔ تیری مثال ایسی ہوگی جیسے کسی شخص کے سامنے طباق رکھا تھا اور کچھ ہی کھانے پایا تھا کہ اس سے کہا گیا کہ دُوسرے

أُدْخُلْ بَيْتًا آخَرَ كُلُّ مَا هُنَالِكَ ۔ اَلرُّخَصُ
لِنَاقِصِ الْعَمَلِ وَالْعَزَائِمُ لِكَامِلِ
الْإِيْمَانِ ۔ وَالْمُلْكُ لِلْفَانِيْنَ ۔ مَا قَعَدْتُ
عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا فِيْ خَلْوَةٍ فِيْمَا تَقَدَّمَ ۔
وَالْآنَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ ۔ أَنَا فِيْ جُمْلَةِ
مَنْ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنْ ذِكْرِ حَالِهٖ ۔ لِأَنِّيْ لَا
أَرٰى أَحَدًا ۔ حُسْنُ الْأَدَبِ فِيْ مَوْضِعَيْنِ
فِيْ تَرْكِ الدُّنْيَا وَفِيْ أَخْذِهَا ۔ لَا تَأْتِ
الْخَلْوَةَ وَمَعَكَ جَهْلٌ ۔ لَا تَتَّخِذْهُ
قَبْلَ أَنْ تَتَهَذَّبَ ۔ تَفَقَّهْ ثُمَّ اعْتَزِلْ ۔
كَمْ تَحْضُرُ الْمَجَالِسَ وَلَا تَعْمَلُ بِكَلِمَةٍ ۔
كَمْ مَنْ رَأٰى وَلِيًّا وَاحِدًا فَاسْتَوْصَاهُ
خَيْرًا فَوَصَّاهُ ۔ فَعَمِلَ بِهَا وَجَعَلَ
زَادَهُ ۔ وَأَنْتَ تَطَّلِعُ عَلَى الْأَخْبَارِ
وَتَنْظُرُ الْآثَارَ وَتَحْضُرُ مَجَالِسَ
الْأَذْكَارِ وَلَا يَتَقَدَّمُ لَكَ قَدَمٌ ۔
فَلَيْتَكَ ثَبَتَ قَدَمُكَ مَكَانَهَا
بَلْ كُلَّمَا جِئْتَ تَأَخَّرْتَ ۔ مَنِ
اسْتَوٰى يَوْمَاهُ فَهُوَ مَغْبُوْنٌ ۔
اِنْتَبِهْ رَحِمَكَ اللّٰهُ ۔ اَلدُّنْيَا
بُلْغَةُ سَاعَةٍ فَلَا تَرْكَنْ
إِلَيْهَا ۔ قَوْمٌ أَضْعَفَتْهُمُ
الْهَيْبَةُ وَ
تَقَيَّدَتْ
جَوَارِحُهُمْ

مکان میں چلئے اور وہاں کے (نفیس کھانے) کھائیے۔ رخصتیں ناقص العمل لوگوں کے لئے ہوا کرتی ہیں اور عزیمتیں کامل الایمان کے لئے اور سلطنت فنا ہو جانے والوں کے لئے زمانۂ گزشتہ میں زمین پر میں جب بیٹھا خلوت ہی میں بیٹھا اور اب اس کے برعکس ہے (کہ اصلاحِ خلق کے لئے ہر وقت جلوت میں رہتا ہوں) میں اس گروہ میں سے ہوں جن کو اپنی حالت بیان کرنے میں لحاظ نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ مجھے کسی کے دکھاوے کا خیال ہی نہیں ہوتا (پھر اپنا حال ظاہر کرنے میں کیوں شرماؤں) حُسنِ ادب کی دو مقام میں ضرورت ہے۔ یعنی ترکِ دُنیا کے وقت اور دُنیا لیتے وقت اپنے ساتھ جہالت لے کر خلوت میں داخل نہ ہو اور جب تک تہذیب حاصل نہ ہو جائے گوشہ گیر مت بن (اس لئے کہ حکم ہے) "اول فقہ حاصل کر اس کے بعد عزلت نشین ہو" (افسوس ہے کہ) تو کیا کچھ مجالسِ وعظ میں حاضر ہوتا ہے اور عمل ایک بات پر بھی نہیں کرتا۔ بہتیرے لوگ وہ تھے کہ کسی ولی کو دیکھ پائے تو اس سے نصیحت کے خواہاں ہوئے اور جب اُس نے اُن کو نصیحت کی تو اس پر عامل بنے اور اس کو (اپنی آخرت کے لئے) زادِ راہ بنا لیا، اور تیری یہ حالت ہے کہ بہتیری چیزوں سے آگاہ ہوتا اور نشانیاں دیکھتا اور مجالس وعظ میں حاضر ہوتا ہے، مگر تیرا ایک قدم بھی آگے کو نہیں بڑھتا۔ اور یہی غنیمت تھا کہ کاش اپنی جگہ قائم رہتا (غضب تو یہ ہے کہ) جُوں جُوں آتا ہے توں توں پیچھے ہٹتا ہے، (حدیث میں آیا ہے کہ) جس کے دو دن مساوی ہوں (کہ ترقی نہ کرے) وہ بڑے خسارہ میں ہے (پھر اُس کا تو کیا پوچھنا جو بجائے ترقی کے روزانہ رُو بہ تنزل ہو) جاگ اُٹھ خدا تجھ پر رحم کرے، دُنیا تو ایک ساعت کا کھیل ہے۔ لہٰذا اس کی طرف مائل مت ہو۔ اللہ والوں کی یہ شان ہوتی ہے کہ ہیبت ان کو ضعیف بنا دیتی اور ان کے اعضاء کو پابند کر لیتی ہے (کہ خلافِ رضاءِ حق

اِسْتَوْلَتْ عَلٰی قُلُوْبِهِمُ الدَّهْشَةُ عَنِ الْخَلْقِ ۞ فَصَارَ مَا فِیْ اَحْوَالِهِمُ اللُّزُوْمُ وَالْقُعُوْدُ ۞ اِذَا جَآءَ وَقْتُ اِسْتِيْفَاءِ الْاَقْسَامِ بَعَثَ اللّٰهُ مَنْ يُّلْقِمُهُمْ ۞ لَيْسَ لِمَنْ تَقَدَّمَ وَلَا لِمَنْ تَاَخَّرَ اِعْتِرَاضٌ عَلٰی هٰذَا الْعَبْدِ ۞ يَعْنِیْ نَفْسَهٗ ۞ اِحْفَظْ رَاْسَ دِيْنِكَ وَاِلَّا اَقْطَعُ نِسْبَتِیْ وَطَرِيْقِیْ ۞ لَا تَكُنْ جَاهِلًا تَقْعُدُ فِیْ بَيْتِكَ وَتَهْذِیْ هٰذَيَانَكَ ۞ اَدْوِيَةٌ شَرِبْنَاهَا وَنَجَعَتْ مَعَنَا ۞ نَدُلُّكُمْ عَلٰی شَیْءٍ مُّجَرَّبٍ مَّعَنَا ۞ اِتَّقُوْا يَوْمًا لَّا يَنْفَعُ فِيْهِ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۞ اَیُّ شَیْءٍ مَّالٌ ۞ مَالٌ جَمَعْتَهٗ مِنْ حِلِّهٖ وَاِكْتِسَابِهٖ وَاكْتَسَبْتَهٗ مِنْ وَّجْهِهٖ وَادَّعَيْتَ اَنَّهٗ غَدًا نَافِعُكَ مَعَ مَا لَكَ مِنَ الْبَنِيْنَ ۞ كَمَا زَعَمَتِ الْعَرَبُ السَّالِفَةُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۞ لَمْ يَنْظُرْ بِقَلْبِهٖ اِلٰی اَمْوَالِهٖ وَبَنِيْهِ وَلَمْ يُسْكِنْهُمَا قَلْبَهٗ ۞ بَلْ يَرٰی اَنَّهٗ وَكِيْلٌ فِيْهِمَا يَصْحَبُهُمَا مُوَافَقَةً لِرَبِّهٖ فَيَسْلَمُ قَلْبُهٗ مِنْ اٰفَاتِ الْمَالِ وَالْوَلَدِ ۞ كَمَثَلِ رَجُلٍ اُخْبِرَ اَنَّ الْمَلِكَ يُرِيْدُ اَنْ يُّزَوِّجَهٗ جَارِيَةً وَّيُرِيْدُ قَتْلَهٗ عَلٰی يَدِهَا ۞ قَالَ فِیْ نَفْسِهٖ اِنْ هَرَبْتُ اَدْرَكَنِیْ بِجُنُوْدِهٖ وَاِنْ خَالَفْتُهٗ اَهْلَكَنِیْ سُلْطَانُهٗ ۞ وَاِنْ وَافَقْتُهٗ اَهْلَكَنِیْ بِجَارِيَتِهٖ ۞

نہ ہاتھ اٹھاتا ہے نہ پاؤں) چونکہ مخلوق کی طرف سے مدہوشی اُن کے قلوب پر چھائی رہتی ہے لہٰذا ایک جگہ پڑا اور بیٹھا رہنا ان کے احوال میں داخل ہوگیا۔ اور جب مقسوم پُورا کرنے کا وقت آتا ہے تو حق تعالےٰ ایسے لوگ کھڑے کر دیتا ہے جو اس کو نوالے بنا کر کھلاتے ہیں۔ اس بندہ کے (یعنی میرے) متعلق اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے کسی ایک کا بھی اعتراض نہیں ہے۔ اپنے دین کے سر کی حفاظت کر ورنہ (بیعت ہونے سے کیا فائدہ) اپنے انتساب اور طریقت کا تعلق مجھ سے قطع کرلے۔ جاہل مت بن کہ گھر میں جا بیٹھے اور بکواس بکنے لگے۔ ہم نے بہتیری دوائیں پی ہیں اور وہ ہم کو موافق آئی ہیں۔ ہم تم کو اپنی آزمائی ہوئی چیز بتا رہے ہیں۔ اس دن سے ڈر جس میں نہ مال نفع دے گا نہ اولاد۔ کون مال؟ یعنی وہ مال جس کو تونے حلال اور اپنی کمائی سے جمع کیا اور حلال طریقہ سے کمایا تھا اور گزشتہ اہلِ عرب کی طرح دعوےٰ کیا تھا کہ وہ مع اولاد کے فردا قیامت کو تجھے فائدہ پہنچائے گا۔ حق تعالےٰ فرماتا ہے اس دن کو یاد کرو۔ جس میں نہ فائدہ پہنچائے گا مال اور نہ اولاد بجز اس شخص کے جو اللہ کے پاس حاضر ہو قلبِ سلیم لے کر"۔ کہ جس نے اپنے قلب سے نہ اپنے مال و اولاد کی طرف نظر کی اور نہ ان کو اس کے قلب نے اپنے اندر جگہ دی بلکہ یوں سمجھتا رہا کہ مال و اولاد کے متعلق میں تو وکیل ہوں کہ اپنے ربّ کی مرضی کے موافق ان کے ساتھ برتاؤ کرتا رہوں۔ پس اس کا قلب مال و اولاد کی آفتوں سے سالم رہتا ہے۔ جیسے کسی شخص کو اطلاع دی جائے کہ بادشاہ ایک کنیز سے اس کا نکاح کرنا اور اسی کے ہاتھ سے اس کو قتل کرانا چاہتا ہے پس وہ (پریشان ہوکر) اپنے دل میں کہنے لگے کہ اگر بھاگتا ہوں تو بادشاہ اپنے لشکر سے مجھ کو پکڑوالیگا اور اگر شاہی حکم کے خلاف کرتا ہوں (کہ نکاح سے انکار کروں) تو اس کی شاہانہ شان مجھ کو ہلاک کردیگی اور اگر موافقت کرتا ہوں تو اپنی کنیز کے ذریعہ سے قتل کرائیگا (ہر حال

أَمَرَ الْمَلِكُ بِتَزَوُّجِ جَارِيَةٍ مِّنْ جَوَارِيهِ وَ
أَمَرَهَا أَنْ تَسُمَّهُ ؛ أَوْ إِذَا نَامَ أَنْ تَذْبَحَهُ ؛
يَا خَيْبَةَ مَنْ تَخَلَّفَ الْيَوْمَ عَنِّي ؛ يَا خَيْبَةً لَهُ
وَلٰكِنَّ الْأَوْلٰى حُسْنُ الْأَدَبِ فِي إِظْهَارِ مُوَافَقَتِهِ
مَعَ حَذَرِ قَلْبِهِ ؛ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ ؛
دَخَلَ فَقَبِلَ النِّكَاحَ وَالْهَدِيَّةَ ؛ جَاءَ
الزِّفَافُ ؛ لَبِسَ دِرْعَ الْحَذَرِ ؛ كَحَلَ عَيْنَيْ
قَلْبِهِ كُحْلَ السَّهَرِ ؛ لِيَنْظُرَ إِلٰى حَرَكَاتِهَا
وَسُكُونِهَا وَعَمَلِهَا ؛ اِنْقَلَبَتْ فَرْحَتَهُ
وَالْحَوَاشِيْ وَالْخَدَمُ يَظُنُّوْنَ أَنَّهُ مَغْبُوْطٌ
فِيْمَا وَصَلَ إِلَيْهِ ؛ جَاءَ النَّهَارُ وَ لَمْ
تُهْلِكْهُ بِسَمِّهَا ؛ إِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ
سَلِيْمٍ ؛ اَلدُّنْيَا هِيَ الزَّوْجَةُ ؛ لَا نَامَ مَعَهَا
وَلَا خَلَا بِهَا فِيْ عُمُرِهِ ؛ وَجَاءَ إِلَى الْآخِرَةِ
وَلَمْ تَكُنْ سَلَبَتْ تَقْوَاهُ وَلَا غَيَّرَتْ
دِيْنَهُ ؛ فَتِلْكَ السَّلَامَةُ ؛ هٰكَذَا
الْعَارِفُ بِاللّٰهِ الزَّاهِدُ فِيْ هٰذِهِ
الدُّنْيَا الرَّاغِبُ فِي الْآخِرَةِ ؛ إِذَا
جَاءَ رَسُوْلُ الْعِلْمِ عِنْدَ صَفَاءِ
سِرِّهِ بِأَنَّ اللّٰهَ يُرِيْدُ أَنْ يُضِيْفَ
إِلَيْكَ طَائِفَةً مِّنَ الدُّنْيَا لِتَكُوْنَ
حَيَاةً لِقُلُوْبِ الصِّدِّيْقِيْنَ ؛ وَ
هِيَ نَوْعُ مَشْغَلَةٍ وَ
تَعَبٍ وَكَدَرٍ وَ
الْتِفَاتٍ

بچنے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔ الغرض) بادشاہ نے اس کو حکم دیا کہ اس کی کنیزوں میں سے ایک کنیز کے ساتھ نکاح کرے اور کنیز کو حکم دیا کہ اس کو زہر دیدے اور یا جس وقت وہ سو جائے تو اس کو ذبح کردے (ایسی صورت میں شیخ کی رہبری کے بغیر جاں بری محال ہے) وائے افسوس جو آج مجھ سے رُو گرداں ہوا۔ وائے افسوس اس کے حال پر (کہ عجب کشمکش میں پھنسا) مگر (چوں کہ) بہتر تدبیر یہی تھی کہ حسنِ ادب اور موافقت کا اظہار کرے اور قلب سے احتیاط و خوف بھی رکھے (لہٰذا) اُس نے عرض کیا کہ حکم والا بسرو چشم۔ اس کے بعد اندر گیا اور نکاح و ہدیہ قبول کیا۔ آخر شب باشی کا وقت آیا اور اس نے احتیاط کی زرہ پہنی۔ اپنے قلب کی آنکھوں میں شب بیداری کا سُرمہ لگایا تاکہ کنیز کے حرکات و سکنات اور کارروائی کو دیکھتا رہے (چنانچہ اس کو قتل کا موقع ہی نہ ملا) اس کی پریشانی فرحت سے بدل چلی اور نوکر چاکر سمجھتے رہے کہ جس شے تک یہ شخص پہنچایا گیا ہے وہ قابلِ رشک ہے (حتیٰ کہ) دن نکل آیا اور وہ زہر سے بھی اس کو ہلاک نہ کر سکی (یہ مطلب ہے کہ) بجز اس شخص کے جو اللہ کے پاس آیا قلبِ سلیم لے کر" کہ دُنیا ہے وہ زوجہ (جس سے اختلاط کیلئے خدا نے بندہ کو بھیجا ہے مگر) اس نے نہ عمر بھر اس سے خلوت کی اور نہ اس کے پاس سُویا (یہاں تک کہ) آخرت کی طرف آپہنچا اور دنیا نہ اس کا تقویٰ چھین سکی اور نہ اس کے دین میں تغیر لا سکی۔ پس یہ ہے وہ سلامتی (جس کو قلبِ سلیم میں بیان کیا گیا ہے) یہی حال ہوتا ہے اُس شخص کا جو اللہ کا عارف اِس دُنیا سے متنفر اور آخرت سے با رغبت ہے کہ صفائی باطن کے وقت جب علم کا قاصد آیا (اور پیام لایا کہ) حق تعالیٰ چاہتا ہے کہ دُنیا کا کچھ حصہ تیرے ساتھ منسوب کرے تاکہ وہ صدیقین کے قلوب کی زندگانی بنے اور وہ ایک قسم کا مشغلہ اور مشقت و کدورت اور مشغولیت ہے۔ لہٰذا غم سے کلام

أُنْظُرْ كَيْفَ تَعْمَلُ ۞ تَسْلَمُ قَلْبُكَ وَسِرُّكَ فَيَنْتَبِهُ السِّرُّ لِذٰلِكَ ۞ يَقُوْمُ السِّرُّ وَالْقَلْبُ يَصْطَحِبَانِ إِلٰى بَابِ الْمَلِكِ ۞ يَقُوْلَانِ مَا تُرِيْدُ أَنْ تَفْعَلَ بِنَا ۞ أَتُرِيْدُ أَنْ تَحْجُبَنَا عَنْكَ ۞ تَقْطَعَنَا عَنْ بَابِكَ ۞ تُنَغِّصَ عَيْشَنَا ۞ لَا نَبْرَحُ إِلَّا بِالْمَوَاثِيْقِ وَالْعُهُوْدِ ۞ لَا يَبْرَحَانِ حَتّٰى يَقُوْلَ لَهُمَا لَا تَخَافَا إِنَّنِيْ مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرٰى ۞ فَيَرْجِعَانِ إِلَى الدُّنْيَا مَعَ حُرَّاسٍ وَحَفَظَةٍ ۞ إِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۞ مِنَ الْآفَاتِ وَالرِّيَاءِ وَالنِّفَاقِ وَرُؤْيَةِ الْخَلْقِ ۞ أَيُّهَا الْمُرِيْدُ الْمُتَحَيِّرُ ۞ أَيُّهَا التَّائِهُ فِيْ تِيْهِ الْقَدَرِ ۞ تَحْتَاجُ أَنْ تُنَظِّفَ مَحَلَّكَ ۞ لَا تَدَعْ فِيْهِ لَا دِرْهَمًا وَلَا دِيْنَارًا وَجَوَاهِرَ فَحَسْبُ وَالْمِفْتَاحُ فِيْ جَيْبِكَ ۞ تَحْتَاجُ أَنْ تُفْرِغَ قَلْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَالشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ وَجَمِيْعِ التُّرَّهَاتِ ۞ تَتْرُكُ فِيْهِ الذِّكْرَ مَا وَرَاءَ الْمَوْتِ ۞ تَعْمَلُ فِيْهِ كِيْمِيَاءَ قَصْرِ الْأَمَلِ ۞ تَقُوْلُ إِنِّيْ مَيِّتٌ الْآنَ ۞ لِأَنَّ الْأَعْمَالَ تَصْفُوْ بِقَصْرِ الْأَمَلِ ۞ وَأَمَّا إِذَا طَوَّلْتَ الْأَمَلَ رَأَيْتَ هٰذَا أَوْ نَافَقْتَ هٰذَا ۞ صَاحِبُ قَصْرِ الْأَمَلِ مَهْجُوْرُ الْكُلِّ ۞ قَاطِعٌ لِلْكُلِّ ۞ يَلْبَسُ لِبَاسَ الزُّهْدِ ۞ ثُمَّ لِبَاسَ الْفَنَاءِ ثُمَّ لِبَاسَ الْمَعْرِفَةِ ۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

کہ کیا کارروائی کرے گا جس سے تیرا قلب اور باطن سالم رہے؟ پس باطن اس پیام پر آگاہ ہوتا اور قلب و باطن دونوں ساتھ ہو کر شاہی دروازہ پر جا کر عرض کرتے ہیں کہ "حضور والا ہمارے متعلق کیا چاہتے ہیں؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم کو اپنی ذات سے محجوب اور اپنے آستانہ سے جُدا کر کے ہماری زندگی تلخ بنا دیں سو ہم تو عہد و پیمان لئے بغیر ٹلنے کے نہیں"۔ الغرض وہ دونوں نہیں ٹلتے یہاں تک کہ بادشاہ فرماتا ہے کہ تم دونوں ڈرو مت میں تمہارے ساتھ ہوں کہ سُنتا اور دیکھتا رہوں گا"۔ پس اس وقت وہ دونوں بہت کچھ محافظین و نگہبان لے کر دُنیا کی طرف لوٹتے ہیں (جو دنیا کی مضرت سے اس کو بچائے رکھتے ہیں۔ یہ مطلب ہے اس کا کہ) مگر وہ شخص جو حاضر ہوا اللہ کے پاس ایسا قلب لے کر جو سالم رہا یعنی آفات و ریاء و نفاق اور مخلوق پر نظر رکھنے سے (بچا رہا) اے مُرید متحیّر اے میدانِ تقدیر کے حیران و سرگشتہ۔ تجھ کو حاجت ہے کہ اپنی نشست گاہ (یعنی قلب) کو پاک صاف رکھے کہ نہ اس میں درہم ہو نہ دینار اور نہ جواہرات کی کنجی تیری جیب میں ہو (اور دل اس فانی مال و متاع بیں) تجھ کو حاجت ہے کہ اپنے دل کو دُنیا اور شہوات و لذّات اور جملہ خرافات سے خالی کر کر اس میں ذکر و فکر اور موت کی اور موت کے بعد کے واقعات کی یادداشت کو جگہ دے اور اس میں کوتاہی اُمّید کی کیمیا بنائے یعنی یوں سمجھے کہ میں تو اب مرنے والا ہوں۔ کیونکہ آرزو کے کوتاہ کر لینے سے اعمال صاف ہو جایا کرتے ہیں۔ اور جب تو آرزو میں طول کرے گا تو کبھی اس (مخلوق) پر نگاہ جائے گی اور کبھی اُس سے نفاق برتے گا۔ اُمّید کا کم کرنے والا سب سے جُدا اور سب سے بے تعلّق ہوا کرتا ہے کہ اوّل زہد کا لباس پہنتا ہے اس کے بعد فنا کا لباس اور اس کے بعد موت کا لباس۔ جناب رسُول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُكْفُلُوْا لِيْ بِسِتٍّ
اَكْفُلُ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ اِذَا حَدَّثَ اَحَدُكُمْ
فَلَا يَكْذِبْ وَاِذَا اؤْتُمِنَ فَلَا يَخُنْ وَاِذَا
وَعَدَ فَلَا يُخْلِفْ كُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ وَغُضُّوْا
اَبْصَارَكُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ ؞ هٰذَا
الْحَدِيْثُ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ؞ اُكْفُلُوْا لِيْ
بِسِتٍّ اَكْفُلُ لَكُمُ الْجَنَّةَ اِذَا تَحَدَّثْتُمْ
فَلَا تَكْذِبُوْا وَاِذَا اؤْتُمِنْتُمْ فَلَا تَخُوْنُوْا
وَاِذَا وَعَدْتُّمْ فَلَا تُخْلِفُوْا احْفَظُوْا
اَيْدِيَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَفُرُوْجَكُمْ ؞
اِذَا صَفَا سِرُّكَ وَاتَّحَدَ سَمِعْتَ دُعَاءَ
رَبِّكَ مِنْ غَيْرِ وَاسِطَةٍ ؞ اِذَا اتَّحَدَ
خَوْفُكَ وَرَجَاؤُكَ جَاءَ خِطَابُ
رَبِّكَ وَمَوْلَاكَ ؞ يَا بُنَيَّ اسْتَطْرِحْ
بَيْنَ يَدَيْ حَوَافِرِ فَرَسِ قَدَرِهٖ ؞ اِمَّا
اَنْ تَسْحَقَكَ اَوْ تَجُوْزَكَ ؞ مَنْ كَانَ
فِي اللّٰهِ تَلَفُهٗ كَانَ عَلَى اللّٰهِ خَلَفُهٗ ؞
وَاِنْ جَاوَزَتْكَ فَتَعَلَّقْ بِهَا ؞ تَهَدَّفْ
لِسِهَامِ قَدَرِهٖ ؞ اِذَا تَهَدَّفْتَ
لِسِهَامِ قَدَرِهٖ ؞ كَانَ وُقُوْعُهَا
خَدْشًا لَا قَتْلًا ؞ يَا غَادِيًا
مِنْ هٰذَا كُلِّهٖ تَهَذَّبْ وَتَقَدَّمْ
وَاسْتَاْنِفِ الْعَمَلَ ؞ اِضْرِبْ عَلَى
الْكُلِّ ؞ تُبْ عَنْ قُعُوْدِكَ
فِيْ بَيْتِكَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مجھ سے چھ باتوں کے ضامن ہوجاؤ میں تمہارے لئے جنّت کا ضامن ہوں کہ جب تم میں سے کوئی شخص بات کہے تو جھوٹ نہ بولے۔ اور جب اس کے پاس کوئی امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت نہ کرے۔ اور جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف نہ کرے۔ اور اپنے ہاتھوں کو (ضرب و ایذا رسے) روک لو۔ اور اپنی آنکھوں کو جھکالو (کہ نامحرم پر نہ پڑیں) اور شرم گاہوں کی حفاظت کرو (کہ زنا نہ ہونے پائے) اس حدیث کو طبرانی نے اِس طرح روایت کیا ہے کہ تم میرے لئے ضامن ہوجاؤ چھ باتوں کے، مَیں ضامن ہوں تمہارے لئے جنّت کا کہ جب بات کہو تو جھوٹ بات مت کہو۔ اور جب امین بنائے جاؤ تو خیانت نہ کرو۔ اور جب وعدہ کرو تو اس کے خلاف نہ کرو۔ اور ہاتھوں اور آنکھوں اور شرم گاہوں کی حفاظت کرو (کہ بے موقع ان کا استعمال نہ ہو) جب تیرا باطن صاف اور پاک ہوجائے گا تو اپنے رب کے پکارنے کو تو بلا واسطہ سُنے گا۔ جب تیرا خوف و رجا صرف ایک (خدا کی) ذات سے ہوگا تب تیرے رب اور تیرے مولیٰ کا خطاب آئے گا۔ **صاحبزادہ!** اسپِ تقدیر کی ٹاپوں کے سامنے پڑ جا کہ خواہ وہ تجھے پیس ڈالیں یا تیرے اُوپر کو ہو کر گزر جائیں۔ کیوں کہ جو خدا کی راہ میں تلف ہوتا ہے اس کا نعم البدل خدا ہی کے ذمّہ ہوتا ہے۔ اور اگر وہ تیرے اُوپر کو ہو کر گزر جائیں تو اُن سے وابستہ رہ۔ تقدیر کے تیروں کا نشانہ بن جا۔ کیوں کہ جب تو تیر ہائے تقدیر کا نشانہ بن جائے گا (کہ ان سے گھبرائے اور بھاگے گا نہیں) تو اس کا وقوع محض کھرونٹ بنے گی نہ کہ ہلاکت۔ اے اس سارے مضمون سے بے بہرہ شخص۔ تہذیب سیکھ اور آگے بڑھ نئے سرے سے عمل کر۔ سارے (پچھلے کئے کرائے) پر قلم پھیر میرے وعظ کے لئے (ممبر پر) بیٹھنے کے وقت اپنے گھر میں

مِنْ قُعُوْدِیْ لِلْکَلَامِ ؛ هٰهُنَا الْوِلَایَاتُ ؛ هٰهُنَا الدَّرَجَاتُ ؛ یَا مُبْتَلیٰ بِالْعِیَالِ لِیَکُنْ کَسْبُکَ لِعِیَالِکَ وَقَلْبُکَ بِفَضْلِ رَبِّکَ ؛ قَوْمٌ حَلَالُهُمْ فِیْ اِکْتِسَابِهِمْ ؛ وَقَوْمٌ حَلَالُهُمْ مَا یَاْتِیْ مِنْ دُعَائِهِمْ وَقَوْمٌ حَلَالُهُمْ مَا یَاْتِیْ مِنْ غَیْرِهِمْ بِلَا سُؤَالٍ ؛ وَقَوْمٌ حَلَالُهُمْ مَا یَطْلُبُوْنَ مِنْ اَیْدِی النَّاسِ ؛ وَذٰلِکَ حَالَةُ الرِّیَاضَةِ ؛ وَتِلْکَ لَا تَدُوْمُ ؛ اَلْاَوَّلُ وَهُوَ الْکَسْبُ سُنَّةٌ وَّالثَّانِیْ وَهُوَ السُّؤَالُ ضُعْفٌ ؛ وَالثَّالِثُ الْعَزِیْمَةُ وَالْکِدْیَةُ رُخْصَةٌ فِیْمَا بَیْنَهُمَا وَقَدْ یَکْدِیْ مَنْ لَا یَاْکُلُ وَهُوَ فِتْنَةٌ لِلْمَسْئُوْلِ اِبْتِلَاءً لَهٗ وَسُؤَالُ هٰذَا الْعَبْدِ کَسُؤَالِ اللَّیْلِ ؛ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرُدُّوْا سُؤَالَ اللَّیْلِ فَاِنَّهٗ قَدْ یَاْتِیْکُمْ مَنْ لَیْسَ بِجِنٍّ وَّلَا اِنْسٍ لِیَنْظُرَ مَا تَصْنَعُوْنَ فِیْمَا خَوَّلَکُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ؛

وَکَذٰلِکَ هٰذَا الْعَبْدُ یُؤْمَرُ بِالسُّؤَالِ

لِیَنْظُرَ الْحَقُّ مَا تَصْنَعُ فِیْمَا

خَوَّلَکَ اللّٰهُ بِهٖ مِنْ نِّعْمَةٍ ؛

اِسْتَکْثِرْ مِنْ مَّجَالِسِ الْعُلَمَاءِ

وَزِیَارَةِ الْقُبُوْرِ وَ

الصَّالِحِیْنَ فَلَعَلَّکَ تُحْیَا

قَلْبُکَ ؛ اِذَا اَحْکَمُوْا

اِمْتِثَالَ الْاَوَامِرِ

وَالْاِنْتِهَاءَ

بیٹھے رہنے سے توبہ کرکہ ولایتیں یہاں ملتی ہیں۔ درجات یہاں ملتے ہیں۔ اے گرفتارِ اہل وعیال مناسب ہے، کہ تیری کمائی تو اہل وعیال کے لئے ہو اور قلب فضلِ خداوندی کے لئے بعض لوگ وہ ہیں جن کو حلال معاش کسب سے ملتی ہے اور بعض وہ ہیں جن کو حلال معاش دُعا کے ذریعہ سے ملتی ہے اور بعض وہ ہیں جن کو حلال معاش سوال کے بغیر دوسروں سے ملتی ہے۔ اور بعض وہ ہیں کہ جن کی حلال معاش اِس طرح ملتی ہے کہ لوگوں سے مانگتے ہیں اور یہ مجاہدہ کی حالت ہے۔ اور یہ حالت ہمیشہ نہیں رہا کرتی۔ پہلی حالت یعنی کسب تو سُنّت ہے اور دوسری حالت یعنی دُعا وسوال کمزوری ہے۔ اور تیسری حالت (یعنی توکّل) عزیمت ہے اور بھیک مانگنا (بہ ضرورت مجاہدہ وریاضت) رخصت ہے۔ اور کبھی ایسا شخص بھی سائل بنا کرتا ہے جو کھانا نہیں چاہتا (بلکہ محض تعمیلِ حکمِ الٰہی اور سخی کی آزمائش کے لئے سائل بنتا ہے) جو اس شخص کے لئے کہ جس سے سوال کیا جاتا ہے امتحان وآزمائش ہوا کرتا ہے۔ اس بندہ کا سوال ایسا ہے جیسا سوالِ شب کہ جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ شب کا سوال رَد مت کیا کرو کیونکہ (شب کے وقت) تمہارے پاس (سائل بن کر) کبھی وہ آتا ہے جو نہ جن ہوتا ہے نہ انسان (بلکہ فرشتۂ خدا ہوتا ہے جو سائل بن کر اس لئے آتا ہے) تاکہ دیکھے کہ جو نعمت خدا نے تم کو دے رکھی ہے اُس میں تم کیا عمل کرتے ہو۔" اسی طرح یہ بندہ سوال کرنیکا مامور ہوتا ہے۔ تاکہ حق تعالےٰ دیکھے کہ اس کی عطا کردہ نعمت میں کیا عمل کرتے ہو۔ علماء کی مجلسوں میں آمد ورفت اور مقابرِ صلحاء کی زیارت بکثرت کیا کر۔ کیا عجب ہے کہ تیرا قلب زندہ ہوجائے چوں کہ ان حضرات نے احکامات کی تعمیل اور منہیات سے

عَنِ الْكَوَارِهِ سَاعَدَتْهُمُ الْأَقْدَارُ ۞ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ كَانَ يَأْكُلُ فِيْ كُلِّ أُسْبُوْعٍ أُكْلَةً ۞ لَا يَسْتَقِيْمُ حَالُكَ حَتّٰى تَكُوْنَ كَانَاءٍ مُنْثَلِمٍ لَا يَثْبُتُ فِيْهِ مَاءٌ كَسَفِيْنَةِ الْمَسَاكِيْنِ الَّتِيْ كَانَ فِيْهَا الْخِضْرُ أَعَابَهَا ثُمَّ حَالٌ ۞ حَالَةٌ فِيْهَا جَمْعٌ وَحَالَةٌ فِيْهَا تَفْرِقَةٌ وَحَالَةٌ فِيْهَا قِلَّةٌ وَحَالَةٌ فِيْهَا كَثْرَةٌ ۞ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ إِلَى النَّارِ لَا رَحِمَهُ اللّٰهُ ۞ اَللّٰهُمَّ عَفْوًا اَللّٰهُمَّ سِتْرًا اَللّٰهُمَّ ثَبَاتًا اَللّٰهُمَّ رِضًا ۞ إِذَا وَصَلْتَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اقْتَنَعَ مِنْكَ بِأَدَاءِ الْفَرَائِضِ ۞ شَاخَ طَبَّاخُ الْمَلِكِ ۞ كَلَّ الْعَقْلُ وَالنَّظَرُ وَالسَّمْعُ وَالْإِشَارَةُ أُجْرِيَ عَلَيْهِ مَا كَانَ لَهُ فِيْ حَالَةِ عَمَلِهِ ۞ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمُرِيْدُ الصَّادِقُ عَلٰى زَعْمِكَ مَتٰى أَثَرْتَ بِقُوْتِكَ جَارَكَ ۞ مَتٰى أَثَرْتَ بِقَمِيْصِكَ وَعِمَامَتِكَ وَمُصَلَّاكَ مَتٰى أَثَرْتَ بِمَالِكَ

بازو سینے کو مضبوط تھاما اس لئے تقدیر بھی ان کی موافق بن گئی۔ عبداللہ بن زبیرؓ (اس قدر زاہد تھے کہ) ہفتہ بھر میں ایک لقمہ کھایا کرتے تھے۔ تیری حالت درست نہ ہوگی جب تک کہ تو اس سوراخ دار کہنہ برتن کی طرح (تہیدست) نہ بن جائے جس میں پانی ٹھہر ہی نہ سکے اور مسکینوں کی اُس کشتی کی طرح نہ ہوجائے جس میں خضرؑ بیٹھے تھے اور اس کو (تختہ توڑ کر) عیب دار کر دیا تھا کہ اس کے بعد (جب اطمینان نصیب ہوا تو) وہ درست ہوگئی (سلوک میں مختلف حالات طاری ہوتے ہیں) ایک حالت ہے جس میں دل جمعی ہوتی ہے اور ایک حالت ہے جس میں تفرقہ و انتشار ہوتا ہے۔ اور ایک حالت ہے جس میں (مال و تعلقات ہر قسم کی) قلت ہوتی ہے۔ اور ایک وہ حالت ہے جس میں (ہر شے کی) کثرت ہوتی ہے۔ (اور کچھ مضر نہیں ہوتا) جو شخص میرے سامنے سے چل دیا وہ جہنم کی طرف گیا خدا اُس پر رحم کرے۔ یا اللہ معاف فرما۔ اے اللہ پردہ پوشی فرما۔ یا اللہ ثابت قدمی نصیب کر یا اللہ رضا عطا فرما۔ جب تجھ کو حق تعالیٰ تک وصول نصیب ہوجائیگا تب وہ ادائے فرائض پر اکتفا فرمالے گا (اور نوافل کی ضرورت نہ رہے گی چنانچہ جب) شاہی باورچی (مدتوں خدمت کرکے) بوڑھا ہوجاتا اور اس کی عقل میں، بینائی میں، سماعت میں اور ہاتھوں کی حرکت میں فتور آجاتا ہے (تو اس کی پنشن کردی جاتی) اور حالتِ کارگزاری میں جو وظیفہ اس کو ملا کرتا تھا وہ (گھر بیٹھے) اس پر جاری رکھا جاتا ہے۔ اے اپنے گمان کے موافق طالبِ صادق تجھے خدا کی قسم ہے (سچ بتا) کب وہ وقت آئے گا کہ تو اپنی خوراک میں اپنے ہمسایہ کو (اپنے نفس پر) ترجیح دے گا۔ اور اپنا کرتہ اور اپنا عمامہ اور اپنا مصلّٰے دوسروں کو ہبہ کرے گا؟ اپنے مال میں دوسروں کو ترجیح کب دے گا؟ ان

هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ اَذَابُوْا نُفُوْسَهُمْ وَطِبَاعَهُمْ وَ
اَهْوِيَتَهُمْ وَشَرَابَهُمْ حَتّٰى مَاتُوْا مَعْنًى ؛ فَنَوْا
مَعْنًى ؛ تَوَلَّتْهُمْ يَدُ الْقُدْرَةِ ؛ غَاسِلُ الْقَدَرِ
يُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ وَكَلْبُهُمْ
بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؛ بَقَايَا النَّفْسِ بَاسِطَةٌ
تَحْتَ عَتَبَةِ الْقَدَرِ ؛ دَوَاءُ الْجَوَارِحِ الْكَفُّ عَنِ
الْمَاْثَمِ وَهِيَ ارْتِكَابُ الْفَوَاحِشِ مِنَ الْمَعَاصِيْ
وَالزَّلَّاتِ ؛ تَكُفُّ يَدَيْكَ عَنِ السَّرِقَةِ وَالضَّرْبِ
وَالرِّجْلَ عَنِ الْمَشْيِ فِي الْمَعَاصِيْ وَالْمَشْيِ اِلَى السُّلْطَانِ
اَوْ لِاَحَدٍ مِّنْ وُّلْدِ اٰدَمَ ؛ وَهٰذِهِ الْعَيْنُ تَكُفُّهَا
عَنِ الْمُسْتَحْسَنَاتِ ؛ نَامَتِ النَّفْسُ اَمَامَ الْحُكْمِ ؛
طَارَ الْقَلْبُ فِيْ صُحْبَةِ الْمَحْبُوْبِ ؛ وَلِيُّ اللّٰهِ تَعَالٰى اِذَا
اَحْسَنَ الْاَدَبَ اتَّصَفَ بِصِفَاتِ النُّبُوَّةِ ؛ اَلْحُكْمُ
يَتَحَيَّرُ بَيْنَ الطَّبْعِ وَالْعِلْمِ ؛ تَارَةً يَرُدُّ الطَّبْعَ
وَتَارَةً يَرُدُّ الْعِلْمَ وَيَقُوْلُ مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ
فَخُذُوْهُ ؛ يَقُوْلُ الْحُكْمُ لِلْقَلْبِ مَا يَكْفِيْكَ خَبَرًا اَنِّيْ قَائِمٌ
كَالْخَادِمِ لَكَ ؛ رَاعٍ لَكَ وَاَنْتَ مَعَ الْمَلِكِ ؛ اَللَّيْلُ
سَرِيْرُ مُلْكِهِمْ اَلْخَلْوَةُ مِنَصَّةُ عُرُوْسِهِمْ ؛
اَلنَّهَارُ يُنَفِّرُهُمْ لِشَيْءٍ مِّنَ الْاَسْبَابِ ؛
اَلْمَصَائِبُ تُكْتَمُ

اللہ والوں نے اپنے نفسوں اپنی طبیعتوں اپنی خواہشوں کو پگھلا دیا اور خورد نوش تک کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ معنیً مر گئے معنیً فنا ہو گئے۔ دستِ قدرت ان کا کارساز بنا۔ اور اصحابِ کہف کے مثل ہو گئے کہ) غسل دہندۂ تقدیر ان کو داہنی اور بائیں طرف کروٹ دیتا ہے اور ان کا کتا دونوں ہاتھ بچھائے دہلیز پر بیٹھا ہے۔ یعنی بچا کچا نفس دہلیز تقدیر پر ہاتھ پھیلائے ہوئے ہے۔ اعضاء کی دوا تو یہ ہے کہ گناہوں یعنی فحش معصیتوں اور لغزشوں کے ارتکاب سے باز رہے کہ اپنے ہاتھ کو چوری اور مار پیٹ سے روکے اور پاؤں کو معصیتوں میں چلنے اور حاکمِ وقت اور ہر فردِ بشر کی طرف چلنے سے روکے۔ اور اس آنکھ کو خوبصورت عورتوں سے باز رکھے۔ نفس تو شریعت کے سامنے سو رہے (کہ مخالفت کا احتمال ہی نہ رہے) اور قلبِ محبوب کی صحبت میں پرواز کر جائے۔ اللہ کا ولی جب حسنِ ادب میں کامل ہو جاتا ہے تو صفاتِ نبوت سے متصف بن جاتا ہے اور حکمِ طبیعت[ع] و علم کے درمیان متحیر ہوتا ہے کہ کبھی رد کرتا ہے طبیعت کو اور کبھی رد کرتا ہے علم کو اور کہتا ہے کہ جو کچھ بھی تم کو رسولؐ عطا فرما دیں اس کو لو۔ قلب سے کہا کرتا ہے کیا تیرے لئے یہ بات کافی نہیں کہ میں خادم بنا ہوا تیرے سامنے کھڑا ہوں۔ میں تیرا محافظ ہوں اور تو بادشاہ کی معیت میں ہے۔ رات ان حضرات کا گویا شاہی تخت ہے اور خلوت ان کی دولہن کا چھپر کھٹ (کہ ان کی ساری لذت رات کے وقت اور خلوت کی حالت میں ہوتی ہے کیونکہ) دن بعض اسباب (میں مشغولیت) کی وجہ سے ان کو متوحش بنائے رکھتا ہے۔ مصیبتوں کو چھپانا چاہیئے (کہ اسی سے قربِ حق نصیب ہوتا ہے۔ چنانچہ یعقوب علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام

ع حکم سے مُراد شریعت ہے اور علم سے مُراد علم الٰہی یعنی تقدیر۔ غالباً مطلب یہ ہے کہ طبیعت کا اقتضا تو یہ ہوتا ہے کہ خود بھی نیک عمل نہ کرے اور تقدیر سے واقفیت کا اقتضا یہ ہے کہ کسی کو نصیحت نہ کرے کیونکہ تقدیر کے خلاف کرنے پر کسی کو قدرت حاصل نہیں۔ پس جب بندہ حُسنِ ادب کی بدولت صفاتِ نبوت سے متصف ہوتا ہے تو سرتاپا عبد اور بندۂ حکم بن کر شریعت کا پابند ہو جاتا ہے کہ نہ طبیعت پر عمل کر کے کاہل بنتا ہے اور نہ علم کے اقتضاء کے موافق تبلیغ و اصلاح و سعی سے باز رہتا ہے۔ البتہ احکامِ شرعیہ کی تعمیل اس کے لئے طبیعتِ ثانیہ بن جاتی ہے کہ اس میں کوئی گرانی یا بار لاحق نہیں ہوتا واللہ اعلم ۱۲ منہ

يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰى إِخْوَتِكَ ۞ تَعَزَّزْ بَيْنَهُمْ ۞ تَحَارَسُوا تَسَاعَدُوا إِلٰى أَنْ يَّبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهٗ ۞ إِسْأَلْ عَنِّيْ مُنْكَرًا وَّنَكِيْرًا عِنْدَ مَجِيْئِهِمَا إِلٰى قَبْرِكَ ۞ فَإِنَّهُمَا يُخْبِرَانِكَ عَنِّيْ ۞ إِسْمُكَ مُذْنِبٌ إِسْمُكَ غَدًا مُحَاسَبٌ وَّمُنَاقَشٌ ۞ أَنْتَ فِي الْقَبْرِ مَذْمُوْمٌ ۞ لَا تَدْرِيْ أَمِنْ أَهْلِ النَّارِ أَنْتَ أَمْ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ۞ عَاقِبَتُكَ مُبْهَمَةٌ فَلَا تَغْتَرَّ بِصَفَاءِ حَالِكَ ۞ مَا تَدْرِيْ مَا اسْمُكَ غَدًا ۞ يَا بُنَيَّ إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ وَإِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ ۞ ذَهَبَ أَمْسِ بِمَا فِيْهِ شَاهِدٌ لَّكَ وَعَلَيْكَ ۞ وَغَدًا لَا تَدْرِيْ تَلْحَقُهٗ أَوْ لَا ۞ إِنَّمَا أَنْتَ ابْنُ يَوْمِكَ ۞ مَا أَغْفَلَكَ ۞ عَلَامَةُ غَفْلَتِكَ مُصَاحَبَتُكَ الْغَفْلَةَ أَحْمَقُ مَنْ لَّا تَظْهَرُ عَلَيْهِ أَمَارَةُ الْحَقِّ لِمَا تَصْحَبُهٗ ۞ لِمَ تَصْحَبُ مَنْ أَسَاسُهٗ وَاهٍ ۞ ظَاهِرُهٗ نَفْسٌ ۞ بَاطِنُهٗ تَحَلُّلٌ وَّتَوَاقُعٌ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ هٰذَا شَيْءٌ لَّا يَجِيْءُ بِجَمْعِ الْأَكْتَافِ وَكَحْلِ الْأَعْيُنِ بِالْكُحْلِ لَا بِالسَّهَرِ ۞ جَمِيْعُ الْخَلْقِ

کو نصیحت کی تھی کہ) بیٹا اپنی خواب اپنے بھائیوں کو مت سُنا دیجیو۔ لوگوں کے سامنے معزز بنا رہ ورنہ شکوۂ افلاس و اظہارِ مُصیبت کی بدولت نظروں سے گر جائے گا) ایک دُوسرے کے محافظ اور مُعین بنے رہو یہاں تک کہ لکھت اپنی میعاد کو پہونچ جائے (اور جو کچھ مقدّر ہے پُورا ہو جائے) جب تیری قبر میں منکر و نکیر آدیں تو میری بابت ان سے پوچھیو کہ وہ تجھ کو مجھ سے باخبر بنائیں گے آج تیرا نام مُذنب (یعنی گُناہ گار ہے) اور فردا، قیامت کو تیرا نام محاسب و مناقش ہوگا (کہ تجھ سے حساب بھی لیا جائے گا اور جرح بھی کی جائے گی) تو قبر کے اندر بد حال ہوگا۔ تجھے پتہ نہیں کہ جنّتی ہے یا دوزخی تیرا انجام مبہم ہے لہٰذا اپنی صفائی حال پر دھوکا مت کھا۔ کیونکہ تو نہیں جانتا کہ کل (قیامت کے دن) تیرا کیا نام ہوگا۔ بیٹا جب صُبح ہوا کرے تو اپنے نفس سے صبح کی بات مت کر۔ کیوں کہ کیا خبر ہے وہ آئے گی یا نہیں) کل گذشتہ تو اس حالت میں ختم ہو چکی کہ یہ تیرے لئے (صفائی کا) گواہ بنی یا تیرے اوپر (ثبوت جُرم کا گواہ بنی) اور کل آیندہ کے متعلق خبر نہیں کہ تجھ کو ملے گی یا نہیں۔ لہٰذا بس تجھ کو تو آج ہی کے دن سے سروکار ہے (افسوس) تو کس درجہ غافل ہے۔ تیری غفلت کی علامت یہ ہے کہ اہلِ غفلت ہی کی صُحبت تجھ کو نصیب ہے۔ اے بیوقوف جس پر حقانیت کی علامت ظاہر نہیں ہے اس کی صُحبت میں کیوں رہتا ہے؟ اس کی صُحبت کیوں اختیار کرتا ہے جس کی بُنیاد ہی کمزور ہے کہ اس کی ظاہری حالت نفسانیت ہے اور باطنی حالت سخت دلی اور حق تعالےٰ شانہٗ کے سامنے بد لحاظی و بے حیائی۔ یہ چیز مونڈھے سکیڑنے اور آنکھوں میں بیداری کا سُرمہ چھوڑ کر (معمولی سیاہ) سُرمہ لگانے سے نہیں آیا کرتی۔ ساری مخلوق اس درجہ میں ہے

لَاعِبْرَةَ بِهٖ ۞ جَمِيْعُ التَّكَلُّفِ لَاعِبْرَةَ بِهٖ ۞ يَا اَحْمَقُ تَاْتِيْ بَابَ هٰذَا وَ بَابَ هٰذَا ۞ تَسْاَلُهٗ حَتّٰى يَكْثُرَ جَمْعُكَ ۞ كَيْفَ يُرْجٰى لَكَ الْفَلَاحُ ۞ هَلَّا كُنْتَ عَلٰى بَابِ الْمَلِكِ كَالْحَاجِبِ ۞ مَنْ جَاءَ اَخْبَرْتَ الْمَلِكَ بِمَكَانِهٖ ۞ اَخَذْتَ قِصَّتَهٗ ۞ اَنِسْتَ وَحْدَتَهٗ ۞ هَلَّا جَعَلْتَ الْخَلْقَ عِيَالَكَ وَانْزَوَيْتَ عَنْهُمْ ۞ اِشْتَغَلْتَ بِصَنْعَتِكَ فِيْ بَيْتِكَ حَتّٰى اِذَا اَتَوْا بَابَكَ رَاَوْا عِنْدَكَ مَا يُصْلِحُهُمْ ۞ بَيْتُكَ خَلْوَتُكَ ۞ بَيْتُكَ قَلْبُكَ ۞ بَيْتُكَ سِرُّكَ ۞ بَيْتُكَ بَاطِنُكَ ۞ صُحْبَتُكَ لِرَبِّكَ بِالْقِيَامِ بِاَمْرِهٖ وَالْاِنْتِهَاءِ عَنْ نَهْيِهٖ وَالْمُوَافَقَةِ لَهٗ فِيْ مَقْدُوْرِهٖ ۞ اَرْزَاقُ الْخَلْقِ فِيْ دُعَائِكَ وَهِمَّتِكَ ۞ لِعَيْنٍ تُكْرَمُ اَلْفُ عَيْنٍ ۞ اِذَا اَكْرَمْتَ الْكِرَامَ الْبَرَرَةَ فِيْ خَلْوَتِكَ اَطَعْتَ مَوْلَاكَ وَلَمْ تَعْصِهٖ اَكْرَمْتَ الْقَوْمَ وَلَمْ تَفْضَحْ نَفْسَكَ عِنْدَهُمْ سُمِّيْتَ كَرِيْمًا ۞ فَاِذَا صِرْتَ كَرِيْمًا اُكْرِمَ لِاَجْلِكَ اَلْفُ عَيْنٍ يُدْفَعُ الْبَلَاءُ عَنْ اَهْلِكَ وَجَارِكَ وَاَهْلِ بَلَدِكَ ۞ اَبَدَ الدَّهْرِ تَكْدِيْ ۞ اَبَدَ الدَّهْرِ تَاْتِي الْاَبْوَابَ ۞ مَتٰى يُكْدٰى مِنْكَ ۞ مَتٰى يُسْتَطْعَمُ مِنْكَ ۞ مَتٰى يُؤْتٰى بَابُكَ ۞ مَتٰى تَفْرُغُ مِنْ شَاْنِكَ ۞

کہ اس کا اعتبار نہیں اور سارے تکلف غیر مُعتبر ہیں۔ اے بیوقوف (تو ہرجائی کیوں بن گیا کہ کبھی) اس کے دروازے پر آتا ہے اور کبھی اس کے دروازہ پر کہ بھیک مانگتا ہے تاکہ اپنی جمع کو بڑھائے۔ تیرے لئے فلاحیت کی کس طرح اُمید ہوسکتی ہے۔ دربان بن کر شاہی دروازہ پر کیوں نہ رہا کہ جو بھی (بادشاہ کو پوچھتا ہوا) آتا تو اس کو بادشاہ کے ہونے کی اطلاع دیا کرتا۔ کہ اسی کی داستان لیتا اور اسی کی یکتائی سے اُنس پاتا۔ ایسا کیوں نہ بنا کہ مخلوق کو (شفقت میں) اپنی اہل وعیال سمجھتا اور خود (سوال وانتفاع میں) ان سے یک سو رہتا کہ اپنے گھر میں (بیٹھا ہوا کسبِ معاش کے لئے) کسی چیز کے بنانے میں لگا رہتا تاکہ جب لوگ تیرے دروازے پر آتے تو ان کو وہ چیز ملتی جو ان کے کام بناتی۔ تیرا گھر وہ ہے جسے خلوت کہتے ہیں۔ تیرا گھر وہ ہے جس کا نام قلب اور باطن اور اندرون ہے رب کے ساتھ تیری صحبت یہ ہے کہ اس کے ارشاد کی تعمیل کرے اور اس کی ممنوعات سے رُکے اور اس کے مقدرات میں اس کا موافق بنا رہے کہ مخلوق کی روزیاں تیری دُعا اور تیری توجہ میں (رکھ دیجادیں اس لئے کہ) ایک آنکھ کے لحاظ سے ہزار آنکھوں کی عزت ہوا کرتی ہے جب تو اپنی خلوت میں بزرگ ونیکوکار (فرشتوں) کا اکرام ملحوظ رکھے گا (کہ ان کے دیکھنے کا لحاظ ہوگا تو) اپنے مولا کی اطاعت کرے گا اور معصیت نہ کرسکے گا۔ پس چونکہ تو نے ان حضرات کی عزت کی اور ان کے سامنے اپنے نفس کو رُسوا نہ کیا لہذا تیرا نام معزز رکھ دیا جائے گا اور جب تو معزز بن جائے گا تو اب تیری وجہ سے ہزار آنکھوں کی عزت کی جائے گی کہ (تیری وجہ سے) تیرے اہل وعیال اور تیرے پڑوسیوں اور تیرے اہلِ شہر سے بلائیں دُور کردی جائیں گی مُدت العمر تو بھیک ہی مانگتا رہا مُدت العمر دروازوں پر آتا رہا۔ وہ وقت کب آئیگا کہ تجھ سے کھانا مانگا جائے وہ وقت کب آئیگا کہ لوگ تیرے دروازہ پر آویں۔ وہ وقت کب آئیگا

متى تضرب حولك خيمة ۔ متى تعرس في قرب
الملك ۔ متى تظهر نجابتك واهليتك و
صلاحيتك لقرب الملك ۔ وتخرج القابك
وتظهر مباهاتك وتكون انجب انجب اولاد
محمد صلى الله عليه وسلم حتى يسلم اليك
تركته ۔ العلماء ورثة الانبياء قولا و
فعلا ۔ حالا ومقالا ۔ لا اسما ولقبا
النبوة اسم والرسالة لقب ۔ يا جاهل
فاتتك النبوة والرسالة لم تفتك
الولاية الغوثية البدلية ارضيتم
بالحيوة الدنيا من الآخرة ۔ حياة
الدنيا نفسك وهواك وطبعك ۔
هذه الدنيا لا ما يزول من
الشهوات فتلك اقسام لك ۔ الدنيا
ما تاخذها بهمتك وجوارحك ۔
ما يلزمك الملك ليس من الدنيا ۔
ما لا بد منه ليس من الدنيا ۔
بيت يسكنك ولباس يسترك
وخبز يشبعك وزوجة تسكن
اليها ۔ الحيوة الدنيا الاقبال
على الخلق والادبار عن الحق
الهوى ضد الفكر ۔
الهوى ضد العبادة
السبب
ضد

کر تو اپنے دھندے سے فارغ ہو۔ وہ وقت کب آئیگا کہ تیرے گرد خیمہ نصب کیا جائے (اور محفوظین کے زمرہ میں لے لیا جائے) وہ وقت کب آئیگا کہ شاہی قرب میں تجھ کو دولہن بنایا جائے۔ وہ وقت کب آئیگا کہ تیری شرافت اور شاہی قرب کے لئے تیری اہلیت وصلاحیت ظاہر ہو اور تیرے لئے خطابات تجویز کئے جائیں اور تیرے مابہ الافتخار ہونے کا اعلان کیا جائے اور تو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی (رُوحانی) اولاد میں سعادتمند سے سعادتمند بچہ قرار پائے کہ آپ کی میراث (یعنی علم حقانی) تیرے حوالہ کی جائے۔ عُلماء قول وفعل اور حال ومقام میں انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔ نہ کہ نام اور لقب میں۔ نبوّت نام ہے اور رسالت لقب ہے (پس کوئی عالم نبی یا رسُول تو نہیں کہا جا سکتا البتہ نبی کے سے قول وفعل سے نوازا جا سکتا ہے) اے نادان نبوّت ورسالت تو ختم ہو چکی مگر ولایت وغوثیت و بدلیت ختم نہیں ہوئی کیا تم آخرت کے مقابلہ میں دُنیوی زندگی پر راضی ہو بیٹھے؟ دُنیوی زندگی تو یہی تیرا نفس وہوٰی اور طبیعت ہے۔ دُنیا (جس کی مذمت کی گئی ہے وہ) تو یہی چیزیں ہیں نہ کہ وہ خواہشات جو (لازمہ بشریت بنائی گئی ہے اور) فنا ہو جاتی ہیں کہ وہ تو تیرا مقسوم ہیں (اور شرعی حدمیں رہ کر ان کو پُورا کرنا دُنیا نہیں کہلاتا) دُنیا وہ ہے جس کو تو اپنی ہمّت اور اعضاء کے ذریعہ سے حاصل کرے نہ کہ وہ جس کو بادشاہ تیرے سر چپکے۔ جس شے کے بغیر چارہ نہیں وہ دُنیا نہیں ہے۔ رہائش کے قابل گھر بدن ڈھانپنے کے قابل کپڑے پیٹ بھراؤ روٹی اور بی بی کہ جن سے سُکون نصیب ہو دُنیا نہیں کہلاتی۔ دُنیوی زندگی (جس پر ریجھنے کی ممانعت ہے یہ ہے کہ) مخلوق کی طرف مُنہ ہو اور حق تعالٰے کی طرف پُشت ہوائے نفسانی ضد ہے فکر کی (کہ اس کی وجہ سے فکر آخرت نہیں ہو سکتا اور اسی لئے) ہوائے نفسانی عبادت کی ضد ہے اور سبب یہ ہے

اَلْمُسَبِّبُ الظَّاهِرُ ضِدُّ الْبَاطِنِ ۞ اِذَا اَحْكَمْتَ الظَّاهِرَ اُمِرْتَ بِاَحْكَامِ الْبَاطِنِ ۞ اِذَا اَحْكَمْتَ الْحُكْمَ بِالْعَمَلِ بِهٖ ۞ كُنْتَ غُلَامَهٗ كُنْتَ تَابِعَهٗ كُنْتَ صَاحِبَهٗ كُنْتَ فَانِيَ الْبُنْيَةِ عَنْ طَبْعِكَ ۞ يُلْحِمُكَ الْعِلْمَ فَيُعَشِّقُكَ ۞ كُنْتَ كَزَوْجٍ بَيْنَ زَوْجَتَيْنِ ۞ كُنْتَ كَحَاجِبٍ بَيْنَ الْمَلِكِ وَوَزِيْرِهٖ ۞ كُنْتَ مَحْبُوْبَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْخَلْقِ وَالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَلَائِكَةِ ۞ فَرْحَةٌ لِلْقُلُوْبِ ۞ لَنَا حَالَةٌ تَغِيْبُ عَنْ حُضُوْرِكُمْ ۞ قَالَ دَاوٗدُ لِابْنِهٖ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالْاَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ ۞ يَا بُنَيَّ مَا اَقْبَحَ الْخَطِيْئَةَ بَعْدَ الْمَسْكَنَةِ وَاَقْبَحُ مِنْ ذٰلِكَ رَجُلٌ كَانَ عَابِدًا فَتَرَكَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ ۞ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۞ اَلْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وُجُوْدُكَ وَالْاٰخِرَةُ فَنَاؤُكَ ۞ لِلْهِمَمِ تَغَيُّرٌ وَلِلْاَسْرَارِ تَغَيُّرٌ وَلِلْعَوَامِّ تَغَيُّرٌ وَلِلْخَوَاصِّ تَغَيُّرٌ ۞ اَلدُّنْيَا مَا تَرَاهُ وَالْاُخْرٰى مَا يَفْتَحُ لَكَ يَاْتِيْكَ مَا لَا تَعْقِلُ فَتَحَيَّرُ فَيَتَبَيَّنُ لَكَ ۞ مَا يَاْتِيْكَ بِعَقْلٍ مُشْتَرَكٍ فَهُوَ مِنَ الدُّنْيَا ۞ وَمَا يَاْتِيْكَ مِنْ حَيْثُ الْعَقْلِ الَّذِيْ هُوَ عَقْلُ الْعُقُوْلِ

خالق سبب کی اور ظاہر ضد ہے باطن کی۔ جب کو ظاہر کو درست کرلے گا تب تُجھ کو باطن کی درستی کا حکم ہو گا۔ جب تو شریعت کو اس پر عمل کر کے مضبوط کرلے گا کہ اس کا تابع اس کا مصاحب اور ایسا بن جائے کہ جسم تیری طبیعت سے فنا ہو جائے۔ تب علم لدنی تجھ کو بخشے گا پس تُجھ کو شیدا بنالے گا اس وقت تو ایسا ہو گا جیسے دو بیبیوں کے درمیان ایک خاوند ہوتا ہے (کہ دونوں کی دلداری ملحوظ رکھ کر دونوں کے حقوق ادا کرتا ہے) تو ایسا ہو جائے گا جیسے دربان ہوتا ہے بادشاہ اور اس کے وزیر کے درمیان۔ تو دُنیا و آخرت اور مخلوق و حق تعالےٰ شانہ اور فرشتوں کا محبوب اور قُلوب کے لئے موجب فرحت بن جائے گا ہمارے لئے ایک حالت ہے جو تُمہارے سامنے سے غائب ہے (کہ تُم اس کو دیکھ نہیں سکتے) داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے سلیمان علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ بیٹا مسکین بننے کے بعد خطا کار بننا بھی کیسی بُری بات ہے۔ اور اس سے زیادہ بُرا وہ شخص ہے جو عابد ہوا اور پھر اپنے رب کی عبادت چھوڑ بیٹھے"۔ (حق تعالےٰ کا ارشاد ہے) کیا تم آخرت کے مقابلہ میں دُنیوی زندگی پر راضی ہو بیٹھے"۔ دُنیوی زندگی (جس کا ترک کرنا ضروری ہے) تیرا وجود ہے اور آخرت (جس کو حاصل کرنا ضروری ہے) تیری فنائیت ہے۔ ہمّتوں کے لئے بھی ایک تغیّر ہے اور اسرار کے لئے بھی ایک تغیّر ہے اور عوام کے لئے بھی ایک تغیّر ہے اور خواص کے لئے بھی ایک تغیّر ہے۔ دُنیا وہ (روپیہ پیسہ) ہے (اس طرح حاصل ہو کہ) اس پر تیری نظر جائے۔ اور آخرت وہ (روپیہ پیسہ ہے) جو فتوحات سے حاصل ہو کہ وہ چیز ملے جس کو تو سمجھ بھی نہ سکے لہذا تو حیران ہو۔ پس تجھ پر واضح کیا جائے کہ جو چیز عقل مشترک کے ذریعہ سے حاصل ہو وہ تو دُنیا ہے اور جو چیز اس عقل کی حیثیت سے تیرے پاس آوے جس کا نام عقل العقول ہے

هُوَ مِنَ الْاُخْرٰی ۔ سِرُّكَ اُخْرٰی وَظَاهِرُكَ
دُنْيَا ۔ حَالَاتُ الدُّنْيَا مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
وَالْاُخْرٰی التَّعَلُّقُ بِالْمَوْلٰی وَالْاِعْرَاضُ عَنْ
قِيْلٍ وَّقَالٍ وَّعَنِ الْمَدْحِ وَالثَّنَاءِ وَالذَّمِّ
وَالسَّيْرِ مَعَ الْهَجْرِ ۔ هَمُّكَ مَا اَهَمَّكَ ۔ اِذَا صَدَقْتَ
فِیْ اِرَادَتِكَ اَخَذَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ بِيَدِكَ ۔
مَشَاكَ فِیْ صُحْبَةِ قَدَرِهٖ ۔ كَانَ وُسْعُ مَا بَيْنَ
خُطُوَاتِكَ اَوْسَعَ مِنْ خُطُوَاتِ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لِصِدْقِ اِرَادَتِكَ وَحُسْنِ اَدَبِكَ وَتَطَارُشِكَ
عَنْ قَوْلِ جِيْرَانِكَ ۔ تَبًّا لَكَ جَاهِلًا اَجْهَلَ
الْحَقَّ وَمَا عِنْدَهٗ مِنْ فَضْلِهٖ وَمَا عِنْدَهٗ مِنْ
عِبَادِهٖ سَمِعُوْا فَاَطَاعُوْا ۔ يَرَى الْعَبْدُ اَقْسَامَهٗ
فِی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ ثُمَّ يَتَعَدّٰى اِلٰى رُؤْيَةِ
اَقْسَامِ اَهْلِهٖ وَاَوْلَادِهٖ ۔ حَتّٰى اِذَا تَعَجَّبَ
نُوْدِیَ فِیْ بَاطِنِهٖ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا
عَلَيْهِ ۔ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ
الْاَخْيَارِ ۔ هٰذَا شَیْءٌ يَجِیْءُ بِالسَّابِقَةِ
ثُمَّ يَصْفُوْ بِمُتَابَعَةِ اَقْدَامِ الْمَشَائِخِ ۔
وَكَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ سَمَاعِهٖ وَوَجْدِهٖ
اَتَتْهُ رُقْعَةٌ فِيْهَا مَسْئَلَةٌ فِقْهِيَّةٌ
فَقَالَ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ فِی الْكَلَامِ
وَاُخَاطِرَ ۔ ثُمَّ قَالَ النِّكَاحُ
هَلْ هُوَ وَاجِبٌ اَمْ لَا ۔
وَهٰذِهٖ مَسْئَلَةٌ فِيْهَا
خِلَافٌ ۔

پس وہ آخرت ہے۔ تیرا اندرون آخرت ہے اور تیرا بیرون دُنیا۔ حق تعالٰے کے ماسوا جملہ حالات دُنیا میں اور مولا کے ساتھ تعلق رکھنا اور قیل وقال و مدح وثنا و مذمّت اور فکر کی معیّت میں چلنے سے مُنہ پھیر لینا آخرت ہے۔ تیرا فکر وہی کہلائیگا جو تجھ کو بے چین بنادے جس وقت تو اپنی ارادت میں سچّا بن جائے گا تو حق تعالیٰ تیری دستگیری فرمائیگا اور اپنی تقدیر کی صحبت میں تجھ کو چلائے گا کہ تیری سچّی طلب اور حُسنِ ادب اور اپنے پڑوسیوں کی بکواس سے کان بہرے بنالینے کی وجہ سے تیرے دو قدموں کا فاصلہ آدم علیہ السّلام کے قدموں سے بھی زیادہ وسیع ہوگا۔ ہلاکت ہو تیرے لئے اے وہ جاہل جو جاہل ہے حق تعالٰے سے اور اس فضل سے جو اس کے پاس ہے اور اس کے پاس والے ان بندوں سے جنہوں نے (ہر حکم خداوندی کو) بسروچشم رکھا اور عمل کیا ہے۔ بندہ (ولی بن کر) لوح محفوظ میں اوّل اپنے مقسوم کی چیزوں کو دیکھتا ہے اس کے بعد اپنے اہل۔ اور اولاد کے مقسوم دیکھنے کی طرف ترقی پاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب (اپنے اس عُروج و آگاہی تقادیر پر) متعجب ہوتا ہے تو اس کو اس کے باطن کے اندر ندا دی جاتی ہے کہ بے شک وہ ایک بندہ ہے جس پر ہم نے انعام فرمایا اور بے شک وہ ہمارے نزدیک البتہ برگزیدہ اور منتخب بندوں میں ہے"۔ یہ بات تقدیر سے حاصل ہوا کرتی ہے اس کے بعد صفائی حاصل ہوتی ہے مشائخ کے اِتباع میں ان کے قدم بقدم چلنے سے۔ حضرت محبوب سُبحانی قدس سرہٗ ایک بار سماع ووجد کی حالت میں تھے کہ ان کے پاس ایک پرچہ آیا جس میں فقہ کا ایک مسئلہ تھا۔ پس آپ نے فرمایا کہ جب تک کلام کرنے کی اجازت نہ لے لوں اور فکر نہ کرلوں (جواب نہ دوں گا) اس کے بعد آپ نے مسئلہ پڑھا کہ نکاح کرنا واجب ہے یا نہیں؟ اور فرمایا کہ یہ اختلافی مسئلہ ہے۔ بعض

مِنْهُمْ مَنْ قَالَ هُوَ سُنَّةٌ وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ
الْاِشْتِغَالُ بِالْعِبَادَةِ اِذَا لَمْ تَتُقْ نَفْسُهُ اَوْلٰى
عِنْدَ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ ، وَعِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
الْاِشْتِغَالُ بِالنِّكَاحِ اَفْضَلُ ، اَنْتَ مَتٰى
كُنْتَ مُرِيْدًا فَالْاِشْتِغَالُ بِعِبَادَتِكَ اَفْضَلُ
وَاِنْ كُنْتَ مُرَادًا فَلَا تَدْبِيْرَ لَكَ فِيْ نَفْسِكَ
اِنْ شَاءَ هُوَ زَوَّجَكَ وَاِنْ شَاءَ شَغَلَكَ بِسِوَاهَا
اِنْ كَانَ ثَمَّةَ قِسْمٌ اَدْرَكْتَهُ ، يَاْخُذُ الْقِسْمُ
بِذَيْلِكَ وَيَقُوْلُ لِلْحَقِّ خُذْ بِحَقِّيْ مِنْ هٰذَا
هُوَ هَارِبٌ مِنِّيْ وَاَنْتَ قَسَمْتَنِيْ لَهُ ، فَمَا
اَصْنَعُ وَهُوَ مُلْتَفِتٌ عَنِّيْ ، يُلْفِتُكَ اِلَيْهِ ،
اَمَّا الْمُرِيْدُ فَاِنَّ التَّزْوِيْجَ حَرَامٌ عَلَيْهِ
مِنْ حَيْثُ الْبَاطِنِ اَوْ يَكُوْنُ لَهُ زِيَادَةُ
قَمِيْصٍ اَوْ يَكُوْنُ لَهُ اَرْبَعُ اَصَابِعَ مِنَ الْاَرْضِ
هٰذَا سَيَّاحٌ مَالَهُ ثَبَاتٌ وَلَا ثِيَابٌ وَلَا
اَثَاثٌ ، بَلْ يَكُوْنُ مُتَعَرِّيًا عَنْ جَمِيْعِ
اَثْوَابِهِ ، فَاِذَا وَصَلَ اِلٰى مَقْصُوْدِهِ
وَانْقَطَعَتْ سِيَاحَتُهُ هُنَالِكَ ، اِنْ
اَرَادَ مَلِكُهُ اَنْ يُزَوِّجَهُ يُمَلِّكُهُ
يُوْجِدُهُ يُفْقِدُهُ ، مَنْ صَاحَبَ
اَحْمَقَ فَهُوَ اَحْمَقُ ، اَلْاَحْمَقُ
مَنْ لَمْ يَعْرِفِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ،
رَضِيَ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
مِنَ الْاٰخِرَةِ ،
يَا غُلَامُ

فقہا کا قول ہے کہ نکاح کرنا سُنّت ہے۔ اور بعض کا قول ہے کہ اگر اس کے نفس میں ہیجان نہ ہو تو (مجرّد رہ کر) عبادت میں مشغول رہنا اولیٰ ہے (چنانچہ) امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا یہی مذہب ہے، اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نکاح کی مشغولیت افضل ہے (اور میرے نزدیک فیصلہ یہ ہے کہ) جب تک تو درجۂ ارادت وطلب میں ہے اس وقت تک عبادت میں مشغول رہنا افضل ہے اور اگر تو (سلوک ختم کر کے خدا کا) مُراد و مطلوب بن جائے تو اب اپنے نفس کے متعلق کسی قسم کی بھی تدبیر کا تجھے حق نہیں۔ اگر وہ چاہے تو تیرا نکاح کر دے اور چاہے تو اس کے سوا کسی دوسرے شغل میں لگائے (اس لئے کہ) اگر وہاں (خدا کے پاس) کوئی شے تیری قسمت میں ہو گی تو تجھ کو مل کر رہے گی کہ وہ مقسوم تیرا دامن پکڑ کر حق تعالےٰ سے عرض کرے گا کہ اس شخص سے میرا حق دلوا دیجئے۔ یہ مجھ سے بھاگ رہا ہے اور آپ نے مجھ کو اسکے حصّہ میں تجویز فرمایا ہے (پس آپ ہی فرمائیں کہ) میں کیا کروں؟ یہ تو مجھ سے رُخ پھیرے ہوئے ہے" (اس وقت) حق تعالےٰ تجھ کو اسکی طرف متوجّہ کر دے گا۔ باقی رہا مرید کا قصّہ تو اس کے لئے تو نکاح کرنا بھی حرام اور یہ بھی حرام کہ کرتے سے کچھ بھی زیادہ ہو یا چار اُنگل زمین ہو۔ اس لئے کہ مرید تو مُسافر ہے سیّاح ہے کہ نہ اُسے (ایک جگہ) قرار ہے نہ (اس کے پاس ضرورت سے زیادہ) کپڑے ہیں اور نہ اثاث البیت۔ بلکہ وہ تمام اقسام کے کپڑوں سے معرّیٰ ہے۔ ہاں جس وقت منزلِ مقصود پر پہونچ گیا اور سیاحت ختم ہو گئی تو اس وقت اس کے مالک کو اختیار ہے کہ نکاح کرائے مالک بنائے۔ موجود کرے گم کرے (جو چاہے کرے) جو احمق کی صحبت اختیار کرے وہ بھی احمق اور احمق وہ ہے جو حق تعالےٰ سے واقف نہ ہو کر آخرت چھوڑ کر دُنیوی زندگی پر راضی ہو بیٹھے۔ صاحبزادہ۔ تیرا

قِسْمُكَ لَا يَأْكُلُهُ غَيْرُكَ ، لَا تَأْكُلْ بِطَبْعِكَ وَهَوَاكَ مِنْ يَدِ شَيْطَانٍ ، بَلْ تَوَقَّفْ سَاعَةً حَتّٰى تَصِلَ اِلٰى دَارِ جَنَّتِكَ اَوْ قُرْبِ رَبِّكَ ، قَالَ لَهُ رَجُلٌ كَانَ لِيْ وِرْدٌ مِّنْ صِغَرِيْ اِلَى الْاٰنِ ، اَلْاٰنَ اَقُوْمُ اَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ اَنْصَرِعُ مِنْ وَّقْتِيْ ، قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَكُوْنُ بِهٖ نَظْرَةٌ لَحْظَةِ السَّابِقَةِ ، لَمَحَتْكَ عَيْنُ صِدِّيْقٍ فِيْ جِوَارِهٖ اِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْتَحْسَنَكَ ، فَقَالَ لِاِخْوَانِهٖ خُذُوْهُ مَعَكُمْ اِنَّ لِلّٰهِ فِيْ اَيَّامِ دَهْرِكُمْ نَفَحَاتٍ اِلَّا فَتَعَرَّضُوْا لِنَفَحَاتِهٖ ، لَا يَكُوْنُ قَدْ شَاخَ قَلْبُكَ ، اَقْعَدَهٗ مَلِكُهٗ عَلٰى بَابِ قُرْبِهٖ ، لَا يَكُوْنُ ضَعُفَ الظَّاهِرُ وَقَوِيَ الْبَاطِنُ ، لَا يَكُوْنُ ضَعُفَ الْعَظْمُ مِنْ قَلْبِكَ رَقَّ جِلْدُهٗ ، اِخْتَطَفَتِ الْغَيْرَةُ وَالْمِنَّةُ سِرَّهٗ يَرٰى قَلْبُكَ بَابَ رَبِّكَ ، غَشِيَتْهُ هَيْبَةُ الْقُرْبِ فَصَرَعَتْهُ ،

مقسوم تیرے سوا کوئی نہ کھائے گا (لہٰذا) باقتضائے طبیعت و خواہشِ نفسانی شیطان کے ہاتھ سے مت کھا بلکہ ایک ساعت تامّل کر۔ یہاں تک کہ یا اپنے جنّت کے گھر میں پہونچ جائے (کہ یہاں کے صبر کی مکافات ہو جائے گی) اور یا اپنے رَب کے قُرب میں پہونچ جائے (کہ پھر یہیں سب کچھ مل جائے گا) ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ بچپن سے لے کر اب تک میرے لئے ایک وظیفہ تھا (جس کا میں پابند تھا مگر) اب یہ حالت ہے کہ کھڑا ہو کر دُو رکعت بھی پڑھتا ہوں تو فوراً گر پڑتا اور بے ہوش ہو جاتا ہوں (اپنی اس حرمان نصیبی پر افسوس ہے) آپ نے فرمایا (اس کو بدنصیبی ہی کیوں سمجھا جائے) کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ نگاہِ تقدیر کی ایک نظر ہو کہ کسی صدیق بندہ نے حق تعالےٰ کی طرف چلنے کی حالت میں تجھ پر نگاہ ڈالدی ہو اور پسند کر لیا ہو (کہ جس کی وجہ سے جذب کی حالت پیدا ہو چلی) پھر آپ نے اس کے (دینی) بھائیوں سے فرمایا کہ اس کو اپنے ساتھ لو (اور دُعاؤں میں شریک کرو) کیونکہ حق تعالےٰ کے بعض ایّام میں افضال عامّہ ہوا کرتے ہیں پس اس کے افضال عامّہ کے درپے رہا کرو (کہ خدا جانے کونسا وقت ہو اور کام بن جائے) کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ تیرا قلب (مولا کی خدمت کرتا کرتا) بوڑھا ہو گیا ہو کر بادشاہ نے اس کو (پنشن دے کر محنت چھُڑادی اور) اپنے دروازہ قرب پر (دربان بنا کر) بٹھا لیا ہو؟ کیا ایسا نہیں ہوا کرتا کہ ظاہر ضعیف ہو گیا ہو (کہ ورد پورا نہیں کر سکتا) اور باطن قوی ہو گیا ہو؟ کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ تیرے قلب کی ہڈی کمزور اور اس کی کھال رقیق ہو گئی ہو اور غیرت و احسان خداوندی نے اس کے اندرون کو اُچک لیا ہو کہ تیرا قلب اپنے رب کے آستانہ کو دیکھتا ہو اور قُرب کی ہیبت اس کو ڈھانپ لیتی پس اس کو بیہوش کر دیتی ہو (کہ ضُعفِ قلب کے سبب تحمّل نہ ہو سکا اور غیرتِ خداوندی نے

إِنَّ فِي حِفْظِ الْقَلْبِ لَشُغْلًا شَاغِلًا ۞
ذَرَّةٌ مِّنْ أَعْمَالِ الْقَلْبِ خَيْرٌ مِّنْ
أَعْمَالِ الظَّاهِرِ أَلْفَ مَرَّةٍ ۞ مَادَامَ
الْفَرَائِضُ وَالسُّنَّةُ مُبْقَاةً عَلَيْكَ
لَا ضَيْرَ ۞ قِيلَ لِلْجُنَيْدِ إِنَّ
الْحَضَرِيَّ قَائِمٌ عَلَى رَحًى يَدُورُ
بِهِ وَهُوَ لَا يَأْكُلُ وَلَا يَشْرَبُ ۞
فَقَالَ انْظُرُوا حَالَتَهُ فِي أَوْقَاتِ
الصَّلٰوةِ ۞ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ إِذَا
أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ ۞ سَكَنَ قَالَ
لَا ضَيْرَ ۞ مِنْهُمْ مَنْ يَقْوَى
عَلَى الْأَعْمَالِ مِنْ حِينِ صِغَرِهِ
إِلَى حِينِ الْمَوْتِ ۞ وَمِنْهُمْ
مَنْ يَعْمَلُ إِلَى أَنْ يَضْعُفَ ۞
إِنْ كَانَ هٰذَا مِنْ حَيْثُ
قُرْبٍ مِّنْ حَيْثُ عِلْمٍ مِّنْ
حَيْثُ مُشَاهَدَةٍ فَلَا بَأْسَ ۞
وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَهُوَ
شَيْطَانٌ يُغْوِيكَ وَنَفْسٌ
تُؤْذِيكَ ۞ صُحْبَةُ الْحُكَمِ
تَنْتُجُ الْعِلْمَ ۞ تُنْتِجُ لَهُمُ
السِّرَّ ۞ اِعْتَزِلْ ثُمَّ مِنْ
هٰذَا الْخَبَرِ ۞ اِنْقَطِعْ
ثُمَّ اتَّصِلْ
وَاتَّصِلْ

کیفیت قلبیہ سے اعضاء جسمانی کو بھی آگاہ کرنا گوارا نہ کیا ہو)؟ واقعی قلب کی نگہ داشت کا شغل بھی ایسا زبردست ہے کہ ہر طرف سے غافل کر دیتا ہے۔ قلب کا ذرّہ برابر عمل ظاہر کے ہزار مرتبہ کے عمل سے بہتر ہے۔ جب تک فرائض اور سُنّت قائم رہیں (تو کوئی بھی حالت کیوں نہ پیدا ہو) کچھ مضر نہیں ہوتی حضرت جنیدؒ سے کسی نے کہا کہ فلاں شخص کی (وجد و رقص میں) یہ حالت ہے کہ (گویا) چکّی پر کھڑا ہے جو اس کو گھُما رہی ہے۔ اور کھاتا پیتا کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ نماز کے اوقات میں اس کی حالت پر غور کرو (کہ کیا ہوتی ہے؟) اس شخص نے عرض کیا کہ جس وقت مؤذن اذان دیتا ہے تو اس وقت تو اس کو سُکون ہو جایا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا تب کچھ حرج نہیں (اور اس حالتِ وجد کو محمود اور من اللہ کہا جائے گا کیونکہ) بعض حضرات وہ ہوتے ہیں جو بچپن سے لے کر مرتے دم تک اعمال پر قوی رہا کرتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ عمل کرتے کرتے ضعیف ہو جاتے (اور نوافل وغیرہ کے متحمّل نہیں رہتے) پس اگر یہ (قلّتِ عمل) بحیثیت قرب اور بحیثیت علم اور بحیثیت مشاہدہ ہو تب تو کچھ حرج نہیں (کہ قلبی عمل برابر ترقی پذیر رہتا ہے) اور اگر اس کے خلاف ہو تو اس کا سبب شیطان ہے جو تجھ کو گُمراہ بنا رہا ہے اور نفس ہے جو تجھ کو ستا رہا ہے (اور اس کی شناخت یہی ہے کہ فرائض کے اوقات پر پابندی و کاہلی دیکھ لی جائے) حُکم کی صُحبت سے علم کا نتیجہ اور سر کا نتیجہ پیدا ہوتا ہے (کہ جو شریعت کا پابند رہے گا وہ علم لدنی اور اسرار سے نوازا جائے گا) تجھے اس کی خبر بھی ہے؟ اوّل (ساری مخلوق سے) علیحدگی اختیار کر اس کے بعد (حق کے ساتھ) اِتصال حاصل کر۔ اور اوّل اِتصال حاصل کر اسکے بعد

ثُمَّ اَوْصِلْ ۞ یَا خَیْبَةَ الْقَاعِدِیْنَ عَلٰی
دَکَاکِیْنِ الْحِرْصِ وَالْاَمَلِ وَالْعِزَّةِ لَا
جَرَمَ یَمُوْتُ سِرُّکَ وَیَسْوَدُّ قَلْبُکَ ۞
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ
الْقُلُوْبَ لَتَصْدَأُ وَاِنَّ جِلَاءَھَا قِرَاءَةُ
الْقُرْاٰنِ ۞ اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا وَاھْدِ بِنَا
وَارْحَمْ بِنَا وَعَرِّفْنَا وَعَرِّفْ بِنَا ۞
اِجْعَلْنِیْ مُبَارَکًا اَیْنَمَا کُنْتُ ۞ اِتَّصِلْ
ثُمَّ انْفَصِلْ ثُمَّ اَوْصِلْ ۞ تَفَقَّہْ ثُمَّ
اعْتَزِلْ ۞ مَنْ عَبَدَ اللّٰہَ عَلٰی جَھْلٍ
کَانَ مَا اَفْسَدَہٗ اَکْثَرَ مِمَّا اَصْلَحَہٗ ۞
خُذْ مَعَکَ مِصْبَاحَ شَرْعِ رَبِّکَ ۞
بِالْحُکْمِ تَدْخُلُ عَلَی الْعِلْمِ ۞ اِقْطَعِ
الْاَسْبَابَ ۞ فَارِقِ الْاِخْوَانَ وَالْجِیْرَانَ
اَلْاَقْسَامُ اَلزُّھْدُ فِیْھَا لَا یَصْلَحُ ۞
اَعْطِ ظَھْرَکَ زَوْجَتَکَ ۞ اَعْطِ الْاَقْسَامَ
ظَھْرَکَ ۞ تَزَھَّدْ ثُمَّ تَکَلَّفِ الزُّھْدَ ۞
تَکَلَّفِ الْاِعْرَاضَ ۞ اُتْرُکْ شَرَھَکَ ۞
حَسِّنْ اَدَبَکَ ۞ کُنْ مُقَاطِعًا لِمَا سِوَاہُ
مُنْفَصِلًا عَنِ الْاَغْیَارِ وَ
الْاَسْبَابِ ۞ خَائِفًا مِّنْ اِنْطِفَاءِ
مِصْبَاحِکَ عَلٰی دَوَامِ ظُلْمَتِکَ ۞
فَبَیْنَمَا ھُوَ عَلٰی ذٰلِکَ
اِذَا جَاءَ
الْحَقُّ

(دُوسروں کو) واصل بنا۔ وائے حسرت ان پر جو حرص واُمّید اور غفلت کی دوکانوں پر بیٹھے (ان کی خرید فروخت میں مشغول ہیں) پس ضرور ہے کہ تیرا باطن مرجائے اور قلب سیاہ ہوجائے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قلوب پر بھی زنگ آجایا کرتا ہے اور ان کی صیقل تلاوتِ قرآن ہے" بارِ الٰہا ہم کو ہدایت دے اور ہمارے ذریعہ سے (دُوسروں کو ہدایت بخش۔ ہم پر رحم فرما اور ہماری وجہ سے دُوسروں پر) رحم کر اور ہم کو عارف بنا اور ہماری وجہ سے (مخلوق کو) عارف بنا۔ میں جہاں کہیں رہوں مجھ کو مُبارک بنا (اے مخاطب) اوّل اختلاط کر (تاکہ علم سیکھے) اس کے بعد علیحدگی اختیار کر (کہ خلوت میں بیٹھے) اس کے بعد (دوسرں کو) واصل بنا (کیونکہ مُسلّمہ قاعدہ یہ ہے) کہ "علم حاصِل کر اس کے بعد عزّت نشین بن"۔ جو شخص جہالت کے ساتھ اللہ کی عبادت کیا کرتا ہے وہ جتنی اصلاح کیا کرتا ہے اس سے زیادہ بگاڑ کیا کرتا ہے (لہذا) اپنے رب کی شریعت کا چراغ اپنے ساتھ لے کہ حُکم (یعنی شریعت) ہی کی بدولت تو علم پر داخل ہوگا۔ اسباب کو قطع کر بھائیوں اور پڑوسیوں سے مفارقت اختیار کر۔ جو چیزیں مقسوم میں ہوں ان میں زُہد کرنا مُناسب نہیں ہوتا۔ لہذا اپنی بی بی کو پیٹھ عطا کر اور دوسری مقسوم چیزوں کو بھی پیٹھ عطا کر (کہ ان کے حقوقِ معاشرت اَدا ہوں) زہد اختیار کر اس کے بعد بہ تکلف زاہد بن اور بہ تکلف روگردانی کر۔ حرص کو چھوڑ اور حُسنِ ادب کا برتاؤ کر۔ ماسوی اللہ سے بے تعلق اور اغیار و اسباب سے جُدا اور اس سے خائف رہ کہ تیرا چراغ گُل ہوکر کہیں ہمیشہ کے لئے اندھیرا نہ ہوجائے۔ جب یہ حالت ہوگی تو حق تعالے

يُدْهِنُ اِمْدَادِهٖ اِلٰى مِصْبَاحِكَ ۞ نُوْرُكَ فِيْ
عِلْمِكَ ۞ مَنْ عَمِلَ بِمَا يَعْلَمُ اَوْرَثَهُ اللّٰهُ عِلْمَ
مَالَمْ يَعْلَمْ ۞ مَنْ اَخْلَصَ لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا
تَفَجَّرَتْ يَنَابِيْعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهٖ عَلٰى لِسَانِهٖ ۞
بَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ رَاٰى نَارَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
كَمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ رَاٰى نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهٖ
اُمْكُثُوْا اِنِّيْ اٰنَسْتُ نَارًا ۞ نَادَاهُ الْحَقُّ بِطَرِيْقِ
نَارِهٖ ۞ جَعَلَ النَّارَ قُرْبَهٗ ۞ جَعَلَ رُؤْيَتَهٗ
لَهَا دَلِيْلَهٗ ۞ يَرٰى نَارًا مِّنْ شَجَرَةِ قَلْبِهٖ ۞
يَقُوْلُ لِنَفْسِهٖ وَهَوَاهُ وَاَسْبَابِهٖ وَوُجُوْدِهٖ اُمْكُثُوْا
مَكَانَكُمْ اِنِّيْ اٰنَسْتُ نَارًا ۞ نَادَى السِّرُّ
الْقَلْبَ اِنِّيْ اَنَا رَبُّكَ ۞ اَنَا اللّٰهُ فَاعْبُدْنِيْ
لَا تَذِلَّ لِغَيْرِيْ ۞ اِعْرِفْنِيْ وَاجْهَلْ
غَيْرِيْ ۞ اِتَّصِلْ بِيْ وَانْقَطِعْ عَنْ غَيْرِيْ ۞
اُطْلُبْنِيْ وَاَعْرِضْ عَنْ غَيْرِيْ ۞ اِلٰى عِلْمِيْ اِلٰى
قُرْبِيْ اِلٰى مُلْكِيْ اِلٰى سُلْطَانِيْ ۞ فَحِيْنَئِذٍ اِذَا
تَمَّ هٰذَا لَكَ تَمَّ اللِّقَاءُ يَجْرِيْ
مَا يَجْرِيْ ۞ اَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا
اَوْحٰى ۞ زَالَتِ الْحُجُبُ ۞ زَالَتِ
الْكُدُوْرَةُ ۞ سَكَنَتِ
النَّفْسُ ۞ جَاءَ السُّكُوْنُ ۞
جَاءَتِ الْاَلْطَافُ ۞ اِذْهَبْ
اِلٰى فِرْعَوْنَ ۞ يَا قَلْبُ اِرْجِعْ
اِلَى الشَّيْطَانِ

۞

تیرے چراغ کو اپنی امداد کا تیل عطا فرمائے گا اور تیرے علم میں نورانیت بخشے گا جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے حق تعالےٰ اس کو ان چیزوں کا علم بخشتا ہے جو اسے معلوم نہ تھیں۔ جو چالیس روز تک حق تعالےٰ کیساتھ اخلاص کا برتاؤ کرے گا حق تعالےٰ اس کے قلب سے حکمت کے چشمے اس کی زبان پر جاری فرماوے گا۔ اور اس کے بعد موسٰی علیہ السلام کی طرح اس کو حق تعالےٰ کی آگ نظر آئے گی کہ جب اُنہوں نے (کوہ طور پر) آگ کو دیکھا تو اپنے اہل سے فرمایا کہ تم یہیں ٹھہرو مجھے ایک آگ نظر آئی ہے" (درحقیقت) آگ کے واسطے سے ان کو حق تعالےٰ نے آواز دی تھی۔ آگ کو اُن کے لئے قُرب قرار دیا اور آگ کے دیکھنے کو ان کا راہبر بنا دیا تھا (اسی طرح مخلص بندہ) اپنے قلب کے درخت سے ایک آگ دیکھے گا اور اپنے نفس اپنی خواہش اور اپنے اسباب اور اپنی ہستی سے کہیگا کہ تم سب یہیں ٹھہرو مجھے ایک آگ نظر آئی ہے۔ باطن قلب کو آواز دے گا کہ میں ہی تو تیرا رب ہوں۔ میں ہی تو اللہ ہوں۔ پس میری عبادت کر اور غیر کے آگے مت جُھک۔ مجھے پہچان اور دوسروں سے انجان بن۔ مجھ سے واسطہ رکھ اور میرے علاوہ سب سے قطع تعلق کر۔ میرا طالب بن اور دوسروں سے مُنہ موڑ۔ میرے علم کی طرف آ میرے قُرب کی طرف آ۔ میرے ملک کی طرف آ۔ میری سلطنت کی طرف آ۔ جب یہ مضمون کامل ہو جاتا ہے تو لِقاء کامل ہو جاتی ہے۔ برتاؤ ہوتا ہے جو کچھ بھی ہوتا ہے اور وہی بندہ کی طرف وحی فرماتا ہے جو کچھ بھی فرماتا ہے کہ پردے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ کدورت زائل ہو جاتی ہے۔ دل ٹھہر جاتا ہے سکون نصیب ہوتا ہے۔ عنایات ہوتی ہیں کہ فرعون کی طرف جاؤ (یعنی) اے قلب۔ شیطان

وَالنَّفْسِ وَالْهَوٰى ۔ طَرِّقْهُمْ إِلَيَّ ۔ اِهْدِهِمْ إِلَيَّ ۔
قُلْ لَهُمْ يَا قَوْمِ اتَّبِعُونِ أَهْدِكُمْ سَبِيلَ الرَّشَادِ
اِتَّصِلْ ثُمَّ انْقَطِعْ ثُمَّ اتَّصِلْ ثُمَّ أَوْصِلْ ۔ أَمَّا
أَنْتَ يَا مِسْكِينُ سَوْفَ تَنْقَطِعُ قُوَاكَ وَتَخُونُكَ ۔
وَيَهْجُرُكَ خُلَّانُكَ ۔ وَيَجْمَعُ لَكَ بَيْنَ فَقْرِ
الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ ۔ تَأْتِي الْقَبْرَ يُضَيِّقُ
عَلَيْكَ حَتّٰى تَخْتَلِفَ أَضْلَاعُكَ ۔ وَيُخْرِسُكَ عَنْ
مُجَاوَبَةِ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ ۔ تُعَذَّبُ فِي قَبْرِكَ
وَيُفْتَحُ لَكَ بَابٌ مِّنَ النَّارِ يَأْتِيكَ عَذَابُهَا وَ
سُمُومُهَا ۔ يَا قَوْمَنَا أَحْسِنُوا الْأَدَبَ فِي هٰذِهِ
الدَّارِ ۔ يَسْلَمُ دِينُكُمْ وَظَاهِرُكُمْ وَبَاطِنُكُمْ
حَتّٰى تُقَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ ۔ حِينَئِذٍ يُزَالُ الْحِجَابُ عَنْ
عَيْنَيْكَ وَعَنْ فِيكَ وَعَنْ أُذُنَيْكَ ۔ وَيُطْعِمُكَ
وَيَزِيدُكَ قُوَّةً إِلٰى قُوَّةٍ ۔ وَبَصِيرَةً إِلٰى
بَصِيرَةٍ ۔ عُمْرًا إِلٰى عُمْرٍ ۔ بَقَاءً إِلٰى بَقَاءٍ ۔
رِزْقًا إِلٰى رِزْقٍ ۔ يَشْكُرُ سَعْيَكَ
وَيَحْمَدُ حُسْنَ أَدَبِكَ ۔ يُسَمِّيكَ
شَاكِرًا بَعْدَ أَنْ سَمَّاكَ صَابِرًا
عَاقِلًا دَيِّنًا ۔ يُغَيِّرُ عَلَيْكَ ۔
إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى
يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ ۔ أَخْلَاقُ
السُّوْءِ يُغَيِّرُونَهَا بِمُتَابَعَةِ
الشَّرْعِ ثُمَّ الْعِلْمِ
ثُمَّ الْقَدَرِ
۔

اور نفس و خواہش کی طرف جا۔ ان کو میرا راستہ بتا اور ان کو میری طرف چلا۔ ان سے کہو کہ صاحبو میرا اتباع کرو کہ میں تم کو ہدایت کے راستہ پر ڈال دوں گا۔ اوّل مِل اس کے بعد بے تعلّق ہو پھر (تبلیغِ ہدایت کے لئے) مِل جُل اور اس کے بعد (ان کی واصل بنا مگر اے مسکین تیری حالت (اس کے خلاف ہے) قریب ہے کہ تیرے قُوٰی منقطع ہو جائیں۔ اور تجھ سے بے وفائی کریں اور تیرے یار آشنا تجھ کو چھوڑ بیٹھیں اور دُنیا کی تنگ دستی اور آخرت کا عذاب دونوں تیرے لئے اکھٹے ہو جائیں کہ تو قبر میں داخل ہو اور وہ تجھ کو اِتنا بھینچے کہ تیری اِدھر کی پسلیاں اُدھر چلی جائیں اور مُنکر نکیر کا جواب دینے سے تجھ کو گونگا بنا دیں (کہ جواب مُنھ سے نہ نکلے) قبر میں تجھ کو عذاب (جدا ہو) اور دوزخ کی طرف ایک دروازہ تیرے لئے (جدا) کھول دیا جائے کہ اس کی تپش اور لپٹ تجھ کو پہنچے۔ **صاحبو!** اس دارِ دُنیا میں باادب بنو۔ کہ تمہارا دین اور ظاہر و باطن سالم رہے یہاں تک کہ تجھ کو حق تعالےٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے۔ اس وقت تیری آنکھوں اور تیرے دہن اور تیرے کانوں سے حجاب زائل ہو جائے گا۔ اور وہ تجھ کو غذا بخشے گا اور قوت پر قوت۔ بصیرت پر بصیرت عمر پر عمر۔ بقا پر بقا اور رزق پر رزق بڑھاتا رہے گا کہ تیری سعی کی قدر اور تیرے حُسن ادب کی ثنا فرمائے گا۔ اوّل تیرا نام صابر و عاقل و متدیّن رکھے گا اور اس کے بعد تیرا نام شاکر قرار دیگا اور تیری حالت بدل دے گا (چنانچہ خود فرماتا ہے کہ) بیشک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں" (پس اہل اللہ) اپنی بداخلاقیوں کو بدل ڈالتے ہیں اوّل شریعت کی متابعت سے اور اس کے بعد علم لدنی سے اور اس کے بعد تقدیر (پر یقین و ایمان لانے) سے کہ ان کی حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ

كَأَنَّهُمْ مُنْجُو الْقِطَعِ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلِهِمْ ۞ لِقَطْعِ أَعْضَائِهِمُ الْخَبِيثَةِ الَّتِي فِيهَا أَكَلَةٌ ۞ لَا حَرَكَةَ وَلَا لِمَ وَلَا كَيْفَ ۞ ذَهَبَتِ الْعُقُولُ عُقُولُ الْبَشَرِيَّةِ ۞ حَتّٰى إِذَا ذَهَبَتْ أَيَّامُ التَّبَنُّجِ وَعَادَ الْعَقْلُ إِلَيْهِمْ جَاءَتْ أَلْطَافُ رَبِّهِمْ بِالتَّغْيِيرِ وَالتَّغْيِيرِ ۞ طَعَامٌ بَعْدَ الْجُوعِ ۞ شَرَابٌ بَعْدَ الظَّمَاءِ كِسْوَةٌ بَعْدَ الْعُرْيِ ۞ مَا دُمْتَ فِي الطَّرِيقِ يَأْمُرُكَ بِالتَّقَلُّلِ حَتّٰى تَنْطَفِئَ شَهْوَتُكَ ۞ تُعْطِي هٰذَا الْحُكْمَ حَقَّهُ بِأَوَامِرِ الشَّرْعِ وَتَنْتَهِي عَنْ نَوَاهِيهِ ۞ هٰذِهِ الْأَيَّامُ تَنْقَضِي وَخُطُوَاتُكَ تُقَرَّبُ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ مُضِيِّ اللَّيْلِ وَمَجِيءِ النَّهَارِ ۞ هُمْ عَلٰى أَقْسَامٍ ۞ مِنْهُمْ مَنْ يَنْتَهِي سَفَرُهُ فِي يَوْمٍ ۞ وَشَهْرٍ ۞ وَسِنِينَ ۞ لَا تُذْهِبْ زَمَانَكَ بِلِمَ وَكَيْفَ وَسَوْفَ ۞ بَلْ شُدَّ وَاسْلُكْ ۞ اِعْمَلْ لَعَلَّكَ إِذَا عَمِلْتَ فِي دَارِهِ اتَّخَذَكَ قُنْيَةً ۞ لَعَلَّ جَارِيَةً مِنْ جَوَارِيهِ تَعْشَقُكَ فَتَزَوَّجَهَا ۞ تُغَيَّرُ صُورَتُكَ وَيُبَاعُ زِنْبِيلُكَ وَفَأْسُكَ ۞ تُجْعَلُ سَائِسًا أَوْ مَلِكًا نَائِبًا وَوَزِيرًا ۞ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ لَا يَسْتَكْثِرُ لَهُ تِلْكَ ۞ إِذَا وَصَلْتَ إِلَيْهِ يُشَهِّيكَ ۞ الزُّهْدُ وَالتَّرْكُ

۞

گویا ان کے ہاتھ پاؤں اور ان اعضاء خبیثہ کے کاٹنے کے لئے جن میں نا قابلِ علاج زخم پڑ گیا ہے ان کو بے ہوشی کی دوا پلا دی گئی ہے کہ نہ حرکت ہوتی ہے نہ چون وچرا۔ ان کے ہوش یعنی بشریت کے ہوش و حواس جاتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب دوا کی بے ہوشی کا زمانہ ختم ہو جاتا ہے تو پھر ان کو ہوش آجاتا ہے اور طرح طرح کی تبدیلی کے بعد ان کے رب کی عنایات آتی ہیں۔ یعنی بھوک کے بعد طعام اور پیاس کے بعد شربت اور برہنگی کے بعد لباس۔ جب تک تو راستہ میں ہے (کہ صاحبِ نسبت نہیں تھا) اس وقت تک تجھ کو (دنیوی لذتوں کے کم استعمال کرنے کا حکم رہے گا۔ یہاں تک کہ تیری شہوت بجھ جائے (لہٰذا تجھ پر لازم ہے کہ) اس حکم کا حق ادا کرے کہ احکامِ شرعیہ پر کاربند ہو اور منہیات سے بچتا رہے۔ یہ زمانہ گذرتا رہے گا اور تیرے قدم روز بروز زمانہ کے ساتھ حق تعالےٰ کے قریب ہوتے رہیں گے۔ اللہ والوں کی قسمیں مختلف ہوتی ہیں۔ بعض ایسے ہیں کہ ایک دن میں اپنا سفر تمام کر لیتے (اور بہت ہی جلد سلوک طے کر کے صاحبِ نسبت بن جاتے ہیں) اور بعض مہینہ بھر میں طے کرتے ہیں اور بعض برسہا برس میں (پس کسی کے لئے کوئی مدت نہیں ہے لہٰذا) اپنا وقت چوں چرا میں برباد نہ کر بلکہ کمر باندھ اور کام کر۔ کیا عجب ہے کہ جب تو محبوب کے مکان میں کام کرنے لگے تو وہ تجھ کو (دل بہلانے والی) باندی بنا لے۔ کیا عجب ہے کہ اس کی باندیوں میں سے کوئی باندی تجھ پر عاشق ہو جائے اور وہ تجھ کو اس کے ساتھ بیاہ دے تیری صورت بدل جائے اور تیرے پھاوڑے اور ٹوکری کو فروخت کر دیا جائے اور تجھ کو ناظم یا صوبہ یا نائب وزیر بنا دیا جائے جو اللہ سے واقف ہو جاتا ہے وہ اس سے حالات کی کثرت کا طالب نہیں ہوا کرتا۔ جب تو خدا تک وصول حاصل کر لے گا اُس وقت وہ تجھ کو خواہش عطا کرے گا۔ زہد اور (خواہشات کا) ترکِ معرفت سے

قَبْلَ الْمَعْرِفَةِ ، قَبْلَ اَنْ تَصِلَ اِلَى الْمَلِكِ ،
قَبْلَ اَنْ تَعْرِفَ مَنْ اَنْتَ وَمَا لَقَبُكَ وَ مَا
اسْمُكَ ، يُوَدِّعُ الْعَبْدُ حُظُوْظَهُ ثِيَابَهُ وَ
قُمَاشَهُ دَارَهُ اَهْلَهُ اَوْلَادَهُ جِيْرَانَهُ اِمْرَأَتَهُ
خُلَّانَهُ ، يُقَدِّمُ رِجْلًا وَيُؤَخِّرُ اُخْرٰى ،
يَاْتِىْ بِحُظُوْتَيْنِ رَجَاءٍ وَّخَوْفٍ عَلٰى مَاذَا
تَقَدَّمَ ، جَاهِلٌ بِالْكُلِّ ، فَتَرَكَ الْكُلَّ ،
جَاهِلًا بِمَالَهُ وَعَلَيْهِ ، فَاِذَا تَرَكَ الْكُلَّ
يَاْتِىْ بَابَ الْمَلِكِ ، يَقِفُ مَعَ غِلْمَانِهِ مَعَ
دَوَابِّهِ خَائِفًا رَاجِيًا ، لَا يَدْرِىْ مَا يُرَادُ بِهٖ
وَالْمَلِكُ نَاظِرٌ اِلَيْهِ وَخَبَرُهُ عِنْدَهُ يَقُوْلُ
لِلْغِلْمَانِ اٰثِرُوْهُ عَلَى الْكُلِّ ، ثُمَّ لَا يَزَالُ
يُقَلِّبُهُ مِنْ شُغْلٍ اِلٰى شُغْلٍ ، حَتّٰى يَجْعَلَ حَاجِبًا
بَيْنَ يَدَيْهِ ، مُفْرَدًا بَيْنَ يَدَيْهِ ، مُطَّلِعًا عَلٰى
اَسْرَارِهٖ بِخِلْعَةٍ وَّطَوْقٍ وَّمِنْطَقَةٍ وَّتَاجٍ ،
يُكَاتِبُ اَهْلَهُ ائْتُوْنِىْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ بَعْدَ
اَنْ اَشْهَدَ الْمَلِكُ عَلٰى نَفْسِهٖ اِنِّىْ لَا اَتَغَيَّرُ
عَلَيْكَ ، يُوَقِّعُ لَهُ بِصُحْبَةٍ دَائِمَةٍ وَّوِلَايَةٍ
دَائِمَةٍ ، اِذْ لَا يَبْقٰى زُهْدٌ مَعَ الْمَعْرِفَةِ ، وَ
هٰذَا مِنْ كُلِّ اَلْفِ اَلْفٍ وَّاحِدٌ ، هٰذَا
شَیْءٌ يُنْتِجُهُ الْقَدْرُ وَالسَّابِقَةُ
وَالْعِلْمُ لَا تَكُنْ اَنْتَ
مِمَّنْ قَالَ اللّٰهُ فِىْ حَقِّهٖ
وَلَا اُقْسِمُ

قبل ہی قبل ہوا کرتا ہے اس سے پہلے ہی پہلے ہوتا ہے کہ تو بادشاہ تک پہونچے اور اس سے بیشتر ہی بیشتر ہوتا ہے کہ تو واقف ہو کہ تو کون ہے اور (عالم ملکوت میں) تیرا نام اور لقب کیا ہے؟ بندہ (ابتدائے سلوک میں) الوداع کہہ دیتا ہے اپنی لذّتوں کو اپنے کپڑوں کو اپنے طرز انداز کو اپنے گھر کو اپنے متعلقین کو اپنے بچوں کو، اپنے پڑوسیوں کو اپنی بی بی کو اپنے دوست واحباب کو کہ ایک پاؤں آگے بڑھاتا ہے اور ایک پیچھے ہٹاتا ہے۔ یعنی گذشتہ واقعات پر اُمید اور بیم دونوں ہی کے قدم اُٹھاتا ہے سب سے ناواقف ہوتا ہے پس سب کو چھوڑ دیتا ہے۔ ناواقف ہوتا ہے اپنی مُفید اور مُضر چیزوں سے۔ پس جب سب کو چھوڑ دیتا ہے تب شاہی دروازہ پر آتا ہے شاہی نوکروں چاکروں اور چوپایوں کی معیت میں اُمید و بیم کی حالت میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس کو خبر نہیں ہوتی کہ اس سے کیا مقصود ہے؟ اور چونکہ بادشاہ اس کی طرف نظر فرماتا رہتا ہے اور اس کی ساری اطلاع اس کے پاس پہونچتی ہے (لہٰذا) وہ اپنے ملازمین سے فرماتا ہے کہ اس کو سب پر ترجیح دو۔ اس کے بعد اس کو ایک خدمت سے دوسری خدمت کی طرف منتقل فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کو اپنی حضوری کا دربان اور حاضر باش سمجھ خلعت اور ہار اور پٹکا اور تاج دے کر اپنے اسرار کا رازدار بنالیتا ہے (اس وقت) وہ اپنے متعلقین کو (یوسف علیہ السلام کی طرح) لکھتا ہے کہ تم سب مع اپنے متعلقین کے میرے پاس آجاؤ۔ مگر اس کے بعد کہ بادشاہ اپنے نفس پر لازم کرلے کہ میں تیری حالت بدلوں گا نہیں اس کو صحبت دائمی اور ولایت دائمی کا متوقع بنایا جاتا ہے (لہٰذا اب متعلقین سے اختلاط مضر نہیں ہوتا) کیونکہ معرفت کے ساتھ زہد باقی نہیں رہتا اور اور ایسا عارف لاکھوں میں ایک ہی آدھ ہوتا ہے یہ بات تقدیر و سابقہ اور علم ازلی ہی سے نصیب ہو جاتی ہے، (ورنہ آدمی کا کام نہیں کہ ریاضت و مجاہدہ سے حاصل کر سکے) تو اس گروہ میں سے مت بن جس کے حق میں حق تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ میں قسم کھاتا ہوں

بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۞ اَلْمُؤْمِنُ يَقُوْلُ مَا اَرَدْتُ
بِكَلِمَتِيْ ؞ مَا اَرَدْتُ بِخُطْوَتِيْ ؞ مَا اَرَدْتُ بِاُكْلَتِيْ
مُحَاسِبًا لِنَفْسِهٖ ؞ مُؤَدِّبًا لِمَ فَعَلْتَ لِمَ صَنَعْتَ ؞
هَلْ هٰذَا يُوَافِقُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ ؞ عَلَيْكُمْ
بِالْيَقِيْنِ بَعْدَ الْمُحَاسَبَةِ فَاِنَّهٗ لُبُّ الْاِيْمَانِ
مَا اَدَّيْتُ الْفَرَائِضَ اِلَّا بِالْيَقِيْنِ ؞ مَا زَهِدَ
فِي الدُّنْيَا اِلَّا بِالْيَقِيْنِ ؞ عِنْدَ اِجَابَةِ الدُّعَاءِ
سُكُوْنٌ وَّدَعَةٌ ؞ فَاِنْ لَّمْ يُجَبْ دَعْوَتُكَ
تَعْتَرِضُ ؞ مِنْ عَلَامَاتِ الصِّدِّيْقِيْنَ الرُّجُوْعُ
اِلَى اللّٰهِ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ ؞ فَاِذَا اَرَادُوْا كِتْمَانَ
اَحْوَالِهِمْ رَجَعُوْا اِلَى الْخَلْقِ فِي الْاَخْذِ وَالْعَطَاءِ
قُلُوْبُهُمْ مَعَهٗ وَاَبْدَانُهُمْ مَعَ خَلْقِهٖ ؞ يَحْتَاجُ
ابْنُ اٰدَمَ اَنْ يَّعْمَلَ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَتّٰى
يَتَغَيَّرَ طَبْعُهٗ ؞ يُجَاهِدُ نَفْسَهٗ وَشَيْطَانَهٗ وَ
هَوَاهُ حَتّٰى يَنْتَقِلَ مِنْ صِفَاتِ الْبَهَائِمِ اِلَى
الْاَخْلَاقِ الْاِنْسَانِيَّةِ ؞ اَكَفَرْتَ بِهٰذَا
الرَّبِّ الَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ
نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰكَ رَجُلًا ؞ اَجَزَاؤُهٗ اَنْ
تَكْفُرَهٗ وَتَجْحَدَهٗ وَتَسْتَحِيَ مِنْ اَعْيُنِ
النَّاسِ اَنْ تَرَاكَ وَلَا
تَسْتَحِيْ مِنْهُ

ملامت[1] کرنے والے نفس کی (کیوں کہ) مومن کی تو یہ شان ہے کہ وہ اپنے نفس سے حساب لینے کے لئے کہا کرے کہ میرے اس بات کرنے سے کیا مقصود ہے؟ اور قدم اُٹھانے سے کیا مقصود ہے اور اس نوالہ سے کیا مقصود ہے؟ اور یوں کہہ کر اس کو ادب سکھایا کرے کہ ایسا کیوں کیا اور آیا یہ کتاب وسُنت کے موافق ہے یا نہیں ہے؟ اس محاسبہ کے بعد درجۂ یقین اختیار کرو کہ وہ خلاصۂ ایمان ہے یعنی فرائض بھی ادا کرو تو یقین ہی کے ساتھ ادا کرو اور دُنیا میں زہد اختیار کرو تب بھی یقین کے ساتھ (مگر افسوس تیرا یہ حال ہے کہ) دعا قبول ہو جانے کے وقت تو سکون و قرار ہوتا ہے اور اگر دعا قبول نہ ہو تو اعتراض کرنے لگتا ہے۔ حالانکہ ہر امر میں خدا کی طرف رجوع کرنا صدیقین کی علامت ہے۔ پس جب ان کو اپنے احوال کا اخفاء مقصود ہوتا ہے تو داد وستد میں مخلوق کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ان کے قلوب اللہ ہی کے ساتھ ہوتے ہیں اور بدن اس کی مخلوق کے ساتھ ابن آدم کو اس دارِ دُنیا میں ضرورت ہے کہ عمل کئے جائے یہاں تک کہ اس کی طبیعت بدل جائے۔ اپنے نفس اپنے شیطان اور اپنی خواہش کے ساتھ جہاد کرتا رہے۔ یہاں تک کہ چوپایوں کی خصلتوں سے منتقل ہو کر انسانی عادتیں اختیار کرے اور یوں کہتا رہے کہ) کیا تو اس پروردگار کا کفر کرتا ہے جس نے تجھ کو مٹی سے پیدا کیا اس کے بعد نطفہ سے اور اس کے بعد مرد بنا کر سیدھا کر دیا؟ کیا ان احسانات کا یہی معاوضہ ہے کہ اس کا کفر کرے اور اس کا منکر بنے اور لوگوں کی آنکھوں سے تو شرمائے کہ وہ دیکھ نہ لیں اور اُس سے نہ شرمائے

---

[1] نفس لوامہ ان لوگوں کا ہے جو اوّل بے باک ہو کر گُناہ کر بیٹھیں اور بعد میں نادم ہو کر اپنے آپ کو ملامت کریں کہ ایسا کیوں کیا؟ سو ایسا ہونا ضعف کی علامت ہے۔ مسلمان کی شان تو یہ ہے کہ جو کام بھی کرے اس کو اوّل سوچ لے کہ جائز ہے یا نہیں بعد میں تاکہ ملامت کی نوبت ہی نہ آئے۔ خلاصہ یہ ہے کہ صاحب فکر و محاسبہ بن آزاد و بے فکر مت بن ۱۲ منہ۔

وَهُوَ يَرَاكَ ❊ يَا مُدَّعِي الْوِلَايَةِ فِي الظَّاهِرِ وَ
يُجَاهِرُ الْحَقَّ بِالْمَعَاصِيْ ❊ مَا تَسْتَحِيْ مِنْهُ
وَهُوَ مُطَّلِعٌ عَلٰى سِرِّكَ وَسَرِيْرَتِكَ ❊ وَاَنْتَ يَا
مَنْ يَّظْهَرُ الْفَقْرَ وَيَكْتُمُ الْغِنٰى مَا تَسْتَحِيْ تَبِيْعُ
دِيْنَكَ بِدُنْيَاكَ ❊ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ
اللّٰهِ ❊ اَيْنَ شُكْرُكَ يَا غُلَامُ لَا تَتَّهِمْ اَحَدًا
فِيْ خَالِقِكَ ❊ لَعَلَّكَ تُخْطِئُ وَتُصِيْبُ ❊ لَا تُقَبِّحْ
عَلٰى غَيْرِكَ حَتّٰى يَسْتَحْسِنُ عَمَلُكَ ❊ اَلتَّحْسِيْنُ
وَالتَّقْبِيْحُ اِلَى الشَّرْعِ لَا اِلَى الْعُقُوْلِ ❊ هٰذَا
مِنْ حَيْثُ الظَّاهِرِ ❊ وَتَوَقَّى الْاَحْوَالَ بِاَنْ
يَكُوْنَ التَّقْبِيْحُ وَالتَّحْسِيْنُ اِلَى الْبَاطِنِ ❊
فَتْوَى الْقَلْبِ تَقْضِيْ عَلٰى فَتْوَى الْفَقِيْهِ ❊ لِاَنَّ
الْفَقِيْهَ يُفْتِيْ بِنَوْعِ اِجْتِهَادِهٖ ❊ وَالْقَلْبُ لَا
يُفْتِيْ اِلَّا بِالْعَزِيْمَةِ ❊ مَا يَرْضَى الْحَقُّ وَمَا
يُوَافِقُ ❊ هٰذَا اقْتِضَاءُ الْعِلْمِ عَلَى الْحُكْمِ ❊ كُوْنُوْا
عَبِيْدَ الْحُكْمِ ثُمَّ عَبِيْدَ الْعِلْمِ مَعَ عُبُوْدِيَّةِ
الْحُكْمِ ❊ بِمَعْنٰى كُوْنُوْا مُوَافِقِيْنَ لَهٗ مُتَذَلِّلِيْنَ
تَدْخُلُوْا مَعَ الْعِلْمِ فِيْ صُحْبَةِ الْحُكْمِ ❊ كُلُّ
حَقِيْقَةٍ لَا تَشْهَدُ لَهَا الشَّرِيْعَةُ فَهِيَ زَنْدَقَةٌ
اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى اَهْلِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اَقَمْتَ
فِيْمَا فِيْهِ اَقَامُوْا وَاَكَلْتَ مِمَّا اَكَلُوْا ❊
وَاشْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰى عَلَى السِّرِّ وَالْخَلْوَةِ ❊

يَا اَهْلَ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ
جَمِيْعُ مَا اَنْتُمْ
فِيْهِ

حالانکہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے؟ **اے ظاہری ولایت کے مُدعی اور** کھلم کھلا حق کی نافرمانیاں کرنے والے کیا تجھے اس سے شرم نہیں آتی۔ حالانکہ وہ آگاہ ہے تیرے باطن اور تیرے اندرون پر اور اے وہ شخص جو تنگدستی ظاہر کرتا اور تونگری کو چھپاتا ہے۔ تجھے شرم نہیں آتی کہ دُنیا کے بدلہ دین کو بیچ رہا ہے (خدا فرماتا ہے کہ) جو کچھ بھی تمہارے پاس نعمت ہے وہ اللہ ہی کی دی ہوئی ہے، پھر تیرا شکر کہاں چلا گیا۔ **صاحبزادہ** ۔ اپنے خالق کے بارے میں کسی پر بھی الزام مت رکھ (کہ فلاں زاہد نہیں اور فلاں اچھا کھاتا پیتا ہے اس لئے کہ تو بشر ہے جس) سے خطا بھی ہوتی ہے اور صواب بھی۔ جب تک تیرے عمل درست نہ ہو جایئں دوسروں کو بُرا مت سمجھ ۔ کیونکہ اچھا اور بُرا سمجھنا شریعت کا منصب ہے نہ کہ عقل کا ۔ یہ تو ظاہری حالات کے اعتبار سے ہے اب رہے احوال باطنی سو ان میں احتیاط اس طرح کر کہ بُرا سمجھنا اور اچھا سمجھنا باطن کا منصب ہے قلب کا فتویٰ فقہ کے فتوے پر حاکم ہوا کرتا ہے کیونکہ فقیہ تو اپنے ایک قسم کے اجتہاد سے فتوی دیا کرتا ہے اور قلب اس پختہ علم کے بغیر کہ حق تعالےٰ کی مرضی اور منشاء کے موافق کیا ہے فتویٰ ہی نہیں دیتا۔ یہ علم کا فیصلہ ہے حُکم کے مقابلہ میں (اور ظاہر ہے کہ علم کو حکم پر فوقیت ہے) اوّل بندۂ حکم بنو اس کے بعد بندۂ علم بنو مگر بایں صورت کہ حُکم کی بندگی بھی باقی رہے کہ اس کی موافقت والے اور اس کے سامنے سر جھکائے رہو۔ حکم کی مصاحبت میں رہکر علم پر داخل ہو کیونکہ ہر وہ حقیقت جس کی (سچائی پر) شریعت گواہی نہ دے وہ زندیقیت ہے جب تو اہلِ حق کی خدمت میں حاضر ہوگا تو جہاں وہ کھڑے ہیں وہیں تو کھڑا ہوگا اور جو چیز وہ کھا رہے ہیں وہی تو کھائے گا اور اللہ تعالےٰ کا شکر کر دسرا اور خلوت پر۔ **اے باشندگانِ شہر**۔ تم جس حالت میں ہو وہ

مُنْكَرٌ عِنْدِي ۞ وَجَمِيعُ مَا أَنَا فِيهِ مُنْكَرٌ عِنْدَكُمْ ۞
نَحْنُ ضِدَّانِ لَا نَتَّفِقُ ۞ نَعِيشُ بَيْنَكُمْ بِقُوَّةِ صَاحِبِ
السَّمٰوٰتِ ۞ لَا قَرَارَ لِطُيُورِ قُلُوبِنَا ۞ شَبَابُكَ قَدْ
ذَهَبَ فِي سَخَطِ الْخَالِقِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ تُرْضِي زَوْجَتَكَ
وَوَلَدَكَ وَجَارَكَ وَسُلْطَانَكَ ۞ وَتُسْخِطُ الْمَلٰئِكَةَ
وَالْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ لَا بُدَّ لَكَ مِنَ
الْإِجَابَةِ إِلَى الْمَوْتِ ۞ تَلْقَى الْآبَاءَ وَالْأُمَّهَاتِ
وَالْإِخْوَانَ وَالْأَصْحَابَ وَالسَّلَاطِينَ ۞ لَا يَقُولَنَّ
أَحَدُكُمْ مَتٰى تَقُومُ الْقِيَامَةُ ۞ فَإِنَّهُ إِذَا مَاتَ
قَامَتْ قِيَامَتُهُ ۞ أَوْلِيَاءُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ
بِقُرْبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عَاشُوا بِالْإِضَافَةِ
إِلَى الْحَقِّ مَاتُوا مَوْتَاتٍ ۞ أُولٰى عَنِ
الْحَرَامِ ۞ وَثَانِيَةٌ عَنِ الشُّبُهَاتِ ۞ وَثَالِثَةٌ
عَنِ الْمُبَاحِ ۞ وَرَابِعَةٌ عَنِ الْحَلَالِ
الطَّلْقِ ۞ وَخَامِسَةٌ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ مَوْتٰى عَنْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ
لَا يَطْلُبُونَهَا وَلَا يَقْرُبُونَهَا ۞
كَأَنَّهُمْ مُسِخُوا مَعَانِيَ بِلَا
صُوَرٍ ۞ ثُمَّ أَحْيَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى
بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٰهَا وَمُرْسٰهَا ۞ إِذَا
جَرَتِ الْقُلُوبُ عَلٰى بِحَارِ
الْقَدَرِ رَسَاهَا عَلٰى بَابِ
عِلْمِهِ وَقُرْبِهِ ۞ اَلْيَقَظَةُ
خِدْمَةٌ وَالنَّوْمُ وُصْلَةٌ ۞
إِذَا نَامَ

میرے نزدیک اوپری ہے اور میں جس حالتیں ہوں وہ تمہارے نزدیک اوپری ہے۔ میں اور تم ایک دوسرے کی ضد ہیں کہ ایک جگہ متفق نہیں ہو سکتے۔ خالقِ افلاک ہی کی طاقت سے باہم گذران کر رہے ہیں (ورنہ) ہمارے طائرِ قلوب کو قرار نہیں (کبھی کا بھی تم سے الگ ہو جاتا) تیری نوجوانی خدا کو ناراض رکھنے میں ختم ہوئی کہ راضی کرتا ہے اپنی بی بی کو اپنے بچہ کو، اپنے پڑوسی کو، اپنے حاکمِ وقت کو اور ناراض کرتا ہے فرشتوں کو اور حق تعالےٰ شانہ کو حالانکہ اسی کی طرف لوٹنا ہے کہ موت کے حکم کی تعمیل کئے بغیر تجھے چارہ نہیں (کہ مرے گا اور وہاں) ماں، باپ، بھائی، یار آشنا اور سلاطین سب سے ملاقات کرے گا کوئی یوں نہ کہے کہ قیامت کب آئے گی (اس میں تو بہت دیر معلوم ہوتی ہے) کیونکہ جو مرگیا اس کی قیامت تو آ ہی گئی۔ اولیاء اللہ وہاں حق تعالیٰ کے قُرب میں حق تعالےٰ کی جانب نسبت کے اعتبار سے زندہ ہیں اور چند موتیں پا چکے ہیں۔ سب سے پہلی موت حرام چھوڑنے کی دوم شبہات ترک کرنے کی سوم مباح سے احتیاط کر لینے کی، چہارم حلال خالص سے بھی احتراز کرنے کی اور پانچویں موت اللہ کے سوا، ہر چیز سے رُخ پھیر لینے کی۔ وہ ان سب چیزوں سے (گویا) مرے ہوئے ہیں کہ نہ ان کو طلب کرتے ہیں اور نہ ان کے پاس پھٹکتے ہیں گویا کہ وہ معانی بلاصورت قالب میں آئے اور اس کے بعد حق تعالےٰ نے ان کو حیات بخشی کہ اللہ ہی کے نام سے ہے ان کا چلنا اور ٹھیرنا۔ قلوب جب تقدیر کے سمندروں میں بہتے ہیں تو ان کا ٹھیراؤ علم و قرب خداوندی کے دروازہ پر ہوتا ہے۔ ان کی بیداری خدمت ہے (کہ اعمال کرتے ہیں) اور خواب (اپنے محبوب سے) وصال ہے (کہ وصل کی لذت اُٹھاتے ہیں) جب بندہ

الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ يُبَاهِي اللّٰهُ بِهٖ مَلَائِكَتَهٗ ٭
اَلْبِنْيَةُ قَفَصٌ وَالرُّوحُ طَائِرٌ ٭ اَلْخَلْقُ عِنْدَ
أَهْلِ الْمَعْرِفَةِ كَالذُّبَابِ وَالذَّنَابِيْرِ وَكَدُوْدِ
الْقَزِّ ٭ أَحْوَالُهُمْ لَا تَنْضَبِطُ لَكُمْ ٭ كُوْنُوْا عُقَلَاءَ ٭
مَا يَهْلِكُ عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْأَحْمَقُ ٭ وَمَا يَهْلِكُ عَلَى
اللّٰهِ إِلَّا هَالِكٌ ٭ مَنْ أَمَرَكَ بِالْبَذْلِ وَالْعَطَاءِ
فَهُوَ صَدِيْقُكَ ٭ مَنِ اسْتَغْنٰى بِمَالِ الْفُقَرَاءِ
فُقِرَ بِهٖ ٭ بِمُجَرَّدِ الْإِسْلَامِ لَا يُقْنَعُ مِنْكَ ٭ مَتٰى
تَعْمَلُ الْحَقَّ وَتَفْعَلُ الْحَقَّ ٭ إِذَا تَحَرَّكَتْ
أَعْضَائِيْ فَاعْلَمُوْا أَنِّيْ قَدِ احْتَرَقَ قَلْبِيْ ٭ يَا
دُنْيَا تَمَرَّرِيْ عَلٰى أَوْلِيَائِيْ فِيْ بَدْءِ الْأَمْرِ
لِكَيْلَا يُحِبُّوْكِ ٭ وَاخْدِمِيْهِمْ فِيْ اٰخِرِ الْأَمْرِ
لِكَيْلَا يَشْتَغِلُوْا بِكِ ٭ كَانَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا ذُكِرَتْ عِنْدَهُ السَّاعَةُ
يَصِيْحُ كَمَا تَصِيْحُ الْمَرْأَةُ الثَّكْلٰى ٭ وَيَقُوْلُ
لَا يَنْبَغِيْ لِابْنِ اٰدَمَ إِذَا ذُكِرَتْ عِنْدَهُ
السَّاعَةُ أَنْ يَسْكُنَ ٭ أَنْتَ عَدَمٌ لَا حِسَّ
فِيْكَ ٭ مَا عَشِقْتَ قَطُّ وَلَا عُشِقْتَ قَطُّ وَلَا
عُشِقْتَ ٭ حَزَنٌ لِطُوْلِ مَقَامِهٖ فِي الدُّنْيَا ٭
لِأَنَّ خَوْفَهٗ مِنْ تَقَلُّبِ الْأَعْيَانِ وَالْحَاجَةِ إِلَى
الْخَلْقِ وَالْحِجَابِ عَنِ الرَّحْمٰنِ لِغَلَبَةِ
الْهَوٰى وَالنَّفْسِ وَالطَّبْعِ وَالشَّيْطَانِ ٭
مَنْ أَمِنَ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا فَقَدْ
جَهِلَ جَهْلًا عَظِيْمًا
يَا غُلَامُ

نماز پڑھتے پڑھتے سو جاتا ہے تو حق تعالیٰ اس سے اپنے فرشتوں پر فخر فرماتا ہے (کہ دیکھو خدمت کرتا کرتا وصال کا مزہ لینے لگا) بدن گویا پنجرہ ہے اور روح گویا پرند۔ اہلِ معرفت کے نزدیک ساری مخلوق مکھیوں، تتیوں اور ریشم کے کیڑوں کی مانند ہے کہ ان کے احوال تمہارے احاطۂ ضبط میں نہیں آسکتے۔ سمجھ دار بنو کیوں کہ حق تعالیٰ (جیسے رحیم و کریم) کے سامنے وہی ضائع ہوتا ہے جو سرتا پا احمق ہو اور اللہ کے سامنے وہی ہلاک ہوتا ہے جس کی تقدیر ہی میں ہلاکت لکھی ہو جو تجھ کو جود وسخا کی ترغیب دے وہی تیرا سچّا دوست ہے۔ جو فقیروں کے روپیہ پیسہ سے تونگر بنا وہ محتاج بنا۔ تجھ سے محض اسلام پر اکتفا نہ کیا جائے گا (بلکہ ایمان وایقان حاصل کرنا پڑے گا) تو سچّا عمل اور اور سچّا فعل کب کرے گا؟ جب میرے اعضاء حرکت کریں تو سمجھ لو کہ میرا قلب جل رہا ہے۔ اے دُنیا میرے دوستوں پر ابتدائی حالت میں تلخ بن تاکہ وہ تجھ کو محبوب نہ سمجھنے لگیں اور انتہائی حالت میں ان کی خادمہ بن تاکہ وہ تجھ میں مشغول نہ ہو جائیں عیسیٰ بن مریم علیہ السّلام کی حالت یہ تھی کہ جب ان کے نزدیک قیامت کا تذکرہ ہوتا تو ایسے چیختے تھے جیسے وہ ماں چیختی ہے جس کا بچہ مرجائے۔ اور یوں فرماتے تھے کہ "انسان کو زیبا نہیں کہ قیامت کا اس کے نزدیک تذکرہ ہو اور وہ چین سے بیٹھا رہے۔" تو عدم محض ہے تجھ میں مُطلق حِس نہیں، نہ تو کبھی عاشق ہوا، نہ کوئی تجھ پر عاشق ہوا (کہ عشق کی چٹک سے آگاہ ہوتا) عارف دُنیا میں زیادہ رہنے سے بھی غمگین ہوا کرتا ہے، کیونکہ غلبہ ہوا و نفس وطبیعت وشیطان کی وجہ سے اس کو تغیرِ احوال اور مخلوق کی احتیاج اور رحمٰن سے محجوب ہو جانے کا خوف رہتا ہے۔ جو شخص اس دُنیا میں نڈر رہا اس نے سخت نادانی کی۔ صاحبزادہ (آخر تک میں

مَنْ مَا يَكُوْنُ اَخْوَفُ مَا يَكُوْنُ ۞ لَعَمْرِيْ يُقَرِّبُكَ
وَيُدْنِيْكَ وَيُحَدِّثُكَ وَيُلْقِمُكَ وَيُطْلِعُكَ
وَيُشَاهِدُكَ وَيَفْتَحُ لَكَ الْاَبْوَابَ وَيُقْعِدُكَ
عَلٰى مَائِدَةِ فَضْلِهٖ وَقُرْبِهٖ وَيُبَاسِطُكَ ۞
وَلٰكِنْ يَطْلُبُ مِنْكَ الْحُزْنَ ۞ قَامَ اِلَيْهِ
رَجُلٌ لِيَسْاَلَهٗ فَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ ۞ وَقَالَ هٰذَا
مَوْضِعُ الْحُزْنِ ۞ اَلْبَرْقُ لَمْعَةٌ وَسَيَتَفَرَّعُ
غَيْثٌ وَمَطَرٌ ۞ يَقْرُبُ الْعَبْدُ اِلَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ
وَالْقُرْبُ اِنَّمَا يَكُوْنُ بَعْدَ اِحْكَامِ الْحُكْمِ ۞ بَعْدَ
وَضْعِ كِتَابِ الْيَقِيْنِ فِيْ يَدِهٖ وَالْاِطِّلَاعِ عَلٰى
اَسْرَارِهٖ وَمَا سَيَكُوْنُ مِنْهُ ۞ اَخُوْ ابْنِ عَقِيْلٍ
كَانَ صَاحِبَ قِرَاءَاتٍ وَفِقْهٍ ۞ تَنَصَّرَ وَرُئِيَ
فِيْ بِلَادِ الْكُفَّارِ وَفِيْ عُنُقِهٖ صَلِيْبٌ ۞ قِيْلَ
لَهٗ مَا فَعَلَتْ بِتِلْكَ الْقِرَاءَاتِ وَالتَّنَسُّكِ ۞
فَقَالَ لَا اَدْرِيْ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْئًا سِوٰى
اٰيَةٍ وَّاحِدَةٍ وَقَدِمْنَا اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ
عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۞ اَوَّلُ مَا
يَرْتَدُّ السِّرُّ ثُمَّ الْقَلْبُ ثُمَّ النَّفْسُ ثُمَّ
الْجَوَارِحُ ۞ اِذَا ارْتَدَّ السِّرُّ لَا بُدَّ مِنْ
ظُهُوْرِهٖ ۞ اَلْمُنَافِقُ فِي الْمَسْجِدِ
كَالطَّيْرِ فِي الْقَفَصِ ۞ ظَاهِرُ الشَّرْعِ
قَفَصُهٗ ۞ لَوْ خَلَّيْنَا وَظَاهِرَ
الْعِلْمِ لَبَيَّنَّا لَكَ ذُنُوْبَكَ
وَقُلْنَا يَا كَافِرُ
يَا فَاسِقُ ۞

سب سے زیادہ مامون وہی ہے جو (دُنیا میں) سب سے زیادہ خائف رہا ہو۔ قسم ہے اپنی زندگانی کی حق تعالیٰ تجھ کو مُقرب بنائے گا پاس بلائے گا باتیں کرے گا، نوالے کھلائے گا۔ مُطلع کرے گا مشاہدہ کرائے گا اور تیرے لئے دروازے کھول دے گا اور تجھ کو اپنے دسترخوان پر بٹھالے گا اور تجھ سے انبساط فرمائے گا مگر ہاں وہ تجھ سے حزن کا خواہاں ہے۔ ایک شخص کچھ پوچھنے کے لئے کھڑا ہوا پس آپ نے اس کی نہ سُنی اور فرمایا کہ یہ موقع حزن کا ہے۔ بجلی ایک نوری چمک ہے اور بارش اس کے پیچھے پیچھے ہوتی ہے (اسی طرح جب غم کی گھٹا چھاتی ہے تو آنکھ سے آنسو ٹپکتے ہیں) بندہ حق تعالیٰ کا قُرب چاہتا ہے اور قُرب حُکم کو مضبوط کرنے کے بعد ہوتا ہے۔ یقین کی کتاب اس کے ہاتھ میں رکھ دینے اور اپنے اسرار سے آگاہ بنا دینے کے بعد ہوتا ہے اور آئندہ بھی جو کچھ ہوگا اسی کی طرف سے ہوگا۔ (دیکھو) قبیلہ بنی عقیل کا ایک شخص جو بڑا قاری و حافظ اور فقیہ شخص تھا نصرانی بن گیا اور کُفّار کے مُلک میں لوگوں نے اس کو اس حالت میں دیکھا کہ صلیب اس کے گلے میں تھی۔ کسی نے اس سے پوچھا کہ وہ علم و دینداری کہاں گئی؟ تو کہنے لگا کہ مجھے قرآن میں سے بجز اس آیت کے اور کچھ خبر نہیں وقدمنا الی ما عملوا الخ (خدا فرماتا ہے کہ جو کچھ اعمال اُنھوں نے کئے تھے ہم ان کی طرف بڑھے اور ان کو غُبار پراگندہ بنا دیا) اوّل باطن مرتد ہوا کرتا ہے اس کے بعد قلب اس کے بعد نفس اور اس کے بعد اعضاء۔ جب باطن مرتد ہو جاتا ہے تو ضرور اس کا ظہور ہوتا ہے۔ منافق کی مسجد کے اندر ایسی حالت ہوتی ہے جیسے پرند کی پنجرہ کے اندر۔ ظاہر شریعت اس کا پنجرہ ہے (اور وہ ہر وقت اس سے آزاد ہونے کا آرزومند رہتا ہے) اگر علم ظاہر یعنی شریعت ہم کو اجازت دیتا تو ہم تیرے گُناہ ظاہر کر دیتے اور اے کافر" اے فاسق"

مِنَ الشَّرْعِ قَبْضَ اَيْدِيَنَا عَنْ ذٰلِكَ ۞ اُخْدُمُوا الْحُكْمَ وَاطْلُبُوا الْعِلْمَ ۞ لِاَنَّ الْعِلْمَ يَكْشِفُ لَكُمْ ۞ تَعَلَّمِ الشَّرْعَ ثُمَّ اعْتَزِلْ ۞ فَاِنْ كُنْتَ مِنْ خَوَاصِّهٖ اَطْلَعَكَ عَلٰى عِلْمِهٖ ۞ اِذَا انْتَهَتْ بِكَ النَّفْسُ اِلٰى مَوْلَاهَا وَقَفْتَ عَلَى الْبَابِ وَدَخَلْتَ دُخُوْلَ الْمُلُوْكِ ۞ اِذَا رَاَيْتَ الْبَابَ مَفْتُوْحًا قِيْلَ لَكَ لَا تَدْخُلْ كَمَا اَنْتَ ۞ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ ۞ اِئْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ يَا سِرُّ اِئْتِ بِقَلْبِكَ وَجَوَارِحِكَ وَكُلِّيَّتِكَ حِيْنَئِذٍ لَا بَيْعَ وَلَا شِرَاءَ وَلَا مُعَاوَضَةَ ۞ كُلْ يَا مَنْ لَمْ يَاْكُلْ وَاشْرَبْ يَا مَنْ لَمْ يَكُنْ يَشْرَبُ ۞ لَمَّا صَبَرَتِ الْبِئْرُ عَلَى الْحَفْرِ وَالْمَعَاوِلِ ظَهَرَ مِنْهَا الْمَعِيْنُ ۞ صَارَ مَاْوَى الصَّادِرِ وَالْوَارِدِ ۞ اِذَا لَمْ تَصْبِرْ عَلٰى اٰلَامِ الْمُجَاهَدَاتِ وَالْبَلَايَا مَتٰى تَكُوْنُ عَارِفًا ۞ يَا فَقِيْرُ صَابِرْ ۞ عَنْ قَرِيْبٍ يَنْظُرُ اِلَيْكَ الْحَقُّ فَيَرْفَعُكَ وَيُتَوِّجُكَ وَيُلْبِسُكَ لِبَاسَ الْعَظَمَةِ وَالْمُلْكِ وَالْجَلَالِ ۞ اَللّٰهُمَّ عَنْهُمْ بُعْدًا وَّاِلَيْكَ قُرْبًا ۞ اَللّٰهُمَّ عَنْهُمْ غِنًى وَّاِلَيْكَ فَقْرًا ۞ اِحْفَظِ اللّٰهَ بِالْغِنٰى عَمَّا سِوَاهُ ۞ اِذَا تَعَلَّقَ قَلْبُكَ بِبَابِ الْقُرْبِ وَهُوَ فِيْ ظُلْمَةِ الْوُجُوْدِ طَلَعَ عَلَيْهِ فَجْرُ الْعِلْمِ ۞ وَكَحَلَ بَصَرَ قَلْبِكَ بِكُحْلِ السِّرِّ ۞ وَاُقْرِئْتَ فِهْرِسَ الْاَقْدَارِ ۞ حِيْنَئِذٍ دُوْنَكَ الْاَكْلَ وَالشُّرْبَ ۞ بَعْدَ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ مَنْقُوْدَةً لِمُلُوْكِ خَلْقِهٖ وَالنُّجَبَاءِ مِنْ اَوْلِيَائِهٖ ۞

کہہ کر پکارتے۔ مگر شریعت نے ہاتھ پکڑ رکھا ہے۔ حکم (یعنی شریعت) کے خادم اور علم کے طالب بنے رہو کہ علم ہی تم کو صاحبِ کشف بنائے گا۔ علم شریعت سیکھ اس کے بعد گوشہ نشینی اختیار کر۔ پس اگر تو خواص میں سے ہوا تو وہ تجھ کو اپنے علم پر آگاہ فرمائے گا۔ تیرا نفس جب تجھ کو اپنے مولیٰ تک پہنچا دے گا تو دروازے پر کھڑا ہو جائے گا اور تو شاہانہ داخلہ کی طرح داخل ہوگا۔ جب تو دروازہ کو کھلا ہوا دیکھے گا تو تجھ سے کہا جائے گا کہ (اکیلے) اندر نہ جاؤ یہیں کھڑے رہو۔ تمہارے متعلقین کا بھی تم پر حق ہے۔ اپنے جملہ متعلقین کو بھی میرے پاس لے آؤ۔ اے باطن اپنے قلب اور اپنے اعضاء سمیت جما رہ۔ اس وقت نہ خرید و فروخت نہ معاوضہ۔ کھا اے وہ شخص جس نے کھایا نہیں، اور پی اے وہ شخص جس نے پیا نہیں۔ کنواں جب کھدائی اور پھاوڑوں پر صبر کرتا ہے تب اس میں چشمہ ظاہر ہوتا ہے کہ وارد و صادر کی جائے پناہ بن جاتا ہے (اسی طرح) جب تو مجاہدوں اور مصائب کی تکلیفوں پر صبر نہ کرے گا تو عارف کس طرح بن جائے گا۔ اے فقیر صابر بن کہ عنقریب حق تعالیٰ تیری طرف نظر فرمائے گا۔ پس تجھ کو بلندی عطا فرمائے اور تاج اُڑھائے اور عظمت و جلال کا شاہانہ لباس پہنائے گا۔ الٰہی مخلوق سے بُعد اور اپنا قرب عطا فرما۔ الٰہی مخلوق سے بے نیازی اور اپنی طرف احتیاج عطا کر۔ جملہ ماسوا سے بے نیازی برت کر اللہ (کی یاد) کو محفوظ رکھ۔ جب تیرا قلب ظلمتِ وجود کی حالت میں دروازۂ قرب پر لٹک رہے گا تو علم کی صبح طلوع کرے گی اور تیرے قلب کی آنکھ میں اسرار کا سُرمہ لگائے گی اور تقدیروں کی فہرست تجھ کو پڑھا دی جائے گی۔ اس وقت جنت میں داخل ہوکر جو کہ اللہ کی مخلوق کے (دینی) بادشاہوں اور برگزیدہ اولیاء کیلئے

تَأْكُلُ وَتَشْرَبُ وَتَنَامُ طُوْلًا وَلَا تَصْبُوْا سِرًّا ۞ تَقُوْلُ اَنَا مِنْ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ اَنَا مِنَ الْاَبْدَالِ لَيْسَ هٰذَا بِالتَّمَنِّيْ ۞ مُجَبَاءُ خَلْقِ اللّٰهِ نَاظِرُوْنَ اِلٰى مُرَادِ اللّٰهِ ۞ عِنْدَ كُمْ مِّنْ هٰذَا خَبَرٌ ۞ يَا اَهْلَ الْمَجَالِسِ ۞ يَا اَبْنَاءَ قِيْلٍ وَّقَالٍ ۞ نَفَخَ فِيْ يَدِهٖ وَاَدَارَ وَجْهَهٗ اِلٰى جَمِيْعِ الْجِهَاتِ ۞ مَنِ ادَّعٰى حُبَّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ غَيْرِ وَرَعٍ فِيْ خَلْوَتِهٖ فَهُوَ كَذَّابٌ مَنِ ادَّعٰى حُبَّ الْجَنَّةِ مِنْ غَيْرِ بَذْلِ الْمَالِ وَالْمُلْكِ فَهُوَ كَذَّابٌ ۞ مَنِ ادَّعٰى حُبَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ حُبِّ الْفَقْرِ وَالْفُقَرَاءِ فَهُوَ كَذَّابٌ ۞ بِعَيْنِ الرَّاْسِ تُشَاهِدُ الدُّنْيَا ۞ وَبِعَيْنِ الْقَلْبِ تُشَاهِدُ الْاٰخِرَةَ ۞ وَبِعَيْنِ السِّرِّ تُشَاهِدُ الْمَوْلٰى ۞ تَتَاَدَّبُ مَعَ الْخَلْقِ بِحَيْثُ لَا تَرْفَعُ صَوْتَكَ عَلٰى صَوْتِ اَحَدِهِمْ حِفْظًا لِاَدَبِكَ ۞ وَتُبَارِزُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ بِالْمَعَاصِيْ ۞ وَتُعَارِضُهٗ فِيْ اَفْعَالِهٖ ۞ قَبِيْحٌ بِكَ ۞ لَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ اِلَّا عَلٰى جَاهِلٍ اِلَّا مَنْ اٰثَرَ اللّٰهَ عَلٰى هَوَاهُ وَطَبْعِهٖ وَنَفْسِهٖ ۞ هٰذَا شَيْءٌ مِّنْ وَّرَاءِ الْعُقُوْلِ تُوَاخِذُ الرُّوْحَ وَالطَّبْعَ بِالْمُوَاطَاةِ وَالْمُوَافَقَةِ ۞ وَاَمَّا بِالْاِكْرَاهِ فَلَا اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ ۞ اَلْمُرِيْدُ الصَّادِقُ كُلُّ وَارِدٍ يَرِدُ اِلَيْهِ يَعْرِضُ اَعْمَالَهُ الظَّاهِرَةَ عَلٰى مِرْاٰةِ الْحُكْمِ ۞ وَيَعْرِضُ اَعْمَالَهُ الْبَاطِنَةَ

نقدا نقد یہیں موجود ہے۔ کھانے پینے میں مشغول ہو کہ کھائے اور پئے اور (مزے سے) دیر تک سوئے اور باطن پر فریفتہ ہو اور کہے کہ میں اولیاء اللہ میں سے ہوں۔ میں ابدال میں سے ہوں۔ یہ بات محض تمنا سے حاصل نہیں ہوا کرتی۔ اللہ کی مخلوق کے برگزیدہ حضرات اللہ کی مُراد پر نظر رکھا کرتے ہیں (کہ جو اس کی منشا ہو فوراً اس پر کاربند ہوں) اے اہلِ مجلس اور اے قیل و قال والو تمہیں اس کی کچھ خبر بھی ہے؟ آپ نے ہاتھ میں پھونک مار کر اور چہرۂ مُبارک چاروں طرف گھُما کر یوں فرمایا کہ جس کو خلوت میں تقویٰ حاصل نہ ہوا اور حق تعالیٰ کی محبت کا دعوےٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ جو شخص مال و مُلک خرچ کئے بغیر جنّت کی محبت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے اور جو شخص فقر اور فقراء کو محبوب رکھے بغیر جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے چہرہ کی آنکھ سے تو دُنیا کا مُشاہدہ کرے گا اور قلب کی آنکھ سے آخرت کا اور باطن کی آنکھ سے مولا کا۔ تو مخلوق کے ساتھ تو اتنا ادب برتتا ہے کہ ادب کی حفاظت کے خیال سے کسی کی آواز پر بھی تیری آواز بلند نہیں ہوتی اور حق تعالےٰ کی کھُلّم کھُلاّ معصیتیں کرتا۔ اور اس کے افعال میں مباحثہ کرتا ہے (کہ ایسا کیوں کیا اور ایسا کیوں نہ کیا) تیری حالت بھی کس قدر قبیح ہے (ساری مخلوق کہ) جن پر آفتاب طلوع کرتا ہے جاہل ہے بجز اُس کے جس نے اپنی خواہش اور طبیعت و نفس پر اللہ کو ترجیح دی۔ یہ بات عقول سے بالا ہے رُوح اور طبیعت کی گرفت موافقت ہی سے ہو سکتی ہے نہ کہ جبر سے چنانچہ اِرشاد ہے کہ "مگر وہ شخص جس پر (کُفر کرنے کا) جبر کیا گیا ہو اور قلب اس کا ایمان کے ساتھ مطمئن ہو" (وہ معذور ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جبر کا اثر اعضاء پر ہوتا ہے نہ کہ قلب یا رُوح و طبیعت پر) مرید صادق کی یہ شان ہوتی ہے کہ جو حالت بھی اس کو پیش آتی ہے وہ اس کے ظاہری اعمال کو آئینہ شریعت پر اور باطنی اعمال کو آئینہ

عَلٰی مِرْاٰةِ الْعِلْمِ، فَاِنْ وَافَقَ اَعْمَالُهُ الْمِرْاٰتَیْنِ
اَدْخَلَهٗ عَلَی الْمَلِكِ عَزَّوَجَلَّ، وَاِنْ وَافَقَ
عَمَلُ مِرْاٰةٍ دُوْنَ مِرْاٰةٍ لَا یَدْخُلُ، یَقْعُدُ عَلَی
الْبَابِ وَیُقَالُ لَهٗ اَحْکِمْ اَمْرَكَ حَتّٰی یُشْکَرَ سَعْیُكَ
وَیُحْمَدَ اَمْرُكَ، فَاِنَّهٗ بَابٌ لَا یُدْخَلُ اِلَیْهِ اِلَّا
مِنْ بَابِ الْحُکْمِ وَالْعِلْمِ، فَاِذَا کَانَ کَذٰلِكَ یُفْتَحُ لَكَ
اَعْمَالٌ تُمَیِّزُ تِلْكَ الْاَعْمَالَ هِیَ بَاطِنَةٌ بَیْنَكَ
وَبَیْنَ رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ، لَا یَطَّلِعُ عَلٰی ذٰلِكَ الْعَمَلِ
لَا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ، ذَهَبَتْ عَنْهُمُ
الْعُقُوْلُ الشَّرْعِیَّةُ وَوَهَبَ لَهُمْ عَقْلَ الْعُقُوْلِ،
حَتّٰی اِذَا ذَهَبَتْ عَنْهُمْ اَیَّامُ التَّبَنُّجِ رُدُّوْا اِلٰی طَعَامٍ
بَعْدَ الْجُوْعِ وَشَرَابٍ بَعْدَ الظَّمَا وَنَوْمٍ بَعْدَ السَّهَرِ
وَرَاحَةٍ بَعْدَ التَّعَبِ ثُمَّ یُرَدُّ اِلٰی شُغْلٍ شَاغِلٍ
لِاَنَّهٗ یَطَّلِعُ عَلٰی خَزَائِنِ الْاَسْرَارِ، ثُمَّ یَطَّلِعُ
ذٰلِكَ الْعَبْدُ عَلٰی مَا یُرِیْدُ اَنْ یَکُوْنَ مِنْ اَهْلِ
الْبَلْدَةِ وَالْاِقْلِیْمِ، وَاِذَا کَانَ الْقُطْبُ اِطَّلَعَ
عَلٰی اَعْمَالِ اَهْلِ الدُّنْیَا وَاَقْسَامِهِمْ وَمَا تَؤُوْلُ
اُمُوْرُهُمْ اِلَیْهِ، وَیَطَّلِعُ عَلٰی خَزَائِنِ الْاَسْرَارِ
وَلَا یَخْفٰی عَلَیْهِ شَیْءٌ فِی الدُّنْیَا مِنْ خَیْرٍ
وَشَرٍّ، لِاَنَّهٗ مُفْرَدُ الْمَلِكِ بِطَانَتُهٗ
نَائِبُ اَنْبِیَائِهٖ وَرُسُلِهٖ، اَمِیْنُ
الْمَمْلَکَةِ، فَهٰذَا هُوَ الْعَیْنُ
الْقُطْبُ فِیْ زَمَانِهٖ،
اَلْقَلْبُ مَوْرِدُ
الْمَلَائِکَةِ،

علم پر پیش کر (کے حق و باطل معلوم کر) تا ہے۔ پس اگر اس کے
اعمال دونوں آئینوں کے موافق ہوتے ہیں تو ان کو برتر و
بزرگ شاہنشاہ کے حضور میں پہونچا دیتا ہے اور اگر کوئی
عمل ایک آئینہ کے موافق اور دوسرے کے ناموافق ہوتا ہے تو اس کو
پیش نہیں کرتا۔ دروازہ پر بیٹھ جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ اپنا
معاملہ دُرست کرتا کہ تیری سعی مشکور اور انجام محمود ہو کیوں کہ وہ
ایسا دروازہ ہے جس میں بجز دروازۂ حکم وعلم کے اور کسی طرح
داخلہ نہیں ہو سکتا۔ پس جب ایسا ہوگا تو تیرے لئے ایسے اعمال
مُنکشف کردئے جائیں گے جو پہلے اعمال سے ممتاز ہوں گے اور
میرے اور تیرے رَب کے درمیان مخفی رہیں گے کہ ان اعمال پر نہ
کوئی مقرب فرشتہ مُطلع ہو سکتا ہے اور نہ کوئی نبی رسُول۔ اُن کی
عقول شرعیہ جاتی رہتی ہیں اور ان کو عقل العقول مرحمت ہوتی
ہے یہاں تک کہ جب یہ بیہوشی کا زمانہ ختم ہو جاتا ہے تو اُن کو واپس
کیا جاتا ہے کھانے کی جانب بھوک کے بعد اور پینے کی جانب پیاس
کے بعد خواب کی جانب بیداری کے بعد اور آرام کی جانب مشقت
کے بعد۔ اس کے بعد ایسا شُغل مِلتا ہے جو سب سے غافل بنا لیتا ہے،
اس لئے وہ مُطلع ہو جاتا ہے اسرار کے خزانوں پر اور اس پر مُطلع
ہو جاتا ہے جو اللہ کو اس سے مطلوب ہوتا ہے کہ اہلِ شہر کا (صاحب
خدمت بنے) یا اہلِ مُلک کا؟ اور اگر وہ قُطب ہوتا ہے تب
تو دُنیا بھر کے اعمال اور ان کے مقسوم اور انجام کار پر مُطلع ہوتا ہے
اور جُملہ اسرار کے خزانوں پر آگاہ ہوتا ہے کہ دُنیا کی کوئی بھلائی اور
بُرائی بھی اس سے مخفی نہیں رہتی اس لئے کہ وہ شاہی۔ یگانۂ
روزگار شاہی رازدار اس کے انبیاء ورسل کا جانشین اور
ساری مملکت کا امین ہوتا ہے جس کو اپنے زمانہ کا قُطب کہا
جاتا ہے۔ اس کا قلب فرشتوں کی آمدورفت کا مقام ہوتا ہے

وَالسِّرُّ يَنْظُرُ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ ؛ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ
إِنْقِطَاعَ عَبْدٍ إِلَيْهِ أَوَّلُ مَا يُوحِشُهُ مِنْ بَنِي
آدَمَ ؛ ثُمَّ يُؤْنِسُهُ بِالسِّبَاعِ وَالْوُحُوشِ وَالْجِنِّ ؛
حَتّٰى إِذَا ذَهَبَتِ الْوَحْشَةُ الْآدَمِيَّةُ بِالتَّأَنُّسِ
بِالْجِنِّ وَالسِّبَاعِ أَنَّسَهُ بِالْمَلَائِكَةِ عَلٰى اخْتِلَافِ
صُوَرِهَا ؛ يَسْمَعُ كَلَامَهُمْ فِي الْبَرَارِيْ وَالْقِفَارِ
وَالْبِحَارِ ؛ يَا مَنْ عَزَمَ عَلَى الْإِنْقِطَاعِ إِسْمَعْ ؛
يَا طَالِبَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ كَلَامًا ثُمَّ رُؤْيَةً ؛
حَتّٰى إِذَا أَنِسَ إِلٰى كَلَامِهِمْ وَاشْتَاقَ إِلٰى رُؤْيَةِ
صُوَرِهِمْ رُفِعَ الْحِجَابُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ ؛ لَيْسَ فِيْ
خَلْقِ اللّٰهِ أَلَذُّ حَدِيْثًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ ؛ أَحْسَنُ
الْخَلِيقَةِ صُوَرًا وَأَلَذُّهُمْ كَلَامًا ثُمَّ يُحْجَبُ
وَصَيَّرَهُ عَلٰى بَابِهِ ؛ ثُمَّ جَاءَهُ بِأُنْسِ قُرْبِهِ ؛
ثُمَّ يَكُوْنُ مَا يَكُوْنُ ؛ فِيْمَا بَعْدَ السُّكُوْتِ يُوْحِيْ
إِلَى الْقَلْبِ ؛ كَمَا أَوْحٰى إِلٰى أُمِّ مُوْسٰى عَلَيْهِ
السَّلَامُ حِيْنَ خَافَتْ عَلَيْهِ ؛ يَا قَلْبُ إِذَا خِفْتَ
عَلَى السِّرِّ الَّذِيْ فِيْكَ أَلْقِ الْبُنْيَةَ فِيْ بَحْرِ
الْبَرَارِيْ وَالْقِفَارِ ؛ وَفَارِقِ
الْأَهْلَ وَالْأَصْحَابَ ؛ تَكُوْنُ
إِمْرَأَةٌ خَيْرًا مِنْكَ ؛ تُلْقِيْ
وَلَدَهَا فِي الْيَمِّ وَأَنْتَ
تَخْرُجُ خُطْوَتَيْنِ
تَخَافُ ؛ وَذٰلِكَ
لِنُقْصَانِ
إِيْمَانِكَ

اور باطن حق تعالیٰ کو دیکھتا رہتا ہے۔ جب اللہ کسی بندہ کو اپنی طرف یک سو بنانا چاہتا ہے تو سب اس کو آدمیوں سے متوحش بناتا ہے اس کے بعد درندگان و حوش و جنات کی اُنسیت بخشتا ہے۔ یہاں تک کہ جب جنات اور درندوں کے ساتھ مانوس ہونے کی وجہ سے اس کی انسانی وحشت جاتی رہتی ہے تو اس کو فرشتوں کے ساتھ اُنسیت بخشتا ہے جو مختلف صورتوں میں (اس کے پاس آتے جاتے) ہیں کہ بنوں اور بیابانوں اور سمندروں میں ان کی گفتگو اس کو سُنائی دیتی ہے اے وہ شخص جو یک سوئی کا عزم رکھتا ہے سُن لے (جو میں نے کہا) اور اے طالبِ مولا اوّل کلام ہے اور اس کے بعد دیدار۔ یہاں تک کہ جب ان فرشتوں کی گفتگو سے مانوس اور ان کی صورت دیکھنے کا مُشتاق ہوتا ہے تو اس کے اور فرشتوں کے درمیان سے پردے اُٹھ جاتے ہیں۔ اللہ کی مخلوق میں فرشتوں سے زیادہ نہ کسی کی تقریر زیادہ لذیذ ہے اور نہ کسی کی صورت زیادہ حسین اور نہ کسی کا کلام زیادہ مزے دار۔ اس کے بعد پھر پردہ ڈال دیا جاتا اور حق تعالیٰ اس بندہ کو اپنے دروازہ پر لے آتا ہے۔ اس کے بعد اپنے قُرب کا اُنس اس کو نصیب فرماتا ہے اور اس کے بعد ہوتا ہے جو کچھ بھی ہوتا ہے۔ کہ سکوت کے بعد قلب کی طرف وحی ہوا کرتی ہے۔ جس طرح کہ موسیٰ کی والدہ کو اس وقت وحی کی گئی تھی جبکہ ان کو موسیٰ پر اندیشہ ہوا (کہ ان کی ولادت کا راز آشکارا نہ ہو جائے) کہ اے قلب جب تجھ کو اپنی راز پنہانی پر اندیشہ ہو (کہ کہیں آشکارا نہ ہو جائے) تو جسم کو بنوں اور جنگلوں کے دریا میں ڈال دیجیو اور متعلقین و احباب سے علیحدگی اختیار کیجیو (ورنہ) تجھ سے تو عورت ہی بہتر کہ وہ اپنے بچہ کو (تقدیر پر راضی ہو کر) دریا میں ڈال رہی تھی۔ اور تو دو قدم چلتا ہوا بھی ڈرتا ہے اور یہ تیرے ایمان کے نقصان کا باعث ہے (جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے کہ)

لَوْلَا اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰی قَلْبِهَا ۞ هٰکَذَا اِذَا خِفْتَ فِیْ بَرِّكَ عِنْدَ انْقِطَاعِ مُرَادِكَ وَ مَا لُفَّكَ ۞ حَتّٰی تَکَادُ تَرْجِعُ اِلَی الْخَلْقِ وَالسَّبَبِ ۞ رُبِطَ حِیْنَئِذٍ عَلٰی قَلْبِكَ ۞ یَا نَقْصَ التَّوْحِیْدِ وَالْعِلْمِ وَالتَّقْوٰی ۞ اَیْنَ اَنْتُمْ وَالتَّوْبَةُ فِیْ کُلِّ حَالَةٍ ۞ یَا مُدْبِرُ الْاَکْلُ بِالدِّیْنِ نِفَاقٌ ۞ وَالْاَکْلُ بِالصَّنْعَةِ سُنَّةٌ ۞ اُقْعُدْ مَعَ هٰذِهِ السُّنَّةِ حَتّٰی یَاْتِیَ الْاِیْمَانُ ۞ تَاْخُذُ الصَّنْعَةَ فِیْ یَدِكَ وَ تُغْلِقُ اَبْوَابَ الْخَلْقِ مِنْ قَلْبِكَ حِیْنَئِذٍ اُخْرُجْ اَوْ اُقْعُدْ ۞ تَقَلَّبْ فِیْ دَارِ عِلْمِهٖ اَعْمٰی اَصَمَّ ۞ لَا تَسْمَعُ غَیْرَ الْحَقِّ وَلَا تَرٰی غَیْرَ فَضْلِ الْحَقِّ ۞ ثُمَّ السِّیَاحَةُ تَاْتِیْ اَکْنَافَ الْاَرْضِ مَعَ الشَّحْنَةِ ۞ یَا عَوَامُّ لَیْسَ اَحَدُکُمْ اِذَا لَحِقَ شَیْئًا اَخَذَهٗ وَ تَغَرَّبَ وَسَافَرَ حَالَةَ الْاَخْذِ مِنَ الْخَلْقِ ۞ وَحَالَةَ الْاَخْذِ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ حَقِیْقَةً ۞ وَاَمَّا اِذَا تَرَقَّتْ دَرَجَتُهٗ وَ تَحَقَّقَتْ وَلَایَتُهٗ لَا یَخْطُرُ بِقَلْبِهٖ اَخْذٌ وَّلَا عَطَاءٌ ۞ تَاْتِیْهِ الْاَشْیَاءُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا ۞ یُقْسَمُ لَهٗ تَنَاوُلُهَا ۞

یَا اُمَّ مُوْسٰی اِذَا خِفْتِ عَلَیْهِ
فَاَلْقِیْهِ فِی الْیَمِّ ۞ وَاَنْتَ
اِذَا خِفْتَ عَلٰی دِیْنِكَ
اَلْقِ قَلْبَكَ اِلَی
اللّٰهِ

۞

اگر ہم والدۂ موسیٰ کے قلب پر (صبر کی) گرہ نہ باندھتے تو وہ (چیخ کر) راز کو ظاہر کر دیتیں۔ اسی طرح جب اپنے بیابان (توکل میں) مُراد ومقصود کو مُنقطع ہونے کے وقت تجھ کو یہاں تک اندیشہ بڑھے کہ کیا عجب ہے مخلوق اور سبب کی طرف رُجوع کرے تو اس وقت تیرے قلب پر (صبر کی) گرہ لگائی جائے گی (اور منجانب اللہ حفاظت کا سامان ہوگا) اے توحید و علم و تقویٰ میں نقصان والو۔ تم ہر حالت میں توبہ کرنے سے کہاں دُور چلے گئے؟ اے بدنصیب، دین بیچ کر کھانا نفاق ہے اور کسب کے ذریعہ سے کھانا سُنّت ہے۔ اس سُنّت کو لے کر بیٹھ جا۔ یہاں تک کہ ایمان حاصل ہو تُجھے ہاتھ سے کسی پیشے کو اختیار کرنا اور اپنے قلب سے دروازہائے مخلوق کو بند کرنا چاہیئے۔ اس وقت نکلیو یا بیٹھا رہیو کہ (اب اطمینان ہے) اس کے خانہ علم میں اندھا اور بہرا بن کر چلتا پھرتا رہے گا کہ حق کے سوا نہ کسی کی سُنے گا اور نہ فضل حق کے سوا کچھ نظر آئے گا اس کے بعد سیاحت نصیب ہوگی کہ (خدائی) پہرہ چوکی کے ساتھ تو اطراف زمین میں پھرے گا اے عوام جب تم میں کسی کو کوئی چیز ملتی ہے تو کیا مخلوق سے لینے کی حالت میں مُسافرت وسیاحت اختیار نہیں کرتا؟ اور حق تعالیٰ سے لینے کی حالت تو حقیقی ہے (پس اس میں سیاحت ہو تو کیا بعید ہے) ہاں جب اس کا درجہ ترقی پاتا اور اس کی ولایت متحقق ہو جاتی ہے تب اس کے قلب میں لینے دینے کا خطرہ بھی نہیں گزرتا۔ اشیاء اس کے پاس آتی ہیں اور وہ اُن سے غائب ہوتا ہے ان اشیاء کا استعمال اس کے مقسوم میں ہوتا ہے (اس لئے اُن کا آنا ضرور ہے) اے والدۂ موسیٰ جب تم کو اپنے بچہ کا خوف ہو (کہ فرعون اِطلاع پاکر قتل نہ کرا دے) تو ان کو دریا میں ڈال دیجیو (اسی طرح اے بندۂ مومن) جب تجھ کو اپنے دین کا اندیشہ ہو کہ کہیں جاتا نہ رہے) تو اپنے قلب کو خدا کی طرف ڈالدے اور

سَلِّمْ قَلْبَكَ اِلَيْهِ ۔ سَلِّمْ اَهْلَكَ اِلَيْهِ ۔ قُلْ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ وَالْوَلَدِ ۔ مَعْرِفَتُكَ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمَحَبَّتُكَ لَهٗ كَمَثَلِ هِمْيَانٍ فِيْ وَسَطِكَ ۔ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتَ هُوَ مَعَكَ ۔ فَتَنَامُ مَعَ الْقَدَرِ وَتَسْمَعُ مِنَ الْقُدْرَةِ وَالْقَادِرِ ۔ وَاللّٰهِ ثُمَّ وَاللّٰهِ اِنَّ اَحْوَالَ الْاَوْلِيَاءِ كَاَحْوَالِ الْاَنْبِيَاءِ ۔ لٰكِنْ لَقَبُهُمْ غَيْرُ الْقَابِهِمْ ۔ اَلْاَنْبِيَاءُ وَالْمُرْسَلُوْنَ لَا يَنْزِلُ اِلَيْهِمْ مُنْكَرٌ وَّنَكِيْرٌ ۔ لِاَنَّهُمْ خَوَاصُّ الْخَلْقِ ۔ يَا عَبْدَ الْهَوٰى وَالطَّبْعِ يَا عَبْدَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ ۔ مَا جَفَّ بِهِ الْقَلَمُ وَسَبَقَ بِهِ الْعِلْمُ مِنَ الْاَقْسَامِ لَابُدَّ مِنْ اِسْتِيْفَائِهِمَا ۔ لٰكِنَّ الشَّاْنَ هَلْ تَاْخُذُهَا بِكَ اَوْ بِهٖ ۔ تُوْجَدُ لَكَ اَوْ تُفْقَدُ لَكَ ۔ مَعَ التَّوْحِيْدِ سِرٌّ مِّنْ اَسْرَارِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ ۔ لَا يَطَّلِعُ عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ وَلَا الْعُقُوْلُ وَلَا الْمَلَكُ ۔ اُطْلُبِ الْقُرْبَ مِنْ بَابِ فَنَائِكَ ۔ اِذَا رَضِيْتَ اَحَبَّكَ ۔ فَاِذَا اَحَبَّكَ اَطْلَعَكَ ۔ اَصْحَبَكَ ۔ كُنْتَ اَبَدًا فِيْ صُحْبَتِهٖ مَعَ عِلْمِكَ وَالْعَابِدُ يَصْحَبُهٗ بِعِبَادَتِهٖ ۔ لَا يَعْلَمُ اَنَّ الْمُرِيْدَ هٰذَا اِلَّا الْعَارِفُ ۔ اَنْتَ مُسَخَّرٌ لَّهٗ ۔

فَاِنْ وَافَقْتَ اللّٰهَ فِيْ ذٰلِكَ

وَاِلَّا فَاَنْتَ مَطْرُوْدٌ ۔

كُنَّا نَمْشِيْ خَلْفَهُمْ

وَنَحْنُ كَالذَّرَّةِ

قلب کو اسی کے سپرد کر دے۔ اپنے متعلقین کو بھی اسی کے حوالہ کر اور عرض کر کہ (بار خدایا) تو ہی سفر کا رفیق ہے اور (تو ہی) بال بچوں کے متعلق ہمارے پیچھے محافظ کارساز۔ حق تعالیٰ کی معرفت ومحبت ایسی ہے جیسے کمر میں (روپیوں کی) ہمیانی کہ جدھر بھی جائے گا وہ تیرے ساتھ رہے گی۔ پس تو تقدیر ہی کی معیت میں سوئے گا اور قدرت و قادر ہی کی سُنے گا۔ واللہ باللہ اولیاء کے حالات انبیاء کے سے حالات ہیں مگر ان کا لقب دوسرا ہے اور ان کا لقب دوسرا۔ انبیاء و مُرسلین کے پاس (قبر میں) مُنکر نکیر نہیں آتے اس لئے کہ وہ تو مخلوق کے شفیع ہیں (پھر ان سے سوال اور حساب وکتاب کیسا) اسی طرح اولیاء سے بھی حساب نہ لیا جائے گا کیونکہ وہ بھی مخلوق میں خاصانِ خدا ہیں۔ اے بندہ خواہش وطبیعت اور اے بندہ حمد وثنا، جس جس مقسوم کے متعلق قلم چل چکا اور علم ازلی واقع ہو چکا اس کا لینا اور استعمال کرنا ضروری ہے۔ باقی بات اتنی ہے کہ ان کو اپنے ہاتھ سے لیتا ہے یا خدا کے ہاتھ سے؟ اور اپنے آپ کو موجود بناتا ہے یا مفقود؟ توحید کی معیت میں بندہ کے قلب کے اندر اسرارِ خداوندی میں سے ایک ایسا راز ہوتا ہے جس پر نہ شیطان آگاہ ہوتا ہے نہ عقول اور نہ فرشتہ۔ اپنے دروازۂ فنائیت سے قرب کا طالب ہو۔ جب تو (قضا وقدر پر پوری طرح) راضی ہو جائے گا تب وہ تجھ کو (اسرار پر) آگاہ کرے گا اور اپنی مصاحبت میں لے لے گا کہ تو اپنے علم کے ساتھ ہمیشہ اس کی صحبت میں رہے اور عابد کو عبادت کی وجہ سے اس کی صحبت نصیب ہوتی ہے۔ اس کا علم کہ یہ شخص (سچا) طالب ہے، یا نہیں عارف ہی کو ہوا کرتا ہے۔ تجھے چاہیئے کہ عارف کا محکوم بنا رہے۔ پس اگر اس مضمون میں تو نے اللہ کی موافقت کی تو (ہر طرح کی خوبی حاصل ہو گی) ورنہ تو راندۂ درگاہ ہو جائے گا ہم اہلِ معرفت کے پیچھے چلا کرتے تھے۔ جیسے خاک کے ذرّے تاکہ

لِنَسْتَفِيْدَ مِنْهُمْ كَلِمَاتِ الدُّخُوْلِ ؛ مَنِ اسْتَغْنَىٰ بِرَأْيِهٖ ضَلَّ ؛ وَبَعْدَ كَلَامٍ قَالَ ؛ وَيَكُوْنُ نَائِبَ الرَّسُوْلِ فِي الْمُتَابَعَةِ يَتْرُكُ ثُمَّ يَتْرُكُ ؛ يَأْخُذُ ثُمَّ يُؤْخَذُ ؛ يَتْرُكُ الْمَتْرُوْكَ وَيَأْخُذُ الْمَأْخُوْذَ يُضِيْءُ لَكَ الْأَمْرُ كَفَلَقِ الصُّبْحِ ؛ يُجَدِّدُ عَلَى الْعَبْدِ ثَوْبَ الْوُجُوْدِ تَارَةً وَالْفَنَاءِ تَارَةً ؛ تَارَةً يَفْقِدُ فَيُقْبِلُ الْحَقُّ عَلَيْهِ ؛ وَتَارَةً يُوْجَدُ فَيُخْبِرُ عَنِ الْحَقِّ ؛ رَوٰى قَلْبِيْ عَنْ رَبِّيْ ؛ اِجْعَلْ لِخَلْوَتِكَ بَابَيْنِ ؛ بَابٌ اِلَى الْخَلْقِ وَبَابٌ اِلَى الْحَقِّ ؛ تُؤَدِّيْ حُقُوْقَ الْخَلْقِ وَتُؤَدِّيْ حُقُوْقَ الْحَقِّ اِصْحَبِ الْخَلْقَ لِلْحَقِّ فَتَكْفِيْ شَرَّ الْخَلْقِ ؛ وَيَدُوْمُ لَكَ قُرْبُ الْحَقِّ ؛ اَلْخَلْقُ مَا سِوَى الْحَقِّ وَهٰذَا مَعْنًى يَعُمُّ جَمِيْعَ الْأَحْوَالِ ؛ مَعْنٰى صُحْبَتِكَ الْخَلْقَ نَصِيْحَتُكَ لَهُمْ ؛ بَعْدَ صُحْبَةِ الْحَقِّ اِصْحَبِ الْخَلْقَ ؛ فَاِذَا صَحِبْتَ الْخَلْقَ بَعْدَ صُحْبَةِ الْحَقِّ فَاَنْتَ مَعَ الْحَقِّ لَا مَعَ الْخَلْقِ ؛ عَلَامَةُ صُحْبَتِكَ لِلْخَلْقِ اَنَّكَ لَا تَرَى النَّفْعَ وَالضَّرَّ مِنْ جَانِبِ الْخَلْقِ ؛ بَلْ

؛

ان سے (شاہی دربار میں) داخلہ کے الفاظ حاصل کرلیں۔ جس نے اپنی رائے پر اعتماد کیا (اور شیخ کی ضرورت نہ سمجھی) وہ گمراہ ہوا۔ (کچھ تقریر کے بعد فرمایا) اور (آخرکار بندۂ مومن) اتباع میں رسول کا نائب بن جاتا ہے کہ ترک و اخذ کرتا رہتا ہے یعنی جو چیز چھوڑنے کے قابل ہے اس کو چھوڑتا ہے اور جو لینے کے قابل ہے اس کو لیتا ہے۔ (اور یہ) امر (کہ کون چیز چھوڑی جائے اور کیا چیز لی جائے) تیرے لئے (اتباع رسول کی برکت سے) ایسی روشن ہوجائے گی جیسے صبح کی پوکا پھٹنا۔ بندہ کو کبھی وجود کا کپڑا پہنایا جاتا ہے اور کبھی فنا کا۔ کبھی وہ (فنا ہوکر محو اور) مفقود ہوجاتا ہے کہ حق تعالےٰ اس پر متوجہ ہو اور کبھی موجود ہوجاتا ہے کہ حق تعالےٰ کی طرف سے (مخلوق کو اس کے احکام کی) اطلاع دے (چنانچہ بزرگوں کا قول ہے کہ) میرا قلب اپنے رب سے (بلا واسطہ) روایت کیا کرتا ہے۔ اپنی خلوت کے دو دروازہ بنا۔ ایک مخلوق کی طرف اور دوسرا حق تعالےٰ کی طرف کہ (تبلیغ و ہدایت کے ذریعہ سے) مخلوق کے حقوق بھی ادا ہوتے رہیں۔ مخلوق کی صحبت حق تعالےٰ ہی کے لئے اختیار کرتا کہ مخلوق کے شر سے تیری حفاظت ہوتی رہے اور قرب حق تیرے لئے دائمی رہے۔ حق کے سوا سب چیز خلق میں داخل ہے اور یہ معنی جملہ حالات کو شامل ہیں۔ مخلوق کی صحبت رکھنے کے یہ معنی ہیں کہ تو ان کی خیرخواہی کرے۔ حق تعالیٰ کی صحبت کے بعد مخلوق کی صحبت اختیار کیجیو۔ کیونکہ جب حق تعالےٰ کی صحبت کے بعد تو مخلوق کی صحبت اختیار کرے گا تو تو حق تعالےٰ ہی کی معیت میں رہے گا نہ کہ مخلوق کی معیت میں اور تیری (اللہ واسطے) مخلوق کی صحبت رکھنے کی شناخت یہ ہے کہ نفع اور نقصان مخلوق کی جانب سے نہ سمجھے بلکہ (یوں سمجھے کہ) اور (عبادت و ریاضت سے) حق تعالےٰ کے حقوق بھی ادا ہوتے رہیں

اَلْكُلُّ مُسَلَّطُوْنَ عَلَيْكَ مُسَخَّرُوْنَ ❊ قُلُوْبٌ اَكَلَتْ مِنْ طَعَامِ فَضْلِهٖ وَسَمِعَتْ حَدِيْثَهٗ وَرَاَتْ فَرْحَةَ قُرْبِهٖ ❊ خَاطَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ فِى الدُّنْيَا قَبْلَ الْمَوْتِ ❊ يُخَاطَبُوْنَ فِى الْقِيَامَةِ ❊ وَاٰحَادٌ اَفْرَادٌ يُخَاطَبُوْنَ فِى الدُّنْيَا ❊ اَبُو الْقَاسِمِ الْجُنَيْدُ قَالَ تَكَلَّمْتُ اِلَّا بَعْدَ شَهَادَةِ اَرْبَعِيْنَ مِنَ الْاَبْدَالِ مِنْ جُمْلَتِهِمْ السَّرِىُّ السَّقَطِىُّ وَلَمْ يَفْعَلْ بِقَوْلِهِمْ حَتّٰى رَاَى الرَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا جُنَيْدُ تَكَلَّمْ عَلَى النَّاسِ فَاِنَّهٗ قَدْ اٰنَ لَكَ اَنْ تَتَكَلَّمَ الْاٰنَ ❊ اِنْ اَرَدْتَ الْحَقَّ وَالزِّيَادَةَ وَالثُّبَاتَ فَافْعَلْ مَا نَقُوْلُ ❊ وَاِلَّا فَالْوَيْلُ لَكَ ❊ عِنْدَ الصَّلٰوةِ تَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَعِنْدَ الْبَلَاءِ اَيْضًا تَسْتَقْبِلُ قِبْلَةً ❊ وَهُوَ اَنْ تَسْتَقْبِلَ بِوَجْهِ قَلْبِكَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ ❊ كَمَا اسْتَقْبَلْتَ بِوَجْهِكَ الْكَعْبَةَ ❊ فَاِنِ اسْتَقْبَلْتَ بِوَجْهِكَ الْخَلْقَ عِنْدَ الْاٰفَاتِ كَانَ اِيْمَانُكَ بَاطِلًا ❊ لِاَنَّ الْبَلَاءَ عِنْدَ الْاِيْمَانِ مُنْكَسِرٌ ❊ اِنْكِسَارُ الْقُلُوْبِ فِيْهِ كَبِيْرَةٌ ❊ لٰكِنَّ انْكِسَارَ قُلُوْبِ الْعَوَامِّ لِلدُّنْيَا وَالْخَوَاصِّ لِحَظِّ الْاُخْرٰى وَخَوَاصُّ الْخَوَاصِّ تَنْكَسِرُ قُلُوْبُهُمْ لِفَوَاتِ الْمَوْلٰى ❊ اَوِ الْحِجَابِ وَقَعَ بَعْدَ الْكَشْفِ ❊ لِكُلِّ اَحَدٍ اِنْكِسَارٌ يَخُصُّهٗ ❊ اِلَّا اٰحَادٌ اَفْرَادٌ اِنْكِسَارُهُمْ لِاَجْلِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

سُئِلَ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سب (یا نقصان پہونچانے میں) تجھ پر مسلط کئے گئے ہیں (یا نفع پہونچانے میں) مسخر بنائے گئے ہیں۔ (اللہ والوں کے) قلوب نے اس کے فضل کا کھانا کھایا اور اس کی باتیں سُنی اور اس کے قُرب کی فرحت دیکھی ہے۔ اللہ نے ان کے قلوب سے دُنیا میں قبل از موت ہی خطاب فرمایا (اور اجسام سے) قیامت میں خطاب کیا جائے گا اور اِکّا دُکّا ایسے بھی ہیں جن سے دُنیا ہی میں خطاب کیا جاتا ہے۔ ابوالقاسم جنید رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس ابدال کی شہادت ہوئے بغیر (کہ ان چالیس میں سری سقطی بھی داخل ہیں) وعظ نہیں فرمایا اور ان چالیس کے ارشاد پر بھی عمل نہ کیا یہانتک کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (خواب میں) دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں اے جنید لوگوں کو وعظ کرو کہ اب تمہارے وعظ کہنے کا وقت آگیا۔ اگر تو حق اور ترقی اور استقامت کا خواہاں ہے تو جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اس پر عمل کر ورنہ تیرے لئے ہلاکت ہے۔ نماز کے وقت بھی قبلہ کی طرف مُنہ کیا جاتا ہے اور مُصیبت کے وقت بھی ایک قبلہ کی طرف مُنہ کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنے قلب کا مُنہ حق تعالیٰ کی طرف کرے جیسا کہ (نماز کے وقت) تو نے اپنا مُنہ کعبہ کی طرف کر لیا تھا۔ پس اگر مصائب کے وقت تو نے اپنا مُنہ مخلوق کی طرف کیا (کہ کاش کوئی آکر میری مُصیبت دُور کر دے) تو بس تیرا ایمان باطل ہوا۔ ایمان کے وقت مُصیبت خود شکستہ ہو جاتی ہے۔ اس وقت میں دلوں کا شکستہ ہونا کبیرہ گناہ ہے۔ ہاں عوام الناس کے دلوں کا ٹوٹنا دُنیا کے لئے ہوا کرتا ہے اور خواص کا حظِ آخرت کے لئے اور اخص الخواص کے دلوں کا ٹوٹنا مولےٰ کے ہاتھ سے جاتے رہنے پر ہوتا ہے یا پردہ اُٹھ جانے کے بعد پردہ پڑ جانے سے۔ (غرض) ہر شخص کے لئے ایک شکستگی ہے جو اس کے لئے مخصوص ہے۔ بجز اِکّا دُکّا افراد کے کہ ان کی شکستگی صرف حق تعالےٰ کی وجہ سے ہوتی ہے۔

آپ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مطلب

لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ دُعَاءً مَّلْحُوْنًا ۞ قَالَ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ دُعَاءً مُّتَصَنَّعًا مُّسَجَّعًا فِیْہِ ۞ اَنَا وَالْاَتْقِیَاءُ مِنْ اُمَّتِیْ بُرَآءُ مِنَ التَّکَلُّفِ ۞ قَدْ یَغْلِبُ الْمُؤْمِنَ الرَّجَاءُ ۞ یَنْظُرُ اِلٰی دِیْوَانِ مَعَاصِیْہِ فَلَا یَجِدُ فِیْہِ مَعْصِیَۃً ۞ لُقِّنَ الرُّشْدَ مِنْ حَالِ صِغَرِہٖ مِنْ کِتَابٍ اِلٰی مُقْرِئٍ اِلٰی مِحْرَابٍ ۞ قَدْ یَکُوْنُ ھٰذَا وَھُوَ نَادِرٌ فَلَا یُرٰی لَہٗ مَعْصِیَۃٌ وَّفِیْ دِیْوَانِ الْاَوَامِرِ فَلَا یَرٰی لَہٗ اَمْرًا مَّتْرُوْکًا فَیُقَصُّ عَلَیْہِ بِنَوْعِ مَعْصِیَۃٍ لِکَیْلَا یَھْلِکَ ۞ ثُمَّ یَتَدَارَکُ فَیَتُوْبُ فَتَکُوْنُ تِلْکَ الْمَعْصِیَۃُ سَابِقَۃً ۞ کَالتَّعْقِیَۃِ عَلٰی رَأْسِہٖ ۞ ھٰذَا الذَّنْبُ فِیْ حَقِّ ھٰذَا الْمُؤْمِنِ الصِّدِّیْقِ کَذَنْبِ اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَھٰذَا نَادِرٌ شَاذٌّ لَا یُلْتَفَتُ اِلَیْہِ وَلَا یُعْبَأُ بِہٖ ۞ اَلْاِرَادَۃُ فِی النَّفْسِ اِرَادَتَانِ وَھُمَا ضِدَّانِ ۞ اِرَادَۃُ مَا سِوَی الْحَقِّ وَاِرَادَۃُ الْحَقِّ ۞ فَھُمَا یَصْطَلِحَانِ وَیَقْتَتِلَانِ اِلٰی اَنْ یَّتِمَّ اَرْبَعُوْنَ سَنَۃً ۞ وَھُوَ مَعْنٰی قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ بَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً فَلَمْ یَغْلِبْ خَیْرُہٗ ۞

پوچھا گیا کہ حق تعالیٰ اس دعا کو قبول نہیں کرتا جو گانے کے طرز پر ہو آپ نے جواب دیا کہ وہ دُعا مراد ہے جس میں تصنع ہو اور قافیہ اور سجع کی بندش ہو (کہ اس میں تکلف کو دخل ہوتا ہے اور حضرت نے فرمایا ہے کہ) میں اور میرے پرہیزگار اُمّتی تکلف سے بری ہیں"۔ کبھی مومن پر رجا کا غلبہ ہوتا ہے کہ اپنے رجسٹر معصیت کو دیکھتا ہے تو اس میں کوئی معصیت بھی نظر نہیں آتی (کیونکہ) بچپن ہی سے اس کو صلاحیت تلقین کی گئی تھی (کہ ہوش آتے ہی) کتاب لے کر (بغرض تحصیل علم) قاری کے پاس گیا یا (بغرض عمل و عبادت) محراب کی طرف۔ ایسا کبھی ہوا کرتا ہے اگرچہ نادر ہے۔ الغرض اس کو اپنی کوئی معصیت ہی نظر نہیں آتی اور رجسٹر احکامات پر نظر ڈالتا ہے تو کوئی حکم ایسا نہیں پاتا جس کو چھوڑ دیا ہو۔ تب کسی قسم کی معصیت کا اس کے لئے (منجانب اللہ) حکم کیا جاتا ہے۔ تاکہ (اپنی بے گناہی پر مغرور ہوکر) تباہ نہ ہو جائے۔ چنانچہ وہ (اس معصیت کا مرتکب ہوکر فوراً ہی اس کی تلافی اور توبہ کرتا ہے۔ پس یہ معصیت اس کے لئے امر تقدیری ہوتا ہے جیسے سر میں ٹھوکا۔ اس سچے مومن کے حق میں یہ گناہ ایسا ہوتا ہے جیسا آدم علیہ السلام کا گناہ تھا (کہ تقدیر میں لکھا ہوا تھا اس لئے ہو کر رہا) مگر ایسا شاذ نادر ہوتا ہے کہ نہ اس کی طرف التفات کرنا چاہیئے نہ توجہ۔ نفس میں دو قسم کے ارادے ہیں اور دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ایک ارادہ ماسوی اللہ کا اور دوسرا ارادہ حق تعالیٰ شانہٗ کا۔ پس یہ دونوں باہم مصالحت اور جنگ کرتے رہتے ہیں (کہ کبھی یہ غالب آیا اور کبھی وہ) یہاں تک کہ چالیس سال پورے ہو جاتے ہیں (اور اب جنگ ختم ہو کر ایک کی فتح ہو جاتی ہے) اور یہی مطلب ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا کہ جس کی عمر چالیس سال کی ہو گئی اور اس کا خیر

تَارَةً فَلْيَتَّجِهْ إِلَى النَّارِ؛ إِشَارَةٌ إِلَى هٰذَا
الْأَصْلِ؛ يَا أَبِيًّا بِبَيَانِ الطُّرُقِ الظَّاهِرُ ظِئْرٌ
وَرُؤْيَةُ الْبَاطِنِ انْفِطَامٌ؛ مَا دُمْتَ تَعْرِفُ مَا
سِوَاهُ وَيَعْرِفُونَكَ فَأَنْتَ هَوَسٌ؛ تَارَةً تَتَّبِعُهُمْ
وَتَارَةً تَذِلُّ لَهُمْ؛ هٰذِهِ الدَّارُ إِلَيْهَا طَرِيقَانِ
عَلَامَةُ الْوَلِيِّ الْاِسْتِغْنَاءُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي
كُلِّ شَيْءٍ؛ وَالْقَنَاعَةُ بِاللّٰهِ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ؛ وَالرُّجُوعُ
إِلَيْهِ فِي كُلِّ شَيْءٍ؛ فَإِنْ أَبَتْ نَفْسُكَ إِلَّا ادِّعَاءَ
الْوِلَايَةِ تُحَدُّ بِهٰذِهِ الْخِصَالِ؛ فَإِنْ لَمْ تَقِفْ
فَلَسْتَ بِوَلِيٍّ؛ لَا يَنْبَغِي لِلْعَالِمِ أَنْ يَدْخُلَ
عَلَى الْمُلُوكِ إِلَّا بَعْدَ إِتْقَانِ إِيمَانِهِ وَإِتْقَانِهِ
وَقُوَّةِ عِلْمِهِ بِاللّٰهِ وَزُهْدِهِ وَتَمَكُّنِهِ
مِنَ الْمَعْرِفَةِ وَالْأُنْسِ بِاللّٰهِ؛ فَيَدْخُلُونَ
إِلَيْهِمْ بِقُوًى وَيَخْرُجُونَ عَنْهُمْ بِقُوًى؛

كُنْتُ أَصْحَبُ بَعْضَ النَّاسِ
يُحَدِّثُنِي بِكُلِّ مَا قَدْ جَرَى لِي وَ
يَجْرِي لِي؛ وَكَانَ يَمْشِي مَعَهُ
صَبِيٌّ مُسْتَحْسَنٌ؛ وَيَدْخُلُ
إِلَى السَّلَاطِينِ؛ فَخَطَرَ
بِقَلْبِي مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ؛
فَقَالَ يَا وَلَدِي هٰذَا
الصَّبِيُّ هُوَ فِي
رِبَاطٍ؛ وَ
أَخَافُ
؛

اس کے شر پر غالب نہ ہوا (جس سے معلوم ہوا کہ اس مدت کی جنگ میں شر کو فتح ہوئی اور خیر کو شکست) پس وہ جہنم کی تیاری کرے (کہ اب اصلاح کی توقع نہیں) یہ اسی اصل کی طرف اشارہ ہے کہ (اصلاح کا زمانہ چالیس سال عمر سے قبل ہی قبل ہے) اے بیانِ طریقت کے منکر۔ ظاہر (یعنی شریعت) تو دایہ ہے (کہ تربیت اُسی کے دودھ سے ہوتی ہے) اور نگاہِ باطن دودھ چھڑانے کا زمانہ ہے (کہ جملہ مخلوق سے زہد اختیار کر کے صرف حق تعالٰی کی تربیت پر نظر ہو) جب تک تو ماسوی اللہ سے واقف رہے گا اور وہ تجھ سے واقف رہیں گے اس وقت تک تو بوالہوس کہلائے گا کہ کبھی ان کا تابع بنے گا اور کبھی ان کے سامنے جھکے گا۔ اس گھر کے یہی دو طریق ہیں (یعنی شریعت اور طریقت) ولی کی علامت یہ ہے کہ اللہ کے بھروسہ پر ہر چیز سے استغنا ہو اور ہر شے کو چھوڑ کر اللہ پر قناعت ہو اور ہر بات میں اللہ کی طرف رجوع ہو۔ پھر اگر ولایت کا دعویٰ کئے بغیر تیرا نفس مانتا ہی نہیں تو ان خصلتوں سے نفس کی حد بندی کر اور اگر وہ ان پر نہ ٹھہرے تو ہرگز تو ولی نہیں ہے عالم کو زیبا نہیں کہ بادشاہوں کے پاس جائے مگر اس کے بعد کہ ایمان و اتقا مضبوط اور علم حق اور زہد قوی اور معرفت و اُنس باللہ راسخ ہو جائے اس وقت علماء کا سلاطین کے پاس جانا بھی قوتوں کے ساتھ ہوگا اور نکلنا بھی قوتوں کے ساتھ۔ میں ایک بزرگ کی خدمت میں رہا کرتا تھا جن کی کشف کی یہ حالت تھی کہ میرے گذشتہ و آیندہ واقعات مجھ سے بیان کر دیا کرتے تھے۔ ان کے ساتھ ایک خوبصورت لڑکا رہا کرتا اور وہ سلاطین کے پاس آتے جاتے تھے۔ اس کے متعلق میرے دل میں خطرہ پیدا ہوا (کہ یہ دونوں باتیں تو اہل اللہ کی شان کے خلاف ہیں) پس فرمانے لگے کہ صاحبزادہ اس لڑکے کا تو یہ قصہ ہے کہ وہ خانقاہ میں رہتا ہے اور اگر اس کو وہاں

إِنْ تَرَكْتُهُ هُنَاكَ هَلَكُوا بِهِ ۞ وَأَمَّا دُخُولِيْ
عَلَى السَّلَاطِيْنِ فَلَيْسَ لِيْ إِلَيْهِمْ حَاجَةٌ ۞ وَ
إِنَّمَا أَدْخُلُ إِلَيْهِمْ أَعِظُهُمْ وَأَكْشِفُ لَهُمْ
طُرُقَ الْعَدْلِ ۞ أَنْتُمْ فِيْ صُحْبَتِكُمْ خَلَلٌ
وَنَحْنُ نَصْحَبُهُمْ بِالْأَدَبِ ۞ سَأَلَ سَائِلٌ
إِذَا كَانَ الطَّعَامُ مُخْتَلِطًا كَيْفَ يَصِحُّ
الصِّيَامُ وَالصَّلَاةُ ۞ فَقَالَ الْحَلَالُ بَيِّنٌ
وَّالْحَرَامُ بَيِّنٌ ۞ اَلشَّرْعُ بَيَّنَ لَكَ
وَالتَّوَقُّفَ أَيْضًا ۞ إِذَا قَالَ لَكَ الْقَلْبُ لَا
فَهُوَ حَرَامٌ ۞ وَإِنْ قَالَ نَعَمْ فَهُوَ حَلَالٌ ۞
وَإِنْ سَكَتَ فَلَمْ يَقُلْ نَعَمْ وَلَا لَا فَهُوَ
شُبْهَةٌ ۞ إِنْ عَدِمْتَ الْمَأْلُوْفَاتِ وَ
صَبَّرْتَ نَفْسَكَ فَهُوَ الْقَنَاعَةُ ۞ تَدْرِيْ
كَمْ عِنْدَهُ مِنَ الطَّاعَاتِ وَالصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ
لَا يَعْبَأُ بِهَا ۞ إِنَّمَا مُرَادُهُ مِنْكَ
قَلْبٌ صَافٍ مِنَ الْأَكْدَارِ وَالْأَغْيَارِ ۞
اَلزَّاهِدُ الْمُنَافِقُ ظَاهِرُهُ صَافٍ وَّ
بَاطِنُهُ مُكَدَّرٌ ۞ اَلصُّفَارُ فِيْ خَدَّيْهِ
وَالْخُشُوْعُ فِيْ كَتِفَيْهِ وَجُبَّةُ الصُّوْفِ
عَلَيْهِ وَزُهْدُهُ فِيْ كَفَّيْهِ وَ
بَاطِنُهُ يَكْدِيْ وَنَفْسُهُ رَاغِبَةٌ
إِلَى الْحَمْدِ وَالذَّمِّ ۞ عَيْنُهُ
طَامِحَةٌ إِلَى مَا بِأَيْدِي
النَّاسِ ۞ أَمَّا
الْعَارِفُ

چھوڑ دوں تو مجھے اندیشہ ہے کہ (اہل خانقاہ) اس کی (ناجائز) محبت کی) وجہ سے تباہ نہ ہو جائیں۔ باقی رہا میرا سلاطین کے پاس آنا جانا سو مجھے سلاطین کی مطلق حاجت نہیں۔ میں جو ان کے پاس جاتا ہوں تو صرف (اس لئے تاکہ ان کو نصیحت کروں اور انصاف کے راستے ان کے لئے واضح کردوں" صاحبو تم (بزرگوں کی) صحبت اختیار کرتے ہو تو اس میں خلل پڑتا ہے (اس لئے نفع نہیں ہوتا) اور ہم ان کی صحبت میں ادب کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ ایک سائل نے سوال کیا کہ جب کھانا ہی گڑبڑ ہوا تو روزہ نماز ہی کیا درست ہونگے؟ آپ نے فرمایا کہ حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے کہ شریعت نے (دونوں کو) تیرے لئے بیان کردیا اور تامل بھی واضح کردیا کہ) جب قلب (کسی غذا کے متعلق) تجھ سے ناکرے تو وہ حرام ہے اور جس کے متعلق ہاں کرے وہ حلال ہے اور اگر سکوت کرے (کہ نہ ہاں کرے اور نہ نا) پس وہ مشتبہ ہے (کہ اس سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے) اگر تجھ کو مرغوب طبع چیزیں میسر نہ آئیں اور تو اپنے نفس کو صابر بنالے (کہ ان کی طلب میں قدم نہ بڑھائے) تو اس کا نام قناعت ہے (اور یہی حاصل کرنے کے قابل چیز ہے ورنہ) عبادتیں اور روزہ نماز تو تم کو معلوم ہی ہے کہ خدا کے پاس کتنی کچھ ہیں (کہ کروڑہا فرشتے رات دن اسی میں مشغول ہیں) جن کی اس کو پرواہی نہیں۔ بس اس کا مقصود تجھ سے وہ قلب ہے جو کدورتوں اور اغیار سے صاف ہو۔ ریاکار زاہد کا بیرون صاف ہوا کرتا ہے اور اندرون مکدّر۔ زردی ہوتی ہے اس کے رخساروں میں اور خشوع ہوتا ہے اس کے مونڈھوں میں اور صوف کا جبہ ہوتا ہے بدن پر اور زہد ہوتا ہے ہاتھوں کی ہتھیلیوں میں۔ حالانکہ اس کا باطن بھیک مانگا کرتا اور نفس مدح وذم کی طرف متوجہ اور آنکھ لوگوں کے مال ومتاع کی طرف لگی ہوئی ہوتی ہے۔ اور جو عارف ہوتا ہے اس کا

فَظَاهِرُهٗ مُتَلَطِّخٌ بِشَیْءٍ مِّنَ الْاَقْسَامِ ؛ اَقْسَامُ نَفْسِهٖ وَاَقْسَامٌ تَتَعَلَّقُ بِهٖ ؛ جَهْبَذُ الْمَلِكِ ؛ كَاَنَّهٗ اُسْتَاذُ دَارِهٖ ؛ عَارِمُ جَيْشِهٖ ؛ مَعَ سَلَامَةِ سِرِّهٖ ؛ مَعَ صَفَاءِ قَلْبِهٖ ؛ مَعَ رُؤْيَةِ حَضْرَتِهٖ ؛ اَمْوَاجُ الْعِلْمِ تَتَلَاطَمُ بِهٖ ؛ بِحَارُ الدُّنْيَا ؛ لَا تَمْلَاُ قَلْبَهٗ ؛ جَمِيْعُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَالْاَرْضِيْنَ وَسَائِرُ الْمَوْجُوْدَاتِ بِالْاِضَافَةِ اِلٰی قَلْبِهٖ مُتَلَاشِيَةٌ ؛ هٰذِهٖ صُوْرَةُ الْعَارِفِ وَتِلْكَ صُوْرَةُ الزَّاهِدِ ؛ مَا عِنْدَكَ مِنْ هٰذَا اَخْبَرُ ؛ فَلِمَ لَا تَقْطَعُ لِسَانَكَ عَنِ الظَّنِّ فِی الْخَلْقِ ؛ يَا سَالِبِيْنَ الدُّنْيَا بِطَرِيْقِ الْاٰخِرَةِ مِنْ اَيْدِیْ اَرْبَابِهَا يَا جُهَّالًا بِالْحَقِّ ؛ اَنْتُمْ اَحَقُّ بِالتَّوْبَةِ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْعَوَامِّ ؛ اَنْتُمْ اَحَقُّ بِالْاِعْتِرَافِ بِالذُّنُوْبِ مِنْ هٰؤُلَاءِ ؛ لَا خَيْرَ عِنْدَكُمْ لَا رِبْحَ وَلَا رُوْحَ وَلَا نَجَاةَ وَلَا نُوْرَ وَلَا دِيْنَ عِنْدَكُمْ ؛ وَاَمَّا دُنْيَاكُمْ فَلَا تَبْقٰی ؛ تَاْخُذُوْنَ بِطِبَاعِكُمْ وَاَهْوِيَتِكُمْ ؛ تَاْخُذُوْنَ الدُّنْيَا لَهَا لَا لِلْاٰخِرَةِ ؛ شُغْلِیْ مَعَكُمْ ؛ كَلَامِیْ عَلَيْكُمْ ؛ يُشِيْرُ بِذٰلِكَ كُلِّهٖ اِلٰی وُعَّاظِ زَمَانِهٖ وَبَلَدِهٖ ؛ كُوْنُوْا خُرْسًا وَ

ظاہر تو کسی مقسوم کے ساتھ ملوث ہوتا ہے خواہ وہ اپنے نفس کے مقسوم ہوں (جیسے بی بی بچے مال اسباب وغیرہ) یا وہ مقسوم ہوں جن کو اس کے ساتھ تعلق ہے (جیسے لینا دینا اور عوام الناس سے اختلاط) کہ وہ شاہی کا رندہ اور اس کے محل کا بخشی اور اس کے لشکر کا سپہ سالار ہوتا ہے (کہ سب کی تنخواہیں اور انتظامات اس کے ہاتھوں انجام پاتے ہیں لہٰذا تعلقات سے ملوث ہونا ضرور ہوا مگر یہ سب خدمات) باطن کی سلامتی اور قلب کی صفائی کے ساتھ اور بارگاہ پر نظر رکھ کر (انجام پاتی) ہیں کہ علم کی موجیں اس کو تلاطم میں رکھتی ہیں اور دُنیا بھر کے سمندر بھی اس کے قلب کو لبریز نہیں کر سکتے۔ ساتوں آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ بھی مخلوق ہے وہ سب اور جملہ موجودات اس کے قلب کے اعتبار سے لاشے محض ہیں۔ یہ حالت تو عارف کی ہے اور وہ حالت زاہد کی تھی۔ تیرے پاس اس کی کچھ بھی واقفیت نہیں۔ پس مخلوق کے متعلق بدگمانی کرنے سے اپنی زبان کو کاٹ کیوں نہیں ڈالتا (کہ خود آشنا نہیں تو دوسروں پر بدگمانی و بدزبانی تو نہ کرے) اے آخرت کے ذریعہ سے دُنیا داروں سے دُنیا کے چھیننے والو۔ اے حق تعالیٰ سے ناواقفو تم ان عوام کی بہ نسبت توبہ کرنے کے زیادہ مستحق ہو۔ تم کو گناہوں کا اقرار کرنا۔ ان سے زیادہ ضروری ہے کہ نہ تمہارے پاس خیر ہے نہ نفع اور نہ حیات ہے اور نہ نجات اور نہ روشنی ہے اور نہ دین۔ رہی تمہاری دُنیا سو وہ باقی رہنے والی نہیں۔ تم (جو کچھ لیتے ہو) اپنی طبیعت اور خواہشِ نفس کے ساتھ لیتے ہو اور دُنیا حاصل کرتے ہو۔ دُنیا کے لئے نہ کہ آخرت کے لئے۔ میری توجہ و محنت تمہارے ساتھ ہے اور میرا وعظ تمہارے ہی لئے ہے (اس سب مضمون سے آپ کا اشارہ اپنے زمانہ اور شہر کے واعظوں کی طرف تھا) گونگے بن جاؤ

تَعَلَّمُوا لَا يَتَكَلَّمُ أَحَدٌ ۞ كَانَ الْكَلَامُ لِغَيْرِكُمْ ۞ أَسْتَعِيرُ لِسَانِي الْيَوْمَ ۞ أَسْتَعِيرُ قَالَبِي الْيَوْمَ ۞ اَلْاِسْتِئْنَاسُ بِالْغُرْبَةِ وَالْخَلْوَةِ مِفْتَاحُ الْقُرْبِ ۞ يَا مَنْ صَمَتَ فِي خَلْوَتِهِ اَلشَّأْنُ فِي صَمْتِ جَلْوَتِكَ يَا بُنَيَّ خَلْوَةٌ ثُمَّ جَلْوَةٌ ۞ خَرَسٌ ثُمَّ نُطْقٌ ۞ إِقْبَالٌ عَلَى الْمَلِكِ ثُمَّ إِقْبَالٌ عَلَى الْمَمْلُوكِ ۞ قَالَ بَعْضُ الصِّدِّيقِيْنَ اَلْحَلَالُ الطَّلْقُ فِي الرُّوحَانِيِّيْنَ تُرِيْدُ أَنْ تَكُوْنَ مِنَ الرُّوْحَانِيِّيْنَ حَتّٰى يَكُوْنَ حَالُكَ فِي الرُّوحَانِيِّيْنَ تُمَيِّزُ بَيْنَ الْخَبِيْثِ وَالطَّيِّبِ ۞ مِصْبَاحُ سِرِّكَ شَمْسُ مَعْرِفَتِكَ قَمَرُ قُرْبِكَ مِنْ رَبِّكَ ۞ اَلْحَرَامُ عِنْدَ وُجُوْدِ نَفْسِكَ وَالشُّبْهَةُ عِنْدَ وُجُوْدِ الْقَلْبِ ۞ وَالْحَلَالُ الطَّلْقُ عِنْدَ صَفَاءِ السِّرِّ ۞ هٰذَا مِنْ وَّرَاءِ الْعُقُوْلِ ۞ مَا دَامَ ثَمَّ نَفْسٌ فَأَنْتَ تَأْكُلُ حَرَامًا ۞ وَمَا دَامَ ثَمَّ قَلْبٌ فَتَأْكُلُ شُبْهَةً ۞ وَإِنْ كَانَ ثَمَّ صَفَاءُ سِرٍّ فَأَنْتَ تَأْكُلُ الْحَلَالَ الطَّلْقَ ۞ قَالَ لِمَ قِيْلَ إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ ۞ لَا تُبَالِيْ مِنْ أَيْنَ أَكَلَتْ ۞ كَالزَّوْجَةِ السُّوْءِ تَقُوْلُ لِزَوْجِهَا اسْرِقْ وَأَطْعِمْنِيْ ۞ فَهِيَ لَا تُمَيِّزُ بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ ۞ وَلِهٰذَا ۞ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ ۞ ذَاتُ الدِّيْنِ تُعِيْنُكَ عَلٰى أُمُوْرِ آخِرَتِكَ ۞ اَلنَّفْسُ كَهٰذِهِ الزَّوْجَةِ بَاطِنًا ۞ تُرِيْدُ أَنْ تُمَيِّزَ بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ ۞

اور سیکھو۔ کسی کو بھی وعظ نہ کہنا چاہیئے (یوں سمجھو کہ) وعظ کہنا دوسروں ہی کا منصب ہے۔ آج میں اپنی زبان مستعار لیتا ہوں اور آج بدن مستعار لیتا ہوں (کہ تم میں بیٹھا ہوا وعظ کہہ رہا ہوں ورنہ میری اصلی حالت تو خلوت و سکوت ہے) سیاحت و خلوت سے مانوس ہونا قرب حق کی کنجی ہے۔ اے وہ شخص جس نے خلوت میں سکوت اختیار کیا بڑی بات تو جلوت میں خاموش رہنا ہے۔ صاحبزادہ۔ اوّل خلوت ہے اس کے بعد جلوت۔ اول گونگا بننا ہے اس کے بعد گویائی۔ اوّل آقا کی طرف توجہ کرنا ہے اس کے بعد غلام پر متوجہ ہونا۔ ایک صدیق کا قول ہے کہ ”حلال خالص روحانیت والوں میں ہوتا ہے“ تجھ کو چاہیئے کہ روحانیت والوں میں بنے تاکہ تیری حالت اہلِ رُوحانیت میں شامل ہو اور تیرے باطن کا چراغ اور معرفت کا آفتاب اور قربِ الٰہی کا ماہتاب ناپاک اور پاک میں امتیاز کرے۔ حرام غذا نفس کی ہستی کے وقت ہوا کرتی ہے اور مُشتبہ قلب کی ہستی کے وقت اور خالص صفائی باطن کے وقت۔ اور یہ مضمون عقول سے بالا ہے۔ جب تک وہاں (یعنی کھاتے وقت) نفس موجود ہے تو (سمجھ لے کہ) تو حرام کھا رہا ہے اور جب تک قلب موجود ہے تو مُشتبہ کھا رہا ہے۔ اور اگر اس وقت صفائی باطن موجود ہے تو حلال خالص کھا رہا ہے۔ آخر یہ کیوں کہا گیا ہے کہ ”بیشک نفس بُرائی کا حکم کرنے والا ہے“ اسی لئے کہ اس کو پرواہ نہیں ہوتی کہ کہاں سے کھایا؟ جیسے بددین بی بی کہ اپنے خاوند سے کہتی ہے کہ چوری کرکے لا اور ہمیں کھلا کہ اس کو حلال اور حرام کی تمیز ہی نہیں ہوتی اور اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ”دین دار عورت سے نکاح کیا کرو“ کہ دین دار عورت تیرے آخرت کے معاملات میں تیری مدد کرے گی۔ نفس بھی باطنی عورت کے مثل ہے۔ تجھ کو چاہیئے کہ حلال اور حرام میں

وَاِذَا حَضَرَ الطَّلْقُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَاِنْ كَانَ مِنْ
كَسْبِكَ تَوَقَّفْ ؞ اِحْسِبْ اَنَّ مَا خُبِزَ وَمَا طُبِخَ
تَتَوَسَّلُ قَلْبُكَ اِلٰى سِرِّكَ ؞ وَتَوَسَّلَ سِرُّكَ اِلٰى
رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ؞ يُوَجِّهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى
قَلْبِكَ مَلَكًا ؞ اِنْ كَانَ حَلَالًا قَالَ لَكَ كُلُوْا
مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمُ الْاٰيَةَ يَتْلُوْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ
عَلٰى قَلْبِكَ ؞ عِنْدَ ذٰلِكَ كُلْ ؞ وَاِنْ كَانَ حَرَامًا
وَشُبْهَةً قَالَ لَكَ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ
اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَذٰلِكَ هُوَ الْحَرَامُ فَلَا تَقْرَبْهُ
فَاِنَّ اللّٰهَ يُعَوِّضُكَ مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ ؞ اُقْعُدْ
بَيْنَ يَدَيْ قَضَائِهٖ وَقَدَرِهٖ مُسْتَسْلِمًا حَتّٰى
تَاْتِيَ يَدُ فَضْلِهٖ ؞ تَمُدُّ يَدَكَ اِلَى اسْتِيْفَاءِ
حُظُوْظِكَ ؞ اَلزُّهْدُ عَمَلُ سَاعَةٍ ؞ وَالْوَرَعُ
عَمَلُ سَاعَتَيْنِ ؞ وَالْمَعْرِفَةُ عَمَلُ الْاَبَدِ ؞
اِذَا قَابَلْنَا اَحْوَالَكَ بِاَحْوَالِ مَنْ تَقَدَّمَ لَمْ
نَجِدْ لَكَ فِيْ شَيْءٍ مِّنْهَا ؞ اَطْعَمْتَ نَفْسَكَ
فَنَاظَرَتْكَ ؞ بَلَّغْتَهَا شَهَوَاتِهَا فَاسْتَطَالَتْ
عَلَيْكَ ؞ وَلَوْ اَنَّكَ قَطَعْتَ مَوَادَّهَا اشْتَغَلْتَ
بِكَسْرِهَا ؞ بَلْ بَلَّغْتَهَا شَهَوَاتِهَا وَفَتَحْتَ بَابًا
لِّشَيْطَانِكَ ؞ لِاَنَّهٗ يُلَقِّنُهَا التَّمَنِّيْ ؞ مَا لَهَا
لِسَانٌ ؞ بَلْ يُلْقِيْ اِلَيْهَا شَيْطَانُ
الْجِنِّ لَا يَقْدِرُ عَلَيْكَ اِلَّا شَيْطَانُ
الْاِنْسِ اِذَا اشْتَغَلْتَ بِالْفُضُوْلِ
اِنْ خَتَمْتَ الْمَادَّةَ
وَطَمَّتْهَا

امتیاز کرے اور جب خالص حلال بھی تیرے سامنے آوے اگرچہ وہ تیری کمائی کا کیوں نہ ہو تو توقف کر اور یوں سمجھا کر کہ روٹی سالن پکا ہی نہیں۔ پس تیرا قلب تیرے باطن کا توسل اور باطن اپنے پروردگار کا وسیلہ پکڑے گا اور حق تعالیٰ تیرے قلب کی طرف ایک فرشتہ بھیجدے گا (جس کا یہ کام ہوگا) کہ اگر کھانا حلال ہوا تب تو وہ تیرے قلب پر اس آیت کو پڑھے گا کہ کلوا من طیبات ما رزقناکم (کھاؤ پاک چیزیں جو ہم نے تم کو عطا فرمائیں) اس وقت تو اس کو کھا لیجو۔ اگر کھانا حرام یا مشتبہ ہوگا تو وہ یہ آیت پڑھے گا۔ ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ (کہ جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اس کو مت کھاؤ) پس تب اس کے پاس بھی نہ جائیو کہ حق تعالیٰ اس کے بدلہ میں تجھ کو اس سے بہتر غذا عطا فرمائے گا۔ قضا و قدر کے سامنے سر تسلیم جھکا کر بیٹھ جا یہاں تک کہ فضلِ خداوندی کا ہاتھ آوے اور لذتوں کے استعمال کی جانب تیرا ہاتھ (پکڑ کر) بڑھائے۔ زہد ایک ساعت کا عمل ہے۔ اور تقویٰ دو ساعت کا۔ البتہ معرفت ہر وقت کا عمل ہے جب متقدمین کے حالات سے ہم تیرے حالات کا مقابلہ کرتے ہیں تو کچھ نسبت نظر نہیں آتی۔ تو اپنے نفس کو کھلاتا ہے۔ پس وہ (موٹا تازہ ہو کر الٹا) تجھ سے مناظرہ کرتا ہے۔ تو اس کی خواہشات اس کو پہونچاتا ہے پس وہ تیرے ہی اوپر بھونکتا ہے۔ اے کاش تو اس کے مادہ کو قطع کرتا اور اس کی شکستگی میں مشغول ہوتا مگر تو نے تو اس کی خواہشات اس کو پہونچائیں اور شیطان کے لئے دروازہ کھول دیا کیونکہ شیطان ہی طرح طرح کی آرزوئیں نفس کو تلقین کیا کرتا ہے (کہ فلاں فلاں چیزوں کی فرمایش کر) نفس کے زبان نہیں ہے مگر شیطان الجن اس میں (خواہشات) ڈالتا ہے (اور اس کی فرمائشیں تجھ سے ہونے لگتی ہیں جب تو بکواس میں منہ پھاڑتا رہے گا تو شیطان الانس (یعنی بددین احباب) ہی تجھ پر قابو پائیں گے۔ اگر تو نفس کے مادہ کو داغ دیتا اور

عَنِ الْحَرَامِ وَالشُّبُهَاتِ الْمُشْتَبِهَاتِ سَكَنَتْ
نَائِرَتُهَا ۞ لَوْ قَلَّلْتَ مِنَ الْمُبَاحِ ذَابَتْ عِدَّةُ
فُضُوْلِهَا ۞ اِنْقَلَعَتِ الشَّهَوَاتُ مِنْهَا ۞
نَبَتَ اَشْجَارُ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ فِيْهَا ۞
اِسْتَضَاءَتْ ظُلْمَةُ بَاطِنِهَا ۞ اِطْمَأَنَّتْ
اِلٰى قَلْبِهَا ۞ نُوْدِيَتْ يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ
الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً
مَّرْضِيَّةً اَلْعَامِيْ يُنَادٰى بِهَا عِنْدَ الْمَوْتِ ۞
اَيْنَ اَنْتَ مِنْ سَمَاطِ الْقُرْبِ ۞ مِنْ مُخْدَعِ
الْحَضْرَةِ ۞ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ
الْاَخْيَارِ ۞ لَا يَصْفُوْ قَلْبُكَ حَتّٰى تَصْفُوَ
نَفْسُكَ حَتّٰى تَصِيْرَ كَكَلْبِ اَصْحَابِ الْكَهْفِ ۞
تَابِعَةً تَرْبَضُ بِبَابِ عَتَبَةِ الْقُرْبِ ۞ اَلْقَلْبُ
فِي الْحَضْرَةِ وَهِيَ مُنْتَظِرَةٌ لِخُرُوْجِهٖ ۞
عَلَيْكَ بِظَاهِرِ الشَّرْعِ ۞ عِنْدَ ضُعْفِ
اِيْمَانِكَ تَاْخُذُ الرُّخْصَةَ بِالْكِتَابِ
وَالسُّنَّةِ ۞ حَتّٰى اِذَا قَوِيَ اِيْمَانُكَ عَلَيْكَ
بِرُكُوْبِ الْعَزِيْمَةِ وَالْاَشَقِّ ۞ اِنْ
رَكِبْتَ نَفْسَكَ سِرْتَ مَعَ الْقَدَرِ وَمُوَافَقَتِهٖ
قِيْلَ لِلْحَلَّاجِ حِيْنَ صُلِبَ اَوْصِنِيْ ۞
قَالَ نَفْسَكَ اِنْ لَّمْ تَشْغَلْهَا وَاِلَّا
شَغَلَتْكَ ۞ كَانَ لِيْ قَمِيْصٌ فِيْ بَدْءِ
اَمْرِيْ كَانَ نَاعِمًا ۞ اَخْرَجْتُهٗ اِلَى
السُّوْقِ مِرَارًا عِدَّةً لَمْ يَشْتَرِهٖ اَحَدٌ
فَمَضَيْتُ اِلٰى اِنْسَانٍ فَرَهَنْتُهٗ ۞

اس کو حرام اور شبہات و مشتبہات سے علیحدہ کر لیتا تو اس کے ابال کو سکون ہو جاتا۔ اگر تو مباح غذا میں تقلیل کرتا تو اس کی بہت ۔ کچھ فضولیات پگھل جاتیں اور اس کی خواہشات کا درخت جڑ سے اُکھڑ کر اس میں اُمید و بیم کا درخت اُگ آتا۔ اس کی باطنی تاریکی روشنی بن جاتی اور وہ قلب کے ساتھ سکون پاتا۔ اس کو ندا دی جاتی کہ "اے نفس مطمئنہ اپنے پروردگار کی طرف چل کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی"۔ عامی شخص کو موت کے وقت یہ ندا دی جاتی ہے (اور خواص کو زندگی میں اصلاحِ نفس کے وقت) تو دسترخوان قرب اور آستانہ حضرت خداوندی سے کہاں دُور چلا گیا (کہ اس آیت کا مصداق بنتا) کہ واقعی وہ ہمارے نزدیک یقیناً برگزیدہ اور منتخب گروہ میں ہیں"۔ تیرا قلب ہرگز صاف نہ ہوگا جب تک کہ نفس صاف نہ ہو جائے۔ اور جب تک کہ وہ اصحاب کہف کے کتے کی طرح تابع نہ بن جائے کہ قلب تو حضوری میں ہو اور نفس اس کے باہر آنے کے انتظار میں دروازۂ قرب کی چوکھٹ پر بیٹھا رہے۔ ظاہر شریعت پر عمل کرنا ضروری سمجھ کہ اپنے ایمان کی کمزوری کے وقت کتاب و سُنّت کی رُخصتوں پر عمل کرے۔ اور جب ایمان قوی ہو جائے تو عزیمت اور سخت احکام کو اختیار کر۔ اگر تو اپنے نفس پر سوار ہو جائے گا (کہ اس کو زیر اور محکوم بنالے) تو تقدیر اور اس کی موافقت میں تجھ کو چلنا نصیب ہوگا۔ منصور حلاّج کو جب سولی پر چڑھایا گیا تو کسی نے عرض کیا کہ مجھ کو وصیت فرمائیے۔ اُنہوں نے کہا کہ بس نفس کی وصیّت کرتا ہوں کہ اگر تو اس کو اپنی خدمت میں نہ لگائے گا تو وہ تجھ کو اپنی خدمت میں لگالے گا۔ ابتدائی زمانہ میں میرے پاس ایک کرتہ تھا۔ نہایت عمدہ۔ میں بار ہا اس کو فروخت کرنے کے لئے) بازار کی طرف گیا مگر اس کو کسی نے نہ خریدا۔ آخر ایک شخص پر میرا گذر ہوا اور میں نے اس کو ایک دینار کے عوض اس کے

عِنْدَہٗ عَلٰی دِیْنَارٍ ۞ اِلٰی اَنْ جَاءَتْ یَوْمُ الْعِیْدِ ۞ فَاِذَا بِذٰلِكَ الرَّجُلُ قَدْ جَاءَ بِالْقَمِیْصِ ۞ قَالَ خُذْہُ الْبَسْہُ وَاَنْتَ فِیْ حِلٍّ مِّنَ الدِّیْنَارِ ۞ فَامْتَنَعْتُ فَقَالَ خُذْہُ وَاِلَّا اَحْرَقْتُہٗ ۞ فَاَلْزَمَنِیْ بِلُبْسِہٖ ۞ عِنْدَ ذٰلِكَ عَلِمْتُ اَنَّہٗ قِسْمِیْ لَا زُھْدَ لِیْ فِیْہِ (سُئِلَ) عَنْ قَوْلِ بَعْضِ الْعُلَمَاءِ تَعَلَّمْنَا الْعِلْمَ لِغَیْرِاللّٰہِ فَاَبٰی اَنْ یَّکُوْنَ اِلَّا لِلّٰہِ ۞ فَقَالَ ھٰذَا الْقَوْلُ ثُبُوْرٌ فِیْ حَقِّ اَوْلِیَاءِ اللّٰہِ لِاَنَّ التَّعَلُّمَ لِغَیْرِاللّٰہِ شِرْكٌ ۞ وَنَحْمِلُہٗ عَلٰی وَجْہٍ اٰخَرَ اَنْ یَّکُوْنَ یُرِیْدُ بِہِ الْاٰخِرَۃَ وَھُوَ نَقْصٌ اَیْضًا ۞ فَلَمْ یَزَالُوْا یَعْمَلُوْنَ بِہٖ حَتّٰی اَتٰی بِھِمْ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَقُرْبِہٖ ۞ اَخَذُوْا ظَاھِرًا مِّنْ بَاطِنٍ ۞ فَرْعًا مِّنْ اَصْلٍ ۞ اُقْعِدُوْا عَلٰی مَائِدَۃِ الْعَوَامِّ ثُمَّ خُصُّوْا بِطَعَامِ الْفَضْلِ ۞ اَکَلُوْا اَکْلَتَیْنِ فِیْ حَالَۃٍ وَّاحِدَۃٍ ۞ شَارَکُوا الْعَوَامَّ فِیْمَا اُعْطُوْا ۞ اِذَا اَرَادَكَ لِاَمْرٍ ھَیَّاكَ لَہٗ ۞ مَنْ عَرَفَ بَدْوَ اَمْرِیْ وَقَعَدَ عَنِّیْ فَھُوَ مُذْنِبٌ عَلَی الْحَقِیْقَۃِ ۞ کَانَ اَحَدُھُمْ اِذَا

پاس رہن رکھ دیا۔ یہانتک کہ عید کا دن آگیا اور دفعتہً وہ شخص دکھائی دیا کہ کرتہ لا رہا ہے۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ لو اس کو پہن لو اور ایک دینار میں نے معاف کیا۔ میں نے انکار کیا (کہ میں نہ معاف کراؤں اور نہ رہن ابھی چھڑاؤں) اُس نے مجھ سے کہا کہ یا تو اس کو لے لو ورنہ میں اسے جلا دوں گا۔ غرض اس نے پہننے پر مجھے مجبور کر دیا۔ اُس وقت میں نے سمجھ لیا کہ یہ میرے مقدر کا ہے اور اس میں میرا زہد کام نہیں دے سکتا۔ کسی عالم کے اس قول کا مطلب آپ سے پوچھا گیا کہ "ہم نے علم سیکھا تو غیر اللہ کے لئے تھا مگر وہ اللہ ہی کا ہو کر رہا"۔ آپ نے فرمایا کہ اولیاء اللہ کے حق میں تو یہ قول عیب ہے کیونکہ غیر اللہ کے لئے علم کا سیکھنا شرک ہے مگر ہم اس کو دوسری صورت پر حمل کرتے ہیں کہ غیر اللہ سے مُراد آخرت ہو کہ وہ بھی نقص ہے (مگر شرک نہیں ہے) پس (مطلب یہ ہوا کہ علم سیکھا تو اس نیت سے تھا کہ آخرت حاصل ہو اور) اس پر عمل کرتے رہے یہاں تک کہ وہ اللہ پاک اور اس کے قریب تک لے آیا (اور نتیجہ حصولِ حق ہی نِکلا) کہ باطن سے ظاہر کو اخذ کیا اور اصل سے فروع کو حاصل کیا (لہٰذا شرک نہ ہوا) اوّل وہ عوام کے دسترخوان پر بٹھلائے گئے (کہ طالبِ آخرت بنے) اس کے بعد طعام فضل سے مخصوص بنائے گئے (کہ طالب مولا بن گئے) ایک ہی حالت میں دونوں نوالے کھائے (کہ ایک ہی علم کی بدولت آخرت بھی ہاتھ آئی اور مولا بھی ملا) عوام کے بھی شریک ہوئے اس شے میں جو ان کو ملی۔ جب وہ تجھ سے کسی کام کا لینا چاہے گا تو اس کے لئے تجھ کو خود تیار کر دے گا۔ جو میری ابتدائی حالت سے واقف ہوا اور پھر مجھ سے (علیحدہ ہو کر) بیٹھ رہا[عہ] درحقیقت وہ گنہ گار ہے۔ (متقدمین کا تو یہ حال تھا کہ) جب کوئی شخص ان میں سے کسی کی

[عہ] اس لئے کہ آپ کی ابتدائی حالت جو غایتِ زہد و تجرد کی تھی کہ آبادی سے متوحش ہو کر جنگلوں میں پھرتے اور گھاس پات پر قناعت کرتے تھے بتا رہی ہے کہ خواہشات و لذات اور حبِ مال و جاہ کا آپ میں شائبہ بھی نہیں رہا۔ پس حکیم اُمت بن کر اگر اچھے کپڑے پہنے یا مال کی فتوحات بکثرت ہوئی تو اس کو طلبِ دُنیا کس طرح کہہ سکتے ہیں ۱۲ منہ

رَاٰهُ عَلٰى خَرْقِ عَادَةٍ مِّنَ الْكَرَامَاتِ ؛ يَقُوْلُ لَهٗ رَاَيْتَ هٰذِهٖ هَاتِ يَدَكَ ؛ فَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلَيْهِ لَا يُحَدِّثُ بِهٖ حَتَّى الْمَمَاتِ ؛ وَرَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ يَعْمَلُ اَيَّامًا لِلّٰهِ حَتّٰى يَاْتِيَهٗ سِرٌّ مِّنَ اللّٰهِ لَيْلًا يُحَدِّثُ بِهٖ نَهَارًا ؛ سُلِبَ ؛ وَاللّٰهِ الرَّجُلُ وَاحِدٌ وَّالْعِلْمُ وَالْكَرَامَةُ شَيْءٌ وَّاحِدٌ ؛ يُؤْمَرُ صَاحِبُهَا بِالْكِتْمَانِ حَتّٰى يَاْتِيَ الْقَضَاءُ وَالْقَدَرُ بِاِظْهَارِ ذٰلِكَ مَعَ حِفْظِ قَلْبِهٖ وَسِرِّهٖ مَعَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ؛ اِذَا كَانَ وَقَعَ بِقَلْبِكَ حُسْنُ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا هَرْوِلْ مِنْهَا ؛ فَلَا شَكَّ اَنَّهَا تَتْبَعُكَ سُئِلَ قِيْلَ لَهٗ اَلْفِطَامُ صَعْبٌ ؛ قَالَ عَلَيْكَ لِاَنَّهٗ مَا يَصْعُبُ الْفِطَامُ اِلَّا عَلٰى طِفْلٍ لَا يَعْرِفُ اِلَّا اُمَّهٗ فَحَسْبُ ؛ اَمَّا مَنْ عَقَلَ وَعَرَفَ الْاَكْلَ وَالشُّرْبَ نَهَدَ فِيْ ذٰلِكَ اللَّبَنِ الْخَارِجِ مِنْ ضَرْعٍ ؛ كَاَنَّهٗ خُرْمُ اِبْرَةٍ ؛ بِاللّٰهِ هَرْوِلْ وَاقْصِدْ لِبَابِهٖ لَعَلَّكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنْ اَوْلِيَائِهٖ وَاَصْفِيَائِهٖ وَيَحْجُبُهَا عَنْكَ حَتّٰى يَصْفُوَ قَلْبُكَ عَنْهَا وَيَتَنَحّٰى مِنْ قَلْبِكَ ذِكْرُهَا ؛ وَتَدُوْمَ عَلٰى فَوْتِكَ حَسْرَتُهَا وَيُقَامَ حُبُّكَ لِلْمَلِكِ مَقَامَ حُبِّهَا حَتّٰى اِذَا امْتَلَاَ قَلْبُكَ بِحُبِّ رَبِّكَ وَالْاُنْسِ بِهٖ وَانْقَطَعَتِ الْاٰلَاتُ ؛

کرامتوں میں سے کوئی خرقِ عادت بات دیکھ پاتا تو وہ اس کو قسم دلاتے اور اس سے فرمایا کرتے کہ تم نے یہ کرامت دیکھ لی ہاتھ لاؤ۔ (اور عہد کرو کہ) مرتے دم تک اس کا کسی سے تذکرہ نہ کریں گے اور (آج یہ حالت ہے کہ) بیچارا مسکین چند روز اللہ واسطے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ رات کو کوئی ذرا سا خداوندی راز اس کو نصیب ہوتا ہے تو دن بھر اس کا تذکرہ کرتا رہتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ چھین لیا جاتا ہے۔ واللہ آدمی بھی ایک چیز ہے اور علم و کرامت بھی ایک چیز ہے صاحب کرامت کو حکم ہے کہ کرامت کو چھپائے یہاں تک کہ قضا و قدر آئے اور اس کے ظاہر کرنے کا حکم دے (تو اس وقت بیشک) اپنے قلب اور راز و نیاز مع الحق کی حفاظت رکھ کر (اس کو ظاہر کرنا چاہیے) جب دُنیا کا حُسن اور اس کی زینت دل میں واقع ہوا کرے تو اس سے بھاگ کہ یقیناً وہ تیرے پیچھے پیچھے ہولے گی (سوال) کسی نے عرض کیا کہ دُودھ چھوڑنا (یعنی ترک لذاتِ دُنیا) تو بڑی دُشوار بات ہے۔ آپ نے فرمایا کہ دُودھ چھوڑنا صرف اسی بچہ کو تو دُشوار ہے جو ماں[ع۵] کے سوا کسی چیز سے واقف ہی نہ ہو اور جو خورد و نوش سے آگاہ ہو جائے اس کو اس ذرا سے دُودھ سے جو سوئی کے ناکہ کی طرح پستان سے نکلتا ہے بے رغبت بن جانا کیا دُشوار ہے؟ تجھے قسم ہے خدا کی بھاگ اور دروازۂ حق کا قصد کر کیا عجب ہے کہ اولیا و اصفیا میں شامل ہو جائے اور حق تعالیٰ ان (دُنیاوی لذتوں کو) تجھ سے روک دے یہاں تک کہ تیرا قلب ان سے صاف ہو جائے (کہ اب ان کی خواہش ہی نہ رہے) اور ان کی یاد بھی تیرے قلب سے علیحدہ ہو جائے اور خود ان کی تیرے ہاتھ سے نکل جانے پر حسرت دائمی ہو جائے اور بادشاہ کی محبت ان کی محبت کے قائم مقام بن جائے۔ یہاں تک کہ جب حُبّ خداوندی اور اس کے اُنس سے تیرا قلب لبریز ہو جائے گا اور آلات منقطع

ع۵ اسی طرح جس دُنیا دار کے نزدیک بس دُنیا ہی کی لذتیں ہیں ان کو تو اس کا چھوڑنا بے شک مشکل ہوگا اور جو شخص قرب و وصال حق اور انس باللہ کی گوناگوں غذاؤں سے آشنا ہو گیا اس کو ان فانی و ناپائدار لذتوں کا چھوڑ دینا کیا دُشوار ہے؟ ۱۲ منہ

يَجِيْئُ بِهَا خَادِمَةً مَّعَ دِرْعٍ عَلَيْكَ وَحُرَّاسٍ ؕ مَعَ حَفَظَةٍ وَّهِيَ مَنْزُوْعَةُ السُّمُوْمِ ؕ تَاْتِيْ بِلِسَانٍ يُحِبُّ تَقُوْلُ ؕ قِسْمُكَ فِي الْمَوْضِعِ الْفُلَانِيِّ وَالْمَوْضِعِ الْفُلَانِيِّ ؕ بِنْتُ فُلَانٍ قِسْمُكَ ؕ كُلَّ لَحْظَةٍ فِيْ زِيَادَةِ تَمَلُّقٍ ؕ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ يَا اَهْلَ مَمْلَكَةِ الدُّنْيَا وَمُلُوْكَهَا وَمَلَابِسَهَا وَوُلَاتَهَا عِنْدِيْ ثِيَابٌ مُّعَلَّقَةٌ فِيْ بَيْتٍ اَيُّهَا شِئْتُ لَبِسْتُ ؕ عَلَيْكُمْ بِالسَّلَامَةِ فِيَّ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَكُمْ بِهَا وَالسَّلَامُ اَلتَّرْكُ زُهْدٌ وَّالْاَخْذُ مَعْرِفَةٌ ؕ دَعْ اَقَاوِيْلَ مَنْ تَقَدَّمَ ؕ كُلُّ وَاحِدٍ شَيْخُ زَمَانِهٖ ؕ وَالزَّاهِدُ غُلَامُ الْعَارِفِ ؕ مَا دَامَ ثَمَّتَ نَوْعٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ نَوْعٌ بَقَايَا طَبْعٍ وَّهَوًى ؕ اَعِنْدَكَ ذٰلِكَ التَّرْكُ ؕ فَاِنْ اَخَذَ قَلْبُهٗ مَا يَاْخُذُهٗ حَتّٰى ذَهَبَ الْكُلُّ عَنِ الْقَلْبِ وَانْقَلَعَ بِعُرُوْقِهٖ انْتَهَى الزُّهْدُ ؕ جَاءَتِ الْمَعْرِفَةُ ؕ جَاءَ الْقُرْبُ ؕ جَاءَ الْحَقُّ ؕ جَاءَ الْمُسَبِّبُ ؕ اِنْقَطَعَ السَّبَبُ ؕ حِيْنَئِذٍ يَرْجِعُ الثَّبَاتُ

ہو جائیں گے (کہ اسباب پر نظر نہ رہیگی) تو تیرے اُوپر (حفاظت کی غرض سے نمرہ ڈ) اور محافظ پہرہ دار مقرر کرنیکے بعد ان لذات دُنیوی کو بھی خادمہ بنا کر تیرے پاس بایں حالت لایا جائیگا کہ اس کا زہر نکال دیا ہوگا اور وہ دوستانہ زبان سے عرض کریگی کہ آپ کا مقسوم فلاں فلاں موقع پر ہے اور فلاں عورت آپکی قسمت میں لکھی ہوئی ہے غرض ہر لحظہ اس کی خوشامد و چاپلوسی زیادہ ہوگی (تاکہ تم اپنا مقسوم اس سے حاصل کر کے بار امانت سے اس کو سبکدوش کر۔) اے باشندگانِ عراق اور اے دُنیا بھر کے اہلِ مملکت و شاہان و سلاطین و حکّام (کان لگا کر سُنو کہ) میرے گھر کے اندر بہتیرے کپڑے لٹکے ہوئے ہیں جونسا چاہتا ہوں پہن لیتا ہوں۔ تم میرے متعلق (بدگوئی و اعتراض سے بچکر) اپنی سلامتی ڈھونڈو ورنہ تم پر ایسا (غیبی) لشکر لاؤنگا جس کے مقابلہ کی تم میں طاقت نہیں۔ والسّلام (دُنیا کی نعمتوں کا) ترک کرنا زُہد کہلاتا ہے اور انکا لینا معرفت کہلاتا ہے (بشرطیکہ زُہد کے بعد اور بحکم تقدیر ہو) متقدمین کے اقوال چھوڑ دو۔ ہر شخص اپنے زمانہ کا شیخ ہے۔ اور زاہد شخص عارف کا غلام ہوا کرتا ہے جبتک بھی اس میں دُنیا و مافیہا کی کوئی خوبی قائم و موجود ہے (وہ زہد کیسا) اور آخرت بھی طبیعت و خواہش کا ایک قسم کا بقیہ ہی ہے (لہذا جب خواہشِ لذت بالکل سلب ہو جائیگی تب زُہد ختم ہو جائے گا) کیا یہ ترک لذّات تیرے پاس موجود ہے؟ اور جب تو اس سے بھی محروم ہے تو عارفوں پر اعتراض چھوٹا مُنہ بڑی بات ہے (پس اگر اُس کا قلب لینے لگے جو کچھ بھی لیا کرتا تھا یہانتک کہ ساری (لذّتوں کا) قلب ہی سے قلع قمع ہو جائے اور (لذّات پسندی کا درخت) اپنی جڑ اور ریخوں تک سے اکھڑ جائے اس وقت زُہد ختم ہو جاتا ہے۔ معرفت آجاتی ہے۔ صفائی آجاتی ہے کدورت دُور ہو جاتی ہے۔ قُرب آجاتا ہے۔ حق آجاتا ہے۔ مسبب الاسباب آجاتا ہے اور سبب منقطع ہو جاتا ہے۔ اس وقت اس کی جانب استقامت

عـ۵ حضرت محبوب سبحانی پر فتوحات و ہدایا کی اتنی کثرت تھی کہ لباس و طعام وغیرہ میں بھی بادشاہ معلوم ہوتے تھے۔ عام آدمیوں کا چونکہ خیال تھا کہ بزرگی اسی کا نام ہے کہ نہ اچھا کھائے اور نہ اچھا پہنے اس لئے آپ کو بار بار نصیحت کرنی پڑتی تھی کہ اصل زُہد وہ ہے جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھا کہ قلب میں کسی شے کی رغبت نہ تھی اور جو شے ۔ سوم بن کر اللہ کی طرف سے آئی تھی اس کے استعمال سے انکار کرنا بے ادبی سمجھتے تھے اور متقدمین کے اقوال پیش کرنا کہ فلاں بُزرگ نے زہد کی یہ تعریف لکھی ہے (باقی صفحہ ۶۴۶)

اِلَيْهِ وَيَقْعُدُ عَلٰى بَابِ دَارِهٖ ۞ يَأْمُرُ الْخَلْقَ وَيَنْهَاهُمْ ۞ تَتَعَلَّقُ بِكَ مَعَاصِيكَ ۞ الْاَعْدَاءُ يَشْتَفُوْنَ ۞ اِنْ اَرَدْتَّ اَنْ تُرْغِمَ الْاَعْدَاءَ فَتُبِ الْاٰنَ وَاشْتَغِلْ بِاٰخِرَتِكَ ۞ اَللّٰهُ عَلَيْكَ شَاهِدٌ وَّهُوَ مَعَكَ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتَ ۞ كَانَ ابْنُ عَطَا يَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ غُرْبَتِيْ فِيْ دُنْيَايَ ۞ اَلْمَوْتُ مَوْتَانِ ۞ مَوْتُ الْعَوَامِّ هُوَ الْمَوْتُ الْمَعْهُوْدُ ۞ وَمَوْتُ الْخَوَاصِّ هُوَ مَوْتُ الْاَهْوِيَةِ وَالنُّفُوْسِ وَالطِّبَاعِ وَالْعَادَاتِ ۞ فَيَحْيَا الْقَلْبُ ۞ فَاِذَا حَيِيَ الْقَلْبُ جَاءَ الْقُرْبُ ۞ فَاِذَا جَاءَ الْقُرْبُ جَاءَتِ الْحَيٰوةُ الدَّائِمَةُ ۞ حِيْنَئِذٍ يُحَالُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ ذِكْرِ الْمَوْتِ ۞ فِيْ بَاطِنِهٖ شَيْءٌ يَخُصُّهٗ ۞ وَظَاهِرُهٗ يُذَكِّرُ النَّاسَ بِالْمَوْتِ ۞ وَيَذَّكَّرُ هُوَ مَعَهُمْ حُكْمًا ظَاهِرًا ۞ اَرٰى ظَوَاهِرَكُمْ تَشْهَدُ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَبَوَاطِنَكُمْ بِالْعَكْسِ مِنْ ذٰلِكَ ۞ اَرٰى وُجُوْهَكُمْ اِلَى الْكَعْبَةِ وَقُلُوْبَكُمْ اِلَى الدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ ۞ مَنْ خَافَ اَدْلَجَ ۞ اَيْنَ الْخَوْفُ ۞ اَللّٰهُمَّ خَلَاصًا ۞ يَاْتِيْ شَيْطَانُ الْقَلْبِ الْمُفْرَدِ فِي الْخَلْقِ فِيْ اَرْضِ اللّٰهِ تَعَالٰى طَائِعًا مَكْتُوْفًا بَيْنَ يَدَيْهِ ۞ مَتٰى ذَكَرْتَهٗ فَاَنْتَ مُحِبٌّ ۞ فَاِذَا سَمِعْتَ ذِكْرَهٗ لَكَ فَاَنْتَ مَحْبُوْبٌ ۞ مَتٰى ذَكَرْتَهٗ بِلِسَانِكَ فَاَنْتَ تَائِبٌ ۞ فَاِذَا ذَكَرْتَهٗ بِقَلْبِكَ فَاَنْتَ سَالِكٌ ۞ فَاِذَا ذَكَرْتَهٗ بِسِرِّكَ فَاَنْتَ عَارِفٌ ۞ يَتَعَيَّنُ عَلَيْكَ اَنْ لَّا تَصْحَبَ الصَّالِحِيْنَ اِلَّا بَعْدَ تَهْذِيْبِ اَخْلَاقِكَ السُّوْءِ ۞ وَاِلَّا مَا دُمْتَ

رجوع کرتی ہے اور وہ حق تعالیٰ کے دروازۂ محل پر بیٹھ جاتا ہے کہ مخلوق کو امر و نہی کرتا (اور نیابتِ نبوت کا کام انجام دیتا ہے) تیری معصیتیں تجھ کو لپٹی ہوئی ہیں تیرے دشمن تجھ سے دل ٹھنڈا کر رہے ہیں۔ اگر تو چاہتا ہے کہ تیرے دشمن ذلیل ہوں تو اب توبہ کر لے اور آخرت کے ساتھ مشغول ہو جا۔ اللہ تجھ پر نگہبان ہے۔ اور جدھر بھی تو جائیگا وہ تیرے ساتھ ہے۔ ابن عطا دعا مانگا کرتے تھے کہ بارالہا دُنیا میں میری غربت و تنہائی پر رحم فرما" موت دو قسم کی ہے ایک عوام کی موت ہے جس کو سب جانتے ہیں اور دوسری خواص کی موت ہے یعنی خواہشات و نفوس و طبائع و عادات کا مر جانا۔ پس (انکے مر جانے پر) قلب زندہ ہو جاتا ہے اور جب قلب زندہ ہو جاتا ہے تو قرب نصیب ہوتا ہے اور حیاتِ دائمی حاصل ہو جاتی ہے۔ اس وقت بندہ اور موت کی یاد میں آڑ قائم کر دی جاتی ہے کہ اس کے باطن میں ایسی شے ہوتی ہے جو اسی کے لئے مخصوص ہے اور ظاہر اس کا لوگوں کو مرنا یاد دلاتا رہتا ہے اور انکے ساتھ خود بھی حکم ظاہر کی نصیحت قبول کرتا رہتا ہے۔ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تمہارے ظاہر تو وحدانیت کی گواہی دیتے ہیں اور اندرون اس کے برعکس ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے مُنہ کعبہ کی طرف ہیں اور دل دراہم و دنانیر کی طرف۔ جو ڈرا کرتا ہے وہ اندھیرے سے اُٹھا کرتا ہے (مگر خوف ہی کہاں ہے؟) بارالہا خلاصی نصیب فرما۔ اللہ کی زمین میں جو شخص یگانہ خلق (قطب زمانہ) ہوتا ہے تو شیطان اس کے قلب کے سامنے مطیع بنا ہوا اور مُشکیں بندھا ہوا آیا کرتا ہے۔ جبتک تو خدا کا ذاکر رہیگا جب تو زبان سے اس کا ذکر کریگا تو تائب کہلائیگا اور جب قلب سے اس کا ذکر کرے گا تو سالک کہلائے گا اور جب اپنے باطن سے اس کا ذکر کرے گا تو عارف کہلائے گا تجھ پر لازم ہے کہ اپنی بد اخلاقیوں کے درست ہونے سے پہلے صالحین کی صحبت اختیار نہ کرے اور نیز جب تک (تیری نفسانیت کی یہ حالت ہو)

(باقی حاشیہ صفحہ ۶۴۶ کا) دوسروں پر حجت نہیں ہو سکتی کیونکہ شیخ کا حال جُدا ہوتا ہے ابتدائی حالت میں زُہد کی بیشک ضرورت ہے اور جو شخص جس مرتبہ میں ہوتا ہے اسی کی حالت بیان کیا کرتا ہے پس دُنیا سے زُہد کرنا تو ابتدائی حال ہے کہ کسی شے سے اعراض وہی کیا کرتا ہے جس کی کچھ نہ کچھ وقعت اس کے قلب میں ہو چنانچہ کنکریاں اگر کسی کو دی جائیں تو کوئی بھی ان سے منہ نہیں پھیرتا کیونکہ سمجھتا ہے ان کا لینا اور نہ لینا دونوں برابر ہے اسی طرح جب تک نفس و خواہش کا کچھ شائبہ باقی رہتا ہے اس وقت تک دُنیا و آخرت کی لذیذ چیزوں سے اعراض ہوا کرتا ہے اور جب ان کی اوپری حقارت راسخ ہو جاتی ہے تو اعراض قائم نہیں رہتا اور کنکریوں کی طرح آئیں تب پرواہ نہیں ہوتی اور نہ آئیں تب پرواہ نہیں ہوتی۔ اسی راز کی وجہ سے زاہد کو عارف کا غلام کہا گیا ہے کہ اس میں صورۃً زہد ہے کہ اس کا بدن بھی (باقی صفحہ ۶۴۸ پر

تُغَيِّرُكَ لُقْمَةٌ وَّخِرْقَةٌ فَلَا تَصْحَبْهُمْ ۞ فَإِنَّ فَسَادَكَ
فِي صُحْبَتِهِمْ يَغْلِبُ عَلٰى صَلَاحِكَ ۞ دَعْ عَنْكَ هٰذِهِ الرُّعُونَاتِ
وَلَا تُوَادَّ غَيْرَهٗ وَلَا تَصْحَبْ غَيْرَهٗ وَلَا تُصَافِ غَيْرَهٗ ۞ سُوْءٌ
عَلَيْكَ يَا أَخْبَثَ الْخُبْثِ يَا أَحْمَقُ ۞ يَهُوْدِيٌّ أَوْ نَصْرَانِيٌّ
أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنِّيْ دَجَّالٌ يَأْتِيْ خُرَاسَانَ يَنْظِفُ ظَاهِرُهٗ
وَيَتَفَقَّهُ عَلَيْكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ ۞ يَا عِبَادَ اللهِ أَلَا
هَلُمُّوْا إِلٰى حَيَاةٍ دَائِمَةٍ ۞ إِلٰى مَعِيْنٍ لَا يَنْضُبُ
أَبَدًا ۞ إِلٰى بَابٍ لَا يُغْلَقُ أَبَدًا ۞ هَلُمُّوْا إِلٰى ظِلٍّ
لَا يَزُوْلُ ۞ إِلٰى ثَمَرَةٍ لَا تَنْقُصُ ۞ لَا يَعْلَمُ تَأْوِيْلَهٗ
إِلَّا اللهُ ۞ يَا تَرْبِيَةَ الشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ ۞ يَا
تَرْبِيَةَ الْهَوَسِ ۞ اَلْخَيْرُ فِيْمَا وَرَاءَكَ ۞ اِحْتَرِقْ
بِنَارِ صِدْقِ إِرَادَتِنَا تَخْرِقُ الْحُجُبَ وَالْأَبْوَابَ ۞
فَلَا يَبْقٰى بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ حِجَابٌ ۞ تَرَاهُ كَمَا تَرَانَا ۞
حِيْنَئِذٍ التَّلَبُّسُ بِالْأَقْسَامِ ۞ يَا مُدَّعِيَ الْوِلَايَةِ
لَا تَدَّعِ لِأَنَّهٗ عِلْمٌ يَنْتَشِرُ ۞ عَلٰى رَأْسِكَ مُنَادٍ
يُنَادِيْ عَلَيْكَ ۞ اَلْوِلَايَةُ أَفْعَالٌ لَا أَقْوَالٌ ۞ بِنَاءُ
بَاطِنٍ وَّعِمَارَتُهٗ اِتِّصَالٌ ۞ اَلْقَلْبُ مَفَاتِيْحُهَا
الْإِيْمَانُ وَحَقِيْقَتُهَا لَيْسَ عِنْدَكَ مِنْهَا خَبَرٌ ۞
تَعَلَّقْ بِذَيْلِ بَعْضِ مُفْرَدٍ ۞ بَعْضِ نُفُوْسِ
عِبَادِهِ الْمُطْمَئِنِّيْنَ ۞ وَلَا تَطْلُبْ مِنْهُمْ لُقْمَةً
لِيُمَكِّنُوْكَ مِنْ لُبْسِ أَثْوَابِهِمْ
وَالْوُقُوْفِ بَيْنَ
أَيْدِيْهِمْ ۞

کر ایک نوالہ اور ایک ٹکڑا کپڑا تجھ کو متغیر بنا دے (کہ نہ ملنے پر لال پیلا ہو جائے) اس وقت تک ان کی صحبت اختیار نہ کر ورنہ ان کی صحبت میں تیرا بگاڑ تیری اصلاح پر غالب رہے گا۔ ان رعونتوں کو چھوڑ اور اللہ کے سوا نہ کسی سے محبت کر اور نہ کسی کی صحبت اختیار کر اور نہ کسی سے دوستانہ کر پھٹکار رہے تیرے اوپر اے گندوں کے گندے اور اے احمق یہودی اور نصرانی میرے نزدیک تجھ سے زیادہ پیارا ہے (کہ اس نے اسلام کا دعویٰ تو نہیں کیا اور تو مدعی اسلام بن کر ان کے سے کام کرتا ہے) دجال جو خراسان کی طرف سے آئے گا اور اس کا بھی ظاہر صاف ستھرا اور علم تجھ سے زیادہ ہوگا وہ میرے نزدیک تجھ سے زیادہ محبوب ہے (کہ تو اس سے بھی گیا گذرا ہے) اے بندگانِ خدا دائمی حیات کی طرف آؤ۔ ایسے چشمہ کی طرف آؤ جو کبھی خشک نہ ہوگا۔ ایسے دروازہ کی طرف جو کبھی بند نہ ہوگا ایسے سایہ کی طرف آؤ جو کبھی زائل نہ ہوگا اور ایسے پھل کی طرف آؤ جو کبھی کم نہ ہوگا کہ "اس کی حقیقت بجز خدا کے کسی کو معلوم نہیں" اے شہوات ولذات کے پرورش یافتہ اور اے ہوس کے تربیت یافتہ۔ خیر کسی اور ہی چیز میں ہے۔ ہمارے صدقِ ارادت کی آگ میں جل جا کہ پردوں اور دروازوں کو چاک کر لے گا۔ پس ہمارے اور تیرے درمیان کوئی پردہ نہ رہیگا۔ جس طرح ہمیں دیکھ رہا ہے اس ذات کو بھی دیکھنے لگے گا۔ اس وقت مقسوم کے استعمال میں مشغولیت (بیشک مفید) ہوگی۔ اے ولایت کے مدعی۔ دعویٰ مت کر۔ کیونکہ ولایت ایسا علم ہے جو پھیل کر رہیگا کہ علی الاعلان اللہ کی طرف سے منادی تجھ پر ندا دیگا (کہ فلاں شخص ولی ہے اس کو مانو) ولایت افعال کا نام ہے اقوال کا نہیں ہے۔ وہ ایک اندرونی تعمیر ہے جس کی عمارت (مخلوق کے ساتھ) ملا جلا رہنا ہے۔ قلب کی کنجی ایمان ہے اور اسکی حقیقت کی تجھ کو مطلق خبر بھی نہیں۔ کسی یگانۂ روزگار اور نفس مطمئنہ والے بندوں میں کسی بندہ کے دامن سے چپٹ جا اور ان سے ایک لقمہ بھی مت طلب کر تاکہ وہ تجھ کو اتنا موقع دیں کہ ان کے کپڑے پہن سکے اور ان کے سامنے کھڑا رہ سکے۔

(باقی حاشیہ صفحہ ۶۴۷) لذت سے آشنا نہیں ہوتا اور عارف میں حقیقی زہد ہے کہ بحکم تقدیر اس کا بدن لذتوں سے آشنا ہوتا ہے اور پھر اس کے قلب میں ... لذتوں سے ذرہ برابر انس نہیں ہوتا ۱۲ منہ

حَتّٰی اِذَا دُمْتَ عَلٰی ذٰلِكَ لَعَلَّهٗ يُقَرِّبُكَ وَ يُلْبِسُكَ بَعْضَ خِلْعَانِ كَلِمَاتِهٖ ؛ وَيُطْلِعُكَ عَلٰی بَعْضِ اَحْوَالِهٖ يَثْبُتُ جَاشُكَ وَيَطِيْبُ مَقَامُكَ ؛ حَتّٰی اِذَا رَاَيْتَ مَوَارِدَ الْحَقِّ اِلٰی قَلْبِكَ غَمِّضْ عَيْنَيْكَ ؛ وَاَخْبِتْ ؛ لَا تُفْشِ اِلَی الْغَيْرِ سِرَّهٗ ؛ وَارِدُ الْحَقِّ يَاْتِیْ قُلُوْبَهُمْ عَلٰی اخْتِلَافِ اَحْوَالِهِمْ وَمَقَامَاتِهِمْ ؛ تَتَغَيَّرُ ظَوَاهِرُهُمْ لِتَغَيُّرِ بَوَاطِنِهِمْ ؛ وَيَحْتَاجُ الْمُرِيْدُ الْمُطَّلِعُ عَلٰی اَسْرَارِهِمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَعْمٰی اَصَمَّ سَكْرَانَ ؛ حَتّٰی اِذَا ظَهَرَتْ نَجَابَتُهٗ عِنْدَهٗ وَتَحَقَّقَ اَدَبُهٗ يَكْتُمُ سِرَّهٗ ؛ لَعَلَّهٗ يُلْبِسُ قَلْبَهٗ بَعْضَ ثِيَابِهٖ ؛ يَدْعُوا اللّٰهَ بِظَاهِرِ قَلْبِهٖ كَيُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ مَعَ مُوْسٰی صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا ؛ يَا غُلَامُ مَا لَيْسَ فِیْ مُلْكِكَ فَهُوَ خَارِجٌ عَنْ مَمْلَكَتِكَ ؛ لَا يَخْلُوْ اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ اَوْ لِغَيْرِكَ ؛ مَعْنَاهُ اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ قِسْمَكَ اَوْ قِسْمَ غَيْرِكَ ؛ فَاِنْ كَانَ لَكَ فَسَوْفَ يَاْتِيْكَ وَاَنْتَ نَائِمٌ ؛ فَهٰذَا التَّعَبُ الَّذِیْ يَنْقُصُ فِيْكَ دِيْنَكَ لِمَاذَا لَوْ اَنَّكَ دُمْتَ عَلٰی سَمَاعِ الْعِلْمِ وَمُصَاحَبَةِ اَهْلِ الدِّيْنِ وَالْمَعْرِفَةِ وَالتَّفَكُّرِ فِيْمَا هُوَ اٰتٍ لَسَهُلَ عَلَيْكَ تَرْكُ الْاَسْبَابِ وَالْاَرْبَابِ ؛ تَرْكُ الْعَمَلِ لِلْخَلْقِ بَعْدَ الْاِخْلَاصِ رِيَاءٌ ؛ اَمَّا اِذَا تَرَكَ رُؤْيَةَ الْخَلْقِ لِيَظْفَرَ بِالْاِخْلَاصِ فَيُرْجٰی لَهٗ ؛ مَادُمْتَ مُرِيْدًا افْعَلْ بِمُلَازَمَةِ هٰذَا الْحُكْمِ ؛ لَعَلَّ عَمَلَكَ يُوْصِلُكَ اِلَی الْعِلْمِ ؛ يَسْتَعْمِلُ قَلْبَكَ وَجَوَارِحَكَ وَسِرَّكَ ؛ يَاْمُرُكَ الْعِلْمُ وَ يَنْهَاكَ ؛ اَللّٰهُمَّ

یہاں تک کہ جب تو اس حالت پر قائم رہیگا تو کیا عجب ہے کہ وہ بندۂ حق تجھ کو قریب بُلالے اور اپنی کلمات کی گدڑی تجھ کو پہنادے اور اپنے بعض احوال پر آگاہی بخشے کہ تیرا دل ٹھہر جائے اور مقام نفیس بن جائے یہانتک کہ جب تو وارداتِ خداوندی کو اپنے قلب کی طرف آتا ہوا دیکھے تو اپنی آنکھیں بند کرلے اور سر جُھکالے اور اس کے راز کو کسی پر افشا نہ کر۔ اہل اللہ کے قلوب پر وارداتِ حق ان کے حالات و مقامات کے موافق مختلف آیا کرتے ہیں کہ باطن کے تغیر سے ان کے ظاہر متغیر ہوتے رہتے ہیں اور اس مرید کو جو ان کے اسرار پر مطلع ہو ضرورت ہے کہ اندھا بہرا اور مست بنا رہے۔ یہاں تک کہ جب ان کے نزدیک اس کی شرافت کُھل جائے گی اور ادب متحقق ہوجائے گا کہ راز کو مخفی رکھتا ہے تو کیا عجب ہے کہ اس کے قلب کو اپنا کوئی کپڑا پہنادے اور اپنے ظاہر سے اللہ کے حضور میں دعا بھی کرے۔ اس کا قلب ایسا ہونا چاہیئے جیسا کہ یوشع بن نون حضرت موسیٰ علیہما السلام کے ساتھ تھے (کہ ہر طرح محکوم و رازدار غلام بنے ہوئے تھے۔ چنانچہ خلافت و نبوت سے نوازے گئے) صاحبزادہ جو چیز تیری ملک میں نہیں وہ تیرے قبضہ میں نہیں (کیونکہ دو باتوں سے) خالی نہیں کہ یا وہ تیرے لئے ہوگی یا غیر کے لئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یا وہ شے تیرے مقسوم کی ہوگی یا دوسرے کے مقسوم کی۔ پس اگر تیرے مقسوم کی ہوگی تو تُو سوتا رہے گا اور وہ تیرے پاس آجائے گی۔ پھر یہ مشقت جو تیرے دین کو نقصان پہونچا رہی ہے کس لئے ہے؟ اگر تو ہمیشہ علم سُنتا اور اہل معرفت دین داروں کی صحبت میں بیٹھتا اور آنے والے واقعات میں غور و فکر کرتا رہے گا تو اسباب و ارباب کا چھوڑنا تجھ کو آسان ہوجائے گا اخلاص حاصل ہوجانے کے بعد مخلوق کی وجہ سے کسی عمل کا چھوڑ دینا بھی ریا ہے البتہ اگر مخلوق کے دکھاوے ہی کے خیال سے چھوڑا جائے تاکہ اخلاص حاصل ہونے میں کامیابی ہو تو اُمید ہے (کہ معصیت نہ بنے) جب تک تو مرید اور طالب بنا ہوا ہے حُکم شریعت کی پابندی ضروری سمجھ کیا عجب ہے کہ تیرا عمل تجھ کو علم تک پہونچادے کہ وہ تیرے قلب و اعضاء اور باطن سے عمل کرانے لگے اور وہ علم ہی تجھ کو امر و نہی کرے۔ بارالہٰا

مَا مِنَّا إِلَّا مَنْ يُرِيدُ لَكَ وَلٰكِنَّ الْآفَاتِ تَمْنَعُنَا عَنْكَ ❊ أَوَامِرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دَيْنٌ عَلَيْكَ ❊ فَإِنْ تَأَخَّرْتَ مَعَ قُدْرَتِكَ ظَلَمْتَ ❊ وَإِنْ تَرَكْتَ كَفَرْتَ خُذْ مِنَ الدُّنْيَا بِقَدْرِ حَاجَتِكَ لَا لِلَّعِبِ وَالْإِسْتِكْثَارِ إِذَا تَحَقَّقَ إِسْلَامُكَ بِالتَّسْلِيمِ سَلَّمْتَ نَفْسَكَ إِلٰى يَدِ قَدَرِهٖ ❊ كَسَا قَلْبَكَ ثُمَّ كَسَا ظَاهِرَكَ وَبَاطِنَكَ ❊ وَتَمُوتُ فِي الْيَوْمِ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ يُحْيِيكَ ثُمَّ يُخْرِجُ مِنْكَ الْخَبَائِثَ وَالْكُدُورَاتِ ❊ كُلَّمَا رَأَى ❊ الْخَلْقَ مَاتَ ❊ وَكُلَّمَا رَأَى الْحَقَّ عَاشَ ❊ إِذَا رَأَى الْخَلْقَ افْتَقَرَ وَذَلَّ وَهَانَ ❊ اِبْتَلَعَتْهُ الْعَادَةُ ❊ فَإِذَا رَأَى الْحَقَّ عَاشَ وَانْتَعَشَ وَارْتَفَعَ غَابَ مِنَ الْخَلْقِ وَعَنْ نَفْسِهٖ وَعَنْ وُجُودِهٖ ❊ عَاشَ مَعَ الْحَقِّ وَمَاتَ عَنِ الْخَلْقِ ❊ كِتَابُ الْمُرِيدِينَ الصَّادِقِينَ كُلَّمَا جَاءَهُمْ مُرِيدٌ يَأْمُرُونَهٗ بِالْمَحْوِ بِمَحْوِ الْخَلْقِ وَالنَّفْسِ ❊ ثُمَّ بِمَحْوِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَإِذَا تَمَّ هٰذَا انْقَلَبَ الْحَقُّ يُقَلِّبُهٗ كَيْفَ يَشَاءُ ❊ إِذَا رُمْتَ التَّرَقِّيَ إِلٰى هٰذَا الْمَقَامِ فَعَلَيْكَ بِتَرْكِ الْحَرَامِ وَالشُّبُهَاتِ ❊ حَتّٰى إِذَا تَمَّ ذٰلِكَ فَعَلَيْكَ بِتَرْكِ الْحَلَالِ الْمُشْتَرَكِ ثُمَّ عَلَيْكَ بِتَرْكِ الْمُبَاحِ ❊ ثُمَّ عَلَيْكَ بِالْحَلَالِ الْمُطْلَقِ ❊ وَهُوَ اِجْتِمَاعُ الْحُكْمِ وَالْعِلْمِ ❊ اِجْتِمَاعُ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ

❊

ہم میں کوئی نہیں جو تیرا خواہاں نہ ہو مگر آفات ہم کو تجھ سے روک رہے ہیں (کہ گھبرا کر رضا بر قضا چھوڑ بیٹھتے ہیں) احکامات خداوندی تجھ پر قرض ہیں (کہ ان کا وقت مقررہ پر ادا کرنا فرض ہے) پس اگر باوجود قدرت کے تو (ادا کرنے میں) تاخیر کرے گا تو ظالم ٹھہریگا اور اگر چھوڑ بیٹھے گا تو کافر قرار پائے گا۔ دُنیا سے اپنی حاجت کی مقدار لیلے نہ کہ لہو ولعب اور جمع کرنے کے لئے جب شانِ تسلیم کی وجہ سے تیرا اسلام متحقق ہو جائے گا تو اپنے نفس کو اس کے دست تقدیر کے حوالہ کر دے گا۔ وہ تیرے قلب کو لباس پہنائے گا۔ اس کے بعد تیرے ظاہر اور باطن کو لباس پہنائیگا۔ اور تجھ کو دن میں طرح طرح کی فنائیت حاصل ہوگی۔ اس کے بعد وہ تجھ کو زندگی بخشے گا پھر تجھ سے نجاستوں اور کدورتوں کو نکال دیگا (ایسے شخص کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ) جس وقت بھی مخلوق کو دیکھتا ہے تو مُردہ بن جاتا ہے اور جس وقت حق کو دیکھتا ہے تو زندہ ہو جاتا ہے۔ جب مخلوق کو دیکھتا ہے تو محتاج ذلیل وخوار بن جاتا ہے کہ عادت اس کو نگل لیتی ہے اور جب حق کو دیکھتا ہے تو جی اُٹھ اور بشاش ہوتا اور اُٹھ بیٹھتا ہے۔ مخلوق اور اپنے نفس اور ہستی سے غائب ہوتا ہے۔ حق کی معیّت میں زندہ ہوتا ہے اور مخلوق کی طرف سے مُردہ (یہ) سچّے مریدوں کا مکتب ہے کہ جب کوئی مُرید اُن کے پاس آتا ہے تو (لکھنے پڑھنے کی جگہ) اس کو مٹانے کا حُکم دیتے ہیں۔ یعنی اوّل مخلوق اور نفس کے مٹانے کا (کہ ان کو کالعدم سمجھے) اور پھر دُنیا و آخرت کے محو کرنے کا۔ اور جب یہ (درجہ) تکمیل پر پہونچ جائے تو پلٹنے والا خدا جس طرح بھی چاہتا ہے اس کو پلٹتا ہے۔ اگر تجھ کو اس مرتبہ تک ترقی کرنا مقصود ہو تو حرام و مشتبہ کو ترک کر اور جب یہ پورا ہو جائے تو حلال مشترک کو بھی ترک کرنا ضروری سمجھ۔ اس کے بعد مباح کو ترک کر۔ اور اس کے بعد حلال خالص کو اختیار کر اور حلال خالص وہ ہے (جس کے حلال ہونے پر) حکم اور علم دونوں کا اجماع اور ظاہر و باطن دونوں کا اتفاق ہو (کہ شریعت و طریقت دونوں کی رُو سے قابلِ استعمال ہو)

هُوَ مَا لَا يَدْخُلُ فِيْ يَدِ الْمِلْكِ كَمَا فِي الْبَرَارِيْ
وَالصَّحَارِيْ وَالسَّوَاحِلِ يَأْتِيْكَ وَاَنْتَ غَائِبٌ عَنْ
اِنْتِظَارِهٖ وَاهْتِمَامِهٖ بِلُقَمٍ تَأْتِيْكَ وَاَنْتَ نَائِمٌ تَفْتَحُ
عَيْنَيْ قَلْبِكَ تَرٰى حَوْلَكَ الْمَلٰٓئِكَةَ وَ اَرْوَاحَ
النَّبِيِّيْنَ وَالْعِلْمُ يُفْتِيْكَ بِتَنَاوُلِهٖ يَضْمَنُ
لَكَ سَلَامَةَ الْقُرْبِ قُمْ فَارِغًا عَنِ الْخَلْقِ لَا
رَجَاءُهُمْ وَلَا مَدْحُهُمْ وَلَا ذَمُّهُمْ لَا صُوَرُهُمْ وَلَا
مَعْنَاهُمْ تَأْتِيْكَ مِنَّةُ اللّٰهِ بِالْاِنْتِعَاشِ ثُمَّ
يَأْتِيْكَ الْقُرْبُ وَالْغِنٰى دَوَامُ الصُّحْبَةِ وَالْبُعْدُ
عَنِ الْخَلِيْقَةِ وَالْفَنَاءُ عَنِ الْوُجُوْدِ اُطْلُبُوا الْمَحْوَ
بَعْدَ الْاِثْبَاتِ وَالْعَدَمَ بَعْدَ الْوُجُوْدِ وَالْقُرْبَ بَعْدَ
الْبُعْدِ وَالصَّفَاءَ بَعْدَ الْكَدَرِ وَالْوَصْلَ بَعْدَ الْقَطْعِ
وَاللِّقَاءَ بَعْدَ الْفَقْدِ صِحَّةُ الْقَلْبِ بِلَا لِسَانٍ
صِحَّةُ السِّرِّ بِلَا قَلْبٍ صِحَّةُ السِّرِّ بِلَا وُجُوْدٍ هُنَالِكَ
الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ اِذَا شَاءَ اَنْشَرَهٗ اِلَى الْخَلْقِ
وَبِهِ الْعِبَادَ اَصْلَحَ وَبِهٖ قَرَّبَ يَا بَاطِلُ يَا
هَوَسُ اِقْطَعِ الْاَسْبَابَ وَاخْلَعِ الْاَرْبَابَ وَقَدْ
وَصَلْتَ مَا تَرَكْتَ يَسْتَقْبِلُكَ هُنَالِكَ كُلُّ
طَعَامٍ عَلٰى طَبَقٍ اَلطَّبِيْبُ فِيْ دَارِ الْمَحْبُوْبِ فِيْ دَارِ
الْقُرْبِ قَامَ رَجُلٌ يَسْاَلُهٗ مَسْئَلَةً قَالَ لَهٗ
اَمْسِكْ اَرٰى سُؤَالَكَ يَخْرُجُ مِنْ طَبْعِكَ وَنَفْسِكَ
لَا تُخَاطِرْ مَعِيْ اَنَا سَيَّافٌ اَنَا قَتَّالٌ وَيُحَذِّرُكُمُ
اللّٰهُ نَفْسَهٗ اَمَّا اَنْتَ يَا عَاصِيْ
فَيُحَذِّرُكَ اللّٰهُ عَذَابَهٗ
وَاَنْتَ يَا خَاصُّ

اور وہ شے ہے جو کسی دستِ ملکیت میں داخل نہ ہو جیسے بنوں اور جنگلوں اور سمندر کے کناروں میں (نصیب ہوا کرتا ہے) کہ وہ خود تیرے پاس آوے اور تو اس کے انتظار و اہتمام سے غائب ہو۔ نوالے تیرے پاس آویں اور تو سویا ہوا ہو کہ اپنے قلب کی آنکھیں کھولے تو اپنے گرد ملائکہ اور ارواح انبیاء کو دیکھے اور علم اس کے کھا لینے کا تجھ کو فتویٰ دے اور قرب کے سالم رہنے کا ضامن بنے۔ مخلوق سے خالی الذہن ہو کر کھڑا ہو کہ نہ ان کی توقع کوئی چیز ہو اور نہ ان کی مدح و ذم نہ ان کی صورتیں اور نہ ان کے معانی۔ احسانِ خداوندی تیرے پاس بشاشت لے کر آئے۔ اس کے بعد تجھ کو قرب و تونگری و دوامِ صحبت اور مخلوق سے دُوری اور ہستی سے فنا نصیب ہو۔ اثبات کے بعد محویت کے طالب بنو اور وجود کے بعد عدم کے اور دوری کے بعد قرب کے اور کدورت کے بعد صفائی کے اور قطع کے بعد وصل کے اور گمشدگی کے بعد ملاقات کے۔ قلب کی صحت اس میں ہے کہ زبان نہ ہو اور باطن کی صحت اس میں ہے کہ قلب نہ ہو اور باطن کی صحت اس میں ہے کہ ہستی نہ ہو۔ اس جگہ ولایت اللہ سچے ہی کی ہے۔ جب چاہے گا اس کو مخلوق کی طرف اُٹھا کھڑا کرے گا اور اس سے بندوں کی اصلاح فرمائے گا اور اس کی برکت سے قُرب بخشے گا۔ اے سرتاپا باطل اے سرتاپا ہوس اسباب کو قطع کر اور ارباب کو ترک کر کہ یقیناً واصل ہو جائیگا اور جو کچھ چھوڑے گا وہ خود سامنے آجائے گا کہ وہاں ہر قسم کا کھانا بھی طباق میں موجود ہے۔ اور طبیب بھی محبوب کے مکان اور قرب کے گھر میں موجود ہے۔ ایک شخص کوئی مسئلہ پوچھنے کو کھڑا ہوا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ بس رُک جا۔ میں سمجھتا ہوں کہ تیرا سوال تیری طبیعت اور نفس سے نکل رہا ہے۔ میرے ساتھ خطرہ کا معاملہ نہ کر۔ میں صاحب سیف اور صاحب قتل ہوں۔ اور اللہ تم کو ڈراتا ہے اپنے نفس سے یعنی اے عاصی تجھ کو تو حق تعالیٰ ڈراتا ہے اپنے عذاب سے اور اے خاص

فَيُحَذِّرُكَ اللّٰهُ نَفْسَهُ ۞ وَ يَا خَاصَّ الْخَاصِّ يُحَذِّرُكَ اللّٰهُ بِهِ تَقْلِيبَاتِهِ ۞ يُحَذِّرُكَ يَا عَامِّيُّ أَنْ يَأْخُذَ سَمْعَكَ وَبَصَرَكَ وَقُوَاكَ وَمَالَكَ وَ أَهْلَكَ ۞ ثُمَّ يَنْقُلُكَ إِلَى الْآخِرَةِ فَتُؤَاخَذُ وَ يَا خَاصَّ الْخَاصِّ يُحَذِّرُكَ مِنْهُ ۞ فَكُنْ عَلَى قَدَمِ الْحَذَرِ حَتّٰى لَا تَغْفُلَ ۞ يُسَارُّ الْحَقُّ سِرَّكَ يَقُولُ لَهُ إِنِّيْ أَنَا اللّٰهُ لَا تَخَفْ وَلَا تَحْذَرْ ۞ إِذَا تَمَّ هٰذَا كُلَّمَا تَقَدَّمْتَ إِلَى الْخَوْفِ يَمْنَعُكَ ۞ كُلَّمَا تَكَدَّرَ دَامِنُكَ بِالْخَوْفِ صَفَّاهُ ۞ إِذَا تَمَّتْ صِحَّةُ الْقَلْبِ لَا يَضُرُّهُ مُلْكُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ ۞ لَيْسَ هٰذَا يَجِيُّ بِالتَّحَلِّيْ وَالتَّمَنِّيْ وَالتَّكَلُّفِ ۞ هٰذَا بِأَهْلِيَّةٍ تَأْتِيْ مِنَ السَّمَاءِ ۞ يُرَقِّيْكَ الْفِعْلُ مَعَ قِيَامِ الزُّهْدِ فِيْ قَلْبِكَ ۞ الرَّحْمَةُ تَنْزِلُ عَلَيْكَ وَعَلٰى أَهْلِ مَجْلِسِكَ ۞ الْمُبَاهَاةُ وَالزَّوَائِدُ تَتَرَادَفُ ۞ جَاءَ مُرِيْدٌ إِلٰى حَكِيْمٍ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْهِ ۞ فَقَالَ لَهُ إِنِّيْ أَتَمَنّٰى بُقْعَةً فِي الْجَنَّةِ لَا أَطْلُبُ غَيْرَهَا فَقَالَ لَهُ الْحَكِيْمُ لَيْتَكَ قَنِعْتَ مِنَ الدُّنْيَا كَقَنَاعَتِكَ مِنَ الْآخِرَةِ ۞ إِنْ كَانَ الْمَوْتُ حَقًّا لَا بُدَّ مِنْهُ فَمُتِ السَّاعَةَ ۞ اَلْمَيِّتُ لَا مُخَالَطَةَ لَهُ ۞ لَا عَطَاءَ لَهُ لَا مَنْعَ لَهُ لَا رَجَاءَ لَهُ ۞ لَا مُعَادَاةَ وَلَا مُصَادَقَةَ ۞ سُكُوْنٌ سُكُوْتٌ ۞ كُنْ كَالْمَيِّتِ فِيْ جَلْبِ النَّفْعِ وَ دَفْعِ الضَّرَرِ ۞

تجھ کو ڈراتا ہے اللہ اپنے نفس سے اور اے خاص الخاص تجھ کو اللہ ڈراتا ہے اپنی تبدیلیوں سے (کہ حالت نہ بدل دے) اے عامی تجھ کو تو اس بات سے ڈراتا ہے کہ (خلاف حکم کرے گا تو) تیری سماعت و بصارت اور قوتیں اور مال واولاد لے لے گا۔ اس کے بعد تجھ کو آخرت کی طرف منتقل فرما کر مواخذہ کرے گا۔ اور اے خاص الخاص تجھ کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے پس ہر وقت خوف زدہ رہیو یہاں تک کہ کسی وقت بھی غفلت نہ ہونے پائے (اور یہ نوبت آئے کہ) حق تیرے باطن سے راز و نیاز کرے اور اس سے کہے کہ میں ہی تو اللہ ہوں۔ پس نہ خوف کر اور نہ بچاؤ۔ جب یہ مضمون کمال کو پہونچ جائے گا تو یہ حالت ہوگی کہ جس وقت بھی تو خوف کی طرف قدم بڑھائے گا وہ تجھ کو روک دے گا اور جب کبھی تیرا دامن خوف سے مکدّر ہوگا وہ اس کو صاف کردیگا۔ جب قلب کی صحت کامل ہو جاتی ہے تو زمین و آسمان کی سلطنت بھی اس کو مضر نہیں ہوتی۔ یہ بات آرایش و آرزو اور تصنع سے نہیں آیا کرتی۔ یہ تو اس اہلیت کی وجہ سے نصیب ہوتی ہے جو آسمان سے آیا کرتی ہے کہ قلب میں زُہد موجود ہو اور کام تجھ کو ترقی بخشے (اس وقت) رحمت نازل ہوگی تجھ پر اور تیرے تمام اہلِ مجلس پر۔ اور مباہات اور زائد انعامات آگے پیچھے آتے رہیں گے۔ ایک مرید کسی دانشمند (شیخ) کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں جنّت میں صرف ایک مختصر مکان کا مُتمنّی ہوں۔ پس دانشمند نے اس سے کہا کہ جتنی بات پر آخرت کے متعلق تم نے قناعت کرلی کاش اتنی ہی دُنیا پر قناعت کرتے (تو کام بن جاتا) جب مرنا حق ہے کہ مرے بغیر چارہ نہیں تو ابھی کیوں نہ مرجا (کہ مُردوں کی سی حالت پیدا کرلے) مُردہ کو نہ میل جول سے علاقہ ہوتا ہے نہ بخشش سے اور نہ دریغ کرنے سے۔ نہ اُسے کچھ توقع ہوتی ہے۔ نہ کسی سے دُشمنی اور نہ کسی سے دوستانہ۔ بس سُکون اور خاموشی (اس پر طاری) ہوتی ہے۔ تحصیلِ منفعت اور دفعِ مضرت میں (اُس

اَلْمَيِّتُ لَا يَتَكَلَّمُ ۚ ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْطَقَكَ وَأَنْتَ
مَيِّتٌ ۚ إِذَا مُتَّ عَنِ الْخَلْقِ وَعَنْكَ نَطَقْتَ بِكَلَامٍ
كَانَ صِدْقًا وَحَقًّا ۚ لِأَنَّ الْمَيِّتَ لَا يُخْبِرُ إِلَّا
بِالْحَقِّ وَالصِّدْقِ ۚ كَتَبَتْ إِلَيْهِ رُقْعَةً رَجُلٌ
صُوفِيٌّ يُرِيدُ شَيْئًا ۚ قَالَ هٰذَا بَاطِلٌ ۚ الصُّوفِيُّ
يَصْفُوا عَنِ الْخَلْقِ ۚ لَا يَرَاهُمْ ۚ الصُّوفِيُّ يُطْلَبُ
وَلَا يَطْلُبُ ۚ قَالَ لَهُ رَجُلٌ إِذَا اتَّسَعَ الْخَرْقُ
عَلَى الرَّاقِعِ مَا يَصْنَعُ ۚ قَالَ يَقْعُدُ سَاكِتًا
مُوَافِقًا حَتّٰى يَضَعَ الْقَدَرُ رُقْعَةً بِيَدِهٖ أَوْ خِرْقَةً
بِقَدْرِ الْمَكَانِ ۚ أَوْ يَبْعَثَ غَيْرَهُ عَنْهُ ۚ إِذَا ضَاعَ
الْمِفْتَاحُ مِنْكَ نَمْ عَلَى الْبَابِ عَلَى الْعَتَبَةِ ۚ
أَنْتَ عَبْدُ الْخَلْقِ ۚ سِمَنُكَ إِذَا أَقْبَلُوا وَهُزَالُكَ
إِذَا أَدْبَرُوا ۚ أَنْتَ هَالِكٌ أَنْتَ مُشْرِكٌ ۚ
قَلْبُكَ فَارِغٌ مِنَ التَّوْحِيدِ أَنْتَ عَبْدُ الْخَلْقِ
أَنْتَ فَارِغٌ مِنَ الْخَيْرَاتِ ۚ أَنْتَ خَارِجٌ
مِنَ الْعَدِّ ۚ لَا تُعَدُّ مَعَ الْعُلَمَاءِ وَلَا الْمُرِيدِينَ
وَلَا الْمُرَادِينَ وَلَا الصَّالِحِينَ ۚ لَوْلَا حَيَائِي
مِنْهُ لَأَتَيْتُ بَابَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ وَ
اسْتَصْفَعْتُهُ وَكُنْتُ أَمْرُكُ أُذُنَهُ وَأُهَذِّبُهُ
وَأُؤَدِّبُهُ ۚ يَا حُبَّ هٰذَا الدِّرْهَمِ لِمَا يَقُودُ
النَّاظِرَ إِلَيْهِ الْمُتَلَبِّسَ بِهٖ ۚ وَيْحَكَ تَطْلُبُ مِنِّي
الدُّنْيَا وَهِيَ بِالْمَشْرِقِ وَأَنَا بِالْمَغْرِبِ ۚ آخُذُ
أَقْسَامِي مِنْهَا بِالتَّوْحِيدِ ۚ أُطْلُبْ مِنِّي الْآخِرَةَ
وَقُرْبَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۚ دِينُ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی طرح بن جا کہ مُردہ کسی سے بات ہی نہیں کیا کرتا۔ اس کے بعد جب
چاہے گا تو تیرے مُردہ ہونے کی حالت ہی میں تجھ کو گویائی بخشے گا۔
جب تو مخلوق سے اور اپنے آپ سے مرجائے گا تو (گویائی پانے کے بعد)
وہ کلام کرے گا جو سچ اور حق ہوگا۔ کیونکہ مُردہ حق اور سچی ہی اطلاع
دیتا ہے۔ ایک صوفی شخص نے آپ کو رقعہ لکھا تھا جس میں وہ کوئی چیز
مانگتا تھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ (تصوّف) باطل ہے کیوں کہ صوفی
مخلوق سے صاف ہوا کرتا ہے کہ ان پر اس کی نظر ہی نہیں جاتی
صوفی سے تو دوسرے مانگا کرتے ہیں وہ خود کسی سے نہیں مانگا کرتا۔
ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ گدڑی جب پیوند لگنے کی حد سے
زیادہ پھٹ جائے تو کیا کرے؟ آپ نے فرمایا کہ خاموشی اور (مرضی خدا کی)
موافقت کرکے بیٹھ رہے۔ یہاں تک کہ تقدیر اس پھٹن کی مقدار پیوند
اس کے ہاتھ میں رکھے یا اس کی طرف سے کوئی دُوسرا شخص اس میں پیوند
لگا دے۔ جب کُنجی تیرے ہاتھ سے گم ہو جائے تو دروازہ پر سوجا
چوکھٹ پر سوجا۔ تو مخلوق کا بندہ بنا ہوا ہے کہ مخلوق کے متوجہ ہونے میں
تیری فربہی ہے اور ان کے رُخ پھیرنے میں تیری لاغری۔ تو تباہ کار ہے
مُشرک ہے تیرا قلب توحید سے خالی ہے تو بندۂ مخلوق ہے تو بھلائیوں
سے خالی ہے تو شمار سے خارج ہے کہ نہ تو علماء میں شمار کیا جاسکتا ہے
نہ مریدوں میں اور نہ مرادین میں اور نہ صلحاء میں۔ اگر مجھے اللہ کی شرم
نہ ہوتی تو میں تم میں سے ہر شخص کے دروازہ پر آتا اور اس کا
تھپان بن کر اس کا کان ملتا اور اس کو تہذیب و ادب سکھاتا۔ ہائے اس
پیسہ کی محبت بھی (کیا ہی بُری بلا ہے) کہ اپنی طرف دیکھنے والے اور اپنے
ساتھ چپٹے ہوئے کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ تجھ پر افسوس کہ مجھ سے
دُنیا طلب کرتا ہے حالانکہ وہ مشرق میں ہے اور میں مغرب میں ہوں (مجھے
اس سے کیا نسبت) میں تو اس سے اپنا مقسوم لیتا ہوں توحید کے ساتھ مجھ سے
تو آخرت اور قُربِ حق طلب کر۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی

وَاتَّمَّ حِيطَانُهُ وَبَيْتَنَاثَرَ اَسَاسُهُ ❊ هَلُمُّوْا يَا
اَهْلَ الْاَرْضِ نُشَيِّدُ مَا تَهَدَّمَ وَنُقِيْمُ مَا وَقَعَ ❊ هٰذَا
شَيْءٌ مَا يَتِمُّ يَا شَمْسُ وَيَا قَمَرُ وَيَا نَهَارُ تَعَالَوْا ❊
نَعَمْ مِنَ الْحَالِ مَا يُكْتَمُ ❊ نَتَنَاوَمُ لِيَجِيءَ الْقَدَرُ ❊
بِسْمِ اللهِ ❊ ثُمَّ اتَّكَاَءَ اِلَى الْكُرْسِيِّ وَتَرَكَ يَدَهُ
تَحْتَ رَاْسِهٖ وَغَمَضَ عَيْنَيْهِ وَمَكَثَ هُنَالِكَ هُنَيْئَةً
ثُمَّ قَعَدَ ❊ وَقَالَ اَنْتُمْ بُلْهٌ وَّمَجَانِيْنُ ❊ قُعُوْدُكُمْ
عَنِّيْ خَسَارَةٌ فِيْ رَأْسِ الْمَالِ لَا عَنْ عُذْرٍ ❊ لَا
تَهْوَسْ وَلَا يَغْلِبُ عَلَيْكَ شِرْكُ الْاَشَرِ وَالْبَطَرِ ❊
اَنْتَ عَنْ قَرِيْبٍ مَيِّتٌ ❊ وَحَضَرَ مَجْلِسَهٗ اُسْتَاذُ
دَارِ الْاِمَامِ عِزُّ الدِّيْنِ بْنُ رَئِيْسِ الرُّؤَسَاءِ مَعَهٗ
خَدَمٌ وَّغِلْمَانٌ كَثِيْرَةٌ وَّلَمْ يَكُنْ حَضَرَ مَجْلِسَهٗ
قَبْلَ ذٰلِكَ وَلَا اجْتَمَعَ بِهٖ ❊ فَعِنْدَ دُخُوْلِهٖ قَالَ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كُلُّكُمْ يَخْدِمُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ❊ اَللهُ
مَنْ يَخْدِمُهٗ كُلُّكُمْ خَلْقٌ ❊ ذٰلِكَ وُجُوْدٌ ❊ يَا مَيِّتُ
يَا تُرَابُ تَصِيْرُ تُرَابًا يُدَاسُ قَبْرُكَ ❊ مِنْ تُرَابٍ
اِلٰى تُرَابٍ ❊ مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ ❊ مَا
عِنْدَكَ خَبَرُ حَالُ السَّبَبِ اَنْتَ اَصَمُّ بِكَ
خَبَلٌ بِكَ جُنُوْنٌ اِنْتَبِهْ قَبْلَ اَنْ
يُنَبِّهَكَ الْمَوْتُ ❊ كُنْ وَاعِظَ نَفْسِكَ
وَوَطِّهَا ❊ فَرِّقْ مَالَكَ ❊ اَنْتَ مُسَافِرٌ
عَلٰى رَغْمٍ ❊ اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ فَلَا
يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝
كُلُّ مَا تَمْلِكُ عَلَيْكَ ❊ كُلُّ مَنْ
يَعْظُمُ عَلَيْكَ ❊ كُلُّ مَنْ يَقْحَمُكَ

دیواریں پے درپے گر رہی ہیں اور اُس کی بنیاد بکھری جاتی ہے۔ باشندگان زمین آؤ جو گر گیا ہے اس کو مضبوط کر دیں اور جو ڈھ گیا اس کو درست کر دیں۔ یہ چیز (ایک سے) پُوری نہیں ہوتی (سب ہی کو مل کر کام کرنا چاہیئے) اے سُورج اے چاند اور اے دن تم سب آؤ۔ ہاں بعض حالت وہ بھی ہے جو مخفی رکھی جاتی ہے۔ ہم کو چاہیئے کہ تقدیر کی آمد کے انتظار میں سو رہیں۔ بسم اللہ (اس کے بعد ممبر پر آپ نے تکیہ لگایا اور ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر آنکھیں بند کر لیں اور کچھ دیر اسی حالت میں رہے۔ اس کے بعد بیٹھ گئے اور فرمایا، تم بیوقوف دیوانے ہو۔ تمہارا مجھ سے (الگ ہو کر) بلا عذر بیٹھ رہنا اصل راس المال کا نقصان ہے۔ بوالہوس مت بن اور متکبر و مغرور کا شرک تجھ پر غالب نہ آنا چاہیئے تو عنقریب مرنے والا ہے (اس لئے موت کا سامان کر) ایک بار آپ کی مجلس میں امام کے مکان کا ناظم عزالدین بن رئیس الرؤسا حاضر ہوا کہ اس کے ساتھ نوکر چاکر بھی تھے اور اس سے پہلے وہ نہ کبھی آپ کی مجلس میں آیا تھا اور نہ آپ کے پاس بیٹھنے کا اس کو اتفاق ہوا تھا پس اس کے آتے ہی آپ نے فرمایا کہ تم سب کی یہ حالت ہے کہ ایک دوسرے کی خدمت کرتا ہے۔ اللہ کی خدمت کون کرتا ہے؟ تم سب مخلوق ہی مخلوق ہو اور یہی ہستی کہلاتی ہے (جس کو فنا کرنے کی ضرورت ہے) اے مرنے والے۔ اے مٹی۔ تو مٹی بن جائے گا کہ تیری قبر پامال ہو گی ایک مٹی سے دوسری مٹی کی طرف اور گہوارہ سے لحد کی طرف۔ تجھے کچھ خبر نہیں کہ سبب کا کیا حال ہے تو بہرا ہے۔ تجھے خبط و جنون ہو رہا ہے۔ اس سے پہلے بیدار ہو جا کہ موت تُجھ کو بیدار کرے۔ اپنے نفس کا ناصح بن اور اس کو پامال کر اور اپنا مال تقسیم کر دے۔ کیونکہ تُجھ کو بادل ناخواستہ سفر کرنا پڑے گا (چنانچہ ارشاد ہے کہ) جب ان کی اجل آ پہونچے گی تو نہ ایک ساعت پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے" جو کچھ تیرے ملکیت میں ہے سب تجھ پر وبال ہے اور جس کو بھی تو بڑا سمجھے ہوئے ہے

عَلَيْكَ ۞ صَدِيقُكَ مَنْ حَذَّرَكَ وَعَدُوُّكَ مَنْ أَغْرَاكَ ۞ اللّٰهُمَّ نَبِّهْنَا مِنْ رَقْدَةِ الْغَافِلِينَ وَانْفَعْ بَعْضَنَا بِبَعْضٍ ۞ أَشْغِلْنَا بِنَا وَبِكَ حَتّٰى نُصْلِحَ نُفُوسَنَا وَنُقْبِلَ بِهَا لَكَ وَنَشْتَغِلَ بِبَقِيَّةِ الْعُمُرِ ۞ مِنْ شَرْطِ وَعْظِكَ لِغَيْرِكَ أَنْ تَكُونَ مُؤْمِنًا ۞ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَدْعُوَ الْعَبْدُ الْخَلْقَ إِلَى الْحَقِّ إِلَّا بَعْدَ الْوُصُولِ إِلَيْهِ ۞ لَا تُقَلِّدُهُ ۞ وَيْلٌ لِلْخَائِنِ خَانَ نَفْسَهُ وَرَبَّهُ وَنَبِيَّهُ ۞ يَأْمُرُ وَلَا يَمْتَثِلُ وَيَنْهٰى وَلَا يَنْتَهِي وَيَقُولُ وَلَا يَعْمَلُ ۞ لَا عِبْرَةَ بِجَمِيعِ أَكْتَافِكَ وَحَفِّ سِبَالِكَ وَصَفَارَةِ وَجْهِكَ ۞ الْإِيمَانُ هٰهُنَا ۞ أَشَارَ إِلٰى قَوْمٍ كَانُوا يَغْشَوْنَ أُسْتَاذَ الدَّارِ هٰذِهٖ صِفَتُهُمْ ۞ أَهْلُ اللّٰهِ كُلٌّ مِنْهُمْ عَلٰى قَلْبِهٖ شِحْنَةٌ يُحَارِبُونَ النَّفْسَ وَالطَّبْعَ وَالْهَوٰى وَقُطَّاعَ الطَّرِيقِ عَنِ اللّٰهِ ۞ نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ أَقْوَامًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِالْمَقَارِيضِ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ عُلَمَاءُ أُمَّتِكَ ۞ اللّٰهُمَّ أَصْلِحِ الْكُلَّ ۞ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا صَالِحِينَ وَأَصْلِحْ بِنَا ۞ اجْعَلْ حَوَائِجَنَا إِلَيْكَ وَإِقْبَالَنَا عَلَيْكَ ثُمَّ وَضَعَ يَدَكَ عَلٰى يَدِي ۞ يُشِيرُ بِذٰلِكَ إِلٰى أُسْتَاذِ الدَّارِ

سب تیرے لئے مضر ہے اور جس کی تو تعظیم کر رہا ہے تیرا دُشمن ہے۔ تیرا دوست وہ ہے جو تجھ کو ڈرائے اور دشمن وہ ہے جو غافل بنائے۔ بار آلہٰا غافلوں کی نیند سے ہم کو بیدار فرما اور ہم میں ایک کو دوسرے سے نفع دے۔ ہم کو ہمارے اور اپنے ساتھ مشغول فرما تاکہ ہم اپنے نفوس کی اصلاح کرلیں۔ اور ان کو تیری نذر گذران دیں اور ساری عمر اسی میں مشغول رہیں۔ دوسروں کو نصیحت کرنے کے لئے شرط یہ ہے کہ تو خود مومن ہو۔ مناسب نہیں کہ بندہ مخلوق کو خدا کی طرف بُلائے جب تک کہ خود وہاں تک نہ پہونچ جائے۔ افسوس اس خائن پر جس نے خیانت کی اپنے نفس سے اور اپنے رب سے اور اپنے نبی سے کہ دوسروں کو حکم دیتا ہے اور خود تعمیل نہیں کرتا۔ دوسروں کو منع کرتا ہے اور خود باز نہیں آتا۔ کہتا ہے اور عمل نہیں کرتا۔ تیرے مونڈھوں کے مُسکیڑنے مونچھوں کے کتروانے اور چہرہ کے زرد ہوجانیکا کچھ بھی اعتبار نہیں۔ ایمان یہاں (یعنی قلب میں) ہوا کرتا ہے (نہ کہ بدن پر) اس سے اشارہ (علماء کی) اس جماعت کی طرف تھا جو ناظم مکان کو (مال کی طمع میں ہر وقت) گھیرے رہتے تھے کہ ان کی حالت یہی تھی (جو حضرت ممدوح نے بیان فرمائی) اللہ والوں کی یہ شان ہے کہ ان میں سے ہر شخص کے قلب پر (خدائی پولیس) تعینات ہوتی ہے جو نفس و طبیعت اور خواہش اور راہِ خداوندی کے ڈاکوؤں سے جنگ کرتی رہتی ہیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے (معراج میں) چند جماعتوں کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں تو جواب ملا کہ تمہاری اُمت کے علماء ہیں (جو دوسروں کو زبان سے نصیحت کرتے تھے مگر خود عمل نہ کرتے تھے) بار آلہٰا سب کی اصلاح فرما۔ بار الہٰا ہم کو نیکوکار بنا اور ہمارے ذریعہ سے (دوسروں کو) ہدایت بخش اور ہماری حاجات اور توجہ اپنی طرف کرلے۔ (ناظم محل کی طرف اشارہ فرما کر کہا کہ) کھڑا ہو اور (بیعت کے لئے) اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پر

حَتّٰی نَصِلَ اِلٰی رَبِّنَا مِنْ هٰذِهِ الدَّارِ الْخَرَابِ
وَمَالِكَ وَوَلَدِكَ ۚ وَانْزِلُوْا اِلَى اللّٰهِ اِلَى الْعَمَلِ ۚ
عَنْ قَرِيْبٍ تُرَدُّ اِلَى الْحَقِّ ۚ يَسْاَلُكَ عَنْ اَعْمَالِكَ
خَلَقَكَ لِتَوْحِيْدِهٖ ۚ مَا خَلَقَكَ لِلدُّنْيَا وَلَا لِلْاٰخِرَةِ
اَلدُّنْيَا لَا تُشْبِعُكَ وَلَا تُرْوِيْكَ ۚ غَدَّارَةٌ
مَكَّارَةٌ ۚ دَاهِيَتُكَ رُؤْيَتُكَ لِنَفْسِكَ ۚ نَظْرُكَ
اِلٰی وَجْهِ الدُّنْيَا مِنْ تَدْبِيْرِ نَفْسِكَ وَجَعْلِكَ لَهَا
وَزِيْرًا ۚ اَلْمُؤْمِنُ مُدَبِّرٌ لَا مُدْبِرٌ ۚ اِذَا خَلَوْتَ
عَنْ نَفْسِكَ كَلَّمَكَ قَلْبُكَ ثُمَّ خَالَطَكُمَا السِّرُّ
ثُمَّ تَوَلَّاكُمَا الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ فَتَكُوْنُ شِحْنَةَ
الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ ۚ وَهٰذِهِ النَّفْسُ اَعْزِلْهَا ۚ
بِمَا اِذَا رَاَيْتَ شَيْخًا قُلْتَ هٰذَا عَبَدَ اللّٰهَ
قَبْلِيْ ۚ وَعَبَدَهُ الصَّالِحُ وَالْفَاسِقُ وَالشَّابُّ
وَالصَّغِيْرُ ۚ بِهٰذَا تَنْعَزِلُ النَّفْسُ وَتَنْجَعِلُ
الدُّنْيَا عَنْ قَلْبِكَ ۚ تَاْخُذُ الْاٰخِرَةَ عَيْنُ
قَلْبِكَ ۚ فَتَرْمِيْكَ بِبَابِ قُرْبِهٖ ۚ بَابِ سُلْطَانِهٖ ۚ
بَابِ كِبْرِيَائِهٖ وَجَلَالِهٖ ۚ تَصْغُرُ الْاٰخِرَةُ مِنْ
عَيْنَيْ قَلْبِكَ ۚ تَشْتَاقُ اِلَيْهِ وَتُحِبُّ لِقَاءَهٗ ۚ
تَنْظُرُ اِلَى الدُّنْيَا فَتَرَاهَا اَوْحَشَ خَلْقِ اللّٰهِ ۚ
فَتَخْرُجُ مِنْ قَلْبِكَ فَتَصِيْرُ كَالْمُطَلَّقَةِ بَعْدَ
ظُهُوْرِ الْعُيُوْبِ ۚ تَعْرِفُ النَّفْسُ عَنْهَا ۚ ثُمَّ تَاْتِی
الْاٰخِرَةُ مُزَيَّنَةً فَتُظْهِرُ السَّابِقَةُ اِلٰی عُيُوْبِهَا
وَاَنَّهَا مُحْدَثَةٌ مَخْلُوْقَةٌ يُشَارِكُكَ
فِيْهَا الْيَهُوْدُ
وَالنَّصَارٰى

رکھ دے تاکہ اس اُجاڑ گھر (یعنی دُنیا) اور مال واولاد سے بھاگ کر رَب کی طرف لپکیں اور اللہ کی طرف اور عمل کی طرف چلیں۔ عنقریب تُجھ کو حق کی طرف لوٹنا ہوگا اور وہ تُجھ سے تیرے اعمال کی باز پُرس کریگا اُس نے تجھ کو اپنی توحید کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ نہ تجھ کو دُنیا کے لئے پیدا کیا ہے اور نہ آخرت کے لئے۔ دُنیا تو نہ تجھے سیر کرسکتی ہے نہ سیراب وہ تو غدار ومکّار ہے۔ تیرا اپنے نفس کی طرف نظر کرنا (کہ بل بوتے سے سب کچھ کرسکتا ہوں) اور اپنے نفس کی تدبیر سے دُنیا کے مُنہ کی طرف دیکھنا اور اس کو وزیر بنا لینا تیرے لئے بڑی مصیبت ہے، مومن انجام بیں ہوا کرتا ہے صاحب ادبار نہیں ہوا کرتا۔ جب تو اپنے نفس سے تنہائی اختیار کریگا تب تیرا قلب تجھ سے باتیں کریگا۔ اس کے بعد باطن تم دونوں سے میل جول کریگا۔ اس کے بعد حق تعالیٰ تمہارا کارساز بنے گا۔ پس تو باشندگان بلاد کا کوتوال بن جایئگا۔ اس نفس کو معزول کردے۔ مگر کس طرح؟ جب کسی بوڑھے شخص کو دیکھا کرے تو یوں سمجھا کر کہ چونکہ اس کی عمر مجھ سے زیادہ ہے اس لئے اس نے مجھ سے پہلے خدا کی عبادت کی ہے اور خدا کا نیکو کار بندہ ہو یا فاسق اور جوان ہو یا بچہ (ہر ایک کے متعلق ایسی ہی مناسب توجیہ کرلیا کر) اس طرح پر نفس معزول ہو جایئگا اور دُنیا تیرے قلب سے منقبض ہو جائے گی کہ تیرے قلب کی آنکھ آخرت کو لے لیگی۔ پھر تجھ کو دروازۂ قرب و دروازہ سُلطان اور کبریائی وجلال کے دروازہ پر لا ڈالے گی۔ تیرے قلب کی آنکھوں میں آخرت حقیر معلوم ہونے لگے گی تو خدا کا مشتاق بن جائے گا اور اس کی ملاقات کو محبوب سمجھنے لگے گا۔ تو دُنیا کی طرف نظر کریگا تو وہ ساری مخلوق میں سب سے زیادہ وحشت ناک دکھائی دیگی۔ لہٰذا تیرے دل سے نکل جائے گی اور ایسی ہو جائیگی جیسے عیوب ظاہر ہونیکے بعد طلاق دی ہوئی عورت ہوتی ہے کہ نفس اس سے گھبراتا ہے اس کے بعد آخرت بنی سنوری ہوئی تیرے پاس آئے گی۔ پس تقدیر ازلی اس کے عیوب اور یہ بات ظاہر کریگی کہ یہ بھی حادث اور مخلوق ہے کہ یہود و نصاریٰ بھی اگر اسلام لائے تھے تو

إِذَا أَسْلَمُوا۔ فِي الْجَنَّةِ الْمَنْقُودَةِ الصَّافِيَةِ قُرْبُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الْإِسْتِئْنَاسُ وَالْوُصُولُ إِلَيْهِ۔ لَا تَشْتَغِلْ بِهٰؤُلَاءِ الْمُهَوِّسِينَ جَهِلُوا الدُّنْيَا فَطَلَبُوهَا۔ جَهِلُوا الْآخِرَةَ فَطَلَبُوهَا۔ جَهِلُوا الْخَلْقَ فَسَكَنُوا إِلَيْهِمْ۔ يَا قَوْمَنَا إِحْذَرُوا۔ أَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى إِلٰى بَعْضِ أَنْبِيَائِهٖ احْذَرْ لَا آخُذُكَ عَلٰى غِرَّةٍ۔ يَعْقُوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَبْكِي فِي الْأَوَّلِ عَلٰى يُوسُفَ ثُمَّ عَادَ يَبْكِي عَلٰى نَفْسِهٖ تَوَسَّمَ فِيهِ كَوْنَهٗ نَبِيًّا خَافَ عَلٰى عِصْمَتِهٖ لِمَا كَانَ فِيهِ مِنَ الْحُسْنِ وَالْجَمَالِ۔ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ آذَانُ الرُّؤُسِ لَكُمْ وَلَا آذَانَ لِلْقُلُوبِ۔ يَا حَطَبَ النَّارِ يَا عَوَامُّ يَا طَغَامُ أَنْتُمْ فِي هَوَسٍ أَلَا إِلَى اللّٰهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ۔ أَلَا إِنِّي رَاعٍ لَكُمْ، سَاقٍ لَكُمْ، نَاطُورٌ لَكُمْ مَا تَرَقَّيْتُ هٰهُنَا وَأَرٰى لَكُمْ وُجُودًا إِلَى الضَّرِّ وَالنَّفْعِ۔ بَعْدَ مَا قَطَعْتُ الْكُلَّ بِسَيْفِ التَّوْحِيدِ أَلْزَمْتُ هٰذَا الْمَقَامَ۔ حَمْدُكُمْ وَذَمُّكُمْ وَإِقْبَالُكُمْ وَإِدْبَارُكُمْ عِنْدِي سَوَاءٌ كَمْ مِمَّنْ يَذُمُّنِي كَثِيرًا ثُمَّ يَنْقَلِبُ ذَمُّهٗ حَمْدًا۔ كِلَاهُمَا مِنَ اللّٰهِ لَا مِنْهُ۔ إِقْبَالِي عَلَيْكُمْ لِلّٰهِ۔ أَخْذِي مِنْكُمْ لِلّٰهِ۔ لَوْ أَمْكَنَنِي دَخَلْتُ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمُ الْقَبْرَ وَجَاوَبْتُ عَنْهُ مُنْكَرًا وَنَكِيرًا رَحْمَةً وَشَفَقَةً عَلَيْكُمْ إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا مِنْ

عِبَادِهٖ أَلْقٰى فِي قَلْبِهٖ۔

وَجْدًا وَشَوْقًا إِلَيْهِ۔

اس میں تیرے شریک ہوں گے۔ البتہ نقدا نقد جنت جو بالکل صاف ہے وہ قرب حق اور اس سے مانوس ہونا اور وصول الی اللہ ہے۔ ان بوالہوسوں کے ساتھ مشغول مت ہو جو دُنیا سے جاہل ہیں کہ اس کو طلب کرنے لگے (علیٰ ہذا) آخرت سے جاہل ہیں۔ پس اس کو طلب کرنے لگے۔ خلق سے جاہل ہیں پس ان سے جی لگانے لگے۔ صاحبو ڈرو۔ حق تعالیٰ نے ایک نبی کو وحی فرمائی تھی کہ ڈرو کہیں اچانک تمہاری گرفت نہ کر لوں" یعقوب علیہ السلام اوّل تو یوسفؑ پر رویا کرتے تھے اس کے بعد اپنے نفس پر رونے لگے تھے (کہ کہیں حُبِّ خلق کی گرفت نہ ہو جائے حالانکہ یوسفؑ پر رونا بھی دین ہی تھا کیونکہ) یوسفؑ میں ان کے نبی ہونے کی علامت ان کو محسوس ہوئی تو چونکہ ان میں حُسن و جمال تھا اس لئے ان کی عصمت کا اندیشہ ہوا (کہ کہیں برباد نہ ہو جائے) تم گونگے بہرے اندھے ہو کہ تمہارے سروں میں تو کان ہیں۔ مگر قلوب کے کان نہیں۔ اے دوزخ کی لکڑیو۔ اے عامیو اور اے کمینو تم مبتلائے ہوس ہو۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ ہی کی طرف جملہ کام رجوع کرتے ہیں"۔ خبردار ہو جاؤ میں تمہارا چرواہا ہوں۔ میں تمہارا ہانکنے والا اور تمہارا (مصلح و محافظ) باغباں ہوں نفع اور نقصان میں تم پر نظر رکھ کر میں نے یہاں تک ترقی نہیں پائی (بلکہ) سب کو توحید کی تلوار سے قطع کر دینے کے بعد اس مرتبہ پر پہونچا ہوں کہ تمہاری مدح اور مذمت اور تمہاری توجہ و بے رُخی سب کی سب میرے نزدیک مساوی ہے۔ کتنے لوگ ہیں جو میری بہت کچھ مذمت کرتے ہیں۔ اس کے بعد ان کی مذمت مدح سے بدل جاتی ہے یہ دونوں (مذمت و مدح) اللہ کی طرف سے ہیں نہ کہ اس کی طرف سے میرا تم پر توجہ کرنا بھی اللہ واسطے ہے اور تم سے (روپیہ پیسہ) لینا بھی اللہ واسطے اگر مجھ سے ہو سکتا تو تم پر رحمت و شفقت کی بنا پر تم میں سے ہر ایک کے ساتھ میں اس کی قبر میں جاتا اور اس کی طرف سے منکر و نکیر کو خود جواب دیا کرتا حق تعالیٰ جب کسی بندہ کو محبوب بناتا ہے تو اس کے قلب میں اپنا شوق اور

نُفِيَ اَبُوْ يَزِيْدَ الْبُسْطَامِيُّ سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَا سُمِعَ مِنْهُ مِنَ الْكَلَامِ الْعَجِيْبِ ۞ يُفْتَحُ اِلٰى قُلُوْبِهِمْ اَبْوَابُ الْقُرْبِ ۞ لَا يَجْمَعُهُمْ مَعَ الْخَلْقِ سِوَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَ لَقَبُ الْاٰدَمِيَّةِ الْبَشَرِيَّةِ ۞ صُوَرُهُمْ صُوَرُ الْاِنْسِ وَ قُلُوْبُهُمْ مَعَ الْقَدَرِ وَ اَسْرَارُهُمْ مَعَ الْمَلِكِ ۞ اَنْتَ طَاعَاتُكَ عَلٰى وَجْهِكَ وَ ثِيَابِكَ وَ ظَاهِرِكَ ۞ وَ زَنْدَقَتُكَ فِيْ خَلْوَتِكَ وَ كُفْرُكَ عَلٰى بَاطِنِكَ ۞ قَلْبُكَ مَشْحُوْنٌ بِالنِّفَاقِ وَ الْعُجْبِ وَ سُوْءِ الظَّنِّ بِالْخَلْقِ ۞ مَا يُطَهِّرُكَ اِلَّا السَّيْفُ اِلَّا اَنْ تَتُوْبَ ۞ اَلشَّرْعُ اَمَرَنَا بِالسُّكُوْتِ وَ الْكِتْمَانِ وَ السِّرِّ وَ اِلَّا كُنْتُ اَشَرْتُ اِلَيْكَ بِاَخْذِكَ وَ اَخَذْتُ بِكُمِّكَ وَ اَخْرَجْتُكَ ۞ كَلَامُنَا يَعْمَلُ فِيْ ظَاهِرِكُمْ وَ قُلُوْبُنَا تَعْمَلُ فِيْ بَوَاطِنِكُمْ ۞ مَنْ يَتَّهِمُنِيْ وَ يُكَذِّبُنِيْ كَذَّبَهُ اللّٰهُ ۞ فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ عِيَالِهِ وَ مَالِهِ وَ بَلَدِهِ اِلَّا اَنْ يَتُوْبَ ۞ مَا مِنْ صَلٰوةٍ اِلَّا وَ اَعْزِمُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ مَنْ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ حَتّٰى اِذَا جَاءَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ اَعُدْتُ اِلَى الصَّلٰوةِ ۞ وَ كَذٰلِكَ فِيْ وَقْتِ كُلِّ مَجْلِسٍ اَللّٰهُمَّ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۞ لَا تَفْرَحْ مَعَ مَنْ يَفْرَحُ بَلْ اُحْزُنْ مَعَ مَنْ يَحْزَنُ ۞ لَا تَضْحَكْ مَعَ مَنْ يَضْحَكُ بَلِ ابْكِ مَعَ مَنْ يَبْكِيْ ۞ سِيْرُوْا مَعَ الْهِمَمِ الْعَالِيَةِ ۞ كُلُوْا اَقْسَامَكُمْ عَلٰى بَابِهٖ عَلٰى عَتَبَةِ قُرْبِهٖ ۞ عَقْلٌ لَيْسَ عِنْدَكَ اَعْرِضْ عَنِ الدُّنْيَا بِفِيْمَا يَحْصُلُ ۞ وَ اِنْ عُلِّقَ عَلَيْكَ عِيَالٌ خُذْ مِنْهَا لَهُمْ لَا لَكَ ۞ كَانَ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ

وجد ڈال دیتا ہے ابو یزید بسطامی سات مرتبہ جلا وطن کئے گئے اس لئے کہ ان سے عجیب عجیب کلام سُنا جاتا تھا (جو وجد و شوق میں نکلتا مگر شرعاً ناجائز ہوتا تھا) اللہ والوں کے قلوب کی طرف قرب کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ بجز پانچ نمازوں اور آدمیت و بشریت کے لقب کے اور کوئی چیز ان کو مخلوق کے ساتھ جمع نہیں کرتی۔ انکی صورتیں آدمیوں کی سی ہیں اور ان کے قلوب تقدیر کے ساتھ ہیں اور باطن بادشاہ کے ساتھ تیری طاعتیں صرف تیرے چہرے اور کپڑوں اور ظاہر ہی پر ہیں اور خلوت میں زندقہ ہے اور باطن پر کُفر۔ تیرا دل نفاق و خودستائی اور مخلوق کے ساتھ بدگُمانی سے لبریز ہے۔ پس تلوار ہی تجھ کو پاک بنا سکتی ہے مگر یہ کہ توبہ کرے۔ شریعت نے ہم کو خاموشی و اخفا اور رازداری کا حکم دیا ہے ورنہ میں تیری گرفتاری کا اشارہ کرتا اور تیری آستین پکڑ کر تجھ کو نکال باہر کرتا۔ ہمارا کلام تمہارے ظاہر پر اثر کرتا ہے اور ہمارے قلوب تمہارے باطن میں اثر کرتے ہیں۔ جو مجھ پر تہمت لگائے اور جُھٹلائے خدا اس کو جُھٹلائے۔ اور اللہ اس میں اور اس کے اہل و عیال و مال و وطن میں تفرقہ ڈال دے مگر یہ کہ وہ توبہ کرلے۔ کوئی نماز ایسی نہیں ہوتی جس میں میرا یہ عزم نہ ہوتا ہو کہ نماز پڑھانے کے لئے کسی کو اپنا نائب بنا دوں مگر جب نماز کا وقت آتا ہے تو (ہمت نہیں ہوتی) اور نماز کی طرف آجاتا ہوں۔ اور یہی حال ہر مجلس کے وقت رہتا ہے۔ بارِ الٰہا وہ بوجھ ہم سے نہ اُٹھوا جس کی ہم میں طاقت نہیں۔ خوش ہونے والوں کے ساتھ خوش نہ ہو بلکہ محزون رہنے والوں کے ساتھ محزون رہ کر ہنسنے والوں کے ساتھ ہنسا مت کر بلکہ رونے والوں کے ساتھ رویا کر بلند ہمتی کے ساتھ (راہِ طریقت میں) چلو اور اپنے مقسوم اس کے دروازہ پر اور اس کے آستانۂ قرب پر (پہونچکر) کھاؤ تجھے عقل ہی نہیں حصولِ دُنیا سے مُنہ پھیر اور اگر اہل و عیال تیرے متعلق ہوں تو دُنیا میں سے جو کچھ لے انہیں کے لئے لے نہ کہ اپنے لئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ يُفَرِّقُهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ
وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ ؛ ثُمَّ يَأْتِي بُيُوْتَ
أَزْوَاجِهٖ يَقُوْلُ هَلْ فُتِحَ شَيْءٌ جَاءَنَا شَيْءٌ ؛
فَإِذَا قِيْلَ لَا ؛ يَقُوْلُ إِنِّي إِذًا صَائِمٌ ؛ يَعْلَمُ
بِاجْتِنَابِهٖ أَنَّهٗ يُرِيْدُ مِنْهُ الصِّيَامَ هٰكَذَا أَوْلِيَاءُ
اللّٰهِ قَدْ يُرِيْدُ أَنْ يَّصْعَدَ إِلَى سَطْحِ بَيْتِهٖ لِيَنَامَ مِنْ
شِدَّةِ الْحَرِّ ؛ يَرٰى عَلَى الدَّرَجَةِ بَابًا يَعْلَمُ أَنَّهٗ يُرَادُ
مِنْهُ النَّوْمُ فِي دَارِهٖ ؛ يَرٰى بَابَ دَارِهٖ مَفْتُوْحًا
يَعْلَمُ أَنَّهٗ يُرَادُ مِنْهُ الْخُرُوْجُ إِلَى الصَّحْرَاءِ وَ
الْبَرِّيَّةِ فَيَخْرُجُ هٰذِهِ النُّبُوَّةُ بَاقِيَةٌ فِي الْخَلْقِ
آثَارُهَا ؛ فَائِدَتُهَا ؛ مَعْنَاهَا ؛ مُنْقَسِمَةٌ عَلٰى
قُلُوْبِ الْأَوْلِيَاءِ ؛ النُّبُوَّةُ كَانَتْ طَعَامًا وَّشَرَابًا
بَقِيَ سُؤْرُ الْقَوْمِ ؛ أُخْرُجُوْا مِنْ عِنْدِيْ يَا أَكَلَةَ
الْحَرَامِ وَالرِّبٰا لَسْتُ بِقَاضٍ ؛ أَنَا مُرَبِّي التَّوْحِيْدِ
وَالْإِخْلَاصِ ؛ أَيْشٍ أَعْمَلُ بِكَثْرَتِكُمْ ؛ لَا
مَنْفَعَةَ فِيْكُمْ أَعْمَالُكُمْ تُنَادِيْ عَلَيْكُمْ فِي
وُجُوْهِكُمْ خَيْرًا كَانَ وَشَرًّا ؛ السُّكُوْتُ خَيْرٌ
يُسْتَنْظَرُ لَعَلَّهٗ يُمْحٰى ذٰلِكَ مِنْ وَّجْهِكَ لَعَلَّهٗ
يَتَغَيَّرُ خَلْوَتُكَ فَيُمْحَى السَّوَادُ مِنْ وَّجْهِكَ
قَدِمَ مِنَ الْحَجِّ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَلْدَةِ
فَجَاءَ إِلَيَّ فَقُلْتُ لَهٗ تُبْ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ
وَجَلَّ ؛ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ فِي
الْحَجِّ ؛ قُلْتُ لَهٗ قَدْ عَرَفْتُ
وَلٰكِنْ ثُمَّ زَنَا وَفِسْقٌ
وَفُجُوْرٌ فَلَمْ يَتُبْ

علیہ وسلم صدقات وصول فرمایا کرتے اور فقراء و مساکین و مجاہدین تقسیم فرما دیا کرتے تھے۔ اس کے بعد ازواج مطہرات کے حجروں میں تشریف لاتے اور پوچھا کرتے تھے کہ کیا فتوحات ہوئی اور کوئی چیز آئی ہے؟ پس جب جواب ملتا کہ نہیں تو فرمایا کرتے کہ "اچھا ہمارا روزہ ہے" آمد کی بندش سے آپ سمجھ جاتے تھے کہ حق تعالیٰ کو آپ سے روزہ رکھوانا مقصود ہے۔ یہی حالت اولیاء اللہ کی ہوتی ہے کہ کبھی وہ گرمی کی شدت کے سبب چاہتے ہیں کہ گھر کی چھت پر جا لیٹیں۔ پس سیڑھی پر دروازہ نظر آتا ہے جس سے وہ سمجھ جاتے ہیں کہ گھر ہی میں ان کا سونا خدا کو مطلوب ہے یا مثلاً اپنے گھر کا دروازہ کھلا ہوا دیکھتے ہیں تو جان لیتے ہیں کہ جنگل و بیابان کی طرف نکل جانا ان سے مقصود ہے لہٰذا نکل جاتے ہیں۔ اس نبوت کے آثار مخلوق میں اب بھی باقی ہیں کہ ان کا فائدہ اور مقصود اولیاء اللہ کے دلوں پر بانٹ دیا گیا ہے۔ نبوت تو ایک (بھرپور) کھانا پانی تھا۔ اب اللہ والوں کا جھوٹا بچا کچا باقی رہ گیا ہے۔ اے حرام اور سود کھانے والو۔ میرے پاس سے دور ہو جاؤ کہ میں قاضی نہیں ہوں (جو شرعی حد لگانے کی خدمت انجام دوں) میں تو توحید و اخلاص کی تربیت دینے والا ہوں۔ تمہاری کثرت کو لے کر میں کیا کروں۔ تم میں نام کو بھی منفعت نہیں۔ تمہارے برے اور بھلے اعمال خود تمہارے منہ پر پکار رہے (اور تمہاری باطنی حالت سے آگاہ بنا رہے ہیں۔ بس خاموشی بہتر ہے۔ منتظر رہنا چاہئیے کہ شاید تیرے چہرہ سے یہ محو ہو جائے اور تغیر آکر خلوت نصیب ہو کہ چہرہ سے سیاہی زائل ہو جائے"۔ اہل شہر میں سے ایک شخص حج سے لوٹا اور میرے پاس آیا۔ میں نے اس سے کہا کہ "خدا سے توبہ کر" اس نے جواب دیا کہ "میں تو حج میں تھا"۔ میں نے اس سے کہا کہ ہاں یہ تو مجھے معلوم ہے مگر اس کے بعد جو زنا اور فسق و فجور ہوا (اس کے لئے تو توبہ کی ضرورت ہے) مگر اس نے توبہ نہ کی۔

فلما مات رأيته حين صلاتي عليه كأنه خرج من
التابوت وتعلق بذيلي ؛ فقلت له من هذا
حذرتك ؛ ما أكثر كذبكم وزوركم فيما تدعونه
لك شيخ ويكون لك فليكن ذلك له حتى
يعطيك كتابا بمثقل لئلا تضعف عن
الطاعة والخير فيقرأ ذلك عند الموت عند
الفراق ؛ أرجو شفاعتكم في ذلك اليوم
فإنه شرك ؛ توحيد ربيته من الصغر
أضيعه اليوم باب مفتوح على أغلقه عني
نسيتكم لا حب ولا كرامة ؛ صرخ رجل في
مجلسه وقال الله ؛ فقال رضي الله عنه سوف
تسأل عن هذا ؛ تحاسب عليه ؛ لم قلت
رياء أو نفاقا ؛ إخلاصا أو شركا ؛ هذا
اليوم وطيس ؛ من شاء فليخرج ومن شاء
فليقعد ؛ ثم صرخ وقام إليه خلق كثير
يتوبون صارخين باكين ؛ إذ جاء عصفور
فقعد على رأسه فحنى رأسه له ومكث كذلك
وهو على رأسه والناس على درج الكرسي
والصراخ حوله وهو لا يبرح حتى مد يده
بعض أصحابه نحوه فطار ؛ ثم دعا وضج
الناس بالبكاء والدعاء والتوبة فنزل
وخرج على حاله إلى جامع الرصافة وتبعه
خلق كثير بالبكاء والصراخ
والوجد والتمزق عن
الثياب ؛

پس جب اس کا انتقال ہوا تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھتے وقت میں نے اس کو دیکھا کہ گویا تابوت سے نکلا اور میرے دامن سے چپٹ گیا۔ تب میں نے اس سے کہا کہ اسی سے تو میں تجھ کو ڈراتا تھا۔" جن باتوں کا تم دعویٰ کرتے ہو ان میں کس قدر جھوٹ اور مکر شامل ہے۔ تیرے لئے شیخ ہے اور (غالباً) ہو ہی گا لہٰذا (اس دعوے کو) اس کے حوالہ کرنا چاہیئے تاکہ وہ تجھے پروانہ عطا کرے جس کے بارے سے تو طاعت و خیر سے کمزور نہ ہونے پائے اور وہ مرتے وقت اور (دنیا سے) جدائی کے وقت پڑھا جائے۔ کیا اس (قیامت کے) روز میں تمہاری سفارش کی اُمید رکھوں گا حالانکہ یہ شرک ہے۔ توحید کو میں نے بچپن سے پرورش کیا ہے۔ کیا اس دن اس کو ضائع کر دوں گا؟ کیا کھلے ہوئے دروازہ کو اپنی طرف سے بند کر دوں گا؟ میں تم سب کو بھلا چکا کہ نہ محبت ہے اور نہ اس میں کوئی خوبی آپ کی مجلس میں ایک شخص نے چیخ ماری اور کہا اللہ۔ پس آپ نے فرمایا کہ عنقریب تجھ سے اس کی بابت سوال اور حساب ہوگا کہ کس نیت سے کہا تھا یعنی دکھاوے کے لئے کہا تھا یا بروئے نفاق؟ اور اخلاص سے ساتھ کہا تھا یا شرک کے ساتھ؟ آج کا دن (گویا) گھمن ہے (جس پر ہتھوڑے پر ہتھوڑے پڑیں گے) لہٰذا جس کا جی چاہے چلا جائے اور جس کا جی چاہے بیٹھا رہے۔ اس کے بعد آپ نے چیخ ماری اور ایک بڑی مخلوق چیختی چلاتی اور روتی توبہ کرتی ہوئی آپ کی طرف کھڑی ہو گئی۔ دفعۃً ایک چڑیا آئی اور آپ کے سر پر بیٹھی۔ پس آپ نے اس کے لئے سر جھکا دیا اور اسی طرح (سر جھکائے) بیٹھے رہے کہ چڑیا آپ کے سر پر تھی اور آدمی ممبر کی سیڑھیوں پر اور چیخ پکار آپ کے چار طرف اور آپ ہٹتے نہ تھے۔ یہاں تک کہ بعض اصحاب نے چڑیا کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا اور وہ اُڑ گئی۔ اس کے بعد آپ دعا مانگنے لگے اور لوگوں نے گریہ و دعا و توبہ کا شور مچایا پس آپ (ممبر پر سے) اُترے اور اسی حالت میں جامع مسجد رصافہ کی طرف نکل کھڑے ہوئے اور مخلوق روتی چلاتی وجد کرتی اور کپڑے پھاڑتی

ثُمَّ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا اٰخِرُ الزَّمَانِ ؛ اَللّٰهُمَّ
اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ ؛ يَلُوْحُ شَيْءٌ اَتَمَنّٰى
مِنْهُ الْهَرَبَ لٰكِنْ يُوَافِقُ الْقَضَاءَ وَالْقَدَرَ لَا
تُذْهِبُ الدُّنْيَا دِيْنَكَ ؛ اِحْفَظْ مَاءَ وَجْهِكَ
اِكْتَسِبْ لِيَجْتَمِعَ هَمُّكَ ؛ هُوَ بَابُ الْاَخْذِ مِنَ
اللّٰهِ ؛ اِسْتَغْنِ بِهٖ عَنِ الْخَلْقِ ؛ يُخَاطِبُ السَّبَبُ
الْمُسَبِّبَ ؛ اَلظَّاهِرُ الْبَاطِنَ ؛ اَلتَّعَبُ مَفْرُوْغٌ
مِنْهُ اَوْفِيْ شَيْءٍ مُسْتَاْنِفٍ مُبْتَدَاٍ ؛ يُقَالُ لَهٗ
قُمْ بِنَا نَاْتِي الْمُسَبِّبَ ؛ نَاْتِي الْمُعِيْنَ ؛ نَاْتِي
الْاَصْلَ ؛ نَقْرَعُ مَصَارِعَ الْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ ؛
نَقِفُ عَلٰى بَابِ الْعِلْمِ ؛ عَلٰى رَاْسِ وَادِي الْفَضْلِ ؛
نَسِيْقُ عَلَى النَّهْرِ السَّاقِيَةِ ؛ نَاْتِيْ اَصْلَهَا ؛
حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَصْلَ النَّهْرِ رَاَيَا الْمَاءَ يَخْرُجُ
مِنْ اَصْلِ جَبَلِ الْفَضْلِ ؛ فَقَعَدَا هُنَاكَ وَ
خَيَّمَا ؛ جَاءَتِ الْكِفَايَةُ وَالْعِنَايَةُ ؛
جَاءَتِ الْهِدَايَةُ ؛ جَاءَتِ الْمَعْرِفَةُ
الْعُلُوْمُ ؛ لَنَا اَبْوَابٌ شَتّٰى نَدْخُلُ عَلَيْهَا
اَنْتَ تَاَدَّبْ ؛ اِبْرَاهِيْمُ الْخَوَّاصُ رَحْمَةُ اللّٰهِ
عَلَيْهِ قَالَ بَقِيْتُ فِيْ بَادِيَةٍ اَيَّامًا لَمْ اَرَ فِيْهَا
اَحَدًا ؛ فَاَفْضٰى بِيَ السَّيْرُ
اِلٰى مَكَانٍ اَخَذَنِيْ
مِنْهُ وَحْشَةٌ ؛ وَ
اِذَا اَنَا

آپ کے پیچھے ہولی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ یہ آخری زمانہ ہے۔ بارِ الہا ہم اس کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ ایک چیز ظاہر ہوتی ہے جس سے بھاگنے کی میں تمنا کرتا ہوں مگر وہ قضاء و قدر کے موافق ہوتی ہے۔ (لہذا مجبوراً اس کو اختیار کرنا پڑتا ہے) دُنیا کہیں تیرا دین برباد نہ کر دے۔ اپنی آبرو کی حفاظت کر اور اس لئے کسب کر تاکہ فکر مجتمع کر سکے۔ یہ (کسب و محنت) اللہ سے لینے کا دروازہ ہے اس کے سبب مخلوق سے بے نیاز بن جا (کہ بھیک مانگنی نہ پڑے) سبب مسبب سے اور ظاہر باطن سے یوں خطاب کیا کرتا ہے کہ مشقت سے فراغت ہو چکی ہے (کہ مقسوم بلا مشقت بھی مل کر رہے گا) یا (محنت کرنا) کسی نئی اور جدید شے کے متعلق ہوا کرتا ہے (کہ مشقت اُٹھائیں گے تو ملے گی ورنہ نہیں) اس سے کہا جاتا ہے کہ چلو ہمارے ساتھ کہ ہم دونوں خالقِ اسباب کے پاس پہونچیں۔ اصل چشمہ کے پاس آئیں اور جڑ کے پاس حاضر ہوں۔ آستانۂ قضاء و قدر کو دستک دیں۔ دروازۂ علم اور وادیٔ فضل کے کنارہ پر ٹھیریں۔ بھری نہر پر چلیں اور نہر کی بھی اصل کے پاس پہونچیں۔ حتیٰ کہ جب دونوں نہر کی اصل پر آتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ پانی تو فضل کے پہاڑ کی جڑ سے نکل رہا ہے (کہ اس کے حاصل کرنے میں نہ کسی کی محنت کو دخل ہے نہ مشقت کو) لہذا وہیں بیٹھ جاتے اور خیمہ گاڑ لیتے ہیں۔ (اس وقت) کفایت و عنایت آتی ہے۔ ہدایت آتی ہے۔ معرفت آتی ہے۔ اور طرح طرح کے علم آتے ہیں (اور وہ ان سے مالامال ہوتے رہتے ہیں ہمارے لئے مختلف دروازے ہیں جن کے ذریعہ سے ہم حق تعالےٰ تک پہونچتے ہیں۔ تجھ کو باادب رہنا چاہیئے (اور بدزبانی نہ کرنی چاہیئے) ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مدتوں ایک جنگل میں رہا کہ وہاں کوئی شخص بھی مجھے نظر نہ آیا۔ آخر بادیہ پیمائی نے مجھے ایسی جگہ پہونچا دیا جس سے مجھے وحشت پیدا ہوئی۔ دیکھتا کیا ہوں

بِشَابٍ قَائِمٍ هُنَاكَ فَعَجِبْتُ مِنْهُ ﴿ فَقُلْتُ لَهٗ
مِنْ اَيْنَ ﴿ قَالَ هُوَ ﴿ فَقُلْتُ لَهٗ اِلٰى اَيْنَ ﴿
فَقَالَ هُوَ ﴿ فَقُلْتُ لَهٗ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَاجْعَلْ
نَفْسَكَ لَهٗ فِدَاءً فَصَرَخَ صَرْخَةً وَّوَقَعَ ﴿ فَتَقَدَّمْتُ
اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ مَيِّتٌ ﴿ فَتَوَارَيْتُ عَنْهُ لِاَجْمَعَ
لَهٗ حَصًى اُوَارِيْهِ بِهَا فَجِئْتُ اِلَيْهِ فَلَمْ اَجِدْهُ ﴿ فَاِذَا
هَاتِفٍ يَّهْتِفُ يَا اِبْرَاهِيْمُ هٰذَا الَّذِيْ طَلَبَهٗ مَلَكُ الْمَوْتِ
فَلَمْ يَجِدْهُ الْجَنَّةُ فَلَمْ تَجِدْهُ ﴿ طَلَبَتْهُ
النَّارُ فَلَمْ تَجِدْهُ فَقُلْتُ اَيْنَ هٰذَا ﴿ فَقَالَ
الْهَاتِفُ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ
عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿ يَا هَوَسُ لَا تَغْفُلْ ﴿
اُئْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ﴿ مِنْ اَبْوَابِ الشُّيُوْخِ
الْفَنَاءِ الَّذِيْنَ فَنُوْا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ صَارُوْا
مَعَانِيَ ﴿ صَارُوْا بَيْتَ الْقُرْبِ ﴿ صَارُوْا
اَضْيَافَ الْمَلِكِ ﴿ يُغْدٰى عَلَيْهِمْ بِطَبَقٍ
وَّيُرَاحُ عَلَيْهِمْ بِاٰخَرَ ﴿ وَتُغَيَّرُ عَلَيْهِمْ
اَنْوَاعُ الْخِلَعِ ﴿ وَيُطَوِّفُهُمْ مَمْلَكَتَهٗ
اَرَاضِيَهٖ وَسَمٰوٰتِهٖ ﴿ اَسْرَارَهٗ وَ
مَعْرِفَتَهٗ ﴿ اَنْتَ مِنْ وَّرَاءِ حَائِطٍ
عَرْضُهٗ فَرَاسِخُ وَّمَعَكَ اِبْرَةٌ
كَيْفَ لَكَ اَنْ تَثْقُبَ الْقَوْمُ
اِذَا وَصَلُوْا اِلٰى ذٰلِكَ
الْحَائِطِ فُتِحَ لَهُمْ
اَلْفُ بَابٍ
﴿

کہ ایک نوجوان وہاں کھڑا ہے۔ میں اس سے متعجب ہوا کہ یہ یہاں کہاں پس میں نے اُس سے پوچھا کہ کہاں سے آ رہے ہو؟ اُس نے جواب دیا "وہی وہ" میں نے کہا کہ کہاں جاؤ گے؟ اُس نے جواب دیا "وہی وہ" میں نے کہا کہ (اس درجہ فنائیت میں ہو کہ وہی وہ کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا) اگر تم سچے ہو تو اپنی جان اس پر قربان کر دو۔ پس اُس نے ایک چیخ ماری اور گر پڑا۔ میں نے جو بڑھ کر دیکھا تو وہ مر چکا تھا۔ میں ذرا پرے ہٹا تاکہ اس کی نعش کو چھپانے کیلئے کنکریاں جمع کر لوں۔ پس آ کر جو دیکھا تو نعش کو نہ پایا اور ہاتفِ غیبی کی آواز سُنائی دی کہ اے ابراہیم یہ وہ شخص تھا کہ ملکو الموت نے اس کو ڈھونڈا مگر نہ پایا۔ جنّت نے اس کو ڈھونڈا مگر نہ پایا اور دوزخ نے اس کو ڈھونڈا مگر نہ پایا۔ پس میں نے عرض کیا کہ پھر آخر ہے کہاں؟ ہاتف نے جواب دیا کہ سچے مقام میں باغات و انہار کے اندر قدرت والے بادشاہ کے پاس"۔ اے بوالہوس غافل مت بن۔ گھروں میں ان کے دروازوں کی طرف سے آیا کر (یعنی بارگاہِ خداوندی میں) ان فانی مشائخ کے واسطوں سے جو طاعت حق میں فنا ہو چکے سر تا سر معنی بن چکے۔ خانۂ قرب کے ٹھاٹ بن چکے اور شاہی مہمان قرار پا چکے ہیں کہ ایک طباق ان پر صبح کو آتا ہے اور دوسرا طباق شام کو۔ حق تعالیٰ طرح طرح کے خلعت ان کو بدلواتا اور اپنی مملکت کا ان کو گشت کراتا ہے کہ اپنی زمینوں کا بھی اور آسمانوں کا بھی اور اسرار کا بھی اور معرفت کا بھی۔ تو ایسی دیوار کے پیچھے ہے جس کی موٹائی تین میل کی ہے اور تیرے ساتھ (اس میں دروازہ کھولنے کے لئے) صرف ایک سوئی ہے۔ پھر بھلا تجھ سے کیوں کر ہو سکتا ہے کہ اس میں سوراخ کر سکے (اور اس کے پرے کا نظارہ نصیب ہو) اللہ والے جب اس دیوار تک پہونچتے ہیں تو (بفضل خداوندی) اس میں ہزاروں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

كُلُّ بَابٍ مِّنْهَا يَدْعُوهُمْ بِالدُّخُولِ فِيهِ خُذِ النِّعْمَةَ وَفِرَّ إِلَى الْمُنْعِمِ ۞ لَا تُقَيِّدْكَ دَعْهَا وَمَنْ تُمَيِّدُهُ أُنْظُرْ فِي وَجْهِ النِّعْمَةِ أَهِيَ نِعْمَةٌ أَمْ هِيَ نِقْمَةٌ أَمْ رَحْمَةٌ ۞ لَا تَغْتَرَّ بِظَاهِرِهَا ۞ لَا تَنْسَ الْمُنْعِمَ فِيهَا لَا تَنْظُرْ يَمِينًا وَّشِمَالًا ۞ لَا تَعْدِلْ عَيْنَيْكَ عَنِ الْمُنْعِمِ ۞ لَا تَأْكُلْ مِنْ يَّدِ الدُّنْيَا لَعَلَّهُ مَسْمُومٌ إِذَا جَاءَتْكَ بِطَعَامٍ فَانْظُرْ إِلَى وَزِيرَيْكَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ ۞ خُذْ مَشُورَتَهُمَا ۞ فَإِنْ أَفْتَيَاكَ تَوَقَّفْ لَا تَسْتَعْجِلْ ۞ لَا تَشْرَهْ إِسْتَفْتِ نَفْسَكَ وَإِنْ أَفْتَاكَ الْمُفْتُونَ ۞ اَلنَّفْسُ إِذَا جَاهَدْتَّهَا وَخَالَفْتَهَا انْسَبَكَتْ مَعَ الْقَلْبِ ۞ صَارَتْ شَيْئًا وَّاحِدًا ۞ خُوطِبَتْ وَنُودِيَتْ يَآيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۞ صَارَ عِنْدَهَا خَبَرٌ مِّنَ الْقَلْبِ وَالْقَلْبُ خَبَرٌ مِّنَ السِّرِّ وَالسِّرُّ خَبَرٌ مِّنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۞ أَعْطِ الْوَرَعَ حَقَّهُ ثُمَّ كُلْ وَلَا تُبَالِ ۞ أَعْطِ التَّقْوٰى حَقَّهَا ثُمَّ كُلْ وَلَا تُبَالِ ۞ وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۞ نَحْنُ مُحْتَاجُكَ قُصَّادُكَ، مُرِيدُوكَ طُلَّابُكَ مُحِبُّوكَ كَالِبُوكَ، بَانَتْ عَنَّا أَوْلَادُنَا وَأَهْلُونَا وَدِيَارُنَا لَا تُخَلِّ لَنَا ۞ اَلْإِشْتِغَالُ بِغَيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَعِبٌ وَبِالنَّفْسِ مَعْصِيَةٌ وَبِالْخَلْقِ إِنْعِرَاجٌ عَنْ بَابِهِ ۞ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ مَنْ تَسْجُدُ الْمَلَائِكَةُ لَهُ وَتَكْتَنِفُ أَيْدِيهَا إِلَى وَرَائِهَا أَحَادُ أَفْرَادُ

ہر دروازہ ان کو بُلاتا کہ مجھ میں کو ہو کر اندر جائیے۔ نعمت کو لے اور پھر منعم کی طرف لپک۔ کہیں وہ نعمت تجھ کو اپنا پابند نہ بنالے (کہ اس میں مشغول ہو کر منعم سے غافل ہو جائے) چھوڑ اس نعمت کو اور اس کو جسے نعمت اپنا قیدی بنائے۔ نعمت کی ذات میں غور کر لیا کر کہ آیا وہ نعمت ہے یا نقمت ہے یا رحمت ہے۔ اس کی ظاہری حالت پر دھوکہ مت کھا۔ اس میں (لگ کر) منعم کو مت بھول نہ داہنی طرف دیکھ نہ بائیں طرف۔ منعم سے اپنی آنکھ کسی طرف بھی مت پھیر۔ دُنیا کے ہاتھ سے مت کھا کہ شاید اس میں زہر ملا ہوا ہو۔ دُنیا جب تیرے پاس کوئی کھانا لائے تو اپنے دونوں وزیر یعنی قرآن و حدیث کی طرف دیکھ اور اُن سے مشورہ لے۔ پس اگر وہ اجازت دیدیں تب بھی ذرا تامل کر۔ جلدی نہ کر۔ حریص مت بن اور نفس سے فتویٰ پوچھ۔ اگرچہ مُفتی فتویٰ دے چکیں۔ جب نفس سے مجاہدہ لیگا اور اس کی مخالفت کریگا تو وہ قلب کے ساتھ ڈھل ڈھلا کر ایک شے بن جائیگا۔ اس کو اے نفس مطمئنہ کہکر خطاب و ندا دی جایا کریگی۔ اس کو قلب کی طرف سے اطلاع ہوا کریگی اور قلب کو باطن کی طرف سے اور باطن کو حق تعالیٰ کی طرف سے احتیاط کا حق ادا کر اسکے بعد کھا اور کچھ پروا نہ کر۔ تقوے کا حق پُورا ادا کرو اور اس کے بعد کچھ پروا نہ کر۔ حضرت ممدوح نے فرمایا (بار الہٰا) ہم تیری ہی طرف عازم۔ تجھی کو مقصود قرار دینے والے۔ تیرے چاہنے والے۔ تیرے طالب اور تیرے محب۔ اور تیرے ہی خواہاں ہیں۔ ہماری اولاد ہمارے اہل و عیال اور ہمارے گھر بار سب ہم سے چھوٹ چکے ہیں۔ تو ہم کو نہ چھوڑیو (کہ پھر ہم کہیں کے بھی نہ رہیں گے) غیر اللہ کے ساتھ مشغول ہونا لہو و لعب ہے اور نفس کے ساتھ مشغولیت معصیت ہے اور مخلوق کے ساتھ مشغولیت دروازۂ حق سے کج رَوی ہے۔ بعض اولیا وہ ہیں کہ فرشتے ان کو سجدہ کرتے اور پیچھے ہاتھ باندھے کھڑے رہتے ہیں۔ بعض بعض

مِنَ الْاَوْلِيَاءِ تَرَى الْمَلَائِكَةَ ۞ ذٰلِكَ الصَّالِحُ
قَعَدَ فِيْ مَسْجِدٍ بِالشَّامِ خَائِفًا فَقَالَ فِيْ نَفْسِهٖ
لَيْتَنِيْ كُنْتُ اَعْلَمُ اِسْمَ اللّٰهِ الْاَعْظَمَ ۞ وَاِذَا
شَخْصَانِ نَزَلَا فَقَعَدَا اِلٰى جَنْبِهٖ فَقَالَ اَحَدُهُمَا
لِلْاٰخَرِ تُرِيْدُ اَنْ تَعْلَمَ اسْمَ اللّٰهِ الْاَعْظَمَ ۞ قَالَ
نَعَمْ ۞ فَقَالَ لَهٗ قُلِ اللّٰهُ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ اِنِّيْ
اَقُوْلُ ذٰلِكَ ۞ فَقَالَ لَيْسَ كَذٰلِكَ تُرِيْدُ اَنْ
تَقُوْلَ اللّٰهُ وَلَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غَيْرُهٗ ثُمَّ صَعِدَا
يَحُدَّانِ اِلَى السَّمَاءِ ۞ اِجْعَلْ ظَاهِرَكَ
لِلْخَلْقِ وَقَلْبَكَ لِلْاٰخِرَةِ وَسِرَّكَ اَوْقِفْهُ مَعَ
الْحَقِّ خَارِجًا عَنِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۞ اِنْ قَدَرْتَ
وَاِلَّا فَلَا تَعْدِلْ بِالسَّلَامَةِ اُهْرُبْ فِي الْقِيْعَانِ
وَالْقِفَارِ ۞ اِكْتَسِبِ الْاِيْمَانَ فِي الْخَلَوَاتِ وَ
الصَّحَارِيْ وَالْقِفَارِ ۞ ثُمَّ ادْخُلْ اِلَى الْخَلْقِ ۞
اُطْلُبْ رَفِيْقًا فِيْ خَلْوَتِكَ قَبْلَ الطَّرِيْقِ اِلَى
الْخَلْقِ ۞ وَبَعْدَ كَلَامٍ ۞ يَاْخُذُوْنَ بِغَيْرِهِمْ
يُفَرِّقُوْنَ ۞ يَقْتَسِمُوْنَ ۞ هُمْ قِيَامٌ مَعَ الْمَعْنٰى
يَتَصَدَّقُوْنَ عَلَيْكَ بِالْاَخْذِ مِنْكَ ۞ اَلْمُرِيْدُ
يَاْخُذُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ وَالْعَارِفُ يَاْخُذُ
مِنَ الْخَلْقِ ۞ لِاَنَّ الْعَارِفَ يَاْخُذُ مِنْهُمْ ۞ لِاَنَّهٗ
عَامِلٌ جَهْبَذٌ نَائِبُ الْمَلِكِ ۞ يَاْخُذُ مِنَ
الْخَلْقِ بِغَيْرِهٖ وَطَبَقُهٗ
مَعَ الْمَلِكِ ۞ بَيْنَ يَدَيْهِ
وَمِنْ وَّرَاءِ الْاَبْوَابِ
وَالْحُجُبِ ۞

اولیاء وہ ہیں کہ فرشتوں کو دیکھتے ہیں۔ ایک ایسے ہی بزرگ ملک شام میں مسجد کے اندر جا بیٹھے اور دل میں کہنے لگے کہ کاش مجھ کو اسم اعظم معلوم ہو جاتا۔ دفعۃً دو شخص نظر آئے کہ (آسمان سے) اُترے اور ان کے پہلو میں آبیٹھے۔ ایک نے دوسرے سے پوچھا (کیوں جی) کیا تم اسم اعظم سیکھنا چاہتے ہو؟ اُس نے جواب دیا کہ ہاں پہلے نے کہا کہ کہو اللہ (کہ یہی اسم اعظم ہے۔ وہ بزرگ کہتے ہیں) میں نے اپنے دل میں کہا کہ اس کو تو کہا ہی کرتا ہوں (مگر اسم اعظم کی جو خاصیت ہے وہ تو ظاہر ہوتی نہیں) اُس نے جواب دیا کہ یہ بات نہیں۔ ہمارا مطلب یہ ہے کہ اللہ اس طرح کہو کہ قلب میں دوسرا کوئی بھی نہ ہو" (اس وقت اثر ظاہر ہوگا) اس کے بعد میرے سامنے دونوں آسمان کی طرف چڑھ گئے"۔ اپنے ظاہر کو مخلوق بنا (کہ لوگوں میں مشغول رہے) اور قلب کو آخرت بنا (کہ اس کا فکر رکھے) اور باطن کو دنیا و آخرت سے باہر نکال کر حق تعالیٰ کے ساتھ کھڑا کر دے۔ اگر تجھ سے ایسا ہو سکے (تو کر ورنہ سلامتی کی رفاقت سے ہاتھ دھو لے۔ اور بیابانوں اور جنگلوں کی طرف بھاگ۔ خلوتوں اور صحرا و بیابان میں ایمان کی کمائی کر۔ اس کے بعد مخلوق کی طرف آ۔ مخلوق کی طرف کا راستہ اختیار کرنے سے قبل خلوت میں رفیق طلب کر (کہ شیخ کی رفاقت کے بغیر خالی خلوت بھی مضر ہے)

کچھ تقریر کے بعد فرمایا۔ اہل اللہ دوسروں کے لئے لیتے ہیں کہ بانٹ دیتے اور تقسیم کر دیتے ہیں۔ وہ معنی کے ساتھ قائم ہیں کہ تجھ سے لے کر تیرے ہی اوپر خیرات کر دیتے ہیں۔ مرید (بلا سبب واسطہ) اللہ سے لیا کرتا ہے۔ اور عارف مخلوق سے لیتا ہے اس لئے کہ عارف مخلوق ہی سے وصول کرتا ہے۔ کیونکہ وہ کارندہ ہے۔ پیشکار ہے اور شاہی نائب ہے۔ وہ مخلوق سے لیتا ہے (مگر) دوسروں کے لئے اور اس کا طباق بادشاہ کے ساتھ اسی کے آگے اور دروازوں اور پردوں سے

شَهَوَاتُهٗ تَحْتَ اَقْدَامِهٖ ۞ وَالْخَلْقُ تَحْتَ قَدَمِهٖ ۞ عَصَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ تَبْتَلِعُ الْكُلَّ وَلَا تَتَغَيَّرُ وَلَا تَتَبَدَّلُ ۞ اِنْ لَّمْ تُفْلِحْ عَلٰى يَدِىْ لَا فَلَاحَ لَكَ قَطُّ ۞ لَا اُعَلِّمُكَ لِطَبَقِكَ وَلَا اَرُدُّ الْعَصَا عَنْكَ خَوْفًا مِّنْ سُلْطَانِكَ وَسَطْوَتِكَ ۞ شُغْلٌ يَشْغَلُكَ عَنِّىْ فَهُوَ مَيْشُوْمٌ عَلَيْكَ ۞ عِيَالُكَ عَنْ قَرِيْبٍ يَلْحَقُهُمْ شُؤْمُكَ فَيَكْدُوْنَ الصَّالِحُ يَكِلُ عِيَالَهٗ اِلَى اللّٰهِ وَيُسَلِّمُهُمْ اِلَيْهِ وَالْمُنَافِقُ الْفَاجِرُ يَكِلُ عِيَالَهٗ اِلٰى دِرْهَمِهٖ وَدِيْنَارِهٖ وَتَرِكَتِهٖ مِنْ عَقَارِهٖ وَصَنْعَتِهٖ ۞ لَا جَرَمَ تَكُوْنُ عَاقِبَتُهُمْ اِلَى الْفَقْرِ ۞ اَنْتَ جَاهِلٌ مَّمْقُوْتٌ مُّبْعَدٌ مَّلْعُوْنٌ ۞ قَدْ اُشْرِبَ فِىْ قَلْبِكَ حُبُّ عِجْلِ الدُّنْيَا ۞ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا لِمَعُوْنَتِهٖ عَلَى الدِّيْنِ ۞ وَمَنْ طَلَبَ الْاٰخِرَةَ لِوَجْهِكَ ۞ وَمَنْ طَلَبَ الْاٰخِرَةَ رِيَاءً فَلَا تَرْزُقْهُ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا لِلدُّنْيَا فَلَا تَرْزُقْهُ لِاَنَّهُمَا حِجَابٌ عَنْكَ ۞ لَيْتَ اَفْلَحَ وَاحِدٌ مِّنْكُمْ كُنَّا نَتَعَلَّقُ بِذَيْلِهٖ غَدًا ۞ اِذَا جَاءَنِىْ رَجُلٌ صَالِحٌ اَقُوْلُ لَهٗ اِنْ كَانَ لَكَ غَدًا شَىْءٌ فَاصْحَبْنَا مَعَكَ وَادْعُنَا فِىْ دَعْوَتِكَ ۞ وَاِنْ كَانَ لَنَا شَىْءٌ فَسَنُلْحِقُكَ مِنْهُ

پیرے ہے۔ اس کی خواہشات اس کے قدموں کے نیچے (پامال) ہوتی ہیں اور ساری مخلوق اس کے تلوؤں کے (ماتحت) ہوتی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کا عصا سب چیزوں کو نگل جاتا تھا اور اس میں کوئی تغیر و تبدل نہ آتا تھا۔ اگر تو نے میرے ہاتھ پر (بیعت ہوکر) فلاح نہ پائی تو تیرے لئے کہیں فلاح نہیں۔ میں تجھ کو تیرے طباق کی وجہ سے تعلیم نہیں دونگا اور نہ تیری شان و شوکت (کے ڈر) سے تجھ سے لاٹھی ہٹاؤں گا۔ جو شغل بھی تجھ کو مجھ سے غافل بنائے وہ تیرے لئے منحوس ہے اور تیری نحوست (تجھ ہی تک محدود نہ رہے گی بلکہ) عنقریب تیرے بال بچوں کو لاحق ہوگی کہ وہ بھیک مانگنے لگیں گے۔ نیکوکار اپنے اہل وعیال کو اللہ کے حوالہ کرتا اور اسی کو سونپ کرجاتا ہے۔ اور منافق فاجر اپنے بال بچوں کو اپنے درہم (اپنے دینار اپنی جائداد کے ترکہ اور اپنے پیشہ و حرفت کے بھروسہ پر چھوڑتا ہے۔ لہٰذا ضرور ہے کہ ان کا انجام تنگ دستی ہو۔ تو جاہل ہے مبغوض ہے (رحمت حق سے) دُور اور پھٹکارا ہوا ہے کہ تیرے قلب میں گوسالہ دُنیا کی محبت رچ گئی ہے۔ بارالٰہا جو شخص دُنیا کو اعانت دین کے لئے طلب کرے اس کو عطا فرما اور جو آخرت کو تیری ذات (کی خوشنودی) کے لئے طلب کرے اس کو نصیب فرما اور جو آخرت کا طالب دکھاوے کی غرض سے ہو (کہ لوگ دین دار سمجھیں گے) اس کو نصیب نہ فرما۔ اور جو دُنیا کو دُنیا کے لئے طلب کرے (کہ یہاں خوب مزے اُڑاؤں گا) اس کو نصیب نہ فرما۔ کیونکہ یہ دونوں دُنیا و آخرت تجھ سے روکنے والی ہوئیں۔ اے کاش تم میں سے کسی کو فلاح نصیب ہو کہ ہم بھی فردا (قیامت کو اس کے دامنوں سے لگ جائیں۔ جب کوئی نیکوکار شخص میرے پاس آتا ہے تو میں اس سے کہا کرتا ہوں کہ اگر کل (قیامت کے دن) تم کو کوئی شے نصیب ہو تو ہمیں ساتھ لیجیو اور اپنی دُعا میں ہم کو بھی شریک کر لیجیو اور اگر ہم کو کچھ ملا تو ہم اس میں سے

خُذُوْا كَلَامِيْ خَالِصًا لَا لِمَعْنًى وَقَدْ أَفْلَحْتُمْ
فَإِنْ صَحَّ هٰذَا فَقَدْ فُزْتُ وَفُزْتُمْ ؛ وَإِنْ كُنْتُ
بِضِدِّ ذٰلِكَ فَقَدْ فُزْتُمْ وَخَسِرْتُ ؛ اَلْخَلْقُ
ثَلَاثَةٌ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ وَإِنْسٌ ؛ فَالْمَلَكُ خَيْرٌ
كُلِّيٌّ وَالشَّيْطَانُ شَرٌّ كُلِّيٌّ ؛ وَالْإِنْسُ مُخْتَلِطٌ
مُمْتَزِجٌ خَيْرٌ وَشَرٌّ ؛ فَإِذَا غَلَبَ الْخَيْرُ لَحِقَ
بِالْمَلَكِ ؛ وَإِنْ غَلَبَ الشَّرُّ الْتَحَقَ بِالشَّيَاطِيْنِ
يَا قَوْمُ الْإِسْلَامُ يَبْكِيْ وَيَسْتَغِيْثُ ؛ يَدَاهُ
فِيْ رَأْسِهِ ؛ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْفُجَّارِ ؛ مِنْ هٰؤُلَاءِ
الْفُسَّاقِ ؛ مِنْ هٰؤُلَاءِ أَهْلِ الْبِدَعِ وَالضَّلَالِ
مِنَ الظَّلَمَةِ ؛ مِنَ اللَّابِسِيْنَ ثِيَابَ الزُّوْرِ ؛
مِنَ الْمُدَّعِيْنَ مَا لَيْسَ فِيْهِمْ ؛ اُنْظُرْ إِلٰى مَنْ
تَقَدَّمَكَ وَإِلٰى مَنْ كَانَ مَعَكَ أَمِرًا نَاهِيًا
أٰكِلًا شَارِبًا كَأَنْ لَمْ يَكُوْنُوْا ؛ مَا أَقْسٰى
قَلْبَكَ ؛ اَلْكَلْبُ يَنْصَحُ صَاحِبَهُ فِيْ صَيْدِهِ وَ
زَرْعِهِ وَمَاشِيَتِهِ وَحِرَاسَتِهِ ؛ وَيُبَصْبِصُ عِنْدَ
رُؤْيَتِهِ ؛ فَإِنَّمَا يُطْعِمُهُ عِنْدَ عِشَائِهِ لُقْمَةً
أَوْ لُقَيْمَاتٍ ؛ أَوْ يُطْعِمُهُ شَيْئًا يَسِيْرًا ؛ وَأَنْتَ
تَأْكُلُ نِعَمَ اللهِ وَتَشْبَعُ مِنْهَا لَا تُعْطِيْهِ مِنْهَا
مَطْلُوْبَهُ ؛ لَا تُوَفِّيْهِ حَقَّهُ تَرُدُّ أَمْرَهُ ؛
لَا تَحْفَظُ حُدُوْدَهُ يَا غُلَامُ لَا
تَعْدِلْ مَعَ الْفَقْرِ وَالصَّبْرِ وَالسَّلَامَةِ
شَيْئًا ؛ اِسْتَغْنِ بِاللهِ فِيْ فَقْرِكَ ؛
فَإِنَّ الْغِنٰى يُطْغِيْ وَيُنْسِيْ رَبًّا أَثَرَ
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ؛

تم کو دیدیں گے۔میرے خالص بے غرض کلام کو لو (اور عمل کرو) کہ یقیناً فلاح پاؤ گے۔کیونکہ اگر یہ صحیح ہوا تو میں بھی بامُراد ہوا اور تم بھی بامُراد ہوئے۔اور اگر اس کی ضد ہوا تو تم بہر حال کامیاب ہوئے اور خسارہ میرے لئے ہوا۔مخلوق تین طرح کی ہے۔فرشتہ اور شیطان اور انسان۔پس فرشتہ تو سرتاپا خیر ہے اور شیطان سرتاپا شر اور انسان مخلوط اور ملا جُلا ہے کہ خیر بھی ہے اور شر بھی پس جب خیر غالب ہوتی ہے تو فرشتہ سے جا لاحق ہوتا ہے اور اگر شر غالب ہوگیا تو شیاطین کے ساتھ جا شامل ہوا۔صاحبو اسلام رو رہا ہے اور ان فاسقوں۔ان بدعتیوں۔گمراہوں مکر کے کپڑے پہننے والوں اور ایسی باتوں کا دعویٰ کرنے والوں کے (ظلم) سے جو ان میں موجود نہیں ہیں اپنے سر کو تھامے ہوئے فریاد مچا رہا ہے۔اپنے متقدمین اور نظر کے سامنے والوں کی طرف غور کر کہ امرونہی بھی کرتے تھے اور کھاتے پیتے بھی تھے (اور دفعۃً انتقال پاکر ایسے ہوگئے) گویا ہوئے ہی نہ تھے۔تیرا دل کس قدر سخت ہے کُتا بھی شکار کرنے اور کھیتی و مویشی کی نگہبانی و مالک کی حفاظت کرنے میں اپنے مالک کی خیر خواہی کیا کرتا اور اسے دیکھ کر (خوشی کے مارے) کِھلاریاں کرتا ہے۔حالانکہ وہ اس کو شام کے وقت صرف ایک دو نوالے یا ذرا سی مقدار کھانا دیا کرتا ہے۔اور تو ہر وقت اللہ کی قسم قسم کی نعمتیں شکم سیر ہو ہو کر کھاتا رہتا ہے۔مگر ان نعمتوں کے دینے سے جو اس کو مقصود ہے نہ تو اس کو پورا کرتا ہے اور نہ اس کا حق ادا کرتا ہے (بلکہ اس کے برعکس) اس کا حکم رد کرتا ہے اور اس کی حدودِ (شریعت) کی حفاظت نہیں کرتا۔

صاحبزادہ۔فقر و صبر اور سلامتی کی برابر (نعمت) کسی شے کو بھی مت سمجھ۔اپنے فقر میں اللہ کے ساتھ تونگر بنا رہ کہ تمول شرارت سکھاتا اور رب کو بھلا دیا کرتا ہے (کیونکہ مالدار شخص دنیوی

اَثَرَ هَوَاكَ عَلَى اَمْرِ اللّٰهِ ۞ اَثَرَ النَّفْسَ وَالطَّبْعَ
عَلَى اَمْرِ اللّٰهِ ۞ اَثَرَ الْفِطْرَ عَلَى الصَّوْمِ ۞ اَثَرَ
الْحَرَامَ عَلَى الْحَلَالِ ۞ اَثَرَ الْغَفْلَةَ عَلَى الْيَقْظَةِ
اَثَرَ الْمَعْصِيَةَ عَلَى التَّوْبَةِ وَيْحَكَ سَوْاٰتُكَ
بَادِيَةٌ ۞ اِسْتَحْيِ ۞ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ ۞ لَاَنْ تَسْمَعَ بِرَجُلٍ خَيْرٌ
مِّنْ اَنْ تَاْتِيَهُ وَلَاَنْ تَاْتِيَهُ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ
تَخْبُرَهُ فَاِذَا خَبَرْتَهُ مَقَتَّهُ وَمَقَتَّ عَمَلَهُ ۞ هٰذَا
الزَّمَانُ مُؤَثِّرٌ ۞ اَكْثَرُ الْخَلْقِ الْاٰ لَقِيَةٌ
عَلَيْكَ ۞ خَرْقٌ ظَاهِرٌ اِلٰى بَاطِنٍ ۞ قُفْلٌ عَلٰى
خَرِبَةٍ خَشَبَةٌ مُّسَنَّدَةٌ نَّخِرَةٌ لَا تَصْلُحُ
اِلَّا لِلْوُقُوْدِ ۞ اَلْمُؤْمِنُ فِي الدُّنْيَا مَلِكٌ
وَّفِي الْاٰخِرَةِ مَلِكٌ ۞ عَمِلَ بِطَاعَتِهٖ
وَتَرَكَ مَعْصِيَتَهٗ ۞ وَحَّدَهٗ فِيْ خَلْوَتِهٖ
وَجَلْوَتِهٖ ۞ مَقَتَ الدُّنْيَا ۞ طَلَّقَهَا
وَهِيَ وَرَاءَهٗ مُنَاشِدَةٌ يَّا بُنَيَّ
خُذْ طَعَامَكَ وَشَرَابَكَ ۞ يَقُوْلُ
لَا اٰكُلُ حَتّٰى اٰتِيَ بَابَ الْاٰخِرَةِ
لَعَلَّهٗ مَسْمُوْمٌ ۞ يَا اُمَّاهُ
حَظِّيْ مَا مَعَكِ حَتّٰى تَاْتِيَ
قَهْرَمَانَةُ الْاٰخِرَةِ ۞
فَاِذَا جَاءَتْ وَفَتَّشَتْ
طَعَامَكِ وَذَاقَتْ
وَشَمَّتْ

زندگی کو ترجیح دیتا۔ خدا کے حکم پر خواہش نفس کو ترجیح دیتا۔ امر خداوندی پر نفس اور طبیعت کو ترجیح دیتا۔ روزہ پر بے روزہ رہنے کو ترجیح دیتا۔ حلال پر حرام کو ترجیح دیتا۔ بیداری پر غفلت کو ترجیح دیتا اور توبہ پر معصیت کو ترجیح دیا کرتا ہے۔ افسوس کہ تیرے عیوب کھلے ہوئے ہیں۔ کچھ تو شرم کر۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ (وہ زمانہ آنے والا ہے جس میں یہ حالت ہوگی کہ ایک شخص کا حال دُور ہی سے) سُن لینا اس سے بہتر ہوگا کہ اس کے پاس آؤ اور محض آ جانا اس سے بہتر ہوگا کہ اس کو آزماؤ کیونکہ جب تم اس کو آزماؤ گے تو (ایسا بدکار پاؤ گے کہ) اس سے بھی بُغض رکھو گے اور اس کے عمل سے بھی۔ زمانہ کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ اکثر مخلوق (ایسی ہی ہے کہ اس سے ملنا جُلنا مضر ہے (کیونکہ ان کے) باطن تک کھُلی ہوئی پھٹن موجود ہے (گویا) سبزی ہے کوڑی پر اور گھُن کھائی ہوئی کھوکری لکڑی ہے جو بجز آگ کے کسی مصرف کی بھی نہیں۔ مومن دُنیا میں بادشاہ (بنا ہوا ہوتا) ہے اور آخرت میں بھی بادشاہ (بنا ہوا ہوگا اور کیوں نہ ہو جبکہ) وہ خدا کی طاعت کو عمل میں لایا۔ اور اس کی معصیت کو چھوڑا۔ اپنی خلوت وجلوت میں اس کو یکتا سمجھا دُنیا کو مبغوض رکھا۔ اس کو طلاق دیدی اور وہ قسمیں دلاتی ہوئی اس کے پیچھے پیچھے (دوڑ رہی) ہے کہ بیٹا اپنا دانہ اور پانی تو لیلے۔ وہ جواب دیتا ہے کہ میں نہ کھاؤں گا جب تک کہ آخرت کے دروازہ پر نہ پہونچ جاؤں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اس میں زہر ملا ہوا ہو۔ پس اے مادر جو کچھ (میرے حصّہ کا) تیرے پاس ہو اس کو ڈالتی جا۔ یہاں تک کہ داروغۂ آخرت آ جائے۔ پس جب وہ آ جائیگا اور تیرے کھانے کی تلاشی لے گا اور سُونگھ اور چکھ لے گا۔ (جس سے اطمینان ہو جائے کہ وہ کسی طرح نقصان دہ نہیں

جَنَّتِهِمْ اُكُلُ مِنْ يَدِهَا تَاخُذُكَ الْاٰخِرَةُ اِلَيْهَا
تُطْعِمُكَ مِنْ طَعَامِهَا وَتُسْقِيْكَ شَرَابَهَا وَ
اَغْلَقَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا الدُّنْيَا ؛ بَيْنَمَا اَنْتَ كَذٰلِكَ
خَدَمَتْكَ يَدُ الْغَيْرَةِ فِيْ سَجِيَّةٍ ؛ يَدُ الْعِزَّةِ
مِنْكَ ؛ اَيْشٍ هٰذَا السُّكُوْنُ اِلٰى غَيْرِيْ ؛ اَمَا هِيَ
مَخْلُوْقَةٌ ؛ اَمَا هِيَ مَصْنُوْعَةٌ ؛ هَلَّا اَتَيْتَنَا
قَبْلَ الدَّارِ ؛ حَتّٰى اِذَا عَلَّمَكَ وَكَسَاكَ وَ
اَنَّسَكَ وَاَطْعَمَكَ التِّرْيَاقَ وَدَرَّعَكَ بِا
لتَّوْفِيْقِ ؛ وَالْوَرَعِ وَالْحِفْظِ خَرَجْتَ اِلَى الدُّنْيَا
فِيْ صُحْبَتِهٖ ؛ بَنٰى لَكَ دَكَّةً ؛ تُخَاطِبُ اَهْلَ
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؛ مَالَكَ مَاذَا تَصْنَعُ بِهٖ ؛
يَدْفَعُ عَنْكَ حُمّٰى سَاعَةٍ ؛ يَاْتِيْكَ الْمَوْتُ
يَدْفَعُهٗ عَنْكَ ؛ وَرُبَّمَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ بَعْدَ
سَاعَةٍ ؛ تَعَلَّقْ بِرِجَالِ الْحَقِّ ؛ عِنْدَهُمْ مَجَانِيْنُ
غَرْقٰى فِيْ بَحْرِ الدُّنْيَا ؛ يُدَاوُوْنَ الْمَرْضٰى وَ
يُنْجُوْنَ الْغَرْقٰى وَيَرْحَمُوْنَ اَهْلَ الْعَذَابِ ؛
كُنْ عِنْدَهٗ اِذَا عَرَفْتَهٗ فَاِنْ لَمْ تَعْرِفْهُ اِبْكِ
عَلٰى نَفْسِكَ ؛ يَتَبَسَّمُ الْقَدَرُ فِيْ وُجُوْهِ الرَّاضِيْنَ
بِالْقَضَاءِ ؛ وَيَاْخُذُ بِاَيْدِيْهِمْ اِلَى الْمَلِكِ ؛
وَيَسْتَفْتِحُ لَهُمُ الْبَابَ ؛ وَيُقَرِّبُهُمْ
اِلَى الْمَلِكِ ؛ فَحِيْنَئِذٍ صَارُوْا
مِنْ حِزْبِ اللّٰهِ ؛ وَهٰذَا
هَوَسٌ ؛ اَصْلُ هٰذَا
كَامِلٌ ؛ وَافِقُوا
الْقَدَرَ

اس وقت میں اس کو اسی کے ہاتھ سے کھاؤں گا۔ (الغرض) آخرت تجھ کو اس کی طرف لے جائے گی۔ اس کے کھانے میں سے تجھ کو کھلائیگی اور اس کا پانی تجھ کو پلائے گی۔ اور تیرے اور اس کے یعنی دُنیا کے درمیان قفل لگا دیگی (تاکہ بجز اس کھانے پینے کے اور کوئی تعلق اس سے نہ رہے) تو اسی حال میں ہوگا کہ دستِ غیرتِ خداوندی و دستِ عزّت تجھ کو پکڑ لے گا اور کہے گا کہ (کیوں صاحب) یہ میرے غیر کے ساتھ جی لگانا کیسا؟ میاں یہ آخرت بھی مخلوق ہے۔ یہ بھی مصنوع ہے۔ تم گھر سے پہلے (پڑوسی کی تلاش میں) ہمارے پاس کیوں نہ آگئے؟ یہاں تک کہ جب وہ تجھ کو لکھا پڑھا دے گا۔ لباس پہنا دے گا۔ اُنس بخشے گا تریاق کھلا دے گا اور توفیق و تقویٰ و حفاظت کی زرہ پہنا دے گا تو دُنیا کی طرف اس کی معیّت میں آئے گا کہ وہ تیرے لئے دکان بنا دیگا کہ (تاجر آخرت بن کر) اہلِ دُنیا و اہلِ آخرت سے خطاب کرے گا تو مال لے کر کیا کرے گا؟ کیا ایک لحظہ کے لئے وہ تجھ سے بخار دفع کر سکتا ہے؟ تجھ کو موت آنی ہے کیا وہ موت کو تجھ سے دُور کر سکتا ہے اور کیا عجب ہے کہ اگلی ہی ساعت میں موت آجائے (پھر ایسی بے سود چیز سے تعلق کیوں رکھا جائے) مردانِ خدا سے تعلق کر کہ ان کے پاس دیوانے اور بحرِ دُنیا کے ڈوبے ہوئے (جمع ہوتے) ہیں کہ وہ بیماروں کا معالجہ کرتے اور ڈوبے ہوؤں کو تراتے اور مستحقین عذاب پر ترس کھاتے ہیں۔ جب تو ایسے شخص سے آگاہ ہو جائے تو اسی کے پاس پڑ رہ اور اگر اس سے آگاہ نہ ہو تو اپنے نفس پر رو (کہ ہائے بدنصیبی راہبر بھی نہ ملا) قضا و قدر پر راضی رہنے والوں کے سامنے تقدیر مُسکراتی اور ان کے ہاتھ پکڑ کر بادشاہ تک لے جاتی اور ان کے لئے دروازہ کھُلواتی اور ان کو شاہی مقرب بنا دیتی ہے۔ پس اس وقت وہ خدائی گروہ میں بن جاتے ہیں۔ (جن کے لئے فلاح کا بھی وعدہ ہے) یہ محض ہوس نہیں ہے۔ اس کی اصل تو کامل ہے کہ تقدیر کی موافقت کر

لا تخاصموه ولا تغالبوه : المرافقة الموافقة :
ـ ـ يحيى بن معاذ : كلام الصديقين القائمين
مقام الرسل ابدالهم على اسرارهم وحي من
الله : كلامهم عن الله وبالله وفي الله : اقعد
بمقبرة : خاطب الموتى : ما لقيتم : الام
صرتم : اين الاهل : اين الاولاد : اين
الدور : اين الاموال : اين الشباب :
اين القوة : اين الامر : اين النهي :
اين الاخذ : اين العطاء : اين الاصحاب :
اين الشهوات : كانهم يخاطبونك
ندمنا على ما خلفنا : فرحنا بما قدمنا
هكذا اكن : اذا اردت ان تزور
المقابر خاليا عن الرفيق وخلوها
عن النساء والرجال : كونوا عقلاء :
انتم موتى عن قريب : دخلت جنازة
يوما في مجلسه : فقال الا ترون
الى هذا الميت : لما ورد عليه
الموت وادهشه وغيب رشده
حتى لم يعرف احدا من اقاربه :
فكذلك المعرفة اذا وردت
على قلب المؤمن ادهشته و
غيبت رشده حتى لا
يعرف سوى ربه
عز وجل :

تمت

نہ خدا سے جھگڑا کرو اور نہ اس سے لڑائی - مرافقت موافقت ہی کا نام ہے اگر جو تقدیر کا موافق بنا رہے گا حق تعالیٰ اس کا بہر حال رفیق بنا رہے گا) یحییٰ بن معاذ فرماتے ہیں کہ ان صدیقوں کا کلام جو رسولوں کے قائم مقام اور ان کے اسرار میں ان کے بدل ہیں وحی خداوندی ہے (جو الہام کی صورت میں ان کے قلوب پر القا ہوتی ہے) ان کا کلام اللہ ہی کی طرف سے ہے - اللہ ہی کے ساتھ ہے اور اللہ ہی کے متعلق ہے - کسی مقبرہ میں بیٹھ کر مُردوں سے خطاب کر کہ (کیوں صاحبو) تم کس حال سے ملاقی ہوئے اور تمہارا انجام کار کیا ہوا؟ کہاں گئے اہل وعیال کہاں گئے بال بچے؟ کہاں گئے مکانات؟ کیا ہوا مال ومنال؟ کہاں گئی جوانی؟ کہاں گئی قوت؟ کہاں گیا حکم کہاں گئی ممانعت؟ کہاں گیا لینا؟ کہاں گیا دینا؟ کہاں گئے دوست احباب؟ اور کہاں گئیں خواہشات؟ وہ تجھ کو (ازبان حال) جواب دیں گے کہ جو کچھ چھوڑ آئے اُس پر حسرت ہوئی اور جو (نیک اعمال آگے بھیجدئے تھے) ان پر مسرور ہوئے - جب تو رفیق اور عورتوں اور مردوں سے قبرستان کے خالی ہونے کے وقت قبروں کی زیارت کرنی چاہا کرے تو ایسا ہی (خطاب) کیا کر - صاحب عقل بنو - تم عنقریب مرنے والے ہو - ایک دن کوئی جنازہ آپ کی مجلس میں آیا تو آپ نے فرمایا کہ اس مرنے والے کی حالت دیکھتے بھی ہو کہ جب موت آپہونچی تو اُس نے اس کو مدہوش کر دیا اور ہوش وحواس کھو دئے کہ اپنے اقارب میں سے بھی کسی کو یہ نہ پہچان سکا - یہی حال معرفت کا ہے کہ جب وہ مومن کے قلب پر وارد ہوتی ہے تو اُس کو مدہوش کر دیتی ہے - اور اس کے ہوش وحواس کھو دیتی ہے کہ وہ بجز اپنے پروردگار جل جلالہٗ کے کسی کو بھی نہیں پہچانتا -

تمت

ذِكْرُ وَفَاتِهٖ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اِسْتَوْصَى عَبْدُ الْوَهَّابِ وَالِدَهُ الشَّيْخَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي مَرَضِ مَوْتِهٖ فَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَطَاعَتِهٖ وَلَا تَخَفْ أَحَدًا وَلَا تَرْجُهُ وَاسْئَلِ الْحَوَائِجَ كُلَّهَا إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاطْلُبْهَا مِنْهُ وَلَا تَثِقْ بِأَحَدٍ سِوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَعْتَمِدْ إِلَّا عَلَيْهِ سُبْحَانَهٗ اَلتَّوْحِيْدُ اَلتَّوْحِيْدُ اَلتَّوْحِيْدُ وَجِمَاعُ الْكُلِّ التَّوْحِيْدُ وَقَالَ فِي مَرَضِ مَوْتِهٖ إِذَا صَحَّ الْقَلْبُ مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَخْلُوْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ شَيْءٌ أَنَا لُبٌّ لَا قِشْرٌ وَقَالَ لِأَوْلَادِهٖ اِبْعُدُوْا مِنْ حَوْلِيْ فَأَنَا مَعَكُمْ بِالظَّاهِرِ وَمَعَ غَيْرِكُمْ بِالْبَاطِنِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَلَا تَقِيْسُوْنِيْ عَلٰى أَحَدٍ وَلَا تَقِيْسُوْا أَحَدًا عَلَيَّ وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ حَضَرَ عِنْدِيْ غَيْرُكُمْ فَأَوْسِعُوْا لَهُمْ وَتَأَدَّبُوْا مَعَهُمْ هٰهُنَا رَحْمَةٌ عَظِيْمَةٌ وَلَا تُضَيِّقُوْا عَلَيْهِمُ الْمَكَانَ وَأَخْبَرَنِيْ بَعْضُ وُلْدِهٖ أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ غَفَرَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ بِسْمِ اللّٰهِ غَيْرَ مُوَدِّعِيْنَ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَقَالَ وَيْلَكُمْ أَنَا لَا أُبَالِيْ بِشَيْءٍ لَا بِمَلَكٍ وَلَا بِمَلَكِ الْمَوْتِ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ تَنَحَّ لَنَا مَنْ يَتَوَلَّى مَا سِوَاكَ وَصَاحَ صَيْحَةً عَظِيْمَةً وَذٰلِكَ فِي الْيَوْمِ

ذکر وفات

شیخ عبدالوہاب نے اپنے والد ماجد حضرت محبوب سُبحانی قدس سرّہٗ سے آپ کے مرض الموت میں کچھ وصیت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کا تقویٰ اور اس کی اطاعت کو لازم کریجو اور نہ کسی سے خوف رکھیو نہ طمع۔ اور ساری حاجتیں حق تعالےٰ کے حوالہ کیجو اور اسی سے مانگیو اور حق تعالےٰ کے سوا نہ کسی پر بھروسہ رکھیو نہ اعتماد۔ توحید توحید توحید سب چیز کا خلاصہ توحید ہے۔ آپ نے مرض الموت میں یہ بھی فرمایا کہ جب قلب حق تعالےٰ کے ساتھ ہو جاتا ہے تو نہ کوئی شے اس سے خالی رہتی ہے اور نہ کوئی چیز اس سے باہر نکلتی ہے۔ "میں مغز ہوں پوست نہیں ہوں"۔ نیز آپ نے اپنے صاحبزادوں سے فرمایا کہ میرے ارد گرد سے دُور ہٹ جاؤ کہ میں ظاہر سے تمہارے ساتھ ہوں اور باطن سے دوسرے کے ساتھ ہوں۔ میرے اور تمہارے بلکہ ساری مخلوق کے درمیان اتنا بُعد ہے جتنا آسمان و زمین میں نہ مجھ کو کسی پر قیاس کرو اور نہ کسی کو مجھ پر قیاس کرو، نیز آپ نے فرمایا میرے پاس تمہارے سوا (فرشتے) آئے ہیں لہذا جگہ خالی کرو اور ان کے ساتھ باادب رہو۔ یہاں (فرشتوں اور ارواح انبیا کا) بڑا انبوہ ہے۔ ان پر جگہ تنگ نہ کرو"۔ ایک صاحبزادہ نے مجھے اطلاع دی کہ آپ یوں فرماتے تھے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ اللہ مجھے بھی بخشے اور تمہیں بھی اور مجھ پر بھی توجہ فرمائے اور تم پر بھی۔ بسم اللہ (تشریف لائیے خدا کرے ہر وقت رہو!) رُخصت نہ کئے جاؤ"۔ ایک دن رات کامل آپ یہی فرماتے رہے۔ اور فرمایا کہ میں کسی شے کی بھی پروا نہیں کرتا نہ فرشتہ کی نہ ملک الموت کی۔ اے ملک الموت تم ہٹ جاؤ ہمارے لئے تمہارے سوا اور ہی کوئی ہے جو (قبض روح کا) متکفل ہوگا اُس کے بعد ایک بڑی چیخ ماری۔ اور یہ اُس دن کا واقعہ ہے جس کی شام کو آپ نے وفات پائی اور آپ کے کسی صاحبزادے نے آپ سے آپ کی طبیعت کا حال

الَّذِیْ مَاتَ فِیْ عَشِیَّتِہٖ: وَسَأَلَہٗ بَعْضُ وَلَدِہٖ عَمَّا یَجِدُہٗ فَقَالَ لَا یَسْأَلُنِیْ اَحَدٌ عَنْ شَیْءٍ آنَا هُوَ ذَا تَقَلَّبُ فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لِوَلَدِہٖ عَبْدِ الْجَبَّارِ اَنْتَ نَائِمٌ اَوْ مُنْتَبِہٌ: مُوْتُوْا فِیْ وَقْتِ انْتَبَهْتُمْ وَدَخَلَتْ عَلَیْہِ جَمَاعَۃُ اَوْلَادِہٖ عِنْدَہٗ وَوَلَدُہٗ عَبْدُ الْعَزِیْزِ یَکْتُبُ عَنْہُ: فَقَالَ آتِہٖ عَفِیْفًا لِیَکْتُبَ: فَاَخَذْتُ وَکَتَبْتُ سَیَجْعَلُ اللّٰہُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا ۝ مُرُّوْا بِاَخْبَارِ الصِّفَاتِ عَلٰی مَا جَاءَتْ: اَلْحُکْمُ یَتَغَیَّرُ وَالْعِلْمُ لَا یَتَغَیَّرُ: اَلْحُکْمُ یُنْسَخُ وَالْعِلْمُ لَا یُنْسَخُ لَا یَنْقُضُ عِلْمَ اللّٰہِ بِحُکْمِہٖ: وَاَخْبَرَنِیْ وَلَدَاہُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَمُوْسٰی اَنَّہٗ کَانَ یَرْفَعُ یَدَاہُ وَیَمُدُّهَا وَیَقُوْلُ: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ: تُوْبُوْا وَادْخُلُوْا فِی الصَّفِّ هُوَ ذَا اَجِیْءُ اِلَیْکُمْ: وَکَانَ یَقُوْلُ: اُرْفُقُوْا اُرْفُقُوْا ثُمَّ اَتَاہُ الْحَقُّ وَسَکَرَاتُ الْمَوْتِ: فَکَانَ یَقُوْلُ اسْتَعَنْتُ بِلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَلَا یَخْشَی الْمَوْتَ: سُبْحَانَ مَنْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَۃِ وَقَهَرَ عِبَادَہٗ بِالْمَوْتِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاَخْبَرَنِیْ وَلَدُہٗ مُوْسٰی اَنَّہٗ لَمَّا قَالَ تَعَزَّزَ لَمْ یُؤَدِّهَا لِسَانُہٗ عَلَی الصِّحَّۃِ فَمَا زَالَ یُکَرِّرُهَا حَتّٰی قَالَ تَعَزَّزَ وَمَدَّ بِهَا

پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ مجھ سے کوئی کچھ نہ پوچھے میں وہی ہوں کہ علم خداوندی میں کروٹیں لے رہا ہوں نیز اپنے صاحبزادہ عبدالجبار سے فرمایا کہ تم سو رہے ہو یا جاگ رہے ہو تم لوگ میرے اندر فنا ہو جاؤ کہ بیداری نصیب ہوگی میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور صاحبزادگان کی ایک جماعت آپکے پاس موجود تھی اور آپ کے صاحبزادہ عبدالعزیز (جو کچھ بھی دہن مبارک سے نکلتا تھا لکھ رہے تھے۔ پس آپ نے فرمایا کہ (قلم کاغذ) عفیف کو دے تا کہ وہ لکھے۔ چنانچہ میں نے لے لیا اور لکھنا شروع کیا۔ سیجعل اللہ بعد عسر یسرا (عنقریب حق تعالےٰ مشکل کے بعد آسانی عطا فرمائے گا) صفاتِ خداوندی کے متعلق اطلاعیں جس طرح آئی ہیں اسی طرح ان پر عبور کرو۔ حکم بدل جایا کرتا ہے۔ مگر علم نہیں بدلا کرتا۔ حکم منسوخ ہو جایا کرتا ہے۔ مگر علم منسوخ نہیں ہوا کرتا۔ اللہ کا علم اس کے حکم سے ٹوٹ نہیں سکتا۔ اور آپ کے صاحبزادگان عبدالرزاق و موسیٰ نے مجھے خبر دی کہ آپ ہاتھ اُٹھاتے اور دراز فرما کر یہ کلمات کہتے تھے۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ توبہ کرو اور صف میں داخل ہو جاؤ میں تمہارے پاس آتا ہوں" نیز آپ فرماتے تھے۔ نرمی کرو نرمی۔ اس کے بعد حق اور سکرات موت آ پہونچی۔ چنانچہ آپ فرمانے لگے کہ میں مدد لیتا ہوں لا الٰہ الا اللہ سے کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ جو ہمیشہ زندہ و قائم رہنے والا ہے کہ نہ وفات پائے گا اور نہ اس کو موت کا اندیشہ۔ پاک ذات ہے جس نے غلبہ پایا قدرت سے اور غالب ہوا اپنے بندوں پر موت کا حکم لگا کر۔ کوئی معبود نہیں بجز اللہ کے اور محمد اللہ کے رسول ہیں،، اور آپ کے صاحبزادہ موسیٰ نے مجھے خبر دی کہ جب آپ نے (اس وعظ میں) تعزز کا لفظ کہا تو آپ کی زبان اس کو ٹھیک طور پر ادا نہ کر سکی۔ پس آپ اس کو بار بار دُہراتے رہے۔ یہاں تک کہ کہا تعزز کہ آواز کھینچی اور سختی کے ساتھ اس کو نکالا حتیٰ کہ زبان نے

صَوْتَهٗ وَشَدَّ دَهَا حَتّٰى صَحَّ لِسَانُهٗ بِهَا ؛ قَالَ اللّٰهُ ؛ اَللّٰهُ ثُمَّ خَفِيَ صَوْتُهٗ وَلِسَانُهٗ مُلْتَصِقٌ بِسَقْفِ حَلْقِهٖ ؛ ثُمَّ مَاتَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَرْضَاهُ ؛ وَجَمَعَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ؛ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؛ وَصَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَمُقَدَّمِ الشُّفَعَاءِ مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ ؛ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۃ

اس کو صحیح ادا کر دیا۔ اس کے بعد فرمایا "اللہ اللہ اللہ" اسکے بعد آواز پست ہوگئی اور زبانِ مبارک تالو کو چپٹ گئی۔ اس کے بعد انتقال فرمایا۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ حق تعالیٰ راضی ہو اُنسے اور ان کو راضی رکھے اور ہمارے اور آپ کے درمیان اجتماع فرمائے سچے ٹھکانے میں قدرت والے بادشاہ کے پاس اور ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کو زیبا ہے جو پروردگار ہے سارے جہان کا، اور اللہ کی رحمتیں نازل ہوں سردار انبیاء اور شفاعت کرنیوالی جماعت کے سپہ سالار سیدنا محمدؐ پر جو بہترین مخلوقات ہیں صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین ۃ

عاشق الٰہی عفی عنہ مترجم

تمت